آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نے

ذیل کام شروع کئے ہیں

بک ڈپو - آریہ لٹریچر کی خصوصاً مقابلتاً سستی کتابیں کمپنی ہذا سے مل سکتی ہیں - جہاں ایک روپیہ کے خریدار کو بھی کمیشن دیا جاتا ہے ۔

آڑھت - آپ کمپنی کی معرفت لاہور میں ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں ۔

قرضہ - زیور وغیرہ گرو رکھنے یا کافی ضمانت دینے پر کمپنی سے قرض مل سکتا ہے ۔

نیلام - گاڑی - گھوڑا - بائیسکل - فرنیچر و دیگر ہر قسم کا مال و اسباب کمپنی کی معرفت نیلام ہو سکتا ہے - عموماً ایک ماہ میں دو دفعہ کمپنی کے بنگلہ پر نیلام ہوتا ہے کمپنی آپ کے آرڈر پر نیلام سے جو کچھ آپ چاہیں - خرید کر ارسال کر سکتی ہے ۔

جنرل سپلائنگ ایجنسی - آپ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ہر ایک چیز جو لاہور میں دستیاب ہو سکتی ہو کمپنی کی معرفت منگوا سکتے ہیں - بلکہ آپ انگلینڈ جرمن - آسٹریلیا - جاپان - فرانس - امریکہ وغیرہ ملکوں سے بھی ہر ایک قسم کی مشینیں و دیگر ہر ایک قسم کا مال برائے تجارت منگوا سکتے ہیں ۔

المشتہر

مستھرا داس بی ایل ری منیجنگ ڈائرکٹر آریہ پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نوٹس

خاص و عام کی آگاہی کے لئے اعلان دیا جاتا ہے - کہ مترجم نے اِس اب کا حق کاپی رائٹ لالہ تولا رام صاحب اڈیٹر آریہ پتر کا لاہور کے نام قل کر دیا ہے - اِسلئے آئندہ مترجم کو اس کتاب سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہو گا - لالہ صاحب موصوف کو اب وہ تمام اختیارات کتاب ہٰذا کے تعلق حاصل ہیں جو پیشتر مترجم کتاب ہٰذا کو حاصل تھے ٭

ملتمس

نہال سنگھ مترجم رِگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستّ وِدّیا اور ستّ وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ٭

(۲) ایشور ستچدانند سروپ نراکار - سروشکتیمان - نیا ءکاری - دیالو اجنما - اننت نرودکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انتریامی - اجر - امر - ابھے - نِت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے -

(۳) وید ستّ وِدّیاؤں کا پُستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے -

(۴) ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ٭

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں ٭

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ٭

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ٭

(۸) اوِدّیا کا ناش اور وِدّیا کی وِردھی کرنی چاہئے ٭

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ٭

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ٭

خاتمہ

ہوا پورا دیباچہ تفسیر کا ۔ ہے نسخہ یہ ویدوں کی اکسیر کا
بیاں سب مطالب ہیں جتنے وید کے ۔ سمجھے اشارے بھرے بھید کے
پڑھے گا جو دل سے سراپا اُسے ۔ ملے گا نہایت بڑا سکھ اُسے
مُرادیں سبھی اُس کی بر آئیں گی ۔ تدابیر سب سکھ کا پھل لائینگی
لگا دل سے ایشور کا اب میں دھیان ۔ ق ۔ چھُپے بھید ویدوں کے تا ہوں عیاں
شروع وید منتروں کی تفسیر کو ۔ ہوں کرتا صداقت کی تشہیر کو
ہے منتروں کے عُنوان سے یہ عیاں ۔ کیا اُن میں کس بات کو ہے بیان
جلی اصلی منتروں کو اوّل لکھا ۔ جُدا ان کے لفظوں کو پھر کر دیا
ہے لفظوں کے معنی کو آگے دیا ۔ دیا جملہ پھر ایک اُس کا بنا
ہے مطلب لکھا سب کے آخیر میں ۔ یہ ترتیب رکھی گئی ہے تفسیر میں

विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव।
यद्भद्रं तन्न आ सुव ॥ य० अ० ३० । मं० ३ ॥

" اے منوّر بالذات خالقِ جہان و مالک کائنات! ہمارے تمام دُکھوں۔ عیبوں اور جہالت کو دور کیجئے اور جو ہماری بہبودی۔ بہتری اور راحت کی بات ہو وہ ہمیں عطا کیجئے "

[یجروید۔ ادھیائے ۳۰۔ منتر ۳]

شری مت پری ورا جکا چاریہ شری مت سوامی دیانند سرسوتی جی کا تصنیف کیا ہوا سنسکرت اور آریہ بھاشا ہر دو زبانوں سے آراستہ اور مستند حوالوں سے پیراستہ رگ وغیرہ چاروں ویدوں کی تفسیر کا دیباچہ ختم ہوا۔

ل اس سے پایا جاتا ہے کہ وید بھاشیہ (تفسیر وید) میں صرف سنسکرت بھاوارتھ تک سوامی جی کا ہے اُس سے آگے جو سنسکرت کا بھاشا میں ترجمہ کیا گیا ہے وہ سوامی جی کا نہیں ہے کیونکہ سوامی جی نے یہاں بھاشا کا کچھ ذکر نہیں کیا۔ مترجم

۱۰- ویشیشک شاستر- پہلا عدد ادھیائے کا- دوسرا آہنیک کا اور تیسرا سوتر کا ہے مثلاً وै० १।२।१।२।१

۱۱- نیائے شاستر- پہلا عدد ادھیائے کا- دوسرا آہنیک کا اور تیسرا سوتر کا ہے- مثلاً न्या० १।१।२।१।२।१

۱۲- یوگ شاستر- پہلا عدد پاد کا اور دوسرا سوتر کا ہے- مثلاً यो० २।१।१

۱۳- سانکھیہ شاستر- پہلا عدد ادھیائے کا اور دوسرا سوتر کا ہے- مثلاً सां० १।१।१

۱۴- ویدانت شاستر یا اُتر میمانسا- پہلا عدد ادھیائے کا- دوسرا پاد کا اور تیسرا سوتر کا ہے- مثلاً

वे० १।१।१।१

یہ چھے شاستروں کی علامتیں ہوئیں- اب اس سے آگے چھ انگوں کی علامتیں لکھی جاتی ہیں- ان میں سے اوّل ویاکرن (علم صرف و نحو) جس میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں-

۱۵- اشٹادھیائی- پہلا عدد ادھیائے کا- دوسرا پاد کا اور تیسرا سوتر کا ہے- مثلاً अ० १।१।१।१

مہابھاشیہ کا حوالہ بھی اشٹادھیائی کے سوتروں کے پتہ سے دیا جائیگا یعنی جس سوتر پر بھاشیہ (شرح) ہوگا- شرح کو لکھ کر اُس سوتر کا پتہ لکھدیا جائیگا-

۱۶- نگھنٹو- پہلا عدد ادھیائے کا اور دوسرا کھنڈ کا- مثلاً निघंटौ १।१।१

۱۷- نِرُکت- پہلا عدد ادھیائے کا اور دوسرا کھنڈ کا مثلاً निरुक्ते १।४।१

۱۸- چھند- پنگل سوتر- پہلا عدد ادھیائے کا اور دوسرا سوتر کا ہے- مثلاً छं० २।१।१

تمام حوالوں کے آگے حسب بالا علامتیں رکھی جائینگی- تاکہ اُن کا پتہ اصلی کتاب میں لگ سکے- اور جس کسی کی خواہش ہو اُس پتے سے اُن حوالوں کو اصلی کتابوں میں دیکھ لیوے- اگر مندرجۂ بالا کتابوں کے علاوہ کسی اَور کتاب کا حوالہ لکھا جائیگا تو اوّل ایک بار اُس کا پورا پورا پتہ درج کیا جائیگا اور پھر اُسکے بعد بطریق بالا اُسکے لئے علامتیں رکھی جائینگی-

---

علامات مستعملہ تفسیر وید کا مضمون ختم ہوا

علامات مستعملہ تفسیر وید کا بیان

اب ہم اُن علامتوں کو بیان کرتے ہیں جو وید کی تفسیر میں استعمال کی جائینگی۔
رگ وغیرہ چاروں ویدوں چھ شاستر چھ انگوں۔ چار براہمنوں اور تیتریہ ارنیک کا جہاں کہیں حوالہ لکھا جائیگا وہاں اُن کے لئے حسب ذیل علامتیں لکھی جائینگی۔

۱۔ رگوید۔ اس میں پہلا عدد منڈل کا۔ دوسرا سوکت اور تیسرا منتر کا جاننا چاہیئے۔ مثلاً ऋ० १।२।१

۲۔ یجروید۔ پہلا عدد ادھیائے کا اور دوسرا منتر کا ہوگا۔ مثلاً य० १।२६

۳۔ سام وید کے پوروارچک کے حوالہ میں پہلا عدد پرپاٹھک کا۔ دوسرا دشتی کا اور تیسرا منتر کا ہوگا۔ مثلاً साम० पू० १।१।१ اور اُترارچک کے حوالہ میں پہلا عدد پرپاٹھک کا اور دوسرا منتر کا ہوگا۔
واضح رہے کہ اُترارچک میں دشتی کی تقسیم نہیں ہے بلکہ پرپاٹھک ہیں اور ہر پرپاٹھک کے نصف حصہ میں منتروں کی شمار ختم ہو جاتی ہے اور اُس سے آگے پھر نئی شمار شروع ہو جاتی ہے۔ اُن میں سے پہلے حصہ کا نام پورواردھ پرپاٹھک اور دوسرے کا نام اُتراردھ پرپاٹھک ہوتا ہے۔ مثلاً साम० उ० १।पू० १
اور ان دونوں قسم کی علامتوں کی تفصیل اس طرح ہے۔ حرف उ० سے اُترارچک مراد ہے۔ پہلے عدد سے پہلا پرپاٹھک مراد ہے اور पू० سے اس پرپاٹھک کا پورواردھ مراد ہے اور اُس سے اگلا عدد منتر کا ہے۔ یہی صورت دوسری علامت کی سمجھنی چاہیئے صرف اتنا فرق ہے کہ اسمیں دوسرے حرف उ० سے پہلے پرپاٹھک کا اُترادھ مراد ہے اور آخری عدد اسمیں بھی منتر ہی کا ہے۔

۴۔ اتھروید۔ پہلا عدد کانڈ کا دوسرا ورگ کا۔ اور تیسرا منتر کا سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً अथर्व० १।२।१

۵۔ ایتریہ براہمن۔ پہلا عدد پنچکا کا اور دوسرا کنڈکا کا ہے۔ مثلاً ऐ० १।१

۶۔ شتپتھ براہمن۔ پہلا عدد کانڈ کا۔ دوسرا پرپاٹھک کا۔ تیسرا براہمن کا اور چوتھا کنڈکا کا ہے۔ مثلاً श० १।१।१।१

۷۔ چھاندوگیہ براہمن۔ پہلا عدد پرپاٹھک کا۔ دوسرا کھنڈ کا تیسرا منتر کا ہے۔ مثلاً छा० १।१।१
اس کے علاوہ سام وید کے اور کئی براہمن ہیں اُنمیں سے جسکا حوالہ لکھا جائیگا۔ اُسکی علامت وہیں درج کر دیجائیگی۔

۸۔ گوپتھ براہمن۔ پہلا عدد پرپاٹھک کا اور دوسرا براہمن کا ہے۔ مثلاً गो० पू० १।१

۹۔ میمانسا شاستر۔ پہلا عدد ادھیائے کا۔ دوسرا پاد کا اور تیسرا سوتر کا ہے۔ مثلاً मी० १।१।१

اُچھلتا ہُوا خوشنما معلوم ہُوا۔" (یہ دوسرا ترجمہ اگرچہ موزون ہے مگر اصلی مضمون سے غیر متعلق ہونیکی وجہ سے بے ربط ہے)۔

اِسی طرح اور بھی بہت سے النکار ہیں اُن سب کو یہاں نہیں لِکھا جاتا۔ مگر جہاں جہاں وہ آئینگے۔ اُن کی وہیں تشریح کردی جائیگی۔

لفظ آدِت کے ۹ معنے

رِگوید منڈل ۱ سوکت ۸۹ منتر ۱۰ میں لفظ "آدِت" کے کئی معنی بتلائے ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

"دیَو" (آفتاب کی روشنی)۔ اَنترِکش (خلا بالائے زمین) ماتا (ماں)۔ پِتا (باپ)۔ پُتر (بیٹا) وِشویدیوا (عالم) پنچ جنا (نوع انسان)۔ جات (فرزند یا مخلوق) اور جَنِتو (خالق یا آفریدگار) اِسلئے ہم وید منتروں کی تفسیر میں لفظ "آدِت" کے مذکورہ بالا معنی لیوینگے۔ اس منتر کو یہاں اِس وجہ سے لکھدیا کہ اُس کو بار بار سب جگہ نہ لکھنا پڑے۔

اَلنکار کا مضمون ختم ہُوا

مثال اوّل "یہ شخص نوکمبل والا ہے" اس مثال میں لفظ "نو" کی وجہ سے دو معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ اس شخص کے پاس نو کمبل ہیں یا کہ اُس کے پاس نیا کمبل ہے[1]۔

مثال دوم श्वेतो धावति اس میں پہلا لفظ دو معنی ہے۔ شوینت سے سفید رنگ کا آدمی مراد لیں تو یہ معنی ہونگے "سفید رنگ کا آدمی دوڑتا ہے" اور اگر لفظ श्वेत: (شوینت) کو श्वा (شوا بمعنی کتّا) اور इत (اِت بمعنی یہاں سے) کا مرکب سمجھیں تو یہ معنی ہونگے کہ "کتّا یہاں سے بھاگتا ہے"

مثال سوم अलंबुसानां याता اس میں بھی اگر अलं (الم بمعنی طاقتور) اور बुस (بمعنی بھوسہ) لیا جاوے تو یہ معنی ہونگے کہ "بھوسہ کا لانے والا طاقتور ہے" اور اگر अलंबुस (اَلمبُس بمعنی تونبی) کو ایک لفظ خیال کیا جاوے تو "تونبیوں کا لانیوالا" معنی ہونگے۔

اسی طرح अग्निमीळे۔ (رگوید منتر اوّل) وغیرہ میں بھی سمجھنا چاہیئے۔ یعنی اُس میں اگر अग्नि (اگنی) کو بمعنی ایشور لیویں تو یہ معنی ہونگے کہ "ہم ایشور کی ستُتی (حمد و ثنا) کرتے ہیں" اور اگر اس سے معمولی آگ مراد لیں تو یہ معنی ہونگے کہ "ہم آگ کی تعریف بیان کرتے ہیں"

۲- اَپُز تُرت انیک ویشے (جس میں کوئی ایسا لفظ آوے کہ جس کے دوسرے معنی لیویں تو بے ربط یا خلافِ قیاس بات پیدا ہو۔)

مثلاً हरिणात्वद्बलतुल्यं कलिनाहितशक्तिना اس مثال میں لفظ ہری (हरि) کے دو معنی ہیں۔ شیر اور ایشور۔ اگر شیر ترجمہ کریں تو یہ معنی ہوتے ہیں "تیری قوّت پُر طاقت شیر کے برابر ہے۔" دوسرے معنی لیویں تو بات بے ربط ہو جاتی ہے۔ یعنی یہ معنی ہوتے ہیں کہ صاحب قوّت ہری (ایشور) کے برابر تیری قوّت ہے" (جو صریح جھوٹا مبالغہ ہے)

۳- پُرز کرتا پُرز کرت انیک ویشے (جس میں ایک ہی لفظ کے دوسرے معنی ایسے ہو سکتے ہوں جو موزوں مگر بے ربط ہوں) مثلاً उच्चरम्भूरि यानाढ्य: शुशुभे वाहिनी पति: ॥ اس میں لفظ वाहिनी पति (واہنی پتی) کے دو معنی ہیں۔ سپہ سالار اور سمندر۔ کیونکہ واہنی پتی کے معنی واہنی کا مالک ہیں۔ اور لفظ واہنی کے معنی فوج اور دریا ہیں۔ پس فوج کا مالک سپہ سالار اور دریاؤں کا مالک سمندر۔ پہلے معنی لئے جاویں تو یہ مطلب ہوگا کہ "بہت سی سواریوں والا سپہ سالار اُچھلتا ہوا بہت خوشنما معلوم ہوا" اور دوسرے معنی لیں تو یہ مطلب ہوگا کہ "بہت سی سواریوں (جہازوں وغیرہ) سے بھرا ہوا سمندر

[1] لفظ نو سنسکرت میں نو اور نیا دونوں معنی رکھتا ہے اور یہ اتفاق کی بات ہے کہ فارسی کے لفظ نو بمعنی نیا اور اُردو کے لفظ نو (عدد) میں تجنیس خطی ہے۔ مترجم

رُوپکا النکار (ا) اب اس سے آگے رُوپک النکار (استعارہ یا تلازمہ) کا بیان کیا جاتا ہے۔

رُوپک النکار اُسے کہتے ہیں کہ جس میں اُپمان (مُشبّہ بہ) اور مُشبّہ کے درمیان تمیز نہ ہو سکے یا مُشبّہ بہ مُشبّہ کے ساتھ تدرُوپ (ایک ذات) ہو جاوے۔ اِن دونوں طریق سے اُپمیہ (مُشبّہ) کا اثر کم یا بیش یا متوسط قائم رہنے کی وجہ سے چھ قسمیں ہو جاتی ہیں۔ جو یہ ہیں :-

۱۔ ادھکا بھید رُوپک (جس میں مُشبّہ بہ کو اس طرح بیان کیا جاوے کہ مُشبّہ سے بالکل تمیز نہ ہو سکے)۔ مثلاً یہ شخص سچ مچ سورج ہے۔ کیونکہ وہ شک و شبہ کی تاریکی کو (علم کے نور سے) مٹا دیتا ہے یعنی مُراد یہ ہے کہ پورا عالم فاضل ہے۔

۲۔ نیونا بھید رُوپک (جس میں مُشبّہ بہ کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ مُشبّہ سے قدرے تمیز ہو سکے) مثلاً یہ شخص ہو بہو پنچلی ہے۔ اگرچہ اس سے بھاشیہ (شرح) نہیں لکھا ہو (اُردو مثال۔ نواب بے ملک)

۳۔ انوبھیا بھید رُوپک (جس میں مُشبّہ بہ کو اس طرح بیان کیا جائے کہ مُشبّہ سے کچھ تمیز ہو سکے اور کچھ نہ ہو سکے) مثلاً آج[۱] راجہ عدل گستری کے ساتھ رعیت کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۔ اَدھک تادرُوپیہ رُوپک (جس میں مُشبّہ بہ کو مُشبّہ کے ساتھ بالکل ہم ذات کر دیا جائے) مثلاً جب سرورِ علم حاصل ہو گیا تو پھر عیش جہانداری سے کیا سروکار۔

۵۔ نیُون تادرُوپیہ رُوپک (جس میں مُشبّہ بہ کو مُشبّہ کے ساتھ کسی قدر ہم ذات کر دیا جائے) مثلاً یہ نیتی (مصلحت) نہایت نیک اور راحت بخش ہے اور اس کو اپنی تنویر کے لئے سورج کی حاجت نہیں۔

۶۔ انوبھے تادرُوپیہ رُوپک (جس میں مُشبّہ بہ کو مُشبّہ کے ساتھ کچھ ہم ذات کر دیا ہو اور کچھ نہیں) مثلاً بادل میں آئے ہوئے سورج سے یہ علم کا آفتاب علیحدہ ہے یعنی علم کا آفتاب ایسا ہے کہ وہ کبھی بادل میں نہیں آ سکتا۔

شلیشا النکار شلیش النکار وہ صنعت ہے جس میں اس قسم کے الفاظ آویں جن کے کئی معنی ہو سکیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ پرکرت انیک ورشے (جس میں ایک ہی لفظ اس قسم کے کئی معنی رکھتا ہو جن سے کئی مختلف مطلب نکل سکیں۔)

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۲۳۴) اصل اس کی یوں ہے کہ ایک کوا تاڑ کے درخت پر آکر بیٹھا ہی تھا کہ تاڑ کا پھل ٹوٹ کر اُسکے سر پر گرا اور وہ وہیں کھیت رہا۔ گویا "سر منڈاتے ہی اولے پڑے" مترجم

[۱] اس فقرے میں ابہام ہے یعنی اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ آج راجہ مثل سابق حفاظت کرتا ہے۔ دوم یہ کہ راجہ نے آج ہی حفاظتِ رعایا کے اصول کی پابندی شروع کی ہے۔ پیشتر ایسا نہیں کرتا تھا۔ مترجم

النکار (صنائع وبدائع) کا بیان

اب اختصار سے النکار (صنائع وبدائع) کی قسمیں لکھی جاتی ہیں۔

اُپما النکار ان میں سے اول اُپما النکار (صنعت تشبیہ) کی تشریح کرتے ہیں

۱۔ پورن اُپما (تشبیہ تام) وہ ہے جس میں اُپمے یہ (مُشَبَّہ) اُپمان (مشبہ بہ)۔ اُپما واچک (حرف تشبیہ) اور سادھارن دھرم (وجہ تشبیہ) چاروں موجود ہوں۔ اس کی مثال یہ ہے۔

स नः पितेव सूनवेऽग्ने सूपायनो भव ॥ (ऋ० म० १ सू० १ मं० ९)

"اے اگنی دیو مشہور ہو تو ہماری اس طرح حفاظت کر جس طرح باپ اپنے بیٹے کی حفاظت کرتا ہے۔"

[رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۱۔ منتر ۹]

۲۔ ان چاروں میں سے کسی ایک کو محذوف کر دینے سے آٹھ قسم کے لپت اُپما (تشبیہ ناتمام) بن جاتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

(۱) واچک لپتا (جس میں حرف تشبیہ محذوف ہو) مثلاً بھیم بلی یعنے بھیم کے برابر بلی (طاقتور)۔

(۲) دھرم لپتا (جس میں وجہ تشبیہ محذوف ہو) مثلاً کمل نیتر (نرگس چشم)

(۳) دھرم واچک لپتا (جس میں وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ دونوں محذوف ہوں) مثلاً پرش سنگھ یا گھر اشیر مرد) یعنی شیر کی مانند طاقتور انسان۔

(۴) واچک اُپمے یہ لپتا (جس میں حرف تشبیہ اور مُشَبَّہ محذوف ہوں) مثلاً ودیا پُنڈتا یئتے (علم سے پنڈت ہو جاتے ہیں)۔[1]

(۵) اُپمان لپتا (جس میں مُشَبَّہ بہ محذوف ہوتا ہے)

(۶) واچک اُپمان لپتا (جس میں حرف تشبیہ اور مُشَبَّہ بہ محذوف ہوں)

(۷) دھرم اُپمان لپتا (جس میں وجہ تشبیہ اور مُشَبَّہ بہ محذوف ہوں)

(۸) دھرم اُپمان واچک لپتا (جس میں وجہ تشبیہ مُشَبَّہ بہ اور حرف تشبیہ تینوں محذوف ہوں) مثلاً کاک تالیہ[2] (کوّا اور تاڑ کا درخت) اور گرو شِشیہ سمبندھ (تعلق اُستادی و شاگردی)

---

[1] واضح رہے کہ ترجمہ سے یہ صنعت واضح نہیں ہوتی۔ اُردو زبان میں اس کی مثال "آنکھیں پتھرانا" وغیرہ میں۔ مترجم

[2] کاک تالیہ سنسکرت میں ایک ضرب المثل ہے جس کو کسی اتفاقی امر کے واقع ہونے پر استعمال کیا جاتا ہے (دیکھو حاشیہ صفحہ آئندہ)

قیاس کرنے کی صورت یہ ہے کہ اسم میں مصدر کا جزو شروع میں اور علامت اُس سے پرے سمجھی جاتی ہے۔ اور جیسی لفظ کی صورت دیکھے اسی کے مطابق مصدر اور علامت کا تعلّق سمجھ لینا چاہیئے۔ یہ تمام کارروائی उपा وغیرہ کے متعلق سمجھ لینی چاہیئے۔

خاص خاص قواعد صرف و نحو متعلقہ وید کا مضمون ختم ہوا

سے مشتق ہوئے ہیں یعنی اُن کی رائے میں تمام الفاظ مصدر سے نکلے ہیں۔ اِسی طرح ویاکرن (علم صرف و نحو) کے مصنفوں میں شکٹ رشی کے فرزند یعنی شاکٹاین جی بھی الفاظ کو مصدروں سے نکلا ہوا مانتے ہیں مگر جہاں دھاتو (مصدر) اور پرتیئہ (علامت) کچھ معلوم نہ ہوتا ہو وہاں کیا کرنا چاہئے؟ [اس کا جواب یہ ہے کہ] جہاں صاف طور پر مصدر یا علامت معلوم نہ ہو سکے تو وہاں یہ کرنا چاہئے کہ جس قدر مصدر اور علامتیں ویاکرن میں بیان کی گئی ہیں۔ اُن میں سے کسی علامت کو دیکھ کر مصدر کا اور مصدر کو دیکھ کر علامت کا قیاس کر لینا چاہئے۔ یعنی نئی علامت یا نیا مصدر بنا لینا چاہئے مگر یہ کارروائی صرف ان الفاظ کی نسبت کرنی چاہئے جو دُنیا میں مشہور ہوں یا ویدوں میں پائے جائیں۔ اُن کے معنی جاننے کے لئے لفظ کے ابتدائی حروف میں مصدر اور اُس کے آخر میں علامت سمجھنی چاہئے۔ اور اُس سے جو نتیجے نکلیں یا الفاظ بنیں اُن سے اُن کا انو بندھ (تعلق) سمجھ لینا چاہئے۔ उणा وغیرہ علامتوں کے متعلق یہی ہدایت ہے۔" [شرح تینجلی منی سوتر مذکور پر]

اُن آدی پاٹھ میں تھوڑے سے الفاظ کے لئے उणा وغیرہ علامتیں بتائی ہیں پس لفظ बहुल کے کہنے سے یہ سمجھنا چاہئے کہ جو الفاظ بیان نہیں کئے گئے اُن کے لئے بھی علامتیں ہیں۔ اسی طرح علامتوں کو بھی مکمل طور پر یکجا جمع نہیں کیا گیا ہے بلکہ عموماً مختصر طور پر علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن کی نسبت بھی لفظ बहुल کے آنے سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جس قدر علامتیں بیان ہوئی ہیں اُن کے علاوہ اور بھی علامتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً पिच पिचकी علیٰ ہذا جس قدر قواعد سوتروں میں بیان کئے گئے ہیں اُتنے ہی نہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی قواعد ہیں۔ مثلاً لفظ हराछ میں علامت [illegible] کی हल سنگیا (اصطلاح) نہیں ہوتی۔ یہ بات بھی बहुल کہہ دینے سے سمجھ لینی چاہئے۔

اِس مقام پر یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ اُن آدی وغیرہ میں جس قدر الفاظ یا مصدر اور پرتیئہ بیان کئے گئے ہیں اور نیز سوتروں میں جس قدر قواعد بتلائے گئے ہیں اُتنے ہی کیوں نہ مانے جائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ نیگم یعنی ویدوں کے تمام مشتق الفاظ اور رُوڑھی یعنی ویدوں کے سوائے دُنیا بھر کے تمام جامد الفاظ صحیح ثابت ہو سکیں۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو وہ بخوبی ثابت نہیں ہو سکتے تھے۔ نِرکت کے مصنف اسموں کو مصدروں سے نکلا ہوا بتلاتے ہیں۔ اور شاکٹاین جی بھی ایسا ہی مانتے ہیں اور جو لفظ کسی خاص مصدر یا علامت سے نہ بن سکتا ہو تو وہاں مصدر کو دیکھ کر علامت کا اور علامت کو دیکھ کر مصدر کا قیاس کر لینا چاہئے ایسا

[وارتک شوتر مذکورہ پر]

یہاں وسَنْدھِل चाहिए تھا۔ اس وارتک سے ویدوں میں निऽकतारमध्वरे वर्ण (حرف) کا لوپ اختیاری ہونا ایک قاعدہ استثنائی ہے۔

" ह سے شروع ہونے والے مصدروں کے ह کی جگہ घ آجاتا ہے" [اشٹادھیائی ۸-۲-۳۲]

"ویدوں کے اندر ह اور ग्रह مصدروں کے ह کی جگہ भ ہوجاتا ہے" [وارتک] مثلاً गृभ्णामि मत्तद्धस्य

" ویدوں کے اندر اگر سمبودھن (ندا) میں ایسا لفظ آوے جسکے آخر میں मन् اور वसु ہوں تو اُن کی جگہ रु ہوجاتا ہے" [اشٹادھیائی ۸-۳-۱] مثلاً गोमः। हरिवः। सीदः।

" پرتیاہار یَر سے پرے وسَرجنیہ کی جگہ وسَرجنیہ کا لانا اختیاری ہے" [اشٹادھیائی ۸-۳-۳۶] शर

" اگر شر سے پرے پرتیاہار کَر کا کوئی حرف ہو اور اُس کے قبل وسَرجنیہ ہو تو اس وسَرجنیہ کا لوپ (حذف) اختیاری امر ہے" [وارتک سوتر مذکورہ پر] مثلاً स्थातारः। कुड्डाः। इच्चाग्यातारः।

اس سوتر سے ویدوں میں بھی वायवस्थ وغیرہ لفظ وِسَرگ کے بغیر دیکھے جاتے ہیں اسلئے قاعدہ عام ہوا۔

उदात्त وغیرہ علامتوں کے قواعد اور انکا نامکمل ہونا

فعل حال اور سنگیا میں مصدروں پر اکثر उदात्त وغیرہ علامتیں لگائی جاتی ہیں" [اشٹادھیائی ۳-۳-۱]

" اس سوتر میں لفظ बहुल (اکثر) آنیکی حسب ذیل وجوہات ہیں :-

(۱) یہ کہ پرکرتی یعنی الفاظ اپنی ابتدائی صورتوں میں نہایت کثرت سے دیکھے جاتے ہیں پس उदात्त وغیرہ علامتیں صرف تھوڑے سے الفاظ کے لئے دیکھی جاتی ہیں نہ کہ تمام الفاظ کے لئے۔

(۲) عموماً उदात्त وغیرہ علامتوں کا مختصر انتخاب کیا گیا ہے۔ یعنی جس قدر علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ اُن کا ایسا مجموعہ ہے جو عموماً کارآمد ہوتا ہے۔ تمام کو بیان نہیں کیا گیا۔

(۳) اُن سے جو صورتیں یا نئے لفظ پیدا ہوتے ہیں اُن کے لئے تمام قاعدے بیان نہیں کئے گئے یعنی قواعد نامکمل ہیں۔ سب کی تشریح بالکل مکمل نہیں ہے۔

پس बहुल کہنے کی یہ تین وجہ ہیں یعنی (۱) نامکمل تعداد الفاظ کے لئے उदात्त وغیرہ علامتوں کا دیکھا جانا (۲) الفاظ کا نامکمل مجموعہ اور (۳) اُن کے مشتقات کا نامکمل بیان۔

چونکہ نگھم یعنی ویدوں کے الفاظ اور رُوڑھی یعنی الفاظِ جامد کا مکمل بیان کرنا مقصود ہے۔ (اس لئے بانی آچاریہ نے الفاظ کی کثرت دیکھ کر لفظ बहुल لکھا ہے) تو پھر تکمیل کس طرح ہو سکتی ہے؟

تمام اسم مصدر سے نکلے ہیں

(اسکے جواب میں) یاسک آچاریہ نِرُکت میں لکھتے ہیں کہ اسم دھاتج یعنی مصدروں

" सुप की جگہ आङ् अयाच् اور अयार یہ تین علامتیں بھی آجاتی ہیں " [وارتک]
(۱۴) आङ کی مثال प्रवाहुव یہاں مفعول معہ واحد کی علامت टा سے بدل گئی ہے
دراصل प्रवाहुना چاہئے تھا۔
(۱۵) अयाच् کی مثال स्वप्नयाचा वसेचनम یہاں بھی مفعول منہ کی علامت अयाच् سے
بدل گئی ہے۔ دراصل स्वप्नम چاہئے تھا۔
(۱۶) अयार کی مثال सन: सिंधुमिव नावया یہاں بھی مفعول فیہ واحد کی علامت
असुक سے بدل گئی ہے۔ دراصل नावा چاہئے تھا۔
" اسم فاعل جمع کی علامت जस کے بعد علامت असुक آجاتی ہے " [اشٹادھیائی ۷-۱-۵۰]
مثلاً विश्वेदेवास یہاں دراصل विश्वेदेवा کی جگہ विश्वेदेवा چاہئے تھا۔ اسی طرح ब्राह्मणास
देवास: وغیرہ میں بھی سمجھنا چاہئے۔

متفرق قواعد " ویدوں میں इट بھی آجاتا ہے " [اشٹادھیائی ۷-۲-۹۷]
ویدوں میں جہاں کہیں इट کا آگم دیکھا جاتا ہے وہ اسی سوتر سے ہوتا ہے۔
" ویدوں کے اندر اگر हलु پرے ہو تو مصدر کے ابھیاس کی جگہ اکثر इ آجاتی ہے "
[اشٹادھیائی ۷-۴-۷۸]
" علامت मतुप کے म کی جگہ व آجاتا ہے۔ اگرچہ عام طور پر ایسا نہیں ہوسکتا۔ مثلاً रेवान
[ایضاً ۸-۲-۱۵]
" कृप مصدر میں گن ہونے پر اور نیز جو ऋ کے اندر र ہے اُن دونوں کی جگہ लृ آجاتا ہے۔"
[ایضاً ۸-۲-۱۸]
" منگیا اور ویدوں میں कपिलका وغیرہ لفظوں کی نسبت بھی یہ قاعدہ وکلپ سے کہنا چاہئے تھا۔
یعنی اس لفظ میں र کی جگہ लृ کر لینا اختیاری امر ہے [وارتک سوتر مذکور پر] مثلاً कपिलका
یا कपिरका وغیرہ
" اگر य سے شروع ہونیوالی علامت پرے ہو تو स کا لوپ (حذف) ہوجاتا ہے "
[اشٹادھیائی ۸-۲-۲۵]
کیا یہاں स کو اسلئے ات کیا ہے کہ घस کی جگہ अस ہوسکے ؟ نہیں یہ بات نہیں ہے کیونکہ
" ویدوں کے اندر वश (حرف) کا لوپ وکلپ سے ہوتا ہے یعنی اختیاری ہے مثلاً बभ्यातीरसभ्वरी

(حرکتِ مقصورہ) آجاتی ہے۔" [ایضاً ۶-۱-۱۲۷]

" ویدوں میں इथा اور यथा وغیرہ لفظوں کے اندر صرف پرکرتی بھاؤ دیکھا جاتا ہے [وارتک ست تربالا پر] یعنی اُن میں پرسندھی نہیں ہوتا۔ مثلاً इथा यथा यमिदं اس مثال میں اگرچہ پرکرتی بھاؤ نہیں ہونا چاہیے تھا تاہم ہوگیا۔"

سماس کے خاص قواعد | " جب دو دیوتاؤں کا دُوَنْدُو سماس[1] ہوتا ہے تو پہلے لفظ کی جگہ आनङ् آجاتا ہے اور हित् ہونے کی وجہ سے یہ آنَنْگ صرف آخر کے حرف کی جگہ آتا ہے۔" [اشٹادھیائی ۶-۳-۲۶]

مثلاً सूर्या चन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत् इन्द्राबृहस्पती وغیرہ۔

اس سُوتر پر دو وارتک ہیں (۱) دو دیوتاؤں کے دُوَنْدُو سماس میں جب لفظ وایُو پہلے یا پیچھے آوے تو یہ قاعدہ عاید نہ ہوگا۔ مثلاً अग्निवायू । वायवग्नी (۲) برہم۔ پرجاپتی وغیرہ کے سماس میں بھی یہ قاعدہ عاید نہیں ہوتا۔ مثلاً ब्रह्म प्रजापती । शिव वै श्रवणौ । स्कन्दविशाखौ ।

ان دونوں وارتکوں سے سُوتر میں بتایا ہوا आनङ् آدیش نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ بھی عام ہے۔

" فعل لازمی کے صیغۂ جمع غائب میں علامت झ की جگہ रुट् آجاتا ہے۔" [اشٹادھیائی ۷-۱-۸]

مثلاً देवा अदुह्र

وبھکتیوں کے لئے خاص قواعد | " ویدوں میں اکثر भिस् کی جگہ ऐस् ہوجاتا ہے (یعنی) भिस् کی جگہ ऐस् کرنا امر اختیاری ہے لازمی نہیں) [اشٹادھیائی ۷-۱-۱۰]

مثلاً देवेभिर्मानुषेभिः

" ویدوں کے اندر सुप् یعنی सु وغیرہ اکیس[2] علامتوں کی جگہ جنکو سات وبھکتی کہتے ہیں सुप् آجاتے ہیں یعنی کسی کی جگہ کوئی علامت لگ جاتی ہے اور पूर्व सवर्ण लुक् حرف ماقبل میں بدل جانا) आत् शे या डा ड्या याच् आल् اور یہ بھی آجاتے ہیں۔" [اشٹادھیائی ۷-۱-۳۹]

(۱) सुप کی مثال ऋजवस्सन्तु पन्थाः اس مثال میں اسم فاعل جمع کی علامت जस् کی جگہ اسم فاعل واحد کی علامت सु آئی ہے۔ دراصل पन्थानः چاہیے تھا۔

(۲) लुक् کی مثال परमेव्योमन् یہاں ضمیر مضاف الیہ واحد کی علامت کا लुक् ہوگیا ہے دراصل व्योम्नि ہونا چاہیے تھا۔

[1] دُوَنْدُو سماس وہ مرکب ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ اسم اکٹھے آویں اور اُن کے آخر میں صرف ایک وبھکتی لگائی جاوے۔

[2] واضح رہے کہ یہی سات وبھکتیاں وحدت۔ تثنیہ اور جمع کی گردان سے اکیس ہو جاتی ہیں۔ مترجم

اِس سُوتر پر جو مہابھاشیہ میں شرح دی ہے اُسکے بموجب मतुप् وغیرہ علامتیں الفاظ وید اور نیز دیگر الفاظ پر مذکورہ بالا اسات معنی میں آتی ہیں "بہُولم چھندسی" سُوتر پر کِرِت (مصدر) پرتیہ (علامت) کی خاص صورتوں کو بتلانے والے بہت سے وارتِک (قواعد تتمہ) ہیں۔ اُن کو اپنے اپنے موقع پر بیان کیا جائیگا

"ویدوں کے اندر ایسے تت پُرش سماس کے اخیر میں جو نپُنسک لِنگ میں ہو اور جس کے اخیر میں भन् یا भस् ہو۔ علامت टच् ایزاد ہوگی" [اشٹادھیائی ۵-۴-۱۰۳]

"اس سُوتر میں وِکلپ کہنا چاہیئے تھا یعنی ایسا کرنا اختیاری امر ہے چاہے کریں یا نہ کریں"
[وارتِک سُوتر مذکور پر] مثلاً अश्मसामं/ब्रह्म साम । देवच्छंदसं/दैवच्छंदः ।

مصدروں کا کثیر المعنی ہونا

مصدروں کے کئی کئی معنی بھی ہوتے ہیں مثلاً वप (بیج بونا) مصدر کسی موقع پر کاٹنے کے معنی بھی دیتا ہے۔ مثلاً केशान्वपति (بالوں کو کاٹتا ہے) ईडः مصدر کے معنی ستُتی (تعریف کرنا) ہیں مگر تحریک کرنے یا اُکسانے کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً अग्निर्वा इतो वृष्टिमीट्टे मरुतोऽमुतश्च्यावयन्ति (گرمی پیدا ہو کر بارش کو تحریک دیتی ہے وغیرہ) करोति کے معنی جو چیز پہلے نہ ہو اُس کو ظاہر کرنا لکھے جاتے ہیں اور صفائی کرنے یا کاٹنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ مثلاً पृष्ठं कुरु (پھینک دو۔ دُور کرو)۔ पादौ कुरु (دونوں پاؤں کو ملو)۔ یہی مصدر ڈالنے یا گرانے کے معنی بھی دیتا ہے۔ مثلاً कटे कुरु (چٹائی پر ڈالو)۔ घटे कुरु (گھڑے میں ڈالو) رکھنے کے معنی بھی دیتا ہے۔ مثلاً अश्मानमितः कुरु (پتھر کو یہاں رکھو)"

[پتنجلی مُنی کی شرح اشٹادھیائی ادھیائے ۱-پاد ۳-سُوتر ۱ پر]

یہ شرح مہابھاشیہ کی سمجھنی چاہیئے۔ مصدروں کے جس قدر معنی دھاتُو پاٹھ میں درج ہیں۔ اُن کے علاوہ بھی اُن کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ یہ تین مصدر یہاں صرف نمونہ کے طور پر دکھلائے گئے ہیں۔

چند متفرق قواعد

"ویدوں کے اندر نپُنسک لِنگ میں جو علامت जस् کی جگہ علامت शि آتی ہے اُس کا اکثر لوپ (حذف) ہو جاتا ہے" [اشٹادھیائی ۶-۱-۷۰] مثلاً विश्वानि भुवनानि کی جگہ विश्वा भुवनानि ہو جاتا ہے۔

"ویدوں میں اکثر مصدروں کا ایسی جگہ بھی سمپرسارن (مرکب کا مفرد سے بدل) ہو جاتا ہے۔ جہاں عموماً ایسا نہیں کیا جاتا" [اشٹادھیائی ۶-۱-۳۴] مثلاً हूमहे وغیرہ"

"شاکلیہ آچاریہ کی رائے میں इक پرتیاہار سے پرے جو اسوَرن (غیر جنس) अच् حرف علت آوے تو इक کو پرکرتی بھاؤ ہو یعنی اپنی اصلی صورت میں قائم رہے۔ اور اُس کی جگہ یَن شو

कसुन् علامتیں ایزاد کی جاتی ہیں"۔ [اشٹادھیائی ۳-۴-۱۳] مثلاً

(तोसुन्) ईश्वरो भि चरितोः । (कसुन्) ईश्वरो विलिखः ॥

"कृत्य کے بھاؤ کرم میں خصوصاً अर्ह (لائق یا قابل) وغیرہ دو معنی ہوتے ہیں۔ جب وید میں

कृत्य ہوں تو مصدروں پر۔ तवै । केन् । केन्य । त्वन् یہ چار علامتیں ایزاد ہوتی ہیں"

[اشٹادھیائی ۳-۴-۱۴]

مثالیں: (तवै) परिधातवै। (केन्)नावगाहे । (केन्य)दिदृक्षेण्यः । शुश्रुषेण्यः । (त्वन्)कर्त्वं हविः

"ستری لِنگ (تانیث) میں اگر کوئی ایسا بہو بریہی[ا] پراتی پدک (لفظ بلا ایزادی علامت) آوے۔

جس کی اُپ دھا یعنی آخری حرف سے پہلا حرف محذوف ہو گیا ہو اور جس کے آخر میں मन् ہو تو اسے

سنگیا (اصطلاح) اور نیز ویدوں کے اندر ہمیشہ علامت ङीप لگتی ہے" [اشٹادھیائی ۴-۱-۲۸]

مثلاً एक दाम्नी । पंचदाम्नी गौ

"ویدوں کے اندر تانیث میں बहु وغیرہ پراتی پدکوں پر ہمیشہ علامت ङीप لگائی جاتی ہے"

[اشٹادھیائی ۴-۱-۴۶] مثلاً । बह्वीषु हित्वा प्रपिबन्

"سنبتی سمرتھ پراتی پدک پر भव کے معنی اور نیز ویدوں میں علامت यत् لگائی جاتی ہے"

[ایضاً ۴-۴-۱۱۰]

یہ ऋच् اور यत् وغیرہ علامتوں کا اپواد یعنی قاعدہ معکوس ہے۔ مثلاً यतिदृष्टनेतेपिसवंति

मेध्याय च विद्युत्याय च नमः । [شرح]

اس سوتر سے لیکر اس پاد کے اخیر تک جس قدر ویدوں میں خاص علامتوں کے لگانیکے متعلق سُوتر ہیں۔

اُن کو یہاں نہیں لکھتے۔ اُن کی مثال جہاں جہاں منتروں میں آئیگی وہیں اُن کو لکھدیا جاویگا۔

"ویدوں میں پر شُھما وبھکتی (حالت فاعلی) کے سمرتھ (معنی رکھنے والے) پراتی پدکوں پر भूमा

وغیرہ معنوں میں اکثر पिनि علامت ایزاد ہوتی ہے" [اشٹادھیائی ۵-۲-۱۲۲]

مثلاً भूमादयः

بھوم (کثرت) نِندا (مذمت)۔ پرشنسا (مدح) نتیہ یوگ (تعلق دوامی)۔ آتی شے (شدت)

سمبندھ (تعلق یا اضافت) کے معنی میں اور نیز جہاں یہ کہا جاوے کہ اُس میں یا اُس کا अस्ति

(ہے) اتنے معنوں میں علامت मतुप् وغیرہ لگائی جاتی ہیں" [اشٹادھیائی ۵-۲-۹۴]

[ا] بہو بریہی کی تعریف کے لئے دیکھو صفحہ ۱۹۱۔ نوٹ مترجم

تَرति । तराति । तरत् । तरात् तरिषति । तरिषाति اکثر محذوف ہوجاتی ہے مثلاً इ کی
तरिषत् । तरिषात् । तारिषति । तारिषाति । तारिषत् तारिषात् । तरसि । तरासि
तरः । तराः तरिषसि । तिरषासि । तरिषः । तारिषसि । तारिषासि । तारिषः ।
तारिषाः । तरामि । तराम् । तारिषामि । तारिषाम् । तारिषामि । तारिषाम्

اسی طرح تمام مصدروں سے لیٹ (مستقبل) کی گردان سمجھنی چاہئیے" [شرح]
"لیٹ (مستقبل) میں ضمیر متکلم کا स بھی اکثر محذوف ہوجاتا ہے" [اشٹادھیائی ۳-۴-۹۸]

مثلاً करवाव । करवाव: । करवाम । करवामः ।

علامتوں کا بیان "ویدوں کے اندر علامت तुमुन् کے معنی میں تمام مصدروں پر । से । सेन् । असे
असेन् । क्से । कसेन् । अध्यै । अध्यैन् । कध्यै । कध्यैन् । शध्यै । शध्यैन् । तवै ।
तवेङ् । तवेन् ॥ یہ پندرہ[۱۵] علامتیں لگتی ہیں" [اشٹادھیائی ۳-۴-۹]

"یہ قاعدہ ویدوں سے مخصوص ہے۔ ان سب علامتوں میں स اور ऐ اَوْ یعنی غیر متغیر ہیں اور
سب کے آخر میں حرف न سُوَر کے لئے لگایا گیا ہے اور क اسلئے لگایا ہے کہ گن اور ورِدھی نہ کی جاوے
اور ङ کے لگانے سے بھی یہی مراد ہے اور श اسلئے لگایا گیا ہے کہ शित् کیا جاوے۔ مثلاً

(से) वक्षेरायः । (सेन्) तावामेषेस्थानाम् । (असे । असेन्) क्रत्वेदक्षायजीवसे । (क्से
कसेन्) श्रियसे । (अध्यै अध्यैन) कर्माण्युपचारध्यै । (कध्यै) इन्द्राग्नी आहु वध्यै
(कध्यैन्) श्रियध्यै । (शध्यै । शध्यैन्) पिबध्यै । सहमादयध्यै । (یہاں पिब ہونیکی وجہ سے पित् آیا ہے)
(तवै) सोममिन्द्राय पातवै । (तवेङ्) दशमे मासि सूतवे । (तवेन्) स्वर् देवेषु गन्तवे ।
[شرح]

"جب शक् مصدر سے کوئی فعل اُپ پد (فعل ثانی) کے طور پر آوے تو تمام مصدروں پر علامت
तुम् کے معنی میں ویدوں کے اندر कसुन् اور णमुल् یہ دو علامتیں لگینگی"
[اشٹادھیائی ۳-۴-۱۲]

حرف ण برِدھی کے لئے آیا ہے اور क اسلئے لگایا گیا ہے کہ گن اور برِدھی نہ کی جاوے اور
آخر میں حرف ल سُوَر کے لئے لگایا ہے۔ مثال अग्निं वै देवा विभाजं नाशक्नुवन् । اس مثال میں
विभाजं عام طور پر विभक्तुम् ہوتا ہے" [شرح]

"ویدوں میں اگر ایشور اُپ پد (لفظ ثانی) ہو تو तुम् کے معنی میں مصدروں پر तोसुन् اور

میں علامت यक् دیکھی جاتی ہے۔" [اشٹادھیائی ۳-۳-۱۳۰] مثلاً सुदोहनमाकृणोद्ब्रह्मणे गाम्

ویدوں میں ماضی سب زمانوں میں آتی ہے

"ویدوں کے اندر مصدروں پر لُنگ (ماضی قریب) لنگ (ماضی بعید) اور لِٹ (ماضی مطلق) کی علامتیں اکثر تمام زمانوں کے لئے آجاتی ہیں۔" [اشٹادھیائی ۳-۴-۶]

لُنگ کی مثال: अहं तेभ्योऽकरं नमः اِس مثال میں अकरं (کیا ہے) ماضی قریب ہے مگر اس کے معنی سب زمانوں میں آسکتے ہیں۔ لنگ کی مثال अग्निमद्य होतारमवृणीतायं यजमानः। مثال میں अवृणीत (قبول کیا تھا) ماضی بعید ہے۔ مگر اس کے معنی دیگر زمانوں میں بھی آسکتے ہیں۔

لِٹ کی مثال अद्य ममार اس مثال میں ममार (مرا) ماضی مطلق ہے مگر دیگر زمانوں میں بھی معنی ہو سکتے ہیں۔

"وِدھی (امر) اور ہیتُو۔ ہیتُومت (شرط جزا) وغیرہ جتنے معنوں میں لِنگ (مضارع) آتا ہے۔ اُنہیں

ویدوں میں مستقبل اور مضارع کیلئے خاص قواعد

معنوں میں مصدر سے ویدوں میں اکثر لیٹ (مستقبل) آتا ہے۔ یہ قاعدہ صرف ویدوں سے خصوصیت رکھتا ہے" [اشٹادھیائی ۳-۴-۷] مثلاً जीवति शरदः शतम्

"ویدوں میں لیٹ (مستقبل) اُپ سمواد (عہد یا اقرار) اور آشنکا (شک یا احتمال) کے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔" [اشٹادھیائی ۳-۴-۸] اُپ سمواد کی مثال अहमेव पशूनामीशै

آشنکا کی مثال नेज्जिह्मायन्तो नरकं पताम

"ویدوں میں لیٹ (مستقبل) پر अट् اور आट् دونوں علامتیں ایزاد کرنے سے یکساں اثر رہتا ہے جہاں अट् ہوتا ہے وہاں आट् نہیں ہوتا اور جہاں आट् ہوتا ہے وہاں अट् نہیں ہوتا۔" [اشٹادھیائی ۳-۴-۹۴]

"لیٹ (مستقبل) میں جب حرف आ آوے تو اُس کی جگہ ऐ ہو جاتا ہے۔" [اشٹادھیائی ۳-۴-۹۵]

"اس سوتر سے ویدوں کے اندر آتمنے پد (فعل لازمی) میں لیٹ (مستقبل) کے ضمیر غائب اور حاضر تثنیہ میں جو حرف आ آتا ہے اُس کی جگہ ऐ ہو جاتا ہے مثلاً मन्त्रयैते सैव यैथे [شرح] جہاں اوپر کے سوتر میں आ کی جگہ ऐ ہونا بتایا گیا ہے۔ اُسے چھوڑ کر لیٹ (مستقبل) میں جہاں ए آوے اُس کی جگہ بھی اکثر ऐ آجاتی ہے۔" [اشٹادھیائی ۳-۴-۹۶] مثلاً अहमेव पशूनामीशै

ईशैता گویا ईशै اور ईशे دونوں صحیح ہیں۔

"پرسمئی پد (فعل متعدی) میں لیٹ (مستقبل) کے اندر جہاں इ آوے اُسکا اکثر لوپ (حذف) ہو جاتا ہے۔" [اشٹادھیائی ۳-۴-۹۷]

یعنی لیٹ (مستقبل) میں तिप् ضمیر واحد غائب सिप् (ضمیر واحد حاضر) اور मिप् (ضمیر واحد متکلم)

[اشٹادھیائی ۳-۲-۱۰۵]

"اِس سُوتر سے ویدوں کے اندر ماضی مطلق میں علامت लिट् لگائی جاتی ہے مثلاً अह द्यावा इयि पीप्राततान [شرح]

"ویدوں کے اندر مذکورۂ بالا علامت लिट् کی جگہ اکثر علامت कानच् آجاتی ہے" [اشٹادھیائی ۳-۲-۱۰۶] अहं सूर्यमुभयतो ददर्श । अग्निं चिक्यान: اگرچہ اس سوتر میں اوپر کے سُوتر (छन्दसि लिट्) میں سے लिट् کی انُوورتی ہو سکتی تھی یعنی اُس کو دوبارہ لکھنے کے بغیر بھی लिट् مفہوم ہو سکتا تھا۔ تاہم دوسری مرتبہ लिट् کہنے سے یہ مُراد ہے کہ علامت कानच् ایسے लिट् کی جگہ بھی آجاتی ہے جو غائب یا غیر محسوس معنی کو بیان کرے۔" [شرح]

"ویدوں میں مذکورۂ بالا लिट् کی جگہ اکثر علامت क्वसु بھی آجاتی ہے۔" [اشٹادھیائی ۳-۲-۱۰۷]
"مثلاً जक्षिवान् । पपिवान् اور نہیں بھی ہوتی مثلاً "अहं सूर्यमुभयतो ददर्श" [شرح]

"ویدوں میں اُن مصدروں پر جن کے آخر میں علامت क्य لگی ہوئی ہو۔ اُس فعل کی عادت، خاصیت یا مہارت ظاہر کرنے کے لئے علامت उ ایزاد کی جاتی ہے۔" [اشٹادھیائی ۳-۲-۱۷۰]
"مثلاً मित्रयु: । संस्वेदयु: । सुम्नयु اس پری بھاشا (قاعدہ عام) کے بموجب کہ غیر متعلق کے لینے سے تعلق رکھنے والے بھی لے لئے جاتے ہیں۔ اس مقام پر وہ مصدر بھی سمجھ لینے چاہئیں جن کے آخر میں علامت क्यच् क्यङ् اور क्यष् لگی ہوئی ہوں۔" [شرح]

"ویدوں میں اکثر علامت कृत्य اور ल्युट् بھی لگ جاتے ہیں یعنی جہاں جہاں ان علامتوں کے ایزاد ہونے کا قاعدہ بتایا ہے ان کے علاوہ اور جگہ بھی ہو جاتے ہیں۔" [اشٹادھیائی ۳-۳-۱۱۳]
" कृत् اور ल्युट् کہنا چاہیئے تھا" [وارتک سوتر مذکور پر]

"یعنی اکثر कृत् بھی ہو جاتا ہے۔ पादाभ्यां ह्रियते पादहारक: اس قاعدے سے مصدر میں कृत् نام والی علامت کارک میں ویدوں اور نیز دوسری جگہوں پر بھی دیکھی جاتی ہے۔ گویا یہ قاعدہ کُلیہ الفاظِ وید اور نیز دیگر الفاظ کے لئے یکساں ہے۔" [شرح]

"ویدوں میں جب गति یعنی حرکت یا رفتار کے معنی رکھنے والے مصدروں پر ईषत् یعنی کمی یا شئی کے معنی رکھنے والا उपपद (زائد لفظ) لگایا جاوے تو اُس پر علامت युच् ایزاد کی جاوے۔"
[اشٹادھیائی ۳-۳-۱۲۹] مثلاً सूपसदनोऽग्नि:

"ویدوں میں حرکت یا رفتار وغیرہ معنی رکھنے والے مصدروں کے علاوہ دیگر مصدروں میں بھی صورت مذکور

तचति (کاٹتا ہے) واحد آیا ہے۔ دراصل तचन्ति (کاٹتے ہیں) جمع چاہیے تھا کیونکہ اُسکا فاعل
ये (جو لوگ) جمع میں ہے۔

(۳) वर्ण व्यत्यय یعنی حروف کا ادل بدل ہوجانا۔ مثلاً त्रिष्टुभौज:शुभितमुग्र اس مثال میں
शुभितम् دراصل शुषितम् تھا یعنی حرف घ کی بجائے म ہوگیا۔

(۴) लिङ्ग व्यत्यय یعنی تذکیر وتانیث کا بدل मधोस्तृप्ता इवासते اس مثال میں मधो: دراصل
मधुना ہوجانا چاہیے تھا۔ گویا تانیث کی بجائے تذکیر ہوگئی۔

(۵) पुरुष व्यत्यय یعنی ضمیر کا ادل بدل ہوجانا۔ مثلاً अधा स वीरैर्दशभि वियूयात् اسمیں
(وہ جُدا ہووے) یعنی ضمیر واحد غائب کی جگہ वियूया: (تو جدا ہو) یعنی ضمیر واحد حاضر آئی ہے۔

(۶) कालव्यत्यय یعنی زمانہ کا تغیر وتبدل۔ مثلاً न धास्यमानेनाग्न: सोमेन यक्ष्यमाणेन
اس مثال میں आधास्यमान् (آئندہ رکھے جانے والی آگ) اور यक्ष्यमान् (زمانہ آئندہ میں
یگیہ کی جانے والی) دراصل आधाता (زمانہ ماضی میں رکھی گئی) اور यष्टा (یگیہ کیا گیا) ہونا چاہیے تھا

(۷) आत्मनेपद व्यत्यय یعنی فعل میں تغیر کرکے لازمی بنالینا۔ مثلاً ब्रह्मचारिणमिच्छते اس
مثال میں فعل حال لازمی آیا ہے۔ دراصل فعل متعدی یعنی इच्छति (خواہش کرتا ہے) آنا چاہیے تھا

(۸) परस्मैपद व्यत्यय یعنی فعل کو بدل کر متعدی بنالینا۔ مثلاً प्रतीपमन्यऊर्मिर्युध्यति। اس
مثال میں युध्यति فعل متعدی آیا ہے۔ دراصل لازمی یعنی युध्यते ہونا چاہیے تھا۔

(۹) स्वर व्यत्यय یعنی سُور کا تغیر وتبدل ہوجانا۔

(۱۰) वातृंष्यत्यय یعنی فاعل کا تغیر وتبدل ہوجانا۔

(۱۱) यङ् व्यत्यय یعنی علامت यङ् کا (جس کے فعل پر ایزاد کرنے سے معمول، عادت یا بار بار واقع
ہونے کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں)۔ تغیر وتبدل ہوجانا۔

भवति کی جگہ स्यात् ہوجانے کی دو مثالیں आधाता اور युष्टा ہیں جو فعل مستقبل ضمیر
واحد غائب میں آئے ہیں۔ گویا ان میں علامت तासि بدل کر स्य ہوگئی ہے۔" [شرح]

" ویدوں میں اگر اگلا لفظ कसं ہو تو हन् مصدر پر اکثر علامت विवप् ایزاد کی جاتی ہے۔"
[اشٹادھیائی ۳-۲-۸۸]

" اس سوتر سے ویدوں میں اکثر علامت विवप् ایزاد کی جاتی ہے۔ مثلاً मातृहा । मातृघात: وغیرہ" [شرح]

" ویدوں میں بھوت کال (فعل ماضی) کے اندر مصدر پر علامت लिट ایزاد ہوتی ہے۔"

विवप् وغیرہ علامتیں

"ویدوں میں (अद् وغیرہ مصدروں میں) علامت शप् اکثر लुक (غائب) ہو جاتی ہے"۔

[ایضاً ۲-۴-۷۳] مثلاً अहि: शयते ॥ अद् वृत्रं हनति وغیرہ مصدروں کے علاوہ جُہو सु وغیرہ مصدروں میں بھی ایسا ہو جاتا ہے مثلاً त्राध्वनो देवा عام سنسکرت میں त्राध्वं کی جگہ त्रायध्वं آتا ہے[1]

"ویدوں میں کثر علامت शप् علامت श्लु سے بدل جاتی ہے"[اشٹادھیائی ۲-۴-۷۶]

مثلاً दाति प्रियाणि धाति प्रियाणि ان کے علاوہ اور جگہ بھی ایسا ہو جاتا ہے مثلاً पूर्णां विवष्टि ॥ जनिमा विवक्ति وغیرہ" [شرح]

فعل مستقبل کے لئے خاص قاعدے

"اگر लेट् (فعل مستقبل) بنے ہو تو اکثر مصدر پر علامت सिप् ازاد کی جاتی ہے" [اشٹادھیائی ۳-۱-۳۴]

"ویدوں میں مذکورہ بالا علامت सिप् اکثر णित् ہو جاتی ہے۔ یعنی اس کو णित् سمجھ کر इट् ازاد کیا جاتا ہے" [وارتک سوتر بالا پر]

مثالیں सविता धर्मं साविषत् ॥ प्राण आयूंषि یہ قاعدہ लेट् (فعل مستقبل) سے مخصوص ہے۔

فعل امر کے لئے خاص قاعدے

"ویدوں میں हि بنے ہو تو श्ना کی بجائے शानच् اور शायच् یہ دو علامتیں آجاتی ہیں" [اشٹادھیائی ۳-۱-۸۴]

"ویدوں میں शायच् سب جگہ کہنا چاہئے" [وارتک سوتر مذکور پر]

"سب جگہ سے یہ مراد ہے کہ چاہے हि بنے ہو یا نہ ہو مثلاً यो अस्य कशायत् । मह्वो: अश्वा शायत् । तन्मथ उग्र शायत् وغیرہ" [پتنجلی منی کی شرح سوتر مذکور پر]

یہ قاعدہ فعل متعدی کے लोट् (فعل امر) صیغہ واحد حاضر سے خصوصیت رکھتا ہے۔

ویدوں کے الٹ پھیر

"ویدوں میں اکثر व्यत्यय ہو جاتا ہے" [اشٹادھیائی ۳-۱-۸۵]

"व्यत्यय" تغیر و تبدل کو کہتے ہیں مثلاً भवति کی بجائے स्यात् ہو جانا وغیرہ۔

ویدوں میں حسب ذیل व्यत्यय یعنی تغیر و تبدل ہوتے ہیں:۔

(۱) सुप् व्यत्यय یعنی وبھکتی کا بدل جانا اس مثال میں युक्ता माता सीदरि दक्षिणाया दक्षिणाया: (دائیں طرف کا) ششٹھی (مضاف الیہ) ہے۔ در اصل سپتمی (مفعول فیہ) یعنی दक्षिणायाम् (دائیں طرف میں) چاہئے تھا۔

(۲) तिङ् व्यत्यय یعنی فعل میں تغیر و تبدل ہو جانا اس میں चषालं ये अश्वयूपाय तक्षति

---

[1] دیکھو ویدانگ پرکاش حصہ آکھیات صفحہ ۱۱۵۔ مترجم۔

"گتی اور اُپ سَرگ مصدر سے پہلے آتے ہیں" [اشٹادھیائی ادھیائے ۱۔ پاد ۴۔ سُوتر ۸۰]

فعل اور اُپ سَرگ میں فاصلہ ہوجانا۔

"ویدوں میں مصدر اور اُپ سَرگ (حرفِ ربط ماقبل فعل) میں اکثر[1] فاصلہ بھی ہوجاتا ہے"
[وارتک سوتر مذکور پر]

مثلاً आयातमुपनिष्कृतम् اس میں حرف उप فعل आयातम् سے پہلے آنا چاہئے تھا مگر پیچھے آیا उपप्रयोभिरागतम् اس میں حرف उप اور فعل आगतम् کے درمیان فاصلہ ہوگیا ہے۔ پس اِس وارتک (قاعدہ تتمہ) کے بموجب اُپ سَرگ اور کریا آگے پیچھے دور فاصلے پر بھی آجاتی ہے۔

شَشٹھی اور چترتھی کا بدل

"ویدوں میں شَشٹھی (مضاف الیہ) اکثر چترتھی (مفعول لہٗ) کے معنی میں آجاتی ہے"
[اشٹادھیائی ۲-۳-۶۲]

"ویدوں میں اکثر چترتھی وِبھکتی (مفعول لہٗ) شَشٹھی (مضاف الیہ) کے معنی بھی دیتا ہے" [وارتک سُوتر مذکور پر]
"مثال तस्यै या स्वं पिबति तस्यै स्वधा नायते तिस्रो रात्रीः اس میں تस्यै (اُس کے لئے) چترتھی (مفعول لہٗ) ہے۔ مگر तस्याः (اُسکا) یعنی مضاف الیہ کے معنی دیتا ہے" [شرح پتنجلی مُنی سُوتر مذکور پر۔]
[مثال دوم[2] वनस्पतीनाम् اس میں दार्व्वाटस्ते वनस्पतीनाम् (نباتات کا) شَشٹھی (مضاف الیہ) ہے مگر वनस्पतिभ्यः (نباتات کے لئے) یعنی چترتھی (مفعول لہٗ) کے معنی دیتا ہے"]

اس قاعدہ سے چترتھی کے معنی میں شَشٹھی اور شَشٹھی کے معنی میں چترتھی دونوں ہوسکتی ہیں۔ مہا بھاشیہ کے مصنف نے بَراہمنوں کی طرزِ عبارت کو ویدوں کی مانند خیال کرکے اُن کی مثال دی ہے۔ ورنہ براہمنوں اور ویدوں کے ایک ہونے کی صورت میں براہمنوں اور چھندوں (ویدوں) کیلئے جداگانہ[3] قواعد لکھنے فضول تھے۔

اَدْ مصدر کے لئے قاعدہ خاص

"ویدوں میں اکثر अद् (کھانا) مصدر کی جگہ घस्लृ آدیش ہوجاتا ہے یعنی अद् کا بدل کر घस्लृ بن جاتا ہے" [اشٹادھیائی ۲۔۴۔۳۹] مثلاً घस्तान्नूनम्। सग्धिश्च मे। अत्तामद्य मध्यतो मेदउद्भृतम्।

---

[1] لفظ اکثر سے وِکلپ مراد ہے یعنی جو قاعدہ یہاں بیان کیا گیا ہے وہ اختیاری یا استثنائی ہے۔ لازمی یا کلی نہیں ہے۔ جہاں ہم نے کسی سُوتر وغیرہ کے ترجمہ میں لفظ اکثر لکھا ہے۔ اس سے یہی مراد سمجھنی چاہئے۔ مترجم

[2] دیکھو ویدانگ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی حصہ کارکیہ۔ طبع اول صفحہ ۲۴۔ مترجم

[3] اس سُوتر سے اوپر ایک سُوتر آتا ہے جس میں براہمنوں کے لئے خاص قاعدہ بیان کیا ہے۔ اگر اس سُوتر میں لفظ چھند سے براہمن مراد ہوتی۔ تو یہ کہنا کہ چھند میں ایسا ہوتا ہے فضول تھا کیونکہ پانِنی کے قاعدہ کے بموجب کسی کتاب کا حوالہ دینے کے بغیر بھی یہاں براہمن ہی سمجھا جاتا۔ کیونکہ اوپر سے براہمن کی انُوورتی چلی آتی ہے۔ مترجم

خاص خاص قواعد صرف ونحو متعلقہ وید

اب ، صرف ونحو کے اُن قواعد کو درج کرتے ہیں جو عموماً چاروں ویدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک ہی لفظ "دو ویدوں میں دو دو اصطلاحیں پائی جاتی ہیں مثلاً उमुचट्टभाष्य ऋक्षवतागच्छेन

"دو اصطلاحیں اس میں لفظ ऋक्षवता کے اندر پد سنگیا (اصطلاح) کے ہونے سے ऋ کی جگہ क हوا ہے

اور چونکہ اس کی भ سنگیا بھی ہے اسلئے क کی جگہ ह نہیں ہوا۔ صرف ऋक्षवता رہا"

[پتنجلی منی کی شرح۔ اشٹادھیائی ادھیائے ۱۔ پاد ۴۔ سوتر ۱ پر]

اس طرح ایک ہی لفظ میں "भ اور پد دو اصطلاحیں مان کر کارروائی کرنا وید ہی سے خصوصیت رکھتا ہے

اور کہیں ایسا نہیں ہوتا۔

"نپاتی پدیک یعنی علامات ایزاد ہونے سے پیشتر کسی لفظ کے جو معنی ہوسکتے ہوں اُنکی پابندی کی جائیگی۔

مقدم گویا وبھکتی کی علامت کو مقدم نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ جس وبھکتی کو مان کر قرین عقل معنی پیدا

ہوں اُسی وبھکتی کو لیا جائیگا" [ایضاً سوتر ۵۶ پر]

پس اس کے بموجب معنی کو مقدم رکھا جائیگا نہ کہ وبھکتی کو۔

"معنی کے ظاہر کرنے کے لئے لفظ استعمال کیا جاتا ہے" [ایضاً سوتر ۴۴ پر]

یہ قاعدہ کلیہ الفاظ وید اور نیز دیگر الفاظ پر یکساں عائد ہے۔

، معنی الفاظ "بہت سے الفاظ ہم معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً اِندر۔ شکر۔ پُرُو ہوت۔ پُرندر۔ کندو۔ کوشٹھ

"ل (ان سب کے معنی "بجلی" ہیں) اور ایک ہی لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً اکش (بمعنی دُھری

جول۔ آنکھ۔ پہیہ۔ گاڑی۔ پاسہ۔ سانپ۔ روح۔ علم۔ وغیرہ)۔ پاد (پاؤں۔ کرن۔ جڑ۔ ایک چوتھائی۔ ستون

وغیرہ) ماش (ماشہ۔ لوبیا۔ بیوقوف۔ دال وغیرہ)" [ایضاً۔ اشٹادھیائی ادھیائے ۱۔ پاد ۲۔ سوتر ۴۵ پر]

یہ قاعدہ بھی کلیہ ہے۔ مثلاً ویدوں میں اگنی وغیرہ الفاظ (ایشور۔ آگ۔ بجلی۔ علم حرارت وغیرہ) کئی معنی دیتے

ہیں اور اسی طرح بہت سے الفاظ ، معنی ہیں۔

۱ یہ "اُس علامت کو "ہیں جو فاعل مفعول وغیرہ بنانے کے لئے اسم آخر میں لگائی جاویں۔ سنسکرت میں سات

وبھکتیاں ہوتی ہیں۔ پرتھما (فاعل)۔ دُوتیا (مفعول بہ) ترتیا (مفعول معہ)۔ چترتھی (مفعول لہٗ) پنچمی (مفعول

منہ) ششٹھی (مضاف الیہ) سپتمی (مفعول فیہ)۔ مترجم

[مہابھاشیہ - ادھیائے ۱ - پاد ۲ - "اُچ چیر اُدات" उच्चै रुदात्त "وغیرہ سُوتروں کی شرح میں]

اسی طرح شڑج (کھرج) وغیرہ بھی سات ہیں :-

"شڑج - رشبھہ - گاندھار - مدھیم - پنچم - دھیوت - نشاد"۔ [پنگل سوتر ادھیائے ۳ - سوتر ۶۴]

اِن میں سے ہر ایک کی تعریف گاندھرو وید میں لکھی ہے[۵۴]۔ یہاں کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے نہیں لکھ سکتے۔

وید کے سُوروں کی بحث ختم ہوئی

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۱۷) ایک تار بندھ جاتا ہے کہ تینوں ایک ہی سُنائی دیتے ہیں یعنی اُن کے درمیان تمیز نہیں ہوتی۔ پس اسی کو ایک شرتی کہتے ہیں۔ دیکھو اشٹادھیائی ادھیائے ۱ - پاد ۲ - سُوتر ۳۲ - مترجم

۵۳ یاگیہ ولکیہ شکشا میں لکھا ہے کہ

उच्चौ निषाद गान्धारौ नीचा वृषभ धैवतौ ।

शेषास्तु स्वरिता ज्ञेयाः षड्ज मध्यम पंचमाः ॥ ८ ॥ ८ ॥

نشاد اور گاندھار اُدات ہیں۔ رشبھہ اور دھیوت انُدات ہیں اور شڑج - مدھیم اور پنچم - سُورت میں گائے جاتے ہیں۔ مترجم۔

۵۴ دیکھو پنڈت تلسی رام سوامی کرت سام وید بھاشیہ کا اُپودگھات صفحہ ۸ - مترجم۔

وید کے سُوروں پر بحث

چونکہ وید کے معنی کرنے میں سُور بھی کار آمد ہوتے ہیں اسلئے اب اختصار سے اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔

سُوروں کی قسمیں اور اُنکے ادا کرنے کا طریق

سُور مندرجہ ذیل قسم کے ہوتے ہیں۔ اُداتّ وغیرہ۔ شڑج وغیرہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی سات سات قسمیں ہیں۔ ان میں سے اُداتّ وغیرہ کی تعریف مہابھاشیہ کے مصنف پتنجلی منی کے مطابق نیچے لکھتے ہیں۔ جو خود بلا امداد غیرے ظاہر یا ادا ہو سکیں اُن کو سُور کہتے ہیں۔

آواز کو اونچا کرنے کے تین ذریعے ہیں۔ آیام۔ دارُنیہ۔ اَنُتا۔

آیام۔ اعضا کے سُکیڑنے یا سمٹنے کو کہتے ہیں۔

دارُنیہ۔ آواز کی کرختگی یا رُوکھے پن کو کہتے ہیں۔

اَنُتا۔ حلق کی تنگی کو کہتے ہیں۔

یہ تدبیریں لفظ کو بلند آواز سے بولنے کی ہیں اور اس طریق سے بولنے کو اُداتّ کہتے ہیں۔

آواز کو نیچا یا ہلکا کرنے کی تدبیریں یہ ہیں۔ اَنْوَ وسرگ۔ مارْدَو۔ اُرتا۔

اَنْوَ وسرگ۔ اعضا کے ڈھیلے چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

مارْدَو۔ سُر کی ملائمی، نرمی اور خوش الحانی کو کہتے ہیں۔

اُرتا۔ حلق کے پھیلانے کو کہتے ہیں۔

یہ تدبیریں آواز کو ہلکا کرنے کی ہیں اور اس طریق سے بولنے کو اَنُداتّ کہتے ہیں۔

ہم لوگ تین قسم کے سُروں میں بولتے ہیں۔ یعنی کبھی اُداتّ۔ کبھی اَنُداتّ اور کبھی ان دونوں کو ملا کر۔ اُس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے سفید رنگ والی شے کو سفید اور سیاہ رنگ والی کو سیاہ کہتے ہیں۔ اور جس میں یہ دونوں رنگ ہوں تو اُس کی ان دونوں سے مختلف ایک تیسری اصطلاح ہو جاتی ہے۔ یعنی چتلا یا آسمانی۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھو کہ اُداتّ وہ ہے جو اونچا ہو اَنُداتّ وہ ہے جو نیچا ہو اور جس میں یہ دونوں گُن پائے جائیں تو اُس کی تیسری اصطلاح سُورِت ہوتی ہے۔ یہی سُور تفصیل بعض رشیوں کے کرنے سے سات ہو جاتے ہیں۔ یعنی اُداتّ (اونچا)۔ اُداتّ تر (زیادہ اونچا)۔ اَنُداتّ (نیچا) اَنُداتّ تر (زیادہ نیچا) سُورِت (متوسط) سُورِت اُداتّ (متوسط مگر کچھ اونچا) ایک شُرتی

[1] جب کسی کو دور سے باواز بلند پکاریں تو اُس وقت اُداتّ۔ انُداتّ اور سُورِت تینوں کا اس طرح ...دیکھو صفحہ ۲۱۸)

الفاظ وید کے متعلق چند خاص قواعد مندرجہ نرکت

ویدوں میں مندرجہ ذیل قواعد کلیہ کا سب جگہ لحاظ رکھا گیا ہے۔

ویدوں میں ضمیروں کا خاص استعمال

"تمام منتر تین قسم کے معنی یا مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ بعض پروکش (غائب) بعض پرتیکش (حاضر) اور بعض اُدھیاتم (روحانی) مضمون کو۔ ان میں سے پہلے کے لئے پرتھم پُرش (ضمیر غائب)۔ دوسرے کے لئے مدھیم پُرش (ضمیر حاضر) اور تیسرے کے لئے اُتم پُرش (ضمیر متکلم) استعمال کی جاتی ہے۔ ان میں سے بھی ضمیر حاضر کے متعلق دو قاعدے ہیں۔

(۱) جہاں مضمون ایک ظاہر و محسوس شے ہے وہاں ضمیر حاضر استعمال کی جاتی ہے۔ اور (۲) جہاں وہ شے جس کی تعریف و تشریح کرنا مطلوب ہے غائب و غیر محسوس ہے مگر تعریف و تشریح کرنے والا موجود و حاضر ہے تو وہاں بھی ضمیر حاضر ہی استعمال کی جاتی ہے۔

غرض یہ ہے کہ (سنسکرت کی) ویاکرن (علم صرف و نحو) میں تین ضمیریں ہوتی ہیں جن کے نام ترتیب وار حسب ذیل ہیں:-

(۱) پرتھم پُرش (ضمیر غائب)۔ (۲) مدھیم پُرش (ضمیر حاضر) اور (۳) اُتم پُرش (ضمیر متکلم)۔ ان میں سے ضمیر غائب جڑ (بیجان یا غیر ذی شعور) اشیاء کے لئے آتی ہے اور چیتن (ذی روح یا ذی شعور) کے لئے ضمیر حاضر و متکلم آتی ہیں۔ یہ قاعدہ کلیہ الفاظ وید اور نیز اس کے علاوہ دیگر الفاظ کے لئے یکساں ہے۔ مگر وید میں یہ نئی بات ہے کہ اُن بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء کے لئے بھی جو موجود و ظاہر ہیں ضمیر حاضر استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں یہ سمجھنا چاہیئے کہ بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء سے اُپکار یعنی مناسب فیض و فائدہ حاصل کرنے کے لئے اُن کو واضح طور پر بیان کرنا مطلوب ہے۔" [نرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۱ و ۲]

اس قاعدہ کو نہ سمجھ کر ساین آچاریہ وغیرہ وید کے مفسروں نے اور اُن کی دیکھا دیکھی اہالیان یورپ نے اپنی اپنی زبان میں ترجمے کرتے ہوئے وید کے معنی کو بگاڑ کر یہ غلط بیانی کی ہے کہ ویدوں میں بیجان یا غیر ذی شعور اشیاء کی پوجا (پرستش) لکھی ہے۔

الفاظ وید کے متعلق چند خاص قواعد مندرجہ نرکت کا مضمون ختم ہوا

کے متعلق) دونوں علوم کا بیان ہو سکے۔ ایشور نے اگنی وغیرہ الفاظ یہ سوچ کر استعمال کئے ہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ تک پڑھنے پڑھانے اور تھوڑی ہی محنت کرنے سے انسان تمام علوم میں ماہر ہو جاویں۔ پرمیشور بڑا رحیم ہے۔ اُس نے آسان و مختصر لفظوں میں تمام علوم کے اُصول کو بیان کر دیا ہے۔ دُنیا میں جو اگنی وغیرہ لفظوں کے معنی (آگ وغیرہ) مشہور ہیں اُن سے بھی ایشور کی قدرت کا نشان ملتا ہے۔ گویا یہ (آگ وغیرہ) تمام اشیاء اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ ایشور ہے) چاروں ویدوں میں جس قدر علوم ہیں اُن میں سے قدرے قلیل اس دیباچہ میں اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے۔ اس کے بعد ہم منتروں کی تفسیر کرینگے۔ اور جس منتر میں جس علم کا بیان ہے اُس کو منتر کی تفسیر کرتے ہوئے اُسی موقع پر بخوبی ظاہر کیا جاویگا۔

ویدوں کے متعلق چند سوالوں کے جواب کا مضمون ختم ہوا

لیتے ہیں۔ ہوا تمام اشیاء مجسم کو اُٹھانیوالی اور آگ سے تعلق رکھنے والی ہے اور سب کو قائم رکھنے کی وجہ سے ایشور کا نام بھی وایو ہے۔ پھر جس طرح لفظ اِندر سے ایشور کا صاحبِ قدرت ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اس لفظ سے ہوا (یا بجلی) مُراد ہے۔ کیونکہ اس سے بھی انسانوں کو نہایت اعلےٰ حشمت و دولت حاصل ہوتی ہے۔ اِس لئے لفظ اِندر کو وایو کے بعد رکھا ہے۔ لفظ اَشوی سے علم صنعت یعنی سواریوں کو خود رفتار وغیرہ بنانے کے علم میں پانی آگ اور معدنیاتِ ارضی و حرارت و روشنی وغیرہ مقدم و غیر مقدم سامان مراد ہیں۔ اِسلئے لفظ اشوی بمعنی پانی اور بھاپ وغیرہ۔ ویدوں میں اگنی (آگ) اور وایو (ہوا) کے بعد آیا ہے۔ علےٰ ہٰذا لفظ سرسوتی سے ایشور کے علم کا غیر متناہی ہونا اور اُس کے لفظ و معنی اور اُن کے ربط سے وابستہ ویدوں کا اُپدیشٹا (ملہم) ہونا وغیرہ گن ظاہر کرتے ہیں اور اس لفظ سے زبان کا کمال بھی مراد ہے۔ الغرض اِن ہی وجوہات سے اگنی۔ وایو۔ اِندر۔ اشوی اور سرسوتی وغیرہ لفظوں کو ترتیب وار لیا ہے اِسلئے سب انسانوں کو ویدوں کے الفاظ کی نسبت ہر جگہ یہی اُصول سمجھنا چاہیئے۔

ویدوں میں اگنی وایو وغیرہ سے ایشور مُراد ہے۔

سوال۔ ویدوں کے شروع میں اگنی وایو وغیرہ الفاظ کے استعمال سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ ویدوں میں اِن لفظوں سے آگ۔ ہوا وغیرہ دُنیوی چیزیں ہی مُراد ہیں کیونکہ شروع میں لفظ ایشور کو استعمال نہیں کیا۔

جواب۔ مہامنی پتنجلی جی مصنف مہا بھاشیہ نے ہرن [illegible] ' سوتر کی شرح میں لکھا ہے کہ جس صورت میں ویا کھیان (شرح) کے ذریعہ سے منتروں کے لفظ لفظ کے معنی کو مشرح کر دیا گیا ہے تو پھر کوئی شک و شُبہ نہیں رہ سکتا۔ پس اِس بارہ میں تمام شکوک خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ویدا اور ویدوں کے انگوں اور اُپانگوں اور براہمنوں وغیرہ میں لفظ اگنی کی شرح ایشور اور آگ دونوں طرح سے موجود ہے اگر لفظ ایشور استعمال کیا جاتا تو پھر بھی شرح کے بغیر شک رفع نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ لفظ ایشور سے پرماتما کے علاوہ صاحبِ قدرت راجہ بھی مُراد ہے۔ اور کسی آدمی کا نام بھی ایشور ہو سکتا ہے؟ پس اِس صورت میں یہ شک پیدا ہوتا کہ ایشور سے اِن دونوں کے منجملہ کس سے مُراد لینی چاہیئے۔ اُس صورت میں شرح ہی سے شک رفع ہو کر یہ معلوم ہوتا کہ یہاں لفظ ایشور سے پرماتما مراد ہے۔ اور یہاں راجہ وغیرہ انسان۔ اسی طرح یہاں بھی لفظ اگنی کے دونوں معنی لینے میں کچھ ہرج نہیں ہے اگر ایسا نہ کیا جاتا تو کروڑوں شلوک اور ہزاروں کتابیں بنانے سے بھی علم کا بیان میں آنا ممکن نہ تھا اسی وجہ سے ایشور نے اگنی وغیرہ الفاظ کو استعمال کیا ہے تاکہ تھوڑے سے لفظوں اور چھوٹی چھوٹی کتابوں کے ذریعہ سے ویوہارک (دُنیوی کاروبار کے متعلق) اور پارمارتھک (مقاصد اعلےٰ

ا سے علم و معرفت حاصل ہوا اور اُس علم و معرفت کے بموجب عمل کیا جاوے۔ جو لوگ اس طرح علم حاصل کر کے
پر عمل کرتے ہیں اُن کو رشی کہتے ہیں۔ کیونکہ اُنہیں کو کشف حاصل ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرح تمام
کو قرار واقعی حاصل کر کے رشی ہوتے۔ اُنہوں نے دوسرے لوگوں کو جنہیں ویدوں کا علم حقیقی نہیں تھا
نے اپدیش (تعلیم) سے وید منتروں کا علم عطا کیا اور اُن کے معنی کو ظاہر کیا تاکہ وید کے معنی کا ہمیشہ پرواہ
ہے۔ جو لوگ ویدوں کو پڑھنے اور اُس کے اپدیش (ہدایات) سننے سے عاری ہیں۔ اُن کو وید کے معنی کا
عطا کرنے کے لئے یہ نگھنٹو اور نرکت نام کی کتابیں بنائی گئی ہیں۔ تاکہ سب لوگ ویدوں اور ویدوں کے
ں کا صحیح صحیح علم حاصل کر سکیں۔ نگھنٹو میں یہ مضمون ہے کہ جو مصدر ہم معنی ہیں یا ایک ہی فعل کو ظاہر کر
یں یا جس قدر معنی ایک ہی لفظ سے ظاہر ہوتے ہیں اُن سب کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اکثر ایک ہی معنی کے کئی اسم،
یں اور بعض اوقات ایک اسم کے کئی معنی ہوتے ہیں۔ جس منتر میں جن قابل بیان و تشریح طلب مضامین یا اشیا
خصوصیت کے ساتھ تعریف و تشریح کی جاوے انہیں کو اس منتر کا دیوتا جاننا چاہیئے اور جو منتر سے باہر کسی شے
حوالہ یا اشارہ کیا جاوے وہ بھی نگھنٹو کی تشریح میں شامل ہے۔" [نرکت ادھیائے ا کھنڈ ۲۰]

پس یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ کسی انسان نے منتروں کو بنایا ہے۔ بلکہ جس جس رشی نے جس جس منتر کے
ظاہر کیا ہے۔ اُس اُس رشی کا نام اُس اُس منتر کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اور جس منتر کا جو مضمون ہے،
اُس منتر کا دیوتا سمجھنا چاہیئے۔ دیوتا منتر کے معنی کو عیاں کرتا ہے۔ گویا اُس کی کنجی ہے۔ اسی وجہ سے
ساتھ اُس کا دیوتا لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر منتر کے ساتھ اُس کا چھند (بحر) لکھا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کا
ہو جاوے اور جس جس منتر کو جس جس سُور سے ساز میں گایا جا سکتا ہے اُس اُس شڈج وغیرہ سُور کو
ساتھ لکھ دیا ہے۔ یہ باتیں سب کے جاننے کے لائق ہیں۔

سوال۔ ویدوں میں اگنی۔ وایو۔ اِندر۔ اشوی اور سرسوتی وغیرہ الفاظ ترتیب وار کیوں
ویدوں میں ترتیب اور منشاء آتے ہیں؟

جواب۔ علوم کے تقدم و تاخر کو جتلانے کے لئے اور نیز اس غرض سے کہ ہر علم سے جو نتائج لازمی طور
پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کو بطور نتائج علمی بیان کیا جاوے۔ مثلاً لفظ اگنی سے ایشور اور آگ دونوں مُراد ہیں
جس طرح لفظ اگنی سے ایشور کا علم اور اُس کا محیطِ کل ہونا وغیرہ گُن عیاں ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس لفظ
ایشور کی پیدا کی ہوئی آگ بھی مقدم طور پر مراد لی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ صنعت کے کاروبار میں سب سے مقدم
اور نہایت کار آمد ہے۔ علیٰ ہذا جس طرح ایشور کا مستظہر کل اور قادر مطلق وغیرہ ہونا لفظ وایو سے عیاں
ہوتا ہے۔ اسی طرح علم صنعت میں اُس سے ہوا مراد ہے جو آگ کی معاون ہے۔ اسلئے اُسے دوسرے درجے

جواب۔ جبتک گُن (عرض) اور گُنی (جوہر) کا قرار واقعی علم نہیں ہوتا تب تک اُس کا سنسکار (اثر و خیال) اور پرِیتی (شوق و رغبت) پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب تک یہ نہو طبیعت نہیں لگتی اور طبیعت کے لگے بغیر اُنہیں سُکھ حاصل نہیں ہوتا پس چونکہ رگ وید میں علوم کا بیان ہے اسلئے اُس کو اوّل شمار کرنا واجب ہے اور جب اشیاء کے گُنوں کا علم ہو جاتا ہے تب اُس پرکار بند ہو کر اور اُس سے مناسب فیض و فائدہ حاصل کر کے تمام دُنیا کی بھلائی کرنی چاہیئے اور چونکہ یجُروید میں اِسی بات کا بیان ہے اسلئے وہ دوسرے درجے پر شمار ہوتا ہے سام وید میں اس بات کا بیان ہے کہ گیان (علم) اور کرم کانڈ (عمل) اور نیز اُپاسنا (عبادت) سے کس قدر اور کس طرح ترقی اور عروج حاصل ہو سکتا ہے اور اُن سے کیا پھل (ثمرہ) ملتا ہے اسلئے اُس کو تیسرے درجے پر شمار کیا گیا۔ اور اتھروید سے پہلے تین ویدوں میں بیان کئے ہوئے علوم کی حفاظتِ خاص مقصود ہونیکی وجہ سے اس کو چوتھے درجے پر گنا جاتا ہے۔ پس گُن گیان (علم طبیعات) کرِیا (ہدایت استعمال) و گیان (معرفت الٰہی) اور ان سب علوم کی ترقی اور حفاظت کا باہم مسلسل تعلق ہونے کی وجہ سے رگ وید، یجُروید، سام وید اور اتھروید۔ ان چار سنہتاؤں کو ترتیب وار گنایا جاتا ہے۔ اور اُن کے نام رکھنے میں بھی اِسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے "رچ" ऋच् بمعنی "ستُتی" (تعریف کرنا) سے رگ اور "یج" यज् بمعنی "دیو پوجا" (ایشور کی عبادت) "سنگتی کرن" (باہم ملانا) اور "دان" (دینا) سے یجُر اور "ساش" "توُن" बमन्त्वन بمعنی "تسلی و تشفی دینا" سے سام بنتا ہے سام شو مصدر بمعنی "مرنا" سے بھی بنتا ہے۔ اتھروَت थर्वति بمعنی "چرَت" (شک کرنا ہی) سے اَ अ "پرتی شیدھ" (نفی) کا اضافہ ہو کر اتھرو بنتا ہے۔ [نِرکت ادھیائے ۱۱ کھنڈ ۱۸]

چرَت "چر" चर مصدر سے بنتا ہے جسکے معنی شک کرنا ہیں۔ اسلئے لفظ اتھرو سے شکوک کا رفع کرنیوالا مُراد ہے پس یہہ یقین رکھنا چاہیئے کہ مصدری معنی کے لحاظ سے بھی ویدوں کا شمار اسی ترتیب سے ہونا مُناسب ہے۔

منتروں کے رشی دیوتا چھند اور سُور کیا ہیں؟

سوال۔ ہر منتر کے رشی دیوتا چھند اور سُور کیوں لکھے جاتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کا ایشور کی طرف سے الہام ہونے کے بعد جس جس رشی کو جس جس منتر کے معنی کا کشف حاصل ہوا۔ اُس اُس منتر کے اوپر اُس اُس رشی کا نام لکھا گیا۔ چونکہ ایشور کا دھیان کرتے۔ اُس کی رحمتِ خاص اور بڑی بھاری کوشش سے منتر کے معنی کا اِنکشاف ہوتا ہے اسلئے اُس بڑے بھاری فیض کی یادگار کے لئے اُس اُس رشی کا نام لکھنا مناسب ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

جو انسان معنی کے علم کے بغیر سُنتا یا پڑھتا ہے اُس کا سُننا اور پڑھنا بے سُود ہے۔ کلام کا فائدہ یہی ہے

ویدوں کے متعلق چند سوالوں کے جواب

ویدچار کیوں ہیں؟

سوال۔ ویدوں کو چار حصّوں میں کیوں تقسیم کیا ہے؟

جواب جدا جدا اُصولِ علمی جتلانے کے لئے۔

سوال۔ وہ کیا ہیں؟

جواب۔ مثلاً علم موسیقی میں تین طرح کی تقسیم ہے یعنی گانے اور قرأت میں ذرت[1]۔ مدھیم۔ ولمبت۔ یہ تین تقسیم ہوتی ہیں جتنی دیر میں ہرسو سوَر (حرکاتِ مقصورہ) ادا ہوتے ہیں اُس سے دُگنی دیر میں دیرگھ سوَر (حرکات ممدودہ) اور اُس سے تگنی دیر میں پلُت سوَر (حرکاتِ دراز) بولے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے (یعنی قرأت کی سہ گانہ تقسیم کے باعث) ایک ہی منتر بعض دفعہ چاروں سنہتاؤں (ویدوں) میں آتا ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ "رگوید سے ستتی (یعنی اشیاء کی ماہیت کا) اور یجروید سے اُن کے استعمال کا علم حاصل کرتے ہیں اور سام وید گاتے ہیں"۔ رگوید میں تمام موجودات کے گُنوں کو بیان کیا ہے یجروید میں اُن اشیاء سے جن کے گُن بتائے گئے ہیں۔ بذریعہ عمل بیشمار علمی فواید حاصل کرنیکی ہدایت ہے سام وید میں گیان (علم و معرفت) اور کریا (عمل) دو نو پر نظرِ تعمق سے غور کر کے علم کو نتیجہ کی حد تک پہنچادیا ہے اور جس قدر تینوں ویدوں میں علم اور اُس کے نتیجہ پر غور کیا گیا ہے اُس کی تکمیل اتھروید میں کیگئی ہے تاکہ اُن کی بخوبی حفاظت اور ترقی عمل میں آوے۔

الغرض اِنہی وجوہات سے ویدوں کی چار حصّوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

سوال۔ ویدوں کی چار سنہتائیں بنانیکا کیا مقصد ہے؟

جواب۔ یہ اسلئے کیا گیا ہے کہ علمی اصول کو بتانے والے منتروں کے مضمون کے لحاظ سے ترتیب قایم رہے اور تقدیم اور تاخیر کے سلسلہ سے وہ علوم جو اُن کے اندر بیان کئے گئے ہیں بآسانی حاصل ہوجاویں بس اسی وجہ سے سنہتائیں بنائی گئی ہیں۔

ویدوں کی اندرونی تقسیم اور اُن کی ترتیب و شمار

سوال۔ ویدوں میں اشٹک۔ منڈل۔ ادھیائے۔ سوکت۔ ششٹک۔ کانڈ۔ ورگ۔ دشتی۔ ترک[2]۔ پرپاٹھک اور انوواک کی تقسیم کیوں کی گئی ہے؟

جواب۔ اشٹک وغیرہ کی ترتیب اسلئے رکھی ہے کہ پڑھنے پڑھانے میں آسانی رہے اور نیز منتروں کی شمار اور ہر علمی مضمون کی تقسیم بآسانی معلوم ہوسکے۔

سوال۔ رگ وید پہلے۔ یجروید دوسرے سام وید تیسرے اور اتھروید چوتھے درجے پر کیوں گنا جاتا ہے؟

---

[1] شاید یہ وہی تقسیم ہے جو عام گانیوالوں کی اصطلاح میں تگن (جلت) دُگن۔ اور ٹھان نامزد کی جاتی ہے۔ مترجم

[2] سام وید میں جو حرکت صرف ۲ منتروں کا ہوتا ہے اُسے ترک کہتے ہیں۔ مترجم

کہ سُور یہ ہیں: شڈج - رشبھ - گاندھار - مدھیم - پنچم - دھیوت - نشاد - [پنگل شاستر ادھیائے ۳ سُوتر ۶۴]
ہم پنگل آچاریہ کے سُوتروں کے مطابق ہر چھند کے ساتھ اُس کا سُور بھی لکھینگے کیونکہ آجکل جس جس چھند (بحر) کے جو جو منتر ہیں اُن کو اپنے اپنے سُور کے مطابق ساز و سرود کے ساتھ نہیں گایا جاتا -

اسی طرح علم طب وغیرہ کی خاص تشریح ویدوں کے اُپ ویدوں یعنی آیُر وید وغیرہ میں موجود ہے - ان مضمونوں کے

ہر منتر کی تفسیر میں علمی مضامین کی تشریح کر دی گئی ہے

متعلق خاص خاص مطالب کو ہم عموماً ہر منتر کی تفسیر لکھتے وقت ظاہر کرینگے - جب اس طرح ویدوں کے مطالب ظاہر ہو جائینگے اور اُن کا واقعی علم بحیثیت دلائل کے ساتھ حاصل ہو جائیگا تب عوام الناس کے تمام شکوک مٹ جائینگے -

تفسیر سنسکرت اور بھاشا میں مع حوالہ صرف و نحو کیگئی ہے

ہم وید کے منتروں کی تفسیر سنسکرت اور پراکرت (ہندی) دونوں بانوں میں لفظی معنوں کے ساتھ مع حوالہ لکھینگے اور جہاں جہاں ویاکرن (صرف و نحو) وغیرہ کے حوالہ کی ضرورت ہوگی اُسکو برابر درج کیا جائیگا تاکہ اس زمانہ میں جسقدر رویدوں کی منشا کے خلاف اور قدیم تفسیروں کے مخالف غلط و باطل ترجمے جاری ہیں اُنکا رواج چھوڑ کر عوام الناس کو صحیح تفسیر کے دیکھنے سے ویدوں کی عقیدت و رغبت پیدا ہو -

مروجہ ترجموں کی غلطیاں دکھائی گئی ہیں

سائن آچاریہ وغیرہ نے جو زمانہ سازی کے خیال سے دُنیا میں عزت حاصل کرنیکے لئے اپنی اپنی مرضی کے مطابق تفسیر لکھ کر مشہور کی ہیں اور اُن سے جو بڑا بھاری نقصان پہنچا ہے اور نیز اُن کی وجہ سے جو اہلِ یورپ کے لوگوں کو ویدوں کی نسبت شک اور مغالطہ پیدا ہوا ہے اُس کو دور کرنیکے لئے ہم سنہتا کے منتروں کے صحیح صحیح معنی و مطالب کو شاستروں کے مطابق جہانتک عقل کی رسائی ہو ظاہر کرینگے - جب ایشور کے فضل و کرم سے ہماری یہ تفسیر جو رشی مُنی - مہرشی - مہامُنی آریوں کی بنائی ہوئی ایتریہ براہمن وغیرہ ویدوں کی صحیح تفسیروں کے حوالے سے کیگئی ہے مشہور ہو جائیگی - تب اُمید ہے کہ عوام الناس کو بڑا بھاری سُکھ حاصل ہوگا -

بعض منتروں کے کئی کئی ترجمے کئے گئے ہیں

اس تفسیر میں جس جس منتر کے پارمارتھک (اعلیٰ مقصد انسانی) کو بیان کرنیوالے) اور ویاوہارک (دُنیوی کاروبار کو بیان کرنیوالے) دو دو ترجمے شلیش النکار (صنعت کثیر المعانی) وغیرہ کے بموجب کسی حوالے سے ہونے ممکن ہوں گے تو اُسکے دونوں ترجمے کئے جائینگے - مگر ایسا کوئی بھی منتر نہیں ہے جسمیں ایشور کا بالکل تیاگ (ترک تعلق) ہو - کیونکہ وہ علت فاعلی ہی ایشور اس کائنات معلول کے جزو جزو میں سمایا ہوا ہے - کوئی معلول شئے ایسی نہیں جسکے ساتھ ایشور کا تعلق نہ ہو - جہاں محض ویاوہارک ترجمہ ہوگا وہاں بھی صنعت ایزدی کے مطابق ہونے اور مٹی وغیرہ جوہروں کے قیام التیام ایشور ہی کا تعلق سمجھنا چاہئے - اسی طرح جہاں صرف پارمارتھک ترجمہ کیا جائیگا اُس میں اشیاء معلول کے تعلق کی وجہ سے دوسرا ترجمہ بھی آجائیگا -

اصول تفسیر ہذا کا مضمون ختم ہوا

اصول تفسیر ہذا کا بیان

کرم کانڈ وغیرہ اور ونیوگ کی تفصیل نہیں کی گئی۔

اس تفسیر میں ہم کرم کانڈ (عملی فرائض) کو الفاظ کے معنی میں بیان کرینگے۔ مگر جو منتر کرم کانڈ سے تعلق رکھتے ہیں اُن کے بموجب اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ تک جو کارروائی کرنا فرض ہے اُس کو ہم اس تفسیر میں مفصل درج نہیں کرینگے۔ کیونکہ کرم کانڈ کی ہدایتیں ایتریہ اور شتپتھ براہمن پورو میمانسا شاستر اور شروت سوتروں میں بخوبی درج ہے اُن کو دوبارہ بیان کرنے سے آنارش[1] کتابوں کی مانند تکرار عبارت اور پسے کو پیسنے کی مثال صادق آجائیگی۔ اسلئے اُسی ونیوگ (ہدایت عملی) کو ماننا مناسب ہے۔ جو قرین عقل ویدوں سے ثابت یعنی منتروں کے معنی سے نکلتی اور خود اُن میں بیان کی گئی ہیں۔ اسی طرح اُپاسنا کانڈ یعنی عبادت کے مضمون کو بھی صرف الفاظ وید کی منشاء کے مطابق بیان کرینگے۔ کیونکہ اس مضمون کا مجموعی و مکمل بیان پاتنجل یوگ شاستر وغیرہ میں مل سکتا ہے۔

یہی کیفیت گیان کانڈ کی سمجھنی چاہئے۔ کیونکہ اس مضمون کی خاص تشریح سانکھیہ شاستر۔ ویدانت درشن اور اُپنیشد وغیرہ میں مل سکتی ہے۔

اِن تینوں کانڈوں (مضمونوں) کے علم سے جو وگیان (کمال و مہارت) اور اُپکار (فیض و فائدہ) حاصل ہوتا ہے اُسی کو وگیان کانڈ کہتے ہیں۔

ان چاروں کانڈوں کی مفصل تشریح مذکورۂ بالا کتابوں میں ویدوں کے مطابق کی گئی ہے۔ اُنکی بابت بخوبی تحقیق و تصدیق کر کے جہانتک وید کے منشاء کے مطابق ہو قبول کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس کی جڑ نہ ہوگی اُسکی شاخیں وغیرہ بھی نہ ہونگی[2]۔

منتروں کے چھند اور سوَر بھی لکھے گئے ہیں

ویاکرن (علم صرف و نحو) وغیرہ وید انگوں کے ذریعہ سے وید کے الفاظ کے اُدات (بلند) وغیرہ سوَر (سر یا لہجہ) کا علم اور قرارت کا طریقہ بھی سیکھنا چاہئے چونکہ یہ مضمون مذکورۂ بالا کتابوں میں مکمل اور صحیح صحیح درج ہے اسلئے ہم اُس کو یہاں بیان نہیں کرتے۔ اسی طرح چھندوں (بحروں) کا بیان اور تشریح جس طرح عروض کی کتاب یعنی پنگل سوتروں میں درج ہے اُسی طرح ماننی چاہئے۔ سوَر سات ہوتے ہیں چنانچہ لکھا ہے

---

[1] وہ کتابیں جو رشیوں کے اصول کے مطابق یا خود رشیوں کی بنائی ہوئی نہ ہوں۔ مترجم

[2] مراد یہ ہے کہ جس بات کی جڑ وید میں نہیں ہے اُس کی تشریح بھی ان کتابوں میں نہ ہونی چاہئے اور اگر اُن میں کوئی ایسی بات ہے جس کا اشارہ ویدوں میں نہیں پایا جاتا تو وہ ماننے کے لائق نہیں۔ مترجم

تخت نشین نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ وہ سلطنت نہیں کر سکتے۔" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳ ادھیائے ۲ براہمن ۲ کنڈکا ۸]
اس شتپتھ براہمن کی شرح سے مہی دھر کا ترجمہ بالکل برعکس ہے۔

उत्सक्थ्या अवगुदंधेहि समंजिं चारया वृषन्। यस्त्रीणां जीव भोजनः ॥ यजु० अ० २३, मं० २१ ॥

[یجروید۔ ادھیائے ۲۳ منتر ۲۱]

ترجمہ مہی دھر بیجان (مردیکہ در خانہ اش نگیرند لعل آید) اسپ را خطاب میکند اے اسپ نطفہ انداز! بر کون زن من کہ ساقہائے خود را افراختہ است نطفہ بینداز! وعضو خود در اندام او داخل کن۔ آں عضو کہ روح افزائے زنان است و ازو خلش در اندام خویش زنان محظوظ می شوند در اندامش بزاں!"

صحیح ترجمہ:۔ اے تمام مرادوں کے عطا کرنیوالے عالم (سبھاذھیکش (میر انجمن یا راجہ)! تو رعایا کے اندر علم معرفت۔ راحت۔ انصاف۔ اور روشنی کو ترقی دے۔ جو بدکار عورتیں حرامکاری کریں تو اُن کو سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے سزا دے یا قیدخانہ میں بھیج دے۔ عورتوں میں جو کوئی بدکار عورت ہوتی ہے تو اسکو مناسب سزا دیتا ہے۔ تو جیو بھوجن یعنی لوگوں کو جان سے مار ڈالنے والے خونخوار ڈاکوؤں کو سزا دے۔"

مہی دھر کی تفسیر وید دیپ نامی کی اسی قدر تردید سے دانشمند لوگ تمام کی تردید سمجھ لینگے جب ہم منتروں کی تفسیر کرینگے اُس وقت اُن کے ساتھ مہی دھر کے ترجمہ کی اور غلطیاں بھی ظاہر کرینگے جبکہ ملک آریاورت کے باشندوں یعنی سائن و مہی دھر وغیرہ کی تفسیروں میں ایسی ایسی غلطیاں موجود ہیں تو ملک یوروپ کے باشندوں کی تفسیروں میں جنہوں نے اُنہیں کے مطابق اپنے اپنے ملک کی زبان میں ترجمہ کیا ہے جو گل کھلے ہونگے وہ بیان کے محتاج نہیں جب سائن۔ مہی دھر وغیرہ کے ترجمے کی یہ کیفیت ہے تو اُس کی مدد سے جو ترجمے اس ملک کی زبان یا یوروپ کی زبانوں میں ہوئے ہیں اُن کی غلطیوں کا کیا شمار ہو سکتا ہے اس بات کو راستی شعار لوگ بخوبی سوچ سکتے ہیں۔ آریہ لوگوں کو ایسے ترجموں کی مدد لینا بالکل مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اُن پر بھروسہ کرنے سے ویدوں کے سچے مطالب مٹی میں مل جاتے ہیں۔ اور سچ کی جگہ جھوٹ کا رواج ہوتا ہے اسلئے اُن ترجموں کو ہرگز بھی صحیح نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ وید سراپا علوم حقیقی سے پُر ہیں اور اُن میں جھوٹ کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ جب چاروں ویدوں کی تفسیر مکمل ہو کر چھپ جائیگی اور اہل علم و دانش لوگوں کے زیر مطالعہ آئیگی۔ تب عوام الناس اس بات کو خود بخود سمجھ جائینگے۔ اور سب پر یہ بات روشن ہو جائیگی کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کے برابر کوئی دوسرا علم نہیں ہے۔

تفسیر ہٰذا کی ضرورت پر بحث ختم ہوئی ÷

ترجمہ مہی دھر " چوں بازیچہ کناں دیوا (کار پردازان ہوم) للاَمگو یعنی عضو خود را در اندام زن داخل میکنند انزالِ منی در رحم زن مے شود۔ وقتیکہ شاں با عضو خود بازیچہ مے کنند یعنی آنرا در اندامِ زن داخل میکنند ہر دو ساق زن نمایاں می شوند۔ بوقتِ مجامعت جملہ اعضائے زن زیرا عضائے مرد پوشیدہ میشوند صرف ساقِ زن عریاں ہمی ماند و از وے شناخت میشود کہ ایں زن ہست " للاَم راحت را مے گویند و چیزے کزو راحت بدست آید آں للاَمگو یعنی عضوِ مرد است یا کہ للاَم نیلوفر را مے گویند و چوں وقت دخولِ عضو ایستادہ با شاخِ نیلوفر مشابہت دارد۔ زاں ہم آں را للاَمگو مے نامند۔

صحیح ترجمہ " عالم برتنکش (علم الیقین وغیرہ) سے پیدا ہونے والے علم حقیقی کو حاصل کرکے قسم قسم کے اعلےٰ اوصاف بخشنے اور راحت پہنچانے والے علم کے سُرور میں محو و مستغرق ہوتے ہیں اور رعیت کو بھی اُسی راحت سے بہرہ یاب کرتے ہیں جس طرح عورت اپنی ران کو ہمیشہ کپڑے سے چھپائے رکھتی ہے اسی طرح عالموں کو چاہیئے کہ رعیت کو ہمیشہ امن و راحت کے دامن میں چھپائے رکھیں "

यद्धरिणो यवमत्ति न पुष्टपशु मन्यते । शूद्राय दर्य्यजारा न पोषाय धनायति ॥

य० अ० २३, मं० ३० ॥ [یجروید۔ ادھیاے ۲۳ منتر ۳۰]

ترجمہ مہی دھر " کشتا (مردیکہ پدرش کشتری و مادرش شودر بود) با زن خود میگوید کہ چوں زن شودر با مرد ویشیہ فعل شنیع بکند یا مرد ویشیہ با زنِ شودر زنا کند شودر ازاں خوش و سرفراز نمے شود و نمی پندارد کہ زنِ من با ویشیہ مجامعت کردہ سرفراز شد بلکہ بخیالِ ایں امر کہ زنش فاحشہ گردید رنجیدہ میشود۔ زنِ فاحشہ کشتا را مے گوید چوں مردِ شودر با زنِ خاندانِ ویشیہ فعل قبیح بکند مرد ویشیہ آنرا باعث سرفرازی خود نمے پندارد و نمے فہمد کہ زنِ من سرفراز شدہ بلکہ بخیال ایں امر کہ زن من با مرد ذلیل یعنی شودر خراب شدہ آزردہ میشود "

صحیح ترجمہ " رعیت یَو (اناج) ہے اور مطلق العنان راجہ ہرن کی طرح عمدہ عمدہ چیزوں کو چرنے والا ہوتا ہے جس طرح ہرن کھیت کے اناج کو چر کر خوش ہوتا ہے۔ اِسی طرح مطلق العنان راجہ ہمیشہ اپنے ہی سکھ کو چاہتا ہے۔ وہ اپنی راحت کے لیئے اپنی رعیت کو کھاتا ہے جس طرح گوشت خوار موٹے تازے جانور کو دیکھ کر اُس کے گوشت کھانے کی خواہش کرتے ہیں اور اُس فربہ جانور کا زندہ رہنا نہیں چاہتے اِسیطرح مطلق العنان راجہ اپنی راحت کو مقدم سمجھ کر ہمیشہ یہ نیت رکھتا ہے کہ رعیت میں کوئی مجھ سے زیادہ نہ بڑھنے پائے اسلئے ایک مطلق العنان راجہ کے ماتحت رعیت سرسبز نہیں رہ سکتی اور نہ اُسکی کسی قسم کی حفاظت ہوتی ہے مثلاً اگر کسی شودر کی عورت بدکار ہو جاوے تو شودر خوش نہیں ہوتا۔ اسیطرح جب ایک مطلق العنان راجہ رعیت کی حفاظت نہیں کرتا تو رعیت پنپنے نہیں پاتی۔ اسی وجہ سے ویشیہ عورت کے بزدل بیٹے یا شودر کی جاہل اولاد کو کبھی

مہی دھر کا ترجمہ اس ترجمہ سے بالکل خلاف ہے اسلئے اُسے کسی کو نہ ماننا چاہیئے۔

ऊर्ध्वमेनामुच्छ्रापय गिरौ भारं हरन्निव। अथास्यै मध्यमेधतां शीते वाते पुनन्निव॥ य० अ० २३, मं० २६॥ [یجُروید ادھیائے ۲۳۔ منتر ۲۶]

ترجمہ مہی دھر "اندام زن را اندوست کشیدہ فراخ بکُند تا کہ آں کُشادہ شود۔ بمثلِ آنکہ مرد کاشتکار در باد سرد غلہ افشاں را بالا گرفتہ مے جُنباند تا کہ دانہ از علف جُدا شود"

صحیح ترجمہ "اے انسان! تو اس سلطنت کے لئے اقبال و حشمت کو ترقی دے جب سلطنت کی حفاظت سبھا کے ذریعہ سے کی جاتی ہے تو سلطنت اس طرح عروج حاصل کرتی ہے جس طرح کوئی بھاری بوجھ کو اُٹھا کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاوے۔ شری (رعب سلطنت) ہے۔ سبھا کے انتظام سے قلمرو میں شری (اقبال و حشمت) کو عروج دیکر سلطنت کو بے نظیر بنانا چاہیئے۔ اس اصول پر عمل کرنے والا انسان دُنیا میں پُر اقبال و حشمت سلطنت کو ترقی کے اعلیٰ زینہ پر پُہنچاتا ہے شری سلطنت کا مرکز ہے۔ اسلئے مذکورہ بالا شری یعنی سامانِ خورونوش اور کار آمد قیمتی اشیاء کی کثرت عظیم الشان سلطنت کا نشان اور باعث استقامت ہے عمدہ سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت میں اعلیٰ درجے کا سامانِ راحت پیدا کرنا چاہیئے حفاظت سلطنت کو شینت کہتے ہیں۔ پس عمدہ سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت کی حفاظت کرنی چاہیئے"

[شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۳۔ کنڈکا ۱ تا ۷]

यदस्या अंहुभेद्याः कृधु स्थूलमुपातसत्। मुष्काविदस्या एजतो गोशफे शकुलाविव॥ य० अ० २३, मं० २८॥ [یجُروید۔ ادھیائے ۲۳۔ منتر ۲۸]

ترجمہ مہی دھر "چوں در اندام تنگ عضو خورد و فربہ داخل مے شود خصیتان برلب اندام نہانی مے لرزند بوجہ ضیق اندام نہانی و فربہی عضو خصیتاں بیروں ہی مانند بمثل آنکہ در نشانِ سُم گاو جُز از آب دو ماہی سیمیں بیتاب و مضطرب باشند"

صحیح ترجمہ "جو راجہ جُرم و خطا سے پاک رعیت کے تمام چھوٹے اور بڑے کاموں کو شرفِ توجہ بخشتا ہے یعنی خود اُن پر نگرانی رکھتا ہے تو اُس کے راج میں چوہوں کی طرح نقصان کرنے والے چور یا سبھاسد (ارکین سبھا) اور خود غرض لوگ مثل ماہیٔ بیتاب اس طرح ناچتے ہیں جس طرح گائے کے کُھر سے زمین میں گڑھا ہو کر پانی بھر جائے اور اُس میں دو مچھلیاں تڑپتی ہوں"

यद्देवासो ललामगुं प्रविष्टीमिनमाविषुः। सक्थ्ना देदिश्यते नारी सत्यस्याक्षिभुवो यथा॥ य० अ० २३, मं० २९॥ [یجُروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۹]

دُنی دَھر میگوید کہ اندریں منتر لفظ "یَن" بمعنی تولید است و لفظ "یَنتی" بمعنی رفتار یا دخول دارد

صحیح ترجمہ "جس طرح باز کے سامنے کم جُثہ پرندوں کا کچھ زور نہیں چلتا اسی طرح راجہ کے مقابلہ میں رعایا کمزور ہوتی ہے۔ راجہ بالیقین سلطنت کے قیام اور امن وامان کے التیام کے لئے ہمیشہ رعایا سے روپیہ لیتا ہے رعایا کو گنبھہ (صاحب دولت) کہتے ہیں اور سلطنت کو پس (مُشت یا حصا) کہتے ہیں۔ کیونکہ سلطنت کی قوت کو رعایا محسوس کرتی ہے۔ حاکمانِ سلطنت رعایا کو ہر طرف سے تکلیف دیتے ہیں۔ جہاں سلطنت میں ایک ہی (مطلق العنان) راجہ ہوتا ہے۔ وہ رعیت کو فنا کر ڈالتا ہے۔ اسلئے ایک شخص کو ہرگز راجہ نہیں بنانا چاہیئے بلکہ رعایا کو چاہیئے کہ سبھا دھیکش (میر انجمن) کو جو سبھا کے تابع اور نیک چلن اور اوصاف حمیدہ سے بہرہ مند عالم ہو۔ اپنا راجہ سمجھیں" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۳۔ کنڈکا ۶]
مہی دھر نے اس صحیح تفسیر سے بالکل برعکس ناشائستہ ترجمہ کیا ہے جو قابلِ غور ہے۔

माता च ते पिता च तेऽग्रं वृक्षस्य रोहतः प्रतिलामीति ते पिता गभे मुष्टिमतंसयत् ॥ य० अ० २३, मं० २४ ॥ [یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۴]

ترجمہ مہی دھر "برہما (بزرگترین مہتمم یگیہ) زن یجمان رامیگوید اے مہشی (زنِ یجمان)! چوں مادر و پدرِ تو بالائے درخت یعنی بر پلنگ چوبی کہ آں ہم از چوبِ درخت حاصل ست شود خفتند پدرِ تو مثالِ مُشت عضوِ خود را در جسمِ مادرت داخل کرد و آں پیدائش تو بظہور آمدہ۔ باز عضوِ خود را ایستادہ کرد و اشارہ میکند کہ من با تو خواہش مجامعت دارم۔ بریں زن یجمان ہم میگوید کہ تو ہمچنیں زائیدی"۔

صحیح ترجمہ "اے انسان! یہ زمین اور علم تیری ماں کی مثال ہے۔ کیونکہ زمین نباتات وغیرہ بیشمار اشیاء اور علم معرفت پیدا کرنے کی وجہ سے ماں کی مثال ناز کرنے والے ہیں اور یہ سورج یا عالم اور ایشور تیرے باپ کی مثال ہیں۔ کیونکہ یہ محنت وتدبیر کی عادت سکھانے اور تمام سکھوں کو دینے اور حفاظت و پرورش کرنے والے ہیں۔ انہیں کے ذریعہ سے جیو شورگ یعنی سکھ کی حالت یا درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ شری یعنی علم وغیرہ نیک اوصاف اور جواہرات وغیرہ عمدہ تحائف اور اقبال وحشمت سلطنت کے جزوِ اعظم ہیں۔ شری انسان کو زینت بخشتی ہے اور وہی سلطنت کا اعلےٰ زیور اور راحتِ عظیم کا باعث ہے۔ رعیت کو گنبھہ یعنی اقبال و دولت پیدا کرنے والی اور کاروبارِ سلطنت کو مشٹی (مُشت) کہتے ہیں یعنی جس طرح انسان مٹھی میں روپیہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک مطلق العنان راجہ ہو تو ظلم و تعصب سے اپنی راحت کے لئے رعیت کا تمام مال و دولت ضبط کر لیتا ہے۔ چونکہ ایسا راجہ رعیت کا اکیلا دم کر دیتا ہے اسلئے اس کو ونشنگھا تک (قاتل رعایا) کہتے ہیں" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۳۔ کنڈکا ۷]

کو بڑھانا چاہیئے۔
جو لوگ مذکورۂ بالا گربھدھ یعنی مستظہر کل پرمیشور کو جانتے ہیں۔ اُن کے پران (نفس) اور اُن کی طاقت۔ ہمت۔ اور حوصلہ وغیرہ میں زوال نہیں آتا۔ ہر انسان کو یہ خواہش کرنی چاہیئے کہ میں اُس پرمیشور کی معرفت حاصل کروں۔
رعایا کو پشو کہتے ہیں۔ تمام کائنات ایشور کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص رعایا کے اندر صاحب علم و معرفت ہوتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس تمام کائنات کے اندر ایشور موجود یا حاظر و ناظر ہے "۔
गणानांत्वा० [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۲ کنڈکا ۴ و ۵]
"گنانام تواء" الخ منتر کا ترجمہ اختصار سے بیان کیا گیا۔ مہی دھر کا ترجمہ اس سے بالکل اُلٹا ہے۔
ता उभौ चतुरःपदः सम्प्रसारयाव स्वर्गे लोके प्रोर्णुवाथां वृषा वाजी रेतोधा रेतो दधातु ॥ य० अ० २३, मं० २० ॥ [یجروید ادھیائے ۲۳۔ منتر ۲۰]
ترجمہ مہی دھر "اسپ عضو خود در جسم زن مے افگند (وبرشا اسپ را میگویند) زن عضو اسپ را بدست خود کشیدہ در جسم خود داخل میکند"۔
صحیح ترجمہ "ہم دونوں (راجہ اور رعیت) دھرم۔ ارتھ (دولت) کام (مراد) موکش (نجات) ان چاروں کو ہمیشہ باہم مل کر ترقی دیویں تا کہ ہم سورگ (راحت اعلیٰ) اور دیکھنے اور بھوگنے کے لائق آنند کو پاویں اور تمام جانداروں کو سکھ دیویں۔ جس راج میں حیوان سیرت جابروں اور ظالموں کو تعلیم و تادیب اور سزا وغیرہ سے درست کیا جاتا ہے وہی پرامن و راحت ملک سورگ کہلاتا ہے۔ اسلئے راجہ اور رعیت دونو کو چاہیئے کہ اپنے سکھ کے لئے وِرشا یعنی علم وغیرہ نیک گنوں کے عطا کرنے والے واجی (صاحب علم و معرفت انسانوں) کو امداد دیں اور اُن سے ہمیشہ علم اور قوت حاصل کریں۔ یہی "تا ابھو" ता उभौ० الخ منتر کا منشاء ہے "۔ [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۲۔ کنڈکا ۵]
यकासकौ शकुन्तिकाहलगिति वंचति । आहन्ति गभे पसो निगल्गलीति धारका ॥ य० अ० २३, मं० २२ ॥ [یجروید ادھیائے ۲۳۔ منتر ۲۲]
ترجمہ مہی دھر "ادھوریو یعنی کار پردازان تگیہ زنان دوشیزگان بہ انگشت ہائے خود شکل اندام نہانی ساختہ بطریق تمسخر میگویند کہ بوقت نزدیک شدن زنان آواز پھلا پھلا مے خیزد۔ وقتیکہ عضو مرد مثل گنجشک در اندام زن میرود زن آنرا در جسم خود فرو مے خورد و انزال میکند۔ در آنوقت آواز گلگلا مے خیزد۔ دوشیزگان بہ انگشت ہائے خود صورت عضو مردی نمایند و ادھوریو را میگویند کہ روزن حشفہ با بدیں تو مشابہت دارد"۔

ہے یعنی جس طرح گھوڑے کے مقابلہ میں بکری وغیرہ دیگر حیوانات کمزور ہوتے ہیں۔ اسی طرح راجہ کی سبھا کے مقابلہ میں وِٹ یعنی رعیت کمزور ہوتی ہے۔ سلطنت کے نشان ہرنیہ یعنی سونا وغیرہ زرو دولت اور نور وجلال یا عدل وانصاف ہیں۔" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۱۱۔ کنڈکا ۱۴ تا ۱۷]

یہاں راج اور پرجا (رعیت) کا مقابلہ النکار (استعارہ) میں کیا ہے۔ اس حوالے میں لفظ جمدگنی پرمیشور کا مترادف آیا ہے۔ اِس کی نسبت نِرکت کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"یہ سورج وغیرہ روشنی کرنے والے اجرام اسی پرمیشور کی قدرت سے روشن ہیں۔ اُس پرمیشور کے بنائے ہوئے سورج وغیرہ اجرام اور نیز اُس کے باندھے ہوئے قانون کو دیکھکر اُن کے مسبب یعنی ایشور کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اُس پرمیشور کو جمدگنی کہتے ہیں۔" [نِرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۲۴]

اب جیو اور ایشور کے درمیان مالک اور مملوک کے تعلق کو بیان کرتے ہیں۔

"اِنسان صرف اپنی قوت سے سورگ لوک یعنی پرمیشور کو بآسانی نہیں جان سکتا۔ بلکہ ایشور ہی کے فضل و کرم سے جان سکتا ہے۔" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۱۲۔ کنڈکا ۱]

ایشور کا نام اشو بھی ہے چنانچہ کہا ہے کہ

"ایشور ہی اشو ہے"۔ [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۳۔ براہمن ۸۔ کنڈکا ۸]

چونکہ ایشور تمام کائنات میں سمایا ہوا اور سب جگہ حاضر وناظر ہے اسلئے اُسے اشو کہتے ہیں۔

"سلطنت کو اشومیدھ کہتے ہیں۔ راجہ بذریعہ انتظام سلطنت (دُنیا میں) انصاف کا اُجالا کرتا ہے جبر نیک نمرہ گُشتریوں اور حاکمانِ سلطنت کو پلتا ہے۔ راجہ محض رعیت کی راحت وبہبودی کے لئے اُن سے اپنے حکم یا قانون کی اطاعت کراتا ہے۔ اسلئے سلطنت ہی کا نام اشومیدھ ہے۔ سلطنت کی رونق زر و دولت سے ہے۔ اگر سلطنت زر و دولت سے مالا مال ہوگی تو سلطنت ہی کا عروج و استحکام متصوّر ہے نہ رعایا کا۔ کیونکہ رعیت صرف اسی صورت میں عروج پا سکتی ہے جبکہ آزادی حاصل ہو جہاں ایک مطلق العنان راجہ ہوتا ہے وہاں رعیت پر ظلم ہوتا ہے۔ اسلئے رعیت کے صلاح و مشورہ کو انتظام سلطنت میں دخل ہونا چاہیئے۔" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۱۱۔ کنڈکا ۱۵ تا ۱۷]

"بغرض استحکام سلطنت عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو علم و تربیت سے آراستہ کریں۔ اس نیک کام کو مقدم سمجھنا چاہیئے۔ عالموں کو اس امر کا انسداد کرنا چاہیئے کہ اِس بارہ میں تساہل یا غفلت نہ ہو اور جو لوگ حکم عدولی کریں اُن کو تدارک کرنا چاہیئے اس طرح تین بار موقع دینا چاہیئے تاکہ حفاظت مع اسلوبی کے ساتھ عمل میں آسکے بالغرض روزمرہ تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے روحانی اور جسمانی طا

गणानांत्वा गणपतिं हवामहे प्रियाणांत्वाप्रियपतिं हवामहे निधिनांत्वा निधिपतिं हवामहे वसोमम । आहमजानिगर्भधमात्वमजासि गर्भधम् ॥ यजुः अ० २३ मं० १९ ॥

[یجروید - ادھیائے ۲۳ - منتر ۱۹]

اس منتر کی تفسیر میں مہی دھر نے لکھا ہے کہ اس منتر میں لفظ "گن پتی" سے گھوڑا مراد لینی چاہئے چنانچہ اُس نے اس منتر کا ترجمہ اس طرح کیا ہے -

ترجمۂ مہی دھر "مہشی (زن یجمان) روبروئے جملہ مہمانانِ یگیہ در مکانِ یگیہ نزدِ اسپ اُفتادہ می گوید اے اسپ امن در رحم خود نطفۂ تو کز وحمل قرار مے یابد میگیرم - تو ہم آں نطفہ را در رحم من بیندازؔ "

صحیح ترجمۂ "ہم تجھ گنوں (مجموعۂ اشیا یا مختلف انواع و اجناس معدود) کے پتی (محافظ و مالک پرمیشور) کو مدعو اور تسلیم کرتے ہیں - ہم تجھ تمام پریہ (دوستوں وغیرہ اعزا اور نیز موکش وغیرہ اشیاء مرغوب) کے پتی (مالک و محافظ) کو بلاتے اور تجھ ندھی (علم و دولت وغیرہ خزانوں) کے پتی (مالک و محافظ) کو پکارتے ہیں - اے وسو (محیطِ کل پرمیشور)! یہ تمام کاروبارِ عالم اور روئے زمین تیری قدرت میں اس طرح قائم ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ ہو - ایسی عنایت کر کہ ہم تجھ گربھدھ (پُشت و پناہ کل پرمیشور کو تمام و کمال جان سکیں - اے بھگون! تو علیم کل و خبیر مطلق ہے (لفظ گربھدھ کے دوبارہ آنے سے یہ مراد ہے) کہ ہم تجھ کو پرکرتی (مادہ کی حالت اوّلیں) اور پرمانو (ذرّوں) وغیرہ حاملانِ عالم کا بھی پُشت و پناہ مانتے ہیں - تیرے سوائے اور کوئی دوسرا پُشت و پناہِ عالم نہیں ہے "

جس میں تمام عالم بسا ہوا ہے یا جو تمام عالم کے اندر سمایا ہوا ہے اُسے وسُو کہتے ہیں اسلئے یہ پرمیشور کا نام ہوا

دیکھو ایتریہ اندر ست پتھ براہمن میں بھی لفظ "گن پتی" کا ترجمہ اس طرح کیا ہے :-

"گنانام تو‌ا" गणानांत्वा० " الخ منتر میں برہمنسپتی یعنی ویدوں کے پتی (مالک و محافظ) پرمیشور کا بیان ہے کیونکہ برہم (پرمیشور) کو برہمنسپتی کہتے ہیں - اُسی برہم (ایشور یا وید) کے اُپدیش (ہدایت) کے ذریعہ سے سچی ہدایت کرنیوالا اور عالم طبیب اس جیو یا یجمان (یگیہ کرنیوالے) کو ادویات سے تندرست کرتا ہے یجمان اپنی آتما سے طبیب کو چاہتا ہے - پرمیشور جو سب جگہ محیط و بسیط ہے اُس کو پرتھ کہتے ہیں پرکرتی اور آکاش وغیرہ بسیط اشیاء اُس کی قدرت سے قائم ہیں اسلئے اُس کو سپرتھ بھی کہتے ہیں - اسلئے یہ دونوں نام اُسی پرمیشور کے ہیں " [ایتریہ براہمن پنچکا ۱ - کنڈکا ۲۱]

" محافظِ مخلوقات پرمیشور کا نام جگد گتی ہے اور اُسی پرمیشور کو اشومیدھ کہتے ہیں (یہ ایک معنی ہوئے) دوسرے معنی یہ ہیں کہ) کشتری بمنزلہ اشو (گھوڑا) ہے اور وٹ یعنی رعیت بمنزلہ دیگر پشو (حیوانات)

وغیرہ صفتوں کے ساتھ مل کر پھر اصلی شئے یعنی برہم کی صفت بنتا ہے اس طرح موصوف ہر صفت کے ساتھ بار بار لگایا جاتا ہے نہ کہ صفت مثلاً اگر ایک ہی موصوف کی ایک لاکھ صفتیں ہوں تو موصوف کو بار بار ہر صفت کے ساتھ لگایا جائیگا مگر صفت صرف ایک ہی بار لیجاویگی چنانچہ اس منتر میں پرمیشور نے لفظ اگنی کو دوبار کہا ہے تاکہ صفت موصوف کی تمیز ہو سکے۔ سائن آچاریہ اس بات کو نہیں سمجھا اور اسی وجہ سے غلطی کی۔ نرکت کے مصنف نے بھی لفظ "اگنی" کو صفت موصوف کے طریق پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "اُسی "اگنی" کو بزرگ جلیل آتما (پرمیشور) کہتے ہیں۔ اُسی ایک آتما (پرمیشور) کو دانشمند کئی ناموں سے پکارتے ہیں۔ مثلاً اِندر، بہتر، ورن وغیرہ" [نرکت ادھیائے ۷ کھنڈ ۱۸]

اسلئے "اگنی" اُس واحد مطلق واجب الوجود برہم کا نام ہے پس جاننا چاہیئے کہ "اگنی" وغیرہ سب ایشور کے نام ہیں اسکے علاوہ (سائن آچاریہ نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ)

"اسلئے پرمیشور ہی کو ان سب ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً پروہت راجہ ہی کی خیر مناتا ہے۔" پھر وہی لکھتا ہے کہ) "یا اس سے وہ آگ مراد ہے جو یگیہ کے متعلق پہلے حصہ میں بشکل آہونیہ وغیرہ رکھی جاتی ہے" یہاں اجتماع ضدین ہے۔ کیونکہ اگر سب ناموں سے پرمیشور ہی پکارا جاتا ہے تو پھر اُسی مقام پر اس لفظ سے ہوم کرنیکا ذریعہ یعنی آہونیہ نام سے رکھی ہوئی مادی آگ کیوں مراد لی جاتی ہے؟

سائن آچاریہ کی یہ بات محض غلطی پر مبنی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ سائن آچاریہ کی یہ مراد ہے کہ اگرچہ وہاں اِندر وغیرہ کو پکارتے ہیں مگر چونکہ اِندر وغیرہ کو پرمیشور ہی کا روپ مانا جاتا ہے۔ اسلئے اختلاف نہیں ہے۔ اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ اگر اِندر وغیرہ ناموں سے پرمیشور ہی کو پکارا جاتا ہے تو پھر پرمیشور کو اِندر وغیرہ کے روپ میں ماننا واجب نہیں ہے۔ کیونکہ ایشور کو "اج ایک پات"[1] یعنی غیر مولود کہا ہے اور "سپریگا چھکر مکایم"[2] الخ منتر میں پرمیشور کو بیدا ہونے اور شکل صورت یا جسم اختیار کرنے وغیرہ سے منزہ بیان کیا ہے۔ اسلئے سائن آچاریہ کا بیان غلط ہے۔ الغرض سائن آچاریہ کی تفسیر میں اس قسم کی اور بہت سی غلطیاں ہیں۔ آگے جہاں جس منتر کی تفسیر کی جاویگی وہیں سائن کی تفسیر کی غلطیاں بھی دکھائی جائینگی۔

مہی دھر کی غلطیاں اسی طرح مہی دھر نے بھی بیدوں کے نام کو داغ لگانیوالی نہایت غلط وید دیپ نام تفسیر لکھی ہے اُس کی غلطیوں پر بھی یہاں ایک سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔

---

[1] رگ وید۔ منڈل ۷۔ سوکت ۳۵ منتر ۱۳۔ مترجم

[2] یجر وید۔ ادھیائے ۴۰ منتر ۸ مترجم

تفسیر ہذا کی ضرورت پر بحث

سوال۔ آپ کوئی نئی تفسیر لکھتے ہیں یا جو تفسیر قدیم آچاریہ لکھ چکے ہیں اُسی کو بیان کرتے ہیں؟ اگر پُرانی تفسیر کو بیان کرتے ہیں تو بمصداق آنکہ پسے کو پیسنا فضول ہے۔ کوئی بھی اس کو نہیں مانیگا۔

یہ تفسیر قدیم رشیوں کی منشا کے مطابق ہے

جواب۔ قدیم آچاریوں کی کی ہوئی تفسیر کو ظاہر کیا جاتا ہے جو قدیم عالموں یعنی برہما سے لیکر یاگیہ ولکیہ۔ واتسیاین اور جیمنی تک رشیوں نے ایتریہ اور شتپتھ وغیرہ تفسیریں لکھی ہیں۔ نیز پانینی۔ پتنجلی اور یاسک وغیرہ مہرشی لوگ جو ویدوں کے مضامین کی تشریح وید انگ کے نام سے کر چکے ہیں۔ نیز جیمنی وغیرہ رشیوں نے جو ویدوں کے اُپانگ یعنی چھ شاستر لکھے ہیں اور جو اُپ وید اور ویدوں کی شاکھائیں بنائی جا چکی ہیں اُنہیں سے انتخاب کر کے سچے معنی کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ کوئی نئی بات بلا حوالے اپنی طرف سے نہیں لکھی جاتی۔

سوال۔ اِس سے کیا فائدہ ہوگا؟

مروجہ تفسیریں غلط ہیں۔

جواب۔ راون۔ اُودٹ۔ساین۔ مہی دھر وغیرہ جس قدر ویدوں کے خلاف تفسیریں کر گئے ہیں اور نیز جو انگلستان و جرمنی کے رہنے والوں اور دیگر اہل یورپ نے اُنہیں کے مطابق اپنے اپنے ملک کی زبان میں کچھ کچھ ترجمہ کیا ہے اور نیز جو بعض آریاورت کے لوگوں نے اُنہیں سے ملتے جلتے پراکرت (ہندی وغیرہ) زبانوں میں ترجمے کئے ہیں یا اب کرتے ہیں وہ سب غلطیوں سے پُر اور اصل سے دور ہیں۔ جب اِن تفسیروں کی غلطیاں دکھائی جائینگی تو سجن (راستی پسند) لوگوں کے دلوں میں یہ بات بخوبی ذہن نشین ہو جائیگی اور سب اُن کو چھوڑ دینگے۔ چونکہ یہاں گنجایش نہیں ہے اسلئے اُن کی غلطیاں صرف بطور "مشتے نمونہ از خروارے" دکھائی جاتی ہیں۔

ساین آچاریہ کی غلطیاں

ساین آچاریہ نے ویدوں کے اعلیٰ مطالب کو نہ سمجھ کر یہ کہا ہے کہ "تمام وید صرف کرما کانڈ (اعمال یا رسوم) کو بیان کرتے ہیں"۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اُن میں تمام علوم موجود ہیں چنانچہ ہم اِس بارہ میں مختصر طور پر پیشتر لکھ چکے ہیں جس سے اُس کا بیان غلط ثابت ہوتا ہے۔

ساین آچاریہ نے "اِندرم متّرم" इन्द्रं मित्रम् الخ[۵۷] کا ترجمہ غلط کیا ہے چنانچہ اُس نے اس منتر میں لفظ "اِندر" کو موصوف بتایا ہے اور "متّر" وغیرہ کو اُس کی صفت مانا ہے حالانکہ لفظ "اگنی" موصوف ہے اور "اِندر"

[۵۷] دیکھو رگ وید منڈل ا سوکت ۱۶۴ منتر ۴۶۔ مترجم

علم اور معرفت کے بغیر کسی کو سچا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس قدر سچا علم اور معرفت روئے زمین پر کسی کتاب یا کسی کے سینہ میں موجود ہے یا پہلے ہو چکا یا آیندہ ہو گا۔ وہ سب وید ہی سے نکلا ہے کیونکہ تمام علم و معرفت حقیقی کو ایشور نے ویدوں کے اندر بھر دیا ہے اور اُسی سے باقی سب جگہ سچائی کی روشنی پھیلی ہے۔ اس لئے ہر انسان کو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنے کے لئے محنت و کوشش کرنی چاہیئے۔

پڑھنے اور پڑھانے کا بیان ختم ہوا

بیوی لباس حُسن افروز زیب تن کئے ہوئے خاوند کو اپنے جسم کی بہار دکھاتی ہے۔"

[رگ وید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۱۔ منتر ۴]

معنی کے علم کے ساتھ پڑھنے والے کو علم کی پوری کیفیت یعنی ایشور سے لیکر مٹی تک تمام اشیاء کا کامل علم اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔

"جو شخص تمام جانداروں کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے اور تمام و کمال علم سے بہرہ مند ہو کر دھرم کی پابندی اور ایشور کی معرفت سے موکش کے ثمرہ کا مستحق ہو چکا ہے۔ اُس کو راحت رسانِ کامل اور خیرخواہِ کُل کہتے ہیں۔ ایسے عالم کو کوئی شخص کسی معاملہ میں نقصان نہیں پہنچاتا کیونکہ وہ ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ اسی طرح معنی کے علم کے ساتھ پڑھے ہوئے شخص کو کوئی شخص خواہ کیسا ہی سخت جرح کے سوال جواب کرنے والا فتنہ انگیز سخت مخالف، نکتہ چین اور معترض حریف کیوں نہ ہو تنگ یا لاجواب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُس کی زبان سچے علم سے آراستہ، حاضر جواب اور نیک اوصاف سے پیراستہ ہوتی ہے (منتر کے اس نصف حصہ میں عالم کی تعریف کی گئی اب دوسرے حصہ میں جاہل کی تعریف کرتے ہیں) وہ جاہل جو ایسے لوگوں کی ہدایت پر چلتا ہے جو کرم (عمل) اُپاسنا (عبادت) کی پابندی نیک اطوار اور علم سے محروم و دھرم اور ایشور کے علم و معرفت اور نیک تربیت سے معرّیٰ ہیں وہ تعلیم و تربیت سے محروم اور وہم و مغالطہ میں پڑا ہوا اس دُنیا میں مکر و فریب کی باتیں کرتا رہتا ہے۔ وہ اس جسم انسانی میں اپنی یا دوسرے کی کچھ بھلائی نہیں کر سکتا۔"

[رگ وید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۱۔ منتر ۵]

اسلئے معنی سمجھ کر پڑھنا نہایت عمدہ اور افضل ہے۔

تکمیل تعلیم وید کے لئے ضروری کتابیں

انسان کو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنے کے لئے ویاکرن (علم صرف و نحو) یعنی اشٹا دھیائی اور مہا بھاشیہ پڑھنا چاہیئے۔ پھر نگھنٹو۔ نرکت۔ چھند اور جیوتش کو جو ویدوں کے انگ ہیں پڑھنا چاہیئے۔ بعد ازاں میمانسا۔ ویشیشک۔ نیائے۔ یوگ۔ سانکھیہ اور ویدانت۔ اِن چھ شاستروں کو جو وید کے اُپانگ کہلاتے ہیں پڑھنا چاہیئے۔ اُس کے بعد ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ۔ براہمن کو پڑھ کر وید کے معنی پڑھنے چاہئیں۔ یا ایسی تفسیر کو پڑھ کر جسے ان تمام کتابوں کے پڑھے ہوئے عالم نے بنایا ہو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ کہا ہے کہ جو انسان ویدوں کے معنی کو نہیں جانتا وہ اُس بزرگ و جلیل پرمیشور اور دھرم اور خزینۂ علم کو نہیں جان سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہیں۔ اُن کے

عوام الناس - حواس اور سورج وغیرہ تمام اجرام قائم ہیں - اُس کو برہم جاننا چاہیئے جو شخص اُس کو نہیں جانتا ہے اور رفاہِ عام کے کام نہیں کرتا اور نہ ایشور کے حکم پر چلتا ہے وہ ویدوں کو پڑھ کر بھی کیا کریگا ہے - اُس کو کبھی ویدوں کے معنی کا علم نہیں ہوتا یعنی اُس کو کچھ فائدہ نہیں ملتا - اور جو لوگ اُس برہم کو جانتے ہیں وہی دھرم - ارتھ (دولت) کام (مراد) اور موکش (نجات) حاصل کرتے ہیں "

[رگ وید منڈل ۱ سوکت ۱۶۴ - منتر ۳۹]

اسلئے ویدوں کو بامعنی ہی پڑھنا چاہیئے -

"جو شخص صرف وید کی عبارت ہی پڑھنا سیکھا ہے اور اُس کے معنی کو نہیں جانتا وہ پڑھا ہوا ہونے کے باوجود بھی دھرم پر نہیں چلتا - وہ شخص ستھانو یعنی کندۂ ناتراش ہے - اُس کو غیر ذی شعور کی مثال سمجھنا چاہیئے - وہ محض بارکش ہے - جس طرح کوئی انسان یا جانور بوجھ سے لدا ہو مگر اُس کو استعمال نہ کر سکتا ہو - بلکہ اُس گھی - مٹھائی کستوری - کیسر وغیرہ اشیاء کو جو اُس کی پیٹھ پر لدی ہیں - دوسرے صاحبِ نصیب کام میں لائیں - بعینہ وہی مثال اُس شخص کی ہے جو معنی کے علم کے بغیر پڑھتا ہے اور جو معنی کو جاننے والا ویدوں کے لفظ معنی اور ربط کا علم حاصل کرکے دھرم پر چلتا ہے - وہ وید میں بھرے ہوئے علم و معرفت کو حاصل کرکے پاپ سے آزاد ہو جاتا ہے - اور قبل از مرگ کامل سکھ اور سامانِ راحت کو نصیب ہوتا ہے اور جسم چھوڑنے کے بعد بھی تمام دُکھوں سے آزاد ہو کر موکش (نجات) یعنی پرمیشور کے قُرب کو حاصل کرتا ہے - [نرکت ادھیائے ۱ - کھنڈ ۱۸]

ویدوں کو بامعنی سمجھ کر پڑھنے کے فوائد

اسلئے ویدوں کو معنی کے علم کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اور اس میں لکھے ہوئے دھرم پر چلنا چاہیئے -

"جو شخص وید وغیرہ کو معنی کے علم کے بغیر پڑھتا ہے یعنی صرف عبارت پڑھنا سیکھتا ہے وہ ہرگز علم کے نور سے منور نہیں ہوتا - اُس کی ایسی مثال ہے جیسے سوکھا ایندھن موجود ہو مگر آگ نہ ہو - یعنی جس طرح آگ کے بغیر خشک لکڑی رکھ دینے سے آگ یا روشنی پیدا نہیں ہو سکتی - اسی طرح اُس کا پڑھنا بھی بے سود ہے " [نرکت ادھیائے ۱ - کھنڈ ۱۸]

" ایسے لوگ بھی ہیں جو لفظ کو سنتے ہوئے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے اور بعض انسان لفظ کو سنتے ہوئے بھی سننے سے معذور یعنی اُس کے معنی سمجھنے سے عاری ہیں - جس طرح ایسے لوگوں کو کہنے سننے سے بھی کچھ علم نہیں ہوتا - وہی مثال معنی کو سمجھے بغیر پڑھنے والے کی ہے (منتر کے اس نصف حصہ میں جاہل کی تعریف کی گئی - آگے عالم کی تعریف کرتے ہیں) جو شخص معنی کے علم کے ساتھ ویدوں کو پڑھتا ہے - اُس کے سامنے علم اس طرح اپنے حسن و جمال کا لطف دکھاتا ہے - جس طرح وفادار

کہ "اِندر شترو" (سورج کا دشمن یعنی بادل) تو دونوں کی آخری حرکت کو اُدات یعنی زور سے بولنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر شروع کی حرکت کو اُدات کیا جائیگا یعنی اُس پر زور دیا جائیگا تو "بہوبریہی[5] سماس" بن جائیگا۔ یہاں تلیہ یوگیتا (تجنیس لفظی) کی صنعت سے ایک ہی لفظ کے دو مختلف معنی یعنی بادل اور سورج پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی اگر لفظ ثانی کو مقدم رکھا جائے تو "تت پُرش سماس" ہوتا ہے اور اگر کسی لفظ غیر کو مقدم رکھا جائے تو "بہوبریہی سماس" ہوتا ہے۔ اسلئے جس کو اس لفظ سے سورج کا بیان کرنا مطلوب ہو تو اُس کو لفظ "اِندر شترو"، "کرم دھارَیہ سماس"[52] کے لحاظ سے آخر کی حرکت کو اُدات کر کے یعنی اُس پر زور دیکر بولنا چاہیئے اور جس کی بادل سے مُراد ہے اُسے "بہوبریہی سماس" کے قاعدے سے پہلی حرکت کو اُدات یعنی زور سے بولنا چاہیئے۔ اِسکے خلاف کرنے سے اِنسان کی خطا سمجھی جائیگی"۔ [مہابھاشیہ- ادھیائے ۱- پاد ۱- آہنک ۱]

پس حرکات اور حروف کو باقاعدہ ادا کرنا واجب ہے۔

ہر علم کو با معنی سمجھ کر پڑھنا لازم ہے

اسی طرح بولنے۔ سُننے۔ بیٹھنے۔ چلنے۔ اُٹھنے۔ کھانے۔ پڑھنے۔ سوچنے اور معنی لگانے وغیرہ کی بابت بھی بخوبی تعلیم و تربیت دینی چاہیئے۔ اگر معنی کے علم کے ساتھ پڑھا جائیگا تو نہایت اعلٰے نتیجہ حاصل ہوگا۔ تاہم جو نہیں پڑھتا اُس سے صرف عبارت[53] پڑھ لینے والا اچھا ہے اور جو لفظ کے معنی اور ربط کے علم کے ساتھ پڑھتا ہے۔ وہ اُس سے برتر ہے۔ اور جو ویدوں کو پڑھ کر اور اُن کا پورا پورا علم حاصل کر کے نیک اوصاف اور اعمال کی پابندی کے ساتھ سب کی بھلائی میں مصروف ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل منتر میں معنی کے علم کے بغیر پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔

"جس لا یزال اعلٰی و اشرف اور آکاش کی مانند محیطِ کُل پرمیشور میں رِگ وغیرہ چاروں وید قائم ہیں (منتر میں رِگ تمثیلاً آیا ہے۔ در اصل چاروں ویدوں سے مراد ہے) جس کی ذات سے تمام عالم

[51] "بہوبریہی سماس" وہ اسم مرکب ہے جس میں دونوں الفاظ صفت واقع ہوں اور دونوں ملکر ایک تیسری چیز کی تعریف کرتے ہوں اس مرکب سے ایک ایسی غیر شے مفہوم ہوتی ہے جو مرکب کے الفاظ سے بالکل مختلف ہے۔ مثلاً "پیتامبر" کے لفظی معنی زرد کپڑا ہیں مگر اس سے وہ شخص مراد ہو جو زرد کپڑے پہنے ہوتے ہو۔ "گُمشدہ پُتر" (گُم کردہ فرزند) سے وہ شخص مراد ہے کہ جس کا لڑکا گم ہو گیا ہو۔ "اِندر شترو" (آفتاب کا دشمن) سے وہ جس کا دشمن سورج ہو یعنی بادل مُراد ہے۔ مترجم

[52] "کرم دھارَیہ سماس" سے وہ مرکب مراد ہے جس میں پہلا لفظ صفت ہو اور دوسرا موصوف گو وہ مرکب ہوجانے کے پہلے لفظ کی علامت گر گئی ہو۔ یہ مرکب تت پُرش کی ایک قسم ہے۔ مثال کرشن سرپ (کالا سانپ) بجائے کرشنم سرپم۔ مترجم۔ [53] دیکھو منوسمرتی ادھیایہ ۲ اشلوک ۱۰۳۔

پڑھنے اور پڑھانے کا بیان

حروف کو اُن کے مخرج سے باقاعدہ ادا کرنا چاہیئے۔

جب تعلیم شروع کی جاوے تو شِکشا (علم قرأت) کے بموجب ستھان (مخرج) پریتن (طریق تلفظ) اور سُور (لہجہ) کے علم کے لئے حروف کے ادا کرنے کا طریق سکھانا چاہیئے تاکہ حرکات اور حروف کے ادا کرنے میں غلطی نہ ہووے۔ مثلاً حرف "پ[۹]" کے ادا کرنے میں دونوں ہونٹوں کو ملانا چاہیئے۔ کیونکہ اس حرف کا مخرج دونوں ہونٹ اور طریق تلفظ اُن دونوں کو چھونا ہے۔ وقس علی ہذا۔

اس بارہ میں مہا بھاشیہ کے مصنف مہا مُنی پتنجلی جی فرماتے ہیں کہ

"جب تک حروف کو صحیح مخرج اور تلفظ کے صحیح طریق سے ادا نہ کیا جائے تب تک لفظ صاف اور سُریلا نہیں نکلتا۔ مثلاً اگر کوئی گانے والا شَڑج (کھرج) وغیرہ سُروں کے الاپنے میں لفظ کو بیقاعدہ ادا کرے تو وہ اُس کی خطا ہے۔ اسی طرح ویدوں میں بھی صحیح طریقِ تلفظ کے ساتھ تمام حرکات اور حروف کو اپنے اپنے مخرج سے ادا کرنا چاہیئے۔ ورنہ غلط بولا ہوا لفظ ناگوار یا دلخراش اور بےمعنی ہوتا ہے۔ صحیح طریق سے ادا کرنے کے بجائے بیقاعدہ ادا کیا ہوا لفظ بولنے والے کے قصور کو ثابت کرتا ہے اور اُس کو یہی کہا جاتا ہے کہ تو نے غلط بولا۔ غلط بولا ہوا لفظ اپنے اصلی منشا و معنی کو ظاہر نہیں کرتا۔ مثلاً سَکل۔ شَکل۔ سَکرِت۔ شَکرِت۔ لفظ "سکل" کے معنی "مکمل" ہیں اور "شکل" کے

غلط تلفظ سے مطلب فوت ہو جاتا ہے

معنی "جزو" ہیں۔ علیٰ ہذا "سکرت" کے معنی "ایک مرتبہ" ہیں اور "شکرت" کے معنی "فضلہ" ہیں۔ پس اگر "س[۱۰]" کی بجائے "ش[۱۱]" اور "ش[۱۲]" کی بجائے "س[۱۳]" بولا جائے تو لفظ اپنے معنی کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ بلکہ ایسا لفظ دلخراش و سینہ فگار ہوتا ہے جس منشا کو ظاہر کرنے کے لئے اُسے بولا جاتا ہے۔ وہ اُسے ادا نہیں کر سکتا۔ ایسا لفظ اپنے مالک یعنی بولنے والے یجمان کے مطلب کو فوت کر دیتا ہے۔ مثلاً لفظ "اِندر شترُو" لہجہ کی خطا سے بالکل معکوس معنی پیدا کرتا ہے۔ اگر لفظ "اندر شترو" میں "تت پُرش سماس[۱۵]" لیا جاوے یعنی اُس کا یہ ترجمہ کیا جاوے

[۱۵] "تت پُرش سماس" وہ اسم مرکب ہے جس میں پہلے لفظ سے دوسرے لفظ کی تعریف اور اُس کے معنی کی تعبیر ہوتی ہے۔ مثلاً گرام گت (گاؤں کو گیا ہوا)۔ چور بھے (چور سے خوف) اِندر شترو (اندر کا شترو) کوپ جل (کنوئیں کا پانی) وغیرہ۔ مترجم

تحصیل علم کے استحقاق و عدم استحقاق پر بحث

سوال۔ وید وغیرہ شاستروں (علمی کتب) کے پڑھنے کا سب کو حق ہے یا نہیں ؟

جواب۔ سب کو ہے۔ کیونکہ ایشور نے ویدوں کو کل نوع انسان کے فائدے اور سچے علوم کے ظہور واشاعت کے لئے بنایا ہے۔ پرمیشور نے جو شے بنائی ہے وہ سب کے لئے بنائی ہے چنانچہ اِس بارہ میں حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

ویدوں کے پڑھنے اور سُننے کا سب کو حق ہے

دیکھو پرمیشور ہر انسان کو ویدوں کے پڑھنے اور پڑھانے کی ہدایت کرتا ہے۔

"جس طرح میں اس رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے فیض و بہبودی سے پُر کلام کو سب جنوں یعنی کل جیووں کی بہتری اور فائدے کے لئے تلقین کرتا ہوں اُسی طرح تمام عالم اُنہیں کل نوع انسان کو پڑھاویں۔ (اگر کوئی یہ کہے کہ منتر میں جنے بھیہ سے دوج یعنی پہلے تین ورن کے لوگ مُراد ہیں۔ کیونکہ وید پڑھنے اور پڑھانے کا حق اُنہیں کو ہے تو اس کا کہنا ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ منتر کے اگلے حصہ میں اسکے خلاف کہا ہے۔ چنانچہ اِس سوال کا جواب کہ وید پڑھنے اور سُننے کا کس کس کو حق ہے اس طرح دیا ہے کہ) چاروں وید براہمن۔ کشتری۔ ویشیہ۔ شودر اور شودر سے بھی پرے نیچ لوگوں اور رنوائیہ یعنی عزیزوں۔ ہیٹوں۔ نوکروں اور سب کو پڑھنے اور سُننے چاہئیں جس طرح میں ایشور رو رعایت اور طرفداری کو چھوڑ کر سب کی بہبودی اور فائدے کی نظر سے عالموں کو اُن کے مرغوب خاطر علم وغیرہ عطا کرتا اور ہر قسم کا سامان دیکر اُن پر لُطف و احسان کرتا ہوں۔ اُسی طرح آپ سب عالموں کو سب کی بھلائی اور بہبودی مدنظر رکھ کر سب لوگوں کو کلام وید سُنانا چاہئیے تاکہ ایسا کرنے سے میرے حکم کی تعمیل اور تمہاری دلی مرادیں اور سکھ پانے کی خواہش پوری ہو۔ جس طرح مجھے اُس سے راحتِ مطلق حاصل ہے۔ اُسی طرح تم بھی اِس سے حسب دلخواہ راحت حاصل کرو۔ بالیقین میں تمہیں آشیرباد دیتا ہوں جس طرح مینے وید کا علم سب کے لئے عیاں و ظاہر کیا ہے اُسی طرح تم بھی سب کی بھلائی کرو اور کبھی اسکے خلاف نکرو۔ کیونکہ جس طرح میری نیت بلا طرفداری سب کی بہبودی اور فائدے کے لئے ہے اگر اُسی طرح تم بھی کرو گے تو میں خوش ہونگا نہ کہ اُس کے خلاف کرنے سے۔" [یجروید۔ ادھیائے ۲۶۔ منتر ۲]

اس منتر کا یہی ترجمہ ٹھیک ہے کیونکہ برہسپتے اَتِ یدریہ الخ منتر میں جو اس سے اگلا منتر ہے ایشور کا بیان ہے علاوہ ازیں ورن اور آشرم کا مدار بھی صفات۔ اعمال اور چلن پر ہے۔ چنانچہ منوجی نے کہا ہے کہ۔

کو قائم رکھنے والا پرمیشور کونسا ہے؟ اے عالم! تو اُس کو بیان کر (یہ سوال ہے جسکا جواب آگے دیا جاتا ہے) وہ مالک جہان جیو وغیرہ تمام موجودات اور سب کے دلوں میں موجود اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ تم اِس بات کو جانو‘‘ [اتھروویدکانڈ ۱۰۔ ادھیائے ۴۔ ورگ ۲۲ منتر ۱۰]

कयानश्चित्र अभुवदूतीसदावृधः सखा। कयाशचिष्ठयावृता॥ य०अ०२७ मं०३९॥

’’جو اپاسنا کے ذریعہ سے اور نہایت نیک اعمال اور گنوں سے آراستہ اور اعلیٰ اوصاف سے پیراستہ سبھا کے اندر روشن یا جلوہ گر ہوتا ہے وہ عجیب و غریب غیر متناہی قدرت کا مالک عین راحت و قادر مطلق پرمیشور ہمارا سکھا ہو یعنی ہمارے اوپر نظر شفقت رکھے۔ وہ خالق جہان ہمیشہ اپنی عنایت سے ہماری مدد اور حفاظت کرے اور ہم اُس کو ہمیشہ سچی محبت اور عقیدت سے پوجیں‘‘ [یجروید۔ ادھیائے ۲۷۔ منتر ۳۹]

केतुंकृण्वन्न केतवे पेशोमर्य्या अपेशसे समुषद्भिर जायथाः॥ य० अ० २९ मं० ३७॥

’’اے انسانو! پرمیشور کے ملنے کی خواہش کرنے اور اُس کے حکم پر چلنے والے عالموں کی صحبت میں رہکر اپنی جہالت کو دور کرنیکے لئے علم و معرفت اور افلاس و ادبار کو دفع کرنیکے لئے عالمگیر حکومت وغیرہ سامانِ راحت اور دولت و حشمت حاصل کرو۔ تم کو اسی طرح اُس خالق جہان ایشور کا علم حاصل ہوگا‘‘ [یجروید۔ ادھیائے ۲۹۔ منتر ۳۷]

مُستند و غیر مُستند کتابوں کا مضمون ختم ہُوا

अन्नात्परिस्रुतोरसं ब्रह्मणा व्यपिबत्क्षत्रम्पयः सोमं प्रजापतिः ॥ ऋतेन सत्यमिन्द्रियं विपानꣳशुक्रमन्धसः । इन्द्रस्ये न्द्रियमिदं पयोऽमृतंमधु ॥ यजु० अ० १९ मं० ७ ॥

"جب رعیت کی حفاظت کرنیوالا کشتری (راجہ) وید کے جاننے والے براہمنوں کے ساتھ آب حیات کی تاثیر رکھنے والے سوم وغیرہ ادویات سے بنے ہوئے عقل خوشی دلیری استقلال اور قوت وحوصلہ وغیرہ نیک گنوں کو پیدا کرنے والے رس کو پیتا ہے تب وہ سبھا دھیکش (میر انجمن یا راجہ) وید کے علم کامل سے ماہر ہو کر دھرم کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دیتا ہے۔ اُس کا دل پاک علوم سے بہرہ مند اور قرار یافتہ ہوتا ہے وہ دھرم کی پابندی کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دیتا ہے۔ قادر مطلق محیط کل اور سب کے دلوں میں موجود منتظم کل ایشور کی عنایت سے اُس کا دل پاک صاف غذا کے استعمال کرنیکا عادی۔ بہت جلد سُکھ پیدا کرنے والا اور تمام اشیاء کی معرفت حقیقی سے بہرہ مند ہو کر کل تدبیروں کا اہل۔ راستی اور نیک عادات سے موصوف پُر علم و معرفت ہو کر کاروبار دُنیوی میں کامیابی اور مقصد اعلیٰ یعنی نجات کے سُکھ کو حاصل کرتا ہے۔ پرمیشور حکم دیتا ہے کہ جو کشتری حفاظت رعایا کے کام پر مامور ہو اُس کو چاہیئے کہ بطریق بالا رعیت کی حفاظت کرے۔ اور سلطنت کو آب حیات کی تاثیر رکھنے والے اناج وغیرہ اشیائے خوردنی سے بھرپور رکھے تا رعیت کو نہایت سُکھ پہنچے۔ کشتری کا یہی فرض ہے"

[یجروید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۷۵]

शन्नोदेवीरभिष्टय आपो भवंतु पीतये शंयोरभिस्रवंतुनः ॥ य० अ० ३६ । मं० १२ ॥

"دیوی یعنی تجلی وراحت بخش عالم آپہ आपः (محیط کل ایشور) ہمارے اوپر مہربان ہو اور ہم کو حسب دلخواہ سُکھ کامل سامان راحت اور کلیان (بہبودی) عطا کرے۔ وہ محیط کل پرمیشور ہمارے اوپر سُکھ کی بارش کرے" [یجروید ادھیائے ۳۶۔ منتر ۱۲]

لفظ "آپ" "آپلر" आप्लृ بمعنی "سرایت کرنا" سے بنتا ہے۔ زبان سنسکرت میں لفظ "آپہ" ہمیشہ جمع مونث میں آتا ہے اور لفظ "دیوی" دِوُ दिवु مصدر سے بنتا ہے جس کے معنی کریڑا[1] وغیرہ ہیں۔ لفظ "آپہ" کی نسبت ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے:۔

"عالم لوگ آپہ کو برہم یعنی پرمیشور کا نام مانتے ہیں اور اُس پرمیشور میں تمام کرۂ زمین اور عالم محسوس میں آئی ہوئی کائنات فانی اور اس کی علت کو قائم جانتے ہیں۔ اس موجودات کے درمیان تمام کائنات

[1] دیکھو صفحہ ۴۹ کتاب ہذا۔ مترجم

علاوہ چند اور منتر پڑھا کرتے ہیں جن کو نیچے لکھا جاتا ہے۔

अग्निमूर्द्धा दिवः ककुत्पतिः पृथिव्या अयम्। अपाᳪ रेताᳪसि जिन्वति ॥ य० अ० ३। मं० १२॥

"اگنی (پرمیشور اور آگ) روشن و غیر روشن اجرام کی حفاظت کرنے والے ہیں اور سب سے افضل اور ککُت (تمام سمات) میں محیط اور تمام موجودات کے محافظ ہیں (ککُت در اصل ککبھ تھا "ونیتو بہُولم" سُوتر سے ت کی جگہ بھ ہوگیا) خالق جہاں پرمیشور پران (نفس) میں یا آگ پانی میں قوت پیدا کرتی ہے۔ آگ بشکل برق و آفتاب کل اشیاء کی حفاظت کرنیوالی اور قوت پیدا کرنے والی ہے" [یجروید ادھیائے ۳۔ منتر ۱۲]

उद्बुध्यस्वाग्ने प्रतिजागृहि त्वमिष्टापूर्त्ते सᳪसृजेथामयं च। अस्मिन्त्सधस्थे अध्युत्तरस्मिन् विश्वे देवा यजमानश्च सीदत॥ य० अ० १५ मं० ५४॥

"اے اگنی (پرمیشور!) ہمارے دلوں کو روشن کیجئے اور تمام جانداروں کو آفتاب علم طلوع کرکے جہالت کی تاریکی اور غفلت کے خواب سے بیدار کیجئے۔ اے بھگوان! آپ اس جسم میں رہنے والے جیو کو دھرم۔ ارتھ (دولت) کام (مراد) موکش (نجات) کا مکمل سامان عطا کیجئے۔ آپ ہی اس کو سُکھ دینے والے ہیں۔ آپ کی عنایت اور خود اس کی محنت سے انسان کی تمام مرادیں بر آئیں۔ آپ کے فضل و کرم سے اس لوک (قالب) اور نیز پرلوک (دوسرے جنم) میں عالموں کی خدمت کے لئے تمام شائقین علم اور یجمان (یگیہ کرنے والے) ہمیشہ قائم رہیں تاکہ ہمارے درمیان ہر قسم کا علم رواج و ترقی پاوے" [یجروید ادھیائے ۱۵۔ منتر ۵۴]

اس منتر میں بھی "وتیت تو بہُولم" سُوتر سے غائب کی جگہ حاضر کا صیغہ آیا ہے۔

बृहस्पते अति यदर्य्यो अर्हाद् द्युमद्विभाति क्रतुमज्जनेषु। यद्दीदयच्छवस ऋतप्रजात तदस्मासु द्रविणं धेहि चित्रम्॥ य० ॥ अ० ॥ २६ ॥ मं० ३ ॥

"اے وید بزرگ کے مالک و محافظ خالق جہاں پرمیشور! تیرا علم و معرفت وید کے ذریعہ سے حاصل ہوتا تو یگیہ کرنے والے عالموں اور تمام دنیاؤں میں جلوہ گر ہے تیرا فضل اور احسان و کرم بے پایان ہے تمام سچے کام تیری ہی ذات سے ظہور پاتے ہیں۔ تو قوت عطا کرنیوالا ہے جس علم وغیرہ بے بہا نعمت کو پاکر آریہ یعنی حاکم۔ راجہ یا اہل تجارت (ویشیہ) نیک لوگوں کے درمیان نام پاتے ہیں اسکو اپنی عنایت سے ہمیں عطا کر"

[یجروید ادھیائے ۲۶۔ منتر ۳]

اس منتر میں ایشور سے علم و دولت وغیرہ کے لئے برارتھنا (استدعا) کی گئی ہے۔

دیوتاؤں کے پاس جانا چاہیئے اور اُن کی پُوجا کرنی چاہیئے اور دیوتاؤں کو بُرا کہنا (واجب نہیں) دیوتاؤں کے سایہ کو کاٹ کر جانا منع ہے۔ پردکشنا (پرکما یا طواف) کرنی چاہیئے۔ دیوتاؤں اور براہمن کے پاس (بیٹھنا چاہیئے) اور دیوتا گار یعنی دیوتاؤں کے مندر کو توڑنے والوں کو (سزا دینی چاہیئے) علاوہ ازیں دیوتایتن یا دیوالہ (مندر) کا ذکر آتا ہے۔ وہاں آپ کیا کہینگے؟

جواب۔ اِن مقاموں پر لفظ پرتما سے رَتّیکا (رتی)۔ ماش (ماشہ)۔ سیٹک (سیر) وغیرہ وزن کرنے کے بٹّوں سے مُراد ہے۔ چنانچہ خود منوسمرتی میں لکھا ہے کہ:۔

"تولنے کے باٹ (پرتمان) تمام صحیح اور مقررہ نقش سے منقش ہونے چاہئیں" (منوسمرتی ادھیائے ۸ سلوک ۴۰۳)

منوسمرتی کے اس حوالے میں پرتما سے پرتمان کا مترادف ہونے کی وجہ سے وزن مراد ہیں۔ پس اس صورت میں فقرہ ہائے بالا سے یہ مُراد ہے کہ جو لوگ وزنوں کو کم و بیش کریں اُن کو سزا دینی چاہیئے۔ اور جس مقام پر دیو یعنی عالم پڑھتے پڑھاتے اور رہتے ہیں انہیں کو دیوتایتن یا دیوالہ کہتے ہیں۔ لفظ دیو اور دیوتا باہم مترادف ہیں۔ اسی طرح دیوتاؤں کی پوجا سے عالموں کی عزت و تعظیم کرنا مُراد ہے۔ کسی کو اُن کی بدگوئی نہیں کرنی چاہیئے اور نہ اُن کے سایہ کو کاٹ کر نکلنا چاہیئے (یعنی ادب سے دُور رہنا چاہیئے) اُن کی بُود و باش کی جگہ کو ہرگز مسمار نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اُن کی خدمت میں حاضر رہ کر دھرم اور انصاف کی باتوں کو سیکھنا اور اُن کو دائیں ہاتھ تعظیم سے بٹھانا اور خود ادب سے اُن کے بائیں ہاتھ بیٹھنا چاہیئے۔ الغرض جہاں کہیں پرتما۔ دیو۔ دیوتا۔ اور دیوتایتن وغیرہ الفاظ آویں۔ وہاں اُن سے یہی مُراد سمجھنی چاہیئے۔

کتاب کے زیادہ بڑھ جانے کے خوف سے ہم یہاں اس مضمون پر زیادہ نہیں لکھ سکتے مختصر طور پر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مورتی پوجا۔ کنٹھی پہننا۔ تلک لگانا وغیرہ سب باتیں ممنوع ہیں۔

گرہ پیڑا کی تردید — اسی طرح کم عقل لوگ سورج وغیرہ گرہوں (اجرام) کی فرضی پیڑا (تکلیف) قرار دیکر اُس کی شانتی (دفعیہ) کے لئے "آ کرشنین رجسا [۱] आ कृष्णेन रजसा" الخ منتر بتاتے ہیں۔ یہ بھی اُن کا وہم اور مغالطہ ہے۔ کیونکہ ان منتروں سے اس قسم کی کوئی بات نہیں نکلتی۔ چنانچہ ہم "آ کرشنین رجسا [۲] आ कृष्णेन रजसा" الخ کا ترجمہ "کشش تا بین اجسام" کے مضمون میں کر چکے ہیں اور "امم دیوا اسپتنم इमं देवा असपत्नं" الخ کا ترجمہ "راجہ اور رعیت کے فرائض" کے مضمون میں کیا جا چکا ہے۔ اسکے

[۱] یجروید۔ ادھیائے ۳۳۔ منتر ۴۳۔ مترجم

[۲] یجروید ادھیائے ۹۔ منتر ۴۰۔ مترجم

غیر مجسم اور محیطِ کُل ہے اسلئے اُس کی مُورتی نہیں ہو سکتی۔ اس حوالے سے مُورتی پوجا (بُت پرستی) کی تردید ہوتی ہے۔

"وہ کوِی (علیم کُل)، مَنیشی (شاہدِ کُل)، پری بھو (سب سے افضل)، سَویَمبھو (قائم بالذات)، اَنادِی (ازلی) پرمیشور اپنی قدیم مخلوقات کے لئے بذریعہ وید اور نیز سب کے دلوں میں حاضر و ناظر ہونے کی وجہ سے اعمال کے مطابق سامانِ راحت عطا کرتا ہے۔ وہ محیطِ کُل قادرِ مطلق۔ اکایم (مُورتی یعنی شکل صورت یا جسم کی قید سے مُنزّہ) بے جراحت ناڑی وغیرہ کے بندھن سے آزاد بے عیب اور پاپ سے مُبرّا ہے اُسی ایشور کو سب کا معبودِ حقیقی ماننا چاہیئے"۔ [یجروید ادھیائے ۴۰۔ منتر ۸]

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایشور جسم کی قید اور پیدا ہونے اور مرنے کے جنجال سے مُبرّا ہے۔ کوئی بھی اس سے مُورتی پوجا کو ثابت نہیں کر سکتا۔

سوال۔ ویدوں میں لفظ "پرتِما" ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہے۔

سوال۔ پھر آپ اس کی تردید کیوں کرتے ہیں۔

لفظ پرتما پر بحث

جواب۔ لفظ "پرتِما" کے معنی مُورتی نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے ماپ تول یا پیمانہ مراد ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

"وہ عالم جس طرح برس کی پرتِما (شمار یا پیمانہ) کرتے ہیں اُسی طرح ہم بھی کریں۔ یعنی ایک سال میں جو تین سو ساٹھ (۳۶۰) راتیں ہوتی ہیں۔ انہیں سے سال کا پیمانہ ہوتا ہے۔ اسلئے انہیں کا نام پرتِما ہے۔ ہر انسان کو اس طرح عمل کرنا چاہیئے کہ جس سے رات قوت افزا ہو اور صاحبِ دولت و حشمت اور دراز عمر اولاد پیدا ہو"۔ [اتھروید کانڈ ۳۔ ورگ ۱۰۔ منتر ۳]

"دو گھڑی (۴۸ منٹ) کا ایک مہورت ہوتا ہے اور ایک سال میں دس ہزار آٹھ سو (۱۰۸۰۰) مہورت ہوتے ہیں۔ اُن کو پرتِما کہتے ہیں"۔ [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۰۔ پرپاٹھک ۳۔ براہمن ۲۔ کنڈکا ۲۰]

"جس کو نا تعلیم یافتہ یا ناپاک (انسان کی) زبان بیان نہیں کر سکتی جس سے زبان کا فعل انجام پاتا ہے اے انسان! تو اس کو برہم جان اور جو یہ عالمِ ظاہری نظر آتا ہے وہ برہم نہیں ہے۔ عالم لوگ جس غیر مجسم، محیطِ کُل، غیر مولود، منتظمِ کُل، ہستِ مطلق، عینِ علم و عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ تجھے بھی اُسی کی اُپاسنا کرنی چاہیئے نہ کہ کسی اَور کی"۔

[سام وید ی تلوکار اُپنشد کھنڈ ۱۔ منتر ۴]

سوال۔ کیوں جی! منوسمرتی میں جہاں اس قسم کی باتیں لکھی ہیں کہ جو پرتِما کو توڑے (اس کو سزا دیجاوے)

کا مضمون چلا آتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک پرشِشٹ[۱] کا حوالہ ہے جس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں:-

सितासिते यत्र संगथे तत्राप्लुतासो दिवमुत्पतन्ति ॥ ۵۲

بعض لوگ اس عبارت میں "سِتا سِتے" سے گنگا جمنا مُراد لیتے ہیں۔ اور لفظ "سنگتھے" سے گنگا اور جمنا کا سنگم یعنی پریاگ کا تیرتھ سمجھتے ہیں۔ جو ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ اُن میں نہانے سے منوّر بالذات پرمیشور یا کُرّۂ آفتاب کو نہیں جاتے بلکہ وہاں نہا کر لوگ اپنے اپنے گھر چلے آتے ہیں۔ دراصل اس عبارت میں لفظ "سِت" سے اِڑا اور "آسِت" سے پنگلا اور جہاں یہ دونوں ناڑیاں ملتی ہیں اُسکا نام سُشمنا ناڑی ہے جس میں غوطہ لگا کر اعلےٰ درجہ کے یوگی منوّر بالذات پرمیشور یا موکش کو پاتے ہیں اور علم و معرفت کے نور سے منوّر ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اُنہیں سے مراد لینا ٹھیک ہے نہ کہ دریائے گنگا و جمنا سے چنانچہ اس بارہ میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"سِت سفید و روشن کو کہتے ہیں اور اَسِت اُسکا عکس ہے"۔ [نِرُکت ادھیائے ۹ - کھنڈ ۲]

یہ دونوں روشن و غیر روشن یعنی سورج و زمین وغیرہ اشیا جہاں ایشور کی قُدرت میں باہم ملتے ہیں وہاں غوطہ لگا کر یعنی اُن کے علم حقیقی کو حاصل کر کے انسان پرمیشور یا موکش کو پاتا ہے۔

اسی طرح تنتر اور پُران وغیرہ کتابوں میں جو مورتی پوجا اور نام رٹنے وغیرہ کا طریق لکھا ہے وہ بھی لغو ہے کیونکہ وید وغیرہ سچی کتابوں میں ایسا کرنے کی ہدایت نہیں ہے بلکہ اُنکی ممانعت کیگئی ہے چنانچہ لکھا ہے۔ کہ

مورتی پوجا کی تردید اور ایشور کا نام لینے کی اصلی منشا

"جس محیطِ کُل غیر مولود اور غیر مجسّم پرمیشور کا نام لینا یا یاد کرنا یہی ہے کہ اُس کی اطاعت و فرمانبرداری اور راست گوئی وغیرہ نیکنامی دینے والے دھرم کی پابندی کی جاوے جو ہرنیہ گربھ یعنی سورج وغیرہ پُر نور و تجلّی اشیا کا مسبّب یا پیدا کرنے والا ہے جس سے سب انسانوں کو یہ پرارتھنا (استدعا) کرنی چاہیئے کہ ہمیں کُھ نہ دیجیو۔ جو کبھی کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے اور نہ کسی علّت کا معلول ہے اور جو کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔ اُس پرمیشور کی پرتِما (پرتِ نِدھی (نائب یا رسول) اور پرتِ کرِت (تصویر) یا پرتِ مان (وزن) یا پرمان (ماپ تول) یا مورتی (بُت) وغیرہ ہرگز نہیں ہے"۔ [یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۳]

چونکہ پرمیشور کی کوئی نظیر یا مثال نہیں ہے اور وہ شکل صورت یا جسم سے مُنزّہ ماپ تول کے احاطہ سے خارج

---

۱ ویدوں کے متعلق پرِشِشٹ (تتمہ) کے نام سے چند کتابیں بنی ہوئی ہیں جنمیں اُن باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جن کا ذکر شروتی سُوتروں میں رہ گیا تھا۔ اسی طرح ویدوں کے لئے اَنُو کرمنی (अनुक्रमणी) یعنی انڈکس یا ردیف وار فہرست مضامین بنی ہوئی ہے جس میں ہر منتر کا پہلا لفظ اُس کا چھند۔ رِشی اور دیوتا لکھا ہے یہ سب کتابیں وید کے اندر شامل نہیں بلکہ ویدوں کے پڑھنے والوں کی آسانی اور امداد کے لئے بعد میں بنائی گئی ہیں۔ مترجم

۲ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جہاں سِت (اِڑا) اور اَسِت (پنگلا) ناڑیاں ملتی ہیں وہاں غوطہ لگانے یعنی دھیان کرنے سے یوگی منوّر بالذات پرمیشور کو پاتے ہیں یا کُرّۂ آفتاب کو جاتے ہیں۔ مترجم

براہمنوں میں پرمیشور کا نام اُپ نشد پُرش یعنی وہ پرمیشور جس کا علم اُپنشدوں سے حاصل ہوتا ہے یا جس کا اُن میں بیان سے آیا ہے۔ ایشور کا نام تیرتھیہ اسلئے ہے کہ وہ دُکھ سے پار اُتارنے والے تیرتھوں یعنی اُپ وید۔ اُپ نشد وغیرہ شاستروں کا بھی آتما ہے اور اپنے بھگت (عابد) دھرماتماؤں کو فوراً پار اُتارنے والا ہے۔ اسلئے پرمیشور ہی پرم تیرتھ ہے۔ الغرض تیرتھ وہی ہیں جن کا اوپر بیان کیا گیا۔

سوال۔ جَل تھَل (تری و خشکی) وغیرہ تیرتھوں سے انسان پار ہوجاتے ہیں۔ پھر آپ اُنہیں تیرتھ کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ جَل تھَل ہرگز پار نہیں اُتار سکتے۔ کیونکہ اُن میں پار اُتارنیکی طاقت نہیں ہے۔ خود وہ شے جسکے پار اُترنا ہے پار اُتارنیکا آلہ نہیں بن سکتی۔ جَل تھَل وغیرہ میں سے انسان کشتی وغیرہ سواریوں یا ہاتھ پاؤں کے بل سے پار اُتر سکتا ہے۔ گویا جل تھل خود وہ شے ہیں جن سے پار اُترنا ہے اور پار اُتارنیوالی کشتی وغیرہ ہیں۔ اگر پاؤں سے نہ چلیں یا ہاتھ کا زور نہ لگائیں اور نہ کشتی وغیرہ میں بیٹھیں تو بالیقین انسان اُس میں ڈوب جائیں اور سخت تکلیف اُٹھائیں۔ اسلئے وید کے ماننے والے آریوں کے مت میں کاشی۔ پریاگ پُشکر اور گنگا۔ جمنا وغیرہ ندیوں یا ساگر (سمندر) وغیرہ کا نام تیرتھ نہیں ہے۔ بلکہ وید کے علم سے بے بہرہ پیٹ کے بندوں اور سمپردائی (فرقہ) والوں نے جن کا یہی روزگار ہے اور جو وید کے راستے سے خلاف چلنے والے کم علم کوتاہ اندیش ہیں اپنی دوکانداری کے لئے اپنی گھڑی ہوئی کتابوں میں اُنکا نام تیرتھ مشہور کیا ہے۔

گنگا جمنا سے کیا مراد ہے؟

سوال۔ دیکھو! ویدوں میں یہ اِمّم مے گنگے یمنے سرسوتی الخ منتر کے اندر گنگا وغیرہ ندیوں کا ذکر ہے۔ پھر آپ کس طرح نہیں مانتے؟

جواب۔ ہم مانتے تو ہیں۔ اُن کا نام ندی ہے یعنی گنگا وغیرہ ندیاں ہیں اور ہم اُن کی نسبت اِسی قدر مانتے ہیں کہ اِن میں نہانے سے بدن کی صفائی ہوجاتی ہے۔ پس اُن سے اِتنا ہی فائدہ ہے۔ اُن میں پاپ کو مٹانے یا دُکھ سے پار اُتارنے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ تری و خشکی وغیرہ میں اس قسم کی طاقت ہونا ناممکن ہے۔ یہ طاقت تو مذکورہ بالا تیرتھوں ہی میں ہوسکتی ہے نہ کہ اَور کسی میں۔ اَور بھی سُنئے اِڑا۔[1] پنگلا۔ سُشُمنا۔ کُورم[2] وغیرہ ناڑیوں کا نام بھی گنگا وغیرہ ہے۔ اُن کے اندر یوگ سمادھی (حالتِ مراقبہ) میں پرمیشور کا دھیان لگایا جاتا ہے جس سے دُکھ مٹ کر مکتی حاصل ہوجاتی ہے۔ اِن اِڑا وغیرہ ناڑیوں میں دھارنا (یوگ کا چھٹا درجہ) حاصل کرنے کے لئے چِت کو قائم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور کا دھیان اُنہیں کے اندر لگ سکتا ہے۔ منتر کا اِشارہ اِسی بات کی طرف ہے۔ کیونکہ اس مقام پر اوپر سے پرمیشور

[1] اِڑا ناڑی دھڑ کے دائیں پہلو اور ناک کے بائیں نتھنے میں ہوتی ہے اور پنگلا بائیں پہلو اور ناک کے دائیں نتھنے میں اور بیچ میں دونوں ناڑیاں ملتی ہیں اُس ناڑی کو سُشُمنا کہتے ہیں۔ مترجم۔ [2] کُورم کی تشریح دیکھو پرانوں کی تفصیل میں صفحہ ۲۴۴ پر۔ مترجم

دھرم کے مخالف اور چور وغیرہ ہیں۔ اُن کو اُنکے جرم کے مطابق سزا دینا لازم ہے"۔[چھاندوگیہ اُپنشد]
اس مقام پر وید وغیرہ سچے شاستروں کا نام تیرتھ آیا ہے۔ کیونکہ اُن کے پڑھنے پڑھانے اور اُن میں بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرنے اور علم و معرفت حاصل کرنے سے انسان دُکھ کے سمندر سے پار ہو سکتا ہے۔ اُنہیں میں نہا کر انسان پاک وصاف ہو سکتے ہیں۔

"جو دو ودیارتھی (طالب علم) ایک ہی آچاریہ (اُستاد) سے تعلیم پاتے ہوں اور ایک ہی شاستر کو پڑھتے ہوں اُن کو سمان تیرتھ واسی یعنی ایک ہی تیرتھ (گروکل) میں رہنے والے یا ہم جماعت و ہم سبق کہتے ہیں"۔
[اشٹادھیائی ادھیائے ۴ - پاد ۴ - سوتر ۱۰۷]

یہاں آچاریہ (اُستاد) اور شاستر (علمی کُتب) کا نام تیرتھ آیا ہے۔ ماں باپ اور اَتیتھی (گھر آئے سادھو یا مہمان) کی خدمت و تواضع - نیک تربیت اور تحصیل علم کا نام بھی تیرتھ ہے۔ کیونکہ انکے ذریعہ سے انسان دُکھ کے سمندر سے پار ہوتے ہیں۔ ان تیرتھوں میں غوطہ لگا کر انسان کو پاکیزگی حاصل کرنی چاہئیے۔

"تین تیرتھوں میں نہا کر انسان پاک ہوتے ہیں۔
(۱) جو باقاعدہ پورا پورا علم حاصل کر لیتا ہے وہ اگرچہ برہمچریہ آشرم کو پورا نہ کرے تاہم علم کے تیرتھ میں نہانے سے پاک ہو کر ودیا سناتک کہلاتا ہے۔
(۲) جو برہمچریہ کو عمدہ اُصول اور قواعد کی پابندی کے ساتھ پورا کر لے مگر تحصیل علم کی تکمیل کے بغیر گھر واپس آجاوے اُس کو برت سناتک کہتے ہیں۔
(۳) جو عمدہ اُصول و قواعد کی پابندی سے برہمچریہ آشرم کو پورا کر کے اور وید شاستر وغیرہ تمام علوم کو مکمل طور پر حاصل کر کے واپس آتا ہے۔ اُس کو ودیا برت سناتک کہتے ہیں۔ وہ نہایت اعلیٰ تیرتھ میں نہا کر پاک آتما پاک باطن سچے دھرم پر چلنے والا افضل اعلیٰ و فیض رسان عالم ہوتا ہے"۔
[پارسکر گرہیہ سوتر]

"جو برّان (انضباط نفس[1]) اور ویدوں کے علم و معرفت وغیرہ تیرتھوں کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اُس تیرتھیہ پر مدشور کے لئے ہمارا نمسکار ہو۔ جو عالم تیرتھوں (ویدوں) کو پڑھنے والے اور راستی شعار نیک چلن اور بطریق بالا برہمچریہ کرنے والے رُدر یعنی اعلیٰ درجہ کے عالم ہیں جن کو علم و معرفت میں دسترس حاصل ہے اور جو نیک نصیحت اور ہدایت کی تلوار سے شکوک کے سر کو قلم کرنے والے سچے واعظ ہیں۔ اُن کے لئے نمسکار ہو"۔ [یجروید ادھیائے ۱۶ - منتر ۶۱]

[1] برّانایام سے مراد ہے جو یوگ کا چوتھا درجہ ہے۔ مترجم

یاسک آچاریہ جی اسی منتر کی شرح اس طرح کرتے ہیں کہ

"جس قدر یہ کائنات موجود ہے۔ اُس تمام کو وشنو یعنی محیط کُل ایشور نے اپنی صنعتِ کاملہ سے بنایا ہوا اور تین قسم کے عالم کو (جس کی تشریح اوپر کیگئی ہے) اسی ایشور نے قائم کر رکھا ہے۔ وشنو پد یعنی موکش کو حاصل کرنے کے لئے جیو اور پران زینہ ہیں جس طرح انسان کا سب سے عمدہ عضو پر کرتی سے بنا ہوا سر ہے اسی طرح ایشور کی قدرت جیو اور پران کے طبقاتِ اعلیٰ میں قائم ہے چونکہ ایشور کی قدرت غیر متناہی ہے اسلئے وہ جیو اور پران کے اندر بھی موجود ہے۔ اور چونکہ یہہ سب اُس ایشور کی قدرت سے قائم ہیں اسلئے ایشور کا نام وشنو پد ہے۔ یہہ تمام عالم محاط و محدود اُس محیطِ کُل پرمیشور کی ذات میں قائم ہے۔ انترکش (خلا بالائے زمین) میں جس قدر عالم ذرّوں کی حالت میں موجود ہے وہ آنکھ سے نظر نہیں آتا تمام موجودات ظاہری اُنہیں ذرّوں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہے اور تمام کائنات عالمِ شہود میں آکر پھر (پرلے کے وقت) اُسی ایشور میں سما جاتی ہے۔" [نرکت ادھیائے ۱۲۔ کھنڈ ۱۸]

اِس معنی کو نہ جان کر برائے نام فرضی پنڈتوں نے جھوٹی کتھائیں بنا کر مشہور کر دیں۔

سچے تیرتھ کیا ہیں؟ اسی طرح جو تیرتھ آریہ لوگوں کو وید کے منشاء کے مطابق ماننے چاہئیں۔ وہ بھی مروجہ تیرتھوں سے مختلف ہیں۔ جو تمام دُکھوں کو چھُڑا کر انسان کو سُکھ حاصل کرا سکے۔ اُسی کو تیرتھ ماننا چاہیئے۔ آجکل کی جھوٹی کتابوں میں جو جل تھل (خشکی اور پانی) کا نام تیرتھ بتلایا ہے وہ وید کے منشاء سے سراپا خلاف ہے۔ اصلی تیرتھ یہ ہیں:۔

"جو شخص اَتی راتر برت[1] کو جو پرایہ نیئہ یگیہ[2] کا جزو ہے پورا کر کے اسنان کرتا ہے اُسے تیرتھ کہتے ہیں۔ اُس تیرتھ میں نہا کر انسان پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح جو اُدے نیئہ یگیہ[3] کے متعلق جملہ رفاہِ عام کاموں کو پورا کر کے اسنان کرتے ہیں اُسے تیرتھ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کو دُکھ کے سمندر سے پار اُتار دیتا ہے۔" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۲۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۵۔ کنڈکا ۱ و ۲]

"انسان کو چاہیئے کہ کسی جاندار کو ایذا نہ دے یعنی سب کے ساتھ دشمنی کو چھوڑ کر محبت سے پیش آوے مگر جو بات تیرتھوں (ویدوں اور سچے شاستروں) کے خلاف ہے اُن میں سزا دینا فرض ہے۔ مثلاً جس مقام پر مجرم کے لئے سزا دینے کی ہدایت کی گئی ہے اُس کی تعمیل واجب ہے یعنی جو پاکھنڈی وید اور سچے

---

[1] اَتی راتر برت سوم یگیہ کے موقع پر آدھی رات کے قریب یگیہ سے فارغ ہو کر دودھ وغیرہ پینے کو کہتے ہیں۔ مترجم

[2] پرایہ نیئہ یگیہ وہ ہون ہوتا تھا جس میں سوم کے عرق کی آہوتی دی جاتی تھی۔ مترجم

[3] اُدے نیئہ یگیہ ہون کے آخری حصّہ کو کہتے ہیں۔ مترجم

"گیہ اولاد کا مترادف ہے۔" [نگھنٹو۔ ادھیائے ۳۔ کھنڈ ۴]

گویا اپنی اولاد کو عمدہ تعلیم و تربیت دینا اور سچے دل سے اُس کی بہبودی چاہنا سب کا فرض ہے۔ ان باتوں میں شردھا (اعتقاد) رکھنے اور علم کو حاصل کرنے سے وِشنو پد یعنی موکش کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ لفظ وِشنو اور گیا کی نسبت غلط فہمی کی وجہ سے بہت کچھ اختلاف معنی واقع ہو گیا ہے چنانچہ مگدھ دیش (ملک بہار) میں سنگ تراشوں نے ایک پتھر پر انسان کے پاؤں کا نشان کندہ کر رکھا ہے جس کا نام خود غرض پیٹ کے بندوں نے وِشنو پد رکھ چھوڑا ہے اور اُسی مقام کو گیا کہتے ہیں یہ سب لغو ہے کیونکہ وشنو پد موکش (نجات) کا نام ہے اور نیز پران (نفس)، گرِہ (گھر) اور پرجا (اولاد) کا مترادف بھی ہے۔ لوگوں کا خیال اس لفظ کی نسبت محض غلط ہے چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

وِشنو پد سے در اصل کیا مراد ہے؟

"وِشنو" یعنی محیط کل پرمیشور نے اس تمام کائنات کو تین قسم کا بنایا ہے اور پادیعنی پرکرتی (مادہ کی حالت اوّلیں) اور پرمانو (ذرّوں) وغیرہ اور نیز اپنی قدرت سے اس تمام عالم کو اور اُسکے اندر جس قدر موجودات ہے اُس تمام کو تین حالتوں یا درجوں میں قائم کیا ہے یعنی جس قدر کثیف یا ثقیل اور غیر روشن عالم ہے اُس تمام کو زمین پر قائم کیا ہے اور جس قدر ہلکا یا لطیف مثل ہوا اور ذرّے وغیرہ ہیں وہ سب انترکش (خلا بالائے زمین) میں قائم ہیں اور جس قدر پُر نور و روشن مثلاً سورج گیان اندریہ (قوائے احساس باطنی) اور جیو (ارواح) وغیرہ ہیں اُن سب کو پُرنور آکاش یا روشنی یا حرارت میں قائم کیا ہے۔ اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا ہے۔ اُن میں جس قدر غیر ذی شعور اور علم و احساس سے معرّیٰ کائنات ہے اُس کو بشکل ذرّات انترکش (خلا بالائے زمین) میں قائم کیا ہے یعنی تمام کرّے انترکش (خلا) کے اندر قائم ہیں پرمیشور کا یہ کام قابل تحسین اور شکر کے لائق ہے۔" [یجروید۔ ادھیائے ۵۔ منتر ۱۵]

اس منتر کے اصلی معنی کو نہ سمجھ کر غلط فہمی سے فضول بے معنی کہانی گھڑ لی۔ لفظ وشنو سے محیط کل پرمیشور مراد ہے جو تمام کائنات کا بنانے والا ہے۔ اُس کا نام پوشا بھی ہے چنانچہ اس بارہ میں نرکت کا مصنف لکھتا ہے کہ۔

"پوشا اُسے کہتے ہیں جو سب جگہ محیط ہو اُسی کو وشنو کہتے ہیں۔ لفظ وشنو وِشتی　　विश धा तु
(سرایت کرتا ہے) سے بنتا ہے یعنی جو تمام ساکن و متحرک کائنات میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اور ہر جگہ موجود یا حاضر و ناظر اور غیر مجسم ہونے کی وجہ سے سب کے اندر سمایا ہوا ہے۔ اُسی ایشور کو وشنو کہتے ہیں اس بارہ میں مندرجہ ذیل رِچا[1] یعنی منتر شاہد ہے۔" [نرکت ادھیائے ۱۲۔ کھنڈ ۱۷]

[1] اس مقام پر جس رچا کا نرکت کے مصنف نے حوالہ دیا ہے وہ یجروید ادھیائے ۵ کا پندرھواں منتر ہے جس کا ترجمہ اوپر کیا جا چکا ہے۔ مترجم

کشیپ رشی کی کتھا کی اصلیت

اِسی طرح کشیپ اور گیا وغیرہ تیرتھوں کی کتھا برہم ویورت وغیرہ کتابوں میں ہے جو ویدوں اور سچے شاستروں سے سراسر خلاف ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ کشیپ رشی مریچ رشی کا بیٹا تھا اُس کے ساتھ دکش پرجاپتی نے اپنی تیرہ لڑکیوں کا بیاہ کر دیا۔ ان میں سے دِتی سے دیت آدِتی سے آدِتیہ۔ وِنُتی سے دانو۔ کدرا سے سانپ۔ وِنتا سے پرند پیدا ہوئے۔ اور اسی طرح کسی سے بندر کسی سے ریچھ کسی سے درخت اور کسی سے گھاس وغیرہ پیدا ہوئی"۔ اس قسم کی سخت جہالت سے بھری ہوئیں اور عقل و دلیل سے خالی علم و عقل سے خلاف ناممکن اور لایعنی کتھائیں لکھی ہیں۔ ان کو بھی لغو سمجھنا چاہئے اصل بات یہ ہے کہ:۔

"چونکہ اس تمام عالم کو پرمیشور نے بنایا ہے اسلئے اس کو کورم کہتے ہیں اور کشیپ کورم کا مترادف ہی اسلئے کشیپ پرمیشور ہی کا نام ہے۔ اس تمام مخلوقات کو اسی کشیپ یعنی پرمیشور نے پیدا کیا ہے۔ اسلئے اس تمام مخلوقات کو کاشیپیہ کہتے ہیں"۔ [شت پتھ براہمن کانڈ ۷-ادھیائے ۵-براہمن ۱-کنڈکا ۵]

علاوہ ازیں نِرکت میں لکھا ہے کہ:۔

"کشیپ پشیک سے بدل کر بنتا ہے"۔ [نِرکت ادھیائے ۲-کھنڈ ۲]

"پشیک دیکھنے والے کو کہتے ہیں۔ اسلئے علیم کل اور بصیر کل پرمیشور کا نام پشیک ہے۔ چونکہ ایشور نہایت لطیف سے لطیف اشیاء کو بخوبی اور بے شک و شبہ جانتا اور دیکھتا ہے اسلئے اُس کو پشیک کہتے ہیں اوّل اور آخر کے حروف کو باہم بدل کر پشیک سے کشیپ بنتا ہے جیسے ہنس سے سنہہ اور کرت سے ترکہ بنا لیتے ہیں اس بارہ میں مہابھاشیہ کی شہادت موجود ہے (دیکھو مہابھاشیہ کی شرح "ہے یہ ورنٹ" हृथवरट "

پر اسلئے مخلوقات کا نام کاشیپیہ ہونا بخوبی ثابت ہے۔

اب اس بات پر بحث کی جاتی ہے کہ گیا میں شرادھ کرنے سے کیا مُراد ہے؟

گیا شرادھ کی حقیقت اصلی

"پران ہی طاقت ہے اور طاقت ہی تیج و اقبال ہے۔ پران میں سچائی اور علم و معرفت الٰہی قائم ہے اور اُسی مقام پر ایشور کا وصال ہوتا ہے کیونکہ پرمیشور کا نام بھی پران ہے گائیتری بھی برہم ودیا (علمِ الٰہی) میں شامل ہے اور علم و معرفت میں ممتاز ہے۔ گائیتری کو گیا کہتے ہیں اور پران (نفس) کو بھی گیا کہتے ہیں۔ اُس گیا میں شرادھ کرنا چاہیئے یعنی گیا (پران یا نفس) کے اندر شردھا (صدق دل) سے بطریق سمادھی (مراقبہ) پرمیشور کے ملنے کی نہایت خواہش اور شوق رکھنے والے جیو کو قائم ہونا چاہئے۔ یہی گیا شرادھ کا منشاء ہے جو گیا یعنی پران (نفس) کو پار اُتارے اُسے گائیتری کہتے ہیں"۔

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴-ادھیائے ۸-براہمن ۱-کنڈکا ۶]

اُسی کو دیوا سُر یُدھ یعنی اجرام کی کشمکش کہتے ہیں۔ علیٰ ہٰذا نیک نہاد انسان کو دیوا اور بد نہاد کو اُسر کہتے ہیں۔ ان کے مابین بھی باہمی اختلاف طبع کی وجہ سے ہمیشہ ایک قسم کی لڑائی جاری رہتی ہے اسلئے یہ بھی دیوا سُر سنگرام یعنی نیک و بد کی آن بن ہے۔ اسکے علاوہ دن کو دیوا اور رات کو اُسر کہتے ہیں۔ اِنکے مابین بھی باہمی تفرقہ ہونے کی وجہ سے ایک قسم کی جنگ جاری ہے "

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۶۔ کنڈکا ۷ لغایت ۱۲]

"یہ دونوں (دیوا اور اُسُر) مالک و محافظِ کائنات پرمیشور کے نزدیک فرزند کی مثال ہیں اور اسی وجہ سے دونوں پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے سامان کے حقدار یا وارث ہیں "

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۷۔ براہمن ۵۔ کنڈکا ۲۲]

ان میں سے اُسُر یعنی پران (نفس) وغیرہ بڑے ہیں کیونکہ وہ ہوا سے پیدا ہوئے ہیں اور ہوا سے ہی بنے ہوئے ہیں اور دیوتوں سے پہلے پیدا ہوئے ہیں چنانچہ سب انسان پیدا ہونے پر جاہل ہوتے ہیں بعد میں عالم ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں آگ ہوا کے بعد پیدا ہوئی ہے اور اِندریاں (آلاتِ احساس) پرکرتی (مادہ کی حالتِ اولیں) سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسلئے اُسُر (عمر کے لحاظ سے) بڑے ہیں اور دیو چھوٹے ہیں۔ دوسری صورت میں سُورج وغیرہ دیوتا بڑے ہیں اور زمین وغیرہ اُسُر چھوٹے ہیں اور ان دونوں کو محافظِ مخلوقات پرمیشور نے پیدا کیا ہے۔ اسلئے اُن کو پرمیشور کی اولاد یا مخلوقات سمجھنا چاہیئے ان کے درمیان بھی ایک قسم کی جنگ رہتی ہے۔

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۳۔ براہمن ۴۔ کنڈکا ۱]

"جو تن پرور خود غرض دغاباز مکار لوگ ہوتے ہیں اُنہیں کو اُسُر کہتے ہیں اور جو دوسروں کی بھلائی کرنے والے دوسروں کا دُکھ دور کرنیوالے بے ریا نیک اور دھرم کے پابند انسان ہوتے ہیں اُن کو دیو کہتے ہیں۔ یہ دونوں بھی باہم اختلاف طبع کی وجہ سے بر سر جنگ رہتے ہیں "

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۰۔ ادھیائے ۵۔ براہمن ۱۔ کنڈکا ۲۰]

"پران (نفس) کو دیو کہتے ہیں" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۳۔ کنڈکا ۱۵]

"یا پران (نفس) ہی اُسُر ہے اور اُسی کی یہ ریاکاری ہے" [ایضاً ادھیائے ۲۔ براہمن ۴۔ کنڈکا ۶]

الغرض اسی قسم کے اختلافِ قدرت کا نام دیوا سُر سنگرام ہے۔ ان نہایت اعلےٰ علم و معرفت سے پُر تلازمات کو جو سچے شاستروں (علمی کتابوں) میں درج اور سراسر راست ہیں۔ آجکل کی پُران اور تنتر وغیرہ نئی اور بیہودہ کتابوں میں جھوٹا قصہ بنا کر لکھا ہے۔ عالموں کو چاہیئے کہ ان جھوٹے افسانوں کو ہرگز نہ مانیں

ہیں اور اسُر جاہل علم سے بے بہرہ اور جہالت کی تاریکی میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان دونوں کی باہم اَن بَن رہتی اور اسی کو دیوا اسُر سنگرام یعنی عالم و جاہل کی نااتفاقی کہتے ہیں۔

"دُنیا میں دو ہی چیزیں ہیں تیسری نہیں ہے یا سچ ہے یا جھوٹ۔ جن میں سچ ہے وہ دیو اور جن میں جھوٹ ہے وہ مَنُشیہ کہلاتے ہیں۔ جو انسان یہ عہد کرتا ہے کہ میں جھوٹ کو چھوڑ کر سچ اختیار کرتا ہوں وہ گویا انسان سے دیو بن جاتا ہے۔ بالیقین جو شخص سچ بولتا ہے وہی دیوتا کے عہد پر چلتا ہے اور جو راستی اختیار کرتا ہے وہی نیک نام پاتا ہے۔ جو عالم راستی شعار ہوتا ہے وہ انسانوں کے درمیان دیوتا ہے۔"
[شتپتھ براہمن کانڈ ا ادھیائے ا۔ براہمن ا۔ کنڈکا ۴ و ۵ و ۷]

جو انسان سچ بولنے سچ کو ماننے اور سچ ہی پر عمل کرنیوالے ہیں۔ وہ دیو یعنی دیوتا ہیں۔ اور جو جھوٹ بولنے جھوٹ کو ماننے اور جھوٹ ہی پر عمل کرنے والے ہیں۔ وہ انسان اسُر ہیں ان کے مابین بھی ہمیشہ ایک قسم کی اَن بَن رہتی ہے۔

"انسان کے مَن (دل) کو دیو کہتے ہیں۔ اور پران (نفس) کو اسُر کہتے ہیں۔ اُن کی بھی آپس میں ضد ہے۔ دل علم و معرفت کے زور سے پران (نفس) کو زیر کرتا ہے اور جب پران زوروں پر آتا ہے تو دل کو دبا لیتا ہے۔ گویا ان میں بھی ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے۔ ایشور نے پرکاش (نور) سے دیوؤں یعنی مَن (دل) سمیت چھے اندریوں (قواء احساس باطنی) کو پیدا کیا۔ اسی وجہ سے وہ روشنی کرنے والے یعنی علم و احساس کا ذریعہ ہیں اور اندھکار (ظلمت) یعنی مٹی وغیرہ سے اسُروں یعنی پانچ کرم اندریوں[1] (قواء احساس خارجی) اور پران (نفس) کو پیدا کیا۔" [نرکت ادھیائے ۳۔ کھنڈ ۸]

"ان دونوں یعنی روشنی اور تاریکی پیدا کرنے والی قوتوں کے اختلاف کی وجہ سے ہمیشہ ایک قسم کی لڑائی جاری رہتی ہے۔" [نرکت ادھیائے ۱۰۔ کھنڈ ۳۴]

"جب پرمیشور نے پیدائش عالم کا ارادہ کیا تو آگ کی حالت علت صورت ذروں سے سورج وغیرہ روشن اجرام کو اعلےٰ اوصاف اور فعل سے وابستہ پیدا کیا انہیں کو دیو کہتے ہیں۔ یہ روشن اجرام پرمیشور کے حکم سے روشنی دیتے ہیں۔ ان کو دیوتا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ آکاش میں اپنے نور و تجلی سے قائم ہیں اس کے بعد ایشور نے حادث پران (نفس) اور ہوا اور زمین وغیرہ کے کُرے پیدا کئے اور اسی نے اسُروں یعنی غیر روشن کُروں کو پیدا کیا۔ ان کُروں میں مٹی سے نباتات وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ ان دونوں قسم کی کائنات محسوس یعنی روشن و غیر روشن کا باہم اختلاف ہے۔ گویا ان دونوں کے درمیان ایک قسم کا مجادلہ ہے

[1] کرم اندریوں سے وہ قوتیں مراد ہیں جن سے کل حرکات خارجی یا افعال ظاہری انجام پاتے ہیں۔ مترجم

برغالب نہیں آسکتے۔ بادل اور سورج دونوں کے درمیان لڑائی گرم ہوتی ہے جب بادل غالب ہوتا ہے تو سورج کی روشنی کو دبا لیتا ہے اور جب سورج کی حرارت کی فوج زوروں پر آتی ہے تب وہ بادل کو ہزیمت دیتی ہے اور سورج بادل پر فتحیاب ہوتا ہے۔ آخرکار بادل شکست کھاتا ہوا اور فتح سورج کے ہاتھ رہتی ہے۔"

[ایضاً۔ منتر ۱۳]

"بادل اس تمام عالم پر چھایا ہوا سوتا ہے اسی وجہ سے اُس کا نام وِرِتر ہے۔ یعنی جو زمین اور سورج کے درمیان تمام خلا میں سمایا ہوا یا پھیل کر سویا ہوا ہے اُس کو وِرِتر کہتے ہیں"۔ [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۳۔ کنڈکا ۴]

اُس وِرِتر (بادل) کو اِندر (سورج) نے مار گرایا۔ سورج سے مضروب بادل پاش پاش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ لکڑی اور گھاس پات وغیرہ کے سڑنے سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔ بادل آکاش کے اندر قائم ہو کر چاروں طرف پانی برساتا ہے اور سورج سے مضروب ہو کر وہی وِرِتر (بادل) سمندر میں پہنچ کر ہیبتناک بن جاتا ہے۔ سمندر میں بھرا ہوا پانی بڑا خوفناک معلوم ہوتا ہے۔ بادل سے گرا ہوا پانی ندیوں یا سمندر میں پہنچ کر یا زمین پر پھیلا ہوا سورج کی حرارت سے اوپر انترکش (خلا بالائے زمین) میں کھنچتا ہے۔ اور پھر برستا ہے اور اسی سے یہ اَن بوٹی گھاس وغیرہ نباتات پیدا ہوتی ہیں"۔

[شتپتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۳۔ کنڈکا ۵]

"اہل لغت تین دیوتا مانتے ہیں۔ ایک آگ جو زمین پر پائی جاتی ہے۔ دوسرا ہوا یا اِندر (بجلی) جو انترکش (خلا بالائے زمین) میں رہتی ہے اور تیسرے سورج جو چشمۂ نور اور آکاش میں قائم ہے"۔

[نرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۵]

اس طرح سچے شاستروں (علمی کتابوں) میں نہایت عمدہ تلازمے پائے جاتے ہیں جو نہایت معقول و پیراستہ ہیں۔ مگر برہم ویورت وغیرہ نئی کتابوں میں جن کو فرضی طور پر پُران کے نام سے مشہور کیا جاتا ہے اسکے برعکس لغو کہانیاں لکھی ہیں جنھیں نیک لوگوں کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے۔

اسی طرح نئی کتابوں (پُرانوں) میں دیو اسر کی لڑائی کا قصہ کئی طرح بیان کیا جاتا ہے جو بالکل غلط ہے دانشمند لوگوں بلکہ کسی کو بھی انہیں نہ ماننا چاہیئے۔ کیونکہ دیو اسر کی لڑائی بھی ایک تلازمہ ہے

جنگ دیو اسر کا تلازمہ

"دیو اور اسر باہم برسرِ جنگ رہتے ہیں"۔ [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۴۔ براہمن ۹۔ کنڈکا ۱]

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ دیو کون ہیں اور اسر کون؟

"عالموں ہی کو دیو کہتے ہیں"۔ [شتپتھ براہمن کانڈ ۳۔ ادھیائے ۷۔ براہمن ۶۔ کنڈکا ۱۰]

یعنی بالیقین عالم ہی دیوتا ہیں اور اُس کے برعکس جاہل اسر ہیں۔ دیو صاحب علم اور روشن عقل ہوتے ہیں

کے ذرے پھر بخارات بن کر آکاش کو چڑھتے اور پانی پھیلتا اور اُمنڈتا ہوا سمندر کیطرف اس طرح تیزی سے چلا جس طرح گائے اپنے بچھڑے کے پیچھے بھاگا کرتی ہے۔ ورِتر اسُر (بادل) کا جسم پانی ہی سے بنا ہے اور اُس وریتر یعنی مجموعۂ آب کے زمین پر گرنے سے سورج کو فتح و شادمانی اور مدح و تعریف حاصل ہوتی ہے۔" [رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۲ منتر ۲]

"لفظ اَہی میگھ یعنی بادل کا مترادف ہے۔" [نگھنٹو۔ ادھیائے ۱ کھنڈ ۱۰]

"اِندر یعنی سورج وَجر یعنی نہایت تیز بجلی یا کرنوں سے نہایت زبردست بادل کو شکستہ بازو یا پاش پاش کر کے مار گراتا ہے۔" [رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۲ منتر ۵]

"اِندر (سورج) ورِتر (بادل) کا دشمن یا مارنیوالا اور فنا کرنے والا ہے۔ یہ اہلِ لغت کی رائے ہے اور اہلِ روایت تُوشٹا اور اَسُر کو سورج اور بادل کہتے ہیں۔ لفظ ورِتر ورِ توتی (قبول کرتا ہے) اور وَرتتی (موجود ہے) یا وَرِدھتی (بڑھتا یا پھیلتا ہے) سے بنتا ہے۔" [نِرکت ادھیائے ۲ کھنڈ ۱۷]

"وہ اَہی (بادل) وَجر (سورج کی کرنوں) سے شکستہ بازو یا پاش پاش ہو کر اس طرح زمین پر گرتا ہے جس طرح کسی انسان کے اعضاء کو تلوار سے کاٹ کاٹ کر گرا دیتے ہیں۔ سورج اُس کو شکستہ دست و پا کر کے زمین پر گرا دیتا ہے اور بادل کو مار کر زمین پر سُلا دیتا ہے۔" رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۲ منتر ۷ ویدوں میں لَنگ (ماضی قریب) لُنگ (ماضی بعید) اور لیٹ (ماضی مطلق) سب لَنگ کے معنی دیتے ہیں۔ نگھنٹو میں ورِتر کو بادل کا مترادف بتایا ہے اور چونکہ اِندر (سورج) اُس کا شترو (دشمن یا فنا کرنے والا) ہے اسلئے اُس کو اندر شترو بھی کہتے ہیں۔ توشٹا سورج کا نام ہے اور اَسُر یعنی بادل اُس کی اولاد کی مثال ہے۔ کیونکہ سورج کی کرنوں سے پانی کے بخارات ہلکے ہو کر اوپر چڑھتے ہیں اور باہم مل کر بادل بن جاتے ہیں۔ اُس وقت اُن کی اصطلاح اَسُر ہوتی ہے۔ پھر سورج اُن کو مار کر زمین پر لٹا دیتا ہے اور اُس کے زمین پر گرنے سے ندیاں چلتی ہیں۔ پھر وہ سمندر کو اپنا مسکن بنا کر رہتا ہے۔ اور پھر دوبارہ اوپر چڑھتا ہے اور سورج اُس کو پھر مار گراتا ہے۔ ورِتر کے معنی قبول کرنیکے لائق ہیں۔ چونکہ بادل چھائے ہوئے ہوتے ہیں اور ہر وقت آکاش میں موجود رہتے ہیں اور پھیلے ہوئے رہتے ہیں۔ اسلئے اُن کو ورِتر کہتے ہیں۔ اس مضمون کے منتر ویدوں میں بہت سے آتے ہیں۔

"بادل کے جسم میں پانی بھرا ہُوا نہایت سیاہ معلوم ہوتا ہے۔ سورج بادل کو زمین پر گرا دیتا ہے۔ اور بارش کا پانی زمین پر لمبے پاؤں پسار کر سو جاتا ہے۔" [رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۲ منتر ۱۰]

"بادل ہزار گونا گوں شکلیں بنا کر منڈلاتا اور اُمنڈ کر آتا ہے اور بجلی بھی کڑکتی ہے۔ مگر یہ اِندر (سورج)

جار یعنی فنا کرنے والا ہے" [شت پتھ براہمن کانڈ ۳-ادھیائے ۳-براہمن ۱-کنڈکا ۸]

"ریت سے سوم (چاند) مراد ہے" [ایضاً براہمن ۵-کنڈکا ۱]

"سورج کے نکلنے پر رات چھپ جاتی ہے" [نرکت ادھیائے ۱۲-کھنڈ ۱۱]

"سورج کی کرنوں سے روشنی پانے والے چاند کو گور (لالہ فام) کہتے ہیں" [نرکت ادھیائے ۲-کھنڈ ۶]

"سورج کو جار کہتے ہیں کیونکہ وہ رات کا زوال (جرا) کرتا ہے" [نرکت ادھیائے ۳-کھنڈ ۱۶]

"اندر سورج کو کہتے ہیں جو سب کو حرارت پہنچاتا ہے" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱-ادھیائے ۶-براہمن ۳-کنڈکا ۸]

اس طرح جو پُر صنعت تلازمے سچے شاستروں میں سچے علوم کے اصول کو واضح کرنے کے لئے لکھے ہیں اُن کو نئی کتابوں میں بگاڑ کر بالکل لغو کہانیوں کی شکل میں بیان کیا ہے جنہیں کسی کو نہ ماننا چاہئے اس قسم کی اور بھی کتھائیں مشہور ہیں۔

چنانچہ ایک اور کتھا ہے کہ اِندر نام ایک دیوتاؤں کا راجہ تھا اُس کا تُوشٹا کے بیٹے وِرتراسُر کیساتھ سنگرام (جنگ) ہوا۔ ورِتراسُر نے اِندر کو نگل لیا جس سے دیوتاؤں کو بڑا خوف پیدا ہوا اور اُنھوں نے وشنو سے فریاد کی۔ وِشنو نے اُن کو یہ تدبیر بتلائی کہ میں سمندر کے اندر داخل ہوتا ہوں پھر جو سمندر کے جھاگ اُٹھینگے اُن سے یہ وِرتراسُر فنا ہو جائیگا" اس قسم کی بے سروپا پاگلوں کی سی باتیں نام کے پُرانوں مگر اصل میں نئی کتابوں میں لکھی ہیں۔ دانشمند اور نیک لوگوں کو اُنہیں ہرگز نہ ماننا چاہئے کیونکہ ان کہانیوں میں تلازمہ ہے۔ چنانچہ اس کی اصلیت یہ ہے:-

سورج اور بادل کا تلازمہ

"میں اِندر یعنی سورج یا پرمیشور کی قوت اور جلال کو بیان کرتا ہوں جنمیں سے اول سورج کا وجر یعنی روشنی اور اشیشر کی قوت ہے۔ اُس (سورج) نے اہی یعنی بادل کو مار گرایا اور اُس کو مار کر زمین پر پھیلا دیا۔ اُس سے زمین پر پانی پھیل پڑا۔ اور ندیاں پانی کے زور سے ٹوٹ پڑیں اور پانی کنارے توڑ کر بہہ نکلا۔ ندیاں میگھ یعنی پہاڑ سے نکلتی ہیں اور بادل کا پانی جو انترکش (خلا) کے اندر سے ٹوٹ کر گرتا ہے وہ وِرتر (بادل) کا جسم کہلاتا ہے" [رگوید منڈل ۱-سوکت ۳۲-منتر ۱]

"وجر وِیریہ یعنی قوت کا مترادف ہے" [شت پتھ براہمن کانڈ ۷-ادھیائے ۴]

اس سے آگے جس قدر منتروں کا ترجمہ کیا ہے اُس میں اختصار کا خیال رکھا گیا ہے۔

"تُوشٹا (سورج) نے اہی (بادل) کو مار گرایا اور اُس اہی یا وِرتراسُر یعنی بادل کو مارنے کے لئے

سورج اور بادل کی لڑائی اور سورج کی فتح

بادلوں میں رہنے والی پُر نور اور اپنی کرنوں سے پیدا ہونے والی بجلی کو کڑکایا جس سے وِرتراسُر (بادل) پاش پاش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ زمین پر گرنے کے بعد وہی پانی کے

تلازمۂ آفتاب و زمین کا باہمی تعلق ہے۔ زمین ماتا یعنی جائے قیام ہے۔ زمین اور سورج یا زمین اور بادل چادر چھت اور چاندنی یا دو بالمقابل کھڑی ہوئی فوجوں سے مشابہ ہیں (یہ محض ایک تلازمہ ہے) بادل جو بمنزلہ باپ ہے زمین میں جو بمنزلہ دختر ہے۔ آب باراں صورت حمل کو قائم کرتا ہے (اس کو تلازمہ تصور کرنا چاہیئے)"

[رگ وید منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۳۳]

مندرجہ ذیل منتر میں بھی یہی تلازمہ ہے۔

"دیکھی یعنی سورج جو بمنزلہ باپ ہے شفق میں جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے۔ کرن صورت نطفہ سے حمل قائم کرتا ہے جس سے دن جو اس کے فرزند کی مثال ہے پیدا ہوتا ہے" [رگوید منڈل ۳ سوکت ۳۱ منتر ۱]

اس طرح برہمن اور براہمن میں نہایت عمدہ تلازمہ باندھا ہے جو ایک امر واقعی کا بیان ہے مگر برہم ویورت وغیرہ میں اسی کو غلط فہمی سے جھوٹی کہانی کی صورت میں بیان کیا ہے جس کو کسی کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے ایک اور کتھا ہے کہ "اندر دیوراج نام ایک آدمی تھا۔ اس نے گوتم کی عورت سے زنا کیا جس پر گوتم نے بددعا (شاپ) دی کہ تو ہزار بھگ[لہ] والا ہو جائے اور اہلیا (اپنی عورت) کو یہ بددعا دی کہ تو پتھر کی سل بن جائے۔ پھر رامچندر کی خاک پا کے چھونے سے اہلیا کی بددعا دور ہو گئی"۔ یہ کتھا بھی بالکل غلط ہے

سورج اور رات کا تلازمہ کیونکہ اس میں تلازمہ ہے۔ اندر سے پُرحرارت آفتاب مراد ہے جو روئے زمین کی تمام چیزوں کو روشن کرتا ہے۔ چونکہ سورج اعلیٰ درجہ کی قوت کا مخزن یا سرچشمہ ہے اس لئے اس کا نام اندر ہے۔ سورج اہلیا درات) کا جار (زائل کرنیوالا) ہے۔ اہلیا (رات) سوم (چاند) کی عورت ہے چاند کا نام گوتم ہے۔ لفظ گوتم کے معنی "تیز چلنے والا" یا "گورا" (لالہ فام) ہیں اسلئے گوتم سے چاند مراد ہے چاند اور رات کا مرد و عورت کا رشتہ ہے۔ رات کو اہلیا اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں اہر (دن) لے (زائل یا ختم) ہو جاتا ہے پس اہلیا سے رات مراد ہے۔ چاند تمام جانداروں کو سرور و راحت بخشتا ہے اور اپنی بیوی یعنی رات کو مسرور کرتا ہے۔ اندر (سورج) گوتم (چاند) کی بیوی اہلیا (رات) کا جار (فنا کرنے والا) کہلاتا ہے۔ لفظ جار کے معنی جرا (بڑھاپا) یا فنا لانیوالا ہیں۔ اس لئے سورج رات کا فنا کرنے والا ہے۔ لفظ "جار" جرنش जृष् " مصدر سے نکلتا ہے جسکے معنے عمر گھٹانا ہے۔ چونکہ اندر یعنی سورج رات کی عمر کو گھٹاتا ہے اسلئے اس کو جار سمجھنا چاہیئے چنانچہ اس بارہ میں حسب ذیل حوالے لکھے جاتے ہیں۔

"جب چاند برآمد ہوتا ہے تو اپنے قدوم میمنت لزوم سے اہلیا کو سرور بخشتا ہے اور سورج اس اہلیا کا

لہ بھگ عورت کے اندام نہانی کو کہتے ہیں۔ مترجم

بالکل نئی اور جھوٹی کتابیں ہیں۔ بہت سی سراپا لغو کتھائیں لکھی ہیں یہاں انہیں سے بطور مشتے نمونہ از خروارے چند کتھائیں لکھی جاتی ہیں چنانچہ ایک کتھا لکھی ہے کہ :-

تلازمات وید کی غلط فہمی سے پرانوں کی گپیں

"پرجاپتی جو برہما جو چار منہ والا آدمی تھا۔ اپنی بیٹی سرسوتی کے پاس بہ نیت بد گیا"

یہ کہانی بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہ کتھا نہیں ہے بلکہ روپک النکار یعنی تلازمہ ہے چنانچہ لکھا ہے کہ سوتا یعنی سورج کو پرجاپتی کہتے ہیں اور صبح کی شفق (اُشا) اس کی دختر کی مثال ہے۔ کیونکہ جو شئے کسی سے پیدا ہوتی ہے وہ اس کی اولاد کی مثال ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہے

تلازمہ آفتاب و شفق

(اسی بنا پر یہ تلازمہ باندھا گیا ہے) وہ باپ (سورج) رہتا یعنی سرخی نما شفق میں جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے بکمال سرعت اپنی کرنوں سے حلول کرتا ہے اور اس طرح شفق میں سورج کے حلول کرنے سے سورج کی روشنی یا دن جو بمنزلہ اس کے فرزند کے ہے پیدا ہوتا ہے۔ اس فرزند یعنی روشنی یا دن کی ماں اُشا (شفق) اور باپ سورج ہے۔ گویا اُشا (شفق) کے بطن میں جو سورج کی دختر کے بمنزلہ ہے سورج کی کرن صورت نطفہ سے اس کا فرزند یعنی دن پیدا ہوتا ہے۔ علی الصباح یعنی پانچ گھڑی (دو گھنٹے) رات رہے سورج کے برآمد ہونے سے بیشتر کسی قدر سرخی نمایاں ہو جاتی ہے اسے اُشا (شفق) کہتے ہیں اس وقت باپ (سورج) اور بیٹی (شفق) کے اتصال سے خوشنما روشنی مثل فرزند پیدا ہوتی ہے جس طرح ماں باپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے اسی طرح یہاں بھی سمجھنا چاہئیے" [ایتریہ براہمن پنچکا ۳ کنڈکا ۳۳ و ۳۴]

"پرجاپتی سے تیز رفتار یا کشش کرنے والا اور نہایت عظیم الشان سورج مراد ہے"

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۷۔ کنڈکا ۴]

بادل اور زمین کا تلازمہ

"بادل اور زمین کا بھی باپ بیٹی کا تعلق ہے۔ کیونکہ بادل یعنی پانی سے زمین کی پیدائش ہوتی ہے۔ اسلئے زمین بمنزلہ اس کی دختر کے ہے۔ بادل اس میں باراں صورت نطفہ ڈالتا ہے۔ پانی پڑنے سے زمین بارور ہوتی ہے اور اس سے نباتات وغیرہ بمنزلہ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ (یہ بھی ایک تلازمہ ہے)"۔ [نِرُکت ادھیائے ۴۔ کھنڈ ۲۱]

اس بارہ میں وید کا حوالہ بھی درج کیا جاتا ہے :-

"روشنی (سورج) میرا پتا یعنی محافظ ہے۔ اس سے تمام کاروبار انجام پاتے ہیں۔ یہاں سورج اور زمین

ہے پانی اور زمین کے درمیان باپ اور بیٹی کا رشتہ ایک قدرتی خیال ہے اور ساتھ ہی بخیال دیگر ان کو خاوند بیوی کہیں تب بھی بیجا نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال مصر کے دیوتاؤں آئسس (Isis) اور اوسرس (Osiris) میں موجود ہے یعنی آئسس سے مصر کی زمین مراد ہے اور اوسرس سے دریائے نیل مراد ہے جس کو مصر کا خاوند خیال کیا جاتا ہے۔ مترجم

غیر مستند کتابوں کا جھوٹ

وہ امرت (آب حیات) کے برابر کیوں نہ ہو۔ امتحان کرنے پر بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ اسطرح غیر مستند کتابیں بھی قابل ترک ہیں۔ کیونکہ اگر اُن کو رواج دیا جائیگا تو ویدوں کے سچے مطالب کی اشاعت نہ ہوگی اور اُن کی اشاعت نہ ہونے سے جھوٹی باتیں شہرت پاکر جہالت کا اندھیرا چھا جائیگا اور جہالت کی تاریکی چھا جانے سے علم حقیقی مفقود ہو جائیگا۔

اب ہم تنتر[1] کی کتابوں کا جھوٹ ہونا ثابت کرتے ہیں۔

اِن کتابوں میں پنچ مکاروں (یعنی حرف "م" سے شروع ہونیوالی چیزوں) کے استعمال سے مکتی بتائی ہے اور اس کے خلاف کسی دوسرے طریق سے مکتی نہیں مانی جاتی۔ انکے مسائل یہ ہیں:-

"مدیہ[1] (شراب)، مانس[2] (گوشت)، میَن[3] (مچھلی)، مدرا[4] (کچوری پکوڑی یا اشارات مخفی) اور میتھن[5] (زنا کاری)۔ یہ پانچ مکار یعنی حرف "م" سے شروع ہونے والی چیزیں یُگ یُگ میں موکش دینے والی ہیں۔" [کالی تنتر]

"شراب پیوے۔ پھر پیوے۔ اور پھر بھی پیوے۔ یہانتک کہ زمین پر گر پڑے اور پھر اُٹھ کر پیوے۔ تو دوسرا جنم نہ ہووے۔" [مہا نرمان تنتر]

"بھیروی چکر[2] میں آکر تمام ورن۔ دوجاتی یعنی براہمن ہو جاتے ہیں اور بھیروی چکر سے نکل کر سب کے ورن اپنے اپنے جُدا ہو جاتے ہیں۔" [کلارنو تنتر]

"ایک ماں کو چھوڑ کر باقی سب سے ہمبستر ہو اور عضو مخصوص کو عورت کے اندام نہانی میں داخل کر کے ہوشیاری سے منتر کو جپے۔" [گیان سنکلنی تنتر]

"ماں کو بھی نہ چھوڑے۔" [ماتنگی ودیا]

الغرض اِسی قسم کی بہت سی بیہودہ اور بے معنی باتیں۔ کم عقل۔ پاپی۔ بداعمال انارِیہ لوگوں نے عقل اور دلیل سے خالی اور ویدوں سے قطعی خلاف آنارش یعنی رشیوں کے اصول سے برعکس لکھی ہیں جنہیں نیک لوگوں کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے۔ شراب وغیرہ کے استعمال سے عقل وغیرہ میں فتور آکر مکتی تو حاصل نہیں ہو سکتی البتہ نرک تو ضرور مل سکتا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس مت کی اکثر باتیں مشہور ہیں۔

اسی طرح برہم وَیورت وغیرہ کتابوں میں جن کا نام غلطی سے پُران پڑ گیا ہے اور جو در اصل پُرانی کی بجائے

[1] تنتر کی کتابیں وام مارگیوں یا شاکتوں کے مت کی کتابیں ہیں۔ یہ لوگ عورتوں کو ننگا کھڑا کر کے اُسکے اندام نہانی کی پُوجا کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک مرد کو ننگا کر کے اُسکے عضو مخصوص کو عورتیں پوجتی ہیں۔ عورت کو درگا اور مرد کو بھیرو کہتے ہیں۔ مترجم

[2] بھیروی چکر وام مارگیوں کے جلسہ کا مکان ہوتا ہے جس میں وہ ننگے مرد عورت کی پوجا کرتے ہیں [دیکھو ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی جی باب ۱۱] مترجم

کی بنائی ہوئی ہیں جہاں تک وید کے مطابق پائی جائیں سچے دھرم اور علم سے پُر اور عقل و دلیل سے ثابت ماننی چاہئیں۔

اِن کے علاوہ متعصب۔ کوتاہ عقل۔ کم علم۔ اَدھرم پر چلنے والے۔ ناستی شعار لوگوں کی بنائی ہوئی وید کے خلاف اور عقل و دلیل سے خالی کتابیں ہرگز کسی کو نہ ماننی چاہئیں اِس قسم کی کتابوں کو بھی یہاں اختصار کے ساتھ گنایا جاتا ہے۔

غیر مستند اور قابل ترک کتابیں

(۱) رُدر یامل وغیرہ تمام تنتروں کی کتابیں۔

(۲) برہم وَیوَرت وغیرہ پُران۔

(۳) منوسمرتی کے وہ شلوک جن میں تحریف ہوئی ہے اور نیز منوسمرتی کے علاوہ تمام سمرتیاں۔

(۴) سارسوت چندر کا۔ کومدی وغیرہ ویاکرن (علم صرف و نحو) کی غلط کتابیں۔

(۵) پورو میمانسا شاستر کے خلاف۔ نرنے سِندھو وغیرہ کتابیں۔

(۶) ویشیشک اور نیائے شاستروں کے خلاف۔ ترک سنگرہ سے لیکر جاگدیشی تک تمام نیائے کی فرضی کتابیں

(۷) یوگ شاستر کے خلاف ہٹھ پردیپکا وغیرہ کتابیں۔

(۸) سانکھیہ شاستر کے خلاف سانکھیہ تتو۔ کومدی وغیرہ کتابیں۔

(۹) ویدانت شاستر کے خلاف ویدانت سار۔ پنچ دشی۔ یوگ وسشٹھ وغیرہ کتابیں۔

(۱۰) جیوتش شاستر کے خلاف مُہورت چنتامنی وغیرہ کتابیں جن میں مُہورت (ساعت) جنم پتر (زائچہ) اور پھلادیش (تقویم) وغیرہ کا بیان ہے۔

(۱۱) شروت سُوتر کے خلاف تِسری کنڈکا۔ سنان سُوتر۔ پرسشٹھ وغیرہ کتابیں جن میں منگسر وغیرہ مہینوں اور ایکادشی وغیرہ تتھی (تاریخ) کے برت۔ کاشی (بنارس) وغیرہ مقام یا تیرتھ کی یاترا (زیارت) نام رٹنے یا اسنان کرنے اور غیر ذی روح مورتی کو پوجنے سے مُکتی ملنا یا پاپ سے چھوٹ جانا وغیرہ مہاتم لکھے ہیں۔

نیز پاکھنڈیوں اور سمپردائے (مت یا فرقہ) والوں کی بنائی ہوئی کتابیں اور وہ کتابیں اور اُپدیش جنہیں ایشور کی ہستی سے انکار کیا گیا ہے۔ ان سب کو ویدوں کے خلاف ہونے اور عقل و دلیل سے خارج ہونے کی وجہ سے نیک لوگوں کو نہیں ماننا چاہئے۔

سوال۔ اُن میں جہاں بہت سا جھوٹ ہو وہاں کسی قدر سچ بھی ہو اُس کو لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب۔ ایسے سچ کی مثال زہریلے کھانے کی مانند ہے یعنی جس طرح اہل بصارت زہریلے کھانے کو خواہ

سنہتا نام کی چار کتابیں شامل تھیں شکشا میں پانینی وغیرہ منیوں کی بنائی ہوئی کتابیں۔ اور کلپ میں مانو کلپ سوتر وغیرہ شامل ہیں۔ ویاکرن کی کتابیں اشٹا دھیائی۔ مہا بھاشیہ دھاتو پاٹھ۔ اُن آدی گن پراتی پدک۔ گن پاٹھ ہیں اور نرکت مصنفہ یاسک منی جس میں نگھنٹو بھی شامل ہے وید کا چوتھا انگ ہے چھند میں پنگل آچاریہ کا بنایا ہوا اسوتر بھاشیہ ہے۔ جیوتش میں وششٹھ وغیرہ رشیوں کی بنائی ہوئی ریکھا گنت (علم مساحت و اقلیدس) اور بیج گنت (علم جبر و مقابلہ کی کتابیں شامل ہیں

یہ چھ کتابیں وید انگ کہلاتی ہیں۔

اور چھ اُپانگ ہیں۔

(۱) جیمنی منی کا پُورو میمانسا شاستر جس پر ویاس منی نے بھاشیہ (شرح) لکھا ہے۔ اس میں کرم کانڈ یعنی عمل یا رسوم کا بیان ہے اور دھرم (عرض) اور دھرمی (جوہر) کی تشریح کی ہے۔

(۲) کناد منی کا ویشیشک شاستر جس پر گوتم منی نے پرشست پاد شرح لکھی ہے اس میں خصوصاً عرض و جوہر کا بیان ہے۔

(۳) گوتم منی کا نیائے شاستر جس پر واتسیاین رشی نے شرح لکھی ہے اس میں پدارتھ ودیا (علم طبیعات) کا بیان ہے

(۴) پتنجلی منی کا یوگ شاستر جس پر ویاس منی نے شرح لکھی ہے۔

پُورو میمانسا۔ ویشیشک اور نیائے شاستر میں تمام جوہروں کا ثبوت سماعی۔ ذہنی اور قیاسی علم کے ذریعہ سے دیا جاتا ہے۔ مگر اُن کا علم حقیقی یا انکشاف اور اُپاسنا (عبادت الٰہی) کا طریق یوگ شاستر میں بیان کیا گیا ہے۔

(۵) کپل منی کا سانکھیہ شاستر جس کی بھاگوری منی نے شرح کی ہے اس میں امتیاز کے لئے تتوؤں کی تعداد بیان کی گئی ہے۔

(۶) ویاس منی کا ویدانت شاستر جس پر بودھاین رشی نے شرح لکھی ہے اس میں برہم یعنی ایشور کا بیان ہے

مستند اُپنشد

دس اُپنشد بھی اسی اُپانگ میں شامل ہیں اُنکے نام یہ ہیں:۔ ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔ تیتریہ۔ ایتریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک۔ اس طرح چار وید مع شاکھاؤں اور تفسیروں (یعنی چاروں براہمنوں) کے اور چار اُپ وید اور چھ وید انگ جس میں چھ اُپانگ بھی شامل ہیں۔ تمام ملکر چودہ ودیا (علوم) کہلاتے ہیں جن کو حاصل کرنا انسان کا فرض ہے۔ یہ یقین جاننا چاہیئے کہ ان کے پڑھنے سے کامل علم ہو جاتا ہے اور تمام باطنی اور خارجی علم اور عمل کا انکشاف ہو کر انسان مہا ودوان (عالم فاضل) بنجاتا ہے اوپر ایشور کے کلام یعنی ویدوں اور اُسکے متعلق کتابوں کا بیان ہوا۔ براہمن وغیرہ کتابیں جو رشیوں

مُستند و غیر مُستند کتابوں کا بیان

آغاز آفرینش سے لیکر آج تک بے رو رعایت اور ہوا ہوس و دشمنی سے خالی سچائی اور دھرم کو عزیز جاننے والے۔ نیک چلن۔ دُنیا کی بھلائی کرنے والے آریہ عالم جن جن مستند بالذات اور مستند بالغیر کتابوں کو جس طرح مانتے آئے ہیں اب اُس کا حال بیان کیا جاتا ہے۔

مستند بالذات اور مستند بالغیر کی تشریح

جو ایشور کی الہامی کتابیں ہیں وہ سُوتہ پرمان (مستند بالذات) ماننی چاہئیں اور جو کتابیں انسان کی بنائی ہوئی ہیں وہ پرتہ پرمان یعنی مستند ہونے کے لئے محتاج بالغیر ہیں۔ چار وید ایشور کا الہام ہیں اسلئے وہ مستند بالذات ہیں ایشور کا کلام خطا وغیرہ عیوب سے پاک ہے۔ کیونکہ ایشور علیم کل ہمہ دان اور قادر مطلق ہے۔ ویدوں میں وید ہی کی سند مانی جاتی ہے مثلاً آفتاب اور چراغ اپنی ہی روشنی سے عیاں و روشن ہیں اور تمام مجسم اشیاء کو روشن کرتے ہیں۔ اسی طرح وید بھی اپنے ہی نور سے منور ہیں اور تمام دیگر علمی کتابوں کو ضیا بخشتے ہیں۔ جو کتابیں وید کے خلاف پائی جاتی ہیں اُن کی سند کرنا واجب نہیں ہے۔ خواہ وید میں کوئی بات دوسری کتابوں سے خلاف پائی جاوے تاہم وید غیر مستند نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وہ مُستند بالذات ہیں اور اُن کے سوائے باقی تمام کتابیں مستند ہونے کے لئے شہادت وید کی محتاج ہیں صرف مُنتر سنہتائیں جو چار وید کے نام سے مشہور ہیں مستند بالذات ہیں اور اُنکے علاوہ براہمن نام کی کتابیں جن میں اُن کی شرح ہے۔ جہاں تک وید کے مُطابق ہیں مستند ہیں اور نیز ویدوں کی ایک ہزار ایک سو ستائیس شاکھائیں جو وید کے منتروں کی شرح ہیں جہاں تک وید کے مُطابق ہیں مُستند ہیں یہی کیفیت وید کے چھہ انگوں کی ہے جن کے یہ نام ہیں:-

وید براہمن۔ شاکھائیں انگ اور اُپانگ مستند ہیں

۱ شِکشا (علم قرأت)۔ ۲ کلپ (رسُم کاروں کا ہدایت نامہ) ۳ ویاکرن (علم صرف و نحو) ۴ نِرکت (علم لُغت)۔ ۵ چھند (علم عروض) ۶ جیوتش (علم ہیئت و ہندسہ) اِس کے علاوہ چار اُپ وید ہیں۔ ۱ آیُر وید (علم طب) ۲ دھنر وید (فن جنگ و اسلحہ و انتظام سلطنت) ۳ گاندھرو وید (علم موسیقی) ۴ ارتھ وید (علم صنعت و ہنر) اِن میں سے چرک۔ سُشرُت۔ نگھنٹو وغیرہ کو آیُر وید مانا جاتا ہے اور دھنر وید کی کتابیں عموماً گُم ہیں۔ چونکہ یہ علم تمام علوم کے تجربات کے نتائج اور امداد سے ماخوذ ہوتا ہے۔ اسلئے وہ اب بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ انگرا وغیرہ رشیوں کی بنائی ہوئی بہت سی دھنر وید کی کتابیں تھیں۔ گندھرو وید سے سام وید کے گانے وغیرہ کا مُراد ہے اور ارتھ وید میں وشوکرما۔ تو شٹری اور مئے کی بنائی ہوئی

بڑا مان کر عزت دینا چاہیئے۔

"کتوں، پتت (کنگال یا نیچ لوگوں)، شودر نیچ (بھنگی وغیرہ) یا پاپ روگی (کوڑھی وغیرہ مریض) کوّے وغیرہ جانوروں اور چیونٹیوں کے لئے کھانے کی چیزوں میں سے چھ حصے نکال کر زمین پر رکھے۔"

[منوسمرتی ادھیائے ۳ - شلوک ۹۲]

اور اُن میں سے ہر جاندار کو اُس کا حصہ دیکر اُن کی پرورش کرنی چاہیئے۔

۵- اتتھی یگیہ جہاں اتتھیوں کی خدمت و تواضع بدل و جان کی جاتی ہے۔ وہاں ہر قسم کا سکھ رہتا ہے۔ اتتھی اُنہیں کہتے ہیں جو تمام علوم میں ماہر دُنیا کی بھلائی کرنے والے حواس کو ضبط میں رکھنے والے دھرم پر چلنے والے۔ راست گفتار۔ مکر و فریب وغیرہ عیبوں سے خالی اور ہمیشہ جگہ بجگہ پھرنے والے ہوں۔ اس بارہ میں کئی وید منتر شاہد ہیں مگر یہاں بنظر اختصار صرف دو منتر لکھے جاتے ہیں۔

"جو مذکورہ بالا صفات سے موصوف عالم نہایت اعلیٰ اور عمدہ گُنوں سے آراستہ اور خدمت و تعظیم کے لائق ہیں اُن کو اتتھی کہتے ہیں۔ اُن کے آنے جانے کی کوئی تتھی (تاریخ) مقرر یا معلوم نہیں ہوتی یعنی جو اپنی خوشی سے ناگہاں آجائیں اور بلا کہے چلے جائیں وہی برا تیہ یا اتتھی کہلاتے ہیں۔"

[اتھروید۔ کانڈ ۱۵- انوواک ۲- ورگ ۱۱ منتر ۱]

"جب وہ گرہستھی (خانہ دار) کے گھر پر تشریف لاویں تو گرہستی کو بڑی تعظیم و تکریم سے اُٹھ کر نمسکار کرنا چاہیئے اور اُن کو سب سے اونچی اور اچھی جگہ پر بٹھانا چاہیئے اور حسب مناسب خاطر تواضع کرکے یہ پوچھنا چاہیئے کہ اے برا تیہ (بزرگوار)! آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ اے اتتھی! یہ پانی لیجئے۔ آپ اپنے سچے اُپدیش (نصیحت) سے ہمیں مرہون عنایت کیجئے اور آپ ہماری تواضع کو قبول کرکے خوش و مسرور ہوجئے۔ اے برا تیہ! جیسا آپ کا حکم یا منشاء ہو ہم ویسا ہی کریں۔ جو شئے آپ کے مرغوب خاطر ہو اُسکے لئے حکم کیجئے۔ اے برا تیہ! جیسی آپ کی خواہش ہو ہم اُسی طرح آپ کی خدمت بجالائیں۔ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کیلئے بدل و جان حاضر ہیں۔ ہم آپ کی خاطر تواضع اور خدمت و صحبت کے ذریعہ سے علم کی ترقی حاصل کریں اور ہمیشہ اُس سے سکھ پاویں۔" [ایضاً منتر ۲]

پنچ مہایگیہ کا مضمون ختم ہوا

(۱) ساتوگا یہ اندر سے لازوال صفات سے موصوف اور قادر مطلق پرمیشور مُراد ہے۔

(۲) ساتوگا یہ یم سے بے رو رعایت انصاف اور عدل کی صفت سے موصوف پرمیشور جاننا چاہیئے

(۳) ساتوگا یہ ورُن سے علم وغیرہ عمدہ واعلےٰ صفات سے موصوف سب سے افضل واشرف پرمیشور سمجھنا چاہیئے

(۴) ساتوگا یہ سوم سے راحت بخش عالم اور خالقِ جہان ایشور مُراد ہے۔

(۵) مَرُت سے ایشور کی قوت سے تمام کائنات کو قائم رکھنے والی اور حرکت دینے والی ہوائیں مُراد ہیں

(۶) اَپ سے محیطِ کُل پرمیشور مُراد ہے۔

(۷) وَنَسپتی سے وَن (دنیاؤں) کا پتی (مالک) ایشور یا ہوا اور بادل وغیرہ اشیاء مراد ہیں۔ (یعنی یہ منشا ہے کہ ایشور نے جن بڑے بڑے اور عمدہ تاثیر والے درختوں کو پیدا کیا ہے۔ اُن سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے)۔

(۸) شری سے سب کا مخدوم ومعبود عین راحت اور صاحب جمال ایشور اور اُس کی پیدا کی ہوئی تمام خوشنما صنعتیں مراد ہیں۔

(۹) بھدرکالی سے ایشور کی بہبودی۔ بہتری اور سکھ عطا کرنے والی طاقت مراد ہے۔

(۱۰) برہم پتی سے تمام شاستروں کے جاننے والے عالموں کا محافظ یا وید اور تمام کائنات کا مالک ایشور مراد ہے۔

(۱۱) واستوپتی جس میں تمام موجودات قایم ہے اُسے واستو یعنی آکاش کہتے ہیں اور واستوپتی سے آکاش کا مالک ایشور مُراد ہے۔

(۱۲) وشویدیوا سے ایشور کی تجلّی بخشِ عالم صفات یا تمام عالم مُراد ہیں۔

(۱۳) دِوا چر سے دن میں چلنے پھرنے والے یعنی دن کو جاگنے والے جاندار مراد ہیں۔

(۱۴) نکتم چاری سے رات کو چلنے پھرنے والے یعنی رات کو جاگنے والے جاندار مُراد ہیں۔ (یعنی یہ دونوں قسم کے جاندار ہمیں کچھ نقصان نہ پہنچائیں اور ہم اُن کے ساتھ صلح سے رہیں)

(۱۵) سَروا تم بھوتی سے تمام جیووں کی پُشت وپناہ یا اُنکا قائم رکھنے والا ایشور مُراد ہے۔

(۱۶) پِتر سُودھا ئے اس کا ترجمہ اوپر کر چکے ہیں (دیکھو صفحہ ۱۶۶)

اِن سب کے لئے نمہ یا نمسکار کرنا چاہیئے یعنی عجز وانکسار کے ساتھ اُن کو تعظیم دینا اور سب کو اپنے سے

سلہ نمہ کا لفظ شتوا و دھیائے ۲ کھنڈ ۷ میں انّ (اناج یا کھانا وغیرہ) کا مترادف آیا ہے۔ اسلئے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ عالموں کی کھلانے وغیرہ سے تواضع کرنی چاہیئے۔ مترجم

(۸) پرجاپتی سے تمام کائنات کا مالک محافظ ایشور مراد ہے۔

(۹) سہہ دیا وا پرتھوی سے یہ مراد ہے کہ آگ یا اجرام روشن اور زمین ایشور کی اعلیٰ قدرت اور صنعت سے پیدا ہوتے ہیں جن سے کامل فیض و فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

(۱۰) سوشٹ کرت سے حسب دلخواہ عمدہ سکھ دینے والا ایشور مراد ہے۔

گویا ان کے لئے بلی یعنی گھر میں پکی ہوئی چیز سے چولھے کی آگ میں ہوم کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا منتروں سے ہوم کرنے کے بعد بلی دان یعنی عالموں کی دعوت یا ضیافت کرنی چاہئے۔ اس کو نتیہ شرادھ یعنی عالموں کی روزانہ تواضع بھی کہتے ہیں۔ اسکے متعلق سولہ منتر نیچے لکھے جاتے ہیں۔ [نتیہ شرادھ]

ओं सानुगायेन्द्राय नमः ॥ १ ॥	(۱) اوم سانگائے اندرایہ نمہ
ओं सानुगाययमाय नमः ॥ २ ॥	(۲) اوم سانگائے یمایہ نمہ
ओं सानुगाय वरुणाय नमः ॥ ३ ॥	(۳) اوم سانگائے ورنایہ نمہ
ओं सानुगाय सोमाय नमः ॥ ४ ॥	(۴) اوم سانگائے سومایہ نمہ
ओं मरुद्भ्यो नमः ॥ ५ ॥	(۵) اوم مردبھیو نمہ
ओं अद्भ्यो नमः ॥ ६ ॥	(۶) اوم ادبھیو نمہ
ओं वनस्पतिभ्यो नमः ॥ ७ ॥	(۷) اوم ونسپتی بھیو نمہ
ओं श्रियै नमः ॥ ८ ॥	(۸) اوم شریئی نمہ
ओं भद्रकाल्यै नमः ॥ ९ ॥	(۹) اوم بھدرکالئی نمہ
ओं ब्रह्मपतये नमः ॥ १० ॥	(۱۰) اوم برہم پتئے نمہ
ओं वास्तुपतये नमः ॥ ११ ॥	(۱۱) اوم واستوپتئے نمہ
ओं विश्वेभ्योदेवेभ्यो नमः ॥ १२ ॥	(۱۲) اوم وشوے بھیو دیوے بھیو نمہ۔
ओं दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः ॥ १३ ॥	(۱۳) اوم دیواچرے بھیو بھوتے بھیو نمہ
ओं नक्तंचारिभ्यो नमः ॥ १४ ॥	(۱۴) اوم نکتم چاری بھیو نمہ
ओं सर्वात्मभूतये नमः ॥ १५ ॥	(۱۵) اوم سروآتم بھوتئے نمہ
ओं पितृभ्यः स्वधायिभ्यः स्वधा नमः १६	(۱۶) اوم پتری بھیہ سودھائی بھیہ سودھا نمہ

لفظ "نمہ" "نمس" नम مصدر سے بنتا ہے جسکے معنی جھکنا۔ تعظیم کرنا یا اطاعت کرنا اور بولنا ہیں۔ انسان کو اچھے آدمیوں کی عزت۔ نیک باتوں کی قدر اور اعلیٰ مضامین پر غور کرنے سے کامل علم و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

سادھو یا مہمان) کو روٹی کھلاتے ہوئے حسب دلخواہ عالمگیر حکومت اور اقبال و حشمت کو حاصل کر کے مسرور ہوں اور کبھی تیری حکم عدولی نہ کریں یعنی دنیا کے کسی جاندار کو کبھی تکلیف نہ دیں۔ بلکہ آپ کے فضل و کرم سے تمام جاندار ہمارے خیر خواہ ہوں اور ہم بھی سب کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کریں۔ اور اس طرح باہم ایک دوسرے کو فیض پہنچاویں۔" [اتھروید۔ کانڈ ۱۹۔ انوواک ۷۔ منتر ۷]

یجروید کے ادھیائے ۱۹ کا ۳۹واں منتر بھی جس کو (صفحہ ۱۶۰ پر) لکھ چکے ہیں اور جس میں یہ لفظ آئے ہیں کہ "دنیا کی تمام مخلوقات پاک اور نیک ہو وغیرہ۔" اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔

اب آگے وہ منتر لکھے جاتے ہیں جن سے بلی ویشو دیو ہوم کیا جاتا ہے۔

	بلی ویشو دیو ہوم کے منتر
ओमग्नये स्वाहा ॥ १ ॥	(۱) اوم اگنیئے سواہا۔
ओं सोमाय स्वाहा ॥ २ ॥	(۲) اوم سومائے سواہا۔
ओमग्नीषोमाभ्यां स्वाहा ॥ ३ ॥	(۳) اوم اگنی شوم آبھیام سواہا۔
ओं विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा ॥ ४ ॥	(۴) اوم وشو بھیو دیو بھیہ سواہا۔
ओं धन्वन्तरये स्वाहा ॥ ५ ॥	(۵) اوم دھنونترئے سواہا۔
ओं कुह्वै स्वाहा ॥ ६ ॥	(۶) اوم کہوی سواہا۔
ओमनुमत्यै स्वाहा ॥ ७ ॥	(۷) اوم انومتئی سواہا۔
ओं प्रजापतये स्वाहा ॥ ८ ॥	(۸) اوم پرجاپتیئے سواہا
ओं सहद्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा ॥ ९ ॥	(۹) اوم سہ دیاوا پرتھوی بھیام سواہا۔
ओं स्विष्टकृते स्वाहा ॥ १० ॥	(۱۰) اوم سوشٹ کرتے سواہا۔

(۱) اگنی سے علیم کل اور منور بالذات پرمیشور مراد ہے۔
(۲) سوم سے راحت بخش عالم۔ خالق جہان ایشور مراد ہے۔
(۳) اگنی شوم سے پران (اندر سے باہر جانیوالا سانس) اور اپان (باہر سے اندر آنے والا سانس) مراد ہے۔
(۴) وشویدیو سے ایشور کے تجلی بخش۔ عالم صفات یا تمام عالم لوگ مراد ہیں۔
(۵) دھنونتری سے تمام بیماریوں کو دفع کرنے والا ایشور مراد ہے۔
(۶) کہو سے اماوس یعنی ہلال کے دن کی یگیہ یا قوت حافظہ مراد ہے
(۷) انومتی سے پورنماسی یعنی بدر کے دن جو پندرہ روزہ یگیہ کی جاتی ہے یا تحصیل علم کے بعد جو لیاقت تجربہ اور دماغی طاقت حاصل ہوتی ہے اس سے مراد ہے۔

"اے پرمیشور! ہم تجھے اپنا معبودِ حقیقی مان کر اپنے دل کے آکاش ہیں اور اپنا عادل و منصف حاکم سمجھ کر سلطنت میں متمکن و قائم کرتے ہیں۔ اے خالقِ جہاں! ہم ہمیشہ تیرا ذکر سنیں اور دوسروں کو سنادیں تاکہ ہمیں سچا علم حاصل ہو اور دولت وغیرہ عمدہ سامان اور راحت و مسرت حاصل ہو تو ہمیں سچی ہدایت اور علم جسکی ہمیں خواہش ہے عطا کر۔" [ایضاً۔ منتر ۷۰]

پتروں کے درجے "جن کو امرت یعنی موکش (نجات) کا علم حاصل ہے۔ ان وسو کا درجہ پاتے ہوئے عالموں اور خاندار بزرگوں کے لئے ہم کھانا وغیرہ عمدہ چیزیں دیں جو چوبیس[۲۴] سال تک برہمچریہ کے ساتھ علم پڑھ کر دوسروں کو پڑھاتے ہیں۔ ان کو سودھائی یعنی وسو کہتے ہیں اور جو چوالیس[۴۴] برس تک برہمچریہ کرکے تحصیل علم کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں ان کو رودر یا پتامہ کہتے ہیں۔ اور جو اڑتالیس[۴۸] برس تک برہمچریہ کے ساتھ علم کا انتہائی درجہ حاصل کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں۔ ان کو آدتیہ یا پرپتامہ کہتے ہیں۔ وہ سچے علوم کے مخزن اور سورج کی طرح علم کی روشنی پھیلانے والے ہوتے ہیں ان سب کیلئے ہمارا متواتر نمسکار ہو۔ اے پتر (بزرگوار) آپ اسی مقام پر یگیہ کرتے ہوئے یعنی تعلیم دیتے ہوئے ہماری خاطر تواضع یعنی کھانا کپڑا وغیرہ قبول کیجئے اور ہمیشہ آرام و راحت سے زندگی بسر کیجئے۔ اے بزرگوار! ہماری خدمت و تواضع سے خوش اور ترپت (سیر) ہو جیئے اور ہمیں اپنے اپدیش (ہدایت و نصیحت) سے پاک کیجئے یعنی ہمارے جہالت وغیرہ عیبوں کو دور کیجئے۔" [یجروید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۳۶]

"اے پتامہ اور پرپتامہ کے درجہ والے بزرگو! آپ میرے دل فعل اور زبان کو متواتر پاک اور درست کیجئے یعنی ہمیں نیک کام کرنے کی ہدایت و نصیحت کرکے نیک چلن بنائیے۔ ہم آپ کی نصیحت سے برہمچریہ کرکے سو برس تک نیکی کے ساتھ زندگی بسر کریں اور پوری عمر پاویں۔" [ایضاً منتر ۳۷]

اس منتر میں چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۳۔ کھنڈ ۱۶۔ منتر ۱ تا ۶ کے حوالے سے سودھائی۔ پتامہ اور پرپتامہ کا ترجمہ۔ وسو۔ رودر۔ اور آدتیہ کیا گیا ہے۔ یہ عالموں کے تین درجے ہیں۔

بلی ویشو دیو یگیہ کا طریق گھر میں جو کھانا پکا ہو اس میں سے نمکین اور ترش چیز کو چھوڑ کر باقی اشیاء سے بلی ویشو دیو کرنا چاہئے۔

"برہمن وغیرہ گرہستھی جو چیز گھر میں بنی ہو اس سے چولھے کی آگ میں رسوئی وغیرہ میں عمدہ گن پیدا کرنے کے لئے ہوم کرے۔" [منوسمرتی۔ ادھیائے ۳۔ شلوک ۸۴]

"اے پرمیشور! جس طرح روزمرہ گھوڑے کے آگے بہت سی گھاس یا چارہ ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم تیرے حکم کی تعمیل میں روزمرہ آگ کے اندر بلی (پکی ہوئی کھانے کی چیز کا ہون) کرتے ہوئے یا اتتھی (گھر آئے

...پنے علم و نصیحت کی دولت سے نہال کیجئے تاکہ ہمارے درمیان اہل دماغ اور توانا جوان پیدا ہوں اور ہمارا
علم حقیقی کا خزانہ بھرپور رہے۔" [ایضاً منتر ۵۹]

" آگ۔ ہوا۔ پانی اور بھوگربھ (علم طبقات ارضی یا جیولوجی) (Geology) وغیرہ علوم میں ماہر
روشن ضمیر پرمیشور کو جاننے والے سچے علوم کو بیان کرنے والے اور آیُر وِدیا (علم طب) سے جسم اور دماغ
کی قوت کو حاصل کرنیوالے بزرگ ہم سے خوش و مسرور ہو کر ہمیں راحت بخشیں۔ اُن عالموں سے ہم ہمیشہ
انصاف اور حق سے بھری ہوئی پرَان نیتی (اصولِ معاشرت یا یوگ) کے علم کو حاصل کریں۔ وے عالم
اور ہم بھی علمِ معرفت کے حصول اور رفاہِ عام کے اصول کی تکمیل میں دوسروں کے تابع اور اپنے ذاتی
فائدے کے کاموں میں خودمختار رہیں۔ منوّر بالذات اور سب کو نور عطا کرنیوالا پرمیشور عالموں کے جسم
کو ہماری خاطر اپنی رحمت سے قائم رکھے تاکہ ہمارے درمیان بہت سے عالم ہوں۔" [ایضاً منتر ۶۰]

" اے انسانو! جس طرح ہم موسموں کے علم یا مصلحتِ وقت کے مطابق تدبیر و کوشش کرنے والے بزرگوں
...ں) کی دعوت کرتے ہیں اسی طرح تم کو بھی اُنہیں بلانا اور اُن کی خدمت و تواضع کرنی چاہیئے۔ جو
...کا عرق پینے والے اور دُنیا میں سب کے ممدوح۔ نیک اعمال دانشمند اور عالم لوگ ہیں وہ ہمارے
...ن اور رہنما ہوں۔ سوم وِدیا (علم نباتات) کو پڑھنے اور پڑھانے والوں کی صحبت سے ہم سچے علوم
...اصل کریں اور عالمگیر حکومت اور اقبال و حشمت کو اپنے قبضۂ تصرف میں لاویں۔" [یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۶۱]

اے پرمیشور! جو پتر (بزرگ) عالم ہمارے درمیان موجود ہیں یا جو ہم سے دور کسی دوسرے ملک میں
...ہتے ہیں جن کو ہم جانتے ہیں اور جن کو بوجہ دور دراز مقاموں میں رہنے کے ہم نہیں جانتے تو اُن سب
...ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اسلئے تیری عنایت سے ہمیں اُن کا شرفِ نیاز حاصل ہو۔ ہم جو غلہ وغیرہ یا دیگر
اشیاء سے یگیہ (رفاہِ عام کا کام) کرتے ہیں آپ اس کو قبول کیجئے تاکہ ہمیں دُنیوی حشمت اور موکش
(نجات) حاصل ہو۔ اور ہمارے اعمال ٹھیک رہیں اور جو عالم غائب ہیں یعنی یہاں موجود نہیں ہیں ہمیں
اُن کا درشن نصیب ہو۔" [ایضاً منتر ۶۷]

" جو پتر (بزرگ) اس وقت ہمارے قریب پڑھنے اور پڑھانے کے کام میں مشغول ہیں اور جو پیشتر پڑھ کر
عالم ہو چکے ہیں۔ نیز جو سطحِ ارضی سے تعلق رکھنے والے بھوگربھ وِدیا (علم طبقات ارضی یا جیولوجی) (Geology)
میں پورے کامل و ماہر ہیں۔ جو صاحبِ مقدرت اور خوشحال رعایا کے سبھا دھیکش (میر انجمن یا راجہ) اور
سبھا سد (اراکین سلطنت) ہیں اور جو اہل سیاست و حکومت ہیں وہ ہمارے حال پر نوازش کی نظر رکھیں
ایسے پتروں (بزرگوں) کے لئے ہمارا ہمیشہ نمسکار رہو۔" [ایضاً منتر ۶۸]

تجربہ و تحقیقات کرنے والے اور ہمارے قدیم بزرگ (پتر) پرمیشور اور دھرم کی خواہش رکھنے والے اور سچے علوم کا دان یا اشاعت کرنے والے سب کو علم و معرفت عطا کرتے ہوئے اُس عالم و منصف حقیقی پرمیشور کو پاتے ہیں۔ ہر انسان کو اسی پر عمل کر کے تمام مرادیں حاصل کرنی چاہئیں" [یجروید ادھیائے ۹ منتر ۵۱]

"بزرگ و جلیل پرمیشور کا دھیان کرنے والے اور علم میں کامل بزرگ بہبودی و خیر اندیشی کی نظر سے ہماری حفاظت کرنے والے ہمارے ہاں رونق افروز ہوں اور ان کے تشریف لانے پر ہم ان سے یہ عرض کریں کہ اے عالمو! آپ تشریف لائیے اور ہماری نذر و نیاز کو بنظر محبت قبول فرمائیے۔ اے بزرگوار! آپ کا سایۂ عاطفت ہمارے اوپر ہمیشہ برقرار رہے اور ہم ہمیشہ آپ کی خدمت کرتے رہیں۔ ہماری تواضع کو قبول فرما کر ہمیں سکھ کا چشمہ یعنی علم و معرفت عطا کیجئے اور ہماری جہالت اور پاپ کو دور کر کے ہمیں عیب اور گناہ سے پاک کیجئے تاکہ ہم ہمیشہ پاپ سے الگ رہیں" [ایضاً۔ منتر ۵۵]

"ایشور کا دھیان کرنے والے عالم ہمارے ہاں تشریف لا کر کھانا تناول فرماویں اور سوم ولّی وغیرہ سے تیار کئے ہوئے عرق کو نوش فرما کر سیر ہوں۔ اُن نیک گُنوں کے عطا کرنے والے بزرگوں سے میں علم حاصل کرتا ہوں (یہاں فعل کے تغیر کی وجہ سے پرتمئی (فعل متعدی) کی بجائے آتمنے پد (فعل لازمی) آیا ہے اور فعل لازمی کے واحد متکلم کی علامت (اٹ) گر گئی ہے) انہیں کی صحبت سے مجھے یہ علم ہوا ہے کہ محیط کل پرمیشور نے گوناگون صنعت سے یہ کائنات بنائی ہے اور انہیں کے طفیل سے مجھے اس لازوال موکش پد (نجات کے درجہ) کا علم ہوا ہے جس درجہ کو پا کر مکتی پائے ہوئے جیو فوراً اس دنیا میں واپس نہیں آتے۔ یہ سب علم مجھے عالموں کی صحبت سے حاصل ہوا ہے اسلئے ہر انسان کو ہمیشہ عالموں کی صحبت کرنی چاہیے"

[ایضاً۔ منتر ۵۶]

"واجب التعظیم بزرگ (پتر) ہماری التجا کو قبول فرما کر نہایت دلکش خوشنما اور عمدہ عمدہ آرائشوں سے مزین اور طبیعت کو فرحت بخشنے والے آسنوں پر بیٹھیں اور متواتر ہمارے پاس تشریف لا کر ہماری تعظیم و تکریم کو قبول فرماویں اور ہمارے سوالوں کو سنیں اور سن کر ان کا جواب لطف فرماویں اور اس طرح علم عطا کر کے اور کاروبار دنیوی کی بابت نصیحت فرما کر ہمیشہ ہماری حفاظت کریں" [ایضاً منتر ۵۷]

"اے پرمیشور کے جاننے والے اور علم حرارت کے ماہر پتر (بزرگوار)! براہ نوازش ہمارے ہاں تشریف لائیے اور تشریف لا کر نہایت عمدہ اور اعلیٰ نیتی یعنی اصول معاشرت کو تلقین فرمائیے۔ ہماری تعظیم و تکریم کو قبول کیجئے اور گھرانوں اور سبھاؤں میں اُپدیش (وعظ) کے لئے قیام فرمائیے۔ سب جگہ دورہ کیجئے۔ ہماری کوشش و محنت کو منظور فرمائیے۔ ہمارے گھر کھانا تناول فرما کر آسن پر بیٹھئے۔ اور ہمیں اور ہمارے تمام کنبے کو

"جو میرے اُستاد وغیرہ بُزرگ جیوا (زندہ اور موجود) ہیں جو سب لوگوں کی بہتری اور بہبودی چاہنے والے اور دھرم اور ایشور کو ماننے والے اور دھرم ایشور اور سچے علم وغیرہ نیک صفات سے آراستہ اور نصیحت سُننے والوں یا شاگردوں کو سچا علم عطا کرنے والے اور دغا فریب وغیرہ عیبوں سے پاک عالم ہیں وہ سچے علم وغیرہ گنوں سے آراستہ و پیراستہ اپنے اوصاف و خوبی اور اقبال و دولت کے ساتھ سَو برس تک قائم رہیں تاکہ ہم ہمیشہ سکھ پاویں۔" [یجُروید ادھیائے ۱۹- منتر ۴۶]

"اعلیٰ مُتوسط و ادنیٰ گنوں والے اور سلیم الطبع۔ دشمنی سے خالی اور ایشور اور وید کو جاننے والے گیانی پِتر (بُزرگ) ہر قسم کے کاروبار مثل لین دین وغیرہ کا علم عطا کر کے ہمیشہ ہماری حفاظت کریں جو پران۔ (روحانی زندگی) کو حاصل کرتے یعنی دو دو جنموں سے عالم ہوتے ہیں۔ وہی بُزرگ عالم جو زندہ اور ہمارے سر پر موجود ہیں۔ خدمت اور تواضع کرنے کے لائق ہیں نہ کہ مَرے ہوئے [کیونکہ اگر وہ دوسرے مقام پر ہوں اور پاس نہ ہوں تو ہماری خدمت و تواضع کو حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہم اُن کی خدمت کر سکتے ہیں"]۔ [یجُروید۔ ادھیائے ۱۹- منتر ۴۹]۔

"جو عضو عضو میں سمائے ہوئے اور انسان کی حیات کے باعث پران (نفس) کو اور نیز پرمیشور کو جانتے تمام نیک کاموں اور اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید علم میں کمال رکھتے۔ اتھرووید اور دھنر وید کو جانتے اور شگفتہ عقل۔ نیک رائے اور سلیم الطبع ہیں۔ ہم اُن دُنیا کی بھلائی کرنے والوں اور یگیہ وغیرہ نیک کاموں میں ہوشیار لوگوں سے علم وغیرہ نیک اوصاف حاصل کریں اور بہبودی اور رفاہ عام کے کاموں میں جن سے راحتِ قلبی حاصل ہوتی ہے اُن سے اُپدیش (نصیحت) پا کر دھرم۔ ارتھ (دولت) کام (مُراد) موکش (نجات) کو نصیب ہوں"۔ [ایضاً منتر ۵۰]

"ہمارے درمیان دھرم اور ایشور کو ماننے والے زندہ بزرگ اور عدالت ہائے سرکاری میں حاکموں کے درجے پر شرف و عزت پائے ہوئے عالم پیدا ہوں اور مُلک میں عدل و انصاف۔ لازوال سکھ۔ حفاظت رعایا اور وہ انتظام سلطنت قائم اور مستحکم ہو جو عالموں کے درمیان مشہور ہے۔ جو اس طرح سچا انصاف کرتے ہیں اُن کے لئے ہمارا نمسکار ہو۔ اور ایسے سچے اور منصف حاکم ہمیشہ ہمارے درمیان قائم رہیں"۔ [ایضاً منتر ۴۸]

"سوم وِدیا (علم نباتات) کی تعلیم دینے والے اور وششٹھ یعنی تمام علوم اور نیک گنوں کا شوق و رغبت رکھنے والے۔ علم نباتات کے محافظ اور اوّل آپ تمام علوم کو پڑھ کر دوسروں کو پڑھانے والے یا اُس

---

[1] دِوجا خاص سنسکرت زبان کی اصطلاح ہے۔ انسان جیسا کہ وہ ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے ایک جنم والا کہلاتا ہے اور جب وہ اُستاد سے تعلیم پا کر میدانِ علم میں قدم رکھتا اور رشی (روحانی زندگی) حاصل کرتا ہے تب اُس کو دوجنما یعنی دوسرے جنم والا کہتے ہیں۔

یا حشمت و دولت کے لئے علم حرارت کو حاصل کرنے والے ہوم کرنے کے لئے یا صنعت اور ہنر کے کاموں میں آگ کو استعمال کرنے والے پتر یعنی صاحب علم و معرفت اور پرورش کرنے والے بزرگ ہمارے ہاں تشریف لاویں اور ہم اُن کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہیں۔ اُن عالموں یا بزرگوں کو آتے ہوئے دیکھ کر ہمیں فوراً اُٹھ کر تعظیم دینی چاہیئے اور یہہ کہنا چاہیئے کہ "اے پتر (بزرگوار)! آیئے تشریف لائیے اور یہ کہہ کر بڑی خاطر داری سے اُن کو آسن وغیرہ دیکر عزت سے بٹھانا چاہیئے اور یہہ عرض کرنا چاہیئے کہ اے بزرگوار میری اس نگیہ (تواضع) کو قبول فرمایئے اور ہمیں سچا علم عطا کر کے دُکھوں سے حفاظت کیجیئے۔ اور نیک ہدایت کیجیئے۔" [یجروید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۵۸]

"اے پتر و (بزرگو) اس سبھا (مجلس) یا پاٹھ شالا (مدرسہ) میں ہمیں علم اور معرفت عطا کر کے سُکھی کیجیئے۔ اور اپنے اپنے درجہ علمی کے مناسب ہماری تواضع کو قبول کیجیئے اور سچی ہدایت و نصیحت (اُپدیش) اور علم عطا کرنیکے کام میں بخوشی خاطر اور پوری پوری ہمت و استقلال کے ساتھ قائم رہیئے ہم آپ کی لیاقت کے مناسب آپ کی عزت و تعظیم کرتے ہیں۔ آپ ہمارے نیک اطوار کو دیکھ کر خوش ہوجیئے۔" [یجروید ادھیائے ۲ منتر ۳۱]

"اے پتر (بزرگوار)! رس یعنی سوم لتا وغیرہ کے عرق کا علم۔ آنند (راحت) اور آگ اور ہوا کا علم معیشت کے لئے علم و روزگار اور نیز موکش کا علم حاصل کرنے مصیبت کا دفعیہ۔ بدوں بدبختی اور غصہ کی عادت چھوڑنے اور تمام علم حاصل کرنیکے لئے ہم تم کو بار بار نمسکار کرتے ہیں۔ اے بزرگوار! خانہ داری کے متعلق جملہ کاروبار کی واقفیت عطا کیجیئے۔ اے بزرگوار! جو عمدہ سامان میرے اختیار و ملکیت میں ہے اُس کو ہم آپ کی نذر کریں اور آپ سے علم حاصل کر کے ہم کبھی زوال نہ پاویں۔ اے بزرگوار! ہم کپڑا وغیرہ جو چیز آپ کو دیویں اُس کو آپ خوشی سے قبول کیجیئے۔" [ایضاً منتر ۳۲]

"اے پتر (بزرگوار)! آپ انسانوں کو علم کے زیور سے آراستہ کیجیئے اور پھولوں کی مالا پہنے ہوئے جوان برہمچاری کو بڑھانے کے لئے اپنی خدمت میں قبول کیجیئے تاکہ اس دُنیا میں انسان علم و تربیت سے بہرہ یاب ہوں۔ آپ کو ایسی تدبیر و کوشش کرنی چاہیئے کہ انسانوں میں اعلیٰ علم کی ترقی ہووے" [ایضاً منتر ۳۳]

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۱۶۱) پھر ایک ایک پتہ ہر روز گرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اماوس کو ننگی بیل رہ جاتی ہے۔ کئی کیسی خوشبو۔ اس کیسے پتے۔ بیل سُنہری روپہلی اور بعض سانپ کی کینچلی کی طرح زردی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہیں ہمالیہ۔ ملایا۔ شری پربت (دیوگری) پاری یا ترک (کوہ شوالک) بندھیاچل۔ دیو سُندو غیرہ پہاڑ کی جھیلوں۔ کشمیر و تستا ندی کے شمال اور دریائے سندھ پر پائی جاتی ہے۔ اس کا عرق بیل کو سونے کی سوئی سے چھید کر نکالا جاتا تھا۔ لکھا ہے کہ اُسکے پینے سے بہت بڑی عمر اور جسم از سر نو تیار تازہ اور توانا ہو جاتا ہے اور کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے۔ مترجم

"عالم ہی کو دیو کہتے ہیں۔" [شتپتھ براہمن کانڈ ۳ - ادھیائے ۷ - براہمن ۶]

اب رشی کے متعلق حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

رشی ترپن "تمام دنیا کو پیدا کرنے والے یگیہ یعنی معبود کل پرمیشور کو جو قدیم سے دلوں یا انترکش (خلا) میں موجود ہے اور جس کی سب تعظیم کرتے آئے ہیں۔ کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرینگے۔ وید سے ہدایت پا کر تمام عالم اور سادھیہ یعنی منتروں کے معنی کو قرار واقعی جاننے والے گیانی۔ رشی اور دیگر انسان پوجتے ہیں"

[یجروید - ادھیائے ۳۱ - منتر ۹]

"تمام علوم کو پڑھ کر پھر دوسروں کو وہی تعلیم دینا اور اُس پر عمل کرنا رشی کرتیہ یعنی رشی کا کام کہلاتا ہے۔ علم کے پڑھنے اور پڑھانے سے ہی خدمت کرنے کے لایق رشی پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص اُن کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے وہی اُن کی خدمت کرنے والا ہے اور وہی سکھ پاتا ہے۔ جو شخص تمام علوم سے ماہر ہو کر دوسروں کو پڑھاتا ہے اُسی کو رشی کہتے ہیں۔" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱ - ادھیائے ۷ - براہمن ۵ - کنڈکا ۴]

جب کوئی شخص پڑھانے کے کام کو اختیار کرتا ہے اُس کو آرشیہ کرم یعنی رشیوں کا کام کہتے ہیں۔ جو شخص رشیوں (اُستادوں) دیووں (عالموں) اور ودیارتھیوں (طالب علموں) کو اُن کی من بھاتی نذر دیکر ہمیشہ تحصیل علم میں مصروف رہتا ہے وہ عالم اور صاحب جلال ہو کر یگیہ یعنی علم و معرفت حاصل کرتا ہے۔ اسلئے یہہ آرشیہ کرم یعنی رشیوں کا کام سب انسانوں کو قبول کرنا چاہیے۔ [شتپتھ براہمن کانڈ ۱ - ادھیائے ۴ - براہمن ۵ - کنڈکا ۲]

اب پتر کے متعلق حوالے لکھے جاتے ہیں:۔

پتری ترپن ہر انسان کو مندرجہ ذیل ہدایت پر عمل کرنا اور دوسروں کو عمل کرنے کی ہدایت کرنی چاہیے۔

"تم لوگ میرے باپ دادا وغیرہ بزرگوں اور نیز آچاریہ (اُستاد) وغیرہ کو خدمت و تواضع سے خوش کرو۔ اور سچے علم اور بھکتی (عبادت) میں مصروف ہو کر اپنی اپنی چیز پر صبر و قناعت رکھو۔ متوسی۔ خوشبودار۔ شیریں۔ دلکش۔ روح افزا یا قسم قسم کی کھانے پینے کی چیزوں۔ گھی۔ دودھ اور نہائت عمدہ بنائے ہوئے قسم قسم کے لذیذ پکوانوں شہد اور پکے ہوئے پھلوں وغیرہ سے پتروں (بزرگوں) کی تواضع کرو۔"

[یجروید - ادھیائے ۲ - منتر ۳۴]

"سلیم الطبع عالم یا سوم[۵] ولی وغیرہ کے رس کو تیار کرنے کے علم میں ہوشیار پرمیشور کا دھیان رکھنے والے

---

۵ سشرت کی چکتسا ستھان رساین پرکرن ادھیائے ۲۹ میں سوم کا بیان اس طرح لکھا ہے کہ سوم کی ۲۴ قسمیں ہیں۔ وہ ایک دودھ والی لتا (بیل) ہوتی ہے۔ پندرہ پتے شکل پکش (روشن پندرواڑے) میں نکلتے ہیں اور اندھیرے پندرواڑے میں گر جاتے ہیں۔ ہر روز ایک پتا آتا ہے اور پورنماشی کے دن پورے پندرہ پتے ہوتے ہیں (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۶۴)

چیزوں سے ہَوَن کرنے پر ہَوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہوتی ہے اور پانی اور ہوا کے پاک صاف ہونے سے روئے زمین کی تمام چیزوں کی درستی ہوکر تمام جیووں کو بڑا بھاری سکھ پہنچتا ہے۔ اسلئے اگنی ہوتر کرنیوالوں کو اس نیک کام کے عوض میں نہایت اعلےٰ سکھ اور ایشور کا فضل وکرم حاصل ہوتا ہے اور یہی اگنی ہوتر کرنیکا مقصد ہے۔

۳۔ پِتر یگیہ: پِتر یگیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو ترپن اور دوسری کو شرادھ کہتے ہیں۔ ان میں سے ترپن وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے عالموں۔ فاضلوں۔ رشیوں اور بزرگوں کو سکھی اور ترپت (سیر) کیا جاتا ہے اور شرادھ اُن کی شردھا یعنی صدقدل سے خدمت وتواضع کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ فعل زندہ عالموں کے لئے موزوں ہے نہ کہ مُردوں کے لئے کیونکہ مُردوں کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے اُن کی خدمت وتواضع کرنا ناممکن ہے اور چونکہ اس صورت میں وہ مقصد جس کے لئے یہ فعل کیا جاتا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے وہ عبث اور فضول ثابت ہوتا ہے۔ اسلئے اس فرض کو ادا کرنے کی ہدایت اسی غرض سے کی گئی ہے کہ زندوں کی خدمت وغیرہ کی جاوے۔ کیونکہ خادم ومخدوم دونوں کے موجود ہونے پر یہ فعل عمل میں آسکتا ہے خاطر خواہ تواضع کرنے کے لائق تین ہوتے ہیں۔ دیو (عالم)۔ رشی (استاد) اور پتر (بزرگ)۔

اب ان میں سے ہر ایک کی نسبت حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اول دیو یعنی عالموں کی بابت حوالے لکھے جاتے ہیں۔

دیو ترپن: "اے پرمیشور! آپ مجھے سراپا پاک کیجئے دیو یعنی آپ کا دھیان رکھنے والے اور آپ کے حکم پر چلنے والے عالم اور اعلےٰ درجے کے عارف ہمیں اپنے علم کی بخشش سے مرہون وممنون فرما کر (جہالت وغیرہ سے) پاک کریں۔ آپ کے عطا کئے ہوئے وگیان (علم ومعرفت) اور آپ کے دھیان (تصور) سے ہماری عقلیں پاک وروشن ہوں۔ دُنیا کی تمام مخلوقات پاک اور نیک ہو۔ آپ کے فضل وکرم سے سب سُکھی۔ خوش۔ پاک اور نیک ہوں۔" [یجروید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۳۹]

"انسان کی دو مختلف خصلتوں یا صفات کی وجہ سے دو اصطلاحیں ہوتی ہیں۔ ایک دیو اور دوسری منشیہ یہ تقسیم سچائی اور جھوٹ کے امتیاز سے ہے۔ دیو وہ ہیں جو راست گفتاری۔ سچی عقیدت اور راست اعمال کو اختیار کرتے ہیں۔ اور جو جھوٹ بولتے یا جھوٹی بات کو مانتے یا جھوٹے کام کرتے ہیں۔ وہ منشیہ ہیں۔ اسلئے جو شخص جھوٹ کو چھوڑ کر سچائی کو اختیار کرتا ہے وہی دیو شمار کیا جاتا ہے۔ اور جو سچائی کو چھوڑ کر جھوٹ کو اختیار کرتا ہے اُسے منشیہ کہتے ہیں۔ پس ہمیشہ سچ بولنا چاہیئے اور سچ ہی کو ماننا اور سچ ہی پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو سچائی کے پابند یعنی دیو ہوتے ہیں وہ نیک کاموں میں شہرت پاتے ہیں اور جو اس کے خلاف کرتے ہیں وہ منشیہ کہلاتے ہیں۔" [شتپتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۱]

(۴) مذکورہ بالا مُنتر بالذات خالق جہان پرمیشور جو اِندر یعنی ہوا۔ چاند اور رات کا مالک ہے ہمیں اپنی عنایت سے غایت سے راحت جاودانی یعنی مُوکش کا سُکھ عطا کرے اُس خالق جہان کے لیے سُوَاہا۔

اِن سے الگ الگ صبح شام کا ہون کرے یا سب سے ایک ہی وقت میں ہون کرے (اور آخر میں ایک آہوتی اِن الفاظ سے دے۔ "سَروَم وَئی پُورنم گُنگ سُوَاہا" (सर्वं वै पूर्णं ए स्वाहा) "اِن کا ترجمہ یہ ہے) اے مالک جہان ہم نے جو یہ کام دُنیا کی بھلائی کے لئے کیا ہے وہ آپ کی عنایت سے پورا ہو۔ اسلئے ہم اس کام کو تیری نذر کرتے ہیں"

اس کے علاوہ ایتریہ براہمن پنچکا ۵۔ کنڈکا ۳۱ میں صبح اور شام دونوں وقت کے اگنی ہوتر کے لئے "بھور بھوۃ سُوَر وم (भूर्भुवः स्वरोम्)" الخ وغیرہ منتر دیئے ہیں۔ اب وہ منتر لکھے جاتے ہیں۔ جو دونوں وقت کے ہون کے لئے یکساں ہیں۔

	(۱) اوم بھور گنیے پرانا یہ سُوَاہا۔
ओम्भूरग्नये प्राणाय स्वाहा ॥ १	(۲) اوم بھوور وایوے اَپانا یہ سُوَاہا
ओम्भुववार्यवेऽपानाय स्वाहा ॥ २	(۳) اوم سُوَر آدتیاے ویانا یہ سُوَاہا
ओं स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा ॥ ३	(۴) اوم بھور بھوۃ سُوَر گنی وایو آدتیے بھیہ
ओम्भूर्भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥ ४ ॥	پرانا پان ویانے بھیہ سُوَاہا
ओमापो ज्योतिरसोमृतं ब्रह्मभूर्भुवः स्वरों स्वाहा ॥ ५ ॥	(۵) اوم آپو جیوتی رسومرتم برہم بھور بھوۃ سُوَر وم سُوَاہا۔
ओं सर्वं वै पूर्णं ए स्वाहा ॥ ६ ॥	(۶) اوم سَروَم وَئی پُورنم گُنگ سُوَاہا

ان منتروں میں بھُو بھوۃ وغیرہ سب ایشور کے نام ہیں۔ اُنکا ترجمہ گائیتری[1] کے ترجمہ میں دیکھنا چاہیئے۔

اگنی ہوتر کی تشریح اور اسکا مقصد

اگنی ہوتر اُسے کہتے ہیں جس میں اگنی یعنی پرمیشور کے نام پر یا پانی اور ہوا کو پاک صاف کرنے کے لئے ہوتر یعنی ہون یا دان کیا جاتا ہے یا یُوں کہو کہ جو فعل ایشور کے حکم کی تعمیل میں کیا جاتا ہے اُسے اگنی ہوتر کہتے ہیں۔

خوشبودار۔ مُقوّی۔ شیریں۔ عقل۔ شجاعت۔ استقلال اور قوت بڑھانے والی۔ دافع مرض وغیرہ

[1] یہاں سوامی جی کا اپنی رگ وید مہا یگیہ ودھی کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں سوامی جی نے تیتریہ اُپنشد کے حوالے سے بھُو (भूः) کا ترجمہ پران (سب کو قائم رکھنے والا اور باعث حیات) بھُوۃ (भुवः) کا ترجمہ اَپان (دُکھوں کا ناش کرنے والا یا راحت بخش عالم) اور سُوۃ (स्वः) کا ترجمہ ویان (سب میں سمایا ہوا یا محیط کُل) ایشور کیا ہے۔ مترجم

ज्योतिः सूर्य्यः सूर्य्यो ज्योतिः स्वाहा ३।
सजूर्देवेन सवित्रा सजूरुषसेन्द्रवत्या-
जुषाणः सूर्य्योवेतु स्वाहा ४
॥ इति प्रातःकाल मन्त्राः ॥
अग्निर्ज्योतिर्ज्योतिरग्निः स्वाहा १
अग्निर्वर्च्चो ज्योतिर्वर्च्चः स्वाहा २
(अग्निर्ज्योतिरितिमन्त्रं मनसोच्चा-
र्य्य तृतीयाहुतीर्देया) ॥ ३ ॥
सजूर्देवेन सवित्रा सजूरात्र्येन्द्रवत्याजुषा-
णो अग्निर्वेतुस्वाहा ॥ ४ ॥ इति सायंकाल
मन्त्राः ॥ [यजुर्वेद । अ० ३ मं० ९, १० ॥]

(۳) جیوتہ سُورْیہ سُورْیو جیوتہ سُوَاہَا
(۴) سجُوردیوین سوِترا سجوُرش سیندروتیا جُشانہ سُورْیو ویتُ سُوَاہا ۔
[یہ صبح کے منتر ہوئے]
(۱) اگنیر جیوتر جیوتِ رگنہ سُوَاہا ۔
(۲) اگنیر ورچو جیوتر ورچہ سُوَاہا
(۳) اگنیر جیوتر جیوتِ رگنہ سُوَاہا دل ہی دل میں کہکر
(۴) سجُوردیوین سوِترا سجوُراتری ایندروتیا جُشانو اگنیر ویتُ سُوَاہا ۔ [یہ شام کے منتر ہوئے]
[یجروید ۔ ادھیائے ۳ ۔ منتر ۹ و ۱۰]

صبح کے منتروں کا ترجمہ :-

(۱) جو ساکن و متحرک کائنات کا آتما اور سورج وغیرہ روشن اجرام کو روشنی عطا کرنے والا سب کا پران (باعث حیات) پرمیشور ہے اُس کے لئے سُوَاہا یعنی ہیں اُس کے حکم کی تعمیل کرنے اور تمام دُنیا کی بھلائی کے لئے ایک (پہلی) آہوتی دیتا ہوں ۔

(۲) جو عالموں اور اہل علم و معرفت جیووں کے دلوں میں موجود علیم کُل اور اُن کو سچی ہدایت و نصیحت کرنے والا سب کا آتما نورِ مطلق پرمیشور ہے اُس کے لئے سُوَاہا ۔

(۳) جو منوّر بالذات تمام دُنیا کو ظاہر و روشن کرنیوالا نورِ مطلق خالقِ جہان ہے اُسکے لئے سُوَاہا ۔

(۴) وہ سب کو روشن کرنے والا خالقِ جہان سُورْیہ لوک (کُرّۂ آفتاب) اور جیو کے اندر موجود منوّر بالذات پرمیشور جو اوشس (شفق) اور جیو کا مالک اور علم و عرفان کی کان ہے اپنی نظر محبت و رحمت سے ہمیں علم وغیرہ سچے اوصاف سے آراستہ اور علم و معرفت سے پیراستہ کرے اُس ایشور کیلئے سُوَاہا ۔

شام کے منتروں کا ترجمہ :-

(۱) جو عین علم نور الانوار علیم کُل پرمیشور ہے اُسکے لئے سُوَاہا ۔

(۲) جو صفات (وید نمبر ۲) میں لکھی گئیں اُن سے موصوف علیم کُل پرمیشور کے لئے سُوَاہا ۔

(۳) تیسری آہوتی اُنہیں الفاظ کو جو ابھی (نمبر ۱) میں لکھے گئے ہیں دل ہی دل میں کہکر دینی چاہئے اور اُس کا ترجمہ بھی وہی سمجھنا چاہئے ۔

(۱) [illegible] ۔مترجم

اسی منتر کا دوسرا ترجمہ یہ ہے :-

"اے پرمیشور! میں تجھ اگنی (علیم کل) اور سچے ہادی و ناصح کو اپنا معبود مانتا ہوں تو نیک گنوں سے پُر اور اس علم و معرفت کا عطا کرنے والا ہے جس کا حاصل کرنا سب پر فرض ہے۔ اسلئے میں تیرا ذکر یا حمد و ثنا دوسروں کے روبرو کرتا ہوں۔ آپ اپنی رحمت سے اس دنیا میں عمدہ اور نیک گنوں کو پیدا کیجئے"

"ہم خانہ داروں کو اگنی (پرمیشور) کی صبح شام اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ وہ پرمیشور ہمیں صحت اور راحت بخشتا ہے۔ وہی ہم کو عمدہ عمدہ چیزیں عطا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے پرمیشور کا نام وَسُودان (آمرزگار) ہے اے پرمیشور! تو ہمارے انتظام سلطنت وغیرہ کاروبار اور ہمارے دلوں میں جلوہ گر ہو اے پرمیشور ہم تیرے نور سے اپنے دلوں کو روشن کرتے ہوئے اپنی قوت کو بڑھاتے ہیں" [اتھرووید کانڈ ۱۹ انوواک ۷ منتر ۳]

اسی کا دوسرا ترجمہ یہ ہے :-

"ہم خانہ داروں کو صبح شام (اگنی ہوتر وغیرہ میں) آگ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ آگ ہمیں صحت اور سکھ دینے والی ہے۔ اس کی بدولت ہمیں عمدہ عمدہ چیزیں ملتی ہیں۔ اس مخزن دولت یعنی آگ کا علم ہمیں حاصل ہو ہم اگنی ہوتر وغیرہ میں آگ کو روشن کر کے جسمانی صحت اور طاقت حاصل کریں"

"اس طرح اگنی ہوتر اور ایشور کی اُپاسنا کرتے ہوئے ہم سو جاڑوں یعنی سو برس تک پھلیں پھولیں اور اس طرح عمل کرتے ہوئے ہمیں کبھی ضرر نہ پہنچے۔ یہی ہماری خواہش ہے" [اتھرووید کانڈ ۱۹ - انوواک - منتر ۴]

اس منتر کا باقی جزو پچھلے منتر کے مطابق ہے اسلئے اس کا ترجمہ نہیں کیا جتنا زیادہ تھا اُسی کا ترجمہ کیا گیا

ہون کرنیکا طریقہ اور اسکے منتر

"اگنی ہوتر کرنے کے لئے ایک تانبے یا مٹی کی ویدی بنانی چاہیئے اور لکڑی۔ چاندی یا سونے کا چمسہ (چمچہ) اور آجیہ ستھالی (تھالی) استعمال کرنی چاہیئے ویدی میں ڈھاک یا آم وغیرہ کی لکڑی رکھ کر آگ جلانی چاہیئے اور اس میں مذکورہ بالا چیزوں سے ہوم کرنا چاہیئے۔ صبح شام ہوم کرنے کے منتر نیچے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) سُوریو جیوتِر جیوتِہ سُوریہ سواہا۔	१	सूर्योज्योतिर्ज्योतिः सूर्यः स्वाहा
(۲) سُوریو ورچو جیوتِر ورچہ سواہا۔	२	सूर्यो वर्चो ज्योतिर्वर्चः स्वाहा

لـه دیکھو صفحہ نمبر ۳۰ کتاب ہٰذا مترجم ٭ ہون کرنیکی چیزیں یہ ہیں :- (۱) مقوی مثلاً گھی۔ بادام۔ کشمش۔ کھوپرا۔ پستہ مونگ پھلی۔ چلغوزہ۔ چرونجی۔ چاول۔ جو۔ گیہوں۔ اُرد۔ موہن بھوگ۔ لڈو۔ کھیر۔ کھچڑی۔ بھات وغیرہ (۲) شیریں مثلاً شکر۔ چینی۔ شہد۔ چھوہارے۔ کشمش وغیرہ۔ (۳) خوشبودار مثلاً کیسر۔ کافور۔ کستوری۔ اگر۔ تگر۔ چندن۔ چورا۔ جائفل۔ جاوتری لوبان۔ گوگل۔ الائچی۔ چھڑ چھبیلا۔ پتھر پھول۔ ناگرموتھا۔ لونگ وغیرہ (۴) دافع مرض۔ گلو۔ اندرجو۔ کھو۔ ڈھکھی۔ سکھا ۔ وغیرہ۔ مترجم

پنچ مہایگیہ یعنی پانچ روزانہ فرائض کا بیان

آب پنچ مہایگیہ کا بیان اختصار کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ ان پانچ یگیوں کا روز مرہ کرنا ہر انسان پر فرض ہے

۱۔ برہم یگیہ یا سندھیوپاسن — ان میں سے اول یعنی برہم یگیہ کا یہ طریق ہے کہ ویدوں کو اُن کے انگوں[۵۱] سمیت باقاعدہ پڑھنا اور پڑھانا چاہیئے اور سب کو سندھیوپاسن یعنی ایشور کا دھیان اور اُس کی عبادت کرنی چاہیئے۔ پڑھنے اور پڑھانے کا قاعدہ آگے پڑھنے اور پڑھانے کے مضمون[۵۲] میں بیان کیا جائیگا۔ اور سندھیوپاسن کا طریق پنچ مہایگیہ ودھی[۵۳] میں بیان کیا گیا ہے۔ اُس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اُسی میں اگنی ہوتر کا طریق بھی لکھا گیا ہے جس کو اُسی کے مطابق کرنا چاہیئے۔ اب یہاں برہم یگیہ اور اگنی ہوتر کے متعلق ویدوں کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

۲۔ دیو یگیہ یا اگنی ہوتر — "اے انسانو! ہوا۔ پودوں اور بارش کے پانی کی صفائی (و تقویت) کے ذریعہ سے دُنیا کی بھلائی کرنے کے لئے تم ہمیشہ گھی وغیرہ عمدہ صاف کی ہوئی چیزوں سے آتشی یعنی آگ کو روشن کرو اور اُس میں ہوم کرنے کے لائق خوب صاف کی ہوئی مقوی۔ شیریں۔ خوشبودار اور دافع مرض وغیرہ تاثیروں والی چیزوں سے ہوم کرو۔ اس طرح ہمیشہ اگنی ہوتر کرتے رہو اور اس فیض عام کے کام کو ہمیشہ جاری رکھو۔" [یجروید۔ ادھیائے ۳ منتر ۱]

اگنی ہوتر کرنے والے کو اپنے دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ

"میں ہوا اور بادل کے کُرے میں مذکورۂ بالا اشیاء کو پہنچانے کے لئے آگ کو قاصد بناتا ہوں۔ وہ آگ ہوم کی ہوئی چیزوں کو دوسرے مقاموں میں لے جاتی ہے۔ میں اس آگ کی تعریف یا علم۔ متلاشیان علم و معرفت کے سامنے بیان کروں۔ وہ آگ اگنی ہوتر کے ذریعہ سے ہوا اور بارش کے پانی کو صاف کر کے اس دُنیا میں اعلیٰ اور عمدہ گُنوں اور تاثیروں کو پیدا کرتی ہے۔" [یجروید ادھیائے ۲۲ منتر ۱۷]

---

[۵۱] وید کے انگوں سے وہ چھ علوم مراد ہیں جو وید کے دقیق مضامین کی تشریح کرتے ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں:۔ (۱) شِکشا (علم قرأت) (۲) کلپ (سنسکاروں یعنی رسوم کے متعلق ہدایتیں اور ہر سنسکار کے متعلق وید منتروں کا انتخاب) (۳) چھند (علم عروض)۔ (۴) دیاکرن (علم صرف و نحو) (۵) نرکت (علم لُغت) (۶) جیوتش (علم ہیئت و ہندسہ جس میں ریاضی کی تمام شاخیں یعنی حساب۔ مساحت۔ اُقلیدس اور جبر و مقابلہ۔ علم طبقات ارضی (جیولوجی) اور جغرافیہ وغیرہ بھی شامل ہیں) مترجم

[۵۲] دیکھو صفحہ ۱۹۵ لغایت ۱۹۹۔ مترجم۔ [۵۳] سوامی جی کی تصنیفات میں سے ایک کتاب کا نام ہے۔ مترجم۔

(۴) علم سے بے بہرہ لوگوں کو علم و معرفت عطا کرنا اور تمام جانداروں پر مہربانی کی نظر رکھنا یعنی اُن کو تکلیف نہ دینا بھوت دیا کہا گیا ہے۔

(۵) تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے سب جگہ جانا اور غرور و نخوت کو چھوڑ کر سچی نصیحت و ہدایت (اُپدیش) کرنا اور سب لوگوں کی عزت و تعظیم کرنا اتتھی یگیہ ہے۔

الغرض علم و معرفت اور دھرم کی پابندی ہی سنیاسیوں کی پنچ مہا یگیہ سمجھنی چاہیئے۔ ایک بے عدیل قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنا اور سچے دھرم پر چلنا تمام آشرم والوں کے لئے یکساں ہے۔

"پاک باطن انسان جن جن مرادوں اور جس جس سکھ کی خواہش کرتا ہے اُسے وہی وہی مراد اور سکھ نصیب ہوتا ہے۔ اسلئے بہبودی اور اقبال کے خواہشمند انسان کو آتما اور پرمیشور کے عارف سنیاسیوں کی ہمیشہ تعظیم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اُنہیں کی صحبت اور تعظیم سے انسان کو راحت کا درجہ یا مقام اور تمام مرادیں حاصل ہوتی ہیں"۔ [مُنڈک اُپنشد۔ مُنڈک ۳۔ کھنڈ ۱۔ منتر ۱۰]

اسکے خلاف جو جھوٹا اُپدیش (ہدایت و نصیحت) کرنے والے اور خود غرضی میں ڈوبے ہوئے پاکھنڈی لوگ ہیں۔ اُن کی ہرگز تعظیم نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اُن کی تعظیم کرنا بے سُود بلکہ دُکھ کا باعث اور ضرر رساں ہے۔

ورن اور آشرم کا مضمون ختم ہوا

سنیاس آشرم لے لیتے ہیں۔ کیونکہ جس کو اولاد کی خواہش ہوتی ہے۔ اُس کو دولت کی پہلے خواہش ہوتی ہے اور جو دولت کا طلبگار ہوگا وہ بالیقین دُنیوی عزت بھی چاہیگا اور جو دُنیوی عزت کا خواستگار ہے اُس کو پہلی دو خواہشیں یعنی اولاد اور دولت کی آرزو بھی ضرور دامنگیر ہے۔ اور جس کو صرف پرمیشور کے پانے یعنی مُوکش حاصل کرنیکی خواہش ہوتی ہے۔ اُس کی یہ تینوں خواہشیں مٹ جاتی ہیں"۔

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۷۔ براہمن ۲]

برہم آنند (معرفت الٰہی کے سرور) کے خزانہ کے سامنے دُنیوی دولت ہیچ ہے۔ وہ ہرگز اس کی برابری نہیں کرسکتی جس کی عزت پرمیشور کی نظر میں ہے پھر اُس کو کسی دوسری عزت کی خواہش نہیں رہتی ایسا شخص تمام انسانوں کو سچی ہدایت اور نصیحت سے ممنون کرتا ہوا سکھ پاتا ہے۔ اُس کو صرف دوسروں کی بھلائی یعنی سچائی کے پھیلانے سے مقصد ہوتا ہے۔

"سنیاسی صرف ایک پرمیشور کی لگن میں اپنے دل کو مضبوط کرکے بالوں اور کپڑوں وغیرہ (آرائش ظاہری) کو خیرباد کہکر سنیاس لیتا ہے اور ایشور کے دھیان (تصور) میں محو و مست رہتا ہے"۔

[یہ وید کے الفاظ ہیں جن کو شت پتھ براہمن میں نقل کیا گیا ہے]

| عالم شخص ہی سنیاسی ہوسکتا ہے |

واضح رہے کہ پورے عالم اور راگ دویش (ہوا و ہوس و دشمنی) سے آزاد اور سب انسانوں کی بھلائی کرنے کی نیت رکھنے والے لوگوں ہی کو سنیاس لینے کا ادھکار (حق) ہے۔ کم علم انسان کو اجازت نہیں ہے۔

[اب سنیاسیوں کی پنچ مہا یگیہ[1] بیان کرتے ہیں]

(۱) سنیاسیوں کا اگنی ہوتر یہ ہے کہ پران (اندر سے باہر آنے والے سانس) اور اپان (باہر سے اندر جانے والے سانس) کا ہوم[2] کریں یعنی اندریوں (حواس) اور دل کو عیب اور پاپ کی بات سے روک کر ہمیشہ سچے دھرم کی پابندی میں لگا دیں پہلے تین آشرم والوں کا اگنی ہوتر وہی ہے جس کا تعلق خارجی فعل سے ہے مگر وہ سنیاسی کے لئے نہیں ہے۔ سنیاسیوں کی دیو یگیہ صرف ایشور کی اُپاسنا کرنا ہے۔

(۲) سنیاسیوں کی برہم یگیہ سچی نصیحت اور ہدایت (اُپدیش) کرنا ہے۔

(۳) عالموں اور عارفوں کی عزت کرنا اُن کی پتر یگیہ ہے۔

---

[1] پنچ مہا یگیہ کا بیان ابھی آگے آتا ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۵۶)

[2] پرانایام کرنے سے مُراد ہے (دیکھو صفحہ ۱۱۲)

اُسکے مطابق عمل اور علم و معرفت کی ترقی کرنی چاہیئے۔ بعد ازاں بن میں جا کر یعنی خلوت گزیں ہو کر ٹھیک ٹھیک حق و ناحق اور دُنیوی اشیا اور کاروبار کی نسبت تحقیقات کرنی چاہیئے پھر بان پرستھ آشرم کو پورا کر کے سنیاسی ہونا چاہیئے۔

سنیاس آشرم

شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴ میں سنیاس کے متعلق پہلا قاعدہ کلیہ یہ لکھا ہے کہ "برہمچریہ آشرم کو پورا کر کے گرہ آشرم میں داخل ہو اور گرہ آشرم کو طے کر کے بان پرستھ ہو جائے اور بان پرستھ میں رہنے کے بعد سنیاس لے لیوے" دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ بان پرستھ آشرم نہ کر کے گرہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے اور تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ برہمچریہ ہی سے سنیاس لے لیوے یعنی ٹھیک ٹھیک قاعدہ برہمچریہ آشرم پورا کر کے گرہ آشرم اور بان پرستھ آشرم کرنے کے بغیر ہی سنیاس آشرم میں داخل ہو جاوے۔ چنانچہ شت پتھ براہمن میں کہا ہے کہ "جس دن ویراگ (پاپ سے نفرت) پیدا ہو اُسی دن سنیاس لے لیوے خواہ بان پرستھ کے آشرم میں ہو یا گرہ آشرم میں"۔

واضح رہے کہ برہمچریہ کے سوائے اور سب آشرموں کے لئے استثنائیں بیان کی گئی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ برہمچریہ آشرم کی پابندی ہمیشہ لازمی ہے کیونکہ برہمچریہ آشرم کے بغیر دوسرا آشرم ہو ہی نہیں سکتے "چوتھے آشرم والا یعنی ایشور کے دھیان میں لگا ہوا سنیاسی موکش کو حاصل کرتا ہے"

[چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۲۔ کھنڈ ۲۳]

"اور تمام آشرم والوں میں سے خصوصاً سنیاسی کا فرض ہے کہ وید کو پڑھنے اور پڑھانے اور اُس کے سننے اور سنانے) اور نیز اُس کے مطابق عمل کرنے سے تمام موجودات کے مالک و محافظ پرمیشور کو جاننے کی کوشش کرے۔ برہمچریہ۔ تپ (ریاضت) اور دھرم کی پابندی شردھا (دلی عقیدت) نہایت ایثاری یگیہ (رفاہ عام کے کام) اور بے زوال علم و معرفت اور نیز دھرم کے کام کرنے سے اُس پرمیشور کو جان کر مُنی (تارک الدنیا عالم) بنے یہ لوگ ایشور کی لگن میں اس ارادہ سے سنیاس لیتے ہیں کہ جس قابل دید لوک (مقام یا سکھ) کو سنیاسی لوگ پاتے ہیں ہم بھی اُس کو حاصل کریں۔ جو اس قسم کی خواہش رکھنے والے اعلیٰ درجہ کے عارف یعنی ایشور کو جاننے والے براہمن پورے عالِم اور تمام شکوک رفع کر کے دوسروں کے شکوک دور کرنے والے ہوتے ہیں اور گرہ آشرم یعنی اولاد کی خواہش نہیں کرتے۔ وہ علم کے نور اور معرفت کے سرور سے مست ہو کر یہ کہتے ہیں کہ ہم اولاد کو کیا کرینگے؟ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں۔ آتما اور پرمیشور ہی ہمارا منزل مقصود یعنی مطلوب خاطر ہے۔ اس طرح وہ اولاد پیدا کرنے کی خواہش اور ناچیز دولت جمع کرنیکی حرص اور دُنیا میں اپنی عزت یا مدح و مذمت کا خیال چھوڑ کر ویراگ یعنی پاپ سے متنفر ہو۔

"اے گرہ آشرم کی خواہش رکھنے والے انسانو! سوئمبر یعنی خود باہمی پسند و رضامندی سے بیاہ کرکے گھر بساؤ اور گرہ آشرم میں داخل ہونے سے خوف مت کرو اور اس سے مت کانپو۔ تم کو قوت اور حوصلہ کے ساتھ یہ ارادہ رکھنا چاہئے کہ ہم جملہ سامانِ راحت کو حاصل کریں۔ میں تم کو کُل سامانِ راحت عطا کروں گا (جیو کہتا ہے کہ اے ایشور!) پاک دل۔ اعلیٰ دماغ اور نیک و روشن عقل حاصل کرکے میں بخوشی خاطر گرہ آشرم قبول کرتا ہوں۔" [ایضاً منتر ۴۱]

"گھر راحت مکان میں آباد ہو کر انسان اپنے سُکھ دینے والے محسنوں کو یاد کرتا ہے۔ حالت خانہ داری میں بیاہ وغیرہ کے موقع پر اپنے خاندان کے رشتہ داروں۔ دوستوں۔ بھائیوں اور اُستاد وغیرہ کو عزت کے ساتھ بلاتا ہے تاکہ وہ اس امر کے شاہد رہیں کہ ہم نے بیاہ کے متعلق اپنا عہد قائم رکھا یعنی پورا علم حاصل کرنے کے بعد عین شباب میں بیاہ کیا ہے۔" [ایضاً منتر ۴۲]

"اے پرمیشور! آپ کی عنایت سے ہمیں اس گرہ آشرم کے اندر گائے بھیڑ۔ بکری وغیرہ جانور اور زمین حواس۔ علم کی روشنی اور راحت و خوشی وغیرہ بخوبی حاصل ہوں اور سب چیزیں ہمارے ساتھ موافق رہیں اور مذکورہ بالا اشیاء حاصل ہونے کے علاوہ گھر میں کھانے پینے کا عمدہ سامان اور گھی۔ شہد وغیرہ عمدہ عمدہ اشیاء خورد و نوش موجود ہوں۔ مذکورہ بالا چیزوں کو میں اپنی حفاظت اور سُکھ کے لئے بہم پہنچاتا ہوں۔ اُنکے حصول سے مجھ کو عمدہ بہبودی یعنی اعلےٰ مقصد انسانی یا موکش کا سُکھ اور دُنیوی راحت یعنی اقبال و حشمت نصیب ہو اور ہم دوسروں کی بھلائی کرتے ہوئے گرہ آشرم کے اندر مذکورہ بالا دونوں قسم کے سُکھ کو ترقی دیں۔" [ایضاً۔ منتر ۴۳]

اس منتر میں لفظ "وَہ" [illegible] کا ترجمہ صیغہ کا تغیر ہونے کی وجہ سے بجائے "تم" کے "ہم" کیا گیا ہے اور لفظ "شم" [illegible] کا ترجمہ سکھ کیا گیا ہے۔ کیونکہ نگھنٹو میں اس کو "پد" [illegible] کا مترادف بتلایا ہے۔

بان پرستھ آشرم

"تمام آشرموں میں دھرم کی تین شاخیں ہیں۔ ایک ادھین (پڑھنا) دوسرے یگیہ (اعمال) اور تیسرے دان (خیرات) ان میں سے پہلے کو برہمچاری آچاریہ کُل یعنی استاد کے گھر میں رہ کر نیک تعلیم و تربیت پانے اور دھرم کی پابندی کرنے سے۔ دوسرے کو گرہ آشرم میں داخل ہو کر اور تیسرے کو بان پرستھ آشرم کے اندر اپنی آتما کو قابو میں لا کر اور دل کو دھیان میں قائم کرکے خلوت گزینی اور حق و ناحق کی تمیز حاصل کرنے سے پورا کرتا ہے۔ یہ برہمچریہ وغیرہ تینوں آشرم مُکتی اور سُکھ کے مقام اور پرم راحت ہوتے ہیں۔ چونکہ انہیں کے آشرے مُکتی کیا جاتا ہے اسلئے ان کو آشرم کہتے ہیں (چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۲ کھنڈ ۲۳) برہمچریہ آشرم میں تحصیل علم اور دھرم اور ایشور وغیرہ کی نسبت بخوبی تحقیق و اطمینان کرکے پھر گرہ آشرم میں

خاوند کو قبول کرتی ہے اسکے برعکس برہمچریہ سے جوان ہونے کے بغیر یا اپنے مزاج کے خلاف خاوند کو قبول نہیں کرتی۔ بیل بھی برہمچریہ کے ذریعہ سے قوت پاکر گھاس کھاتا ہوا اپنے مخالف جانوروں کو پچھاڑتا ہے یعنی گاڑھ زوری سے اُن کو جیتنے کی خواہش کرتا ہے (یہاں بیل تمثیلاً آیا ہے در اصل گھوڑے وغیرہ تمام تندرا ور جانوروں سے مراد ہے)۔" [اتھروید۔ کانڈ ۱۱۔ انوواک ۳۔ منتر ۱۸]

اسلئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کو ضرور ہی برہمچریہ کرنا چاہیئے۔

"عالم برہمچریہ کے ساتھ ویدوں کو پڑھ کر ایشور کا علم و معرفت حاصل کرکے تپ (ریاضت) اور دھرم کی پابندی سے پیدا ہونے اور مرنے کے دُکھ سے چھُٹ جاتے ہیں نہ کہ اس کے خلاف کرنے سے۔ برہمچریہ یا عمدہ اصول و قواعد پر چلنے سے اِندر (جیو)۔ اِندریوں (حواس) کو سکھی اور سورج۔ دیو (موجودات عالم) کو روشن کرتا ہے۔ برہمچریہ کرنیکے بغیر کسی کو بھی واقعی علم یا سکھ نہیں ہو سکتا۔" [ایضاً۔ منتر ۱۹]

اسلئے اوّل برہمچریہ کرکے پھر گرہ آشرم وغیرہ باقی تین آشرموں میں داخل ہونے سے سکھ حاصل ہوتا ہے اگر جڑ ہی ٹھیک نہ ہو تو شاخیں کب درست ہو سکتی ہیں۔ جب جڑ مضبوط جم جاتی ہے۔ تب ہی شاخیں پھل پھول اور سایہ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل منتروں میں گرہ آشرم کا بیان ہے۔

گرہ آشرم "ہم لوگ گرہ آشرم میں رہتے ہوئے جو کچھ پن (نیک کام) علم کی اشاعت اور اولاد پیدا کریں اور جو جو اعلےٰ اور عمدہ ساماجک (مجلسی) قواعد باندھیں اور دُنیا کو فائدہ پہنچائیں اسی طرح ہم بان پرستھ آشرم میں رہتے ہوئے جو کچھ ایشور کا دھیان۔ علم کی تحصیل اور ریاضت کریں یا سبھا کے متعلق جو کچھ بہتری کی بات تجویز کریں اور دل سے جو کچھ نیک بات سوچیں یا کریں وہ سب ایشور اور مُوکش کے لئے ہو اور جو پاپ بھُولا علمی یا بھُول سے کئے ہوں ہم اُن کو چھوڑ دیں۔ اسی لئے ہم آشرموں کی پابندی کرتے ہیں۔"

[یجروید۔ ادھیائے ۳۔ منتر ۴۵]

پرمیشور حکم دیتا ہے کہ

"اے جیو! تو اس طرح کہہ کہ مجھے یہ وستُو دیجئے میرے سُکھ کے لئے علم اور دولت وغیرہ عطا کیجئے میں بھی تجھے وہی دیتا ہوں۔ مجھ میں تو عمدہ عادات فیاضی۔ سخاوت۔ نیک چلنی وغیرہ قائم کریں تجھ میں اُن کو قائم کرتا ہوں۔ مجھے خرید و فروخت یا لین دین میں دھرم ویوہار (سچائی اور دیانت داری) عطا کر۔ میں تجھ کو بھی عطا کرتا ہوں۔ سُوا یعنی سچ بولنا۔ سچ ہی کو ماننا اور سچ ہی پر عمل کرنا اور سچی بات کو سُننا چاہیئے۔ ہم سب آپس میں سچائی سے برتیں۔" [ایضاً۔ منتر ۵۰]

چلنے پڑھانے اور اُپدیش (ہدایت و نصیحت) کرنے سے تمام جانداروں کو قوت و سکھ پہنچاتا ہو" [ایضاً منتر ۴]

"جو برہم یعنی ایشور اور وید کو حاصل کرنے میں مصروف ہوتا ہے اُسے برہمچاری کہتے ہیں۔ جو برہمچاری نہایت سخت محنت کے ساتھ وید اور ایشور کا علم حاصل کرتا ہوا سب آشرموں میں ممتاز اور تمام آشرموں کا زیور ہے۔ دھرم کی پابندی سے اعلےٰ درجہ کے علم کی تحصیل اور نیک کام میں مصروف ہو کر وہ برہم یعنی پرمیشور اور علم کو سب سے افضل اور مقدم مانتا ہے۔ جب برہمچاری اَمرت یعنی پرمیشور اور موکش کا علم حاصل کر کے راحت اعلیٰ کو پا لیتا ہے اور برہم کا جاننے والا مشہور ہو جاتا ہے تب تمام عالم اسکی تعریف کرتے ہیں" [ایضاً منتر ۵]

"برہمچاری بطریق بالا علم کے نور سے منور ہو کر مرگ چھالا[1] وغیرہ کو اوڑھتا اور سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال لمبے رکھتا ہوا دیکشا[2] پا کر راحت اعلیٰ حاصل کرتا ہے اور پہلے سمندر یا منزل یعنی برہمچریہ کے عہد کو پورا کر کے دوسرے سمندر یعنی گرہ آشرم (خانہ داری کی منزل) میں داخل ہوتا ہے اور پُر راحت و عمدہ گھر میں بس کر ہمیشہ دھرم کی تعلیم دیتا ہے" [اتھروید کانڈ ۱۱- انوواک ۳- منتر ۶]

"برہمچاری وید کے علم کو حاصل کرتا ہوا پران (نفس) لوک (محسوسات) اور پرجاپتی یعنی محافظ مخلوقات اور مظہر کل پرمیشور کو عیاں اور بیاں کرتا ہوا موکش کے علم و اُصول کا کیڑا بن کر یعنی دل و جان سے اس میں مشغول ہو کر کامل علم کو حاصل کرتا اور مثل آفتاب روشن و منور ہوتا ہے اور پاپ کرنے والوں جاہلوں پاکھنڈیوں اور دیتیہ (تن پرور) لوگوں اور راکشش (ایذا دینے والے پاپیوں) کو ندامت دیتا اور انکی بیخکنی کرتا ہے جس طرح سورج۔ اسُر یعنی بادل یا رات کو دور کرتا ہے اُسی طرح برہمچاری تمام نیک اوصاف کو ظاہر کرتا ہوا بُرے گُنوں کو دفع کرتا ہے" [ایضاً منتر ۷]

"تپ (ریاضت) اور برہمچریہ کی بدولت راجہ سلطنت کا انتظام اور خصوصاً رعیت کی حفاظت کرنیکے قابل ہوتا ہے۔ آچاریہ (اُستاد) بھی برہمچریہ کے ذریعہ سے عالم ہو کر برہمچاری کو پڑھانے کی خواہش یا جرأت کرتا ہے۔ اسکے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا" [ایضاً منتر ۱۷]

لفظ "آچاریہ" کی نسبت نرکت کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"آچار (نیک اطوار) سکھانے۔ نکات و معانی کا علم کرانے اور عقل پیدا کرانیوالے کو "آچاریہ" کہتے ہیں"

[نرکت ادھیائے ۲- کھنڈ ۴]

"کنیا (کنواری لڑکی) بھی جب برہمچریہ کر کے جوان ہو جاتی ہے تب اپنے دل کی پسند اور مزاج کے موافق جوان

[1] مرگ چرم یا مرگ چھالا سے ہرن کی کھال مراد ہے جس کو برہمچاری اوڑھنے یا نیچے بچھانے کے لئے رکھتے ہیں۔ مترجم۔

[2] دیکشا سے وہ ڈگری یا سند مراد ہے جو کسی کو خاص درجہ کی لیاقت حاصل کرنے پر بعد تصدیق عطا کی جاوے۔ مترجم

آشرم[1] بھی چار ہوتے ہیں۔ برہمچریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ اور سنیاس

برہمچریہ آشرم میں سچا علم اور نیک تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔

گرہستھ آشرم میں نیک چلنی سے رہنا یا نیک کام کرنا اور راحت دنیوی کا سامان حاصل کرنا چاہیئے۔

بان پرستھ میں خلوت گزینی۔ پرمیشور کی اپاسنا تحصیل علم اور عاقبت یا انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ اور سنیاس یعنی ترک دنیا کر کے پرمیشور اور موکش یعنی راحت اعلےٰ کو حاصل کرنیکی تدبیر کرنا اور سچی نصیحت اور ہدایت سے سب کو سکھ پہنچانا چاہیئے۔ الغرض ان چار آشرموں کے ذریعہ سے دھرم۔ ارتھ (دولت) کام (مراد) موکش (نجات) کو حاصل کرنا واجب ہے۔ ان میں سے خصوصاً برہمچریہ میں سچے علم اور نیک تربیت وغیرہ اوصاف کو بخوبی حاصل کرنا چاہیئے۔

اب برہمچریہ کے متعلق ویدوں کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

برہمچاری کے فرائض اور برہمچریہ کے فوائد

"آچاریہ یعنی علم پڑھانے والا برہمچاری کو اُپ نین یعنی علم پڑھنے کا پختہ برت (عہد) کرا کر اپنی گربھ یعنی حفاظت اور سپردگی میں لیتا ہے اور تین رات اور دن تک اُس کو اپنی زیر نظر[2] رکھتا ہے اُس کو ہر قسم کی ہدایت و نصیحت کرتا ہے۔ پڑھنے کا طریقہ بتلاتا ہے اور جب وہ علم کو پورا کر کے عالم ہو جاتا ہے تب دیو یعنی عالم اُس علم میں نام پائے ہوئے کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں اور بڑی خوشی سے اُس کو عزت بخشتے ہیں اور اس کی یوں تعریف کرتے ہیں کہ ایشور کی عنایت سے تو ہمارے درمیان بڑا صاحب قسمت اور کل نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے عالم پیدا ہوا ہے۔"

[اتھروید۔ کانڈ ۱۱۔ انوواک ۳۔ ورگ ۵۔ منتر ۳]

برہمچاری زمین۔ آکاش یا عالم نور اور انترکش (خلا بالائے زمین) کو بھرپور کرتا ہے یعنی اپنے علم اور ہوم کے ذریعہ سے مقامات مذکور میں رہنے والے جانداروں کو راحت پہنچاتا ہے اور اگنی ہوتر۔ میکھلا (کمر) کا نشان یعنی لنگر کی رسی یا ڈور) اور برہمچریہ کے نشانات سے مزین محنت کرتا ہے اور دھرم پر

---

[1] آشرم سے انسان کی زندگی کی چہارگانہ تقسیم مراد ہے ہر حصہ یا مرحلہ ۲۵ برس کا ہوتا ہے۔ پہلے حصہ یعنی برہمچریہ میں مجرد رہ کر تعلیم حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرے یعنی گرہستھ آشرم میں خانہ داری اور تیسرے یعنی بان پرستھ آشرم میں صحرا نشینی اور تصور الٰہی اور چوتھے یعنی سنیاس آشرم میں تارک الدنیا ہو کر یوگ کرنا اور آزادو بے رو رعایت ہو کر دنیا کو راہ راست پر چلنے کی ہدایت کرنا فرض ہوتا ہے۔ مترجم

[2] سنسکرت میں یہاں "پیٹ میں رکھتا ہے" ہے جو سنسکرت کا محاورہ ہے ہم نے اُردو محاورہ کے خیال سے "زیر نظر رکھتا ہے" لکھا ہے۔ مترجم

ورن اور آشرم کا بیان

ورن [1] ورن کا مضمون "براہمن اس پُرش کے بمنزلہ مکھ" الخ منتر میں (صفحہ ۸۰ پر) آچکا ہے۔ اب یہاں اس مضمون کو مفصل بیان کرتے ہیں۔

"لفظ "ورن" ورییتے یعنی "قبول کرتا ہے" سے نکلا ہے" [نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۳]

اسلئے جو چیز قبول کی جائے یا قبول کرنے کے لایق ہو اور جو گن (صفات) اور استعمال کے لحاظ سے مانا یا قبول کیا جاتا ہے۔ اُس کو ورن کہتے ہیں۔

"برہم یعنی وید کو جاننے اور پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنیوالا اور علم وغیرہ اعلےٰ صفات سے موصوف شخص براہمن نامزد ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب اقتدار و حکومت دشمنوں کو فنا کرنے والا جنگجو اور حفاظت رعایا میں مستعد ہو وہی کشتر یا کشتریہ کل یعنی کشتریہ خاندان والا ہوتا ہے"

[شت پتھ براہمن کانڈ ۵۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۱]

"مِتر (سب کو سکھ دینے والا) اور ورن (اعلیٰ صفات سے موصوف اور نیک) ہونا یہی دو صفتیں کشتری کے دو بازو کی مثال ہیں یا حوصلہ اور قوت یہ دو کشتری کے بازو ہیں"

[شت پتھ براہمن کانڈ ۵۔ ادھیائے ۴۔ براہمن ۳]

"رعایا کو پران (جان کی امان) یا آنند (راحت) بخشنے سے کشتری کی قوت ترقی پاتی ہے اُسکے تیر ہمیشہ آتش جگن یا مشہور و معروف ہونے چاہئیں (یہاں لفظ تیر تمثیلاً آیا ہے دراصل کل اسلحہ سے مراد ہے)"

[شت پتھ براہمن کانڈ ۵۔ ادھیائے ۴۔ براہمن ۴]

(بقیہ نوٹ متعلق صفحہ ۱۴۴) جسکی شہادت مہابھارت کے بن پرب وغیرہ مقامات سے ملتی ہے منوسمرتی وغیرہ میں بھی اصول سلطنت اسی طرح بیان کئے ہیں۔ زمانہ قدیم میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جب کسی پر ظلم ہوتا تھا تو راجہ اراکین سلطنت و عدالت و حاکمان کو ذمہ دار قرار دیکر اُن کو سزا دیتا تھا اسی وجہ سے انصاف کرنے میں بڑی کوشش و دقت نہی کی جاتی تھی اصول بالا کے مطابق آریہ جاتی نے روئے زمین پر کروڑوں برس حکومت کی۔ قدیم اصول جنگی کے متعلق ہم نے ایک رسالہ الموسوم جنگی سار تیار کیا ہے جسکا پہلا انگ اس مضمون سے خاص تعلق رکھنے کی وجہ سے دیکھنے کے قابل ہے۔ مترجم۔ [1] ورن سے جمہور انام کی چہار گانہ تقسیم مراد ہے یعنی براہمن (علم پیشہ) کشتریہ (شجاعت پیشہ ماہران فنون جنگ) ویشیہ (اہل تجارت و حرفت و زراعت) شودر (خدمتگار اور محنتی لوگ) دنیا میں یہ تقسیم قدرتی پائی جاتی ہے اور حال کی بعض مہذب قوموں میں بھی اسی قسم کی یا اس سے کسیقدر ملتی ہوئی تقسیم کا موجود ہونا پایا جاتا ہے دیکھو صفحہ ۸۰۔ مترجم

جب مذکورۂ بالا صفات سے موصوف راجنیہ یعنی کشتری شجاعت۔ عزت اور شہرت کے ذریعہ سے اپنا رعب و داب بٹھاتا ہے۔ تب اُس کی حکومت روئے زمین پر بے خلل قائم ہوتی ہے۔ اسلئے کشتری بہادر جنگجو بیخوف۔ اسلحہ کے فن میں ہوشیار۔ دشمنوں کو فنا کرنے والا اور خشکی تری اور اثیر گش (خلا) میں سفر کرنے کی سواریاں رکھنے والا ہوتا ہے جس سلطنت میں ایسے کشتری پیدا ہوتے ہیں۔ اُس میں کبھی خوف یا دکھ پیدا نہیں ہوتا۔" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۹]۔

علم وغیرہ اعلےٰ گنوں والی ییتی (اصول) ہی کو راشٹر (سلطنت) کہتے ہیں۔ حکومت اور اقبال ہی سلطنت کا بھار (بیخ و بنیاد) ہے اور شری (اقبال) سلطنت کا مرکز ہے۔ کشیم یعنی حفاظتِ مال و جان سلطنت میں بے خلل امن قائم رہنے کا ذریعہ ہے۔ پرجا یعنی ویش سلطنت میں گبھہ (صاحب دولت) سمجھے جاتے ہیں اور سلطنت کو یبن (عصا) کہتے ہیں۔ اسلئے سلطنت کا تمام کاروبار رعیت کے ہاتھ میں ہے۔ راجہ رعیت سے معقول معاملہ اور محصول اور اُن کی عمدہ عمدہ چیزوں کو لیتا ہے۔ جہاں شخصی حکومت ہوتی ہے اور کوئی سبھا (پارلیمنٹ یا انجمن) نہیں ہوتی وہاں رعیت ہمیشہ تکلیف پاتی ہے اسلئے ایک شخص کو ہرگز راجہ نہیں بنانا چاہیئے۔ کیونکہ اکیلا شخص فرائض سلطنت کو بخوبی انجام نہیں دے سکتا بلکہ سبھا کی مدد سے ہی سلطنت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ جہاں راجہ مطلق العنان ہوتا ہے وہاں کی سلطنت رعیت کو کھا جاتی ہے اور بڑا ظلم ہوتا ہے کیونکہ مطلق العنان راجہ اپنے آرام کیلئے رعیت کے عمدہ عمدہ سامانِ معیشت کو لیکر اُس پر ظلم کرتا ہے پس شخصی حکومت رعیت کے لئے آفت ہے جس طرح گوشت خوار (یا قصائی) موٹا تازہ جانور دیکھ کر اُس کو مارنیکی نیت کرتا ہے اُسی طرح مطلق العنان راجہ بھی یہی چاہتا ہے کہ کوئی بڑھنے نہ پائے وہ حسد کے مارے رعیت کے کسی شخص کی آسودگی یا عروج کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسلئے سبھا کے انتظام سے کاروبار سلطنت کا انصرام کرنا بہتر اور مناسب ہے۔" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲۔ براہمن ۳]

شخصی حکومت سے رعیت پر ظلم ہوتا ہے

اس قسم کے اصولِ سلطنت کو بیان کرنے والے منتر ویدوں میں بہت سے ہیں۔

راجہ اور رعیت کے فرائض کا بیان ختم ہُوا

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۱۴۶) اسی طرح اشولاین گرہیہ سوتر میں کہا ہے کہ क्षौम्यं च मांस वर्जम् ॥ ६ ॥ یعنی ماس کے سوائے اور سب چیزیں ہوم کرنے کے لائق ہیں۔ مترجم

نوٹ: سبھا کے ذریعہ سے سلطنت کا انتظام آریہ ورت میں مہابھارت کے زمانہ تک ہوتا رہا (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۴۸)

تمام روئے زمین کا شہنشاہ بن جاتا ہے اور جسم چھوڑنے کے بعد سورگ لوک یعنی جہاں راحت قائم بالذات اور نورِ مطلق پرمیشور کو پا کر موکش کا سکھ اور تمام مرادیں حاصل کرتا ہے۔ اُس کی سب مرادیں بر آتی ہیں اور اُسے موت اور بڑھاپا نہیں ستاتا جب کوئی جملہ صفاتِ حمیدہ سے موصوف کشتری حسب بالاحکومت واقتدار حاصل کرتا ہے تب سبھاسد (اراکینِ سبھا) اُس کو پرتگیا (عہد) دے کر ابھشیک کرتے ہیں اور سبھا دھیکش کے درجہ پر ممتاز کرتے ہیں۔ اُس کی عملداری میں کوئی نامرغوب بات نہیں ہوتی۔" [ایتریہ براہمن۔ پنچکا ۸۔ کنڈکا ۱۹]

"جب راج سبھا رعایا کی حفاظت کا قرار واقعی انتظام کرتی ہے تب بڑی راحت پیدا ہوتی ہے اُس سے تمام جرائم بند ہو جاتے ہیں اور رعایا امن وامان کے ساتھ رہتی ہے اسی کو اعلیٰ اور عمدہ راج کہتے ہیں"

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۲۔ ادھیائے ۸۔ براہمن ۲]

"جو برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جانتا ہے وہی براہمن ہوتا ہے اور جو حواس کو ضبط میں رکھنے والا عالم شجاعت وغیرہ صفات سے موصوف بہادر کاروبارِ سلطنت کو قبول کرتا ہے اُس کو راجنیہ یعنی کشتری کہتے ہیں۔ اُن براہمنوں اور کشتریوں کی باہمی اتحاد و کوشش سے سلطنت میں اقبال وحشمت اور ہر قسم کا ہنر وکمال فروغ پاتا ہے۔ اس طرح فرائض سلطنت کو ادا کرنے سے اقبال میں کبھی زوال نہیں آتا۔ کشتری کی بہادری اور شجاعت یہی ہے کہ جنگ کرے کیونکہ اسکے بغیر اعلیٰ دولت اور سکھ حاصل نہیں ہو سکتا۔" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۵]

نگھنٹو ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۱۷ میں سنگرام (جنگ) اور مہادھن (دولتِ عظیم) کو مترادف بتایا ہے چونکہ جنگ سے بیشمار دولت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے اُس کا نام مہادھن ہے۔ جنگ کے بغیر اعلیٰ عزت اور دولت کثیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

اشومیدھ یگیہ سے کیا مراد ہے؟

"سلطنت کی حفاظت کرنا ہی کشتریوں کی اشومیدھ یگیہ کہلاتی ہے"

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۶]

اسلئے گھوڑے کو مار کر اُس کے اعضاء سے ہوم کرنیکا نام اشومیدھ[۵۱] نہیں ہے۔

[۵۱] واضح رہے کہ پرانے زمانے میں جانوروں کو مار کر ہوم کرنیکی رسم ہرگز نہیں تھی بلکہ یہ رسم درمیانی زمانہ میں جبکہ وام مارگ چل پڑا تھا اور قربانی کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا رائج ہوئی تھی۔ شت پتھ براہمن میں صاف لکھا ہے کہ

वनस्पतयोऽपियज्ञिया नहिमनुष्या यज्ञेरन्यद्वनस्पतयो न स्युस्तस्माद्वनस्पतियाज्ञिय

یعنی نبیتی (نباتات) ہی سے یگیہ کرنی چاہیئے انسان نباتات کے سوائے اور کسی چیز سے یگیہ (ہوم) نکرے (دیکھو شت پتھ صفحہ ۱۲)

راجہ کیسا ہونا چاہیئے

"وہ تمام ارکین سبھا اور رعایا کے لوگوں کو مالک کل معبود مطلق پرمیشور کے حکم کا فرمانبردار رہنا چاہیئے سب کو مل کر ایسی تجویز اور کوشش کرنی چاہیئے کہ کبھی سکھ میں زوال نہ آئے اور نہ کبھی شکست رونما ہو۔ عالموں کے درمیان جو سب سے افضل پُرحوصلہ بہادر نہایت جفاکش و بُردبار اور تمام اعلیٰ اوصاف سے موصوف رعایا کو جنگ وغیرہ کی آفتوں سے پار اتارنے والا فتح نصیب سب سے برتر و اشرف ہو بالیقین اُسی شخص کو ابھشیک (رسم تخت نشینی) سے راجہ بنانا چاہیئے۔ چونکہ صفات بالا سے موصوف شخص کو تخت نشین کرنے سے اعلیٰ اقبال اور بہبودی حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے اُس کو اِندر کہتے ہیں۔"

[ایتریہ براہمن پنچکا ۸۔ کنڈکا ۱۲]

"جو رُوئے زمین کی حکومت اور اعلیٰ سامانِ راحت کو پیدا اور حفاظت کرنیوالا کاروبار سلطنت میں ہوشیار اور سب سے علم وغیرہ صفات سے موصوف روشن دل۔ رعایا کی حفاظت کرنیوالا تمام راجاؤں پر سبقت اور حکومت حاصل کرنیوالا اعلیٰ بہبودی و حشمت سے اقبالمند سلطنت کی حفاظت کرنیوالا اور عظیم الشان سلطنت کا شہنشاہ مُقرر کرنے کے لایق ہو اُس صاحب مُراد اور سب سے افضل انسان کو ہم ابھشیک کی رسم سے تخت نشین کریں۔ اسی قسم کے شخص کو تخت نشین کرنے سے سلطنت میں راحت اور امن پیدا ہوتا ہے [آچھند سی لُنگ لَنگ لِٹہ" کے بموجب اس منتر میں لفظ "اَجنی" (پیدا ہوتا ہے) باوجود لُنگ (مضارع ہونے کے لَٹ (فعل حال) کے معنی دیتا ہے" کُل جانداروں کا پُرشجاعت کشتری حاکم یعنی سبھا دھیکش (میر انجمن) یا پاپی یا جرائم پیشہ رعیت کے لوگوں کو کھانے یا فنا کرنے۔ دُشمنوں کے شہر کو غارت۔ بدوں کو قتل۔ ویدوں کی حفاظت اور دھرم کی حمایت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ سبھادھیکش (میر انجمن) وغیرہ کو پرمیشور کے حکم کے مُطابق فرایض سلطنت ادا کرنے چاہئیں اور کسی انسان کو اُس کے حکم کے خلاف کبھی کوئی ارادہ نہ کرنا چاہیئے بلکہ سب کو پرمیشور ہی کی اطاعت و عبادت کرنی چاہیئے۔"

[ایضاً۔ کنڈکا ۱۴]

"جس انسان کو راج کرنے کی اُمنگ ہو وہ مذکورہ بالا جملہ سامانِ حشمت و اقتدار سے سلطنت حاصل کرے اور بطریق ابھشیک تخت نشین ہو کر حفاظت رعایا میں مشغول ہو۔ ایسا شخص تمام لڑائیوں میں فتح پاتا ہے اور سب جگہ فتح و کامرانی اور اعلیٰ لوک (سکھ یا مقام) کو حاصل کرتا ہے۔ تمام راجاؤں میں شرف و عزت اور دشمنوں پر فتح پا کر خوشی اور دشمنوں کو زیر کرکے رُعب حاصل کرتا ہے اور اپنی مشیر و معاون سبھاؤں کے ذریعہ سے بطریق مذکور تسخیر عالم سے سامانِ راحت۔ حفاظتِ رعایا۔ پُر رعب و داب اعلیٰ حکومت اور مہاراج ادھیراج کا درجہ حاصل کرتا ہے اور مُلک کو فتح کرکے اِس دُنیا میں جگر و ترقی یعنی

کی فوج اور دیگر سامان ہر وقت مکمل رہے۔" حفاظتِ رعایا کا کام تمام کاموں سے اہم اور عظیم الشان ہے۔ یہی سب کی پشت و پناہ۔ کمزوروں کی حفاظت کرنیوالا اور اعلیٰ سکھ پیدا کرنے والا ہے۔ مذکورہ بالا طریق پر حفاظت رعایا کے ذریعہ سے انسان (راجہ) اصولِ سلطنت میں اصلاح و بہبودی پیدا کر سکتا ہے اور اس کے خلاف عمل کرنے سے حفاظتِ رعایا میں بہتری پیدا نہیں ہو سکتی۔ حفاظتِ رعایا سب فرائض پر مقدم ہے اس سے پرجان یعنی رعایا کے لوگوں اور نیز ارکینِ سلطنت کو حسب دلخواہ راحت حاصل ہوتی ہے تمام دنیا میں بے خلل و غش سکھ پھیلانے کا یہی ذریعہ ہے پس حفاظتِ رعایا سے بڑھ کر کوئی کام نہیں ہے۔"

برہمنوں اور کشتریوں کے فرائض متعلقہ سلطنت

"برہم یعنی تمام علوم سے ماہر برہمن (ورن) پر حفاظت رعایا کا دارومدار ہے۔ کیونکہ سچے علم کے بغیر حفاظت رعایا کی ترقی یا قیام ناممکن ہے اور سچے علم کی قدر و منزلت کرنا راجنیہ یعنی کشتریہ یا سلطنت کا فرض ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر علم کی ترقی یا حفاظت نہیں ہو سکتی اسلئے علم اور انتظام سلطنت دونوں کے ذریعہ سے سلطنت میں سکھ کی ترقی ہو سکتی ہے۔"

"حاکمانِ سلطنت کو ہمیشہ پرہمت و حوصلہ اور ضابطِ حواس ہونا چاہیئے۔ کیونکہ قوت و شجاعت اور حفاظت رعایا ہی کشتری کی صفت ہے۔ کشتریہ کا فرض ہے کہ قوت و شجاعت کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دے اور رعایا کے عروج اور راحت کو مدنظر رکھے۔ اس کام کا فکر رکھنا اس کے لئے مقدم اور سب سے ضروری ہے۔" [ایتریہ برہمن پنچکا ۸۔ کنڈیکا ۲ و ۳]۔

انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ محنت اور کوشش کرتا رہے اور ایسا ارادہ رکھے کہ

"میں پرمیشور کی عنایت سے سمبھادھینکش (میر انجمن) کا رتبہ حاصل کروں۔ مانڈلک (ملک ملک کے) راجاؤں پر میری حکومت قائم ہو۔ تمام روئے زمین میرے زیر نگین ہو۔ میں دھرم اور انصاف سے سلطنت کی حفاظت کرتا ہوا اقبال و شوکت حاصل کروں۔ اپنی قوت بازو سے سلطنت فتح کروں اور تمام راجاؤں کے درمیان اعلیٰ رتبہ اور شہرت پاؤں۔ اپنی سلطنت عظیم کے قیام کے لئے عمدہ انتظام کروں اور عالمگیر حکومت کا سکھ بھوگوں اور تسخیر عالم کر کے رعایا کو قابو میں رکھتا ہوا نہایت اعلیٰ درجہ کے عالموں سے (دربار کو) آراستہ کروں اور ہر قسم کے وصف و کمال اور عیش و راحت کو ترقی دیتا ہوا پھلوں اور پھولوں۔"

[ایضاً کنڈکا ۶]

"اس پرمیشور کو تین چار بار نمسکار کر کے فرائض سلطنت کا انصرام شروع کرنا چاہیئے۔ جو سلطنت برہم یعنی پرمیشور کے حکم کے مطابق چلتی ہے وہ اعلیٰ ترقی عروج اور قوت حاصل کرتی ہے۔ اسی ملک میں بہادر لوگ پیدا ہوتے ہیں نہ کہ اس کے خلاف کسی دوسری سلطنت میں۔" [ایضاً کنڈکا ۹]

ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔" [رگ وید اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۱۸۔ منتر ۲]

"راج سبھا اور رعایا کو چاہیئے کہ صفات بالا سے موصوف مہاراج ادھیراج پرمیشور کو اور نیز ابھشیکت (تخت نشین) سبھا دھیکش (میر انجمن) کو راجہ سمجھیں اور اُس کے جھنڈے کے نیچے جنگ میں شامل ہوں فوج کے بہادر جوان بھی پرمیشور، سبھا دھیکش، سبھا اور اپنے سینانی (سپہ سالار) کے زیر حکم جنگ کریں۔"

[اتھروید۔ کانڈ ۱۵۔ انوواک ۲۔ ورگ ۹۔ منتر ۲]

ایشور کُل نوع انسان کے لئے ہدایت کرتا ہے۔

"اے دشمنوں کو مارنیوالے! اُصولِ جنگ میں ماہر، بیخوف و ہراس، پُر جاہ و جلال عزیز و اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بدفرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ (راجہ کہتا ہے) تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔"

[اتھروید کانڈ ۶۔ انوواک ۱۰۔ ورگ ۹۷۔ منتر ۳]

"اے سبھا کے دانشمند رکن یا اے پرمیشور! میری اور میری سبھا کی اچھی طرح حفاظت کر (یہاں لفظ میری تمثیلاً آیا ہے مراد یہ ہے کہ تمام انسانوں کی حفاظت کر) سبھا کے کاروبار میں ہوشیار صاحب عقل و تدبیر اراکین سبھا ہماری مذکورہ بالا تینوں سبھاؤں کی حفاظت کریں۔ اے جو دُکل ایشور! جو سبھا دھیکش اور اراکین سبھا اصول جہانداری سے واقف ہیں وہی سکھ پاتے ہیں۔ اس طرح سبھا کی حفاظت کرتا ہوا میں (راجہ) اور تمام لوگ سُکھ سے لبریز سو برس کی عمر پاویں۔" [اتھروید کانڈ ۱۹۔ انوواک ۷۔ ورگ ۵۵۔ منتر ۶]

یہاں تک اصول جہانداری کا بیان اختصار کے ساتھ ویدوں کے مطابق لکھا گیا۔ اب آگے اسی مضمون کو منوسمرتی اور شت پتھ براہمن وغیرہ کتابوں کے مطابق اختصار سے لکھتے ہیں۔

اصول جہانداری کے دو پہلو۔

"راج سبھا کے معزز اراکین کو چاہیئے کہ عالموں، دھرماتماؤں اور نیک منش انسانوں پر ہمیشہ لطف و مہربانی مبذول رکھیں اور ان کو ہمیشہ سکھ دیں اور بدوں کا سخت تدارک کریں کیونکہ اصول جہانداری کے دو پہلو ہیں۔ ایک حلم و حمایت اور دوسرا سختی و سیاست یعنی کہیں وقت، موقع اور شے (کی حیثیت) کے لحاظ سے حلم اختیار کرنا واجب ہے اور کہیں اس کے خلاف صورتوں میں حاکمانِ سلطنت کا یہ فرض ہے کہ بدوں کو سخت سزا دیں۔ اسی کا نام حفاظت رعایا ہے یعنی اصول جہانداری یا حفاظت رعایا کی یہی تعریف ہے کہ نیک کردار لوگوں پر مہربانی اور بدوں پر سختی کی جاوے اور نہایت لایق اور بہادر جوانوں

خالی اور ہر قسم کے خلل سے پُرامن کرو۔ نیک اُصولِ جہانداری پر عمل کر کے قلمرو میں عروج و اقبال کو ترقی دو۔ وید کے علم سے ماہر اہالیانِ سبھا کے درمیان جو شخص اعلیٰ درجہ کے کمال و خوبی سے آراستہ اور تمام علوم سے پیراستہ ہو اُسی کو سبھا دھیکش (میر انجمن یا راجہ) بناؤ۔ اے اہالیانِ سبھا! تمام رعایا کو یہ امر ذہن نشین کراؤ کہ ہمارے اور تمہارے لئے جو بات راج سبھا (انجمن نظم و نسق) میں قرار پاتی ہے۔ وہی راجہ کی مثال ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔ اسلئے ہم اس نامور شخص کو جو مشہور و معروف ماں کا بیٹا ہے۔ بذریعہ ابھشیک (رسم تخت نشینی) سبھا دھیکش (راجہ) قبول کرتے ہیں۔" [یجروید ادھیائے ۹ منتر ۴۰]

"اندر (پرمیشور) کی عنایت سے سبھا کے انتظام میں ہمیشہ اعلیٰ فتح و کامیابی حاصل ہو اور ہمیں کبھی شکست نصیب نہ ہو۔ راجہ ادھیراج پرمیشور روئے زمین کے راج یا ملکی سلطنتوں میں ہمارے درمیان اپنے سچے نور اور عدل و انصاف سے جلوہ گر ہو۔ وہ مالک جہان ہر انسان کا معبود حقیقی۔ ہمارا ممدوح و معظم۔ ملجا و ماویٰ۔ اور مخدوم مکرم ہے۔ اے مہاراج۔ راجاؤں کے راجا پرمیشور! آپ ہمارے راج میں بطریق احسن رونق افروز ہو جیئے۔ اور آپ کے لطف و احسان سے ہم بھی اس عالمگیر حکومت میں ہمیشہ شرف و عزت پاویں۔"

[اتھروید۔ کانڈ ۶۔ انوواک ۱۰۔ ورگ ۶۸۔ منتر ۱]

"اے اندر (پرمیشور)! تو تمام دُنیا کا مہاراج ادھیراج اور سب کی سُننے والا ہے۔ ہمیں بھی اپنی رحمت سے ایسا ہی کر۔ اے بھگوان! تو قائم بالذات اور مخلوقات کو من مانگا سکھ اور اقتدار عطا کرنیوالا ہے۔ ہمیں بھی اپنا مرہونِ عنایت کر۔ اے خالق جہان! جیسے تو اعلےٰ صفات سے موصوف اور تمام بڑی سے بڑی سلطنتوں کی حفاظت کرنیوالا اور مخلوقات کو سچے عدل و انصاف سے پرورش کرنے والا ہے ہم بھی ویسے ہی ہوں۔ اے مہاراج ادھیراج پرمیشور! یہ قدیم اور اٹل راج دھرم سے معمور۔ لازوال اور گوناگون تیرا ہی ہے۔ آپ کے فضل و کرم سے یہ ہمیں حاصل ہو اس طرح التجا کرنے پر ایشور آشیرباد دیتا ہے (کہ) میری پیدا کی ہوئی یہ تمام روئے زمین تمہارے تابع ہو۔" [ایضاً منتر ۲]

ایشور نیکوں کا حامی ہے

"اے انسانو! تمہارے آیُدھ یعنی توپ۔ بندوق وغیرہ۔ آتشگیر اسلحہ اور تیر کمان تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط۔ طاقتور اور کار نمایاں کرنے والے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر انہیں روگردان و پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار و کارگذار اور نامی گرامی ہو تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔ مگر میری یہ آشیرباد اُنہیں لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال و نیکو خصال ہیں نہ کہ اُن کے لئے جو عوام یعنی رعیت کے لوگوں پر ظلم و ستم کرنیوالے ہیں۔ ہیں بدکردار

رعایا کو اصول

راحت سے آراستہ و پیراستہ کرنا اور اُس کو صاحب محنت و تدبیر بنانا بمنزلہ میرے کولے کے ہے۔ رعایا کو
تجارت اور علم ریاضی میں کامل و ماہر بنانا بمنزلہ میری ران اور کہنی کے ہے اور رعایا اور راج سبھا
(انجمن نظم و نسق سلطنت) کے مابین میل ملاپ اور مُلکی اتحاد و اتفاق قائم رکھنا بمنزلہ میرے زانو
کے ہے۔ الغرض مذکورہ بالا فعل میرے اعضاء کی مثال ہیں"! [ایضاً۔ منتر ۸]

حفاظت

جس طرح انسان کو اپنے اعضاء کی محبت اور اُن کی پرورش کا خیال ہوتا ہے۔ اُسی طرح رعایا کی حفاظت
اور پرورش کے لئے مذکورۂ بالا باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے۔

سلطنت کی بنیاد ایشور دھرم پر قائم ہے

"میں پرمیشور اُس راج میں جہاں دھرم کی پابندی ہوتی ہے۔ قائم ہوتا ہوں۔
جس مُلک میں علم اور دھرم کی ترقی اور اشاعت ہوتی ہے وہ میرا مقام مالوف ہے
بس اس راج میں فوج کے گھوڑوں اور بیلوں کو قوت عطا کرتا ہوں۔ میں اُن میں اور نیز تمام کائنات
کے جزو جزو میں قائم ہوں میرا قیام ہر آتما۔ پران (نفس) اور زبردست سے زبردست شے۔ آکاش۔ زمین
اور ہر کرتیہ (نیک کام) میں ہے۔ میں سب جگہ محیط و بسیط ہوں۔ جو راجہ مجھ معبود کُل کا سہارا لیکر فرائض
سلطنت کو انجام دیتے ہیں وہ ہمیشہ اقبالمند اور فتح نصیب ہوتے ہیں"
[یجُروید ادھیائے ۲۰۔ منتر ۱۰]

اس طرح حاکمانِ سلطنت کا فرض ہے کہ رعیت کی حفاظت اور پرورش کریں اور عدل و انصاف اور
علم۔ تاکہ ظلم و جہالت مُلک سے کافور ہوں۔

"میں اس محافظِ کائنات صاحبِ جاہ و جلال۔ نہایت زور آور۔ فاتحِ کُل تمام کائنات کے راجا
قادرِ مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو جس کے آگے تمام زبردست بہادر سرِ اطاعت خم
کرتے ہیں اور جو انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنیوالا اِندر (قادرِ مطلق پرمیشور) ہے۔ ہر جنگ میں
فتح پانے کے لئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔ وہ اعلیٰ دولت و حشمت کا عطا کرنیوالا قادرِ مطلق ایشور
ہمارے تمام کاروبارِ سلطنت میں امن و امان۔ فتح و نصرت اور خیر و عافیت قائم رکھے"
[یجُروید ادھیائے ۲۰۔ منتر ۵۰]

اراکین سبھا کے فرائض

"اے عالم و فاضل اراکین سبھا! تُم بے نظیر اعلیٰ اصول جہانداری پر عمل اور علم غیر متناہی
کی ترقی و اشاعت کرو۔ تمام کاروبارِ سلطنت کو سنبھالو۔ اور صاحبِ علم و تہذیب رعایا کے
درمیان عمدہ اور اعلیٰ راج کرو اور مُلک میں سورج کی روشنی کی مثال عدل و انصاف کا اُجالا اور ظلم و تاریکی
کا منہ کالا کرو۔ اپنے زیرِ سایہ کُل رعایا کو پورا پورا سکھ پہنچانے کے لئے اس قلمرو کو دُشمنوں سے

رسم تخت نشینی | اے سبھا دھیکش (میر انجمن یا راجہ) اے منور بالذات اور خالق جہان پرمیشور کی مخلوقات میں مہر و خورشید کے برابر پُرجاہ و جلال اپنے دست قدرت سے رعایا کو پرورش کرنیوالے! اے جان کو لینے اور بخشنے کی طاقت رکھنے والے! اے زمین اور آکاش میں رہنے والی تمام ادویات سے جملہ امراض عالم یا ظلم کی جڑ اکھاڑنے والے! میں (راج پروہت یا سبھا سد) انصاف وغیرہ نیک گنوں کی ترقی اور کامل علم کی اشاعت کے لئے تیرا ابھشیک کرتا ہوں یعنی بطریق رسم تخت نشینی تیرے سر پر خوشبودار پانی کا چھینٹا دیتا ہوں میں تجھے پرمیشور کی غیر متناہی قدرت اور علم و معرفت کے خزانہ سے جاہ و جلال اور عالمگیر حکومت۔ اعلیٰ ناموری اور نیک سیرت حاصل کرنے اور فرائض سلطنت کو انجام دینے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔" [یجروید ادھیائے ۲۰۔ منتر ۳]

"(راجہ کہتا ہے) اے پرمیشور! آپ راحت مطلق ہیں ہمیں بھی اچھے راج کے ذریعہ سے سُکھی کیجئے آپ عین مسرت ہیں۔ ہمیں بھی بذریعہ انتظام راج سبھا نہایت اعلیٰ سُکھ اور سرور سے بہرہ مند کیجئے ہم راحت دوامی کے لئے آپ کی پناہ لیتے ہیں۔ آپ ہی ایسے راج کو دینے والے ہیں جس میں سُکھ ہو۔ اسلئے ہم آپ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اے سچے ناموروالے سچی خوشی کے مخزن اور سچی راحت عطا کرنیوالے اے سچائی کو ظاہر اور سچے راج کو ہمارے درمیان قائم کرنے والے ایشور! ہم آپ ہی کو اپنی راج سبھا (انجمن نظم و نسق) کا مہاراج ادھیراج مانتے ہیں۔" [یجروید۔ ادھیائے ۲۰۔ منتر ۴]

سبھا دھیکش یعنی راجہ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ

راجہ اور اراکین سبھا کا سراپا | "اقبال سلطنت بمنزلہ میرے سر کے ہے۔ اعلیٰ شہرت بمنزلہ مُنہ۔ سچے انصاف کا اُجالا بمنزلہ میرے موئے سر اور ابرو کے ہے۔ پران یعنی پرمیشور یا جسم میں رہنے والی ہوا جو عیث حیات ہے۔ وہ بمنزلہ میرے حاکم یا راجہ کے ہے۔ موکش کا سُکھ۔ برہم اور وید بمنزلہ میرے سمراٹ (شہنشاہ) کے ہیں سچے علوم اور دیگر ہر قسم کے نیک گنوں کی افزائش و ترقی بمنزلہ آنکھ اور کان کے ہیں۔" [ایضاً منتر ۵]

اوپر جو راجہ کا مُرقع کھینچا گیا ہے وہی سراپا سبھا سدوں (اراکین سبھا) کا سمجھنا چاہئے۔

"اعلیٰ اقتدار و حکومت بمنزلہ میرے بازو کے ہے اور پاک علم سے بہرہ مند دل اور کان وغیرہ اندریاں (حواس) میرے ہاتھوں کی مانند پکڑنے کے آلات ہیں۔ اعلیٰ ہمت حوصلہ و استقلال میرا کام ہے۔ اور میرا راج میرے دل کی مثال ہے" [ایضاً منتر ۷]

"میری قلمرو میری پُشت ہے اور فوج اور خزانہ میری قوت بازو یا بمنزلہ پیٹ ہیں۔ رعیت کو آرام و

اُدھرم کا انسداد بذریعہ اُپدیش (ہدایت و نصیحت) کیا جاتا ہے۔ یہ تینوں سبھائیں باہم مل کر کل کاروبار سلطنت کو انجام دیتی ہیں اور مُلک میں نہایت اعلیٰ انتظام اور عمدہ بندوبست کرتی ہیں جس قلمرو میں یہ تین سبھائیں موجود ہوتی ہیں اور اُن میں دھرماتما (نیک نہاد) اور عالم لوگ معاملہ کے کھرے کھوٹے نیک و بد یا حق و ناحق کی چھان بین اور تحقیقات کر کے اچھی باتوں کی ترقی اور اشاعت اور بُری باتوں کی روک اور انسداد کرتے ہیں۔ اُس قلمرو میں تمام رعایا ہمیشہ سُکھی رہتی ہے اور جہاں ایک ہی شخص (مطلق العنان) بادشاہ ہوتا ہے وہاں رعایا سخت تکلیف پاتی ہے اسلئے ایشور ہدایت کرتا ہے کہ) مَیں دیکھتا ہوں کہ جہاں سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت کا انتظام کیا جاتا ہے وہاں رعایا بہت خوش و خورم رہتی ہے۔ جو شخص اپنے علم و یقین اور صدقِ دل سے سچائی اور انصاف پر عمل کرنیکا عہد کرتا ہے وہی صاحبِ علم (متعہد) شخص راج سبھا میں داخل ہونے کے لایق ہوتا ہے۔ اور جو ایسا نہ کرے اُس کو سبھا میں داخل نہیں کرنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا سبھاؤں میں گندھرو یعنی روئے زمین یا قلمرو کی حفاظت کرنیوالوں

ارکین سبھا

کاروبار سلطنت میں ہوشیار وایو کیش یعنی ہَوا کی طرح جاسوسوں کو سب جگہ پھیلا کر ہر مقام کی خبر رکھنے والوں اور قلمرو کے تمام حالات سے واقفکار شخصوں مثل شعاع آفتاب سچے انصاف کی روشنی سے دُنیا میں اُجالا کرنے والوں اور رعایا کے خیر اندیش دھرماتماؤں کو سبھاسد (ارکین انجمن) مقرر کرنا چاہیئے نہ کہ اُن کو جن میں یہ اوصاف نہ ہوں (ایشور کی یہ ہدایت سب کو ماننی چاہیئے)۔"

(رگ وید۔ اشٹک ۳۔ ادھیائے ۲۔ ورگ ۲۴۔ منتر ۹)

"اے پرمیشور! تمام کاروبار سلطنت تیری ذات سے قائم ہے۔ تو ہی سلطنت کا انتظام کرنے والا ہے اسلئے ہمیں بھی اپنی رحمت سے حفاظتِ رعایا اور انتظام جہانداری کی طاقت و لیاقت عطا کر۔ ہمارے درمیان کوئی شخص تیری ذات سے مُنکر نہ ہووے۔ ہمیں کبھی ذلت نصیب نہ ہو۔ ہم اس دُنیا میں ہمیشہ راجیہ اُدھکاری (حاکمانِ سلطنت) ہوں"۔ [یجروید۔ ادھیائے ۲۰۔ منتر ۱]

براہمن اور کشتریہ باہم مل کر فرائض سلطنت انجام دیں

"جس مُلک میں برہم یعنی وید اور ایشور کو جاننے والے براہمن اور شجاعت و استقلال وغیرہ صفات سے آراستہ کشتریہ صاحبِ علم اور باہم اتفاق رکھنے والے ہوتے ہیں اُس مُلک کے لوگ پنیہ (نیکی یا سخاوت) اور یگیہ (رفاہ عام کے کام) کرنے والے ہوتے ہیں۔ جس مُلک میں عالم لوگ پرمیشور کو مانتے ہیں اور اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرتے ہیں اُس مُلک کی رعایا خوش حال رہتی ہے"۔

[یجروید۔ ادھیائے ۲۰۔ منتر ۲۵]

وید میں ایشور کا حکم ہے (کہ راج پروہت اور سبھاسد راجہ کو اس طرح تخت نشین کریں کہ)

راجہ اور رعیت کے فرائض کا بیان

مندرجۂ ذیل منتروں میں راج دھرم (اصولِ جہانداری) کا بیان ہے۔

تین سبھائیں سلطنت کا انتظام کریں

"جس طرح سورج اور چاند اپنی روشنی سے تمام مجسم اشیاء کو روشن کرتے ہیں اسی طرح ماہ و خورشید کے برابر پُر جاہ و جلال اور عدل و انصاف کے نور سے منور تین سبھائیں (پارلیمنٹ یا انجمن) سلطنت کو زینت دیتی ہیں۔ اُن سبھاؤں کے ذریعہ سے رعایا جنگ میں فتح پا کر سُکھ بھوگتی ہے۔ اُصولِ جہانداری سے واقف کار سبھائیں تمام قلمرو کی مخلوقات کو سُکھی اور رعیت کو دولت و حشمت سے مالامال کرتی ہیں۔

(مذکورہ بالا تین سبھاؤں کے نام یہ ہیں:۔ راج آریہ سبھا (انجمن نظم و نسق سلطنت) جس میں خصوصاً مہماتِ سلطنت کا انصرام کیا جاتا ہے۔ آریہ ودیا سبھا (انجمن اشاعت علم) جس میں خصوصاً علم کی اشاعت اور ترقی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ آریہ دھرم سبھا (انجمن اشاعت دھرم) جس میں خصوصاً دھرم کی ترقی اور

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۱۳۷) ادھیائے ۱۱۱ و ۱۲۳ و شانتی پرب ادھیائے ۲۷۔ شلوک ۱۲ و ادھیائے ۳۴۔ شلوک ۲۷) آدی پرب کے ادھیائے ۱۰۴ میں دیرگھ تما کی نظیر آتی ہے جس نے راجہ بل کی اجازت سے اس کی رانی سودیشنا سے بطریق نیوگ پانچ اولاد پیدا کیں۔ عورت کا کئی خاوندوں سے نیوگ کرنا بھی ثابت ہے مثلاً کُنتی نے تین مختلف براہمن رشیوں سے تین اولاد حاصل کیں۔ (دیکھو آدی پرب۔ ادھیائے ۱۲۳) بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک ہی شخص مختلف عورتوں سے نیوگ کرتا تھا۔ مثلاً ویاس جی نے اپنی بھاوج انبکا سے دھرتراشٹر، انبالکا سے پانڈو اور ایک داسی (باندی) سے ودُر پیدا کیا (آدی پرب ادھیائے ۱۰۶) علاوہ ازیں مہابھارت میں نیوگ کی اور بھی نظیریں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً شاردنڈاینی نے ایک براہمن سے بطریق نیوگ تین اولادیں حاصل کیں (آدی پرب ادھیائے ۱۲۰) سَوداس کی بیوی مَدینتی نے اپنے خاوند کی اجازت سے وشسٹ کے ساتھ نیوگ کیا (آدی پرب ادھیائے ۱۲۲)۔ راجہ کلماشپاد کی رانی بھاونی نے اپنے خاوند کی اجازت سے بطریق نیوگ ایک اولاد حاصل کی (آدی پرب ادھیائے ۱۲۲) راجہ پانڈو کی دوسری رانی مادری نے اشونی کمار سے نکل اور سہدیو فرزندان توام حاصل کئے (آدی پرب ادھیائے ۱۲۴)۔ اُتتھیہ رشی کی بیوی ممتا نے نیوگ کیا (آدی پرب ادھیائے ۱۰۴) اُدالک رشی کی بیوی نے نیوگ سے شویتکیتو پیدا کیا۔ (شانتی پرب ادھیائے ۳۴۔ شلوک ۲۲) وغیرہ۔ مترجم

نیوگ کے خاوند نامرد ہوتا ہے اور جو تیرا دوسرا نیوگ کا خاوند ہے اور جس کو تو بیوہ ہونے پر قبول کرتی ہو اُس کی اصطلاح گندھرو ہے کیونکہ وہ بھوگ (صحبت) کئے ہوئے اور اُس سے واقف ہوتا ہے اور جس سے تو تیسری بار نیوگ کرتی ہے اُس کی اصطلاح اگنی ہے۔ کیونکہ جب وہ تجھ دو مردوں کی صحبت بھگتی ہوئی کے ساتھ نیوگ کرتا ہے تو اُس کے جسم کی دھات اس طرح جل جاتی ہے جیسے آگ میں ایندھن۔ اے عورت! جو تجھ سے لیکر دسویں تک جس قدر تیرے خاوند ہیں اُن کی طاقت اور نطفہ معمولی ہوتا ہے اس لئے وہ منش نامرد ہوتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی بھی (علم۔ دھرم وغیرہ نیک اوصاف سے بہرہ مند ہونے کی وجہ سے) سوما اور (علم موسیقی میں ماہر ہونے کی وجہ سے) گندھروا اور (حرارت یا جوش نفاس کی وجہ سے) اگنائی اور (عقل وتمیز یا مونس مرد ہونے کی وجہ سے) منشیہ جا اصطلاحیں ہوتی ہیں۔

[رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۲۷۔ منتر ۵]

عورت کے لئے نصیحت :۔ "اے دیور (دوسرے خاوند) کی خدمت کرنیوالی عورت! اور اے بیاہے ہوئے خاوند کی فرمانبردار بیوی! تو نیک اوصاف والی ہو یعنی خاوند کو ہمیشہ سکھ دے اور اُس کے ساتھ ہرگز ناچاقی نہ رکھ۔ تو گھر کے کاروبار میں عمدہ اصول پر عمل کر اور چرنے والے جانوروں کی حفاظت کر۔ اور عمدہ کمال وخوبی اور علم وتربیت حاصل کر۔ طاقتور اولاد پیدا کر اور ہمیشہ اولاد کی پرورش میں مستعد رہ! اے نیوگ کے ذریعہ سے دوسرے خاوند کی خواہش کرنیوالی! تو ہمیشہ سکھ دینے والی ہو کر گھر میں ہوم کرنے کی آگ کا استعمال اور تمام خانہ داری کے کاروبار کو دل لگا کر بڑی احتیاط سے کر۔"

[اتھروید کانڈ ۱۴۔ انوواک ۲۔ منتر ۱۸]

مندرجہ بالا منتروں میں مرد اور عورت کے لئے آپت کال (آفت یا مصیبت) کی حالت میں نیوگ کرنے کی اجازت[1] دی گئی ہے۔

نیوگ کا بیان ختم ہوا

[1] زمانہ قدیم میں نیوگ کا رواج ہونا مہابھارت وغیرہ اتہاس (تواریخ) کی کتابوں سے ثابت ہے چنانچہ آدی پرب ادھیائے ۱۲۰ اشلوک ۲۱ میں لکھا ہے کہ پانڈو راجہ نے بوجہ مریض ہونے کے خلوت میں اپنی رانی کنتی سے کہا کہ تو آپت کال کے قاعدے سے بذریعہ نیوگ اولاد حاصل کرنیکی تدبیر کر۔ نیوگ کی اجازت مہابھارت میں حسب ذیل موقعوں پر پائی جاتی ہے (دیکھو آدی پرب ادھیائے ۱۲۰ اشلوک ۳۲ و ۳۳ (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۳۸)

مہابھارت سے نیوگ کی شہادت اور نظیریں

نیوگ بیاہ کی طرح برادری کے سامنے کیا جاتا ہے

تجھے اپنا خاوند قبول کرتی ہے اور نیوگ کے قاعدے سے تیرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو اس کو قبول کر اور اُس سے اولاد پیدا کر۔ یہ بیوہ عورت ویدوں میں بیان کئے ہوئے قدیم دھرم کو پالتی ہوئی بطریق نیوگ خاوند کرنا چاہتی ہے۔ اسلئے تو بھی اسے قبول کر اور اس بیوہ عورت سے اس وقت یا اِس دُنیا میں اولاد پیدا کر اور اس کو دَروِن یعنی دَرَوْیَہ (مال و دولت) یا ویریہ (نطفہ) عطا کر گویا بطریق گربھادھان اس سے ہم صحبت ہو۔" [اتھروید کانڈ ۱۸۔ انوواک ۳۔ ورگ ۱۔ منتر ۱]

"اے بیوہ عورت! اپنے اس مرے ہوئے اصلی خاوند کو چھوڑ کر زندہ دیور یعنی دوسرے خاوند کو قبول کر۔ اُس کے ساتھ رہکر اولاد پیدا کر۔ وہ اولاد جو اس طرح پیدا ہوگی تیرے اصلی خاوند کی ہوگی جس کو تو نے بیاہ میں اپنا ہاتھ دیا تھا۔ اگر نیوگ کئے ہوئے خاوند کے لئے اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کیا ہے تو اُس صورت میں یہ اولاد اُس کی ہوگی اور اگر اپنے لئے کیا ہے تو وہ اولاد تجھ بیوہ کی ہوگی۔ اے بیوہ عورت تو اپنے اصلی خاوند کے مرنے پر کسی ایسے مرد کو بطریق نیوگ خاوند قبول کر جس کی بیاہتا عورت مر گئی ہو۔ اور اس طرح اولاد پیدا کر کے سُکھ حاصل کر۔" [رگ وید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۸۔ منتر ۸]

نیوگ کی اولاد

اب اس بارہ میں لکھا جاتا ہے کہ نیوگ سے کتنے اولاد پیدا کرنی چاہئیں؟ اور کتنے بار نیوگ کرنا چاہیئے؟

"اے ویریہ (نطفہ) عطا کرنے والے اصلی خاوند! تو اس بیاہتا عورت کو رِتُودان[۱] (ہمبستری) سے باُمید کر اور اُس کو صاحب اولاد اور ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ سُکھ سے بہرہ ور کر۔ اس بیاہتا عورت سے دس اولاد پیدا کر۔ اُس سے زیادہ ہرگز پیدا نہ کر۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشور نے مرد کو صرف دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت دی ہے) اسی طرح اے عورت! تو اپنے بیاہے ہوئے خاوند سمیت گیارھویں خاوند تک نیوگ کر!" (رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیای ۳۔ ورگ ۲۸۔ منتر ۵)

اولاد کی تعداد

یعنی اگر اتفاق سے ایسی آفت یا مصیبت واقع ہو کہ خاوند مرتے چلے جائیں تو اولاد کے لئے بیوہ عورت دسویں خاوند تک نیوگ کرے۔ اسی طرح مرد بھی بیاہتا عورت کے مرنے پر اگر اولاد نہ ہو اور بار بار عورت مرتی چلی جائے تو دسویں بیوہ عورت تک نیوگ کرے۔ اور اگر خواہش نہ ہو تو مرد یا عورت ایسا نہ کریں[۲]۔

اب مختلف خاوندوں کی اصطلاحیں بیان کرتے ہیں۔

"اے عورت! تیرا پہلا جو بیاہا ہوا خاوند ہے وہ کنوارے پن کی صفت سے موصوف ہونے کی وجہ سے سوم

[۱] منجملہ سولہ سنسکاروں کے پہلے سنسکار کا نام ہے۔ اس میں خاوند اور بیوی کا بغرض حصول اولاد شاستر کی ہدایت کے بموجب ہمبستر ہونا مراد ہے۔ مترجم

[۲] اس سے واضح ہوا کہ مصیبت کی حالت میں نیوگ کرنا ایک اختیاری امر ہے۔ یہ فرض نہیں ہے کہ ضرور ہی نیوگ کیا جاوے۔ مترجم

نیوگ کا بیان

مندرجہ ذیل منتروں میں بیوہ عورت اور رنڈوے آدمی کے نیوگ کا ذکر ہے۔

خاوند بیوی کو سفر میں ساتھ رہنا چاہیئے

"اے بیاہے ہوئے مرد عورتو! تم دونوں رات کو کہاں ٹھہرے تھے؟ اور دن کہاں بسر کیا تھا؟ تم نے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا؟ تمہارا وطن کہاں ہے؟ جس طرح بیوہ عورت اپنے دیور (دوسرے خاوند) کے ساتھ شب باش ہوتی ہے یا جس طرح بیاہا ہوا مرد اپنی بیاہتا عورت کے ساتھ اولاد کے لئے یکجا شب باش ہوتا ہے اسی طرح تم کہاں شب باش ہوئے تھے؟"

[رگوید اشٹک ۷۔ ادھیائے ۸۔ ورگ ۱۸۔ منتر ۲]

اس منتر میں مرد و عورت کے باہمی سوال و جواب میں تثنیہ[۱] کے آنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مرد کو ایک ہی عورت کرنی چاہیئے اور ایک عورت کو ایک ہی مرد سے بیاہ کرنا چاہیئے اور دونوں کو ہمیشہ آپس میں محبت سے رہنا چاہیئے اور کبھی جدا یا زناکاری میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے۔

لفظ "دیور" کی نسبت نرکت میں لکھا ہے کہ

بیوہ اور رنڈوے کا اور بیاہ کنوارے اور کنواری کا ہوتا ہے

"دیور دوسرے بَر یعنی خاوند کو کہتے ہیں" [نرکت ادھیائے ۳۔ کھنڈ ۱۵]

اسلئے بیوہ عورت کو دوسرے مرد کے ساتھ اور نیز ایسے مرد کو جس کی عورت مر گئی ہو بیوہ عورت کے ساتھ نیوگ کرنے کی اجازت پائی جاتی ہے۔ بیوہ عورت کا اولاد کے لئے صرف اسی مرد سے نیوگ ہونا چاہیئے جس کی عورت مر گئی ہو نہ کہ کنوارے لڑکے سے اور اسی طرح کنوارے لڑکے کا بیاہ بیوہ عورت کے ساتھ نہیں کرنا چاہیئے۔ گویا کنوارے لڑکے اور کنواری لڑکی کا ایک ہی بار بیاہ ہوتا ہے اور نیوگ صرف بیوہ عورت اور رنڈوے مرد کے مابین ہوتا ہے۔ دوِج یعنی (برہمن کشتری اور ویش) پہلے تین وَرنوں کو دوسری بار بیاہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دوبارہ شادی صرف

دوسری شادی صرف شودروں میں ہو سکتی ہے

شودروں کے لئے بتائی گئی ہے۔ کیونکہ یہ وَرن علم وغیرہ سامان سے بے بہرہ ہوتا ہے (اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ) نیوگ شدہ مرد عورت کو اولاد پیدا کرنیکے لئے اسیطرح برتاؤ رکھنا چاہیئے جس طرح بیاہے ہوئے عورت مرد کا باہمی برتاؤ ہوتا ہے۔

"اے مرد! یہ بیوہ عورت اپنے خاوند کے مرجانے پر خاوند سے حاصل ہونے والے سکھ کی خواہش کرتی ہوئی

[۱] سنسکرت زبان کی صرف و نحو میں واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ بھی ہوتا ہے جس سے دو جنس مراد ہوتی ہیں۔ مترجم

بیاہ کا بیان

اب بیاہ کے مضمون پر لکھا جاتا ہے۔

"اے کماری (کنواری جوان لڑکی)! میں اولاد حاصل کرنے کی غرض سے تیرا ہاتھ پکڑتا ہوں یعنی تیرے ساتھ بیاہ کرتا ہوں اور تیرا بیاہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اے عورت! تو مجھ اپنے خاوند کے ساتھ عمر بسر کر۔ ہم دونوں بڑھاپے تک باہم مل کر رہیں اور ہمیشہ آپس میں محبت اور سلوک کے ساتھ رہتے ہوئے دھرم اور آنند کو حاصل کریں۔ قادر مطلق۔ عادل و منصف۔ خالق جہاں و کارساز عالم پرمیشور نے سرانجام کار خانہ داری کے لئے تجھے میرے ساتھ منسوب کیا ہے۔ اس امر میں تمام عالم گواہ ہیں۔ اگر ہم اس عہد کو توڑینگے تو پرمیشور اور نیز عالموں کے سزاوار ہونگے۔" [رگوید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۲۷۔ منتر ۱]

بیاہ کا مقصد

جس طریق سے مرد اور عورت کو بیاہ کے بعد باہم مل کر رہنا چاہئیے اُس کی نسبت ایشور ہدایت کرتا ہے کہ

اصول خانہ داری

"اے زن و مرد! تم دونوں اس دُنیا میں گرہ آشرم (خانہ داری) میں داخل ہو کر ہمیشہ سکھ کے ساتھ رہو اور کبھی باہم نفاق نہ کرو اور سفر میں یا باہر جانے کے وقت یا اور کسی طرح کبھی باہم جدا نہ ہو اس طرح میری آشیرباد پا کر دھرم کی ترقی اور تمام دُنیا کی بھلائی کرتے ہوئے میری بھگتی (اطاعت) میں مشغول ہو کر سکھ کے ساتھ عمر بسر کرو اور اپنے گھر میں بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ خوش رہو اور ہر قسم کے آنند کو حاصل کرو اور ہمیشہ سچے دھرم پر قایم رہو۔"

[رگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۲۸۔ منتر ۲]

اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ایک عورت کا ایک ہی خاوند ہونا چاہئیے اور اسی طرح ایک مرد کو ایک ہی عورت سے بیاہ کرنا چاہئیے۔ یعنی مرد کو ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ اور نیز عورت کو ایک سے زیادہ مرد کے ساتھ بیاہ کرنے کی ممانعت ہے۔ اس میں یہ دلیل ہے کہ وید کے منتروں میں مرد اور عورت کا لفظ واحد میں آیا ہے۔ ویدوں میں بیاہ کے مضمون پر اس قسم کے بہت سے منتر ہیں۔

بیاہ کا مضمون ختم ہوا

اس مضمون کے متعلق ایک ہی جنم ماننے والوں کے ایسی قسم کے اور بھی اعتراض ہوتے ہیں جن کا جواب[1] ذرا غور کرنے سے بخوبی دے سکتے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اہلِ دانش ذرا سے اشارہ سے بہت کچھ سمجھ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب کے بڑھ جانے کا بھی خوف ہے۔ اسلئے زیادہ نہیں لکھتے۔

پنرجنم یعنی تناسخ کا مضمون

ختم ہوا

[1] تناسخ کے متعلق چند اور اعتراضوں کا جواب سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش کے نویں باب میں دیا ہے۔ علاوہ ازیں پنڈت لیکھرام جی مرحوم نے ثبوت تناسخ کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جس میں اس مضمون پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ مترجم

مرنیکا عالمگیر خوف تناسخ کی تصدیق کرتا ہے

"تمام جانداروں کو پیدا ہونے کے وقت سے ہی برابر مرنیکا خوف لگا رہتا ہے جس سے اگلے اور پچھلے جنم کا ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ کیڑا ابھی پیدا ہوتے ہی مرنے سے خوف کھاتا ہے عالموں کو بھی یہی خوف دامنگیر رہتا ہے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ جیو کئی جسم پاتا ہے۔ اگر گذشتہ جنم میں مرنیکا تجربہ نہ ہوا ہوتا تو اُس کا کوئی اثر یا خیال نہیں رہنا چاہیئے تھا اور اثر یا خیال کے بغیر یادداشت بھی نہیں ہوتی پھر پچھلی یاد کے بغیر مرنے سے کیوں خوف لگتا ہے؟ اسلئے ہر جاندار میں خوف مرگ کے دیکھنے سے اگلے اور پچھلے جنموں کا ہونا ثابت ہے۔" [یاتنجل یوگ شاستر ادھیائے ۱-پاد ۲-سوتر ۹]

اِسی طرح عالم وفاضل گوتم رشی نے نیائے درشن میں اور واتسیاین رشی نے اپنی شرح میں دوبارہ جنم ہونے کو مانا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

"پہلے جسم کو چھوڑ کر دوسرا جسم اختیار کرنا پریت بھاؤ کہلاتا ہے۔ پریت بھاؤ سے ایک جسم کو چھوڑنے (پریت) کے بعد پھر دوسرا جنم پاکر جیو کا دوبارہ جسم میں آنا (بھاؤ) مُراد ہے۔"

[نیائے درشن ادھیائے ۱-آہنک ۱-سوتر ۱۹]

انسان کا کمزور حافظہ پچھلے جنم کی بات یاد نہیں کر سکتا

"تناسخ کی بابت بعض لوگ جو ایک ہی جنم مانتے ہیں یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اگر کوئی پچھلا جنم تھا تو اُس کی یاد کیوں نہیں رہتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گیان نیتر (چشم ہوش) کھول کر دیکھنا چاہیئے کہ اسی جسم میں پیدا ہونے کے وقت سے پانچ برس کی عمر تک جو سُکھ یا دُکھ ہوا ہے، اور جو جو کام حالت خواب یا بیداری میں کئے ہیں اُن کی یاد نہیں رہتی پھر پچھلے جنم کی بات یاد رہنے کا تو ذکر ہی کیا ہے؟

سوال۔ اگر ایشور پچھلے جنم میں کئے ہوئے پاپ اور پُن کے عوض اس جنم کے اندر سُکھ دُکھ دیتا ہے تو ہمیں اُن (اعمال) کا علم نہ ہونے سے ایشور نا منصف ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے ہماری درستی نہیں ہوتی۔

دُکھ سُکھ کے نشیب و فراز سے تناسخ ثابت ہے

جواب۔ علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک پرتیکش (بدیہی) اور دوسرا انومانک (قیاسی) مثلاً ایک طبیب اور ایک علم طب سے ناواقف شخص کے جسم میں بخار پیدا ہو اُن میں جو طبیب ہے وہ علت و معلول کی دلیل سے بذریعہ قیاس بخار کے باعث کو جان لیتا ہے مگر دوسرا ناواقف شخص اس کو نہیں جان سکتا۔ لیکن وہ علم طب سے ناواقف شخص بھی بخار کے موجود ہونے سے اتنا ضرور جان لیتا ہے کہ میں نے کوئی بدپرہیزی کی ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو جانتا ہے کہ علت کے بغیر کوئی معلول نہیں ہوتا۔ اسلئے عادل و منصف ایشور پاپ اور پُن کے بغیر کسی کو دُکھ سُکھ نہیں دیتا دنیا میں سُکھ اور دُکھ کے نشیب و فراز کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے جنم میں ضرور پاپ اور پُن کئے ہیں۔

جیو اپنے اعمال کے مطابق مختلف جونوں میں پڑتا ہے

"جو جیو پچھلے جنم میں جس قسم کے دھرم کے کام کئے ہوتا ہے اُنہیں کے مطابق اگلے جنموں میں بہت سے اعلیٰ اعلیٰ جسم حاصل کرتا ہے اور اسی طرح جو پاپ کے کام کئے ہوتا ہے وہ اگلے جنم میں انسان کا جسم نہیں پاتا بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پاکر دُکھ بھوگتا ہے۔ پچھلے جنم کے کئے ہوئے پاپ اور پُن کے مطابق سزا یا جزا پانے والا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا۔ پانی۔ نباتات وغیرہ اشیاء میں داخل ہو کر اپنے پاپ اور پُن کے مطابق کسی جُون میں پڑتا ہے۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی وید کو بخوبی جان اور سمجھ کر اُس پر عمل کرتا ہے وہ مثل سابق پھر عالموں کا جسم پاکر سکھ بھوگتا ہے اور اُس کے خلاف عمل کرنے سے ترئیک یعنی حیوانات وغیرہ کا جسم پاکر دُکھ پاتا ہے" [اَتھروید کانڈ ۵۔ انوواک ا۔ ورگ ا منتر ۲]

پتری یان اور دیویان کا بیان

"اس دُنیا میں پاپ اور پُن کا نتیجہ بھوگنے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک عارفوں یا عالموں کا اور دوسرا علم و معرفت سے معرا انسانوں کا۔ اِن کو پتری یان اور دیویان بھی کہتے ہیں۔ اِن میں سے پتری یان وہ ہے جس میں جیو ماں باپ سے جسم حاصل کر کے پاپ اور پُن کے عوض میں متواتر سُکھ دُکھ بھوگتا رہتا ہے یعنی بار بار جنم پاتا ہے اور دیویان وہ ہے جس میں موکش کے درجے کو حاصل کر کے مرنے اور پیدا ہونے کے جنجال یعنی دُنیوی بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ان میں سے پہلے میں جیو اپنے کمائے ہوئے پُن کے پھل کو بھوگ کر پھر پیدا ہوتا ہے اور پھر مرتا ہے اور دوسرے راستہ پر چلنے سے دوبارہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ مرتا ہے) میں نے یہ دو راستے سُنے ہیں۔ یہ تمام دُنیا انہیں دو راستوں پر چلی جا رہی ہے اور متواتر ان راستوں سے آتی اور جاتی ہے یعنی ہر وقت آواگون (آمد و رفت) جاری ہے۔ جب جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا۔ پانی اور نباتات وغیرہ میں سے گذرتا ہوا باپ یا ماں کے جسم میں داخل ہوتا اور دوبارہ جنم پاتا ہے تب وہ جیو جسم اختیار کرتا ہے"۔

[یجروید ادھیائے ۱۹۔ منتر ۴۷]

اِسی طرح نِرکت کے مصنف نے بھی بار بار جنم ہونے کی بابت لکھا ہے کہ

"میں مرا ہوں اور پھر پیدا ہوا ہوں اور پھر پیدا ہو کر پھر مرا ہوں۔ ہزاروں قسم کی جُون میں پڑ چکا ہوں قسم قسم کی غذائیں کھائیں اور مختلف پستانوں کا دودھ پیا۔ بہت سی مائیں دیکھیں اور بہت سے باپ اور دوستوں سے تعلق ہوا۔ اوندھے مُنھ بڑی تکلیف میں حمل کے اندر رہا"۔

[نِرکت ادھیائے ۱۳۔ کھنڈ ۱۹]

پتنجلی مُنی جی اپنے یوگ شاستر میں اور ویاس جی اُس کی شرح میں دوبارہ جنم ہونے کی تصدیق کرتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

پُنر جنم یعنی تناسخ کا بیان

مندرجہ ذیل منتروں میں گذشتہ اور آیندہ کئی جنم ہونے کا بیان ہے۔

اگلے جنم میں انسانی جسم اور سکھ ملنے کے لئے التجا

"اے پُرانوں کے قائم رکھنے والے ایشور! ہم اگلے جسم میں ہمیشہ سکھ پاویں یعنی جب ہم پچھلے جسم کو چھوڑ کر اگلا آنے والا جسم اختیار کریں تو اُس جسم میں ہمیں پھر آنکھ اور پران ملیں (یہاں آنکھ اور پران تمثیلاً آئے ہیں۔ دراصل آنکھ سے تمام اِندریاں اور پران سے تمام پران (انفاس) اور انتہ کرن بھی مُراد ہیں) اے بھگون! ہمیں اگلے جنم میں تمام سامان راحت دیجیو۔ ہم تمام جنموں میں سورج کی روشنی دیکھ سکیں اور اندر اور باہر آنے جانے والے پران سے بہرہ یاب ہوں۔ اے سب کو عزیز رکھنے والے پرمیشور! ہم آپ سے یہی التجا کرتے ہیں کہ آپ کی رحمت سے ہمیں تمام جنموں میں سکھ ہی حاصل ہو۔" [رگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۱۔ ورگ ۲۳۔ منتر ۶]

"اے بھگون! آپ کی عنایت سے ہمیں پران۔ اشیاء خوردنی اور قوت ہر جنم میں حاصل ہوں۔ زمین۔ سورج۔ انترکش (خلا بالائے زمین) اور سوم (نباتات) ہمیں پھر اگلے جنم میں زندگی دینے والے اور جسم کی پرورش کرنے والے ہوں۔ اے قوت عطا کرنے والے پرمیشور! ہمیں اگلے جنم میں پھر دھرم کا راستہ دکھائیو ہمیں ہر جنم میں آپ کی رحمت سے ہمیشہ سکھ حاصل ہو یہی آپ سے التجا ہے۔" [ایضاً منتر ۷]

"اے جگدیشور (مالک جہان)! مجھے اگلے جنم میں آپ کی عنایت سے علم وغیرہ نیک گنوں سے آراستہ مَن (دل) اور عمر نیک خیالات سے پُر اور پاک آتما آنکھ اور کان عطا ہوں۔ تمام دنیا کو نور یا بصارتِ چشم عطا کرنے والا پرمیشور جو مکر وغیرہ تمام عیبوں سے پاک اور جسم وغیرہ کا محافظ عین علم و راحت مطلق ہے جنم جنم میں ہمیں پاپ کے کاموں سے بچائیو اور ہماری حفاظت کیجیو تاکہ ہم پاپ سے بچ کر ہر جنم میں سکھ پاویں۔" [یجروید ادھیائے ۴ منتر ۱۵]

"اے بھگون! مجھے ہر جنم میں تمام اندریاں (حواس) اور پرانوں کو قائم رکھنے والی آتما قوت علم وغیرہ عمدہ سامان ایشور کی محبت اور جسم انسانی پاکر ہَوَن وغیرہ کرنے کی عادت عطا ہو۔ اے مالک جہان! جیسے ہم پچھلے جنم میں زبردست یاد رکھنے والی قوت حافظہ عقل عمدہ۔ سڈول جسم اور حواس رکھتے تھے۔ ہمارے اس دوسرے جنم میں بھی ویسی ہی عقل اور ہر فعل کو انجام دینے کی قوت عطا ہو تاکہ ہم کسی قسم کی تکلیف یا مصیبت میں گرفتار نہ ہوں۔" [اتھروید کانڈ ۷۔ انوواک ۱۔ ورگ ۷۔ ا منتر ۱]

عِلم طِب کے اُصول کا مختصر بیان

مندرجہ ذیل منتر میں علم طب کے اُصول کو بیان کیا ہے -

استعمال دوا اور پرہیز

"اے شافیئے مطلق پرمیشور! آپ کی نظر رحمت سے ہمارے لئے سوم وغیرہ تمام اودیات راحت اور شفا عطا کرنے والی اور مرض کی جڑ اکھاڑنے والی ہوں ہمیں انکا علم ہو - جل اور پران (آب وہوا) ہمارے موافق ہوں اور پاپی یا خواہشات غصہ بیماری وغیرہ جو ہمارے دشمن ہیں اور جن پاپیوں یا بیماریوں وغیرہ سے ہم نفرت کرتے ہیں اُن کے لئے یہی اشیاء مخالف اثر کرنے والی اور اُن کو دفع کرنے والی ہوں"- [یجروید- ادھیائے ۲ - منتر ۲۲]

جو لوگ پرہیز رکھتے ہیں اُن کے لئے دوائیں موافق اثر دینے والی اور دکھ مٹانے والی ہوتی ہیں مگر جو لوگ بد پرہیزی کرتے ہیں اُن کے لئے دوا دشمن کی طرح دکھ بڑھانے والی ہوتی ہے -

اس طرح ویدوں میں بہت سے منتر ہیں جن میں علم طب کے اصول بیان کئے گئے ہیں - چونکہ یہاں انکا موقع نہیں ہے اسلئے نہیں لکھتے - مگر جہاں جہاں ایسے منتر آئینگے اُن کی مفصل تشریح اسی موقع پر تفسیر کے اندر کردی جائیگی +

علم طب کے اصول کا مختصر بیان

ختم ہوا

علم تار برقی کے اصول کا بیان

مندرجہ ذیل منتر میں علم تار برقی کے اصول کو بیان کیا ہے :-

بجلی کے گُن اور آلہ برقی کے فواید

"اے انسانو! اشون یعنی معدنیات ارضی اور حرارت سے بہت سے عالموں کے کام آنے والی نہایت اعلیٰ صفات سے پُر اور آگ کی خاصیت والی صاف دھاتوں سے پیدا ہونے والی بجلی کا شرارہ پیدا کرنا چاہیئے اور اُس کو محکمۂ جنگی کے کاروبار میں غیر موصل اشیا کے ذریعہ سے (قابو میں کر کے) ہر قسم کے کام کے لئے استعمال کرنا چاہیئے اور تار کے یَنتر (آلہ برقی) کو بنانا چاہیئے۔ اس بجلی میں ضرب کرنے اور حرکت دینے کی صفت ہوتی ہے اور اُس سے بڑے بڑے عمدہ اور اعلیٰ کام نکلتے ہیں۔ یہ لڑنے والے دشمن کو شکست دینے اور اپنی فوج کے بہادروں کو فتح حاصل کرانے میں نہایت کار آمد ہے۔ فوج کے لوگوں کا سب کام اسی سے چلتا ہے۔ سورج کی طرح دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو حالات کی اطلاع پہنچانے کے لئے اشون یعنی معدنیات ارضی اور بجلی کو ٹھیک ٹھیک استعمال میں لانا چاہیئے۔ اور تار یَنتر (آلہ برقی) کے استعمال سے ہمیشہ فائدہ اٹھانا چاہیئے"

[رگ وید۔ اشٹک ۱ ادھیائے ۵۔ ورگ ۲۱۔ منتر ۱۰]

علم تار برقی کے اصول کا مختصر بیان

ختم ہوا

سواریوں میں آگ اور پانی سے کام لیتے ہیں اُسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔ انسان کو سمندر وغیرہ کے پار جانے کیلئے تدبیر و کوشش سے مذکورہ بالا قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔"
[رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۳۴۔ منتر ۷]

"دھیتی میدھاوی یعنی صاحبِ عقل و فراست کا مترادف آیا ہے۔" [نگھنٹو۔ کھنڈ ۱۵]

"اے انسانو! جب آپو وسان یعنی جل پاتر (ظرفِ آب یا بائلر Boiler) کے نیچے لکڑی وغیرہ کی نہایت تیز آگ روشن کرکے حرکت کی تیزی پیدا کرنے والی اَشو یعنی بھاپ کلوں میں گردش پیدا کرتی ہے۔ تب کرشن (معدنیاتِ ارضی سے بنا ہوا یا کھینچنے والا) بِیان (غبارہ) نہایت تیزی سے روشن آکاش کے اندر اُڑتا ہے اور بڑی تیزی سے اوپر چڑھتا ہے۔"
[رگ وید۔ اشٹک ۲۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۲۴۔ منتر ۴۷]

"غبارہ میں ۱۲ چکر ہونے چاہئیں جن میں آرے لگے ہوئے ہوں اور جو تمام کلوں کو گھماویں اور اُن سب کے بیچ میں ایک چکر ہونا چاہئے جس سے اُن سب میں گردش پیدا ہو اور درمیانی اجزاء کو قائم رکھنے کے لئے بیچ میں تین کلیں (نیشی) بنانی چاہئیں۔ اُن میں تین تین سو ساٹھ شنکو (دندانہ یا پیچ) ہونے چاہئیں اور چلنے والی اور ٹھیرنے والی ساٹھ کلیں ہونی چاہئیں۔ الغرض اُس میں مذکورہ بالا سب سامان رکھنا چاہئے۔ اس سامان کو کوئی کاریگر ہی جانتا ہے۔ سب کوئی اس کو نہیں سمجھ سکتے۔"
[رگوید۔ اشٹک ۲۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۲۴۔ منتر ۴۸]

اِس مضمون کے اور بہت سے منتر ویدوں میں موجود ہیں جن کو یہاں موقع نہ ہونے کی وجہ سے نہیں لکھتے۔

جہاز اور غبارہ وغیرہ کے علم کا بیان ختم ہُوا

"خوش رفتار سواریوں میں فولاد کے برابر مضبوط چکروں یا پہیوں کے تین مجموعے رفتار میں تیزی پیدا کرنے کیلئے رکھنے چاہئیں جن میں تمام کلیں اور اوزار لگے رہیں۔ اِسی طرح علم صنعت کے عالموں کو تین ستمبھ (مستول یا ستون) بنانے چاہئیں جن کے سہارے تمام سامان اور کلیں ٹھیک ٹھیک قائم رہ سکیں تمام عالم اور اہلِ صنعت جانتے ہیں کہ اِن سواریوں سے امن حفاظت، سکھ اور حملہ کا ریز آری ہوتی ہے اِن سواریوں کی رفتار کا مدار آگ اور پانی ہی پر ہے۔ اُسکے بغیر یہ سواریاں نہیں بن سکتیں۔ (اُن کے ذریعہ سے وہ تیزی پیدا ہو سکتی ہے کہ) تین دن رات میں کہیں سے کہیں کالے کوسوں دُور پہنچا دیں گے۔" [رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۲۔ ورگ ۴۔ منتر ۲]

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ زمین سمندر اور انترکش (خلا) میں سفر کرنے کے لئے جو سواریاں بنائی جائیں وہ کس قسم کی ہونی چاہئیں ؟ ۔

جہاز وغیرہ بنانے کا مصالحہ اور اندرونی تفصیل

"اُن کو لوہے، تانبے اور چاندی وغیرہ تین دھاتوں سے بنانا چاہیئے اور وہ ایسی تیز رو ہونی چاہئیں جس طرح آتما اور مَن (دِل) تیز پرواز ہیں۔ کلوں کے ذریعہ سے تحریک پا کر ہوا اور آگ اِن سواریوں کو سریع الحرکت بنا دیتی ہیں"۔ [رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۵۔ منتر ۷]

"جہاز کو بہت وسیع اور مستول لنگر اور کیل کانٹے سے درست بنا کر آگ کے گھوڑے کے ذریعہ سے بحرِ ذخّار کے پار لے جانا چاہیئے۔ مذکورۂ بالا تینوں قسم کی سواریوں میں حرکت کی تیزی پیدا کرنیکے لئے اِندُ یعنی پانی اور بھاپ کو باقاعدہ استعمال کرنا چاہیئے تاکہ وہ نہایت تیز رفتار ہو جائیں"۔
[رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۳۴۔ منتر ۸]

"اِندُ (इन्दु) پانی کا مترادف ہے"۔ [نگھنٹو۔ کھنڈ ۱۲]

"اِندُ (इन्दु) اُند (उन्द) مصدر سے اُ ؛ उ: علامت ایزاد کرکے اور پہلے حرف یعنی اُ उ کو اِ इ سے بدل کر بنتا ہے جو چیزوں کو مرطوب کرے اُسے اِندُو کہتے ہیں یعنی پانی اور چاند"۔
[اُن آدی کوش پاد ۱۔ سوتر ۱۲]

"اے انسانو! مذکورۂ بالا تین قسم کی سواریوں میں دِل یا ہوا کی مانند تیز رفتار پیدا کرنے کے لئے کلوں اور اوزاروں کے ذریعہ سے حرکت پیدا کرو یعنی اُن میں پانی بھر دو اور پھر حرارت کے ذریعہ سے بھاپ پیدا کرو جس سے نہایت تیزی اور سُرعت پیدا ہو"۔ [رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۶۔ ورگ ۹۔ منتر ۴]

"سمندر، زمین اور انترکش (خلا) کے سفر کو طے کرنے کے لئے مختلف قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔ مثلاً بحری سفر کے لئے سمندر (بحر سمندروں) کو جہاز اور کشتیاں بنانی چاہئیں جس طرح صاحب عقل و دانش

ویدوں میں صیغہ کا تغیر و تبدل ہو جاتا ہے۔ اسلئے یہاں اُسی قاعدہ سے بجائے غائب کے حاضر آیا ہے۔ مہابھاشیہ کے مصنف نے بھی اِس بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے) الغرض خود رفتار سواریوں کے بنانے میں زیادہ تر یہی دو قسم کی چیزیں کارآمد ہوتی ہیں۔ اِسطرح سواریاں بنا کر مال و دولت اور ہر قسم کا عمدہ سامانِ راحت حاصل ہوتا ہے" [رگ وید اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۸۔ منتر ۴]

"اے انسانو! مذکورۂ بالا طریق سے بنائی ہوئی سواریوں کے ذریعہ سے سمندر یا اُنترکش (خلا) کے اندر جن میں سے گذرنے کے لئے جہاز یا غبارہ کے سوائے کوئی ٹھیرنے بیٹھنے یا پکڑنے کا سہارا نہیں ہے اپنے کاروبار کے سرانجام کے لئے سفر کرو اور آگ اور پانی (اَشوِن) کی قوّت سے دولت و حشمت پیدا کرو۔ اس قسم کی سواریاں عمدہ اور اعلیٰ اصول پر بنائی ہوئیں تیز رفتار اور نہایت کارآمد ہوتی ہیں۔ اُن جہازوں میں سینکڑوں اَرِتر یعنی چپّو یا سمندر میں ٹھیرنے کے لئے آہنی لنگر اور زمین پر یا ہوا میں ٹھیرنے یا موڑنے کی کل اور پانی کی تھاہ لینے کا آلہ ہونا چاہیئے۔ نیز خشکی پر چلنے والی سواریوں اور نیز ہوا میں اُڑنے والے غباروں میں لگانے چاہئیں اور تینوں قسم کی سواریاں سینکڑوں کلوں اور جوڑوں سے نہایت عمدہ اور مضبوط بنانی چاہئیں اور اُن کے ذریعہ سے ہمیشہ پائدار رہنے والی دولت و حشمت حاصل کرنی چاہیئے" [رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۸۔ منتر ۵]

"جس ذریعہ سے سامان راحت حاصل ہو سکتا ہو۔ انسان کو ہمیشہ اُسی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

بھاپ کا بیان آگ اور پانی کے ذریعہ سے جو سفید رنگ کی بھاپ (اَشو) پیدا ہوتی ہے علم صنعت کے اُستاد (شلپ وِدیا وِد) اُس کے ذریعہ سے مذکورہ بالا سواریوں میں رفتار کی تیزی پیدا کرتے ہیں۔ اُن سے ہمیشہ بڑا بھاری سکھ حاصل ہوتا ہے۔ یہ قوّت آگ اور پانی کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو اُن سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اُن کی یہ طاقت جو سکھ دینے والی اور قوّت پیدا کرنے والی ہے۔ قابل استعمال ہے۔ اُس میں بڑی بڑی خوبیاں ہیں جن کا بیان کرنا اور دوسروں کو سکھانا انسان کا فرض ہے۔ اُس کے ذریعہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہیئے (یہاں لٹ (فعل حال) کی بجائے لنگ (مضارع) آیا ہے)۔ آگ نہائت تیز حرکت پیدا کرنے والی اور سواریوں کو نہائت تیزی سے چلانے والی (رَبُہَنِدرا) ہے (نگھنٹو ادھیائے ۱۔ کھنڈ ۱۴ میں رَبُہَنِدرَ پتنگ (تیز رفتار) اور اَشو (زود رو) کا مترادف آیا ہے) اِس تیز حرکت پیدا کرنے والی حرارت کا علم آریہ یعنی اہل تجارت و حرفت (ویشیوں) اور اہل مقدرت لوگوں کو ضرور حاصل کرنا چاہیئے (اشٹادھیائی میں لفظ آریہ کے معنی سوامی (مالک) اور ویش بتلائے ہیں)" [رگوید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۹۔ منتر ۱]۔

دوسرے مقام کو پہنچے۔

اِس منتر میں اُوہتُہ (ऊहतुः) کی بجائے اُوہتھُہ (ऊहथुः) "تم آمد و رفت کرو" آیا ہے۔ یعنی صیغہ کا بدل ہو کر بجائے غائب کے حاضر استعمال کیا گیا ہے۔

لفظ "اَشوِن" کی بابت چند حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

لفظ اَشوِن کی تشریح

"روشن اور لطیف دیوتاؤں یعنی حرارت اور ہوا کو اَشوِن کہتے ہیں۔ ان میں سے حرارت یا بجلی اور دھننجے نام ہوا سب جگہ محیط ہے۔ آگ اور پانی کا نام بھی اَشوِن ہے کیونکہ آگ روشنی کے ذریعہ سے اور پانی اپنے رس (ذائقہ) کے ذریعہ سے سب میں موجود سرایت کئے ہوئے ہے۔ اَورنَ وابھ آچاریہ کی رائے ہے کہ تیزی اور حرکت پیدا کرنیوالی ہوا، آگ اور پانی کو اَشوِن کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ روشنی یا حرارت اور زمین کا نام اَشوِن ہے اور بعض اَشوِن سے دن اور رات اور بعض سورج اور چاند مراد لیتے ہیں۔" [نِرُکت ادھیائے ۱۲ - کھنڈ ۱]

اَشوِن سے جَربھری اور تُربھری مراد ہیں۔ جربھری سے (غبارہ وغیرہ) کو بھرنے والی یا اٹھانے والی چیزیں (یعنی آگ ہوا وغیرہ) اور تُربھری سے کاٹنے والی ضرب کرنے والی۔ دھکا دینے والی یا خشکی و تری کی سواریوں میں حرکت یا رفتار کی تیزی پیدا کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔ یعنی اس سے سمندر میں پیدا ہونیوالے موتیوں کی مانند اُوشیج یعنی پانی سے پیدا ہونیوالی دو چیزیں (مِتر (ہائیڈروجن) اور وَرُن (آکسیجن) یا بھاپ) بھی مراد ہیں۔

"تین رات دن میں پانی سے بھرے سمندر کے پار یا خشکی اور اَنترکش (خلا) میں سے دور دور پہنچانے والی نہائت تیز رفتار جہاز و غبارہ وغیرہ سواریاں بنانی چاہئیں۔ جو (تُبگ) سر توڑ تیزی سے چلیں۔ ان تین قسم کی (ہوا۔ پانی اور خشکی) میں جانیوالی سوواریوں یعنی نہائت تیز رفتار سواریوں کے ذریعہ

حرارت سے تیزی پیدا کرنے کا بیان

سے جن میں تیزی پیدا کرنے والے سولہ[۱] اوزار یا حرارت پہنچانے کی نالیاں یا حرارت کے جمع رہنے کے خانے موجود ہوں تین قسم کے رستوں سے آرام کے ساتھ سفر کرنا چاہئے۔ اس قسم کی سواریوں کا مصالحہ دو قسم کا ہوتا ہے یعنی ایک حرارت پیدا کرنے والی آگ اور دوسری معدنیات ارضی۔ ان دونوں سے یہ سواریاں چلتی ہیں (یہاں بھی پہلے منتر کی طرح (اُوہتُہ ऊहतुः) کی جگہ (اُوہتھُہ ऊहथुः) آیا ہے یعنی اشٹادھیائی ادھیائے ۳- پاد ۱- سوتر ۸۵ کے بموجب

[۱] اس صنعت پرانے زمانہ کے کسی یادگار کے موجود نہ ہونے اور اتھروید کے نہ ملنے کی وجہ سے کلوں کی اندرونی تفصیل جو یہاں یا اس مضمون میں آگے بیان کی گئی ہے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ان باتوں کو کوئی بڑا بھاری کاریگر جو سنسکرت کے علم صنعت کا ماہر ہو حل کر سکتا ہے۔ مترجم

جہاز اور غبارہ وغیرہ کے علم کا بیان

منددرجۂ ذیل منتروں میں علم صنعت (شلپ ودیا) کا بیان ہے۔

جہاز کی سواری اور اسکے فوائد

"جس شخص کو دولت حاصل کرنیکی خواہش ہو (تُگر) وہ راحت و پرورش کے سامان یعنی دولت یا فتح کو حاصل کرنے کے لئے علم طبیعات (پدارتھ ودیا) کے ذریعہ سے اپنی خواہش کو پورا کرے اُس کو چاہیئے کہ زمین سے پیدا ہونے والی لکڑی و لوہے وغیرہ اشیا سے جہاز بنا کر آگ اور پانی کی طاقت سے سمندر میں چلائے اور اُس کے ذریعہ سے مال و دولت پیدا کرے۔ اس طرح کرنے سے انسان کو اسقدر مال و دولت حاصل ہوتا ہے کہ وہ کبھی بھوکا نہیں مرتا کیونکہ محنت کا ہمیشہ نیک نتیجہ ملتا ہے اسلیئے دوسرے بر اعظموں میں جانیکے لئے ہمیشہ بڑی تدبیر و محنت سے سمندر کے اوپر جہاز چلانے چاہئیں۔ جہاز رانی کے لئے دو قسم کے سامان (اشوِن) کی ضرورت ہے۔ ایک تیز یعنی روشنی دینے والی چیزیں مثلاً آگ وغیرہ۔ دوسرے پرتھوی تتو یعنی زمین سے پیدا ہونیوالی چیزیں مثلاً لوہا۔ تانبا۔ چاندی وغیرہ دھاتیں اور لکڑی وغیرہ اشیاء۔ ان دونو سے جہاز وغیرہ سواریاں بنا کر دوسرے ملکوں میں آرام کے ساتھ آمدورفت کرنی چاہیئے۔ سراج پُرش (سرکاری حکام) اور بیوپاریوں (تاجروں) اور نیز دیگر لوگوں کے آرام کے لئے جو بحری سفر کا ارادہ رکھتے ہوں بذریعۂ جہاز سمندر میں آمدورفت قائم کرنی چاہیئے۔ نیز سامانِ مذکورۂ بالا سے اور بھی کئی قسم کی سواریاں مثل غبارہ وغیرہ کے طیار کرنی چاہئیں۔ انترکش (خلا بالائے زمین) میں سفر کرنیوالوں کو وہاں کا غبارہ بنانا چاہیئے اور اس طرح ہر انسان کو بڑی حشمت اور دولت حاصل کرنی چاہیئے۔ جہاز پانی کے اثر سے بالکل محفوظ ہونے چاہئیں یعنی اُن پر نہائیت چکنا روغن کرنا چاہیئے تاکہ اُن کے اندر پانی نہ بھر جائے۔ اس طرح زمین پر چلنے والی سواریوں کے ذریعہ سے خشکی پر اور پانی میں چلنے والے جہازوں وغیرہ کے ذریعہ سے پانی میں اور انترکش میں چلنے والی سواریوں کے ذریعہ سے ہوا کے اندر سفر کرنا چاہیئے۔ گویا ہر قسم کے سفر کے لئے مذکورۂ بالا تین قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں"

[رگ وید اشٹک ۱۔ ادھیائے ۸۔ ورگ ۸ منتر ۳]

"تُگر" تُج तुञ्जि مصدر سے علامت رَک रक् ایزاد کرکے بنتا ہے۔ تُج کے معنی ہنسا (مارنا)۔ بل (طاقت ہونا یا زور کرنا)۔ آدان (لینا) اور نکیتن (مکان میں بسنا) ہے۔ اسلئے تُگر سے وہ شخص مراد ہے جو دشمن کو مار کر اور اپنی قوتِ بازو سے فتح پا کر مال و دولت حاصل کرے اور بذریعہ سواری ایک مقام سے

مرنے اور پیدا ہونیکے دُکھ میں پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ پرمیشور ایک ہی ہے اور ہمیشہ عیب سے پاک اور محیطِ کُل ہے اُس کو مَن (دِل) ہی کے اندر دیکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ آکاش سے بھی زیادہ لطیف ہے" [ایضاً۔ کنڈکا ۱۹]

"پرمیشور ہر قسم کی ناپاکی یا پریشانی سے منزہ اور آکاش سے نہایت لطیف۔ غیر مولود اور قایم بالذات ہے عارف لوگوں کو چاہئیے کہ اُس کی معرفت سے اپنی عقل کو روشن کریں۔ عارف اُس برہم کے جاننے ہی سے براہمن کہلاتے ہیں"۔ [ایضاً۔ کنڈکا ۲۰]

"یاگیہ ولکیہ جی (گارگی کو مخاطب کرکے) فرماتے ہیں کہ اے گارگی! پرمیشور کو جاننے والے برہمن اُسکو موٹاپن پتلےپن چھوٹائی۔ لالی چکنائی۔ سائے۔ اندھیرے۔ ہوا۔ آکاش تعلق۔ آواز لمس۔ بو۔ ذائقہ۔ آنکھ۔ کان دل۔ روشنی۔ پران (نفس) مُنہ۔ نام۔ گوتر (خاندان) بڑھاپے۔ موت۔ خوف شکل۔ خلا۔ سمٹاؤ۔ تقدُّم۔ تاخُّر۔ اندرون۔ بیرون۔ ان سب باتوں سے منزہ اور مبرا۔ موکش سورُوپ (عین نجات) بتاتے ہیں مجسّم اشیا کی طرح کوئی اُس کو حاصل نہیں کرسکتا اور نہ وہ مثل اشیائے مجسم کسی کو محسوس ہوسکتا ہے۔ وہ حواس کے احاطہ سے باہر اور سب کا آتما ہے"۔ [شتپتھ برہمن۔ کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۶۔ کنڈکا ۸]

اُس ہستیٔ مطلق۔ عین علم۔ اور عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کو مکتی پائے ہوئے جیو ہی پاسکتے ہیں۔ اُس کو پاکر جیو ہمیشہ سُکھی رہتا ہے۔

"جو انسان مذکورۂ بالا طریق سے گیان (علم و معرفت) کی یگیہ اور اپنے آتما کو پرمیشور کی نذر کرتا ہے وہ مکتی

۱۳۔ بحرو وید | پاکر موکش کے سُکھ میں رہتا ہے۔ جو انسان اس طرح پرمیشور کے ساتھ متر تا (رابطۂ اتحاد) حاصل کرتے ہیں اُن کو اعلیٰ راحت (بھدر) حاصل ہوتی ہے۔ اور اُن کے پران (نذریعۂ پرانایام) اُنکی عقل کو روشن کرتے ہیں۔ اور مکتی پائے ہوئے جیو اُس نئے مکتی پانیوالے انسان کو اپنے قریب آنند میں رکھتے ہیں۔ وہ اپنے علم سے باہم ایک دوسرے سے محبت کے ساتھ ملتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں"۔

[رگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۲۔ ورگ ۱۔ منتر ۱]

"وہی پرمیشور ہمارا بندھو (دُکھ کا مٹانے والا) اور جنیتا (سب سُکھوں کو پیدا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا) ہے وہی ہماری سب مرادوں کو پورا کرنے والا اور تمام لوکوں دُنیاؤں کو جاننے والا ہے۔ عالم موکش پاکر ہمیشہ اُس میں آنند پاتے ہیں اور تیسرے دھام یعنی خالص ستّو (نورِ علم) سے منور ہوکر ہمیشہ آزادی کے ساتھ سُکھ میں رہتے ہیں"۔ [یجروید۔ ادھیائے ۳۲۔ منتر ۱۰] (مکتی (نجات) کا مضمون ختم ہوا)

نوٹ۔ اس مضمون کے متعلق دیکھو صفحہ ۱۶۴ سطر ۱۵۔ اور صفحہ ۸۲ سطر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ جہاں مکتی سے واپس آنے کا بیان ہے۔ مترجم

نے ہدایت سب جیوؤں کے لئے (ویدوں میں[1]) کی ہے۔ [چھاندوگیہ اپنشد۔ پر پاٹھک ۸۔ کھنڈ ۱۲ منتر ۵]

"جو پرمیشور آتما کے اندر موجود اور دل کے حال کو جاننے والا اور منتظم کل ہے اُسی کو برہم کہتے ہیں۔ اور وہی امرت یعنی موکش سوروپ (عین نجات) ہے۔ وہ سب کا آتما ہے اور اُسکا کوئی آتما نہیں ہیں اُس مخلوقات کے مالک و محافظ کے ہر جگہ پھیلے ہوئے دربار میں باریاب ہوں۔ میں اس دنیا میں پورے عالم براہمنوں اور شہ زور کشتریوں اور اہلِ حرفت ویشیوں کے درمیان نامور ہوں۔ اے پرمیشور! میں نیک نامی میں نام پاکر آپ تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ آپ اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے قرب میں قبول کیجئے۔"

[ایضاً کھنڈ ۱۴۔ منتر ۱]

"مکتی کا راستہ نہایت لطیف ہے اُسکے ذریعہ سے تمام دکھوں سے بآسانی پار ہو سکتے ہیں۔ یہ راستہ قدیم ہے۔ مجھے یہ راستہ ایشور کی عنایت سے حاصل ہوا ہے۔ تمام عیبوں اور دکھوں سے آزاد صاحب عقل و ہوش برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جاننے والے انسان تدبیر و محنت سے تمام دکھوں کو مغلوب کر کے عین راحت برہم لوک یعنی پرمیشور کو پاتے ہیں۔"

۴۔ بڑے براہمن

[شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۷۔ براہمن ۲۔ کنڈکا ۸]

"اُس مکتی کی حالت میں شکل[2] (سفید) نیل (آسمانی) پنگل (زرد) ہرت (سبز) اور لوہت (سرخ) گنوں والے مقامات (لوک) گیان (علم و معرفت) کے ذریعہ سے عیاں و روشن ہوتے ہیں۔ یہ موکش کا راستہ پرمیشور کا قرب حاصل ہونے پر ملتا ہے اور برہم کو جاننے والا پُر نور و جلال یا پاک اور نیکوکار انسان ہی اس موکش کے سکھ کو پاتا ہے۔" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۷۔ براہمن ۲۔ کنڈکا ۹]

"وہ پرمیشور پران (نفس) کا بھی پران۔ آنکھ کی آنکھ اور کان کا کان۔ اور ان کا ان یعنی باعث حیات اور من (دل) کا بھی من ہے۔ جو عالم اُس کو ٹھیک ٹھیک جانتے ہیں وہ قدیم و پاک برہم کو پاکر موکش کے سکھ کو بھوگتے ہیں اور وہ سکھ دل ہی سے بھوگا جاتا ہے اور اسمیں سکھ کے سوائے اور کوئی دوسری چیز یعنی دکھ نہیں ہوتا۔" [ایضاً کنڈکا ۱۸]

"جو شخص ایک کی بجائے کئی برہم (پرمیشور) مانتا ہے یا پرمیشور کو کئی چیزوں سے مرکب سمجھتا ہے وہ بار بار

---

[1] اس سے ثابت ہوا کہ مکتی پاکر جیو کسی مقام خاص میں نہیں جاتا بلکہ آزادی کے ساتھ ہر جگہ آ جا سکتا ہے۔ مترجم

[2] یہاں ان پانچ رنگوں سے پانچ تتو (عناصر کثیف) مراد ہیں سنسکرت زبان میں اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ لوک کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ سرخ رنگ سے اگنی لوک (کرۂ آتش) اور سبز رنگ سے پرتھوی لوک (کرۂ ارضی) زرد رنگ سے وایو لوک (کرۂ ہوائی) آسمانی یا نیلے رنگ سے جل لوک (کرۂ آب) اور سفید رنگ سے آکاش مراد ہے۔ مترجم

"دادرایَن یعنی ویاس جی مکتی میں بھاؤ (قائم رہنا) اور ابھاؤ (غائب ہونا) دونوں مانتے ہیں یعنی اُن کی رائے میں کلیش (کُلفت) جہالت اور ناپاکی وغیرہ عیب بالکل زائل ہو جاتے ہیں اور راحت اعلیٰ علم و معرفت پاکی وغیرہ تمام نیک گُن قائم رہتے ہیں۔ مثلاً بان پرستھ آشرم (عالم صحرا نشینی) میں بارہ دِن کا وُرت کیا جاتا ہے جس میں بہت تھوڑا کھایا جاتا ہے جس سے بھوک وغیرہ رفع ہو جاتی ہے اور قائم بھی رہتی ہے اسی طرح موکش میں پاک قوتیں قائم رہتی ہیں اور ناپاک قوتیں جاتی رہتی ہیں"۔ [ایضاً سوتر ۱۲]

۲- برہمے اُپنشد "جب مَن (دل) پانچوں گیان اِندریوں (قواء احساس باطنی) سمیت پرمیشور میں قائم ہو جاتا ہے اور بُدھی (عقل) گیان کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتی اُسی کو پرم گتی یعنی موکش کہتے ہیں"۔

[کٹھ اُپنشد ولی ۶- منتر ۱۰]

"اِندریوں کی پاکیزگی اور قرار کی حالت کو عالم یوگ کی دھارنا (یوگ کا چھٹا درجہ) مانتے ہیں جب انسان اُپاسنا (عبادت) کے ذریعہ سے پرمیشور کو پا کر تمام عیبوں سے پاک ہو جاتا ہے تب ہی وہ موکش کو نصیب ہوتا ہے۔ اُپاسنا یوگ (عبادت الٰہی) پاکیزگی اور نیک اوصاف کو پیدا کرنیوالا اور تمام ناپاکی عیوب اور کھوٹے گُنوں کو دور کرنے والا ہے"۔ [ایضاً منتر ۱۱]

"جب اِنسان کا دل تمام بُرے کاموں کو چھوڑ کر پاک ہو جاتا ہے تب وہ اَمرت یعنی موکش کو حاصل کر کے برہم کے ساتھ آنند میں رہتا ہے"۔ [ایضاً منتر ۱۴]

"جب انسان کے دل کی گانٹھ یعنی جہالت وغیرہ تمام بندھن کٹ جاتے ہیں تب وہ مکتی پاتا ہے اسلئے سب کو یہی ہدایت ہے کہ اُس موکش کو حاصل کریں"۔ [ایضاً منتر ۱۵]

"جب موکش میں جسم اور آلات احساس نہیں رہتے تب وہ جیوآتما حواس اور دل کی پاک قوتوں سے آنند کے کاموں کو دیکھتا اور بھوگتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت اُسکے حواس اور دل روشن و منور ہو جاتے ہیں"۔ [چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۸ کھنڈ ۱۲ منتر ۵]

مکتی میں پاک قوتیں قائم رہتی ہیں

"مکتی پائے ہوئے جیو برہم لوک یعنی پرمیشور کو پا کر اُس کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہوئے اُسی کے سہارے رہتے ہیں اور جس مقام پر چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ اُن کے لئے کہیں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اُنکے تمام ارادے پورے ہوتے ہیں اور وہ کسی بات میں ناکام نہیں رہتے۔ اسلئے جو انسان مذکورہ بالا طریق سے پرمیشور کو سب کا آتما جان کر اُسی کی عبادت کرتا ہے وہ اپنی تمام مُرادوں کو حاصل کرتا ہے۔ پرجاپتی (پرمیشور)

سلہ واضح رہے کہ موکش کسی خاص مقام یا چیز کا نام نہیں بلکہ برہم یعنی پرمیشور کے ساتھ جو سب جگہ محیط ہے آنند میں رہنے کو ہی موکش پد کہتے ہیں۔ مترجم۔

"تمام عیبوں سے آزاد ہو کر جب آتما علم و معرفت کی طرف رجوع ہوتی ہے۔ تب چت کیولیہ موکش (نجات) کے سنسکار (اثر و خیال) سے معمور ہو جاتا ہے"۔ [یوگ درشن ادھیائے ۴۔ پاد ۴۔ سوتر ۲۶]

"پرکرتی (علتِ مادی) کے ستو (عقل افزا) رج (متحرک یا جوش افزا) اور تم (غفلت دِہ یا مجہول) گنوں (صفات) اور ان کے تمام مرکبوں سے پرشارتھ (محنت و تدبیر) کے ساتھ چھوٹ کر جب آتما میں وگیان (علم و معرفت) اور شدھی (پاکیزگی) قائم ہو جاتی ہے۔ اور جیو اپنی طبعی یا ذاتی قوتوں اور صفات میں قائم ہو کر پرمیشور کی بے عیب ذاتِ پاک کی معرفت سے معمور اس کے نور سے منور، راحتِ اعلیٰ سے مسرور ہو جاتا ہے۔ تب اسے کیولیہ موکش کہتے ہیں"۔ [یوگ درشن ادھیائے ۴۔ پاد ۴۔ سوتر ۳۴]

اب اسی مضمون پر نیائے شاستر کے حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

متھیا گیان کے زائل ہونے سے مکتی ہوتی ہے

"متھیا گیان یعنی جہالت کے دور ہونے سے جیو کے تمام دوش (عیب) دور ہو جاتے ہیں۔ پھر عیب کے دور ہونے سے ادھرم اور نفس پرستی وغیرہ کا خیال دور ہو جاتا ہے جس کے دور ہو جانے سے پھر جنم نہیں ہوتا اور جنم کے نہ ہونے سے تمام دکھ بالکل معدوم ہو جاتے ہیں۔ دکھوں کے مٹ جانے سے موکش یعنی پرمیشور کے قرب میں پرم آنند (راحت اعلیٰ) حاصل ہوتا ہے اسی کو موکش کہتے ہیں"۔ [نیائے درشن ادھیائے ۱۔ آہنک ۱۔ سوتر ۲]

"سب قسم کی رکاوٹیں یعنی مرادوں یا خواہشوں کے پورا نہ ہونے اور دوسرے کی تابعداری کو دکھ کہتے ہیں"۔ [ایضاً سوتر ۲۱]

"دکھ کے بالکل[1] مٹ جانے اور پرمیشور کی ذات عین راحت میں آنند پانے کو موکش کہتے ہیں [ایضاً سوتر ۲۲]

"ویاس جی کے والد وادری آچاریہ (پراشر جی) ایسا مانتے ہیں کہ جیو مکتی کے اندر شدھ (پاک) من (دل) کے ساتھ پرمیشور کے پرانند (راحتِ اعلیٰ) میں رہتا ہے اور اندریاں (حواس) وغیرہ اور کوئی شئے نہیں رہتی"۔ [ویدانت درشن ادھیائے ۴۔ پاد ۴۔ سوتر ۱۰]

ویاس جی کے شاگرد خاص جیمنی جی کا قول ہے کہ جس طرح موکش میں من رہتا ہے اسی طرح شدھ یعنی نیک اور پاک ارادوں سے معمور کارن شریر (علتِ مادی صورت جسم) پران (نفس) وغیرہ اور نیز اندریوں (حواس) کی پاک قوت[2] قائم رہتی ہے"۔ [ویدانت درشن ادھیائے ۴۔ پاد ۴۔ سوتر ۱۱]

---

[1] یہاں لفظ بالکل سے بہت مراد ہے مثلاً جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو بالکل دکھ ہی دکھ ہے یا بالکل سکھ ہی سکھ ہے تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اس کو بہت دکھ یا بہت سکھ ہے۔ مترجم

[2] شتپتھ برہمن کے چودھویں کانڈ میں لکھا ہے کہ اگرچہ موکش میں مادی جسم نہیں رہتا تاہم چوبیس قسم کی پاک قوتیں قائم رہتی ہیں اور اس حالت میں جیو جس قوت کو استعمال کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہی قوت ظاہر ہوتی ہے اور اپنے کام کو انجام دیتی ہے۔ مترجم

سُکھ ملنے کی اُمید رکھنا اور ضبطِ حواس سے بے غرض ہونا۔ دل کو قابو میں رکھنا۔ صبر و قناعت۔ تمیز نیک و بد خوشی۔ پیار۔ دوستی وغیرہ سُکھ کی باتوں میں دُکھ سمجھنا جہالت کا تیسرا جزو ہے۔ اسی طرح جڑ (غیر ذی رُوح یا غیر ذی شعور) کو چیتن (ذی روح یا ذی شعور) سمجھنا اور اس کے برعکس چیتن کو جڑ سمجھنا جہالت کا چوتھا جزو ہے۔ اِن میں پھنسے ہوئے جاہل ہمیشہ بندھن میں پڑے رہتے ہیں اور جب تک علم کے ذریعے جہالت کو دور نہیں کرتے بندھن سے چھوٹ کر مُکتی نہیں پاسکتے۔

"جیو اور بُدھی (عقل) کو ایک سمجھنا اور غرور و نخوت سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا وغیرہ اَسمتا کہلاتی ہے۔"

[یوگ درشن ادھیائے ۲۔ پاد ۲۔ سوتر ۶]

سچے علم و معرفت سے غرور و نخوت وغیرہ دور ہو جاتے ہیں پھر اسکے بعد گُنوں کے حاصل کرنیکی طرف رغبت ہوتی ہے۔

"دُنیا کی ظاہری راحت کی خواہش کو جس کا اثر سمرتی (حافظہ) میں جنموں سے قائم ہے راگ کہتے ہیں [ایضاً سوتر ۷]"

جب انسان کو یہ علم ہو جاتا ہے کہ ملاپ کا نتیجہ جُدائی اور جُدائی کا انجام ملاپ ہے اور عروج کے بعد زوال اور زوال کے بعد عروج ہوتا ہے۔ تب راگ یعنی ہَوا و ہوس دُور ہو جاتی ہے۔

"جس چیز یا بات کو پہلے تجربہ کیا ہو[1] اُس پر اور اُس کی تدابیر پر غصّہ آنا دویش کہلاتا ہے۔" [ایضاً سوتر ۸]

راگ کے دور ہونے پر یہ بھی جاتا رہتا ہے۔

"ہر جاندار چاہتا ہے کہ میں ہمیشہ جسم کے ساتھ قائم رہوں یعنی کبھی نہ مروں اُس کو ابھنویش (خوفِ مرگ) کہتے ہیں۔ یہ عالِم و جاہل اور ادنیٰ سے ادنیٰ جانور میں برابر پایا جاتا ہے۔" [ایضاً۔ سوتر ۹]

مرنے کا خوف پچھلے جنم کے تجربے سے ہوتا ہے اس سے گذشتہ جنم بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ چھوٹے چھوٹے کیڑے اور چیونٹی وغیرہ جاندار بھی ہمیشہ مرنے سے ڈرتے ہیں۔ جب جیو پرمیشور اور پرکرتی (دُنیا کی علّت مادّی) کو غیر فانی اور ذرّوں سے مل کر بنی ہوئی اشیاء کے اتصال اور انفصال کو فانی سمجھ لیتا ہے تب یہ کلیش بھی دور ہو جاتا ہے۔ ان کلیشوں کے دور ہو جانے پر جیو کی مُکتی ہو جاتی ہے

"جب جہالت وغیرہ کلفتیں دور ہو کر علم وغیرہ نیک اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں تب جیو تمام بندھنوں اور دُکھوں سے چھوٹ کر مُکتی کو حاصل کرتا ہے۔" [ایضاً۔ سوتر ۲۵]

"ویراگ یعنی پاپ کے چھوڑنے اور تمام کلفتوں اور عیبوں کی جڑ یعنی جہالت کے فنا ہونے سے مُکتی حاصل ہوتی ہے۔" [یوگ درشن ادھیائے ا۔ پاد ۳۔ سوتر ۴۸]

"ستو یعنی عقل اور پُرش یعنی جیو دونوں کے بے لوث اور پاک ہونے سے مُکتی نصیب ہوتی ہے۔" [ایضاً سوتر ۵۴]

---

[1] یعنی اپنے تجربہ میں اُس سے کسی قسم کی تکلیف یا رنج اُٹھایا ہو۔ مترجم

مُکتی (نجات) کا بیان

بطریق بالا[۱] پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنے سے جہالت اور اَدھرم یعنی پاپ کا چلن دور ہو جاتا ہے اور سچے علم و معرفت اور دھرم کی ترقی ہو کر جیو مُکتی حاصل کرتا ہے۔ اس مضمون پر یوگ شاستر کے حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

مکتی کا بیان یوگ درشن سے

"اَودیا[۱]۔ اَسمِتا[۲]۔ راگ[۳]۔ دویش[۴] اور اَبھِنویش[۵]۔ یہ پانچ کلیش (تکلیفیں) ہیں"۔ [یوگ درشن ادھیائے ۱۔ پاد ۲۔ سوتر ۳]

"اِن میں سے اَودیا (جہالت) باقی چار کلیشوں کی ماں ہے جو علم سے بے بہرہ جیووں کو (جہالت کے) اندھیرے میں ڈالے اور جینے مرنے کے دُکھ میں پھنسائے رکھتی ہے۔ مگر جب عالم اور نیک باطن عابد اُس جہالت کو سچے علم سے دور کر دیتے ہیں تب وہ مُکتی کو نصیب ہوتے ہیں"۔ [ایضاً سوتر ۴]

"فانی کو غیر فانی اور ناپاک کو پاک۔ دُکھ کو سُکھ اور اَناتم (غیر ذی روح یا غیر ذی شعور) کو آتم (ذی روح یا ذی شعور) سمجھنا اَودیا (جہالت) کہلاتی ہے"۔ [ایضاً سوتر ۵]

پانچ کلیشوں سے چھوٹ جانا مکتی ہے

ذرّوں سے مل کر بنے ہوئے اجسام اور دُنیاؤں کو غیر فانی سمجھنا اور ایشور جیو اور دُنیا کی علّتِ مادّی یعنی پرکرتی۔ کِریا (فعل) و فاعل صفت و موصوف۔ دھرم (عرض) اور دھرمی (جوہر) جو غیر فانی اشیاء ہیں اور جن کے درمیان دوامی تعلق ہے انکو فانی یا عارضی سمجھنا جہالت کا پہلا جُزو ہے۔ بَول و براز کے ظرف اور بدبو و غلاظت سے معمور جسم کو پاک سمجھنا یا تالاب۔ باولی۔ کنوئیں اور ندی وغیرہ کو تیرتھ یا پاک جگہ اور پاپ چھُڑانے والا ماننا۔ چرنامرت (وہ پانی جس میں پاؤں دھوئے گئے ہوں) پینا اور ایکادشی وغیرہ جھوٹے برت رکھ کر ناحق بھوک اور پیاس کی تکلیف سہنا۔ ملائم چیزوں کے چھُونے اور حظ نفس میں مبتلا ہونے وغیرہ ایسی ایسی ناپاک باتوں کو پاک سمجھنا اور سچے علوم راست گوئی۔ دھرم۔ نیک صحبت۔ پرمیشور کی عبادت۔ ضبطِ حواس اور عوام کو فائدہ پہنچانے۔ سب سے محبت کے ساتھ پیش آنے وغیرہ نیک اور پاک کاموں کو ناپاک سمجھنا جہالت کا دوسرا جُزو ہے۔ اسی طرح نفس پرستی۔ شہوت۔ غصہ۔ لالچ۔ دُنیا کی محبت۔ رنج۔ حسد۔ دُشمنی وغیرہ دُکھ کی باتوں سے

---

[۱] اس مضمون کے متعلق سوامی جی نے جس قدر حوالے درج کئے ہیں اُن کا ترجمہ سنسکرت میں نہیں کیا بلکہ اس مضمون کے ختم پر یہ لکھ دیا ہے کہ "اِنکا ترجمہ پراکرت (ہندی) بھاشا میں کر دیا ہے" اسلئے ہم نے بھی اپنا ترجمہ ہندی ہی سے لیا ہے۔ مترجم

کرنے والا سب کا آتما سب قسم کے پاپوں سے منزہ بڑھاپے رنج اور کھانے پینے وغیرہ کی خواہشوں سے مبرا سچی خواہشوں اور سچے ارادے والا موجود ہے۔ پرلے (فناء عالم) کے وقت تمام مخلوقات اسی آکاش میں سما جاتی ہے اور اُس پرمیشور کے حکم سے اُپاسنا کرنے والے اپنی سب مرادوں کو پاتے ہیں اور جس ملک یا زمین کی اُنہیں خواہش ہوتی ہے اُسی جگہ پیدا ہوتے ہیں [ایضاً منتر ۵]

سگن اور نرگن کا

اُپاسنا دو قسم کی ہوتی ہے۔ سگن اور نرگن مثلاً "سپریگا چھکر مکایم" الخ (یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸) میں شکر (صاحب قدرت) اور شدھ (پاک) وغیرہ (صفات سے) ایشور کی سگن اُپاسنا ہوتی ہے۔ اور اسی منتر میں اکایم (غیر مجسم)۔ اورنم (جراحت سے مبرا) اسناورم (رگ وریشہ سے منزہ) وغیرہ (صفات سے) ایشور کی نرگن اُپاسنا مراد ہے۔

اسی طرح "ایکو دیوا سرو بھوتیشو گوڑھا" الخ (شویتا شوتر اُپ نشد ادھیائے ۶ منتر ۱۱) میں واحد اور مطلق وغیرہ صفات سے سگن اُپاسنا کی گئی ہے اور اسی منتر میں نرگنشچہ لفظ کے آنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایشور کی نرگن اُپاسنا بھی کی جاتی ہے۔ گویا علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کو سگن کہتے ہیں اور جہالت وغیرہ کلفتوں اور پاپ تول وزن وغیرہ شمار۔ آواز۔ لمس صورت۔ ذائقہ اور بُو وغیرہ گنوں سے مبرا ہونے کی وجہ سے اُس کو نرگن کہتے ہیں۔ مثلاً پرمیشور علیم کل محیط کل۔ حاکم مطلق اور مالک کل وغیرہ ہے۔ اسطرح (سگن) پرمیشور کی اُپاسنا کی جاتی ہے اور اسی طرح وہ ایشور غیر مولود بے جراحت غیر مجسم شکل وصورت سے منزہ جسم کے تعلق سے آزاد اور شکل۔ ذائقہ۔ بُو لمس شمار مقدار وغیرہ گنوں سے مبرا ہے یہی اُس کی نرگن اُپاسنا سمجھنی چاہیئے۔ اِسلئے جو جاہل لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ جسم کے اختیار کرنے سے ایشور سگن اور جسم کے چھوڑ دینے سے نرگن ہو جاتا ہے۔ یہ وید اور شاستروں کی شہادت کے خلاف ہے اور نیز عالموں کے علم وتجربہ سے برعکس ہی ہے اسلئے تمام آدمیوں کو ایسی فضول باتیں ہمیشہ چھوڑ دینی چاہئیں۔

ایشور کی حمد وثنا۔ مناجات ودعا۔ عبادت وریاضت۔ عرض والتجا۔ اور نذر ونیاز کا مضمون ختم ہوا۔

لہ اس سے اوپر اُپاسنا کے متعلق جتنے اُپ نشدوں کے منتر حوالے میں درج کئے گئے ہیں اُن کا ترجمہ سوامی جی نے سنسکرت میں نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس مقام پر یہ لکھا ہے کہ "ان تمام حوالوں کا ترجمہ بھاشا میں کیا جائیگا" اسلئے ہم نے بھی اپنا ترجمہ بھاشا کی رو سے کیا ہے۔ مترجم۔

۹۔ سنیم کا بیان

"اِن تینوں کے یکجا ہونے کو سنیم کہتے ہیں" [ایضاً سوتر ۴]

"یعنی جہاں دھارنا۔ دھیان اور سمادھی تینوں یکجا ہو جائیں اُس کو سنیم کہتے ہیں۔ ایک ہی وِشے (مقصد) والی تین تدبیروں کو سنیم کہتے ہیں اور اس شاستر میں مذکورۂ بالا تین درجوں کی مجموعی اصطلاح سنیم رکھی گئی ہے" [شرح ویاس]

گویا کہ سنیم اُپاسنا (عبادت) کا نواں انگ (درجہ) ہے

اُپاسنا کے مضمون پر اُپنشدوں کے حوالے

"پاپ میں پھنسے ہوئے بیقرار اور پریشان دل اور آشفتہ حال انسان کو پرمیشور نہیں ملسکتا۔ بلکہ پرگیان (علم معرفت) سے ہی حاصل ہو سکتا ہے"

[کٹھ اُپنشد۔ ولی ۲۔ منتر ۲۴]

"جو انسان بڑا تپ (ریاضت) کرتے ہوئے اور پرمیشور پر یقین اور اُس کے حکم کی پوری پابندی رکھتے ہوئے جنگل میں تزکیۂ باطن میں مشغول ہو کر رہتے ہیں وہ عالم طبیعت کے قرار کو حاصل کر کے بھکشا سے گذارہ کرتے ہوئے سب قسم کے پاپ اور اَدھرم سے چھوٹ کر سُوریہ دُوار یعنی خاص پرانا یام کے ذریعہ سے لیس پیش ایشور کو پاتے ہیں۔ جو لازوال محیطِ کل اور غیر متناہی ہے" [مُنڈک اُپنشد مُنڈک ۱۔ کھنڈ ۲۔ منتر ۱۱]

"اُس برہم پور یعنی ایشور کے مسکن ہردے (قلب) کے کنول میں جو خلا ہے اُس میں آکاش ہو اُس کے اندر ایشور کو کھوجنا چاہیئے اور اُسکے وگیان (معرفت) کو حاصل کرنا چاہیئے"

[چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۸۔ منتر ۱]

"اگر کوئی یہہ پوچھے کہ اس برہم پور ہردے کنول میں جو خلا اور اُس میں آکاش ہے اُس کے اندر کیا چیز ہے جس کو کھوجا جاوے یا جس کا وگیان (معرفت) حاصل کیا جاوے" [چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۸۔ منتر ۲]

"اُس کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ جیسا یہ (بیرونی) آکاش ہے ویسا ہی ہردے (قلب) کے اندر بھی آکاش ہے۔ اُس ہردے آکاش کے اندر روشنی مختصر خاکی اور آگ۔ ہوا۔ سورج۔ چاند۔ بجلی۔ ستارے اور کل (محسوس و غیر محسوس کائنات موجود ہے" [ایضاً منتر ۳]

"تب اگر کوئی یہ کہے کہ اگر اس برہم پور میں یہ تمام اشیاء اور تمام عناصر اور تمام خواہشیں موجود ہیں۔ تو جس وقت یہ (جسم) بڑھاپے کی حالت کو پہنچتا ہے اور فنا یا زائل ہو جاتا ہے تو اُس وقت کیا باقی رہ جاتا ہے" [ایضاً منتر ۴]

"اُس کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ اس (جسم) کے بوڑھا ہو جانے سے وہ بوڑھا نہیں ہوتا اور نہ اس کے مرنے یا قتل ہونے سے وہ مرتا یا قتل ہوتا ہے۔ اس برہم پور میں وہ لازوال ایشور تمام خواہشوں کو پورا

اور سچے ویویک یعنی حق و ناحق کی تمیز پر پڑا ہوتا ہے اُٹھ جاتا ہے یعنی جہالت فنا ہو جاتی ہے۔

"اور من کو دھارنا کا درجہ حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے" [یوگ درشن ادھیائے ۲ پاد ۲ سوتر ۵۳]

"پرانایام کی مشق یعنی سانس کو اندر اور باہر روکنے کے ذریعہ سے یہ درجہ حاصل ہوتا ہے" [شرح ویاس]

پرانایام کی مشق سے اُپاسنا کرنے والوں کا دل برہم (پرمیشور) کے دھیان کرنے کی قابلیت حاصل کرتا ہے

۵۔ پرتیاہار اب پرتیاہار کو بیان کرتے ہیں۔

اور اُس کا پھل "اپنے اپنے وِشے (حظ) سے ہٹ کر اندریوں (حواس) کا چت (طبیعت) کی حالت یا ماہیت کے مطابق ہو جانا پرتیاہار کہلاتا ہے" [یوگ درشن ادھیائے ۲ پاد ۲ سوتر ۵۴]

جب چت قابو میں آجاتا ہے اور پرمیشور کی یاد میں محو ہو کر کسی دوسری بات کا دھیان تک نہیں کرتا اس کو اندریوں کا پرتیاہار (ضبط) کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح چت پرمیشور کی ذات میں قائم ہوتا ہے اُسی طرح اندریاں بھی اُس کی تقلید کرتی ہیں یعنی چت کے قابو میں آجانے سے تمام اندریاں قابو میں آجاتی ہیں۔

"تب اُس (پرتیاہار) سے اندریاں بالکل قابو میں آجاتی ہیں" [ایضاً سوتر ۵۵]

پھر اس کے بعد تمام اندریاں اپنے اپنے وشے (حظ) سے الگ ہو کر بالکل قابو میں آجاتی ہیں اور جب اُپاسنا کرنے والا ایشور کی اُپاسنا کرنے میں مشغول ہوتا ہے اُس وقت چت اور اندریاں بالکل ضبط میں رہتی ہیں

۶۔ دھارنا "چت کا کسی ایک مقام میں قائم ہو جانا دھارنا کہلاتی ہے" [یوگ درشن ادھیائے ۳ پاد ۳ سوتر ۱]

ناف کے چکر یا ہردے کے کنول یا سر یا ابرؤں کے بیچ میں ناک کی پھونگل یا زبان کی نوک وغیرہ مقاموں پر چت کی ورتی (حرکت یا حالت) کو باندھنا یا قائم کرنا دھارنا کہلاتی ہے۔

۷۔ دھیان "اُس حالت میں گیان کا ایک مرکز پر مجتمع یا قائم ہو جانا دھیان کہلاتا ہے" [ایضاً سوتر ۲]

"حالت مذکورہ میں جس شے کا دھیان کیا جاتا ہے۔ گیان (علم و معرفت) اُسی پر یا اُسی میں قائم ہو جاتا ہے اور دریائے علم ایک ہی رُخ میں زور کے ساتھ بہتا ہے۔ اُس وقت کسی دوسری شے یا بات کا خیال تک نہیں ہوتا۔ پس اُسی کو دھیان کہتے ہیں" [ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر]

۸۔ سمادھی "وہی دھیان جب محض اُس شے کا جس کا دھیان کیا جائے خیال ہو اور اپنی حالت اس طرح محو ہو جائے کہ اپنے آپ کو بھول جائے سمادھی نامزد ہوتا ہے" [یوگ درشن ادھیائے ۳ پاد ۳ سوتر ۳]

دھیان اور سمادھی میں یہ فرق ہے کہ دھیان میں دل کے اندر دھیان کرنے والے دھیان اور اُس شے کا جس کا دھیان کیا جائے تینوں کا خیال قائم رہتا ہے اور سمادھی میں محض پرمیشور کی ذات اور اُس کے سرور میں محو و مسرور ہو کر اپنے وجود سے بیخبر ہوتا ہے۔

بعض کوتاہ عقل انسان انگلیوں سے ناک کے سوراخ کو بند کر کے پرانایام کرتے ہیں۔ اہل دانش اسکو اچھا نہیں سمجھتے۔ بلکہ اندرونی و بیرونی اعضاء کو مستقیم اور بے حرکت رکھنا چاہیئے اور جب تمام اعضاء سیدھے اور تنے ہوئے ہوں تب سانس کو باہر نکال کر اُس کو جہاں تک ہو سکے وہیں روکنا چاہیئے۔ یہ پہلا باہیہ پرانایام ہے۔ اسی طرح اُپاسنا (عبادت) کرنے والے کے جسم میں جو ہوا باہر سے اندر جاتی ہے۔ اُس کو طاقت کے موافق اندر ہی روکنا چاہیئے یہ دوسرا ابھینتر پرانایام کہلاتا ہے۔ اور جب انسان اندر اور باہر کے دونوں سانسوں کو یکلخت بند کر دیتا ہے تب اُس کو ستمبھ ورتی پرانایام کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں مشق سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

"باہیا بھینتر وشیا کشیپی چوتھا پرانایام ہے" [یوگ درشن ادھیائے ۲۔ پاد ہم۔ سوتر ۵۱]

"مکان و زمان اور شمار کے لحاظ سے باہر کے رُخ نکلنے والے اور نیز اندر کی طرف چلنے والے دونوں سانسوں کو زیادہ یا تھوڑی دیر وانستہ روکنے سے مشق بڑھا کر رفتہ رفتہ ان دونوں کی رفتار کو بند کر دینا چوتھا پرانایام ہے۔ تیسرے پرانایام میں وشے (حالت یا سانس کے رُخ) کو خیال نہ کر کے رفتار بند کی جاتی ہے اور پھر شروع کر دی جاتی ہے اور اُس میں مکان و زمان اور شمار کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ اور سانس لمبا اور خفیف بھی ہوتا ہے مگر چوتھے پرانایام میں شواس اور پرشواس دونوں کی حرکت کو بند کر کے متواتر مشق کرنے سے دونوں کا خیال چھوڑ کر رفتار بند کی جاتی ہے۔" [ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر]

گویا چوتھے پرانایام میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اُس میں دونوں طرف کی رفتار بند کی جاتی ہے۔ مثلاً جو ہوا اندر سے نکل کر باہر جانا چاہتی ہے اُس کو اور بھی دانستہ باہر ہی کی طرف پھینکا جاتا ہے اور اسی طرح جو ہوا باہر سے اندر کی طرف آتی ہو اُس کو حتی المقدور اور بھی اندر ہی کی طرف کھینچکر برابر وہیں روکا جاتا ہے۔ اس طرح متواتر مشق کرنے سے ان دونوں کی رفتار بند ہو جاتی ہے۔ یہی چوتھا پرانایام ہے۔ تیسرے پرانایام میں باہر اور اندر روکنے کی مشق درکار نہیں ہے۔ بلکہ اُس میں جہاں پران ہوتا ہے وہیں کا وہیں بار بار روکا جاتا ہے۔ اُس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کسی عجیب و غریب شے کو دیکھکر انسان متحیر ہو جاتا ہے یا سکتے کے عالم میں (اندر کا سانس اندر اور باہر کا سانس باہر) رہ جاتا ہے اُسی طرح تیسرے پرانایام میں سانس جہاں کا تہاں رُک جاتا ہے۔

پرانایام کا پھل

"تب (پرانایام کے سدھ جانے پر) پرکاش (گیان یا نور) کے اوپر سے جہالت کا پردہ ہٹ جاتا ہے"

[یوگ درشن ادھیائے ۲۔ پاد ۲۔ سوتر ۵۲]

پرانایام کی مشق سے وہ جہالت کا پردہ جو سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کل پرمیشور کے نور و جلال

سوپ آشریہ آسن ۔ پرینک آسن ۔ کرونچ نشدن ۔ ہستی نشدن ۔ اُشٹر نشدن ۔ سم سنستھان ۔ ستھر سکھ آسن یا جس طرح سکھ سے بیٹھ سکے وغیرہ" [شرح ویاس جی کی سوتر مذکور پر]

اختیار ہے کہ چاہے پدم آسن وغیرہ لگائے یا جیسی خواہش ہو ویسا آسن رکھے۔

"اُس سے دوندو پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے" [یوگ درشن ادھیائے ۲ ۔ پاد ۲ ۔ سوتر ۴۸]

"گرمی سردی وغیرہ (قدرتی باہم متضاد دو دو) حالتوں کو دوندو کہتے ہیں۔ آسن کے جم جانے سے یہ غلبہ نہیں پا سکتے" [شرح ویاس جی سوتر مذکور پر]

۴ ۔ پرانا یام

"آسن لگا کر شواس اور پرشواس دونوں کی رفتار کو روکنا پرانا یام کہلاتا ہے" [ایضاً سوتر ۴۹]

"جب اچھی طرح آسن جم جائے تو اُس حالت میں باہر کی ہوا کو اندر کھینچنا شواس اور اندر کی ہوا کو باہر نکالنا پرشواس کہلاتا ہے اور ان دونوں کی رفتار کو بند کرنا یا روکنا پرانا یام کہلاتا ہے" [ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر]

آسن کے ٹھیک ٹھیک قائم ہو جانے پر باہر اور اندر جانیوالی ہوا کو ایک قاعدے کے ساتھ آہستہ آہستہ مشق بڑھا کر روکنا یا قابو میں کرنا یا اُس کی رفتار کو بند کرنا پرانا یام کہلاتا ہے۔

"پھر وہ (پرانا یام) دیش (مکان[۱]) کال (زمان) اور سنکھیا (شمار) کے لحاظ سے تقسیم کیا ہوا خواہ دراز یا خفیف تین قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی باہیہ ۔ آبھینتر ۔ ستمبھ ورتی" [ایضاً سوتر ۵۰]

"جب سانس کو باہر نکال کر اُس کو وہیں روک دیا جائے تو باہیہ پرانا یام کہلاتا ہے اور جب سانس کو اندر لیکر اندر ہی روک دیا جائے تو اُس کو آبھینتر پرانا یام کہتے ہیں اور تیسرا ستمبھ ورتی پرانا یام وہ ہے جس میں دونوں کو روک دیا جائے۔ بار بار کوشش کرنے سے یہ مشق ہو جاتی ہے۔ جس طرح لال تپے ہوئے پتھر پر پانی گر کر سکڑ جاتا ہے۔ اسی طرح دونوں سانسوں کی حرکت بھی یکبار بند ہو جاتی ہے" [ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر]

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۱۱۱) کو اُپستھ (عضو تناسل) کے اوپر رکھے اور کمر کو سیدھا رکھے اور تن کر بیٹھے۔ واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کسی واقف کار سے سیکھنے کے بغیر نہیں آ سکتیں اور بغیر اُستاد کے اپنی عقل پر کاربند ہونے سے اکثر نقصان ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے کہ ؎ اگر بے پیر کارے پیش گیرد ✤ ہلاکت را نہ بہر خویش گیرد۔

[۱] مکان سے سانس یا پران کو کسی مقام خاص مثلاً ناف ۔ قلب ۔ حلق وغیرہ میں روکنا اور زمان سے کسی خاص وقت تک روکنا مراد ہے۔ مثلاً ۱ منٹ ۲ منٹ یا ۵ منٹ وغیرہ اور شمار سے یہ مراد ہے کہ ایک سانس میں ایک خاص تعداد لفظ "اوم" کی یا اوم کے ساتھ سات ویاہرتیوں کی جو آگے لکھی جاتی ہیں جپنا اور اُن کے معنی پر غور کرنا جس کا منتر یہ ہے۔ اوم بھوہ ۔ اوم بھووہ ۔ اوم سوہ ۔ اوم مہہ ۔ اوم جنہ ۔ اوم تپہ ۔ اوم ستیم ۔ مترجم

ہے اور اس کو جسم اور عقل کی صحت و ترقی سے بڑا آنند ہوتا ہے"

(۵) اپر گرہ کا پھل "جب انسان حفظِ نفس کو ترک کرکے حواس پر قابو پالیتا ہے تب اُس کے دل میں ہر وقت مستقل طور پر اس بات کا خیال قائم رہتا ہے کہ میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ اور مجھے کیا کرنا چاہیئے کہ جس سے میری بہبودی ہو"؟ [ایضاً سوتر ۳۹]

(۶) شوچ کا پھل "اندرونی اور بیرونی صفائی سے یوگی کو یہ پھل ملتا ہے کہ وہ دوسروں کے جسم کو پہچان لیتا ہے۔ اور دوسروں کے میلے جسم کے ساتھ اپنے جسم کے ملانے سے پرہیز کرتا ہے"

[یوگ درشن ادھیائے ۲ پاد ۲ سوتر ۴۰]

اس کا یہ بھی پھل ہے کہ "اُس سے انتہ کرن (باطن) کا تزکیہ۔ دل کی بشاشت اور یکسوئی حواس کی مغلوبی اور آتما میں علم کا نور اور حصول معرفت کی قابلیت پیدا ہوتی ہے" [ایضاً سوتر ۴۱]

(۷) سنتوش کا پھل "سنتوش (صبر و قناعت) سے نہایت اعلےٰ درجے کا سکھ ملتا ہے یعنی موکش تک حاصل ہو جاتی ہے" [ایضاً سوتر ۴۲]

(۸) تپ کا پھل "تپ سے جسم اور حواس کی ناپاکی زائل ہو جاتی ہے اور انسان ہمیشہ مستعد مضبوط اور تندرست بنا رہتا ہے" [ایضاً سوتر ۴۳]

(۹) سوادھیائے کا پھل "سوادھیائے سے اِشٹ دیوتا یعنی پرمیشور کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور اُس کی مہربانی سے آتما کی صفائی سچائی کی پابندی۔ محنت۔ تدبیر اور محبت و ملنساری کی عادت سے جیو جلد مکتی کو حاصل کرتا ہے" [ایضاً۔ سوتر ۴۴]

(۱۰) الیشور پرنیدھان کا پھل "الیشور پرنیدھان سے (اُپاسنا عبادت) کرنے والا انسان آسانی سے سمادھی (مراقبہ) کے درجہ کو حاصل کر سکتا ہے" [ایضاً۔ سوتر ۴۵]

(۳) آسن اور اس کا پھل　"ان مدارج (یوگ) میں سے بے حرکت سکھ سے بیٹھنا یعنی آسن تیسرا انگ (درجہ) ہے" [ایضاً سوتر ۴۶]

"مثلاً[1] پدم آسن۔ ویر آسن۔ بھدر آسن۔ سوستک آسن۔ ڈنڈ آسن

[1] آسنوں میں زیادہ تر مشہور و کار آمد دو آسن ہیں۔ پدم آسن اور سدھ آسن۔ پدم آسن اس طرح لگتا ہے کہ بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی پر اور دائیں پاؤں کو بائیں پنڈلی پر چڑھا کر چھاتی آگے کو نکال تن کر بیٹھے اکثر پیچھے کو ہاتھ نکال کر بائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کا انگوٹھا اور دائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا انگوٹھا بھی پکڑ لیتے ہیں اور آسن لگا کر ٹھوڑی کو چھاتی پر لگاتے ہیں اور آنکھ کو ناک کی پھننگ پر جما کر پھر پرانا یام کرتے ہیں۔ اور سدھ آسن یہ ہے کہ بائیں پاؤں کی ایڑی کو گدا (مقعد) کے نیچے اور دائیں پاؤں کی ایڑی (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۱۲)

(۴) برہمچریہ حفاظتِ منی اور شہوت کے مغلوب کرنے کو کہتے ہیں۔

(۵) نفس پرستی۔ فراہمی۔ سامان دنیا اُن کی حفاظت (کی فکر) اور اُن کے فنا یا ضائع ہو جانے کے رنج میں ہنسا کے برابر پاپ سمجھنا اور اُن میں نہ پھنسنا یعنی اُن سے دل ہٹانا اپرگرہ کہلاتا ہے"۔

[شرح ویاس جی کی سوتر مذکورہ بالا پر]

(۲) نیم "نیم۔ یہ ہیں۔ شوچ سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے۔ ایشور پرنی دھان"

[یوگ درشن ادھیائے ۱۔ پاد ۲۔ سوتر ۳۲]

(۱) شوچ (صفائی) دو قسم کی ہوتی ہے۔ باہیہ (بیرونی) آبھینتر (اندرونی)۔ پانی وغیرہ سے بیرونی اور رغبت۔ نفرت و جھوٹ وغیرہ کے ترک کرنے سے اندرونی صفائی کرنی چاہیئے۔

(۲) دھرم کی پابندی کے ساتھ اپنا فرض ادا کر کے خوش ہونا سنتوش کہلاتا ہے۔

(۳) تپ سے یہ مراد ہے کہ ہمیشہ دھرم کی پابندی رکھنی چاہیئے (خواہ کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو)

(۴) وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا پرنو (اوم) کا جپ کرنا اور اسکے معنی پر غور کرنا سوادھیائے کہلاتا ہے

(۵) اپنی آتما اور تمام دولت و حشمت کو ایشور کے سمرپن (نذر) کر دینا۔ ایشور پرنی دھان کہلاتا ہے۔

یہ پانچ نیم۔ اپاسنا یوگ (ریاضت) کا دوسرا انگ (درجہ) کہلاتے ہیں

یم اور نیم کا پھل — اب یم اور نیم کا پھل (ثمرہ) بیان کرتے ہیں۔

(۱) اہنسا کا پھل "جب انسان اہنسا کے دھرم میں قائم ہو جاتا ہے تب اُس کے دل سے دشمنی کا خیال قطعی چھوٹ جاتا ہے بلکہ اسکے سامنے یا اُس کی صحبت سے دوسرے بھی دشمنی چھوڑ دیتے ہیں"۔

[یوگ درشن ادھیائے ۱۔ پاد ۲۔ سوتر ۳۵]

(۲) ستیہ کا پھل "جب انسان ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی پر عمل کرتا ہے تب وہ جو نیک کام کرتا یا کرنا چاہتا ہے اُس میں ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے"۔ [ایضاً سوتر ۳۶]

(۳) استیہ کا پھل "جب انسان سچے دل سے چوری کو چھوڑ دیتا ہے تب اُس کو تمام عمدہ سامان (راحت) حاصل ہو جاتا ہے"۔ [ایضاً سوتر ۳۷]

(۴) برہمچریہ کا پھل "جو شخص برہمچریہ پر پورا پورا عمل کرتا ہے اُس کی طاقت نہایت درجہ بڑھ جاتی

۵ٖ برہمچریہ سے یہ مراد ہے کہ ۲۴ برس کی عمر سے پہلے شادی نہ کی جاوے اور اس عرصہ میں برابر ویدوں اور شاستروں کو پڑھتا رہے اور شادی ہونے کے پیچھے بھی رتوگامی رہے یعنی شاستر کے مطابق وقت مقررہ پر اپنی عورت کے پاس جاوے اور زناکاری (عیاشی) وغیرہ سے بالکل الگ رہے اور دل فعل یا زبان سے بدکاری کا خیال نہ کرے۔ مترجم

(پرچھردن) اور پھر اس کو اندر روکنا (ودھارن) پرانایام کہلاتا ہے۔ ایسا کرنے سے دل ٹھہر جاتا ہے"۔
[ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر]

"جسم کے اندر کے پران (ہوا) کو مثل استفراغ زور سے باہر نکال کر جہاں تک طاقت ہو باہر روکنے سے چت یکسو ہو جاتا ہے"

"یوگ کے آٹھ انگوں (مدارج) کے حصول سے ناپاکی دور ہو کر گیان (علم و معرفت) کی روشنی اور ووویک (حق و ناحق کی تمیز) ترقی پاتی ہے"۔ [یوگ درشن ادھیائے ۲۔ پاد ۲۔ سوتر ۲۸]

اُپاسنا یوگ کے قواعد پر عمل کرنے سے رفتہ رفتہ ناپاکی یعنی جہالت دور ہو جاتی ہے اور گیان کی ترقی ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ موکش حاصل ہو جاتی ہے

یوگ کے ۸ درجے	"یَم۔ نیَم۔ آسن۔ پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان۔ سمادھی یہ آٹھ یوگ کے انگ (درجے) ہیں"۔ [یوگ درشن ادھیائے ۲۔ پاد ۲۔ سوتر ۲۹]
(۱) یَم	

"ان میں سے یم یہ ہیں:۔ آہنسا۔ ستیہ۔ استیے۔ برہمچریہ۔ اپری گرہ"۔ [ایضاً سوتر ۳۰]

"ان میں سے (۱) اہنسا کسی جاندار کو بالکل بھی کبھی ایذا نہ دینے کو کہتے ہیں۔ باقی چاروں یم اسی پر منحصر ہیں اگر اہنسا پر پورا پورا عمل ہو جائے تو اُس سے باقی اور یموں کی بھی پوری پوری پابندی ہو سکتی ہے چنانچہ کہا ہے کہ اُس برہم کو جاننے والے یوگی کی مثال جو بہت سے برتوں (عہدوں) کی پابندی کرتا ہے۔ اُن پاپوں کو جو بے خبری یا غفلت میں ہنسا کی وجہ سے ہوتے ہیں چھوڑ کر ایذا اور پاپ سے خالی اہنسا کے دھرم کو اختیار کرنا چاہیئے۔

(۲) ستیہ اُسے کہتے ہیں کہ جیسا دل میں سچا علم ہو ویسا ہی زبان سے کہے جیسا دیکھا سُنا یا انومان (قیاس) کیا ہو ویسا ہی اپنے دل میں رکھے اور اُسی کو زبان پر لاوے دوسروں کو گیان دینے یا ہدایت کرنے کے لئے جو بات کہے وہ چھل اور کپٹ سے خالی۔ شک اور شبہ سے پاک اور پُر معنی ہو۔ ہمیشہ ایسی بات کہے کہ جس سے جانداروں کی بہبودی متصور ہو اور ایسی بات کبھی نہ کہے کہ جس سے جانداروں کو نقصان یا ضرر پہنچے۔ اگر ایسی بات کہی جاوے جس سے (بیگناہ) جانداروں کی فنا یا تباہی متصور ہو تو اُسے سچ نہیں کہہ سکتے۔ ایسا کرنے سے پاپ ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی بات صرف ظاہر میں نیک معلوم ہوتی ہے۔ دراصل وہ پُنیہ (نیکی) کے خلاف ہے۔ ایسی باتوں سے نہایت سخت کشٹ (عذاب) نصیب ہوتا ہے۔ اسلئے خوب سوچ سمجھ کر ایسا سچ بولنا چاہیئے جس میں سب جانداروں کا فائدہ یا بہبودی شامل ہو

(۳) خلاف قانون بطریق ناجائز دوسرے کی چیز یا مال کو لینا ستیہ (چوری) کہلاتا ہے اور ایسا نہ کرنے کو استیہ کہتے ہیں۔ استیہ سے حرص نہ کرنا بھی مراد ہے۔

جُزوی علم یا خیال کا خاصّہ ہے اور تسلسل یا تو ایک ہی قسم کے علم یا خیال کا ہوتا ہے یا مختلف قسم کے علوم اور خیالات کا اگر ہر مضمون میں چت کے پھنسنے سے چت کو یکسو مانا جائے تو اُس صورت میں پریشان چت ثابت نہ ہوگا۔ اسلئے یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک ہی چت کئی مضامین میں قائم ہوتا ہے۔ خواہ اسی ایک چت سے مختلف خاصیتوں یا قسموں کے خیال یا علم پیدا ہوں۔ ایک کے دیکھے ہوئے کا علم یا خیال دوسرا کس طرح یاد رکھ سکتا ہے اور ایک کے علم یا خیال سے حاصل شدہ اعمال کے نتیجے کو دوسرا شخص کس طرح بھوگ سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو سمادھی حاصل ہونے کے بارہ میں بھی دودھ اور گوبر کی مثل صادق[۵۱] آ جائیگی اگر (ہر مضمون کے لئے) جُدا جُدا چت مانے جاویں تو آتما کے ذاتی علم یا تجربہ (انُوبھو) سے خلاف ہے۔ کیونکہ (یہ کہنے میں آتا ہے کہ) جو میں نے دیکھا تھا اُسی کو چھُوتا ہوں اور جس کو چھُوا تھا اُسی کو دیکھتا ہوں قطعی مختلف چتوں میں ایک مشترک علم حاصل کرنیوالے کے سہارے پر لفظ میں کس طرح قائم رہتا ہے؟ علم و ذاتی تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ واحد آتما ہی اس لفظ میں کا مشارٌالیہ ہے۔ پرتیکش پرمان (علم الیقین وغیرہ۔ دلائل) کے مقابلہ میں دوسرے پرمان کو وقعت یا سبقت نہیں دیجا سکتی۔ کیونکہ باقی اور پرمان پرتیکش پرمان ہی کے سہارے سے چل سکتے ہیں۔ اسلئے ایک ہی چت بہت سے مضامین[۵۲] میں قائم ہوتا ہے جس کا بیان ترتیب وار اس شاستر میں کیا جاتا ہے۔ [ویاس جی کی شرح سوتر مذکور]

"میتری (محبت) کرُنا (رحم)، مُدِتا (خوشی)، اُپیکشا[۵۳] (استغنائی) (ترتیب وار) سُکھ - دُکھ نیکی اور بدی کے مقام پر کرنے سے چت کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔" [یوگ شاستر ادھیائے ۱ پاد ۱ سوتر ۳۳]

"یعنی جو جاندار سُکھی ہیں اُن سے دوستی جو دُکھی ہیں اُن پر رحم اور جو پُنیہ آتما (نیک) ہیں اُن کو دیکھکر خوشی اور پاپی یا بد آدمی کے ساتھ استغنائی برتنی چاہیئے۔ ایسا کرنا سچا دھرم ہے اور اس سے چت خوش ہوتا ہے چت کے خوش ہونے سے یکسوئی اور طبیعت کا قرار حاصل ہو جاتا ہے۔" [ویاس جی کی شرح سوتر مذکور]

"یا پران کو باہر پھینکنے یا اندر روکنے سے چت خوش ہوتا ہے۔" [ایضاً سوتر ۳۴]	پرلنایام سے
"اندر کی ہوا کو بطریق خاص زور کے ساتھ ناک کے دونوں سوراخوں میں سے باہر نکالنا	دل ٹھہر جاتا ہے

[۵۱] یعنی اگر ایک شخص کے کئے ہوئے کا پھل دوسرا بھوگ سکتا ہے تو ایک کی سمادھی بھی دوسرے کو حاصل ہو سکتی ہے۔ دودھ گوبر کی مثل اس طرح ہے کہ ایک شخص نے سُنا کہ گائے کی بدولت کھیر نصیب ہوتی ہے۔ یہ سُن کر اُس نے بجائے دودھ سے کھیر بنانے کے گائے کے گوبر میں کھیر بنانی شروع کی گر یہ کب ممکن تھا۔ مترجم۔ [۵۲] یعنی چت ایک ہی ہے اگر اُسے دُنیا کے جھگڑوں میں لگایا جاویگا۔ تو اُس سے سمادھی نہیں لگ سکتی۔ سمادھی کے لئے چت کو بالکل شدھ کرنیکی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر دُنیا کے جھگڑوں میں پھنسے ہوئے سمادھی لگ سکے تو دودھ کی بجائے گوبر سے بھی کھیر بن سکے۔ گر یہہ ناممکن ہے اسلئے یوگابھیاسی کو لازم ہے کہ اپنے چت کو دُنیا کے جھگڑوں سے آزاد اور پاک رکھے۔ مترجم۔

[۵۳] اُپیکشا ایسے سلوک کو کہتے ہیں کہ نہ کسی سے دُشمنی ہی کرے اور نہ محبت۔ مترجم

میں قائم نہیں رہتا۔ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں قائم ہونے سے ہی چت قائم ہو سکتا ہے۔
یہ نو چت (طبیعت) کے وکشیپ (پریشانی) یوگ کے مل (میل) اور انترایہ (خلل) کہلاتے ہیں۔
[ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر]

"وکشیپ (پریشانی) کے ساتھ دکھ۔ دَورمنسیہ۔ انگم اے جیتو۔ شواس اور پرشواس پیدا ہوتے ہیں۔" [یوگ درشن ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۳۱]۔

(۱) دکھ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ آدھیاتمک (جسمانی تکلیف) آدھی بھوتک (وہ تکلیف جو دوسرے جانداروں سے پہنچے) آدھی دیوِک (دل و حواس کی بیقراری یا ناگہانی آفت)
اُن دکھوں سے تنگ ہو کر جاندار اُن کے دور کرنے کی تدبیر و کوشش کرتے ہیں۔
(۲) دَورمنسیہ۔ اُس تشویش (پریشانی یا سراسیمگی) کو کہتے ہیں جو خواہش یا مراد کے پورا نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔
(۳) انگم اے جیتو۔ جسم کی لرزش یا رعشہ کو کہتے ہیں۔
(۴و۵) جب پران باہر کی ہوا کو اندر کھینچتا ہے اُس کو شواس (سانس) کہتے ہیں اور جب اندر کی ہوا کو باہر نکالتا ہے اُس کو پرشواس کہتے ہیں۔
یہ وکشیپ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں یعنی جس کا چت پریشان ہوتا ہے۔ یہ اُسے پر اثر کرتے ہیں اور جس کا چت یکسو ہوتا ہے اُس پر یہ اثر نہیں کر سکتے۔ یہ سب یوگ کے دشمن ہیں۔ ان سب کو ویراگ (دل کو بدی سے ہٹا کر نیکی کی طرف لگانے) اور ابھیاس سے روکنا چاہیئے۔ اب ابھیاس کی تعریف کرتے ہیں۔ [ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر]

طبیعت کی یکسوئی ابھیاس سے ہوتی ہے

"اُن کے دور کرنے کے لیئے ایک تتو (ذاتِ واحد) کا ابھیاس (مشق) کرے"
[یوگ شاستر ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۳۲]

"طبیعت کی پریشانی کو دور کرنیکے لئے ایک تتو (ذات واحد) میں چت لگانے کا ابھیاس (مشق) کرنا چاہیے۔ جس شخص کا چت ہر مضمون میں قائم ہوتا ہے اور جس کو کسی شے کا صرف لمحہ بھر کے لئے خیال یا علم ہوتا ہے اُس کا چت بیقرار رہتا ہے اور اُس کو کُلّی یکسوئی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر چت بیقرار ہو تو اُس کو سب طرف سے روک کر ایک تتو (ذاتِ واحد یعنی ایشور) میں قائم کرنا چاہیئے۔ تب چت یکسو اور قائم ہو جائیگا۔ اس طرح چت ہر مضمون میں پھنسا ہوا یعنی پریشان نہیں رہتا۔ جو شخص ایک ہی قسم کے علم یا سلسلۂ خیال سے چت کا یکسو ہونا مانتا ہے۔ اگرچہ اُس کی یکسوئی بہ شکل تسلسل خیالات چت کا ایک خاصہ ہے تاہم وہ یکسوئی نہیں ہے۔ کیونکہ چت کا تسلسل قائم نہیں رہتا۔ تسلسل (خیالات)

اوم کا دھیان کرے۔ اس جپ اور یوگ کے ذریعہ سے پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے۔" [ویاس جی کی شرح سُوتر مذکور پر]

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ -

اُپاسنا کا پھل

"اس سے پرمیشور کا گیان ہوتا ہے اور تمام خلل دُور ہو جاتے ہیں۔" [ایضاً سوتر ۲۹]

"جس قدر جسمانی و روحانی بیماریاں یا دیگر خلل ہیں۔ وہ سب ایشور کا دھیان کرنے سے جاتی رہتی ہیں اور ایشور کے سُوَرُوپ (ماہیت) کا بھی علم (درشن) ہوتا ہے مثلاً (یہ علم ہو جاتا ہے کہ) ایشور مُحیطِ کُل پاک و بے لوث جہالت وغیرہ کلفتوں سے آزاد و بے عدیل۔ مرنے اور جینے سے مبرّا ہے اور اُس مُحیطِ کُل ایشور کو عقل ہی سے جان سکتے ہیں۔ الغرض یوگی لوگ ہی اُس ایشور کو جان سکتے ہیں۔"

اب آگے یہ بیان کرتے ہیں کہ چت (طبیعت) کو پریشان کرنے والے خلل کون سے ہیں؟ اُن کے نام کیا ہیں؟ اور وہ کتنے ہیں؟" [ویاس جی کی شرح سُوتر مذکور پر]

یوگ میں خلل ڈالنے والی ہیں

"ویادھی۔ سنستیان۔ سنشئے۔ پرماد۔ آلسیہ۔ اوِرتِ۔ بھرانتِ درشن۔ الَبدھ بھومکتو۔ اَنوَستھتو۔ یہ نو چت (طبیعت) کی پریشان کرنے والے اور یوگ میں خلل ڈالنے والے ہیں۔" [ایضاً سوتر ۳۰]

"چت (طبیعت) کی پریشانی (وکشیپ) یا خلل (انترایہ) نو قسم کے ہیں۔ یہ چت کی ورتیوں (حالتوں) کے ساتھ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اگر یہ خلل نہ ہوں تو ورتیوں میں بھی خلل نہیں آتا۔ چت کی ورتیوں کو پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اب نو خلل آگے بیان کرتے ہیں:-

(۱) ویادھی (مرض) جسم کی دھاتو (خلط) اور رس (خون) کے بگاڑ یا خلل کو کہتے ہیں۔

(۲) سنستیان۔ چت (طبیعت) کے بدخیالات میں مبتلا ہونے یا بُرے کاموں میں پھنسنے کو کہتے ہیں۔

(۳) سنشئے (شک) دو دِلی حالت یا دو پہلوؤں کو چھونے والے علم کو کہتے ہیں۔ مثلاً ایسا علم کہ شاید اس طرح ہو اور شاید اس طرح نہ ہو۔

(۴) پرماد (غفلت) سمادھی یعنی یوگ کی تدبیر نہ کرنے کو کہتے ہیں۔

(۵) آلسیہ (کاہل وجودی) جسم اور طبیعت کے بھاری پن کی وجہ سے کام میں جی نہ لگنے کو کہتے ہیں۔

(۶) اوِرتِ۔ اس حالت کو کہتے ہیں جس میں چت (طبیعت) وِشئے (حظِ نفس) میں پڑ کر آتما کو دُنیا کے دام محبت میں پھنسا دیتا ہے۔

(۷) بھرانتِ درشن۔ اُلٹے یا جھوٹے علم کو کہتے ہیں۔

(۸) الَبدھ بھومکتو سمادھی (مراقبہ) کی بھومی (درجہ یا حالت) کے حاصل نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

(۹) انوستھتو۔ اُسے کہتے ہیں کہ جس میں چت یوگ کی بھومی (درجۂ مراقبہ) کو پہنچ کر اس حالت

ساتھ نہ کبھی تعلق ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ جس طرح مکت (نجات یافتہ) کی نسبت زمانہ سابق میں بندھن ہونا مفہوم ہوتا ہے ایشور میں یہ بات نہیں ہے یا جس طرح پرکرتی لین یعنی مکتی پائے ہوئے لوگ مکتی کے بعد پھر بندھن (قید جسم) میں آئینگے۔ ایشور کی نسبت ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ سدا[1] مکت یعنی آزادِ مطلق اور سدا ایشور (حاکم مطلق) ہے۔ اب یہ سوال ہے کہ ایشور کی غیر فانی اور اعلیٰ قدرت یعنی علت مادی وغیرہ با علت ہیں یا بے علت؟ (اس کا جواب یہ ہے کہ) اُن کی علت شاستر (علم) ہے اور پھر شاستر (علم) اِس صنعت کاملہ کی علت ہے اور شاستر (علم) اور یہ صنعت کاملہ دونوں اس ایشور کی ذات میں قائم ہیں اور اس کے ساتھ اُن کا ازلی تعلق ہے اس وجہ سے وہ سدا ایشور (حاکم مطلق) اور سدا مکت (آزادِ مطلق) بھی ہے۔ نہ کوئی اُس کے برابر یا اُس سے برتر ہے اور نہ کسی کو اُسکے برابر یا اُس سے برتر قدرت حاصل ہے۔ کسی کی قدرت اُس سے فوق نہیں لے جا سکتی اور جس کو سب پر فوقیت ہے۔ وہ خود ایشور ہی ہے یعنی جس میں غیر متناہی قدرت موجود ہو اُسے ایشور کہتے ہیں۔ اور اُس کے برابر کسی دوسرے کی قدرت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر دو ہمسر ہوں تو اُن میں سے ایک کو سبقت دیجائیگی یعنی اُن میں سے ایک جدید ہوگا اور ایک قدیم اور ایک کے افضل ثابت ہونے پر دوسرا کمتر مانا جائیگا کیونکہ دو چیزیں ایک وقت میں برابر ہوں تو اُن سے مطلب برآری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ضرور اختلاف طبعی واقع ہوگا۔ اسلئے جس کی قدرت افضل ہے اور جس کا کوئی ہمسر یا اشرف نہیں ہے وہ ایشور ہے اور وہ جیو سے الگ ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

ایشور علیم کل اور سب کا گرو ہے

"اُس ایشور میں بے انتہا علم کا بیج ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے ۱- پاد ۱- سوتر ۲۵)

"گذشتہ موجودہ اور آئندہ ہونے والے تمام علم کا بیج یا خزانہ بہیئت مجموعی جو اس کے احاطہ سے خارج ہے۔ اُس میں کمی وبیشی پائی جاتی ہے۔ مگر جس میں وہی علم کا بیج درجہ غیر متناہی کو پہنچا ہوا ہوتا ہے اُس کو سروگیہ (علیم کل) کہتے ہیں۔ اسلئے جس میں انتہا درجہ کا بے پایاں علم ہو اور جس نے علم کی حد انتہائی کو پا لیا ہو وہی علیم کل اور جیو سے الگ ایشور کہلاتا ہے۔ یہ بات عام طور پر بطریق اختصار اور بطور قیاس لازمی کہی گئی ہے۔ اُس کی پوری پوری کیفیت یا حقیقت بیان میں نہیں آسکتی۔ ایشور کے خاص نام یا صفات وغیرہ کی تحقیقات آگم یعنی وید کے ذریعہ سے کرنی چاہیئے۔ اُس ایشور کو اپنے ذاتی فائدہ سے کچھ مطلب نہیں بلکہ صرف جانداروں کی بہبودی اور بہتری

[1] جو کبھی بندھن (قید) میں نہ آوے اور یہ جو ہے جس کو بندھن سے چھوٹ کر کبھی مکتی پانے کی ضرورت نہ ہو اُس کو سدا مکت کہتے ہیں۔ گو سدا مکت بننے سے نہیں ہوتا بلکہ قدرتی ہوتا ہے اسلئے ایشور ہی کو سدا مکت کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

"جس چیز یا بات کو پہلے کبھی دیکھا ہو اُس کا اثر یا نقش قائم رہنا اور اُس کو نہ بھولنا سمرتی (قوت حافظہ) کہلاتی ہے" [ایضاً سوتر ۱۱]

"ابھیاس اور ویراگ سے مذکورۂ بالا پانچوں ورتیوں کو روک کر اُپاسنا یوگ (عبادت وریاضت) میں لگانا چاہئے" [ایضاً سوتر ۱۲]

ابھیاس کی تشریح آگے کی جائیگی اور ویراگ سے ہمیشہ بُرے کاموں اور عیب یا پاپ کی باتوں سے الگ رہنا مراد ہے۔

اب اُس اعلیٰ طریق کو بیان کرتے ہیں جس سے اُپاسنا (عبادت) پوری اُتر سکتی ہے۔

"جو پرنیدھان یعنی ایشور کی اطاعت خاص (وشیش بھکتی) کرتا ہے اور ہمیشہ اسکے حکم پر چلتا ہے ایشور اُس پر مہربانی کرتا ہے۔ یوگی لوگ ہمیشہ اُسی ایشور کا دھیان لگاتے ہیں جس سے اُن کو سمادھی (مراقبہ کا درجہ) حاصل ہو جاتا ہے" [یوگ شاستر ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۲۳]

ایشور کیا ہے؟ اب یہ سوال ہے کہ پرکرتی (مادہ) اور پُرش (جیو) سے الگ ایشور کس کا نام ہے؟

"ایشور کلیش (کلفت) سے وابستہ اعمال کے پھل کی خواہش سے آزاد اور جیو سے الگ ہے" [یوگ شاستر ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۲۴]

"کلیش اَوِدیا (جہالت) وغیرہ کا نام ہے (جن کی تشریح آگے آئیگی) کلیش دینے والے کاموں کے پھل کو وپاک کہتے ہیں اور اُن کے پھلوں کی واسنا (خواہش) آشا کہلاتی ہے۔ یہ خواہشیں جس پُرش (جیو) کے دل میں موجود ہونگی اُسی سے اُن کا تعلق سمجھا جائیگا اور وہی اُن کے پھل کو بھوگیگا۔ مثلاً جب بہادر سپاہی لڑائی میں فتح یا شکست پاتے ہیں تو وہ فتح یا شکست اُنکے سردار کی سمجھی جاتی ہے۔ ایشور ایسے اعمال کے پھل بھوگنے سے آزاد اور جیو سے الگ ہے کیونکہ (نجات کے درجہ) کو پہنچے ہوئے یوگیوں نے تین قسم کے بندھنوں[1] کو توڑ کر اُس درجے کو پایا ہے اور ایشور کا اِن بندھنوں کے

[1] ان تین بندھنوں سے تین قسم کے جسموں کا تعلق مراد ہے جو یہ ہیں۔ اول ستھول شریر (جسم کثیف) دوسرا سوکشم شریر (جسم لطیف) جو پانچ پرانوں۔ پانچ گیان اندریوں اور پانچ عناصر لطیف اور من اور بدھی ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ جسم پیدا ہونے اور مرنے کے وقت بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ کارن شریر جس میں سشپتی یا خواب غفلت کی حالت ہوتی ہے یہ جسم پرکرتی کا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ سب جگہ محیط اور سب جیووں کے لئے یک ہے۔ یا اِن تینوں بندھنوں سے شاریرک (جسمانی) آدھیاتمک (روحانی) اور مانسک (دلی) اعمال مراد ہیں۔ مترجم

"اُپاسنا (عبادت) یا کاروبار دُنیوی) میں بھی پرمیشور کے سوائے کسی اور چیز کے خیال یا اَدھرم (پاپ) کے کام سے دل کو روکنا چاہیئے"۔ [یوگ شاستر ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سُوتر ۲]

آب یہ بیان کرتے ہیں کہ دل کے روکنے سے ورتی (طبیعت کی حالت) کہاں ٹھیرتی ہے۔

"جب دل کاروبار دنیوی سے آزاد ہوتا ہے تب اُپاسک (عابد) کا من (دل) بصیر کل و علیم کل پرمیشور کی ذات میں قرار پاتا ہے"۔ [ایضاً سُوتر ۳]

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ جب عابد یوگی اُپاسنا کو چھوڑ کر دُنیوی کاروبار میں مشغول ہوتا ہے تو اُس وقت اُس کے چت (طبیعت) کی ورتی (حالت) دُنیوی آدمیوں کی طرح ہوتی ہے یا اُس سے مختلف

"دُنیوی کاروبار میں مشغول ہونے پر بھی عابد یوگیوں کی ورتی (طبیعت کی حالت) شانت (قرار یافتہ) دھرم میں قائم۔ علم اور معرفت کے نور سے منور۔ حق داں۔ نہایت تیز اور معمولی انسانوں سے مختلف اور بےمثل ہوتی ہے۔ اُپاسنا کرنے والے اور ایوگی یعنی یوگابھیاس نہ کرنے والے کی ورتی (طبیعت کی حالت) ایسی ہرگز نہیں ہوسکتی"۔ [ایضاً سُوتر ۴]

آب یہ بیان کرتے ہیں کہ ورتیاں یعنی طبیعت کی حالتیں کتنی ہوتی ہیں؟ اور اُن کو کس طرح قابو میں رکھنا چاہیئے؟

ورتیاں یعنی طبیعت کی حالتیں

"تمام انسانوں کی طبیعتوں کی حالتیں پانچ ہیں۔ جن کی تقسیم دو طرح پر ہے۔ ایک کلِشٹ یعنی تکلیف دینے والی اور دوسری اَکلِشٹ تکلیف نہ دینے والی"۔ [ایضاً سوتر ۵]

"پانچ ورتیاں یہ ہیں۔ پرمان[1]۔ وِپریّیہ[2]۔ وِکلپ[3]۔ نِدرا[4]۔ سمرتی[5]"۔ [یوگ شاستر ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۶]

"اِن میں سے پرمان یہ ہیں:۔ پرتیکش (علم الیقین۔ حق الیقین و عین الیقین)، اَنُمان (قیاس) آگم (وید)"۔ [ایضاً سوتر ۷]

"وِپریّیہ جھوٹے گیان کو کہتے ہیں۔ یعنی کسی شے کی اصل ماہیت کے خلاف علم[۵۱] ہونا۔ وِپریّیہ کہلاتا ہے"۔ [ایضاً سوتر ۸]

"کسی ایسے لفظ یا بات کو جس کا کہیں کچھ وجود نہ ہو وِکلپ[۵۲] کہتے ہیں"۔ [ایضاً سُوتر ۹]

"جس حالت میں کچھ گیان (علم) نہیں رہتا اُس گیان سے خالی ورتی کو نِدرا (نیند) کہتے ہیں"۔

[ایضاً سوتر ۱۰]

---

۵۱ مثلاً فانی کو غیر فانی۔ ناپاک کو پاک۔ غیر ذی روح یا غیر ذی شعور کو ذی روح اور ذی شعور، درد دکھ کو سکھ سمجھنا اور اس کے برعکس۔ مترجم

۵۲ مثلاً نر شرنگ (آدمی کے سینگ) کھپُشپ (آسمان کا پھول) بندھیا پُتر (بانجھ عورت کا بیٹا) وغیرہ۔ مترجم۔

ہیں وہ موکش کے آنند میں پرمیشور کے ساتھ رہتے ہیں۔“

اس منتر کے متعلق حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:-

”لفظ اَرُش (अरुष) رُش (रुष) مصدر سے نکلا ہے۔ اور اس میں ‘ا’ نفی کا ہے۔ رُش کے معنی مارنا یا تکلیف دینا ہیں۔“ (اسلئے اَرُش کا ترجمہ نہ مارنے والا یعنی رحیم کامل ہُوا)

”لفظ شخص (मनुष्य) منُشیہ یعنی انسان کا مترادف آیا ہے۔“ [نگھنٹو۔ ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۳]

”بُردھنم (ब्रध्नम्) مہت یعنی بزرگ و جلیل کا مترادف ہے۔“ [ایضاً 〃 ۳۔ 〃 ۳]

”بُردھن۔ اَرُش سے آدِتیہ (سورج) مراد ہے۔“ [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۲]

”آدِتیہ سے پران (نفس) مراد ہے۔“ [پرشن اُپ نشد۔ پرشن ۱۔ منتر ۵]

چونکہ پرمیشور سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ اسلئے پہلے معنی ایشور کے لئے موزوں ہیں۔ اور دوسرے معنی شت پتھ براہمن کے حوالے کی بنا پر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح تیسرے معنی پرشن اُپ نشد کے حوالے سے کئے گئے ہیں۔

نگھنٹو میں لفظ ”بُردھن“ اشو (گھوڑے یا آگ) کا مترادف بھی آیا ہے۔ مگر اس منتر میں یہ معنی نہیں لگ سکتے۔ کیونکہ یہ معنی کئے جاویں تو شت پتھ براہمن سے اختلاف آتا ہے۔ اور اگرچہ ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں تاہم ایسا ترجمہ منتر کے اصلی معنی سے دور چلا جاتا ہے۔ اسلئے جیکس میولر نے جو اپنے انگریزی ترجمہ میں اس لفظ کے معنے گھوڑا کئے ہیں وہ غلطی پر مبنی ہیں۔ سائناچاریہ نے اس منتر کی تفسیر میں بُردھن کے معنی سُورج لئے ہیں جو کسی قدر درست ہیں مگر یہ پتہ نہیں لگتا کہ میکسمیولر اپنا ترجمہ آکاش سے اُتار کر لایا ہے یا پاتال سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے گھڑا ہے اور اسی وجہ سے اس کی سند نہیں۔

آب اس بارہ میں لکھا جاتا ہے کہ اُپاسنا (عبادت) کرنیکا طریق کیا ہے۔ کیسی پاک صاف تنہائی کے اُپاسنا کا طریق سہانے مقام میں پاک دل سے طبیعت کو یکسو کر کے تمام اِندریوں (حواس) اور مَن (دل) کے قرار کے ساتھ اُس ہست مطلق عین علم عین راحت سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کُل منصف و عادل پرمیشور کا دھیان لگانا اور اپنی آتما کو اُس کے ساتھ جوڑنا چاہیئے اور ہمیشہ اُسی کی حمد و ثنا اور پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ اور باقاعدہ اُپاسنا کے ذریعہ سے اپنی آتما کو بار بار ایشور کے دھیان میں لگانا چاہیئے۔ مہارشی پتنجلی جی یوگ شاستر میں اور ویاس جی اُس کے بھاشیہ (شرح) میں اس مضمون پر اس طرح لکھتے ہیں:-

رکھا۔ ہم تیری اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔" [اتھروید کانڈ ۱۳ - انوواک ۴ - منتر ۴۹]

"اے اَمبھہ یعنی محیطِ کُل سلیم مطلق (شانت سوُروپ) اور پانی کی طرح جان میں جان ڈالنے والے - عینِ علم معبودِ مطلق - بزرگ و جلیل - علیم مطلق تبرنم! میں تجھ کو بذریعہ معرفت جان کر ہمیشہ تجھے پُوجتا ہوں"

[اَتھروید کانڈ ۱۳ - انوواک ۴ - منتر ۵۰]

لفظ "اَمبھہ" اَبِھ مصدر (بمعنی سرایت کرنا) سے علامت شُن (ش) زیادہ ہو کر بنتا ہے۔

"اے اَمبھہ - منور بالذات مطلوبِ کُل اور عین راحت - مالکِ جہان و صاحب قدرت حلم و بُرد باری کے عطا کرنے والے ہم تیری اُپاسنا کرتے ہیں - تیرے سوائے اَور کوئی دوسرا ہمارا معبود نہیں ہے"

[اتھروید کانڈ ۱۳ - انوواک ۴ - منتر ۵۱]

اِس منتر میں لفظ "اَمبھہ" تعظیم کے لئے دوبارہ آیا ہے - اسکے معنی اوپر لکھ چکے ہیں -

"اے پرمیشور! ہم تجھ کو اَدُ یعنی قادرِ مطلق - محیطِ کُل اور ہر شے میں موجود اور آکاش کی طرح بسیط و وسیع جان کر تیری اُپاسنا کرتے ہیں"

[ایضاً منتر ۵۲]

"اُرُ - بھو یعنی عظیم کا مترادف ہے" [نگھنٹو ادھیائے ۳ - کھنڈ ۱]

"اے تمام کائنات کی بساط بھیلانے والے! سب سے اشرف اور علیم کُل و خبیر مطلق - شاہد و شہود کُل پرمیشور! ہم تجھ علیم کُل کی اُپاسنا کرتے ہیں" [اتھروید کانڈ ۱۳ - انوواک ۴ - منتر ۵۳]

"جو عالم اور یوگی لوگ علم اور یوگا بھیاس کے ذریعہ سے اپنی آتما کو تمام کائنات اور انسانوں کے دل کے حال جاننے والے علیم کُل - رحیم کامل (اَرُش) راحت افزائے عالم - بزرگ و جلیل (بُردھنم) پرمیشور کے ساتھ جوڑتے ہیں - وہ (مُکتی کے) آنند میں مگن (محو و مسرور) اور (علم کے نور سے) منور ہو کر اُس نورِ مطلق - تجلی بخشِ عالم پرمیشور میں پرمانند (راحتِ اعلیٰ) کو حاصل کرتے ہیں"

[رگ وید - اشٹک ۱ - ادھیائے ۱ - ورگ ۱۱ - منتر ۱]

اِس منتر کے دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں -

"تمام لوک (کُرے) اور کُل موجودات (اپنے محور پر) پھرنے والے پُر آتش سُورج (بُردھنم اَرُشم) کی کشش سے قائم ہیں اور اُس کی روشنی سے ضیا پا کر چمکتے ہیں"

اِسی منتر کے تیسرے معنی یہ ہیں :-

"جو اُپاسک یا عابد (پُرش) تمام جسم کو حرکت دینے والے رگ رگ میں سمائے ہوئے اور اعضاء کو بڑھانے والے پران (آدِتیہ) کو بطریق پرانایام[1] اُس نورِ مطلق پرمیشور میں دلی شوق سے لگاتے یا جوڑتے

[1] پرانایام سانس کو باہر اور اندر روکنے سے دم بڑھانے کی مشق کو کہتے ہیں اُس کا مفصل بیان آگے آئیگا - مترجم

کرنیوالی (سُریٔنی) ہوتی ہے (لفظ بالتحقیق یقین دلانے کے لئے آیا ہے) طبیعت کے قرار و قیام کی حالت کو پہنچ کر پرماتما کا وصال ہوتا ہے۔" [یجروید۔ ادھیائے ۱۲۔ منتر ۶۸]

اس منتر میں (شر شٹی اور سُریٔنی دو لفظ آئے ہیں جن کی نسبت) نرکت کے مندرجہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

"شر شٹی کے معنی جلد ہیں" [نرکت ادھیائے ۶۔ کھنڈ ۱۲]

"سُریٔنی دو قسم کی (حالت) ہوتی ہے۔ ایک پرورش کرنے والی اور دوسری فنا کرنے والی۔"
[نرکت ادھیائے ۱۳۔ کھنڈ ۵]

"اے پرمیشور! آپ کی عنایت سے اٹھائیس چیزیں ہمیں سُکھ دینے والی اور بہبودی کرنے والی ہوں۔ (جو یہ ہیں)۔ دس اندریاں (حواس)۔ دس پران (انفاس)۔ من (دل)۔ بدھی (عقل)۔ چت (حافظہ)۔ اہنکار (انانیت)۔ ودیا (علم)۔ سوبھاؤ (عادت)۔ شریر (جسم) اور بل یعنی طاقت) یہ سب سُکھ دینے والی ہو کر رات دن میرے اُپاسنا (عبادت) اور یوگ (ریاضت) کے کام میں معاون ہوں۔ آپ کی عنایت سے میں یوگ کے ذریعہ سے کشیم یعنی موکش حاصل کروں۔ میں آپ کی مدد اور عنایت کے لئے آپکو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔" [اتھرووید ۱۹۔ انوواک ۱ ورگ ۸ منتر ۲]

"اے اِندر (پرمیشور)! تو شچی یعنی مخلوقات یا زبان اور فعل کا مالک ہے اور قادر مطلق اور سب سے برتر و بالا ہونے کی وجہ سے بزرگ و عظیم ہے۔ تو دشمنوں کی زبان اور اُن کے فعلوں کو قطع یا دفع کرنیوالا ہے تو محیط کل قادر مطلق ہے۔ میں تیری اُپاسنا (عبادت) کرتا ہوں۔" [اتھرووید کانڈ ۱۳ انوواک ۴ منتر ۴۷]

اِس منتر میں لفظ "شچی" آیا ہے جس کی بابت مفصلہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) شچی زبان کا مترادف ہے (دیکھو نگھنٹو ادھیائے ۱۔ کھنڈ ۱۱)
(۲) شچی کرم (فعل) کا مترادف ہے (دیکھو ایضاً " ۲۔ " ۱)
(۳) شچی پرجا یعنی مخلوقات کا مترادف ہے (دیکھو " " ۳۔ " ۹)

ایشور ہدایت کرتا ہے کہ

"اے انسانو! تم ہمیشہ بذریعہ اُپاسنا مجھے ٹھیک ٹھیک جاننے کی تدبیر کرو (اُپاسک یعنی عابد کہتا ہے کہ) اے علیم کل پرمیشور! تجھے متواتر میرا نمسکار ہو۔" [اتھرووید کانڈ ۱۳ انوواک ۴ منتر ۴۸]

"اے پرمیشور! ہم اناج وغیرہ (سامان خورش) اور راج وغیرہ (سامان حکومت) اعلٰی درجے کے نیک اعمال سے حاصل ہونیوالی سچی ناموری اور ہمت و حوصلہ اور کامل علم پا دیں تو ہمیشہ ہمارے اوپر نظر رحمت

سب کے اندر موجود اور منتظم کل الیشور اپنی نظر رحمت سے جلوہ گر ہوکر بے پایاں نور اور اپنی پُرجلال ذات کا ظہور کرتا ہے۔ سچی بھگتی (عقیدت) سے عبادت کرنیوالے یوگیوں کو وہ رحیم کامل سب کے دلوں کا شاہد اور منتظم کل ایشور موکش عطا کر کے خوش و مسرور کرتا ہے۔" [یجروید۔ ادھیائے ۱۱ منتر ۳]

اُپاسنا (عبادت) کا طریق سکھلانے والے اور اُس کے سیکھنے والے دونوں سے ایشور وعدہ کرتا ہے کہ "جب تم دونوں آتما کو قائم کر کے سچے دل سے عجز و نیاز کے ساتھ مجھ قدیم (سناتن) برہم کی اُپاسنا کروگے تب میں تم کو یہ آشیرباد دونگا کہ تم سچی کیرتی (ناموری) کو حاصل کرو جس طرح پورے پورے عالم (اپنے علم کے ذریعہ سے) دھرم کے راستے کو پالیتے ہیں۔ اسی طرح جو اُپاسک (عابد) عین نجات (موکش سَوَرُوپ) غیر فانی پرمیشور کی فرمانبردار بیٹے کی طرح خدمت کرتے ہیں وہ علم کے نور اور عبادت کے سرور سے بہرہ یاب ہوتے نیک اعمال کرتے اور پُر راحت جنم اور پُر آرام مقام پاتے اور اُن میں قائم ہوتے ہیں۔ عبادت کا طریق سکھلانے والے اور اُس کے سیکھنے والے تم دونوں اس بات کو بخوبی سُن اور سمجھ لو۔ کیونکہ اس طرح تم دونوں عبادت کرنے والوں کو میں (الیشور) اپنی رحمت سے مستفیض کرونگا۔"

{یجروید۔ ادھیائے ۱۱ منتر ۵}

روشن دماغ عالم جن کے چہرے سے جلال برستا ہو اور دھیان لگانے والے یوگی متواتر یوگابھیاس (ریاضت) اور اُپاسنا (عبادت) کے وقت ناڑیوں کو روکتے ہیں[1] یعنی اُنکے اندر پرماتما کا دھیان کرنے کے لئے ابھیاس (مشق) کرتے ہیں اور یوگ میں محنت کرتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے وہ عالم یوگیوں کے درمیان سکھ سے قائم ہوکر راحت اعلیٰ (موکش) کو حاصل کرتے ہیں۔" {یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۶۷}

"اے یوگیو! تم یوگابھیاس اور اُپاسنا سے پرماتما کا دھیان لگا کر آنند (مسرور) ہو اور ایشور کو پا کر موکش کے سکھ کو حاصل کرو اور عبادت سے تعلق رکھنے والے فعلوں اور پران یا ناڑی کو اُپاسنا کے کام میں لگاؤ اس طرح انتہ کرن (باطن) کو پاک صاف کر کے راحت اعلیٰ کے مخزن یعنی آتما میں بطریق اُپاسنا یوگابھیاس کے ذریعہ سے وگیان (معرفت الٰہی) کے بیج کو بوؤ اور وید کے کلام اور اُس کے علم سے بہرہ ور ہو۔

(یوگی کہتا ہے کہ) پرمیشور کی عنایت سے مجھے بہت جلد (شترشٹی) یوگ کا پھل ملے اور پاک راحت حاصل ہو۔ بالتحقیق عبادت اور ریاضت سے طبیعت کی حالت (ورتی) تمام کلفتوں کو دور یا فنا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷) ریاضت یا مشق ہیں۔ اسلئے یوگابھیاس سے ایشور کو پانے یا اُس کا قرب حاصل کرنیکی کوشش یا ریاضت مراد ہے۔ مترجم

[1] اس سے پرانایام کرنا مراد ہے جس کا مفصل بیان آگے کیا جائیگا۔ مترجم

(اور لفظ یجنہ بمعنی آدمی کے آنے سے اتھروید) کا مطالعہ اور بڑے بڑے کاموں کے ثمرہ میں جو بھوگ یا سامان راحت اور صنعت وہنر سے جو چیزیں حاصل ہوتی ہیں وہ سب پرمیشور کے سمرپن یا نذر ہوں تاکہ ہم اُسکے احسان فراموش نہ ہو جائیں۔ ہمارے اس عمل کے ثمرہ میں رحیم کامل پرمیشور ہمیں اعلیٰ درجہ کا سکھ عطا کرے اور ہم سکھ سوراحت اعلیٰ یعنی موکش کو حاصل کر سکیں۔ ہم اپنے آپ کو اُس پرمیشور ہی کی رعیت سمجھیں یعنی ہم اُس پرمیشور سے افضل یا اُسے چھوڑ کر کسی انسان بے بنیاں کو اپنا راجہ نہ مانیں۔ ہم ہمیشہ سچ بولیں۔ اور پرمیشور کے حکم کی تعمیل میں پوری کوشش تدبیر و محنت کریں اور کبھی اُس کی نافرمانی نہ کریں بلکہ ہمیشہ اِس طرح اُس کے حکم میں رہیں جیسے بیٹا باپ کے کہنے میں ہوتا ہے۔" [یجُروید ادھیائے ۲ منتر ۲۹]

اِس منتر میں یگیہ سے محیطِ کل پرمیشور مُراد ہے۔ کیونکہ شت پتھ براہمن میں یگیہ کے معنی وشنو لکھے ہیں اور وشنو کے معنی تمام دُنیا میں سرایت کرنے والا یا محیطِ کل ایشور ہیں۔

مندرجہ ذیل منتر میں یہ ہدایت ہے کہ جیو کو ہمیشہ پرمیشور ہی کی اُپاسنا (عبادت) کرنی چاہیئے۔

ایشور اُپاسنا "ایشور کی اُپاسنا کرنے والے صاحبِ عقل و فہم انسان اور یوگی اپنے مَن (دل) کو علیم کل پرمیشور میں لگاتے ہیں اور اپنی عقل کو اُسی کے (دھیان) میں قائم کرتے ہیں۔ وہ پرمیشور اس تمام کائنات کو قائم رکھتا ہے۔ اُسے تمام جیووں کے نیک و بد خیالات کا علم (بگیان) اور کُل مخلوقات کا حال معلوم ہے وہ واحدِ مُطلق اور بے عدیل ہے۔ وہ سب جگہ محیط اور علیم کُل ہے۔ اُس سے افضل یا اشرف کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اُس آفریدگار عالم تجلی بخش کائنات کی ہر انسان کو خوب ستُتی (حمد و ثنا) کرنی چاہیئے کیونکہ ایسا ہی کرنے سے اُس پرمیشور کو پا سکتے ہیں۔" [رگ وید اشٹک ۴ ادھیائے ۴ سورگ ۲۴ منتر ۱]

"یوگ (ریاضت) کرتے ہوئے پہلے برہم وغیرہ کے سچے علم میں دل لگانا چاہیئے جو ایسا کرتا ہے پرمیشور بنظرِ رحمت اُس کی عقل کو اپنی ذات میں قائم کرتا ہے جس سے وہ یوگی اُس نورِ مطلق اگنی (ایشور) کو بخوبی جان لیتا ہے۔ ایشور اُس کی آتما میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ روئے زمین پر عابد یوگی کا یہی نشان سمجھنا چاہیئے" [یجُروید۔ ادھیائے ۱۱ منتر ۱]

ہر انسان کو ایسی خواہش کرنی چاہیئے کہ

"ہم منور بالذات۔ مخزنِ راحت سب کے اندر موجود اور منتظم کُل پرمیشور کے غیر متناہی جلال میں یوگ (ریاضت) اور انتہ کرن (باطن) کی صفائی سے موکش کا سُکھ حاصل کرنے کے لیئے یوگ کے بل سے قائم ہوں۔" [یجُروید۔ ادھیائے ۱۱ منتر ۲]

"سچے دل سے اُپاسنا (عبادت) کرنے والے یوگیوں کے دِلوں میں یوگا بھیاس[1] کرنے

---

[1] یم و نیم و دھیان۔ دھارنا و سمادھی وغیرہ کا عمل کرنا اور اپنے آتما کو پرمیشور کے ساتھ وصل کرنا مراد ہے اور ابھیاس کے معنی (مشق)

حکومت پائیں۔ اے پرمیشور! ایسی عنایت کیجئے کہ شعاع پرمبنی سورج۔ آگ اور زمین وغیرہ چیزیں تمام دنیا کو اپنی روشنی وغیرہ نیک تاثیروں سے فائدہ پہنچائیں اور ہمیں ایسی طاقت اور ہمت عطا کیجئے کہ ہم کلیں اوزار اور پُرصنعت خود رفتار گاڑیاں بنانے کا علم حاصل کرکے کُل نوع انسان کو فائدہ اور فیض پہنچائیں اے سچے دھرم کی ہدایت کرنے والے پرمیشور! تو ہمیں دھرم یعنی منصف اور نیک ہے اسلئے ہمیں بھی عدل یعنی انصاف اور دھرم سے بہرہ ور کر۔ اے سب کی بہتری اور بہبودی کرنیوالے ایشور! تو کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔ اسلئے ہمیں بھی سب کا دوست بنا اور ہمیں اپنی عنایت سے اعلیٰ اقتدار نیک اصول اور جواہرات وغیرہ عمدہ چیزیں عطا کر۔ ہمارے درمیان وید کا علم یا برہمن ورن اور راج یا کشتری ورن اور رعیت یا ویش ورن قائم کر۔ ہمارے اندر تمام نیک اوصاف اور اعلیٰ خوبیاں قائم رہیں۔ ہم آپ سے یہی پرارتھنا (استدعا) کرتے اور یہی مانگتے ہیں۔ آپ ہماری ان تمام خواہشوں کو پورا کیجئے۔"

[یجروید۔ ادھیائے ۳۸۔ منتر ۱۴]

"اے ایشور! میرا مَن (دل) جو حالت بیداری میں دور دور جاتا ہے اور تمام اندریوں (حواس) پر غالب اور حاوی ہو کر اُن پر حکومت کرتا ہے۔ جو علم و معرفت وغیرہ اعلیٰ اوصاف کا مرکز ہے۔ جو عالم خواب میں بھی مثل حالت بیداری لطیف اشیاء کو دیکھتا اور اسی حالت لطیف میں راحت باطنی کا حظ اٹھاتا ہے۔ جو بلند پرواز۔ سریع التاثیر اور اندریوں (حواس) اور سورج وغیرہ روشن اشیاء کا علم و احساس کرنے والا اور یکتا و بیمثال ہے آپ کی عنایت و رحمت سے وہ میرا مَن نیک اور مصمم ارادہ کرنے والا۔ بہبودی اور بہتری چاہنے والا اور دھرم اور نیک گنوں کو عزیز رکھنے والا ہو۔" [یجروید۔ ادھیائے ۳۴۔ منتر ۱]

اسی طرح یجروید کے اٹھارویں ادھیائے میں "واجشچ مے" وغیرہ منتروں کے اندر (ہدایت ہے۔ کہ انسان) پرمیشور کے لئے تمام مال و املاک اَرپن (نذر) کرے۔ اسلئے ثابت ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ ایشور سمرپن چیز یعنی موکش سے لیکر کھانے اور پینے کی چیزوں تک سب کے لئے ایشور ہی سے یاچنا (التجا) کرنی چاہئے۔

"اے انسانو! اُس یگیہ یعنی ایشور کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام عمر صرف کرو یعنی ہماری جس قدر عمر ہے وہ سب پرمیشور کے سمرپن (نذر) ہو اور پران (نفس) آنکھ۔ زبان۔ مَن یعنی علم و معرفت۔ آتما یعنی جیو اور برہما یعنی چاروں ویدوں کا جاننے والا اور یگیہ کی پابندی کرنے والا اور جیوتی یعنی سورج وغیرہ روشن اجرام۔ دھرم یا انصاف۔ سُوَ یا سُکھ۔ پرشٹھ یعنی زمین وغیرہ مسکن اور یگیہ یعنی اشومیدھ وغیرہ یا صنعت اور ہُنر کے کام۔ ستوم یعنی مجموعہ مناجات۔ یجروید۔ رگ وید۔ سام وید۔

بھگوان! آپ کی عنایت سے ہماری تمام خواہشیں ہمیشہ سچی یا پوری ہوں یعنی ہماری تسخیر عالم اور اقبال وحشمت حاصل ہونیکی خواہش یا مُراد بے اثر نہ ہو۔" [یجروید ادھیائے ۲- منتر ۱۰]

"اے اگنی (پرمیشور)! مجھے وہ بلند و اعلیٰ عقل و ذہانت عطا کر جس سے دیو (عالم) اور پتر (عارف) بہرہ مند ہیں۔ اے پرمیشور! مجھے جلد ویسی ہی عقل و ذہانت عطا کر سُواہا۔" [یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۴]

لفظ سُواہا کی تشریح

لفظ "سُواہا" کی بابت نِرکت کے مُصنّف یاسک آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ

"لفظ سُواہا کے یہ معنی ہیں کہ

(۱) سب کو ہمیشہ سُو (اچھی مُلائم شیریں۔ اور بہتری یا بہبودی کرنے والی بات) آہ (کہنی چاہیئے)

(۲) جو بات سُو (اپنے علم میں) ہے اُسی کو زبان سے آہ (بولے)

(۳) سُو یعنی اپنی ہی چیز یا حق کو اپنا آہ (سمجھنا چاہیئے) دوسرے کی چیز پر ناجائز قبضہ نہیں کرنا چاہیئے

(۴) ہمیشہ سُو یعنی اچھی طرح سے ہون کی چیزوں کو صاف کر کے آہ (ہوم کرنا چاہیئے)" [نِرکت ادھیائے ۸ کھنڈ ۲۰]

یہ سب معنی لفظ "سُواہا" سے نکلتے ہیں۔

ایشور جیووں کے لئے آشیرباد (دُعائے خیر) دیتا ہے کہ

ایشور نیکوں کا معاون ہے

"اے انسانو! تمہارے آیُدھ یعنی توپ بندوق وغیرہ آتشگیر اسلحہ اور تیر کمان تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط و فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دُشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط۔ طاقتور اور کارِ نمایاں کرنے والے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر اُنہیں رُوگرداں و پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار نہائیت کارگذار اور مشہور و نامور ہو تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔ مگر میری آشیرباد اُنہیں لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال اور نیکو خصال ہیں نہ کہ اُنکے لئے جو عوام یعنی رعیت کے لوگو پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں۔ میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔"

[رگ وید۔ اشٹک ۱- ادھیائے ۳- ورگ ۱۸- منتر ۲]

مخلف پرارتھنائین اور یاچنائیں

"اے بھگوان! ہمیں نیک خواہشوں یا ارادوں میں کامیاب اور نہایت عمدہ جنس اور آزادی وغیرہ سے خوشحال اور بہرہ ور کر۔ اے پرمیشور! ہم وید کے علم اور معرفت حاصل کرنے میں تدبیر و محنت کریں۔ آپ ہمیں براہمن ورن کی لیاقت عطا کر کے ہمیشہ ہماری ہمت کو بڑھائیے ہمیں پُرزور و شجاع کیجئے تاکہ ہم کشتری کے وصف و کمال اور خصلت کو حاصل کر کے عالمگ

ملا اس لفظ کی تشریح صفحہ اوّل پر دیکھو۔ مترجم

ایشور کی ستتی[1] پرارتھنا۔ یاچنا۔ سمرپن اور اُپاسنا وِدیا کا بیان

ستتی (حمد و ثنا) کا مضمون کسی قدر (صفحہ ۳ پر) "ماضی۔ حال۔ استقبال تینوں زمانے" وغیرہ الفاظ سے شروع ہونے والے منتروں میں آچکا ہے۔ اور کچھ آگے بیان کیا جائیگا۔ اب پرارتھنا کے مضمون پر لکھتے ہیں:۔

ایشور کی ستتی و پرارتھنا مندرجہ ذیل منتروں میں ایشور کی ستتی اور پرارتھنا کا مضمون ہے۔

"اے پرمیشور! تو علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف منور و پُر جلال ہے۔ مجھے بھی تیج یعنی علم و معرفت اور جاہ و جلال عطا کر۔ اے پرمیشور! تو غیر متناہی قوت والا ہے۔ اپنی عبادت سے مجھے بھی جسم و دماغ کی قوت۔ دلیری۔ چستی اور ہمت و استقلال عطا کر۔ اے صاحب قدرت! تیری طاقت بے پایان ہے۔ مجھے بھی اپنی نظر عنایت سے اعلےٰ درجہ کی طاقت دے۔ اے پرمیشور! تو راست مطلق اور علیم کل صاحب قدرت ہے۔ اسلئے مجھے بھی سچائی علم اور صولت عطا کر۔ اے پرمیشور! تو منیو یعنی بدوں پر غصہ کرنے والا ہے۔ اسلئے مجھے بھی اپنی سچائی کے بل پر بدوں کے ساتھ سختی کرنے یا اُن کو سزا دینے کی عادت دے۔ اے حلیم مطلق ایشور! تو سب کی سہنے والا ہے۔ مجھے بھی سکھ دُکھ کی برداشت اور میدان جنگ میں ثابت قدمی اور استقلال عطا کر۔ الغرض اپنے فضل و کرم سے اِسی قسم کے اچھے اچھے اوصاف مجھے عطا کر!" [یجروید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۹]

"اے اِندر (قادر مطلق پرمیشور) امیری آتما میں نیک راستے پر چلنے والے اور اعلیٰ وصف و کمال سے بہرہ مند کان وغیرہ پانچوں حواس اور مَن (دل) قائم کر۔ تو ہماری پرورش کر اور ہمیشہ اپنی رحمت سے ہمیں اچھی اچھی نعمتیں عطا کر۔ اے پرمیشور! ہمیں اعلیٰ و افضل حکومت یا حشمت عطا کر تاکہ ہم اعلیٰ دولت یعنی علم و معرفت کو حاصل کر سکیں۔ ہمارے اندر مذکورہ بالا خوبیاں پیدا ہوں۔ (یا بہ الفاظ دیگر ایشور حکم دیتا ہے کہ (اے انسانو!) تم عمدہ اور نیک صفات حاصل کرو)۔ اے

[1] ستتی = حمد و ثنا۔ پرارتھنا = مناجات و دعا۔ یاچنا = عرض و التجا۔ سمرپن = نذر و نیاز۔ اُپاسنا وِدیا = علم ریاضت و عبادت۔ مترجم۔

"ویدی (ہون کنڈ) جو مثلث مربع۔ مدور یا بہ شکل باز یا شکرہ بنائی جاتی ہے۔ اُس کی شکلوں سے علم

علم مساحت

مساحت کی تعلیم مقصود ہے۔ زمین کے چاروں طرف جو موہوم خط بیچوں بیچ کھینچا جاتا ہے اس کو پردھی (محیط) کہتے ہیں اور نگیہ جس کو علم مساحت میں مدھیہ ویاس یا مدھیہ ریکھا یعنی قطر کہتے ہیں وہ اس کرۂ زمین یا کُل کائنات کی ناف ہے۔ چاند بھی کرہ ہے اور اس میں بھی محیط وغیرہ ہیں۔ بارش کرنے والے سورج اور پُرزور حرارت اور ہوا کے بھی کرے ہیں۔ طاقت بخشنے والی نباتات اُن کی قوت سے پیدا ہوتی ہے اور ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ برہم یعنی پرمیشور محیط کی طرح سب کو گھیرے ہوئے اور سب کے اندر اور باہر موجود ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے ۲۳۔ منتر ۶۲)

"سوال۔ علم حقیقی کا عالم اور اس علم کا جامع عقل کُل کون ہے؟ سب چیزوں کا اندازہ یا پیمائش کرنے والا کون ہے؟ اور اس تمام کائنات کا مسبب کون ہے؟ اس دنیا میں گھی کی طرح سب چیزوں کی جان کیا ہے؟ سب دکھوں کو دور کرنے والا اور آنند یا راحت عطا کرنے والا اور سب کا لُبِ لباب کیا ہے؟ اس تمام کائنات کا پردھی (محیط) کون ہے؟ (دائرہ یا کسی کرہ کے چاروں طرف جو سب سے بڑا خط (موہوم) کھینچا جاوے اُس کو پردھی (محیط) کہتے ہیں) آزاد و خود مختار شے کیا ہے؟ قابل مدح و تعریف کون ہے؟"

(یہ سوال ہیں جن کا جواب (اسی منتر میں) آگے دیا جاتا ہے)

"جواب۔ جس دیو یعنی پرمیشور کو تمام عالم اچھی طرح پوچھتے رہے ہیں۔ اب پوچھتے ہیں اور آئندہ پوچھیں گے وہی تمام اشیاء کے علم حقیقی سے ماہر ہے وہی سب کا اندازہ و مساحت کرنیوالا ہے۔

الغرض سب سوالوں کا یہی جواب سمجھنا چاہیئے۔"

(رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ ورگ ۱۸۔ منتر ۳)

اس منتر میں بھی لفظ پردھی (محیط) سے علم مساحت کی تعلیم مفہوم ہوتی ہے۔ یہ علم جیوتش شاستر میں تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ اور ویدوں میں اس علم کو بیان کرنے والے بہت سے منتر پائے جاتے ہیں۔

علم ریاضی کا مضمون ختم ہوا

علم ریاضی کا بیان

مندرجہ ذیل منتروں میں ایشور نے انک گنت (علم حساب) بیج گنت (علم جبر و مقابلہ) اور ریکھا گنت (علم مساحت) کو ظاہر کیا ہے۔

علم حساب " واحد چیز کو ایک کے عدد سے ظاہر کرتے ہیں۔ ایک میں ایک جمع کریں تو دو ہو جاتے ہیں اور ایک میں دو جوڑیں تو تین۔ دو اور دو چار۔ تین اور تین چھ۔ علیٰ ہٰذا القیاس[51] "

{یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۲۴ و ۲۵}

اس طرح متواتر جمع کرنے سے مختلف شکلیں پیدا ہو کر علم حساب بن جاتا ہے (اس منتر میں کئی بار مدرجہ[52] "یعنی" اور "تاً" آنے سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ علم ریاضی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ چونکہ علم ریاضی کا پورا پورا بیان وید کے انگ یعنی جیوتش شاستر میں مذکور ہے۔ اسلیئے یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں یہاں صرف یہ جاننا چاہیئے کہ جیوتش شاستر میں جس قدر علم ریاضی کا بیان پایا جاتا ہے۔ اُس کی بُنیا دوید کے ایسے ہی بالا منتروں پر ہے۔ مقدار معلوم میں اعداد سے کام لیا جاتا ہے اور نامعلوم مقداروں کے دریافت کرنے میں بیج گنت یعنی جبر و مقابلہ کام آتا ہے۔

جبر و مقابلہ بیج گنت کا اشارہ بھی وید کے منتروں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً اُ۔ کِ۔ اس قسم کی علامتوں سے منتروں میں بیج گنت پائی جاتی ہے۔ بقول آنکہ ایک پنتھ دو کاج۔ شورون[53] یعنی اعراب کے نشانات لگانے سے بیج گنت بھی مفہوم ہوتا ہے۔ اسی طرح علم ریاضی کا تیسرا حصہ علم مساحت ہے جس کا بیان اگلے منتر میں پایا جاتا ہے۔

---

[51] ان منتروں میں مفصلہ ذیل اعداد گنائے ہیں "۱-۳-۵-۷-۹-۱۱-۱۳-۱۵-۱۷-۱۹-۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹-۳۱-۳۳" "۴-۸-۱۲-۱۶-۲۰-۲۴-۲۸-۳۲-۳۶-۴۰-۴۴-۴۸" پہلے سے جمع اور دوسرے سے تم کے پہاڑے کی تمثیل ہے ضرب کا اصول نکلتا ہے۔ مترجم

[52] دیکھو نوٹ [1] صفحہ ۱۷۔ "

[53] تمام سام وید میں منتروں کے حروف پر اس طرح اعداد لگے ہوئے ہیں جس طرح جبر و مقابلہ میں کسی مقدار کی قوت ظاہر کرنے کیلئے اسکی اوپر ہندسہ لگاتے ہیں۔ سام وید میں ان اعداد سے اعراب کی قوت یا گھٹنے بڑھنے یعنی اُن کی کمی بیشی کا ظاہر کرنا مقصود ہے مثلاً (अग्न आयाहि वीतये गृणानो) (سام وید پرباٹھک ا کھنڈ ۱) مترجم

جواب (۱) اِس دُنیا میں سورج اکیلا چلتا ہے۔ یعنی بذاتِ خود روشن ہے اور باقی سب گروں کو روشن کرتا ہے۔
(۲) اُسی کی روشنی سے چاند بار بار روشن ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی چاند میں اپنی ذاتی روشنی بالکل نہیں ہے۔
(۳) برف یا سردی کی دوا آگ ہے۔
(۴) بیج وغیرہ بونے کا مقام یعنی سب سے بڑا کھیت زمین ہے۔"
{یجر وید۔ ادھیائے ۲۳۔ منتر ۱۰}
ویدوں میں اِس مضمون کو بیان کرنے والے اس قسم کے اور بہت سے منتر ہیں۔

روشن و غیر روشن گرون کا بیان ختم ہوا

روشن و غیر روشن کُروں کا بیان

اب اس بارہ میں غور کیا جاتا ہے کہ چاند وغیرہ سیارے سورج سے روشنی پاتے ہیں۔

"یہ زمین ستیہ یعنی مطلق غیر فانی برہم یا ہُوا اور سورج سے آکاش کے اندر اُدھر یا مُعلق قائم ہے اور سُورج روشنی کا چشمہ ہے۔ رِت یعنی وقت یا سُورج یا ہُوا سے آدِتیہ (بارہ مہینے یا کرنیں یا اثر)[۱۱] قائم ہیں اور سوم یعنی چاند پُرنور سورج سے روشنی اقتباس کرتا ہے۔"

[اتھروید۔ کانڈ ۱۴۔ انوواک ۱۔ منتر ۱]

اس سے ظاہر ہُوا کہ چاند وغیرہ کُرے بذاتِ خود روشن نہیں ہیں بلکہ وہ سب سورج کی روشنی سے چمکتے ہیں۔

"سورج کی کرنیں چاند پر پڑتی ہیں۔ اور پھر اُس سے زمین پر آکر قوت افزائی کرتی ہیں (کیونکہ پرورش بالیدگی یا قوت افزائی اُن کی تاثیروں میں داخل ہے۔ جب زمین سورج کی روشنی کو ڈھک لیتی ہے تو جس قدر حصہ میں اُس کا اثر پہنچتا ہے اُس قدر حصہ میں زیادہ سردی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں سورج کی کرنیں نہیں پڑتیں اور کرنوں کے نہ پڑنے سے گرمی بھی نہیں رہتی۔ اسلئے وہ (چاند کی ٹھنڈی کرنیں) قوت پیدا کرنے والی اور روح افزا ہوتی ہیں) چاند کی روشنی سے سوم وغیرہ پودے (اوشدھی) بڑھتے ہیں اور اُن سے روئے زمین کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ چاند۔ نکشتروں (ستاروں) کے مقابلہ میں (زمین) سے بہت قریب ہے"

[اتھروید کانڈ ۱۴۔ انوواک ۱۔ منتر ۲]

"سوال (۱) اس برہمانڈ یعنی کائنات میں اکیلا کون چلتا ہے؟ یعنی اپنی ذاتی روشنی سے کون روشن ہے؟

(۲) کون بار بار روشن ہو کر ظاہر ہوتا ہے؟

(۳) برف یا سردی کی دوا کیا ہے؟

(۴) بیج بونے کے لئے سب سے بڑا کھیت کون سا ہے؟"

{یجروید۔ ادھیائے ۲۳۔ منتر ۹}

اس منتر میں یہ چار سوال ہیں، اور اگلے منتر میں ان کا ترتیب وار جواب دیا گیا ہے۔

[۱۱] اس لفظ کی تشریح پہلے بیان کر چکے ہیں۔ دیکھو صفحہ ۲۳۔ نوٹ ۵۱۔ مترجم

" سوِتا یعنی پرمیشور یا کرۂ آفتاب کی کشش یا قوتِ جاذبہ سے تمام کُرے ٹھیرے ہوئے ہیں۔ یہ قوت جاذبہ پُر نور و جلال (جیوتی مے) ہے۔ تمام کاروبار چلانے والے اور آرام و راحت عطا کرنے والے علم و جلال سے یہ عالم فانی اور اَمرِت یعنی سچی معرفت پاکر نیں اپنے مقام پر قائم اور موجود ہیں (ایشوریا) سورج۔ زمین وغیرہ فانی دُنیاؤں کو اَمرِت یعنی (رمٔوکش یا) نباتات و بارش وغیرہ دیتا ہے اور اُسی کے ذریعہ سے تمام چیزیں نظر آتی ہیں (اِس منتر میں الفاظ "ذیو بھرکتٔ بھی" (بوجہ قطعہ بند ہونے کے پچھلے منتر سے لئے جائینگے) سورج دِن رات یعنی ہر لمحہ تمام کُروں کو (اپنی طرف) کھینچے رہتا ہے "

[یجروید۔ ادھیائے ۳۳۔ منتر ۴۳]

ہر کُرے میں اپنی ذاتی قوتِ کشش بھی ہے اور بالیقین پرمیشور میں غیر متناہی قوتِ جاذبہ ہے۔
اِس منتر میں جو لفظ رَج آیا ہے اُس سے لوک یا کُرے مراد ہیں۔ چنانچہ نِرُکت کے مُصنّف یاسک آچاریہ فرماتے ہیں کہ:۔

" لوکوں یا کُروں کو رَج کہتے ہیں " [نِرُکت ادھیائے ۴۔ کھنڈ ۱۹]

اور لفظ رَتھ سے خوشی یا راحت عطا کرنے والا علم و معرفت یا جلال مُراد ہے۔ چنانچہ نِرُکت میں لکھا ہے کہ:۔

" رَتھ۔ رَنہتی یعنی چلنا یا ستھرتی یعنی ٹھیرنا سے نکلتا ہے۔ جس میں رَمن یعنی آنند یا خوشی کے ساتھ رہیں اُسے رَتھ کہتے ہیں وغیرہ " [نِرُکت ادھیائے ۹۔ کھنڈ ۱۱]

" وِشواَنر سورج کا نام ہے " [نِرُکت ادھیائے ۱۲۔ کھنڈ ۲۱]

الغرض ویدوں میں سب وجودوں کو قائم رکھنے والی قوتِ کشش یا قوتِ جاذبہ کو بیان کرنے والے بہت سے منتر ہیں۔

کشش مابین اجسام و ایشور کی قوتِ جاذبہ کا مضمون ختم ہُوا

کشش ما بین اجسام اور ایشور کی قوتِ جاذبہ کا بیان

تمام کُروں کی کشش سورج کے ساتھ ہے اور سُورج وغیرہ کُرے ایشور کی قوت جاذبہ سے قائم ہیں۔

"جب اِندر یعنی ایشور یا ہوا یا سُورج کی قوت جاذبہ۔ روشنی کشش۔ قوت و طاقت یا کرنیں نمودار و ظاہر یا پُرزور و تیز ہوتی ہیں تب اُنکی قُوتِ جاذبہ کی کشش سے تمام کُرے یا دُنیائیں اپنے اپنے مقام اور نظام پر قائم رہتی ہیں"

{رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۱۔ ورگ ۶۔ منتر ۳}

اسی وجہ سے تمام کُرے اپنے اپنے مدار سے باہر نہیں نکل سکتے۔

"اے اِندر (پرمیشور)! یہ تیری مارُتی یعنی فانی مخلوقات اور تمام کائنات تیری قوت جاذبہ کے سہارے سے قائم ہے۔ تیرے نظام قدرت اور قُوت جاذبہ سے تمام کائنات ٹھیری ہوئی ہے اور تمام کُرے اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے ہوئے حد سے باہر نہیں نکل سکتے" [رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۱۔ ورگ ۶۔ منتر ۴]

اگلے منتر میں بھی قوت جاذبہ کا بیان ہے

"اے پرمیشور! تو نے ہی اس سورج کو بنایا ہے اور اپنے جلال غیر متناہی قُوت اور حکمت و قدرت سے سورج وغیرہ کُروں کو قائم کر رکھا ہے۔ تمام کائنات اور سورج وغیرہ کُرے تیری قُوتِ جاذبہ سے قائم ہیں"

[رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۱۔ ورگ ۶۔ منتر ۵]

یعنی جس طرح سورج کی کشش سے زمین وغیرہ سیارے قائم ہیں اُسی طرح پرمیشور کی قُوتِ جاذبہ سے سورج وغیرہ تمام کُرے نظام قُدرت میں قائم ہیں۔

پرمیشور ہی سورج وغیرہ کُروں اور تمام دُنیاؤں کو اپنی قُوّت جاذبہ و جلال سے قائم رکھتا ہے چنانچہ کہا ہے کہ

"اے پرمیشور! تیری قدرت سے دیشوا (یعنی مذکورہ بالا سورج وغیرہ کُرے اور رودسی یعنی زمین وغیرہ غیر روشن) اور روشن (اجرام) قائم ہیں۔ تو ان تمام دُنیاؤں کو محبت دینے والے سے قائم رکھتا ہے۔ یہ عجیب و غریب سوِتا یعنی سورج اپنی روشنی سے اندھیرے کو دور کرتا ہے اور اپنی کشش کی قوت سے زمین (وغیرہ غیر روشن) اور روشن (اجرام) کو قائم رکھتا ہے اور اُسکے ذریعہ سے قسم قسم کے کام چلتے ہیں جس طرح جلد میں بال لگے ہوئے ہوتے ہیں اُسی طرح سورج کے ساتھ قانون کشش کے ذریعہ سے تمام کُرے لگے ہوتے ہیں" [رگ وید۔ اشٹک ۴۔ ادھیائے ۵۔ ورگ ۱۰۔ منتر ۳]

اِس سے معلوم ہوا کہ تمام دُنیاؤں کو سورج وغیرہ کُرے قائم رکھتے ہیں اور سورج وغیرہ کو ایشور قائم رکھتا ہے

سورج زمین کے باپ کی جگہ ہے۔ زمین سورج سے (باہر کے رُخ زور کرتی ہوئی) پرے پرے جاتی ہے اور اسی طرح تمام کُرّے اپنے اپنے مدار (اکشا) کے اندر گردش کرتے ہوئے ایشور کی قدرت اور ہَوا کی قوت سے قائم ہیں۔

زمین سورج کے گرد پھرتی ہے

"مذکورہ بالا زمین اپنے مدار کے اندر گردش کرتی ہے اور سورج کے چاروں طرف ایشور کے مقرر کئے ہوئے خط پر پھرتی ہے۔ زمین جو بمنزلہ گاؤ دوش ہے قسم قسم کے پھلوں اور رسوں سے جانداروں کی پرورش کرتی ہے اور ایسی پابندی کے ساتھ گردش کرتی ہے کہ کبھی اپنی حد سے باہر نہیں جاتی۔ وہ دریا دِل۔ فیاض اور نیک کردار عالموں کے لئے سامانِ ہوم مُہیا کرتی ہے اور ہر قسم کے آرام کو بہم پہنچاتی ہے اور بلاشبہ تمام جانداروں کی حیات کا باعث ہے۔"

[رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۲۔ ورگ ۱۰ منتر ۱]

چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے

"سوم یعنی چاند جو پرورش کرنے والا (پشتری) اور مشہور عام ہے زمین کے گرد گھومتا ہے۔ وہ سورج اور زمین کے درمیان گردش کرتا ہے۔ اسی طرح سورج اور زمین بھی (اپنے اپنے محوروں پر) گردش کرتے ہیں۔" [رگ وید۔ اشٹک ۹ ادھیائے ۴۔ ورگ ۱۳ منتر ۳]

اس منتر کے باقی حصّہ[1] کا ترجمہ تفسیر میں کیا جاویگا۔

پس ثابت ہوا کہ ہر ایک کُرہ اپنے اپنے مدار کے اندر گردش کرتا ہے۔

زمین وغیرہ کُرّوں کی گردش کا مضمون ختم ہوا

---

[1] چونکہ یہ آخری حصّہ اس مضمون سے تعلق نہیں رکھتا اسلئے یہاں ترجمہ کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ مترجم

زمین وغیرہ کی گردش کا بیان

اب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ آیا زمین وغیرہ کُرّے گردش کرتے ہیں یا نہیں؟ ویدوں کے بموجب زمین وغیرہ تمام سیّارے گردش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے نیچے درج کئے جاتے ہیں:۔

زمین اور چاند وغیرہ کُرّوں کی گردش

"یہ کُرّہ زمین اور سُورج۔ چاند وغیرہ دیگر کُرّے اَنترکش (خلا) کے اندر حرکت یا گردش کرتے ہیں۔ سمندر کا پانی زمین کا مخرج بمنزلہ مادرِ زمین ہے کیونکہ زمین سمندر سے اُٹھے ہوئے بخارات کے بادلوں سے اس طرح ڈھکی رہتی ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ ہوتا ہے۔ سُورج زمین کا محافظ یا بمنزلہ باپ ہے۔ کیونکہ زمین اُس کے گرد بچے کی طرح گھومتی ہے۔ اسی طرح سورج کا محافظ یا باپ ہوا اور آکاش اُس کی ماں ہے اور چاند کا باپ آگ اور پانی ماں ہے۔" [یجروید ادھیائے ۹ منتر ۶]

اس منتر میں زمین وغیرہ تمام کُرّوں کا گردش کرنا بتایا گیا ہے۔ اس منتر کے ترجمہ کے متعلق مفصلہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

نگھنٹو۔ مصنفہ یاسک مُنی میں لفظ گَو، گمَا۔ جمَا وغیرہ اکیس لفظوں کے ساتھ زمین کا مترادف آیا ہے۔ اور سُوَہ۔ پرِشنی اور ناک وغیرہ چھ الفاظ انترکش کے مترادف آئے ہیں۔

"گو زمین کا نام ہے جو (مرکز سے) دور دور پھرتی ہے یا جس میں جاندار چلتے پھرتے ہیں۔ اُس کو گو (زمین) کہتے ہیں۔" [نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۵]

"گو سورج کو کہتے ہیں۔ جو پھراتا ہے یا چیزوں کے رس کو کھینچ کر خلا میں لیجاتا ہے یا جس سے زمین دور دور پھرتی ہے۔ یا جس میں روشنی یا کرنیں موجود ہیں اُس کو گو (سورج) کہتے ہیں۔"

[نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۱۴]

"سورج کی کرنوں اور چاند کو ویدوں میں گندھرو اور گو بھی کہتے ہیں۔" [نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۹]

"سُوَہ سورج کو کہتے ہیں۔" [نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۱۴]

جو حرکت کرتی ہے یا ہر وقت گردش کرتی ہے اُسے گو (زمین) کہتے ہیں۔ اور تیتریہ اُپنشد میں لکھا ہے کہ زمین پانی سے پیدا ہوئی۔" اسلئے جو شئے جس سے پیدا ہوتی ہے وہ (استعارتاً) اُس شے کی ماں باپ کی جگہ ہوتی ہے۔

لفظ سُوَہ کے معنی سورج ہیں اور چونکہ (منتر میں) اُس کے ساتھ باپ بطور صفت آیا ہے۔ اِسلئے

بدخیالات دور ہوں۔ میں جلد مخزن اوصافِ حمیدہ و مجمع کمالات پسندیدہ ہو جاؤں۔"

اس منتر کے متعلق چند حوالے نیچے درج کئے جاتے ہیں:-

۱۔ "شتری۔ پشو (جانوروں) کو کہتے ہیں۔" [شت پتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۸]

۲۔ "شتری۔ سوم (چاند) کا نام ہے۔" [ایضاً کانڈ ۴۔ ادھیائے ۱]

۳۔ "شتری۔ سلطنت یا بارسلطنت کو کہتے ہیں۔" [ایضاً کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۱]

۴۔ "لکشمی لابھ (نفع یا فائدہ) لکشن (صفت یا کمال) لیشین (بولنا) لانچھن (مشہور یا ممتاز ہونا) لشیتی (خواہش کرنا)۔ لجتی (بُرے یا معیوب کام سے نفرت یا شرم کرنا) سے نکلا ہے۔"

[نِرکت ادھیائے ۴۔ کھنڈ ۱۰]

اس منتر میں لفظ شری اور لکشمی کے مذکورہ بالا معنی سمجھنے چاہئیں۔
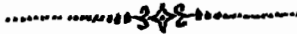
پرمیشور سب کا خالق ہے

"پرکرتی (مادہ کی حالتِ اوّلیں) وغیرہ اعلیٰ و لطیف کائنات اور گھاس مٹی چھوٹے کیڑے مکوڑے وغیرہ ادنیٰ مخلوقات نیز انسان کے جسم سے لیکر آکاش تک متوسط درجہ کی کائنات یہ تینوں قسم کی دُنیا پرجاپتی (پرمیشور) نے اپنی قدرت یعنی علّت سے پیدا کی ہے۔ اس تین قسم کی کائنات کا صانع پرستظر کُل پرجاپتی اس کائنات کے اندر سمایا ہوا ہے نہ کہ یہ سہ گانہ کائنات اُس پرمیشور کے اندر۔ یہ تینوں قسم کی کائنات اُس کے مقابلہ میں جو اس کے اندر سمایا ہوا ہے کیا حقیقت رکھتی ہے یعنی یہ کائنات پرمیشور کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے۔" [اتھروید کانڈ ۱۔ انوواک ۴۔ منتر ۸]

"دیو یعنی عالم یا سورج وغیرہ کُرے اور پتر یعنی گیانی (عارف) اور منش یعنی صاحب عقل و دانش انسان۔ گندھرو یعنی علم موسیقی کے عالم (یا سورج وغیرہ) اور اپسرا۔ اُن کی عورتیں (یا بخارات آب) اور نیز کُل مخلوقات از جنس انسان وغیرہ اُس سب سے بالا و برتر پرمیشور کی قدرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ نیز کُل دیو (عالم یا سورج چاند زمین وغیرہ کُرے جو آکاش کے اندر موجود ہیں) سب اُسی سے پیدا ہوئے ہیں۔"

[اتھروید۔ کانڈ ۱۱۔ پرپاٹھک ۲۴۔ انوواک ۴۔ منتر ۲۷]

الغرض اس مضمون کے بہت سے منتر ویدوں میں پائے جاتے ہیں۔

پیدائش عالم کا مضمون ختم ہوا

اُپاسنا کرنی چاہیئے)

منتر ۱۹ "وہ پرجاپتی سب مخلوقات کا مالک جیووں اور اُسکے علاوہ جڑ (غیر ذی روح) کائنات کے اندر موجود سب کا منتظم۔ غیر مولود اور حاضر و ناظر ہے۔ اُسی کی قدرت (سامرتھ) سے یہ تمام گوناگوں کائنات پیدا و ظاہر ہوتی ہے۔ دھیانی یعنی اہل تصور ہمیشہ اُسی پربرہم کو حاصل کرنے کی فکر و تلاش کرتے ہیں اور اُس کے لئے دھرم کی پابندی اور ویدوں کے علم و معرفت کو حاصل کرتے ہیں۔ بالیقین یہ تمام کائنات اُسی پرمیشور میں قائم ہے اور عقلمند اور گیانی لوگ موکش کے سُکھ کو حاصل کرکے اُسی پرمیشور میں قرار پاتے ہیں"

منتر ۲۰ "جو محیط کُل پرمیشور عالموں کے انتہ کرن (باطن) میں جلوہ گر ہے جس کو دیگر معمولی انسان نہیں جانتے۔ جو عالموں کا پُروہت یعنی اُن کو موکش کے اندر کامل سُکھ میں قائم کرتا ہے۔ جو قدیم ہونے کی وجہ سے عالموں سے پیشتر موجود ظاہر اور مشہور و معروف تھا۔ اُس محب کُل برہم کو نمسکار ہو اور جو عالموں سے اُس برہم کا اُپدیش (علم) حاصل کرکے براہمن کا درجہ پاتا ہے۔ یعنی جس پرمیشور ایسا مہربان ہوتا ہے کہ جیسے باپ کو بیٹے سے محبت ہوتی ہے اُس براہم یعنی برہم کی سیوا (خدمت یا عبادت) کرنے والے کو بھی نمسکار ہو"

منتر ۲۱ "جو دیو (عالم) برہم (پرمیشور) کے مرغوب کُل الہامی علم کو جو اس برہم سے ظاہر اور جاری ہُوا ہے اور نیز اُس کے حاصل کرنے کے ذریعہ و طریق کو دوسروں کے روبرو بیان و ظاہر کرتا ہے اور بطریق بالا اُس برہم کو جانتا ہے۔ دیو یعنی اندریاں (حواس) اُس برہم کو جاننے والے براہمن کے بس میں آجاتی ہیں۔ دوسرے کو یہ بات نصیب نہیں ہوتی"

مرقع عالم **منتر ۲۲** "اے پرمیشور اشری یعنی شان و شوکت اور لکشمی یعنی وصف و کمال با دولت و حشمت دو پیاری بیویوں کی مثال تیری خدمتگذار ہیں۔ دن اور رات تیرے دو پہلو ہیں۔ وقت یا زمانہ کی گردش پیدا کرنے والے سورج اور چاند تیری بغلوں یا آنکھوں کی بجائے ہیں۔ ستارے جو علتِ اُولیٰ کے جزو یا تیری قدرت کے مظہر ہیں بمنزلہ تیرے روئے روشن کے ہیں۔ اشون یعنی زمین اور آکاش تیرے دہن کُشادہ کی مثال ہیں۔ اسے وراٹ (محیط کُل ایشور) اپنی نظر عنایت سے مجھ خواستگار موکش (نجات) کی خواہش کو پورا کر اور مجھے تمام لوک (سُکھ) یا تمام عالم کی حکومت عطا کر اور تمام شان و شوکت جُملہ اوصاف و کمالات اور کل نیک اعمال مجھ میں قائم کر۔ اسے بھگون! اسے محیط کُل و قادر مطلق پرمیشور! مجھے تمام نیک اوصاف حاصل ہوں اور میرے کُل عیب اور

عناصر کی پیدائش منتر ۱۷۔ "اُس پُروش (پرمیشور) نے پرتھوی یعنی زمین کے بنانیکے لئے پانی سے رس[۵۱] کو لیکر مٹی کو بنایا۔ اسی طرح اگنی کے رس سے پانی کو پیدا کیا اور آگ کو ہوا سے اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت[۵۲] سے پیدا کیا۔ یہ تمام قدرت اور صنعت اُسی کی ہے اسلئے اس کا نام وشوکرما (صانع کل) ہے۔ دُنیا کے پیدا ہونے سے پہلے تمام کائنات اُس پرمیشور کی قدرت یعنی حالتِ علت میں موجود تھی۔ اُس وقت یہ تمام کائنات حالتِ علت میں ہونیکی وجہ سے اِس قسم کی نہیں تھی (جیسی کہ اَب ہے) یہ تمام کائنات اُس تو شٹا یعنی صانع کل کی قدرتِ کاملہ کا صرف جزوی ظہور ہے۔ اُسی کی قدرت سے یہ کائنات عالمِ محسوس میں آئی اور موجوداتِ فانی اور انسان بھی صورت پذیر ہوئے۔ وید کے الہام (آگیا پن) کے وقت پرماتما نے وید کے ذریعہ سے اپنے تمام احکام کو ظاہر کیا تاکہ انسان کو دھرم کی نیت سے کئے ہوئے کاموں کے ثمرہ میں عالموں کا جسم مل کر جو اس جسم کا حسبِ دلخواہ سُکھ اور نشکام (بیغرض) کاموں سے اعلےٰ معرفت (وگیان) اور موکش حاصل ہو۔"

ایشور کا جاننا ہی اعلیٰ گیان ہے منتر ۱۸۔ (اس منتر میں انسان کی زبان سے یہ کہلایا جاتا ہے کہ کس چیز کو جانکر انسان گیانی (عارف) ہوسکتا ہے) "میں (انسان) مذکورۂ بالا صفات سے موصوف بزرگ وعظیم منور بالذات علیم مطلق جہالت کے پردے اور نادانی کے داغ سے پاک اور مُبّرا پرمیشور کو جان کر ہی گیانی (عارف) ہوسکتا ہوں۔ اُس کو نہ جان کر کوئی بھی گیانی نہیں ہوسکتا۔ انسان اُس پُروش (پرماتما) ہی کو جان کر موت کے پنجہ سے نکل موکش کے سُکھ کو پاسکتا ہے۔ اس کے خلاف نہیں (لفظ ہی کے کہنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُس ایشور کے سوائے کسی دوسرے کی اُپاسنا (عبادت) ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ چنانچہ یہ بات منتر کے اگلے الفاظ سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔) دُنیوی سُکھ یا مقصدِ اعلیٰ کے حاصل کرنیکا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔" (یعنی اُس کی اُپاسنا کرنا ہی سُکھ کا راستہ ہے اُس ایشور کے سوائے کسی دوسرے کو ایشور سمجھنے یا اُس کی اُپاسنا کرنے سے انسان کو بالیقین دُکھ ہوتا ہے۔ اسلئے یہ سدھانت (اصول) ٹھیرتا ہے کہ سب کو اُس ایشور ہی کی

[۵۱] مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا و آکاش۔ پرکرتی (مادہ کی حالتِ اوّلیں) کی مختلف حالتوں کا نام ہے یعنی ان سب کی علت ایک ہی ہے۔ اسلئے آکاس سے ہوا۔ ہوا سے آگ۔ آگ سے پانی اور پانی سے مٹی بننے سے یہی مراد سمجھنا چاہئے۔ ان میں پرمانوؤں کی تعداد ترتیب وار بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ ہوا میں ۳۰۔ آگ میں ۱۲۰۔ پانی میں ۴۸۰ اور مٹی میں ۹۶۰ پرمانو ہوتے ہیں۔ مترجم۔

[۵۲] اس لفظ کی تشریح کے لئے دیکھو نوٹ ۵۱ صفحہ ۷۶۔ مترجم

لمس[13]۔ شکل[14] (روپ)۔ ذائقہ[15]۔ اور بُو[16]۔ اور پانچ عناصر کثیف (بھوت) یعنی مٹی[17]۔ پانی[18]۔ آگ[19]۔ ہوا[20]۔ اور آکاش[21]۔ یہ سب مل کر اکیس[21] ہوتے ہیں اور اُن کو آفرینش عالم کی سبب (علّت) سمجھنا چاہئے۔ اِن اجزا سے بہت سے تتو (عناصر کثیف) بنتے ہیں جس پُرش نے اس تمام کائنات کو بنایا ہے۔ اُس ایشور یعنی سب کے دیکھنے والے بصیر کُل اور معبود مطلق پرماتما کا عالم دھیان باندھتے ہیں یعنی وہ اُس ایشور کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا دھیان نہیں کرتے ہیں؟

عبادت سے موکش ملتی ہے

منتر ۱۶ ؎ ”اُس یگیہ یعنی پوجنے کے لائق پرمیشور کو عالم بذریعہ یگیہ یعنی ستّتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا پوجتے رہے ہیں۔ پوجتے ہیں اور آئندہ پوجینگے۔ یہ دھرم سب سے مقدم ہے یعنی ہر انسان کو اوّل حمد و مناجات اور عبادت کر کے پھر کوئی کام کرنا چاہئے یعنی اس کے بغیر کوئی کام شروع نہیں کرنا چاہئے۔ بالیقین اُس ایشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنے والے سب دُکھوں سے آزاد ہو کر اُس پرمیشور کو پاتے اور اُس مشہور و معروف موکش (نجات) اور مہما (عظمت و جلال) کو حاصل کرتے ہیں جیسے قدیم سادھیہ یعنی (موکش کی) تدبیر کرنے والے یا اُس کی تدبیر سے فارغ البال عالموں نے حاصل کیا ہے“ (وہ اس درجہ اعلیٰ یعنی موکش کو حاصل کر کے سُکھی رہتے ہیں اور اُس سے تنو (نُو) بُرہما کے برسوں[1] تک ہرگز واپس نہیں آتے بلکہ اس عرصہ تک برابر اُسی پرمیشور کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس بارہ میں نِرُکت کے مُصنّف یاسک آچاریہ جی فرماتے ہیں کہ۔ اگنی چیو یا اَنِشٹہ کرن سے اُس اگنی یعنی پرمیشور کا دھیان کرتے ہیں“۔

یتشو اگنی کو کہتے ہیں اس کو عالم حاصل کرتے ہیں اور عالم آگ کے ذریعہ سے دُنیا کو فائدہ پہنچانے والے اگنی ہوتر سے لیکر اشو میدھ تک تمام یگیہ کرتے ہیں۔ زمانۂ قدیم کے سادھیہ یعنی موکش کی تدبیر کرنے والوں نے اُسی کے ذریعہ سے اعلیٰ درجہ راحت یعنی موکش کو حاصل کیا ہے“۔

اسی بات کو مدنظر رکھ کر نِرُکت کے مصنّف لکھتے ہیں کہ ”یہ دیو ستھان دیوتا ہیں۔ دیو ستھان اُسے کہتے ہیں جس کا جائے قیام منوّر بالذات پرمیشور ہو۔ جہاں سورج۔ پران (انفاس) وگیان (علم و معرفت) اور کرنیں قائم ہوتی ہیں۔ وہیں دیوگن یعنی دیوتاؤں کا مجمع ہوتا ہے“ (نِرُکت ادھیائے ۱۲ کھنڈ ۴)

---

[1] اُس کی تعداد مُنڈک اُپنشد سدھانت مذھیہ آدھکار شلوک ۲۱ کے بموجب اس طرح ہے کہ دس ہزار چترُیگی کے برابر بُرہما کا ایک اہوراتر (دن رات) ہوتا ہے اور ایسے تیس[30] اہوراتروں کا ایک مہینہ اور ایسے بارہ مہینوں کا ایک بُرہما کا برس ہوتا ہے پس ایسے سو برسوں کے برابر مُکتی کا زمانہ ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے نویں سمُلاس میں بھی سوامی جی نے مُکتی کا زمانہ اسی قدر بتایا ہے۔ مترجم

شروتر یعنی اکاش صورت قدرت سے اکاش پیدا ہوا اور وایو یعنی ہوا صورت قدرت سے ہوئے پران
(انفاس) اور تمام حواس پیدا ہوئے اور چکھو یعنی اعلیٰ و پرجلال قدرت سے آگ پیدا ہوئی۔

منتر ۱۳۔ اس ایشور کی نابھی یعنی خلا صورت قدرت سے انترکش (خلا مابین آسمان و زمین) پیدا ہوا۔
اور شیرش یعنی سر کی مثال اعلیٰ و پرتجلی قدرت سے سورج وغیرہ روشنی دینے والے اجرام (لوک) ظاہر
ہوئے اور زمین کی علت صورت قدرت سے پرمیشور نے زمین کو اور اسی طرح پانی کو بھی پیدا کیا۔ اور
اکاش کی علت صورت قدرت سے دشا یعنی سمت پیدا ہوئیں۔ اسی طرح تمام لوگوں (دنیاؤں)
کی علت صورت قدرت سے۔ باقی تمام دنیائیں اور ان میں جس قدر ساکن و متحرک کائنات ہے۔ اُن
سب کو پرمیشور نے پیدا کیا۔

ترتیب کائنات بشکل یگیہ

منتر ۱۴۔ دیو یعنی عالموں نے اس پرش (پرمیشور) سے حاصل کئے ہوئے یا اس کے عطا
کئے ہوئے علم سے کامل یگیہ یعنی اگنی ہوتر۔ اشومیدھ وغیرہ اور شلپ ودیا (علم صنعت
اور فن و ہنر) کو ظاہر جاری یا مشہور کیا ہے۔ اب کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرینگے۔

(اب اس سامان و لوازمہ کو جس سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ النکار (مرقع) میں بیان کرتے ہیں)
یگیہ پرمیشور کی پیدا کی ہوئی کائنات میں بسنت کا موسم گھی کی مثال ہے اور گرمی بمنزلہ آگ یا ایندھن
کے ہے اور سردی پروڈاش یعنی ہون کرنے کی چیزوں کی جگہ ہے۔

ہر دنیا کے گرد سات کرے اور کائنات کی ۲۳ اجزاء پر تقسیم

منتر ۱۵۔ اس برہمانڈ (عالم) کی سات پردھی (کرے) ہوتی ہیں (جو سب سے بڑا
خط دائرہ کے گرد اگرد گذرتا ہے اس کو پردھی (محیط) کہتے ہیں۔ اس برہمانڈ (عالم)
میں جس قدر لوک (دنیائیں) ہیں ان کے گرد سات سات کرے ہوتے ہیں۔
پہلا کرہ آب یا سمندر ہے۔ پھر اس کے اوپر تریسرینو سے بھری ہوئی ہوا کا کرہ ہے پھر اس سے اوپر
بادلوں کی وایو (ابر) ہیں۔ چوتھا کرہ آب باران کا ہے۔ پانچواں کرہ ایک اور ہوا کا ہے۔ جو
اس سے بھی اوپر ہے اور نہایت لطیف ہوا جس کو دھننجے کہتے ہیں۔ اس کا چھٹا کرہ ہے اور سب
جگہ محیط سوتر آتما (بجلی) کا ساتواں کرہ ہے۔ اس طرح ہر دنیا کے گرد سات پردے ہوتے ہیں
جن کو پردھی کہتے ہیں) اور سامان قدرت میں اس کائنات کا لوازمہ تئیس ۲۳ چیزوں پر منقسم ہے۔
(۱) پرکرتی۔ (مادہ کی حالت اولیں) بدھی (عقل) وغیرہ انتہ کرن اور جیو یہ تین لوازمہ اول میں
شامل ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں نہایت لطیف ہیں۔ اور دس اندریاں یعنی کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان۔
ناک۔ قوت گفتار۔ پاؤں۔ ہاتھ۔ مقعد۔ آلہ تناسل اور پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) یعنی آواز۔

(خلا) میں موجود ہے اور جس کی سب تعظیم کرتے آئے ہیں کرتے ہیں اور آیندہ بھی کرینگے۔ وید سے ہدایت

پرمیشور معبود مطلق ہے

پاکر تمام عالم اور سادھیہ یعنی منتروں کے معنی کو قرار واقعی جاننے والے گیانی رشی اور دیگر انسان پوجتے ہیں" (اس سے ثابت ہوا کہ ہر انسان کو اول پرمیشور کی ستتی (حمد وثنا) پرارتھنا (مناجات ودعا) اور اُپاسنا (عبادت) کرکے تمام نیک کام شروع کرنے چاہئیں)

منتر ۱۰:- جس پُرش (پرمیشور) کی اوپر تعریف کی گئی ہے اُس کی قدرت اور صفات کا کس طرح اندازہ کرسکتے ہیں؟ اُس قادر مطلق ایشور کی گوناگون قدرت کا بیان بیشمار طرح سے کیا گیا ہے کرتے ہیں اور آئندہ کرینگے۔ اُس نے مُکھ یعنی اعلیٰ و مقدم گنوں والے کون[۵۱] پیدا کئے ہیں؟ اور (بمنزلہ بازو) طاقت و شجاعت وغیرہ صفات والے کون پیدا کئے ہیں؟ اور بیوپار وغیرہ متوسط صفات والے اور اسی طرح مثل (خاک) پا یعنی جہالت وغیرہ نیچ گنوں والے کون پیدا کئے ہیں؟ (اس کا جواب اگلے منتر میں دیا ہے)۔

تقسیم بنی نوع بلحاظ عادات صفات افعال

منتر ۱۱:- اُس پُرش نے بمنزلہ مُکھ یعنی علم وغیرہ اعلیٰ صفات[۵۲] اور راست گفتاری و سچی رہنمائی (ستیہ اُپدیش) وغیرہ نیک کام کرنیوالا برہمن پیدا کیا ہے۔ قوت اور شجاعت وغیرہ صفات سے موصوف (بمنزلہ بازو) راجنیہ یعنی کشتری بنایا ہے۔ یعنی ایشور نے اُس کو ایسا ہونے کی ہدایت کی ہے کھیتی اور بیوپار وغیرہ متوسط صفات سے موصوف ویش یعنی بنج وغیرہ کرنے والوں کو اُس ایشور نے (بمنزلہ ران) اور بمنزلہ پاؤں یعنی جس طرح پاؤں سب سے نیچا عضو ہے اسی طرح سونی عقل والا۔ خدمت کے کام میں ہوشیار اور دوسروں کے سہارے سے گذر اوقات کرنیوالا شودر پیدا کیا ہے (اس کے متعلق ورن آشرم کے مضمون میں حوالے درج کئے جائینگے۔ اشٹادھیائی ادھیائے ۳۔ پاد ۴۔ سوتر ۶ کے بموجب تینوں زمانوں سے تعلق رکھنے والی بات کو ماضی قریب۔ ماضی بعید اور ماضی مطلق تینوں زمانوں میں کہہ سکتے ہیں[۵۳])

سورج، چاند ہوا۔ آگ وغیرہ سب چیزوں کو ایشور نے اپنی اپنی علت سے بنایا ہے

منتر ۱۲:- اُس پُرش (پرمیشور) کے مَن یعنی وچار یا غور وفکر کرنیوالی سامرتھیہ (قدرت) سے چاند پیدا ہوا اور چکشو یعنی پُرنور قدرت سے سورج ظاہر ہوا

---

۵۱ یہ ترجمہ سوامی جی نے شتپتھ براہمن کے مطابق کیا ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۸۹ ایڈیشن پنجم و صفحہ ۸۰ بار چہارم۔ مترجم

۵۲ یہ گروہ انسان کی تقسیم ایک قدرتی تقسیم ہے جو خود بخود موجود ہے۔ تمام دانشمند قومیں اور مہذب راجا برابر اس تقسیم کو مانتے چلے آئے ہیں چنانچہ جمشید بادشاہ نے اپنی رعایا کو چار طائفوں میں تقسیم کیا تھا۔ کاتوزی۔ نیساری۔ نسودی۔ اہنوخوشی۔ مترجم

۵۳۔ اس منتر میں فعل ماضی مطلق ہے یعنی بنایا۔ پیدا ہوا وغیرہ۔ مگر اس قاعدے کے بموجب اُن کا ترجمہ ماضی قریب میں بنایا ہے۔ پیدا ہوا ہے وغیرہ کیا ہے۔ مترجم

پہلے زمین بن لیتی ہے تب جیو پیدا ہوتے ہیں

منتر ۵ "اس پرمیشور سے ویراٹ یعنی برہمانڈ (کائنات) کا پیکر جس کا مرقع اس طرح کھینچا گیا ہے کہ سورج اور چاند اُس کی آنکھیں۔ ہوا پران اور زمین پاؤں ہیں وغیرہ اور جو کُل اجسام کا جسم جامع اور گوناگون موجودات سے پُررونق ہے پیدا ہوا۔ اُس ویراٹ کے پیچھے کائنات کے تتوؤں (عناصر) سے ترکیب اعضاء پا کر پُرش (ہر جاندار اور جیو کا مسکن یعنی جُدا جُدا ہر متنفس کا جسم) پیدا ہوا۔ یہ جسم برہمانڈ کے اجزا سے پرورش پا کر بڑھتا ہے اور پھر فنا ہو کر اُسی میں سما جاتا ہے مگر وہ پرمیشور ان سب موجودات سے برتر اور الگ ہے۔ ایشور پہلے زمین کو پیدا کرتا ہے اور پھر اُس کی قدرت سے جیو بھی جسم اختیار کرتا ہے مگر وہ پُرش (پرمیشور) اُس جیو سے بھی برتر اور اُس سے الگ ہے۔"

جیو کے لئے ایشور نے اناج گھی اور دودھ کو پیدا کیا ہے

منتر ۶ "اس سَروہُت[1] یگیہ یعنی پرمیشور کی قدرت سے پرِشَت (اناج یا گھی۔ شہد دودھ وغیرہ تمام کھانے کی چیزیں جو بھوک رفع کرنے والی ہیں) پیدا ہوئیں (پرشت مصدر پرِشو یعنی سینچنا یا ڈالنا سے بنتا ہے۔ اسلئے بھوک مٹانے کے لئے جو اناج وغیرہ چیزیں معدہ میں ڈالتے یعنی کھاتے ہیں اُنہیں پرِشت کہتے ہیں۔ اسلئے اُس سے تمام اشیا خوردنی مراد ہیں بعض جگہ اُس سامگری کا نام بھی جو آخری سنسکار یعنی داہ کرم میں مُردے کو جلانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ پرِشت آیا ہے)۔ یہ تمام موجودات اُس ایشور کے سہارے سے اور نہایت خفیف حصّہ میں جیو کے سہارے سے بھی قائم ہے۔ ہر شخص کو دل لگا کر اُسی پرمیشور کی اُپاسنا (عبادت) کرنی چاہیئے اور اُس کے سوائے کسی دوسرے کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے۔ آرنیہ یعنی جنگلی اور گرامیہ یعنی شہر یا گاؤں میں رہنے والے جانوروں کو بھی اُسی ایشور نے بنایا ہے۔ اور اُسی ایشور نے ہوا میں چلنے والے پرندوں کو بنایا ہے اور دیگر نہایت چھوٹے جسم والے کیڑوں اور پتنگ وغیرہ کو بھی اُسی نے بنایا ہے۔"

پالتو حیوانات۔ درند چرند اور پرند کو بھی ایشور ہی نے پیدا کیا ہے

منتر ۷۔ اس منتر کا ترجمہ پیدائش وید کے مضمون میں کر دیا گیا ہے (دیکھو صفحہ ۶)

منتر ۸ "اُسی پرمیشور کی قدرت سے گھوڑے پیدا ہوئے (اگرچہ پالتو اور جنگلی جانوروں میں گھوڑے وغیرہ بھی آ گئے ہیں۔ مگر عمدہ اوصاف اور اعلیٰ خوبیوں کی وجہ سے اُن کو یہاں خصوصیت سے گنا یا ہے) اُسی پرمیشور نے دو رویہ دانت والے جانور یعنی اُونٹ۔ گدھے وغیرہ پیدا کئے ہیں اور اُسی کی قدرت سے گؤ یعنی گائے یا کرنیں اور حواس پیدا ہوئے ہیں اور اُسی نے بھیڑ بکری وغیرہ کو اپنی قدرت سے بنایا ہے۔"

منتر ۹ "تمام دُنیا کو پیدا کرنے والے یگیہ یعنی معبود کُل پرمیشور کو جو قدیم سے دلوں یا انتہ کرن میں

[1] ان الفاظ کی تشریح پیدائش وید کے مضمون کے شروع میں کی گئی ہے۔ (دیکھو صفحہ ۶) مترجم

نہیں ہے کہ موکش دے سکے۔ چونکہ وہ پُرش پرماتما اَن یعنی مٹی وغیرہ کُل کائنات فانی سے الگ اور جینے مرنے وغیرہ سے مُبرا ہے اسلئے وہ بذاتہ غیر مولود اور سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہی اس کائنات کو اپنی قُدرت سے بناتا ہے۔ اُس کی کوئی علّتِ اُولیٰ نہیں ہے بلکہ سب کی اولین علّتِ فاعلی اُسی پُرش (پرمیشور) کو جاننا چاہیئے"۔

کائنات محسوس سے سہ چند کائنات غیر محسوس ہے۔

منتر ۳ "گذشتہ۔ آئیندہ و موجودہ جس قدر کائنات ہے اُس سب کو اُسی پُرش کی مہما یعنی عظمت کا نشان سمجھنا چاہیئے (یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے) کہ محدود کائنات کو اُس کی عظمت کا نشان بتانے سے اُس کی عظمت محدود ہو جاتی ہے۔ اِس کا جواب اسی منتر میں آگے دیتے ہیں کہ) اُسکی عظمت اِسی پر محدود نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور غیر محدود ہے۔ پرکرتی سے لیکر زمین تک تمام (لطیف و کثیف) کائنات اُس غیر مُتناہی قدرت والے ایشور کے ایک پہلو میں قائم ہے۔ اُسکی ذاتِ پُر نور میں اَمرِت (عالمِ غیر فانی یا مُوکش کا سکھ) موجود ہے یعنی تین حصّہ کائنات عالمِ لطیف و روشن میں موجود ہے۔ گویا غیر روشن دنیا ایک حصّہ ہے۔ اور بذاتِ خود روشن دُنیا اُس سے تگنی ہے اور وہ ایشور عینِ راحت (موکش سَوروپ) حاکمِ کُل۔ معبودِ کُل۔ عین مسّرت اور سب کو روشن و منوّر کرنے والا ہے"۔

پرمیشور ان دونوں سے بالا و برتر ہے

منتر ۴ "وہ پُرش (پرمیشور) مذکورہ بالا تین حصّہ کائنات سے اوپر یعنی اُس سے الگ ہے اور جو ایک حصّہ دُنیا اوپر بیان کی گئی ہے اُس (یعنی اس دُنیا) سے بھی وہ ایشور الگ ہے وہ تین حصّہ دُنیا اور یہ ایک حصّہ دُنیا مل کر کُل چار حصّے ہوتے ہیں۔ یہ تمام کائنات اُس پرماتما کی ذات میں قائم ہے اور پرلے کے وقت اُسی کی قدرت میں سما جاتی ہے۔ مگر وہ پُرش (پرمیشور) اُس حالت میں بھی جہالت۔ ظُلمت۔ بےعلمی۔ جینے مرنے اور بخار وغیرہ دُکھوں سے الگ اور اپنے نور و جلال کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اور اُسی کی قُدرت سے یہ تمام کائنات پھر دوبارہ پیدا ہوتی ہے۔ یہ کائنات دو قسم کی ہے

(۱) اَشنا (کھانیوالی) جس سے جنگم (متحرک) جیو (ذی روح) اور چیتن (ذی شعور) مُراد ہے۔

(۲) اَنشنا (نہ کھانیوالی) جس سے غیر ذی شعور۔ اناج اور زمین وغیرہ جڑ (غیر ذی روح) اشیا جن میں جیو نہیں ہے مُراد ہیں۔

یہ دونوں قسم کی کائنات اُسی پُرش کی قُدرت سے پیدا ہوتی (یعنی ظہور میں آتی) ہے۔ وہ ایشور سب کا آتما ہونے کی وجہ سے اس دونوں قسم کی کائنات کو گوناگون اور بطرزِ احسن بنا کر ظاہر کرتا ہے اور ان سب کو پیدا کر کے اُن پر ہر طرف سے مُحیط ہوتا ہے"۔

"جو بُری یعنی تمام کائنات میں سوتا ہے یعنی سب میں سمایا ہوا موجود اور سب پر محیط ہے اُس پرمیشور کو پُرش کہتے ہیں"۔ {نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۱۴}

"جو پرمیشور پُری یعنی اس تمام سنسار میں سمایا ہوا اور تمام کائنات اور جیو کے اندر بھی اپنی ذات سے محیط و ساری ہے اُس کو پُرش کہتے ہیں چنانچہ اِس اَنتر پُرش یعنی سب کے اندر موجود اور سب کا انتظام کرنے والے پرمیشور کی تعریف میں یہ رگ وید کا منتر ہے۔ جس محیطِ کل پُرش یعنی پرمیشور سے کوئی بھی اعلیٰ و اشرف۔ عدیل ہمسر یا افضل و برتر نہیں اور جس سے زیادہ لطیف یا وسیع و بسیط کوئی شے نہیں ہے اور نہ پہلے ہوئی اور نہ آیندہ ہوگی اور جو تمام (کائنات) کو حرکت دیتا ہُوا خود بے حرکت قائم ہے اور زمین و سورج وغیرہ تمام کائنات پر محیط ہو کر سب کو اس طرح سنبھالے ہوئے ہے جس طرح درخت شاخوں پتّوں۔ پھلوں اور پھولوں کو سر پر اُٹھائے کھڑا رہتا ہے جو ایک اور بے عدیل ہے جس کے سوائے کوئی دوسرا ہمجنس یا غیر ہمجنس یا دوسرا ایشور نہیں ہے۔ اُس پُرش یا پُرش یعنی محیطِ کل پرمیشور سے یہ تمام کائنات معمور ہے۔ اسلئے پُرش سے پرمیشور مراد ہونے میں وید کا منتر اعلیٰ درجہ کی شہادت یا سند ہے"۔ [نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۳]

اس تمام کائنات کا نام سہسر ہے کیونکہ شت پتھ براہمن کانڈ ۷۔ ادھیائے ۵ میں لکھا ہے۔ کہ اس تمام کائنات کو سہسر کہتے ہیں۔ وغیرہ"۔

منتر میں لفظ بھومی صرف تمثیلاً آیا ہے در اصل اُس سے تمام موجودات (بھوت) مُراد ہے اور لفظ دش اُنگل بھی ایک استعارہ ہے دس اُنگل سے۔

(۱) یہ محدود کائنات مراد ہے۔ کیونکہ پانچ عناصرِ کثیف (استھول بھوت) اور پانچ عناصر لطیف (سوکشم بھوت) سے مل کر یہ دس اجزاء والی تمام کائنات بنتی ہے۔

(۲) پانچ پران مع حواس اور چار اَنتہ کرن (دل عقل۔ حافظہ اور انانیت) اور دسواں جیو بھی مراد ہو سکتے ہیں دس اسکے معنی ہردے (دل) کے بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی دس اُنگل بھر ہے۔

گویا وہ پرمیشور ان تینوں قسم کی اشیاء میں اور نیز اُن سے باہر اور سب پر محیط ہے۔

صانع قدرت سب کا منبع ہے اور خود غیر محدود ہے۔

منتر ۲:۔ جو کائنات پیدا ہو چکی ہے اور جو آیندہ پیدا ہو گی۔ اور نیز جو اب موجود ہے۔ الغرض تینوں زمانوں میں وہی پُرش یعنی پرمیشور کُل موجودات کو بناتا ہے۔ اُس کے سوائے کوئی دوسرا دُنیا کا بنانے والا نہیں ہے۔ وہی ایشور سب کا مالک حاکم اور امرت یعنی موکش عطا کرنیوالا ہے۔ موکش اُسی کے اختیار میں ہے۔ اُس کے سوائے کسی دوسری کی طاقت

فنا کرنے والا ہے۔ پرکرتی سے اس تمام عالم محسوس کو بنا کر ظاہر کیا) ان منتروں کا ترجمہ تفسیر میں کیا جائیگا۔

عالم کی پیدائش قیام اور فنا پرمیشور کے ہاتھ ہے

"جس پرمیشور نے اس کائناتِ محسوس اور گوناگون مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی اُس کو قائم رکھتا اور بناتا یا بگاڑتا ہے۔ اس کی فنا و بقا اُسی کے ہاتھ ہے۔ اُس سب کے مالک اور آکاش۔ آتما یعنی وسیع و بسیط اور آکاش کی طرح محیطِ کُل پرمیشور میں یہ تمام کائنات قائم ہے۔ اور پرلے میں اُسی مسبب الاسباب پربرہم کی قدرت میں سما جاتی ہے۔ وہ پرمیشور سب کا حاکم ہے۔ اے پیارے جیو! جو عالم اُس پرمیشور کو جانتا ہے وہی راحتِ اعلیٰ کو حاصل کرتا ہے اور جو اُس جبود کُل ہست مطلق عین علم اور عین راحت اور بے زوال پرمیشور کو نہیں جانتا وہ بالیقین اعلیٰ سکھ کو نہیں پاتا" [رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۱۷۔ منتر ۷]

"پیدائشِ عالم سے پہلے ہرنیہ گربھ (پرمیشور) اس پیدا شدہ عالم کا ایک بے عدیل مالک یا محافظ تھا اُس نے زمین سے لیکر آکاش تک تمام کائنات کو بنایا اور وہی اُس کو قائم رکھتا ہے اُس عین راحت دیو (ایشور) کے لئے ہم دلی محبت سے اپنی عبادت یا عجز و نیاز نذر کرتے ہیں"

[رگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۳۔ منتر ۱]

(اب اس سے آگے یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس میں بالکل پیدائش عالم کا مضمون ہے۔ اس ادھیائے کو جس میں ۲۲ منتر ہیں پُرش سوکت بھی کہتے ہیں)

پُرش سوکت یعنی یجروید کا اکتیسواں ادھیائے

پرمیشور سب کے اندر اور باہر موجود ہے

منتر ۱ "سہسر شیرشا پُرش یعنی وہ پرماتما جس میں ہم سبھوں کے بیشمار سر اور سہسر آکش (بیشمار آنکھیں) اور سہسر پات (بیشمار پاؤں) قائم ہیں سب جگہ اندر باہر بھومی (تمام کائنات) یعنی زمین سے لیکر پرکرتی (مادہ کی حالتِ اوّلیں) تک سب پر محیط ہے۔ اور دش انگل یعنی برہمانڈ (کائنات) اور نہر دے (قلب) اور پانچوں پران (انفاس) معہ چاروں انتہ کرن (دل عقل حافظہ انانیت) اور جیو پر اور ان سب سے باہر بھی سب جگہ محیط اور اندر باہر سب جگہ موجود ہے"

اس منتر میں لفظ پُرش موصوف ہے اور "سہسر شیرشا" وغیرہ الفاظ اُس کی صفات ہیں۔ لفظ پُرش کے متعلق حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

پیدائشِ عالم کا بیان

یہ تمام کائنات جو نظر آتی ہے اُس کو پرمیشور نے بنایا ہے وہی اُس کی حفاظت کرتا ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اُس کے ذرّوں کو الگ الگ کر کے غیر محسوس کر دیتا ہے۔ اور متواتر اسی طرح کرتا رہتا ہے۔

حالت قبل از پیدائش عالم

"جس وقت یہ ذرّوں سے مل کر بنی ہوئی دُنیا پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اُس وقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے اَسَت (غیر محسوس حالت تھی) یعنی شُونیہ آکاش بھی نہیں تھا کیونکہ اُس وقت اُس کا کچھ کاروبار نہ تھا۔ اُس وقت سَت (پرکرتی) یعنی کائنات کی غیر محسوس علت جس کو سَت کہتے ہیں وہ بھی نہ تھی[۱] اور نہ پرمانُو (ذرّے) تھے۔ وراٹ (کائنات) میں جو آکاش دوسرے درجہ پر آتا ہے وہ بھی نہ تھا بلکہ اُس وقت صرف پرَبرہم کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے برتر (پرَم) بے علت (اکارن) ہے موجود تھی۔ صبح کے وقت جو کُہر دھوئیں کی طرح پڑتی ہے اُس میں خفیف سی رطوبت ہوتی ہے جس طرح اُس رطوبت سے زمین نہیں ڈھک سکتی اور نہ ندی یا نالہ چل سکتا ہے کیونکہ اُس میں پانی ہی کتنا ہوتا ہے اور کیا اُس کی بساط ہوتی ہے جو کسی چیز کو ڈھانپ سکے۔ اُسی طرح پرمیشور کا کوئی آورک یعنی ڈھانپنے والا نہیں ہے کیونکہ اُس کے سامنے سب ہیچ و ناچیز ہیں۔ تمام کائنات اُسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر اُس برہم کے سامنے اُس کی کیا ہستی اور حقیقت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اسلئے اُس برہم کو کوئی شَے نہیں ڈھانپ سکتی۔ یہ تمام کائنات اُس غیر متناہی برہم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

[رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۱۷۔ منتر ۱]

اس سے آگے ۲ سے لیکر ۶ تک سب منتر آسان ہیں (ان میں صرف یہی کہا ہے کہ جب یہ کائنات پیدا نہیں ہوئی تھی اُس وقت نہ فنا تھی نہ بقا۔ نہ رات تھی نہ دن۔ یہ تمام کائنات بالکل غیر محسوس نامعلوم اور ناقابل تمیز تھی۔ پھر اُس پرمیشور نے جو سب کا مالک اور سب کو قائم رکھنے والا۔ اور

---

[۱] پرلے میں جو مادہ کی حالت ہوتی ہے وہ بیان میں نہیں آسکتی اسلئے اُس کے لئے کوئی اصطلاح بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ پرکرتی۔ آکاش۔ شُونیہ (خلا) وغیرہ تمام الفاظ موجودہ حالتِ عالم میں مستعمل ہو سکتے ہیں۔ منوسمرتی۔ ادھیائے اول شلوک ۵ میں اس حالت کو ناقابل احساس و تمیز بے نام (الکشن) بتایا ہے۔ اُس ابتدائی حالتِ مادہ کو اس منتر میں لفظ سامرتھ (قدرت) سے بیان کیا ہے۔ یہ لفظ اُس حالت کے ناقابل بیان ہونیکی وجہ سے صرف اشارہ کے طور پر ہے۔ مترجم

(موکش) حاصل ہوتی ہے نہ کہ اور کسی طرح" {منڈک اپنشد منڈک ۳- کھنڈ ۱- منتر ۶}

اسلئے ہر انسان کو سچے دھرم کی پابندی اور اَدھرم یا پاپ سے نفرت کرنی چاہئے۔

دھرم کی تعریف "وید کی ہدایت سچے دَھرم پر چلنے کی تحریک کرتی ہے اور اُسی سے سچے دھرم کا نشان ملتا ہے" {پورو میمانسا- ادھیائے ۱- پاد ۱- سوتر ۲}

جس میں اَنرتھ یعنی اَدھرم اور پاپ کا دخل نہ ہو اُسے دَھرم یا اَرتھ نامزد کرتے ہیں۔ اور جس بات کو ایشور نے ممنوع کیا ہے اُس کو اَنرتھ یعنی اَدھرم یا پاپ سمجھنا چاہئے اور ہر انسان کو اُس سے بچنا چاہئے۔

"جس پر عمل کرنے سے حشمت و اقبال یعنی حسب دلخواہ دنیوی سکھ حاصل ہوتا ہے اور جس سے اعلیٰ مقصدِ انسانی (موکش) کا سکھ بھی ملتا ہے اُس کو دھرم جاننا چاہئے"

{ویشیشک درشن- ادھیائے ۱- پاد ۱- سوتر ۲}

پس جو اس سے خلاف ہو اُسے اَدھرم سمجھنا چاہئے۔ ان (سوتروں) میں بھی ویدوں ہی کی تشریح ہے۔ اس طرح ایشور نے وید میں بہت سے منتروں کے اندر دَھرم کا اُپدیش (ہدایت) کیا ہے۔ یہ ایشور کا بتایا ہوا دَھرم ہر انسان کے لئے ہے اور سب کے لئے ایک ہی دَھرم ہے۔ پس یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے سوائے کوئی دوسرا دَھرم بھی ہے۔

ویدوکت دھرم کا مضمون ختم ہوا

اب تپ کی تعریف کرتے ہیں۔

تپ کی تعریف "رِت یعنی علم حقیقت کو حاصل کرنا اور برہم کی اُپاسنا (عبادت) کرنا ستیہ یعنی سچ بولنا اور ستہی پر عمل کرنا۔ شرت یعنی تمام علوم کو سننا اور دوسروں کو سنانا۔ شانتم یعنی ادھرم یا پاپ سے الگ ہو کر دل کو دھرم میں قائم کرنا اور من کو قابو میں رکھنا۔ دم یعنی اندریوں کو ادھرم سے ہٹانا اور دھرم میں لگانا شم۔ دل کو ادھرم سے روک کر دھرم میں لگانا۔ دان یعنی سچے علم وغیرہ کا دان کرنا۔ یگیہ یعنی مذکورہ بالا یگیوں کی پابندی۔ یہ سب باتیں لفظ تپ سے مفہوم ہوتی ہیں اسکے خلاف کرنا تپ نہیں ہے۔ اے انسان! جو برہم سب جگہ محیط ہے تو اسی کی اُپاسنا کر اور اسی کو تپ سمجھ اور اسکے خلاف نہ کر" {تیتریہ۔ آرنیک۔ پرپاٹھک ۱۰۔ انوواک ۸}

ستیہ کی مہما "سچ بولنے اور سچائی پر عمل کرنے سے بڑھ کر کوئی دھرم کی تعریف نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سچائی سے ہی موکش (نجات) اور دنیا کا سکھ حاصل ہوتا ہے اور کبھی اس کو زوال نہیں ہوتا۔ سچے لوگوں کی تعریف صرف سچائی پر عمل کرنا ہی ہے۔ اسلئے ہر انسان کو ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا چاہیئے۔ رت وغیرہ دھرم کے اصول پر عمل کرنا ہی تپ ہے اور ٹھیک برہمچریہ کی پابندی سے علم کا حاصل کرنا برہم کہلاتا ہے۔ اسی طرح دان وغیرہ کی نسبت بھی سمجھنا چاہیئے۔ عالموں کی تعریف علمی و ذہنی لیاقت یا سوچنے کی طاقت ہے۔ اسی طرح ستیہ یعنی برہم کے حکم سے ہوا چلتی ہے۔ سورج چمکتا ہے۔ اور اسی ستیہ سے انسان کو عزت ملتی ہے نہ کہ اس کے بغیر اور صاحب علم رشی پران (انفاس) اور وگیان (معرفت) وغیرہ اسی ستیہ سے قائم ہیں"

{تیتریہ آرنیک۔ پرپاٹھک ۱۰۔ انوواک ۶۲ و ۶۳}

"آتما یعنی پرمیشور ستیہ یعنی سچے دھرم پر چلنے سے گیان (معرفت حقیقی) اور برہمچریہ سے حاصل ہوتا ہے۔ سب عیبوں سے پاک اور اندریوں (حواس) کو قابو میں رکھنے والے یوگی اُس نور مطلق پاک پرمیشور کو اپنے جسم کے اندر دیکھتے ہیں" {منڈک اُپنشد منڈک ۳ کھنڈ ۱ منتر ۵}

سچ پر ہی عمل کرنے سے فتح ہوتی ہے۔ ہر انسان ہمیشہ سچائی سے اور سب ... ہے اور جھوٹ یا ادھرم اور پاپ کے راستے پر چلنے سے ہمیشہ شکست ہوتی ہے۔ اسلئے عالموں کے لئے کا دائمی آنند بخشنے والا سچے دھرم کا راستہ سچائی سے ہی ملتا ہے۔ راستی شعار عالم اور رشی ہمیشہ اُس سچے دھرم کی پابندی سے حاصل ہونے والے راستے پر چلتے ہیں جو سچائی اور دھرم کا مخزن اعلےٰ برہم ہے اسی کو حاصل کرکے راحت جاودانی[1]

[1] راحت جاودانی نتیانند کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں نتیہ کا لفظ مسلسل یا ... کے معنے رکھتا ہے اسلئے راحت جاودانی سے مراد مسلسل یا لگاتار راحت یعنی ایسا سکھ سمجھنا چاہیئے جسکے ساتھ دکھ شامل نہ ہو۔ مترجم

عمل کرنا چاہیئے۔ مگر ناکو مَودُ گلئیہ رِشی کی رائے ہے کہ سوادھیائے (علوم وید کو پڑھنا) اور پَروچن (انہیں دوسروں کو پڑھانا) یہ دو باتیں سب سے بڑھ کر مقدم ہیں۔ انسان کے لئے یہی سب سے بڑا تپ ہے۔ اور اس سے افضل کوئی دھرم کا اصول نہیں ہے۔" [تیتریہ آرنیک پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۹]

اُستاد کی نصیحت شاگرد کو تعلیم کے ختم ہونے پر

"تعلیم وید کے ختم ہونے پر آچاریہ (اُستاد) شاگرد کو اُپدیش (نصیحت) کرتا ہے کہ اے شاگرد! تجھے ہمیشہ سچ بولنا چاہیئے اور راست گفتاری وغیرہ اصول دھرم پر عمل کرنا چاہیئے۔ شاستروں (علمی کتب) کا پڑھنا اور پڑھانا کبھی نہ چھوڑنا۔ آچاریہ کی خدمت کرنا۔ اور اولاد پیدا کرنے کے لئے (خانہ داری) اختیار کرنا۔ سچے دھرم پر قائم رہنا۔ ہوشیاری سے سامان آسائش کو ترقی دینا۔ عالموں و عارفوں سے علم و معرفت حاصل کرنا اور ہمیشہ اُن کی خدمت و تواضع میں مستعد رہنا۔ تجھے۔ ماں۔ باپ۔ آچاریہ۔ اور اتھتی (گھر آئے عالم یا سنیاسی یا مہمان) کی تواضع و خدمت دل سے کرنی چاہیئے۔ اور ان باتوں میں کبھی غفلت یا فروگذاشت نہ کرنی چاہیئے۔ ماں باپ وغیرہ اپنی اولاد کو اس طرح نصیحت کریں کہ اے بیٹا! جو کام ہم اچھے کرتے ہیں اُن کو تجھے بھی کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر ہم کوئی پاپ کی بات کریں تو تجھے ہرگز اُس پر عمل نہ کرنا چاہیئے۔ ہم لوگوں میں جو عالم اور برہم کے جاننے والے ہوں تجھے اُن کی سنگت یا صحبت اور اُن کے قول کا یقین کرنا چاہیئے اور اُن کے سوائے اور کسی کی بات پر یقین نہ کرنا چاہیئے۔ انسان کو علم وغیرہ کا دان محبت یا توفیق سے دیا ہوا یا بے دلی سے اپنے اقبال و حشمت پر خیال کر کے شرم و خوف سے یا بخیال ایفائے عہد ہمیشہ کرنا چاہیئے۔ یعنی یہ سمجھنا چاہیئے کہ لینے سے دینا نہایت درجہ شریشٹھ ہے یہ دنیا یا نجات دینے والا کام ہے (آچاریہ اپنے شاگرد کو یہ نصیحت کرے کہ) اے شاگرد! اگر تجھے کسی کام یا چلن کی بات میں شک یا شبہ پیدا ہو جائے تو برہم (پرمیشور یا وید) کے جاننے والے بے تعصب یوگیوں اور پاپ سے خالی اور علم صفات سے موصوف دھرم کا خیال رکھنے والے عالموں سے اُس کی بابت اطمینان کرنا چاہیئے اور جو اُن کا چلن ہو تجھے بھی اُس کی تقلید کرنی چاہیئے۔ یعنی جس طریق پر وے لوگ چلتے ہوں تجھے بھی اُسی راستے پر چلنا چاہیئے۔ تجھے یہ نصیحت اپنے دل میں مضبوط قائم کر لینی چاہیئے۔ یہی ویدوں کا رازِ مخفی (اُپنشد) ہے۔ یہی سب کے لئے ہدایت ہے۔ ہمیشہ ایسی پر عمل کرتے ہوئے بڑی شردھا (عقیدت) سے ہست مطلق عین علم و عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف برہم کی اُپاسنا (عبادت) کرنی چاہیئے۔ اور اس کے سوائے اور کسی کو ماننا یا پوجنا نہیں چاہیئے۔"

{تیتریہ آرنیک پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۱۱}

برہم اُپاسنا (عبادتِ الٰہی) کے لئے تمام سامان بہم پہنچانا چاہیئے۔ پرجا یعنی اولاد وغیرہ یا رعیت کو عمدہ تعلیم و تربیت دے کر سکھی رکھنا چاہیئے۔ اور پشو یعنی ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ جانوروں کو بخوبی سُدھانا اور تعلیم دینا چاہیئے۔ [اتھروید کانڈ ۱۲۔ انوواک ۵۔ منتر ۱۰]

"ویدوں میں اِس قسم کے بہت سے منتروں کے اندر ایشور نے دھرم کا اُپدیش (ہدایت) کیا ہے اور اِن منتروں میں لفظ "چہ[۱] بمعنی" اور" کے بار بار آنے سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کو مذکورۂ بالا گُنوں کے علاوہ اور بھی نیک گُن اختیار کرنے چاہئیں۔

اب دھرم کے مضمون پر تیتریہ شاکھا سے چند حوالے درج کئے جاتے ہیں جس قدر دھرم کی باتیں اِن منتروں میں بتائی گئی ہیں اُن پر ہر انسان کو عمل کرنا چاہیئے۔

رِت۔ تپ۔ شم دم وغیرہ

" رِت یعنی حقیقتِ اصلی یا علم و معرفت۔ ستیہ یعنی سچائی پر عمل کرنا۔ تپ یعنی گیان اور رِت وغیرہ دھرم کے اصول کی ٹھیک ٹھیک پابندی۔ دم یعنی اندریوں کو اَدھرم یا پاپ کے چلن سے قطعی ہٹا کر ہمیشہ سچے دھرم کے راستہ میں لگانا۔ شم یعنی دِل سے بھی کبھی اَدھرم یا پاپ کرنے کی خواہش نہ کرنا۔ اگنی یعنی وید وغیرہ شاستروں اور آگ وغیرہ اشیاء سے اعلیٰ مقصود انسانی (اپُرُشارتھ) اور کاروبارِ دُنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے علم کو ترقی دینا۔ اگنی ہوتر یعنی روزمرہ ہوَن سے لیکر اشومیدھ تک تمام یگیوں سے ہوا اور بارش کے پانی کو پاک صاف کر کے تمام جانداروں کو سکھ پہنچانا اور اَتِتھی یعنی پورے پورے عالم و دھرماتما لوگوں کی صحبت و خدمت سے سچائی کی تحقیقات اور شکوک کو رفع کرنا چاہیئے۔ مانُش یعنی اصولِ جہانداری کا علم اور دنیوی حشمت اور جاہ و جلال حاصل کرنا چاہیئے۔ پرجا یعنی دھرم سے اولاد پیدا کر کے اُس کو سچے دھرم کی تعلیم دینی اور سچے علوم و تربیت سے آراستہ کرنا چاہیئے۔ پرجن یعنی بطریق افزائش (رو کفایت) منی و خواہش اولاد باقاعدہ وقت مقررہ پر اپنی عورت سے صحبت کرنی چاہیئے۔ پرجاتی یعنی حمل کی حفاظت اور وقت تولد کامل احتیاط اور اولاد کی جسمانی و دماغی ترقی کے لئے مناسب انتظام کرنا چاہیئے۔

راتھی تر آچاریہ کی رائے ہے کہ انسان کو ہمیشہ راست گفتار ہونا چاہیئے۔ پورو رشِشٹی آچاریہ کی رائے ہے کہ رِت وغیرہ اصولِ دھرم پر عمل کرنا ہی سچے علم اور دھرم کی پابندی کرنا ہے۔ اسلئے ہمیشہ اسی پر

---

[۱] وید کے منتروں میں جب چہ (حرف عطف) آتا ہے تو اُس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسی قسم کی اور باتیں بھی جو اختصار کی وجہ سے بیان نہیں ہوئیں خود عقل سے سمجھ لینی چاہئیں۔ گویا ویدوں میں یہ لفظ بمنزلہ وغیرہ وغیرہ یا علیٰ ہذا القیاس کے ہے۔ مترجم

اور حفاظت کرنی چاہیئے۔ تو تشی یعنی علم کی روشنی اور نیک تربیت سے نیک گنوں اور پاک خواہشوں کو پیدا کرنا چاہیئے۔ یش یعنی دھرم کے ساتھ اعلیٰ ناموری قائم کرنی چاہیئے۔ ورچہ یعنی نیک علوم کی اشاعت اور پڑھنے پڑھانے کا معقول انتظام کرنا چاہیئے اور دروِن یعنی غیر حاصل چیز کو انصاف وحق کے ساتھ حاصل کرنے کی خواہش اور حاصل شدہ کی حفاظت اور حفاظت کی ہوئی چیز کی ترقی اور ترقی یافتہ دولت کو نیک کاموں میں لگانا چاہیئے اور اس چار قسم کی تدبیر سے دولت و حشمت کی ترقی سکھ کے لئے ہمیشہ کرنی چاہیئے۔" [اتھروید کانڈ ۱۲۔ انوواک ۵ منتر ۸]

"آیو یعنی حفاظتِ منی اور کھانے پہننے وغیرہ کے عمدہ اصول اور برہم چریہ پر بخوبی عمل کرنے سے عمر و طاقت کو بڑھانا چاہیئے۔ روپ یعنی نفس پرستی سے کنارہ کش ہو کر اپنے جسم کو سڈول و خوش وضع رکھنا چاہیئے۔ نام یعنی نیک کام کرنے سے اپنے نام کی شہرت حاصل کرنی چاہیئے تاکہ اوروں کو بھی نیک کام کرنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ کیرتی یعنی نیک گنوں کو حاصل کرنے کے لئے ایشور کے گنوں کو بیان (کیرتن) کرنا یا سچی ناموری حاصل کرنی چاہیئے۔ پران۔ آپان یعنی پرانا یام کے طریق سے پران اور آپان کی صفائی اور قوت افزائی کرنی چاہیئے۔ جو ہوا جسم سے باہر نکلتی ہے اُس کو پران کہتے ہیں اور جو باہر سے جسم کے اندر جاتی ہے۔ اُس کو آپان کہتے ہیں صاف پاک جگہ میں رہنے اور ان دونوں سانسوں کو (قوت کے موافق) اندر اور باہر روکنے سے عقل و دماغ اور جسم کی قوت بڑھتی ہے چکشو و شروتر یعنی علم الیقین وغیرہ (پرتیکش) اور لفظوں سے پیدا ہونے والے علم سماعی یا انُمان (قیاس) وغیرہ دلائل (پرمان) کا بھی پورا پورا علم ہونا چاہیئے اور اُن کے ذریعہ سے سچا علم اور سچی معرفت حاصل کرنی چاہیئے۔"

[اتھروید کانڈ ۱۲۔ انوواک ۵۔ منتر ۹]

"پیہ یعنی پانی وغیرہ اور رس یعنی دودھ اور گھی وغیرہ سب چیزیں ویدک (علم طب) کے مطابق صاف اور درست کر کے استعمال کرنی چاہئیں۔ ان یعنی اناج یا پکائی ہوئی غذا اور آنا دیعنی کھانے کے لائق صاف اور عمدہ بنایا ہوا کھانا بنا کر کھانا چاہیئے۔ رت یعنی برہم کی ہمیشہ اُپاسنا (عبادت) کرنی چاہیئے۔ اور ستیہ یعنی علم الیقین (پرتیکش) وغیرہ دلائل (پرمانوں) سے ثابت کیا ہوا جیسا علم اپنی آتما میں ہو ویسا ہی ہمیشہ صحیح صحیح بیان کرنا چاہیئے اور خود بھی اُسی کو ماننا چاہیئے۔ اِشٹ یعنی برہم کی اُپاسنا (عبادت) اور سب کو فائدہ پہنچانے والی یگیہ کرنی چاہئیں۔ پورت یعنی دل، زبان اور فعل سے کامل محنت و کوشش کے ساتھ یگیہ کی تکمیل اور

اور ستی شعار سچے عالموں کی سچی نصیحت (اُپدیش) سے اپنے آپ کو سُدھارنا اور نیز سب لوگوں کا گپتا
یعنی سُدھارنے والا اور یگیہ یعنی محیطِ کُل پرمیشور کی نظر میں سب کو فائدہ پہنچانے والے اشومیدھ
وغیرہ یگیوں میں یا علم صنعت (شلپ وِدیا) اور فن و ہنر (کریا کُشلتا) میں مُعزز و ممتاز ہونا چاہیئے۔ یہ
دُنیا (لوک) دارِ فنا (ندھن) ہے اسلئے جب تک جیئے سب کو برابر فائدہ پہنچانا اور نیک کاموں
کا پابند رہنا مناسب ہے۔" [اتھروید۔ کانڈ ۱۲۔ انوواک ۵ منتر ۳]

یہ ایشور کا اُپدیش (ہدایت) ہے جسے سب کو ماننا چاہیئے:۔

" اوج یعنی عدل و انصاف کو نگاہ رکھنے میں سعی و کوشش اور تیج یعنی سچے کاموں میں دلیری۔ بہادری
بے خوفی اور دل کی شیری رکھنی چاہیئے اور سَہہ یعنی سکھ دُکھ یا نفع نقصان پاکر رنج یا خوشی نہ
ماننا بلکہ اُن کو برداشت کرنا اور اُن کو مغلوب کرنے کے لئے بڑی تدبیر و کوشش کو عمل میں لانا
چاہیئے۔ بل یعنی برہم چریہ وغیرہ نیک اصول پر عمل کرنے سے جسم اور دماغ وغیرہ کی صحت قائم رکھنا
اور اعضا کی توانائی۔ عقل کا رسوخ و صفائی اور قوت و جلال سے رُعب و داب حاصل کرنا چاہیئے
واک یعنی زبان کو علم و تربیت۔ راست گوئی و شیریں کلامی وغیرہ نیک اوصاف سے آراستہ کرنا چاہیئے
اور اِندریہ یعنی واک (قوتِ گفتار) کے علاوہ من وغیرہ چھ حواس باطنی (گیان اِندری) اور
(چونکہ قوتِ گفتار تمثیلاً آئی ہے اسلئے) پانچوں قوائے احساس خارجی (کرم اِندری) بھی سچے دھرم
میں قائم اور پاپ سے ہمیشہ الگ رکھنی چاہئیں۔ شری یعنی کامل تدبیر و محنت سے عالمگیر حکومت
حاصل کرنی چاہیئے اور ہر انسان کو دھرم یعنی ویدوں میں بتلائے ہوئے دھرم پر جس سے پُر انصاف
و بے تعصب سچائی پر عمل کرنا اور سب کی بھلائی کرنا مُراد ہے۔ ہمیشہ عمل کرنا چاہیئے۔"

[اتھروید۔ کانڈ ۱۲۔ انوواک ۵ منتر ۷]

واضح رہے کہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے یا اب آگے کہتے ہیں وہ سب دھرم ہی کی تشریح ہے۔
برہم یعنی برہمن۔ اعلےٰ درجہ کے عالم اور عمدہ گُنوں اور اعمال والے اور دوسروں میں اچھے گُنوں
کو پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ یعنی برہمن کو ہمیشہ مذکورۂ بالا گُنوں میں ترقی کرنی چاہیئے
کشتر یعنی کشتری صاحبِ علم۔ کارداں۔ بہادر۔ مستقل مزاج۔ دلیر اور جفاکش ہونا چاہیئے۔
راشٹر یعنی راج ہمیشہ نیک آدمیوں کی سبھا اور عمدہ و معقول قوانین کے ذریعہ سے ایسے نیک
اصول پر ہونا چاہیئے کہ جس میں سب کو سکھ ملے۔ وِش یعنی بنج بیوپار کرنے والے ویش وغیرہ رعایا
کے لئے تمام روئے زمین پر بے روک ٹوک آمد و رفت کا ذریعہ قائم کرکے بذریعہ تجارت دولت کی ترقی

کرنے کے لئے خود ہمت اور کوشش کرنی چاہیئے اور اُسکے بعد ایشور کی مہربانی و رحمت کا خواستگار ہونا چاہئے
جب کوئی انسان دھرم کے جاننے کی خواہش اور سچائی پر عمل کرتا ہے تب ہی اُس کو سچائی کا علم ہوتا ہے
ہر انسان کو سچائی پر ہی اعتقاد رکھنا چاہیئے نہ کہ جھوٹ پر۔

سچائی کا انعام "جو شخص سچا بُرت (عہد) کرتا ہے وہ دِیکشا (اعلیٰ درجہ) کو پاتا ہے۔ اور جب وہ دِیکشا پا کر عمدہ اور اعلیٰ گُنوں کے ذریعہ سے صاحب رُتبہ ہو جاتا ہے اُس وقت ہر طرف سے اُس کی عزت اور قدر و تعظیم ہوتی ہے۔ یہی اُس کی دَکشنا (انعام) ہے۔ اس انعام کو وہ اُسی دِیکشا یعنی اچھے گنوں پر عمل کرنے سے حاصل کرتا ہے۔ جب وہ بُرہم چرج وغیرہ سچے بُرتوں (عہدوں) سے خود اپنی ذات اور نیز دوسروں سے تعظیم یافتہ ہوتا ہے۔ تب وہی قدر (دکشنا) اُس پر سب کا پختہ اعتقاد اور اعتبار جما دیتی ہے۔ کیونکہ سچ پر عمل کرنے ہی سے عزت و اعتبار ہوتا ہے۔ جب درجہ بدرجہ اُس کا اعتبار بڑھتا جاتا ہے تب اُسی اعتبار سے وہ پرمیشور، موکش اور دھرم وغیرہ کو حاصل کرتا ہے"۔
{یجروید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۳۰}

اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ سچائی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ انسان میں بھروسہ، ہمت تدبیر اور محنت موجود ہوں۔

تپ۔ رِت۔ ستیہ۔ شری وغیرہ "ایشور نے شرم (تدبیر محنت و سعی) اور تپ (دھرم کی پابندی) سے تمام انسانوں کو بنایا یا پیدا کیا ہے۔ اسلئے انسان کو اُس بُرہم یعنی وید یا پرمیشور کے گیان (معرفت) سے عالم و عارف ہونا چاہیئے۔ رِت یعنی بُرہم یا محنت پر بھروسہ کر کے ہمیشہ اُن کی پابندی کرنی چاہیئے"۔ [اتھروید۔ کانڈ ۱۲۔ انوواک ۵۔ منتر ۱]

ہر انسان کو ستیہ یعنی وید اور شاستروں اور پرتکش (علم الیقین) وغیرہ پرمانوں (دلائل) سے خوب آزما کر بے شک و شبہ سچائی کو حاصل کرنا چاہیئے اور بڑی تدبیر و کوشش سے شری یعنی نیک گُن اور نیک چلن یا عالمگیر حکومت وغیرہ اعلیٰ درجہ کی لکشمی (اقبال و حشمت) اور یَش یعنی اچھے گنوں کو اختیار کرنے اور سچائی کی پابندی سے ناموری اور شہرت حاصل کرنی چاہیئے"۔
[اتھروید کانڈ ۱۲۔ انوواک ۵۔ منتر ۲]

اِن منتروں میں شرم۔ تپ۔ رِت۔ ستیہ۔ شری اور یَش سب دھرم کے نشان (لکشن) بتائے گئے ہیں

دھرم کے اصول "ہر انسان کو ہمیشہ سُودھا یعنی اپنی ہی چیز پر قناعت کرنے یا نیک گُنوں کو اختیار کرنے سے سب کا خیر خواہ ہونا چاہیئے اور شردھا یعنی اعتبار کو بڑھانا چاہیئے (اعتبار کی جڑ سچائی ہے نہ کہ جھوٹ اسلئے سچائی میں قائم رہنا چاہیئے

نیک ٹھیک جان سکوں اور تمام جاندار مجھ پر بے تعصب دوستانہ محبت کی نظر رکھیں یعنی سب میرے دوست ہوں۔ آپ میری اس نیک خواہش کو مضبوط کیجئے اور مجھے سچے سکھ اور نیک گنوں میں ہمیشہ ترقی عطا کیجئے۔ میں تمام جانداروں کو اپنی آتما کے مثال دوستانہ محبت و پیار کی نظر سے دیکھوں۔ اور ہم سب ہر قسم کی مخالفت کو چھوڑ کر باہم ایک دوسرے کو محبت کی نظر سے دیکھیں اور ہمیشہ ایک دوسرے کو سکھ پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔" [یجروید۔ ادھیائے ۳۶۔ منتر ۱۸]

اُس ایشور کے اُپدیش (ہدایت) کئے ہوئے دھرم کو ماننا ہر انسان پر یکساں فرض ہے اور چونکہ اُس کی مدد کے بغیر سچے دھرم کا گیان (علم) انشٹھان (پابندی) اور پورتی (تکمیل و کامیابی) نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ہر انسان کو ایشور سے اس طرح مدد مانگنی چاہیے کہ:۔

نیک ارادوں میں ایشور بھی مدد کرتا ہے

"اے اگنی (پرمیشور) عہد و صداقت کے مالک و محافظ (برت پتی)! میں سچے دھرم پر چلونگا یعنی اُس کی پابندی کرونگا۔ (شت پتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۱ میں لکھا ہے کہ "جن میں سچائی ہے اُن کا نام دیو ہے اور جن میں جھوٹ ہے اُن کا نام منش (انسان) ہے۔ دیو یہی برت (عہد) کرتے ہیں کہ سچ بولیں"۔ سچائی پر عمل کرنیسے دیوتا اور جھوٹ پر عمل کرنے سے منش ہوتے ہیں۔ اسلئے سچ پر عمل کرنے ہی کو دھرم کہتے ہیں) اے پرمیشور! مجھے سچے نیک چلن اور دھرم پر عمل کرنیکی طاقت ہو آپ مجھ کو ہمت دیجئے کہ میرا سچے دھرم کا عہد آپ کی عنایت سے پورا ہو (عہد مذکور یہ ہے کہ) میں آج سے سچے دھرم کی پابندی اور جھوٹ کھوٹے چلن اور ادھرم سے دوری اختیار کرتا ہوں"۔ [یجروید۔ ادھیائے ۱۔ منتر ۵]

ہمت مرداں مدد خدا

اِس دھرم کے عہد کو نباہنے کے لئے ایشور سے پرارتھنا اور خود بھی پرشارتھ یعنی کوشش و ہمت کرنی چاہئے۔ جو شخص خود محنت و کوشش نہیں کرتے اُن پر ایشور مہربانی نہیں کرتا۔ مثلاً جسے آنکھ دی ہے وہی دیکھتا ہے نہ کہ اندھا۔ اسی طرح جو شخص دھرم پر عمل کرنے کی خواہش رکھتا ہے اور اُسکے لئے خود تدبیر و کوشش اور ایشور کی مہربانی کے لئے پرارتھنا استدعا کرتا ہے اُسی پر ایشور مہربان ہوتا ہے نہ کہ اُس کے خلاف کرنے والے پر۔ وجہ یہ ہے کہ اس بات کو پورا کرنیکا سامان اور ذریعہ[1] ایشور نے پہلے ہی سے جیو کو عطا کر دیا ہے اور اس کو اس مقصد کے حصول کے لئے عین موزوں و مناسب بنایا ہے۔ جس شے سے جس قدر فائدہ لینا ممکن ہے۔ اُس کو حاصل

---

[1] مثلاً دیکھنے کے لئے آنکھ دی۔ کام کرنیکے لئے ہاتھ۔ چلنے کے لئے پاؤں اور نیک و بد کی تمیز کیلئے عقل الغرض ایک سے ایک اعلے قوت اور طاقت عطا کی ہے جسکا نیک کاموں میں استعمال کرنا انسان کا فرض ہے۔ الغرض نیک کام میں لگانا ہی ایشور کے حکم کی تعمیل اور اسکی رضا جوئی کی سبیل ہے۔

خواہش سنکلپ یعنی نیک گنوں کے حاصل کرنیکا عزم و ارادہ۔ وچکتسا یعنی شک یا اعتراض پیدا کر کے تحقیقات و اطمینان کرنے کی خواہش۔ شردھا یعنی ایشور اور سچے دھرم وغیرہ گن کی باتوں پر پورا پورا اعتقاد ہونا۔ اشردھا یعنی ایشور کی ہستی سے منکر ہونے وغیرہ ادھرم کی بات پر قطعی یقین نہ رکھنا۔ دھرتی یعنی سکھ دکھ سہکر بھی ایشور اور دھرم پر ہمیشہ اعتقاد قائم رکھنا۔ ادھرتی یعنی بُرے گنوں کو اختیار نہ کرنا اور اُن میں قائم نہ ہونا۔ ہری۔ یعنی پاپ کے کام کرنے اور کھوٹے یا بُرے چلن سے دل کو روکنا یا نفرت کرنا۔ دھی یعنی اچھے گنوں کو فوراً اختیار کرنے کا عادی ہونا۔ بھی یعنی جھوٹ کھوٹے چلن اور ایشور کے حکم کی نافرمانی اور پاپ وغیرہ کرنے سے یہ سمجھ کر کہ ایشور ہم کو سب جگہ دیکھتا ہے ہمیشہ خوف کرنا"۔ اے انسانو! تمہیں ہمیشہ ایسی کوشش کرنی چاہئیے کہ باہمی امداد سے تمہارا سکھ ترقی پاوے سب کو سکھی دیکھ کر دل میں خوش ہونا چاہئیے اور دوسرے کو دکھی دیکھ کر کسی کو ہرگز سکھ نہ ماننا چاہئیے۔ بلکہ ہمیشہ ایسی کوشش کرنی چاہئیے کہ سب فارغ البال اور سکھی رہیں"۔ {رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۸ ورگ ۴۹۔ منتر ۴}

مخلوقات کا مالک و محافظ پرمیشور دھرم کا اُپدیش (ہدایت) کرتا ہے کہ:۔

"سب لوگوں کو ہمیشہ سچائی پر ہی پورا پورا اعتقاد رکھنا چاہئیے اور جھوٹ پر کبھی یقین نہ لانا چاہئیے مخلوقات کے مالک و محافظ پرمیشور نے دھرم یا سچائی اور ادھرم یا جھوٹ کی ماہیت یعنی ظاہر و مخفی نشانات کو دیکھ کر اپنے علم کامل سے دونوں کی تقسیم کر دی ہے۔ یعنی پرمیشور نے تمام

سچ اور جھوٹ کی قدرتی تمیز۔

انسانوں کو جھوٹ ناحق۔ ادھرم اور ناانصافی میں بے اعتقادی دی ہے یعنی اُس کی ہدایت ہے کہ ادھرم پر اعتقاد یا اعتبار نہیں کرنا چاہئیے۔ اسی طرح مخلوقات کے مالک و محافظ علیم کُل ایشور نے وید میں بیان کئے ہوئے سچے اور پرتیکش (علم الیقین) وغیرہ پرمانوں (دلائل) سے ثابت سب روا رعایت انصاف اور دھرم میں اعتقاد یا اعتبار عطا کیا ہے"۔

{یجر وید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۷۷}

اسلئے ہر انسان کو اپنی طبیعت ہمیشہ ادھرم سے ہٹا کر دھرم کی طرف مائل کرنی چاہئیے۔

سب لوگوں کو ہمیشہ سب کے ساتھ بڑی محبت اور ملنساری سے برتنا چاہئیے اور سب کو ایشور کا بتایا ہوا دھرم قبول کرنا چاہئیے اور ایشور سے پرارتھنا (استدعا) کرنی چاہئیے کہ دھرم پر اعتقاد جما رہے مثلاً (اس طرح پرارتھنا کرے)

باہم محبت سے مل کر رہنا چاہئیے۔

" اے سب دکھوں کے مٹانے والے ایشور! میرے اوپر رحم کر تاکہ میں سچے دھرم کو

دن بدن بڑھتا رہے) سمتی (مجلسی انتظام کے قواعد یعنی وہ پُرانصاف اور نیک اصول جن سے ہر انسان کی عزت اور علم کی ترقی متصوّر ہو۔ جو بہ ہم ہرج اور حصول تعلیم وغیرہ عمدہ اوصاف پیدا کرنے والے ہوں۔ جن سے بذریعہ عمدہ و اعلیٰ سبھاؤں (عدالتوں) کے نظم و نسق سلطنت باسلوبی انجام پاوے۔ اور جو پرمارتھ (اعلیٰ مقصدِ انسانی = نجات) کے راستے کو صاف کرنے والے اور روحانی اور جسمانی طاقتوں اور صحت کو ترقی دینے والے ہوں وہ بھی سب انسانوں کو یکساں آزادی دینے اور اُن کی راحت کو بڑھانے کے لئے) یکساں ہی ہونے چاہئیں۔ تمہارا مَن یعنی سَنکلپ و وِکلپ (ارادہ و تامّل) کرنے والا دل بھی یکساں یعنی باہم متفق رہنے کا عادی ہو (سَنکلپ خواہش یا ارادہ اور وِکلپ نفرت یا تامل کو کہتے ہیں۔ اسلئے ہمیشہ اچھے گنوں کی خواہش اور بُرے گنوں سے نفرت رکھنی چاہیئے) تمہارا چت یعنی اگلی اور پچھلی باتوں کو یاد رکھنے والی قوتِ حافظہ اور دھرم اور ایشور کی یاد اور فکر بھی یکساں ہو۔ یعنی تمام جانداروں کے دُکھوں کو دور کرنے اور اپنی آتما کی طرح سب کو سُکھ پہنچانے کے لئے بخوبی سعی و کوشش کرنی چاہیئے۔ تم کو باہمی راحت اور بہتری اور فائدہ کے لئے تمام طاقتیں مجتمع کرنی چاہئیں۔ میں ایشور اُن لوگوں پر جو تمام جیوئوں کے ساتھ اپنی آتما کی مثال برتاؤ کرتے ہیں اور جو دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور سب کو سُکھ دینے والے ہیں اپنی نظرِ رحمت رکھتا ہوں اور تم کو پہلے بیان کئے ہوئے یا آگے ذکر ہونیوالے دھرم کو بتاتا ہوں تم سب کو اُس پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ تمہارے درمیان کبھی حق کا زوال اور ناحق کا عروج نہ ہو۔ تمہیں ہوی یعنی ہر قسم کا لین دین سچائی کے ساتھ کرنا چاہیئے میں تم کو یکساں و سچے لین دین وغیرہ دھرم میں ہدایت کرتا ہوں اسلئے تم کو میرا بتایا ہوا دھرم ماننا چاہئیے اور اُس کے خلاف ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔"

{رگ وید اشٹک ۸ ادھیائے ۸۔ ورگ ۴۹۔ منتر ۳}

تمام قوت نیک کاموں میں لگانی چاہیئے۔

اے انسانو! جس قدر تمہاری طاقت ہے اُس کو اتفاق کے ساتھ دھرم کے کام میں لگاؤ اور ہمیشہ سب کے سُکھ کو بڑھاؤ۔ تمہاری آکوتی یعنی قوت و حوصلہ و طریقہ راست شعاری بھی سب کی بھلائی کے لئے اور سب لوگوں کو سُکھ دینے والا ہو۔ تم کو ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ میرا ایسا ہدایت کیا ہوا دھرم زوال نہ پاوے۔ تمہارے فعل دلی محبت پیدا کرنے والے اور ہمیشہ خصومت و دشمنی سے پاک یکساں اور متفق ہوں۔ تمہارا مَن یکساں و برابر ہو (مَن (دل) کی تعریف میں شتپتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۴ کا حوالہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔ پہلے دل سے حق و ناحق کی تمیز کر کے پھر کسی بات پر عمل کرنا چاہیئے۔ مَن کی دس قوتیں ہیں۔ کام یعنی نیک گنوں کو

ویدوں کے مطابق دھرم کا بیان

ایشور ہدایت کرتا ہے کہ:۔

اتفاق علمی گفتگو بحث و جلسے۔

"اے انسانو! تم میرے بتائے ہوئے بہ انصاف و بے تعصب راستی کی صفت سے موصوف دھرم پر چلو اور ہمیشہ اُس پر قائم رہو اور اُس کے حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مخالفت کو چھوڑ کر آپس میں ملو تاکہ تمہارے درمیان اعلیٰ درجہ کا سُکھ ہمیشہ ترقی پاوے اور تمام دُکھ مٹ جائیں تم آپس میں مل کر محبت تکرار اور مخالفانہ بحث کو چھوڑ کر باہم محبت کے ساتھ بطریق سوال و جواب گفتگو کرو تاکہ تمہارے درمیان سچے علوم اور عمدہ صفات بخوبی ترقی پاویں۔ اور تم صاحب علم و معرفت بن جاؤ تم ہمیشہ ایسی لگاتار سعی و کوشش کرو کہ جس سے تمہارے دل علم کے نور سے روشن اور آنند سے بھرپور رہوں۔ تم کو دھرم ہی پر عمل کرنا چاہئے۔ ادھرم اختیار نہیں کرنا چاہئے (یہاں نظیر دیتے ہیں) جس طرح زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری و تعصب سے خالی۔ عالم اور ایشور اور دھرم کے علم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق و فائق گذر چکے ہیں۔ مجھ بھاگ یعنی بھجن (اطاعت یا عبادت) کرنے کے لائق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اُسی طرح تم بھی اُسی دھرم کے پابند رہو تاکہ وید میں بتائے ہوئے دھرم کا تم کو بلا شک و شبہ علم ہو جاوے۔" {رگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۸۔ ورگ ۴۹ منتر ۲}

اتفاق رائے اتحاد و محبت

"اے انسانو! تمہارا منتر (بچار یا مشورہ) سب کی بھلائی کرنے والا یکساں و متفق یعنی باہمی مخالفت سے آزاد ہو (جس میں یا جس کی معرفت ایشور سے لیکر مٹی تک تمام ظاہر و مخفی قوا و صفات اور اشیاء کا بیان کیا جاتا ہے یا علم ہوتا ہے۔ اُس کو منتر یا وچار کہتے ہیں مثلاً راجہ کے وزیر کو منتری اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ حق و ناحق کی تمیز کرنے والا ہوتا ہے گویا یہاں بھی منتر سے واقعی علم کا نتیجہ مراد ہے) جب کسی زیر بحث یا تصفیہ طلب معاملہ پر بہت سے آدمی مل کر وچار یا غور کریں تو اُس وقت اگرچہ سبھاسدوں (اہالیانِ مجلس) کی رائے جدا جدا ہو تاہم سب کی رائے کا لُبّ لُباب لیکر جو بات سب کی بہتری اور رفاہِ عام کی معلوم ہو یا جو سب سے سچی و صائب ثابت ہو اُس کو منتخب یا جمع کر کے ہمیشہ اسی پر عمل کرنا چاہئے تاکہ عوام الناس میں ہمیشہ اعلیٰ درجہ کا سُکھ

لے کر دس تک نو بار نفی
ان منتروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور ایک ہی ہے۔ کیونکہ دو کے عدد سے لے کر دس تک نو بار نفی کا لفظ آنے سے ایشور کا ایک ہی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور چونکہ اُس ایک ایشور کے سوائے کسی دوسرے ایشور کی ویدوں میں سراسر تردید کی ہے اسلئے اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے کی اُپاسنا (عبادت) کرنی سخت ممنوع ہے۔ چونکہ وہ ایشور سب کے اندر موجود اور سب کا منتظم ہے اسلئے وہ غیر ذی شعور (جڑ) و ذی شعور (چیتن) دونوں قسم کی کائنات کو دیکھتا اور جانتا ہے مگر اُس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ وہ محسوس نہیں ہو سکتا۔

" ایشور جو تمام دُنیا پر محیط ہے بالیقین سب جگہ حاضر و ناظر اور موجود ہے۔ کیونکہ دُنیا ویاپک (محیط) اور ویاپیہ (مُحاط) دونوں کا تعلق اِتّصالی ہوتا ہے۔ وہ ایشور حلیم مطلق ہے یعنی سب کی سہتا ہے اسلئے اُس کو سہنہ کہتے ہیں۔ وہ ایشور ایک ہی ہے"۔ [اتھروید کانڈ ۱۳۔ الوواک ۴۔ منتر ۲۰]

لفظ ایک سے تین نکات پیدا ہوتے ہیں یعنی کوئی دوسرا ایشور اُس سے بڑا یا اُس کے برابر نہیں ہے۔ اس ایشور کے علاوہ کوئی دوسرا سجاتیہ (ہمجنس)۔ وجاتیہ (غیر ہمجنس) ایشور نہیں ہے۔ اور نہ اُس میں سوگت بھید (اندرونی تقسیم اعضا وغیرہ) ہے اسلئے دوسرے ایشور کی قطعی تردید کی گئی ہے ایشور اکیلا ہی ہے اسلئے اُس کو (منتر میں) ایک وُرت (واحد مطلق) کہا گیا ہے۔ وہ علیم مطلق اپنی ذات سے واحد و یکتا ہے۔ وہ کسی کی مدد کا خواہاں نہیں۔ وہی اس دُنیا کو بناتا اور اُسے قائم رکھتا ہے۔ اور قادرِ مطلق وغیرہ اُس کی صفات ہیں۔

" اُس قادرِ مطلق پرماتما میں مذکورہ بالا وسُو وغیرہ تمام دیوتا قائم ہیں یعنی اُن سب کا اُسی کی ذاتِ واحد پر قیام ہے۔ پرلے (فناء عالم) کے بعد بھی وہ سب دیوتا حالتِ علت کے اندر محض اُس کی قدرت سے قائم رہتے ہیں"۔ [اتھروید کانڈ ۱۳۔ الوواک ۴۔ منتر ۲۱]

ویدوں میں اس قسم کے اور بھی منتر ہیں جن میں برہم ودیا کو بیان کیا ہے۔ مثلاً یجروید کے چالیسویں ادھیائے کا آٹھواں منتر سپریگا چھکرَ مکائیم الخ ہے۔ یہاں اُن کو کتاب کے بڑھ جانے کے خوف سے نہیں لکھتے۔ مگر جہاں ایسے منتر ویدوں میں آئینگے۔ بھاشیہ (تفسیر) کرنے کے وقت اُن کا ترجمہ وہیں کر دیا جائیگا۔

برہم ودیا کا مضمون ختم ہوا

برہم وِدیا (علم الٰہی) کا بیان

سوال۔ ویدوں میں تمام علوم ہیں یا نہیں؟

ویدوں میں تمام علوم ہیں اور اُن میں علم الٰہی مقدم ہے

جواب۔ اصول کے طور پر (مُول اُپدیش سے) تمام علوم ہیں۔ اُن میں سے اول برہم وِدیا جو سب سے مقدم ہے اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

"ہم اُس پرمیشور کو جو تمام دُنیا کا بنانے والا ساکن و متحرک کائنات کا مالک اور عقل کو روشن و مسرور کرنے والا ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے مدعو کرتے ہیں۔ وہ سب کو قوت عطا کرنے والا اور ہمارا سہارا ہے۔ اے پرمیشور! آپ وِدیا (علم) اور دولت و حشمت وغیرہ کو بڑھانے والے ہیں۔ آپ اپنی عنایت سے ہماری حفاظت اور پرورش کیجئے۔" {رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۱۵ منتر ۵} نیز دیکھو رگ وید اشٹک ۱۔ ادھیائے ۲۔ ورگ ۷۔ منتر ۹۔ جس کا ترجمہ مضامین وید کی بحث میں زیر مضمون وِگیان کانڈ (صفحہ ۲۹ پر) کیا گیا ہے۔

"جو جیو (انسان) اُس آکاش وغیرہ بھوتوں (عناصر) اور سورج وغیرہ لوک (اجرام) اور مشرق وغیرہ سمتوں اور شمال مشرق وغیرہ درمیانی سمتوں میں اور الغرض ہر جگہ محیط و موجود علیم کل پرمیشور کا جو اپنی قدرت (سامرتھ) کا بھی آتما اور ابتدائی عناصر لطیف کو پیدا کرنے والا عین راحت و عین نجات (موکش سُوروپ) ہے۔ اپنے آتما کی تمام قوت اور انتہ کرن سے بذریعہ دھیان قرب حاصل کرتا اور اُس کو جان لیتا ہے وہی ٹھیک ٹھیک اُس پرمیشور کو پاکر موکش (نجات) کے سکھ کو بھوگتا ہے۔"

{یجر وید۔ ادھیائے ۳۲۔ منتر ۱۱}

"جو سب سے بڑا اور سب کا پُوجیہ (معبود) اور تمام کائنات میں سمایا ہوا علیم کل۔ انتر یامی کائنات کا قائم رکھنے والا اور پرلئے یعنی تمام ذروں سے مل کر بنی ہوئی دُنیا کے حالت علت میں چلے جانے کے بعد بھی قائم رہتا ہے اُسی کو برہم جاننا چاہئیے۔ وسو وغیرہ تمام ۳۳ دیوتا اُس برہم کے سہارے اس طرح قائم ہیں جس طرح درخت کے تنہ میں ہر طرف کثرت سے پھیلی ہوئی شاخیں بے شمار لگی رہتی ہیں۔"

{اتھرو وید کانڈ ۱۰۔ پرپاٹھک ۲۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۳۸}

ویدوں کی وحدانیت

"اُس پرمیشور کے علاوہ کوئی بھی[1] دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا۔ پانچواں۔ چھٹا۔ ساتواں۔ آٹھواں۔ نواں یا دسواں ایشور نہیں ہے۔" {اتھرو وید کانڈ ۱۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸}

[1] علم ریاضی میں کل وحش ہندسے ہیں باقی تمام اعداد انہی سے بن جاتے ہیں اسلئے ان منتروں میں دو سے دس تک تعدید کر کے سوائے ایک کے باقی تمام اعداد کی

ادھیائے ۴۔ پاد ۳۔ سُوتر ۱۰۵ میں وید اور برآہمن کو جُدا جُدا مان کر ہی قواعد بنائے ہیں۔ چنانچہ آخری سُوتر مذکورہ بالا کا یہ منشاء ہے کہ "پُران یعنی قدیم برہما وغیرہ رشیوں کے بنائے ہوئے۔ برآہمن و کلپ کی کتابیں وید کے ویاکھیان (شرحیں) ہیں"۔ اسلئے پُران اور اتہاس انہی کتابوں کا نام ہے۔ اگر چھند اور برآہمن دونوں کا نام وید ہوتا تو (اشٹادھیائی کے) ادھیائے ۲۔ پاد ۳۔ سوتر ۶۲ میں یہ کہنا کہ "چھندوں میں ایسا ہوتا ہے" فضول تھا کیونکہ اس سُوتر سے ایک سُوتر اوپر یعنی ساٹھویں سُوتر میں ابھی کہہ چکے ہیں کہ براہمن میں ایسا ہوتا ہے (یعنی جبکہ ۶۲ ویں سُوتر میں چھند کیلئے خاص قاعدہ موضوع کیا اور ۶۰ ویں سوتر میں براہمن کیلئے خاص قاعدہ بتلایا تو اس سے چھند اور برآہمن دو مختلف کتابیں ہونا صاف ثابت ہے) اس سے معلوم اور ثابت ہُوا کہ برآہمنوں کا نام وید نہیں ہے۔ برہم[۵۱] براہمنوں کا نام ہے مثلاً لکھا ہے کہ

لفظ براہمن کی تشریح

"برہم سی برآہمن اور راجنیہ سے کشتری مُراد ہے" (شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۱)

"برہمن اور برآہمن دونوں مُترادف الفاظ ہیں" (ویاکرن مہابھاشیہ ادھیائے ۵ پاد ۱۔ آہنک ۱)

اسلئے چاروں ویدوں کے جاننے والے برہم یعنی برآہمن مہرشیوں نے جو ویدوں کا ویاکھیان (شرح) کیا ہے وہی برآہمن ہیں۔ ممکن ہے کہ کاتیاین نے براہمنوں اور وید کا باہمی گہرا تعلق سمجھ کر بطور سہچار[۵۲] یا پادھی براہمنوں کا نام وید مانا ہو مگر یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ خود اُنہوں نے ایسا نہیں کہا اور چونکہ کسی رشی نے بھی ایسا نہیں مانا ہے اسلئے براہمنوں کا نام ہرگز وید نہیں ہو سکتا۔ الغرض بہت سے حوالے موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ منتروں ہی کا نام وید ہے۔ براہمنوں کا نہیں۔

سوال۔ براہمنوں کی وید کے برابر سند ماننی چاہیئے یا نہیں؟

براہمن کی سند تصدیق وید کی محتاج ہے

جواب۔ اُن کی ویدوں کے برابر سند ماننا مناسب نہیں ہے کیونکہ وہ ایشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ البتہ جہاں تک ویدوں کے مطابق ہیں وہاں تک سند ماننا واجب ہے۔ اسلئے اُن کو سند کے لئے محتاج بالغیر (پرتہ پرمان) ماننا مناسب ہے۔

اصطلاح وید کی بحث ختم ہوئی

[۵۱] یہاں ورن سے مراد ہے۔ مترجم

[۵۲] سہچار یا پادھی سے دو اشیاء کا ایک وقت میں ہونا مراد ہے۔ اسطرح کہ دونو باہم لازم و ملزوم ہوں مثلاً جہاں آگ ہوتی ہے۔ وہاں دُھواں ہوتا ہے۔ اس مثال میں آگ اور دھوئیں کا سہچار ہے۔ مترجم۔

اور پرمان چار ہی نہیں ہیں کیونکہ اَیتیہیہ۔ اَرتھاپتّی۔ سمبھو اور اَبھاو بھی پرمان ہیں۔
اَیتیہیہ اُسے کہتے ہیں کہ جو بات مشہور چلی آتی ہو۔ یعنی جس کے راوی کا پتہ نہ ہو مگر یکے بعد دیگر سلسلہ وار یہہ روایت چلی آتی ہو کہ ایسا کہا گیا تھا۔" (شرح واتسیاین سوتر بالا پر)
اس پرمان سے بھی اِتہاس وغیرہ نام براہمنوں ہی کے ہو سکتے ہیں نہ کہ کسی اَور کے۔

براہمنوں میں وید منتروں کی شرح درج ہے

اس بارہ میں یہ بھی دلیل ہے کہ براہمن وید کے ویاکھیان (شرح) ہیں۔ اس لئے اُن کا نام وید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ منتروں کا حوالہ دے کر براہمنوں میں ویدوں کی شرح کی گئی ہے۔ مثلاً شتپتھ براہمن کانڈ آ۔ ادھیائے ۷ میں (یجروید کے سب سے پہلے منتر کے چند الفاظ بطور حوالہ اس طرح لکھے ہیں۔ ایشے تورجے توا (راتی = الخ)۔
اسکے متعلق مہابھاشیہ کے مصنف کی بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ
"(سوال) (اس ویاکرن یعنی صرف و نحو کی کتاب میں) کن الفاظ کی تعریف کی گئی ہے؟
(جواب) لوکک (عام زبان) کے اور ویدک (وید سے خصوصیت رکھنے والے) الفاظ کی۔

پتنجل اور پانِنی مُنی براہمنوں کو وید سے جدا مانتے ہیں۔

اِن میں سے لوکک الفاظ حسب ذیل ہیں:۔ گئو (گائے)۔ اَشو (گھوڑا)۔ پُرش (انسان)۔ ہستی (ہاتھی) شکُنی (پرند) مِرگ (ہرن)۔ براہمن وغیرہ وغیرہ۔
اور ویدک الفاظ حسب ذیل ہیں [۵۱]
شنو دیوی ربھشٹیہ۔ الخ[۵۲]۔ ایشے تورجے توا۔ الخ[۵۳]۔ اگنی میلے پروہتم۔ الخ۔ اگن آیاہی ویتیے الخ[۵۴] وغیرہ"
اگر براہمنوں کا نام بھی وید ہوتا تو اُن کی بھی کوئی مثال دیجاتی۔ اسلئے مہابھاشیہ کے مصنف نے صرف منتر سنہتا کا نام وید مان کر ویدک الفاظ کی مثال میں وید کے پہلے پہلے منتروں کے ٹکڑے لکھے ہیں اور لوکک الفاظ کی مثال میں جو گائے۔ گھوڑا وغیرہ الفاظ لکھے ہیں وہ براہمن وغیرہ کتابوں ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے الفاظ اور عبارتیں انہی کتابوں میں پائی جاتی ہے۔
اسی طرح پانِنی مُنی نے اشٹادھیائی ادھیائے ۲۔ پاد ۳۔ سوتر ۶۰ و ادھیائے ۲۔ پاد ۳۔ سوتر ۶۲۔ و

---

[۵۱] اتھروید کے پہلے منتر کے شروع کے الفاظ ہیں۔ مترجم
[۵۲] یجروید کے سب سے پہلے منتر کا ٹکڑا ہے۔ مترجم
[۵۳] رگوید کے سب سے اول منتر کے ابتدائی الفاظ ہیں۔ مترجم
[۵۴] سام وید کے شروع کے منتر کے پہلے الفاظ ہیں۔ مترجم

اُس کے اجر تعریف کرنے سے شردھا (عقیدت) پیدا ہو جاتی ہے اور اجر یا انعام کو سُن کر انسان اس کام میں تندہی سے مشغول ہوتا ہے۔ مثلاً سب (اندریوں یعنی حواس وغیرہ) کو مغلوب کرنے والے دیوتاؤں (عالموں) نے سب کو جیت لیا۔ ایسا کرنے سے ہی سب مرادیں حاصل اور سب پر فتح نصیب ہوتی ہے۔ یعنی جو ایسا کرتا ہے وہ سب پر فتح پاتا ہے۔ وغیرہ

(۲) بُرے کام کے بد نتیجے کو اس نیت سے بیان کرنا کہ انسان اُس سے باز آئیں اور بدی کے راستے پر نہ چلیں نندا کہلاتا ہے۔ مثلاً تمام یگیوں میں جیوتشٹوم یگیہ مقدم ہے۔ جو شخص اس یگیہ کو نہ کر کے دوسری یگیہ کو کرتا ہے وہ گڑھے میں گرتا ہے اور زوال پاتا ہے وغیرہ۔

(۳) دوسرے شخص کی نظیر بیان کر کے نقصان (و فواید) کو جتلانا پرکرتی کہلاتا ہے۔ مثلاً بعض ہوتر کے سروے سے چکنائی کو پانی کے برتن میں اُتارتے جاتے ہیں۔ اور بعض گھی کا قطرہ ڈھلکا دیتے ہیں۔ مگر چرک ادھورریو (علم طب کے مشہور عالم چرک رشی کی ہدایت کے مطابق یگیہ کرنے والے) ہمیشہ پانی میں گھی کا قطرہ ہی گراتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا قول ہے کہ گھی کے قطرے آگ کا پران (نفس) ہوتے ہیں۔

(۴) تواریخی مثال کو نظیراً بیان کرنا پُراکلپ کہلاتا ہے۔ مثلاً چونکہ برہمن لوگ ہمیشہ ہون کرتے ہوئے سام وید کے منتروں سے (ایشور کی) ستُتی (حمد و ثنا) کرتے رہے ہیں۔ اسلئے ہمیں بھی اس یگیہ کو کرنا چاہیئے۔" {شرح واتسیاین سوتر مندرجہ بالا پر}

پرکرتی اور پُراکلپ کو ارتھ واد میں اس وجہ سے شامل کیا گیا ہے کہ ستُتی سے کسی چیز کے نتیجہ نیک یا فوایدا اور نندا سے نتیجۂ بد یا نقصان کو بیان کرنے اور دوسروں کی نظیر دینے سے بات کی تشریح ہو جاتی ہے۔ اسلئے دوسروں کے تجربہ سے نصیحت (پرکرتی) اور پرانی نظیر سے عبرت (پُراکلپ) بمنزلہ ارتھ واد ہیں۔

۳۔ "جس بات کی ودھی (ہدایت) کی گئی ہو اُس کو مکرر بیان کرنا انوواد کہلاتا ہے"۔
{نیائے درشن ادھیائے ۲-آہنک ۱-سوتر ۶۴}

"ودھی (ہدایت) کو دوبارہ بیان کرنا اور اُس ہدایت کے منشاء کو دوہرانا دونوں انوواد ہیں پہلے نام شبد انوواد اور دوسرے کو ارتھ انوواد کہتے ہیں"۔ {شرح واتسیاین سوتر مذکورہ بالا تر}

" ایتیہیہ- ارتھاپتی- سمبھو اور ابھاو بھی پرمان (دلائل) ہیں اسلئے چار ہی (پرمان) نہیں"۔ {نیائے درشن ادھیائے ۲-آہنک ۲ سوتر ۱}

"جس میں انسان کی تعریف کی گئی ہو یا جس کی انسان تعریف کریں اُس کو نار اشنسی کہتے ہیں۔"

{ نِرُکت ادھیائے ۸۔ کھنڈ ۶ }

اِسلئے برا ہمن اور نرکت وغیرہ کتابوں میں جو کتھائیں (کہانیاں) آتی ہیں اُن کو نار اشنسی سمجھنا چاہیئے نہ کہ اُن کے علاوہ کسی اور چیز کو۔

اِن موقعوں پر یہ معلوم ہے کہ برا ہمن اصلی شے یا کتاب (سنگیہ موسوم) اور اِتہاس وغیرہ اُس کے نام (سنگیا = اسم یا اصطلاح) ہیں یعنی براہمنوں ہی کو اِتہاس۔ پُران۔ کلپ۔ گاتھا اور نار اشنسی سمجھنا چاہیئے۔

اِسکے متعلق اور بھی حوالے ہیں۔

"واکیہ (مضمون یا کلام) کی تقسیم یا ترتیب کے لحاظ سے (کسی بات کو مکرر کہنے میں عیب نہیں ہے)"

{ نیائے درشن ادھیائے ۲۔ آہنک ۱۔ سوتر ۶۰ }

"براہمنوں میں لوکِک (عام زبان سے تعلق رکھنے والے) الفاظ ہیں نہ کہ ویدک (وید سے خصوصیت رکھنے والے) اور اُن میں تین قسم کی تقسیم پائی جاتی ہے"

{ واتسیاین رشی کی شرح سوتر مندرجہ بالا پر }

"وِدھی۔ ارتھ واد۔ اور انُوواد۔ کلام یا مضمون کی یہ تین قسمیں ہیں"

{ نیائے درشن۔ ادھیائے ۲۔ آہنک ۱۔ سوتر ۶۱ }

"براہمنوں کا مضمون تین قسم کا ہوتا ہے (۱) وِدھی وچن (حکم یا ہدایت) (۲) ارتھ واد وچن (تشریح کلام یا مضمون) (۳) انُوواد وچن (تکرار بیان بالفاظ دیگر)"

{ واتسیاین رشی کی شرح سوتر مندرجہ بالا پر }

ا۔ "وِدھی ودھان (ہدایت یا حکم) کو کہتے ہیں" { نیائے درشن ادھیائے ۲۔ آہنک ۱۔ سوتر ۶۲ }

"جس میں ہدایت حکم یا تحریک پائی جائے اُسے وِدھی کہتے ہیں۔ گویا وِدھی کسی امر کی تدبیر صائب یا ہدایت العمل کا نام ہے مثلاً جسے سُکھ کی خواہش ہو وہ اگنی ہوتر کرے۔ براہمن کا یہ قول بمنزلہ وِدھی ہے"

{ واتسیاین کی شرح سوتر مندرجہ بالا پر }

۲۔ "ارتھ واد۔ ستُتی (فائدے بیان کرنا) نِندا (نقصان بیان کرنا) پرکِرتی (نظیر) اور پراکلپ (تاریخی مثال) کو کہتے ہیں" { نیائے درشن۔ ادھیائے ۲ سوتر ۶۳ }

(۱) وِدھی (ہدایت یا حکم) کے نتیجے یا اجر کو بیان کرنا ستُتی کہلاتا ہے۔ جس کام کی ہدایت کیجاوے

پران۔اتہاس وغیرہ براہمن ہیں۔ نہ کہ بھاگوت وغیرہ

شریمد بھاگوت وغیرہ کا۔ وجہ یہ ہے کہ براہمنوں میں اتہاس موجود ہیں۔ مثلاً ایسا لکھا ہے کہ "دیو (عالموں) اور اسروں (جاہلوں) میں لڑائی ہوئی تھی" اور مندرجہ ذیل مقامات پر دنیا کی ابتدا کا ذکر پایا جاتا ہے۔

۱۔ "اے عزیز! وہ پرمیشور اس دنیا سے پیشتر موجود تھا۔ وہ اپنی ذات سے ایک اور بے عدیل تھا"

{چھاندوگیہ اپ نشد[۵۱] پر پاٹھک ۶}

۲۔ "اس (کائنات) سے پہلے صرف ایک آتما (پرمیشور) ہی تھا اور کوئی دوسری (قابل تمیز) چیز نہ تھی"

{ایتریہ آرنیک[۵۲] اپ نشد ادھیائے ۱۔ کھنڈ ۱}

۳۔ "اس سے پیشتر محیط کل پرمیشور ہی تھا" {شت پتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ ادھیائے ۱} -

۴۔ "اس سے پہلے یہ (کائنات) کچھ بھی (قابل بیان یا قابل تمیز) نہ تھی"

{شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۱۔ کنڈکا ۱}

اس قسم کا جس قدر مضمون براہمنوں کے اندر پایا جاتا ہے اُس کو پران سمجھنا چاہیئے۔ منتر کے معنی اور نفس مضمون (سامرتھ) کو بیان کرنیکا نام کلپ ہے۔ مثلاً

"اِیشے تو ورجے توا۔ الخ بارش کے لئے کہا گیا ہے۔ کیونکہ جب یہ کہتے ہیں کہ اِیشے توا اُورجے توا۔ تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جو بارش سے اناج پیدا ہوتا ہے وہ اس منتر کا نفس مضمون ہے۔ سوتا دیوتاؤں کے پیدا کرنے والے کو کہتے ہیں یعنی ایشور سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے"

{شت پتھ براہمن کانڈ ۱۔ ادھیائے ۷}

یہ کلپ کی مثال ہوئی۔

گاتھا اُسے کہتے ہیں کہ جو سوال و جواب کی صورت میں گفتگو ہو۔ مثلاً شت پتھ براہمن میں یاگیہ ولکیہ اور جنک کی باہمی گفتگو اور گارگی۔ میترینی وغیرہ کے سوال و جواب پائے جاتے ہیں۔

نار اشنسی کی بابت یاسک آچاریہ یوں فرماتے ہیں کہ:۔

---

۵۱ یہ اُپنشد سام وید کے براہمن کا ایک جزو ہے۔ سام وید کے براہمن میں جس کو چھاندوگیہ براہمن بھی کہتے ہیں ۱۰ پر پاٹھک ہیں۔ اُن میں سے پہلے دو پر پاٹھکوں کا نام چھاندوگیہ منتر براہمن مشہور ہے اور باقی ۸ پر پاٹھ چھاندوگیہ اپ نشد کے نام سے مشہور ہیں۔ مترجم

۵۲ ایتریہ براہمن رگوید سے متعلق ہے۔ اس کے دوسرے آرنیک کے چوتھے اور چھٹے ادھیایہ کا نام ایتریہ اُپنشد ہو گیا ہے۔ [illegible] کی موجودہ صورت میں اسکی تین ادھیاؤں پر تقسیم کی جاتی ہے اور پہلے ادھیایہ کو ۳ کھنڈوں پر تقسیم کیا جاتا ہے باقی دو ادھیاؤں میں کوئی کھنڈ نہیں ہوتا۔

(۲) کشیپ کورم کو کہتے ہیں اور کورم پران کا نام ہے" (شتپتھ براہمن کانڈ ۷- ادھیائے ۵ }
اسلئے کورم[۵۱] اور کشیپ دونوں پران کے مترادف ہیں کیونکہ پران جسم کی ناف میں بشکل کورم (کچھوا)
قائم ہے۔ اِس منتر میں ایشور سے پرارتھنا (استدعا) کی گئی ہے کہ

"اے جگدیشور! آپ کی عنایت سے ہماری آنکھوں (جمدگنی) اور پران (کشیپ) کی تگنی یعنی تین سو برس کی عمر ہو (یہاں آنکھ تمثیلاً لی گئی ہے۔ گویا مراد یہ ہے کہ ہماری آنکھ وغیرہ اندریاں (قوائے حساس) اور پران اور مَن وغیرہ تین سو برس تک تندرست قائم رہیں) اس منتر میں لفظ "دیو" آیا ہے۔ اُس کی نسبت شت پتھ براہمن کانڈ ۳- ادھیائے ۷ میں لکھا ہے کہ "ودوان (عالم) کو دیو کہتے ہیں" اسلئے لفظ "دیو" کے معنی عالم ہیں) جس طرح عالم اپنے علم و فضل کے وسیلہ سے تگنی عمر پاتے ہیں اِسی طرح ہماری عمر بھی اندریوں اور مَن کی صحت اور سکھ کے ساتھ تگنی ہو تاکہ ہم سکھ کے ساتھ اُس قدر عمر کو بھوگیں"

اِس منتر سے ایک اور اُپدیش (سبق) بھی حاصل ہوتا ہے یعنی اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر برہمچرج وغیرہ عمدہ اصول کی پابندی کی جائے تو انسان کی عمر (عمر طبعی یا سو برس سے) تگنے تک بڑھ سکتی ہے

ویدوں میں کہانیاں نہیں

اب اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ جمدگنی وغیرہ الفاظ ویدوں میں بامعنی الفاظ ہیں یعنی وہ ضرور کچھ نہ کچھ معنی رکھتے ہیں پس منتر سنہتا میں اِتہاس (تواریخی سوانح) کا نام و نشان بھی نہیں ہے اور ساینا چاریہ وغیرہ نے جو وید پرکاش[۵۲] وغیرہ کتابوں میں جہاں تہاں اِتہاس بیان کئے ہیں وہ محض غلطی پر مبنی ہیں۔

یہ بھی یقین رکھنا چاہیئے کہ پُران اور اِتہاس وغیرہ نام براہمنوں کے ہیں نہ کہ برہم ویورت اور شریمد بھاگوت وغیرہ کے۔

سوال۔ برہم یگیہ ودھان کے سلسلہ میں کہیں کہیں براہمنوں اور سوتروں کے اندر ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں کہ یدبراہمنانی اِتہاسان پُرانانی کلپان۔ گاتھا۔ نارا شنسی اور ان کی بنیاد اتھروید میں بھی پائی جاتی ہے (دیکھو اتھروید کانڈ ۱۵ پرپاٹھک ۳۰- انوواک ۱- منتر ۴ } اسلئے براہمنوں سے علاوہ بھاگوت وغیرہ کتابوں کی اتہاس وغیرہ اصطلاح کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ ایسا مت کہئے۔ کیونکہ ان حوالوں سے براہمنوں ہی کا نام اِتہاس وغیرہ پایا جاتا ہے نہ کہ

[۵۱] کورم ایک پران کا نام بھی ہے جیسا کہ بیشتر پراؤں کی تشریح میں ۴۴ صفحہ پر لکھا گیا ہے۔ مترجم

[۵۲] وید پرکاش۔ ساینا چاریہ کے بنائے ہوئے ویدوں کے بھاشیہ (تفسیر) کا نام ہے۔ مترجم

اصطلاح "وید" پر بحث

سوال۔ وید کن کا نام ہے؟
جواب۔ منتر سنہتا کا۔

وید صرف منتر سنہتا کا نام ہو براہمنوں کا نہیں

سوال۔ کاتیاین رشی کا قول ہے کہ منتر اور براہمن دونوں کا نام وید ہے تو اس صورت میں براہمن بھی ویدوں میں کیوں نہیں مانتے؟
جواب۔ ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ براہمنوں کا نام وید نہیں ہو سکتا۔ اس میں حسب ذیل دلیلیں ہیں :۔
(۱) براہمنوں کا نام پران اور اتہاس ہے۔
(۲) وہ وید کے ویاکھیان (شرح) ہیں۔
(۳) اُن کے مصنف رشی ہیں۔
(۴) وہ ایشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔
(۵) سوائے ایک کاتیاین رشی کے اور کسی رشی نے اُن کو وید کے نام میں شامل نہیں مانا۔
(۶) اُن کی تحریر انسانی عقل کی صنعت کا نشان دیتی ہے۔
(۷) جس طرح براہمنوں میں انسانوں کے دُنیوی اتہاس (سوانح) نام سمیت پائے جاتے ہیں۔ منتر سنہتاؤں میں اُن کا نام و نشان بھی نہیں۔

سوال۔ یجروید وغیرہ میں۔ "ترِیایُشم جمدگنے کشیپسیہ" الخ وغیرہ ایسے منتر پائے جاتے ہیں جن میں رشیوں کے نام آتے ہیں۔ اسلئے بلحاظ اتہاس منتر اور براہمن یکساں نظر آتے ہیں۔ پھر آپ براہمنوں کو بھی اصطلاح وید میں شامل کیوں نہیں مانتے؟
جواب۔ ایسا شک مت کیجئے۔ یہاں جمدگنی اور کشیپ جسم والے انسانوں کے نام نہیں ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں :۔
(۱) "آنکھ کا نام جمدگنی رشی ہے۔ کیونکہ اُس سے دُنیا کا مشاہدہ اور منن (علم یا غور) کرتے ہیں۔ اسلئے آنکھ ہی جمدگنی رشی ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ ۸۔ ادھیائے ۱ ...)

سلہ یجروید۔ ادھیائے ۳۔ منتر ۶۲۔ مترجم

"یہہ چھندہی دیوتا ہیں" (شت پتھ براہمن کانڈ ۸- ادھیائے ۳ }

منتر ▬ مصدر کے معنی "خلوت میں گفتگو کرنا" یا "راز مخفی کو بیان کرنا" ہیں۔ اس مصدر سے "ہلشچ" سُوتر کے بموجب علامت "گھیں" ▬ ایزاد ہو کر لفظ منتر بنتا ہے جس میں مخفی مطالب کا بیان ہو اُس کو منتر یعنی وید کہتے ہیں۔ وید کے اجزاء کا نام بھی منتر ہے۔ اور اس کے علاوہ منتر کے اور بھی کئی معنی ہیں مثلاً مصدر "مَن" ▬ بمعنی علم ہونا سے اُنادی کوش پاد ۴ سُوتر ۱۵۹ کے بموجب علامت "شٹرن" ایزاد کر کے لفظ منتر بن جاتا ہے جس کے ذریعے سے یا جس میں ہر انسان اشیاء حقیقی کا علم حاصل کرتا ہو اُسے منتر یا وید کہتے ہیں اور اُس کے اجزا مثلاً اگنی میلے پروہتم الخ وغیرہ کا نام بھی منتر ہے۔

گائتری وغیرہ چھندوں (بحروں) والے منتروں کا نام جمیع مطالب کو عیاں و بیاں کرنے کی وجہ سے دیوتا بھی ہے اسلئے چھند ہی دیو (یا منتر) ہیں۔ انہی چھندوں یعنی ویدوں اور وید منتروں سے[1] جن میں تمام علوم اور صنائع (کریا) موجود ہیں۔ اس تمام کائنات یا صنعت کو اُس ایشور نے بنایا اور ترتیب دیا ہے۔ چونکہ چھندوں سے تمام علوم ظاہر و مخفی ٹھیک ٹھیک معلوم اور مفہوم ہوتے ہیں اسلئے چھند اور ویدا اور منتر (بمعنی علم) سے مشتق ہونے کی وجہ سے منتر بھی باہم مترادف الفاظ ہیں۔ اسی طرح بقول منوسمرتی شرتی بھی وید ہی کا نام سمجھنا چاہیے اور بقول نِرکت نگم بھی ویدوں کا نام ہے اسلئے شرتی۔ وید۔ منتر۔ نگم سب مترادف ہیں جس سے تمام علوم کو سنتے آئے ہیں اُس کو شرتی کہتے ہیں وہی وید ہے اور انہی کا نام منتر علی ہذا جس میں تمام علوم کو پاتے یا جانتے یا اُن کو حاصل کرتے ہیں اُسے نگم یعنی وید سمجھنا چاہیے۔

اسی طرح ویاکرن کے بموجب بھی چھند، منتر اور نگم مترادف الفاظ ہیں (دیکھو اشٹادھیائی ادھیائے ۲ پاد ۴- سوتر ۸۰ و ادھیائے ۳- پاد ۴- سُوتر ۶- و ادھیائے ۶- پاد ۴- سُوتر ۹ }۔ اسلئے یہہ سمجھنا چاہیئے کہ چھند وغیرہ الفاظ کے مترادف ثابت ہونے پر جو شخص اُن میں فرق بتلاتا ہے۔ اُس کے قول کی سند نہیں ہو سکتی۔

مضامین وید کی بحث ختم ہوئی

[1] رگ وید کا پہلا منتر۔ مترجم۔ [2] یعنی اُن علمی اصول کے بموجب جو وید منتروں میں بیان کئے گئے ہیں۔ مترجم

پر اُس کی قدر و منزلت کرنے سے لوگوں میں اَنند پھیل جائیگا۔" {نِرُکت ادھیائے ۳ کھنڈ ۱۱}

رگ وید کے دوسرے منتر میں لفظ پُوروا اور نوتن کی تشریح

"قدیم یعنی پہلے پیدا ہوئے رشیوں کا دلیلوں سے اور نیز نئے یعنی موجودہ لوگوں کا اور آئیندہ ہونے والی نسلوں۔ الغرض تینوں زمانوں کے لوگوں کا ممدوح اگنی (پرمیشور) ہے" پس یقین رکھنا چاہیئے کہ اُس کے علاوہ اور کوئی شئے کسی شخص کا ممدوح یا معبود نہیں ہے۔ اس منتر کا ترجمہ اس طرح کیا جاوے تو بالکل ٹھیک ہے اور اس سے ویدوں پر نئے ہونیکا الزام بھی نہیں آسکتا۔

اس کا دوسرا ترجمہ (یہ بھی ہوسکتا ہے)

"رشی سے پران (انفاس) مُراد ہیں" {شتپتھ براہمن پنچکا ۲ کنڈکا ۴}

"پہلے زمانہ یا حالتِ علت میں موجود پرانوں (انفاس) کے ذریعہ سے اور نئے یعنی حالتِ معلول وجود کے اندر موجود پرانوں سے بذریعہ سمادھی یوگ (مُراقبہ) کے سب عالموں کو اُس اگنی (پرمیشور) ہی کی اُپاسنا (عبادت) کرنی چاہیئے کیونکہ اُس سے اعلےٰ درجہ کی بہبودی حاصل ہوتی ہے۔"

ویدوں ہی کو چھند نگم منتر اور شرتی بھی کہتے ہیں۔

اسی طرح چھند اور منتر کو دو حصّے بتانا بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ چھند۔ وید۔ نگم۔ شرتی۔ یہ سب مترادف الفاظ ہیں۔ ان میں سے چھند کے کئی معنی ہیں مثلاً وید کی گائتری وغیرہ بحروں کا نام چھند ہے اور ویدوں کے علاوہ معمولی زبان میں آزادی کو بھی کہتے ہیں۔ کہیں آزادی یا آزادروی کا مترادف بھی آتا ہے۔ اس کی بابت یاسک آچاریہ فرماتے ہیں کہ "منتر منن (بمعنی سوچنا یا جاننا) اور چھند چھاون (بمعنی ڈھانپنا یا حفاظت کرنا) اور ستوم ستون (بمعنی تعریف کرنا) سے اور یجر یجبتی (بمعنی ملانا) سے بنتا ہے۔" {نِرُکت ادھیائے ۷ کھنڈ ۱۲}

جہالت وغیرہ دکھوں کو دور کرنے اور سُکھوں کو پھیلانے یا بڑھانے (اچھادن) سے ویدوں کا نام چھند ہے۔ اسکے علاوہ اُنادی کوش کا سُوتر ہے کہ

"چدِ دھاتو (مصدر) سے آدیش (ایزادی علامت) کرکے اور چ کو چھ ہو کر چھند بن جاتا ہے۔" {اُنادی کوش پاد ۴ سوتر ۲۱۹}

چدِ مصدر کے معنی خوش ہونا اور روشن ہونا ہیں۔ اس مصدر سے علامت "سُن" ایزاد ہو کر اور چ کی جگہ چھ آجانے سے لفظ چھندس بن جاتا ہے۔ چونکہ ویدوں کو پڑھ کر انسان تمام علوم سے ماہر اور مسرور ہوتا ہے اور تمام مطالب سے آگاہ اور عالم کامل بن جاتا ہے۔ اسلئے ویدوں کو چھند کہتے ہیں۔ "چھند دیو (منتر) ہیں۔ اور یہ تمام کائنات چھندوں ہی سے قائم ہے" {شتپتھ براہمن کانڈ ۸ ادھیائے ۲}

عالم بنکر دوسروں کو پڑھاتے ہیں اُن کو پُراچین (متقدمین) کہتے ہیں اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ نوین (متاخرین) کہلاتے ہیں۔ اسلئے ان دونوں قسموں کے رشیوں کا ممدوح اگنی (پرمیشور) ہے"۔
یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں۔

اس بارہ میں نِرُکت کا حوالہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

منتروں کے سمجھنے کے لئے خوض و فکر اور دلیل کی ضرورت

"منتر کے جُملے یعنی پد (لفظ یا بڑا دی علامات) شبد (لفظ)۔ اکشر (حرف) جو صفت و موصوف کے تعلق سے باہم ایک جگہ ملے ہوئے یا جمع ہوتے ہیں۔ اُنکے معنی کا معلوم کرنا چنتا (غور) کہلاتا ہے۔ انسان کو کامل علم کے لئے اس طرح دلیل (ترک) کرنی چاہئیے کہ اس منتر کا مطلب کیا ہوگا؟ اس طرح سوچنے یا خوض کرنے کو اُوہا کہتے ہیں صرف منتر سُن کر یا محض دلیل (ترک) سے منتروں کے معنی کو بیان کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیشہ محل و موقع کے مناسب آگے اور پیچھے کے تعلق و ربط کو دیکھ کر معنی کرنے چاہئیں۔ ان منتروں کا اُن لوگوں کو جو رشی (یعنی منتر کے معنی کو باطن کی آنکھ سے دیکھنے والے) اور تپ (ریاضت یا محنت) کرنے والے نہیں ہیں اور نیز اُشدھ (ناپاک) انتہ کرن (باطن) والے جاہلوں کو واقعی علم نہیں ہوتا جب تک انسان مقدم و مؤخر کو سمجھنے کی لیاقت حاصل نہ کرلے اور منتروں کے معنی کو اچھی طرح صاف ذکر لیوے اور اپنے ہمجنسوں میں بلحاظ مہارت علوم قابل تعریف اور اعلیٰ درجہ کا عالم نہ ہو جاوے تب تک وہ اچھی طرح اُوہا یعنی خوض و فکر کے ساتھ عمدہ ترک (دلیل) سے وید کے معنی بیان نہیں کر سکتا اس موقع پر ایک اتہاس (روائیت) بیان کرتے ہیں کہ "زمانۂ قدیم میں ایک بار کچھ لوگ رشیوں یعنی منتروں کے مطالب کو ذہن نشین کئے ہوئے عالموں کے پاس گئے اور اُن عالموں سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ ہم میں سے کون رشی بنیگا؟ رشیوں نے اس خیال سے کہ اُن کو سچ اور جھوٹ کی تمیز کے ذریعہ سے ویدوں کے مطالب سمجھنے کی لیاقت ہو جاوے اُنہیں ترک رشی (یعنی دلیل کرنیکا علم) عطا کیا اور کہا تمہارے درمیان دلیل ہی رشی (ہونیکا نشان) ہوگا۔ اب وہ ترک (دلیل) کیا شے ہے؟ منتروں کے معنی پر چنتا (غور) اور اُوہا (خوض) کرنے کو جن کے ذریعہ سے منتروں کے مطالب کھُلتے ہیں دلیل کہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو صاحب فکر و تمیز اور علم و ہنر سے ماہر انسان اُوہا (خوض) کرتا ہے اور وید کے معنی پر چنتا (غور) کرتا ہے۔ اُسی پر آرش گیان یعنی رشیوں کی کی ہوئی تفسیر وید کا منشا عیاں و روشن ہوتا ہے مگر کم علم اور کوتاہ عقل۔ پُر تعصب انسان کی سوچی یا بچاری ہوئی انارش یعنی جھوٹ ہوتی ہے۔ اسلئے اُس کی تعظیم و توقیر کسی کو نہ کرنی چاہئیے۔ کیونکہ اُس کے انرتھ (بے معنی) ہونے

لفظ ہرنیہ گربھ وغیرہ کے آنے سے منتر نئے نہیں ہو سکتے

"ہرنیہ جیوتی کا نام ہے اور جیوتی امرت کو کہتے ہیں۔ اسلئے ہرنیہ امرت (نجات) کا نام ہے۔" {شت پتھ براہمن۔ کانڈ ۶۔ ادھیائے ۷}

"کیش کرنوں کو کہتے ہیں اور جو کیشوں والا ہو اُسے کیشی کہتے ہیں۔ کیش کاشن (چمکنے) اور پرکاشن (روشن کرنے) سے بنتا ہے۔ پس کیشی جیوتی کو کہتے ہیں۔"

{نرکت ادھیائے ۱۲۔ کھنڈ ۲۵}

"ہرنیہ یش (نیکنامی یا ناموری) کا نام ہے۔" {ایتریہ براہمن پنچکا ۷۔ کھنڈ کا ۳}

"اُس پرش کا نام جیوتی ہے۔ اِسلئے جیوتی آتما کا نام ہے۔" {شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۷}

"جیوتی اِندر اور اگنی کا نام ہے۔" {شت پتھ براہمن کانڈ ۱۰۔ ادھیائے ۴}

اِسلئے ہرنیہ گربھ کے یہ معنی ہوئے (۱) وہ جس کا گربھ یا سوروپ (ذات و ماہیت) جیوتی یا گیان (علم حقیقی) ہے (۲) ہرنیہ یعنی جیوتی (پرکاش یا نور) اور اَمرت (موکش یا نجات) اور کیش (سورج وغیرہ روشن اجرام) اور یش (ست کیرتی یعنی سچی ناموری و شہرت) اور آتما (جیو) اِندر (سورج) اور اگنی (اجرام گرم) یہ سب جس کے گربھ یعنی سامرتھ (قدرت) میں ہوں۔ وہ ہرنیہ گربھ پرمیشور ہے۔ اِسلئے لفظ ہرنیہ گربھ کے استعمال سے ویدوں کا اعلیٰ اور قدیم ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ جدید ہونا اور اِسی وجہ سے اُن کا یہ کہنا کہ لفظ "ہرنیہ گربھ" کے استعمال سے منتر بھاگ (حصۂ منتر) کا جدید ہونا ظاہر ہوتا ہے اور اُس کے پُرانے یا قدیم ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا محض بے بنیاد اور غلطی پر مبنی ہے۔ اسی طرح ان کا یہ بیان کہ "اگنی پوروے بھر" الخ سے منتر بھاگ کا الگ ہونا پایا جاتا ہے۔ ویسا ہی بے بنیاد ہے۔ کیونکہ ایشور تری کال درشی یعنی تینوں زمانوں کا حال جاننے والا ہے۔ (اِس منتر کے یہ معنی ہیں کہ) "مجھ ایشور کی زمانۂ ماضی و حال و نیز زمانۂ آئندہ میں منتروں کے مطالب کو کماحقہٗ جاننے والے رشی منتر اور پران (روگ) سے یا دلیل (ترک) سے ستتی (حمد و ثنا) کرتے رہے ہیں۔ اب کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرینگے۔" اس میں کوئی اعتراض کی بات نظر نہیں آتی۔ علاوہ ازیں جو لوگ وید اور شا[illegible]وں کو پڑھ کر اور پورے

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۵۰) اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ پروفیسر [illegible] نے لفظ ہرنیہ گربھ کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ (دیکھو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا جیون چرتر مصنفہ پنڈت لیکھرام مرحوم صفحہ ۸۵۲) اس کے علاوہ پنڈت گورو دت جی ایم۔ اے نے بھی لفظ ہرنیہ گربھ کی نسبت لکھا ہے کہ میکس مولر وغیرہ نے اس لفظ کا ترجمہ بالکل غلط کیا ہے (دیکھو ویدک میگزین ۱۵ ستمبر ۱۸۸۹ء مضمون "ویدک ٹرمنالوجی" کی آخری بحث صفحہ ۱۷۳) مترجم

۴۲۔ تیتریہ اُپ نِشد برھما نند ولی انوواک ۱۔

۴۳ و ۴۴۔ چھاندوگیہ اُپ نِشد پرپاٹھک ۷۔ کھنڈ ۲۳ سالم و کھنڈ ۲۴ کا منترا۔

جس پرمیشور کو ویدوں میں اِیشان وغیرہ صفات سے اور اُپ نشدوں میں لطیف سے لطیف اور غیر فانی وغیرہ صفات سے بیان کیا ہے۔ آریہ لوگ ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک اُسی کو مانتے اور اُسی کی عبادت (اُپاسنا) کرتے چلے آئے ہیں۔ اسلئے ہم یقین کرتے ہیں کہ پربرہم پرمیشور کو عیاں و بیاں کرنے والے مذکورۂ بالا حوالوں کے موجود ہونے پر پروفیسر میکس میولر کا یہ کہنا کہ پہلے آریہ لوگوں کو ایشور کا گیان نہیں تھا۔ مگر بعد میں بتدریج گیان ہو گیا راستی شعار نیک لوگوں کی نظر میں سچ نہیں ٹھیر سکتا۔

پروفیسر میکس میولر باشندۂ ملک جرمنی نے اپنی کتاب موسومہ "سنسکرت ساہتیہ" (سنسکرت کے علم ادب کی تاریخ) میں ہرنیہ گربھ سمورتت اگریتے[۵۱] الخ منتر کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ منتر نیا ہے اور (وید کے حصہ) چھند سے متعلق ہے[۵۲]۔ یہ بات بھی کسی طرح عقل میں نہیں آتی۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ ویدوں کے دو حصے ہیں۔ ایک چھند اور دوسرا منتر اس میں سے چھند وہ اُسے بتاتے ہیں کہ جس میں ایسی معمولی باتیں بیان کی گئی ہوں جو بلند عقل یا اعلیٰ فکر کا نتیجہ نہ ہوں۔ اور جن میں خیالات کی بلند پروازی اور صنعت نہ پائی جاوے۔ یعنی کچھ ایسی باتیں ہوں کہ جیسے کسی جاہل کے مُنہ سے کوئی اٹکل پچو بات نکل پڑی ہو۔ اُن کے خیال میں اس حصہ کو بنے غایت درجہ ۳۱۰۰ برس اور منتروں کی تصنیف کو ۲۹۰۰ برس ہوئے ہیں چنانچہ اس امر کے حوالہ میں وہ یہ منتر پیش کرتے ہیں:۔ اگنی پوروے بھر رِشی بھر ریڈیو نُتنیر اُوت[۵۳] الخ۔ اُن کا یہ خیال بھی بے جا اور غلط ہے۔ کیونکہ اُنہیں لفظ "ہرنیہ گربھ" کے معنی کا علم نہیں ہے۔ اس لفظ کے معنی کے متعلق حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

(حاشیہ: چھند اور منتر ویدوں کے دو حصے نہیں ہیں)

---

[۵۱] رگوید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۳ منترا۔ مترجم

[۵۲] دیکھو میکس میولر کی کتاب انگریزی موسومہ History of Ancient Sanscrit Literaturo صفحہ ۵۴۳ وغیرہ جہاں وہ چھندوں کی تعریف میں Primitive Strains (ابتدائی کوشش مضمون نگاری) Simple (سیدھی سادی باتیں) اور Spontaneous ناتراشیدہ کلام وغیرہ الفاظ تحریر فرماتے ہیں۔ مترجم

[۵۳] رگوید اشٹک ۱۔ ادھیائے ۱۔ ورگ ۱۔ منتر ۲۔ مترجم۔ [۵۴] پروفیسر میکس میولر اور دیگر یورپ کے سنسکرت دانوں نے ہرنیہ گربھ کے معنی سنہری تخم یا بیجہ کیا ہے جو بالکل بیمعنی ہے۔ میڈم بلیوٹسکی بانی تھیوسوفیکل سوسائٹی بھی (دیکھو حاشیہ صفحہ ۵۱)

۲۔ رگ وید منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴۔ منتر ۴۶ [۱] کا حوالہ دیا ہے جس میں اندر۔ متر۔ ورن۔ اگنی۔ دیویہ۔ سپرن۔ گرتمان۔ یم۔ اور ماترشوا پرمیشور کے نام بتلائے ہیں۔ اسی جگہ

۳۔ لفظ اگنی کی لغت لکھتے ہوئے شت پتھ براہمن پرپاٹھک ۱۔ براہمن ۲۔ کنڈکا ۳ کے حوالے سے اگنی کے معنی جہاں آتما (پرمیشور) کئے ہیں پھر اسی مقام پر

۴۔ یجروید ادھیائے ۳۲۔ منتر ۱ کا حوالہ دیا ہے جس میں اگنی۔ آدتیہ۔ وایو۔ چندرما۔ شکر۔ برہم۔ آپ اور پرجاپتی پرمیشور کے نام بتلائے ہیں۔

(مندرجہ ذیل منتروں میں بھی پرمیشور کا بیان ہے)

۵۔ رگ وید اشٹک ۱۔ ادھیائے ۴۔ ورگ ۱۵۔ منتر ۱ تا ۳ (ترجمہ کیلئے دیکھو برہم ودیا کا مضمون [۲])

۹۔ لغایت ۱۴۔ رگ وید اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۳۔ منتر ۱ تا ۹

۱۵۔ لغایت ۱۶۔ یجروید۔ ادھیائے ۳۲۔ منتر ۹ و ۱۰ [۳]

۱۷۔ یجروید۔ ادھیائے ۳۲۔ منتر ۱۔ ۳ (ترجمہ کے لئے دیکھو برہم ودیا کا مضمون [۴])

۱۸۔ لغایت ۲۰۔ یجروید۔ ادھیائے ۳۱۔ منتر ۱۸ و ادھیائے ۴۰۔ منتر ۵ و ادھیائے ۱۷۔ منتر ۱۶ تا ۱۹ [۵]۔

۲۲ و ۲۳۔ سام وید۔ اُتر آرچک۔ پرپاٹھک ۱۔ پرتھم آردھ۔ سوکت ۱۔ منتر ۱ و ۲

۲۴ لغایت ۳۰۔ رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۷۔ ورگ ۱۷۔ منتر ۱ لغایت ۷۔ (ترجمہ کے لئے دیکھو پیدائش عالم کا مضمون [۶])۔

۳۱ و ۳۲۔ اتھروید کانڈ ۱۰۔ انوواک ۴۔ منتر ۸ و ۱۲ وغیرہ۔

ان منتروں میں سے بعض کا ترجمہ پہلے کر چکے ہیں اور بعض کا آگے کیا جائیگا۔ یہاں موقع نہ ہونے کی وجہ سے ترجمہ نہیں کیا۔

<u>واضح اپنشد</u>۔ اُپنشدوں میں تقریباً تمام پرمیشور ہی کا بیان ہے۔ یہاں صرف چند منتروں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

۳۳ لغایت ۳۸۔ کٹھ اپنشد ولی ۲۔ منتر ۲۰۔ اور ولی ۳۔ منتر ۱۲۔ اور ولی ۴۔ منتر ۱۔ اور ولی ۵۔ منتر ۱۲ و ۱۳۔

۳۹ و ۴۰۔ منڈک اپنشد۔ منڈک ۲۔ کھنڈ ۱۔ منتر ۲۔ اور منڈک ۲۔ کھنڈ ۲۔ منتر ۷

۴۱۔ تیترییہ اپنشد۔ منتر ۷۔

[۱] دیکھو صفحہ ۔۔ [۲] دیکھو صفحہ ۔۔ [۳] دیکھو صفحہ ۔۔ [۴] دیکھو صفحہ ۔۔ [۵] دیکھو صفحہ ۱۲۲۔ [۶] دیکھو صفحہ ۴۰۔ [۷] دیکھو صفحہ ۱۵ و ۱۶ مترجم

مجسم وغیر مجسم دیوتا

اِس بارہ میں بھی دو رائیں ہیں کیونکہ دیوتاؤں کی دو تقسیم ہیں - وِگرہ وَت (مجسّم) اَوِگرہ وَت (غیر مجسّم)، اِن دونوں کی تفصیل اوپر آچکی ہے- آگے اَور بھی لکھی جاتی ہے- مثلاً تیتریہ اُپ نشد میں پانچ دیوتاؤں کی پوجا ہر انسان پر واجب بتائی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ "ماں- باپ- آچاریہ (استاد) آتیتھی (گھر آئے سادھو یا مہمان) کو دیوتا سمجھو"

(تیتریہ اُپ نشد پرپاٹھک ۷- انوواک ۱۱)

یہ چار مجسم دیوتا ہیں- اور (پانچواں) برہم بالکل غیر مجسم ہے (چنانچہ اُسی اُپ نشد کے شروع میں لکھا ہے کہ)

"تو ظاہر برہم ہے- میں تجھے بالیقین ظاہر برہم کہونگا" (تیتریہ اُپ نشد- پرپاٹھک ۱ انوواک ۱)

اسی طرح مذکورہ بالا دیوتاؤں میں اَگنی- پرتھوی- آدتیہ- چندرما- اور نکشتر- یہ پانچ وسو مجسّم ہیں- اور گیارہ رُدر- بارہ آدتیہ (مہینے) پانچ گیان اِندریان (قوائے احساس) اور چھٹا مَن (دل) وایو (ہوا) - انترکش (خلا بالائے زمین) - دیو (آکاش کی شعاعیں) اور منتر (ہدایات الٰہی یعنی وید) غیر مجسم ہیں- اور بجلی اور وِدھی یگیہ مجسّم اور غیر مجسم دونوں ہیں- اِس طرح مجسم وغیر مجسم کی تفریق سے دیوتاؤں کی دو تقسیمیں ہیں- ان میں کاروبار دُنیوی کے سرانجام کے لئے مفید و کارآمد ہونا ہی دیوتاپن سمجھنا چاہیئے- ماں- باپ- آچاریہ اور اتیتھی میں بھی سرانجام کاروبار دُنیوی میں فیض رساں ہونا اور مقصد اعلیٰ (پرمارتھ = نجات) کا (بادی) ہونا ہی دیوتاپن ہے- مگر پرمیشور سب کا مطلوب اور فیض رسانِ کُل ہونے سے سب کا معبود (اُپاسیہ) ہے- اسلئے اس بات کو یقین ماننا چاہیئے کہ اس کے علاوہ اور کسی دیوتا کی پوجا یا اُپاسنا (پرستش یا عبادت) ویدوں میں نہیں بتائی ہے اِس زمانہ کے بعض آریوں (ہندوؤں) اور اہل یوروپ نے لکھا ہے اور اب بھی کہتے ہیں- کہ ویدوں میں مادی (بھوتک) دیوتاؤں کی پوجا لکھی ہے- یہ بات اور بھی زیادہ زبون اور جھوٹ ہے- بعض اہل یوروپ کہتے ہیں کہ اوّل آریہ لوگ عناصر پرست تھے- پھر عناصر کو پوجتے پوجتے بہت زمانہ کے بعد پرماتما کو معبود سمجھنے لگے- یہ بھی جھوٹ ہے- کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے آفرینش سے لیکر اِندر- وَرُن- اگنی وغیرہ مختلف ناموں سے ہدایت وید کے مطابق اُسی ایک ایشور کی اُپاسنا (عبادت) کرتے چلے آئے ہیں -

قدیم آریوں کی خداپرستی کا ثبوت ویدوں سے

اس امر کے ثبوت میں کہ زمانۂ قدیم سے آریہ لوگ پرمیشور ہی کی عبادت و پرستش کرتے چلے آئے ہیں نہ کہ کسی اَور شے کی) حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں :-

۱- رگ وید کے سب سے پہلے منتر میں اَگنی پرمیشور کا نام ہے- اُس کی تفسیر میں ہم نے

(۱۰) گتی (حرکت کرنا۔ جاننا۔ حاصل کرنا یا موجود ہونا)۔

اِن معنوں کا دونوں صورتوں میں (یعنی مظہراتِ قُدرت اور ایشور دونوں پر) اطلاق ہو سکتا ہے مگر (پرمیشور کو چھوڑ کر) باقی سب دیوتا پرمیشور کی قُدرت سے ظاہر یا روشن ہوتے ہیں اور پرمیشور خود منوّر بالذات ہے۔

مذکورہ بالا معنوں میں سے کھیلنا۔ بدوں پر غالب ہونے کی خواہش۔ سرانجام کاروبار۔ سونا۔ اور عاجز ہونا یا کانپنا۔ اتنے معنی دُنیوی کاروبار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اُن کا سرانجام اگنی (آگ) وغیرہ دیوتاؤں سے ہوتا ہے۔ مگر یہاں بھی پرمیشور کے بغیر کسی طرح چارہ نہیں۔ کیونکہ اخیر میں سب کے ساتھ اُسی کا تعلق ہے۔ وہی سب کا پیدا کرنیوالا اور قائم رکھنے والا ہے۔ اسی طرح روشن کرنا۔ تعریف کرنا یا گُنوں کو بیان کرنا یا گُنوں کو پیدا کرنا۔ مسرور ہونا اور جمال۔ حرکت علم اور موجود ہونا۔ اتنے معنی خصوصیت سے پرمیشور کے لئے موزوں ہیں۔ اور اسکے علاوہ اور چیزوں میں بھی اُسی کی ذات یا وجود سے پائے جاتے ہیں۔ اس طرح مقدم وغیر مقدم ہر دو طرح سے دونوں (یعنی مظہرات قُدرت اور پرمیشور) میں دیوتاپن بخوبی ظاہر و ثابت ہے۔

سوال۔ ویدوں میں جڑ (غیر ذی شعور) اور چیتن (ذی شعور) دونوں کی پُوجا (پرستش) کا ذکر ہونے سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وید شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

ویدوں میں عناصر پرستی نہیں ہے۔

جواب۔ ایسا شک نہیں کرنا چاہیئے ایشور نے ہر چیز میں (فعل یا حرکت کی) قُدرتی طاقت رکھی ہے جس کے استعمال کرنے میں وہ آزاد (سوتنتر) ہے۔ مثلاً ایشور نے آنکھ میں شکل محسوس کرنے کی طاقت رکھی ہے۔ اسلئے دیکھا جاتا ہے کہ آنکھ والا ہی دیکھتا ہے اور اندھا نہیں دیکھ سکتا۔ اب اس پر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ایشور آنکھ اور سُورج وغیرہ کے بغیر کیوں نہیں دکھا سکتا تو جس طرح یہ اعتراض فضول ہے اُسی طرح (جڑ کی پُوجا) کا شک بھی بے بُنیاد ہے۔ کیونکہ پوجن یا پوجا کے معنی ستکار (ادب) پریہ آچرن (نیک چلن)۔ انکول آچرن (پابندی یا فرمانبرداری) وغیرہ ہیں۔ اِس معنے میں سب انسان آنکھ سے بھی پوجا یعنی حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہیں۔ اِسی طرح آگ وغیرہ میں بھی جس قدر چیزوں کو روشن کرنیکا گُن یا تجربات علمی کی کار آمد باتیں ہیں[1]۔ اُتنے حصّہ میں اُس کو دیوتا مانا جائے تو کچھ بھی ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں جہاں ویدوں میں اُپاسنا (عبادت) کرنے کی ہدایت ہے وہاں وہاں دیوتا سے ایشور ہی مراد ہے۔

---

[1] گویا آگ وغیرہ سے مناسب فیض یا فائدہ لینا پوجا ہے۔ کیونکہ اُن سے مناسب فائدہ لینا ہی ایشور کے حکم کی تعمیل ہے۔ مترجم

یاگیہ ولکیہ۔ اَدھیرو دھہ دیوتا وایو (ہوا) ہے جو تمام کائنات (برہمانڈ) میں موجود ہے اور تمام دُنیا کو بڑھانے والی یا پھیلانے والی (اور قائم رکھنے والی) ہے اُس کا نام سُوتر آتما بھی ہے (کوئی یہ خیال نہ کرے کہ) یہ سب دیوتا اُپاسنا (عبادت) کے لائق ہیں۔ کیونکہ یہ ٹھیک نہیں ہے (جیسا کہ اگلے سوال اور اُسکے جواب سے واضح ہو گا)۔

ستا کلیہ۔ ایک دیوتا کون ہے؟

یاگیہ ولکیہ۔ جو تمام کائنات کا بنانے والا۔ قادرِ مطلق۔ سب کا مطلوب و معبود۔ سب کو قائم رکھنے والا محیطِ کل۔ مُسبب الاسباب۔ ازلی۔ ہستِ مطلق۔ عینِ علم و عین راحت۔ غیر مولود و عادل وغیرہ صفات سے موصوف برہم ہے۔ وہی ایک پرمیشور جو تینتیسواں دیوتا ہے جس کا وید کے سِدھانت (اصول) نشان دیتے ہیں۔ وہی کل نوع انسان کا معبود ہے۔" {شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ پرپاٹھک ۶}

سب کا معبود پرمیشور ان سے الگ ۳۴واں دیوتا ہے۔

جو وید میں بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے آریہ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اُسی ایشور کی اُپاسنا (عبادت) کرتے آئے ہیں۔ اب کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرینگے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ جو اُسے چھوڑ کر کسی اَور کو اپنا مطلوب یا معبود سمجھتا ہے وہ بالیقین آریہ نہیں ہے۔ اس بارہ میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے "دہ آتما (پرمیشور) ہی کی اُپاسنا (عبادت) کرنی چاہیئے۔ اور جو یہ کہے کہ پرمیشور کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی عبادت کرنی چاہیئے۔ اُس کو پیار سے یہ جواب دینا چاہیئے کہ تو دُکھ میں پڑ کر روئیگا۔ ایشور کرے کہ تو پرماتما ہی کی اُپاسنا کرے کیونکہ جو اُس پرماتما کو پیارا جانکر اُپاسنا کرتا ہے اُس کا کچھ بُرا نہیں ہوتا نہ اُسے دُکھ ہوتا ہے اور جو اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے دیوتا کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ کچھ نہیں جانتا۔ عالموں کے درمیان ایسا شخص بمنزلہ حیوان ہے۔" {شت پتھ براہمن۔ کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۴}

آریہ خدا پرست ہوتے تھے۔

اس آریہ اِتہاس (تاریخ آریہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور کو چھوڑ کر دوسرے کی اُپاسنا کرنے والے آریہ نہیں کہلاتے تھے۔

دیو کے لغوی معنی

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ لفظ "دیو" "دِوُ" مصدر سے نکلا ہے جس کے دس معنی ہوتے ہیں یعنی (۱) کریڑا (کھیلنا یا خوشی کرنا) (۲) وجگیشا (بدوں کے مغلوب کرنے کی خواہش ہونا) (۳) ویوہار (کاروبار کرنا) (۴) دیوتی (روشن کرنا) (۵) ستُتی (تعریف کرنا) (۶) مود (خوش ہونا یا مسرور ہونا) (۷) مَد (عاجز ہونا یا کانپنا) (۸) سُوپن (سونا) (۹) کانتی (شوبھا یعنی جمال

یہ دس پران اور گیارھویں آتما مل کر کل گیارہ رُدر ہوتے ہیں۔ ان کو رُدر اسلئے کہتے ہیں کہ جب یہ اس جسم فانی کو چھوڑتے ہیں تو اُس وقت اُس مرنے والے کے رشتہ دار روتے ہیں اور چونکہ اُس (خاندان) میں رُدن (رونا) ہو جاتا ہے اسلئے اُن کا نام رُدر ہے۔

آدتیہ بارہ ہیں یعنی چیتر سے لیکر (ویشاکھ۔ جیشٹھ۔ اشاڈھ۔ شراون۔ بھادرپد۔ اشون۔ کارتک۔ مارگشیرش۔ پوش۔ ماگھ) پھالگن تک بارہ مہینوں کا نام آدتیہ ہے۔

ان کا نام آدتیہ اسلئے ہے کہ یہ تمام دُنیا (کی عمر کو) گھٹاتے ہیں یعنی ہر طرف سے سب کو (آدوان) اپنے قابو میں کرتے جاتے ہیں۔ جو چیز پیدا ہوئی ہے یہ ہر لحہ (کشن) اُس کی عمر کو گھٹاتے اور زوال کو قریب تر لاتے ہیں۔ مہینے ہمیشہ چکر کی طرح گھومتے رہتے ہیں اور آہستہ آہستہ کائنات حادث کی فنا اور زوال کو قریب تر لاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اُن کا نام آدتیہ ہے

اندر۔ اعلیٰ قوت ہونے کی وجہ سے پھیلنے والی محیطِ عالم بجلی کا نام ہے۔

پرجاپتی۔ یگیہ اور پشو (انسان کو فائدہ پہنچانے والے حیوانات) کو کہتے ہیں چونکہ یگیہ اور حیوانات ذیشی مخلوقات کی پرورش کے باعث ہیں۔ اسلئے اُن میں اس صفت کے موجود ہونے سے اُنکا نام پرجاپتی رکھا گیا ہے۔

یہ سب مل کر تینتیس دیوتا ہوتے ہیں چونکہ نرکت کے مطابق لفظ "دیو" دان وغیرہ سے نکلتا ہے اسلئے ان میں بھی کاروبار دُنیوی کے سرانجام دینے کی صفت ہونیسے دیوتا پن سمجھنا چاہئے

دیوی تقسیم تین حصوں میں

شاکلیہ۔ تین دیوتا کونسے ہیں؟

یاگیہ ولکیہ۔ تین لوک تین دیوتا ہیں (نرکت کا مصنف اسکی تفصیل اس طرح کرتا ہے کہ "تین دھام یا لوک یہ ہیں۔ ستھان (مکان)، نام، جنم (پیدائش)" نرکت ادھیائے ۹ کھنڈ ۲۸)۔ اسکے علاوہ تین لوک اس طرح بھی گنائے جاتے ہیں کہ "یہ لوک (کرۂ ارضی) بمنزلہ واک (زبان) ہے اور انترکش لوک (خلا بالائے زمین) بمنزلہ من (دل) ہے اور وہ لوک (کرۂ آفتاب) پران (نفس) ہے" شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۴) اس طرح زبان۔ دل اور نفس بھی تین دیوتا سمجھنے چاہئیں۔

پھر دوہی تقسیم دو حصوں میں

شاکلیہ۔ دو دیوتا کون سے ہیں؟

یاگیہ ولکیہ۔ ان (اشیاء فانی) اور پران (اشیاء غیر فانی)۔

شاکلیہ۔ ادھیَردھ دیوتا کون سا ہے؟

ان منتروں کی اصلی تفسیر براہمنوں میں دیکھنی چاہیے۔

یاگیہ وَلکیہ جی سَتاکلیہ رشی سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ:۔

تمام کائنات کی تقسیم ۳۳ دیوتاؤں پر معہ نام و تفصیل

۳۳ دیوتا ہوتے ہیں یعنی ۸ وَسُو۔ ۱۱ رُودر۔ ۱۲۔ آدِتیہ ۱۔ اِندر۔ اور ا۔ پرجاپتی۔ ان میں سے ۸ وَسُو یہ ہیں:۔ اَگنی[1] (اجرام گرم) پرتھوی (زمین وغیرہ سیارے) وایو[2] (کرہ ہوائی)۔ انترکش[3] (خلا بالائے زمین)۔ آدِتیہ (آفتاب ہاے) دیو (آکاش کی شعاعیں) چندرما۔ (چاند وغیرہ چھوٹے سیارے جو بڑے سیاروں کے گرد پھرتے ہیں)۔ نکشتر (ثوابت یا ستارے) اِن آٹھوں کی اصطلاح وَسُو ہے۔ آدتیہ سے کرۂ آفتاب (سُوریہ لوک) مراد ہے۔ دیو۔ وہ روشنی یا شعاعیں ہیں جو سورج کے قریب یا زمین وغیرہ پر پائی جاتی ہیں۔ اگنی سے اجرام گرم (اگنی لوک) مراد ہیں۔ اِن سب کو وَسُو اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں یہ گنج کائنات یعنی کل موجوداتِ ظاہری محفوظ اور قائم ہے اور تمام مخلوقات کا قیامگاہ یا مسکن یہی لوک (مقامات) ہیں۔ چونکہ تمام دُنیا ان میں بستی ہے اور وہ سب قیامگاہ مسکن ہیں۔ اسلئے ان اَگنی وغیرہ آٹھ چیزوں کا نام وَسُو[ا] ہے

رُودر گیارہ ہیں جو انسان کے جسم میں موجود ہیں یعنی دس پران[۲] (جو حسب ذیل ہیں):۔

۱۔ پران[۳] (وہ نفس یا قوت جو سانس لینے کے وقت ہوا کو پھیپھڑوں سے باہر نکالتی ہے)

۲۔ اَپان[۴] (وہ نفس یا قوت جو سانس لینے کے وقت ہوا کو باہر سے اندر کی طرف حرکت دیتی ہے)

۳۔ سَمان[۱۱] (وہ نفس یا قوت جس کے ذریعہ سے خون دل سے شروع کر کے تمام جسم کے اندر دورہ کرتا ہے)

۴۔ اُدان[۱۲] (وہ نفس یا قوت جس سے کھانا پینا حلق کے نیچے کی طرف کھینچتا ہے)

۵۔ وِیان[۱۳] (وہ نفس یا قوت جس سے جسم کے اندر تمام حرکات پیدا ہوتی ہیں)۔

۶۔ ناگ[۱۴] (وہ نفس یا قوت جس سے ڈکار آتی ہے)۔

۷۔ کُورم[۱۵] (وہ نفس یا قوت جس سے آنکھ کی پلکیں کھلتی یا مُندتی ہیں)۔

۸۔ کِرکل[۱۶] (وہ نفس یا قوت جس سے بھوک لگتی ہے)۔

۹۔ دیودت[۱۷] (وہ نفس یا قوت جس سے جمائی آتی ہے)

۱۰۔ دھننجے (وہ نفس یا قوت جو اخیر وقت تک جسم میں رہتی ہے اور جس سے مُردے کا جسم پھول جاتا ہے)

---

[۱] وَسُو وَسُ (वसु) بمعنی بسنا سے نکلا ہے۔ مترجم

[۲] پران سے رگوں کی وہ مختلف قوتیں مراد ہیں جو جسم کے اندر مختلف حرکات اور فعلوں کو انجام دیتی ہیں۔ مترجم

کی گئی ہے۔ اسکے علاوہ اور جس قدر دیوتا بتائے گئے ہیں یا آگے بیان کئے جائینگے وہ سب اُسی ایک آتما یعنی پرمیشور کے پرتی انگ (مظہرات جُزو قُدرت) ہیں۔ کیونکہ وہ اُسکی ایک ایک انگ (قدرت کے جزو) کو ظاہر کرتے ہیں یعنی اُن سے اُس کی قدرت کے ایک جزو کا ظہور ہوتا ہے چونکہ وہ فعل سے ظاہر ہوتے ہیں اسلئے اُن کو "کرم جنمان" کہتے ہیں اور اُس آتما یعنی ایشور کی قدرت سے ظہور پانے کی وجہ سے اُن کا نام "آتم جنمان" بھی ہے۔ ان دیوتاؤں کا قیام (رتھ = رمن یا ٹھیرنے کی جگہ) آتما یعنی پرمیشور ہے۔ وہی ایشور اُن کے ظہور کا باعث (اشو = آگمن یعنی آنے کا ہیتو یا ذریعہ) ہے۔ اور وہی فتح کرانیوالا (آیدھ) اور وہی دکھوں کو فنا کرنے والا (اشو) ہے۔ الغرض سب دیوتاؤں کا دارومدار اُسی پر ہے"۔ {نرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۴}

وہی تمام دیوتاؤں کا پیدا کرنے والا اور وہی اُن کو قائم رکھنے والا منتظم کُل اور سب کو مُکتی کا آنند عطا کرنے والا ہے۔ بالیقین کوئی بھی اُس سے برتر اور اعلیٰ نہیں ہے۔

اس بارہ میں اور بھی حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

جو تینتیس ۳۳ دیوتا یگیہ میں قائم (یا کارآمد) ہوتے ہیں وہ (بذریعہ اگنی دُوت = قاصد حرارت) اپنا اپنا بھاگ (حصّہ) لیکر ہمیں دُگنا (پھل یا نتیجہ) دیں (یعنی ہوم کے ذریعہ سے جو مقوّی و دافع مرض اُدویات آکاش کے اندر رہوا۔ پانی وغیرہ دیوتاؤں کو پہنچائی جاتی ہیں اُن کے عوض میں دیوتا عُمدہ تاثیر والی بارش کے ذریعہ سے ہماری دولت و غلہ کے ذخیرہ کو ترقی بخشیں)"

{رگ وید اشٹک ۶۔ ادھیائے ۲۔ ورگ ۳۵۔ منتر ۱}

"تمام مخلوقات کے محافظ۔ جُملہ کائنات کے حاکم اور سب کو قائم رکھنے والے پرماتما نے تمام موجودات کو تینتیس ۳۳ (دیوتاؤں) پر منقسم کر کے قابو میں کر رکھا ہے" {یجُروید ادھیائے ۱۴ منتر ۳۱}

اُس پرماتما کا خزانۂ قدرت (ندھی) تینتیس ۳۳ دیوتاؤں سے محفوظ یا اُن میں قائم ہے۔ پرماتما کے اُس خزینۂ قدرت کو جس کی دیوتا حفاظت کرتے ہیں کون جان سکتا ہے؟

{اتھروید۔ کانڈ ۱۰۔ پرپاٹھک ۲۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۲۳}

تینتیس ۳۳ دیوتا اُس پرماتما کے تقسیم کئے ہوئے فرائض کو پورا کر رہے ہیں۔ یا اُسکی قدرت کے جُزوی مظہرات ہیں۔ جو لوگ اُس برہم یعنی وید یا محیط کُل ایشور کو پہچانتے ہیں وہی اُن تینتیس دیوتاؤں کو جانتے ہیں اور اُن کو اُسی ایک برہم کے سہارے قائم مانتے ہیں"

{اتھروید۔ کانڈ ۱۰۔ پرپاٹھک ۲۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۲۷}

اس بارہ میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے :-

"وہاں (اُس پرمیشور کے سامنے) نہ سورج روشنی دیتا ہے اور نہ چاند اور تارے۔ نہ یہ بجلی چمک سکتی ہے اور آگ کا تو ذکر ہی کیا ہے؟ اُسی کے نور سے سب ضیا پاتے ہیں اور اُسی کے نور سے سب روشن ہیں۔" (کٹھ اُپنشد ولی ۵ منتر ۱۵) یعنی یہ (سورج۔ چاند۔ بجلی وغیرہ) بذات خود منور یا روشن نہیں ہیں (بلکہ اُس پرمیشور کی تجلی سے روشن ہیں) اِسلئے مقدم دیوتا ایک پرمیشور ہی ہے اور اُسی کو معبود سمجھنا چاہیئے۔

"اُس (پرمیشور) کو جو پہلے ہی سے سب جگہ موجود ہے دیو نہیں پا سکتے۔" (یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۴) اس منتر میں لفظ "دیو" سے مَن (دل) اور کان وغیرہ پانچ اِندریاں (قوائے احساس) یہ چھے مراد ہیں۔ چونکہ ان سے آواز۔ لمس۔ شکل۔ ذائقہ اور بو اور سچ اور جھوٹ کا علم یا احساس ہوتا ہے اسلئے یہ بھی دیو ہیں جسے دیو کہتے ہیں وہی دیوتا کہلاتا ہے۔ لفظ "دیوتا"، "دیوات تل" سوتر سے اپنے ذاتی یا اُسی معنی میں علامت "تل" کے ازاد کرنے سے بنتا ہے۔

دیوتا اور ستتی کی تشریح

کسی چیز کے گُن (فائدے۔ ہنر یا خوبی) اور دوش (نقصان۔ عیب۔ یا نقص) کو بیان کرنا ستتی کہلاتا ہے۔ یعنی جس چیز میں جو گُن یا دوش ہوں اُن کو ہو بہو اُسی طرح بیان کرنا ستتی کہلاتا ہے۔ مثلاً "یہ تلوار ہاتھ چھوڑنے پر گہری کاٹ کرتی ہے۔ اسکی دھار تیز ہے (لوہا) جو ہر دار ہے۔ کمان کی طرح موڑنے سے بھی نہیں ٹوٹتی۔" اس طرح گُنوں کو بیان کرنا ستتی ہے۔ اسکے خلاف یہ کہنا کہ یہ تلوار ایسا کام نہیں کر سکتی یہ بھی تلوار کی ستتی ہے۔ اسی طرح اور سب جگہ بھی سمجھنا چاہیئے مگر یہ نیم (اصول) کرم کانڈ ہی میں ہے۔ اُپاسنا کانڈ اور گیان کانڈ میں اور نیز کرم کانڈ کے نشکام (بیغرض) حصہ میں پرمیشور ہی معبود ہوتا ہے کیونکہ وہاں اُسی کے ملنے کی پرارتھنا (استدعا) کی جاتی ہے اور جو کرم کانڈ کا جس قدر سکام (غرض آلودہ) حصہ ہے اُس سے حصول سامان دنیوی (بھوگ) مقصود ہوتا ہے۔ اُسکے لئے بھی پرمیشور ہی سے استدعا کی جاتی ہے۔ ان دونوں میں بس اتنا ہی فرق ہے۔ ورنہ ایشور کے بغیر کہیں بھی چارہ نہیں ہے۔ الغرض وید کا مقصد یہی ہے۔

سب دیوتا پرمیشور کی قدرت کے مظہرات ہیں

"جس قدر دیوتا سر انجام کار کے لئے مفید یا کارآمد ہیں اُن میں سے "آتما" مقدم اور افضل دیوتا ہے کیونکہ آتما قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ہے۔ اسکے سامنے اور کسی دیوتا کی حقیقت نہیں۔ تمام ویدوں میں ایک ہی بے عدیل آتما کی جو کسی دوسرے کی مدد کی محتاج نہیں اور جو سب جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے ہر طرح سے اُپاسنا (عبادت) کرنے کی ہدایت

یاگیہ کے کسی انگ (جزو) کو یگیہ کے عالم (یاگنیک) ایسا مانتے ہیں کہ جو منتر یگیہ کے سوائے او
کار آمد ہوتے ہیں وہ منتر پرجاپتیہ یعنی پرمیشور دیوتا (مضمون) والے ہوتے ہیں۔ مگر اس
بارہ میں دو رائیں ہیں چنانچہ نیرکت (اہل لغت) کہتے ہیں کہ ایسے منتروں کا مضمون نارا شنسی۔
انسان ہوتا ہے اور جو منتر کسی خواہش یا مراد کا مضمون رکھتے ہیں۔ وہ کام دیوتا یعنی مرادات کے
مضمون والے ہوتے ہیں۔ اُن مرادوں یا خواہشوں کو دنیا کے لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ الغرض
اس طرح دیوتا کے متعلق دنیا میں بہت سی رائیں مشہور ہیں۔ کہیں دیو یعنی ایشور دیوتا (مضمون) ہوتا
کہیں کرم (عمل)، کہیں ماتا (ماں) کہیں وِدوان (عالم) کہیں اَتِتھی (گھر آیا مہمان یا سادھو) کہیں
پتا (باپ) یعنی یہ سب رستی شعار اور تعظیم کے لایق ہوتے ہیں اور اُن میں دنیا کی بہبودی
اور بھلائی (اُپکار) کرنا ہی دیوتا پن ہے منتر خصوصاً یگیہ کی تکمیل کے لئے ہوتے ہیں اسلئے
بالیقین وہ یاگیہ دیوتا یعنی یگیہ کے مضمون والے ہیں۔" نرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۴ }
یہاں گائتری وغیرہ چھندوں (بحروں) والے منتروں کے دیوتا کرم کانڈ کے لحاظ سے یہ گنائے گئے۔

کرم کانڈ کے دیوتاؤں کے نام	ایشور آگیا (حکم الٰہی) یگیہ۔ یگیہ کا انگ (جزو) پرجاپتی (پرمیشور) نر (انسان) کام (مرادات و خواہشات) وِدوان (عالم) اَتِتھی (گھر آیا مہمان یا سادھو) ماتا (ماں) پتا (باپ) آچاریہ (استاد)

مگر یاگیہ دیوت (یعنی عالمان یگیہ کی رائے میں) منتر اور ایشور بھی دو دیوتا ہیں
"دیوو دان" بمعنی خیرات "دیپن" بمعنی روشنی۔ یا "دیوتن" بمعنی وضاحت سے بنتا ہے اور وہ
"دیوستھان" (چشمۂ نور) کے معنی بھی رکھتا ہے۔" نرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۱۵ }

لفظ دیو سے مراد منتر اور چھند کی تشریح — "منتر "منن" بمعنی وچار یا غور کرنے سے اور چھند "چھادن" بمعنی ڈھانپنے یا حفاظت کرنے وغیرہ سے بنتا ہے۔" نرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۱۲ }

کسی چیز کو اپنی ملکیت سے خارج کر کے دوسرے کی ملکیت میں دینا دان کہلاتا ہے دیپن پرکاش
یا روشن کرنے کو کہتے ہیں اور دیوتن اُپدیش (بیان یا تشریح وغیرہ) کو کہتے ہیں۔ اسلئے یہاں
لفظ دان سے ایشور۔ عالم اور انسان بھی دیوتا کی اصطلاح میں آجاتے ہیں۔ اور دیپن سے
سورج وغیرہ اور دیوتن سے ماں باپ۔ استاد اور اتتھی بھی دیوتا ہیں۔ دیو ۹ یعنی سورج
و کرنیں پران (انفاس)، اور سورج وغیرہ جس کا جائے قیام ہوں اُس کو دیوستھان کہتے،
اور چونکہ پرمیشور روشن کرنیوالی چیزوں کو بھی منور کرتا ہے اسلئے اصلی دیو اُسی کو سمجھنا چاہیے

تعریف کی جاتی ہے۔ اُس کو دیوت کہتے ہیں منتروں میں جو نام آتے ہیں اور جن کا مضمون اُن میں بیان کیا جاتا ہے وہ سب دیوتا نامزد کئے جاتے ہیں (مثلاً یجروید۔ ادھیائے ۲۲ منتر ۱۔ اگنیم دوتم وغیرہ میں اگنی کا مضمون (لنگ) ہے) اِس سے معلوم ہوا کہ جس کو دیوتا کہتے ہیں وہ منتر کا مضمون ہوتا ہے یا منتر اُس مضمون کا ہوتا ہے۔

پس جس جوہر (درویہ) کا نام چھند (منتر) میں آتا ہے وہی دیوت ہے۔ دیوتاؤں کی پہچان یہی ہے جو اوپر بیان ہوئی اور کچھ آگے بھی بیان کی جاتی ہے۔ علیمِ کل (تینوں زمانوں کا حال جاننے والا) رشی یعنی بصیرِ کل ایشور جس منشا سے کسی دیوتا کو مضمون قرار دے کر اُپدیش (ہدایت) کرتا ہوا (کسی چیز کی) تعریف کرتا ہے یعنی اُس چیز کے گنوں کو بیان کرتا ہے وہ منتر اُسی دیوتا (مضمون) کا ہوتا ہے یعنی جس کے ذریعے سے جو مضمون واضح اور روشن ہوتا ہے وہ منتر اُسی دیوتا یا مضمون والا کہلاتا ہے کسی دیوتا کے عنوان والی رچائیں جن کے ذریعے سے عالم تمام علوم حقیقی کو بیان ظاہر یا واضح کرتے ہیں

رچاؤں یا منتروں کی تین قسمیں

(کیونکہ لفظ "رچا" رِچ (ऋच्) مصدر سے بنتا ہے جس کے معنی ستُتی (تعریف کرنا یا بیان کرنا ہیں) تین قسم کی ہوتی ہیں۔ پروکش کرتا۔ پرتیکش کرتا۔ آدھیاتمکیہ جن رچاؤں کا دیوتا (مضمون) کوئی غیر محسوس چیز ہے۔ اُن کو پروکش کرتا کہتے ہیں۔ اور جن کا مضمون محسوس یا ظاہر نظر آتا ہے۔ اُن کو پرتیکش کرتا دیوتا والی رچا کہتے ہیں۔ جو رچائیں اَدھیاتم (روحانی) مضمون کو بیان کرتی ہیں یعنی جن میں جیو آتما (روحِ انسان) اور سب کے اندر موجود اور سب کا انتظام کرنے والے پرمیشور کا بیان ہے وہ آدھیاتمکیہ منتر کہلاتے ہیں۔

(نرکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۱)

الغرض کرم کانڈ میں لفظ "دیوتا" سے یہی مراد سمجھنی چاہیئے۔

منتروں میں دیوتاؤں کی تمیز

اب اس امر پر بحث کی جاتی ہے کہ جن منتروں کا دیوتا نہیں بتایا گیا یعنی جن منتروں میں کسی خاص دیوتا کا نام یا مضمون نظر نہیں آتا تو ایسے منتروں میں دیوتا کی کیا پہچان ہے؟ جہاں کوئی خاص (دیوتا یا مضمون) نظر نہ آتا ہو وہاں یگیہ[ف] کو دیوتا سمجھنا چاہیئے۔

[ف] سوامی جی نے رگوید کے پہلے منتر کی تفسیر میں یگیہ کی تشریح اس طرح کی ہے کہ اس لفظ میں اوّل اگنی ہوتر (ہَوَن) سے لیکر اشومیدھ تک تمام یگیہ شامل ہیں۔ دوئم اس سو پرکرتی (مادہ کی حالتِ اولیں) سے لیکر زمین تک تمام کائنات کا نظام اور نیز اُن کا علم اور صنعت و ہنر مراد ہے اور سوئم ست سنگ (نیک صحبت یا تعلیم و تربیت وغیرہ) اور یوگ بھی یگیہ میں شامل ہیں۔ الغرض یگیہ سے دُنیا کے تمام نیک اور رفاہِ عام کے کام مراد ہیں۔ مترجم

مقصد ہوتا ہے مگر یہ بات جو مشہور کی جاتی ہے کہ اس طرح پر بنیاد جائے تو پُن ہوتا ہے اور اُس طرح رکھی جائے تو پاپ ہوتا ہے۔ محض بناوٹ اور جھوٹ ہے کیونکہ اُس میں پاپ کی وجہ موجود نہیں ہے جو چیزیں یگیہ کی تکمیل کے لئے ضروری اور قرین عقل ہوں انہیں کو لینا چاہیئے۔ کیونکہ اُ ۔ نہ لیا جاوے تو کام نہیں چل سکتا۔

سوال۔ یگیہ میں لفظ "دیوتا" سے کیا مُراد ہوتی ہے؟

جواب۔ وہی جو وید میں بتائی ہے۔ کرم کانڈ میں لفظ "دیوتا" سے وید منتروں کی طرف اشارہ ہے۔ گائیتری وغیرہ چھند (بحریں) ہیں اور اگنی وغیرہ دیوتا کہے جاتے ہیں منترو میں کرم کانڈ وغیرہ کا طریق بتایا گیا ہے۔ مثلاً جس منتر میں اگنی کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے اُس منتر کو اگنی دیوتا والا کہتے ہیں (یعنی اُس منتر کا دیوتا یا مضمون اگنی ہے) چنانچہ ویدوں میں حسب ذیل دیوتا بیان کئے گئے ہیں۔

دیوتاؤں سے کیا مراد ہے؟

"اگنی۔ وات۔ سُوریہ۔ چندرما۔ وسو۔ رُدر۔ آدِتیہ۔ مرُت۔ وشویدیوا۔ برہسپتی اِندر۔ ورُن۔ یہ دیوتا ہیں"۔ {یجروید۔ ادھیائے ۱۴۔ منتر ۲۰}

دیوتاؤں کے نام

یعنی منتروں میں یہ لفظ دیوتا (مضمون) کہلاتے ہیں۔ کیونکہ منتر اِن مضمونوں (ارتھ) کو دیوتن (بیان یا واضح) کرتے ہیں اور رِستی شعار مطلق پرمیشور نے اُن سنکیتوں (اشارات یا مضامین) کو قائم کیا ہے۔

اِس بارہ میں یاسک آچاریہ نرکت میں فرماتے ہیں کہ :۔

"جس منتر میں جن اعمال یا رسوم (کرم) یعنی اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ تک (تمام یگیوں) اور نیز سامان، علم صنعت (شلپ ودیا) کے علم اور مشق کا بیان یا تعلق ہوتا ہے اُس منتر کو اُسی دیوتا سے بیان کرتے ہیں۔ اُسی طرح جس سے نیک اعمال کا اعلیٰ نتیجہ (نمیتی) یعنی موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے اور پرمیشور سے وصال ہوتا ہے اس کو بھی منتر یا منتر کا مضمون ماننا چاہیئے"۔ {نرکت۔ ادھیائے ۱ کھنڈ ۲}

دیوت کی تشریح

"اب (یہ بحث ہے کہ) دیوت کسے کہتے ہیں؟ جس دیوتا کی خصوصیت کے ساتھ

(۱) حاشیہ متعلق صفحہ ۳۸) سب امور پہلے ہی سے بخوبی سوچ کر مکمل سامان مہیا رکھا جاتا تھا کہ اثنائے یگیہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ اگر یگیہ کے پورے سامان اور اُس کا طریق معلوم کرنا مطلوب ہو تو سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی سنسکار ودھی کو دیکھنا چاہیئے۔ مترجم۔

ظاہر مشہور یا جاری ہوا ہے" (منوسمرتی۔ ادھیائے ۲ شلوک ۷۹)

"قدیم وید تمام جانداروں کی حفاظت اور پرورش کرتے ہیں اور چونکہ وہ تمام مخلوقات کے لئے (نجات یا حصول مرادات کا) ایک وسیلہ یا ذریعہ ہیں۔ اسلئے اُن کو سب سے بڑا مانتے ہیں" (ایضاً شلوک ۹۹)

سوال۔ کیا یگیہ کرنے کے لئے زمین کھود کر ویدی[۵۱] (ہون کنڈ) بنانا اور پرنیتا[۵۲] وغیرہ ظروف۔ کشا (گھاس) کے تنکے بہم پہنچانا۔ یگیہ شالا (ہون کا مکان) بنانا اور رتوجن (ہون کرانے والوں) کا موجود ہونا یہ سب لازم ہیں؟

یگیہ پاتروں کی ضرورت

جواب جو بات ضروری اور قرین عقل ہو اُسی کا کرنا فرض ہے نہ کہ اُس کا جو اُس کے برعکس ہو۔ مثلاً زمین کھود کر ویدی رچنے کی یہ ضرورت ہے کہ ویدی میں ہوم کرنے سے ہوم کی ہوئی چیز آگ کی حرارت سے ذرے ذرے ہو کر آکاش میں چلی جاتی ہے۔ ویدی کی تشکیل سے مثلث مربع۔ گول اور شیکرے (شین) وغیرہ کی شکل بنانے سے علم مساحت کی بھی مشق ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں ویدی میں اینٹوں کی تعداد (مقررہ) ہونے کی وجہ سے علم حساب کا بھی کام پڑتا تھا۔ اسی طرح اور بھی سب چیزوں کا کچھ نہ کچھ[۵۳]

[۵۱] ویدی زمین کے اندر اس طرح کھودی جاتی ہے کہ اگر اوپر سے سولہ انگل چورس ہو تو ڈھلتی ڈھلتی تلی چار انگل چورس رہ جائے اور گہرائی بھی سولہ ہی انگل ہوتی ہے۔ خواہ کتنی ہی بڑی ویدی بنائی جاوے۔ مگر طول۔ عرض و عمق اسی نسبت سے رکھنا چاہیئے۔ مترجم۔ [۵۲] پرنیتا۔ پانی وغیرہ رکھنے کا برتن ہوتا ہے۔ اُس کی شکل یہ ہے۔
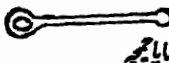
ویدی یا ہون کنڈ کی شکل

پروکشنی پاتر کی شکل

اجیہ ستھالی

سروا

چمسا یا چمچہ

[۵۳] ہون کنڈ اس غرض سے بنایا جاتا ہے کہ جو چیز آگ میں ڈالی جاوے وہ اِدھر اُدھر بکھرنے نہ پاوے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں ہون عام تھا ویدی کی مختلف شکلیں اور اُن کی اینٹوں کی پیمائش شکل اور تعداد مقرر تھی اور مختلف پیمانہ کی ویدیوں کے لئے باقاعدہ حساب کے اصول بنے ہوئے تھے جنکی وجہ سے ویدی بنانے میں کچھ دقت نہ ہوتی تھی۔ یگیہ کے برتن سونے چاندی یا لکڑی کے بنائے جاتے تھے تاکہ اُن میں گھی وغیرہ چیز بگڑنے نہ پاوے۔ کشا کے تنکے اس کام آتے تھے کہ چیونٹی وغیرہ کوئی جانور جو ویدی کے پاس آجائے اس کو آہستہ سے ہٹا دیا جاوے تاکہ وہ آگ میں نہ گرنے پاوے۔ یگیہ شالا بنانے کی ضرورت یہ ہے کہ ہوم کی آگ کھلی ہوا سے زیادہ نہ بھڑک اٹھے خاص ویدی کے اوپر ایک منڈپ چھوٹا سا شامیانہ کھڑا کیا جاتا تھا۔ کہ کوئی جانور اڑتا ہوا گرمی کی لپیٹ میں آکر ویدی کے اندر نہ گر پڑے یا بیٹ نہ کر جائے۔ رتوج وہ لوگ ہوتے تھے جن کو موسم و موقع کے مطابق ہون کے سامان ترکیب اور طریقہ کا علم ہوتا تھا۔ سو اُن کے بغیر بھی ہون کا کام چلنا مشکل ہے۔ الغرض یگیہ کی تکمیل کے لئے (دیکھو حاشیہ صفحہ ۳۹)

لہروں کے ساتھ خوشبودار اور بدبودار ذرّے (ذرّوے) بھی اُڑتے پھرتے ہیں۔ مگر جب کوئی شخص (اُس مقام) سے بہت دور چلا جاتا ہے تو پھر اُس کی ناک میں خوشبو نہیں آتی۔ اُس وقت معمولی عقل (بال بدھی) کے انسان کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اب خوشبو نہیں رہی۔ حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اُس ہوم کی ہوئی چیز کے ذرّے جُدا جُدا ہوکر ہوا میں مِل جاتے ہیں۔ اور خوشبودار چیزوں سے دور ہو جانے کی وجہ سے اُس کا علم یا احساس نہیں ہوتا۔ اسکے علاوہ ہوم کرنے کے اور بھی بڑے بڑے فائدے ہیں جن کو عقلمند لوگ غور سے سوچنے پر خود معلوم کر سکتے ہیں۔

سوال۔ اگر ہوم کرنے سے یہی فائدہ ہے تو وہ صرف ہوم کر لینے سے حاصل ہو سکتا ہے پھر ہوم میں وید کے منتر کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب۔ اِس کا کچھ اَور ہی مطلب ہے۔

سوال۔ وہ کیا؟

جواب۔ جس طرح ہاتھ سے ہوم کرتے ہیں آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ جلد سے چھُوتے ہیں۔ اُسی طرح زبان سے بھی وید منتر پڑھتے ہیں اور اُنکے ذریعہ سے ایشور کی ستُتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات و دعا) اور اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ اُن سے اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ ہوم کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ اور بار بار منتروں کا ورد ہونے سے وہ حفظ بھی رہتے ہیں اور ساتھ ہی وجود باری ایشور کا خیال رہتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہدایت بھی ہے کہ سب کاموں کے شروع میں ایشور کی پرارتھنا ضرور کرنی چاہیئے پس یگیہ میں وید منتروں کے پڑھنے سے سرب ایشور کی پرارتھنا ہوتی ہے۔

هون میں وید کے منتر پڑھنے کا فائدہ

سوال۔ اگر وید کے منتر پڑھنے کی بجائے کسی اور عبارت کو اس جگہ پڑھیں تو اسمیں کیا عیب ہے؟

جواب۔ اگر کسی اور عبارت کو پڑھا جاوے تو اُس سے یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اُس صورت میں ایشور کے الہامی کلام سے محرومی اور مطلق و بےمثال راستی سے جُدائی ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ جہان میں کچھ بھی سچائی پائی جاتی ہے وہ سب وید ہی سے نکلی ہے۔ اور جس قدر جھوٹ ہے وہ سب ایشور کے کلام سے خارج اور وید سے باہر ہے۔ اسی لئے منوسمرتی میں کہا ہے کہ

"اے پربھو (منو)! تمام علوم کو بیان کرنے والے۔ دقیق۔ احاطۂ تصور سے باہر۔ بے پایاں اور غیر فنا ہی ویدوں (سویمبھو) کے اصلی اور حقیقی معانی کو سمجھنے والے آپ ایک ہی ہیں۔"

(منوسمرتی۔ ادھیائے ۱۔ شلوک ۳)

"چاروں برن تینوں لوک جُدا جُدا چاروں آشرم اور ماضی۔ حال و استقبال سب ویدوں سے

۵ [illegible]

(ذرّہ) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے جُزو اصغر ہوتے ہیں۔ کہ جن کی آگے تقسیم نہیں ہو سکتی وہ قوتِ احساس کے احاطہ سے باہر ہوتے ہیں اور آکاش میں موجود رہتے ہیں۔

اِسی طرح جو شئے آگ میں ڈالی جاتی ہے۔ اُس کے اجزاء جُدا جُدا ہو کر دور دور مقام پر پہنچ جاتے ہیں مگر وہ معدوم ہرگز نہیں ہوتے۔ بدبو وغیرہ خرابیوں کو دور کرنے والی جو خوشبودار چیزیں ہوتی ہیں۔ اُن کا آگ میں ہوم کرنے سے ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہوتی ہے۔ اور اُن کے صاف اور پاک ہونے سے دُنیا کا بڑا بھاری فائدہ اور بہبودی ہوتی ہے۔ اسلئے یگیہ ضرور کرنا چاہیئے۔

سوال۔ اگر یگیہ کرنے سے یہی غرض ہے کہ ہوا اور بارش کا پانی صاف ہو جاوے تو یہ بات گھروں میں (عطر وغیرہ) خوشبودار چیزوں کے رکھنے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ پھر اتنے جھگڑے سے کیا فائدہ؟

عطر وغیرہ خوشبوئیں ہون کا کام نہیں دے سکتیں

جواب۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ ایسا کرنے سے خراب ہوا ہلکی ہو کر آکاش میں نہیں چڑھتی۔ کیونکہ اُس سے نہ ہوا کے جُزو الگ الگ ہوتے ہیں اور نہ وہ ہلکی ہوتی ہے اور جب تک وہ (کثیف) ہوا قائم رہتی ہے باہر کی ہوا اُس کی جگہ دخل نہیں پا سکتی۔ کیونکہ اُسکے سمانے کی گنجایش نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اس صورت میں خوشبودار اور بدبودار دونوں ہواؤں کے ملے ہوئے موجود رہنے سے صحت و تندرستی وغیرہ عمدہ نتائج کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ مگر جب گھر میں آگ کے اندر خوشبودار وغیرہ چیزوں کا ہوم کرتے ہیں تو حرارت کے ذریعہ سے اول (کثیف) ہوا کے جُزو الگ الگ اور لطیف ہو کر اوپر آکاش میں چڑھ جاتے ہیں اور جب خراب ہوا نکل جاتی ہے تو وہاں خلا ہو جانے سے چاروں طرف کی صاف ہوا اُس کی جگہ آگھیرتی ہے اور تمام گھر کے آکاش میں بھر جاتی ہے اور اس سے حفظانِ صحت و تندرستی وغیرہ عمدہ نتیجے حاصل ہوتے ہیں۔ ہوم کرنے سے جو خوشبودار چیزوں کے ذرّوں سے ملی ہوئی ہوا اوپر چڑھتی ہے۔ وہ بارش کے پانی کو پاک صاف کرتی ہے اور اُس سے بارش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پھر اُسکے ذریعہ سے پودے وغیرہ بھی نوبت بنوبت عمدہ اور بے روگ ہو کر دنیا میں بالیقین بڑے بھاری سکھ کو بڑھاتے ہیں۔ آگ کے تعلق کے بغیر محض خوشبودار (عطر وغیرہ) کی ہوا (یا مہک) سے یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسلئے یقین جاننا چاہیئے کہ ہوم کرنا ہی عمدہ ہے۔

ہون کی ہوئی چیز کے معدوم نہ ہونیکا ایک اور ثبوت

اور دیکھیئے جب کوئی شخص کہیں دور مقام پر آگ کے اندر خوشبودار چیزوں کا ہوم کرتا ہے تو اُس کی مہک سے بسی ہوئی ہوا اُس مقام سے دور دور کے لوگوں کی ناک میں پہنچتی ہے جس سے وہ جھٹ جان لیتے ہیں کہ یہاں خوشبو آتی ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے

شبد (قول معتبر) کہتے ہیں"۔ {ایضاً سوتر ۷}

مثلاً یہ قول کہ گیان (معرفت) سے موکش (نجات) ہوتی ہے۔

"اَیتیہیہ رستی شعار عالموں کے کلام۔ قول یا تحریر کو کہتے ہیں (مثلاً) دیوتاؤں (عالموں) اور اسروں (جاہلوں) میں لڑائی ہوئی تھی۔ وغیرہ۔ جو بات (متکلم) کے الفاظ یا منشا سے ٹپکتی ہو۔ اُس کو ارتھاپتی کہتے ہیں (مثلاً کسی نے کہا کہ جب بادل ہوتے ہیں تب مینہ برستا ہے تو اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ جب بادل نہیں ہوتے تب مینہ نہیں برستا)۔ جس صورت سے یا جس صورت میں کوئی بات ممکن ہو اُس کو سمبھو کہتے ہیں (مثلاً کسی نے کہا کہ ماں باپ سے اولاد ہوتی ہے تو یہ بات سمبھو (ممکن) ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ کمبھ کرن کی مونچھوں کے بال چار کوس لمبے اونچے کھڑے رہتے تھے اور سولہ کوس اونچی ناک تھی تو یہ اَسمبھو (ناممکن) ہونے کی وجہ سے سراسر جھوٹ ہے) ابھاؤ (کسی چیز کے ایک جگہ نہ ہونے مگر دوسری جگہ ہونے کو کہتے ہیں) {مثلاً کوئی کہے کہ گھڑا لاؤ تو اُس جگہ گھڑا نہ دیکھ کر گویا وہاں گھڑے کا ابھاؤ خیال کر کے یعنی یہ سمجھ کر کہ یہاں گھڑا نہیں ہے جہاں گھڑا موجود ہو وہاں سے گھڑا لایا جاتا ہے}" {نیائے درشن۔ ادھیائے ۲۔ آہنک ۲۔ سوتر ۱}

"اَیتیہیہ کو شبد میں اور ارتھاپتی۔ سمبھو اور ابھاؤ کو انومان میں مانا جاوے تو چار ہی پرمان رہ جاتے ہیں"۔ {ایضاً سوتر ۲}

یہ پرتیکش وغیرہ کی مختصر تعریف لکھی گئی۔ ہم آٹھ قسم کے علم یا احساس کو مانتے ہیں۔ سچ تو یوں ہے کہ ان کے مانے بغیر کسی کو چارہ نہیں کیونکہ تمام کاروبار کا سرانجام اور مقصد اعلیٰ (پرمارتھ) کا حصول انہیں سے ہوتا ہے۔

غیر محسوس ہو جانے سے کوئی چیز کھوئی نہیں جاتی

اگر کوئی شخص مٹی کے ڈھیلے کو خوب باریک پیس کر تیز و تند ہوا کے اندر ہاتھ کے پورے زور سے آکاش کی طرف پھینکے تو اُس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ مٹی معدوم ہو گئی۔ کیونکہ آنکھ سے نظر نہیں آتی۔ (سنسکرت میں) "نش नश" مصدر دکھائی نہ دینے کے معنی رکھتا ہے۔ "نش" سے علامت "گھین घञ" ایزاد کرکے لفظ "ناش नाश" بنتا ہے۔ اس لئے حواس ظاہری سے غیر محسوس ہونے ہی کو "ناش" کہتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت ذرّے (پرمانو) جدا جدا ہو جاتے ہیں اُس وقت وہ آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ کیونکہ وہ قوائے احساس کے احاطہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔ مگر جب وہی ذرّے مل کر حالتِ کثیف میں آتے ہیں تب وہ نظر آنے لگتے ہیں کیونکہ کثیف حالت میں ہر شے قوائے احساس سے محسوس ہو سکتی ہے۔ جزو لایتجزیٰ کو اصطلاح میں پرمانو

یگیہ کرنا انسان کا فرض ہے۔

کو صاحبِ عقل و تمیز اور حصولِ معرفت کے لائق بنایا ہے اور انسان کے جسم میں زرولں کی ترتیبِ خاص (سنتیوگ وِشیش) سے ایسی حکمت کے ساتھ اعضاء بنائے ہیں کہ وہ حصولِ علم و معرفت کے لئے عین موزون ہیں۔ اسلئے دَھرم اَدھرم (نیکی بدی) کا علم حاصل کرنا اور اُس پر عمل کرنا یا نہ کرنا بھی خاص انسان کی ذات سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ کسی دوسرے سے اسلئے انسان کو سب کے فائدے اور بہبودی کے لئے یگیہ کرنا چاہیئے۔

سوال۔ کستوری وغیرہ خوشبودار چیزوں کو آگ میں ڈال کر ناش کرنے سے یگیہ کس طرح فائدہ مند یا فیض رساں ہوسکتی ہے اِس سے تو یہ عمدہ نعمتیں کسی کو کھلادی جاویں یا دان (خیرات) کردی جاویں تو ہوم سے بھی زیادہ پھل ہو۔ پھر یگیہ کیوں کریں؟

یگیہ کرنے سے سامان ہوم کا نقصان نہیں ہوتا۔

جواب۔ کوئی چیز بھی بالکل معدوم نہیں ہوتی۔ وناش (فنا) سے یہی مُراد ہے کہ کوئی شے محسوس ہوکر پھر محسوس نہ رہے۔

سوال۔ آپ احساس یا علم (درشن) کے قسم کا مانتے ہیں؟

جواب۔ آٹھ قسم کا۔

سوال۔ اُن کی تفصیل بیان کیجئے؟

جواب۔ گوتم آچاریہ کے مطابق ہم پرتیکش[1]۔ اَنُومان[2]۔ اُپمان[3]۔ شبد[4]۔ اَیتیھیہ[5]۔ اَرتھاپتی[6]۔ سمبھو[7]۔ ابھاؤ[8]۔ آٹھ پرمان (دلائل) مانتے ہیں۔ ان میں سے "قوائے احساس (اندریوں) کا محسوسات (اَرتھ) کے ساتھ تعلق ہونے سے جو سچا یا واقعی اور شک و شبہ سے خالی علم حاصل ہوتا ہے اُس کو پرتیکش (علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین) کہتے ہیں"۔

{نیائے شاستر۔ ادھیائے ۱۔ آہنِک ۱۔ سوتر ۴}

مثال۔ جیسے قریب سے دیکھنے پر عین الیقین ہوجانا کہ یہ انسان ہی ہے کوئی دوسری چیز نہیں

"صفت یا اشارہ کے ذریعہ سے موصوف یا مشارٌ الیہ کا علم ہوجانا اَنُومان (قیاس) کہلاتا ہے"۔

{ایضاً۔ سوتر ۵}

مثال۔ جیسے بیٹے کو دیکھ کر باپ کا قیاس کرنا۔

"تشابہ یا مشابہت سے جو علم ہوتا ہے اُس کو اُپمان (نظیر یا مثال) کہتے ہیں" {ایضاً سوتر ۶}

مثال۔ جیسا دیودت ہے ویسا ہی یگیہ دت بھی ہے۔ یہاں صورت یا سیرت کی مشابہت سے مراد ہے۔

"جس سے محسوس معلوم یا غیر محسوس و غیر معلوم مطالب کا بیان کیا جائے یا علم کرایا جاوے اُس کو

قدرتی اور مصنوعی یگیہ

یہ قانون (صفائی) دو طرح پر قائم ہے۔ اول ایشور کا کیا ہُوا یا قدرتی۔ اور دوم انسان کا کیا ہوا یا مصنوعی۔ ایشور نے پُرحرارت سورج کو بنایا ہے[^1]۔ اور نیز پھول وغیرہ خوشبودار چیزیں پیدا کی ہیں سورج تمام دُنیا سے رسوں کو برابر کھینچتا رہتا ہے (جن ذرّوں کو سورج اپنی کرنوں سے کھینچتا ہے) اُن میں خوشبودار اور بدبودار دونوں قسم کے ذرّے ملے رہنے کی وجہ سے (کرۂ ہوائی کا) پانی اور ہوا بھی اچھے اور بُرے گُنوں (تاثیرات) کی آمیزش سے متوسط گُن والے ہو جاتے ہیں کیونکہ ان میں خوشبو اور بدبُو کی آمیزش قائم رہتی ہے۔ پھر اُس پانی کی بارش سے جو پودے اور اناج اور اُن سے مَنی اور جسم بنتے ہیں وہ بھی اوسط درجہ کے ہوتے ہیں اور اُن چیزوں کے اوسط درجہ ہونے سے قوت عقل۔ شجاعت۔ حوصلہ۔ استقلال اور دلیری وغیرہ صفات بھی اوسط درجہ کی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ جیسی جس کی علت ہوتی ہے ویسا ہی اُس کا معلول بھی ہوتا ہے۔ چونکہ بدبو وغیرہ تمام خرابیاں انسان سے صادر ہوتی ہیں۔ اسلئے اُس میں ایشور کے نظام قدرت کا کچھ قصور نہیں۔ اور جب ان خرابیوں کا باعث انسان ہے تو ان کا دفع کرنا بھی اُسی کا فرض ہے جس طرح ایشور کا حکم ہے کہ ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیئے نہ کہ جھوٹ اور جو شخص اُس حکم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ پاپی ہوتا ہے۔ اور ایشور کی آئین سے اُس کی سزا میں دُکھ پاتا ہے۔ اسی طرح ایشور نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ یگیہ کرنا چاہیئے۔ اسلئے جو شخص اِس حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ بھی پاپی ہو کر دُکھ پاتا ہے

یگیہ نہ کرنا پاپ ہے

یگیہ سب کو سُکھ اور فائدہ پہنچانے والی چیز ہے۔ جب کسی جگہ انسان وغیرہ جانداروں کا ہجوم کثیر ہوتا ہے وہاں بدبو بھی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس میں ایشور کا نظام قدرت باعث نہیں ہے۔ بلکہ انسان وغیرہ جانداروں کے ہجوم کی وجہ سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور چونکہ ہاتھی وغیرہ جانوروں کو انسان ہمیشہ اپنے ذاتی آرام کے لئے جمع کرتا ہے اسلئے اُن سے جو سخت بدبو پیدا ہوتی ہے اُس کا باعث صرف انسان کا ذاتی آرام ہے۔ اس طرح وہ تمام بدبو جو ہوا اور بارش کے پانی کو خراب کرتی ہے صرف انسان کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے اُس کو دفع کرنا بھی اُسی کا فرض ہے۔

کل مخلوقات میں انسان ہی فائدے نقصان یا بھلے بُرے کو سمجھنے والا ہے۔ (سنسکرت میں انسان کو منشیہ کہتے ہیں) منشیہ مَن سے بنتا ہے جس کے معنی عقل و تمیز (وچار) ہیں اسلئے عقل و تمیز ہی سے انسانیت پیدا ہوتی ہے۔ پرمیشور نے کل جسم والے جانداروں میں انسان ہی

---

[^1]: چنانچہ شت پتھ براہمن میں کہا ہے کہ ۱۱۔۵۔۲۔۲۔۳۔۱۴ [illegible] یعنی یہ سورج آکاش کے اندر یگیہ ہے۔ مترجم

کہ اسکے برعکس کرنے سے۔

اِس بارہ میں حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

ہَون کے فواید "حرارت سے بخارات (دُھوم) پیدا ہوتے ہیں (جس وقت آگ درختوں (اُدرکش) پودوں (ا‌وشدھی)[1] بڑے درختوں (بنسپتی)[2] اور پانی وغیرہ چیزوں میں داخل ہوکر اُن کے اجزا کو الگ الگ کر دیتی ہے اور اُن کے رس کو اُڑا دیتی ہے تو وہ رَس ہلکا ہوکر ہَوا کے ذریعہ سے اوپر آکاش میں چڑھ جاتا ہے جب کسی چیز کو آگ میں جلاتے ہیں تو اُس میں جس قدر پانی کا جزو ہوتا ہے اُس کو بھاپ کہتے ہیں۔ اور خشک اور زُود کھاد دُھواں مٹی کا جزو ہوتا ہے۔ اور ان دونوں جُزوں کے مرکب کو دھوم کہتے ہیں۔ بخارات کے اوپر چڑھنے سے آکاش میں پانی کا ذخیرہ ہو جاتا ہے۔ اُس سے ابر یا بادل پیدا ہوتے ہیں اور اُن ہوائی بادلوں سے بارش ہوتی ہے اسلئے گویا حرارت ہی سے جَو وغیرہ پودے پیدا ہوتے ہیں اور اُن پودوں سے اَناج نکلتا ہے اور اناج سے منی بنتی ہے اور منی سے جسم بنتے ہیں۔" {شت پتھ براہمن کانڈ ۵۔ ادھیائے ۳}

اِسی مضمون پر تیتریہ اُپ نشد میں بھی کہا ہے کہ:۔

"اُس پرماتما نے آکاش کو بنایا۔ آکاش سے ہَوا۔ ہَوا سے آگ۔ آگ سے پانی۔ پانی سے زمین۔ زمین سے پودے۔ پودوں سے اناج۔ اناج سے منی اور منی سے انسان کا جسم بنتا ہے۔ اسلئے یہ جسم اِنسانی اناج کے رس سے بنا ہوا ہے۔" {تیتریہ اُپ نشد۔ آنند وَلی۔ انوواک ۱}

"ایشور نے اپنے علم کامل سے اناج کو مقدم بنایا۔ اَن (اناج) کو برہم (بڑا) سمجھو۔ اناج سے یہ تمام اجسام پیدا ہوتے ہیں اور پیدا ہوکر اناج ہی سے زندہ رہتے ہیں۔ اور مر کر پھر اُن[3] ہی میں مل جاتے ہیں۔" {تیتریہ اُپ نشد بھرگو۔ ولی۔ انوواک ۲}

اَن کا نام یہاں برہم (بڑا) کہا ہے۔ کیونکہ وہی زندگی کا بڑا سہارا ہے عمدہ صاف اناج پانی اور ہَوا وغیرہ ہی سے جاندار سُکھ کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کے بغیر کوئی نہیں جی سکتا

---

[1] سنسکرت کے علم نباتات میں اَوشدھی اُن پودوں کا نام ہے جو ایک ہی سال کے اندر ایک بار پھل آکر سُوکھ جاتے ہیں۔ مترجم

[2] اُن بڑے بڑے درختوں کو جن میں بلا شگوفہ پھل آتا ہے سنسکرت کے علم نباتات میں بنسپتی کہتے ہیں۔ مترجم

[3] اَن ناش ہونے والی اشیا کو کہتے ہیں۔ اسلئے اس سے مٹی وغیرہ فانی اشیا مراد ہیں۔ مترجم

(بغرض) فعل نامزد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اُس میں بے انتہا سُکھ ہوتا ہے اور جو فعل دولت اور مراد کے حصول کے لئے دنیوی سُکھ ملنے کی نیت سے کیا جاتا ہے وہ فعل دوسرے درجہ پر ہے اور سکام (غرض آلودہ) کہلاتا ہے۔ کیونکہ اُس کے پھل (ثمرہ) میں جینے اور مرنے کا دکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ اگنی ہوتر سے لے کر اشومیدھ تک جس قدر یگیہ ہوتے ہیں اُن میں خوشبودار۔ شیریں۔ مقوی اور دافع مرض وغیرہ گنوں والی باقاعدہ سنسکار (صاف) کی ہوئی چیزوں کا آگ کے اندر ہوم کیا جاتا ہے۔ اُس سے ہوا اور بارش کا پانی پاک صاف ہو جاتا ہے اور تمام دُنیا کو سُکھ پہنچتا ہے۔ کھانا۔ پہننا۔ سواری۔ کلیں۔ صنعتیں اور اوزار جو بغرض سرانجام اصول مجلسی استعمال کئے جاتے ہیں وہ زیادہ تر اپنے ہی ذاتی فائدہ کے لئے ہیں۔ اس بارہ میں پورو میمانسا کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ (دیکھو پورو میمانسا۔ ادھیائے ۴۔ پاد ۲۔ سوتر ۸)

یگیہ کا بیان

"(فراہمی) اشیا (دروَیہ)۔ صفائی (سنسکار) اور عمل (کرم) یگیہ کرنے والے کے یہ تین فرض ہیں اشیا یعنی مذکورہ بالا چار قسم کی خوشبودار وغیرہ گنوں والی چیزیں لیکر اور اُن کو باہم ملا کر عمدہ سے عمدہ گُن پیدا کرنے کے لئے اُن کا سنسکار (صفائی) کرنا چاہیئے۔ مثلاً جب دال وغیرہ کو عمدہ بنانا (سنسکار) کے لئے چمچہ میں خوشبودار گھی ڈال آگ میں تپا ذرا دھواں سا اُٹھنے پر اُس سے دال وغیرہ دگھار کر پتیلی کا مُنہ بند کر چمچہ چلاتے ہیں۔ اُس وقت جو مذکورۂ بالا دھوئیں کے شکل کی بھاپ اُٹھتی ہے۔ وہ خوشبودار سیال ہو کر تمام دال کے اندر سما جاتی ہے اور اُسے خوشبودار بنا دیتی ہے اور اُس سے دال مقوی اور لذیذ بن جاتی ہے اسی طرح یگیہ (ہَوَن) سے جو بھاپ پیدا ہوتی ہے وہ ہوا اور بارش کے پانی کو سب قسم کی خرابیوں سے پاک اور صاف کر کے تمام دنیا کو سُکھ پہنچاتی ہے"۔ اسی وجہ سے کہا ہے کہ :۔

"جب یگیہ میں مذکورہ بالا طریق سے کوئی عالم صاف کی ہوئی چیزوں کا آگ کے اندر ہوم کرتا ہے تو اُس سے مجمع انسانی کو بڑا سُکھ پہنچتا ہے"۔ {ایتریہ براہمن پنچکا ۱۔ کنڈکا ۲}

یگیہ سے ہمیشہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ اسلئے (یگیہ کے) نتیجے اور فوائد بھی مشہور ہیں کہ وہ ہر قسم کی بُرائی یا خرابی کو دور کرتا ہے۔ ہوم کرنیکی چیزوں کی صفائی اور ہوم کرنے والوں کی قابلیت یگیہ کے ارکان میں شمار کرنے چاہئیں۔ اس طرح یگیہ کرنے سے دھرم حاصل ہوتا ہے ۔

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۲۱۰) جو کسی دنیوی منفعت کے لئے نہ کئے جاویں بلکہ بے غرض ہو کر صرف اس خیال سے کئے جاویں کہ ان کا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ایسے ہی اعمال کا نتیجہ موکش ہوتی ہے۔ مترجم

کا مالک ہے۔ کیونکہ دُنیا میں جو سولہ کلائیں یا صنعتیں پیدا کی گئی ہیں وہ اُسی ایشور کی ایجاد ہیں"
{ یجُروید۔ ادّھیائے ۸ ۔ منتر ۳۶ }

پس وہ ایشور ہی وید کا لبِّ لُباب ہے۔ مانڈوکیہ اُپ نشد میں کہا ہے کہ :-
"جس کا نام اوم ہے وہ لا زوال ہے۔ اُس کو کبھی فنا نہیں۔ وہ تمام ساکن و متحرک کائنات میں سمایا ہُوا ہے اُس کو برہم جاننا چاہیئے۔ تمام ویدوں اور شاستروں اور اِس تمام کائنات میں اُسی کا ظہور اور اُسی کا ذکر مذکور ہے" { مانڈوکیہ اُپ نشد۔ منتر ۱ }

اِسلئے یہ ماننا چاہیئے کہ ویدوں کا مقصود مقدم ایشور ہے۔ علاوہ ازیں مقدم (پُردھان) کے مقابلہ میں غیر مقدم (اپردھان) کو لینا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ویاکرن مہابھاشیہ میں کہا ہے کہ "جہاں مقدم و غیر مقدم دونوں ہوں وہاں مقدم سے مراد سمجھنی چاہیئے" اِس لئے تمام ویدوں کا مقدم مضمون ایشور ماننا واجب ہے (ویدوں کے) تمام اُپدیش (تعلیم یا ہدایت) کا مقصد ایشور کو حاصل کرانا ہے اسلئے ہر انسان پر اُس ایشور کے اُپدیش (الہام یا ہدایت) سے تینوں یعنی کرم (عمل)۔ اُپاسنا (عبادت) اور گیان (علم) کو حاصل اور اُن کی پابندی (انُشٹھان) کرنا لازم ہے تاکہ پرمارتھک سدّھی (اعلیٰ مقصد انسانی میں کامیابی) اور وِیَوہارک سدّھی (دُنیوی منفعت یعنی ہر شے سے مناسب فیض اور فائدہ) بخوبی حاصل ہو سکے۔

۲۔ کرم کانڈ یا عمل وید کا دوسرا مضمون کرم کانڈ (ہدایت عمل) ہے۔ اِس مضمون کا سراسر فعل سے تعلق ہے۔ اسکے بغیر تحصیل علم اور گیان (معرفت) بھی مکمل نہیں ہوتے۔ وجہ یہ کہ باہیہ (عملی یا خارجی) اور آنتر (ذہنی یا باطنی) معاملات کا باہمی ایک دوسرے سے تعلق ہے فعل کئی قسم کے ہیں۔ مگر اُن کی بڑی تقسیم دو طرح پر ہے۔

(۱) اعلیٰ مقصد انسانی کے حاصل کرنے کے لئے یعنی ایشور کی سُتتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات و دعا) اور اُپاسنا (عبادت) کرنا۔ اسکے حکم پر چلنا۔ دھرم کا پابند رہنا اور گیان (معرفت) سے موکش (نجات) کی تدبیر میں مشغول ہونا۔

(۲) کاروبار دُنیوی کے سرانجام کے لئے یعنی دھرم کے ساتھ دولت (ارتھ) اور مراد (کام) حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

فعل کی تقسیم بلحاظ نشکام و سکام بدرگ جو فعل یا عمل محض ایشور کے ملنے کی نیت سے کیا جاتا ہے وہ نیک نتیجہ والا نشکام[۱]

[۱] اگرچہ نشکام کے لفظی معنی بے خواہش ہیں مگر مجازاً اُس سے وہ اعمال نیک مراد لئے جاتے ہیں (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۳)

گھاس سے لے کر پرکرتی (مادہ کی حالتِ اولین) تک کُل موجودات کا علم اور اُس علم سے مناسب فائدہ یا فیض حاصل کیا جاتا ہے اُس کو اپرا (دنیوی) علم کہتے ہیں اور جس سے غیر محسوس وغیرہ صفات سے موصوف قادرِ مطلق برہم کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اُس کو پَرا (علم الٰہی) کہتے ہیں۔ اَپرا سے پَرا نہایت اعلیٰ ہے۔" {منڈک اُپنشد منڈک ا۔ کھنڈا۔ منتر ۵ و ۶}

اس مضمون کے متعلق اور بھی حوالے ہیں مثلاً

"جس محیطِ کُل ایشور کی ذات عینِ راحت اور تمام عمدہ تدابیر و وسائل سے حاصل کرنے کے لائق موکش کو عالم ہمیشہ ہر زمانہ میں دیکھتے یا پہچانتے ہیں وہ ایشور سب جگہ محیط و بسیط ہے اور مکان و زمان اور اشیا کی گرفت یا احاطہ سے باہر ہے اور چونکہ وہ برہم مطلق محیطِ کُل ہے اسلئے وہ سب کو سب جگہ حاصل ہے۔ جس طرح سورج کی روشنی میں آنکھ کی حدِ نگاہ بے انتہا درجہ تک پھیلتی ہے۔ اسی طرح وہ حاصل کرنے کے لائق برہم سب جگہ موجود ہے۔ موکش سب چیزوں سے اعلیٰ و افضل ہے اسلئے عالم اُسی کو دیکھنے اور حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔"

{رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۲۔ ورگ ۷۔ منتر ۵}

پس وید خصوصیت کے ساتھ اُس ایشور کو ہی بیان کرتے ہیں۔ اس مضمون پر ویاس جی نے بھی ایک سُوتر میں فرمایا ہے کہ:-

"وید کے ہر حملہ میں برابر اُسی برہم کا بیان موجود ہے۔ کہیں صراحت کے ساتھ اور کہیں پرم پَرا (کنایہ یا سلسلہ مضمون) سے۔" {ویدانت درشن۔ ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سُوتر ۴}

گیان کانڈ کی سبقت دیگر مضامین پر

اسلئے ویدوں کا مقدم مضمون برہم ہی ہے چنانچہ اس بارہ میں یجروید کا بھی حوالہ ہے۔

"جس پرم برہم سے اعلیٰ یا بزرگ (اُتم) کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ جو پرجاپتی مخلوقات (پرجا) کا پرورش کرنے والا ہے اور تمام دنیاؤں (لوکوں) پر محیط یا اُن میں سمایا ہوا ہے۔ جو تمام جانداروں کو نہایت سُکھ دیتا ہوا تجلی بخشِ عالم۔ آگ۔ سورج اور بجلی تین روشنیوں کو اس مخلوقات (سرشٹی) کے ساتھ وابستہ و پیوستہ کرتا ہے وہ ایشور شوڈشی یعنی ۱۶ کلاؤں (صنعتوں)

ف سولہ کلائیں یا صنائع ایزدی یہ ہیں:۔ اکیشن[۱] (فکر و خیالِ راست) پران[۲] (رگوں کی وہ مختلف قوتیں جو جسم کے اندر مختلف حرکات و افعال کو انجام دیتی ہیں) شردھا[۳] (سچائی پر یقین و اعتقاد) آکاش[۴] (عنصرِ اولین جس کو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں) وایو[۵] (ہوا) اگنی[۶] (آگ یا حرارت) جل[۷] (پانی) پرتھوی[۸] (زمین یا مٹی)۔ اندریہ[۹] (قوائے احساس)۔ من[۱۰] (دل یا آلۂ علم و عقل) اَنّ[۱۱] (اناج یا کھانے کی چیزیں) ویریہ[۱۲] (منی یا قوت و حوصلہ) تپ[۱۳] (دھرم کی پابندی نیک چلن وغیرہ) منتر[۱۴] (علم یعنی وید) کرم[۱۵] (فعل یا جملہ حرکات) نام[۱۶] (محسوس و غیر محسوس چیزوں کا نام و اصطلاح) دیکھو پرشن اُپنشد پرشن ۶۔" مترجم۔

مضامین وید پر بحث

ویدکے چار مضمون وید میں[51] چار مضمون ہیں۔ وگیان کانڈ (معرفت)۔ کرم کانڈ (عمل)۔ اُپاسنا کانڈ (عبادت) اور گیان کانڈ (علم)۔ اِن میں سے پہلا مضمون وِگیان (معرفت) سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اُس میں پرمیشور سے لیکر تنکے تک کل اشیاء کا علم حقیقی شامل ہے اور اس میں بھی ایشور (کی ذات) کا ادراک مقدم ہے کیونکہ تمام ویدوں کا مقصود وہی ہے اور ایشور کی ذات کو کل کائنات پر شرف ہے۔ اس بارہ میں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں :-

یم کہتا ہے کہ "اے نچکیتا! جس پرتبرہم کی وصال یعنی موکش کے نام سے مشہور پرم پد[52] (حاصل کرنے کے لایق درجۂ اعلیٰ) کو اور عین راحت اور تمام کلفتوں سے مبرا ایشور کو تمام وید بیان اور تاکید

۱۔ وگیان کانڈ یا علم الٰہی و خصوصیت کے ساتھ اُسکے گیان (معرفت) حاصل کرنیکی تعلیم و تلقین کرتے ہیں اور جس کے پانے کے لئے ستیا تپ (ریاضت) یعنی دھرم انشٹھان (دھرم کی پابندی) اور جس ایشور کے ملنے کی خواہش سے برہم چرج کیا جاتا ہے (یہاں برہم چرج تمثیلاً آیا ہے در اصل برہم چریہ (حالت طالب علمی)۔ گرہستھ (حالتِ خانہ داری) بان پرستھ (حالتِ صحرا نشینی) اور سنیاس (ترک دُنیا) چاروں آشرم سے مُراد ہے) اور جس برہم کے وصال کی خواہش کرتے ہوئے عالم اُس کا تصور اور اُپدیش (وعظ) کرتے ہیں۔ جو اِس قسم کا پد (حاصل کرنے کے لایق پرمیشور) ہے اُس کو میں تجھے اختصار کے ساتھ بتاتا ہوں کہ وہ اوم ہے" {کٹھ اُپنشد۔ ولی ۲ منتر ۱۵}

"اُس پرمیشور کا واچک (یعنی اُس کی ذات کو ظاہر کرنے والا لفظ) پرنو یا اوم ہے۔ گویا پرنو یا اوم اُس کی ذات کو بتانے والا لفظ ہے اور اُس لفظ کا مشارٌالیہ ایشور ہے"۔

{یوگ شاستر۔ ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۲۷}

"اوم اور کھم برہم کے نام ہیں" {یجروید۔ ادھیائے ۴۰}

"اوم برہم کو کہتے ہیں" {تیتریہ ارنیک پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۸}

"ویدوں میں دو علم ہیں ایک اَپرا (دُنیوی) اور دوسرا پرا (علم الٰہی) جس کے ذریعہ سے مٹی اور

[51] رگوید میں خصوصیت سے گیان کانڈ کا یجروید میں کرم کانڈ کا سام وید میں اُپاسنا کانڈ کا اور اتھروید میں وگیان کانڈ کا بیان ہے یہ مُراد نہیں ہے کہ رگوید میں محض گیان کانڈ ہی۔ کرم یا اُپاسنا کانڈ نہیں یا یجروید میں صرف کرم کانڈ ہے اُپاسنا گیان اور وگیان کانڈ نہیں بلکہ ہر وید میں سب ہی مضامین ہیں مگر اُن میں سب سے زیادہ مقدم وہی مضمون ہے جو اس سے خصوصیت رکھتا ہے اور باقی مضامین ضمنی ہوتے ہیں۔ مترجم

[52] پد کے معنی حاصل کرنیکے لایق چیز کے ہیں کیونکہ سنسکرت میں پد مصدر کے معنی حاصل کرنا آتا ہی۔ مترجم

کر دیتا ہے۔ پرمیشور اتّصال اور انفصال دونوں سے مبرّا اور محیطِ کُل ہے۔ اسی وجہ سے وہ (ذرّوں) سے دُنیا کو بنانے اور فنا کرنے پر ٹھیک ٹھیک قادر ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا مثلاً ہم لوگوں کو اتّصال اور انفصال کے قانون کے تابع ہونے کی وجہ سے پرکرتی اور پرمانوں کے اتّصال اور انفصال میں دستِ قدرت حاصل نہیں ہے۔ اگر ایشور بھی اس قانون کے تابع ہوتا تو اُس پر بھی یہی مثال صادق آتی۔ اسکے علاوہ یہ بھی قابلِ غور ہے کہ جو اتّصال اور انفصال کا مبداء ہوتا ہے وہ خود اُس (اتصال اور انفصال) سے جُدا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بنفسہٖ اتصال اور انفصال کے آغاز کی علّت اُولیٰ ہوتا ہے۔ اگر کوئی علّتِ اُولیٰ نہ ہووے تو اتصال اور انفصال کا آغاز بھی وقوع میں نہیں آسکتا۔ بس صفاتِ مذکورۂ بالا سے موصوف اور ہمیشہ غیر متغیر بالذات۔ غیر مولود۔ ازلی و ابدی۔ قادرِ حقیقی۔ ایشور سے ظاہر ہونے اور اُس ایشور کے علم میں ہمیشہ موجود رہنے سے ویدوں کا حق المعانی سے معمور اور غیر فانی ہونا ثابت ہے۔
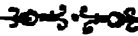
ویدوں کے غیر فانی ہونیکی بحث ختم ہوئی

(گیان) نہ ہوتا۔ اس میں ناتعلیم یافتہ بچے اور جنگلی آدمی کی مثال ہے۔ یعنی اُپدیش (تعلیم و تربیت) کے بغیر بچوں یا جنگلیوں کو علم یا انسان کی زبان کا وقوف نہیں ہوتا پھر علم کے ایجاد کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اسلئے ویدوں کا علم جو ایشور سے (دُنیا میں) آیا ہے وہ غیر فانی ہے۔ کیونکہ ایشور کی تمام صفات غیر فانی ہیں۔ جو شے غیر فانی ہوتی ہے اُس کا نام صفت اور فعل بھی غیر فانی ہوتا ہے کیونکہ اُن کا جوہر (آدھار) غیر فانی ہے۔ جوہر (اَدھشٹھان) کے بغیر نام صفت اور فعل وغیرہ عرض قیام نہیں پاسکتے۔ کیونکہ یہ ہمیشہ دوسرے کے سہارے رہتے ہیں۔ جو شے غیر فانی نہیں ہوتی اُسکے یہ (عرض) بھی غیر فانی نہیں ہوتے۔ غیر فانی وہی شے ہوتی ہے جس کی پیدائش اور فنا نہ ہو علیحدہ علیحدہ عناصر (بھوت) یا جوہروں (ذرّوں) کے اتصال خاص سے پیدائش (اُت پتی) ہوتی ہے۔ اور اُن پیدا شدہ یعنی ذرّوں (یا عناصر) سے مل کر بنے ہوئے وجودوں کا انفصال (وِیوگ) یعنی اتصال کا زائل ہو جانا فنا (وناش) ہے۔ (سنسکرت میں) "وناش" نظر نہ آنے یا غیر محسوس ہو جانے کے معنی رکھتا ہے۔ چونکہ ایشور ہمیشہ یکساں رہتا ہے۔ اِس لئے اُسکی ذات میں اتصال اور انفصال کو دخل نہیں۔ اس بارہ میں کناد مُنی کا ایک سُوتر شاہد ہے۔ وہ معلول جو علت سے پیدا ہو کر وجود میں آتا ہے اُس کو فانی (اَنِتیہ) کہتے ہیں۔ کیونکہ پیدا ہونے سے پہلے وہ نہ تھا اور جو کسی شے کا معلول نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ حالتِ علت میں قائم رہتا ہے اُس کو غیر فانی (نتیہ) کہتے ہیں"۔ ویشیشک درشن۔ ادھیائے ۴ پاد ۱ سُوتر ا۔ جو شے اتصال سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ فاعل کی محتاج ہوتی ہے اور اگر فاعل کو بھی اتصال سے پیدا ہوا مانیں تو یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ اُس کا بھی کوئی دوسرا فاعل ہے۔ اس طرح متواتر سلسلہ بندی سے تسلسل[1] لازم آتا ہے جو شے اتصال سے پیدا ہوتی ہے وہ پرکرتی (مادہ کی حالتِ اوّلیں) اور پرمانُو (ذرات) وغیرہ کے اتصال کرنے پر قادر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہہ چیزیں (پرکرتی اور پرمانو) لطیف ہیں جو جس سے لطیف ہوتا ہے وہ اُس کا آتما (یعنی اُس میں ساری) ہوتا ہے۔ کیونکہ لطیف شے کثیف شے میں سرایت کرسکتی ہے مثلاً لوہے میں آگ۔ آگ لطیف ہونے کی وجہ سے سخت اور ٹھوس لوہے میں سرایت کر کے اُسکے اجزاء کو جُدا جُدا کر دیتی ہے۔ اور پانی مٹی سے لطیف تر ہونے کے باعث مٹی کے ذرّوں میں سما جاتا ہے اور اُن کو ملا کر پنڈا بنا دیتا ہے۔ یا اُس کے ذرّوں کو الگ الگ بھی

---

[1] علم منطق کی اصطلاح میں "تسلسل" امورِ نامتناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح سنسکرت میں اُس کو "اَن اَوستھا پتی" یا "اَن اَوستھا دوش" کہتے ہیں۔ مترجم

ویدوں کے غیر فانی ہونیکا ثبوت دلائل سے

مثلاً جو نیست ہے وہ ہست نہیں ہو سکتا اور جو ہست ہے وہ نیست نہیں ہو سکتا۔ (یعنی نیستی سے ہستی اور ہستی سے نیستی ہونا ناممکن ہے) جو ہے وہی ہوگا۔ اس منطق سے بھی ویدوں کا غیر فانی ہونا قابل پذیرائی ہے۔ کیونکہ جس کی جڑ نہیں اُس کی شاخیں وغیرہ بھی نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً بانجھ کے بیٹے کا بیاہ دیکھنا (ناممکن ہے) کیونکہ اگر بیٹا ہو تو ماں کا عقیمہ ہونا ثابت نہیں ہوتا اور جب لڑکا ہی نہیں تو پھر اُس کا بیاہ ہونا یا دیکھنا کب ممکن ہو سکتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی غور کرنا چاہیئے کہ اگر ایشور میں غیر متناہی علم نہ ہوتا تو وہ کس طرح الہام (اپدیش) کر سکتا اور اگر وہ الہام نہ کرتا تو کسی انسان میں بھی علم کا نشان نہ پایا جاتا۔ کیونکہ کوئی چیز جڑ کے بغیر نہیں اُگ سکتی۔ اس دنیا میں کوئی شے بھی جڑ یا علت (مُول) کے بغیر پیدا ہوتی نظر نہیں آتی۔ ہر انسان کو وہی بات جس کا اُسے واقعی تجربہ ہوتا ہے (یا جس کو وہ موجودہ یا سابقہ جنم میں بھگتے ہوئے ہوتا ہے) سُوجھتی یعنی اُس کے دل سے اُبھرتی یا پیدا ہوتی ہے۔ یعنی جس چیز کا بذریعۂ علم الیقین (پرتیکش) تجربہ ہو چکتا ہے اُسی کا اثر (سنسکار) قائم رہتا ہے اور جس چیز کا اثر (سنسکار) ہوتا ہے وہی حافظہ اور علم میں ہوتا ہے اور اُسی کے بموجب کسی شے کی طرف رغبت یا نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے خلاف ہرگز نہیں ہوتا۔ پس اگر دُنیا کے شروع میں ایشور کا اُپدیش (الہام) اور تعلیم و ہدایت نہ ہوتی تو کسی شخص کو بھی علم کا انوبھو[1] نہ ہوتا۔ پھر انوبھو کے بغیر اُس کا اثر یا خیال (سنسکار) بھی نہ ہوتا اور اثر یا خیال کے بغیر یاد کہاں سے رہتا اور یاد کے بغیر کسی کو ذرا بھی علم نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ انسان کو جو طبعاً دنیوی دھندوں سے لگاؤ (پرورتی) ہے اُن سے دُکھ اور سُکھ کا تجربہ ہوتا ہے اور جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ہے بتدریج تجربہ بڑھ کر علم ترقی پا جاتا ہے۔ پھر اس بات کے ماننے کی کیا ضرورت ہے کہ ایشور نے ویدوں کو پیدا کیا؟

جواب۔ اس بات کا جواب شافی پیدائش وید کے بیان میں دیا گیا ہے۔ اُس مقام پر ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ جس طرح اب دوسرے سے پڑھنے کے بغیر کوئی شخص عالم نہیں بن جاتا اور نہ اُس کے علم کی ترقی ہوتی ہے اسی طرح ایشور کے الہام (اپدیش) کے بغیر کسی انسان کو بھی علم اور عرفان

---

[1] سنسکرت میں گیان کے دو ذریعے مانے جاتے ہیں ایک سمرتی دوسرا انوبھو۔ جو گیان محض سنسکار یعنی پہلے یا اس موجودہ جنم کے دل پر نقش شدہ اثر سے پیدا ہوتا ہے اُس کو سمرتی کہتے ہیں اور جو گیان بلا کسی سنسکار یا اثر کے خود اپنے تجربہ یا مشاہدہ سے پیدا ہو اُسے انوبھو کہتے ہیں۔ مترجم

(ذرّوں) وغیرہ تمام چھوٹی بڑی چیزوں کو روشن کرتا ہے اسی طرح وید بھی خود منور بالذات ہونے سے تمام علوم کو ظاہر در وشن کرتے ہیں۔ ایشور نے ویدوں میں جو اُس کا الہام ہیں (ایک منتر) فرمایا ہے جس سے ویدوں اور خود اُس کی ذات کا (غیر فانی اور بنفسہٖ مستند) ہونا ثابت ہے۔ [۵۔ خود ویدوں کا]

" وہ محیطِ کُل وغیرہ صفات سے موصوف ایشور سب جگہ موجود اور حاضر وناظر ہے۔ ایک ذرہ بھی اُس کی سرایت سے خالی نہیں۔ وہ بزرگ تر تمام دُنیا کا بنانے والا صاحبِ قدرت اور بے انتہا طاقت والا ہے۔ اُس ایشور کی ذات ستھول (کثیف)، سُوکشم (لطیف) اور کارن (مادہ کی حالتِ اوّلیں صورت) جسم کے تعلق یا وابستگی سے منزّہ ہے۔ اُس میں ایک ذرہ بھی چھِدر (سوراخ) نہیں کر سکتا (یعنی اس کی ذات یا ماہیت میں ایک ذرہ کو بھی گنجائش یا جگہ نہیں ہے۔ اسلئے وہ کٹ نہ سکنے کی وجہ سے بے جراحت ہے۔ چونکہ اُس میں نس یا ناڑی کا دخل نہیں ہے اسلئے وہ ہر قسم کے بندھن (پردے یا رُکاوٹ) سے مبرّا ہے۔ وہ ہمیشہ جہالت وغیرہ عیوب سے پاک ہے۔ اُس کی ذات میں پاپ کا نام نہیں اسلئے وہ کبھی پاپ نہیں کرتا۔ وہ علیمِ کُل ہے۔ وہ سب کے دلوں کا شاہد یا جاننے والا ہے اُس کو سب پر فضیلت ہے۔ نہ اُس کی کوئی علّتِ فاعلی (نمتّ کارن) ہے۔ نہ علّتِ مادی (اُپادان کارن) اور نہ علّتِ غیر[۱] (سادھارن کارن) وہ سب کا پیدا کرنے والا (پتا) ہے اور خود کسی سے پیدا نہیں ہُوا۔ وہ خود اپنی قدرت سے قایم یعنی قائم بالذات ہے ان صفات سے موصوف ہستیِ مُطلق عینِ علم اور عینِ راحت پرماتما ہر کلپ کے شروع میں ہمیشہ اپنی قدیم و اَبدی مخلوقات کے لئے ویدوں کے صحیح و صادق الہام کے ذریعہ سے علم کو ظاہر کرتا ہے یعنی وہ بھگوان (پرمیشور) ہر مرتبہ جب از سرِ نو پیدائش عالم ہوتی ہے تب مخلوقات کی بہبودی کے لئے دُنیا کے شروع ہی میں تمام علوم سے معمور ویدوں کا اُپدیش (الہام) کرتا ہے "{یجُروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸}

اسلئے ویدوں کو کبھی فانی نہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ ایشور کا علم ہمیشہ یکساں بنا رہتا ہے۔

جس طرح ویدوں کا غیر فانی ہونا شاستروں کے حوالوں سے ثابت ہے اسی طرح دلیل سے بھی ثابت ہے

(بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ ۲۰۳) کے اندر سورج کی کرنیں آتی ہوں اُن میں جو ذرّے نظر آتے ہیں اُن کو ترسرینو کہتے ہیں۔ یہ مادہ کے اوّل محسوس جزو ہوتے ہیں۔ مترجم

[۱] ہر ایک شے کی کم از کم تین علّتیں ضرور ہوتی ہیں۔ مثلاً گھڑے کی علّتِ فاعلی کمہار علّتِ مادی مٹی اور باقی چیزیں مثل آلات (چاک، ڈنڈا وغیرہ) ظرف زمان و مکان و علّتِ غائی وغیرہ سب تیسری علّت میں شامل ہیں جس کو سنسکرت میں سادھارن کارن کہتے ہیں اور جس کا یہاں علّتِ غیر ترجمہ کیا ہے۔ مترجم

ایشور کی ذات میں جہالت وغیرہ کلفتوں (کلیش) یا پاپ کے کام یا خیال کا نشان تک نہیں۔ چونکہ ایشور کا علم طبعی کامل اور غیر فانی ہے اسلئے اُسکا الہام ہونے سے ویدوں کو بھی پُر صداقت اور غیر فانی ماننا چاہیئے۔

اسی طرح کپل آچاریہ بھی اپنے سانکھیہ شاستر میں فرماتے ہیں کہ:۔

۶۔ سانکھیہ درشن سے "ویدوں کا ظہور ایشور کی خاص قدرت سے ہونے کے باعث یعنی پُرش (ایشور) کی طبعی یا ذاتی (سَنہجاری) قدرتِ کاملہ سے ویدوں کا ظہور ہونے کی وجہ سے ویدوں کو بنفسہٖ مستند (سوتہ پرمان) اور غیر فانی ماننا چاہیئے"۔ {سانکھیہ درشن۔ ادھیائے ۵۔ سوتر ۵۱}

کرشن دوئپاین ویاس مُنی اپنے ویدانت شاستر میں اس مضمون پر اس طرح لکھتے ہیں کہ:۔

۷۔ ویدانت درشن سے "رگ وغیرہ چاروں وید جو ہر قسم کے علوم کا مخزن ہیں اور مثل آفتاب کُل مطالب ومعانی کو روشن کرتے ہیں اور تمام علوم کی کان ہیں اُن کا مخرج (یونی) یا مسبب (کارن) برہم ہے {ویدانت درشن۔ ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۳}۔

"جو صفت کُل علوم سے معمور رگ وغیرہ چاروں ویدوں میں پائی جاتی ہے اُس صفت کے شاستر کا مخرج علیم کُل ایشور کے سوائے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ ویدوں کے مطالب کی تفصیل کے لئے خاص خاص انسانوں نے شاستر بنائے ہیں مثلاً ویاکرن وغیرہ کتابیں پانینی وغیرہ عالموں نے بنائی ہیں تاہم وہ وید کی صرف جُزوی تفصیل ہیں۔ ویدوں میں اس سے بھی زیادہ وگیان (علم ومعرفت) کا ذخیرہ ہے۔ یہ بات دُنیا میں اس قدر مشہور ہے کہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں"۔ یہ الفاظ شنکر آچاریہ کے ہیں جو اُنہوں نے اس سوتر کی شرح میں لکھے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علیم کُل ایشور کی تصنیف (شاستر) بھی غیر فانی اور کل مطالب اور علوم سے معمور ہونی چاہیئے ویاس جی نے اُسی ادھیائے میں ایک اَور سوتر لکھا ہے کہ:۔

"ایشور کا قول ہونے اور غیر فانی کی صفت رکھنے سے ویدوں کا بنفسہٖ مستند (سوتہ پرمان) ہونا اور کُل علوم سے معمور اور سب زمانوں میں "وِبھیچار" (اختلاف۔ شک یا تغیر) سے مبرّا ہونے کی وجہ سے غیر فانی ہونا سب کو ماننا چاہیئے"۔ {ویدانت درشن۔ ادھیائے ۱۔ پاد ۳۔ سوتر ۲۹}

ویدوں کے مستند ہونے کے ثبوت میں شہادت درکار نہیں کیونکہ وہ اپنی سَنَد آپ ہونے سے بنفسہٖ مستند ہیں جس طرح سورج بذات خود روشن ہونے کی وجہ سے دنیا کے پہاڑوں اور ترسرینو[1]

[1] ایک ترسرینو ۳۶۰ پرمانوں سے مرکب ہوتا ہے جب کسی سوراخ میں سے اندھیری کوٹھڑی (دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۴)

۴۔ نیایہ شاستر سے "ایشور کے بنائے ہوئے غیر فانی ویدوں کی سند سب کو ماننی چاہیئے۔ کیونکہ اُن کو راستی شعار عالموں یعنی تمام دھرماتماؤں کپٹ چھل (مکروفریب) اور عیب سے خالی۔ رحمدل۔ سچی بات کے ہدایت کرنے والے سب علوم کے ماہر اعلیٰ درجہ کے یوگیوں اور برہما وغیرہ تمام راستی شعار عالموں نے مثل منتر اور آیُر وید (علم طب) کے سند مانا ہے گویا جس طرح سچے علم طبیعات کو بیان کرنے والے منتروں (اصول یا ہدایت) کو سچا ہونے سے سند کیا جاتا ہے یا جس طرح آیُر وید (علم طب) کے ایک مقام پر بتائی ہوئی دوا کے استعمال سے بیماری رفع ہو جانے پر اُسکے علاوہ کتاب کے باقی حصہ کی بھی اُسی طرح سند مان لی جاتی ہے۔ اسی طرح ویدوں میں بیان کئے ہوئے مطالب کا ایک مقام پر علم الیقین (پرتیکش) ہو جانے سے باقی غیر محسوس یا غیر معلوم (اَدرِشٹ) دیگر مطالب یا وید کے باقی حصہ کو بھی سند ماننا چاہیئے۔" {نیائے شاستر۔ ادھیائے ۲۔ اَہنک ۱۔ سوتر ۶۷}

اِس سوتر پر واتسیاین مُنی شارح (بھاشیہ کار) لکھتے ہیں کہ:۔

"دَرِشٹا (ویدوں کے مطالب سمجھنے والوں) اور وَکتا (علوم کے بیان کرنے والوں) کے ایک ہی ہونے سے بھی یہی بات قیاس میں آتی ہے یعنی جو راستی شعار عالم ویدوں کے مطالب کو کماحقہ جانتے تھے وہی آیُر وید (علم طب) وغیرہ کے بیان کرنے والے ہوئے ہیں۔ اس لئے آیُر وید کے سند کی مثال وید کی سند بھی قیاس کرنی چاہیئے۔ پس وید کے غیر فانی ہونے کی سند ماننے میں یہ دلیل ہے کہ راستی شعار عالموں نے اُن کو سند مانا ہے۔"

اس سے یہ منشا ہے کہ جس طرح راستی شعار عالم کا قول بمنزلہ شبد پرمان (قول معتبر) سند گردانا جاتا ہے۔ اسی طرح ویدوں کو بھی سراپا راستی شعار علیم کُل ایشور کا کلام ہونے سے مستند ماننا چاہیئے۔ کیونکہ کل راستی شعار عالموں نے اُس کو سند مانا ہے۔ پس ایشور کا علم ہونے سے وید کا غیر فانی ہونا ثابت ہے۔

اِس بارہ میں پتنجلی مُنی جی یوگ شاستر میں فرماتے ہیں کہ:۔

۵۔ یوگ شاستر سے "ایشور جو قدیم بزرگوں (یعنی اَگنی۔ وایُو۔ آدتیہ۔ انگرہ۔ اور برہما وغیرہ کا جو دُنیا کے شروع میں ہوئے) اور نیز ہم لوگوں اور اُنکا جو آگے ہونگے سب کا گرو۔

{گرو "گر" مصدر سے بنتا ہے جس کے معنی "بولنا" ہے۔ پس جو بذریعہ وید سچی باتوں کی ہدایت (اُپدیش) کرتا ہے وہی ایشور گرو ہے} اور ہمیشہ غیر فانی ہے۔ کیونکہ وہ وقت کی گرفت سے باہر ہے۔"

{پاتنجل یوگ درشن۔ ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۲۶}

اور نہ بولیں تو غائب رہتا ہے۔ گویا جو زبان کے فعل کا حال ہے وہی اُس کا ہے۔ پھر وہ غیر فانی کس طرح ہو سکتا ہے ؟

جواب۔ آکاش کی طرح پیشتر سے موجود ہونے پر بھی تاوقتیکہ اُسکے ظاہر ہونے کا ذریعہ موجود نہ ہو لفظ محسوس نہیں ہوتا بلکہ سانس (پران) اور زبان کے فعل سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے لفظ گَوْ ہے۔ جب تک زبان گ تک رہتی ہے۔ تب تک آؤ میں نہیں ہوتی اور جب تک آؤ میں رہتی ہے تب تک وِسَرگ (ہائے مختفی) میں نہیں ہوتی۔ اس طرح زبان کے فعل اور تلفظ غائب اور موجود ہوتے رہتے ہیں۔ نہ کہ لا زوال اور ہمیشہ یکساں رہنے والا لفظ۔ کیونکہ لفظ سب جگہ موجود ہے اور ہر جگہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جہاں ہوا اور زبان کا فعل یا حرکت نہیں ہوتی۔ وہاں تلفظ نہیں ہوتا اور نہ لفظ سُنائی دیتا ہے۔ اسلئے لفظ آکاش کی طرح ہمیشہ غیر فانی ہے اور ویاکرن کے مذکورہ بالا حوالوں سے تمام لفظوں کا غیر فانی ہونا ثابت ہے۔ پھر وید کے لفظوں میں تو کلام ہی کیا ہے۔

جیمنی منی بھی لفظ کو غیر فانی مانتے ہیں (چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ) :۔

۲۔ پورو میمانسا سے "فنا نہ ہونے سے لفظ تو غیر فانی ہی ہے کیونکہ اُس کا ظہور دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ یعنی تلفظ دوسروں کو عندیہ جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔" {پورو میمانسا۔ ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۱۸}

اس سوتر میں لفظ "تو" (سنسکرت तु) لفظ کے فانی ہونے کے اعتراض کا جواب دینے کے لئے ہے۔ لفظ فانی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر لفظ فانی مانا جائے تو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ لفظ "گَوْ" کے یہ معنی ہیں۔ غیر فانی ہونے کی صورت میں ہی گیان اک (کسی شے کو بتانے والا لفظ) اور گیان پریہ (وہ شے جس کو وہ ظاہر کرتا ہے) دونوں کے موجود ہونے پر علم ہونا ممکن ہے اسی وجہ سے ایک ہی لفظ "گَوْ" کو ایک ساتھ کئی مقاموں پر مختلف بولنے والے بار بار حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح جیمنی منی نے لفظ کے غیر فانی ہونے میں کئی دلیلیں دی ہیں ویشیشک درشن کے مصنف کناد منی فرماتے ہیں کہ :۔

۳۔ ویشیشک درشن سے "ایشور کا کلام ہونے اور دھرم اور ایشور کو بیان کرنے یعنی دھرم کرنا ہی فرض بتلانے اور ایشور سے ظاہر ہونیکی وجہ سے سب کو چاروں وید (آمنایہ) لازوال ماننے چاہئیں۔"

{ویشیشک درشن۔ ادھیائے ۱۔ آہنک ۱۔ سوتر ۳}

گوتم منی بھی اپنے نیائے درشن میں فرماتے ہیں کہ :۔

میں اس طرح دیا ہے کہ پورے جملے (اشگھات = مجموعۂ الفاظ) پورے جملے (پد) کی جگہ آتے ہیں یعنی ایک مجموعہ الفاظ کی جگہ دوسرا مجموعہ الفاظ آجاتا ہے۔ مثلاً ویدپارَ۔ گم۔ ڈِسَن۔ پھونشپ۔ رتپ اس مجموعہ لفظی کی جگہ ویدپارگو بھوتَشَ یہ ایک مختلف مجموعہ الفاظ آگیا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس نئے بنے ہوئے مجموعہ الفاظ میں گم، ڈِسَن، شتپ، رتپ میں سے اَم۔ ڈ (حرف ڈ بلا حرکت)۔ اَن، ش (حرف ش بلا حرکت) پ (حرف پ بلا حرکت)۔ اَپ (حرف پ بلا حرکت) محذوف ہوگئے۔ مگر اُن کا یہ خیال صرف وہم پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہ تغیر الفاظ کے ایک جزو میں نہیں ہوتا۔ یہاں لفظ "تغیر" صرف تمثیلاً آیا ہے۔ دراصل الفاظ کے حذف، ایزادی اور تغیر سے مراد ہے یعنی اگر داکشی کے بیٹے پانینی آچاریہ کے قواعد (مت) میں الفاظ کے ایک جزو (دیش) میں حذف، ایزادی اور تغیر ہوتا تو لفظ کا غیر فانی ہونا ثابت نہ ہوتا۔ دراصل یہ حذف و ایزادی وغیرہ من گھڑت یا فرضی ہوتے ہیں۔ اِن سے کوئی نیا لفظ نہیں بنتا بلکہ لفظ تو پہلے ہی سے موجود ہیں۔ دیاکرن کے قواعد صرف اُنکے موجودہ روپ (شکل) کی تشریح کرتے ہیں۔ اسلئے یہ حذف و تغیر وغیرہ واقعی نہیں ہیں۔ کیونکہ صورت اوّل و صورت دوم دونوں کے معنے ایک ہی ہیں اور جن حروفِ اوّل کی جگہ حروف ثانی آئے ہیں وہ دونوں بھی اپنی اپنی جگہ بنفسہٖ غیر متغیر و بے زوال ہیں۔ مثلاً گاڑی میں بیل کی جگہ گھوڑا جوڑیں تو اس سے بیل اور گھوڑے کی ہستی میں فرق نہیں آتا۔ دونوں بجائے خود مثل سابق موجود ہیں۔ البتہ اگر حرف کے ایک جزو میں تغیر ہوتا تو اس صورت میں حرف کو کاٹنا پڑتا۔ مگر حرف کٹ نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے کہا ہے کہ سالم مجموعہ حروف کی جگہ سالم مجموعہ حروف کا اَدل بدل ہوتا ہے)

اسی طرح آڈ کے ایزاد ہونے سے لفظ [illegible] بھو کی جگہ [illegible] بھوہو جانے کی بابت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے اور جہاں لفظ کی یہ تعریف کی ہے کہ جس کا مقام احساس کان سے ہوتا ہے اور ہمیشہ عقل سے جانا جاتا ہے اور بولنے سے ظاہر ہوتا ہے اور جس کا مقام آکاش ہے اُس کو شبد (لفظ) کہتے ہیں۔ اس سے بھی شبد (لفظ) غیر فانی ثابت ہوتا ہے۔ مہابھاشیہ میں کہا ہے کہ بولنے اور سننے کا فعل لمحہ لمحہ میں غائب ہوتا جاتا ہے اور زبان ایک ایک حرف میں قائم ہوتی ہے یعنی ہر ایک حرف پر زبان کا فعل ختم ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں صرف وہ فعل[۵۱] ہی فانی ثابت ہوتا ہے نہ کہ لفظ۔

سوال۔ لفظ بھی فنا یا غائب اور موجود یا حاضر ہوتا ہے۔ جب بولتے ہیں تب ظاہر ہو جاتا ہے

[۵۱] یعنی زبان وغیرہ کی حرکت۔ مترجم

ویدوں کا فانی ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ وہ ایشور کے گیان میں ہمیشہ قائم اور موجود رہتے ہیں[۵۱]۔ جس طرح اس کلپ کے اندر ویدوں میں الفاظ، حروف، معنی اور انکا ربط موجود ہے۔ اسی طرح پہلے بھی تھا۔ اور آگے بھی اسی طرح ہوگا۔ کیونکہ ایشور کے علم میں غیر فانی ہونے کی وجہ سے کبھی فرق یا مغالطہ نہیں پڑتا۔ اسی وجہ سے رگ وید میں کہا ہے کہ:۔

"سب کائنات کے قائم رکھنے والے پرمیشور نے سورج اور چاند وغیرہ سب چیزوں کو مثل سابق بنایا ہے" {رگ وید۔ اشٹک ۸۔ ادھیائے ۸۔ ورگ ۴۸}

اس منتر میں سورج اور چاند کو صرف تمثیلاً (یعنی بطور مشتے نمونہ از خروارے) لیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح پہلے کلپ میں سورج اور چاند وغیرہ (کل کائنات) بنانے کا علم ایشور کی ذات میں موجود تھا اس کلپ میں بھی ان کو اسی طرح بنایا ہے۔ کیونکہ ایشور کے علم میں کمی بیشی یا الٹ پھیر واقع نہیں ہو سکتا

ایشور کا علم غیر متغیر ہے

اسی طرح ویدوں کی نسبت بھی ماننا چاہیئے۔ کیونکہ ایشور نے اُن کو خاص اپنے علم سے ظاہر کیا ہے۔ اس موقع پر ویدوں کے غیر فانی ہونیکے متعلق ویاکرن وغیرہ شاستروں کے حوالے بطور شہادت لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ مہابھاشیہ کے مصنف پتنجلی منی جی کتاب مذکور کے پہلے آہنک اور نیز کئی مقاموں پر لکھتے ہیں کہ "جس قدر الفاظ ویدوں میں آئے ہیں اور نیز وہ الفاظ جو دنیا میں مشہور ہیں سب غیر فانی ہیں۔ کیونکہ الفاظ کے اندر غیر متغیر، بے زوال، غیر متحرک[۵۲]، حذف نہ ہونیوالے ایزادی سے بری اور غیر مبدل[۵۳] حروف ہوتے ہیں"۔

لفظ کے غیر فانی ہونیکا ثبوت۔ ا۔ ویاکرن سے

اسی طرح [illegible] (آے ای اُن) سوتر پر شرح لکھتے ہوئے پتنجلی منی فرماتے ہیں کہ "جو کان سے سنائی دے، عقل سے معلوم ہو۔ اپنے مخرج سے باقاعدہ ادا کرنے پر ظاہر ہو اور آکاش جس کا جائے قیام ہے اُسے 'شبد' (لفظ) کہتے ہیں۔

سوال۔ گن پاٹھ، اشٹا دھیائی اور مہابھاشیہ میں حذف وغیرہ کرنیکا قاعدہ درج ہی پھر یہ کہنا کس طرح ٹھیک ہے؟

جواب۔ اس اعتراض کا جواب مہابھاشیہ کے مصنف نے "دادھا گھو ادوُ" दाधाघ्वदाप् سوتر کی شرح

---

[۵۱] اس کے خلاف مسلمان اپنے قرآن کو حادث مانتے ہیں۔ چنانچہ مولانا مولوی شبلی نعمانی اپنی کتاب المامون طبع سوم کی صفحہ ۲۴۲ پر لکھتے ہیں کہ "ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا قرآن حادث ہے یا قدیم کہا حادث کیونکہ قرآن خدا نہیں جو خدا نہیں وہ حادث ہے"۔

[۵۲] سنسکرت لفظ "اَن اپایہ" ہے۔ اَن حرف نفی ہے اور اپایہ کے معنی حذف (لوپ) گر جانا (زوال) اور نہ لینا ہیں۔ مترجم

[۵۳] سنسکرت میں لفظ "اَن اُپ جن" ہے۔ اَن حرف نفی اور اُپ جن بمعنی ایزادی (آگم) ہے۔ مترجم

[۵۴] سنسکرت میں لفظ "اوکاری" ہے۔ ا حرف نفی اور وکار بمعنی تغیر و تبدل ہے۔ مترجم

ویدوں کے غیر فانی[۵۱] ہونے پر بحث

چونکہ ویدوں کا ظہور ایشور سے ہُوا ہے اسلئے اُنکا غیر فانی ہونا خود بخود ثابت ہے کیونکہ ایشور کی سب قوتیں غیر فانی ہیں۔

ویدکے لفظ غیرفانی ہیں

سوال۔ چونکہ وید (شبد[۵۲]) لفظوں کا مجموعہ ہیں اسلئے اُن کا غیر فانی ہونا ممکن نہیں کیونکہ لفظ گھڑے کی طرح (کاریہ) موضوع ہونے کی وجہ سے فانی ہے۔ جس طرح گھڑا بنا ہُوا ہے اُسی طرح لفظ بھی بنتا ہے۔ اسلئے لفظ کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا بھی ماننا چاہیٔے۔

جواب۔ ایسا مت خیال کیجیٔے۔ لفظ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک (نتیہ) غیر فانی اور دوسرا (کاریہ) موضوع۔ جو الفاظ و معنی اور اُن کا باہمی ربط ایشور کے گیان میں موجود ہے۔ وہ غیر فانی ہے اور جو الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے ہیں وہ موضوع ہیں۔ کیونکہ جس کا گیان (علم[۵۳]) اور کریا (فعل) دونوں غیر فانی طبعی اور ازلی ہوتے ہیں۔ اُس کی تمام قوتیں بھی غیر فانی ہونی چاہئیں۔ چونکہ وید ایشور کے علم سے پُر ہیں اسلئے اُن کی نسبت فانی کہنا واجب نہیں ہے۔

سوال۔ جب یہ تمام دُنیا پھر حالت علّت میں چلی جائیگی تو اُس حالت میں تمام اجسام مرکب و کثیف نابود ہوجائینگے اور پڑھنے پڑھانے اور کتابوں کا بھی نشان نہ رہیگا پھر آپ ویدوں کا غیر فانی بنا رہنا کس طرح مانتے ہیں؟

جواب۔ یہ (دلیل) تو کتاب۔ کاغذ۔ سیاہی وغیرہ چیزوں کی نسبت عاید ہوسکتی ہے یا ہم لوگوں کے فعل[۵۴] پر۔ اس کے سوائے اور کسی بات پر صادق نہیں آسکتی۔ وید چونکہ ایشور کا علم (ودیا) ہیں اس لئے ہم اُن کا غیر فانی ہونا مانتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے اور کتابوں کے فانی ہونے سے

---

۵۱ اصلی سنسکرت لفظ نتیہ ہے جس کے معنی ہمیشہ قائم رہنے والے کے ہیں اختصار کے خیال سے ہمنے ہر جگہ نتیہ کو غیر فانی لکھا ہے

۵۲ "شبد" زبانِ سنسکرت میں آواز، صورت یا بامعنی لفظ کو کہتے ہیں۔ اسلئے یہاں اُن آوازوں سے مُراد ہے جو بامعنی ہوں مترجم

۵۳ گیان (علم) کا غیر فانی ہونا اُس کا راست مطلق ہونا ہی ہے پس راست مطلق علم ایشور کے سوا اور کسی کو نہیں ہوسکتا کیونکہ واقعی اور کامل علم ہی سچا ہے جیسا کہ چھاندوگیہ اُپنشد میں کہا ہے کہ विज्ञानन्नेव यस्य वदति। یعنی جس کو کامل علم حقیقی ہے وہی سچ بول سکتا ہے (چھاندوگیہ پرپاٹھک کھنڈ ۱) ۵۴ یعنی ویدک کتابیں فانی ہیں۔ کیونکہ کتاب۔ کاغذ و سیاہی وغیرہ غیر فانی نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح ہمارا پڑھنے پڑھانے کا فعل بھی فانی ہے کیونکہ ہمارا فعل قراءت و قوت حافظہ محدود ہے مگر ویدک علم غیر فانی ہیں کیونکہ ایشور غیر فانی ہے اور اُس کا علم اُس کی صفتِ طبعی ہونے سے غیر فانی خود بخود ثابت ہے۔ مترجم

ئے کلی یگے کلی پرتھم چرنے اشٹ سموتسرا یہ ترت اس یکش دِن نکشتر لگن مہورتے چیدم کرتم کریتے جپ ہ"

علاوہ ازیں تمام آریہ ورت ولش (ملک ہندوستان) میں اُس کا اِتہاس (تاریخ یا جنتری) موجود ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ سب جگہ یکساں ہونے سے کوئی اس قاعدہ کو بدل یا بگاڑ نہیں سکتا۔

یُگوں کا مفصّل بیان آگے کیا جائیگا۔ وہاں دیکھنا چاہیئے۔

یوروپین و دیگر مفسران حال کی رائے نسبت زمانۂ وید غلط ہے

اوپر کے بیان سے یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ پروفیسر وِلسن و پروفیسر میکس میولر وغیرہ اہالیانِ یوروپ کا یہ قول کہ "وید انسان کے بنائے ہوئے ہیں شرُتی نہیں ہیں"۔ اور نیز اُن کا یہ بیان کہ ویدوں کو بنے ہوئے ۲۴۰۰ یا ۲۹۰۰ یا ۳۰۰۰ یا ۳۱۰۰ برس گذرے ہیں" سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اُنھوں نے دھوکا کھایا ہے اسی طرح دیگر برآکرت یعنی مختلف مقامات کی زبانوں میں تفسیر کرنے والوں کی رائے بھی جو اسی قسم کی ہے غلطی پر مبنی ہے۔

پیدایش وید کا مضمون ختم ہوا

بقیہ نوٹ متعلق صفحہ ۱۶) ۴۳ یندررواٹ ۔۔ دان نکشتر لگن ۔ مہورت میں یہ کام کیا یا کیا جاتا ہے۔ مترجم

منونتروں کی تعداد اور دُنیا کی پیدائش اور اُس کی پرلے (فنا) شمار میں نہیں آسکتی۔ پرمیشور اِن سب کو بار بار بطور بازیچہ یعنی بکمال آسانی بناتا ہے۔" {ایضاً۔ شلوک ۸۰}

وقت کے پیمانہ کے لئے برہم دِن اور برہم رات وغیرہ اصطلاحیں بنائی گئی ہیں تاکہ انکے سمجھنے میں آسانی ہو جائے اور دُنیا کی پیدائش اور پرلے کی مدت اور نیز ویدوں کی پیدائش کا حساب بخوبی ہو سکے۔ ہر منونتر کے بدلنے پر کائنات کی عارضی تاثیرات (گنوں) میں کسی قدر تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے ان کا نام منونتر (انقلابِ زمانہ) رکھا گیا ہے۔ سنسکرت میں شمارِ اعداد اِس طرح ہے:۔

"ایک = ۱۔ دش = ۱۰۔ شت = ۱۰۰۔ سہسر = ۱۰۰۰۔ آیُت = ۱۰۰۰۰۔ لکش = لاکھ۔ نیُت = ۱۰ لاکھ۔ کوٹی = کروڑ۔ اَربُد = ۱۰ کروڑ۔ برند = ارب۔ کھرب = دس ارب۔ نکھرب = کھرب۔ شنکھ = ۱۰ کھرب۔ پدم = نیل۔ ساگر = دس نیل۔ انتیہ = پدم۔ مدھیہ = دس پدم۔ پرارڈھ = سنکھ" {سوریہ سدھانت}

اِسی طرح ترتیب وار دش دش گنے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اِسلئے برسوں کی شمار اِسی طرح کرنی چاہیئے

"ہزار مہایگ کے برابر دن اور رات (سَروَ) یا کُل کائنات (سَروَ = برہمانڈ) کا پیمانہ یا شمار کرنے والا پرمیشور ہے۔" {یجروید ادھیائے ۱۵ منتر ۶۵}

سَروَ (سنسکرت میں) تمام دُنیا کا نام ہے اور وقت کا بھی ہے۔ چنانچہ شت پتھ براہمن کانڈ ۱ ادھیائے ۵ میں لکھا ہے کہ

"سہسر اور سَروَ مترادف ہیں اور وہ ایشور سَروَ (کائنات) کا داتا ہے۔"

"جیوتش شاستر میں دن دن کا حساب بتلایا گیا ہے اور آریہ لوگ ایک کشن سے لیکر کلپ تک کا حساب علم ریاضی کے مطابق ٹھیک کرتے رہے ہیں اور اب تک بھی کرتے ہیں چونکہ دن دن کا حساب لکھا چلا آتا ہے اور اس بات کو سب لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ اسلئے سب لوگوں کو یہ بات صحیح ماننی چاہیئے۔ اس کے خلاف ہرگز یقین نہیں کرنا چاہیئے۔ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ آریہ لوگ ہمیشہ بچے سے لیکر بوڑھے تک ہر روز لین دین کاروبار میں اس عبارت کو استعمال کرتے ہیں

"اوم تت ست شری برہمنے دوتیہ پرہرارڈھے ویوسوتے منونترے۔ اشٹاوِنشتی

---

[1] اس کو عام لوگ سنکلپ کہتے ہیں اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ برہم دن کی دوپہر کو اور ویوسوت منونتر کے اٹھائیسویں کل یگ کے پہلے حصہ میں فلاں سمبت فصل (اَین) موسم۔ مہینے۔ (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۷) ۴۴

اور ساتویں ویوسوت منو میں یہ اٹھائیسواں کل یگ گذر رہا ہے اور اس موجودہ کل یگ کو بھی ۴۹۷۶ برس گذر چکے ہیں اور یہ چار ہزار نو سو ستتر واں برس گذر رہا ہے[1] جس کو آریہ لوگ وکرما دتیہ کا ۱۹۲۲ واں سموت کہتے ہیں۔ اسکے متعلق مندرجہ ذیل حوالے لکھے جاتے ہیں۔

"برہم دن اور برہم رات کی میعاد اور ہر ایک یگ کی تعداد ترتیب وار اس طرح سمجھو"
{منوسمرتی۔ ادھیائے ۱۔ شلوک ۶۸}

"چار ہزار برس کا کرت یگ (ست یگ) ہوتا ہے اور اس کے اتنے ہی سو برسوں (یعنی چار سو برس) کی سندھی اور اتنا ہی (یعنی چار سو برس کا) سندھیانش ہوتا ہے" {ایضاً شلوک ۶۹}

"باقی تینوں یگوں میں اور ان کی سندھیوں اور سندھیانشوں میں ترتیب وار ایک ایک ہزار اور ایک ایک سو برس کم ہوتے ہیں" {ایضاً۔ شلوک ۷۰}

"جو چار یگ اوپر گنائے گئے۔ ان سب کے برس مل کر بارہ ہزار ہوتے ہیں جو دیو یگ کہلاتا ہے" {ایضاً۔ شلوک ۷۱}

"ان ہزار دیو یگوں کا ایک برہم دن ہوتا ہے اور اتنی ہی برہم رات ہوتی ہے" {ایضاً شلوک ۷۲}

"ایسے ہزار یگوں کے برابر مبارک (برہم) برہم دن ہوتا ہے۔ اور اتنی ہی رات ہوتی ہے اور ان کو اہوراتر[3] کہتے ہیں" {ایضاً۔ شلوک ۷۳}

"پیشتر جو بارہ ہزار برس کا دیو یگ بیان کیا گیا اسکے اکہتر گنے عرصہ کا نام منونتر ہے"[4] {ایضاً۔ شلوک ۷۹}

---

[1] یہ سمت ۱۹۲۲ یعنی ۱۸۶۶ء کی بات ہے جس کو اب ۲۱ برس گذر گئے ہیں۔ [2] یہ دیویہ برسوں کی تعداد ہے۔ ۳۶۰ مانش برس کا ایک دیویہ برس ہوتا ہے۔ گویا انسانی ایک برس ایک دیویہ دن کے برابر ہوتا ہے۔ اسلئے ست یگ تریتا۔ دواپر اور کل یگ کی تعداد دیویہ برسوں کے حساب سے سندھی اور سندھیانش مل کر بالترتیب ۴۸۰۰ و ۳۶۰۰ و ۲۴۰۰ و ۱۲۰۰ برس ہوتی ہے اور مانش برسوں کے حساب سے ان کو ترتیب وار ۳۶۰ میں ضرب دینے سے حسب ذیل برس آتے ہیں۔ ست یگ = ۱۷۲۸۰۰۰۔ تریتا یگ = ۱۲۹۶۰۰۰۔ دواپر یگ = ۸۶۴۰۰۰ اور کل یگ ۴۳۲۰۰۰۔ میزان ۴۳۲۰۰۰۰۔ [3] اہوراتر = برہم دن ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ + برہم رات ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ = ۸۶۴۰۰۰۰۰۰۰ برس اس کا نام کلپ ہے اور مہا کلپ اس سے ۳۶ ہزار گنا ہوتا ہے۔ مترجم۔

[4] منونتر = بہتر یگ ۴۳۲۰۰۰۰ × ۷۱ = ۳۰۶۷۲۰۰۰۰ برس۔ پھر اس کو ۱۴ میں ضرب دینے سے چودہ منونتروں کا زمانہ ۴۲۵۴۰۸۰۰۰۰ برس ہوتا ہے جس میں ایک ایک ست یگ کے برابر ۱۵ سندھیاں جمع کرنے سے ایک برہم دن کی تعداد (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ برس) پوری ہو جاتی ہے۔ مترجم۔

شرتی کہتے ہیں۔ شرتی نام ہونے کی یہ بھی وجہ ہے کہ کسی انسان نے کبھی کسی جسم والے شخص کو وید تصنیف کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ اُن کا ظہور ہاتھ، پاؤں (وغیرہ) اعضاء نہ رکھنے والے ایشور سے ہوا ہے۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرس کو ایشور نے وید ظاہر کرنے کے لئے صرف ایک ذریعہ بنایا تھا کیونکہ اُن کے گیان (علم) سے وید پیدا نہیں ہوئے۔[۵۱] ویدوں میں جو الفاظ و معنی اور اُن کا باہمی ربط ہے وہ خاص پرمیشور ہی نے ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ ایشور تمام علوم سے ماہر ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ پرمیشور نے اگنی۔ وایو۔ روی (آدتیہ) اور انگرس نام والے اہل جسم جیووں یعنی انسانوں کے ذریعہ سے وید یا شرتی کو ظاہر کیا۔

سوال۔ ویدوں کے ظہور کو کتنے سال گذرے ہیں؟

جواب۔ ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو چھہتر برس گذر گئے ہیں اور اب یہ[۵۲] ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۷ واں برس گذر رہا ہے اور اتنے ہی سال اس موجودہ کلپ کی دنیا کو ہوئے ہیں۔

وید اور دنیا کی پیدائش کا زمانہ

سوال۔ یہ کس طرح معلوم ہوا کہ اتنے ہی برس گذرے ہیں؟

جواب۔ اس موجودہ دنیا کی پیدائش سے اب یہ ساتواں منونتر گذر رہا ہے اور اس سے پہلے چھ منونتر گذر چکے ہیں۔ سات منونتروں کے نام یہ ہیں:۔ سوائمبھو۔ سواروچش۔ اوتمی۔ تامس۔ ریوت۔ چاکشش۔ ویوسوت۔ اور ساورن وغیرہ سات آئندہ آنے والے[۵۳] منونتروں کو ملا کر کل چودہ منونتر ہوتے ہیں اور ہر ایک منونتر میں اکہتر چتر یگی ہوتی ہیں اور سب چودہ منونتر کا ایک برہم دن ہوتا ہے اور ایک ہزار چتر یگی کے برابر برہم دن کا پیمانہ ہے۔[۵۴] اور اتنی ہی برہم راتری ہوتی ہے۔ دنیا کے موجود یا قائم رہنے کے عرصہ کا نام برہم دن ہے۔ پرلے (فنا) کی اصطلاح برہم راتری ہے۔ اس موجودہ برہم دن میں چھ منونتر گذر چکے ہیں۔

[۵۱] مگر جو الہام ایشور نے اُن کے سینہ میں دیا اُس کے سمجھنے کی طاقت اُن میں موجود تھی۔ مترجم

[۵۲] یہ سمت ۱۹۳۳ بکرمی یعنی سنہ ۱۸۷۶ء کی بات ہے جس کو اب ۲۱ برس گذر گئے ہیں۔ مترجم

[۵۳] آئندہ آنے والے سات منونتروں کے نام یہ ہیں:۔ ساورنی۔ دکش ساورنی۔ برہم ساورنی۔ دھرم ساورنی۔ رودر پتر۔ روچیہ۔ بھوتیک۔ مترجم

[۵۴] واضح رہے کہ چودہ منونتروں میں فی منونتر اکہتر چتر یگیوں کے حساب سے دیکھا جاوے تو (۷۱ × ۱۴ =) ۹۹۴ چتر یگیاں ہوتی ہیں۔ مگر چھ چتر یگیاں سندھیوں میں آجاتی ہیں یعنی ہر منونتر کے شروع میں ایک ایک ست یگ کے برابر ایک سندھی ہوتی ہے۔ اس طرح سندھیوں کا زمانہ مل کر ہزار چتر یگیاں پوری ہو جاتی ہیں۔ مترجم

† یہاں کچھ مغالطہ معلوم ہوتا ہے درحقیقت سوریہ سدھانت کے مطابق سموت ۱۹۳۲ تک ۱۹۵۵۸۸۴۹۷۶ برس ہوتے ہیں۔ مترجم

نے دُنیا کے شروع میں برہما کو (اگنی وغیرہ رشیوں کے ذریعہ سے) ویدوں کی تعلیم دی "۔
{شویتاشوتر اُپنشد۔ ادھیائے ۶۔ منتر ۱۸}

علاوہ ازیں جب وہ رشی (جن کے نام منتروں اور سوکتوں کے ساتھ لکھے جاتے ہیں) پیدا بھی نہ ہوئے تھے اُس وقت بھی برہما وغیرہ کے پاس وید موجود تھے۔ اس میں منوجی کی شہادت بھی موجود ہے کہ "اگنی۔ وایو۔ روی (آدتیہ) اور انگرس سے برہما نے ویدوں کو پڑھا"
{دیکھو منوسمرتی۔ ادھیائے ۱ شلوک ۲۳ و ادھیائے ۲۔ شلوک ۱۵۱} پھر ویاس وغیرہ دوسرے رشیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے[۵۱]۔

سوال۔ رگ وغیرہ سنہتاؤں کے وید اور شرتی یہ دو نام کیوں ہیں؟

الفاظ وید اور شرتی کی تشریح

جواب۔ معنی کے لحاظ سے (سنسکرت کے) مصدر "وِد" विद بمعنی جاننا یا "وِد" विद بمعنی ہونا" یا "وِدلر" विद्लृ بمعنی "حاصل کرنا یا ہونا"۔ یا "وِد" विद بمعنی بچارنا و غور کرنا سے کرن (آلہ) اور ادھکرن کارک[۵۲] (ظرف) میں علامت "گھین" घञ् ایزاد کر کے لفظ "وید" वेद بنتا ہے۔ اسی طرح "شرو" श्रु بمعنی "سننا" مصدر سے کرن کارک (اسم آلہ کی حالت) میں علامت "کتن" क्तिन् ایزاد کر کے لفظ "شرتی" श्रुति بنتا ہے۔ اسلئے جن کے ذریعہ سے "گیان" ہوتا ہے یا جن میں (صحیح علم) "موجود" ہے۔ جن کے ذریعہ سے عالم "ہوتے" ہیں یا جن سے (گیان یا سکھ) حاصل کرتے ہیں یا حاصل ہوتا ہے"۔ جن میں یا جن کے ذریعہ سے تمام سچے علوم کو "سوچتے" یا "بچارتے" ہیں اُسے وید کہتے ہیں۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش سے لیکر آجتک جن کے ذریعہ سے برہما وغیرہ رشی یا عالم تمام سچے علوم کو "سنتے" (یا سینہ بسینہ پڑھتے) چلے آئے اُس کو

[۵۱] ویاس جی سے ویدوں کو منسوب کرنا بالکل ہی بےمعنی ہے۔ کیونکہ ویاس جی کل یُگ کے شروع میں جسکو پانچ ہزار سے بھی کم برس گذرے ہیں موجود تھے۔ وید منتروں کے ساتھ یادداشت کے لئے ہر منتر کا چھند (بحر) اور اُس کا دیوتا (مضمون) اور رشی (اس عالم کا نام جس نے اُسکے معنی کو پورا پورا سمجھا تھا اور جس کی تفسیر بطور روایت سینہ بسینہ چلی آئی) لکھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ امور صرف ایک قسم کی یادداشت کے لئے فہرست میں لکھے جاتے ہیں۔ ورنہ اصلی منتر کے ساتھ اُن کو سرِ مُو تعلق نہیں ہے اور نہ وہ وید کا جزو ہیں۔ مترجم

[۵۲] سنسکرت زبان کی ویاکرن (علوم صرف و نحو) میں کارک اُس ربط کا نام ہے جو جملہ کے اندر فعل اور اسم کے مابین واقع ہو۔ کارک چھ ہیں۔ کرتر (فاعل)۔ کرم (مفعول)۔ کرن (اسم آلہ)۔ سمپردان (مفعول لہٗ) اپادان (مفعول منہٗ)۔ ادھکرن (اسم ظرف یا مفعول فیہ)۔ مترجم

بیشک ہے۔کیونکہ وہ علیم کل ہے۔اسلئے تمہارا یہ اعتراض بے بنیاد ہے۔

سوال۔ اتیہاس (تاریخی بیان) ہے کہ چار منہ والے برہما نے ویدوں کو بنایا۔

جواب۔ ایسا نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ اتیہاس یعنی تاریخی حوالہ یا روایت شبد پرمان (قول معتبر) کے اندر شامل ہے۔اور نیائے شاستر ادھیائے ۱-سوتر ۷ میں گوتم آچاریہ نے کہا ہے کہ "آپت (راستی شعار عالم) کا قول شبد ہے"۔اور ایسا معتبر قول ہی اتیہاس ہوتا ہے۔اس سوتر پر واتسیاین منی نے اپنے نیائے بھاشیہ (شرح نیائے شاستر) میں لکھا ہے کہ "آپت وہ ہے جس نے تمام علوم کو ساکشات یعنی بخوبی عبور کر لیا ہو جو بے ریا نیک اور سب باتوں کو ذاتی تجربہ سے معلوم کئے ہوئے ہو اور جو کامل علم سے اپنی آتما میں جس طرح جس بات کو صحیح صحیح جانتا ہو اُس کو دُنیا کی بھلائی کے لئے اوروں پر ظاہر کرنے کی خواہش سے سچی نصیحت یا ہدایت کرے۔(مٹی سے لیکر پرمیشور تک) سب چیزوں کو قرار واقعی جاننا (ساکشات کرنا) اور اُس کے مطابق عمل کرنا آپتی کہلاتا ہے اور جس میں یہ آپتی پائی جائے اُسے آپت کہتے ہیں"۔اِس لئے تاریخی حوالے کو تب ہی مان سکتے ہیں جبکہ وہ سچا اور معتبر ہو۔جھوٹی بات کو نہیں مان سکتے جو آپت (راستی شعار عالم) کا تواریخی سچا قول ہو تو ہی تسلیم کرنا چاہیئے۔نہ کہ اُس کے خلاف جھوٹی پاگلوں کی بڑ کو۔اسی طرح یہ بات بھی غلط سمجھنی چاہیئے کہ ویاس وغیرہ رشیوں نے ویدوں کو بنایا کیونکہ (برہم ویوَرت وغیرہ) پُران اور (برہم یامل وغیرہ) تنتر کی کتابوں میں فضول بے معنی اور بے ٹھکانہ باتیں لکھی ہیں سلہ (اور انہیں کتابوں میں برہما ویاس وغیرہ کو ویدوں کا مصنف بتایا ہے)۔

برہما یا ویاس نے وید نہیں بنائے

سوال۔ جو منتر اور سوکتوں کے رشی لکھے ہیں اُنہوں ہی نے اُس اُس (منتر اور سوکت) کو بنایا۔ ایسا کیوں نہ مانا جائے؟۔

منتروں کے رشیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ یہ نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ برہما وغیرہ نے بھی ویدوں کو پڑھا اور سُنا ہے۔ چنانچہ شوتیا شوتر اُپنشد وغیرہ میں ایسے حوالے ملتے ہیں کہ "جس نے برہما کو پیدا کیا اور جس

سلہ "نوزگین سبجیکٹ کیٹی" نام کا ایک رسالہ ایڈیٹر آریا درت دانا پور کی طرف سے نکلا ہے جس میں بڑے لطف و خوبی کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ پُران اور تنتر وغیرہ کتابیں۔ ویاس یا رشی کی بنائی ہوئی نہیں ہیں۔ایک اور چھوٹا سا رسالہ از تصنیف پنڈت لیکھرام جی مرحوم بنام "پُران کس نے بنائے" ہے جس میں متعدد دلیلوں سے پُرانوں کا زمانہ حال کی تصنیف ہونا ثابت کیا گیا ہے۔مترجم۔

یعنی اُن رشیوں کے گیان میں "الہام" ہو کر اُس کے ذریعہ سے وید ظاہر ہوتے ہیں۔

سوال- ٹھیک ہے معلوم ہوا کہ پرمیشور نے انکو گیان دیا اور انہوں نے اُس گیان سے ویدوں کو تصنیف کر لیا

جواب- ایسا مت خیال کرو کیونکہ گیان کس قسم کا یا چیز کا دیا؟ (تم کہوگے) وید کا (یا ویدک گیان ہی دیا)

(تب) **سوال** یہ ہے کہ وہ (گیان) ایشور کا تھا یا اُن کا؟

جواب- ایشور ہی کا تھا۔

سوال- تب پھر اُس (ایشور) نے ویدوں کو بنایا کہ اُن رشیوں نے؟

جواب- جس کا گیان اُسی نے بنایا۔

سوال (مصنف) پھر یہ اعتراض کیوں کیا تھا کہ اُن رشیوں ہی نے وید بنائے؟

جواب (سائل) اطمینان کرنے کے لئے۔

سوال- ایشور منصف ہے یا طرفدار متعصب؟

جواب- منصف ہے۔

ویدکا الہام صرف چار رشیوں کو کیوں ہوا؟

سوال- تو پھر کیا وجہ کہ چار ہی (رشیوں) کے دلوں میں ویدوں کو ظاہر کیا۔ سب کے دلوں میں نہ کیا؟

جواب- اس سے ایشور کی نسبت طرفداری یا تعصب کا الزام ذرا بھی نہیں آتا۔ بلکہ اس سے عادل و منصف پرمیشور کا سچا انصاف ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جو جیسا عمل کرے اُس کو ویسا ہی پھل دیا جاوے۔ اسلئے یہاں یہ سمجھنا چاہیئے کہ اُن کے پہلے پنوں کی وجہ سے اُن کے دل میں ویدوں کا الہام یا انکشاف کرنا مناسب تھا۔

سوال- وہ تو دُنیا کے شروع میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر اُن کے پہلے پن (نیک اعمال) کہاں سے آگئے؟

جواب- تمام جیو اپنی ذات سے اَنادی (ازلی) ہیں اور اُن کے اعمال[1] اور یہ تمام ذرّوں سے بنکر بنی ہوئی دُنیا پرواہ (دور مسلسل) سے اَنادی (ازلی) ہے۔ ان کے انادی ہونے کی نسبت دلائل کے ساتھ آگے بحث کی جائیگی۔

سوال- کیا گایتری وغیرہ چھندوں (بحروں) کو بھی ایشور ہی نے بنایا ہے؟

جواب- یہ وہم کہاں سے پیدا ہوا؟ کیا ایشور کو گایتری وغیرہ چھند (بحر) بنانے کا علم نہیں ہے؟

[1] جیو اور اُس کے عملوں کا (دنیا میں) خلق ہونا دوامی ہے جیسے بیج اور درخت کا۔ اسلئے ایک کے انادی (ازلی) ہونے سے دوسرے کو انادی طور پر انادی ماننا پڑیگا۔ مترجم

اُسی طرح ویدوں کو بھی بنایا[۵۱]۔ قادرِ مطلق پرمیشور پر وید بنانے کے بارہ میں ایسے شکوک مت کیجئے۔ کیونکہ اُس نے ابتدائے آفرینش میں ویدوں کو کتاب کی شکل میں پیدا نہیں کیا۔

سوال۔ تو پھر کس طرح پیدا کیا ؟

جواب۔ گیان (علم یا باطن) میں پریرنا (الہام یا تحریک) ہوئی۔

سوال۔ کن کے ؟

جواب۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ اور انگرس[۵۲] کے

سوال۔ یہ تو غیر ذی شعور مادی اشیاء ہیں ؟

جواب۔ یہ کہنا درست نہیں۔ یہ (اگنی وغیرہ) دُنیا کے شروع میں جسم[۵۳] والے انسان ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیجان شے میں گیان (علم) کا ہونا ناممکن ہے۔ جہاں معنی میں غیر امکان پایا جاتا ہے۔ وہاں لکشنا (استعارہ) ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی راستگو عالم کسی سے یہ کہے کہ مچان بولتے ہیں۔ یہاں یہ مراد سمجھی جائیگی کہ مچان پر بیٹھے ہوئے انسان بولتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھنا چاہیئے یعنی انسان ہی میں علم کا موجود ہونا یا ظاہر ہونا ممکن ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس بات کی بابت ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

اُن سے جبکہ اُن پر الہام یا انکشاف ہُوا سہ گانہ[۵۴] وید ظاہر ہوئے۔ اگنی سے رگ وید۔ وایو سے یجر وید۔ اور سُوریہ (روی یا آدتیہ) سے سام وید ظاہر ہوا (شت پتھ براہمن۔ کانڈ ۱۱۔ ادھیائے ۵)[۵۵]

---

[۵۱] مراد یہ ہے کہ جس طرح ایشور اپنی قدرت کاملہ سے دُنیا کو بنا دیتا ہے اور اُس کے بنانے کے لئے اوزاروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسیطرح پرماتما نے ویدوں کو بھی دُنیا میں ظاہر کرنے کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے کام لیا۔ ویدوں کے ظاہر کرنے کے لئے کاغذ قلم سیاہی کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت انسان کو صرف حروف شناسی کی غرض سے ہوتی ہے ورنہ علم ہمیشہ باطنی تحریک کا نتیجہ ہے۔ مترجم

[۵۲] یہ اعتراض اسلئے پیدا ہوا ہے کہ اگنی۔ آگ۔ وایو۔ ہوا۔ آدتیہ۔ سورج۔ اور انگرس۔ سانس یا روشنی کو کہتے ہیں۔ حالانکہ دراصل یہ رشیوں کے نام تھے۔ جیسا کہ سوامی جی نے آگے بیان کیا ہے۔ مترجم

[۵۳] سائن رگ وید بھاشیہ کے دیباچہ میں بھی ان کو جیو وشیش یعنی انسان مانا ہے۔ چنانچہ دلائل کے اثناء میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "وید ایشور کی پریرنا (تحریک) سے خاص انسان یعنی اگنی۔ وایو۔ آدتیہ (وغیرہ) کی معرفت ظاہر ہوئے اصلی عبارت یہ ہے

जीवविशेषैरग्निवाय्वादित्यैर्वेदानामुत्पादितत्वात् [illegible]

(دیکھو رگ وید سنہتا۔ سائنا چاریہ رچت ادھوی وید ارتھ پرکاش نام بھاشیہ سہت مطبوعہ پروفیسر میکس میولر بمقام لنڈن سموت ۱۹۰۶ بکرمی مطابق ۱۸۴۹ء صفحہ ۳ سطر ۵) مترجم

[۵۴] یہ تقسیم بلحاظ مضامین ہے یعنی گیان کانڈ۔ کرم کانڈ اور اُپاسنا کانڈ جن کی تشریح آگے آئیگی۔ مترجم

[۵۵] نیز دیکھو گوپتھ براہمن پُوْرو بھاگ پرپاٹھک ۱ کھنڈ ۶ –

ہوئے گیان (الہام) ضرور احتیاج ہوتی ہے۔ دُنیا کے شروع میں پڑھنے یا پڑھانے کا کچھ بھی انتظام تھا اور نہ کوئی کتاب تھی۔ اُس وقت اگر ایشور اُپدیش (الہام) نہ کرتا تو کسی کو بھی علم ہونا ممکن نہ تھا پھر کتاب تو کوئی کیا بنا سکتا تھا۔ "نیمتک گیان" یا وہ علم جو دوسروں سے حاصل ہوتا ہے انسان اختیار میں نہیں ہے۔ وہ خود بخود حاصل نہیں ہو سکتا۔ محض عقل حیوانی سے علم حاصل ہونا ناممکن۔ اور آپ کا یہ کہنا بھی بے معنی ہے کہ انسان کا ذاتی علم سب سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ کی طرح صرف ایک ذریعہ یا آلہ ہے جس طرح آنکھ من (دل) کی ہمراہی یا توجہ کے بغیر بیکار ہے اسی طرح دوسرے عالموں یا ایشور سے علم حاصل کرنے کے بغیر عقل حیوانی بالکل فضول و بیکار ہے۔

سوال۔ ویدوں کے پیدا کرنے سے ایشور کی کیا غرض ہے؟

جواب۔ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ ایشور ویدوں کو نہ بناتا تو کیا غرض ہوتی؟ اس کا جواب تم یہی دوگے کہ ہم نہیں جانتے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب ویدوں کے پیدا کرنے کی جو غرض ہے اس کو سنو۔ ایشور کا علم غیر متناہی ہے یا نہیں؟ ہے تو پھر وہ کس کام کے لئے ہے؟ (اگر کہو) اپنے ہی لئے ہے تو کیا ایشور اُپکار (دوسروں کی بھلائی) نہیں کرتا (تم یہ کہوگے کہ) کرتا ہے۔ پھر اس سے کیا؟ اُس سے یہ کہ علم اپنے لئے ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی۔ کیونکہ اس کے یہی دو مقصد ہیں۔ اگر ایشور اُپدیش (الہام) نہ کرتا تو علم کا دوسرا مقصد فوت ہو جاتا۔ اس لئے ایشور نے اپنا علم یعنی وید کے اُپدیش (الہام) سے اس (دوسرے) مقصد کو پورا کیا ہے۔ پرمیشور بڑا رحیم ہے جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ نظر عنایت رکھتا ہے۔ اسی طرح ایشور نے بھی اپنی عنایت بے نہایت کل انسانوں کے لئے ویدوں کا الہام دیا ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا تو ہمیشہ جہالت کا سلسلہ قائم رہتا اور انسان دھرم۔ ارتھ (دولت) کام (مراد)۔ موکش (نجات) کے حصول سے محروم رہ کر پرم آنند (راحت اعلیٰ) نہ پا سکتا۔ جب ایشور نے اپنی رحمت سے مخلوقات کے سکھ کے لئے کند مول پھل اور گھاس وغیرہ پیدا کئے ہیں تو پھر وہ تمام سکھوں کے مخزن اور کل علوم کے چشمے یعنی وید کا الہام نہ کرتا۔ تمام دُنیا کی اچھی سے اچھی نعمتوں کے ملنے سے جو سکھ ہوتا ہے وہ حصول علم کے سکھ کے ہزارویں حصہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلئے یہ یقین جاننا چاہئے کہ ویدوں کا الہام ایشور نے کیا ہے۔

سوال۔ ویدوں کی کتاب لکھنے کے لئے ایشور نے قلم سیاہی اور کاغذ وغیرہ سامان کہاں سے لیا؟

جواب۔ اہو ہو ہو! آپ نے تو بڑا بھاری اعتراض کیا؟ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ اعضاء اور لکڑی لوہا وغیرہ سامان اور اوزاروں کے بغیر جس طرح ایشور نے دُنیا کو بنا

ویدوں کا الہام کس طرح اور کس کو ہوا؟

جواب۔ ایشور کے بنائے ہوئے ویدوں کو پڑھنے کے بعد کسی شخص کو کتاب بنانے کی طاقت ہو سکتی ہے نہ کہ اُس سے برعکس۔ پڑھنے اور سُننے کے بغیر کوئی انسان بھی عالم نہیں بن سکتا۔ مثلاً دیکھا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ شاستر (علمی کتب) پڑھ کر اُپدیش (تقریر) سُن کر اور کاروبارِ عالم کا مشاہدہ کر کے انسان کو علم اور گیان (عرفان) حاصل ہوتا ہے۔ فرض کرو کسی کے بچے کو علیحدہ کسی جگہ بند رکھیں اور اُس کو ایک قاعدے سے روٹی پانی دیتے رہیں۔ اور اُس کے ساتھ بول چال وغیرہ کسی قسم کا ذرا بھی برتاؤ نہ کریں تو اُسے مطلق بھی اصلی علم نہ ہوگا۔ اسی طرح جنگلی (یا وحشی) آدمیوں کی حالت بھی تاوقتیکہ انہیں تعلیم نہ دی جائے حیوان کی مانند ہوتی ہے۔ پس ابتدائے آفرینش سے آج تک اگر ویدوں کی تعلیم نہ ہوتی تو کُل انسانوں کی یہی حالت ہوتی۔ پھر کتاب بنانے کا تو ذکر ہی کیا ہے؟۔

الہام کی ضرورت

سوال۔ یہ بات نہیں ہے۔ ایشور نے انسانوں کو "سُوبھاوِک گیان" یعنی عقل حیوانی دی ہے جو سب کتابوں سے بڑھ کر ہے۔ اُس کے بغیر ویدوں کے الفاظ معنی اور ربطِ باہمی کا علم بھی نہیں ہو سکتا۔ انسان عقلِ حیوانی کو ترقی دے کر کتاب بھی بنا سکتا ہے۔ پھر آپ یہ کیوں مانتے ہیں کہ ویدوں کو ایشور نے پیدا کیا؟

جواب۔ کیا مذکورہ بالا علیحدہ بند کئے ہوئے اور تعلیم سے محروم رکھے ہوئے بچے کو اور جنگلی وحشیوں کو ایشور نے عقل حیوانی نہیں دی؟ ہم دوسروں سے تعلیم حاصل کرنے اور ویدوں کو پڑھنے کے بغیر کیوں پنڈت (عالم) نہیں بن جاتے؟ اِس سے کیا ثابت ہُوا؟ یہ کہ تعلیم پانے اور پڑھنے کے بغیر محض عقل حیوانی سے کچھ بھی کام نہیں چل سکتا۔ جس طرح ہم دوسرے عالموں سے یا عالموں کی بنائی ہوئی کتابوں کے پڑھنے سے قسم قسم کے علم کو حاصل کر کے نئی نئی کتابیں بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح کُل انسانوں کو ایشور کے عطا کئے

عقل حیوانی تعلیم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی

لہ اکبر نے ایک بار اس بات کا امتحان کرنے کے لئے کہ انسان کی قدرتی زبان کیا ہے؟ چند بچوں کو ایک مکان میں بند کیا تھا اور اُس کا نام گُنگ محل رکھا تھا کیونکہ وہاں جو لوگ بچوں کو روٹی پانی پہنچانے کے لئے تعینات تھے وہ بول نہیں سکتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ جب بچوں کو دربار میں لا کر پیش کیا گیا تو وہ جانوروں کی طرح غائیں بائیں کرنے کے سوائے اور کچھ نہ بول سکتے تھے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں ضرور کسی قسم کا الہام یا ہدایت ہوئی جس کا سلسلہ اب تک قائم ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اب بھی جہالت ہی ورثہ میں آتی اور چونکہ سب سے پہلے انسانوں کے لئے کوئی انسان تعلیم دینے والا موجود نہیں تھا اسلئے معلم اوّل پرمیشور کے سوائے اور کوئی نہیں ہو سکتا چنانچہ یہی بات کو سوامی جی نے آگے ثابت کیا ہے۔ مترجم

اُس کو بتائیے ؛ (یہ سوال ہے اور اس کا جواب اس منتر کے اگلے ٹکڑے میں اس طرح دیا ہے) ۔ کہ وہ مستظہر کل (سکنبھ) سب دُنیا کا قائم رکھنے والا پرمیشور ہے۔ یعنی سب کی پشت و پناہ اور سب کے قائم رکھنے والے پرمیشور کے سوائے کوئی دوسرا دیو (عالم) وید کا بنانے والا نہ؟ {اتھرووید کانڈ ۱۰۔ پرپاٹھک ۲۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۲۰}

گرو جی اپنی اہلیہ سے کہتے ہیں کہ :۔

"اے میتریئی[1] ! آکاش سے بھی بڑے پرمیشور سے رگ وغیرہ چاروں وید سانس کی طرح بجا اسانی ظاہر ہوئے یعنی جس طرح سانس جسم سے نکل کر پھر اُسی میں سما جاتا ہے۔ اسی طرح وید بھی پرمیشور سے ظاہر ہو کر پھر اُسی میں سما جاتے ہیں"[2] {شتپتھ براہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۵۔ براہمن ۴۔ کنڈکا ۱۰} ۔

سوال۔ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ اعضاء نہ رکھنے والے پرمیشور سے وید بصورت آواز یا الفاظ کس طرح پیدا ہوئے ؟

جواب۔ قادرِ مطلق پرمیشور کی نسبت یہ شک پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ منہ یا سانس وغیرہ سامان کے بغیر بھی اُس میں کام کرنے کی طاقت ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ علاوہ ازیں جس طرح سوچنے کے وقت دِل ہی دل میں سوال و جواب کے الفاظ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایشور کی نسبت بھی سمجھنا چاہئے۔ پرمیشور جو قادرِ مطلق ہے۔ کام کرنے کی مدد نہیں لیتا جس طرح ہم لوگوں میں امداد کے بغیر کام کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ایشور میں یہ بات نہیں جب صورت میں ہاتھ پاؤں اعضاء نہ رکھنے والے پرمیشور نے تمام کائنات کو بنا لیا تو پھر وید کے بنانے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے ؟ کیونکہ جس طرح اُس نے ویدوں کو نہایت لطافت کے ساتھ رچا ہے۔ اسی طرح کائنات کو بھی نہایت عجیب و غریب صنعت سے بنایا ہے۔

ایشور ہاتھ پاؤں بغیر ہی دنیا اور وید کو رچتا ہے۔

سوال۔ مانا کہ ایشور کے سوائے اور کسی کی مجال نہیں کہ کائنات بنا سکے۔ لیکن ویدوں کا بنانا دیگر کتابوں کے انسان سے ممکن ہے ۔

[1] میتریئی یاگیہ ولکیہ کی بیوی برہم وادنی (یعنی علم الٰہی میں ماہر) تھی شتپتھ براہمن میں اکثر جگہ برہم ودیا کے مضمون کی باہمی گفتگو درج ہے۔ مترجم [2] چونکہ وید ایشور کا گیان ہیں اسلئے وہ ہرگز اُس سے جدا نہیں ہو سکتے۔ اُنکے ظہور سے صرف انسان کی ہدایت کے لئے الہام ہونا مقصود ہے اور پھر اُسمیں سما جانے سے یہ مراد ہے کہ پرلے میں وید ایشور کے گیان اندر بدستور بنے رہتے ہیں۔ مگر جیودں میں اُس وقت کچھ گیان کا ویوہار نہیں ہوتا۔ مترجم۔

ویدوں کی پیدائش کا بیان

چاروں ویدوں کا ظہور پرمیشور سے ہوا ہے

"اُس یگیہ یعنی ست مُطلق عینِ علم اور عینِ راحت وغیرہ صفات سے موصوف۔ مُحیطِ کُل پرمیشور۔ سے جو سَرو ہُت (سب کا پُوج یا معبود) اور قادرِ مطلق پَر برہم ہے۔ رگ وید۔ یجُر وید۔ سام وید۔ اور چھند یعنی اَتھرو وید چاروں ظاہر ہوئے"

{یجُر وید۔ ادھیائے ۳۱۔ منتر ۷}

(اِس منتر میں)[۵۱] لفظ "سَرو ہُت" ویدوں کی صفت بھی ہو سکتا ہے۔ اُس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ "(اُس یگیہ یعنی پرمیشور سے) سبھوں کے قبول کرنے یا ماننے کے لایق وید (ظاہر ہوئے)" ویدوں میں علوم کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے (اس منتر میں) "ظاہر ہوئے" اور "پیدا ہوئے" دو فعل آئے ہیں اور ضمیر "اُس سے" بھی اس امر کی تاکید کے لئے مکرر آئی ہے کہ وید ایشور ہی سے ظاہر یا پیدا ہوئے ہیں۔ پھر ویدوں میں گائیتری وغیرہ چھند (بحر) موجود ہونے پر لفظ "چھند" کہنے سے یہی پایا جاتا ہے کہ چوتھے اَتھرو وید کا ظہور بھی اُسی پرمیشور سے ہُوا۔

"یگیہ وشنو کا نام ہے" {شتپتھ براہمن۔ کانڈ ۱۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۱۔ کنڈکا ۱۳}

"اُس وِشنو (پرماتما) نے اِن تین قسم کی (کثیف۔ لطیف اور روشن) کائنات کو بنایا ہے"

{یجُر وید ادھیائے ۵ منتر ۱۵}

اِن حوالوں سے لفظ "وِشنو" دُنیا کے بنانے والے پرمیشور ہی پر صادق آتا ہے نہ کہ اور کسی پر۔ یعنی جو متحرک و ساکن تمام کائنات میں سمایا ہوا ہے یا اُس پر محیط ہے اُس کو "وِشنو" کہتے ہیں۔ اس لئے وہ پرمیشور ہی ہُوا۔

"جس قادرِ مطلق پرمیشور سے رگ وید پیدا ہُوا اور جس پَر برہم سے یجُر وید ظاہر ہوا۔ جس نے سام وید اور آنگرس یعنی اَتھرو وید کو پیدا کیا اور اَتھرو وید جس کے مُنہ کی بجائے یعنی سب سے مقدم اور سام بمنزلہ بالوں کے ہے یجُر وید جس کے ہردے (قلب) کی جگہ اور رگ وید پران کی مانند ہے (یہ رُوپک النکار یعنی مرصّع ہے) یعنی جس پرمیشور سے چاروں وید پیدا ہوئے وہ کونسا دیو

---

[۵۱] اِس منتر کا لفظی ترجمہ کیا جائے تو اس طرح ہوتا ہے کہ "اُس سَرو ہُت یگیہ سے رگ اور سام پیدا ہوئے اُس سے چھند پیدا ہوئے۔ یجُر بھی اُسی سے ظاہر ہُوا" مترجم

میں رہنے والی مخلوقات اور حیوانات سے ہمیں کچھ خوف نہ ہو تاکہ ہم سب مقاموں اور اُنمیں رہنے والی مخلوقات سے ہر قسم کے خوف وایذا سے محفوظ ہو کر دَھرم - ارتھ (دولت) کام (مُراد) موکش (نجات) وغیرہ سُکھ ہمیشہ حاصل کریں" {یجروید - ادھیائے ۳۶ - منتر ۲۲} -

" اے مخزنِ رحمت بھگوان! جس مَن (دل) کے اندر رگ وید سام وید اور یجروید قائم ہیں جس میں موکش کا علمِ حقیقی موجود ہے - جس میں مخلوقات کے چیت یعنی قُواءِ حافظہ موتیوں کی طرح لڑی میں پروئے ہوئے یا رتھ کے پہیئے کے نابھ میں آروں کی طرح جڑے ہوئے ہیں - وہ میرا مَن آپ کی عنایت سے نیک ارادے رکھنے والا یعنی راستی پسند اور علمِ حقیقت سے منوّر ہو (تاکہ ویدوں کے صحیح مطالب ہم پر روشن ہو جاویں)" یجروید - ادھیائے ۳۴ - منتر ۵ }

اے علیمِ کُل تمام حقیقت کے جاننے والے! ایسی عنایت کیجئے کہ ہم اس صحیح وراست معنی سے تفسیر وید کو بے خلل بنا سکیں اور آپ کے نام اور ویدوں کے سچے الہام کو شہرت دیں تاکہ اُسے دیکھ بھال کر ہم لوگوں میں نہایت عمدہ و اعلےٰ اوصاف پیدا ہوں - آپ ہمارے اوپر نظرِ رحمت کیجئے اور ہماری التجا کو سُن کر جلد التفات کیجئے تاکہ یہ فیضِ عام کا کام کامیابی کے ساتھ پورا ہو -

ایشور پرارتھنا کا مضمون ختم ہُوا

کرنوں[۱] کو آنکھوں کی مثال اور سمتوں[۲] کو باہم خیالات کا تبادلہ اور کاروبار کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔
اُس بے انتہا علم والے بزرگ و جلیل برہم کو ہمارا بار بار نمسکار ہو۔" {ایضاً منتر ۳۴}

"جو پرمیشور علم اور روگیان (عرفان) عطا کرنے والا اور جسم۔ حواس۔ پران (انفاس) اور من (دل) کو توانائی۔ حوصلہ۔ ہمت۔ قوت و استقلال بخشنے والا ہے۔ جس کو تمام عالم پوجتے ہیں۔ اور جس کا حکم سب بجالاتے ہیں۔ جس کی پناہ لینا ہی موکش (نجات) اور جس کے ظلِ حمایت و پناہ و عنایت سے محروم ہونا ہی موت یعنی متواتر پیدا ہونے اور مرنے کے چکر میں پڑنا ہے۔ اس تمام مخلوقات[۳] کے مالک اور عین راحت برہم دیو کے لئے ہم ہمیشہ پریم بھگتی (محبت بھری عبودیت یا عجز و نیاز) کو نذر کریں یعنی ہمیشہ اُس کی عبادت کریں۔" {یجروید۔ ادھیائے ۲۵۔ منتر ۱۳}۔

"اے قادر مطلق پرمیشور! آپ کی بھگتی (عبودیت یا اطاعت) اور آپ کے فضل و کرم کے طفیل سے آکاش (عنصر اوّل جس کو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں) انترکش (خلا بالائے زمین) زمین۔ پانی۔ پودے۔ درخت۔ تمام عالم۔ برہم یعنی وید اور تمام دنیا ہمارے لئے سکھ دینے والی اور بے ایذا ہووے یعنی سب چیزیں ہمارے موافق رہیں۔" {یجروید ادھیائے ۳۶۔ منتر ۱۷}

تاکہ ہم اس تفسیرِ وید کو سُکھ سے بنا سکیں۔ اے بھگوان! (پرمیشور) آپ کی مددِ کامل سے ان سب کے شانت (سُکھ دینے والا) اور بے ایذا ہونے پر ہمارے اور نیز دنیا میں سب کے علم و عقل۔ عرفان اور صحتِ جسمانی کی ہمیشہ ترقی ہو۔

اے پرمیشور! جس جس مقام[۴] سے آپ دنیا کے بنانے اور پالنے کے لئے حرکت کریں اُس اُس مقام سے ہمارا خوف دور ہو تاکہ ہم آپ کی نظرِ عنایت سے سب مقاموں میں بے خوف رہیں نیز اُن اُن مقاموں

---

[۱] اصلی سنسکرت لفظ "انگرس" ہے جس کا ترجمہ سوامی جی نے نرکت ادھیائے ۳۔ کھنڈ ۱۷ کے حوالہ سے پرکاشکا کرنا یعنی روشن کرنے والی کرنیں کیا ہے۔ مترجم

[۲] دِشا کے لئے سمت رکھا گیا ہے۔ مگر سو دشا سے عام وسعت یا پہنائی مراد ہے۔ مترجم۔

[۳] اس منتر میں لفظ "کسمئی" آیا ہے جو لفظ "کہ" سے مفعول لیا ہوا ہے۔ "کہ" کے معنی سوامی جی نے شتپتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۳ کے حوالہ سے "پرجاپتی" یعنی محافظ و مالکِ مخلوقات کئے ہیں۔ مترجم

[۴] چونکہ ایشور تمام کائنات کے اندر سمایا ہوا ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے اور ہر لمحہ کائنات کی صنعت تغیر و تبدل و قیام اُسی کی قدرت سے انجام پاتے رہتے ہیں اسلئے یہاں پرمیشور سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ آپ دنیا کو بناتے یا اس کو پالتے ہوئے ہر مقام پر ہمارے محافظ ہوں اور ہمیں کہیں خوف نہ ہو۔ مترجم

"اے ہستی مطلق۔ عینِ علم و راحت! ۔ اے رحیم کامل و علیم کُل! اے علم و معرفت کے عطا کرنیوالے! اے دیو یعنی سُورج وغیرہ کو پُرنور اور تمام کائنات اور علوم کا ظہور کرنے والے! اے تمام راحتوں کے بخشنے والے! اے تمام دُنیا کے پیدا کرنے والے! ہمارے تمام دُکھوں اور عیبوں کو دور کیجئے اور ہمیں سبھی بہبودی (کلیان) یعنی سب دُکھوں سے آزادی اور سچے علوم کے حصول سے دنیوی سکھ اور مُوکش (نجات) کا آنند اپنی عنایت بیغائت سے عطا کیجئے۔" {یجُروید ادھیائے ۳۰۔ منتر ۳}

اِس تفسیر کے بنانے میں جو خلل واقع ہوں اُن کو آپ پہلے ہی سے دور کر دیجئے۔ لائق پُرش برہم (پرمیشور) آپ جسم کی تندرستی۔ عقل کی صحت۔ ہر قسم کی امداد و قابلیت سچے علم کی روشنی وغیرہ جو بہتری (کلیان) کی باتیں ہیں وہ سب اپنی نظرِ عنایت سے ہم کو عطا کیجئے۔ تاکہ آپ کی نظرِ رحمت سے حوصلہ پاکر ہم آپ کے بنائے ہوئے سچے علوم سے مُنتر اور پرتیکش (علم الیقین) وغیرہ پرمانوں (دلائل) سے مدلل ویدوں کی صحیح صحیح تفسیر کرسکیں۔ آپ کے لطف و کرم سے عوام الناس اِس تفسیر سے فیض پاویں۔ آپ ایسی عنایت کیجئے کہ لوگوں کو اس تفسیر وید میں شردھا (عقیدت) اور نہایت شوق و رغبت پیدا ہو۔

"ماضی۔ حال و استقبال تینوں زمانے اور تمام کائنات جس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور جو سب کا حاکم اور کال (وقت یا موت) کی گرفت سے باہر موجود منوّر غیر متغیر اور محض راحتِ مُطلق ہے جسکی ذات میں دُکھ کا نام و نشان نہیں جو عین راحت برہم ہے۔ اُس بزرگ و جلیل برہم کو ہمارا نمسکار ہو۔"

{اتھرووید۔ کانڈ ۱۰۔ پرپاٹھک ۲۳۔ انوواک ۴۔ منتر ۱۔}

"زمین جس کی پرما یعنی معرفت حقیقی کا ذریعہ اور بمنزلہ پاؤں ہے۔ انترکش (خلا بالائے زمین) بمنزلہ معدہ یا شکم ہے اور جس نے سب سے اوپر سُورج کی کرنوں سے روشن آکاش (دیو) کو دماغ یا سر کی جگہ قائم کیا ہے۔ اُس بزرگ و جلیل برہم کو ہمارا نمسکار ہو۔" {ایضاً منتر ۳۲}

"جو پیدائش عالم کے شروع میں بار بار سُورج اور چاند کو بمنزلہ دو آنکھ کے بناتا ہے اور جس نے آگ کو بجائے مُنہ کے بنایا ہے۔ اُس بزرگ و جلیل برہم کو ہمارا نمسکار ہو۔" {ایضاً منتر ۳۳}

"جس پرمیشور نے اس عالمِ محسوس کی ہوا کو پران[52] اور اپان کی جگہ قائم کیا ہے۔ اور روشن

[51] اتھرووید کے اِن آخری تین منتروں کی تشریح پنڈت گورودت جی نے اپنے رسالہ "ویدک میگزین" نمبر ۱ مطبوعہ جولائی ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۲۴ پر بڑی لیاقت اور خوبی کے ساتھ کی ہے جو قابل دید ہے۔ مترجم

[52] پران جسم کے اندر سے باہر آنے والی ہوا کو کہتے ہیں اور اپان باہر سے جسم کے اندر جانے والی ہوا کا نام ہے۔ مترجم

{ تیتریہ آرنیک - پرپاٹھک ۹ - انوواک ۱ [۵] } تاکہ ہم اس وید بھاشیہ (تفسیر وید) کو سکھ کے ساتھ ٹھیک ٹھیک بنا کر عوام الناس کو فیض پہنچا دیں۔ یہی آپ سے چاہتے ہیں اسلئے آپ ہماری ہمیشہ مدد کیجئے۔

۵

نمسکار [۱] میرا ہے اُس پرمیشر کو [۲] — اننت [۳] اور اَنادی [۴] وخالق ہے جو
وہ ہے ہست مطلق رحیم و کریم — مقدس ہیں وید [۵] اُس کا علم قدیم
گناہ و جہالت کریں دور وہ وید — جگت کی بھلائی سے بھرپور وید
خلائق میں ہو تا کہ اُن کا شیوع [۶] — میں تفسیر کرتا ہوں اُن کی شروع
یہ اُنیس سو تینتیس [۱۹۳۳] ہے سن بکرمی — ربی [۷] وار دن پڑوا بھادوں سُدی
ہیں نام تفسیر سے آگہہ سبھی — سوامی دیانند جی سرسوتی
یہ پکی صحیح اور پُر از بہی — عنایت سے ایشور کے تفسیر کی
یہ بھاشا و سنسکرت میں ہے تمام — اُٹھا دیں سبھی اس سے تا فیض تام
قدیمی رکھیش پر رشی منیوں کی — یہ تفسیر ویدوں کی ہے میں نے کی
نئے بھاشیہ [۸] ٹیکے بنے جس قدر — وہ ٹیکا سیاہی کا ہیں وید پر
سراپا غلط ہیں وہ گمرہ کریں — وہ ناحق خطا وید کے سر دھریں
کریں ایسی کرپا [۹] خدائے کریم — کھلیں وید کے سب مطالب قدیم
تفاسیر باطل کا منہ کالا ہو — صحیح بھاشیہ کا بول بھربالا ہو
دعا ہے یہی ذاتِ باری سے اب — کہ محنت ٹھکانے لگی میری سب

[۱] اس منتر کا ترجمہ سوامی جی نے سنسکرت میں نہیں کیا بلکہ صرف آریہ (ہندی) بھاشا میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں اُسی کے مطابق ترجمہ کر دیا گیا۔ سوائے ایک اس مقام کے اور سب جگہ صرف سوامی جی کی سنسکرت سے براہ راست ترجمہ کیا ہے۔ مترجم
[۲] ادب یا عجز و نیاز [۳] محیط کل پرمیشور۔ [۴] غیر متناہی۔ [۵] ازلی۔ [۶] وید چار الہامی کتابیں ہیں جن کا علم دنیا کے شروع میں چار رشیوں کے دل میں ظاہر ہوا تھا۔ اُن کے نام یہ ہیں :- (۱) رگ وید (۲) یجروید (۳) سام وید (۴) اتھروید۔ [۷] اشاعت۔ پھیلاؤ۔ پرچار۔ [۸] ربی وار = آیت وار۔ پڑوا = قمری مہینے کی پہلی تاریخ۔ بھادوں = ہندی مہینہ جو ستمبر کے مطابق ہے۔ سُدی = روشن پندرواڑہ یعنی قمری مہینے کے پچھلے پندرہ روز یہ تاریخ ۲۰ اگست ۱۸۷۶ء کے مطابق ہوتی ہے۔ [۹] بھاشیہ = تفسیر - ٹیکا = شرح۔
[۱۰] کرپا یعنی عنایت - مہربانی۔ مترجم

اوم

رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا

یعنی

رگ وغیرہ چاروں ویدوں کی تفسیر کا دیباچہ

ایشور پرارتھنا (مناجاتِ باری)

اُے قادرِ مطلق[1] پرمیشور! آپ کے ظلِ حمایت میں ہم آپ کی مدد و عنایت سے باہم ایک دوسرے کی حفاظت کریں۔ اور ہم سب بڑی محبت سے مل کر اعلیٰ درجہ کی حشمت واقبال یعنی تسخیرِ عالم وغیرہ سامانِ (راحت) حاصل کر کے ہمیشہ آپ کے فضل وکرم سے آنند بھوگیں۔ اے مخزنِ رحمت! آپ کی مدد سے ہم کوشش اور محنت کے ساتھ ایک دوسرے کی قوت (حوصلہ) کو بڑھاتے رہیں۔ اے نورِ مطلق تمام علوم کے عطا کرنے والے پرمیشور! آپ کی (عطا کی ہوئی) طاقت سے ہمارا پڑھا اور پڑھایا ہوا (علم) چار دانگ عالم میں شہرت پاوے اور ہمارا علم ہمیشہ بڑھتا رہے۔ اے محبت کے پیدا کرنے والے! ایسی عنایت کیجئے کہ ہم کبھی باہم مخالفت نہ کریں بلکہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ برتاؤ رکھیں اے بھگون[2]! اپنی نظرِ رحمت سے ہمارے تینوں قسم کے دُکھ یعنی ایک آدھیا تمک۔ جو بخار وغیرہ بیماریوں سے جسم میں تکلیف ہوتی ہے سو دوسرے آدھی بھوتک۔ جو دوسرے جانداروں سے تکلیف پہنچتی ہے اور تیسرے آدھی دیوک۔ جو دل اور حواس کے خلل۔ ناپاکی اور بیقراری سے تکلیف ہوتی ہے۔ اِن سب کو شانت یعنی دور کر دیجئے۔

---

[1] لفظ قادرِ مطلق سروشکتمان کے لئے ہے۔ اسکا استعمال صرف اس معنی میں کیا گیا ہے کہ جو اپنے کاموں میں دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہ سمجھنی چاہئے کہ پرمیشور جا و بیجا۔ ممکن وغیر ممکن ہر قسم کا فعل کر سکتا ہے یا کہ اُس کا کوئی کام عقل و انصاف سے بعید بھی ہو سکتا ہے۔ مترجم۔ [2] یہ لفظ اصل میں بھگوان ہے۔ مگر یہاں بھگون بن جاتا ہے۔ یہ لفظ سنسکرت کے بھج مصدر سے نکلتا ہے اور اسکے معنی بھجن یعنی اطاعت و عبادت کرنے کے لایق پرمیشور ہیں۔ مترجم

۹۷- اگرچہ یہ ترجمہ بڑی محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے۔ تاہم انسان آخر انسان ہے۔ کوئی انسانی کام خطا سے بری نہیں ہو سکتا میں اپنی زباندانی کے نقص اور علم و عقل کے قصور کا خود معترف ہوں۔ حتی الامکان یہی کوشش کی گئی ہے کہ سوامی جی کے منشاء کو اُردو زبان میں ادا کیا جائے لیکن اگر زبان کے نقص اور اپنے علم کی کمی کی وجہ سے میں سوامی جی کے منشاء کو پورا پورا ظاہر کرنے میں قاصر رہ کر صرف اُس کو جزوی درجے تک ادا کرنے میں کامیاب ہوا ہوں تب بھی میں اپنی محنت کو رائیگاں نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اگرچہ ترقی کے لئے ہمیشہ ہر جگہ گنجایش ہے مگر ہمارا فرض ویدوں کی سچائیوں کو سب کے دلوں تک پہنچا کر سچے دھرمی کی آرزو کو پورا کرتا ہے۔

معذرت

۹۸- اگر طبع اول کی ہزار جلدیں بہت جلد فروخت ہو گئیں تو میرا ارادہ ہے کہ اس ترجمہ کو پھر دوسری مرتبہ چند ترمیموں اور ایزادیوں کے ساتھ چھپواؤں اسلئے علم دوست اور قدردان آریہ بھائیوں سے میری یہ التماس ہے کہ جہاں اس ترجمہ میں کوئی نقص یا غلطی دیکھیں یا اس میں کسی قسم کی ترقی کی ضرورت پاویں تو براہ عنایت مجھے اطلاع بخشیں۔ تاکہ بار دوم میں اُس کے مطابق درستی۔ ترمیم یا ایزادی کر دی جاوے۔

طبع ثانی کا ذکر

۹۹- میں پنڈت بھیم سین شرما جی ایڈیٹر آریہ سدھانت اور پنڈت تلسی رام سوامی جی ایڈیٹر وید پرکاش کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ اُنہوں نے "وید کے غیر فانی ہونے کے مضمون" کے متعلق میرے لئے چند حوالوں کا ترجمہ کرنیکی تکلیف گوارا فرمائی اور نیز "وا لنکار" کے متعلق چند مثالوں کی تشریح میں اپنی علمی لیاقت اور سنسکرت زبان کی وسیع واقفیت سے امداد بخشی۔ نیز لالہ کشن سروپ صاحب جنہوں نے اس کتاب کے طبع کرانے میں بڑے شوق اور محنت سے کام کیا ہے میرے شکریہ کے مستحق ہیں +

شکریہ امداد

نہال سنگھ
مترجم

کرنال (پنجاب)
۸- اپریل ۱۸۹۸ء

میں ویدوں کے چار مضمونوں میں سے خصوصاً گیان کانڈ اور کرم کانڈ کو بیان کیا ہے اور اُپاسنا کانڈ کو "ایشور ستتی پرارتھنا اُپاسنا وِدیا۔ یاچنا اور سمرپن" کے مضمون میں مفصل بیان کیا ہے اور گیان کانڈ جو کہ ایک عام اور بہت وسیع مضمون ہے "پیدائش عالم" "زمین وغیرہ اجرام کی گردش" "کشش ابین اجسام" "روشن وغیر روشن اجرام" "علم ریاضی" "جہاز وغبارہ وغیرہ کا علم" "علم تار برقی" "اصول طب" وغیرہ میں بخوبی آگیا ہے۔ اِس لئے اِس مضمون کو بھی مکمل سمجھنا چاہئے۔ اسکے سوائے باقی سب مضامین اپنی اپنی جگہ مکمل ہیں۔

۹۶۔ ویاکرن کے اُن سوتروں کا جو ویدوں سے خصوصیت رکھتے ہیں ترجمہ کرنے میں ہم نے ویدانگ پرکاش سے مدد لی ہے۔ کیونکہ بھاشا میں اُنکی تشریح بالکل ناکمل ہے اور بعض جگہ بالکل ترجمہ ہی نہیں کیا ہے۔ اسلئے جہاں کسی سوتر کے متعلق کوئی تشریح یا مثال بھومکا سے علاوہ لکھی گئی ہے وہ ویدانگ پرکاش کی سمجھنی چاہئے۔ پہلے ادھیائے کے سوتروں کو ترجمہ کرتے ہوئے ہم نے مہابھاشیہ کو دیکھ لیا ہے کیونکہ اس ادھیائے کے سوتروں کے متعلق سوامی جی نے صرف مہابھاشیہ کے ٹکڑے حوالے کے طور پر لئے ہیں اصلی سوتروں سے چنداں تعلق نہیں ہے۔ ادھیائے ۲ لغایت ۸ کے جسقدر سوتر سوامی جی نے لکھے ہیں وہ بجُز دس بارہ سوتروں کے سب کے سب ویدانگ پرکاش میں آئے ہیں چنانچہ ہم ناظرین کی سہولیت کے لئے نیچے ایک نقشے میں ہر سوتر اور اُسکے سامنے ویدانگ پرکاش کے رسالے اور اُس صفحہ کا پتہ جہاں وہ سوتر ملیگا درج کرتے ہیں

سوتر اشٹادھیائی			[illegible]	صفحہ	سوتر اشٹادھیائی			[illegible]	صفحہ	سوتر اشٹادھیائی			[illegible]	صفحہ
ادھیائے	پاد	سوتر			ادھیائے	پاد	سوتر			ادھیائے	پاد	سوتر		
۲	۳	۶۲	کارکیہ	۳۲	۳	۴	۶	آکھیاتک	۲۵۹	۵	۲	۱۲۲	سترینن۔	۱۲۵
۲	۴	۳۹	پاربھاشیک	۲۷	۳	۴	۷	"	۹	۵	۲	۹۴	"	۱۲۱
۲	۴	۷۳	آکھیاتک	۱۱۵	۳	۴	۹۴	"	۱۰	۵	۴	۱۰۳	ساماسک	۱۳
۲	۴	۷۶	"	۱۲۹	۳	۴	۹۵	"	۱۹	۶	۱	۹	آکھیاتک	۱۰۲
۳	۱	۳۴	"	۱۰	۳	۴	۹۶	"	۱۹	۶	۱	۱۲۷	سندھی	۴۲
۳	۱	۹۴	"	۱۷۸	۳	۴	۹۷	"	۱۰	۷	۱	۱۰	نامک	۸
۳	۲	۸۸	"	۳۱۲	۳	۴	۹۸	"	۱۱	۷	۱	۳۹	"	۶۴
۳	۲	۱۰۵	"	۳۲۹	۳	۴	۹	"	۳۲۵	۷	۱	۷۸	آکھیاتک	۱۴۴
۱	۲	۱۰۶	"	۳۳۰	۳	۴	۱۲	"	۳۲۶	۸	۴-	۱۸	"	۷۸
۳	۲	۱۰۷	"	"	۳	۴	۱۳	"	"	۸	۲	۵۰	"	۱۸
۳	۲	۱۷۰	"	۲۱۳	۳	۴	۱۴	"	۳۷۷	۸	۲	۳۲	نامک	۱۱۸ ۴۸
۳	۳	۱۲۳	"	۲۷۸	۴	۱	۲۹	سترینن	۱۲	۸	۳	۳۶	سندھی	۸۶
۳	۳	۱۲۹	"	۳۴۳	۴	۱	۴۶	"	۱۶	۳	۳	۱	نامک آکھیاتک	۱ ۳۴۵
۳	۳	۱۳۰	"	"	۴	۴	۱۱۰	"	۹۶					

(۱۰) جہاں کسی مضمون میں اسی کتاب کے دوسرے مضمون کا حوالہ یا ذکر آیا ہے وہاں اُس صفحہ کا پتہ جس پر وہ دوسرا مضمون درج ہے لکھ دیا گیا ہے۔

(۱۱) مہی دھر کی ناشائستہ تفسیر کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا گیا ہے۔ کیونکہ اُس کو اُردو زبان میں لکھنا ناموزوں معلوم ہوتا تھا۔ سنسکرت میں اس قسم کی تحریریں وام مارگ کی عنایت کا نتیجہ اور پورانکوں کے لئے سخت شرمساری کا باعث ہیں۔

(۱۲) ایک مفصل فہرست مضامین کتاب ہذا کے شروع میں لگا دی گئی ہے۔

بھومکا میں دوسری کتابوں کے حوالے

۹۵۔ واضح رہے کہ وید بھاشیہ بھومکا میں ویدک سدھانتوں کی تشریح کے لئے دوسری کتابوں کے حوالے دینے سے سوامی جی کی یہ مُراد نہیں ہے کہ وہ دوسری کتابوں کی شہادت کے محتاج ہیں۔ بلکہ اس امر کا ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اُن کتابوں میں ویدوں کے مضامین کی شرح کی گئی ہے اور ویدوں کے صحیح منشا سمجھنے کے لئے ان کتابوں کا پڑھنا لازمی ہے ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ سنسکرت زبان کی تمام علمی کتابیں ویدوں سے اخذ کر کے لکھی گئی ہیں۔ اسلئے ویدوں کی شرح کے لئے اُن کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ لفظ لفظ کے لئے اِن پُرانی کتابوں کے بیشمار حوالے درج کرنے سے سوامی جی کا یہی مطلب ہے کہ تمام دُنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں گھڑتے بلکہ ویدوں کے سدھانتوں کو جس طرح سے کہ وہ قدیم کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں ظاہر کیا جاتا ہے اس پر بھی اگر دُنیا اُن کی باتوں کو نئی۔ انوکھی اور بناوٹی سمجھے تو یہ صریحاً اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ ویدوں کی قدیم تفسیروں سے ناواقف ہے۔

مضامین کی ترتیب

۹۶۔ وید بھاشیہ بھومکا کی اصلی ہیئت قائم رکھنے کے لئے ہم نے کسی جگہ مضمون کی ترتیب کو نہیں بدلا۔ اور نہ اُس کے بدلنے کی چنداں ضرورت تھی۔ کیونکہ مضامین اکثر باترتیب ہیں۔ البتہ چند مضامین حسب موقع مختلف سُرخیوں کے نیچے چلے گئے ہیں مثلاً ہون کا بیان اوّل "مضامین وید" کے نیچے کرم کانڈ کے مضمون میں آیا ہے اور پھر پنچ مہایگیہ کے مضمون میں دوسری یگیہ یعنی اگنی ہوتر کا ذکر کرتے ہوئے ہون کرنے کا طریقہ اور ہون کے منتر درج کئے گئے ہیں۔ اس دوسرے مقام پر ہم نے ہون کی سامگری بھی لکھ دی ہے۔ اس طرح اس مضمون کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے ناظرین کو ان دونو مقام کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگرچہ "ورن آشرم کا بیان" ایک علیحدہ مضمون ہے تاہم کچھ باتیں ورن آشرم کے متعلق "تحصیل علم کے استحقاق و عدم استحقاق کی بحث" کے آخری حصہ میں بیان کی گئی ہیں پس اس مضمون کی تکمیل کے لئے بھی ان ہر دو مقامات کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ "مضامین وید" کی بحث

مگر جس طرح براہمنوں۔ ویدانگوں۔ اُپ نشدوں اور شاستروں وغیرہ کو پرتہ پرمان یعنی سند کے لئے ویدوں کی تصدیق کا محتاج مانتے ہیں۔ اسی طرح سوامی جی کا کلام بھی پرتہ پرمان ہے۔ سوامی جی کی تصنیفات مانش گرنتھ[۵] (معمولی انسانوں کی تصنیفات) نہیں ہیں بلکہ آرش گرنتھ (رشی کی بنائی ہوئی کتابیں) ہیں جن کو پرم ودوان رشی سوامی ورجانند جی سچا رہنمائے انسان بتاتے ہیں۔

۹۴۔ ہمارے ترجمے کے اصول وہی ہیں جو ہم نے ستیارتھ پرکاش کے نویں باب کے ترجمہ میں استعمال کئے تھے چنانچہ ہم اپنے ترجمے کے چند ضروری اصول کو عوام الناس کی اطلاع کے لئے یہاں درج کرتے ہیں:-

ہمارے ترجمے کے اصول

(۱) بڑی کوشش اس بارہ میں کی گئی ہے کہ مصنف کا صحیح اور اصلی منشا سلیس اور با محاورہ اُردو میں بیان کیا جاوے۔

(۲) سنسکرت زبان اور خصوصاً ویدک سدھانت کے اصطلاحی الفاظ کو اصلی صورت میں رکھا ہے۔ مگر اُن کی پوری پوری تشریح کر دی گئی ہے اور کوئی لفظ سنسکرت زبان کا ایسا نہیں رکھا جسکے معنی یا تشریح نہ کر دی گئی ہو۔

(۳) سوامی جی کے اُن معنوں کو جو وہ خاص خاص ویدک یا دیگر الفاظ سے منسوب کرتے ہیں بڑی احتیاط کے ساتھ قائم رکھا ہے۔

(۴) ترجمے میں کسی قسم کی ذاتی مداخلت نہیں کی ہے۔

(۵) سوامی جی کی عبارت۔ محاورہ اور مضمون کی ترتیب کو بڑی کوشش سے قایم رکھا گیا ہے۔

(۶) ہر فقرہ کا مضمون مختصر الفاظ میں بطور حاشیہ داخلی لکھا گیا ہے۔

(۷) جہاں عبارت مشکل اور دقیق تھی یا اعتراض یا شک پیدا ہونیکا احتمال تھا وہاں نیچے مفصل نوٹ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اصلی مضمون کی تائید و تشریح کے لئے بھی سیکڑوں نوٹ دئے گئے ہیں۔

(۸) دوسری کتابوں کے پرمان (حوالے) جو سوامی جی نے اِس کتاب میں دئے ہیں اُن کو ہر جگہ سنسکرت میں نہیں لکھا۔ مگر جہاں خاص طور پر ضرورت سمجھی گئی اُن کو سنسکرت میں لکھدیا گیا ہے۔

(۹) حوالوں کا پورا پتہ دیا گیا ہے اور جہاں اصلی کتاب میں حوالوں کا پتہ درج ہونے سے رہ گیا تھا اُن کو بھی بڑی محنت سے تلاش کر کے لکھ دیا گیا ہے۔

[۵] معمولی انسانوں کی (مانش) اور رشیوں کی (آرش) تصنیف میں سب سے بڑا فرق یہی ہوتا ہے کہ رشیوں کی تحریر پیچیدہ نہیں بلکہ صاف سہل اور پُر مغز ہوتی ہے اور اسکے خلاف انسان کی تحریر پیچیدہ افسانہ آمیز مدقق مصنوعی اور پُر مبالغہ ہوتی ہے یعنی جھوٹ کی چاشنی بھی ہوتی ہے اسی وجہ سے شتپتھ براہمن (کانڈ ۱۔ ادھیائے ۱) میں کہا ہے کہ جس میں سچائی ہے وہ دیوتا رشی لوگ ہیں اور جنمیں جھوٹ ہے وہ انسان ہیں دیکھو صفحہ ۲۶ و ۱۰۰ رگوید بھومکا

امر کی ضرورت ہے کہ اول مطلب کو خود مترجم اپنے ذہن میں صاف کرلے اور پھر اُس کو دوسری زبان میں اس طرح بیان کرے کہ جو منشاء الفاظ مذکور سے ظاہر کرنا مطلوب ہو بخوبی ادا ہو جائے۔ اگرچہ سوامی جی کی سنسکرت نہایت آسان اور فصیح ہے تاہم اُنکے خیالات کو کسی دوسری زبان میں ادا کرنے کے وقت اِس امر کا خیال رکھنا نہایت لازمی ہے کہ جن الفاظ کو وہ قدیم زمانہ کے لُغتوں اور قواعد کے مُطابق اُن کے مروجہ معنوں سے مختلف معنوں میں استعمال کرتے ہیں اُن کا پورا پورا لحاظ رکھا جاوے۔ پس جس شخص نے قدیم کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے اور نہ سوامی جی کی کتابوں کو بغور پڑھا ہے اغلب ہے کہ اس بارہ میں دھوکا کھاوے اور مذکورۂ بالا قسم کے خاص خاص لفظوں کے معنی کرنے میں غلطی کر جاوے۔ خصوصاً جن لوگوں نے ویدک الفاظ کی خصوصیتوں کے سمجھنے پر محنت نہیں کی ہے اور نہ قدیم تفسیروں کے مطابق ویدوں کے سِدھانتوں کو معلوم کرنے کی تکلیف کی ہے اُن سے ہرگز اُمید نہیں ہو سکتی کہ سوامی جی کی کتابوں کا صحیح ترجمہ کر سکیں۔

۹۲۔ سوامی جی کا ہمیشہ یہ قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی وید وغیرہ کے پرمان (حوالہ) کا ترجمہ کرتے ہیں تو لفظ کی جگہ لفظ نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک ایک لفظ کی تشریح اکثر ایک ایک اور بعض اوقات ایک سے بھی زیادہ فقروں میں کرتے ہیں۔ جو لوگ سوامی جی کے اس اصول سے واقف نہیں ہیں ممکن ہے کہ اُن کو دھوکا ہو اور وہ یہ خیال کریں کہ سوامی جی نے اپنی طرف سے بات بڑھا دی۔ مگر در اصل یہ بات نہیں ہے کیونکہ سوامی جی اپنی تشریح میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جو پرمان کے لفظوں سے نہ نکلتی ہو۔ جو شخص کسی مضمون کی تہ کو پہنچ جاتا ہے تو وہ اُس میں سے ایسی ایسی باریک باتوں کو نکال لیتا ہے۔ جو سرسری نگاہ سے پڑھنے پر کبھی دھیان میں نہیں آسکتیں۔ چونکہ سوامی دیانند جی سچ مچ رِشی تھے اسلئے وہ منتروں یا قدیم کتابوں کے حوالوں کا ترجمہ کرتے ہوئے اکثر ایسے اصول کو بیان کر جاتے ہیں جو گہری نگاہ سے غور کرنے پر اُس کے اندر موجود پائے جائینگے +

سوامی جی کا اصول

۹۳۔ سوامی جی کے ترجمے یا تحریر پر یہ اعتراض کرنا کہ سوامی جی صحیح مطلب نہیں سمجھتے یا کچھ کمی بیشی یا تغیر تبدل کر دیتے ہیں۔ خود اپنی بے سمجھی کا ثبوت دینا ہے۔ اسلئے سوامی جی کی کسی تحریر پر اعتراض کرنے سے پیشتر اس امر کا اچھی طرح خیال کر لینا چاہیئے۔ بلا سوچے سمجھے اُنکے کسی لفظ۔ عبارت۔ محاورہ سِدھانت یا رائے پر تاوقتیکہ پوری پوری وجہ واقعی اختلاف کی نہ پائی جائے حرف گیری کی جرأت کرنا باعث ندامت ہوگا۔ یہ مانا کہ سوامی جی کی تحریر مثل پرمان (مستند بالذات) نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے سِدھانت کے مطابق ویدوں کے سوائے کوئی دوسرا کلام مستند بالذات نہیں ہو سکتا

سوامی جی کا پرمان رِشیوں کے برابر ہے

۹۲۔ دیکھو فقرہ ۴۹

وید بھاشیہ بھومکا بلحاظ توضیح سدھانت نہایت مفید اور ضروری کتاب ہے اسلئے ہم یقین کرتے ہیں کہ اس کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ کرنا نہایت فائدہ مند ہوگا +

۸۹ - دراصل یہ کتاب سوامی جی نے سنسکرت زبان میں لکھی تھی مگر اُس کا ترجمہ آریہ (ہندی) بھاشا میں بھی ساتھ ساتھ دیا ہوا ہے۔ یہ بھاشا کا ترجمہ اصلی سنسکرت کا پُورا پُورا ترجمہ نہیں ہے کیونکہ اکثر سنسکرت کی عبارت کا مختصر مطلب بیان کر دیا ہے اور بعض جگہ عبارت کی شرح اصل سے زیادہ بھی کر دی ہے اور چند مقامات پر ترجمہ اصل کے خلاف بھی پایا جاتا ہے مثلاً پُرش شوکت یعنی یجُروید کے اکتیسویں ادھیایہ کے منتر ۱۶ کا ترجمہ کرتے ہوئے (دیکھو صفحہ ۸۲ ترجمہ بھومکا) سوامی جی نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ" وہ اُس درجہ اعلےٰ یعنی موکش کو حاصل کر کے سُکھی رہتے ہیں اور اُس سے نتو برہما کے برسوں تک ہرگز واپس نہیں آتے بلکہ اُس عرصہ تک برابر اُسی پرمیشور کے ساتھ رہتے ہیں" بھاشا کے ترجمہ میں اِن الفاظ کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے اور اُس کی بجائے یہ لکھا ہے کہ جس درجہ کو پا کر دائمی راحت میں رہتے ہیں۔ اُسی کو مُوکش کہتے ہیں کیونکہ اُس سے چھوٹ کر دُنیا کے دُکھوں میں کبھی نہیں گرتے یہ ترجمہ نہ صرف اصل کے خلاف ہے بلکہ اس سے بالکل سدھانت ہی بدل جاتا ہے۔ البتہ ایک دو مقام پر سوامی جی نے آپ نشدوں یا شاستروں وغیرہ کے حوالے دیکر اُن کے آسان ہونے کی وجہ سے یہ لکھ دیا ہے کہ انکا ترجمہ پراکرت (ہندی) بھاشا میں دیکھ لینا چاہیئے [۱]

الغرض ترجمہ اصل سے بہت کم مختصر اور نامکمل ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھاشا کا ترجمہ سوامی جی نے خود نہیں کیا تھا بلکہ پنڈت بھیم سین یا پنڈت جوالا دت وغیرہ نے تیار کیا تھا۔

۹۰ - بوجوہات بالا ہم نے یہی مناسب سمجھا کہ براہ راست سوامی جی کی سنسکرت سے ترجمہ کیا جاوے تاکہ عوام الناس کو سوامی جی کی تحریر اُنہیں کے الفاظ و محاورہ میں پڑھنے کا موقعہ مل سکے۔ ایک طرح ہمارا ترجمہ بالکل ایک نئی کتاب ہوگی۔ کیونکہ ہمارے خیال میں اِس کتاب کو شاید ہی کسی نے اصل سنسکرت میں پڑھا ہوگا جس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو آجکل سنسکرت دان بہت کم ہیں اور پھر اُن میں بھی بھاشا کا ترجمہ موجود ہونے پر اصل کو پڑھنے کی تکلیف اُٹھانے والے بہت کم نظر آتے ہیں۔ اِسلئے ہم اُمید کرتے ہیں کہ عوام الناس اِس ترجمہ کو جو براہِ راست سوامی جی کی سنسکرت سے اُنہیں کی عبارت اور محاورہ میں کیا گیا ہے بڑے شوق سے پڑھینگے۔

اسلئے سنسکرت سے ترجمہ کیا گیا۔

۹۱ - ترجموں اور خصوصاً سنسکرت زبان کے ترجموں میں صحیح مطلب کو ادا کرنیکے لئے لفظ کی جگہ لفظ رکھ دینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ یاسک آچاریہ کے قول مندرجہ فقرہ ۵۱ (۶) کے بموجب اس

مترجم کی مشکلات

[۱] دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۶ و ۱۷ ترجمہ بھومکا پر ۵۲ دیکھو پنڈت لکھی رام سوامی کی تحریر مندرجہ اخبار ۔۔ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۱ء

قادرِ مطلق۔ سب سچائیوں کے جاننے والے۔ عادلِ مطلق پرمیشور کے آگے سر جھکا کر اور اس کی مدد کے سہارے اور بھروسے پر یہ نیک کام شروع کیا ہے۔"

ناظرین مذکورہ بالا تحریر سے خود نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ باتیں کیسی گہری سچائی سے بھرے ہوئے دل سے نکل رہی ہیں۔

۸۷۔ اس کے علاوہ سوامی جی کے بعد بھی اکثر اعتراض ہوتے رہے جن کے جواب اکثر آریہ پنڈت دیتے رہے ہیں۔ دیکھو بھاشیہ بھومکینڈو پراگے پرتھمو۔ دوتیو انشہ اور آریہ سدھانت وغیرہ۔ ان سب اعتراضوں اور اُن کے جوابوں کو ہم یہاں بوجہ عدم گنجایش درج نہیں کر سکتے۔

دیگر متفرق اعتراضات

میرے خیال میں ابتک کوئی اعتراض ایسا نہیں کیا گیا ہے۔ جس کا جواب سوامی جی نے وید بھاشیہ یا اس کی بھومکا میں پیشتر سے نہ دیا ہو۔ بات صرف یہ ہے کہ تعصب اور ضد کی وجہ سے اعتراض کرنے والے اعتراض کرنے سے پہلے سوامی جی کی کتابوں کو غور سے نہیں پڑھتے یا اگر پڑھتے ہیں تو خودغرضی میں پھنس کر سنسکرت زبان اور خصوصاً ویدک سدھانتوں سے ناواقف لوگوں کو اپنی غلط بیانی سے یا جھوٹی اور غیر مستند کتابوں کے حوالے دیکر دھوکے میں ڈال لیتے ہیں۔

۸۸۔ سوامی دیانند جی نے اپنی عمر کے آخری ۷یا ۸ برس کے اندر بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں سے اُن کا سب سے بڑا کام وید بھاشیہ (تفسیر وید) ہے جس کی بھومکا (تمہید) کا دیباچہ ہم اب لکھ رہے ہیں۔ یہ رگویدآدی بھاشیہ بھومکا بجائے خود پونے چار سو صفحہ کی کتاب ہے۔ مگر کتاب کا تقریباً نصف حصہ اس کے آریہ (ہندی) بھاشا کے ترجمہ میں آجاتا ہے اسلئے اصلی کتاب کی ضخامت صرف پونے دو سو صفحہ کے قریب رہ جاتی ہے۔ اِس کتاب میں ویدوں کے سدھانتوں کو سنسکرت زبان میں بڑی خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور خصوصاً اُن سدھانتوں کو جن کی نسبت آجکل کے عالموں کے درمیان تنازعہ ہے۔ قدیم کتابوں کے حوالوں اور عقلی دلائل سے اچھی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ مگر بڑے افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ اگرچہ سوامی جی نے اپنی کتابوں میں بڑی بڑی عقلی دلیلوں اور قدیم مستند کتابوں کے حوالوں سے ویدک سدھانتوں کو بڑی تفصیل و خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مگر لوگ اُن کو مطالعہ نہیں کرتے۔ اکثر معترض لوگ محض سنائی بات پر یقین کر کے مخالفانہ بحث کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور آریہ لوگ بھی زیادہ تر سنسکرت اور آریہ (ہندی) بھاشا سے ناآشنا ہونے کے سبب مطالعہ سے محروم رہتے ہیں پس اس امر کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ سوامی جی کی کتابوں کو بامحاورہ سلیس اُردو زبان میں ترجمہ کیا جاوے۔ اور چونکہ سوامی جی کی تصنیفات میں

وید بھاشیہ بھومکا اور اس کے ترجمہ کی ضرورت

(۳) میں ایشور نہیں۔ بلکہ ایشور کا اُپاسک (عبادت کرنیوالا) ہوں۔ ایشور نے ویدوں کو جگت کی بھلائی
کے لئے ظاہر کیا ہے۔ اسلئے میں بے رو رعایت اُن کے صحیح معنی کو بیان کرتا ہوں۔ اگر کہیں مجھ سے
غلطی ہوئی ہو تو ہیوم صاحب ظاہر کریں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آجتک کوئی بھی ایک غلطی وید
بھاشیہ کی نہ نکال سکا۔ فضول تضیع اوقات کے لئے بے بنیاد و بلا حوالہ اعتراض کر دیتے ہیں۔"
اخیر میں سوامی جی نے یہ بھی لکھا کہ اگر تھیوسوفی کے مہتمم ایسی باتیں کریں تو کیا تعجب ہے کیونکہ وہ ایشور سے منکر
و بدھ مت کے پیرو۔ اور بھوت پریت چڑیلوں کو ماننے والے ہیں۔ افسوس! کہ پرمیشور کو جو ہر طرح علم
و عقل سے ثابت ہے نہ ماننا اور بھوت پریت اور مُردوں کے جھگڑے میں پھنسکر بھولے بھالے آدمیوں
کو پھنسانا اور اپنے تئیں سُدھار نیوالا سمجھنا کتنی بڑی بےعقلی کی بات ہے۔"

پنڈت مہیش چندر کے اعتراضات

۸۶۔ اخیر میں پنڈت مہیش چندر نیائے رتن قائم مقام پرنسپل سنسکرت کالج کلکتہ نے سوامی جی کے بھاشیہ
پر اعتراض کئے۔ ان اعتراضوں کا جواب سوامی جی نے بھرانتی نوارن نام کتاب کے
ذریعہ سے سموت ۱۹۳۷ بکرمی میں دیا تھا جو اُس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔
کتاب مذکور کے دیباچہ میں سوامی جی فرماتے ہیں کہ "اس وید بھاشیہ پر پہلے آر۔ گرفتھ سی۔ ایچ۔ ٹانی
اور پنڈت گورپرساد وغیرہ نے اپنے زعم میں اعتراض کئے جن کا جواب اچھی طرح دیا جا چکا ہے۔
اب پنڈت مہیش چندر نیائے رتن نے خالی سن کے گولے چلائے ہیں۔ اگرچہ ایسے اعتراضوں کا جواب
دینا اوقات عزیز کو ضایع کرنا ہے۔ مگر چونکہ اُن کے جواب دینے میں دو فائدے ہیں یعنی اوّل یہ بات ثابت
ہو جائیگی کہ ایشور کے بنائے ہوئے علوم حقیقی کے مخزن ویدوں میں کئی پرمیشوروں کی پوجا نہیں ہے
اور دوسرے آئندہ کے لئے لوگوں کو معلوم ہو جائیگا کہ ایسے فضول اعتراضوں سے بیش بہا وقت کو ضایع
کرنے کے سوائے دوسرا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے اُن کا جواب دیا جاتا ہے ...... میں نے دُنیا
کی بھلائی کے لئے وید بھاشیہ کو بنانا شروع کیا ہے جو قدیم رشیوں کی شرح اور دیگر سچی کتابوں کے حوالوں
سے کیا جاتا ہے۔ اس بات کی تصدیق کے لئے وہ کتابیں موجود ہیں۔ مگر دُنیا میں یہ اُلٹی ریت ہے کہ جس
نے کوئی نیک کام کیا ہو۔ یا جو نیک کام کرتا ہو اُسے دیکھ کر ایسے خوش نہیں ہوتے جیسے کہ بُرائی کرنے یا
یا نقصان کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اگر میں صرف دُنیا کا خوف کرتا اور اُس علیم کُل پرمیشور کا جس کے ہاتھ
میں کُل انسانوں کی موت اور زندگی اور سُکھ دُکھ ہے کچھ خوف نہ کرتا تو میں بھی ایسے ہی جھگڑوں میں پھنس
جاتا۔ میں تو اپنا تن من اور دھن سب سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے نذر کر چکا ہوں۔ مجھ سے خوشامد کر کے
خود غرضی کا کام نہیں ہو سکتا۔ دُنیا کو فائدہ پہنچانا ہی مجھے دُنیا کی شہنشاہی کے برابر ہے۔ میں نے اُس

زور میرے وید بھاشیہ کے سکولوں میں جاری نہ ہونے کے لئے لگایا گیا ہے۔ مگر رائے دہندگان غلطی پر ہیں۔ میرا بھاشیہ مہابھارت سے پہلے بھاشیوں کی مدد سے یوروپین سنسکرت والوں کے خلاف تحقیقات کا ایک زبردست مادہ پیدا کریگا۔ مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ پنڈتوں کو اپنے ٹکے کی اور اہالیان یوروپ کو اپنی انجیل کی عزت مدنظر تھی۔ وہ سچائی کیسی تلخ شے کو کب گوارا کر سکتے تھے۔ اسلئے کچھ نتیجہ نہ نکلا۔

۸۴۔ اخبار انڈین مرر مورخہ ۴ نومبر ۱۸۸۰ء میں انہیں اعتراضوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اخبار مذکور کا

| انڈین مرر کی رائے |

اڈیٹر اخیر میں لکھتا ہے کہ بہرحال پرانی وحدانیت کے زمانہ کی باتوں کو از سرنو قائم کرنے کے اُن (سوامی دیانند جی) کی کوشش کچھ نہ کچھ نیک نتیجہ ضرور پیدا کریگی۔ اور اس مباحثہ کی رگڑ سے نکلی ہوئی سچائی کی چنگاڑی سینکڑوں موجودہ تحریکوں کے مقابلہ میں پرانی وضع کے ہندوؤں کے مذہبی اعتقادوں کو ہلانے کے لئے بہت بڑا کام دیگی"

۸۵۔ تھیوسوفسٹ ماہ مارچ ۱۸۸۱ء میں مسٹر اے او ہیوم (A. O. Hume.) صاحب نے حسب ذیل اعتراضات کئے۔

| اے مسٹر ہیوم کے اعتراضات |

(۱) وید کلام الٰہی و بے خطا نہیں ہیں۔

(۲) ویدوں میں اختلافات کیوں ہیں؟

(۳) سوامی دیانند کا وید بھاشیہ تب بے خطا ہو سکتا ہے جب دیانند جی خود ایشور کے برابر ہوں"

ان اعتراضوں کا جواب سوامی جی نے اس طرح دیا تھا۔

"(۱) مسٹر ہیوم صاحب نے اپنے دعوے کی تائید میں کوئی خاص دلیل یا ثبوت نہیں دیا۔ اگر کوئی غلطی نکالکر پیش کی جاتی تو جواب دیا جاتا۔ اگر کوئی ہزار روپیہ کی تھیلی بالکل کھوٹی بتادے تو دوسرا کب مان سکتا ہے تاوقتیکہ اُس میں سے ایک روپیہ بھی کھوٹا نکالکر نہ دکھایا جاوے۔ اُن کو واجب تھا کہ کوئی منتر نکال کر دکھلاتے تاکہ اُس کا جواب دیا جاتا۔

(۲) آپ نے کوئی اختلافات نہیں بتائے۔ اگر مختلف علوم کا بیان ہونے سے اختلاف نظر آتا ہے تو وہ اختلاف نہیں ہوتا۔ مثلاً صرف و نحو لغت۔ عروض ہئیت۔ ہندسہ۔ اصول جہانداری۔ موسیقی۔ صنعت و ہنر وغیرہ۔ الغرض مٹی سے لیکر ایشور تک تمام باتوں کا علم ویدوں میں بشکل اصول موجود ہے۔ اِس لئے مختلف منتر مختلف علوم کو بیان کرتے ہیں۔ اگر اس کے سوائے اور کسی اختلاف سے مُراد ہے تو وہ بیان کرنا چاہئے۔

(۳) وید صرف ایک ہی ایشور کو مانتا ہے جو قادرِ مطلق بے انتہا و ابتدا۔ قائم بالذات اور مالکِ جہاں ہے۔
(بھگوت گیتا مترجمہ ریورنڈ گیریٹ)

(۴) "اسی سوکت میں ایک منتر ہے جو کھلے طور پر ایشور کی ہستی کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ ایشور کئی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اُس کو اِندر۔ اگنی۔ مِتر۔ وَرُن کہتے ہیں۔" ہسٹری آف این شنٹ سنسکرت لٹریچر History of Ancient Sanscrit Literature. مصنفہ میکس میولر صفحہ ۵۶۷)

۸۰۔ مسٹر ٹانی صاحب ایم۔ اے۔ پرنسپل ریزیڈنسی کالج کلکتہ کے اعتراضوں کے جواب میں سوامی جی لکھتے ہیں کہ "رگوید کے پہلے منتر میں لفظ "اگنی" کا ترجمہ ٹانی صاحب "آگ" کرتے ہیں لیکن وہ اپنی پہلے سے قائم کی ہوئی رائے سے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ آگ کبھی کسی رشی نے نہیں پوجی۔ جہاں دنیوی کاروبار کا ذکر ہے وہاں اس سے آگ مراد ہے اور پرارتھنا اور اُپاسنا کے موقع پر اُس سے ایشور ہی مراد ہوتی ہے۔ یہ میری گھڑت نہیں بلکہ یہ دونوں معنی برہمنوں اور نِرُکت میں صاف صاف لکھے ہیں۔

۲۔ مسٹر ٹانی صاحب کے اعتراضوں کا جواب

۸۱۔ پنڈت گورپرساد ہیڈ پنڈت اورینٹل کالج لاہور کا جواب سوامی جی نے اس طرح دیا تھا:۔

"مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ میں اپنا نیا مت گھڑتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس بات سے اُن کی ویدوں کے بارہ میں ناواقفیت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر انہوں نے پرانے بھاشیہ پڑھے ہوتے تو جو حوالے میں درج کر چکا ہوں اُنکے مقابلہ میں کبھی ایسا نہ کہتے۔ مجھ پر ینشمی پد کی جگہ آتمنے پد کے استعمال کرنے کا الزام لگایا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنے विद्वान है ودوامنے کے صحیح استعمال کی بابت اشٹادھیائی ادھیائے ا پاد ۳ سوتر ۴۷ کا حوالہ دیا ہے۔"

۳۔ پنڈت گورپرساد کے اعتراضوں کا جواب

۸۲۔ پنڈت رکھی کیش سیکنڈ ٹیچر اورینٹل کالج لاہور کے اعتراض کی نسبت سوامی جی لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت رکھی کیش نے پنڈت گورپرساد کی پیروی کی ہے۔ اِس لئے اُسکے اعتراضوں کا جواب بھی آچکا۔ لفظ उपचक्षात کے صحیح استعمال کی بابت میں اُس کو صرف اشٹادھیائی ادھیائے ا۔ پاد ۳۔ سوتر ۳۲ کا حوالہ دیتا ہوں۔"

۴۔ پنڈت رکھی کیش کے اعتراضوں کا جواب

۸۳۔ پنڈت بھگوانداس اسسٹنٹ پروفیسر سنسکرت گورنمنٹ کالج لاہور کے اعتراضوں کے جواب میں سوامی جی لکھتے ہیں کہ "پنڈت بھگوانداس کسی نئی بات کا ذکر نہیں کرتا۔ اِس لئے میں جو کچھ پہلے لکھ چکا ہوں اُسی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔"

۵۔ پنڈت بھگوانداس کے اعتراضوں کا جواب

ان اعتراضوں کا جواب ختم کرکے اخیر میں سوامی جی نے گورنمنٹ کو یہ بھی لکھا تھا کہ "ان تمام اعتراضوں کا

اعتراضوں کی وجہ

۷۸ - ہم یہاں مختصر طور پر اُن اعتراضوں اور نیز اُن کے جوابوں کو جو سوامی جی اپنی حیات میں دے چکے تھے درج کرتے ہیں۔ ان اعتراضوں کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ سوامی جی نے اپنا وید بھاشیہ گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں بدیں غرض ارسال کیا تھا کہ اُسے محکمہ تعلیم کے کورس میں داخل کیا جاوے گورنمنٹ پنجاب نے اس پر سینٹ کی رائے طلب کی سینٹ نے سنسکرت کے پروفیسروں اور پنڈتوں سے رائے مانگی ظاہر ہے کہ وہ کب حق میں رائے دینے والے تھے۔ سوامی جی نے خود انہیں کے وہمی خیالات کی جڑ کاٹنے کے لئے ویدوں کا بھاشیہ کیا تھا۔ پنڈت اور پروفیسر جن کے دماغ رودر متر کا ٹیوں۔ ناٹکوں اور اسی قسم کے گندہ مضامین کے مطالعہ اور درس و تدریس سے خراب ہو جاتے ہیں۔ وید کیسے پاک خیالات اور علمی سچائیوں کی کتاب کو کب سمجھ سکتے ہیں۔ گورنمنٹ نے بھی "بلی دودھ کی رکھوالی" کی مثل کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پروفیسروں اور پنڈتوں نے اس پر اعتراض کئے جن سے اُنکی ویدوں کی طرف سے قطعی لاعلمی اور تعصب ٹپکتا ہے۔

مسٹر گریفتھ صاحب کے اعتراضوں کا جواب

۷۹ - مسٹر گریفتھ Griffith. صاحب ایم اے پرنسپل بنارس کالج کے اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے۔ سوامی جی لکھتے ہیں کہ "اگر مسٹر گریفتھ صاحب کے پاس وہ پرانے بھاشیہ (شرح) یا بیان (حوالے) جو میں نے دیئے ہیں ہوتے تو وہ اپنی موجودہ رائے کے خلاف رائے دیتے۔ سائن۔ مہی دھر اور راونٹ کے بھاشیہ زمانہ قدیم کی تفسیروں سے مخلف ہیں۔ میکس میولر اور ولسن صاحب نے تقریباً انہیں کا ترجمہ کیا ہے اسلئے وہ بھی مستند نہیں۔ گریفتھ صاحب وغیرہ بھی انہیں کو مستند مانتے ہیں۔ اسلئے اُن کو مغالطہ ہوا ہے۔ آپ الزام دیتے ہیں کہ میں نے لفظوں کے وہ معنی سئے ہیں جن سے میرا مطلب نکلتا ہے۔ یہ اعتراض ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے ہر جگہ ایتریہ۔ شت پتھ براہمن۔ نرکت اور اشٹا دھیائی وغیرہ کے حوالے دیئے ہیں۔ میرے خیال میں مسٹر گریفتھ صاحب نے میری کتابوں کو پورا پڑھنے کے بغیر ہی رائے دی ہے ورنہ وہ میری محنت کو رائیگاں نہ سمجھتے۔ آخر میں گریفتھ صاحب نے لکھا ہے کہ منتروں میں بہت سے دیوتاؤں کا ذکر ہے۔ ایک ایشور کا ذکر نہیں"۔ اس کی تردید میں کولبروک (Colebrook.) چارلس کولمین Charles Coleman. ریورنڈ گیرٹ Revd. Garreth. اور میکس میولر کے مفصلہ ذیل حوالے کافی ہیں :-

(۱) "ہندوستان کا پُرانا مذہب جو ہندوستان کی مقدس کتاب وید پر مبنی ہے۔ صرف ایک ہی خدا کو مانتا ہے"۔ (کولبروک صاحب کی کتاب "ویداز")

(۲) ویدوں کا مذہب ایک خدا پر اعتقاد رکھنا اور اُس کی اُپاسنا کرنا ہے (ہندو مائیتھولوجی Hindu Mythology. مصنفہ چارلس کولمین)

(۳) نرکت ادھیائے ۱۰ کھنڈ ۸ میں لکھا ہے کہ " इन्द्रतेँ विश्वस्य चर्षणे " لفظ " اِندر " کے معنی صاحب حشمت و اقتدار یا اہل علم و دولت ہیں پس اس سے صاحب اقتدار و علم انسان یا قادر مطلق پرمیشور مراد ہے۔

(۴) نرکت ادھیائے ۷ کھنڈ ۲ میں " اِندر " لفظ کے معنی ایشور بتائے ہیں۔

اب ہم اس مقابلہ کو یہیں ختم کرتے ہیں اور اس بات کو ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں کہ ان تو ترجموں میں سب سے زیادہ معقول صحیح۔ مدلل اور معتبر کونسا ترجمہ ہے اور ہم ان میں سے کس پر بھروسہ کرنے سے بہبودی کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ ہم امید کرتے ہیں کہ حق پسند اور منصف مزاج ناظرین ضرور ہمارے ساتھ اس امر میں متفق ہونگے کہ مروجہ ترجموں میں فتح سوامی جی کے نام ہے۔

۴۷۔ قاعدہ کی بات ہے کہ چمگادڑ کو روشنی بُری معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ روشنی بنفسہٖ قابلِ نفرت شے نہیں ہے

سوامی جی کے ویدبھاشیہ پر اعتراض

عرصۂ دراز کے تعلق یا عادت سے انسان چین سکے۔ ۷۰ سال کے بوڑھے قیدی کی طرح قید خانہ جیسی بُری چیز کے ساتھ بھی مانوس ہو جاتا ہے جس طرح آریاورت کے لوگ عرصۂ دراز کے بعلج کے باعث ہندو کہلانے کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ اب انہیں یہ لفظ باوجود مذموم اور غیر ملک و زبان کا ہونے کے قابلِ نفرت یا مکروہ معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے خلاف آریہ جیسے بزرگ۔ شریف اور پُر فخر و عزت نام سے پکارا جانا انہیں مکروہ اور قابلِ نفرت معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں کے لوگ تقریباً پانچ ہزار برس کے عرصہ سے ویدوں کا رواج بند ہو جانے کے باعث اپنے قدیم دھرم کو اس قدر بھول گئے ہیں کہ اب وہ انہیں اوپرا معلوم ہوتا ہے۔ اُسے سن یا دیکھ کر نہ صرف طبیعت نفرت کرتی ہے بلکہ اُس کا اصلی اور سچی ہیئت میں پیش کرنیوالا دشمن نظر آتا ہے۔ بدرسوم۔ وہمی خیالات اور غلامی کا طوق عرصۂ دراز کے اُنس و تعلق سے انہیں پیارا معلوم ہوتا ہے جس طرح عادی جھوٹ بولنے والا جس کی جھوٹ کی بدولت روزی چلتی ہو جھوٹ کو اپنا عزیز بلکہ محسن سمجھتا ہے۔ اور ہزار سچی نصیحت کرنے پر بھی اُسے چھوڑنے اور سچ کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا بعینہٖ وہی کیفیت آجکل کے عالموں کی ہوئی ہے جب سوامی جی جیسے سچے مہرشی نے پانچہزار برس کے بعد پھر ویدوں کے اصلی سدھانتوں کو پھیلانا شروع کیا تو لوگوں کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو جانے کے باعث ویدوں کی پُر آب و تاب سچائی سے چُندھیا گئیں اور اُنہیں وہ سچائیاں ایسی بُری معلوم ہونے لگیں کہ وہ اس روشنی کو روکنے کے لئے پردے تاننے اور دروازے بند کرنے لگے چنانچہ سوامی جی کے ویدبھاشیہ پر کئی لوگوں نے اعتراض کر کے اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ زمانۂ حال کی گری ہوئی حالت سے نکل کر یکلخت ویدوں کی سچائیوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مندرجہ بالا ترجموں کا سوامی جی کے ترجمہ سے مقابلہ

مختلف ہیں۔ اور ایک مترجم دوسرے مترجم کو کس طرح مات کرتا ہے۔ اوّل تو ان ترجموں کے نامعتبر اور غلط ہونے کی بابت اسی قدر ثبوت کافی ہے۔ مگر سوامی دیانند سرسوتی جی کے ترجمے کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اُن کا بالکل ناقص بیہودہ اور غلط ہونا اور بھی اچھی طرح ظاہر ہو جائیگا

۴۷۔ (۹) سوامی دیانند سرسوتی جی اسی منتر کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔

۹۔ مہرشی دیانند کا ترجمہ

(ا) پدارتھ (لفظی ترجمہ)" उत باتحقیق ब्रुवन्तु تمام علوم کا اپدیش کریں۔ नः: ہم کو निदः نندا (مذمت) کرنے والے निः: ہمیشہ अन्यतः: کسی ایک مقام سے चित् دوسری جگہ आरत چلے جاویں दधानाः: دھارن (قائم) کرنے والے इन्द्रे اعلیٰ حشمت و دولت کے مالک پرمیشور میں इत् (یعنی इतः) پہنچاتے ہیں दुवः: پرچریا (عبادت) کو۔

(ب) انّ وَیارتھ (بامحاورہ ترجمہ) "جو لوگ اِندر یعنی پرمیشور میں پرچریا (عبادت) کو قائم کرتے ہیں اور جو تمام علوم۔ دھرم اور پُرشارتھ (محنت و تدبیر) میں قائم ہیں وہ باتحقیق ہمیں تمام علوم کا اُپدیش کریں اور جو دوسرے ناستک[1] (ایشور کی ذات سے منکر) نندا کرنے والے جاہل اور مکار ہیں وہ سب اس جگہ سے کسی دوسری جگہ دور چلے جاویں اور اُس دوسرے مقام سے بھی کسی دوسری جگہ چلے جاویں یعنی اُدھرمی (پاپی) لوگ کہیں بھی نہ رہنے پاویں"۔

ناظرین ذرا انصاف سے دیکھیں کہ یہ ترجمہ معقول اور صحیح ہے یا اوپر کے ترجمے؟۔ لفظ इन्द्रे کا ترجمہ سوامی جی نے اُس کے مصدری معنی کے لحاظ سے "ایشور میں" یا علوم۔ دھرم اور پُرشارتھ میں" کیا ہے اور अन्यतः کا ترجمہ "کسی دوسرے مقام سے" کیا ہے۔

ہم نے اس ترجمہ میں نیا کرن کے حوالے نہیں دئیے۔ کیونکہ نیاکرن کے لحاظ سے سوامی جی اور سائن کا ترجمہ تقریباً مطابق ہے۔ زیادہ تر "اندر" لفظ پر جھگڑا ہے۔ سائن اِندر کو دیوتا سمجھتا ہے اور سوامی جی اُس سے ایشور یا صاحب دولت و حشمت یا اہلِ علم و محنت وغیرہ مُراد لیتے ہیں جو حسب ذیل قدیم کتابوں کے حوالوں سے ثابت ہے۔

(۱) اُناودی کوش پاد ۲ سوتر ۲۸ میں لکھا ہے کہ "جو پرم ایشوریہ وان (اعلیٰ دولت حشمت۔ اقبال و علم کا مالک) ہو اُسے "اندر" کہتے ہیں اور اُس کے معنی طاقتور۔ صاحب اقتدار۔ انتر آتما (پرمیشور) اور سورج اور یوگی بھی ہیں۔

(۲) نگھنٹو ادھیائے ۵ کھنڈ ۳ میں لفظ "اندر" کے معنی عالم۔ جیو۔ یا ایشور بتاتے ہیں۔

---

[1] منوسمرتی میں وید کی نندا کرنے والے کو ناستک بتایا ہے۔ नास्तिको वेद निन्दकः । २ । ११ ॥

گر ہمیں مکتب است و ایں مُلّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

۷۳-(۸) پروفیسر کولنس صاحب کی نسبت میکس مُیولر صاحب لکھتے ہیں کہ:-

۸- پروفیسر کولنس کا ترجمہ

"پروفیسر کولنس (اپنی کتاب اوریئنٹ انڈ اوکسیڈینٹ (Orient Und Occident) کی جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ پر) پروفیسر روتھ صاحب کے دوسرے ترجمے کو لیکر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ کچھ اور چیز جو نظر انداز کی جاتی ہے ؛ اُس سے اندر کو چھوڑ کر باقی سب دیوتاؤں کی پُوجا مراد ہے۔"

یہ سب سے بڑھ کر اُوجھ بُجھکڑ نکلے - اس قسم کے ترجموں کو دیکھ کر دل پر بڑا سخت صدمہ گذرتا ہے - نہ معلوم یورپ کے سنسکرت دان ویدوں کو کھیل سمجھتے ہیں کہ جدھر چاہی اُدھر کل گھما دی - اس میں ذرا شبہ نہیں کہ وید کے متعلق اُن کی تحقیقات اور رائیں بالکل فرضی - بناوٹی - اور پُر تعصب ہیں - ایشور ان سے پناہ میں رکھے - یہ لوگ اپنی آتما کا خون کرکے ویدوں کے صحیح اور معقول معنی کو بگاڑنا چاہتے ہیں -

۷۴- یورپ کے سنسکرت دان اور خصوصاً ویدک عالم زمانۂ حال کے چارواک ہیں - ویدوں کی بیعزتی اور بدنامی اُن کا دلی مقصود ہے اور اس مقصد کے پورا کرنے میں اُنہیں کسی بُرے سے بُرے ذریعہ کو استعمال کرنے سے دریغ نہیں - خرابی یہ ہے کہ ان سنسکرت زبان اور خصوصاً ویدک سنسکرت سے ناواقف - وید کے سخت دشمن اور متعصب لوگوں کے ترجمے کو ہمارے ملک کے بھولے بھالے بھائی جو خود سنسکرت سے ناآشنا ہیں صحیح سمجھتے ہیں - اُنہیں خود تحقیقات کا مادہ نہیں - انگریزی ترجمے دیکھ کر یقین کر لیتے ہیں کہ سچ مچ ویدوں میں دیوتاؤں کی کہانیاں لکھی ہیں - مگر وہ ذرا آنکھ کھولکر دیکھیں کہ دیوتاؤں کی کہانیاں کس طرح گھڑی جاتی ہیں - ایک شخص غلط ترجمہ کرتا ہے - دوسرا اُس سے فائدہ اُٹھا کر فوراً ایک نئی تاویل نکالتا ہے - یہانتک کہ ایک لمبی چوڑی کہانی طیار ہو جاتی ہے - دیکھو یہاں پروفیسر کولنس صاحب نے روتھ صاحب کے لفظ अन्यतः کے غلط ترجمے سے کس طرح فائدہ اُٹھایا ہے - ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ اس لفظ کے معنی صرف "دوسرے سے" "یا دوسری جگہ سے" ہیں - اس سے زیادہ اور کچھ نہیں - اس پر روتھ صاحب نے کھینچ کھانچ کر "تم کسی اور چیز کو نظر انداز کرتے ہو" بنایا - اس پر کولنس صاحب نے ترقی کرکے یہ بات گھڑ دی کہ अन्यतः کے معنی "تم اندر کو چھوڑ کر باقی سب دیوتاؤں کی پُوجا کو نظر انداز کرتے ہو" ہیں - نہ معلوم ان لوگوں نے آپس میں صلاح کر رکھی ہے کہ میں یہ گھڑونگا اور تم اُس پر یہ بات گھڑنا - یا یہ انکی لاعلمی کا نتیجہ ہے - مگر کچھ ہو ہمیں اس بات پر سخت افسوس آتا ہے کہ ان کے ہاتھ میں ویدوں کی شامت آگئی - نہ معلوم یہ کیا کچھ کرکے رہینگے - دراصل یہ سب باتیں ہمیں جاہل اور وحشی بنانے کی ہیں +

الایان یورپ کے ترجموں پر عام رائے

۷۵- ناظرین کو مندرجہ بالا آٹھ ترجموں کے دیکھنے سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ ایک دوسرے سے کس قدر

ہم اِندر کی رسمیں پوری کریں تم یہاں سے اور دوسری جگہ سے چلے جائیے"

یہ سب سے بڑھ کر یہ ہے وہ سب مل کر پھر اِندر کی تعریف کریں"۔ یہ الفاظ سٹیونسن صاحب اپنے گھر سے لائے ہونگے کیونکہ وید منتر میں ان الفاظ کے مقابل سوائے اِندر کے اور کوئی لفظ نظر نہیں آتا"۔ جب تک ہم اِندر کی رسمیں پوری کریں"۔ بہت عمدہ ترجمہ ہے جس میں نہ دیا کرن کا خیال ہے نہ مطلب کا۔ یہاں سب کام اٹکل سے ہی چلتے ہیں منتر کے دو لفظ لئے اور باقی عبارت اپنی طرف سے گھڑ دی پس نِرُکت ادھیائے ۱ فقرہ ۱۲ و فقرہ ۱۸ (۶) کے مطابق ایسے لوگ کبھی منتروں کے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے۔

۱۷۔ (۶) پروفیسر ہیفی صاحب اِس منتر کا ترجمہ اِس طرح کرتے ہیں:۔

۶۔ پروفیسر ہیفی کا ترجمہ

"نِندا کرنے والے کہیں۔ ان کو ہر کسی نے خارج کر دیا ہے۔ اسلئے یہ صرف اندر کو مناتے یا پوجتے ہیں"۔

واہ کیا خوب! اس جگہ سے خارج ہو کر اندر کی پوجا کرنے کے کچھ گھڑے معنی معلوم ہوتے ہیں۔ جو شاید ہیفی صاحب ہی کو معلوم ہیں۔ دیوتاؤں کی پوجا کے جھگڑے میں پڑ کر لڑائیاں ہونگی تو اُن کا کیا بگڑتا ہے۔ اسی ملک کے لوگوں کا نقصان ہوگا۔ ایک دیوتا کو چھوڑ کر دوسرا دیوتا پوجنا شروع کر دینا نئی ایجاد ہے۔ گویا مترجم صاحب کی کوشش ہے کہ ایسی بیہودہ باتوں کو کسی نہ کسی طرح ویدوں میں ثابت کیا جاوے۔ ہم نہیں جانتے کہ ویدوں کے اندر بیہودہ باتیں بھرنے کی اس سے بڑھ کر اور کیا کوشش ہو سکتی ہے؟

جائے غور ہے کہ "ہر کسی نے خارج کر دیا ہے" کہاں سے آن کُودا! بظاہر ہیفی صاحب ان الفاظ سے [illegible] کا ترجمہ کرتے ہیں۔ جس کے صحیح معنی "چلے جاؤ" (فعل امر) ہیں جس شخص کو سنسکرت کے علم صرف و نحو کا اتنا بھی علم نہیں کہ امر و ماضی قریب میں تمیز کر سکے اُس سے کب امید ہو سکتی ہے کہ ویدوں کا صحیح ترجمہ کر سکے۔

۱۷۔ (۷) میکس مولر صاحب لکھتے ہیں کہ "پروفیسر روتھ نے اس منتر میں لفظ [illegible] کا ترجمہ "کسی دوسری جگہ کو" کیا ہے۔ اسلئے اُن کا اس لفظ کا ترجمہ میرے ترجمے سے ملتا ہے۔ مگر بعد میں دوسری جگہ روتھ صاحب نے اس لفظ کا ترجمہ "تم کسی اور چیز کو نظر انداز کرتے ہو" کیا ہے میکس مولر صاحب کی باتوں پر ہنسی آتی ہے کہ اپنی تائید دوسرے یورپین عالموں سے کرانا چاہتے ہیں۔ اور خوبی یہ ہے کہ لفظ [illegible] میں دونوں غلطی کھاتے ہیں۔ دراصل [illegible] پنچمی (مفعول منہ) ہے اور اسکے صحیح معنی "دوسری جگہ سے" ہیں۔ یہ "کسی دوسری جگہ کو" ترجمہ کریں تو دوتیا (مفعول بہٖ) بن جاتا ہے جو سنسکرت زبان کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ مگر کمال یہ ہے کہ روتھ صاحب اسی لفظ کا ترجمہ کہیں "تم کسی اور چیز کو نظر انداز کرتے ہوئے" کرتے ہیں۔

۷۔ پروفیسر روتھ کا ترجمہ

لئے اپنی طرف سے ڈالے ہیں۔ اور इन्द्र इद्दुवः दधानाः جس کا ترجمہ سائن آچاریہ نے "اندر کی پرچریا (پوجا) کرتے ہوئے" کیا ہے۔ اُسکا ترجمہ آپ "تم جو صرف اندر کی پوجا کرتے ہو" کرتے ہیں۔ اور لفظ अन्यतः (دوسری جگہ سے) کا جو پنچمی (مفعول منہ) ہے آپ "دوسری جگہ کو" یعنی مفعول میں ترجمہ کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ کے سنسکرت دان ویدوں کی سنسکرت تو درکنار معمولی سنسکرت بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اِن سے تو سائن آچاریہ ہی اچھا ہے۔ کیونکہ وہ معمولی فعل فاعل مفعول وغیرہ کی تو غلطیاں نہیں کرتا۔ اگر اُس کے ترجمے میں کوئی غلطی ہے تو یہی ہے کہ وہ اندر وغیرہ الفاظ کا دیوتاؤں کے نام سمجھ کر ترجمہ نہیں کرتا اور منتر کے ترجمے میں اپنے خیالات کے مطابق ایک آدھ لفظ بڑھا کر بات پوری کر دیتا ہے۔ مگر یورپ کے سنسکرت والوں کی کچھ اَور ہی کیفیت نظر آتی ہے وہ سائن کی غلطیوں پر اَور بھی ترقی کرتے ہیں اور اپنے زعم میں یہ خیال کرتے ہیں کہ چلو ہمیں بھی سائن کو اصلاح دینے کی لیاقت ہو گئی مگر اس میں ذرا شُبہ نہیں کہ یہ لوگ سائن سے بھی زیادہ ویدوں کے معنی کو بگاڑتے ہیں اور سائن کو آگے رکھ کر ویدوں میں دیوتاؤں کی پوجا اور متوں کے جھگڑے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

۶۸ یہی کیا ہے آگے دیکھئے! پروفیسر میکس میولر صاحب سے بھی بڑھ کر منتروں کے بوجھ بُجھکڑ موجود ہیں

۳۔ پروفیسر ولسن کا ترجمہ

چنانچہ (۳) پروفیسر ولسن صاحب اسی منتر کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں :-

ہمارے کارپرداز (= ریتوج ؟) اِندر کی پوجا کرتے ہوئے کہیں کہ اے مذمت کرنے والو! اس جگہ سے اور نیز دوسری جگہوں سے (جہاں اِندر پوجا جاتا ہے) دور ہو"

یہ ترجمہ سائن کی نقل ہے جہاں ایک آدھ ترمیم کی ہے وہ چنداں قابلِ لحاظ نہیں۔ اسلئے اسپر بھی وہی کیفیت عاید سمجھنی چاہیئے جو ہم اوپر سائن کی نسبت لکھ چکے ہیں۔

۶۹ - (۴) پروفیسر لینگ لوئے نے اس منتر کا ترجمہ فریخ (French. فرانسیسی) زبان[۵] میں اس طرح

۴۔ پروفیسر لینگ لوئے کا ترجمہ

کیا ہے :- "وہ (جو ہمارے دوست ہیں) اندر کو مناتے ہوئے یہہ کہیں کہ تم جو ہمارے دشمن ہو یہاں سے چلے جاؤ"

یہہ ترجمہ بھی سائن کے قدم بقدم ہے اور میکس میولر صاحب خود ہی تصدیق کرتے ہیں کہ لینگ لوئے کا ترجمہ عموماً اصل سے دور اور صرف طبع آزمائی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

۷۰ - (۵) سٹیونسن صاحب کا ترجمہ حسب ذیل ہے :-

۵۔ سٹیونسن صاحب کا ترجمہ

سب لوگ مل کر پھر اِندر کی تعریف (ستُتی) کریں۔ اے ناپاک ہنسنے والو! جب تک

[۵] پنڈت ہیگ صاحب ایم اے ایس پی جی مشن کرنال کی عنایت سے یہ ترجمہ براہ راست فریخ زبان سے کیا گیا ہے ۔

اِندر کی (स्तुवन्तु تعریف کریں) उत نیز اے निदो نندا (مذمت) کرنے والے لوگو! اس جگہ سے निरारत چلے جاؤ۔ अन्यतश्चित् دوسرے مقام سے بھی چلے جاؤ۔ کیسے ہیں وہ رِتوِج : इन्द्रे दुवः दधानाः اِندر میں پرچریا کرتے ہوئے لفظ इत् یقین یا تحقیق کے لئے ہے یعنی ہمیشہ اِندر کی پرچریا (خدمت یا عبادت) کرتے ہوئے (परिचरन्तः) तिष्ठन्तु قائم ہوں)"

۶۶۔ مناسب ہوگا کہ لگے ہاتھ ہم ہر ترجمے کی نسبت چند کیفیت طلب باتوں کو بھی ظاہر کردیں چنانچہ اس ترجمے میں حسب ذیل باتیں قابل اعتراض ہیں (۱) لفظ इत् سے رِتوِج کس طرح مفہوم ہوتے ہیں اس کی بابت سائن نے کوئی حوالہ درج نہیں کیا (۲) اِندر لفظ کا کچھ ترجمہ نہیں کیا۔ حالانکہ یاسک آچاریہ کے بموجب ویدوں کے تمام الفاظ یوگِک ہیں یعنی اُن کے اپنے اپنے مصدر کے مطابق معنے کرنے چاہئیں۔ کوئی لفظ رُوڑھی یعنی جامد یا اسم معرفہ نہیں ہے پس اندر کو کسی انسان یا دیوتا کا نام سمجھ کر اسم معرفہ خیال کرنا غلطی ہے (۳) منتر میں لفظ स्तुवन्तु (تعریف کریں) کہیں نہیں ہے۔ یہ کہاں سے آیا؟ کیا اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ سائن اِندر کو ایک دیوتا سمجھتا ہے اور اُس کے لئے स्तुवन्तु اپنی طرف سے ڈالا گیا ہے۔ سائن کی کھینچا تانی اسی سے ظاہر ہے کہ اُسے اندر کو دیوتا قرار دینے کے لئے ایک لفظ اپنی طرف سے گھڑنا پڑا۔ (۴) لفظ निन्दकाः (نندا کرنیوالے) مندا میں نہیں ہے۔ بلکہ نِدَ تھا (حالتِ فاعلی) میں ہے۔ (۵) لفظ सर्वदा तिष्ठन्तु قائم ہوں) بھی سائن آچاریہ نے اپنی طرف سے ڈالا ہے۔ اصل منتر میں نہیں ہے۔ پس سائن آچاریہ کا ترجمہ صحیح بناوٹی معلوم ہوتا ہے۔

۶۷۔ اِس سے آگے ہم پروفیسر میکسمیولر اور دیگر یوروپین سنسکرت دانوں کا ترجمہ لکھتے ہیں۔

| ۲۔ پروفیسر میکسمیولر کا ترجمہ |

(۲) پروفیسر میکس میُولر صاحب کا ترجمہ :-

"خواہ ہمارے دشمن کہیں۔ تم جو صرف اِندر کی پُوجا کرتے ہو دوسری جگہ چلے جاؤ"۔ گویا میکس میُولر صاحب کے خیال میں اس منتر کے اندر بات پوری نہیں ہوئی ہے۔ اور وہ اُس کی تکمیل اگلے منتر سے کرتے ہیں جس کا ترجمہ اُنہوں نے اس طرح کیا ہے "یا خواہ اے زبردست! سب لوگ ہم کو مبارک کہیں ہم ہمیشہ اِندر کی حفاظت میں رہیں"۔ مگر اُن کا خیال غلط ہے۔ کیونکہ یہ منتر بجائے خود مکمل ہے۔ جس کی یہ دلیل ہے کہ اس منتر پر ورگ ختم ہوتا ہے اور اس سے اگلے منتر سے نیا ورگ چلتا ہے۔ میکس میولر صاحب کا ترجمہ دیکھ کر بڑا سخت تعجب آتا ہے۔ ترجمہ میں منتر کے پورے الفاظ بھی نہیں آتے۔ قطع نظر اس کے ترجمہ کچھ اس طرح پر کیا ہے کہ کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کس لفظ کا کیا ترجمہ ہوا؟ ہم نہیں جانتے کہ "تم جو صرف اِندر کی پوجا کرتے ہو" کہاں سے آگیا؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ الفاظ "تم جو صرف" پروفیسر صاحب نے فقرہ بنانے کے

لفظ دیو کے معنی صرف ڈِوائن .Divine (الہی) نہیں ہیں بلکہ روشن و چمکدار بھی ہیں"۔ یہ سوامی دیانند سرسوتی جی کی فتح کا نشان ہے کہ اب اہالیان یورپ کی آنکھیں بھی کھلنے لگیں اور عجیب عجیب کئی باتیں کو مانتے چلے جاتے ہیں۔

۶۱- اب ہم وید کے مروجہ ترجموں کا سوامی دیانند سرسوتی کے ترجمے کے ساتھ مقابلہ کر کے دکھاتے ہیں

ترجموں کا مقابلہ | ہم یہ نہیں چاہتے کہ خود اپنی طرف سے کوئی منتر مثال کے لئے تلاش کریں بلکہ رگوید کے دو منتروں کا مقابلہ پروفیسر میکس میولر صاحب نے اپنے دیباچہ کے صفحہ ۲۲ تا ۲۶ پر کیا ہے اور جن کے قدیم ترجموں کا پروفیسر صاحب نے خود مقابلہ کر کے دکھایا ہے اُن میں سے بوجہ عدم گنجائش صرف پہلے منتر کو نمونہ کے طور پر لیتے ہیں صرف اس قدر ایزادی کی جاویگی کہ اخیر میں ہم سوامی دیانند سرسوتی جی کے سنسکرت ترجمے کا جو اُن کے رگوید بھاشیہ میں درج ہے۔ یہاں اُردو میں لفظ بلفظ ترجمہ کر کے دکھائینگے تا ناظرین خود اس بات کا انصاف کریں کہ کونسا ترجمہ قدیم تفسیروں اور ویاکرن کے مطابق مدلل صحیح اور قرین عقل ہے۔

۶۲- منتر مذکور رگوید منڈل ۱- ادھیائے ۲- سوکت ۴ کا پانچواں منتر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

نمونہ منتر
उत ब्रुवन्तु नो निदो निरन्यतश्चिदारत । दधाना इन्द्र इद्दुवः । ऋ० १,४,५,

اس سنہتا پاٹھ کی سندھی کھول کر یعنی ایک ایک لفظ کو جدا جدا کر کے پد پاٹھ بنایا جاوے تو اس طرح ہوتا ہے

उत । ब्रुवन्तु । नः । निदः । निः । अन्यतः । चित् । आरत । दधानाः । इन्द्रे । इत् । दुवः

۶۴- اگرچہ اس منتر کا ترجمہ اوّل پروفیسر میکس میولر صاحب نے خود کر کے دکھایا ہے اور اس کے بعد سائن کا ترجمہ دیا ہے۔ مگر چونکہ ہم سائن کو یورپ کے سنسکرت والوں کا گرو سمجھتے ہیں اسلئے اوّل اُسی کا ترجمہ درج کرینگے میکس میولر صاحب نے سائن کا ترجمہ مختصر طور پر لکھا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اہل یورپ معمولی کتابوں کی طرح وید کے منتروں کا ترجمہ فقرہ کا فقرہ میں کرتے ہیں یعنی منتر کے ایک ایک لفظ کے مقابلہ میں ایک ہی ایک انگریزی لفظ رکھ دیتے ہیں۔ خواہ وہ لفظ منتر کے اصلی لفظ کے معنی کو پورا پورا ادا کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ اس کے خلاف آریہ ورت کے پنڈت ہر لفظ کی تشریح اکثر ایک ایک فقرہ سے کرتے ہیں تاکہ مطلب کے پورا پورا ادا ہونے میں کمی نہ رہے۔ اسلئے ہم سائن کا ترجمہ بھی سوامی جی کے ترجمہ کی طرح ان کے اصلی سنسکرت سے لفظ بلفظ کرینگے۔

ترجمہ کرنے کے مختلف طریقے

۶۵- (۱) سائن نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:-

۱- سائن کا ترجمہ | नो ہمارے متعلقین یعنی رتوج (جو محذوف ہے) ब्रुवन्तु بولیں اور इन्द्रे

یورپ کے عالموں کا ویدوں کی نسبت لاعلمی کا اقرار

عالم جانتے ہیں کہ منتر کے منتر ایسے موجود ہیں جن کا مطلب اب تک ٹھیک ٹھیک سمجھ میں نہیں آتا اور اکثر الفاظ ایسے ہیں جن کے معنی لگانے میں ہم صرف انکل سے کام لے سکتے ہیں ممکن ہے کہ اگر عرصہ دراز تک ویدوں کا مطالعہ لگاتار جاری رہا تو کسی زمانہ آیندہ میں انکا مطلب نکل سکیگا" پھر صفحہ ۱۴ پر یورپ کے ویدک عالموں کی شکایت کرتے ہوئے پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ "اکثر خود غرضی۔ کینہ بلکہ جھوٹ سے کام لیا جاتا ہے اور اسی طرح علمی ترقی رک جاتی ہے"۔ معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر میکس میولر صاحب دیگر یوروپین سنسکرت دانوں کے مقابلے میں لایق اور ایماندار ہیں کیونکہ وہ اپنے ترجمہ کے صحیح ہونیکا دعوےٰ نہیں کرتے بلکہ خود اپنی لاعلمی کے مقر ہیں اور صحیح ترجمے کے لئے مزید تحقیقات اور مطالعہ کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔

۶۰۔ آگے صفحہ ۱۵ پر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ "ویدوں کے کئی ترجمے موجود ہیں (۱) سائن کا ترجمہ

ویدوں کے مروجہ ترجموں کا ناقص ہونا

جو ہندوستانی روایت کا نمونہ ہے (۲) لینگ لوئے (Langlois.) کا پرانا فرانسیسی ترجمہ جس میں صحت کا بالکل خیال نہیں ہے۔ بلکہ صرف طبع آزمائی کی گئی ہے اور انکل سے کام لیا ہے (۳) بنفی (Benfey) صاحب کا عالمانہ ترجمہ جس میں بعض الفاظ کا بڑی محنت سے پتہ لگایا گیا ہے مگر باقی الفاظ کا ترجمہ یا تو سائن کے مطابق کیا گیا ہے یا اپنی طرف سے معنی گھڑے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ (۴) پروفیسر ولسن Wilson. (۵) سٹیون سن Stevenson. (۶) پروفیسر روتھ (Roth.) (۷) پروفیسر بولین سن Bollenson. صاحب کے ترجمے بھی ہیں"۔ جن میں سے کوئی بھی صحیح ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا کیونکہ پروفیسر میکس میولر صاحب خود فرماتے ہیں کہ "ان ترجموں میں مترجموں کی ذاتی رایوں کا بہت کچھ دخل ہے اور اکثر لفظوں کے معنی صرف انکل پچو کئے گئے ہیں"۔ بعض ایسے متعصب عیسائی بھی ہیں جو ویدوں کے لفظ گرس (نیران) کو انجیل (Angel) یعنی فرشتہ بتلاتے ہیں دیکھو صفحہ ۱۹۔ دیباچہ میکس میولر)

۶۱۔ آگے صفحہ ۱۶ پر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ ویدوں کے بہت سے الفاظ ابھی تک حل طلب ہیں

سوامی دیانند کی فتح کے آثار

اور یہ ایسے لفظ نہیں ہیں جو کبھی کبھی آتے ہوں بلکہ اکثر ایسے لفظ ہیں جو بالکل معمولی ہیں اور بار بار آتے ہیں۔ شاید پروفیسر صاحب کا اشارہ۔ دیو۔ یگیہ۔ اندر۔ اگنی۔ وایو وغیرہ کی طرف ہے جن کی نسبت ہم ابھی مفصل بحث کر چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ کے سنسکرت دانوں کو ابھی ویدوں کی معمولی ابتدائی باتوں پر بھی عبور حاصل نہیں ہوا ہے۔ پروفیسر صاحب صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ "اب اسقدر ترقی ہوگئی ہے کہ اس بات کے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ کس شخص نے اول مرتبہ یہ دریافت کیا تھا کہ

[illegible] اور منیر پترت تلوار۔ گرز۔ گولہ۔ بارود۔ زرہ بکتر وغیرہ دیگر سامان حرب کا بیان اور جنگ کے قواعد انہی
[illegible] شلوک ۴۵۔ ۱۰ اشانت ۱۲۴۰ میں پڑھ کر دیکھیں کہ اُس زمانہ میں زمانہ حال سے زیادہ ترقی تھی
مجھے تو یقین ہے کہ اُس زمانہ میں ہر قسم کا سامان اب سے بھی عمدہ موجود تھا چنانچہ شکرنیتی ادھیائے
کے شلوک ۲۶۴ وغیرہ میں ۳۲ ودیاؤں (علوم) اور ۶۴ کلاؤں (صنعتوں یا ہنروں) کا ذکر موجود ہے
صرف زمانہ کا ہیر پھیر ہے کہ وہی ملک جس کی نسبت منوجی لکھتے ہیں کہ "دُنیا کے تمام لوگ ہر قسم کا علم و ہنر
اس ملک کے برہمنوں سے آکر سیکھیں"۔ (منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۰) اب اپنے باپ دادا کے علم کو
"اگر دوسری قوموں کا دست نگر ہو رہا ہے۔ نہ معلوم آجکل کے براہمن بڑوں کی چال کیا سمجھتے ہیں
میں نہیں سمجھتا ان کے بزرگ اُن کی طرح مکر و فریب سے لوگوں کو ٹھگ کر اپنا پیٹ بھرتے تھے۔ یا اپنا
وقت علم و ہنر میں لگاتے تھے۔ پُرانی کتابوں میں اُن کے علم و ہنر کا بیان دیکھنے سے تو یہی یقین ہوتا
کہ وہ علم و ہنر دوست تھے[۵۱] اُن کی طرح سُست و کاہل بیٹھ کر دوسروں کا مال کھانا اُن کا شیوہ نہ تھا۔
پس اس زمانہ کے براہمنوں کو شرم آنی چاہیئے کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ اُنکے بزرگ دُنیا بھر کو علم و ہنر کی تعلیم دیتے
تھے اب یہ زمانہ ہے کہ اُن کی اولاد دھرم کرم سے محروم اور علم و ہنر کی دشمن ہو کر صرف باپ دادا کے نام پر [۵۲] کر کے
پیٹ بھرتی ہے۔ لوگوں کا زمانہ قدیم کی طرح اب بھی اُن پر ویسا ہی اعتقاد[۵۳] چلا آتا ہے ورنہ اُن میں اُن کے
بزرگوں کا ایک بھی نشان نہیں ہے۔ عزت اور دان کا مستحق بننے کے لئے اُنہیں اپنے بزرگوں کی طرح علم و
ہنر بھی سیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ (ع) میراثِ پدر خواہی علم پدر آموز۔ اپنے مُلک کے بھائیوں کو اس طرح طعنہ
دینے سے ہمیں اُنہیں کا سُدھار مقصود ہے۔ کاش کہ اُنہیں کبھی اپنے بزرگوں کی میراث علمی کا خیال
آئے اور وہ ہمارے سر سے اس کلنک کو اُتارنے کے لئے آمادہ ہوں کہ ہم صرف بزرگوں کی بڑائی پر
شیخی مارتے ہیں خود کچھ بھی کر کے نہیں دکھا سکتے۔ دراصل ہم اپنی موجودہ حالت میں غیر ملک والوں کی
زبان سے اپنی تعریف سُن کر سرنگوں ہو جاتے ہیں۔ اہل یوروپ اور یونان وغیرہ کے مورخ ہمارے بزرگوں
کے علم و ہنر اور شائستگی کی بابت شہادت دیتے ہیں اور ہم اُسے پڑھ پڑھ کر شرم کھاتے ہیں۔
ایشور سے دعا ہے کہ اس مُلک میں پھر علم و ہنر کی روشنی پھیلے اور پُرانے علمی وفینوں کے دریافت
کرنیوالے آریہ پھر اس ملک میں پیدا ہوں۔

۵۹ پروفیسر میکسمولر صاحب اپنے ترجمہ رگوید کے دیباچہ میں صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ "ویدوں کے لوپیں

---

[۵۱] دیکھو منوسمرتی ادھیایہ ۲ شلوک ۲۸ و ادھیایہ ۱ شلوک ۹۸ و بھگوت گیتا ادھیایہ ۱۰ شلوک ۲۴
[۵۲] منوجی کہتے ہیں کہ جاہل براہمن کو دینا پتھر کی ناؤ میں بیٹھ کر ڈوبنا ہے (منوسمرتی ادھیایہ ۴ شلوک ۱۹۴)
[۵۳] دیکھو منوسمرتی ادھیایہ ۴ شلوک ۱۶۸۔

وغریب علمی تصنیف ہے کہ دُنیا بھر میں کوئی کتاب اُس کی ہمسری نہیں کر سکتی اور کسی مُلک کی صرف و نحو اُس سے لگا نہیں کھا سکتی۔ وہ پانینی ویاکرن کو علم صرف و نحو کا جبر و مقابلہ بتلاتے ہیں۔

سنسکرت کے مکمل ہونے کا ثبوت

۵۸۔ زبان کا کمال یہ ہے کہ اُس میں سب علم موجود ہوں۔ پس اس لحاظ سے سنسکرت دُنیا بھر کی زبانوں سے زیادہ مکمل ہے۔ کیونکہ اس میں تمام علوم موجود ہیں۔ مگر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ جس صورت میں تمام علوم سنسکرت زبان میں موجود تھے تو پھر زمانۂ حال کی ایجادیں کہاں جائینگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دُنیا میں کوئی بات کبھی کبھی ایجاد نہیں ہوتی۔ اب جو کچھ ہوتا ہے وہ وہی ہے جو ہوتا رہا ہے اور آگے بھی وہی ہوگا۔ علم کو انسانی ایجاد بتانا بڑی سخت غلطی ہے جس شے کو ہم علم کہتے ہیں وہ اشیا کے بنائے ہوئے قوانین کا بیان ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ جب نیوٹن نے کشش ثقل کا اصول دریافت کیا تو کشش ثقل ایجاد ہو گئی۔ بلکہ کشش ثقل ہمیشہ سے موجود تھی اور اس کا علم قدیم سے موجود تھا۔ ویدوں سے لیکر رشیوں نے اُسے جیوتش شاستروں میں بیان کیا۔ ریل۔ جہاز۔ غباروں اور تار کے متعلق سوامی جی نے کئی وید منتر اُس بھاشیہ بھومکا میں دئے ہیں۔ ویمان (غبارہ) اور جہاز وغیرہ کا ذکر سنسکرت کی کتابوں میں لاکھوں جگہ آتا ہے۔ منوسمرتی میں جہاز کے محصول کا قانون ہے۔ مہابھارت میں ذکر ہے کہ راجا ویری چر ہمیشہ ویمان (غبارہ) میں سفر کیا کرتا تھا۔

بھوج پربندھ میں لکھا ہے[1] کہ

घटये यथाहोमदयेकसश्व: मुक्तचिलो गच्छति चारुगत्या ।
वायुंददाति व्यजनं सुपुष्कलं विनामनुष्येण चलत्यजस्रम् ॥ भोजप्रब०

"ایک اشویان (دُخانی گاڑی) کلوں اور پہیوں والی ایسی بنائی گئی تھی جو ایک گھڑی میں گیارہ کوس دوڑ کر ایک گھنٹہ میں ساڑھے ستائیس کوس یا ۵۵ میل) چلتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک پنکھا بنایا گیا تھا جو کل کے ذریعہ سے خود بخود چلتا تھا اور خوب زور سے ہوا دیتا تھا۔" کیا کوئی راستی پسند انسان اس حوالے کے موجود ہونے پر کہہ سکتا ہے کہ اس مُلک میں کبھی ریل یا کلیں نہ تھیں۔

اکثر لوگ سوامی جی پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں کہ سوامی جی نے زمانۂ حال کی ایجادیں دیکھ کر تنگ ملادی ورنہ سنسکرت زبان کی پُرانی کتابوں میں صنعت و ہنر کی باتوں کا نام و نشان ہی کہاں ہے۔ جو لوگ توپ اور بندوق کو سوامی جی کی من مانی گھڑت خیال کرتے ہیں۔ وہ ذرا آنکھیں کھول کر شکر نیتی کے چوتھے ادھیائے میں شلوک ۱۰۲۴ لغایت ۱۰۴۴ میں بندوق اور توپ کا بیان اور اُن کے بنانے کی ترکیب

[1] دیکھو صفحہ ۳۲۱ ستیارتھ پرکاش بار پنجم یا صفحہ ۴۰۰ بار چہارم۔

میکسمیولر صاحب نے اب مدّتوں کی تحقیقات کے بعد مان لیا ہے کہ ہر لفظ میں دھاتو مقدم ہے اور معنی میں
دھاتو یعنی مصدر کا پورا پورا تعلق رہتا ہے۔ دراصل لفظ کا اُسکے معنی کے ساتھ ویسا ہی قدرتی تعلق ہے
جیسا کہ آگ کو حرارت یا روشنی کے ساتھ۔ اس امر کی مفصل بحث نرکت اور مہا بھاشیہ میں دیکھنی چاہیئے۔

اہل یوروپ کے لئے سنسکرت سیکھنا آفت ہے

۵۶۔ سنسکرت زبان کو اہل یوروپ نہایت مشکل سمجھتے ہیں۔ ہم اوپر دکھا چکے ہیں کہ اہالیان یوروپ سنسکرت کے پورے چھوڑ ادھورے بھی عالم نہیں ہیں۔ خصوصاً ویدوں کے منتر سمجھنے کے لئے جس قدر علم درکار ہے اُن میں اُس کا ہزاروں حصہ بھی نہیں ہے۔ اسکی دو وجہ ہیں۔ اوّل تو وہ اس علم کو حاصل نہیں کر سکتے۔ دوم۔ اگر حاصل بھی کر سکیں تو وہ دیدہ و دانستہ خصوصاً اُن قواعد کی طرف سے آنکھ پھیر لیتے ہیں جو ویدوں کے معنی پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔ وید تو درکنار اہل یوروپ معمولی سنسکرت کو دیکھ کر گھبراتے ہیں اور اُس کو پڑھنا پہاڑ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ سر مونیر ولیمس لکھتے ہیں کہ "سنسکرت زبان کی ویاکرن (علم صرف و نحو) کو زباندانی کے کمال کا وسیلہ ہونے کے بجائے پنڈتوں نے بجائے خود کمال بنا دیا۔ اُس میں اِس قدر نکات اور باریکیاں رکھی ہیں کہ سخت پیچیدہ علم بن گیا اور اصطلاحات کی وہ خاردار باڑ لگائی کہ اُس میں داخل ہونا مشکل ہے۔ نہ صرف قواعد بلکہ زبان بھی اس قدر سخت بنائی گئی کہ اُس کا نام بھی سنسکرت یعنی کلام بہمہ وجوہ مکمل رکھا گیا"۔ (دیکھو انڈین وزڈم کا دیباچہ) سنسکرت پر یہ بہت اچھا طعنہ ہے کہ زبان کو سخت بنا کر اُس کا نام سنسکرت رکھ دیا۔ اتنی عقل نہیں کہ زبان کا نام اُس کی خوبی یا صفت کو ظاہر کیا کرتا ہے سنسکرت دراصل مکمل اور شائستہ زبان ہے۔ بڑائی کے لئے سنسکرت نام نہیں رکھا۔ کول بروک صاحب لکھتے ہیں کہ "استثناؤں کا بے انتہا سلسلہ قواعد کلیہ کو اتنی دُور پھینک دیتا ہے کہ طالب علم اُن کے تعلق اور باہمی لگاؤ کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ وہ ایک پیچ در پیچ بھول بھلیاں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور جہاں ذرا پتہ چلنے لگتا ہے تو اصلی بات فوراً دل سے بسر جاتی ہے۔ الغرض ہمیشہ اسی سراسیمگی میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے"۔ اسی پر سنسکرت کا دعویٰ!۔ ویدوں کا ترجمہ کرنے کے لئے یُوں ہی لیاقت بڑھ رہی ہے! افسوس ہے کہ اہل یوروپ سنسکرت زبان کے سمجھنے کی نسبت اپنی کمزوری و ناقابلیت کو ایسے صاف لفظوں میں تعلیم کرتے ہوئے پھر بھی ویدوں کے مترجم بننے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ پرانے زمانے میں اسی ویاکرن اور مہا بھاشیہ کو زبانی یاد کیا جاتا تھا کیونکہ جب تک یہ کتابیں زبانی یاد نہ ہوں تب تک کام نہیں چل سکتا۔

سنسکرت زبان کے صرف و نحو کا کمال

۵۷۔ پروفیسر گولڈسٹکر صاحب پانینی رشی کی ویاکرن کو زبانِ سنسکرت کا علم اشیا بتلاتے ہیں اور پروفیسر ولیمس تسلیم کرتے ہیں کہ پانینی رشی کی اشٹادھیائی ایسی دقیق اور عجیب

بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اُن کا ترجمہ بالکل غلط ہے۔

۵۴۔ ویدوں کے قدیم ثابت ہونے سے سنسکرت زبان کا قدیم ہونا خود بخود ثابت ہے۔ اس کے علاوہ سنسکرت

سنسکرت زبان کی دیگر زبانوں پر فوقیت

زبان کا مکمل اور شائستہ ہونا اُسکے نام ہی سے ظاہر ہے۔ کیونکہ لفظ "سنسکرت" کے معنی "مانجھی ہوئی یا شستہ و باقاعدہ زبان" ہیں۔ اِس زبان میں جو کمال و خوبی ہے تمام دُنیا اُس کی شاہد ہے۔ سب قوم کے عالم اُس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ چنانچہ سر ولیم جونز لکھتے ہیں کہ "سنسکرت زبان نہایت شستہ۔ یُونانی سے زیادہ مکمل۔ لاطینی سے زیادہ وسیع اور دونوں سے عمدہ نفیس اور ہر دو سے تعلق رکھنے والی ہے۔ مگر بمصداق آنکہ (رع) "اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شُدی" اُس کی خوبیاں اُسی کی تباہی کا باعث بنگئیں۔ سچ ہے جب کسی قوم پر زوال آتا ہے تو مُلک کی زبان کا بگڑ جانا اُس کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ دوسری کی تو شکایت ہی کیا ہے؛ اپنے ہی ملک کے لوگ اس زبان سے ناآشنا اور اُسکے قدیم لغوی معنوں سے اِس قدر ناواقف ہوگئے کہ اب اُن کو ظاہر کیا جاتا ہے تو اُنہیں یقین نہیں آتا۔ میکسمیولر وغیرہ اہل یورپ سنسکرت کو اگرچہ سب زبانوں کی ماں نہیں مانتے تاہم یونانی و لاطینی وغیرہ زبانوں کی بڑی بہن مانتے ہیں مگر ماں کا اُنہیں بھی پتہ نہیں۔ اسلئے ماں کی عدم موجودگی میں بڑی بہن ماں کی برابر ہے۔ اس دلیل سے سنسکرت زبان ہی کو سب پر سبقت ہے۔

زبان کی اصلیت

۵۵۔ ڈاروین۔ ہنسلی۔ وسنج ووڈ وغیرہ زبانوں کو انسانی ایجاد مانتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چیخوں اور ہُوہا وغیرہ سے ترقی کرتے کراتے زبانیں بن گئیں۔ مگر اُن کی یہ رائے مثل اُنکی اس رائے کے کہ "بندر سے ترقی کرتے کرتے اِنسان بن گیا" بالکل بیہودہ ہے۔ چنانچہ آر سی۔ ٹرینچ۔ تا ئیر۔ اور رپاٹ وغیرہ اس کی بالکل تردید کرتے ہیں۔ موخر الذکر گروہ زبان کی جڑوں (دھاتوؤں) کو قدرتی مانتا ہے۔ اُسکا خیال ہے کہ کوئی نئی روٹ Root. یعنی دھاتو پیدا نہیں ہوسکتی۔ میکسمیولر اس بات کو مانتا ہے کہ دُنیا میں اوّل سب اِنسانوں کی ایک ہی زبان تھی مگر وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ کیا زبان تھی؟ اہل یورپ عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ "انسان کی اصلی قدیم زبان اب معدوم ہوگئی صرف اُس کی اولاد میں یادگار رہ گئی ہیں جن میں سے سنسکرت سب سے بڑی بہن ہے"۔ مگر یہ اُن کی سخت غلطی ہے۔ کیونکہ ویدوں کی زبان جو کسی قدر عام سنسکرت زبان سے مختلف ہے سب زبانوں کی ماں یا مخرج ہے۔ کیونکہ پروفیسر میکسمیولر صاحب بھی سمیٹک وغیرہ زبانوں کو سنسکرت سے جُدا مانتے ہوئے ایک مقام پر تسلیم کرتے ہیں کہ آرین زبان کی دھاتو بلحاظ شکل و معنی سمیٹک وغیرہ زبانوں سے ملتی جُلتی ہیں پس سنسکرت کے سب سے قدیم ماننے میں کوئی بھی اعتراض نظر نہیں آتا۔

(۲۹) لفظ مقدم نہیں ہے بلکہ معنی مقدم ہیں[۵۱]۔ (اشٹادھیائی ۱-۱-۴۴ پر)

(۳۰) اُنادی کوش وغیرہ میں تمام سنسکرت علامتوں کا مکمل مجموعہ نہیں ہے۔

(۳۱) دھاتو پاٹھ وغیرہ میں تمام مصدر مکمل درج نہیں ہیں۔

(۳۲) اشٹادھیائی وغیرہ میں مختلف الفاظ بنانے کے متعلق جس قدر قاعدے درج ہیں اُنہیں پر قواعد کا خاتمہ نہیں ہے۔

(۳۳) تمام الفاظ مصدر سے نکلے ہیں اور شاکٹاین رشی بھی ایسا ہی مانتے ہیں اسلئے تمام الفاظ کو اُنکے لغوی یا مصدری معنی میں لینا چاہیئے (یہ قاعدہ بھی آجکل اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے)۔

(۳۴) اگر کسی مشہور لفظ میں علامت یا مصدر معلوم نہ ہوتا ہو تو نئی علامتیں اور نئے مصدر بنا لینے چاہئیں یعنی مصدر کو دیکھ کر علامت کا اور علامت کو دیکھ کر مصدر کا قیاس کر لینا چاہیئے[۵۳]

(۳۵) ہر لفظ کے پہلے جزو میں مصدر اور آخری جزو میں علامت ہوتی ہے۔

(مہابھاشیہ اشٹادھیائی ۳-۳-۱-۲ پر) ۵۳

اس کے علاوہ علامتوں وغیرہ کے متعلق بہت سی استثنائیں اشٹادھیائی میں لکھی ہیں جو ویدوں سے مخصوص ہیں

۵۴ - میں یقین کرتا ہوں کہ جو شخص ان ۳۵ قواعد کی پوری پوری پابندی کے ساتھ ویدوں کا ترجمہ کریگا وہ کبھی غلطی میں نہ پڑیگا[۵۴]۔ سوامی جی نے ویدوں کی تفسیر میں اِن سب باتوں کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ جب کسی منتر کی تفسیر کرتے ہیں تو ایک ایک لفظ کی تشریح کئی کئی فقروں میں کرتے ہیں۔ مگر اُن میں سے کوئی بات اُس لفظ کے معنی سے باہر نہیں ہوتی جس دھاتو سے وہ لفظ بنا ہے اُس کے ایک ایک معنی کو اکثر ایک ایک فقرہ سے ظاہر کیا ہے بعض ناواقف لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سوامی جی نے اپنی طرف سے بات بڑھا دی۔ مگر انکا یہ خیال غلط ہے۔ اُن کی تفسیر بالکل صحیح ہے۔ مگر ساین۔ مہی دھر یا میکس مُولر وغیرہ ان قواعد کی پرواہ نہیں کرتے۔ اہل یورپ تو اِن قواعد کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں۔ ویدوں کو لغو ٹھیرانے کے لئے اُن کا ہمیشہ یہی شیوہ ہے کہ ان قواعد کو دیدہ و دانستہ نظرانداز کر دیتے ہیں اور پُرانوں اور دیگر کتابوں کی طرح ویدوں کا ترجمہ کرنے

اور اُن کی پابندی کی ضرورت

---

۵۱ دیکھو صفحہ ۲۱۹ - ترجمہ بھومکا ۵۲ دیکھو صفحہ ۲۱۳ لغایت ۲۲۳ - ترجمہ بھومکا۔

۵۳ اگر اس قاعدہ پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا بھر کی زبانیں سنسکرت میں شامل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً سوامی جی اکثر سنسکرت زبان میں تقریر کرتے ہوئے لفظ گپ استعمال کیا کرتے تھے۔ ایک بار کسی شخص نے اعتراض کیا کہ گپ سنسکرت کے کون سے مصدر سے بنتا ہے۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ गल्प मनु समापयं گپ مصدر یعنی جھوٹ بولنا سے گپ بنتا ہے

۵۴ میرا تجربہ ہے کہ اگر اول ہر لفظ کے معنی نرکت چھند۔ ایتریہ۔ گوپتھ۔ اور سام۔ براہمن اور نرکت۔ نگھنٹو۔ اُنادی کوش دھاتو پاٹھ۔ گن پاٹھ وغیرہ کے بموجب لکھ لئے جاویں تو منتروں کے صحیح ترجمہ کرنے و دانشگی علمی مطالب کے سمجھنے میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔

(۱۱) ایک ہی لفظ کے کئی معنی اور کئی الفاظ ہم معنی ہوتے ہیں[۱] (مہابھاشیہ اشٹادھیائی ۱-۲-۴۵ پر)

(۱۲) اُپ سَرگ (علامت ماقبل فعل) اور فعل میں فاصلہ بھی ہو جاتا ہے۔ اُپ سَرگ آگے یا پیچھے دور فاصلہ پر بھی آجاتی ہے[۱] (واریک اشٹادھیائی ۱-۴-۸۰ پر)

(۱۳) ششٹھی (مضاف الیہ) چترتھی (مفعول لہٗ) کے معنی دیتی ہے اور چترتھی ششٹھی کے[۲]
(اشٹادھیائی ۲-۳-۶۲ مع وارتک)

(۱۴) وبھکتیوں میں تغیر و تبدل ہو جاتا ہے یعنی کسی وبھکتی کو کسی وبھکتی کے معنی میں لے سکتے ہیں[۳]
(اشٹادھیائی ۷-۱-۳۹)

(۱۵) فعل کا تغیر و تبدل ہو جاتا ہے یعنی فعل واحد کی جگہ جمع اور جمع کی بجائے واحد وغیرہ ہو جاتا ہے۔
(۱۶) حروف کا بدل ہو جاتا ہے یعنی کسی حرف کو کسی حرف سے بدل لیتے ہیں۔
(۱۷) تذکیر و تانیث کا بدل ہو جاتا ہے یعنی مذکر کی جگہ مونث اور مونث کی جگہ مذکر آجاتا ہے۔
(۱۸) ضمیروں کا ادل بدل ہو جاتا ہے یعنی غائب کی جگہ حاضر اور حاضر کی جگہ متکلم وغیرہ ہو جاتا ہے۔
(۱۹) زمانہ کا تغیر و تبدل ہو جاتا ہے مثلاً حال کی جگہ ماضی اور ماضی کی جگہ حال کا آجانا وغیرہ
(۲۰) فعل لازمی کی جگہ متعدی آجاتا ہے
(۲۱) فعل متعدی کی جگہ لازمی آجاتا ہے
(۲۲) سُور (حرکات یا سُر) بدل جاتے ہیں۔
(۲۳) کرتری (فاعل) کا تغیر و تبدل ہو جاتا ہے۔
(۲۴) علامت [illegible] کا تغیر تبدل ہو جاتا ہے

(مہابھاشیہ اشٹادھیائی ۳-۱-۸۵ پر)[۴]

(۲۵) ویدوں میں ماضی سب زمانوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے (اشٹادھیائی ۳-۴-۶)[۵]

(۲۶) ویدوں میں مستقبل شنائے کے معنی دیتا ہے اس میں شنائے کی طرح حکم اور شرط اور جزا بھی پائی جاتی ہے[۵]
(اشٹادھیائی ۳-۴-۷)

(۲۷) ویدوں میں فعل مستقبل عہد، اقرار اور شک ناتمامی کو بھی ظاہر کرتا ہے (اشٹادھیائی ۳-۴-۸)

(۲۸) مصدروں کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں یعنی جو معنی دھاتو پاٹھ میں لکھے ہیں اُن سے بھی زیادہ معنی ہوتے ہیں۔ (دیکھو مہابھاشیہ اشٹادھیائی ۱-۳-۱ پر)

---

[۱] دیکھو صفحہ ۲۲ ترجمہ بھومکا [illegible] دیکھو صفحہ ۲۲ ترجمہ بھومکا [۲] دیکھو صفحہ ۲۲۸ ترجمہ بھومکا - نیز دیکھو صفحہ ۲۲۱ [illegible] [۳] دیکھو صفحہ ۲۲۲ ترجمہ بھومکا [۴] دیکھو صفحہ ۲۲۰ ترجمہ بھومکا -
[۵] دیکھو صفحہ ۲۲۷ ترجمہ بھومکا

مناسب مقدم و مؤخر کا ربط دیکھ کر معنی کرنے چاہئیں جو رشی اور تپ کرنیوالے نہیں ہیں اُن ناپاک باطن جاہلوں کو منتروں کا اصلی منشاء معلوم نہیں ہو سکتا جب تک انسان مقدم و موخر کو سمجھنے کی لیاقت حاصل نکرے اور منتروں کے معنی کو اپنے ذہن میں اچھی طرح صاف نہ کرلے اور بلحاظ کمال علم اپنے ہمجنسو میں شرف و سبقت حاصل نہ کرلے تب تک وہ اچھی طرح آونا (غوض و فکر) اور معقول تزک (دلیل) سے یہ کے معنی بیان نہیں کرسکتا۔ہ۱ (نِرُکت ادھیائے ۱۳-کھنڈ ۱۲)

(۷) اِندر۔ مِتر۔ وَرُن۔ اَگنی۔ دِوِیَہ۔ سُپَرن۔ گَرُتمان۔ یَم۔ ماترِشوا۔ پرمیشور کے نام ہیں۔ہ۲

(رگوید۔ منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۴۶)

مگر اہل یوروپ جن کے دماغ میں یونانی دیوتاؤں کی کہانیاں بھری رہتی ہیں۔ اُن کو آگ پانی وغیرہ کا دیوتا کہتے ہیں جو سخت غلطی ہے۔ اور یہی کیفیت اُن پنڈتوں کی ہے جن کے دماغ میں ہر وقت پُرانوں کی کہانیاں سمائی رہتی ہیں۔

(۸) اسی اگنی کو بزرگ جلیل آتما (پرمیشور) کہتے ہیں۔ اُسی ایک آتما (پرمیشور) کو دانشمند۔ اندر۔ وَرُن وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ہ۳ (نِرُکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۱۸)

(۹) پروکش (غیر محسوس) اشیاء کے لئے ضمیر غائب۔ پرتیکش (محسوس و ظاہر) کے لئے ضمیر حاضر۔ آدھیاتمکیہ (روحانی مضامین یعنی جیو یا ایشور) کے لئے ضمیر متکلم آتی ہے۔ اور جہاں بیان کی جانے والی شے نا محسوس ہوتی ہے۔ وہاں اور جہاں تشریح طلب شے غیر محسوس یا غائب اور بیان یا تعریف کرنیوالا ظاہر و محسوس ہو وہاں بھی ضمیر حاضر آجاتی ہے بیجان اشیاء کے لئے ضمیر غائب آتی ہے اور جاندار یا ذی شعور کے لئے ضمیر حاضر و متکلم آتی ہے۔ ویدوں میں ایک خاص بات یہ ہے کہ ظاہر و محسوس بیجان یا غیر ذی شعور اشیاء کے لئے بھی ضمیر حاضر آتی ہے۔ہ۴ (نِرُکت ادھیائے ۷۔ کھنڈ ۱ و ۲)

(۱۰) معنی لینے میں وِبھکتی کا خیال نہیں کیا جاتا بلکہ جس وِبھکتی کو مان کر معنی ٹھیک بیٹھ سکتے ہوں۔ وہی وِبھکتی لی جاتی ہے (مہا بھاشیہ۔ اشٹا دھیائی۔ ادھیائے ۱۔ پاد ۱۔ سوتر ۲۷ پر)ہ۵

ناظرین پر واضح رہے کہ اس قسم کے قاعدوں پر اہل فرنگ سوامی جی سے بہت جلتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے قاعدوں سے فائدہ اُٹھا کر سوامی جی نے ویدوں کے بہت کچھ معنی بدل ڈالے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب ان قاعدوں کو قدیم اور مستند رشی اور منی بیان کرچکے ہیں تو اُن سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا جائے؟ اور فائدہ اُٹھانے والے مجرم کیوں بنتے ہیں؟

ہ۱ دیکھو صفحہ ۵۲ و ۳۰۳ ترجمہ بھومکا۔ ہ۲ دیکھو صفحہ ۴۹ ترجمہ بھومکا۔ ہ۳ دیکھو صفحہ ۴۹ و ۲۰۱ ترجمہ بھومکا
ہ۴ " " ۱۱۶ " " ہ۵ " " ۲۱۹ " "

عام پنڈت بھی ویدوں کے الفاظ کے متعلق ان خاص قواعد کا خیال نہ کرکے لوکک (دُنیوی استعمال میں آنے والے) الفاظ کے مطابق ویدوں کے الفاظ کا بھی ترجمہ کرنے لگ جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منتروں کا اصلی منشا بالکل فوت ہو جاتا ہے۔ ویدک الفاظ کے معنی معمولی ویاکرنوں کے ذریعہ سے ہرگز نہیں ہو سکتے پس لازم ہے کہ اوّل ہم اُن خاص قواعد کا علم حاصل کریں جو ویدوں سے خصوصیت رکھتے ہیں تا کہ ہمیں ویدوں کے معنی کو صحیح صحیح سمجھنے کی طاقت حاصل ہو۔

۴۵۔ سوامی جی نے اِس بھومکا میں اس قسم کے بہت سے قواعد لکھے ہیں۔ اُن میں سے چند بڑے بڑے قواعد کا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے تا کہ وید پڑھنے کے شائقین اُن سے آگاہ ہو کر غلط ترجموں کے دھوکے میں نہ پڑیں اور اُن کو صحیح تفسیر کے پہچاننے کی کسوٹی حاصل ہو۔ قواعد مذکور مختصر طور پر یہ ہیں:۔

ویدک الفاظ کی خصوصیتیں

(۱) وید کے ہر جملہ میں برابر اُسی برہم کا بیان ہے کہیں صراحتاً اور کہیں کنایتاً (ویدانت درشن ۱-۱-۴)[52]

(۲) جس منتر میں جن اعمال یعنی اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ تک تمام یگیوں اور نیز علم صنعت کا بیان ہوتا ہے اُس منتر کا وہی دیوتا ہوتا ہے۔ وید میں اعمال کے اعلےٰ نتیجے یعنی موکش کا بیان ہے (نرکت ادھیائے ۱ کھنڈ ۲)[53]

(۳) منتر سے جس مضمون کو واضح کیا جاتا ہے وہی اُس منتر کا دیوتا ہے۔ منتر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پروکش کرتا۔ پرتیکش کرتا۔ اور آدھیاتمکیہ۔ پروکش کرتا وہ منتر ہیں جن کا مضمون کوئی غیر محسوس شے ہو۔ پرتیکش کرتا وہ ہے جس کا مضمون محسوس یا ظاہر نظر آتا ہو۔ اور آدھیاتمکیہ ایشور یا جیو کے بیان کرنے والے منتروں کو کہتے ہیں[54] (نرکت ادھیائے ۷ کھنڈ ۱)

(۴) جہاں کوئی خاص دیوتا نظر نہ آتا ہو وہاں یگیہ[55] دیوتا ہوتا ہے یا یگیہ کا کوئی جزو مگر اہلِ لغت عالموں کی رائے میں ایسے منتروں کا دیوتا انسان ہوتا ہے۔ بعض منتر کام دیوتا والے ہوتے ہیں یعنی اُن میں دُنیوی مرادات کا مضمون ہے۔ کہیں دیو (ایشور) دیوتا (مضمون) ہوتا ہے کہیں کرم (عمل) کہیں ماں کہیں باپ۔ کہیں عالم۔ کہیں اتتھی۔ کیونکہ ان سب میں دُنیا کی بہبودی وغیرہ کرنا دیوتا پن ہے (نرکت ۷-۴)

(۵) جس قدر دیوتا دُنیوی کاروبار کے سرانجام کیلئے مفید یا کارآمد ہیں اُن میں سے آتما مقدم و افضل دیوتا ہے باقی سب دیوتا اُسی ایک آتما (پرمیشور) کے پرتی انگ (مظہرات جزو قدرت) ہیں یعنی وہ اُس کی جزوی قدرت کو ظاہر کرتے ہیں[56] (نرکت ادھیائے ۷ کھنڈ ۴)

(۶) صرف منتر سُن کر یا محض ترک (حجت و دلیل) سے منتروں کا ترجمہ نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ محل و موقع کے

---

۵۲ دیکھو صفحہ ۲۹ و ۳۰ ترجمہ بھومکا

۵۳ ،، ،، ۳۹ ترجمہ بھومکا

۵۴ دیکھو لفظ یگیہ کے معنی جو پیچھے فقرہ ۳۴ میں دیئے گئے۔

۵۵ دیکھو صفحہ ۴۰ و ۴۱ ترجمہ بھومکا۔

۵۶ ،، ،، ۴۰ و ۲۱۶ ترجمہ بھومکا

۵۰۔ اسکے مقابلہ میں جب ہم ساین۔ مہی دھر وغیرہ کی طرف دیکھتے ہیں تو اُن میں ایک بات بھی رشی پن کی نہیں پائی جاتی۔ سائن کی نسبت لکھا ہے کہ وہ پندرھویں یا چودھویں صدی میں گذرا ہے یا دھوا اُس کا بڑا بھائی وجے نگر کے مہاراجہ بُکّ اوّل کے دربار میں فذیر اعظم تھا۔ کہتے ہیں کہ سائن اور مادھو نے مل کر رگ وید کی تفسیر لکھی تھی یا مادھو نے سَروَ درشن سَنگرہ تصنیف کیا تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) تھا چنانچہ اُس نے کتاب مذکور میں چارواک مت کا سب سے اوّل اور بُدھ اور جَین مت کا دوم اور سوم درجے پر بیان کیا ہے۔ پس جس تفسیر میں ایشور کے نہ ماننے والے اور خوشامد کی عادت اور دُنیوی عزت کے پابند شخص کا دخل ہو اُس کے بالکل صحیح ہونے کی کب اُمید ہو سکتی ہے۔ مانا کہ سائن اچھا پنڈت تھا مگر اعتقاد کو کیا کیجئے۔ اور ہم ابھی کہہ آئے ہیں کہ ہر تصنیف یا ترجمہ میں مصنف کے ذاتی اعتقاد کا بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ اسی طرح مہی دھر کی بابت اگرچہ کچھ پتہ نہیں مگر اُس کی تفسیر اُس کے خیالات کا عمدہ عکس ہے۔ مہی دھر نے یجر وید کے تیئیسویں ادھیائے کے بعض منتروں کا جو ترجمہ کیا ہے اُس سے اُس کا رند اور عیاش ہونا بالکل ظاہر ہے پس اُسکے ترجمہ بھی صحت اور صداقت کی امید رکھنا بالکل فضول ہے اور یورپ کے فرضی سنسکرت دان عالموں یعنی اُن کے مقلدوں اور اُس کی خاطر وید کی مذمت کرنے والوں اور اپنے ملک کی خیر خواہی میں تمام دُنیا کو وحشی بتلانے والوں سے صحیح ترجمہ کی امید رکھنا ایسی بات ہے جیسے شیر سے گایوں کی حفاظت کرنیکی امید رکھنا اسلئے بقول یاسک آچاریہ قدیم رشیوں مُنیوں یا زمانۂ حال کے سچّے رِشی یعنی سوامی دیانند سرسوتی جی کی تفسیر ہی صحیح اور درست ہے۔ اُن کے علاوہ باقی سب تفسیریں آنارش یعنی غلط ہیں۔

۵۱۔ جب یہ ثابت ہو چکا کہ ایشور نے ویدوں کو دُنیا کے شروع میں چار رشیوں کی آتما کے اندر ظاہر کیا اور اُن میں تمام علوم موجود ہیں۔ تو اُس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعد میں جس قدر علم دُنیا میں جاری ہُوا اُس کا مخزن وید ہی ہیں پس دیکھا جاتا ہے کہ وِیاکرن (علم صرف و نحو) بھی ویدوں سے لیا گیا۔ پانِنی مُنی کے سُوتروں سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ویدوں کو وِیاکرن کے تابع نہیں سمجھتے بلکہ ویاکرن کو ویدوں کے تابع سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے اُنہوں نے لَوکِک (دُنیوی استعمال میں آنے والے) الفاظ کے لئے قواعد لکھنے کے علاوہ چند ایسے قواعد بھی لکھے ہیں جو ویدوں کے الفاظ سے خصوصیت رکھتے ہیں۔ یاسک آچاریہ نے بھی نِرُکت اور نگھنٹو میں ویدوں کی چند خصوصیتوں کا بیان کیا ہے جن کو آجکل کے انگریزی سنسکرت دان وید منتروں کا ترجمہ کرتے ہوئے بالکل بھلا دیتے ہیں۔ یا تو یہ بات ہے کہ وہ ان قواعد کو جانتے نہیں یا یہ کہ وہ دانستہ اُن کی طرف سے آنکھ بند کر لیتے ہیں۔ بظاہر قیاس ثانی غالب ہے

سائن مہیدھر وغیرہ اپنا نئے شر الکا میں شامل ہیں

ویدویاکرن کے تابع نہیں

۳۔ دُنیوی تعلق عزت و دولت سے استغنا کی وجہ سے

دھن سے کیا مطلب برآری ہوتی ہے۔ اُسکے نزدیک[۱]

नैव ब्रह्मानन्दवित्तेनतुल्यं लोकवित्तं कदाचिद्भवितुमर्हति ।

"وصال برہم کے سرور کے مقابلہ میں دُنیوی دولت و حشمت ہیچ و ناچیز ہے"۔ ایک گدّی کیا اگر سات اقلیم کا راج بھی اُن کو ملتا تو وہ نچکیتا کی طرح اُسپر بھی لات مارتے۔ اُن کو دنیوی عزت کی خواہش[۲] نہ تھی۔ کیونکہ وہ اپنی آتما میں اچھی طرح سے جانتے تھے کہ[۳]

यस्य परमेश्वरे प्रतिष्ठास्ति तस्यान्याः सर्वाः प्रतिष्ठा नैव रुचिता भवन्ति ॥

"جسکی عزت پرمیشور کی نظر میں ہے پھر اُس کو دُنیوی عزت کی ضرورت نہیں"۔ نہ اُن کو اولاد کی تمنا تھی تمام عمر برہمچریہ کا عہد قائم رکھنا خصوصاً اس زمانے میں حد کے درجہ کا کمال ہے۔ شتپتھ براہمن میں لکھا ہے کہ "ایشور کی لگن میں سنیاس لینے والے اعلےٰ درجہ کے عارف یعنی ایشور کو جاننے والے برہمن پورے عالم اور تمام شکوک کو مٹانے والے گیانی گرہ آشرم یعنی اولاد کی خواہش نہیں کرتے۔ وہ علم کے نور اور معرفت کے سرور میں مست ہو کر کہتے ہیں کہ ہم اولاد کو کیا کرینگے؟ آتما اور پرمیشور ہی ہمارا منزل مقصود یعنی دلی مطلوب ہے۔ ایسے گیانی لوگ اولاد کی خواہش۔ دولت و حشمت کے لالچ اور دُنیوی عزت کی تمنا چھوڑ کر ویراگ (پاپ سے نفرت) کر کے سنیاس لے لیتے ہیں جس کو صرف پرمیشور کو پانے یعنی موکش حاصل کرنیکی خواہش ہوتی ہے۔ اُس کی یہ تینوں خواہشیں مٹ جاتی ہیں"[۴]۔ (کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۷۔ براہمن ۲)

پس وہ سچے سنیاسی۔ گیانی۔ برہم کے جاننے والے اور موکش کی راہ پر چلنے والے تھے۔

۴۹ جس طرح وہ دراز قامت۔ قوی ہیکل اور توانا تھے۔ اُسی طرح دلیل اور بحث کے بھی دھنی تھے۔ اُنکی زبردست

۳۔ بلحاظ قوت و صحت دلیل

دلیل کے سامنے اچھے اچھے پنڈتوں کے مُنہ بند ہو جاتے تھے۔ کیسا ہی زبردست بولنے والا کیوں نہ ہو اُن کے سامنے پھیکا پڑ جاتا تھا گویا وہ سچ مچ زمانۂ قدیم کے رشیوں کے نمونہ تھے۔ رگ وید میں لکھا ہے کہ "جو شخص ویدوں کو معنی کے علم کے ساتھ پڑھا ہوتا ہے اُس کو کوئی شخص خواہ کیسا ہی سخت حجت کے سوال جواب کرنیوالا فتنہ انگیز سخت مخالف نکتہ چین اور معترض حریف کیوں نہ ہو تنگ یا لاجواب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُس کی زبان سچے علم سے آراستہ۔ حاضر جواب اور نیک اوصاف سے پیراستہ ہوتی ہے"۔ (منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۱۔ منتر ۵)[۵]

پس سوامی جی کا دلیل میں زبردست ہونا اور سب کو لاجواب کرنا ثابت کرتا ہے کہ وہ سچے مہرشی یعنی ویدوں کے مطالب کو صحیح صحیح سمجھنے والے تھے۔ الغرض ویدوں کی صحیح تفسیر کرنیوالے کے لئے جن شرائط کا پورا کرنا لازمی ہے وہ سب سوامی جی میں یکجا موجود تھیں۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُن کی تفسیر صحیح اور مستند ہے۔

[۱] سچے براہمنوں کو دنیوی عزت کی ضرورت نہیں ہوتی دیکھو منوسمرتی ادھیایہ ۲ شلوک ۱۶۲۔ [۲] دیکھو صفحہ ۱۵۴ ترجمہ بھومکا
[۳] دیکھو صفحہ ۱۵۲۔ ترجمہ بھومکا۔ [۴] دیکھو صفحہ ۱۹۸ ترجمہ بھومکا۔

باہر پاؤں نہیں رکھتے" جب آپ نے پرم ودوان اور ویاکرن کے سورج سری سوامی ورجانند سرسوتی جی سے اشٹادھیائی۔ مہابھاشیہ اور ویدانت سوتروں کی تعلیم پاکر ویدوں کی کنجی حاصل کی تو گروجی نے آپ سے بطریق گرو دکشنا یہ عہد لیا کہ

"(۱) دیش کا اُپکار (ملک کی بہبودی) کرو۔

(۲) ستیہ شاستروں (سچی علمی کتابوں) کا اُدھار کرو۔ یعنی اُنہیں از سر نو رواج دو۔

(۳) مت متانتر۔ یعنی مختلف فرقوں کی جہالت کو دور کرکے ویدک دھرم کو پھیلاؤ"

اس عہد کو جس دیانتداری سے سوامی دیانند سرسوتی جی نے جان پر کھیل کر پورا کیا۔ اس کو ایک عالم جانتا ہے۔ ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے بڑھ کر وعدہ وفائی اور سچائی کا خیال اور کیا ہو سکتا ہے۔ پس شتپتھ براہمن کے بموجب وہ دیو یعنی دیوتا کے درجے پر ممتاز تھے۔ کیونکہ دیوتا کی صفت صرف سچائی بتائی ہے۔ جو جھوٹ اور خوشامد کو چھوڑ کر سچائی کو اختیار کرتا ہے وہی دیو ہے۔

۳۔ سوامی دیانند سرسوتی جی نے قدیم شاستروں کا بہت کچھ مطالعہ کیا تھا۔ وید اُنکے نوکِ زبان تھے

۴۔ بلحاظ قابلیت

اس کے علاوہ وہ لکھتے ہیں کہ "میں تین ہزار کتابوں کو پڑھنے کے لائق سمجھتا ہوں" جس کے معنی یہ ہیں کہ اُنہوں نے خود تین ہزار سے کئی گنی زیادہ کتابیں پڑھی تھیں۔ اس زمانہ میں جبکہ صرف ایک شاستر یا معمولی کتاب کے پڑھ لینے پر انسان بڑا بھاری پنڈت مشہور ہو جاتا ہے تو سوامی جی کیسے عالم کا کیا درجہ ہونا چاہیئے؟ اُنہوں نے علم کے شوق میں تمام دُنیوی راحت کو ترک کیا۔ بیس اکیس[۲۱] برس کی عمر میں عین اس وقت جبکہ آپ کے بیاہ کا سامان ہو رہا تھا۔ سامانِ عشرت۔ خاندانی دولت۔ اور موروثی حکومت پر لات مار کر گھر سے چل نکلے اور موکش کی لگن میں سنیاس لیا۔ اور شیر اور ریچھوں سے بھرے ہوئے لق و دق جنگلوں۔ اوگھٹ گھاٹیوں اور برفانی پہاڑوں پر یوگیوں کو تلاش کرتے پھرے اور یوگ سیکھا۔ اور جہاں ودیا (علم) اور دھرم کی بات دیکھی وہیں سے حاصل کی۔ تمام عمر گیان (علم و معرفت) کے حصول میں صرف کی۔ ایک بار اَتی ویراگ کی حالت میں ارادہ ہوا کہ برف میں گل کر قید جسم سے آزادی پا دیں۔ مگر پھر دل سے آواز آئی کہ اس طرح مرنے سے کیا حاصل ہے۔ دنیا میں آئے تو گیان کی تکمیل کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تلوکار اُپنشد میں کہا ہے

[۱] इह चेदवेदीदथ सत्यमस्ति न चेदिहवेदीन्महती विनष्टिः ॥ केनोप० खं० २।५।

"اسی جنم میں اس ایشور کا گیان حاصل کر لیا تو یہ جنم سپھل کر لیا۔ نہیں تو جنم اکارتھ ہے"

چنانچہ آپ نے سچ مچ گیان کی تکمیل کی اور یوگ سمادھی میں ایشور کا درشن بھی کیا۔

۵۔ راجپوتانہ میں آپ کو ایک بڑی بھاری آمدنی کی گدی ملتی تھی۔ مگر دھرم اور موکش کے پیاسے کی

(۴) مقدم و مؤخر سمجھنے کی لیاقت رکھتا ہو۔

(۵) منتروں کے معنی اوّل اُسکے اپنے ذہن نشین ہو جائیں۔

(۶) اعلیٰ درجہ کا عالم اور ویدوں کے علم میں سب پر سبقت رکھتا ہو۔

(۷) کم علم۔ کوتاہ عقل اور متعصب نہ ہو۔

(۸) سچ اور جھوٹ کی تمیز کر سکتا ہو۔

۴۵۔ اِن آٹھوں شرائط پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانۂ حال کے عالم عموماً ان شرائط کو پورا نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے پیٹ کے غلام بن رہے ہیں اور تپ کے نام سے اُنکو تپ چڑھتی ہے۔ دلیل اور فکر و خوض کو تو اُنہوں نے اُسی دن بالائے طاق رکھدیا تھا جس دن اُنکی عقل مارنے کے لئے بناوٹی پُران بن گئے تھے۔ اور پُرانوں میں ہزاروں ورودھ (اختلافات) اور اجتماع ضدین کی روزانہ مشق و تجربے نے اُن کی عقلوں کو اس درجہ بگاڑ دیا ہے کہ اب اُن میں مقدم و مؤخر یا سچ اور جھوٹ تمیز کرنے کی طاقت ہی نہیں ہے۔ کم علمی اور کوتاہ عقلی اُن کی پیشانی سے ٹپکتی ہے۔ اہلِ یوروپ کی سب سے بڑی لیاقت تعصب کرنا اور سچ کو جھوٹ بنا دینا ہے۔ منتروں کے معنی کو سمجھنے کے بجائے وہ خود دانستہ بگاڑنا اور بے معنی بنانا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کا اعتقاد ویدوں سے پھر کر انجیلی کہانیوں میں پھنس جائے۔ تپ اور یوگ کے تو وہ معنی ہی نہیں سمجھتے بلکہ اُن کے نزدیک ایسی باتیں عقل کا فتور اور ناشائستگی کا نشان ہیں۔ اُنکا بڑا غور و فکر اور دلیل اس بات پر خرچ ہوتی ہے کہ انجیل کی کہانیوں کو کسی طرح اُبھار کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھایا جاوے اور وید کی علمی باتوں کو پہاڑ کی چوٹی پر سے اس بیدردی کے ساتھ نیچے پٹکا جاوے کہ وہ نیچے گر کر چور چور ہو جاویں اور اُس ملک کے بھولے بھالے لوگ اُن کو اپنے پاؤں میں روندیں اور اُنکی گری ہوئی حالت پر ہنسیں اور ناک چڑھائیں۔ خیر یہ بھی زمانہ آنا تھا۔ مگر خوش قسمتی کی بات ہے کہ ویدوں کو اپنے اصلی درجے پر پہنچانے کے لئے اس زمانے میں پھر ایک رشی نے جنم لیا۔

حال کے مفسروں کی نااہلیت	سوامی دیانند کی قابلیت [illegible]

۴۶۔ سوامی دیانند سرسوتی جی اِس زمانے میں ویدک وِدّیا (علم وید) کے ایک ہی بےمثل عالم ہوئے ہیں۔ وہ اعلیٰ درجے کے سچے تھے۔ سچائی اُن کی ذات سے خاص نسبت رکھتی تھی۔ وہ دنیادار نہ تھے اور اسی وجہ سے اُنہوں نے دُنیادار عالموں کی طرح خوشامد کرنا پسند نہ کیا۔ اپنی راست گوئی کی بدولت ایک جہان کو اپنا دشمن بنا لیا۔ سچائی کے سامنے اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ وہ اِس مقولے کے بڑے پکے پابند تھے کہ (सत्यमेव जयति नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः ॥) سچ ہی کی فتح ہے نہ کہ جھوٹ کی۔ سچے دھرماتما اور گیانی لوگ سچائی کے راستے پر چلتے ہیں اور کبھی سچائی سے

[...]ں غلط ہیں۔ کیونکہ وہ شرائط بالا کو پورا نہیں کرتیں۔

۴۳۔ اب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ویدوں کے سمجھنے کے لئے کس کس بات کی ضرورت ہے؟

[و]یدوں کے سمجھنے [کے ل]ئے ضروری شرائط

یاسک آچاریہ جی نِرُکت میں لکھتے ہیں کہ

"منتروں کے الفاظ کے معنی پر غور کرنا چِنتا کہلاتا ہے۔ ویدوں کا صحیح منشا سمجھنے کیلئے [تر]ک (دلیل) کرنی چاہیئے۔ دلیل کے ساتھ منتروں کے معنی پر غور کرنیکا نام اُوہا ہے۔ منتر کو ایک بار سننے [س]ے معنی کر دینا یا محض دلیل پر حصر کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ محل و موقع کے مناسب آگے اور پیچھے کے ربط [ک]و دیکھ کر معنی کرنے چاہئیں۔ صرف تپ (محنت و ریاضت) کرنیوالے رشیوں کو ویدوں کے معنی کا علم ہو سکتا ہے [ج]ن میں تپ یا رشی کی صفت نہیں اور جو بد نہاد جاہل ہیں اُن کو ویدوں کے مطالب کا فی الواقع صحیح علم نہیں [ہ]وتا جب تک انسان کو مقدم و مؤخر کے سمجھنے کی لیاقت حاصل نہ ہو جاوے اور وہ منتروں کے معنی کو اپنے [ذ]ہن میں صاف نہ کر لیوے یا جب تک انسان اپنے ہمجنسوں میں بلحاظ مہارتِ علوم قابلِ تعریف اور ا[ع]لےٰ درجہ کا عالم نہ ہو جائے تب تک وہ اچھی طرح اُوہا کر کے عمدہ دلیل کے ساتھ ویدوں کے معنی کو بیان نہیں کر سکتا۔ رشی وہی ہے جو ترک (دلیل) کے ذریعہ سے سچ اور جھوٹ کی تمیز کر سکے۔ ترک ہی رشی ہونے کا نشان ہے اور منتروں کے معنی کی چِنتا (غور) اور اُوہا (خوض و فکر) کرنے ہی کو ترک (دلیل) کہتے ہیں۔ پس جو صاحبِ عقل و تمیز اور علم و فضل سے ماہر انسان ویدوں کے معنی پر فکر و خوض کرتا ہے اُسی پر آرش [و]یاکھیان یعنی رشیوں کی کی ہوئی تفسیر وید کا منشا عیاں اور روشن ہوتا ہے۔ مگر کم علم کوتاہ عقل پُر تعصب [ا]نسان کی سوچی ہوئی بات آنارش یعنی جھوٹ ہوتی ہے کسی کو اُسے نہ ماننا چاہیئے۔ کیونکہ انرتھ یعنی اہل[یت] سے گمراہ ہونے کی وجہ سے اُن کی قدر کرنا بھی لوگوں کی گمراہی کا باعث ہوگا۔"[1] [نِرُکت ادھیائے ۱۳ کھنڈ ۱۲]

یاسک آچاریہ کا یہ قول بالکل ٹھیک ہے۔ درحقیقت جس کسی نے ویدوں کی تفسیر شرائط بالا کو پورا کئے بغیر کرنیکی [ج]رأت کی ہے وہ ہمیشہ گمراہی میں پڑ کر دوسروں کی گمراہی کا باعث ہوا ہے۔ آج کے دن ویدوں کی نسبت [ج]و غلط فہمیاں ہو رہی ہیں وہ انہیں حضرات کی کوشش کا نتیجہ ہے۔

۴۴۔ یاسک آچاریہ کے مندرجۂ بالا حوالے کے بموجب ویدوں کے صحیح منشا سمجھنے کے لئے حسبِ ذیل شرائط کا پورا کرنا لازمی ہے:۔

[ا]ن کا خلاصہ

(۱) تفسیر کرنے والا رشی ہو۔

(۲) وہ تپ (ریاضتِ الٰہی) کرنے والا ہو۔

(۳) چِنتا (غور) اُوہا (خوض و فکر) اور دلیل سے کام لے۔

[1] دیکھو صفحہ ۵۲ و ۵۳ ترجمہ بھومکا

(۴) وایو (ہوا) یجروید ادھیائے ۸ منتر ۵۷　(۵) وِدیُت (بجلی) یجروید ۸-۵۷
(۶) سُوریہ (سورج) یجروید ۸-۵۷　(۷) واجن (بیگوان تیز رو یعنی ہوا وغیرہ) رگوید ۱-۲۴-۴
(۸) ماترِشوا (ایشور) رگوید ۱-۱۶-۴۶

لفظ گندھرو کے معنی شتپتھ براہمن میں حسب ذیل لکھے ہیں :-

نمبر شمار	معنی سنسکرت	اردو معنی	حوالہ شتپتھ براہمن: کانڈ	پاٹھک	براہمن	کنڈکا
۱	وات	ہوا	۹	۳	۳	۱۰
۲	مَن	دل	۹	۳	۳	۱۲
۳	یگیہ	اسکے معنے اوپر لکھے جا چکے ہیں	۹	۳	۳	۱۱
۴	اگنی	آگ	۹	۳	۳	۷
۵	سُوریہ	سورج	۹	۳	۳	۸
۶	چندرما	چاند	۹	۳	۳	۹

اور اپسرا کے معنی شتپتھ براہمن کے بموجب یہ ہیں :-

نمبر شمار	معنی سنسکرت	اردو معنی	کانڈ	پرپاٹھک	براہمن	کنڈکا
۱	اوشدھی	نباتات	۹	۳	۳	۷
۲	پرتھی	زمین	۹	۳	۳	۸
۳	انترکش	ستارے	۹	۳	۳	۹
۴	آپ	پانی یا بخاراتِ آبی	۹	۳	۳	۱۰
۵	رک / سام	رگ وید اور سام وید	۹	۳	۳	۱۲

گندھرو اور اپسرا کے اِن معنوں کا مُروّجہ معنوں سے مقابلہ کیجئے۔ آجکل ناٹکوں اور پُرانوں میں گندھرو اور اپسرا سے اِندر سبھا کے دیوا اور پری مراد لیتے ہیں۔ پس اگر آجکل کے پنڈت کاویوں۔ ناٹکوں اور پُرانوں کو پڑھ کر ویدوں میں بھی ان لفظوں کے ایسے ہی معنی لیں تو کچھ تعجب نہیں۔ کیونکہ اُن کے سر میں یہی باتیں بھری ہیں براہمنوں وغیرہ قدیم کتابوں کا اُنہوں نے کبھی خواب میں بھی مطالعہ نہیں کیا۔ اِسی طرح اور بہت سے الفاظ کے معنوں کی نسبت غلط فہمی ہے یہاں صرف مثال کے طور پر چند لفظ لکھے گئے کیونکہ تمام متنازعہ الفاظ پر بحث کرنیکی یہاں گنجایش نہیں ہے +

۴۴۔ اسلئے اگر ویدوں کے صحیح معنی تک پُہنچنا مطلوب ہے تو لازم ہے کہ

صحت معنی کس طرح ہو؟ (۱) انسان کو اپنے ذاتی عقیدے سے ویدوں کا ترجمہ کرتے وقت دُور رکھدینے چاہئیں۔

(۲) پُران کی کتھائیں کو دل سے بُھلا دینا چاہیئے۔ اور

(۳) ویدوں کی قدیم تفسیروں۔ اشٹادھیائی۔ نرُکت اور نگھنٹو وغیرہ لُغتوں سے مدد لیکر ترجمہ کرنا چاہیئے۔ جب تک ایسا نہ کیا جاویگا ویدوں کا صحیح صحیح منشا و مطلب ہرگز سمجھ میں نہ آسکے گا +

اِسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سایَن آچاریہ وغیرہ پنڈتوں اور مکسمُولر وغیرہ انگریزوں کی تفسیریں

پس ویدوں میں لفظ سوم کے معنی محل و موقع کے مناسب ان سولہ[۱۹] میں سے کوئی ایک لئے جائینگے۔ جائے غور ہے کہ ویدوں کی قدیم تفسیروں میں سوم کے معنی ایشور۔ عالم۔ چاند اور نباتات وغیرہ لکھے ہیں۔ مگر زمانۂ حال کی زبردست تحقیقات سے جس میں ذاتی عقیدہ۔ اور اٹکل اور تخمینہ کا غائت درجہ دخل ہے۔ سوم کے معنی شراب انگور۔ نیشکر اور جوار وغیرہ ہوتے ہیں (ع) ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؟

۳۹۔ اسی طرح مہی دھر نے اپنے وام مارگی اعتقاد کے مطابق جو ویدوں کے منتروں کا ترجمہ کیا ہے وہ اس قدر ناشائستہ ہے کہ ہمیں بھی اس کو اردو زبان میں لکھنے سے عار آئی۔ اس کا نمونہ سوامی جی نے تفسیر ہذا کی ضرورت پر بحث[۲۰] کے مضمون میں دیا ہے۔ ہم نے اس مقام پر مہی دھر کی سنسکرت تفسیر کو فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ اگر اس میں کوئی شرمناک بات ہے تو اس کے ذمہ وار ہندو لوگ ہیں نہ کہ آریہ۔ کیونکہ مہی دھر ہندو مذہب کا حامی ہے۔

مہی دھر کے گندہ خیالات

۴۰۔ اسی طرح سائن وغیرہ زمانۂ حال کے پورانک پنڈتوں نے پران کی کتھاؤں کو جو ان کے ذہن میں سمائی ہوئی تھیں جگہ جگہ ویدوں میں داخل کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں وید کے النکاروں کو فسانہ اور ناٹک نویسی کی مشق کے لئے زمین بنایا گیا ہو۔ مگر زمانۂ حال میں ان ناٹک اور کتھاؤں کی کتابوں نے ہمارے ملک کے پنڈتوں کے دلوں میں اس درجہ گھر کر لیا ہے کہ انہیں مرض یرقان کے بیمار کی طرح ہر طرف کتھائیں ہی کتھائیں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ سائن وغیرہ نے جہاں کہیں کسی منتر میں اندر گوتم۔ اہلیا۔ اُشا۔ اہی۔ ورترا سُر۔ گندھرو اور اپسرا وغیرہ لفظ دیکھے۔ فوراً پران کی کتھا کو نقل کر دیا حالانکہ اُنکے ترجمے کے بموجب بھی خاص منتروں کے لفظوں سے وہ کتھا نہیں نکلتی۔ مگر انہیں اس سے کیا مطلب۔ اپنے اظہار علم و واقفیت کے شوق میں پران کی جو کتھا اُس لفظ سے بال برابر بھی تعلق رکھتی نظر آئی فوراً اُس کو دھر گھسیٹا۔ اندر۔ اہلیا۔ گوتم۔ اُشا۔ اہی۔ ورترا سُر۔ توشٹا وغیرہ کی نسبت سوامی جی نے مستند و غیر مستند کتابوں[۲۱] کے مضمون میں قدیم تفسیروں کے حوالوں سے ثابت کر دیا ہے کہ ان سے سورج۔ رات چاند۔ شفق۔ بادل وغیرہ مراد ہیں۔ لفظ اگنی۔ وایو۔ سرسوتی۔ اشو وغیرہ کی نسبت بھی سوامی جی نے معاملہ کو صاف کر دیا ہے[۲۲]

سائن کی غلط فہمیاں

۴۱۔ یم۔ گندھرو۔ اور اپسرا کی نسبت ذیل میں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

یم۔ گندھرو اور اپسرا کیا ہیں؟

یم کے معنی حسب ذیل ہیں :-

(۱) رِتو (فصل) رگوید۔ منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴۔ منتر ۱۵۔

(۲) وایو (پرمیشور) رگوید ۲-۵-۱ (۳) اگنی (آگ) رگوید ۱۰-۱۴-۱۳

[۵۱] دیکھو صفحہ ۲۰۲ لغایت ۲۰۸۔ [۵۲] دیکھو صفحہ ۱۷۵ لغایت ۱۸۹۔ [۵۳] دیکھو صفحہ ۲۱۲ لغایت ۲۱۵

(۲) ڈاکٹر رائس .Dr Rice صاحب جو سنسکرت کے عالم بیان کئے جاتے ہیں رائے دیتے ہیں کہ میں اس کوشش میں ہوں کہ سوم کو معمولی نیشکر (گنا) ثابت کروں لیکن میں اُن اعتراضوں کا جواب نہیں دے سکتا جو میری اس رائے کے خلاف ہیں۔ تاہم جو ہیئت اس پودے کی بیان کی جاتی ہے۔ اُس سے وہ نیشکر یا کوئی جوار کی قسم پائی جاتی ہے۔

(۳) ڈاکٹر راجیندر لعل متر نے ایکبار گورنمنٹ ہند کو لکھا کہ سوم عرق بنانے میں ایک ایسا ہی جزو تھا جیسا کہ ولایت میں Hops کے پودے Beer یعنی شراب کے جزو ہوتے ہیں۔ ویدوں کے براہمنی زمانہ میں سوم لفظ کا صرف النکار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔"

۷ ۳ ۔ الغرض انگور سے لیکر جوار تک سوم سمجھا جاتا ہے جو آجکل کے عالموں کے نزدیک شاید کوئی بڑا فرق نہیں ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان اٹکل پچو رایوں[1] اور مضحکوں کا نشانہ ویدوں ہی کو کیوں بنایا جاتا ہے؟ کیا اتنی بات کہنے میں شرم آتی ہے کہ سوم کی نسبت ہم کو صحیح علم نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ آجکل یہ بیل پیدا ہی نہ ہوتی ہو۔

اور اشتی کی غلطی

۸ ۳ ۔ شتپتھ براہمن میں لفظ سوم کے ۱۶ معنی لکھے ہیں جو نقشہ مندرجہ ذیل سے عیاں ہیں +

سوم کے اصلی معنی

نمبر شمار	سنسکرت معنی	اردو معنی	حوالہ شتپتھ براہمن: کانڈ	پرپاٹھک	براہمن	کنڈکا	نمبر شمار	سنسکرت معنی	اردو معنی	حوالہ شتپتھ براہمن: کانڈ	پرپاٹھک	براہمن	کنڈکا
۱	بھراٹ	روشنی منور [illegible]	۳	۲	۴	۹	۹	شری	اقبال و حشمت	۴	۱	۳	۹
۲	ریت	دیر طاقت وغیرہ	۳	۲	۵	۱	۱۰	یش	ناموری شہرت	۴	۲	۳	۹
۳	کشتر	بلوان یا شترو [illegible]	۳	۲	۵	۸	۱۱	برہم ورچس	[illegible]	۵	۱	۵	۲۶
۴	کت	[illegible]	۳	۳	۱	۶	۱۲	اگنی	آگ	۱۱	۳	۱	۲۰
۵	ان	اناج۔ غلہ	۳	۳	۱	۲۸	۱۳	چندرما	چاند	۱۲	۱	۱	۲
۶	دیو	عالم	۳	۳	۴	۱۴	۱۱	اوشدھی	نباتات	۱۲	۱	۱	۲
۷	دیوتر	بادل	۳	۳	۴	۱۳	۱۵	تیکھیہ	[illegible]	۱۴	۱	۳	۲۳
۸	ماتری	مات	۳	۳	۵	۱۸	۱۶	راجا	بادشاہ	۱۴	۱	۳	۱۲

[1] اہل یورپ ہمیشہ ویدوں کی تمام باتوں میں اٹکل سے کام لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آنریبل ٹیکرشن ہیڈلر کو ساین کا بھاشیہ بہت زور دیکر طبع کراتے ہوئے اپنے دیباچہ انگریزی کے صفحہ ۲۶ کے نوٹ کے اخیر میں مجبوراً یہ لکھنا پڑا کہ دو قرضی دعوے اور بنیادی اٹکلوں نے ویدوں کے مطالعہ کا بازار کاسد کر دیا اور افسوس ہے کہ ویدوں کے متعلق بڑی بھاری تعداد اٹکل پچو رایوں کی چھاپے میں آچکی ہے۔"

ہوتا ہے پھر ان پر عمل کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

سوم کی نسبت اہالیان یورپ کی رائے

۳۶ - اہالیان یوروپ کا سوم کی نسبت اسی قدر اختلاف بیان ہے جس قدر رویدوں کی تاریخ کی نسبت چنانچہ مسٹر جارج واٹ (George Watt.) صاحب اپنی کتاب "ڈکشنری آف ایکانامیکل پروڈکٹس آف انڈیا" (Dictionary of Economical Products of India.) کے جلد ۳ صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۱ میں لفظ (Ephedra.) کے نیچے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مستقیم القامت چھوٹی جھاڑی ہوتی ہے جو یوروپ۔ ایشیا کے منطقہ معتدلہ اور جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔ اسکی آٹھ دس قسمیں ہیں۔ ہندوستان میں اس کی ایک قسم ہمالیہ پر پائی جاتی ہے۔ اور دو قسمیں گڑھوال سے افغانستان و ایران تک اور پنجاب۔ راجپوتانہ اور سندھ میں ملتی ہیں۔ پارسی لوگ اسے ایران سے بمبئی لاتے ہیں اور اسے ہوم کہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس کو سنسکرت کے لفظ سوم سے نسبت دیگئی ہے میکس میولر صاحب لکھتے ہیں کہ اس پودے کو بھینچکر عرق نکالا جاتا تھا اور اس میں دودھ اور شہد ملاکر جوش دیا جاتا تھا جس سے وہ نشیلا عرق بن جاتا تھا عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ آجکل سوم نہیں ملتا چنانچہ سُتروں اور براہمنوں میں بھی لکھا ہے کہ اصلی سوم کا ملنا مشکل ہے اور اسکی بجائے کوئی اور پودا استعمال کرنا چاہئے۔ روکس برگ (Rox Burgh) صاحب اسکو "Sarcostemma brevistigma" بتاتے ہیں اور ڈتھی (Duthie.) صاحب اسکو "Seteria Glauca" (گھاس) بتاتے ہیں۔ ڈاکٹر ایچیسن (Dr Aitchison.) صاحب کہتے ہیں کہ شمالی بلوچستان میں اسے اُم یا اُما کہتے ہیں کشمیر میں ایک جنگلی انگور کی قسم کو اُم یا امبر کہتے ہیں۔ مگر اس کو انگور سمجھنا غلطی ہے۔ ڈاکٹر ڈائی موک (Dymock.) صاحب اسے (Periploca Aphylla) بتاتے ہیں۔ میں نے (Ephydra Vulgaris.) نام کا پودا منگوا کر امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا تلخ ذائقہ تھا (معلوم ہوتا ہے کہ وہ عرق کشی میں اسی طرح کام آتا ہوگا جس طرح کہ آجکل شراب کشی میں کیکر کا کس کام آتا ہے شاباش) مگر جیسا کہ میکس میولر صاحب اس پودے کو بیان کرتے ہیں ویسا کوئی پودا نہیں ملتا کیوں ملتا ہے! الکحل بھی جسے سنسکرت میں ارک اور عربی میں عشر کہتے ہیں منشی اثر رکھتا ہے اور شاید افغانستان کے رہی سوم ہوں۔ آخر میں واٹ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے کئی عالموں سے سوم کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے حسب ذیل رائیں دیں:-

(۱) ڈاکٹر ڈائی موک نے ژند اوستا پڑھ کر رائے دی کہ ہوم یا سوم صرف عرق کا جزو تھا۔ پارسی کہتے کہ ہوم کبھی نہیں مرجھاتا۔

वनस्पतयोहि यज्ञिया नहि मनुष्या यज्ञेरन्यद्वनस्पतयो न स्युस्तस्मादाह वनस्पतिर्यज्ञिय इति ॥ शतपथ० कां० ३ प्र० २ ब्रा० १ कं० ६ ॥–

یگیہ میں صرف نباتات پڑتی ہیں۔ انسان ہرگز اُس چیز سے یگیہ نہ کرے جو ونسپتی یعنی از قسم نباتات نہ ہو۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ نباتات ہی یگیہ کرنے کی چیز ہے "

(شت پتھ براہمن۔ کانڈ ۳۔ پرپاٹھک ۲۔ براہمن ۱۔ کنڈکا ۱۹

اسی طرح آشولائین گرہیہ سوتروں میں لکھا ہے کہ हौम्यं च मांसवर्जम् ॥ ६ ॥ یعنی ہوم کرنے کے لائق سب چیزیں ہیں مگر مانس (گوشت) ہوم کی چیز نہیں ہے۔

پس جو لوگ کہتے ہیں کہ پُرانے زمانہ میں یگیہ کے موقع پر جانور مارے جاتے تھے وہ دکھائیں کہ پُرانی تفسیروں میں کہاں لکھا ہے کہ اس طرح کیا جاوے۔ یہ صرف اُن کے ذاتی اعتقاد کی جھلک ہے۔ ورنہ ویدوں میں کہیں بھی جانوروں کو مار کر قربانی کرنیکا ذکر نہیں ہے +

۳۵۔ اہل یوروپ ویدوں میں لفظ سوم کو دیکھ کر لکھ مارتے ہیں کہ ویدوں میں شراب کا ذکر ہے۔ کوئی اُن سے پوچھے کہ سوم کے معنی شراب کہاں لکھے ہیں؟ تو چپ ہیں کوئی حوالہ نہیں وسکتے وجہ یہ ہے کہ خود شراب پیتے ہیں تو یہ کب گوارا ہے کہ پڑوسی خالی رہیں۔ مگر اِن کے ایسے ایسے گندے چھینٹے اُڑانے سے کیا ہوتا ہے۔ سچے علوم کا سورج ذاتی عیوب کی دُھول سے نہیں ڈھک سکتا۔ آیُروید یعنی سُشرت (علم طب کی مستند کتاب) کو کھول کر دیکھو کہ اُس کے چکتسا ستھان ادھیائے ۲۹ میں کیا لکھا ہے۔ سوم۔ دراصل ایک رسائنک (کیمیائی) اثر رکھنے والی بیل ہوتی ہے جس کے رس کو سونے کی سوئی سے چھید کر پیا جاتا تھا۔ اُس کے پینے سے لکھا ہے کہ جسم کی کھال اُتر جاتی تھی اور نیا گوشت اور پوست آکر انسان کی شکل بالکل بدل جاتی تھی۔ گویا انسان کا جسم از سر نو تیار ہوتا تھا اور اُس کی عمر نہایت دراز ہو جاتی تھی۔ اُسکے پیدا ہونے کے مقامات اکثر پہاڑ یا پہاڑی جھیلیں اور دریا بتائے ہیں۔ اور اُنکا پتہ بھی دیا ہے۔ ہم نے پتر یگیہ کے مضمون میں لفظ سوم پر ایک مختصر سا حاشیہ صفحہ ۱۶۲ کے تحت میں دیا ہے اسمیں ان مقامات کے نام اور بیل کی شکل کا بیان بھی درج ہے۔ شاید آجکل یہ بیل نہیں ہوتی یا اگر ہوتی ہے تو اُس کا پہچاننا اور دستیاب ہونا مشکل ہے۔ مگر کچھ ہو اُسکے استعمال کی جو شرائط لکھی ہیں اُن کو پڑھ کر ہی خوب معلوم

سوم شراب نہیں ہے

۵ آریہ ورت میں شراب پینے کو ہمیشہ بُرا سمجھتے رہے ہیں۔ سنسکرت کی علم طب میں تمام منشی چیزوں کو مضر لکھا ہے چنانچہ شارنگدھر سنہتا کھنڈ اول ادھیایہ ۴ شلوک ۲۱ میں لکھا ہے کہ

बुद्धिं लुम्पति यद्द्रव्यं मदकारि तदुच्यते । तमोगुण प्रधानं च यथा मद्य सुरादिकम्

نی جو شے عقل کو زائل کرتی ہے اُسے نشیلی کہتے ہیں وہ تموگُن (جہالت) کو بڑھاتے ہیں مثلاً مسکرات و شراب وغیرہ۔

مثلاً عیسائی جب کبھی یگیہ کا ترجمہ کرتے ہیں تو قربانی ہی کرتے ہیں اور مسلمان بھی یگیہ کا مطلب قربانی ہی سمجھتے ہیں اور کیوں نہ ہو اُن کے دماغ میں اپنے مذہب کی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ یگیہ کی نسبت سوامی جی نے اس بھاشیہ بھومکا اور نیز تفسیر وید کے اندر دلایل اور حوالوں سے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ یگیہ سے محض رفاہِ عام کے نیک کام مراد ہیں۔ مثلاً روزانہ پانچ فرائض کا نام پنچ مہا یگیہ ہے اور اُن سے ویدوں کا پڑھنا۔ ایشور کا دھیان کرنا۔ ہون یعنی ہوا وغیرہ کی صفائی کے لئے خوشبودار مقوی شیریں اور دافع مرض اشیاء کو آگ میں ڈالنا۔ گھر آئے مہمان۔ عالم۔ بزرگ اور دھرم کی تعلیم دینے والوں کی خاطر تواضع کرنا۔ ماں باپ کی خدمت اور اُن کی تاحیات روٹی کپڑے سے تواضع اور خبر گیری رکھنا۔ غریبوں مریضوں جانوروں اور پرندوں وغیرہ کی امداد و پرورش کرنا مراد ہے اسی طرح اشومیدھ سے انتظام سلطنت مراد لی جاتی ہے پھر ۳۴ ۔ وہ کیوں بھول جاتے ہو۔ ویدوں کی قدیم تفسیروں کو دیکھو چنانچہ شت پتھ براہمن میں لفظ یگیہ کے اس قدر معنی لکھے ہیں :۔ یگیہ قربانی نہیں ہے

نمبر شمار	سنسکرت معنی	اُردو معنی	حوالہ: کانڈ	پرپاٹھک	براہمن	کنڈکا	نمبر شمار	سنسکرت معنی	اُردو معنی	حوالہ: کانڈ	پرپاٹھک	براہمن	کنڈکا
۱	دِوراٹ	محیط کل ایشور	۱	۱	۱	۲۲	۱۰	وِشو	عالم	۱	۵	۴	۹
۲	کرم	عمل یا فعل	۱	۱	۲	۱	۱۱	نمہ	اناج یا بجر	۲	۵	۱	۴۲
۳	واک	زبان یا کلام	۱	۱	۲	۲	۱۲	وات	ہوا	۳	۱	۳	۲۶
۴	اَن	اناج۔ غذا	۱	۱	۲	۶	۱۳	آپ	پانی	۳	۷	۱	۱
۵	وِشنو	محیط کل ایشور	۱	۱	۲	۱۳	۱۴	آہوتی	ہون کا سامان	۶	۲	۳	۲
۶	تریئی ودیا	چاروں وید	۱	۱	۴	۲	۱۵	مہا	عظمت	۶	۲	۳	۱۷
۷	میرو	ریڑھ کی ہڈی	۱	۱	۶	۱۷	۱۶	آجیہ	گھی	۱۲	۳	۵	۱۸
۸	سموتسر	سال	۱	۲	۳	۱۳	۱۷	مکھ	ہون	۱۴	۱	۲	۹
۹	پُرش	جیو یا پرمیشور	۱	۲	۵	۱	۱۸	سوم	ایک رسدار بیل	۱۴	۱	۳	۱۲

پس ویدوں کے صحیح ترجمہ کرنے کے لئے لازم ہے کہ لفظ یگیہ کے موقع موقع کے مناسب اِن اٹھارہ معنوں میں سے کوئی معنی کئے جاویں۔ اب عیسائیوں اور مسلمانوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تم قربانی کہاں سے کھینچ لائے؟ یگیہ سے قربانی ہرگز مراد نہیں ہے اور نہ اُس کے کسی معنی میں ایسی بات پائی جاتی ہے جس سے قربانی کا خیال پیدا ہو سکے۔ قربانی جیسی کریہہ اور بے رحم رسم کا ویدوں کے سر منڈھنا اُنکے ذاتی عقیدے کا اثر نہیں تو کیا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے کہ ویدوں کے قدیم مفسر صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ

(قیاس) اور ہر قسم کے شاستروں (علمی کتب) کا علم اچھی طرح حاصل کرے "(منوسمرتی ادھیایہ ۱۲ اشلوک ۱۰۵)

ویدوں میں ایشور کی پوجا لکھی ہے

۳۲- آجکل ایک بڑا دھوکا یہ دیا جاتا ہے کہ ویدوں میں ایک ایشور کی پوجا نہیں لکھی بلکہ کئی دیوتاؤں کی پوجا یا عناصر پرستی لکھی ہے یہ دھوکا صرف لفظ دیوتا سے واقع ہوا ہے۔ ورنہ ویدوں میں کہیں بھی عناصر پرستی یا مورتی یا دیوتاؤں کی پوجا نہیں ہے۔ ویدوں میں منتر کے مضمون کو دیوتا کہتے ہیں۔ دیوتا منتر کے معنی کو دیپن (ظاہر-عیاں یا روشن) اور دیوتن (واضح اور مشرح) کرنیوالے ہیں۔ ویدوں میں ۳۳ دیوتاؤں کا بیان ہے۔ ایشور، جیو اور نیز بڑی بڑی کارآمد پرفیض و فائدہ مادی اشیاء مثل آگ ہوا۔ پانی سورج وغیرہ ویدوں کے دیوتا ہیں۔ یعنی ویدوں میں ان کی تعریف بیان کیگئی ہے[51]۔ ویدوں میں لفظ دیو۔ یگیہ وغیرہ الفاظ کی طرح کثیر المعنی لفظ ہے۔ اس کو ہر ایسے جاندار یا بیجان شئے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں عمدہ گن- وصفت یا تاثیر، نیک اعمال اور عادات حسنہ یا روشنی پائی جاوے۔ اس وید بھاشیہ بھومکا میں سوامی جی نے لفظ دیوتا کے معنی برکت، نگھنٹو وغیرہ کے حوالہ سے بالکل صاف کردئے ہیں اور شتپتھ براہمن کے حوالے سے یہ بھی دکھادیا ہے کہ سچا اُپاسیہ دیو (معبود مطلق) صرف ایک پرمیشور ہی ہے کیونکہ پرمیشور کو بھی دیو کہتے ہیں جو حوالے سوامی جی نے اس بھومکا میں دئے ہیں[52] اُن کے مطابق لفظ دیو کے معنی ایشور۔ عالم۔ حواس- عناصر وغیرہ ہوتے ہیں۔ ایک ہی لفظ کے کئی معنے ہونا ویدوں سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اس کو شلیش النکار یعنی صنعت کثیر المعانی کہتے ہیں اور مضامین وسیع کو مختصر الفاظ میں بیان کرنے کے لئے اس صنعت کا استعمال کرنا نہایت لازمی ہے۔ اسی طرح الفاظ اگنی- وایو- اِندر- برہسپتی- متر- ورن- یم- کال- پُرش- یگیہ- برہم- سوم وغیرہ بھی کثیر المعانی لفظ ہیں- چونکہ ویدوں میں ظاہری یا مادی (دنیاوی) اور باطنی یا روحانی (نہایت) دونوں مضامین کا بیان ہے اور اُن میں بھی پرمارتھک (باطنی یا روحانی علم) مقدم ہے۔ اس لئے ان سب الفاظ سے اول ایشور مراد ہے اور دوم درجہ پر آگ وغیرہ دُنیوی اشیاء۔ سوامی جی نے قدیم تفسیروں اور شاستروں کے حوالے سے ان الفاظ کے معنے پرمیشور ثابت کردیئے ہیں اسلئے ہمیں اُن کی نسبت یہاں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے +

ویدوں کی تفسیر میں ذاتی اعتقاد کا دخل

۳۳- مگر اس امر کا بیان کرنا ضروریات سے ہے کہ جو ترجمے ویدوں کے آجکل مروج ہیں اُن میں مترجموں کے اپنے ذاتی خیالات اور اُنکے مذہبی عقاید کا بہت کچھ دخل پایا جاتا ہے[53]

[51] ویدوں میں بیجان اشیاء کے لئے ضمیر حاضر کا آنا ایک قاعدہ استثنائی ہے جو ویدوں سے مخصوص ہے۔ اس بات کو ہم فقرہ ۱۵ میں قدیم کتب کے حوالوں سے بیان کرچکے۔

[52] دیکھو صفحہ ۳۹ تا ۵۰ ترجمۂ بھومکا

[53] ویدوں کے ترجمہ میں ذاتی رائے یا اعتقاد کا دخل مہابھارت کے عہد سے چلا ہے۔ چنانچہ مہابھارت میں بھی ایک کتھا آتی ہے جس میں ویدک لفظ اج پر بحث ہے وسو رشی اسکے معنی آج (دخل یا اناج) بتاتے تھے اور دیو دوسرا گروہ بکرا۔ راجہ اُپری چر نے رعایت سے گروہ ثانی کے حق میں فیصلہ دیا اور اس جھوٹ کی سزا میں وہ زمین کا پیوند ہوگیا۔ (دیکھو شانتی پرب۔ موکش دھرم۔ ادھیائے ۱۶۳)

دلیل کے لئے دین اور ایمان کو تصدیق کر دینے والے ہیں۔ وہاں دوسری طرف ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ شتپتھ وغیرہ براہمن قدیم راستی شعار بےغرض اور حق پرست رشیوں کی بنائی ہوئی کتابیں ہیں اور سوامی دیانند سرستی جی کی بنائی تفسیروں کو اس زمانہ میں سرسبز کرنے والے ہوئے ہیں خود سچے رشی۔ پاک باطن۔ عالم اور قدیم تفسیروں کے اس زمانہ میں ایک ہی یکتا ماہر تھے۔ علاوہ ازیں جس نے سنسکرت کی بڑی بڑی تین ہزار سے زیادہ کتابیں پڑھی ہوں۔ اُس کے مقابلہ میں چند پرانوں یا کاؤنیہ وغیرہ کے پڑھے ہوئے پنڈت یا انگریز کیا حقیقت رکھ سکتے ہیں اسلئے سوامی جی کی بنائی ہوئی تفسیر ہی سچی تفسیر ہو سکتی ہے اور ہم اسی اعتقاد سے اُس کو اُردو زبان میں شہرت دینا چاہتے ہیں +

ویدک دھرم

۳۰ ۔ چونکہ وید دُنیا کی سب سے پُرانی کتابیں ہیں۔ اسی وجہ سے اُن میں حال کی کتابوں کی طرح مذہب وغیرہ کا جھگڑا نہیں ہے۔ ویدوں میں تمام عالمگیر سچائیاں پائی جاتی ہیں کسی خاص مذہب کی پیچ نہیں پنتھ یا مت سمپردایہ۔ فرقہ۔ مذہب وغیرہ لفظ اور اُن کی تفریق صرف ضد و تعصب کا نتیجہ اور زمانۂ حال کی ایجادوں میں شامل ہے۔ ویدوں میں صرف علمی اور سچی باتیں ہیں۔ پس سچا علم حاصل کرنا۔ دوسروں کو سچائی پر عمل کرنے کی ہدایت کرنا اور خود راستی پر چلنا ویدک دھرم[1] ہے۔ وہ سچائی کیا ہے؟ اس کا جواب ویدوں کے مطالعہ اور کائنات کا مشاہدہ کرنے سے بخوبی ملیگا۔ اس میں ہر شئے کی اصلی حقیقت بیان کی ہے دنیا کے اندر جس قدر چیزیں نظر آتی ہیں ویدوں میں اُنکی صحیح صحیح ماہیت بیان کی ہے۔ کیونکہ صنائعِ ایزدی کے علم سے صانعِ قدرت کا علم ہوتا ہے۔ جبتک ہمیں کسی انسان کے کام یا کلام کے دیکھنے یا سُننے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم اُسکی نسبت کچھ نہیں بیان سکتے اور نہ اُس کی نسبت رائے دیسکتے ہیں۔ اِسی طرح اگر دھرم کا سب سے بڑا مقصد ایشور کو جاننا اور اُس سے ملنا مانا جائے تو لازم ہے کہ ہم اُس کے بنائے ہوئے سامان عالم کا علم حاصل کریں۔ کیونکہ اُسکی غیر متناہی طاقت علم اور صفات کا صحیح علم صرف اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں منو جی فرماتے ہیں کہ جو سچے دل سے دھرم کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اُنکے لئے وید پرم پرمان (سچے رہبر اور صراط المستقیم) ہیں اُن سے بڑھ کر کوئی سند نہیں"۔ [منو ادھیائے ۲ شلوک ۱۳] +

۳۱ ۔ یہ بھی واضح رہے کہ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ دھرم میں عقل و دلیل کا کچھ کام نہیں ہے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ جس بات کی بنا عقل و دلیل پر نہیں وہ لازمی طور پر جنون و جہالت پر مبنی ہوگی اسی وجہ سے رشی لوگ کہہ گئے ہیں کہ جو شخص ترک (دلیل و معقولات) سے تحقیقات کرتا ہے وہی دھرم کا علم حاصل کرتا ہے (منو سمرتی ادھیایہ ۱۲ شلوک ۱۰۶) جو شخص دھرم کو قرار واقعی جاننا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ پہلے پریکش (علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین) اور پرمان

---

[1] دیکھو دھرم کی تعریف منو سمرتی ادھیایہ ۲ شلوک ۱-۱۲ اور ادھیایہ ۱ شلوک ۱۰۸ اور ادھیایہ ۸ شلوک ۹۱ و ۹۲ و ۷۵ و ۹۰ و ۲۶۴ و ادھیایہ ۴ شلوک ۱۳۸ و ۲۳۹ و ۱۷۶ و ادھیایہ ۲ شلوک ۱۴۰ و ۱۴۹ و ۷۵ و ۲۳۹ تا ۲۴۰ و ۲۴۲ و ۲۴۴ وغیرہ۔ نیز دیکھو وید کت دھرم کا بیان صفحہ ۲۷۴۔ لغایت ۲۷۷ پر +

صحیح و معتبر ترجمہ کی ضرورت

ہے کہ محنت کرکے اپنے دھرم کی کتابوں کو اُن کی اصلی زبان میں مطالعہ کریں۔ پنڈت اپنے شکمے کی فکر میں غلطان و پیچان ہیں۔ اُنہیں اس بات کی فرصت ہی کب ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ بہت زور مارا تو ویاکرن میں سارسوت۔ چندرکا پڑھ لی شیکھر بودھ اور ہوراچکر پڑھ کر کمانے کا کافی سامان ہو ہی جاتا ہے۔ بہت شوق ہُوا ایک آدھ پُران پڑھ لیا۔ اور بھاگوتی پنڈت کہلانے لگے سخت حیرانی کی بات ہے کہ اس ٹوٹی حالت میں ویدوں کے مطالب کا رواج ہو تو کس طرح ہو۔ آخرکار سوامی جی نے سوچا کہ اس زمانہ کی کمزور اولاد کی طاقت اور دماغ کہاں جو ویدوں کے پڑھنے کی ہمت کرسکیں۔ بہتر ہوگا کہ ان کے لئے ویدوں کے مطالب کو آسان سنسکرت میں بیان کردیا جاوے۔ تاکہ عوام الناس کو ویدوں کے اصلی سدھانت کے سمجھنے کا موقع مل جاوے۔ اور یہ بات روشن ہوجاوے کہ انگریزی وغیرہ زبانوں کے موجودہ ترجمے ہمیں کس قدر دھوکے میں ڈال رہے ہیں۔ سوامی جی آریاورت کے صرف اُن پنڈتوں کے ترجموں کی تردید کرتے ہیں جو اُس زمانہ کی پیدائش ہیں جبکہ موجودہ بناوٹی پُران رواج پا چکے تھے۔ وید منتروں کی قدیم تفسیریں جو شتپتھ وغیرہ براہمنوں اور ویدوں کی ایک ہزار ایک سو ستائیس شاکھاؤں میں موجود ہیں[51] اُن کی سوامی جی تردید نہیں کرتے بلکہ اُن کی صرف یہ کوشش ہے کہ موجودہ غلط ترجموں کا رواج بند ہو کر اُن قدیم تفسیروں کو دوبارہ ازسرِ نو رواج دیا جاوے۔ پس آجکل کی کمزور آریہ نسل جو روٹی کمانے کے علم یعنی انگریزی وغیرہ کی تعلیم کے بعد اپنے دماغ میں اسقدر گنجائش نہیں دیکھتی کہ قدیم رشیوں کی کتابوں کو پڑھ کر ویدوں کے مطالب سمجھنے کی محنت کرے[52]۔ وہ سوامی جی کی تفسیر سے جو نہایت سلیس اور آسان سنسکرت میں کی گئی ہے فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ اُن کو واجب ہے کہ معمولی سنسکرت پڑھیں اور اسقدر لیاقت حاصل کریں کہ سوامی جی کی سنسکرت کو جو نہایت آسان اور فصیح ہے سمجھ سکیں۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ "اوّل تو باقاعدہ براہمنوں اور ویدوں کے انگوں اور اُپانگوں کو پڑھ کر وید پڑھنے کی لیاقت حاصل کرنی چاہئیے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو ایسی تفسیر کو پڑھ کر جسے ان تمام کتابوں کے پڑھے ہوئے عالم نے بنایا ہو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنا چاہئیے"[53] پس جہاں ایک طرف ہمیں یہ معلوم ہے کہ مروجہ تفسیریں یا تو اُن دُنیادار اور خود غرض پنڈتوں نے لکھی ہیں جن کے دماغ میں پُرانوں کی کہانیاں سمائی ہوئی تھیں اور جو وام مارگ وغیرہ مَتوں کے پیرو تھے یا اُن اہالیان یوروپ نے بنائی ہیں جو صریح سائنس نہی دھرم وغیرہ کا جھوٹا کھانے والے۔ ویدوں کے سخت بدخواہ دشمن اور اپنے مذہب اور کہانیوں سے بھری

---

[51] دیکھو صفحہ ۲۰۰ ترجمہ بھومکا۔ [52] منو جی شاستروں کے مطالعہ اور ویدوں کے پڑھنے کو سب کا فرض بتلاتے ہیں۔ دیکھو منو سمرتی ادھیایہ ۴ شلوک ۱۹ و ۲۰۔ [53] دیکھو صفحہ ۱۹۸۔ ترجمہ بھومکا +

سمجھ میں نہیں آسکتے۔ جو لوگ انگریزی ترجموں کے بھروسے پر رہتے ہیں وہ سخت خطا کرتے ہیں کیونکہ اوّل تو اہل یورپ اپنے مذہب یعنی انجیل پر کسی کو سبقت دینا گوارا نہیں کر سکتے۔ دوم وہ اس قدر لیاقت نہیں رکھتے کہ ویدوں کے مطالب صحیح صحیح سمجھ سکیں چنانچہ جرمنی کے مشہور فلاسفر شوپن ہائر صاحب (Schopenhauer) فرماتے ہیں کہ "سنسکرت کتابوں کے اُن ترجموں کو دیکھ کر جو انگریزوں نے کئے ہیں مجھے یقین پڑتا ہے کہ انگریز سنسکرت زبان کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُن کو سنسکرت زبان کا صرف اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا کہ ایک کالج کے طالبعلم کو یونانی زبان کا" یعنی مراد یہ ہے کہ سنسکرت کو سمجھنے کے لئے تمام عمر اُسی کے مطالعہ میں صرف کرنیکی ضرورت ہے۔ معمولی طور پر اختیاری مضمون کی حیثیت میں سنسکرت کو پڑھنے سے اُس میں مہارت پیدا نہیں ہو سکتی۔ سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔ کہ جس قدر سنسکرت زبان کا رواج اور ترقی آریاورت (ہندوستان) میں پائی جاتی ہے اُتنی کسی دوسرے ملک میں نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ملکِ جرمنی میں علم سنسکرت کا بہت رواج ہے اور جس قدر سنسکرت میکس میولر صاحب نے پڑھی ہے۔ اُتنی کسی نے نہیں پڑھی۔ یہ بات صرف کہنے ہی کی ہے۔ کیونکہ جہاں کوئی بڑا درخت نہیں ہوتا وہاں ارنڈ ہی درخت بن جاتا ہے پس ملک یورپ میں سنسکرت کا رواج نہ ہونیکی وجہ سے اہالیانِ جرمنی اور میکس میولر وغیرہ کا تھوڑا سا پڑھا ہوا بھی اُس ملک کے باشندوں کو بہت بڑا نظر آتا ہے مگر آریاورت کی طرف نگاہ کی جاوے تو وہ ادنے درجے میں بھی شمار نہیں ہو سکتے کیونکہ ملک جرمنی کے ایک پرنسپل صاحب کی چٹھی سے مجھے معلوم ہؤا کہ وہاں زبان سنسکرت کی چٹھی کا مطلب سمجھنے والے بھی کم ہیں اور میکس میولر صاحب کی سنسکرت ساہتیہ اور تھوڑا سا وید کا ترجمہ دیکھکر مجھے معلوم ہؤا کہ میکس میولر صاحب نے اِدھر اُدھر سے آریہ ورت کے لوگوں کی بنائی ہوئی شرحیں دیکھکر کچھ تھوڑا یا تھا بالی کی ہے" (دیکھو ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ کے شروع میں)۔ پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو معمولی چٹھی کے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے وہ ویدوں کو کیا خاک سمجھ سکتے ہیں۔

۲۸۔ کسی عبارت کو مطلب سمجھنے کے بغیر پڑھنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور یہی وجہ ہے کہ اگرچہ بعض پنڈت ویدوں کے منتر طوطے کی طرح پڑھ لیتے ہیں مگر اُن کا مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے اُن پر عمل نہیں کرتے اور جب تک منتروں کے مطلب کو نہ سمجھا جائے تب تک دل میں اثر ہونا یا اُن پر عمل ہونا محال ہے۔ اسی وجہ سے آجکل کے لوگ دھرم سے گرے ہوئے ہیں اور وید پاٹھی زیرے چارپائے بروکتابے چند" ہیں۔ چنانچہ کہا ہے کہ مطلب سمجھے بغیر کتاب پڑھنا ایسا ہے جیسے گدھے کی پیٹھ پر چندن کا بوجھ یا درختوں کا خوشبودار پھولوں سے لدا ہونا +

بنا مطلب سمجھے پڑھنا بے سود ہے

۲۹۔ ہمارے ملک کے لوگوں کا اب کچھ ایسا حال ہو گیا ہے کہ اپنے دھرم سے بالکل بیخبر ہیں اور شریہ ہشت

(۲) ڈاکٹر رائیس (Dr Rice.) صاحب جو سنسکرت کے عالم بیان کئے جاتے ہیں رائے دیتے ہیں کہ میں اس کوشش میں ہوں کہ سوم کو معمولی نیشکر (گنا) ثابت کروں لیکن میں اُن اعتراضوں کا جواب نہیں دے سکتا جو میری اس رائے کے خلاف ہیں۔ تاہم جو ہیئت اس پودے کی بیان کی جاتی ہے اُس سے وہ نیشکر یا کوئی جوار کی قسم پائی جاتی ہے۔

(۳) ڈاکٹر راجیندر لعل مترنے ایکبار گورنمنٹ ہند کو لکھا کہ سوم عرق بنانے میں ایک ایسا ہی جزو تھا جیسا کہ ولایت میں Hops کے پودے Beer یعنی شراب کے جزو ہوتے ہیں۔ ویدوں کے براہمنی زمانہ میں سوم لفظ کا صرف الشکار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

۷ ۔ الغرض انگور سے لیکر جوار تک سوم سمجھا جاتا ہے جو آجکل کے عالموں کے نزدیک شاید کوئی بڑا فرق نہیں ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان اٹکل پچو رایوں [۱] اور مضحکوں کا نشانہ ویدوں ہی کو کیوں بنایا جاتا ہے؟ کیا اتنی بات کہنے میں شرم آتی ہے کہ سوم کی نسبت ہم کو صحیح علم نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ آجکل یہ بیل پیدا ہی نہ ہوتی ہو۔

اور اصلی غلطی

۸ ۔ شتپتھ براہمن میں لفظ سوم کے ۱۶ معنی لکھے ہیں جو نقشہ مندرجہ ذیل سے عیاں ہیں ÷

سوم کے اصلی معنی

نمبر شمار	سنسکرت معنی	اُردو معنی	حوالہ شتپتھ براہمن: کانڈ	پرپاٹھک	براہمن	کنڈکا	نمبر شمار	سنسکرت معنی	اُردو معنی	حوالہ شتپتھ براہمن: کانڈ	پرپاٹھک	براہمن	کنڈکا
۱	بھراٹ	رونق شان و شوکت	۳	۲	۳	۹	۹	شری	اقبال و حشمت	۴	۱	۳	۹
۲	ریت	دیر طاقت وغیرہ	۳	۲	۵	۱	۱۰	یشس	ناموری شہرت	۴	۲	۳	۹
۳	کشتر	بلوان یا کشتری [illegible]	۳	۲	۵	۸	۱۱	پرجاپتی	[illegible] مخلوقات [illegible]	۵	۱	۵	۲۶
۴	کل	ایک بیل ہے جو ہمالہ میں ہوتی ہے	۳	۳	۱	۷	۱۲	اگنی	آگ	۱۱	۳	۱	۷
۵	ان	اناج ـ غلہ	۳	۳	۱	۲۸	۱۳	چندرما	چاند	۱۲	۱	۱	۲
۶	دیو	عالم	۳	۳	۴	۱۴	۱۱	اوشدھی	نباتات	۱۲	۱	۱	۲
۷	ورتر	بادل	۳	۳	۴	۱۳	۱۵	یگیہ	[illegible]	۱۴	۱	۳	۲۳
۸	راشٹری	ممات	۳	۳	۵	۱۸	۱۶	راجا	بادشاہ	۱۴	۱	۳	۱۲

[۱] اہل یورپ ہمیشہ ویدوں کی تمام باتوں میں اٹکل سے کام لیتے ہیں۔ بھانڈارکر نے آکسفورڈ کے پروفیسر میکس مولر صاحب جو بہت رگوید طبع کراتے ہوئے اپنے دیباچہ انگریزی کے صفحہ ۲۰ کے فٹ نوٹ کے آخر میں مجبوراً یہ لکھنا پڑا کہ ان فرضی دعوے اور بناوٹی اٹکلوں نے ویدوں کے مطالعہ کا بازار کاسد کر دیا اور افسوس ہے کہ ویدوں کے متعلق بڑی بھاری تعداد اٹکل پچو رایوں کی چھاپے میں آچکی ہے ÷

ہوتا ہے پھر اُن پر عمل کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے ۔

۳۶ ۔ اہالیانِ یوروپ کا سوم کی نسبت اِسی قدر اختلاف بیان ہے جس قدر رویدوں کی تاریخ کی نسبت سوم کی نسبت چنانچہ مسٹر جارج واٹ (George Watt.) صاحب اپنی کتاب "ڈکشنری آف ایکانامیکل پروڈکٹس آف انڈیا" Dictionary of Economical Products of India

اہالیان یوروپ کی رائے

۳ صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۱ میں لفظ (Ephedra.) کے نیچے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مستقیم القامہ چھوٹی جھاڑی ہوتی ہے جو یوروپ۔ ایشیا کے منطقہ معتدلہ اور جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔ اسکی آٹھ دس قسمیں ہیں۔ ہندوستان میں اس کی ایک قسم ہمالیہ پر پائی جاتی ہے۔ اور دو قسمیں گرھوال سے افغانستان و ایران تک اور پنجاب۔ راجپوتانہ اور سندھ میں ملتی ہیں۔ پارسی لوگ اسے ایران سے بمبئی لاتے ہیں اور اُسے ہوم کہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اُس کو سنسکرت کے لفظ سوم سے نسبت دیگئی ہے۔ میکس میولر صاحب لکھتے ہیں کہ اس پودے کو بھینچکر عرق نکالا جاتا تھا اور اُس میں دودھ اور شہد ملا کر جوش دیا جاتا تھا جس سے وہ نشیلا عرق بن جاتا تھا۔ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ آجکل سوم نہیں ملتا چنانچہ برہمنیہ سوتروں اور براہمنوں میں بھی لکھا ہے کہ اصلی سوم کا ملنا مشکل ہے اور اُسکی بجائے کوئی اور پودا استعمال کرنا چاہیئے۔ روکس برگ Rox Burgh صاحب اُسکو "Sarcostemma brevistigma" بتاتے ہیں اور ڈتھی (Duthie.) صاحب اُسکو "Seteria Glanca" (گھاس بتاتے ہیں۔ ڈاکٹر ایچیسن (Dr Aitchison.) صاحب کہتے ہیں کہ شمالی بلوچستان میں اسے اُم یا اُما کہتے ہیں کشمیر میں ایک جنگلی انگور کی قسم کو اُم یا اُمبر کہتے ہیں۔ مگر اُس کو انگور سمجھنا غلطی ہے۔ ڈاکٹر ڈائی موک (Dymock.) صاحب اسے (Periploca Aphylla) بتاتے ہیں۔ میں نے (Ephydra Vulgaris.) نام کا پودا منگوا کر امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اُس کا تلخ ذائقہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عرق کشی میں اسی طرح کام آتا ہوگا جس طرح کہ آجکل شراب کشی میں کیکر کا کس کام آتا ہے (شاباش) مگر جیسا کہ میکس میولر صاحب اس پودے کو بیان کرتے ہیں ویسا کوئی پودا نہیں دیکھنے میں ملتا ہے! انگور بھی جسے سنسکرت میں اُرک اور عربی میں عشر کہتے ہیں مُنشّی اثر رکھتا ہے اور شاید افغانستان کے انگور ہی سوم ہوں "۔ آخر میں واٹ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے کئی عالموں سے سوم کی بابت دریافت کیا تو اُنہوں نے حسب ذیل رائیں دیں :-

(۱) ڈاکٹر ڈائی موک نے زِند اوستا پڑھکر رائے دی کہ ہوم یا سوم صرف عرق کا جزو تھا۔ پارسی کہتے ہیں کہ ہوم کبھی نہیں مرجھاتا ۔

वनस्पतयोहि यज्ञिया नहि मनुष्या यज्ञेरन्यद्वनस्पतयो न स्युस्तस्मादाह वनस्पतिर्यज्ञिय इति ॥ शतपथ० कां० ३ प्र० २ ब्रा० १ कं० ६ ॥

یگیہ میں صرف نباتات پڑتی ہیں۔ اِنسان ہرگز اُس چیز سے یگیہ نکرے جو ونسپتی یعنی از قسم نباتات نہ ہو اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ نباتات ہی یگیہ کرنیکی چیز ہے "

[شتپتھ براہمن۔ کانڈ ۳- پرپاٹھک ۲- براہمن ۱- کنڈکا ۱۹

اسی طرح آشولاین گرہیہ سوتروں میں لکھا ہے کہ हौम्यं च मांसवर्जम् ॥ ६ ॥ یعنی ہوم کرنے کے لایق سب چیزیں ہیں مگر مانس (گوشت) ہوم کی چیز نہیں ہے۔

پس جو لوگ کہتے ہیں کہ پُرانے زمانہ میں یگیہ کے موقع پر جانور مارے جاتے تھے وہ دکھائیں کہ پُرانی تفسیروں میں کہاں لکھا ہے کہ اس طرح کیا جائے۔ یہ صرف اُن کے ذاتی اعتقاد کی جھلک ہے۔ ورنہ ویدوں میں کہیں بھی جانوروں کو مار کر قربانی کرنیکا ذکر نہیں ہے *

۳۵- اہل یوروپ ویدوں میں لفظ سوم کو دیکھ کر لکھ مارتے ہیں کہ ویدوں میں شراب کا ذکر ہے۔ کوئی اُن سے پوچھے کہ سوم کے معنی شراب کہاں لکھے ہیں؟ تو چُپ ہیں کوئی حوالہ نہیں دے سکتے

سوم شراب نہیں ہے

وجہ یہ ہے کہ خود شراب پیتے ہیں تو یہ کب گوارا ہے کہ پڑوسی خالی رہیں۔ مگر اِن کے ایسے ایسے گندے چھینٹے اُڑانے سے کیا ہوتا ہے[۱]۔ سچے علوم کا سورج ذاتی عیوب کی دُھول سے نہیں ڈھک سکتا۔ آیُرویدیعنی سُشرت (علم طب کی مستند کتاب) کو کھول کر دیکھو کہ اُس کے چکتسا ستھان ادھیائے ۲۹ میں کیا لکھا ہے

سوم۔ دراصل ایک رسائنک (کیمیائی) اثر رکھنے والی بیل ہوتی ہے جس کے رس کو سونے کی سوئی سے چھید کر پیا جاتا تھا۔ اُس کے پینے سے لکھا ہے کہ جسم کی کھال اُتر جاتی تھی اور نیا گوشت اور پوست آ کر انسان کی شکل بالکل بدل جاتی تھی۔ گویا انسان کا جسم از سر نو تیار ہوتا تھا اور اُس کی عمر نہایت دراز ہو جاتی تھی۔ اُسکے پیدا ہونے کے مقامات اکثر پہاڑ یا پہاڑی جھیلیں اور دریا بتائے ہیں۔ اور اُنکا پتہ بھی دیا ہے۔ ہم نے پہتر یگیہ کے مضمون میں لفظ سوم پر ایک مختصر سا حاشیہ صفحہ ۶۲ کے تحت میں دیا ہوا ہے جسمیں ان مقامات کے نام اور بیل کی شکل کا بیان بھی درج ہے۔ شاید آجکل یہ بیل نہیں ہوتی یا اگر ہوتی ہے تو اُس کا پہچاننا اور دستیاب ہونا مشکل ہے۔ مگر کچھ ہو اُسکے استعمال کی جو شرائط لکھی ہیں اُن کو پڑھ کر ہی خوف معلوم

[۱] آریہ ورت میں شراب پینے کو ہمیشہ بُرا سمجھتے رہے ہیں سنسکرت کی علم طب میں تمام منشی چیزوں کو مضر لکھا ہے چنانچہ شارنگدھر سنہتا کھنڈ اول ادھیایہ ۴ شلوک ۲۱ میں لکھا ہے کہ

बुद्धिं लुम्पति यद्द्रव्यं मदकारि तदुच्यते। तमोगुण प्रधानं च यथा मद्य सुरादिकम्"

یعنی جو شے عقل کو زائل کرتی ہے اُسے نشیلی کہتے ہیں وہ تموگن (جہالت) کو بڑھاتے ہیں مثلاً مسکرات و شراب وغیرہ۔

مثلاً عیسائی جب کبھی یگیہ کا ترجمہ کرتے ہیں تو قربانی ہی کرتے ہیں اور مسلمان بھی یگیہ کا مطلب قربانی ہی سمجھتے ہیں اور کیوں نہ ہو اُن کے دماغ میں اپنے مذہب کی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ یگیہ کی نسبت سوامی جی نے اِس بھاشیہ بھومکا اور نیز تفسیر وید کے اندر دلایل اور حوالوں سے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ یگیہ سے محض رفاہ عام کے نیک کام مراد ہیں۔ مثلاً روزانہ پانچ فرائض کا نام پنچ مہا یگیہ ہے اور ان سے ویدوں کا پڑھنا۔ ایشور کا دھیان کرنا۔ ہَون یعنی ہوا وغیرہ کی صفائی کے لئے خوشبودار مقوّی شیریں اور دافع مرض اشیا کو آگ میں ڈالنا۔ گھر آئے مہمان۔ عالم۔ بزرگ اور دھرم کی تعلیم دینے والوں کی خاطر تواضع کرنا۔ ماں باپ کی خدمت اور اُن کی تاحیات روٹی کپڑے سے تواضع اور خبرگیری رکھنا۔ غریبوں مریضوں جانوروں اور پرندوں وغیرہ کی امداد و پرورش کرنا مراد ہے اسی طرح اشومیدھ سے انتظام سلطنت مراد لئے جاتے ہیں۔ اور کیوں جاتے ہو۔ ویدوں کی قدیم تفسیروں کو دیکھو چنانچہ شت پتھ براہمن میں لفظ یگیہ کے اس قدر معنی لکھے ہیں:۔ | یگیہ قربانی نہیں ہے |

نمبر شمار	سنسکرت معنی	اردو معنی	حوالہ: کانڈ	حوالہ: پرپاٹھکا	حوالہ: برہمن	حوالہ: کنڈکا	نمبر شمار	سنسکرت معنی	اردو معنی	حوالہ: کانڈ	حوالہ: پرپاٹھک	حوالہ: برہمن	حوالہ: کنڈکا
۱	وراٹ	محیط کل ایشور	۱	۱	۱	۲۳	۱۰	وشو	عالم	۱	۵	۴	۵
۲	کرم	عمل یا فعل	۱	۱	۲	۱	۱۱	نمہ	اناج یا بجر	۲	۵	۱	۴۲
۳	واک	زبان یا کلام	۱	۱	۲	۲	۱۲	ذات	ہَوا	۳	۱	۳	۲۶
۴	اَن	اناج۔غذا	۱	۱	۲	۶	۱۳	آپ	پانی	۳	۷	۱	۱
۵	وِشنو	محیط کل ایشور	۱	۱	۲	۱۳	۱۴	آہوتی	ہون کا سامان	۶	۲	۳	۲
۶	تری ورتی ودیا	چاروں وید	۱	۱	۲	۲	۱۵	مہا	عظمت	۶	۴	۳	۱۷
۷	میرو	ریڑھ کی ہڈی	۱	۱	۶	۱۸	۱۶	آجیہ	گھی	۱۲	۳	۵	۱۸
۸	سموتسر	سال	۱	۲	۳	۱۳	۱۷	یکھ	ہَوَن	۱۴	۱	۲	۹
۹	پُرش	جیو یا پرمیشور	۱	۲	۵	۱	۱۸	سوم	ایک رس دار بیل	۱۳	۱	۳	۱۲

پس ویدوں کے صحیح ترجمہ کرنے کے لئے لازم ہے کہ لفظ یگیہ کے موقع موقع کے مناسب اِن اشعار معقول سے کوئی معنی سئے جاویں۔ اب عیسائیوں اور مسلمانوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تم قربانی کہاں سے کھینچ لائے؟ یگیہ سے قربانی ہرگز مراد نہیں ہے اور نہ اُس کے کسی معنی میں ایسی بات پائی جاتی ہے جس سے قربانی کا خیال پیدا ہو سکے۔ قربانی جیسی کریہہ۔ اور بے رحم رسم کا ویدوں کے سر منڈھنا انکے ذاتی عقیدے کا اثر نہیں تو کیا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے کہ ویدوں کے قدیم مفسر صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ

(قیاس) اور ہر قسم کے شاستروں (علمی کتب) کا علم اچھی طرح حاصل کرے " منوسمرتی ادھیایہ ۱۲ شلوک ۱۰۵

ویدوں میں ایشور کی پوجا لکھی ہے

۲۳۲۔ آجکل ایک بڑا دھوکا یہ دیا جاتا ہے کہ ویدوں میں ایک ایشور کی پوجا نہیں لکھی بلکہ کئی دیوتاؤں کی پوجا یا عناصر پرستی لکھی ہے۔ یہ دھوکا صرف لفظ دیوتا سے واقع ہوا ہے۔ ورنہ ویدوں میں کہیں بھی عناصر پرستی یا مورتی یا دیوتاؤں کی پوجا نہیں ہے۔ ویدوں میں منتر کے مضمون کو دیوتا کہتے ہیں۔ دیوتا منتر کے معنی کو دیپن (ظاہر عیاں یا روشن) اور دیوتن (واضح اور مشرح) کرنیوالے ہیں۔ ویدوں میں ۳۳ دیوتاؤں کا بیان ہے۔ ایشور جیو اور نیز بڑی بڑی کارآمد پُرفیض و فائدہ مادی اشیاء مثل آگ ہوا۔ پانی سورج وغیرہ ویدوں کے دیوتا ہیں۔ یعنی ویدوں میں ان کی تعریف بیان کیگئی ہے[۵۱]۔ ویدوں میں لفظ دیو۔ یگیہ وغیرہ الفاظ کی طرح کثیر المعنی لفظ ہے۔ اس کو ہر ایسے جاندار یا بیجان شے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں عمدہ گن۔ صفت یا تاثیر نیک اعمال اور عادات حسنہ یا روشنی پائی جاوے۔ اس وید بھاشیہ بھومکا میں سوامی جی نے لفظ دیوتا کے معنی نرکت۔ نگھنٹو وغیرہ کے حوالے سے بالکل صاف کر دئے ہیں اور شتپتھ براہمن کے حوالے سے یہ بھی دکھا دیا ہے کہ سچا اُپاسیہ دیو (معبود مطلق) صرف ایک پرمیشور ہی ہے کیونکہ پرمیشور کو بھی دیو کہتے ہیں جو حوالے سوامی جی نے اس بھومکا میں دئے ہیں[۵۲] اُن کے مطابق لفظ دیو کے معنی ایشور۔ عالم۔ حواس۔ عناصر وغیرہ ہوتے ہیں۔ ایک ہی لفظ کے کئی معنے ہونا ویدوں سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اس کو شلیش النکار یعنی صنعت کثیر المعانی کہتے ہیں اور مضامین وسیع کو مختصر الفاظ میں بیان کرنے کے لئے اس صنعت کا استعمال کرنا نہایت لازمی ہے۔ اسی طرح الفاظ اگنی۔ وایو۔ اندر۔ برہسپتی۔ متر۔ ورن۔ یم۔ کال۔ پرش۔ یگیہ۔ برہم۔ سوم وغیرہ بھی کثیر المعانی لفظ ہیں۔ چونکہ ویدوں میں ظاہری یا مادی (ویوہارک) اور باطنی یا روحانی (پرمارتھک) دونوں مضامین کا بیان ہے اور اُن میں بھی پرمارتھک (باطنی یا روحانی علم) مقدم ہے۔ اس لئے ان سب الفاظ سے اوّل ایشور مراد ہے اور دوم درجہ پر آگ وغیرہ دُنیوی اشیاء۔ سوامی جی نے قدیم تفسیروں یعنی شاستروں کے حوالے سے ان الفاظ کے معنے پرمیشور ثابت کر دیئے ہیں اسلئے ہمیں اُن کی نسبت یہاں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے +

ویدوں کی تفسیر میں ذاتی اعتقاد کا دخل

۲۳۳۔ مگر اس امر کا بیان کرنا ضروریات سے ہے کہ جو ترجمے ویدوں کے آجکل مروج ہیں اُن میں مترجموں کے اپنے ذاتی خیالات اور اُنکے مذہبی عقاید کا بہت کچھ دخل پایا جاتا ہے[۵۳]

---

[۵۱] ویدوں میں بیجان اشیاء کے لئے ضمیر حاضر کا آنا ایک قاعدہ استثنائی ہے جو ویدوں سے مخصوص ہے۔ اس بات کو ہم فقرہ ام یا قدیم کتب کے حوالوں سے بیان کرینگے۔

[۵۲] دیکھو صفحہ ۴۹ تا ۵۰ ترجمہ بھومکا

[۵۳] ویدوں کے ترجمہ میں ذاتی رائے یا اعتقاد کا دخل مہابھارت کے عہد سے چلا ہے۔ چنانچہ مہابھارت میں بھی ایک کتھا آتی ہے جس میں ویدک لفظ اج پر بحث ہوئی ایک فریق اسکے معنی آن (غلہ یا اناج) بتاتے تھے اور دوسرا گروہ بکرا۔ راجہ اُپری چر نے رعایتاً گروہ ثانی کے حق میں فیصلہ دیا اور اس جھوٹ کی سزا میں وہ زمین کا پیوند ہو گیا۔ (دیکھو شانتی پرب۔ موکش دھرم۔ ادھیائے ۱۶۳)

دین اور ایمان کو تصدق کر دینے والے ہیں۔ وہاں دوسری طرف ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ شتپتھ و(غیرہ)
براہمن قدیم راستی شعار۔ بیغرض اور حق پرست رشیوں کی بنائی ہوئی کتابیں ہیں اور سوامی دیانند سرستی جی
کی تفسیروں کو اس زمانہ میں سرسبز کرنے والے ہوئے ہیں خود سچے رشی۔ پاک باطن۔ عالم اور قدیم تفسیروں کے
اس زمانہ میں ایک ہی یکتا ماہر تھے۔ علاوہ ازیں جس نے سنسکرت کی بڑی بڑی تین ہزار سے زیادہ کتابیں پڑھی
ہوں۔ اُس کے مقابلہ میں چند مُپالوں یا کاونیہ وغیرہ کے پڑھے ہوئے پنڈت یا انگریز کیا حقیقت رکھ سکتے ہیں
اسلئے سوامی جی کی بنائی ہوئی تفسیر ہی سچی تفسیر ہوسکتی ہے اور ہم اسی اعتقاد سے اُس کو اُردو زبان میں شہرت
دینا چاہتے ہیں +

۳۰۔ چونکہ وید دُنیا کی سب سے پُرانی کتابیں ہیں۔ اسی وجہ سے اُن میں حال کی کتابوں کی طرح مذہب وغیرہ کا جھگڑا
نہیں ہے۔ ویدوں میں تمام عالمگیر سچائیاں پائی جاتی ہیں کسی خاص مذہب کی پیچ نہیں پنتھ یا

ویدک دھرم

مت سمپردایہ۔ فرقہ۔ مذہب وغیرہ لفظ اور اُن کی تفریق صرف ضد و تعصب کا نتیجہ اور زمانۂ حال کی ایجاد
میں شامل ہے۔ ویدوں میں صرف علمی اور سچی باتیں ہیں پس سچا علم حاصل کرنا۔ دوسروں کو سچائی پر عمل کرنے
کی ہدایت کرنا اور خود راستی پر چلنا ویدک دھرم[1] ہے۔ وہ سچائی کیا ہے؟ اس کا جواب ویدوں کے مطالعہ اور
کائنات کا مشاہدہ کرنے سے بخوبی ملیگا۔ اس میں ہر شئے کی اصلی حقیقت بیان کی ہے دنیا کے اندر جس قدر
چیزیں نظر آتی ہیں ویدوں میں اُنکی صحیح صحیح ماہیت بیان کی ہے۔ کیونکہ صانع ایزدی کے علم سے صانع قدرت
کا علم ہوتا ہے۔ جبتک ہمیں کسی انسان کے کام یا کلام کے دیکھنے یا سُننے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم اُسکی نسبت کچھ نہیں
بیان کرسکتے اور نہ اُس کی نسبت رائے دیسکتے ہیں۔ اِسی طرح اگر دھرم کا سب سے بڑا مقصد ایشور کو جاننا اور اُس سے
ملنا مانا جائے تو لازم ہے کہ ہم اُس کے بنائے ہوئے سامان عالم کا علم حاصل کریں۔ کیونکہ اُسکی غیر متناہی طاقت علم
اور صفات کا صحیح علم صرف اسی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں منوجی فرماتے ہیں کہ جو سچے دل سے دھرم
کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اُنکے لئے وید پرم پرمان (سچے رہبر اور صراط المستقیم) ہیں
اُن سے بڑھکر کوئی سند نہیں"۔ (منو ادھیایہ ۲ شلوک ۱۳) +

۳۱۔ یہ بھی واضح رہے کہ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ دھرم میں عقل و دلیل کا کچھ کام نہیں ہے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ
جس بات کی بنا عقل و دلیل پر نہیں وہ لازمی طور پر جنون و جہالت پر مبنی ہوگی اسی وجہ سے رشی لوگ کہہ گئے
ہیں کہ جو شخص ترک (دلیل و معقولات) سے تحقیقات کرتا ہے وہی دھرم کا علم حاصل کرتا ہے (منوسمرتی ادھیایہ ۱۲ شلوک ۱۰۶)
جو شخص دھرم کو قرار واقعی جاننا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ پہلے پرتکش (علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین) انومان

[1] دیکھو دھرم کی تعریف منوسمرتی ادھیایہ ۲ شلوک ۱-۱۲ ادھیایہ ۱ شلوک ۱۰۸ ادھیایہ ۱۰ شلوک ۹۱ و ۹۲ و ۷۵ و ۷۰ و ۶۳ و ۴۶ ادھیایہ ۴ شلوک ۱۴۲ و ۲۱ و ۳۰ ادھیایہ ۲ شلوک ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۵۲ و ۱۷۵ و ۲۳۰ تا ۲۴۰ و ۲۴۲ و ۲۴۶ وغیرہ۔ نیز دیکھو ویدک دھرم کا بیان صفحہ ۲۴ - نیائیشٹ ۴۲ پر +

صحیح و معتبر ترجمہ کی ضرورت

ہے کہ محنت کر کے اپنے دھرم کی کتابوں کو اُن کی اصلی زبان میں مطالعہ کریں۔ پنڈت اپنے ٹکے کی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں۔ انہیں اس بات کی فرصت ہی کب ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ بہت زور مارا تو ویا کرن میں سارسوت۔ چندر کا پڑھ لی شیگھر بودھ اور ہوراچکر پڑھ کر کمانے کا فی سامان ہو ہی جاتا ہے۔ بہت شوق ہوا ایک آدھ پران پڑھ لیا۔ اور بھاگوتی پنڈت کہلانے۔ سخت حیرانی کی بات ہے کہ اس ٹوٹی حالت میں ویدوں کے مطالب کا رواج ہو تو کس طرح ہو۔ آخر کار سوامی جی نے سوچا کہ اس زمانہ کی کمزور اولاد کی طاقت اور دماغ کہاں جو ویدوں کے پڑھنے کی ہمت کر سکیں۔ بہتر ہوگا کہ ان کے لئے ویدوں کے مطالب کو آسان سنسکرت میں بیان کر دیا جاوے۔ تا کہ عوام الناس کو ویدوں کے اصلی سدھانت کے سمجھنے کا موقع مل جاوے۔ اور یہ بات روشن ہو جاوے کہ انگریزی وغیرہ زبانوں کے موجودہ ترجمے ہمیں کس قدر دھوکے میں ڈال رہے ہیں۔ سوامی جی آریاورت کے صرف اُن پنڈتوں کے ترجموں کی تردید کرتے ہیں جو اس زمانہ کی پیدائش ہیں جبکہ موجودہ بناوٹی پران رواج پا چکے تھے۔ وید منتروں کی قدیم تفسیر میں جو شتپتھ وغیرہ براہمنوں اور ویدوں کی ایک ہزار ایک سو ستائیس شاکھاؤں میں موجود ہیں۔ اُن کی سوامی جی تردید نہیں کرتے[۵۱] بلکہ اُن کی صرف یہ کوشش ہے کہ موجودہ غلط ترجموں کا رواج بند ہو کر اُن قدیم تفسیروں کو دوبارہ از سر نو رواج دیا جاوے۔ پس آجکل کی کمزور آریہ نسل جو روٹی کمانے کے علم یعنی انگریزی وغیرہ کی تعلیم کے بعد اپنے دماغ میں اسقدر گنجائش نہیں دیکھتی کہ قدیم رشیوں کی کتابوں کو پڑھ کر ویدوں کے مطالب سمجھنے کی محنت کرے[۵۲]۔ وہ سوامی جی کی تفسیر سے جو نہایت سلیس اور آسان سنسکرت میں کی گئی ہے فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ اُن کو واجب ہے کہ معمولی سنسکرت پڑھیں اور اسقدر لیاقت حاصل کریں کہ سوامی جی کی سنسکرت کو جو نہایت آسان اور فصیح ہے سمجھ سکیں۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ "اوّل تو باقاعدہ براہمنوں اور ویدوں کے انگوں اور اپانگوں کو پڑھ کر وید پڑھنے کی لیاقت حاصل کرنی چاہیئے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ایسی تفسیر کو پڑھ کر جسے ان تمام کتابوں کے پڑھے ہوئے عالم نے بنایا ہو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنا چاہیئے[۵۳]"۔ پس جہاں ایک طرف ہمیں یہ معلوم ہے کہ مروجہ تفسیریں یا تو اُن دنیادار اور خود غرض پنڈتوں نے لکھی ہیں۔ جن کے دماغ میں پرانوں کی کہانیاں سمائی ہوئی تھیں اور جو وام مارگ وغیرہ متوں کے پیرو تھے یا اُن اہالیان یوروپ نے بنائی ہیں جو صرف سایئن ہی وغیرہ کا جھوٹا کھانے والے۔ ویدوں کے سخت بدخواہ دشمن اور اپنے مذہب اور کہانیوں سے بھری

---

[۵۱] دیکھو صفحہ ۲۰۰۔ ترجمہ بھومکا۔ [۵۲] منو جی شاستروں کے مطالعہ اور ویدوں کے پڑھنے کو سب کا فرض بتلاتے ہیں۔ دیکھو منو سمرتی ادھیایہ ۴ شلوک ۱۹ و ۲۰۔ [۵۳] دیکھو صفحہ ۱۹۸۔ ترجمہ بھومکا +

سمجھ میں نہیں آسکتے۔ جو لوگ انگریزی ترجموں کے بھروسے پر رہتے ہیں وہ سخت خطا کرتے ہیں۔ کیونکہ اوّل تو اہل یُوروپ اپنے مذہب یعنی انجیل پر کسی کو سبقت دینا گوارا نہیں کر سکتے۔ دوم وہ اس قدر لیاقت نہیں رکھتے کہ ویدوں کے مطالب صحیح صحیح سمجھ سکیں۔ چنانچہ جرمنی کے مشہور فلاسفر شوپن ہائر صاحب (Schopenhauer) فرماتے ہیں کہ "سنسکرت کتابوں کے اُن ترجموں کو دیکھ کر جو انگریزوں نے کئے ہیں مجھے یقین پڑتا ہے کہ انگریز سنسکرت زبان کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُن کو سنسکرت زبان کا صرف اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا کہ ایک کالج کے طالبعلم کو یونانی زبان کا"۔ یعنی مراد یہ ہے کہ سنسکرت کو سمجھنے کے لئے تمام عمر اُسی کے مطالعہ میں صرف کرنیکی ضرورت ہے۔ معمولی طور پر یا اختیاری مضمون کی حیثیت میں سنسکرت کو پڑھنے سے اُس میں مہارت پیدا نہیں ہو سکتی۔ سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔ کہ "جس قدر سنسکرت زبان کا رواج اور ترقی آریاورت (ہندوستان) میں پائی جاتی ہے اُتنی کسی دوسرے ملک میں نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ملکِ جرمنی میں علم سنسکرت کا بہت رواج ہے اور جس قدر سنسکرت میکس میولر صاحب نے پڑھی ہے۔ اُتنی کسی نے نہیں پڑھی۔ یہ بات صرف کہنے ہی کی ہے۔ کیونکہ جہاں کوئی بڑا درخت نہیں ہوتا وہاں ارنڈ ہی درخت بن جاتا ہے۔ پس ملک یوروپ میں سنسکرت کا رواج نہ ہونیکی وجہ سے اہالیانِ جرمنی اور میکس میولر وغیرہ کا تھوڑا سا پڑھا ہوا بھی اُس ملک کے باشندوں کو بہت بڑا نظر آتا ہے۔ مگر آریاورت کی طرف نگاہ کی جاوے تو وہ ادنےٰ درجے میں بھی شمار نہیں ہو سکتے کیونکہ ملک جرمنی کے ایک پرنسپل صاحب کی چٹھی سے مجھے معلوم ہؤا کہ وہاں زبان سنسکرت کی چٹھی کا مطلب سمجھنے والے بھی کم ہیں اور میکس میولر صاحب کی سنسکرت ساہتیہ اور تھوڑا سا وید کا ترجمہ دیکھکر مجھے معلوم ہؤا کہ میکس میولر صاحب نے اِدھر اُدھر آریہ ورت کے لوگوں کی بنائی ہوئی شرحیں دیکھکر کچھ تھوڑا یا تھاپی کی ہے" (دیکھو ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ کے شروع میں)۔ پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو معمولی چٹھی کے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے وہ ویدوں کو کیا خاک سمجھ سکتے ہیں۔

۲۸۔ کسی عبارت کو مطلب سمجھنے کے بغیر پڑھنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور یہی وجہ ہے کہ اگرچہ بعض پنڈت ویدوں کے منتر طوطے کی طرح پڑھ لیتے ہیں مگر اُن کا مطلب سمجھنے کی وجہ سے اُن پر عمل نہیں کرتے اور جب تک منتروں کے مطلب کو نہ سمجھا جائے تب تک دل میں اثر ہونا یا اُن پر عمل ہونا محال ہے۔ اسی وجہ سے آجکل کے لوگ دھرم سے گرے ہوئے ہیں اور وید پاٹھی از بسکہ چار پائے بر او کتابے چند ہیں۔ چنانچہ کہا ہے کہ مطلب سمجھے بغیر کتاب پڑھنا ایسا ہے جیسے گدھے کی پیٹھ پر چندن کا بوجھ یا درختوں کا خوشبودار پھولوں سے لدا ہونا +

بنا مطلب سمجھے پڑھنا بے سود ہے

۲۹۔ ہمارے ملک کے لوگوں کا اب کچھ ایسا حال ہو گیا ہے کہ اپنے دھرم سے بالکل بیخبر ہیں اور نہ یہ ہمت

(۴) چاروں ورنوں کے اصول تینوں لوکوں (یعنی لطیف۔ کثیف اور روشن عالم) کا علم۔ چاروں آشرم کے قواعد۔ ماضی۔ حال اور مستقبل کا حال الغرض سب باتیں ویدوں ہی سے نکلی ہیں۔"

[منوسمرتی۔ ادھیائے ۱۲۔ شلوک ۹۷]

پس جب آریاورت کے تمام اعلیٰ درجہ کے عالم اور خصوصاً ویدوں کے مطالب سمجھنے والے رشی متفق اللفظ اس بات کو مانتے ہیں کہ تمام علوم ویدوں سے نکلے ہیں[۵۱]۔ تو پھر اُنکے سامنے ویدوں کے بدخواہوں کی رائے کیا وقعت رکھ سکتی ہے۔ اسلئے ثابت ہوا کہ وید بذاتِ خود مکمل ہیں اور تمام دُنیا میں جس قدر علم مشہور جاری ہوا ہے وہ سب انہیں سے نکلا ہے۔ یہ بات اسی سے ظاہر ہے کہ آیُرویدوغیرہ چار اُپ وید اور شکشا وغیرہ چار براہمن شکشا وغیرہ چھ ویدانگ اور نیائے شاستر وغیرہ چھ اُپانگ سب ویدوں کے حوالے دیتے ہیں۔ شنکر آچاریہ جی فرماتے ہیں کہ "اگرچہ ویدوں کے مطالب کی تفصیل کے لئے پاننی وغیرہ عالموں نے دیاکرن وغیرہ شاستر (علمی کتب) بنائے۔ مگر ویدوں میں اس سے بھی زیادہ گیان کا ذخیرہ ہے"[۵۲] ویدوں میں قرآن وغیرہ کی طرح دوسری کتابوں کا حوالہ نہیں ہے اور نہ اُن میں کوئی بات کسی کتاب سے نقل کیگئی ہے۔ دُنیا کی کوئی الہامی یا دیگر کتاب ویدوں کی طرح اس قدر مکمل نہیں ہے کہ اُس سے تمام علوم پیدا ہوسکیں۔ بلکہ ؟؟ انجیلیں اپنے ترجموں اور قرآن اپنی حدیثوں اور رِوایتوں سمیت بھی دُنیا کے تمام علم چھوڑ کسی ایک شاخ کے مخزن ہونے کا دعوےٰ نہیں کرسکتے۔

۲۷۔ ویدوں کو باسمعنی پڑھنے کی تاکید خود ویدوں میں کیگئی ہے۔ اور نرکت[۵۳] وغیرہ میں بھی اس امر کی تاکید[۵۴] ہے۔ چونکہ ویدوں میں تمام علوم کو اصول کے طور پر بیان کیا ہے۔ اور پھر اُنہیں علوم کی تشریح مفصل طور پر وید کے انگوں اور اُپانگوں وغیرہ میں کیگئی ہے۔ اسلئے اُن کو کماحقہٗ سمجھنے کے لئے لازم ہے کہ اوّل وید کے انگ اور اُپانگ پڑھے جاویں تاکہ اُن کے پڑھنے کے بعد وید کے مطالب بخوبی ذہن میں آسکیں۔ ویدوں کے پڑھنے کے لئے جن کتابوں کا اوّل پڑھنا ضروری ہے انکو سوامی جی نے "پڑھنے پڑھانے" کے مضمون کے اخیر میں بیان کردیا ہے۔ اگر انسان اوّل اِن کتابوں کو عبور کرلیوے تو اُس کو ویدوں کے سمجھنے کا مادہ حاصل ہوسکتا ہے۔ سنسکرت کی مروجہ کتابیں پڑھنے سے وید

ویدوں کو باسمعنی پڑھنے کی ضرورت

[۵۱] اہلِ یورپ اگرچہ ویدوں میں تمام علوم کو نہیں مانتے مگر سنسکرت زبان میں تمام علوم کا موجود ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ مگر ایک بات کے ماننے سے دوسری بات بھی اسی میں آجاتی ہے۔ کیونکہ رشیوں نے تمام علوم کو ویدوں سے ظاہر کیا ہے۔

[۵۲] دیکھو شنکر آچاریہ کی شرح ویدانت درشن ادھیایہ ۱ پاد ۱۔ سوتر ۳ پر۔ نیز دیکھو صفحہ ۲۳ ترجمہ ہذا۔

[۵۳] دیکھو صفحہ ۱۹۶ لغایت ۱۹۸ ترجمہ بھومکا۔

[۵۴] نیز دیکھو منوسمرتی ادھیایہ ۲ شلوک ۱۶۸ جہاں لکھا ہے کہ جو شخص وید کو نہ پڑھ کے اور دوسری جگہ محنت کرے وہ جلد اپنے خاندان سمیت شودر کے درجہ کو پاتا ہے۔

میں اُسکی عدم موجودگی کب گوارا ہوسکتی ہے ۔ کہتے ہیں کہ مروجہ قرآن کے مقابلہ پر فیضی نے بے نقطہ قرآن لکھا تھا مگر اس کو کسی نے الہام نہ مانا۔ انجیل کی بابت تمام دنیا جانتی ہے کہ اس میں ہزاروں ترمیمیں کی گئیں اور سدھانت بھی کے کچھ بدل گئے۔ انجیلوں کے تحریف اور سدھانتوں کے بدل جانے سے رومن کیتھلک اور پروٹسٹنٹ دو بڑے اور سینکڑوں چھوٹے چھوٹے فرقے بن گئے۔ اس کے خلاف آغاز دنیا سے لیکر ابتک ویدوں میں ایک نقطہ تک کا فرق نہیں ہوا ہے[1]۔ کیونکہ ویدوں کے سینہ بسینہ چلے آنے کے علاوہ چھند (عروض) بھی اُن کی حفاظت کا باعث ہیں۔ پس جب ان تمام باتوں پر غور کیا جاتا ہے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ویدوں کے سوا اور کوئی کتاب الہامی نہیں ہوسکتی ۔

۲۶۔ ویدوں میں اصول کے طور پر تمام علوم کا بیان ہے۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ سوامی جی کی اختراع ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ جو لوگ سوامی جی کی باتوں کو انوکھی سمجھ کر اچنبھا کرتے ہیں وہ عموماً پرانے شاستروں سے واقف نہیں ہوتے۔ آجکل اس ملک میں ویدوں کا رواج نہیں ہے اور اگر اہل یورپ ویدوں پر کچھ لکھتے ہیں تو اُن کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس ملک کی موجودہ جہالت اور خصوصاً مذہبی کتابوں کی بے خبری سے ناواجب فائدہ اُٹھایا جائے۔ اسلئے جب سوامی جی نے ویدوں کے سچے مطالب کو ظاہر کرنا شروع کیا تو ان کی بات پھیکی پڑنے لگی جس پر غصہ آنا ایک قدرتی نتیجہ تھا۔ پس اگر وہ سوامی جی کو جھٹلانے کی کوشش کریں تو سمجھو کہ اُنہیں اپنی بات کی پیچ ہے۔ جھوٹے قرار پانیکا خیال اور خصوصاً اپنے ملک مذہب کی بیجا حمایت کب گوارا کرسکتی ہے کہ وہ سچ کو مان سکیں۔ ویدوں میں تمام علوم کا موجود ہونا گوتم منی۔ واتسیاین رشی اور منو مہاراج کے مندرجہ ذیل حوالوں سے ثابت ہے ۔

(حاشیہ: ۔ یعنی بذات خود مکمل اور مستند بالذات ہو)

(۱) "وید اسی طرح مستند ہیں جس طرح آیُروید (علم طب وغیرہ کی علمی کتابیں) مستند ہیں۔"

[نیائے شاستر ادھیائے ۲۔ اہنک ۱۔ سوتر ۶۷]

(۲) جو لوگ ویدوں کے مطالب کو کما حقہ سمجھنے والے (رشی یا درشٹا) ہوئے ہیں وہی تمام علوم کو ایجاد یا بیان کرنے والے (پرودکتا) ہوئے ہیں۔" [واتسیاین رشی کی شرح سوتر مذکور پر]

گویا بالفاظ دیگر رشیوں نے تمام علوم کو ویدوں سے نکالا ہے ۔

(۳) ویدوں میں اننت (بے پایاں) گیان ہے۔ یعنی اگرچہ وید کے الفاظ محدود ہیں۔ مگر بصورت معنی وید بے پایاں ہیں۔" [تیتریہ براہمن]

---

[1] اس ملک کے لوگ کہتے ہیں کہ سوامی جی نے وید تک منتروں کو بدل ڈالا ہے۔ مگر یہ اُن کی ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ ویدوں کے بدلنے کی ابتک کسی کو مجال نہیں ہوئی۔ بلکہ یورپ کے سنسکرت دان عالموں نے کچھ جوڑ بڑا کرنے کی کوشش کی تھی مگر پیش نہ چلی۔ چنانچہ میکس میولر صاحب اس بات کا ذکر اپنی رگوید سنہتا کی جلد اول کے دیباچہ میں صفحہ ۴۴ پر کرتے ہیں ۔

لکھیں۵ اور منوسمرتی وغیرہ کتابوں میں تحریف بھی کی۔ مگر ویدوں کے مقابلہ میں کوئی نیا وید بنانے یا اُس کے اندر تحریف کرنیکی کسی کو مجال نہیں ہوئی۔ یہ وجہ نہیں ہے کہ اُن کی عزت و تعظیم کے خیال سے ایسا نہیں۔ بلکہ چارواک جیسے بہادر بھی ہندوستان میں ہو چکے ہیں جو ویدوں کو بھانڈوں کی گپ بتا گئے ہیں۔ اُن کی یہ مجال نہ ہوئی کہ جہاں اپنے آگم اور تنتر کے شاستر بنائے۔ ایک وید بھی اپنے خیالات کا بنا جاتے۔ اصلی وجہ یہی ہے کہ عروض کا وہ کمال اور الفاظ کا لغوی معنی میں قائم رکھنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اور ویدوں کی حفاظت کا انتظام ایشور کی قدرت سے ہر زمانہ میں قائم رہتا ہے۔ تمام علوم جو ساڑھے اُنیس ہزار سے کم منتروں میں بیان کر دئے گئے۔ اُسکی وجہ یہی ہے کہ لفظوں کو لغوی معنی میں رکھا گیا اور تلیش الُنکار (صنعت کثیر المعانی) کے ذریعہ سے ایک ہی لفظ سے دس دس علمی باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ سوامی جی لکھتے ہیں کہ "اگر ایسا نہ کیا جاتا (یعنی صنعت کثیر المعانی کو استعمال نہ کیا جاتا) تو کروڑوں شلوک یا منتر اور ہزاروں کتابیں بنالیتے تب بھی علم کا بیان میں آنا ممکن نہ تھا" واضح رہے کہ ویدوں میں اکثر باریک علمی اصول کو النکاروں یعنی ایسے قدرتی واقعوں کی تمثیل سے جو روزمرہ ہماری آنکھوں کے سامنے واقع ہوتے رہتے ہیں بیان کر دیا ہے جو علم کا درجۂ کمال ہے۔ کیونکہ جب انسان کسی علمی اصول کی تہ کو پہنچ جاتا ہے تب اُس کو یہ ملکہ حاصل ہوتا ہے کہ اُس علم کو تمثیلوں اور استعاروں میں بیان کر سکے۔ تمثیل یا تلازمہ کا یہ فائدہ ہے کہ جس کے ذریعہ سے معمولی عقل کا انسان بھی باریک سے باریک علمی بات کو بآسانی سمجھ لیتا ہے۔ چنانچہ نیائے شاستر میں ذریشٹانت (تمثیل) کی تعریف یہی کی ہے کہ "جس سے دُنیا کے عام لوگوں اور متبصر یعنی دلیل و عقل سے باریک علمی باتوں کو دریافت کرنے یا سمجھنے والوں کی عقل ایک سطح پر آجائے اُسے ذریشٹانت کہتے ہیں" (دیکھو نیائے شاستر۔ ادھیائے ۱۔ اہنک ۱ سوتر ۲۵) گویا جسکے ذریعہ سے اعلےٰ سے اعلےٰ علمی اصول عوام الناس کی سمجھ میں آسکیں وہ درشٹانت ہے اور روپک النکار اور اُپما النکار بھی محض درشٹانت ہیں۔ اس سے ایشور کے رحیم کامل ہونیکا بھی ثبوت ملتا ہے۔ ویدوں میں تمام علمی اصول کا آسان عبارت اور الفاظ کے اندر مکمل بیان ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اُن کا صانع ایشور ہے نہ کہ انسان۔ ویدوں کے سوائے اور کسی کتاب میں یہ نشان نہیں پایا جاتا۔ کس انسان کی مجال ہے کہ صنعت لفظی کے کمال کے ساتھ صنعت معنوی کو نباہ سکے۔ قرآن وغیرہ میں صرف مسجع اور مقفےٰ عبارت ہے۔ عروض کا کچھ تعلق نہیں اور نہ انجیل میں عروض کو دخل ہے۔ پس جس صورت میں ہم عروض کو زبان کا کمال تصور کرتے ہیں تو الہامی کتاب

جاتا ہے۔ زمانہ حال میں الہام الناس دھوکہ دینے کے لئے بہت سے مت چلانے والوں نے اپنی اپنی بنی بنائیں اور ان پُرانی پوتھیوں کے نام سے مشہور کر دیا۔ مثلاً جینیوں کے ہاں اپنی طرز کی پُران رامائن اور سو تر گیتا وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ ۱۲

۵ دیکھو صفحہ ۲۱۴

امن و امان۔ علوم کی ترقی اور دھرم کے عروج کا زمانہ تھا۔ مگر مہابھارت کے بعد جب سے ویدوں کا رواج بند ہوا تب سے اب تک برابر دُنیا پر آفتیں نازل ہو رہی ہیں اور آگے بھی جب تک وید کی ہدایت پر عمل شروع نہ ہوگا دنیا کو امن یا راحت نصیب ہونا مشکل ہے۔ مہابھارت کو جیسا کہ ہم ابھی اُوپر ذکر کر چکے ہیں پانچ ہزار برس کے قریب گذرتے ہیں۔ عام طور پر اس سے پیشتر کا کوئی الہام تسلیم نہیں کیا جاتا حالانکہ دنیا کی عمر اس وقت دو ارب کے قریب ہے پس ظاہر ہوا کہ اس سے پیشتر دو ارب سال کے قریب تک برابر وید ہی کا رواج تھا۔ اور اس عرصہ میں برابر اُس کی تعمیل ہوتی رہی کبھی اُس کی ہدایتوں کو منسوخ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔ نہ ابتک وید کا ایک حرف تک بدل سکا۔ یہ بات دوسری ہے کہ اب براہ راست اُس پر عمل نہیں ہے۔ مگر سوامی جی فرماتے ہیں کہ جس قدر سچا علم و معرفت روئے زمین پر کسی کتاب یا کسی کے سینے میں پایا جاتا ہو وہ سب وید ہی سے نکلا ہے۔[51] یہ بالکل سچ ہے کیونکہ وید دُنیا کی سب سے پُرانی کتاب ہے پس ایک طرح دیکھا جاوے تو جو نیک اصول دُنیا میں اس وقت جاری ہیں اور جن پر عمل کیا جاتا ہے وہ سب وید ہی کی تعمیل ہے۔

جہاں دیگر ایسی کتابوں میں جو الہام مانی جاتی ہیں ہزاروں اختلافات ہیں اور ایک دوسرے کو رد کرنے والے اصول و احکام پائے جاتے ہیں۔ وہاں ویدوں میں ایک بات بھی ایسی نہیں جس کے خلاف دوسری جگہ کچھ اور لکھا ہو یا جو صرف ایک خاص زمانہ تک اثر رکھ کر بعد میں بے اثر ہو گئی ہو۔ ویدوں کے غیر فانی ہونے پر سوامی جی نے اس بھومکا میں بڑی عالمانہ بحث کی ہے جو قابل دید ہے۔ قرآن اور انجیل وغیرہ میں جو باہمی اختلافات ہیں وہ اس قدر مشہور ہیں کہ اُنکے بیان کرنیکی ضرورت نہیں اور نہ اس مختصر دیباچہ ہی میں اُنکی تفصیل کی گنجائش ہے۔

۲۵۔ ویدوں میں عروض کا کمال۔ الفاظ کا کثیر المعانی ہونا۔ لفظوں کا مصدری یا لغوی معنی رکھنا اور الفاظ

۷۔ انسانی تصانیف سے تمیز ہوسکے

کی بندش اُن کے الہامی ہونے کا اعلیٰ ثبوت ہیں۔ یہ بات کمال انسانی کے احاطے سے باہر ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ اگرچہ آج کے دن سنسکرت زبان میں کوئی پُرانی کتاب ایسی نہیں ملتی جس کے مقابلہ میں اُسی طرز پر نئی کتاب نہ لکھی گئی ہو یا خود اُس کتاب کے اندر کچھ تحریف نہ کی گئی ہو۔ مگر وید اس سے بری ہیں۔[52] براہمنوں کے مقابلہ میں بناوٹی براہمن۔ اُپنشدوں کے مقابلے میں فرضی اُپنشد شاستروں کے مقابلہ میں جھوٹے شاستر۔ الغرض ہر قسم کی کتابیں پُرانی کتابوں کے مقابلہ میں سمپرداییوں نے

---

۵۱ دیکھو صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹۔

۵۲ کرشن یجروید کی نسبت پنڈت گورودت جی لکھتے ہیں کہ وہ صرف براہمن ہے وید نہیں ہے ہم دیکھتے ہیں کہ براہمنوں کی عبارت پر بھی اکثر سُور لگا دئیے جاتے ہیں۔ مثلاً جرمنی کے چھپے ہوئے شتپتھ براہمن میں سُور لگے ہوئے ہیں۔ مگر اس سے براہمن وید نہیں بن سکتے کیونکہ سُور سنسکرت کی ہر کتاب پر لگائے جا سکتے ہیں۔ ۱۲

۳۔ قانون قدرت کے خلاف نہ ہو

میں تمام طبعی اور روحانی علم بدرجۂ کمال بیان کیا گیا ہے۔ اوّل اس وید بھاشیہ بھومکا کے مطالعہ سے ہی ظاہر ہو جائیگی اور نیز جب تمام و کمال تفسیر وید کو پڑھا جائیگا تو یہ بات ضرور ہی درجہ وثوق کو پہنچ جائیگی۔ ویدوں کے سوائے دیگر تمام الہامی کتب خود قانون قدرت کے خلاف پیدا ہوئی ہیں اور اُن میں اکثر عقل و قیاس سے باہر باتیں بنام نہاد معجزات بیان کی گئی ہیں جن کا کوئی علمی ثبوت نہیں ملتا۔ ویدوں کی نسبت منو جی کہتے ہیں کہ پرمیشور نے پیدائش عالم کے وقت وید کے الفاظ کے مطابق سب چیزوں کے نام۔ اُن کے کام اور صورتیں قائم کیں (منو ۱-۲۱) پس جب کہ قانون قدرت جو ویدوں کے مطابق ہے تو پھر وید قانون قدرت کے خلاف کس طرح ہو سکتے ہیں۔ وید دراصل علم الٰہی ہے اور ایشور کائنات کو اپنے علم (وید) کے مطابق بناتا ہے۔ اسلئے وید اور قانون قدرت دو نو دراصل ایک ہی ہیں۔

۲۲۔ ویدوں میں کہانیوں کا نہ ہونا مستند و غیر مستند کتابوں کے مضمون سے ثابت ہو جائیگا اس بات

۴۔ اس میں کہانیاں نہ ہوں

کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ انجیل اور قرآن وغیرہ میں کہانیاں بھری ہیں اور ویدوں میں فسانے بتانا گویا روئے آفتاب کو مشت خاک سے مکدر کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ آج کے دن ویدوں کے سوائے جن کتابوں کو الہامی مانا جاتا ہے اُن کا بڑا جزو قصہ کہانیاں ہیں۔ اور کہانیوں کا ہونا صاف ثابت کرتا ہے کہ وہ ابتدائے عالم سے بہت مدت بعد تصنیف کی گئیں۔ کیونکہ جن انسانوں چیزوں اور جگہوں کا اُن میں ذکر ہے۔ وہ خود اُن سے پرانی نہیں ہو سکتیں +

۲۳۔ ویدوں کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اُن میں خصوصاً اُن باتوں کا بیان ہے جو انسان کے لئے نہایت

۵۔ اس میں مفید کارآمد باتیں ہوں

ضروری ہیں یعنی ویدوں میں زندگی کے ہر مرحلے کے لئے ہدایتیں اور روزانہ فرائض بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ سائن آچاریہ وغیرہ اور نیز اہالیان یوروپ کی تو یہی رائے ہے کہ ویدوں میں محض یگیہ کا بیان ہے پس یگیہ سے پنچ مہا یگیہ (پانچ روزانہ فرائض) اور اشومیدھ (انتظام سلطنت) وغیرہ اور نیز وہ تمام رفاہ عام کے نیک کام مراد ہیں جن سے سب کی بہبودی اور بہتری مقصود ہو۔ اس کے خلاف دیگر الہامی کتابوں میں بیگناہ جانوروں کے مارنے اور جہاد وغیرہ سے دُنیا کو دُکھ پہنچانے کی ہدایت بھی پائی جاتی ہے۔

۲۴۔ ویدوں کی سب باتیں دوامی یعنی سب زمانوں کے لئے یکساں اثر رکھنے والی ہیں۔ ابتدائے آفرینش سے

۶۔ سب زمانوں میں یکساں اثر پذیر ہوں

لیکر مہابھارت کے زمانہ تک اُن کی ہدایت پر عمل ہوتا رہا اور یہ زمانہ دنیا کی

۵۱ شق القمر ہونا۔ یشوا ان کا سورج تھامنا۔ موسیٰ کے لئے دریا کا ٹھیر جانا اور عیسیٰ کا مُردوں کو زندہ کرنا وغیرہ تمام باتیں ایشور کے باندھے ہوئے قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ ایشور کسی خاص انسان کی رعایت کے لئے اپنے قانون کو نہیں بدلتا۔ اُس کا قانون سب کے لئے یکساں ہے اور یہی اُس کے عادل و منصف ہونیکا ثبوت ہے +

بعد میں جو شخص عالم یا مصنف بنتا ہے وہ ضرور ... سے تعلیم پانے یا کتابوں کا مطالعہ کرنے کا نتیجہ ہے حضرت محمدؐ اور مسیحؑ وغیرہ جس قدر پیغمبر مانے جاتے ہیں وہ ضرور تعلیم و تربیت پاکر یا عالموں کی صحبت سے اُس کمال کو پہنچے پچھلے جنم کے سنسکاروں (اثر و خیال) کی وجہ سے موجودہ جنم میں تعلیم و تربیت اور مطالعہ کے نتیجے میں اختلاف پایا جاتا ہے پس ذرا سے اشارہ سے بہت کچھ سمجھ جانا تھوڑے سے مطالعہ سے عالم بنجانا روزہ یا ایکبارگی ہی ہدایت پاکر دھرم پر قائم ہوجانا اور دوسروں کو ہدایت کرنے لگنا صرف پچھلے جنم کے ابھیاس (مشق) سنسکار (اثر و خیال) اور مطالعہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جو لوگ ایک ہی جنم مانتے ہیں وہ اس بات کو نہیں سمجھتے اور اسی وجہ سے وہ کسی خاص انسان میں جودتِ طبع۔ ذہن کی رسائی اور قول فعل اور خیال کی پاکیزگی کو معجزہ۔ کرامت یا خرق عادت سے منسوب کرتے ہیں۔ اگر ایک ہی جنم مانا جاوے تو ایک انسان کو بلا محنت کمالات بالا کا حاصل ہوجانا اور دوسرے شخص کو باوجود محنت و مشقت خاک نہ آنا ایشور نا انصافی پر محمول ہوگا جو ہرگز ٹھیک نہیں ہے پس کئی جنموں کا ماننا اور محنت سابقہ کا نتائج موجودہ پر عاید کرنا نہایت علمی اور معقولیت کی بات ہے جسے راستی شعار اور حق پسند انسان ضرور مانینگے مگر جنکی طبیعت اور قانون قدرت کے خلاف تعلیم و ہدایت کے اثر اور ضد و تعصب کی عادت سے اُلٹا خیال جم چکا ہے وہ نہ مانیں تو عجب نہیں ہے۔ اب بھی یوگ کے مدارج کو طے کرکے انسان درجہ کمال حاصل کرتے ہیں۔ مگر جب وہ اُستاد کی تعلیم اور کتابوں کے مطالعہ سے تقویت حاصل کرلیتے ہیں تب اُن کو وہ کمال حاصل ہوتا ہے۔ ابتدائے آفرینش میں جبکہ اُس سے بیشتر کوئی معلّم انسان یا انسان کی بنائی ہوئی کتاب موجود نہیں تھی۔ اگر کوئی شخص تمام علوم کو اپنے آئینۂ دل میں جلوہ گر دیکھے۔ اور اُن کو بیان کرنا شروع کردیوے تو وہ آجکل کے کمال یوگ کی مثال نہیں ہوگی۔ بلکہ اُسے ایشور کی طرف سے الہام خاص ماننا پڑیگا پس ویدہی الہام ہے انجیل و قرآن وغیرہ کے بشکل کتاب نازل ہونے کی وجہ سے اُن کو الہام ماننے کی تردید ہم پہلے کرچکے ہیں۔

۲۱۔ یہ بات کہ ویدوں میں تمام باتیں ایشور کے باندھے ہوئے قانون قدرت کے مطابق ہیں اور اُن

تت ... ۱۰ اسے بھی ایشور کا ہونا ثابت ہے (۷) ویدوں ... جملے اور الفاظ وُ ... جملوں اور الفاظ کے مورث ہیں پس ویدوں تمام دنیا زبانوں کے الفاظ کا مورث ہونا بھی ایک علے الثبوت ہے یا وید بھی کسی پرش کا کلام ہونا چاہئیے۔ چونکہ وید مثل بھارت وغیرہ جملوں قسم کا مجموعہ ہی پس جب کوئی انسان اُس کا مصنف نہیں ہے تو ضرور ایشور اُس کا مصنف ہوگا (۸) دنیا میں ... دو پرمانوؤں (ذرّوں) کے اتصال وغیرہ سے دو یک کا پیدا ہونا اعداد خاص کو ظاہر کرتا ہے۔ پس دو یک تر سرینو وغیرہ کا پرمانوؤں کی خاص خاص تعداد سے مرکب ہونا ایشور کو ثابت کرتا ہے کیونکہ اگر ... کا معلم کوئی علیم کل ذات نہ ہوتی تو مرکبوں میں خاص مقررہ تعداد ذرّوں کی نہ پائی جاتی۔ (دیکھو نوٹ سلہ صفحہ ۸۳)

سلہ نبوت یا پیغمبری کا دعویٰ روحانی علم کی درمیانی یا ادنیٰ حالت اور تھوڑی سی طاقت یا علم پر مغرور ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے اور جاہلوں اور وحشیوں کے درمیان ہی اُس کا سکہ جم سکتا ہے۔ اس ملک میں زمانۂ حال کے اندر لنگی جو تری اور قادیانی مرزا کا دعوے تھا اور نبوت کی ڈینگ اس امر کی زندہ مثالیں ہیں۔ مترجم

تصنیف سے تمیز ہو سکے۔

(۸) وہ بنفسہٖ مکمل ہو اور تکمیل کے لئے محتاج بالغیر نہو بلکہ اور سب اپنی صداقت اور تکمیل کیلئے اُسکے محتاج ہوں اگر ان میں سے تمام شرائط پر بحیثیت مجموعی یا فرداً فرداً غور کیا جائے تو ویدوں کے سوائے کوئی کتاب الہامی نہیں ٹھہر سکتی۔کیونکہ

۱۹- وید ہی دنیا کی سب سے پُرانی کتاب ہے یعنی جب دُنیا آباد ہوئی اُسی وقت ویدوں کا الہام سب سے پہلے انسانوں میں سے چار رشیوں کو ہوا اور تب سے ابتک اُس کا برابر رواج چلا آتا ہے۔ اگر یورپ کے عالموں کی طرح ابتدائے آفرینش میں جہالت کا زمانہ مانیں تو اِس وقت بھی انسان کے ورثہ میں جہالت ہی آتی علم و ہنر کا ہونا ناممکن تھا۔کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ وحشی قومیں جب تک اُنکے درمیان کوئی شائستہ اور عالم انسان نجاوے خود بخود ہرگز ترقی نہیں کر سکتیں۔یہ بھی ایشور کی قدرت کاملہ کا ایک ثبوت ہے کہ وید دُنیا کے شروع سے ابتک برابر قائم ہے اُن میں سر مو فرق نہیں آنے پایا۔وجہ یہ ہے کہ ویدوں کا علم سینہ بسینہ چلا آتا ہے لکھی کتابوں پر ہی دارو مدار نہیں ہے۔اگر وید کاغذوں میں بند ہوتے تو آج کے دن اُن کا نشان ملنا مشکل تھا۔دکن میں ابتک رواج ہے کہ براہمن ویدوں کو حرف بحرف زبانی یاد کرتے ہیں۔اُسکے مقابلہ میں انجیل و قرآن وغیرہ صرف ایک ہی دو ہزار برس کی تصنیفات انسانی ہیں کیونکہ ڈاکٹر پین اور گبن صاحب انجیل کی تصنیف سنہ عیسوی کے شروع میں بتلاتے ہیں اور اسی طرح قرآن بھی تقریباً ۱۳۱۵ برس کی تصنیف ہے۔ اسکے علاوہ جَین وغیرہ جسقدر نئے متوں کی کتابیں ہیں وہ سب زمانہ حال کی پیدائش ہیں اور اسی وجہ سے وہ قدیم یا سچی نہیں ہو سکتیں۔

۱- ابتدائے دنیا میں ہو

۲۰- دوسری شرط تب ہی پوری ہو سکتی ہے جبکہ الہام کا سب سے پہلے انسانوں کو ہونا مانا جائے۔درمیانی زمانہ میں جو شخص الہام کا دعوے کرتا ہے وہ ہرگز ایشور کا الہام نہیں ہو سکتا بلکہ تعلیم و مطالعہ کا نتیجہ سمجھا جائیگا۔ابتدائے آفرینش کے بعد برابر تعلیم اور تصنیف کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور

۲- الہام اول ہی میں ہونا چاہئے۔

۱۵ اُدین آچاریہ نے ایشور کی ہستی کے ثبوت میں ایک ہی مدلل کتاب کسماانجلی نام لکھی ہے اُسکے پانچویں فقرہ کے شروع میں اُدین آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ کاریوں (معلول) پرمانوؤں (ذرّوں) کے سنیوگ (اتصال) زمین وغیرہ کے آکاش کے اندر معلق قائم رہنے سینہ بسینہ منتروں پرمانوں (دلائل) اور ویدوں نیز اُسکے جملوں اور خاص شمار کے علیم کل اور لایزال ایشور کا ہونا ثابت ہے جسکو ہم ہر ویدیں بھٹا چاریہ اپنی شرح میں لکھتے ہیں کہ (۱) زمین وغیرہ کا کوئی صانع ضرور ہونا چاہئے کیونکہ وہ گھڑے کی طرح معلول ہیں (۲) سنیوگ (اتصال) ایک کرم (فعل) ہے۔ اور ابتدائے آفرینش میں دو پرمانوؤں کے ملنے سے دو یک کا بننا وغیرہ جس سے اتصال پیدا ہوا ضرور کسی چیتن (ذی شعور ذات) کے پریتن (ارادہ یا فعل) سے واقع ہوا ہوگا (۳) زمین کسی ذات کے سہارے سے قائم ہے جو اُسے اراد تا گرنے سے باز رکھتا ہے جس طرح چڑیا اپنی چونچ میں لکڑی لیکر اُڑتی ہوئی اُسے گرنے نہیں دیتی (۴) ہنر منتیں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں مثلاً کپڑا بننا وغیرہ ضرور کسی سوتنتر پُرش یعنی ایسی ذی شعور ذات سے جو کسب ہنر کے لئے کسی دوسرے کی محتاج نہ ہو اور نہ اپنے قوت یا افعال میں کسی کی مدد کی خواہاں ہو چلی ہونگی (۵) پرمان (دلیل) ہے یعنی ویدوں کے حامل ہونیوالا علم ذہین معقولیت اُنکی سچائی بیقینی ثابت ہے لیکن اُسکے ثبوت کا یقین ایشور کی ہستی کا ثبوت ہے (۶) ویدی تعلیم کے آیند وید کی شان ہیں اور سب کی بہبودی کرانیوالا علم ہونے سے

ویدیوں نہیں کہتے کیونکہ اُن میں بھی ویدوں کا حوالہ آتا ہے۔ براہمن ویدوں کی علم شرح ہیں اور شا –
ایک مضمون کو بیان کرتے ہیں +

۱۷- ویدوں کے کہیں تین اور کہیں چار کہنے سے صرف مضمونوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ کتابوں کی طرف نہ۔ (ویدچار ہی ہیں) نہ کہ وید کے معنی علم ہیں۔ اسلئے جب ترئی ودیا (تین علوم) کہیں تو اُس سے چاروں وید مراد ہونگے۔ کیونکہ اُن میں تین علموں کا بیان ہے۔ اگرچہ علم بیشمار ہیں مگر اُن کی سب سے بڑی تقسیم تین قسم میں ہو جاتی ہے علم عمل اور عبادت اور ان تینوں کے نتیجے کا نام عرفان یا معرفت ہے اس لئے اسکو چاہے الگ گنا دیا نہ گنا دو کچھ ہرج نہیں ہے۔ اس مضمون پر آریہ سدھانت میں بہت لمبی بحث کی گئی ہے (دیکھو آریہ سدھانت بھاگ ۱- انک ۷ تا ۱۲- اور بھاگ ۲- انک ۱ تا ۱۲ میں ترئی ودیا کا مضمون[۱])

۱۸- اب ہم الہام کی معیار یا شرائط بیان کرتے ہیں تاکہ سب کو اس امر کے تحقیق کرنیکا موقع مل سکے کہ اصلی الہام کونسا ہے۔ انجیل و قرآن وغیرہ یا وید؟ شرائط مذکور یہ ہیں:-

الہام کی معیار اور شرائط

(۱) الہام کا ابتدائے عالم میں ہونا لازم ہے۔

(۲) الہام وہ علم ہے جو ایشور کی طرف سے کسی انسان کے دل میں آوے۔ اور جس علم کو اُس نے کسی دوسرے انسان سے نہ پایا ہو اور نہ کسی کتاب کے مطالعہ وغیرہ سے حاصل کیا ہو۔

(۳) ایشور کا اصلی یا سچا الہام وہی ہو سکتا ہے جسمیں کوئی بات ایشور کے قائم کئے ہوئے قوانین قدرت کے خلاف نہو اور اُس میں اُن طبعی اور روحانی علوم کا بیان ہو جو انسان اپنی محدود قوت ذہن یا عقل سے تعلیم دئے بغیر از خود حاصل نہیں کر سکتا۔

(۴) الہامی کتاب میں کسی خاص انسان چیز یا جگہ کا بیان یعنی کوئی قصہ یا کہانی نہیں ہونی چاہئے۔

(۵) الہام میں وہ باتیں ہونی چاہئیں جن سے سب کی اعلےٰ بہبودی مقصود ہو اور جو انسان کے لئے نہایت ضروری ہوں وہ کسی خاص گروہ یا متنفس کی طرفداری۔ رو رعایت یا حمایت سے پاک اور سب کے لئے یکساں اور پُر انصاف ہونا چاہیئے۔

(۶) اُس کی سب باتیں دوامی یعنی سب زمانوں میں یکساں اثر رکھنے والی اور کبھی منسوخ و بے اثر نہ ہونے والی ہونی چاہئیں +

(۷) اُس کی صنعت اور الفاظ و معنی کی بندش ایسی ہونی چاہئے جو شان ایزدی کے شایاں ہو اور انسان کی

---

[۱] بعض پنڈت اور پروفیسر میکس مولر وغیرہ اہل یورپ تیترئیہ سنہتا یا کرشن یجروید کے نام سے پانچواں وید بھی مانتے ہیں۔ مگر یہ خیال اُس قصے کی جو اسکی پیدائش کی نسبت مشہور کی جاتی ہے بالکل لغو ہے۔ بات یہ ہے کہ جس کو تیترئیہ سنہتا کہتے ہیں وہ بقول پنڈت گرودت صرف ایک براہمن ہے اور جسے شکل یجروید کہتے ہیں وہی اصلی یجروید ہے۔

ادھیائے ۲ - کھنڈ ۴ میں گتی गति کا مترادف بتایا ہے اور خود گتی गति مصدر کے معنی گیان (علم) گمن (رفتار یا حرکت) اور پراپتی (سرایت) ہیں پس کال سے علیم کل و محیط کل پرمیشور مراد ہے پُرش کے متعلق بھوم کا میں پُرش مُحرکت کا ترجمہ کرتے ہوئے سوامی جی نے کئی حوالے درج کئے ہیں (دیکھو صفحہ ۶۷) جن سے اِس امر میں ذرا شک نہیں رہتا کہ پُرش سے پرمیشور ہی مراد ہے مہابھاشا شکر کے جب ویدوں کا نتیہ (یعنی ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لئے موجود رہنا یا بالفاظ دیگر غیر فانی ہونا) اُن کے ایشوری گیان (الہام الہی) ہونیکا اور بھی پختہ ثبوت ہے - کیونکہ جب ایشور غیر فانی ہے تو اُس کا کلام بھی غیر فانی ہونا چاہیئے - کلام کے غیر فانی ہونے سے اُس کا راست مطلق ہونا معلوم ہوتا ہے - اسلئے راست مطلق کلام ایشور کے سوائے کسی انسان وغیرہ کا نہیں ہو سکتا - کیونکہ چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۷ - کھنڈ ۷ میں کہا ہے کہ विज्ञानवन्त्व सत्यंवदति "جس کو وگیان (علم کامل) ہے وہی سچ بولتا ہے" پس چونکہ انسان کا علم کبھی کامل - بے خطا اور راست مطلق نہیں ہو سکتا اسلئے انسانوں کی بنائی ہوئی کتابیں کبھی الہام کے پایہ کو نہیں پہنچ سکتیں - آخر میں رشیوں کو منتروں کا مصنف بتانا ایک بڑی بھاری غلطی ہے منتروں کے شروع میں دیوتا - رشی - چھند - اور سُور دئے ہوئے ہیں - سوامی جی نے دلیلوں اور حوالوں سے ثابت کر دیا ہے کہ اُن سے ترتیب وار منتر کا مضمون - اوّل سُننے و تفسیر کرنے والے اور سُر مراد ہے - اگر رشی کو مصنف کہا جاتا ہے تو دیوتا کو مصنف کیوں نہیں بتلاتے ؛ واضح رہے کہ ویدوں کے منتروں کو الہام مانا جاتا ہے نہ کہ اُن کے عنوان کو بھی - یہ عنوان بعد میں صرف یادداشت کے لئے طیار کیا گیا ہے -

۱۶ - ویدوں میں چھند بھاگ اور منتر بھاگ قائم کرنا اہل یورپ کی ایک بڑی بھاری غلطی ہے - جو اُن کے ترجموں کی غلطی سے پیدا ہوئی ہے - علاوہ ازیں چار مختلف مضمونوں (یعنی علم - عمل - عبادت اور عرفان) کے لحاظ سے ویدوں کا چار جلدوں پر تقسیم کیا جانا یہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتا کہ اُن کو مختلف وقتوں میں مختلف مصنفوں نے بنایا - انسان کی بنائی ہوئی کتابوں میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ کہیں دقیق مضمون ہوتا ہے کہیں آسان اور خصوصاً جبکہ ویدوں سے تمام علوم کا بیان کرنا مقصود ہے تو اُس کے مضامین کا بلحاظ اُس علم کے جس کا بیان کیا جاوے آسان یا مشکل ہونا ایک امر ظاہر ہے - پھر میکسمولر وغیرہ کا مضمون کی دقاقت اور سلاست[۱] کے لحاظ سے ویدوں کا دو حصوں میں تقسیم کرنا اور اُن میں سے ہر حصہ کو ایک مختلف زمانہ سے منسوب کرنا بالکل فضول اور بے معنی ہے - اسی طرح براہمن اور اُپنشدوں کو ویدوں کا بھاگ بتانا بھی سخت غلطی ہے - یہ سب بعد کی کتابیں ہیں کیونکہ اُن میں اتہاس پائے جاتے ہیں - جو لوگ براہمنوں اور اُپنشدوں کو وید بتاتے ہیں وہ اُپ ویدوں اور چھ شاستروں کو

[۱] اور اگر چھند اور منتر ویدوں کے دو مختلف نام ہونے سے وید کے بھاگ مانے جاتے ہیں تو شرُتی - نگم - برہم - آمنایہ - تری ودیا - شاستر اور منتر مختلف بھاگ ہونے چاہئیں کیونکہ یہ بھی ویدوں کے نام ہیں +

الہام کی ہدایت پر چلتے تھے؟ اور اگر اُس سے پیشتر الہام ہی نہیں تھا تو یہ بات ایشور کے انصاف سے بعید ہے کہ اُن لوگوں کو اپنے الہام سے محروم رکھا۔ دوم انسان کا علم کبھی بے خطا نہیں ہوتا اسلئے وہ قابل تسلیم نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ سچا الہام وید ہی ہے جو ایشور کی طرف سے کسی کے دل میں ہوا اور وہ شخص جس کو الہام دیا جاتا اُس سے آگاہ ہے۔

۱۴۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرس چار رشیوں کی آتما میں ویدوں کا گیان ہونا بالفاظ مختلف جگہ جگہ بیان کیا گیا ہے جس کو سرمونیر ولیمس حد حسب اختلاف بیان سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

الہام وید کی نسبت غلط بیانی

"ویدوں کے الہام کی نسبت حسب ذیل مختلف رائیں ہیں:۔

(۱) وید سویمبھو (قایم بالذات) پرمیشور سے مثل سانس پیدا ہوئے (۲) وید برہم سے اس طرح نکلے جیسے ایندھن میں سے دھواں (۳) وید اگنی (آگ) وایو (ہوا) وغیرہ عناصر سے پیدا ہوئے۔ (۴) وید گایتری میں سے نکلے۔ (۵) اتھروید۔ کانڈ ۱۹۔ انوواک ۴ ۵ میں اُن کی پیدایش کال سے بتائی ہے۔ (۶) شتپتھ براہمن میں اگنی (آگ)۔ وایو (ہوا) اور روی (سورج) سے ترتیب وار رگ۔ یجر اور سام وید کی پیدایش لکھی ہے اور منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۲۳ میں بھی یہی بتایا ہے۔ (۷) پرش سوکت (یجروید ادھیائے ۳۱) کے بموجب پُرش سے وید پیدا ہوئے (۸) اپنشدوں میں وید کو شرتی یا شبد بتایا ہے (۹) پھر منتروں کے ساتھ اُن کے مصنف رشیوں کے نام لکھے ہیں"

۱۵۔ مونیر ولیمس کو صرف دھوکا ہوا ہے ورنہ اِن نو کے نو فقروں کا ایک ہی منشا ہے۔ واضح رہے

اس کی تردید

کہ جس طرح انسان محدود العقل اور کم علم ہونے کی وجہ سے بڑی دماغ سوزی اور فکر و غور سے کسی علمی بات کو بیان کرتا ہے ایشور میں یہ بات نہیں ہے۔ چونکہ وہ علیم کل ہے اسلئے وہ ہر علم کو بآسانی بلا فکر و تامل بیان کرتا ہے۔ پس شاستروں میں ہر جگہ اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ ایشور نے ویدوں کو اس طرح بلا پس و پیش بہ کمال آسانی رشیوں کے دلوں میں ظاہر کیا۔ جس طرح انسان کے جسم میں سے بلا جد و جہد خود بخود سانس جاری رہتا ہے یا جس طرح آگ میں سے بلا کوشش اپنے آپ دھواں اٹھتا رہتا ہے تیسرے اور چھٹے فقروں میں اگنی۔ وایو۔ روی وغیرہ اُن رشیوں کے نام ہیں جن کو ویدوں کا الہام ہوا اسم معرفہ کا ترجمہ کرنا۔ انگریزوں کی لیاقت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ان سے لوسا تک ہی اچھا ہے۔ جو ان سے جیو و یش[1] (انسان) مراد لیتا ہے۔ چوتھے۔ پانچویں اور ساتویں فقروں میں گایتری۔ کال اور پُرش سے پرمیشور مُراد ہے۔ گایتری۔ گایتی سے بنتا ہے۔ اور گایتی۔ آرچتی गायति अर्चति بمعنی پوجا کرنا کا مترادف ہے (دیکھو نگھنٹو۔ ادھیائے ۳۔ کھنڈ ۱۴)۔ پس گایتری سے معبودِ کل مُراد ہے (دیکھو نرکت ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۶)۔ اسی طرح کال بھی ایشور کا نام ہے۔ کیونکہ کالیتی (कालयति) کو نگھنٹو۔

[1] دیکھو ہاڑہ ترت ۵ اکی کتاب صفحہ ۱۴

رشیوں کی آتماؤں میں ہوا اُسی کو وید کہتے ہیں۔ مگر مسٹر مُونیئر ولیمس کا یہ طعنہ کہ وید غیر مکتوب علم مانا جاتا ہے عجیب لطف سے پُر ہے۔ انجیل کی پابندی نے اُن کو اس درجہ تک صداقت کا مخالف بنا دیا ہے کہ وہ اس سیدھی سادی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے کہ علم ہمیشہ ہی غیر مکتوب ہوتا ہے۔ آتما اُس علم کو حاصل و معلوم کرتی ہے نہ کہ کاغذ۔ اگر کاغذ پر لکھی ہوئی نوشت کا نازل ہونا مانیں تو اُس نوشت کے سمجھنے کا علم مقدم مطلوب ہوگا۔ پس اس صورت میں اُس کتاب کے سمجھنے کا علم جو کتاب سے مقدم ہے الہام ہوا نہ کہ کتاب اور اگر کتاب کے سمجھنے کا علم مقدم نہ ہو تو حصول الہام قطعی ناممکن ہے اور چونکہ حضرت محمد کو اُمّی[1] کہا جاتا ہے اسلئے وہ مُلہم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب تک آتما الہام کو قبول نہ کرے تو وہ کاغذی تحریر اُن سے کچھ علاقہ نہیں رکھ سکتی نہ وہ اُس سے الہام پانے والے ثابت ہو سکتے ہیں۔ الہام ہونیکا مقدم نشان اُس الہام کا براہ راست دل میں علم و آگاہی ہونا ہے پس جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ الہام وہ ہے جو کتاب کی شکل میں آسمان سے اُترے وہ بالکل غلطی پر ہیں۔ اوّل تو آسمان کی چھت یا مکان کا نام نہیں ہے کہ وہاں ایشور بیٹھا ہو۔ دوم آسمان لوح و قلم اور عرش و کرسی وغیرہ کا ماننا ایشور کو انسان کی طرح ایک جگہ محدود غیر ساری اور محتاج بالغیر بناتا ہے۔ سوم جو چیز بہت اونچے سے گرتی ہے تو آکاش کے اندر سے گذرتی ہوئی گرم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ گینوز فزکس میں لکھا ہے کہ "شہابہ (جسے تارا ٹوٹنا کہتے ہیں) چند مرکب معدنوں کا مرد پنڈا ہے جو تیزی سے گرنیکی وجہ سے گرم ہو کر شعلہ کی طرح بھڑک اُٹھتا ہے۔ اس قسم کا مادہ کسی ایک ستارے سے دوسرے ستارہ کی کشش غالب آجانے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ مکہ کا کالا پتھر جسے حجر الاسود کہتے ہیں اِسی قسم کا شہابہ ہے جو آسمان سے گرا ہوگا مگر مسلمان لوگ اُس کو خدا کی طرف سے آیا ہوا سمجھتے ہیں۔ اس میں پتھر کا جزو زیادہ ہوتا ہے۔ اسی قسم کا ایک پتھر فرانس میں پیرس کے عجائب خانہ میں موجود ہے"۔ پس علم طبعیات کے بموجب مسلمانوں کا الہام شہابہ ہو تو ہو کتاب نہیں۔ کیونکہ کوئی کتاب اتنے اونچے سے گرے تو ضرور ہے کہ راستے ہی میں کام آوے۔ زمین تک پہنچنے بھی نہ پائے علم طبعیات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ۲۳ ہزار فیٹ کی بلندی پر کاغذ بھُر جاتا ہے۔ چنانچہ گینوز فزکس میں غبارے کے بیان میں لکھا ہے کہ "جب غبارہ ۲۳۰۰۰ فیٹ سطح سمندر سے اونچا پہنچ گیا تو اس مقام پر اس درجہ خشکی تھی کہ کاغذ اور پارچمینٹ (چرمی جھلی) بالکل سوکھ گئے اور اس طرح بھُر بھُر کر گر پڑے کہ جیسے انہیں آگ کی لپٹ چھو گئی ہو"۔ پس سالم کتاب کا آسمان سے گرنا جہالت کی بات نہیں تو کیا ہے۔ کبھی کسی نے آسمان سے کتابیں برستی دیکھی ہیں؟ اسی طرح جو پارسی اور عیسائی وغیرہ ایسے لوگوں کی تصنیف کی ہوئی کتابوں کو الہام مانتے ہیں جو ابھی ایک ہی دو ہزار برس کے اندر گذرے ہیں وہ ہرگز الہام نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ اوّل تو یہ اعتراض ہے کہ دو ہزار برس سے پیشتر کے لوگ کس

---

[1] اس امر کی شہادت موجود ہے کہ حضرت محمد در اصل اُمّی نہیں تھے۔ علاوہ ازیں وہ عرب کے ایک ایسے خاندان سے تھے کہ یقین نہیں ہو سکتا کہ اُن کو تعلیم سے محروم رکھا گیا ہو ✣

اور آریہ ورت میں لکھنا کب چلا؟ یہ دو مضمون بھی قابل غور ہیں۔

۱۰۔ یہ دُنیا اور وید ہمعصر ہیں۔ اس بات کو آجکل کے عالم بھی عموماً تسلیم کرتے ہیں مگر اُنکی مذہبی پابندی انکو سچائی کے قبول کرنے سے روکتی ہے۔ دُنیا کا زمانہ سُوریہ سِدھانت وغیرہ جیوتش کی کتابوں کے مطابق سوامی جی نے اس تمہید تفسیر وید میں بیان کر دیا ہے پس خود اہالیانِ یوروپ کے بموجب ویدوں کا بھی وہی زمانہ سمجھنا چاہیئے جب وید اپنا زمانہ آپ بتلاتے ہیں تو پھر دوسری شہادت کا تلاش کرنا فضول ہے چنانچہ اتھرووید میں لکھا ہے کہ

[حاشیہ: وید اور دُنیا کی صحیح تاریخ]

शतं तेऽयुतं हायनान् द्वे युगे त्रीणि चत्वारि कृण्मः। अथर्व० मं० ८ अनु० २ मं० २१

دُنیا کے قائم رہنے کا زمانہ اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ دس ہزار سینکڑوں (یعنی دس لاکھ کے درجے) تک صفر دیکر اُس پر ۲۔۳۔ اور ۴ کو ترتیب وار ازاد کرنا چاہیئے" [اتھرووید پر پاٹھک۔ انوواک ا۔ منتر ۲۱]

اس طرح دُنیا کے قائم رہنے کا زمانہ چار ارب بتّیس کروڑ سال ہوتا ہے جس میں سن ۱۹۰۸ء تک ایک ارب[1] چھیانوے کروڑ اٹھاون لاکھ چوراسی ہزار نوسو ننانوے سال گذر چکے اور ۲۳۶۴۱۱۵۰۰۱ سال باقی ہیں۔

۱۱۔ جب ویدوں کی نسبت یہ ثابت ہے کہ وہ اتنی پُرانی کتابیں ہیں جتنی پُرانی یہ دُنیا ہے تو اس سے انکا ایشور کیطرف سے ہونا خود بخود ثابت ہے کیونکہ آغاز آفرینش میں بجز اس آدی گرو (معلم اول) پرمیشور کے اور کوئی دوسرا ہدایت دینے والا نہیں تھا۔ مگر الہام کے متعلق بہت کچھ غلط خیالی ہے جس کا اسوقت صاف کر دینا مناسب ہوگا

[حاشیہ: الہام پر بحث]

۱۲۔ سر مونیر ولیمس Sir Monier Williams "انڈین وزڈم" (Indian Wisdom.) میں لکھتے ہیں کہ:۔ (۱) مسلمانوں کا قرآن ایک ہی جلد اور ایک مصنّف کا کام ہے۔ اور اُس کی نسبت مسلمان یہ مانتے ہیں کہ وہ ماہِ رمضان میں شب قدر کو سالم آسمان سے اُترا۔

[حاشیہ: الہام کی مختلف صورتیں]

(۲) اوستا کو (جس کے معنی کتاب مستند ہیں) زوریسٹر Zoraster نے (جو عام طور پر زردشت کے نام سے مشہور ہے) بنایا

(۳) عبرانی عہد عتیق معہ خالدی ترجموں اور شرحوں کے جنہیں ترگم (Targums) کہتے ہیں دیا گیا تھا۔

(۴) مگر وید کے معنی علم ہیں اور اُن سے وہ غیر مکتوب علم الٰہی مراد ہے جو سویمبھو (قائم بالذات) پرمیشور سے سانس کی طرح ظاہر ہوا۔ اُس کا رشیوں کو الہام ہوا اور بعد میں بڑھتے بڑھتے موجودہ ضخامت کو پہنچ گیا وید ان کو مختلف شاعروں یا مصنفوں نے باوقات مختلف کئی صدیوں میں تصنیف کیا"

۱۳۔ الہام اُس علم کو کہتے ہیں جو ایشور کیطرف سے دل میں پیدا ہو پس جو علم ابتدائے آفرینش میں ایشور کی طرف سے

[1] جیوتش شاستر کے مطابق یہ سن ٹھیک ہے۔ سوامی جی نے زمانہ وید کے مضمون میں دُنیا کی عمر ۱۸۷۶ء تک ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نوسو چھہتر برس لکھی ہے اُس میں سات سندھیوں کا زمانہ یعنی ۱۲۰۹۶۰۰۰ برس جمع ہو سکتے ہیں۔ اسلئے فرق رہا۔ علاوہ ازیں سُوریہ سِدھانت درمیانہ ادھکار شلوک ۲۲ اور ۲۳ کے مطابق ۴۷۴۰۰ دیویہ برس گھٹا کر سرشٹی کال نکالنا چاہئیے چنانچہ جو زمانہ ہم نے لکھا ہے وہ اسی طرح سورج سدھانت کے مطابق نکالا گیا ہے۔

۲۵۰۰ اور ۵۰۰۰ برس قبل مسیح کے درمیان وہ کلٹ Kelt. آرمینی Armenians ایرانی Irenians یونانی Greeks سلیو Slave اور جرمن German کی شاخوں میں منقسم ہو گئے (صفحہ ۱۴۹) اور سندھ پر ۴۰۰۰ برس قبل مسیح کے قریب پہنچے اور نصف صدی بعد باختریہ میں زردشت کی شاخ نکلی۔ انکی رائے میں (صفحہ ۱۴۵) آریوں کی سلطنت وسط ایشیا شمالی میڈیا کابل اور قندھار تک ۵۰۰۰ اور ۴۰۰۰ برس قبل مسیح میں قایم تھی۔" اس رائے سے اگر تکے عیسائی متفق نہ ہوں تو کچھ حیرت کی بات نہیں حالانکہ ہمارے حساب میں یہ ابھی دریا میں سے قطرہ بھی نہیں ہے۔

۷۔ ڈاکٹر ٹامس پین Thomas Paine اپنی کتاب ایج آف ریزن Age of Reason میں لکھتے ہیں کہ الہام کا سلسلہ ۴۰۰۰ قبل مسیح سے شروع کر کے ۱۸۰۰ قبل مسیح میں ختم ہو جاتا ہے۔ مگر ایشور نے ۱۸۰۰ برس قبل مسیح کے بعد کوئی الہام کیوں نہیں دیا؟ اس کی وجہ پادریوں ہی کو معلوم ہوگی (صفحہ ۱۴۸)۔

انجیلی الہام کی تاقیہ تنگی

اصل یہ ہے کہ درمیانی زمانے کا الہام کبھی الہام ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ علم و عقل کا دفتر ہمیشہ سے موجود ہے اور یہ درست ہندوستان میں اعلم و ہنر کی روشنی اُس زمانہ میں بڑی آب و تاب سے چمک رہی تھی جبکہ باقی تمام ملکوں اور قوموں میں جہالت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا چنانچہ اس بات کو سر مونیر ولیمس اپنی کتاب انڈین وزڈم کی تمہید کے شروع میں تسلیم کرتے ہیں پس ممکن ہے کہ اُس زمانہ میں جو تھوڑے سے بہت علم والے بھی اس ملک سے دوسرے ملکوں میں بذریعہ جسمانی یا روحانی نقل مکان کے چلے گئے۔ بڑی آسانی سے پیغمبر بن گئے ہوں۔ کیونکہ وحشی قوموں کے درمیان پیغمبری کا درجہ پا لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔

۸۔ الغرض ان زمانۂ حال کے عالموں کی مختلف رایوں کو دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ جب تاریخی معاملہ ہی میں ان کے درمیان اس قدر اختلاف ہے تو پھر انکی باقی رائیں بھی کیا وقعت رکھ سکتی ہیں۔ اس اختلاف رائے سے یہ بات بھی بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ انجیل پر دیانت اور سچائی کو تصدق کر دینا اُن کا دین ایمان ہے۔ اس موقع پر سوامی دیانند سرسوتی جی کے مندرجہ ذیل الفاظ موزوں آتے ہیں:۔

اختلافِ رائے کا نتیجہ

"جس ایک ایک کے برخلاف نو سو ننانوے شہادت دیتے ہوں تو وہ ہزار کے ہزار جھوٹے ہیں اُن میں سے ایک بھی سچا نہیں ہو سکتا سچی بات وہی ہے جو ایک ہو اور ہمیشہ یکساں رہے۔"

[منقول از جیون چرتر سوامی دیانند سرسوتی]

پس اہالیان یوروپ کی رائیں ویدوں کی نسبت گیارہ ہزار قبل مسیح سے لیکر ۴۵ برس قبل مسیح تک شاید ہزار کے لگ بھگ ہونگی اور ہر ایک کی رائے دوسرے کے خلاف ہے پس سوامی جی کی مذکورہ بالا دلیل کے مطابق یہ سب نامعتبر اور ناقابل یقین ہیں۔

۹۔ پنڈت لیکھرام جی مرحوم نے تاریخ دنیا حصۂ اول و دوم میں دنیا کی پیدائش کے زمانے اور مختلف ملکوں کی سمتوں کی نسبت عمدہ تحقیقات کی ہے جو قابل دید ہے۔ اُسی کتاب میں "ویدک زمانہ کی تحقیقات"

پنڈت لیکھرام جی کی تحقیقات

۵ کرشن شاستری نے ایک بار تھیوسوفسٹ میں ایک لمبا چوڑا مضمون دیا تھا جس میں کچھ جیوتش کے حساب سے یہ ثابت کیا تھا کہ وید بیس یا تیس ہزار برس قبل مسیح میں بنائے گئے تھے دیکھیو تھیوسوفسٹ از اگست ۱۸۸۱ء تا فروری ۱۸۸۲ء +

ویدوں کی تاریخ پر اہل یورپ کی رائے

اور سنسکرت لٹریچر Sanscrit Literature.) میں آپ فرماتے ہیں کہ "رگوید تقریباً ۱۲۰۰ برس قبل مسیح میں تصنیف ہوا" پھر ایک اور موقع پر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "شاید یہ زمانہ ۱۰۰۰ اور ۱۵۰۰ قبل مسیح کے درمیان ہو" ایک ہی شخص کی اتنی مختلف رائیں دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔ کہ ان کی عقل کو کیا ہوا؟ سچ ہے کہ "دروغ گو را حافظہ نباشد" اور کیوں نہ ہو۔ یہ لوگ اپنی انجیل کے دائرہ سے کب نکل سکتے ہیں اور کب اس امر کو گوارا کر سکتے ہیں کہ دنیا کی کوئی کتاب انجیل سے اور کوئی الہام انجیلی الہام سے پرانا ثابت ہو سکے چنانچہ عام تواریخوں میں ویدوں کا زمانہ ۳۲-۳۱ یا ۲۹ سو برس لکھا جاتا ہے تاکہ جو لوگ تعلیم پاویں وہ بھی ان کے مقلد ہو کر گمراہ ہو جاویں۔ اور بعض پادری اتنے متعصب ہیں کہ ویدوں کی تحریر کا زمانہ ۴۰۰ یا ۵۰۰ برس قبل مسیح سے پرانا نہیں مانتے ۔

۵۔ اب انہیں اہالیان یورپ میں کچھ ایسے بھی ہیں جو انجیل کے دائرہ سے باہر قدم رکھنے میں گناہ نہیں سمجھتے انکی

انجیلی طفلہ تسکینی

رائیں بھی یہاں نقل کی جاتی ہیں تاکہ اوپر کی رایوں سے انکا مقابلہ ہو سکے ۔

پروفیسر ولسن (Wilson.) اور لیسن (Lassen.) صاحب کی رائے ہے کہ کل یگ سنہ ۳۱۰۲ قبل مسیح میں شروع ہوا" جو بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ جیوتش کے حساب سے معلوم ہوا ہے کہ کل یگ ۲۰ فروری سنہ ۳۱۰۲ قبل مسیح کو ۲ بجے پر ۲۷ منٹ ۳۰ سیکنڈ گذرنے پر شروع ہوا تھا۔ گر اس کا بینٹلی صاحب کی رائے سے مقابلہ کیجئے جو کل یگ کا آغاز سنہ ۱۴۰ قبل مسیح سے مانتے ہیں۔ ایک اور نبن صاحب ہیں جو کل یگ کی ابتدا سنہ ۹۸۶ یا سنہ ۹۶۶ قبل مسیح سے بتاتے ہیں جس کو اپنی رائے پر خود اعتبار نہیں وہ دوسروں کو کیا یقین دلا سکتا ہے ؟ ۔

بی ایچ بیڈن پاول B.H Baden Powell. صاحب پنجاب مینوفیکچرز (Punjab Manufactures.) جلد دوم مطبوعہ سنہ ۱۸۷۲ء کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں کہ کوہ نور کی نسبت روایت ہے کہ یہ ہیرا مہابھارت کے زمانہ میں راجہ کرن کے زیب تن تھا جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ تقریباً ۵۰۰۰ برس کا پرانا ہے" پس خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب کل یگ کی ابتدا یا مہابھارت کا زمانہ ۳۱۰۲ برس قبل مسیح ثابت ہے تو پھر سنتیہ یگ تقریباً اور وید اس کا تو کیا ٹھکانہ ہے [۱]

۶۔ یورپ کے بعض عالم خیال کرتے ہیں کہ جب آریہ لوگ وسط ایشیا کے قطعات مرتفع سے اتر کر پنجاب میں آئے۔ تو

قوم آریہ کا نقل مکان

ویدوں کو اپنے ساتھ لائے۔ مگر اس نقل مکان کے زمانہ کی نسبت بہت کچھ اختلاف ہے ۔

چولیر بنسن Chevalier Bunsen صاحب اپنی کتاب "اجپٹس پلیس ان یونیورسل ہسٹری" کی جلد ۴ صفحہ ۴۸۷ پر لکھتے ہیں کہ آریہ اپنے اصلی وطن سے گیارہ ہزار (۱۱۰۰۰) اور دس ہزار (۱۰۰۰۰) قبل مسیح کے درمیان روانہ ہوئے اور

[۱] ایس لے بیکی اسٹرونومر نے یگوں کی تعداد زمانہ حال کے علم ہیئت کے مطابق کہہ ہزار ۱۲ لاکھ ۱۶ ہزار ۳۰ لاکھ ۲۴ ہزار اور ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار ثابت کی بنا وہ یگوں میں اور ۲ اور ۳ اور ۴ کی نسبت کو ماننا ہے۔ مگر کسی مغالطہ کی وجہ سے اول کو آخر سمجھ بیٹھا ہے ورنہ حساب بالکل مطابق تھا (دیکھو سنسکرت ڈکشنری صفحہ ۳۵۵ تا ۳۵۸) +

الہام نہیں مانتے پس عیسائی مذہب کے پابند عالموں سے یہ کب اُمید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی بات کو اس زمانہ سے تجاوز کرنے دیں
مگر جن کی طبیعت میں کسی قدر سچائی ہوتی ہے وہ کب گوارا کر سکتا ہے کہ ایک صریح لغویات کو آنکھیں بند کر کے مان لے
اسلئے انہیں عیسائی عالموں میں چند ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو تاریخوں کے قائم کرنے میں زمانۂ انجیل کے دائرے سے
بہت دور نکل جاتے ہیں۔ اِس طرح انکی رائے میں بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل رایوں سے جو ان
عالموں نے دنیا اور ویدوں کی نسبت دی ہیں بخوبی ظاہر ہو جائیگا۔

۳۔ اوّل ہم اُن لوگوں کی رائے لکھتے ہیں جو عیسائی مذہب کی آنکھیں بند کر کے پیروی کرتے اور علمی شہادت سے
انجیلی دائرہ نفرت رکھتے ہوئے دُنیا کی تمام باتوں کو انجیلی زمانہ کے اندر ہی ختم کر دیتے ہیں)۔

بینٹلی (۱. Bentley) صاحب جو ہیئت داں ہونے کے باوجود عیسائی اعتقاد کے دائرہ سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے
چاروں یُگوں کی تاریخ اس طرح قرار دیتے ہیں کہ کرت یُگ یا ستیہ یُگ ۱۹ اپریل سنہ ۲۳۵۲ قبل مسیح کو۔ تریتا ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۵۲۹ قبل مسیح
کو۔ دواپر ۵ ستمبر سنہ ۹۰۱ قبل مسیح کو اور کل یُگ سنہ ۵۴۰ قبل مسیح کو شروع ہوا۔ آپ کی صفائی کو دیکھئے کہ چاروں زمانے
انجیلی دُنیا سے بھی وَرے ہی ختم کر دئے۔ اُس کی پوری حد تک بھی نہ جانے دئیے۔ یہی صاحب فرماتے ہیں کہ سنسکرت کی
کتابوں میں ۱۴۴۲ برس قبل مسیح کے آسمانی ہیئت کا ذکر آتا ہے اس امر کو ذکر کرتے ہوئے الفنسٹن Elphinstone
صاحب اپنی رائے دیتے ہیں کہ ہندوستان میں جیوتش ۱۵۰۰ برس قبل مسیح سے پایا جاتا ہے (الفنسٹن بک ۲ چپٹر ۱ صفحہ ۱۴۶)
پھر کیسینی Cassini. بیلی Bailey. اور پلے فیئر Playfair. صاحب اپنے علم ہیئت کی رُو سے رائے دیتے ہیں۔ کہ
سنسکرت کی کتابوں میں اکثر ۳۰۰۰ برس قبل مسیح سے پہلے کی آسمانی ہیئتوں کا بیان ہے بعض عیسائی مقلدوں نے "۳۰۰۰
برس قبل مسیح سے پہلے" کو صحیح عدد میں تحویل کرنیکے لئے ۱۳۰۰ قبل مسیح لکھا ہے جو اُن کی ایمانداری کا اعلیٰ ثبوت ہے
مگر بینٹلی صاحب سے پوچھنا چاہئے کہ آپنے چاروں یُگ ۲۳۵۲ قبل مسیح تک پورے کر دئیے۔ پھر یہ ۳۰۰۰ قبل مسیح سے پہلی
آسمانی ہیئتوں کا بیان موجودہ کُتب زبانِ سنسکرت میں کہاں سے آگیا؟ ایک اور بنسن Bunsen صاحب ہیں جو یُگوں
کا آغاز آریوں کے سندھ پر آنے سے لیتے ہیں۔ اُنکے خیال میں پہلا یُگ تو فرضی ہے جس کا زمانہ قائم نہیں ہو سکتا
دوسرا ۲۴۰۰ یا ۲۳۰۰ قبل مسیح سے لیکر ۱۹۰۰ یا ۱۸۰۰ قبل مسیح تک رہا تیسرا یُگ ۱۹۰۰ یا ۱۴۸۶ قبل مسیح سے لیکر ۱۱۰۰ یا
۹۸۰ قبل مسیح تک رہا۔ واہیات اور اٹکل پچو تخمینوں کی مثال اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتی ہے جیوتش وغیرہ
کی کتابیں وید سے پُرانی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ جیوتش شاستر ایک ویدانگ ہے جو بہت مدت کے بعد ویدوں
سے اخذ کر کے بنایا گیا تھا۔ پھر جب سُوریہ سدھانت جو جیوتش کی مستند کتاب ہے خود اپنی تاریخ تصنیف ۲۰۲۱۰۱
قبل مسیح بتاتا ہے تو یہ ماننا لازم آیا کہ وید اُس سے بھی پُرانے ہیں۔

۱۔ مگر مینکسمیولر (۱. Max Muller) صاحب لکھتے ہیں کہ وید ۱۰۰۰-۱۲۰۰ اور ۸۰۰ برس قبل مسیح کے درمیان لکھے گئے

دیکھو ہمارا نوٹ نمبر ۲۶ پر

اوم

دیباچۂ مترجم

دھروں اوم کو پہلے میں دھیان میں
گُن اُس کے بیاں کس طرح ہو سکیں

دِئے وید جس نے رشی گیان میں
نہیں طاقت ہرگز یہ انسان میں

عجب لُطف کی بات ہے کہ جو زمانہ آجکل عموماً ویدوں کی پیدائش کا خیال کیا جاتا ہے وہ دراصل ویدوں کے رِواج بند ہونیکا زمانہ ہے۔ ویدوں کو دنیا کی سب سے پُرانی کتاب[1] مانتے ہوئے بھی اُن کو چند ہزار برس کی تصنیف بتانا گویا دنیا کی عمر کو کوتاہ کرنا ہے۔ اِس تنگ دائرہ کے اندر دنیا اور ویدوں کو محدود کرنے کی وجہ انجیل وغیرہ کی پابندی ہے۔ عیسائی عالم اپنے مذہب کی پاسداری سے دنیا کی کُل باتوں کو اُس تنگ زمانہ کے اندر کُوٹ کر بھرنا چاہتے ہیں جو اُن کے مذہب کی رُو سے دنیا کی پیدائش کو گزرا ہے۔ پس جو عمر وہ دنیا کی سمجھتے ہیں وہ کسی کتاب کو اس سے پُرانی قرار نہیں دے سکتے۔ مگر تاریخی معاملوں اور خصوصاً سنسکرت زبان کی کتابوں اور زیادہ تر ویدوں کی تاریخ کی نسبت آجکل کے عالموں کا جو سخت اختلاف رائے ہے وہ قابل دید ہے۔ اسلئے اوّل ہم اُن کے باہمی اختلاف کو دکھلاتے ہیں ..

عیسائی دنیا اور الہام کی تاریخ

۲۔ آرک بشپ اُشر (Arch Bishop Ussher.) ۔ بلیر (Blair.) وغیرہ عیسائی مذہب کے اعلےٰ رُکنوں نے انجیل کی بناء پر دنیا کی پیدائش ۴۰۰۴ برس قبل مسیح میں قرار دی ہے۔ ہٹن (Hutton.) صاحب ۴۰۰۷ قبل مسیح بتاتے ہیں۔ ڈاکٹر ہیلز (Dr Hales) پیدائش دنیا کی تاریخ ۵۴۱۱ قبل مسیح بتاتے ہیں۔ یہی کیا پیدائش دنیا کی ۱۴۰ مختلف تاریخیں بتائی جاتی ہیں جو ۳۶۱۶ اور ۶۹۸۵ قبل مسیح کے درمیان ہیں۔ عیسائیوں کا اعتقاد ہے کہ موسےٰ کی کتاب ۱۴۹۰ یا ۱۹۰۰ اور ۲۰۰۰ قبل مسیح کے درمیان لکھی گئی۔ گویا یہ لوگ ۲۰۰۰ برس قبل مسیح سے پُرانا کوئی

[1] دیکھو پروفیسر میکسمولر کے ترجمہ رگوید سنہتا کا دیباچہ مطبوعہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۰۰ جہاں وہ لکھتے ہیں کہ "مجھے یقین ہے کہ عالموں کو ویدوں پر کئی صدیاں صرف کرنی پڑینگی قبل اسکے کہ اُن کے مطالب حل ہوں۔ وید بنی نوع کے کتب خانہ میں سب سے پُرانی کتابیں ہیں"

رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا

فہرست مضامین

دیباچہ مترجم

پر اُس کی نظرِ ثانی کی گئی جو بوجہ عدیم الفرصتی صرف سرسری ہو سکی ہے۔ پبلک کو طبعِ ثانی کے نکلنے کا جو ایک عرصہ دراز سے اِنتظار ہو رہا ہے مترجم اُس سے ناواقف نہیں ہے مگر اُن کے اشتیاق کو جلد پورا کرنے میں دو امر مانع رہے ہیں۔ ایک مترجم کی خود دوسرا اڈیشن نکالنے کی عدم گنجائش۔ اور دوسرے کسی ایسے شخص کا جلد نہ ملنا جو اس کام کو اپنے ذمہ لے مگر ایشور کا دھنیہ واد ہے کہ اب اپنی کتاب کا سرپرست پیدا ہو گیا ہے اور امید ہے کہ آئندہ پبلک کو کوئی موقع شکایت عدم دستیابی کتاب کا نہ ہوگا ✤

مُترجم

ناظرین!

اس اڈیشن کو آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے لالہ تولارام سب اڈیٹر آریہ پتر کا لاہور سے اجازت لے کر اپنے اہتمام سے چھپوایا اور بنظرِ اشاعت آریہ دھرم کے قیمت گھٹا کر صرف بارہ آنہ مقرر کر دی ہے ✤

المشتہر

متھراداس پوری مینیجنگ ڈائریکٹر آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

لاہور (انارکلی)

دیباچہ طبع ثانی

پہلے اڈیشن کی ہزار ۱۰۰۰ جلدیں سنہ ۱۹۰۰ء میں ہی ختم ہو چکی تھیں۔ اس عرصے میں اکثر اصحاب کی فرمائشیں کتاب کے لئے آئیں مگر بوجہ عدم استطاعت مترجم طبع ثانی کے جلد نکالنے کا انتظام نہ کر سکا۔ اس ترجمہ کے اوّل مرتبہ شائع ہونے پر شری یان موہن لال وشنو لال پنڈیہ منتری شریمتی پروپکارنی سبھا نے مترجم کو ایک لمبی چٹھی تحریر کی تھی جس میں علاوہ دیگر امور کے مترجم کو ایک یہ بھی صلاح دی گئی تھی کہ اس ترجمہ کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پسند کرا کر ان کے پاس بھیجا جاوے۔ تاکہ وہ پروپکارنی سبھا سے منظور ہو کر کسی پرتی ندھی کی طرف سے شائع کرایا جائے۔ اس کی تعمیل میں کتاب ۱۳ مئی سنہ ۱۸۹۸ء کو بغرض پسند شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں بھیجی گئی۔ مگر وہ دن ہے اور آج- صدائے برنخاست- پروپکارنی سبھا کی خدمت میں بھی اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے مگر انہوں نے بھی دوبارہ دریافت نہ کیا۔ دونو طرف سے سکوت دیکھ کر مترجم بھی خاموش ہو رہا۔ پچھلے سال آریہ جنرل ٹریڈنگ پبلشنگ کمپنی کے ساتھ کتاب کے کاپی رائٹ کے متعلق خط و کتابت ہوئی۔ مگر سال کے خاتمہ پر یہ خط و کتابت بند ہو گئی۔ سال رواں کے شروع میں لالہ تولا رام جی سب اڈیٹر آریہ پتر کا لاہور نے کاپی رائٹ کے متعلق دریافت کیا اور مترجم نے ان کو بھی ان شرائط پر جو کمیٹی مذکور کے ساتھ قرار پائی تھیں کاپی رائٹ کا دینا منظور کیا۔ چنانچہ بذریعہ اقرار باہمی کتاب ہذا کا کاپی رائٹ لالہ صاحب موصوف کے نام منتقل ہو چکا ہے جس کے متعلق ایک علیحدہ نوٹس بھی کتاب ہذا کے سرورق پر چھاپا گیا ہے ✦

اس مرتبہ مترجم نے اپنے دیباچہ میں کئی جگہ مضمون کی ایزادی کی ہے۔ اور اصلی ترجمہ کو بھی جگہ جگہ درست کیا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے نوٹ بڑھائے گئے ہیں۔ مگر یہ تمام حاشیاں پیانویس نے اس طرح کھپا دی ہیں کہ مضمون کی تعداد میں کچھ بھی فرق نہیں پڑا۔ اس لئے اگرچہ بادی النظر میں کتاب بلحاظ تعداد صفحات و ضخامت و املا بالکل طبع اوّل کے مطابق معلوم ہوتا ہے تاہم بغور مطالعہ کرنے سے پہلے اور دوسرے اڈیشن میں بہت سا فرق معلوم ہوگا۔ مترجم کا اڈیشن اول کی ترمیم و تنسیخ سے کچھ تعلق نہ تھا۔ مگر لالہ تولا رام صاحب موجودہ مالک کاپی رائٹ کی فرمائش

دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

سرمایہ ایک لاکھ روپیہ

منقسمہ بر چہار ہزار حصص فی حصہ عـــہ روپیہ

طریق ادائیگی

ہمراہ درخواست صہ روپیہ فی حصہ مابقا بحساب صہ روپیہ فی دفعہ بوقت طلبی بذریعہ نوٹس ایکماہ

بورڈ ڈائرکٹران

(۱) لالہ روشن لال صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ پریسیڈنٹ آریہ سماج لاہور (چیرمین)

(۲) لالہ رام کشن صاحب پلیڈر چیفکورٹ پنجاب۔ پریسیڈنٹ آریہ سماج جالندھر شہر

(۳) پنڈت رام بھجدت صاحب۔ بی۔اے پلیڈر چیف کورٹ پنجاب پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب (مشیر قانونی)

(۴) لالہ جیون داس صاحب گورنمنٹ پنشنر وائس پریسیڈنٹ آریہ سماج لاہور

(۵) پنڈت آتمارام صاحب ویدی۔ سب ڈویژنل آفیسر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ فیروزپور چھاؤنی۔

(۶) لالہ گنیش داس صاحب وگ۔ پریذیڈنٹ آریہ سماج کوئٹہ۔

(۷) لالہ متھرا داس صاحب پوری (مالک ہندو ہوٹل لاہور) مینجنگ ڈائرکٹر

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا

مصنفہ

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی

مترجم

مطبع مفید عام لاہور میں طبع ہوا

سُتُتی

اس

پرارتھنا (۴۹) " پرار

ہوتا ہے۔ اُس کے واسطے اپـ

پھل خودبینی کا دور ہونا وغیرہ ہوتا ہے۔

اُپاسنا (۵۰) اُپاسنا (قُربِ ایزدی) جس طرح ایشور کے صفات۔ فعل۔ اقتضائے طبیعت پاک ہیں اُسی طرح اپنے کرنا۔ ایشور کو محیطِ کُل اور اپنے کو محاط جان کر ایشور کے نزدیک ہم اور ہمارے نزدیک ایشور ہے۔ اس طرح کا علم الیقین بذریعہ یوگ ابھیاس کرنا "اُپاسنا" کہلاتی ہے۔ اس کا پھل گیان کی ترقی وغیرہ ہے۔

(۵۱) سگُن (موجبہ) نرگُن (سالبہ) "سُتُتی"۔ "پرارتھنا"۔ "اُپاسنا"۔ جو جو صفات ایشور میں ہیں اُن سے موصوف اور جو جو صفات نہیں ہیں اُن سے اُس کو الگ مان کر تعریف کرنا "سگُن نرگُن سُتُتی" ہے۔ نیک اوصاف کے اختیار کرنے کی ایشور سے خواہش کرنا اور عیب چھڑانے کے لئے پرماتما کی مدد چاہنا سگن نرگن پرارتھنا ہے۔ اور تمام اوصاف سے موصوف سب عیبوں سے مبرا پرمیشور کو مان کر اپنے آتما کو اُس کے اور اُس کے احکام کے تابع کر دینا سگن نرگن اُپاسنا کہلاتی ہے۔

یہ اپنے اصول مختصراً دکھلائے ہیں۔ ان کی مزید تشریح اسی "ستیارتھ پرکاش" میں اپنے اپنے موقعہ پر موجود ہے۔ علاوہ ازیں (کتاب موسومہ) رگوید ادی بھاشیہ بھومکا" وغیرہ کتابوں میں بھی لکھی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ جو جو بات سب کے لئے قابلِ تسلیم ہے اس کو مانتا ہوں۔ مثلاً جیسے سچ بولنا سب کے نزدیک اچھا اور جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ ایسے اصولوں کو قبول کرتا ہوں۔ اور جو مخالف متوں کے آپس میں مخالفانہ جھگڑے ہیں اُن کو میں پسند نہیں کرتا کیونکہ انہیں مت والوں نے اپنے متوں کا پرچار کر کے اور لوگوں کو اُس میں پھنسا کے آپس میں دشمن بنا دیا ہے۔ اس بات کو تردید اور کامل سچائی کے پرچار سے سب کو طریق اتفاق پر لا کر دشمنی چھوڑ کر آپس میں مستحکم محبت سے بہرہ مند کرا کر سب سب کو ... پہنچانے کے لئے میری کوشش اور میرا ارادہ ہے۔ قادرِ مطلق

مثنویہ

...تو بھی مانتا ہوں۔

...تا ہے۔ اور سب کے سکھ

...ہتا ہوں۔

...پانچ قسم کی ہے۔ اوّل جو ایشور اور اُس کی صفات فعل اور اقتضائے طبعی اور وید و دیا ہے۔ دوم پرتیکش وغیرہ آٹھ پرمان۔ سوم سلسلہ کائنات۔ چہارم "آپت" لوگوں کا رویہ اور پنجم اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم۔ اِن پانچ معیاروں سے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا چاہیئے۔

"پروپکار" (۴۰) "پروپکار" جس سے سب انسانوں کے بد اعمال اور دُکھ چھوٹیں۔ نیک اعمال اور سکھ بڑھیں اُس کے کرنے کو "پروپکار" کہتا ہوں۔

"سوتنتر" "پرتنتر" (۴۱) سوتنتر (خود مختار) پرتنتر (تابع مرضی) ÷ جیو اپنے کاموں میں سوتنتر اور کرموں کا نتیجہ پانے میں بموجب آئین ایشور کے پرتنتر ہے۔ ویسے ہی ایشور اپنے سچے اعمال وغیرہ کاموں کے کرنے میں سوتنتر ہے۔

سورگ (۴۲) "سورگ" نام غیر معمولی سکھ بھوگنے اور اُس کے سامان ملنے کا ہے ÷

نرک (۴۳) "نرک" جو غیر معمولی دُکھ بھوگنا اور اُس کا سامان ملنا ہے۔

"جنم" کے تین قسم (۴۴) "جنم" جو جسم اختیار کرکے نمودار ہوتا ہے اُس کو گذشتہ و آئندہ و موجودہ کی تفریق سے تینوں قسم کا مانتا ہوں۔

"جنم" اور "مرن" کی تعریف (۴۵) جسم سے ملنے کا نام "جنم" اور محض جُدا ہونے کو موت کہتے ہیں۔

"وِواہ" (۴۶) "وِواہ" جو باقاعدہ ظاہر طور پر اپنی رضامندی سے "پانی گرہن" (ہتھ لیوا۔ دست گرفت) کا عمل ہے وہ "وِواہ" کہلاتا ہے ÷

"نیوگ" (۴۷) "نیوگ" "وِواہ" کے بعد خاوند کی وفات وغیرہ سے جدائی ظہور میں آنے پر خواہ نامردی وغیرہ دائمی امراض کی صورت میں عورت کا۔ یا مرد کا بوقت مصیبت اپنے ورن یا اپنے سے اعلےٰ ورن کی عورت یا مرد سے جو اولاد کا حاصل

نوٹ سلہ آدی رتن مالا میں لکھا ہے۔ کہ جیو کسی جسم کے ساتھ ملکر معیوٗ کرم کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اُس کو جنم کہتے ہیں۔ اور جب جسم اور جیو کی علیحدگی ہوتی ہے اُس کو مرن کہتے ہیں۔ پس دفعہ ۴۵ میں ملنے اور جدا ہونے کے الفاظ سے مراد جیو کے جسم سے ملنے اور علیحدہ ہونے سے ہے۔ مترجم

کرنا۔ دھرم پر عمل کرنا۔ برہمچریہ سے علم کا حاصل کرنا۔ راست باز عالموں کی صحبت۔ سچا علم۔ بہترین غور اور کوشش وغیرہ ہیں +

ارتھ (۱۴) "ارتھ" (سامان حصول مقاصد) وہ ہے جو دھرم ہی سے حاصل کیا جاوے۔ اور جو ادھرم سے پیدا ہوتا ہے وہ انرتھ (سامان کے مناسب اوصاف سے عاری) ہے۔

کام (۱۵) "کام" (مقصد) وہ ہے جو دھرم اور "ارتھ" کے ذریعہ حاصل کیا جاوے۔

ورن آشرم (۱۶) "ورن آشرم"[1] اوصاف اور افعال کی مناسبت کے لحاظ سے مانتا ہوں

راجا (۱۷) "راجا" اسی کو کہتے ہیں جو اوصاف حمیدہ افعال نیک اور بہترین طبیعت سے متجلی۔ بے رو رعایت۔ فرض انصاف کا ادا کرنے والا۔ رعایا کے ساتھ بمثل والدین کے برتے اور اُن کو بمثل اولاد کے سمجھ کر اُن کی ترقی اور راحت بڑھانے میں ہمیشہ کوشش کرے۔

پرجا (۱۸) "پرجا" (رعایا) اُس کو کہتے ہیں کہ جو پاکیزہ اوصاف۔ افعال اور طبیعت کو اختیار کر کے بے رو رعایت ہو کر فرائض انصاف کے عمل سے راجا اور پرجا کی بہتری چاہے اور بغاوت کا خیال چھوڑ کر راجا کے ساتھ مثل بیٹوں کے برتاؤ رکھے۔

نیائے کاری (۱۹) جو شخص ہمیشہ غور و فکر کر کے جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرے۔ بے انصافی کرنے والوں کو دفع کرے اور انصاف کرنے والوں کو بڑھاوے۔ اپنی ذات کی مانند سب کے لئے راحت چاہے وہ "نیائے کاری" (جج اور عادل) ہے۔

دیو۔ اسر راکشس و پشاچ (۲۰) عالموں کو "دیو"۔ اور بے علموں کو "اسر"۔ پاپیوں کو "راکشس" اور بدچلنوں کو "پشاچ" مانتا ہوں۔

دیو پوجا۔ ادیو پوجا (۲۱) انہیں عالموں۔ ماں باپ۔ آچاریہ (اتالیق) اتتھی نیائے کاری راجا۔ اور دھرماتما انسان۔ پتی برتا استری (پاکدامن بیوی) استری برت پتی (پاک نہاد شوہر) کی عزت و تعظیم کرنے کو "دیو پوجا" کہتے ہیں + اس کے برعکس "ادیو پوجا" اُن کی مورتیوں (مذکور الصدر بزرگوں کی ہستی) کا قابل پرستش اور دیگر پتھر وغیرہ

نوٹ سلہ۔ برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر کے امتیاز کو ورن کہتے ہیں اور عمر کی تقسیم یعنی برہمچریہ۔ گرہست۔ بان پرستھ۔ سنیاس کو آشرم کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ مترجم

ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جس طاقت سے پہلے ترکیب ہوتی ہے وہ اُن میں انادی ہے اور اُس سے پھر ترکیب بھی ہوگی اور تفریق بھی۔ اِن[1] تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں۔

سرشٹی [پیدائش دنیا]

(۸) "سرشٹی" [پیدائش] اُس کو کہتے ہیں جو کہ علم اور موزونیت کے ساتھ مرکب ہونے پر الگ الگ ذرات کا مختلف شکلوں میں آنا ہے۔

دنیا پیدا کرنے کا مدعا۔

(۹) "سرشٹی کا پریوجن" [پیدائش کا مدعا] یہی ہے کہ پیدائش کے متعلق جو ایشور میں صفات وفعل وعادات ہیں وہ کار آمد ہوں۔ مثلاً کسی نے کسی سے پوچھا کہ آنکھیں کس واسطے ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ دیکھنے کے واسطے۔ اُسی طرح ایشور کی پیدا کرنیکی طاقت بذریعہ آفرینش کے نتیجہ خیز ہوتی ہے نیز جیووں کے لئے کرموں کے نتیجہ کا ٹھیک ٹھیک پانا وغیرہ امور بھی (اُسی پر منحصر ہیں)

دُنیا فاعل رکھتی ہے۔

(۱۰) "سرشٹی سکرتری ک" [فاعل والی] ہے۔ اس کا پیدا کرنے والا مذکورہ بالا ایشور ہے کیونکہ "سرشٹی" کی ساخت دیکھنے اور جڑ [غیر تعقل] اشیاء میں خود بخود حسب مناسب بیج وغیرہ کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہ ہونے کے باعث سرشٹی کا فاعل ضرور ہے۔

"بندھن"

(۱۱) "بندھ" سنمِتک [عارض] یعنی بہ باعث نمت [عارضہ] اودیا کے ہے (یعنی) جو جو پاپ کے کام ہیں (مثلاً) ایشور کے سوائے کسی کی پرستش بےعلمی وغیرہ (وہ) سب دُکھ پیدا کرنے والے ہیں۔ اسی واسطے یہ "بندھ" [قید یا ناگوار طبع امر] ہے کہ اس کی خواہش نہیں ہوتی مگر بھوگنا پڑتا ہے۔

مُکتی

(۱۲) مُکتی یعنی تمام دُکھوں سے خلاصی پاکر لا مقید محیطِ کُل پرمیشور اور اُس کی سرشٹی میں اپنی خواہش سے پھرنا[2]۔ مقررہ وقت تک مُکتی کے آنند کو بھوگ کر پھر دُنیا میں آنا۔

مکتی کے وسایل

(۱۳) مکتی کے سادھن [نجات کے وسائل] ایشور کی پرستش یعنی یوگ بھیاس کی مزاولت

---

[1] آریہ اُدیش رتن مالا میں اس کو اس طرح بر بیان کیا ہے جو "کارن" "جیو کے کرم" اور جو اُن کا سنیوگ وبوگ ہے یہ تینوں پرواہ سے انادی ہیں۔ پس اس موقع پر "اِن تینوں" الفاظ سے مراد ترکیب پائے ہوئے جوہر۔ صفات اور حرکات سے ہے۔ مترجم

[2] جو حرکت وسکون کہ عین مرضی کے مطابق ہو اس کو پھرنا کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

اور عادات پاک ہیں۔ جو ہمہ دان بے شکل۔ محیط کل۔ جنم نہ لینے والا۔ لا انتہا قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام پیدایش کو وجود میں لانے والا قایم رکھنے اور فنا کرنے والا ہے۔ تمام جیووں کو انکے افعال کے مطابق سچے انصاف سے نتیجہ بخش وغیرہ ہونے کی صفات سے موصوف ہے اُسی کو میں پرمیشور مانتا ہوں۔

چاروید مستند بالذات اور رشیوں کے ساختہ گرنتھ مستند بالغیر ہیں

(۲) چاروں ویدوں (علم اور دھرم پر مشتمل الہامی سنگھتا منتر بھاگ) کو منزہ من الخطا سوتہ پرمان (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ بذات خود مستند ہیں کہ جن کے مستند ٹھیرنے کے لئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں۔ جس طرح سورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کو بھی مشاہدہ میں لانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اُسی طرح چاروں وید ہیں۔ چاروں ویدوں کے برہمن۔ چھ انگ۔ چھ اُپانگ۔ چار اُپ وید اور ۱۱۲۷ (گیارہ سو ستائیس) ویدوں کی شاکھا جو کہ برہما وغیرہ مہارشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں اُن کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم) مانتا ہوں اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں۔ اُن کا اپرمان کرتا ہوں (یعنی اُن کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا)۔

دھرم اور ادھرم

(۳) جو بے رو رعایت انصاف کا رویہ راستگوئی وغیرہ سے موصوف ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہے اُس کو "دھرم" اور جو رو رعایت پر مبنی بے انصافی کا رویہ دروغگوئی وغیرہ ایشور کی حکم عدولی (یعنی) ویدوں کے خلاف ہے اُس کو ادھرم مانتا ہوں۔

جیو

(۴) جو اچھا [خواہش] دویش [تنفر] سُکھ [راحت] دُکھ [رنج] اور گیان [علم] وغیرہ صفات سے موصوف۔ محدود العلم۔ ابدی ہے۔ اُسی کو جیو مانتا ہوں۔

جیو اور ایشور میں فرق اور اُنکا باہمی تعلق

(۵) جیو اور ایشور ذات اور صفات سالبہ کے لحاظ سے جُدا اور محاط و محیط اور صفات موجبہ کے لحاظ سے غیر جُدا ہیں۔ یعنی جس طرح آکاش سے شکل والا جوہر نہ کبھی الگ تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ کبھی ایک تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا۔ اسیطرح پرمیشور اور جیو میں محاط و محیط معبود و عابد اور باپ بیٹا وغیرہ کا رشتہ مانتا ہوں۔

اَنادی پدارتھ

(۶) انادی پدارتھ (غیر آغاز اشیاء) تین ہیں۔ ایک "ایشور"۔ دوسرا "جیو"۔ تیسرا "پرکرتی" یعنی جہان کی علت اِنہیں کو نتیہ (ابدی) بھی کہتے ہیں۔ جو "پدارتھ" نتیہ ہیں اُن کے صفات حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں۔

(۷) "پرواہ سے انادی" (از رُوئے سلسلہ کے غیر آغاز ہونا) جو جوہر و صفات و حرکات

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः।
येनाक्रमन्त्यृषयो ह्याप्तकामा यत्र तत्सत्यस्य परमं निधानम्॥४
नहि सत्यात्परो धर्मो नानृतात्पातकं परम्।
नहि सत्यात्परं ज्ञानं तस्मात् सत्यं समाचरेत्॥ ५ ॥उ०नि०

ترجمہ منجانب مترجم

(۱)۔ مصلحت بین آدمی خواہ مذمت کریں خواہ تعریف۔ دھن آوے خواہ چلا جائے۔ خواہ آج ہی موت ہو خواہ کسی ُیگ میں مریں۔ صاحبان استقلال (کسی صورت میں) نیاء کے راہ سے قدم بھر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتے (از اقوال شریمان بھرتری ہری)

(۲)۔ دھرم کو کبھی ترک نہ کرے نہ تو کسی آرزو پر نہ خوف پر نہ لالچ پر۔ اور نہ زندگی کی خاطر دھرم ہمیشہ ہے سُکھ دُکھ چند روزہ ہے۔ روح غیر فانی ہے مگر موجب زندگی فانی ہے (از مہابھارت۔)

(۳)۔ دھرم یکتا اور فرزانہ دوست ہے جو کہ مرنے پر بھی ساتھ نہیں چھوڑتا (بشرط رفاقت بجالاتا ہے) دیگر تمام چیزیں یقینی طور پر جسم کے ساتھ ہی زوال پذیر ہیں (از منو)

(۴)۔ راستی ہی فتحیاب ہوتی ہے نہ کہ ناراستی۔ عالم لوگوں کے سفر کا سیدھا راستہ حقانیت ہی ہے جس سے کہ رشی اور راستبازانہ مقصد والے وہاں پہنچتے ہیں جو عظیم مسکن سچائی کا ہے۔ (۵) راستی سے بڑھ کر دھرم اور ناراستی سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں۔ اور سچائی سے برتر فی الحقیقت کوئی علم نہیں۔ اِس لئے (انسان کو) روئیہ سچائی کا اختیار کرنا چاہئے (اُپ نشد)

بیان منتویہ آمنتویہ

اِن اصحاب کے اشعار کے منشا مطابق ہی سب کو یقین رکھنا واجب ہے ۔ اب جن جن پدارتھوں کو جیسا جیسا میں مانتا ہوں۔ اُن کا بیان اِسجگہ مختصراً کرتا ہوں۔ کہ جنکی مفصل تشریح اِس کتاب میں اپنے اپنے موقعہ پر کردی ہے +

اِن میں سے

الیشور

(۱) اول "الیشور" کہ جس کے نام برہم پرماتما وغیرہ ہیں۔ جو سچدآنند (ہست مطلق۔ علیم مطلق اور راحت مطلق) وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ جس کے صفات۔ فعل

دوسرے ملکوں میں ادھرم کے مطابق ہیں قبول اور دھرم پر مشتمل باتوں کو کبھی ترک نہیں کرتا اور نہ کرنا چاہتا ہوں ٭

۳۴ - کیونکہ ایسا کرنا منش دھرم [انسانیت] سے بعید ہے۔ "منشیہ" اُس کو کہنا چاہئے جو "منن شیل [پُر فکر و غور] ہو کر اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سُکھ دُکھ اور نفع نقصان کو سمجھے۔ ناانصافی کرنے والے سے اُس کے طاقتور ہونے پر بھی نہ ڈرے اور دھرماتما خواہ کمزور ہو تو بھی اُس سے ڈرتا رہے۔ اسیقدر نہیں بلکہ دھرماتما لوگ خواہ کتنے ہی بیکس۔ کمزور۔ اور خالی از ہنرمندی کیوں نہ ہوں۔ اپنی ساری طاقت سے اُن کی حفاظت ترقی اور پیار سے برتاؤ کے لئے ساعی ہو۔ اور ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ۔ نہایت طاقتور۔ اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اُس کی بربادی۔ تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے یعنی جہانتک ہو سکے وہاں تک بے انصافی کرنے والوں کی طاقت کو گھٹائے اور انصاف کرنے والوں کی طاقت کو ہر طرح سے بڑھایا کرے۔ اِس کام میں چاہے اُسکو کیسی ہی سخت تکلیف پہنچے۔ خواہ جان بھی چلی جاوے تو بھی انسانیت کے دھرم کو ہرگز نہ چھوڑے۔ اِس کے متعلق شریمان مہاراجہ بھرتری ہری جی وغیرہ نے شلوک (اشعار) کہے ہیں اُن کا لکھنا مناسب موقعہ سمجھ کر لکھتا ہوں۔

راست بازی اور دوسروں کی ہمدردی مقتضائے انسانیت ہے

निन्दन्तु नीतिनिपुणा यदि वा स्तुवन्तु
लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम्।
अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा
न्याय्यात्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः॥ १ ॥ भर्तृहरिः
न जातु कामान्न भयान्न लोभाद्
धर्मं त्यजेज्जीवितस्यापि हेतोः।
धर्मो नित्यः सुखदुःखे त्वनित्ये
जीवो नित्यो हेतुरस्य त्वनित्यः॥ २ ॥ महाभारते।
एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति॥ ३ ॥ मनुः।

اوم

بیان اپنے منتویہ اور امنتویہ کی تعریف

بیان اپنے منتویہ (عقاید یا ماننے کے قابل امور)۔ امنتویہ (ماننے کے ناقابل امور) کا۔

۱۔ عام مسلمہ اصول یعنی ساری دُنیا پر حاوی۔ کُل فرد بشر کے لئے مفید دھرم جس کو ہمیشہ سے سب مانتے آئے ہیں۔ مانتے ہیں نیز مانینگے جس کو اسی وجہ سے ازلی اور ابدی دھرم کہتے ہیں۔ کہ کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ اگر گرفتاران جہالت یا کسی مت[۱] والے کے بہکائے ہوئے لوگ کسی امر کو الٹا جانیں یا مانیں اس کو کوئی بھی عقلمند تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ جس کو آپت یعنی سچ ماننے والے سچ بولنے والے۔ دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور بے رو رعایت عالم مانتے ہیں وہ سب کے لئے منتویہ (ماننے کے لائق) ہے۔ اور جس کو نہیں مانتے وہ امنتویہ (نہ ماننے کے لائق) ہونے کی وجہ سے لایق سند کے نہیں ہوتا۔

مصنف کی کوشش کسی نئے خیال یا مت یا رو رعایت وغیرہ کے لئے نہیں

۲۔ پس وید وغیرہ ست شاستروں کے مانے ہوئے اور برہما سے لیکر جیمنی تک (رشی منیوں) کے تسلیم کئے ہوئے جو ایشور وغیرہ پدارتھ[۲] ہیں۔ کہ جن کو میں خود بھی مانتا ہوں اُن کو سب نیک نہاد اصحاب پر روشن کرتا ہوں۔ میں اپنا منتویہ اسی کو جانتا ہوں کہ جو ہر سہ زمانہ میں سب کے لئے یکساں ماننے کے لائق ہے۔ میرا کسی نئے خیال یا "مت" کو جاری کرنے کا ذرہ بھی منشا نہیں ہے۔ بلکہ جو سچ ہے اُس کو ماننا۔ منوانا۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اُس کو چھوڑنا چھڑوانا مجھ کو مرکوز خاطر ہے اگر میں رو رعایت کرتا تو آریہ ورت کے مروج متوں میں سے کسی ایک مت پر ہٹ دھرمی کرتا۔ لیکن میں اُس چال چلن کو جو آریہ ورت خواہ

نوٹ [۱] مت والے سے مراد ایسے شخص سے ہے جس کے عقاید کسی قسم کی ہٹ دھرمیوں یا باہمی مخالفانہ جھگڑوں اور اُن کی پاسداریوں پر مبنی ہوں اور سوامی جی نے اس قسم کے تمام عقاید کو مت کے نام سے نامزد کیا ہے۔

[۲] پدارتھ اُن تمام چیزوں کو کہتے ہیں جن کے لئے الفاظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اُس میں جوہر۔ عرض۔ حرکت وغیرہ سب شامل ہیں جن پر تصور باندھا جا سکتا ہے اور جن کا شمار مختلف درشن کاروں نے مختلف طریقہ پر کیا ہے (مترجم)

شاخ میں ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کو تو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں کسی نے بنایا ہوگا۔ اسکا مصنف کچھ عربی اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں عربی اور سنسکرت دونوں کی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ دیکھو (اسمّلّام اِلتّے مترا ورونا دِویانی دھتّے) یہ عبارت جو کہ دس نمبر میں لکھی ہے اِس میں (اسمّلّام اور اِلتّے) عربی اور (مترا ورونا دِویانی دھتّے) یہ سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ ایسے ہی الفاظ سب جگہ مستعمل ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسکو کسی سنسکرت اور عربی کے پڑھے ہوئے نے تصنیف کیا ہے ✢

اگر اس کو معنے کے لحاظ سے دیکھیں تو یہ بناوٹی۔ نامعقول وید اور صرف و نحو کے قواعد کے برخلاف ثابت ہوتی ہے ✢ جیسی یہ اُپ نِشد بنائی ہے ویسے ہی بہت سی اُپ نشدیں مت متانتر والے متعصب لوگوں نے بنا دی ہیں۔ مثلاً سوروپ اُپ نشد۔ نرسنگھ تاپنی۔ رام تاپنی۔ گوپال تاپنی وغیرہ

(سوال) آجتک کسی نے ایسا نہیں کہا اب تم کہتے ہو ہم تمہاری بات کیسے مانیں؟

(جواب) تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے ہماری بات جھوٹی نہیں ہو سکتی ہے۔ جس طرح سے میں نے اس کو نامعقول ٹھیرایا ہے ویسے ہی جب تم اتھروید۔ گوپتھ یا اُس کی شاخوں سے (یا) زمانہ سلف کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے ہو بہو تحریر دکھلا دو اور ٹھیک معنوں کے رو سے بھی ثابت کرو تب تو (تمہاری بات) قابل تسلیم ہو سکتی ہے ✢

(سوال) دیکھو ہمارا مذہب کیسا اچھا ہے کہ جس میں سب طرح کا آرام اور آخر میں نجات ہوتی ہے۔

(جواب) ایسے ہی ہر ایک مذہب والے سب کہتے ہیں کہ ہمارا ہی مذہب اچھا ہے باقی سب خراب ہیں۔ ہمارے مذہب کے سوائے دوسرے مذہب سے نجات نہیں ہو سکتی۔ اب ہم تمہاری بات کو سچا مانیں یا اُنکی ✢ ہم تو یہی مانتے ہیں کہ راست گفتاری۔ کسی کو ایذا نہ دینا۔ رحم وغیرہ عمدہ اوصاف سب مذاہب میں اچھے ہیں اور باقی جھگڑا بکھیڑا۔ حسد۔ نفرت۔ دروغگوئی وغیرہ کام سب مذاہب میں خراب ہیں۔ اگر تم کو سچا مت قبول کرنے کی خواہش ہو تو

ویدک مت کو قبول کرو ✢

فقط

اوم شم

تو اُوپ نشد دیکھو۔ دیکھو یہ صاف اُس میں لکھی ہے۔ پھر کیوں کہتے ہو۔ کہ اتھروید میں مسلمانوں کا نام نشان بھی نہیں ہے +

अथाल्लोपनिषदं व्याख्यास्यामः

अस्माल्लां इल्ले मित्रा वरुणा दिव्यानि धत्ते ॥ इल्लल्ले वरुणो राजा पुनर्दुदः ॥ हयामित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो मित्रस्तेजस्कामः ॥ १ ॥

होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः ॥ अल्लो ज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्णं ब्रह्माणं अल्लाम् ॥ २ ॥ अल्लो रसूलमहामदरकबरस्य अल्लो अल्लाम् ॥ ३ ॥ आदल्लाबूकमेककम् । अल्लाबूक निखातकम् ॥ ४ ॥ अल्लो यज्ञेन हुत हुत्वा ॥ अल्ला सूर्य्य चन्द्र सर्व नक्षत्राः ॥ ५ ॥ अल्ला ऋषीणांसर्वदिव्यां इन्द्राय पूर्वं माया परम मन्त रिक्षाः ॥ ६ ॥ अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षं विश्वरूपम् ॥ ७ इल्लां कबर इल्लां कबर इल्लांइल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥ ८ ॥ ओम अल्ला इल्लल्ला अनादि स्वरूपाय अथर्वणाश्यामा हुं ह्रीं जनान पशून सिद्धान जलचरान अदृष्टं कुरु कुरु फट ॥ ९ ॥ असुर संहारिणी हुं ह्रीं अल्लो रसूलमहमदरकबरस्य अल्लो अल्लाम इल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥ १० ॥

इत्यल्लोपनिषत् समाप्ता ॥

جو اس میں صاف طور پر محمد صاحب کو رسول لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کی بنیاد وید مقدس میں ہے۔

(جواب) اگر تم نے اتھروید نہ دیکھا ہو تو ہمارے پاس آؤ۔ آغاز سے انجام تک دیکھو یا کسی اتھروید کے جاننے والے کے پاس (جاکر) بیس کانڈ یکت منتر سنگھتا اتھروید کو دیکھ لو۔ (اُسمیں) کہیں اپنے پیغمبر صاحب کا نام یا (مسلمانی) مذہب کا نشان نہ دیکھو گے ++ اور جو الوپ نشد ہے وہ نہ تو اتھروید نہ اُس کے گوپتھ براہمن اور نہ اُس کی کسی

ہم لکھ آئے ہیں کہ اوپر نیچے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور یہاں لکھتے ہیں کہ فرشتے اور ارواح پاک خدا کے حکم سے دنیا کا انتظام کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ اس سے صاف ہوگیا۔ کہ خدا مثل انسان محدود المکان ہے۔ اب تک معلوم ہوتا تھا۔ کہ خدا فرشتے اور پیغمبر تین کی کہانی ہے اب ایک روح القدس چوتھی نکل پڑی۔ اب نہ جانے یہ چوتھی روح القدس کیا ہے؟ یہ تو عیسائیوں کے مذہب یعنی باپ۔ بیٹا۔ اور روح القدس تین کے ماننے کے علاوہ چوتھی شے نکل آئی ۔ اگر کہو کہ ہم تینوں کو خدا نہیں مانتے ایسا ہی سہی۔ لیکن جب روح القدس علیحدہ ہے۔ تو خدا فرشتے اور پیغمبر کو روح القدس کہنا درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ بھی پاک روح ہیں تو پھر کسی خاص وجود کو پاک روح کیوں کہتے ہو؟ اور خدا گھوڑے وغیرہ حیوانوں رات دن اور قرآن وغیرہ کی قسمیں کھاتا ہے۔ قسمیں کھانا شریف آدمیوں کا کام نہیں ۔ ۱۵۹۔

قرآن کے متعلق محقق کی رائے

اب اس قرآن کے مضمون کو لکھ کر عاقلوں کے پیش نظر کرتا ہوں کہ یہ کتاب کیسی ہے؟ مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا۔ نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہوسکتی ہے۔ یہ تو بہت تھوڑے سے نقص ظاہر کئے۔ اس لئے کہ لوگ دھوکے میں پڑ کر اپنی عمر بے فائدہ ضائع نہ کریں ۔ جو کچھ اس میں تھوڑی سی سچائی ہے۔ وہ وید وغیرہ علمی کتابوں کے مطابق ہونے سے جیسے مجھ کو منظور ہے۔ ویسے اور بھی مذہب کے ضد اور تعصب سے مبرا عالموں اور عاقلوں کو منظور ہے ۔ اس کے سوائے جو کچھ اس میں ہے وہ سب لاعلمی کی باتیں اور توہمات ہے۔ اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا امن میں خلل ڈال کر فساد مچا انسانوں میں نا اتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو بڑھانے والا مضمون ہے ۔ اور پنروکت[1] دوش کا تو قرآن گویا خزانہ ہی ہے ۔ پرمیشور سب انسانوں پر رحم کرے۔ کہ سب سے سب باہم محبت اتفاق اور ایک دوسرے کے سکھ کی ترقی کرنے میں راغب ہوں ۔ جیسے میں اپنا یا دوسرے مذاہب کا نقص طرفداری چھوڑ کر ظاہر کرتا ہوں۔ اس طرح اگر سب عقلمند لوگ کریں تو کیا مشکل ہے۔ کہ آپس کی نا اتفاقی چھوٹ اتفاق ہو کر خوشی سے ایک مذہب ہو کر راستی حاصل ہو سکے ۔ یہ تھوڑا سا قرآن کی بابت لکھا ہے۔ اس کو عقل مند دھارمک لوگ مصنف کے منشاء کے مطابق سمجھ کر فائدہ اٹھاویں ۔ اگر کہیں سہواً غلطی ہوگئی ہو تو اس کو صحیح کر لیویں ۔

اب ایک یہ بات باقی ہے کہ اکثر مسلمان ایسا کہا کرتے اور لکھتے یا شائع کیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب کی بات اتھرووید میں لکھی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ اتھرووید میں اس کا نام ونشان بھی نہیں ہے ۔ (سوال) کیا تم نے سب اتھرووید دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے

[1] ایک بات کو کئی بار دوہرانا (مترجم)

سورہ شمس

(۱۵۷) پس کہا تھا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانا اُس کی کو۔ پس جھٹلایا اُس کو پس پاؤں کاٹے اُس کے۔ پس ہلاکی ڈالی اوپر اُنکے رب اُن کے نے (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الشمس ۹۱۔ آیت ۱۳۔ ۱۴۔)

(محقق) کیا خدا بھی اونٹنی پر چڑھ کر سیر کرتا ہے؟ نہیں تو کسواسطے رکھی ہے؟ اور بلا قیامت کے اپنا عہد توڑا اُن پر وبا کیوں ڈالی؟ اگر ڈالی تو اُن کو سزا دی۔ پھر قیامت کی رات میں انصاف (کا کرنا) اور اُس رات کا ہونا جھوٹ سمجھا جائیگا؟ اِس اونٹنی کی تحریر سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ ملک عرب میں اونٹ اونٹنی کے سوائے دوسری سواری کم ہوتی ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ملک عرب کے رہنے والے نے قرآن بنایا ہے + ۱۵۷۔

سورہ علق

(۱۵۸) یوں اگر نہ باز رہیگا۔ البتہ گھسیٹیں گے ہم اُس کو ساتھ پیشانی کے۔ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطاکار۔ ہم بُلاوینگے فرشتوں دوزخ کے کو + (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ العلق ۹۶۔ آیت ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۶۔)

(محقق) اِس ذلیل چپڑاسیوں کے گھسیٹنے کے کام سے بھی خدا نہ بچا! بھلا پیشانی بھی کبھی جھوٹی اور قصوروار ہوسکتی ہے؟ سوائے روح کے۔ یہ کبھی خدا ہوسکتا ہے کہ جو جیل خانہ کے داروغہ کو طلب کرے؟ ۱۵۸۔

سورہ قدر

(۱۵۹) تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے۔ رات قدر کی۔ اُترتے ہیں فرشتے اور ارواح پاک بیچ اُس کے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے + (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ القدر ۹۷۔ آیت ۱۔ ۲۔ ۴۔)

(محقق) اگر ایک ہی رات میں قرآن نازل کیا تو یہ بات کہ فلاں آیت فلاں وقت میں اُتری کیونکر درست ہوسکتی ہے؟ اور رات اندھیری ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کیا پوچھنا۔

سورہ بروج

(۱۵۴) قسم ہے آسمان برجوں والے کی۔ بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے + (منزل ہفتم سیپارہ سی ام سورۃ البروج۔ آیت ۱-۲۱ +)

(محقق) اس مصنف قرآن نے جغرافیہ وعلم ہیئت کچھ بھی نہیں پڑھا تھا۔ نہیں تو آسمان کو قلعہ کے مانند برجوں والا کیوں کہتا؟ اگر حمل وغیرہ بروجوں کو برج کہتا ہے تو اور برج کیوں نہیں ہیں؟ اس لئے یہ برج نہیں ہیں۔ بلکہ سب تارا لوک یعنی کرّہ ہیں + کیا وہ قرآن خدا کے پاس ہے؟ اگر یہ قرآن اس کا تصنیف شدہ ہے تو خدا بھی علم و دلیل سے خارج لاعلم ہوگا۔ ۱۵۴ +

سورہ طارق

(۱۵۵) تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر۔ اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الطارق۔ آیت ۱۵-۱۶-)

(محقق) مکر کہتے ہیں ٹھگ پنے کو کیا خدا بھی ٹھگ ہے؟ اور کیا چوری کا جواب چوری اور جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے؟ کیا کوئی چور کسی آدمی کے گھر میں چوری کرے تو بھلے آدمی کو بھی چاہئے کہ اس کے گھر میں جاکر چوری کرے؟ واہ! واہ! قرآن کے مصنف ۱۵۵

سورہ فجر

(۱۵۶) اور آویگا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر اور لائے جاوینگے اس دن دوزخ (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الفجر + آیت ۲۱-۲۲-)

(محقق) کھوجی جیسے کوتوال وسپہ سالار اپنی فوج کو لیکر صف باندھ پھرتے ہیں ویسا ہی ان کا خدا کرتا ہے؟ کیا دوزخ کو گھر کی مانند سمجھا ہے کہ جس کو اٹھا کر جہاں چاہیں وہاں لیجاویں۔ اگر دوزخ اتنا چھوٹا ہے تو بے شمار قیدی اس میں کیونکر سما سکینگے + ۱۵۶ +

روحیں اور فرشتے صف باندھ کر (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ النبأ۔ آیت ۲۵-۳۲-۳۶-)

(محقق) اگر اعمال کے مطابق ثمرہ دیا جاتا تو ہمیشہ بہشت میں رہنے والی حوریں فرشتے اور موتی کی مانند لڑکوں کو کس عمل کے بدلے ہمیشہ کے لئے بہشت ملا؟ جب پیالے بھر بھر شراب پیوینگے تو مست ہو کر کیوں نہ لڑینگے۔ یہاں روح ایک فرشتے کا نام ہے جو سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ کیا خدا روح یا فرشتوں کو صف باندھ کر کھڑے کرکے پلٹن باندھیگا؟ کیا پلٹن سے سب روحوں کو سزا دلاویگا؟ اور خدا اُس وقت کھڑا ہوگا یا بیٹھا؟ اگر قیامت تک خدا اپنی سب پلٹن جمع کرکے شیطان کو پکڑلے تو اُس کی سلطنت بے خوف وخطر ہوجاوے (کیا) اس کا نام خدائی ہے + ۱۵۱-

سورہ تکویر

(۱۵۲) جس وقت کہ سورج لپیٹا جاوے۔ اور جس وقت کہ تارے گدلے ہوجاویں اور جس وقت کہ پہاڑ چلائے جاویں۔ اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اُتاری جاوے + (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ التکویر آیت ۱-۲-۳-۱۱-)

(محقق) یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ گول سورج کا کرہ لپیٹا جاویگا؟ اور تارے گدلے کیونکر ہوسکینگے؟ اور پہاڑ بے جان ہونے سے کیونکر چلینگے؟ اور آسمان کو کیا حیوان سمجھا کہ اُسکی کھال نکالی جاویگی؟ یہ بڑی نادانی اور جنگلی پن کی بات ہے + ۱۵۲+

سورہ انفطار

(۱۵۳) جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے۔ اور جس وقت تارے جھڑ جاویں اور جس وقت کہ دریا چیرے جاویں۔ اور جس وقت کہ قبریں زندہ کرکے اُٹھائی جاویں (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الانفطار آیت ۱-۲-۳-۴-)

(محقق) واہ جی قرآن کے مصنف فلاسفر! آکاش (آسمان) کو کیونکر کوئی پھاڑ سکیگا؟۔ اور تاروں کو کیونکر جھاڑ سکیگا؟ اور دریا کیا لکڑی ہے۔ جو چیر ڈالیگا۔ اور قبریں کیا مُردے ہیں جو زندہ کرسکیگا؟ یہ سب باتیں لڑکوں (کی باتوں) کی مانند ہیں + ۱۵۳-

---

سورہ قیامت

(۱۴۹) اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند + (منزل ہفتم سپارہ بست نہم سورۃ القیامۃ آیت ۸۔)
(محقق) بھلا سورج اور چاند کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں؟ دیکھئے یہ کتنی بھاری بے عقلی کی بات ہے۔ اور سورج چاند کے اکٹھا کرنے میں کیا مطلب تھا۔ اور دیگر سب اجرام فلکی کو اکٹھے نہ کرنے میں کیا دلیل ہے؟ ایسی ایسی ناممکن باتیں خدا کی بنائی ہوئی کبھی ہو سکتی ہیں؟ سوائے جاہلوں کے اور کسی عالم کی بھی نہیں ہو سکتیں + ۱۴۹ +

سورہ دہر

(۱۵۰) اور پھرینگے اوپر ان کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے جب وقت دیکھیگا تو اُن کو گمان کریگا تو اُن کو موتی بکھرے ہوئے۔ اور پہنائے جاوینگے کنگن چاندی کے اور پلاویگا اُن کو رب اُن کا شراب پاکیزہ + (منزل ہفتم۔ سپارہ بست و نہم۔ سورۃ الدہر۔ آیت ۱۹-۲۱ +)
(محقق) کیوں جی موتی کے رنگ والے لڑکے کس لئے وہاں رکھے جاتے ہیں؟ کیا جوان لوگ اُنکی خدمت یا عورتیں اُن کی سیری نہیں کر سکتیں؟ کیا تعجب ہے کہ جو یہ سب سے بُرا فعل لڑکوں کے ساتھ بدمعاشی کا کرنا ہے اُس کی بنیاد یہی قرآن کا قول ہو! اور بہشت میں خادم مخدوم یعنی آقا و ملازم ہونے سے آقا کو آرام اور نوکر کو محنت ہونے سے دُکھ اور طرفداری کیوں پائی جاتی ہے؟ اور جب خدا ہی شراب پلاویگا۔ تو وہ بھی اُن کے خدمتگار کی مانند ٹھیریگا۔ پھر خدا کی عظمت کیونکر رہ سکیگی؟ اور وہاں بہشت میں عورت مرد کے ہمبستر ہونے سے قیام حمل اور لڑکے بالے بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتے تو اُن کی ہمبستری کرنا بے فائدہ ہوا اور اگر ہوتے ہیں تو وے روحیں کہاں سے آئیں؟ اور بلا خدا کی عبادت کے بہشت میں کیوں پیدا ہوئیں۔ اگر پیدا ہوئیں تو اُن کو بلا ایمان لانے اور خدا کی عبادت کرنے سے بہشت مفت کیونکر ملیگا۔ بعض بیچاروں کو ایمان لانے سے اور بعضوں کو بلا دھرم کئے کے سُکھ ملجاوے۔ اس سے بڑھ کر بے انصافی اور کونسی ہوگی + ۱۵۰ -

سورہ نباء

(۱۵۱) بدلا دیئے جاوینگے موافق اعمال کے۔ اور پیالے بھرے ہوئے ہیں۔ اُس دن کھڑی ہونگی

ہوگی اور خدا اور فرشتے نکمے بیٹھے ہونگے؟ یا کچھ کام کرتے ہونگے؟ اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھے اِدھر اُدھر گھومتے سوتے ناچ تماشہ دیکھتے و عیش عشرت کرتے ہونگے۔ ایسا اندھیر کسی کی سلطنت میں نہ ہوگا ایسی ایسی باتوں کو سوائے وحشی لوگوں کے دوسرا کون مانیگا ۱۴۶

سورہ نوح

(۱۴۷) اور تحقیق پیدا کیا تم کو طرح طرح سے۔ کیا نہیں دیکھا تم نے کیونکر پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے اور کیا چاند کو بیچ اُن کے روشن اور کیا سورج کو چراغ + (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست ونہم۔ سورۃ النوح۔ آیت ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔)

(محقق) اگر روحوں کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ تو وے ازلی غیر فانی نہیں ہو سکتیں؟ پھر بہشت میں ہمیشہ کیونکر رہ سکیگی؟ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ ضرور فنا ہو جانے والی ہے۔ آسمان (آکاش) کو اوپر نیچے کیونکر بنا سکتا ہے؟ کیونکہ وہ بے شکل اور محیط شے ہے۔ اگر دوسری چیز کا نام آسمان (آکاش) رکھتے ہو۔ تو بھی اُس کا آسمان نام رکھنا بے معنی ہے۔ اگر اوپر تلے آسمانوں کو بنایا ہے تو اُن سب کے بیچ میں چاند سورج کبھی نہیں رہ سکتے اگر بیچ میں رکھا جائے تو ایک اوپر اور ایک نیچے کی چیز ہی روشن رہے۔ دوسرے سے لیکر (باقی) سب میں تاریکی رہنی چاہئے ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ اس واسطے یہ بات بالکل جھوٹی ہے + ۱۴۷۔

سورہ جنّ

(۱۴۸) اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو (منزل ہفتم سیپارہ بست ونہم۔ سورۃ الجن آیت ۱۸ +)

(محقق) اگر یہ بات راست ہے تو مسلمان لوگ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس کلمہ میں خدا کے ساتھ محمد صاحب کو کیوں پکارتے ہیں؟ یہ بات قرآن کے برخلاف ہے اور جو خلاف نہیں کرتے تو اس قرآن کی بات کو جھوٹ ٹھیراتے ہیں + جب مسجدیں خدا کے گھر ہیں تو مسلمان بڑے بت پرست ہوئے۔ کیونکہ جیسے پُرانی جینی چھوٹے سے بُت کو خدا کا گھر ماننے سے بُت پرست ٹھیراتے ہیں تو یہ لوگ کیوں نہیں + ۱۴۸۔

کناروں اُس کے اور اُٹھاویں گے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے اُس دن آٹھ شخص۔ اُس دن روبرو لائے جاؤ گے تم نہ چھپی رہے گی تم میں سے کوئی بات چھپی ہوئی۔ پس جو کوئی دیا گیا اعمالنامہ اپنا بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے۔ پس کہیگا سو پڑھو عملنامہ اپنا۔ اور جو کوئی دیا گیا۔ عملنامہ اپنا بیچ بائیں ہاتھ اپنے کے۔ پس کہیگا اے کاش کے ہیں نہ دیا گیا ہوتا عملنامہ اپنا (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و نہم۔ سورۃ الحاقہ۔ آیت ۱۴۔ ۱۵ تا ۱۶۔ ۱۷۔ ۲۳۔)

(محقق) واہ کیا فلاسفی اور انصاف کی بات ہے! بھلا آکاش (آسمان) بھی کبھی پھٹ سکتا ہے؟ کیا وہ پارچہ کے موافق ہے جو کہ پھٹ جاوے؟ اگر اجرام فلکی کو آسمان کہتے ہیں تو یہ بات علم کے خلاف ہے + اب قرآن سے خدا کے مجسم ہونے میں کچھ شک نہ رہا کیونکہ عرش پر بیٹھنا آٹھ کہاروں سے اُٹھوانا بغیر مجسم کے کبھی نہیں ہوسکتا۔ اور سامنے یا پیچھے بھی آنا جانا مجسم ہی کا ہوسکتا ہے۔ جب وہ مجسم ہے تو محدود المکان ہونے سے ہمہ دان محیط کل قادر مطلق نہیں ہوسکتا اور سب روحوں کے اعمال کبھی نہیں جان سکتا + یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ شریف لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دینا۔ پڑھوانا۔ بہشت میں بھیجنا اور بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ کا دینا۔ دوزخ میں بھیجنا اور اعمالنامہ پڑھ کر انصاف کرنا بھلا یہ کام ہمہ دان کا ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ سب کارروائی لڑکپن کی ہے۔ ۱۴۵ +

سورہ معارج

(۱۴۶) چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اُس کی وہ عذاب ہوگا بیچ اُس دن کے کہ تھی مقدار اُس کی پچاس ہزار برس کی۔ جس دن نکلینگے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے گویا کہ وہ طرف بتوں کے مکانوں کے دوڑتے ہیں + (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و نہم۔ سورۃ المعارج۔ آیت ۴۔ ۴۲۔)

(محقق) اگر پچاس ہزار برس کے دن کا اندازہ ہے تو پچاس ہزار برس کی رات کیوں نہیں؟ اگر اتنی بڑی رات نہیں ہے۔ تو اتنا بڑا دن کبھی نہیں ہوسکتا؟ کیا پچاس ہزار برسوں تک خدا۔ فرشتے اور اعمالنامہ والے کھڑے یا بیٹھے یا جاگتے ہی رہینگے؟ اگر ایسا ہے تو بیمار ہوکر مر بھی جاوینگے۔ کیا قبروں سے نکل کر خدا کی کچہری کی طرف دوڑینگے؟ اُن کے پاس سمن قبروں میں کیونکر پہنچینگے؟ اور اُن بیچاروں کو جو کہ نیک کردار یا بدکار ہیں اتنی مدت تک قبروں میں دورہ سپرد قید کیوں رکھا؟ اور آج کل خدا کی کچہری بند

فیصلہ کرتا پھرتا ہے؟ اور محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے۔ کیونکہ جو کئی عورتوں کو رکھے وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور جو ایک عورت کی طرفداری سے بے آبروئی کرے اور دوسری کی عزت کرے تو وہ طرفدار ہو کر گناہ گار کیوں نہیں ہوگا۔؟ اور جو کئی عورتوں سے بھی سیری نہ پاکر کنیزکوں کے ساتھ پھنسے۔ اُس کے نزدیک شرم خوف اور دھرم کیونکر ٹھیک سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے۔ کہ:۔

कामातुराणां न भयं न लज्जा ॥

یعنی جو زانی آدمی ہیں اُن کو گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی + اِن کا خدا بھی محمد صاحب کی بیویوں اور پیغمبر کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں گویا (سرپنچ) ثالث بنا ہے۔ اب صاحبانِ عقل غور کریں کہ یہ قرآن عالم یا خدا کا بنایا ہؤا ہے یا کسی جاہل خودغرض کا۔ اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ صاحب سے اُس کی کوئی بیوی ناراض ہوگئی ہوگی اُس پر خدا نے یہ آیت اوتار کر اُس کو دھمکایا ہوگا۔ کہ اگر تو گڑبڑ کریگی۔ اور محمدؐ صاحب تجھے طلاق دیدینگے۔ تو اُن کو اُن کا خدا تجھ سے اچھی بیویاں دیگا کہ جو خاوند سے ملی ہوں + جس آدمی کو کہ ذرہ سی عقل ہے وہ غور کر سکتا ہے کہ یہ خداوند کے کام ہیں یا اپنی مطلب برآری کے ایسی ایسی باتوں سے ٹھیک ثابت ہوتا ہے کہ خدا کوئی نہیں کہتا تھا۔ صرف موقع محل دیکھکر اپنی مطلب برآری کے واسطے خدا کی طرف سے محمدؐ صاحب کہہ دیتے تھے + جو لوگ خدا ہی کی طرف لگاتے ہیں۔ اُن کو ہم تو کیا۔ سب عقلمند یہی کہینگے۔ کہ خدا کیا ٹھہرا۔ گویا محمد صاحب کے لئے بیویاں لانے والا نائی ٹھہرا۔ !!! + ۱۴۳۔

(۱۴۴) اے نبی جھگڑا کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر اُن کے +
(منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ششم۔ سورۃ التحریم آیت ۸ +)

(محقق) دیکھیئے مسلمانوں کے خدا کی کارسازی دوسرے مذہب والوں سے لڑنے کے لئے پیغمبر اور مسلمانوں کو بھڑکاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ فساد کرنے میں کمربستہ رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر نظر رحم کرے کہ جس سے یہ لوگ فساد کرنا چھوڑ کر سب سے رفاقت سے برتاؤ کریں۔ ۱۴۴ +

سورہ حاقہ

(۱۴۵) پھٹ جاویگا آسمان پس وہ اُس دن سست ہوگا اور فرشتے ہونگے اوپر

سورۃ صف

(۱۴۲) تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اُسکی کے (منزل ہفتم سیپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ الصف آیت ۴۔)

(محقق) واہ ٹھیک ہے ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کرکے بیچارے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑا دشمن بناکر باہم تکلیف دلائی اور مذہب کا جھنڈا بلند کرکے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا کبھی نہیں مان سکتا۔ جو قوم میں فساد بڑھاوے وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے ۔ ۱۴۲۔

سورۃ تحریم

(۱۴۳) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اُس چیز کو کہ حلال کی خدا نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو رضامندی بی بیوں اپنی کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ شتاب ہے پروردگار اُسکا اگر طلاق دے تم کو یہ کہ بدل دیوے اُس کو بی بیاں بہتر تم سے مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں خاوند دیکھی ہوئیاں اور بن دیکھی ہوئیاں ۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ التحریم۔ آیت ۱۔ ۵۔)

(محقق) غور سے سوچنا چاہئے کہ خدا کیا ہوا محمدؐ صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی انتظام کرنے والا ملازم ٹھہرا!! پہلی آیت پر دو کہانیاں ہیں ایک تو یہ کہ محمد صاحب کو شہد کا شربت پسند تھا۔ اور اُس کی کئی بی بیاں تھیں۔ اُن میں سے ایک کے گھر پینے میں دیر لگی تو یہ بات دوسری بیویوں کو ناگوار گذری۔ اُس کے کہنے سننے کے بعد محمدؐ صاحب قسم کھا گئے کہ ہم نہ پیوینگے۔ دوسری یہ کہ اُن کی کئی بیویوں میں سے ایک کی باری تھی اُس کے یہاں رات کو گئے تو وہ وہاں نہ تھی اپنے باپ کے یہاں گئی تھی۔ محمد صاحب نے ایک لونڈی یعنی کنیزک کو بلاکر پاک کیا۔ جب بیوی کو اُس کی خبر ملی تو ناراض ہوگئی تب محمد صاحب نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہ کرونگا۔ اور بیوی کو بھی کہدیا کہ تم نے کسی سے یہ بات مت کہنی بیوی نے منظور کیا۔ کہنے کو تو کہا پھر اُنہوں نے دوسری بیوی سے جاکر کہا۔ اس پر یہ آیت خدا نے اوتاری کہ جس چیز کو ہم نے تیرے اوپر حلال کیا اُس کو حرام تو کیوں کرتا ہے؟ عقلمند لوگ غور کریں کہ بھلا کہیں خدا بھی کسی کے گھر کا

تھا۔ بھلا پہاڑوں کو کیا مثل پرندکے اوڑا دیگا؟ اگر بھنگے ہوجائینگے تو بھی لطیف جسم والے رہیں گے۔ تو پھر اُن کا دوسرا جنم کیوں نہیں؟ واہ جی! اگر خدا مجسم نہ ہوتا تو اُس کے داہنے طرف اور بائیں طرف کیونکر کھڑے ہوسکتے؟ جب وہاں پلنگ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے ہیں تو بڑھئی سنار بھی وہاں رہتے ہونگے اور کھٹمل کاٹتے ہونگے اور اُن کو رات میں سونے بھی نہیں دیتے ہونگے۔ کیا وے تکیہ لگا کر نکمے بہشت میں بیٹھے رہتے ہیں؟ یا کچھ کام کیا کرتے ہیں؟ اگر بیٹھے ہی رہتے ہونگے تو اُن کو غذا ہضم نہ ہونے سے وے بیمار ہوکر جلد ہی مر بھی جاتے ہونگے؟ اور اگر کام کیا کرتے ہونگے۔ تو جیسے محنت مزدوری یہاں کرتے ہیں ویسے ہی وہاں محنت کرکے گذر کرتے ہونگے۔ پھر یہاں سے وہاں بہشت میں زیادہ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اگر وہاں لڑکے ہمیشہ رہتے ہیں۔ تو اُن کے ماں باپ بھی رہتے ہونگے اور ساس سسر بھی ہونگے تب تو بڑا بھاری شہر بستا ہوگا۔ اور بول و براز کی بدبو کے باعث بیماریاں بھی بہت سی ہوتی ہونگی۔ کیونکر جب میوے کھاوینگے گلاسوں میں پانی پیوینگے اور پیالوں سے شراب پیوینگے۔ تو کیا اُن کا سر نہ دکھیگا اور کیا کوئی بیجا نہ بولیگا؟ خوب میوے اور جانوروں اور پرندوں کے گوشت بھی کھاوینگے۔ تب تو طرح طرح کی تکلیفات (ہونگی) اور جب وہاں پرند اور چرند ہونگے۔ تو خونریزی بھی ہوتی ہوگی۔ اور استخواں جہاں تہاں بکھری پڑی ہونگی اور قصابوں کی دوکانیں بھی ہونگی۔ واہ کیا کہنا ان کے بہشت کی تعریف کہ وہ ملک عرب سے بھی بڑھکر نظر آتی ہے!!!

اور اگر شراب کباب پی کھا کر مست ہوتے ہیں تو حور و غلمان بھی وہاں ضرور رہنے چاہئیں۔ نہیں تو ایسے نشہ باز سر میں گرمی چڑھ جانے سے پاگل ہوجاویں گے۔ بہت مرد عورتوں کے بیٹھنے سونے کے لئے ضرور ہی بچھونے بڑے بڑے چاہیں۔ جب خدا باکرہ عورتوں کو بہشت میں پیدا کرتا ہے تب ہی تو کنوارے لڑکوں کو بھی پیدا کرتا ہے۔ بھلا باکرہ عورتوں کا تو بیاہ جو یہاں سے امیدوار ہوکر گئے ہیں۔ اُن کے ساتھ خدا نے لکھا۔ لیکن ہمیشہ رہنے والے لڑکوں کا کبھی بھی باکرہ عورت کے ساتھ بیاہ ہونا نہ لکھا تو کیا وے بھی انہیں امیدواروں کے ساتھ شامل باکرہ عورتوں کے دئے جاوینگے؟ اِس کا قاعدہ کچھ بھی نہ لکھا۔ یہ خدا کی بڑی بھول کیوں ہوگئی۔ اگر ہم عمر والی سہاگن عورتیں خاوندوں کو پاکر بہشت میں رہتی ہیں تو ٹھیک نہیں ہے کیونکر عورتوں سے مرد کی عمر دوگنی اڑھائی گن چاہئے۔ یہ تو مسلمانوں کے بہشت کی کہانی ہے۔ اور دوزخ والے تھوہر کے درختوں کو کھا کر پیٹ بھرینگے تو خاردار درخت بھی دوزخ میں ہونگے اور خار بھی لگتے ہونگے۔ اور گرم پانی کا پینا وغیرہ تکلیف دوزخ میں پاوینگے۔ قسم کا کھانا اکثر دروغگو کا کام ہے۔ راست بازوں کا نہیں۔ اگر خدا ہی قسم کھاتا ہے تو وہ بھی جھوٹ سے بری نہیں ہوسکتا ۔ ۱۴۱ ۔

بن بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ اُس کا اور نہریں ہیں شراب کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں شہد صاف کئے گئے کی اور واسطے اُن کے ہیں بیچ اُس کے ہر طرح کے میوے اور بخشش پروردگار اُن کے سے (منزل ششم۔ سیپارہ بست و ششم۔ سورۃ چہل و ہفتم۔ آیت ۱۶-۱۷-۱۸)

(محقق) اِس لئے یہ قرآن۔ خدا اور مسلمان غدر مچانے سب کو تکلیف دینے اور اپنا مطلب نکالنے والے ظالم ہیں۔ جیسا یہاں لکھا ہے۔ ویسا ہی اگر دوسرا کوئی غیر مذہب والا اسلام پر کرے تو مسلمانوں کو ویسا ہی دکھ جیسا کہ اوروں کو دیتے ہیں ہو یا نہیں اور خدا کی طرفداری دیکھئے کہ جنہوں نے محمد صاحب کو نکالدیا۔ اُن کو خدا نے ہلاک کرڈالا۔ بھلا جس میں پاک پانی۔ دودھ۔ شراب اور شہد کی نہریں ہیں وہ دنیا سے کیا زیادہ ہو سکتا ہے؟ اور دودھ کی نہریں کبھی ہو سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ تھوڑے سے ہی عرصہ میں بگڑ جاتا ہے۔ اِن باتوں کے سبب سے عقلمند لوگ قرآن کے مذہب کو نہیں مانتے ۔ ۱۴۰

سورۃ واقعہ

(۱۴۱) جس وقت ہلا جاویگی زمین ہلائے جانے کر اور اڑائے جا وینگے پہاڑ اڑائے جانے کر۔ پس ہو جاوینگے بھنگے پراگندہ۔ پس صاحب داہنی طرف کے کیا ہیں صاحب داہنی طرف کے۔ اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف کے۔ اوپر پلنگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے کے ہیں۔ تکیہ کئے ہوئے اوپر اُن کے آمنے سامنے اور پھرینگے اوپر اُن کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے۔ ساتھ آبخوروں کے اور آفتابوں کے۔ پیالوں کے شراب صاف سے۔ نہیں سر دکھائے جاوینگے اُس سے اور نہ بیجا بولینگے۔ اور میوے اُس قسم سے پسند کریں۔ اور گوشت جانوروں پرندوں کے اُس قسم سے کہ چاہینگے۔ اور واسطے اُن کے عورتیں ہیں گوری بڑی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائی ہوئی کے۔ اور بچھونے بلند۔ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے عورتوں کو پیدا کرنا۔ پس کیا ہے ہم نے اُن کو باکرہ۔ خاوند والیاں ہم عمر واسطے دہنے طرف والوں کے پس بھرنے والے ہو اُس سے پیٹوں کو۔ پس قسم کھاتا ہوں بیچ ساتھ گرنے تاروں کے۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ہفتم۔ سورۃ واقعہ۔ آیت ۴-۵-۶-۸-۹-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۳۵-۳۶-۳۷-۵۴-۷۵)

(محقق) اب دیکھئے مصنف قرآن کی کارسازی۔ بھلا زمین تو ہلتی ہی رہتی ہے۔ اُس وقت بھی ہلتی رہیگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف قرآن زمین کو ساکن جانتا

سکتا ہے۔ اور فرشتے خدا سے بات کر سکتے ہیں یا پیغمبر۔ اگر ایسی بات ہے تو فرشتے اور پیغمبر خوب
اپنا مطلب نکالتے ہونگے! اگر کوئی کہے کہ خدا ہمہ دان۔ محیط کل ہے۔ تو پردہ ڈالکر بات کرنا یا
ڈاک کی مانند خبر منگا کر جاننا فضول ٹھیرتا ہے اور اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں بلکہ کوئی چالاک
آدمی ہوگا۔ اسواسطے یہ قرآن خدا کا بنایا ہرگز نہیں ہوسکتا + ۱۳۷ +

سورہ زخرف

(۱۳۸) اور جب آیا عیسٰے ساتھ دلیلوں ظاہر کے + (منزل ششم۔ سیپارہ بست
وپنجم۔ سورۃ چہل وسوم۔ آیت ۵۹۔)
(محقق) اگر عیسٰے بھی خدا کا بھیجا ہوا ہے تو اُس کی تعلیم کے برخلاف خدا نے قرآن
کیوں بنایا؟ اور قرآن کے برخلاف انجیل ہے۔ اس لئے یہ کتابیں خدا کی بنائی ہوئی
نہیں ہیں + ۱۳۸ +

سورہ دُخان

(۱۳۹) پکڑو اسکو پس گھسیٹو اُس کو بیچوں بیچ دوزخ کے۔ اسی طرح رہینگے۔ اور بیاہ
دیوینگے ہم اُن کو ساتھ حوروں اچھی آنکھوں والیوں کے + (منزل ششم۔ سیپارہ بست وپنجم
سورہ چہل وچہارم آیت ۴۳ + ۵۰ +)
(محقق) واہ! کیا خدا عادل ہو کر انسانوں کو پکڑواتا اور گھسٹواتا ہے۔ جب مسلمانوں
کا خدا ہی ایسا ہے تو اُس کے عابد مسلمان یتیم کمزوروں کو پکڑیں گھسیٹیں تو اُس میں کیا تعجب
ہے؟ اور وہ دنیوی آدمیوں کی مانند شادی بھی کراتا ہے۔ گویا کہ مسلمانوں کا پروہت یعنی
قاضی نکاح کرانے والا ہے + ۱۳۹ +

سورہ محمدؐ

(۱۴۰) پس جب ملاقات کرو تم اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے پس مارو گردنیں اُن کی یہاں
تک کہ جب چور کر دو اُن کو پس محکم کرو قید کرنا۔ اور بہت بستیاں تھیں کہ وہ سخت تھیں قوت میں
بستی تیری سے جس نے نکالدیا تجھ کو ہلاک کیا ہم نے اُن کو پس نہ ہوا کوئی مدد دینے والا واسطے
اُن کے صفت اُس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگار بیچ اُس کے نہریں ہیں پانی سے

نہیں ہو سکتا تو مرنا بُرا کیوں سمجھتا ہے؟ اور قیامت کی رات تک مُردہ روحیں کس مسلمان کے گھر میں رہینگی اور اُن کو خدا نے دورہ سپرد بلا قصور کیوں کر رکھا ہے؟ فوراً انصاف کیوں نہیں کیا؟ ایسی ایسی باتوں سے خدا کی خدائی میں بٹہ لگتا ہے۔ ۱۳۶ +

سورہ شوریٰ

(۱۳۷) واسطے اُس کے ہیں کُنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جسکے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جسکو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے جسکو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہے اُن کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ۔ اور نہیں ہے طاقت کسی آدمی کو کہ بات کرے اُس سے اللہ مگر جی میں ڈالنے کر یا پیچھے پردے کے سے یا فرشتہ بھیجے پیغام لانے والا + (منزل ششم۔ سیپارہ بست و پنجم۔ سورہ چہل و دوم آیت ۱۱۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹ +)

(محقق) خدا کے پاس کُنجیوں کا خزانہ بھرا ہوا ہوگا؟ کیونکہ سب جگہوں کے قفل کھولنے پڑتے ہونگے! یہ لڑکپن کی بات ہے۔ کہ جس کو چاہتا ہے اُس کا بغیر نیک و بد اعمال کے رزق کشادہ یا تنگ کر دیتا ہے + اگر ایسا ہے تو وہ غیر منصف ہے اور دیکھئے مصنف قرآن کی چالاکی کہ جس سے عورتیں بھی فریفتہ ہو کر پھنسیں۔ اگر جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے تو دوسرے خدا کو بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا تو مطلق قدرت کیا یہاں پر اٹک گئی؟ بھلا آدمیوں کو تو جس کو چاہے خدا بیٹے بیٹیاں دیتا ہے۔ لیکن مرغ۔ مچھلی۔ سور وغیرہ جن کے بہت بیٹے بیٹیاں ہوتے ہیں: اُن کو کون دیتا ہے؟ اور مرد عورت کے ہمبستر ہوئے بغیر کیوں نہیں دیتا؟ کسی کو اپنی مرضی سے بانجھ رکھ کر دُکھ کیوں دیتا ہے؟ واہ کیا خدا جلال والا ہے کہ اُس کے سامنے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا! لیکن اُس سے پہلے کہا ہے کہ پردہ ڈالکر بات کر

نوٹ۔ ۱ے اس آیت کے متعلق تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ محمد صاحب دو پردوں کے درمیان تھے اور خدا کی آواز سنی۔ ایک پردہ زری کا تھا۔ دوسرا سفید موتیوں کا اور دونوں پردوں کے درمیان اِس قدر فاصلہ تھا کہ جو ستر برس میں طے ہو سکے۔ عقلمند اس بات پر غور کریں کہ یہ خدا ہے یا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والی عورت؟ اِن لوگوں نے تو خدا ہی کی مٹی پلید کر دی۔ کہاں وید اور اُپنشد وغیرہ کی سچی کتابوں میں بیان کیا ہوا پاک خدا اور کہاں قرآن کا خدا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والا۔ سچ تو یہ ہے کہ عرب کے لوگ جاہل تھے۔ عمدہ باتیں کس کے گھر سے لاتے؟

سورہ مومن

(۱۳۵) اُتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے ہے۔ بخشنے والا گناہ کا اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے۔ (منزل ششم سیپارہ بست و چہارم سورہ چہلم آیت ۱-۲)

(محقق) یہ بات اس واسطے ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب کو قبول کر لیں کہ جس میں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ باقی سب جھوٹ بھرا ہے اور وہ سچائی بھی جھوٹ کے ساتھ ملکر خراب ہو رہی ہے۔ اس لیئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں۔ کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادھرم ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں۔ ۱۳۵

سورہ حٰم سجدہ

(۱۳۶) پس مقرر کیا اُن کو سات آسمان بیچ دو دن کے اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اُس کا۔ یہاں تک کہ جب جاوینگے اُس کے پاس گواہی دینگے اُس پر کان اُن کے اور آنکھیں اُن کی اور چمڑے اُن کے بسبب اسکے کہ تھے کرتے۔ اور کہینگے واسطے چمڑوں اپنے کے کیوں گواہی دی تم نے اُو پر ہمارے کہینگے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے جس نے بلایا ہر چیز کو۔ البتہ زندہ کرنیوالا ہے مُردوں کو (منزل ششم۔ سیپارہ بست و چہارم۔ سورۃ چہل و یکم۔ آیت ۱۱-۱۹-۲۰-۳۸-)

(محقق) واہ جی واہ مسلمانو! تمہارا خدا جس کو تم قادر مطلق مانتے ہو۔ وہ سات آسمانوں کو دو دن میں بنا سکا اور جو قادر مطلق ہے۔ وہ تو لحہ بھر میں سب کو بنا سکتا ہے۔ بھلا کان۔ آنکھ اور چمڑے کو خدا نے بے جان بنایا ہے وے گواہی کیونکر دے سکینگے؟ اگر گواہی دلاویگا۔ تو اُس نے پہلے بے جان کیوں بنائے؟ (اگر کوئی کہے کہ وہ اُس وقت طاقت عطا کریگا) تو کیا خدا اپنا قانون آپ توڑے گا؟ ایک اس سے بڑھکر بھی جھوٹی بات یہ ہے کہ جب روحوں پر گواہی دی۔ تو وے روحیں اپنے اپنے چمڑے سے پوچھنے لگیں کہ تو نے ہمارے اوپر گواہی کیوں دی جیسے کوئی کہے کہ عقیمہ کے بیٹے کا منہ میں نے دیکھا۔ اگر بیٹا ہے تو عقیمہ کیونکر ہوئی اگر عقیمہ ہے تو اُس کے ہاں بیٹا ہونا ہی غیر ممکن ہے۔ اس قسم کی یہ بھی جھوٹ بات ہے۔ اگر وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو پہلے مارا ہی کیوں؟ یا آپ بھی مُردہ ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ اگر

غصہ کیوں کیا؟ کیا آسمان ہی میں خدا کا گھر ہے؟ زمین پر نہیں؟ اگر نہیں تو کعبہ کو پہلے خدا کا گھر کیوں لکھا؟ بھلا خدا اپنی مملکت سے شیطان کو کیسے نکال سکتا ہے؟ کیا ہر ایک جگہ خدا کی نہیں اس سے واضح ہوا کہ قرآن کا خدا بہشت کا ہی مالک ہے۔ خدا نے شیطان کو لعنت کی اور قید کر لیا۔ اور شیطان نے کہا اے پروردگار! مجھ کو قیامت تک چھوڑ دے۔ خدا نے خوشامد سے قیامت کے دن تک چھوڑ دیا۔ جب شیطان چھوٹا تو خدا سے کہتا ہے کہ اب میں خوب بہکاؤنگا۔ اور غدر مچاؤنگا۔ تب خدا نے کہا کہ جن کو تو بہکا ویگا۔ میں اُن کو دوزخ میں ڈالدونگا اور تجھ کو بھی مشرفا غور کریں کہ شیطان کو بہکانے والا خدا ہے یا وہ آپ سے آپ گمراہ ہوا اگر خدا نے بہکایا تو وہ شیطان کا شیطان ٹھہرا اگر شیطان خود گمراہ ہوا تو دوسرے انسان بھی خود گمراہ ہو سکتے ہیں۔ شیطان کی ضرورت نہیں اور اس باغی شیطان کو کھلا چھوڑ دینے سے خدا بھی ادھرم کرنیوالا اور شیطان کا ساتھی ثابت ہوتا ہے + اگر خدا خود چوری کرنے کی تحریک کرے اور پھر خود ہی سزا دے تو ایسی صورت میں اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے۔ ۱۳۳ +

سورہ زمر

(۱۳۴) اللہ بخشتا ہے گناہ تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ اور زمین ساری مٹھی میں ہے اُس کے دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں بیچ داہنے ہاتھ اُس کے کے اور چمک جاویگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے اعمالنامے اور لایا جاویگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جاویگا۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و چہارم سورۃ سی و نہم۔ آیت ۵۳۔ ۶۷۔ ۶۹۔)

(محقق) اگر سب گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے۔ اور ظالم ہے کیونکہ ایک بدمعاش پر رحم اور بخشش کی جائے تو وہ زیادہ شرارت کریگا اور اور بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا۔ اگر ذرا بھی گناہ بخشا جاوے تو گناہ ہی گناہ جہان میں پھیل جاوے۔ کیا خدا آگ کی مانند نور والا ہے؟ اعمالنامے کہاں جمع رہتے ہیں؟ اور کون لکھتا ہے؟ اگر پیغمبروں اور گواہوں کے بھروسے سے خدا انصاف کرتا ہے۔ تو وہ نہ ہمہ دان اور نہ قدرت والا ہے؟ اگر وہ ظلم نہیں کرتا۔ انصاف ہی کرتا ہے تو اعمال کے مطابق کرتا ہوگا وے اعمال اگلے پچھلے اور موجودہ جنموں کے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو پھر بخشنا۔ دلوں پر مُہریں لگانا۔ ہدایت نہ کرنا۔ شیطان کے ذریعہ بہکانا۔ دورہ سپرد رکھنا۔ یہ سب باتیں اُس کے انصاف سے بعید ہیں + ۱۳۴ +

سورہ ص

(۱۴۳) بہشتیں ہیں ہمیشہ رہنے کی کھولے ہونگے واسطے اُن کے دروازے اُنکے تکیہ کئے ہوئے ہونگے بیچ اُن کے منگوا دیں گے بیچ اُن کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں۔ اور نزدیک اُن کے ہونگی نیچی رکھنے والیاں نظر کو اور طرف سے ہم عمر۔ پس سجدہ کیا فرشتوں نے سبنے۔ مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا کافروں سے۔ کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اُس چیز کے کہ بنایا میں نے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے تکبر کیا تونے یا تھا تو بلند رتبے والوں سے۔ کہا کہ میں بہتر ہوں اُس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اُس کو مٹی سے۔ کہا پس نکل ان آسمانوں سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے۔ اور تحقیق اُوپر تیرے لعنت ہے میری دن جزا تک۔ کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو اُس دن تک کہ اُٹھائے جاوینگے مُردے۔ کہا کہ پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں میں سے ہے۔ دن اُس وقت معلوم تک۔ کہا کہ پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ میں گمراہ کرونگا اُن کو اکٹھے۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست وسوم سورۃ ص نمبر ۳۸ آیت ۴۹ -- ۵۰ - ۵۱ -- ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ -- ۷۸ --)

(محقق) اگر وہاں جیسا کہ قرآن میں باغ باغیچہ نہریں مکان وغیرہ لکھے ہیں۔ ویسے ہی ہیں تو وے نہ ہمیشہ سے تھے اور نہ ہمیشہ رہ سکتے ہیں کیونکہ جو (اِتصال) سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ مرکب ہونے کے پہلے نہ تھیں۔ اِنفصال کے بعد ضرور نہ رہینگی۔ جب وہ بہشت ہی نہ رہیگی تو اُس میں رہنے والے ہمیشہ کیونکر رہ سکتے ہیں؟ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ گدے۔ تکیے۔ میوے اور پینے کی اشیاء وہاں ملینگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت مسلمانوں کا مذہب چلا۔ اُس وقت عرب کا ملک زیادہ دولتمند نہ تھا۔ اسی واسطے محمد صاحب نے تکیہ وغیرہ کی کہانی سُنا کر غریبوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لیا + اور جہاں عورتیں ہیں۔ وہاں ہمیشہ آرام کہاں؟ وے عورتیں وہاں کہاں سے آئیں ہیں؟ کیا بہشت کی رہنے والی ہیں؟ اگر آئی ہیں تو جائینگی + اور اگر وہیں کی رہنے والی ہیں تو قیامت کے پہلے کیا کرتی ہونگی؟ کیا نکمی اپنی عمر کو گذار رہی ہیں؟ اب دیکھئے خدا کا جلال۔ کہ جس کا حکم اور سب فرشتوں نے تو مانا اور آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے نہ۔ اُس کا سبب پُوچھا اور کہا کہ میں نے اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تُو تکبر مت کر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کا خدا دو ہاتھ والا آدمی تھا۔ پس وہ محیط کُل اور سب کا عادل، خدا ہرگز نہیں ہو سکتا اور شیطان نے سچ کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں اُس پر خدا نے

(۱۳۱) اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے۔ اور گواہی دینگے پاؤں اُن کے بسبب اِس کے کہ تھے کھاتے سوائے اسکے نہیں کہ حکم اُس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا واسطے اُس کے کہ ہو پس ہو جاتی ہے۔ (منزل پنجم سیپارہ بست و سوم سورۃ سی و ششم آیت ۵۰-۶۳-۸۰-)

(محقق) سُنئے اُوٹ پٹانگ باتیں کیا پاؤں کبھی گواہی دے سکتے ہیں؟ خدا کے سوائے اُس وقت کون تھا جس کو حکم دیا؟ اور کس نے سُنا؟ اور کون بن گیا؟ اگر کوئی چیز نہ تھی۔ تو یہ بات جھوٹی ہے۔ اور اگر تھی تو وہ بات کہ سوائے خدا کے کچھ نہ تھا اور خدا نے سب کچھ بنا دیا جھوٹی ہوگی + ۱۳۱ +

سورہ صافات

(۱۳۲) پھرایا جاویگا اُس پر اُن کے پیالہ شراب لطیف کا۔ سفید مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے۔ نزدیک اُن کے بیٹھی ہونگی نیچے نظر رکھنے والیاں۔ خوبصورت آنکھوں والیاں گویا کہ وے انڈے ہیں چھپائے ہوئے۔ کیا پس ہم نہیں مرینگے۔ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبروں سے تھا۔ جس وقت ہم نے نجات دی اُس کو لوگوں اُس کے کو اور سب کو مگر ایک بڑھیا پیچھے رہنے والوں سے تھی۔ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و سوم۔ سورۃ سی و ہفتم۔ آیت ۴۴-۴۵-۴۸-۵۷-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-)

(محقق) کیوں جی یہاں تو مسلمان لوگ شراب کو بُرا بتلاتے ہیں لیکن ان کے بہشت میں تو شراب کی ندیاں بہتی ہیں؟ اتنا اچھا ہے کہ یہاں تو کسی طرح سے شراب نوشی چھڑوائی لیکن یہاں کے بدلے وہاں اُن کے بہشت میں بڑی خرابی ہے! عورتوں کے مارے وہاں کسی کا دل قائم نہیں رہتا ہوگا! اور بڑی بڑی بیماریاں بھی ہوتی ہونگی۔ اگر (وہاں کے آدمی) جسم والے ہونگے تو ضرور مرینگے اور اگر جسم والے نہ ہونگے تو عیش عشرت ہی نہ کرسکینگے۔ پھر اُن کو بہشت میں لے جانا بے فائدہ ہے۔ اگر لوط کو پیغمبر مانتے ہو تو جو بائبل میں لکھا ہے کہ اُس سے اُس کی لڑکیوں نے مباشرت کرکے دو لڑکے پیدا کئے۔ اِس بات کو بھی مانتے ہو یا نہیں؟ اگر مانتے ہو تو ایسے کو پیغمبر ماننا فضول ہے۔ اور اگر ایسے اور ایسے کے ساتھیوں کو خدا نجات دیتا ہے تو وہ خدا بھی ویسا ہی ہے۔ کیونکہ بڑھیا کی کہانی کہنے والا اور تعصب سے دوسروں کو ہلاک کرنے والا خدا کبھی نہیں ہوسکتا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کے گھر رہ سکتا ہے اور جگہ نہیں + ۱۳۲ +

سورہ فاطر

(۱۲۹) اور اللہ وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو پس اٹھاتی ہیں بادلوں کو پس ہانک لاتے ہیں ہم اس کو طرف شہر مردے کے پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اس کے زمین کو پیچھے موت اس کی کے اسی طرح قبروں میں سے نکالنا ہے۔ جس نے اتارا ہم کو بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے ماندگی۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و پنجم آیت ۹۔۳۵۔)

(تحقیق) واہ کیا (انوکھی) فلاسفی خدا کی ہے۔ خدا ہوا کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اٹھاتی ہے اور خدا اس سے مُردوں کو زندہ کرتا ہے یہ باتیں خدا کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ خدا کا کام بے کم و کاست یکساں رہتا ہے۔ جو گھر ہوگا وہ بناوٹ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور جو بناوٹ کا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ جو جسم رکھتا ہے وہ بلا محنت کیسے دکھی رہتا ہے اور جسم والا بیمار ہوئے بغیر ہرگز نہیں بچتا۔ جب ایک عورت سے مباشرت کرنا بیماری کا باعث ہے۔ تو جو کئی عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اس کی کیا ہی بری حالت ہوتی ہوگی؟ اس لئے مسلمانوں کا بہشت میں سدا ہمیشہ آرام دہ نہیں ہو سکتا + ۱۲۹ +

سورہ یٰس

(۱۳۰) قسم ہے قرآن محکم کی۔ تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے۔ اوپر راہ سیدھے کے۔ اتارا ہے خدا غالب مہربان نے (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم سورۃ سی و ششم آیت ۱۔۲۔۳۔۴ +

(محقق) اب دیکھئے اگر یہ قرآن خدا کا بنایا ہوتا۔ تو وہ اس کی قسم کیوں کھاتا؟ اگر نبی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا تو (لے پالک) بیٹے کی جورو پر فریفتہ کیوں ہوتا؟ یہ کہنے ہی کی بات ہے۔ کہ قرآن کے ماننے والے راہ راست پر ہیں کیونکہ سیدھی راہ وہی ہوتی ہے۔ کہ جس میں سچ ماننا۔ سچ بولنا سچ کرنا۔ تعصب چھوڑ کر انصاف دھرم کی پیروی کرنا وغیرہ ہوں۔ اور ان سے خلاف عمل کو ترک کیا جائے۔ سو نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں اور نہ ان کے خدا میں ایسی نیک عادات ہیں + اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے؟ اس لئے جس طرح میوہ فروش اپنے بیروں کو کھٹا نہیں بتلاتے۔ ویسی ہی یہ بات سمجھنی چاہئے ۱۳۰ +

کبھی نبی سے خوش ہو کر بیاہ کرنا چاہے تو بھی حلال ہوگی؟ اور یہ تو بڑے گناہ کی بات ہے۔ کہ نبی
جس عورت کو چاہے چھوڑ دے۔ اور محمد صاحب کی عورتیں پیغمبر صاحب کے قصوروار ہونے پر بھی
اُس کو کبھی نہ چھوڑ سکیں۔ اگر پیغمبر کے گھر میں دوسرا کوئی بُری ناکاری کی نیت سے داخل نہ ہو
تو ویسے ہی پیغمبر صاحب کو بھی کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہیئے۔ کیا نبی جس کسی کے گھر میں
چاہے بے خوف داخل ہو سکے اور پھر معزز بھی بنا رہے؟ بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا کہ جو
اِس قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمد صاحب کو پیغمبر اور قرآن کے بتلائے ہوئے خدا کو سچا خدا مان سکے؟
بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسے غیر مدلل خلاف دھرم مذہب کو اہل عرب نے قبول کر لیا ۔۱۲۷

(۱۲۸) اور نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسول خدا کے کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو
بی بیوں اُس کی کو پیچھے اُس کے کبھی تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ۔ تحقیق جو لوگ ایذا
دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اُس کے کو لعنت کی ہے اُن کو اللہ نے۔ اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں
مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اُس کے کہ بُرا کیا ہو اُنہوں نے پس تحقیق اُٹھایا اُنہوں نے
بُہتان اور گناہ ظاہر۔ لعنت مارے جہاں پائے جاویں۔ پکڑے جائیں اور قتل کئے جائیں۔
خوب قتل کرنا۔ اے رب ہمارے دے اُن کو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اُن کو لعنت بڑی۔
(منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم سورۃ الاحزاب نمبر ۳۳ آیت ۵۳ کا جزو۔ ۵۷۔ ۵۸۔
۶۲ - ۶۸)

(محقق) واہ۔ کیا خدا اپنی خدائی کو دھرم کے ساتھ دکھلا رہا ہے؟ رسول کو ایذا رسانی
سے منع کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن دوسرے کو ایذا دینے سے رسول کو بھی روکنا مناسب تھا۔
تو کیوں نہیں روکا؟ کیا کسی کو ایذا دینے سے اللہ بھی دُکھی ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ خدا
ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ اور رسول کا ایذا دینے کی ممانعت کرنے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اللہ
اور رسول جس کو چاہیں ایذا دیویں؟ اور لوگ بھی سوائے اِن کے جن کو چاہیں ایذا دیں۔ جیسا
مسلمان مرد و زن کو ایذا دینا بُرا ہے ویسا ہی غیر مذہب والوں کو بھی ایذا دینا بہت بُرا ہے۔ جو ایسے
نہ مانے تو اُن کو متعصب سمجھو۔ واہ اے غدر مچانے والے خدا اور نبی تم سے تو بے رحم دنیا
میں بہت تھوڑے ہوں گے۔ جو یہ لکھا ہے کہ غیر لوگ جہاں ملیں اُن کو پکڑو اور مار دو ویسا ہی
اگر مسلمانوں سے غیر مذہب والے برتاؤ کریں تو اُن کو یہ بات بُری لگے گی یا نہیں؟ واہ کیسے کوئی
پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دوگنا دُکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں۔ اِن سے اُن کی طرفداری
خود غرضی اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے۔ اِسی وجہ سے اب تک بھی مسلمان لوگوں میں سے
بہت سے بے وقوف لوگ ایسا ہی عمل کرنے سے نہیں ڈرتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تعلیم کے بغیر
اِنسان حیوان کے برابر رہتا ہے ۔۱۲۸

آیت ۱۲ -- ۳۰)

(محقق) یہ محمد صاحب نے اسواسطے لکھایا لکھوایا ہوگا کہ جنگ میں کوئی نہ بھاگے اپنی فتح ہو اور مرنے سے بھی نہ ڈریں عیش و عشرت کے سامان بڑھیں مذہب کی اشاعت ہو اور اگر بی بی بے حیائی سے نہ آوے تو کیا پیغمبر صاحب بی حیا ہو کر آویں؟ بی بیوں پر عذاب ہو اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو یہ کس گھر کا انصاف ہے۔ ۱۲۶ +

(۱۲۷) اور لگی رہو بیچ گھروں اپنے کے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی سوائے اُس کے نہیں۔ پس جب ادا کر لی زید نے اُس سے حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اُس کو تاکہ نہ ہووے اُوپر ایمان والوں کے تنگی بیچ بی بیوں لے پالکوں اُن کے کے جب ادا کر لیں اُن سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا نہیں ہے اُس پر نبی کے کچھ تنگی بیچ اُس چیز کے۔ نہیں ہے محمد صاحب باپ کسی مردہ کا اور حلال کی عورت ایمان والی جو بخشد یوے بغیر مہر کے جان اپنی واسطے نبی کے۔ ڈھیل دیوے تو جس کو چاہے اُن میں سے اور جگہ دیوے طرف اپنی جس کو چاہیے ...... پس نہیں گناہ اُوپر تیرے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے + (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و سوم آیت ۳۲۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۴۰۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۳۔)

(محقق) یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ عورت گھر میں مثل قیدی کے رہے اور آدمی کھلے رہیں کیا عورتوں کا دل صاف ہوا صاف جگہ میں سیر کرنا اور دُنیا کی بیشمار اشیاء دیکھنا نہیں چاہتا ہوگا؟ اسی وجہ سے مسلمانوں کے لڑکے خاص کر آوارہ گرد اور اشیاء کے شوقین ہوتے ہیں۔ کیا اللہ اور رسول کے احکام ایک دوسرے کے موافق ہیں یا مخالف؟ اگر موافق ہیں تو یہ کہنا کہ "دونوں کا حکم مانو" فضول ہے۔ اگر مخالف ہیں تو ایک کا حکم صحیح اور دوسرے کا غلط ہوگا۔ اِن دونوں سے ایک خدا اور دوسرا شیطان ہو جائیگا۔ اور ایک کا شریک دوسرا بن جائیگا + واہ قرآن کے خدا اور پیغمبر آپنے لیے قرآن کو جس کے رو سے دوسرے کو نقصان پہنچا کر اپنی مطلب براری کیجاوے بنایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے۔ اگر نہ ہوتے تو (لے پالک) بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بناتے اور طرفہ یہ کہ ایسی باتوں کے کرنے والے کا خدا بھی طرفدار بن گیا اور بے انصافی کو بھی انصاف قرار دیا۔ انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ کیسا سخت غضب ہے کہ نبی کو شہوت رانی میں کچھ بھی روکاوٹ نہیں ہوتی۔ اگر نبی کسی کا باپ نہ تھا تو زید (لے پالک) بیٹا کس کا تھا؟ جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈالنے سے پیغمبر صاحب نہ رُک سکے تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے؟ ایسی چالاکی سے بھی بُری بات کرنے والے کی بدنامی ہونے سے رُک نہیں سکتی۔ کیا اگر غیر عورت

سورۃ سجدہ

(۱۲۵) تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا ہے طرف اُس کے بیچ ایک دن کے کہ تھی مقدار اُس کی ہزار برس اُن برسوں سے کہ گنتے ہو تم۔ یہ ہے جاننے والا غایب کا اور حاضر کا غالب مہربان۔ پھر تندرست کیا اُس کو اور پھونکا بیچ اُس کے روح اپنی سے کہہ قبض کریگا تم کو فرشتہ موت کا وہ جو مقرر کیا گیا ہے ساتھ تمہارے۔ اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک روح کو ہدایت اُس کی لیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے کہ البتہ بھر دونگا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے + (منزل پنجم۔ سیپارہ بست ویکم سورۃ سی و دوم آیت ۴-۵-۸-۱۰-۱۲-)

(محقق) اب تو ٹھیک ثابت ہوگیا کہ مسلمانوں کا خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے کیونکہ اگر محیط کل ہوتا تو ایک جگہ سے انتظام کرنا اور اترنا چڑھنا یہ باتیں نہ ہوتیں۔ اگر خدا فرشتے کو بھیجتا ہے تو خود بھی محدود المکان ہُوا کیا آپ آسمان پر ٹنگا بیٹھا ہے۔ اور فرشتوں کو دوڑاتا رہتا ہے۔ اگر فرشتے رشوت لیکر کوئی معاملہ بگاڑدیں یا کسی مُردہ کو چھوڑ جائیں تو خدا کو کیا معلوم ہوسکتا ہے؟ معلوم تو اُس کو ہو کہ جو ہمہ دان اور محیط کل ہو سووہ تو ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو فرشتے کے بھیجنے اور کئی لوگوں کے مختلف طور پر آزمائیش لینے کا کیا کام تھا؟ پھر ایک ہزار برس کا عرصہ لگنا اور آنے جانے کا انتظام کرنا یہ باتیں بتلاتی ہیں کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے۔ اگر موت کا فرشتہ ہے تو اُس فرشتے کا مارنے والا کون سا ملاک ہے؟ اگر وہ ہمیشہ سے ہے تو حیات ابدی میں خدا کے برابر شریک ہوگیا۔ ایک فرشتہ ایک ہی وقت میں دوزخ بھرنے کے لئے روحوں کو ہدایت نہیں کرسکتا اور اگر اُن کو بلا گناہ کئے اپنی مرضی سے دوزخ بھر کے اُن کو تکلیف دیکر تماشہ دیکھتا ہے۔ تو خدا گنہگار ظالم اور بے رحم ہوگا۔ ایسی باتیں جس کتاب میں ہوں نہ وہ عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوئی ہوسکتی ہے اور جو رحم اور انصاف نہیں رکھتا۔ وہ ہرگز خدا ہو نہیں سکتا + ۱۲۵-

سورہ احزاب

(۱۲۶) کہہ کہ ہرگز نہ فایدہ دیگا تم کو بھاگنا اگر بھاگو گے تم موت سے یا قتل سے۔ اے بی بیوں نبی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بے حیائی ظاہر کے دوچند کیا جاویگا واسطے اُنکے عذاب اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان + (منزل پنجم۔ سیپارہ بست ویکم۔ سورۃ سی وسوم)

ہے۔ اگر باغ میں رکھنا اور سنگار کرنا ہی مسلمانوں کی بہشت ہے تو اس دنیا کی مانند ہی ہے۔ اور کیا وہاں باغبان اور زرگر بھی ہونگے یا خدا ہی باغبان اور زرگر وغیرہ کا کام کرتا ہے؟ اگر کسی کو کم زیور ملتا ہوگا تو چوری بھی ہوتی ہوگی اور وہ بہشت میں سے نکال کر چوری کرنے والوں کو دوزخ میں بھی ڈالتا ہوگا۔ اگر ایسا ہوگا۔ تو یہ بات کہ ہمیشہ بہشت میں رہینگے جھوٹ ہو جائیگی۔ اگر کسانوں کی کھیتی پر بھی خدا کی نظر ہے۔ تو علم زراعت کھیتی کرنے کے تجربہ بغیر کیسے آگیا؟ اگر فرض کیا جائے کہ خدا نے اپنے علم سے سب باتیں جان لی ہیں تو ایسا ڈر دکھلانے سے وہ اپنا غرور ظاہر کرتا ہے۔ اگر اللہ نے روحوں کے دلوں پر مُہر لگا کر گناہ کرایا ہے تو اُس گناہ کا جوابدہ وہی ہوگا۔ روح نہیں ہو سکتی جس طرح کہ فتح و شکست کا ذمہ وار سپہ سالار ہوتا ہے ویسے ہی سب گناہ خدا کو حاصل ہونگے + ۱۲۳۔

سورہ لقمان

(۱۲۴) یہ آئتیں ہیں کتاب حکمت والے کی۔ پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم اُن کو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہلجاوے۔ کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے۔ کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ کشتیاں چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھ نعمتوں اللہ کے تا کہ دکھلاوے تم کو نشانیوں اپنی سے۔

(منزل پنجم۔ سیپارہ بست و یکم۔ سورۃ سی و یکم (آیت ۱۔ ۹۔ ۲۸۔ ۳۰۔)

(محقق) واہ صاحب واہ! حکمت والی کتاب خوب ہے کہ جس میں بالکل علم سے خلاف آکاش کی پیدائش اور اُس میں ستون لگانے اور زمین کو قائم رکھنے کے واسطے پہاڑ رکھنے (کا ذکر ہے) تھوڑے علم والا بھی ایسی تحریر ہرگز نہیں کر سکتا اور نہ ایسی باتیں مان سکتا ہے + اور حکمت کی بات دیکھئے کہ جہاں دن ہے وہاں رات نہیں جہاں رات ہے وہاں دن نہیں اور اس کو ایک دوسرے میں داخل کرانا لکھا ہے یہ تو سخت جہالت کی بات ہے اس لئے یہ قرآن علم کی کتاب نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ خلاف از علم بات نہیں ہے؟ کشتی کو آدمی کلوں اور اوزاروں سے چلاتے ہیں۔ یا خدا کی مہربانی سے۔ اگر لوہے یا پتھر کی کشتی بنا کر سمندر میں چلائی جاوے تو خدا کا نشان ڈوب تو نہ جائیگا + یہ کتاب نہ کسی عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے + ۱۲۴ +

تو نہ قرآن سچا اور نہ ظالم ہونے کے باعث یہ خدا سچا خدا ہو سکتا ہے ۔ ۱۲۱

سورۃ العنکبوت

(۱۲۲) اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھ سے دونوں یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اس کے علم پس مت کہا مان ان دونوں کا طرف میری ہے۔ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اس کی کے پس رہا بیچ اس کے ہزار برس مگر پچاس برس کم ۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بستم۔ سورۃ العنکبوت (ابت دہم) آیت ۷-۱۳)

(محقق) ماں باپ کی خدمت کرنا تو اچھا ہی ہے۔ اگر خدا کے ساتھ شریک کرنے کے لئے وہ کہیں تو ان کا کہا نہ ماننا یہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ماں باپ دروغ گوئی وغیرہ کرنے کا حکم دیویں تو کیا ان لینا چاہئے؟ اس لئے یہ بات نصف اچھی اور نصف بری ہے۔ کیا نوح وغیرہ پیغمبروں کو خدا ہی دنیا میں بھیجتا ہے تو اور دوسروں کو کون بھیجتا ہے؟ اگر سب کو وہی بھیجتا ہے تو سب ہی پیغمبر کیوں نہیں؟ اور اگر پہلے آدمیوں کی عمر ہزار برس کی ہوتی تھی تو اب کیوں نہیں ہوتی؟ اس لئے یہ بات صحیح نہیں۔ ۱۲۲

سورۃ روم

(۱۲۳) اللہ پہلی بار کرتا ہے پیدائش پھر دوبارہ کرے گا اس کو پھر طرف اس کی پھیرے جاؤ گے۔ اور جس دن برپا ہوگی قیامت نا امید ہوں گے گنہگار۔ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے۔ پس وہ بیچ باغ کے بناؤ کروائے جاویں گے۔ اور اگر بھیجیں ہم ایک باد پس دیکھیں اس کو کھیتی زرد ہوئی۔ اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلوں ان لوگوں کے کہ نہیں جانتے۔
(منزل پنجم۔ سیپارہ بست ویکم۔ سورہ سی ام۔ آیت ۱۰-۱۱-۱۴-۵۰-۵۸)

(محقق) اگر اللہ دو بار پیدائش کرتا ہے اور تیسری بار نہیں کرتا تو پیدائش کے پہلے اور دوسری پیدائش کے بعد بیکار بیٹھا رہتا ہوگا؟ اور ایک یا دو بار پیدائش کرنے کے بعد اس کی قدرت یعنی طاقت نکمی اور زائل ہو جاتی ہوگی۔ اگر بدعمل گنہگار لوگ نا امید ہوں گے تو اچھی بات ہے۔ مگر اس کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے سوا سب گنہگار سمجھ کر نا امید کئے جاویں گے؟ کیونکہ قرآن میں کئی مقاموں پر گنہگاروں سے مراد غیر مذہب والوں سے لی گئی

کر دیکھا اُس کو ہلتا جاتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے . . . . . اے موسےٰ مت ڈر تحقیق نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر۔ اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا۔ یہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر (منزل پنجم۔ سیپارہ نوز دہم سورہ بست و ہفتم یعنی النمل۔ آیت ۹۔۱۰۔۲۷۔۳۲۔)

(محقق) اور دیکھئے اپنے ہی منہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ شعبدہ بازی کی جھلک دکھلا کر جنگلی آدمیوں کو قابو کر کے آپ جنگلیوں کا خدا بن بیٹھا ہے۔ ایسی بات خدا کی کتاب میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ عرش معلےٰ یعنی ساتویں آسمان کا مالک ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا نہیں ہو سکتا۔ اگر سرکشی کرنا بُرا ہے۔ تو خدا اور محمد صاحب نے اپنی مدح سے کتاب کیوں بھر دی؟ محمد صاحب نے بہت سے انسانوں کا خون کیا۔ کیا اس سے سرکشی ہوئی یا نہیں؟ یہ قرآن باہم نقیض باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۱۹+

(۱۲۰) اور دیکھے گا تو پہاڑوں کو گمان کرتا ہے تو اُن کو جمے ہوئے اور وہ چلے جاتے ہیں مانند گذرنے بادلوں کے کاریگری اللہ کی جس نے محکم کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے۔ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو+ (منزل پنجم سیپارہ بستم سورۃ بست و ہفتم آیت ۸۸۔)

(محقق) بادلوں کی مانند پہاڑوں کا چلنا مصنف قرآن کے ملک میں ہوتا ہو گا اور جگہ نہیں۔ اور خدا کی خبرداری تو باغی شیطان کو نہ پکڑنے اور سزا نہ دینے سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ جس نے ایک باغی کو اب تک نہ پکڑا اور نہ سزا دی اِس سے زیادہ بے خبری کیا ہو گی + ۱۲۰+

سورۃ قصص

(۱۲۱) . . . . . پس مُکا مارا اُس کو موسےٰ نے پس تمام کی زندگی اُس کی۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو پس بخش مجھ کو پس بخشدیا اُس کو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے+ (منزل پنجم۔ سیپارہ بستم سورۃ بست و ہشتم (القصص) ایت ۱۴۔۱۵۔۱۶۔)

(محقق) مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبر اور خدا کی رحمدلی کا حال دیکھئے۔ موسےٰ پیغمبر ایک انسان کا خون کرے اور خدا معاف کرے کیا یہ دونوں ظالم ہیں یا نہیں؟ کیا خدا اپنی مرضی ہی سے جیسا چاہتا ہے ویسا پیدا کرتا ہے؟ کیا اُس نے اپنی مرضی ہی سے ایک کو بادشاہ اور دوسرے کو غریب ایک کو عالم اور دوسرے کو جاہل پیدا کیا ہے؟ اگر ایسا ہے

شخص کو امید رکھتا ہوں میں کہ بخشے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے ÷ (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورۃ بست و ششم۔ آیت ۵۰-۵۱-۷۶-۷۷ ÷ ۸۰)

(محقق) جب خدا نے موسےٰ کی طرف وحی بھیجی تو پھر داؤد۔ عیسےٰ اور محمد صاحب کی طرف کتاب کیوں بھیجی؟ کیونکہ خدا کی باتیں ہمیشہ یکساں اور بے خطا ہوا کرتی ہیں۔ اور اُس کے بعد قرآن تک کتابوں کا بھیجنا (ظاہر کرتا ہے کہ) پہلی کتاب نامکمل اور غلطیوں سے پُر تھی اگر یہ تین کتابیں سچی ہیں تو قرآن جھوٹا ہوگا۔ چاروں کتابیں جو کہ باہم متضاد ہیں وہ بالکل صحیح نہیں ہوسکتیں ÷ اگر خدا نے روح پیدا کی ہیں تو وے مر بھی جائینگی یعنی اُن کا کبھی عدم بھی ہوگا۔ جو خدا ہی انسان وغیرہ ذی روحوں کو کھلاتا پلاتا ہے۔ تو کسی کو بیماری نہ ہونی چاہیئے اور سب کو برابر خوراک ملنی چاہیئے اور رو رعایت سے ایک کو عمدہ دوسرے کو خراب جیسا کہ بادشاہ کو عمدہ اور غریب کو خراب خوراک ملتی ہے نہ ملنی چاہیئے۔ جب خدا ہی کھلانے پلانے اور پرہیز کرانے والا ہے تو بیماری نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کو بھی بیماریاں لگتی ہیں اگر خدا ہی بیماری دور کرکے آرام کر دینے والا ہے تو مسلمانوں کے جسموں میں بیماری نہ رہنی چاہیئے اگر رہتی ہے تو خدا پورا طبیب نہیں اگر طبیب حاذق ہے۔ تو پھر مسلمانوں کے جسموں میں بیماری کیوں رہتی ہے؟ اگر وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے تو پھر اُسی خدا کے ذمہ گناہ و ثواب ہونا چاہیئے۔ اگر جنم جنمانتر کے اعمال کے مطابق انصاف کرتا ہے تو وہ کچھ بھی گناہ کا ذمہ وار نہیں ہے ÷ اگر وہ گناہ بخشتا اور انصاف قیامت کی رات کو کرتا ہے تو خدا گناہ بڑھانے والا ہونے سے گنہگار ہوجائیگا ÷ اگر بخشش نہیں کرتا تو قرآن کی یہ بات جھوٹی ہونے سے بچ نہیں سکتی ہے - ۱۱۷ ÷

(۱۱۸) نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچوں سے۔ کہا یہ اونٹنی ہے واسطے اُس کے پانی پینا ہے ایک بار ÷ (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورۃ بست و ششم آیت ۱۵۴-۱۵۵-)

(محقق) بھلا اس بات کو کوئی مان سکتا ہے کہ پتھر سے اونٹنی نکلے وے لوگ وحشی تھے کہ جنہوں نے اِس بات کو مان لیا اور اونٹنی کا نشان دینا صرف وحشی پن کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کا اگر یہ کتاب کلام الٰہی ہوتی تو ایسی لغو باتیں اِس میں نہ ہوتیں - ۱۱۸ ÷

سورۃ نمل

(۱۱۹) اے موسےٰ بات یہ ہے کہ تحقیق میں ہوں اللہ غالب۔ اور ڈالدے عصا اپنا پس جس وقت

(۱۱۵) اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے پس بعض اُن میں سے وہ ہے کہ چلتا اوپر پیٹ اپنے کے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی الخ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُس کے کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ ۔ (منزل چہارم ۔ سیپارہ ہشتدہم سورۃ نبت و چہارم آیت ۴۵-۵۱-۵۳-۵۵-)

(محقق) یہ کون سی فلاسفی ہے کہ جن جانوروں کے جسم میں سب عناصر پائے جاتے ہیں ۔ اُن کی بابت کہنا کہ صرف پانی سے پیدا ہوئے ہیں ؟ یہ محض لاعلمی کی بات ہے ۔ جب خدا کے ساتھ پیغمبر کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے تو کیا وہ خدا کا شریک ہوا یا نہیں ؟ اگر ایسا ہے تو خدا کو کیوں قرآن میں لاشریک لکھا اور کہا جاتا ہے ؟ ۔ ۱۱۵ ۔

سورہ فرقان

(۱۱۶) اور جس دن کہ پھٹ جاویگا آسمان ساتھ بدلی کے اور اُتارے جاوینگے فرشتے پس بہت کٹھن کافروں کا اور جھگڑا کرا اُن سے ساتھ اُس کے جھگڑا بڑا ۔ اور بدل ڈالتا ہے اللہ بُرائیوں اُن کی کو بھلائیوں سے ۔ اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے ۔ (منزل چہارم ۔ سیپارہ نوزدہم ۔ سورۃ الفرقان ۔ آیت ۲۳-۵۰-۶۰-۶۹ ۔)

(محقق) یہ بات کبھی درست نہیں ہو سکتی کہ آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جاوے ۔ اگر آسمان (آکاش) کوئی مجسم شے ہو تو پھٹ سکتا ہے ۔ مسلمانوں کا قرآن امن میں خلل انداز ہو کر غدر جھگڑا کرانے والا ہے اس لئے دیندار عالم لوگ اس کو نہیں مانتے ۔ یہ خوب انصاف ہے کہ گناہ و ثواب کا تبادلہ ہو جائیگا ۔ کیا یہ تل اور اُڑد ہیں کہ ان کا تبادلہ ہو سکے ۔ اگر توبہ کرنے سے گناہ چھوٹیں اور خدا ملے تو کوئی بھی گناہ کرنے سے کیوں ڈرے گا ۔ اس لئے یہ سب باتیں خلاف از علم ہیں ۔ ۱۱۶ ۔

سورہ شعرا

(۱۱۷) اور وحی کی ہم نے طرف موسےٰ کے یہ کہ رات کو لے چل بندوں میروں کو تحقیق تم پیچھا کئے جاؤ گے ۔ پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہروں کے جمع کرنے والے ۔ اور وہ شخص کہ جس نے پیدا کیا مجھ کو پس وہی راہ دکھلاتا ہے ۔ اور وہ جو کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو ۔ اور وہ

اور جب خدا کا گھر ہے تو وہ اس گھر میں رہتا بھی ہوگا۔ پھر بت پرستی کیوں نہ ہوئی؟ اور دوسرے بت پرستوں کی تردید کیوں کرتے ہو؟ جب خدا نذر لیتا اور اپنے گھر کا طواف کرنے کا حکم دیتا اور جانوروں کو مروا کر کھلاتا ہے۔ تو یہ خدا مندر والے بھیرو۔ درگا کی مانند ہوا اور سخت بت پرستی کا باعث یہی ہے۔ بتوں سے مسجد بڑا بت ہے اس لئے خدا اور مسلمان بڑے بت پرست اور پرانی اور جینی چھوٹے بت پرست ہیں * ۱۱۲۔

سورہ مومنوں

(۱۱۳) تحقیق تم دن قیامت کے اٹھائے جاؤ گے * (منزل چہارم سیپارہ ہشتدہم سورۃ بست سوم آیت ۱۶)

(محقق) کیا قیامت تک مردے قبر میں رہیں گے یا کسی اور جگہ؟ اگر ان ہی میں رہینگے تو سڑے ہوئے بدبودار جسموں میں رہکر نیک آدمی بھی تکلیف اٹھائینگے؟ یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے اور بدبو اور عفونت زیادہ پھیلا کر بیماری پیدا کرنے کے موجب ہونے سے خدا اور مسلمان پاپی ہونگے *

سورہ نور

(۱۱۴) اس دن کی گواہی دینگے اس پر ان کی زبانیں اور ہاتھ ان کے اور پاؤں ان کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور اس کے کہ مانند طاق کی ہے کہ بیچ اس کے چراغ ہو اور وہ چراغ بیچ قندیل شیشہ کے ہے۔ وہ قندیل شیشہ کا گویا کہ وہ تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے کہ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے تیل اس کا کہ روشن ہو جاوے اگرچہ نہ لگے اس کو آگ روشن اس پر روشنی کے راہ دکھلاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے (منزل چہارم۔ سیپارہ ہشتدہم۔ سورۃ النور۔ بست و چہارم آیت ۲۴۔ ۳۵۔)

(محقق) ہاتھ پاؤں وغیرہ بیجان ہونے سے گواہی ہرگز نہیں دے سکتے یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہونے سے جھوٹی ہے۔ کیا خدا آگ ہے یا بجلی جیسا کہ چراغ وغیرہ سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ یہ مثال خدا پر صادق نہیں آسکتی۔ ہاں کسی شکل والی چیز پر صادق آسکتی ہے * ۱۱۴ *

سورۃ انبیاء

(۱۱۰) اور کئے ہم نے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کر ہلجائے + (منزل چہارم سیپارہ ہفتدہم سورۃ بست و یکم آیت ۳۱ +)

(محقق) اگر مصنف قرآن زمین کی گردش وغیرہ کو جانتا تو یہ بات کبھی نہ کہتا کہ پہاڑوں کے رکھنے سے زمین نہیں ہلتی۔ شک ہوا کہ اگر پہاڑ نہ رکھتا تو ہلجاتی پہاڑ رکھنے پر بھی زلزلہ کیوقت کیوں ہل جاتی ہے ؟ + ۱۱۰ -

(۱۱۱) اور ہدایت دی اُس عورت کو کہ محافظت کی اُس نے شرمگاہ اپنی کو پس پھونکدیا ہم نے بیچ اُس کے روح اپنی کو + (منزل چہارم سیپارہ ہفدہم سورۃ بست و یکم آیت ۸۸ -)

(محقق) ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہوسکتیں۔ جبکہ انسان ایسی باتوں کا لکھنا اچھا نہیں سمجھتے تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہوسکتا ہے ؟ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہوگیا ہے اگر اس میں اچھی اچھی باتیں ہوتیں تو اس کی بہت تعریف ہوتی۔ جیسی کہ ویدوں کی ہوتی ہے + ۱۱۱ +

سورۃ حج

(۱۱۲) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں واسطے اُس کو جو کوئی بیچ آسمانوں اور زمین کے ہیں۔ سورج۔ چاند۔ تارے۔ پہاڑ۔ درخت اور جانور پہنائے جاوینگے بیچ اُن کے کنگن سونے سے اور موتی اور لباس اُن کا بیچ اُس کے ریشمی ہے اور پاک رکھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے۔ پھر چاہیے کہ دور کریں میل اپنی اور پوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے۔ تو کہ یاد کریں نام اللہ کا (منزل چہارم سیپارہ ہفتدہم سورۃ بست و دوم آیت ۱۷-۲۱-۲۴-۲۶-۳۲ +)

(محقق) جو غیر ذی روح اشیاء ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتیں تو پھر دے اُنکی عبادت کیونکر کرسکتی ہیں ؟ اس لئے یہ کتاب کلام ربانی نہیں ہوسکتی۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتی ہے + واہ ! بڑی اچھی بہشت ہے۔ کہ جہاں سونے موتی کے زیورات اور ریشمی لباس پہننے کو ملتے ہیں یہ بہشت تو یہاں کے راجاؤں کے گھر سے کچھ بڑھکر نہیں ہے !

پکڑا اُن سے اِدھر پردہ پس بھیجا ہم نے طرف اُس کے روح اپنی کو پس صورت پکڑی واسطے اُس کے آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمٰن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار۔ کہنے لگا سوا اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار تیرے کا تاکہ بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ۔ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔ پس حاملہ ہو گئی ساتھ اُس کے پس جا پڑی ساتھ اُس کے مکان دور میں یعنی جنگل میں ۞ (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ نوزدہم آیت ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۸-)

(محقق) عقلمند غور کریں کہ اگر سب فرشتے خدا کی روح ہیں تو وہ خدا سے الگ وجود نہیں ہو سکتے اور یہ ظلم کر اوس مریم کنواری کے ہاں لڑکا ہونا جو کہ کسی سے ہمبستر ہونا نہیں چاہتی تھی لیکن خدا کے حکم سے فرشتہ نے اُس کو حاملہ کیا یہ خلاف از انصاف ہے یہاں اور بھی شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں اُن کو تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھا ۞ ۱۰۷

(۱۰۸) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے ہیں اُن کو بہکانے کر (منزل چہارم۔ سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ مریم یعنی نوزدہم آیت ۷۸ ۞)

(محقق) جب خدا ہی شیطانوں کو بہکانے کے لئے بھیجتا ہے تو بہک جانیوالوں کا کچھ قصور نہیں ہو سکتا اور نہ اُن کو سزا ہو سکتی اور نہ شیطانوں کو۔ کیونکہ یہ خدا کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے اس کا ثمرہ خدا کو ہونا چاہئے اگر سچا عادل ہے تو اُس کا ثمرہ (یعنی) دوزخ آپ ہی بھوگے اور اگر عدل کو ترک کر کے بے انصافی کرتا ہے تو وہ طرفدار ہو گیا۔ اور طرفدار ہی کو گنہگار کہتے ہیں۔ ۱۰۸ ۞

سورہ طٰہٰ

(۱۰۹) اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اُس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پر راہ پائی (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم سورۃ بستم آیت ۸۰ ۞)

(محقق) توبہ سے گناہ بخشے جانے کی بات جو قرآن میں لکھی ہے۔ وہ سب کو گنہگار بنانیوالی ہے۔ کیونکہ گناہگاروں کو اس سے گناہ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اِس لئے یہ کتاب اور اِس کا مصنف گنہگاروں کو گناہ کرنے میں حوصلہ دیتے ہیں پس یہ کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں ہو سکتا۔ ۱۰۹ ۔

مسلمانوں کے بہشت میں زیادتی کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے بے انصافی کے اور وہ یہ ہے کہ اعمال تو اُن کے محدود ہیں اور ثمرہ اُن کا لامحدود اگر میٹھا ہی روز کھایا جاوے تو تھوڑے سے دن میں زہر کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے جب وے ہمیشہ سُکھ بھوگیں گے تو اُن کے لئے سُکھ ہی شکل دُکھ ہو جائیگا۔ اس لئے مہا کلپ تک مکتی (نجات) سُکھ بھوگ کر دوبارہ جنم پانا ہی سچا مسئلہ ہے ۔ ۱۰۴ *

(۱۰۵) اور یہ بستیاں کہ ہلاک کیا ہم نے اُن کو جب ظلم کیا اُنہوں نے اور کیا ہم نے واسطے ہلاک اُن کے کے وعدہ گاہ * (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم سورۃ ہشتدہم آیت ۵۸ *)

(محقق) بھلا کیا تمام بستی کے رہنے والے گنہگار ہو سکتے ہیں؟ اور پیچھے وعدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ جب اُن کا ظلم دیکھا تو وعدہ کیا۔ کیا پہلے نہیں جانتا تھا ان باتوں سے بے رحم بھی ثابت ہوا * ۱۰۵ *

(۱۰۶) اور وہ جو لڑکا پس تھے ماں باپ اُس کے ایمان والے۔ پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے اُن کو سرکشی اور کفر میں۔ یہاں تک کہ جب پہنچا جگہ ڈوبنے سورج کے پایا اُس کو ڈوبتا تھا بیچ چشمے کیچڑ کے کہا اُنہوں نے اسے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہیں زمین پر * (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم سورۃ ہشتدہم آیت ۷۹-۸۴-۹۱ *)

(محقق) بھلا یہ خدا کی کتنی نادانی ہے! اُسے یہ شک ہوا کہ کہیں لڑکوں کے ماں باپ مجھ سے باغی نہ کر دیئے جائیں؟ یہ ہرگز خدا کی بات نہیں ہو سکتی۔ اور لاعلمی کی بات دیکھئے کہ اس کتاب کا مصنف سورج کو ایک جھیل میں رات کے وقت ڈوبتا ہوا سمجھتا ہے۔ اور یہ کہ صبح کو پھر نکل آتا ہے * سورج تو زمین سے بہت بڑا ہے۔ وہ کسی ندی جھیل یا سمندر میں کیونکر ڈوب سکتا ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیت نہیں آتا تھا اگر آتا تو ایسی خلاف از علم باتیں کیوں لکھ دیتا؟ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں اگر صاحب علم ہوتے تو ایسی جھوٹی باتوں سے پُر کتاب کو کیوں مانتے؟ اور دیکھئے خدا کا انصاف خود ہی تو زمین کا بنانے والا بادشاہ اور عادل ہے اور خود ہی یاجوج اور ماجوج کو زمین پر فساد کرنے دیتا ہے۔ یہ اُس کی خدائی کے شایاں نہیں * ایسی کتاب کو وحشی لوگ ہی مان سکتے ہیں۔ عالم نہیں مانتے * ۱۰۶ *

سورۃ مریم

(۱۰۷) اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جا پڑی لوگوں اپنے سے مکان مشرقی میں پس

کی پڑھی ہوئی روحوں کو بلا قصور ہلاک کردیا تو وہ ظالم ہوگیا جو ظالم ہے وہ خدا ہی نہیں ہوسکتا ؟ ÷ ۱۰۲ ÷

(۱۰۳) اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی دلیل۔ اور بہکا جس کو بہکا سکے۔ جس دن بلاوینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں اُن کے کے پس جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا بیچ دہنے ہاتھ اپنے کے ÷ (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم سورۃ ہفدہم آیت ۵۷-۶۲-۶۸ ÷)

(محقق) واہ جی واہ! جتنے حیرت انگیز نشان ہیں اُن میں سے ایک اونٹنی بھی خدا کے ہونے میں دلیل کا کام دیتی ہے۔ اگر خدا نے شیطان کو بہکانے کا حکم دیا ہے۔ تو خدا ہی شیطان کا سردار۔ اور سب کو گناہ کرانے والا ہوا۔ ایسے کو خدا کہنا صرف کم سمجھ آدمیوں کی باتیں ہیں۔ اگر قیامت کے دن انصاف کے لئے پیغمبر اور اُس کے معتقدوں کو خدا بلاویگا۔ تو جب تک قیامت نہ ہوگی تب تک کیا سب دورہ سپرد رہینگے چاہئے تو یہ کہ ان کو دورہ سپرد کر کے تکلیف نہ پہنچائی جائے بلکہ فوراً اُن کا انصاف کیا جاوے اور یہی منصف کا اعلےٰ فرض ہے۔ یہ تو پوپان بائی کا انصاف ہوگیا۔ مثلاً کوئی عادل کہے کہ جب تک پچاس برس تک کے چور اور ساہوکار اکٹھے نہ ہوں گے تب تک اُن کو سزا یا جزا نہ دیجائیگی یہ کس قسم کا انصاف ہے کہ ایک شخص تو پچاس برس تک دورہ سپرد رہے اور دوسرے کا آج ہی فیصلہ ہو جائے۔ ایسا انصاف کا طریق نہیں ہوسکتا۔ انصاف کے لئے تو وید اور منوسمرتی دیکھو جن میں (لکھا ہے) کہ لحہ بھر بھی توقف نہیں ہوتا اور (جیو) اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا یا جزا ہمیشہ پاتے رہتے ہیں اور پیغمبروں کو گواہی میں رکھنے سے خدا کی ہمہ دانی میں فرق آجائیگا۔ بھلا ایسی کتاب خدا کی بنائی ہوئی اور ایسی کتاب کا ہدایت کرنے والا خدا کبھی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں! ÷ ۱۰۳ ÷

سورۃ کہف

(۱۰۴) یہ لوگ واسطے اُن کے ہیں باغ ہمیشہ رہنے کے۔ چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں گہنا پہنائے جاوینگے بیچ اُن کے کنگن سونے کے سے اور پوشاک پہنینگے کپڑے سبز ہی کے سے اور تافتے تکیہ کئے ہوئے بیچ اُس کے اُوپر تختوں کے اچھا ہے ثواب اور اچھی ہے بہشت فایدہ اٹھانے میں ÷ (منزل چہارم سیپارہ پانزدہم سورۃ ہیژدہم آیت ۳۰)

(محقق) واہ جی واہ کیا قرآن کی بہشت ہے جس میں باغ۔ زیور۔ کپڑے۔ گدے۔ تکیے آرام کے واسطے ہیں ÷ کوئی عقلمند یہاں پر غور کرے (تو معلوم ہوگا کہ) یہاں سے وہاں یعنی

جو کچھ کہ کیا ہے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے + (منزل سوم - سیپارہ چہاردہم - سورۃ شانزدہم آیت ۱۰۳-۱۰۲ +

(محقق) جب خدا ہی نے مہر لگا دی۔ تو وے بیچارے بلا قصور ہی مارے گئے کیونکہ اُن کو محتاج بالغیر کر دیا۔ یہ کتنا بڑا قصور ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ جس نے جتنا کیا ہے۔ اُتنا ہی اُس کو دیا جائیگا۔ کم و بیش نہیں۔ جب اونھوں نے خود مختاری سے گناہ کئے ہی نہیں؟ بلکہ خدا کے کرانے سے کئے تو اُن کا کیا قصور ہے؟ اُن کو ثمرہ نہ ملنا چاہیئے۔ اِس کا ثمرہ تو خدا کو ملنا چاہیئے اور اگر (ثمرہ اعمال) پورا دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کس بات کی کیجاتی ہے۔ اور اگر بخشش کی جاتی ہے۔ تو انصاف کہاں رہ سکتا ہے؟ ایسی اندھا دھند کارروائی خدا کی کبھی ہو سکتی ہے البتہ بے عقل چھوکروں کی ہوا کرتی ہے + ۱۰۱

سورہ بنی اسرائیل

(۱۰۲) اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ اور ہر آدمی کو لگا دیا ہم نے اُس کو عملنامہ اُس کا بیچ گردن اُس کی کے۔ اور نکالینگے ہم واسطے اُس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھیگا اُس کو کھلی ہوئی۔ اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے قرنوں سے پیچھے نوح کے + (منزل چہارم سیپارہ پانزدہم سورۃ ہفتدہم آیت ۷-۱۲-۱۶ +

(محقق) اگر کافر وہی ہیں کہ جو قرآن پیغمبر اور قرآن کے کہے ہوئے خدا۔ ساتویں آسمان اور نماز وغیرہ کو نہیں مانتے اور اُنہیں کے واسطے دوزخ ہے تو یہ بات محض طرفداری کی ہے + کیا قرآن ہی کے ماننے والے سب اچھے اور باقی سب بُرے کبھی ہو سکتے ہیں؟ یہ تو لڑکپن کی بات ہے کہ ہر ایک کی گردن میں عملنامہ ہے ہم تو کسی ایک کی گردن میں بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اس سے مراد اعمال کا بدلا دینا ہے تو پھر انسانوں کے دلوں آنکھوں وغیرہ پر مُہر لگانا اور گناہوں کا معاف کرنا کیا کھیل کی باتیں ہیں؟ قیامت کی رات کو خدا کتاب نکالیگا۔ تو آجکل وہ کتاب کہاں ہے؟ کیا دُکانداروں کے روزنامچہ کی مانند (خدا) لکھتا رہتا ہے؟ یہاں پر یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر پہلا جنم ہی نہیں ہے تو روحوں کے اعمال کہاں سے آگئے اور اعمال نامہ کیونکر بن سکے گا؟ اور اگر بغیر اعمال کے لکھا گیا تو خدا نے اُن پر ظلم کیا۔ نیک و بد اعمال کے بغیر اُن کو رنج و راحت کیوں دیا؟ اگر کہو کہ خدا کی مرضی تو بھی اُن سے ظلم کیا۔ بے انصافی اِسی کو کہتے ہیں۔ کہ بلا لحاظ نیک و بد اعمال دُکھ سُکھ کا کم و بیش دینا۔ اور کیا اُس وقت خدا ہی کتاب پڑھیگا یا کوئی سررشتہ دار سُناویگا۔ اگر خدا ہی نے مدت

(منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورۃ پانزدہم ۲۷-۲۷-لغایت ۴۴ +)

(محقق) اگر خدا نے اپنی روح آدم صاحب میں ڈالی تو وہ بھی خدا ہوا۔ اور اگر وہ خدا نہ تھا۔ تو سجدہ کرنے میں اپنا شریک کیوں کیا؟ جب شیطان کو گمراہ کرنے والا خدا ہی ہے تو وہ شیطان کا بھی شیطان بڑا بھائی اُستاد کیوں نہیں؟ کیونکہ تم لوگ بہکانے والے کو شیطان مانتے ہو تو خدا نے شیطان کو بہکایا۔ اور منہ پر شیطان نے کہا کہ میں گمراہ کرونگا۔ پھر اُس کو سزا دیکر قید کیوں نہ کیا؟ اور مار کیوں نہ ڈالا؟ + ۹۸ +

سورہ نحل

(۹۹) اور البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہم نے بیچ ہر ایک اُمت کے پیغمبر۔ جب ارادہ کرتے ہیں ہم اُس کو یہ کہتے ہیں ہم اُس کو ہو پس ہو جاتی ہے + (منزل سوم۔ سیپارہ چہاردہم سورۃ شانزدہم۔ آیت ۳۲-۳۸-)

(محقق) اگر سب قوموں کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں۔ تو وہ سب لوگ جو کہ پیغمبر کی راہ پر چلتے ہیں وے کافر کیوں ہیں؟ کیا سوائے تمہارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر کی عزت نہیں یہ بالکل طرفداری کی بات ہے اگر سب ملکوں میں پیغمبر بھیجے تو آریہ ورت میں کون بھیجا؟ اس لئے یہ بات ماننے کے لائق نہیں ہے + جب خدا ارادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے زمین ہو جا تو وہ بے جان کیسے سُن سکتی ہے۔ خدا کا (محض) حکم کیونکر دنیا بنا سکتا ہے؟ اور (مسلمان) سوائے خدا کے دوسری چیز نہیں مانتے تو کس نے سُنا اور کون ہوگیا؟ یہ سب لاعلمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں + ۹۹ +

(۱۰۰)۔ اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں پاکی ہے اُس کو اور واسطے اُس کے ہے جو کچھ کہ چاہے + قسم ہے اللہ کی تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر + (منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورہ شانزدہم آیت ۵۳- ۵۹ +)

(محقق) اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کس آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں اِس کا کیا باعث ہے؟ بتلائیے۔ قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ کیونکہ اکثر دنیا میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہی قسم کھاتا ہے راست گو قسم کیوں کھاویں؟ + ۱۰۰ +

(۱۰۱)۔ یہ لوگ وے ہیں کہ مُہر رکھی اللہ نے اُو پر دلوں اُن کے کے اور کانوں اُن کے کے۔ اور آنکھوں اُن کی کے اور یہ لوگ وہی ہیں بے خبر۔ اور پورا دیا جاویگا ہر روح کو

(محقق) جب خدا گمراہ کرتا ہے تو خدا اور شیطان میں کیا فرق ہوا؟ جبکہ شیطان دوسروں کو گمراہ کرنے سے بڑا کہلاتا ہے تو خدا بھی ویسا ہی کام کرنے سے بڑا شیطان کیوں نہیں؟ اور بہکانے کے گناہ کے عوض اُس کو دوزخ کیوں نہیں ملنا چاہیئے؟ * ۹۵ *

(۹۶) اسی طرح اوتارا ہے ہم نے اس قرآن کو عربی اور اگر پیروی کریگا تو خواہشوں اُن کی پیچھے اُس چیز کے کہ آئے تیرے پاس علم سے۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ اُوپر تیرے پیغام پہنچانا ہے اور اُوپر ہمارے حساب لینا * (منزل سوم۔ سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ سیزدہم آیت ۳۳۔ ۳۵ *)

(محقق) قرآن کس طرف سے اوتارا؟ کیا خدا اُوپر رہتا ہے؟ اگر یہ بات راست ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کل ہے۔ پیغام پہنچانا ہرکارہ کا کام ہے اور ہرکارہ کی ضرورت اُس کو ہوتی ہے۔ جو مثل انسان محدود المکان ہو اور حساب لینا دینا بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ یہ تحقیق ہوتا ہے کہ قرآن کسی محدود العقل آدمی کا بنایا ہوا ہے * ۹۶ *

سورۃ ابراہیم

(۹۷) اور کیا سورج اور چاند کو ہمیشہ پھرنے والے تحقیق انسان البتہ ظلم کرنے والا ہے اور کفر کرنے والا * (منزل سوم۔ سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ چہاردہم آیت ۲۶۔ ۲۷)

(محقق) کیا چاند اور سورج ہمیشہ گھومتے ہیں اور زمین نہیں گھومتی اگر زمین نہ گھومے تو دن رات کئی برسوں کا ہو۔ اگر انسان سچ مچ ظلم اور کفر ہی کرنیوالا ہے۔ تو قرآن کے ذریعہ ہدایت دینا فضول ہے۔ کیونکہ جن کی فطرت گناہ کرنے کی ہے۔ تو وہ ثواب کرنے کی کبھی نہ ہو سکے گی لیکن دنیا میں نیک و بد دونو قسم کے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب کی نہیں ہو سکتیں * ۹۷ *

سورۃ حجر

(۹۸) پس جب درست کروں میں اُس کو اور پھونک دوں بیچ اُس کے روح اپنی سے پس گر پڑو واسطے اُس کے سجدہ کرتے ہوئے۔ کہا اے رب میرے بہ سبب اس کے کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ زینت دونگا میں واسطے اُن کے بیچ زمین کے اور گمراہ کرونگا *

(محقق) جب دوزخ اور بہشت میں قیامت کے بعد سب لوگ جائینگے۔ تو پھر آسمان اور زمین کس لئے قایم رہینگے؟ اور جب دوزخ اور بہشت کے قیام کی میعاد آسمان اور زمین کے قیام تک ہوئی تو بہشت یا دوزخ میں ہمیشہ تک رہینگے۔ یہ بات جھوٹھی ہوگئی ایسی باتیں تو جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں + ۹۲ +

سورہ یوسف

(۹۳) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ میرے میں نے ایک خواب میں دیکھا + (منزل سوم سیپارہ دوازدہم۔ سورہ دوازدہم آیت ۴)

(محقق) اس سورۃ میں باپ بیٹے کے درمیان مکالمہ کی صورۃ میں قصہ وکہانی درج ہے۔ اس لئے قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی شخص نے آدمیوں کی تواریخ لکھدی ہے + ۹۳ +

سورہ رعد

(۹۴) اللہ ہے وہ شخص کہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم اُس کو پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو اور وہی ہے جس نے بچھایا زمین کو۔ اوتارا ہے اس نے آسمان سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور تنگ کرتا + (منزل سوم سیپارہ سیزدہم سورۃ سیزدہم آیت ۲۔ ۳۔ ۱۵۔ ۲۲ +)

(محقق) مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ اگر جانتا ہوتا تو آسمان کو جس میں کہ وزن نہیں ہے ستون لگانے کا ذکر نہ لکھتا۔ اگر خدا کسی خاص مقام یعنی عرش پر رہتا ہے۔ تو وہ قادر مطلق اور محیط کل نہیں ہوسکتا اور اگر خدا بادلوں کا علم جانتا تو آسمان سے پانی اوتارا اس کے ساتھ یہ کیوں نہ لکھا۔ کہ زمین سے پانی اُس پر چڑھایا۔ اِس سے تحقیق ہوا۔ کہ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا تھا۔ اور اگر نیک و بد اعمال کے بغیر رنج و راحت کو دیتا ہے۔ تو وہ طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل مطلق ہے + ۹۴ +

(۹۵) کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اُس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے + (منزل سوم۔ سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ سیزدہم آیت ۲۳ +)

گنا جھوٹ ہے۔ اگر وہ محیط کل ہوتا تو آسمان پر کیوں قرار پکڑتا؟ اور جب کام کی تدبیر کرتا ہے تو گویا تمہارا خدا مثل انسان کے ہے کیونکہ اگر ہمہ داں ہوتا تو بیٹھا بیٹھا کیوں سوچتا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو نہ جاننے والے وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہوگی + ۸۸ +

(۸۹) اور ہدایت اور رحمت واسطے مسلمانوں کے (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم سورۃ دہم آیت ۵۵)

(محقق) کیا خدا مسلمانوں کا ہی ہے؟ دوسروں کا نہیں؟ اور کیا وہ طرفدار ہے کہ مسلمانوں ہی پر رحم کرتا ہے اور دوسروں پر نہیں۔ اگر مسلمانوں سے مراد ایماندار ہیں تو انکے لئے ہدایت کی ضرورت ہی نہیں اور اگر مسلمانوں کے سوائے دوسرے کو ہدایت نہیں کرتا تو خدا کا علم بے فائدہ ہے + ۸۹ +

سورۂ ہود

(۹۰) آزمائے تم کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور اگر کہے تو البتہ اٹھائے جاؤ گے پیچھے موت کے (منزل سوم۔ سیپارہ دوازدہم سورۃ یازدہم آیت ۷ +)

(محقق) جب خدا اعمالوں کی آزمائش کرتا ہے تو وہ ہمہ داں نہیں ہے اور اگر وہ موت کے بعد اٹھاتا ہے تو کیا دورہ سپرد رکھتا ہے اور خدا کا مردوں کو زندہ کرنا اس کے قاعدہ کے خلاف ہے۔ اپنا قاعدہ بدلنے سے کیا وہ اپنے آپ کو بٹہ لگا سکتا ہے؟ ۹۰ +

(۹۱) اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر اور پانی خشک ہوگیا اور اے قوم یہ ہے اونٹنی اللہ کی واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اس کو کھاتی بیچ زمین کے اللہ کی (منزل سوم سیپارہ دوازدہم۔ سورۃ یازدہم آیت ۴۴ + ۶۳) +

(محقق) کیا طفولیت کی بات ہے! زمین اور آسمان کبھی بات سن سکتے ہیں؟ واہ جی واہ! خدا کی اگر اونٹنی ہے تو اونٹ بھی ہوگا؟ پھر ہاتھی۔ گھوڑے۔ گدھے وغیرہ بھی ہونگے؟ اور خدا کا اونٹنی سے کھیت کھلانا کیا اچھی بات ہے؟ کیا اونٹنی پر چڑھتا بھی ہے؟ اگر ایسی باتیں ہیں تو نوابی کی سی گھسڑ پسڑ خدا کے گھر میں بھی ہے + ۹۱ +

(۹۲) اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب تک کہ رہیں زمین اور آسمان۔ اور جو لوگ کہ نیک بخت کئے گئے ہیں۔ پس بیچ بہشت کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب تک رہیں آسمان اور زمین + (منزل سوم سیپارہ دوازدھم۔ سورۃ یازدہم۔ آیت ۱۰۶-۱۰۷ +)

قصور ہے کیونکہ اُن بیچاروں کو بھلائی کرنے سے دلوں پر مہر لگا کر روک دیا۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے !!! ۸۵

(۸۶) لے مال اُن کے سے خیرات کہ پاک کرے تو اُن کو یعنی ظاہر اور پاکیزہ کرے تو اُن کو ساتھ اُس کے یعنی باطن میں۔ تحقیق اللہ نے مول لی ہیں مسلمانوں سے جانیں اُن کی اور مال اُن کے بدلے اُن کے کہ واسطے اُن کے بہشت ہے لڑینگے بیچ راہ اللہ کے۔ پس مارینگے اور مارے جاوینگے ۔ (منزل دوم سیپارہ یازدہم سورۃ نہم آیت ۹۹-۱۰۷)

(محقق) واہ جی واہ! محمد صاحب آپنے تو گوکلئے گسائیوں کی ہمسری کر لی کیونکہ جن کا مال لینا انہیں کو پاک کرنا تو گسائیوں کا کام ہے۔ واہ اللہ میاں! آپ نے اچھی سوداگری جاری کی کہ مسلمانوں کی معرفت غریبوں کی جانیں لینا ہی نفع سمجھ رکھا ہے اور یتیموں کو مروانے اور ظالموں کو بہشت دینے سے مسلمانوں کا خدا بے رحم اور غیر منصف ہو کر اپنی خدائی میں بٹہ لگا بیٹھا ہے اور عقلمند شریفوں کے نزدیک قابل نفرت ہو گیا ہے ۸۶

(۸۷) اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو اُن لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں میں سے اور چاہیئے پاویں بیچ تمہارے سختی۔ کیا نہیں دیکھتے کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں بیچ ہر برس کے ایک بار یا دوبار۔ پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں۔ (منزل دوم۔ سیپارہ یازدہم سورۃ نہم آیت ۱۱۹-۱۲۲)

(محقق) دیکھیئے محسن کُشی کی تعلیم۔ خدا مسلمانوں کو سکھلاتا ہے کہ پڑوسیوں اور غلاموں سے لڑائی کرو اور موقع پا کر لڑو یا قتل کرو۔ ایسی باتیں مسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں۔ گویا اِسی قرآن کی تحریر سے اب تو مسلمان سمجھ کر قرآن کی اِن بُرائیوں کو چھوڑ دیں تو بہت اچھا ہے۔ ۸۷

سورۃ یونس

(۸۸) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے کام کی۔ (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم۔ سورۃ دہم آیت ۳۔)

(محقق) آسمان یعنی آکاش ایک غیر مرکب ازلی شے ہے اُس کی پیدائش لکھنے سے تحقیق ہوا کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ کیا خدا کو دنیا چھ دن تک بنانی پڑتی ہے؟ قرآن میں جب لکھا ہے کہ ہوجا اور اِتنا کہنے سے دُنیا ہو گئی۔ تو پھر چھ دن

اگر محیط کل نہیں تو دنیا کا بنانے والا اور عادل نہیں ہو سکتا۔ اور (لوگوں کو) اپنے ماں۔ باپ۔ بھائی اور دوست سے جُدا کرنا صرف بے انصافی کی بات ہے ہاں اگر وہ بُری تعلیم دیں۔ تو نہ ماننی چاہیئے۔ لیکن اُن کی خدمت ہمیشہ کرنی چاہیئے + پہلے خدا مسلمانوں پر مہربان تھا۔ اور اُن کی مدد کے لئے لشکر اوتارتا تھا۔ اگر یہ بات سچ ہوتی تو اب ایسا کیوں نہیں کرتا؟ اور اگر پہلے کافروں کو سزا دیتا تھا اور پھر اُن پر رحمت کرتا تھا تو اب کہاں گیا ہے؟ کیا خدا لڑائی کے بغیر ایمان قائم نہیں کرسکتا؟ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے؟ ۸۲ +

(۸۳) اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہنچا دے تم کو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ نہم آیت ۴۹ +)

(محقق) کیا مسلمان ہی خدا کی پولیس بن گئے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے غیر مذہب والوں کو گرفتار کرتا ہے؟ کیا دوسرے کروڑوں آدمی خدا کو ناپسند ہیں؟ اور مسلمانوں کے گناہگار بھی پسند ہیں؟ اگر ایسا حال ہے تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مثال صادق آئیگی۔ تعجب ہے کہ عقلمند مسلمان بھی اس بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قابل ہیں + ۸۳ +

(۸۴) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بہشتیں۔ چلتی ہیں۔ نیچے اُن کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے اور گھر پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور رضامندی طرف اللہ کی سے بہت بڑی ہے یہ وہ ہے مراد پانا پس ٹھٹھا کرتے ہیں اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے اللہ اُن سے (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورہ نہم آیت ۶۹۔ ۷۵ +)

(محقق) یہ خدا کے نام سے مرد وزن کو اپنے مطلب کے لئے لالچ دینا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا لالچ نہ دیتے تو کوئی محمدؐ صاحب کے دام میں نہ پھنستا۔ ایسے ہی اور مذہب والے بھی کیا کرتے ہیں۔ آدمی تو باہم ٹھٹھا کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کو کسی سے ٹھٹھا کرنا واجب نہیں ہے یہ قرآن کیا ہے بڑی کھیل ہے ۸۴ +۔

(۸۵) لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اُس کے جہاد کیا اُنھوں نے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور یہ لوگ واسطے اُنہیں کے ہیں بھلائیاں۔ اور مُہر رکھی اللہ نے اُوپر دلوں اُنکے کے بس وے نہیں جانتے۔ (منزل دوم سیپارہ دہم سورہ نہم آیت ۸۴۔ ۸۹ +)

(محقق) اب دیکھیئے خود غرضی کی بات کہ وے ہی اچھے ہیں کہ جو محمدؐ صاحب پر ایمان لائے اور جو نہیں لائے وے بُرے ہیں۔ کیا یہ بات تعصب اور جہالت سے بھری ہوئی نہیں ہے؟ جب خدا نے مہر ہی لگا دی تو اُن کا قصور گناہ کرنے میں کوئی بھی نہیں بلکہ خدا ہی کا

بنائی ہے اب فرشتے کہاں سو گئے؟ پہلے خدا اپنے بندوں کے دشمنوں کو مارتا ڈالتا تھا اگر یہ بات سچی ہو تو آجکل بھی ایسا کرے۔ چونکہ ایسا نہیں کرتا۔ اِس لئے یہ بات ماننے لائق نہیں دیکھئے! کہ یہ کیسا بڑا حکم ہے کہ جو حتے الوسع غیر مذہب والوں کے لئے تکلیف دہ کام کیا کرو۔ ایسا حکم عالم و دیندار رحیم کا نہیں ہو سکتا + پھر لکھتے ہیں کہ خدا رحیم اور عادل ہے ایسی باتوں سے (ظاہر ہے کہ) مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں + ۸۰ +

(۸۱) اے نبی کفایت تجھ کو اللہ اور اُن کو جنہوں نے پیروی کی تیری مسلمانوں میں سے اے نبی رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے اگر ہوویں تم میں سے بیس صبر کرنے والے غالب آویں دو سو پر۔ پس کھاؤ اُس چیز سے کہ غنیمت کیا ہے تم نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے + (منزل دوم۔ سیپارہ دہم سورہ ہشتم آیت ۶۲-۶۳-۶۷ +)

(محقق) بھلا یہ کون سے انصاف۔ علمیت اور دھرم کی بات ہے کہ جو اپنی پیروی کرے اور خواہ بے انصاف ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کی طرفداری کریں اور فائدہ پہنچاویں؟ اور جو رعایا کے امن میں خلل انداز ہو کر جنگ کرے کراوے اور لوٹ کے مال کو حلال بتاوے اُسے بخشندہ اور مہربان ناموں سے موسوم کیا جائے۔ یہ تعلیم خدا کا تو کیا۔ بلکہ کسی شریف آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسی ایسی باتوں سے قرآن خدا کی کلام ہرگز نہیں ہو سکتا + ۸۱ +

سورۃ توبہ

(۸۲) ہمیشہ رہینگے بیچ اُس کے تحقیق اللہ نزدیک اُن کے ہے۔ ثواب بڑا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ مت پکڑو باپوں اپنے کو اور بھائیوں اپنے کو۔ دوست اگر دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے۔ پر اوتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے اور اوتارے لشکر نہیں دیکھا تم نے اُن کو اور عذاب کیا اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے سزا کافروں کی۔ پھر پھر آویگا اللہ پیچھے اُن کے اوپر اور لڑائی کرو اُن لوگوں سے کہ جو ایمان نہیں لاتے + (منزل دوم۔ سیپارہ دہم سورۃ التوبہ آیت ۲۰-۲۱-۲۴-۲۵-۲۷ +

(محقق) بھلا جو بہشت والوں کے نزدیک اللہ رہتا ہے تو محیط کُل کیونکر ہو سکتا ہے۔

اللہ کے اور واسطے رسول کے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور مت خیانت کرو امانتوں اپنے کو اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ نیک مکر کرنیوالوں کا ہے ﴿ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم آیت ۱۹۔ ۲۳۔ ۲۶۔ ۲۹۔ ﴾)

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں کا طرفدار ہے؟ اگر ایسا ہے تو ادھرم کرتا ہے۔ خدا تو ساری مخلوق کا مالک ہے۔ کیا خدا اُپکار سے بغیر نہیں سُن سکتا؟ بہرہ ہے اُس کے ساتھ رسول کو شریک کرنا بہت بُرا ہے؟ اللہ کا کون سا خزانہ بھرا ہے جو چُرایا جا سکے۔ کیا رسول کی اور اپنی امانت کی خیانت چھوڑ کر اور سب کی خیانت کیا کریں؟ اس قسم کی تعلیم جاہل اور ادھرمیوں کی ہو سکتی ہے بھلا اگر خدا مکر کرتا اور مکاروں کا ساتھی ہے تو پھر وہ خدا مکّار فریبی اور ادھرمی کیوں نہیں؟ اس لئے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھیں ہوتیں؟ ۷۸ ﴿

(۷۹) اور لڑو اُن سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفّار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے۔ اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ لو کسی چیز سے تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اُس کا اور واسطے رسول کے (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ الانفال۔ یعنی ہشتم آیت ۳۸۔ ۴۰ ﴾)

(محقق) ایسی بے انصافی سے لڑنے لڑانے والا مسلمانوں کے خدا کے سوائے امن میں مخل دوسرا کون ہوگا۔؟ اب دیکھئے یہ کیسا مذہب ہے؟ کیا اللہ اور رسول کے نام پر سب جہان کو لوٹنا لٹوانا غارتگروں کا کام نہیں ہے؟ اور کیا خدا بھی لوٹیرا ہے۔ کہ لوٹ کے مال کا حصہ دار بنے گا؟ ایسے غارتگروں کے طرفدار بننے سے خدا اپنی خدائی میں بٹہ لگاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی کتاب ایسا خدا اور ایسا پیغمبر جہان میں ایسے جنگ و جدل کرانے اور امن عامہ میں رخنہ انداز بن کر لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے کہاں سے آ گئے؟ اگر ایسے مذہب دُنیا میں جاری نہ ہوتے تو ساری دُنیا شاداں و فرحاں رہتی۔ ۷۹ ﴿

(۸۰) اور کاش کے دیکھے تو جس وقت کہ قبض کرتے ہیں یعنی روحیں اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے۔ فرشتے مارتے ہیں منہ اُن کے اور پیٹھیں اُن کی اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب جلنے کا۔ پس ہلاک کیا ہم نے اُن کو ساتھ گناہوں اُن کے کے اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو۔ اور تیاری کرو واسطے اُن کے جو کچھ تم کر سکو (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ ہشتم آیت ۴۸۔ ۵۲۔ ۵۸ ﴾)

(محقق) کیوں جی آجکل تو روس نے روم وغیرہ کی اور انگلینڈ نے مصر کی خوب

(محقق) جو دیکھنے میں آتا ہے وہ محیط کل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسے معجزے کرتا پھرتا تھا۔ تو خدا اِس وقت ایسے معجزے کسی کو کیوں نہیں دکھلاتا؟ بالکل جھوٹ ہونے سے یہ بات قابل تسلیم نہیں + ۷۴ +

(۷۵) اور یاد کرو پروردگار اپنے کو اپنے دل میں عاجزی اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح اور شام کو + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہفتم۔ آیت ۱۸۹ +)

(محقق) کہیں تو قرآن میں لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو اور کہیں لکھا کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کر۔ اب کہئے کون سی بات سچی اور کون سی جھوٹی ہے؟ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں + اگر کوئی بات سہواً خلاف نکل جائے تو چنداں مضائقہ نہیں + ۷۵ +

سورۃ انفال

(۷۶) سوال کرتے ہیں تجھ کو لوٹوں سے کہہ لوٹیں واسطے اللہ کے اور رسول کے پس ڈرو اللہ سے + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۱۔)

(محقق) تعجب ہے کہ جو لوٹ مچادیں ڈاکو کے کام کریں کرادیں وہ خدا پیغمبر اور ایماندار کہلاویں ساتھ ہی اللہ کا ڈر بتلاتے اور ڈاکا مارتے جاتے ہیں کچھ یہ کہتے شرم نہیں آتی کہ ہمارا مذہب اچھا ہے + اس سے بڑھ کر اور کیا بُری بات ہو سکتی ہے کہ تعصب کو چھوڑ کر سچے ویدک دھرم کو (مسلمان) قبول نہیں کرتے + ۷۶ +

(۷۷) اور کاٹے جڑ کافروں کی۔ میں مدد دونگا تم کو ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے سے آنے والے۔ البتہ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا۔ پس مارو اُوپر گردنوں کے اور مارو اُن میں سے ہر ایک پوری پر + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۷۔ ۹۔ ۱۲۔)

(محقق) واہ جی واہ؟ خدا اور پیغمبر خوب رحم دل ہیں + جو لوگ مذہب اسلام میں نہیں اُن کافروں کی جڑ کاٹنے اُن کی گردن مارنے اور اُن کے جوڑوں کو کاٹنے کا خدا حکم دیتا ہے اور اس کام میں ان کا ممد و معاون بنتا ہے۔ کیا یہ خدا راون سے کچھ کم ہے؟ یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے۔ خدا کا نہیں۔ اگر خدا کا ہو۔ تو ایسا خدا ہم سے دور رہے اور ہم اُس سے دور رہیں + ۷۷ +

(۷۸) اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ پکارنا قبول کرو۔ واسطے

(۷۱) مت فساد کرتے پھرو زمین پر (منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم۔ سورۃ ہفتم آیت ۷۷) +

(محقق) یہ بات تو اچھی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسرے مقاموں پر جہاد کرنا اور کافروں کو قتل کرنا بھی لکھا ہے اب کہو اجتماع ضدین نہیں ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب مغلوب ہوئے ہونگے تب اونہوں نے یہ تدبیر نکالی ہوگی اور جب غالب ہوئے ہونگے تب جھگڑا فساد برپا کیا ہوگا۔ اس لئے اجتماع ضدین کیوجہ سے دونوں باتیں درست نہیں ہیں + ۷۱ +

(۷۲) پس ڈالدیا عصا اپنا ناگہاں اور وہ اژدہا تھا ظاہر + (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم۔ آیت ۹۸ +)

(محقق) اس کے لکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے اگر ایسا ہے تو یہ دونوں عالم نہیں تھے جیسا کہ آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے کے عمل کو کوئی خلاف نہیں کرسکتا (ویسے ہی عصا کا اژدہا نہیں ہوسکتا) اس لئے یہ شعبدہ بازوں کی باتیں ہیں۔ ۷۲ +

(۷۳) پس ہم نے اُس پر مینہ کا طوفان بھیجا ٹیڈی۔ چچڑے۔ مینڈک اور لہو۔ پس اُن میں سے ہم نے بدلا لیا اور اُس کو ڈبو دیا دریا میں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اوتار دیا۔ تحقیق وہ دین جھوٹا ہے کہ جس میں ہیں اور اُن کا کام بھی جھوٹا ہے + (منزل دوم سیپارہ نہم سورۃ ہفتم۔ آیت ۱۱۹-۱۲۲-۱۲۴-۱۲۵ +)

(محقق) دیکھئے! جیسا کہ کوئی پاکھنڈی کسی کو ڈرائے کہ ہم تجھ پر سانپوں کو مارنے کے واسطے چھوڑیں گے ویسی ہی یہ بات ہے۔ بھلا جو ایسا متعصب ہے کہ ایک قوم کو غرق کردے اور دوسری کو پار اوتار دے۔ وہ خدا ادھرمی کیوں نہیں؟ جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اُس سے بڑھ کر جھوٹا اور مذہب کون ہوسکتا ہے؟ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی بُرے اور بھلے نہیں ہوسکتے۔ یکطرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا ہی مذہب ہے۔ کیا توریت زبور کا دین جو کہ اُن کا تھا جھوٹا ہوگیا؟ یا اُن کا کوئی اور مذہب تھا۔ کہ جس کو جھوٹا کہا۔ اور اگر وہ مذہب کوئی اور تھا تو کون سا تھا۔ بتاؤ اگر اُس کا نام قرآن میں (موجود) ہے + ۷۳ +

(۷۴) پس البتہ دیکھ سکیگا تو مجھ کو پس جب تجلے کی پروردگار اُس کی طرف پہاڑ کی کیا ریزہ ریزہ اُس کو اور گر پڑا موسیٰ بیہوش + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہفتم آیت ۱۴۹) +

نہ کیا۔ کہا میں اُس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے اور اُس کو مٹی سے پیدا کیا + کہا
بس اُتر اُس میں سے پس نہیں لائق واسطے تیرے۔ یہ کہ تکبر کرے تو نیچ اُس کے
پس بالکل تحقیق تو ذلیلوں سے ہے۔ کہا ڈھیل دے مجھ کو اُس دن تک کہ قبروں سے
اُٹھائے جاویں۔ کہا تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہے۔ کہا پس قسم ہے اُسکی
کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو البتہ بیٹھونگا میں واسطے اُن کے تیرے سیدھے راہ پر اور اکثر
تو اُن کو شکر کرنے والا نہ پاویگا اور کہا اُس سے بُرے حال سے نکل راندہ ہوا۔ البتہ
جو کوئی پیروی کریگا تیری اُن میں سے۔ البتہ بھرونگا میں دوزخ کو تم سب سے (منزل
دوم سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم۔ آیت ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵+)

(محقق) غور سے خدا اور شیطان کے جھگڑے کو سُنیئے! ایک فرشتہ جیسا کہ چپڑاسی
ہوتا ہے ہوگا وہ بھی خدا سے نہ دبا اور خدا اُس کی روح کو پاک بھی نہ کر سکا۔ پھر
ایسے باغی کو جو سب کو گناہ گار بناکر غدر کرنے والا ہے خدا نے چھوڑ دیا۔ خدا کی
یہ سخت غلطی ہے۔ شیطان تو سب کو بہکانے والا۔ اور خدا شیطان کو بہکانے والا
ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کا بھی شیطان خدا ہے + کیونکہ شیطان منہ
پر کہتا ہے کہ تو نے مجھ کو گمراہ کیا۔ اِس سے خدا میں پاکیزگی بھی نہیں پائی جاتی اور
سب بُرائیوں کا موجد و باعث خدا ہوا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کا ہو سکتا ہے دوسرے
شریف عالموں کا نہیں اور مسلمانوں کا خدا فرشتوں سے انسان کی مانند گفتگو کرنے
سے مجسم۔ محدود العقل۔ بے انصاف ثابت ہوتا ہے۔ اسی لئے عالم لوگ مذہب
اسلام کو پسند نہیں کرتے + ۶۹+

(۷۰) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا
چھ دن میں۔ پھر قرار پکڑا اُس پر عرش کے۔ پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے
(منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم آیت ۵۰۔ ۵۱)

(محقق) بھلا جو چھ دن میں دنیا کو بنا دے۔ عرش میں تخت پر آرام کرے۔
وہ خدا قادر مطلق اور محیط کُل کبھی ہو سکتا ہے؟ اِن صفات کے نہ ہونے سے وہ خدا
بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیا تمہارا خدا بہرا ہے جو پکارنے سے سُنتا ہے؟ یہ سب باتیں
خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ اسی سے قرآن خدا کا بنایا نہیں ہو سکتا۔ اگر چھ دن میں
جہان بنایا۔ اور ساتویں دن عرش پر آرام کیا۔ تو تھک بھی گیا ہوگا اور اب تک
سوتا ہے یا جاگتا ہے؟ اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کام کرتا ہے یا نکما بن کر اِدھر اُدھر سیر سپاٹا اور
عیش کرتا پھرتا ہے + ۷۰+

نہ دیا کسی کو (منزل دوم۔ سیپارہ ششم۔ سورۃ پنجم * آیت ۱۷ * ۱۸ *)
(محقق) جس طرح شیطان جس کو چاہتا ہے گنہگار بناتا ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر بہشت اور دوزخ میں خدا ہی جاوے کیونکہ وہ گناہ و ثواب کا کرانے والا ہے۔ روحیں محتاج بالغیر ہیں۔ جس طرح کہ فوج اپنے سپہ سالار کے زیر حفاظت رہتی اور (اس کے حکم سے) کسی کو مارتی ہے تو اس حالت میں) نیکی و بدی سپہ سالار کو ہوتی ہے فوج کو نہیں * ۶۵ *

(۶۶) اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا * (منزل دوم۔ سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم آیت ۹۰)
(محقق) دیکھئے! یہ بات خدا کے شریک ہونے کی ہے پھر خدا کو "لاشریک" ماننا فضول ہے * ۶۶ *

(۶۷) معاف کیا اللہ نے اس چیز سے جو کہ گذرا اور جو کوئی پھر کریگا۔ پس بدلا لیگا اللہ اس سے (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم آیت ۹۴ *)
(محقق) کئے ہوئے گناہوں کا معاف کرنا گویا گناہوں کو کرنے کا حکم دیکر بڑھانا ہے گناہ معاف کرنے کا ذکر جس کتاب میں ہو۔ وہ نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ کسی عالم کی تصنیف بلکہ گناہ بڑھانے کا موجب ہے * ہاں آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے۔ کسی سے دعا اور خود چھوڑنے کے لئے کوشش و توبہ کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر صرف توبہ ہی کرتا جائے۔ چھوڑے نہیں۔ تو بھی کچھ نہیں ہو سکتا * ۶۷ *

(۶۸) اور اس آدمی سے زیادہ گنہگار کون ہے۔ جو اللہ پر بہتان باندھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی گئی۔ لیکن وحی اس کی جانب نہیں کی گئی۔ اور کہتا ہے کہ میں بھی اُتار دونگا کہ جیسے اللہ اُتارتا ہے (منزل دوم۔ سیپارہ ہفتم۔ سورت ششم آیت ۹۸۔)
(محقق) اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب کہتے تھے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی اُترتی ہے تو کسی دوسرے نے بھی محمد صاحب کی طرح لیلا رچی ہوگی کہ میرے پاس بھی آیتیں اُترتی ہیں۔ مجھ کو بھی پیغمبر مانو۔ اس کو ہٹانے اور اپنی عزت بڑھانے کے لئے محمد صاحب نے یہ تدبیر کی ہوگی * ۶۸ *

(۶۹) تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورتیں بنائیں ہم نے تمہاری اور کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنیوالوں میں سے نہ ہوا۔ کہا جب میں نے تجھے حکم دیا پھر کس نے روکا کہ تو نے سجدہ

جیسے کو تیسا ملنے تب ہی گذارا ہوتا ہے۔ جن کا خدا دھوکے باز ہے۔ اُس کے معتقد دھوکے باز کیوں نہ ہوں ؟

کیا بدکار مسلمانوں سے دوستی اور غیر مذہب کے اچھے لوگوں سے دشمنی کرنا کسی کو واجب ہے ؟ + ۶۱ +

(۶۲) اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے پروردگار تمہارے سے پس ایمان لاؤ اللہ معبود اکیلا ہے + (منزل اول سیپارہ پنجم سورۃ النساء۔ آیت ۱۶۶ + ۱۶۷ +)

(محقق) کیا جب پیغمبروں پر ایمان لانا لکھا تو ایمان میں پیغمبر خدا کا شریک ہوا یا نہیں ؟ خدا محدود المکان ہے۔ محیط کل نہیں۔ تب ہی تو اُس کے پاس سے پیغمبر آتے جاتے ہیں ایسا تو خدا نہیں ہوسکتا۔ کہیں محیط کل لکھتے ہیں۔ کہیں محدود المکان۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ بہت لوگوں نے بنایا ہے + ۶۲ +

سورۃ مائدہ

(۶۳) تم پر حرام کیا گیا مُردار۔ لہو۔ سُور کا گوشت۔ جس پر اللہ کے سوائے کچھ اور پڑھا جاوے۔ گلا گھونٹے۔ لاٹھی مارے۔ اوپر سے گر پڑے۔ سینگ مارے۔ اور درندہ کا کھایا ہوا + (منزل اول۔ سیپارہ ششم۔ سورۃ پنجم آیت ۲ +)

(محقق) کیا اتنی ہی چیزیں حرام ہیں ؟ اور بہت سے حیوان اور حشرات الارض وغیرہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔ یہ تمام باتیں انسان کی گھڑنت ہیں۔ خدا کی نہیں اس لئے مستند کبھی نہیں ہیں + ۶۳ +

(۶۴) اور قرض دو تم اللہ کو اچھا البتہ میں تمہاری بُرائی دور کرونگا اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرونگا + (منزل دوم۔ سیپارہ ششم سورۃ پنجم آیت ۱۱)

(محقق) واہ جی واہ ! مسلمانوں کے خدا کے گھر میں کچھ بھی دولت نہیں رہی ہوگی۔ اگر ہوتی تو قرض کیوں مانگتا ؟ اور اُن کو کیوں بہکاتا۔ یہ کہہ کر کہ تمہاری بُرائی دور کرکے تم کو بہشت میں بھیجونگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ہے + ۶۴ +

(۶۵) بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور دیا تم کو جو کچھ

کرنے کے لائق ہے جس میں آریہ مارگ یعنی نیک آدمیوں کی راہ پر چلنا۔ اور بدوں کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اور وہی سب سے افضل ہے + ۵۸ +

(۵۹) اور جو کوئی کرے برخلاف رسول کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو وے۔ واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے ضرور ہم اس کو دوزخ میں داخل کرینگے (منزل اول۔ سیپارہ پنجم سورۃ النساء + آیت ۱۱۳ +)

(محقق) اب دیکھئے خدا اور رسول کی تعصب کی باتیں۔ محمد صاحب وغیرہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم خدا کے نام سے ایسی باتیں نہ لکھینگے تو اپنا مذہب ترقی نہ پاویگا اور مال نہ لیگا عیش عشرت نصیب نہ ہوگی + اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی مطلب برآری اور دوسرں کے کام بگاڑنے میں کامل اُستاد تھے اسیوجہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ جھوٹ کے ماننے اور جھوٹ پر چلنے والے ہونگے۔ نکوکار عالم اُن کی باتوں کو مستند نہیں مان سکتے + ۵۹ +

(۶۰) جو اللہ فرشتوں کتابوں رسول اور قیامت کے ساتھ کفر کرے۔ تحقیق وہ گمراہ ہے۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر زیادہ ہوئے کفر میں ہرگز اللہ اُن کو نہیں بخشیگا۔ اور نہ راہ دکھلاویگا + (منزل اول۔ سیپارہ پنجم سورۃ النساء آیت ۱۳۴۔۱۳۵ +)

(محقق) کیا اب بھی خدا لاشریک رہ سکتا ہے؟ کیا لاشریک کہتے جانا اور اُس کے ساتھ بہت سے شریک بھی مانتے جانا۔ اجتماع ضدین نہیں ہے؟ کیا تین بار معاف کرنے کے بعد خدا معاف نہیں کرتا ہے؟ اور تین بار کفر کرنے پر راہ دکھلاتا ہے اور چوتھی بار سے آگے نہیں دکھلاتا اگر تمام آدمی چار چار بار بھی کفر کریں تو کفر بہت ہی بڑھ جائے + ۶۰ +

(۶۱) تحقیق اللہ جمع کرنے والا ہے۔ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں تحقیق منافق فریب دینے والے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے اُن کو۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ مسلمانوں کے سوائے کافروں کو دوست مت بناؤ + (منزل اول۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء۔ آیت ۱۳۸۔۱۳۹۔۱۴۰ +)

(محقق) مسلمانوں کے بہشت میں اور دیگر لوگوں کے دوزخ میں جانے کا کیا ثبوت ہے؟ واہ جی واہ اگر خدا منافقوں کے فریب میں آتا ہے اور دوسروں کو فریب دیتا ہے تو ایسا خدا ہم سے دور رہے وہ دھوکے بازوں سے جا کر ملے اور دھوکے باز اُس سے ملیں کیونکہ![1]

"यादृशी शीतला देवी तादृशः खर वाहनः"

[1] نوٹ۔ منجانب مترجم۔ جیسی شیتلا دیوی ویسی اُس کی سواری گدھا +

ہے؟ اور مسلمانوں کی طرفداری کیوں کرتا ہے؟ واقعی اعمال کا دُگنا یا پُورا ثمرہ نہ دینے سے خدا غیر منصف ٹھیرتا ہے ۔ ۵۶ ۔

(۵۷) جب تیرے پاس سے باہر نکلتے ہیں مصلحت کرتے ہیں سوائے اُس چیز کے کہ کہتا ہے تو اور اللہ لکھتا ہے جو مصلحت کرتے ہیں اور اللہ نے اُلٹا کیا اُس کو بسبب اُس چیز کے کہ کمایا اونہوں نے ۔ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ راہ پر لاؤ جس کو گمراہ کیا اللہ نے اور جس کو گمراہ کرے اللہ ۔ پس ہرگز نہ پاویگا ۔ تو واسطے اُس کے راہ ۔ (منزل اول سیپارہ پنجم ۔ سورۃ النساء ۔ آیت ۷۹ ۔ ۸۷ ۔)

(محقق) اگر خدا ایسی باتوں کا روزنامچہ رکھتا ہے تو وہ ہمہ دان نہیں ہے ۔ اگر ہمہ دان ہے تو لکھنے کا کیا کام ہے؟ اور مسلمان کہتے ہیں کہ شیطان ہی سب کو بہکانے کی وجہ ملعون ہوا ہے تو جب خدا ہی انسانوں کو گمراہ کرتا ہے تو پھر خدا اور شیطان میں کیا فرق رہا؟ ہاں اِتنا فرق کہہ سکتے ہیں کہ خدا بڑا شیطان اور وہ چھوٹا شیطان ۔ کیونکہ مسلمانوں ہی کا قول ہے کہ جو بہکاتا ہے وہی شیطان ہے تو اس اصول سے خدا کو بھی شیطان بنا دیا ۔ ۵۷ ۔

(۵۸) اور نہ بند کریں ہاتھوں اپنے کو پس پکڑو اُن کو اور مار ڈالو جہاں پاؤ ۔ اور مسلمان کو مسلمان کا مارنا واجب نہیں مگر انجانے جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا سونپی ہوئی طرف لوگوں اُس کے کے مگر یہ کہ خیرات کر دیویں ۔ پس اگر ہووے اُس قوم سے کہ دشمن ہیں واسطے تمہارے اور جو کوئی مسلمان کو جانکر مار ڈالے ۔ پس وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا ۔ اور غضب اللہ کا اُوپر اُس کے اور لعنت ہے ۔ (منزل اول ۔ سیپارہ پنجم ۔ سورۃ النساء ۔ آیت ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔)

(محقق) اب دیکھئے اپرلے درجے کے تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہ ہو ۔ اُس کو جہاں پاؤ مار ڈالو ۔ اور مسلمانوں کو نہ مارو ۔ بھُول سے بھی مسلمانوں کے مارنے میں دوزخ اور غیروں کے مارنے سے بہشت ملیگا ۔ ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہئے ۔ ایسی کتاب ایسے پیغمبر ۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے فائدہ کچھ بھی نہیں ۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے ۔ ایسے جاہلانہ مذہبوں سے عقلمندوں کو علیحدہ رہ کر ویدوکت احکام کو تسلیم کرنا چاہیے ۔ کیونکہ اُن میں جھوٹ ذرہ بھی نہیں ہے (تم کہتے ہو کہ) جو مسلمان کو مارے اُس کو دوزخ ملے گا اور دوسرے مذہب والے کہتے ہیں کہ جو مسلمان کو مارے تو اُس کو بہشت ملے گا ۔ اب بتلاؤ کہ اِن دونوں مذہبوں میں سے کس کو قبول اور کس کو ترک کریں ایسے جاہلوں کے من گھڑت مذہبوں کو چھوڑ کر ویدوکت مت ہی سب انسانوں کے قبول

کا شریک مانتے ہیں تو پیغمبر صاحب کو کیوں ایمان میں خدا کے ساتھ شریک کیا ہے؟ اللہ نے پیغمبر پر ایمان لانا لکھا ہے۔ اِس لئے پیغمبر بھی شریک ہو گیا۔ پھر لا شریک کہنا ٹھیک نہ ہوا۔ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے۔ کہ محمدؐ صاحب کے پیغمبر ہونے پر ایمان لانا چاہئے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی کیا ضرورت ہے؟ اگر خدا بلا پیغمبر کے اپنی خواہش کے مطابق کام نہیں کرسکتا۔ تو ضرور خالی از قدرت ہوا + ۵۳۔

(۵۴) اے ایمان والو صبر کرو۔ باہم رو کے رکھو اور لڑائی میں لگے رہو۔ اور اللہ سے ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ + (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران آیت ۱۷۸ +)

(محقق) یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں لڑائی باز تھے جو جنگ کا حکم دیتا ہے۔ وہ امن میں خلل انداز ہوتا ہے۔ کیا برائے نام خدا سے ڈرنے پر رہائی ہو سکتی ہے؟ یا ادھرم کے جنگ وغیرہ کے کرنے کے ڈر سے اگر پہلی بات درست ہے۔ تو ڈرنا نہ ڈرنا برابر ہے اور اگر دوسری بات درست ہے تو ٹھیک ہے + ۵۴ +

سورۃ النساء

(۵۵) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اُس کے کا۔ داخل کریگا۔ اُس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والی بیچ اُن کے اور یہ ہے مراد پانا بڑا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اُس کے کی اور گذر جاوے حدوں اُس کی سے۔ داخل کریگا اُس کو آگ میں ہمیشہ رہنے والی بیچ اُس کے اور واسطے اُس کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا + (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ النساء آیت ۱۲-۱۳ +)

(محقق) خدا نے خود ہی محمد صاحب کو اپنا شریک بنالیا ہے اور خود قرآن ہی میں یہ بات لکھدی ہے اور دیکھو خدا پیغمبر کے ساتھ کیسا پھنسا ہے کہ جس نے بہشت میں رسول کی شراکت کرلی ہے۔ کسی ایک بات میں بھی مسلمانوں کا خدا خود مختار نہیں۔ تو لا شریک کہنا بے معنی ہے ایسی ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب میں نہیں ہوسکتیں + ۵۵ +

(۵۶) اور ایک ذرہ کے برابر بھی اللہ ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر ہووے نیکی دوگنا کریگا اُس کو . . . . . (منزل اول۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۳۸ +)

(محقق) اگر ایک ذرہ بھر خدا بے انصافی نہیں کرتا تو نیکی کا ثواب دوگنا کیوں دیتا

وفاضل زیادہ ہیں۔ اس وجہ سے (ایسا مذہب اب) نہیں چل سکتا۔ بلکہ جو جو ایسے تدی مذہب ہیں وے معدوم ہوتے جاتے ہیں ان کے ترقی پانے کی تو بات ہی کیا ہے ۴۹

(۵۰) اُس کو کہتا ہے کہ ہو۔ بس ہو جاتا ہے۔ اور مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہت مکر کرنیوالا ہے (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ العمران۔ آیت ۴۴-۵۰)

(محقق) جب مسلمان لوگ خدا کے سوائے دوسری (کوئی) چیز نہیں مانتے۔ تو خدا نے کس سے کہا؟ اور اس کے کہنے سے کون ہو گیا؟ اس بات کا جواب مسلمان لوگ سات جنم میں بھی نہیں دے سکینگے۔ کیونکہ علّت کے بغیر معلول ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلا علّت کے معلول کا کہنا ایسی بات ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ بلا اپنے والدین کے میرا جسم ہو گیا۔ جو دھوکا کھاتا ہے یا مکرو فریب کرتا ہے وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (خدا تو درکنار) شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے ۵۰

(۵۱) کیا یہ کفایت نہ کریگا تم کو کہ مدد کرے تم کو اب ساتھ تین ہزار فرشتوں کے (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران۔ آیت ۱۱۸)

(محقق) اگر مسلمانوں کو تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد دیتا تھا تو اب جبکہ انکی بادشاہت بہت سی برباد ہو گئی اور ہو رہی ہے کیوں مدد نہیں دیتا؟ اس لئے یہ صرف جاہلوں کو لالچ دیکر پھنسانے کا ڈھکوسلا ہے ۵۱

(۵۲) اور مدد دے ہم کو اُوپر قوم کافروں کے۔ بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مر جاؤ تم البتہ بخشش طرف اللہ کے ہے (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران آیت ۱۴۲-۱۴۵-۱۵۱)

(محقق) دیکھئے مسلمانوں کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہیں۔ اُن کے مارنے کے واسطے خدا سے دعا کرتے ہیں کیا خدا سادہ لوح ہے جو اُن کی بات مان لیگا؟ اگر مسلمانوں کا کارساز اللہ ہی ہے تو پھر مسلمانوں کے کام برباد کیوں ہوتے ہیں؟ اور خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ مجہولی محبت میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر خدا ایسا طرفدار ہے تو دین دار آدمیوں کی عبادت کے لائق نہیں ہو سکتا ۵۲

(۵۳) اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار کرے تم کو اوپر غیب کے لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جس کو چاہے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسولوں اُنکے کے (منزل اوّل سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران آیت ۱۷۳)

(محقق) جب مسلمان لوگ سوائے خدا کے کسی پر ایمان نہیں لاتے اور نہ کسی کو خدا

کسی متعصب کا بنایا ہؤا ہے +

(۴۸) ہر ایک روح کو پورا دیا جاویگا جو اُس نے کمایا اور وے نہ ظلم کئے جاوینگے۔ کہدیا اللہ تو ہی مُلک کا مالک ہے۔ جس کو چاہے دیتا ہے۔ جس سے چاہے چھینتا ہے۔ جس کو چاہے عزت دیتا ہے جس کو چاہے ذلت دیتا ہے سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے ہر ایک چیز پر تو ہی قادر ہے۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں بٹھاتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے۔ اور جس کو چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کو دوست نہ بناویں۔ سوائے مسلمانوں کے جو کوئی یہ کرے۔ پس وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ کہہ جو تم چاہتے ہو اللہ کو۔ تو پیروی کرو میری اللہ چاہیگا تم کو اور تمہارے گناہ معاف کریگا۔ تحقیق بخشنے والا مہربان ہے (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ العمران آیت ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ +)

(محقق) جب ہر ایک روح کو اعمال کا پورا پورا ثمرہ دیا جاویگا۔ تو (گناہ) معاف نہیں ہوسکیں گے۔ اور اگر معاف ہونگے تو پورا ثمرہ نہیں دیا جائیگا۔ اور بے انصافی ہوگی اگر بلا نیک اعمال کے سلطنت دیگا تو بھی غیر منصف ہو جائیگا۔ بھلا زندہ سے مُردہ اور مُردہ سے زندہ کبھی ہوسکتا ہے خدا کا انتظام مکمل اور لازوال ہے۔ کبھی اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا ؟ اب دیکھئے تعصب کی باتیں جو دین اسلام میں نہیں ہیں اُن کو کافر قرار دیا گیا ہے غیر مذہب کے نکوکاروں سے کبھی دوستی نہ رکھنا اور بد مسلمانوں سے دوستی رکھنے کی تعلیم دینا خدا کے شایاں نہیں۔ اِس لئے یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ محض تعصب جہالت سے پُر ہیں۔ اور مسلمان لوگ تاریکی میں ہیں + اور دیکھئے محمد صاحب کی لیلا کہ اگر تم میری طرف ہوگے۔ تو خدا تمہاری طرف ہوگا۔ اگر تم تعصب سے گناہ کروگے تو اُس کی معافی بھی کریگا۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی نیت صاف نہیں تھی اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے اپنی مطلب برآری کے لئے قرآن بنایا ہے + ۴۸ +

(۴۹) جس وقت کہا فرشتوں نے کہ اے مریم تجھ کو اللہ نے برگزیدہ کیا اور پاک کیا اُو برُدنیا کی عورتوں کے (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ العمران آیت ۳۹ +)

(محقق) بھلا جب آجکل خدا کے فرشتے اور خدا کسی سے باتیں کرنے کو نہیں آتے تو پہلے کیونکر آتے ہونگے ؟ اگر کہو کہ پہلے کے آدمی دیندار تھے آج کل کے نہیں تو یہ بات غلط ہے۔ جب عیسائی اور مسلمانوں کا مذہب چلا تھا۔ اُس وقت اُن ملکوں میں جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے۔ اب عالم

چیزوں پرقادر ہے (منزل اول - سیپارہ سوم - سورۃ البقر آیت ۲۸۰+)

(محقق) کیا بخشش کے مستحق کو نہ بخشنا اور غیر مستحق کو بخشنا غیر منصف بادشاہ کا سا کام نہیں ہے؟ اگر خدا جس کو چاہتا ہے گنہگار یا دھرماتما بناتا ہے تو روح کو گناہ و ثواب کا کرنے والا نہ کہنا چاہیے - جب خدا نے اس کو ویسا ہی کیا تو انسان کو تکلیف و راحت بھی نہ ہونی چاہئے - جیسے سپہ سالار کے حکم سے کسی نوکر نے کسی کو مارا - تو اس کا ثمرہ حاصل کرنے والا وہ نہیں ہوتا - ویسے ہی وے بھی نہیں ہیں + ۴۵ +

سورۃ العمران

(۴۶) کہہ اس سے اچھی اور کیا پرہیزگاروں کو خبر دوں کہ اللہ کی طرف سے بہشتیں ہیں - جن میں نہریں چلتی ہیں - اُن میں ہمیشہ رہنے والی پاک بی بیاں ہیں - اللہ کی خوشی ہے اللہ اُن کو دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے + (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ العمران آیت ۱۲+)

(محقق) بھلا یہ بہشت ہے یا طوائف خانہ؟ اس کو خدا کہنا یا ستریں (عورتوں کا دلدادہ) کیا کوئی بھی عقلمند ایسی باتیں جس میں ہوں اس کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب مان سکتا ہے؟ خدا طرفداری کیوں کرتا ہے؟ جو بی بیاں بہشت میں ہمیشہ سے رہتی ہیں - کیا وے یہاں سے پیدا ہوکر وہاں گئی ہیں یا وہیں پیدا ہوئیں ہیں؟ اگر یہاں سے پیدا ہوکر وہاں گئی ہیں اور قیامت کی رات سے پہلے ہی وہاں بی بیوں کو بُلا لیا - تو اُن کے خاوندوں کو کیوں نہ بُلا لیا؟ اور قیامت کی رات میں سب کا انصاف ہوگا اس عہد کو کیوں توڑا؟ اگر وہیں پیدا ہوئی ہیں تو قیامت تک وے کیونکر گذارہ کرتی ہیں؟ اگر اُن کے واسطے آدمی بھی ہیں یہاں سے بہشت میں جانے والے مسلمانوں کو خدا بی بیاں کہاں سے دیگا؟ اور جیسے بی بیاں بہشت میں ہمیشہ رہنے والی بنائیں ویسے مردوں کو وہاں ہمیشہ رہنے والے کیوں نہیں بنایا؟ اسواسطے مسلمانوں کا خدا بھی بے انصاف اور بے سمجھ ہے + ۴۶ +

(۴۷) تحقیق اللہ کے طرف سے دین اسلام ہے + (منزل اول - سیپارہ دوم سورۃ العمران آیت ۱۶ +

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں ہی کا ہے اوروں کا نہیں؟ کیا تیرہ سو برسوں سے پہلے خدا کا مذہب تھا ہی نہیں؟ اِس سے (معلوم ہوا کہ) یہ قرآن خدا کا بنایا تو نہیں بلکہ

(۴۱) جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے۔ سب اُس کے لئے ہے۔ چاہے اُس کی کرُسی نے آسمان اور زمین کو سما لیا ہے (منزل اول سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۵۰)

(محقق) جو آسمان زمین پر چیزیں ہیں وے سب انسانوں کے واسطے خدا نے پیدا کی ہیں۔ اپنے واسطے نہیں کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ جب اُس کی کرُسی ہے تو وہ محدود المکان ہُوا۔ جو محدود المکان ہے وہ خدا نہیں کہاتا کیونکہ خدا تو ویاپک یعنی محیط کُل ہے ۔ ۴۱ ۔

(۴۲) اللہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے۔ بس تو مغرب سے لے آ۔ بس جو کافر حیران ہوا تھا۔ تحقیق اللہ گناہ گاروں کو راہ نہیں دکھلاتا ۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۴)۔

(محقق) دیکھئے یہ لاعلمی کی بات ہے آفتاب نہ مشرق سے مغرب اور نہ مغرب سے مشرق کبھی آتا جاتا ہے وہ اپنی محور میں گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے تحقیق جانا جاتا ہے۔ کہ قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ بھی نہیں آتا تھا۔ اگر گنہگاروں کو راہ نہیں بتلاتا۔ تو پرہیزگاروں کے لئے بھی مسلمانوں کے خدا کی ضرورت نہیں کیونکہ دھرماتما تو دھرم کی راہ میں ہوتے ہی ہیں۔ جو گمراہ ہیں اُن کو راستہ بتلانا چاہئے۔ اس لئے اِس فرض کا ادا نہ کرنا قرآن کے مصنف کی بڑی غلطی ہے۔ ۴۲ ۔

(۴۳) کہا چار جانوروں سے لے اُن کی صورت پہچان رکھ۔ پھر ہر پہاڑ پر اُن میں سے ایک ایک ٹکڑا رکھ دے۔ پھر اُن کو بُلا۔ دوڑتے تیرے پاس چلے آوینگے (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ البقر۔ آیت ۲۵۶)۔

(محقق) واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل کر رہا ہے۔ کیا ایسی ہی باتوں سے خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے؟ عقلمند لوگ ایسے خدا کو خیرباد کہہ کر کنارہ کشی کریں گے۔ اور جاہل لوگ پھنسینگے اِس سے بھلائی کے عوض بُرائی اُس کے پلّے پڑیگی ۔ ۴۳ ۔

(۴۴) جس کو چاہے حکمت دیتا ہے ۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۶۴)۔

(محقق) اگر جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے تو جس کو نہیں چاہتا اُس کو حکمت نہیں دیتا ہوگا۔ یہ بات خدا کی نہیں۔ بلکہ جو طرفداری چھوڑ کر سب کو حکمت کی ہدایت کرتا ہے وہی خدا اور سچا واعظ ہو سکتا ہے دوسرا نہیں ۔ ۴۴ ۔

(۴۵) وہ کہ جس کو چاہیگا معاف کریگا۔ جس کو چاہے عذاب دیگا۔ کیونکہ وہ سب

معترف ہو کر مسلمان لوگ اپنی من مانی کارروائی کرتے ہیں + اور کئی اس قرآن کے فرمودہ پر ا
ور رکھ کر دھرماتما بھی ہوتے ہیں + ۳۷ +

(۳۸) اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض ہے کہ وہ ناپاکی ہے۔ پس کنارہ کرو عورتا
کو بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ اُن کے۔ یہاں تک کہ پاک ہوں۔ پس جب نہا لیں۔
جاؤ اُن کے پاس اُس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے۔ بی بیاں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے
تمہارے۔ پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو۔ تم کو اللہ لغو قسم میں نہیں پکڑتا (منزل
اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۱۶ + ۲۱۸) +

(محقق) ایام حیض میں مجامعت نہ کرنے کا حکم تو اچھا ہے۔ لیکن عورتوں کو کھیت
سے مشابہت دینا اور یہ کہنا کہ جس طرح چاہو اُن کے پاس جاؤ انسان کی شہوت بھڑکانے کا
موجب ہے۔ اگر خدا لغو قسم پر نہیں پکڑتا۔ تو سب جھوٹ بولینگے۔ قسم توڑینگے اِس سے خ
جھوٹ کا اجرا کرنے والا ہو جائیگا + ۳۸ +

(۳۹) کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو اچھا پس دوگنا کرے اُس کو واسطے اُس کے
(منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۳۹ +)

(محقق) بھلا خدا کو قرض لینے سے کیا؟ کیا جس نے ساری خلقت کو بنایا۔ وہ انسان
سے قرض لیتا ہے؟ ہرگز نہیں ایسا تو بلا سمجھے کہا جا سکتا ہے + کیا اُس کا خزانہ خالی ہو گیا
تھا؟ کیا اُس کو ہُنڈوی پرچہ سوداگری وغیرہ میں مصروف ہونے سے خسارہ پڑ گیا تھا جو
قرض لینے لگا؟ اور ایک کا دو دو دینا قبول کرتا ہے۔ کیا یہ ساہوکاروں کا کام ہے؟ ایسا
کام تو دوالیوں یا فضول خرچوں اور کم آمدنی والوں کو کرنا پڑتا ہے خدا کو نہیں + ۳۹ +

(۴۰) اُن میں سے کوئی ایمان نہ لایا اور کوئی کافر ہوا جو اللہ چاہتا نہ لڑتے جو چاہتا ہے
اللہ کرتا ہے۔ (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۴۸)

(محقق) کیا جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں وہ خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہیں) کیا وہ ادھرم
کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ نیک آدمیوں کا یہ کام
نہیں کہ صلح توڑ کر لڑائی کرا دیں اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآن نہ خدا کا بنایا اور نہ کسی دین دار
عالم کا بنایا ہوا ہے + ۴۰ +

* اِس آیت کی تفسیر میں تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ ایک آدمی محمد صاحب کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ اے
رسول اللہ خدا قرض کیوں مانگتا ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ تم کو بہشت میں لیجانے کے واسطے۔ اُس نے کہا۔ کہ
جو آپ ضمانت دیں تو میں دوں۔ محمد صاحب نے اُس کو ضمانت دی۔ محوب! خدا کا اعتبار نہ ہوا۔ اُس کے
پیغمبر کا ہوا +

کو مجامعت بھی کیا کرو اور رات میں جتنی دفعہ چاہو کھاؤ + بھلا یہ روزہ کیا ہؤا ؟ دن کو نہ کھایا رات کو کھاتے رہے یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے۔ کہ دن میں نہ کھانا اور رات کو کھانا + ۳۴ +

(۳۵) اللہ کے راہ میں لڑو اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ مار ڈالو تم اُس کو جہاں پاؤ۔ قتل سے کُفر بُرا ہے۔ یہاں تک اُن سے لڑو کہ کفر نہ رہے اور ہووے دین اللہ کا۔ اُنہوں نے جتنی زیادتی کری تم پر۔ اُتنی ہی زیادتی تم اُنکے ساتھ کرو + (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر۔ آیت ۱۸۷-۱۸۸-۱۹۱ +)

(محقق) اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں تو مسلمان لوگ اتنا بڑا ظلم جو کہ غیر مذہب والوں پر کیا ہے نہ کرتے + بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ ہے۔ اِن کے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کُفر ہے + اور کُفر سے قتل کو مسلمان لوگ اچھا مانتے ہیں یعنی (کہتے ہیں کہ) جو ہمارے دین کو نہ مانے گا اُس کو ہم قتل کرینگے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں ؟ اور مذہب کی خاطر لڑتے لڑتے اپنی سلطنت وغیرہ کھو کر برباد ہو گئے + اِن کا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے۔ اِن سے پوچھنا چاہئے کہ کیا چوری کا عوض چوری ہی ہے ؟ جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں۔ کیا ہم بھی (اُن کا) چوری سے کریں ؟ یہ بالکل بے انصافی کی بات ہے۔ کیا کوئی جاہل ہم کو گالیاں دے۔ تو ہم بھی اُسکو گالیاں دیں ؟ یہ بات نہ خدا کی نہ خدا کے معتقد عالم کی اور نہ خدا کی کتاب کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو صرف خود غرض لا علم آدمی سے ہے + ۳۵ +

(۳۶) اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کو۔ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۰۲ - ۲۰۴ +)

(محقق) اگر خدا فساد نہیں چاہتا تو کیوں آپ ہی مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کرتا ہے ؟ اور مفسد مسلمانوں سے دوستی کیوں کرتا ہے ؟ اگر مسلمانوں کے مذہب میں داخل ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے تو وہ مسلمانوں ہی کا طرفدار ہے۔ سب دُنیا کا خدا نہیں اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نہ قرآن خدا کا بنایا نہ اُس میں کہا ہوا (سچا) خدا ہو سکتا ہے + ۳۶ +

(۳۷) اور اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار (منزل اول۔ سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت + ۲۰۹ +)

(محقق) کیا بلا گناہ اور ثواب کے خدا ایسے ہی رزق دیتا ہے ؟ تو پھر بُرائی بھلائی کا کرنا یکساں ہے کیونکہ رنج و راحت کا حاصل ہونا اُس کی مرضی پر ہے۔ اِس لئے دھرم سے

اتنا فرق ہے کہ تم بڑے بُت پرست ہو اور وہ چھوٹے بُت پرست ہیں۔ تمہاری تو اُس آدمی کی سی حالت ہے جو اپنے گھر سے گھُسی ہوئی بلی کو نکالنے لگے اور اُس کے گھر میں اُونٹ گھُس جائے۔ ویسے ہی محمدؐ صاحب نے چھوٹے بُت کو مسلمانوں کے مذہب سے نکالا لیکن بڑا بت جو پہاڑ کی مانند مکہ کی مسجد ہے وہ تمام مسلمانوں کے مذہب میں داخل کر دیا۔ کیا یہ چھوٹی بُت پرستی ہے؟ ہاں جیسے ہم لوگ (ویدک) وید کے ماننے اور اُس پر عمل کرنے والے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ بھی ویدک ہو جاؤ تو بُت پرستی وغیرہ بُرائیوں سے بچ سکو گے ورنہ نہیں جب تک اپنی بڑی بُت پرستی کو دور نہ کرو تب تک تمہیں دوسرے چھوٹے بُت پرستوں کی تردید کرنے سے شرمسار ہو کر علیحدہ رہنا چاہیئے اور اپنے کو بُت پرستی سے باز رکھ کر پاک کرنا چاہیئے + ۳۰ +

(۳۱) جو لوگ اللہ کے راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے لئے یہ مت کہو کہ یہ مُردے ہیں بلکہ وے زندہ ہیں۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۵۵)

(محقق) بھلا خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کیوں نہیں کہتے ہو کہ یہ بات اپنے مطلب پُورا کرنے کے لئے ہے (یعنی) یہ لالچ دینگے تو لوگ خوب لڑینگے۔ اپنی فتح ہوگی مارنے سے نہ ڈریں گے۔ لُوٹ مار کرنے سے عیش و عشرت حاصل ہوگی۔ بعد ازاں گلچھرے اُڑائینگے اپنی مطلب برآری کے لئے اِس قسم کی اُلٹی باتیں گھڑی ہیں + ۳۱ +

(۳۲) اور یہ کہ اللہ سخت تکلیف دینے والا ہے۔ شیطان کے پیچھے مت چلو۔ تحقیق وہ واقعی تمہارا دشمن ہے۔ اِس کے سوائے اور کچھ نہیں کہ بُرائی اور بے شرمی کی اجازت دے اور یہ کہ تم کہو اللہ پر جو نہیں جانتے (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۶۶۔ ۱۶۹ - ۱۷۰ +)

(محقق) کیا تمہارا خدا بدوں کو عذاب دینے والا اور نیکوں پر رحم کرنے والا ہے۔ یا مسلمانوں پر رحم کرنے والا اور دوسروں کو عذاب دینے والا ہے؟ مو خرالذکر صورت میں وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا طرفدار نہیں ہے تو جو آدمی جس جگہ دھرم کریگا۔ اُس پر خدا رحم اور جو ادھرم کریگا۔ اُس کو سزا دیگا۔ ایسی حالت میں محمدؐ صاحب اور قرآن کو شفیع ماننا فضول ہی نہ رہا۔ اور جو سب کو بُرائی کرانے والا ہر ایک انسان کا دشمن شیطان ہے۔ اُس کو خدا نے پیدا ہی کیوں کیا؟ کیا وہ آئندہ کی بات نہیں جانتا تھا؟ اگر کہو کہ جانتا تھا لیکن آزمایش کے لئے بنایا تو بھی درست نہیں کیونکہ آزمایش کرنا محدود العقل کا کام ہے۔ ہمہ دان (خدا) سب روحوں کے اچھے بُرے اعمالوں کو ہمیشہ سے ٹھیک ٹھیک جانتا ہے + اور اگر شیطان سب کو

آیت - ۱۱۶) +

(محقق) اگر یہ بات سچی ہے تو مسلمان (قبلے) کی طرف مُنہ کیوں کرتے ہیں؟ اگر کہیں کہ ہم کو قبلے کیطرف منہ کرنے کا حکم ہے تو یہ بھی حکم ہے کہ چاہے جس طرف کو منہ کرو۔ کیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی؟ اور اگر اللہ کا منہ ہے تو وہ سب طرف ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ایک مُنہ ایک طرف رہیگا۔ سب طرف کیونکر رہ سکے گا اسواسطے یہ بات ٹھیک نہیں + ۲۶ +

(۲۷) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے۔ یہ نہیں کہ اُس کو کرنا پڑتا ہے بلکہ اُسے کہتا ہے کہ ہو جا پس ہو جاتا ہے + (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۱۸)

(محقق) بھلا جب خدا نے حکم دیا کہ ہو جا تو یہ حکم کس نے سُنا؟ اور کس کو سُنایا گیا؟ اور کون بن گیا؟ کس مادہ سے بنایا گیا؟ جب یہ لکھتے ہیں کہ آفرینش کے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی دوسری چیز نہ تھی تو یہ دنیا کہاں سے ہوئی۔ علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو اِتنا بڑا جہاں علت کے بغیر کہاں سے ہوگیا؟ یہ بات صرف لڑکپن کی سی ہے +

(پُورب پکشی یعنی مسلمان) نہیں نہیں خدا کی مرضی سے۔

(محقق یا اُترپکشی) کیا تمہاری مرضی سے مکھی کی ایک ٹانگ بھی بن سکتی ہے؟ جو کہتے ہو کہ خدا کی مرضی سے یہ سارا جہان بن گیا +

(مسلمان) خدا قادر مطلق ہے اس لئے جو چاہے کر لیتا ہے۔

(محقق) قادر مطلق کے کیا معنی ہیں؟

(مسلمان) جو چاہے سو کر سکے۔

(محقق) کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے۔ اپنے آپ مر سکتا ہے؟ جاہل بیمار اور لاعلم بھی بن سکتا ہے؟

(مسلمان) ایسا کبھی نہیں بن سکتا؟

(محقق) اِس لئے خدا اپنے اور دوسروں کے وصف۔ عمل۔ فطرت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے دُنیا میں کسی چیز کے بننے بنانے میں تین اشیا پہلے ضرور ہوتی ہیں۔ ایک فاعل جیسے کُمہار۔ دوسرا بننے والا گھڑا مٹی اور تیسرا اُس کا ذریعہ جس سے گھڑا بنایا جاتا ہے۔ جس طرح کمہار۔ مٹی اور آلہ کے ذریعہ گھڑا بنتا ہے۔ اور بننے والے گھڑے کے پہلے کُمہار۔ مٹی اور آلات موجود ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دُنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علت مادی یعنی پرکرتی تھی اور ان سب کے اوصاف افعال و فطرت ازلی ہیں۔

(محقق) جب مسلمان کہتے ہیں کہ (خدالاشریک) ہے پھر یہ فوج (شریک) کہاں سے کردی؟ کیا جو اوروں کا دشمن ہے وہ خدا کا بھی دشمن ہے؟ اگر ایسا ہے تو ٹھیک نہیں کیونکر خدا کسی کا دشمن نہیں ہو سکتا ۔ ۲۱ +

(۲۲) اور کہو کہ معافی مانگتے ہیں ہم معاف کرینگے تمہارے گناہ اور زیادہ نیکی کرنے والوں کے (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ البقر - آیت ۵۹) +

(محقق) بھلا یہ خدا کی ہدایت سب کو گنہگار بنانے والی ہے یا نہیں؟ کیونکہ جب گناہ معاف ہونے کا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے تب گناہوں سے کوئی بھی نہیں ڈریگا + اسواسطے ایسا کہنے والا خدا اور یہ خدا کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہو سکتی + وہ عادل ہے۔ بے انصافی کبھی نہیں کرتا - اور گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہو جاتا ہے۔ مگر جیسا قصور ہو ویسی سزا دینے سے ہی عادل ہو سکتا ہے + ۲۲ +

(۲۳) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا ہم نے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مار اُس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے + (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ البقر آیت ۷۰ +)

(محقق) دیکھئے ان ناممکن باتوں کے برابر دوسرا کوئی شخص کیا کہیگا؟ ایک پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشموں کا نکلنا بالکل ناممکن ہے + ہاں! اس پتھر کو اندر سے پولا کرکے اس میں پانی بھرنے اور بارہ سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے اور کسی طرح نہیں + ۲۳ +

(۲۴) اور اللہ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ رحم اپنے کے (منزل اول سیپارہ اول - سورۃ البقر - آیت ۸۶)

(محقق) کیا جو مخصوص اور رحم کئے جانے کے لائق نہیں اُن کو بھی (خدا) مخصوص کرتا اور اُس پر رحم کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدا بڑا گڑبڑ مچانیوالا ہے۔ پھر اچھا کام کون کریگا؟ اور بُرے کام کو کون چھوڑیگا؟ کیونکہ (ایسی صورت میں) خدا کی رضامندی پر انسان بھروسہ کریں گے اور اعمالوں کے نتائج پر نہیں اِس گڑبڑ کی وجہ سے تو سب نیک اعمال کرنے سے دست بردار ہو جائینگے + ۲۴ +

(۲۵) ایسا نہ ہو کہ کافر لوگ حسد کرکے تم کو ایمان سے منحرف کردیں کیونکہ اُن میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں۔ (منزل اول - سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۱۱۰ +)

(محقق) اب دیکھئے خدا ہی اُن کو یاد دلاتا ہے کہ تمہارے ایمان کو کافر لوگ نہ گرا دیویں کیا خدا ہمہ دان نہیں ہے؟ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہو سکتی ہیں - ۲۵ +

(۲۶) تم جدھر منہ کرو اُدھر ہی مُنہ اللہ کا ہے (منزل اول - سیپارہ اول سورۃ البقر

(محقق) بھلا ایسی نفرت وحسد کی باتیں کبھی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہیں؟ جن لوگوں کے گناہ ہلکے کئے جاوینگے یا جن کو مدد دیجاینگی وے کون ہیں؟ اگر وے گنہگار ہیں اور گناہوں کے بلا سزا دئے ہلکے کئے جاوینگے تو بے انصافی ہوگی جو سزا دیکر ہلکے کئے جاوینگے تو جن کا بیان اس آیت میں ہے۔ یہ بھی سزا پاکے ہلکے ہو سکتے ہیں۔ اور سزا دیکر بھی ہلکے نہ کئے جاوینگے تو بھی بے انصافی ہوگی اگر گناہوں سے ہلکے کئے جانے والوں سے مطلب پرہیزگاروں سے ہے تو اُن کے گناہ تو آپ ہی ہلکے ہیں خدا کیا کریگا؟ اِس سے معلوم ہوکر یہ تحریر (کسی) عالم کی نہیں اور واقعی دھرماتماؤں کو سُکھ اور ادھرمیوں کو دُکھ اُنکے اعمالوں کے مطابق ہمیشہ دینا چاہیئے + ۱۸ +

(۱۹) اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسےٰ کو کتاب اور پیچھے ہم پیغمبر کو لائے اور دیئے ہم نے عیسےٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہم نے اُس کو ساتھ روح پاک کے کیا پس جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۷ +)

(محقق) جب قرآن میں شہادت ہے کہ موسےٰ کو کتاب دی تو اُس کا ماننا مسلمانوں کے لئے لازم آیا + اور جو جو اُس کتاب میں نقص ہیں وے بھی مسلمانوں کے مذہب میں آگئے اور معجزے کی باتیں سب فضول ہیں۔ اور سادہ لوح آدمیوں کے بہکانے کے واسطے گھڑی گئیں ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت اور علم کے برخلاف تمام باتیں جُھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اگر اُس وقت "معجزے تھے" تو اب کیوں نہیں ہوتے؟ چونکہ اِس وقت نہیں ہوتے اس لئے اُس وقت بھی نہیں ہوتے تھے اس میں کچھ بھی شک نہیں + ۱۹ +

(۲۰) اور اِس سے پہلے کافروں پر فتح چاہتے تھے جو کچھ پہنچانا تھا جب اُس کے پاس وہ آیا جھٹ کافر ہوگئے کافروں پر لعنت ہے اللہ کی (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۹ +)

(محقق) جس طرح تم غیر مذہب والوں کو کافر کہتے ہو اُسی طرح کیا وے تم کو کافر نہیں کہتے؟ اور وہ اپنے مذہب کے خدا کی طرف سے (تمہیں) لعنت دیتے ہیں پھر کہو کون سچا اور کون جُھوٹا ہے؟ جب غور سے دیکھتے ہیں تو سب مذہب والوں میں جھوٹ پایا جاتا ہے اور جو سچ ہے وہ سب میں یکساں ہے + یہ سب جھگڑے جہالت کے ہیں + ۲۰ +

(۲۱) خوشخبری ایمانداروں کو اللہ۔ فرشتوں۔ پیغمبروں۔ جبرائیل اور میکائیل کا جو دشمن ہے اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے + (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۹۸ +)

تک قبروں میں پڑے رہیں گے؟ کیا آجکل دورہ سپرد ہیں؟ کیا اتنی ہی خدا کی نشانیاں ہیں؟ کیا زمین سورج چاندوغیرہ نشانیاں نہیں ہیں؟ کیا کائنات میں جو گوناں گوں مخلوقات سامنے نظر آتی ہے یہ کوئی کم نشانیاں ہیں؟ + ۱۵ +

(۱۶) وے ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں + (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۷۵)

(محقق) چونکہ جیو (روح) غیر متناہی گناہ و ثواب کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے ہمیشہ کے لئے بہشت یا دوزخ میں نہیں رہ سکتے۔ اور اگر خدا ایسا کرے تو وہ بے منصف اور لاعلم ٹھیرے۔ اگر قیامت کی رات انصاف ہوگا تو انسانوں کے گناہ و ثواب مساوی ہونے چاہئیں۔ اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں تو اُن کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور (مسلمان لوگ) دُنیا کی پیدایش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں۔ کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھ رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہے گا؟ یہ باتیں لڑکوں کی باتوں کی مانند ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کے کام ہمیشہ قایم رہتے ہیں اور جس قدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہیں اس کے مطابق ہی اُس کو وہ ثمرہ دیتا ہے۔ لہذا قرآن کی یہ بات سچی نہیں ہے + ۱۶ +

(۱۷) اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ ڈالو تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکالدو کسی آپس اپنے کو گھروں اپنے سے۔ پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو پھر تم وہ لوگ ہو کہ مار ڈالتے ہو آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں اُن کے سے + (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۴ - ۸۵) +

(محقق) بھلا اقرار کرنا اور کرانا محدود العقل آدمیوں کی بات ہے یا خدا کی؟ جب خدا ہمہ دان ہے تو ایسی بیہودہ باتیں دُنیا داروں کی مانند کیوں کریگا؟ آپس میں لہو نہ بہانا اور اپنے ہم مذہبوں کو گھر سے نہ نکالنا۔ اور دوسرے مذہب والوں کا لہو بہانا اور گھر سے اُنہیں نکالدینا بھلا کون سی اچھی بات ہے؟ یہ تو بے وقوفی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے کیا خدا پہلے ہی سے نہیں جانتا تھا۔ کہ یہ اقرار کے خلاف کرینگے؟۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا بھی عیسائیوں کی بہت صفات رکھتا ہے اور یہ قرآن دوسری کتاب کا محتاج ہے + کیونکہ اس کی تھوڑی سی باتوں کو چھوڑ کر باقی سب باتیں بائبل کی ہیں + ۱۷ +

(۱۸) یہ وے لوگ ہیں کہ مول لیا زندگانی دنیا کو بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وے مدد کئے جاوینگے + (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۶) +

پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے۔ ایسی صورت میں قرآن کا یہ لکھنا کہ بی بیاں ہمیشہ بہشت میں رہتی ہیں۔ جھوٹا ہو جائیگا۔ کیونکہ اُنہیں بھی مرنا ہوگا جب یہ حالت ہے تو بہشت میں جانے والوں کی بھی موت ضرور ہوگی + ۱۲ +

(۱۳) اُس دن سے ڈرو کہ جب کوئی روح کسی روح پر بھروسہ نہ رکھیگی۔ نہ اُس کی سفارش قبول کی جاویگی نہ اُس سے بدلا لیا جاویگا اور نہ وے مدد پاوینگے + (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقر۔ آیت ۴۸ +)

(محقق) کیا موجودہ دِنوں میں نہ ڈریں؟۔ بُرائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہیئے۔ جب سفارش نہ مانی جاویگی تو پھر یہ بات کہ پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا۔ کیونکر سچ ہوسکیگی؟ کیا خدا بہشت والوں ہی کا مددگار ہے دوزخ والوں کا نہیں۔؟ اگر ایسا ہے تو خدا طرفدار ہے۔ ۱۳ +

(۱۴) ہم نے موسےٰ کو کتاب اور معجزہ دیئے . . . . . . ہم نے اُن کو کہا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔ یہ ایک ڈر دکھایا جو اُن کے سامنے اور پیچھے تھے۔ اُن کو اور ہدایت ایمان داروں کو (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۵۳۔ ۶۶)

(محقق) اگر موسےٰ کو کتاب دی تھی تو قرآن کا ہونا فضول ہے۔ یہ بات جو بائبل اور قرآن میں لکھی ہے کہ اُس کو معجزے کرنے کی طاقت دی تھی قابل تسلیم نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تھا تو اب بھی ہوتا۔ اگر اب نہیں ہوتا تو پہلے بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے خود غرض لوگ آجکل بھی جاہلوں کے درمیان عالم بن جاتے ہیں ویسے ہی اُس زمانہ میں بھی فریب کیا ہوگا۔ کیونکہ خدا اور اُس کی پرستش کرنے والے اب موجود ہیں تو بھی اِس وقت خدا معجزے کرنے کی طاقت کیوں نہیں دیتا اور نہ وہ معجزے کرسکتے ہیں؟ اگر موسےٰ کو کتاب دی تھی تو دوبارہ قرآن کے دینے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ اگر بھلائی بُرائی کرنے نہ کرنے کا اُپدیش سب جگہ یکساں ہے تو دوبارہ مختلف کتابوں کے بنانے سے پسے ہوئے کے پیسنے کی مثال عاید ہوتی ہے کیا خدا اُس کتاب میں جو کہ موسےٰ کو دی تھی کچھ بھول گیا تھا؟ اگر خدا نے ذلیل بندر ہو جانا محض ڈرانے کے لئے کہا تو اُس کا کہنا جھوٹا ہوا یا اُس نے دھوکھا دیا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے وہ خدا نہیں اور جس کتاب میں ایسی باتیں ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی + ۱۴ +

(۱۵) اِس طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ تم سمجھو (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۶۷)

(محقق) اگر مُردوں کو خدا زندہ کرتا تھا تو اب کیوں نہیں کرتا؟ کیا وہ قیامت کی رات

سے نے نہ مانا اور تکبّر کیا کیونکہ وہ بھی ایک کافر تھا ۔ (منزل اول - سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۳۶ ۔)

(محقق) اس سے (ثابت ہوا کہ) خدا ہمہ دان نہیں یعنی ماضی - حال - استقبال کی باتیں پُورے طور پر نہیں جانتا - اگر جانتا تو شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا اور خدا میں کچھ جلال بھی نہیں ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی نہ مانا اور خدا اُسکا کچھ بھی نہ کرسکا - اور دیکھئے ایک کافر شیطان نے خدا کے بھی چھکے چھڑا دیے مسلمانوں کے خیال میں جہاں کڑوڑوں کافر ہیں - وہاں مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کی کیا پیش چل سکتی ہے ؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیماری بڑھا دیتا اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہونگی اور شیطان نے خدا سے - کیونکہ سوائے خدا کے شیطان کا اُستاد اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔ ۱۱ ۔

(۱۲) اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری جورو بہشت میں رہکر کھاؤ تم بافراغت جہاں چاہو - اور مت نزدیک جاؤ اُس درخت کے کہ گناہ گار ہو جاؤ گے - شیطان نے اُن کو گمراہ کیا اور اُن کو بہشت کے عیش سے کھو دیا تب ہم نے کہا کہ اُترو - بعضے تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں اور تمہارا ٹھکانہ زمین پر ہے اور ایک وقت تک فائدہ ہے - پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں - پس وہ زمین پر آگیا ۔ (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ البقر آیت ۳۷ ۔ ۳۸ ۔ ۳۹ ۔)

(محقق) دیکھئے خدا کی کم علمی - ابھی تو بہشت میں رہنے کی دعا دی اور ابھی کہا کہ نکلو - اگر آئندہ کی باتوں کو جانتا ہوتا تو دعا ہی کیوں دیتا ؟ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے (خدا) قاصر بھی ہے ۔ وہ درخت کس کے لئے پیدا کیا تھا ؟ کیا اپنے لیئے یا دوسرے کے لیئے اگر دوسروں کے لیئے تو کیوں (آدم کو) روکا ؟ اس لیئے ایسی باتیں نہ خدا کی اور نہ اُس کی بنائی ہوئی کتاب کی ہو سکتی ہیں ۔

آدم صاحب خدا سے کتنی باتیں سیکھ آئے تھے ؟ اور جب زمین پر آدم صاحب آئے تب کس طرح سے آئے ؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر ؟ اُس سے کیونکر اُتر آئے کیا پرند کے مانند اُڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر ۔ ؟

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو ان کے بہشت میں بھی خاک ہوگی ؟ اور جتنے وہاں فرشتے وغیرہ ہیں وہ بھی خاک ہی ہونگے کیونکہ خاک کے جسم بغیر اعضا نہیں بن سکتے اور خاکی جسم ہونے کی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئے گا ۔ اگر وہاں موت ہوتی ہے تو وہاں سے (بعد موت) کہاں جاتے ہیں ؟ اور اگر موت نہیں ہوتی تو اُنکی پیدائش بھی نہیں ہونی چاہیئے - جب

کی رو سے دونوں دوزخی ہوتے ہیں۔ پس ان سب کا جھگڑا جھوٹا ہے۔ ہاں جو دھارمک ہیں وے سکھ اور جو پاپی ہیں وے سب مذہبوں میں دکھ ہی پاوینگے ÷ ۸ ÷

(۹) اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیئے اچھے یہ کہ واسطے اُن کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں جب دیئے جاوینگے اُس میں سے میووں سے رزق۔ کہیں گے یہ وہ چیز ہے جو دیئے گئے تھے ہم پہلے اس سے .... اور واسطے اُن کے بیویاں ہیں ستھری اور ہمیشہ وہاں رہنے والی ہیں ÷ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۶)

(محقق) بھلا اس قرآن کی بہشت میں دُنیا سے بڑھکر کون سی عمدہ شے ہے؟ جو چیزیں دنیا میں ہیں وہی مسلمانوں کی بہشت میں ہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ یہاں جیسے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے اور آتے جاتے ہیں اُس طرح بہشت میں نہیں۔ مگر یہاں عورتیں ہمیشہ نہیں رہتیں اور وہاں بی بیاں ہمیشہ رہتی ہیں۔ جب تک قیامت کی رات نہ آوے گی تب تک اُن بچاریوں کے دن کس طرح گذرتے ہونگے؟ ہاں اگر خدا کی اُن پر مہربانی ہوتی ہوگی۔ اور خدا کے ہی سہارے وقت گذاری ہوتی ہوگی۔ یہی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا بہشت گوکلئے گسائیوں کے گولوک اور مندر کی طرح معلوم ہوتا ہے جہانکہ عورتوں کی تعظیم وتکریم بہت ہے آدمیوں کی نہیں۔ اُسی طرح خدا کے گھر میں عورتوں کی قدر بہت ہے۔ اور اُن سے خدا کی محبت بھی آدمیوں کی نسبت زیادہ تر ہے۔ کیونکہ خدا نے بی بیوں کو بہشت میں ہمیشہ کے لیئے رکھا ہے نہ کہ مردوں کو ÷ وے بی بیاں بلا خدا کی مرضی بہشت میں کیونکر ٹھیر سکتیں ہیں؟ اگر یہ بات ایسی ہی ہے تو خدا بھی عورتوں میں غلطاں ہے ÷ ۹ ÷

(۱۰) آدم کو سارے نام سکھلائے پھر فرشتوں کے سامنے کرکے کہا جو تم سچے ہو مجھے اُنکے نام بتلاؤ۔ کہا اے آدم بتا دے اُن کو نام اُن کے۔ پس جب بتا دیئے اُن کے نام۔ (تو خدا نے فرشتوں سے) کہا کہ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تحقیق میں زمین اور آسمان کی چھپی چیزیں اور ظاہر اور چھپے اعمالوں کو جانتا ہوں ÷ (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۳۲-۳۴ ÷)

(محقق) بھلا اس طرح پر فرشتوں کو دھوکا دیکر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام ہو سکتا ہے یہ تو ایک دمبھ کی بات ہے اس کو کوئی عالم نہیں مان سکتا اور نہ ایسی لاف زنی کر سکتا ہے کیا ایسی باتوں سے ہی خدا اپنی کرامات جمانا چاہتا ہے؟ ہاں جنگلی لوگوں میں کوئی کیسا ہی پاکھنڈ چلا لیوے چل سکتا ہے۔ شائستہ آدمیوں میں نہیں ÷ ۱۰ ÷

(۱۱) جب ہم نے فرشتوں سے کہا سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا۔ پر شیطان

اُن میں کوئی گناہگار نہیں ہے ؟ کیا وہ عیسائی اور مسلمان جو دین دار نہیں وے نجات پاویں (گے) اور دوسرے جو دین دار ہیں وے نہیں ۔ کیا یہ سخت بے انصافی اور اندھیر کی بات نہیں ہے ؟ کیا جو لوگ مسلمانی مذہب کو نہیں مانتے اُنھیں کو کافر کہنا یک طرفہ ڈگری نہیں ہے ؟ اگر خدا ہی نے اُن کے دل اور کانوں پر مُہر لگائی ہے اور اسی وجہ سے وے گناہ کرتے ہیں تو اُن کا کچھ بھی قصور نہیں یہ قصور خدا کا ہی ہے ۔ ایسی صورت میں اُن کو سُکھ دُکھ یا گناہ ثواب نہیں ہو سکتا ۔ پھر (خدا) اُن کو سزا و جزا کیوں دیتا ہے ؟ کیونکہ اُنھوں نے گناہ یا ثواب خود مختاری سے نہیں کیا ۔ ۵ ؎

(۶) اُن کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے اُن کی بیماری بڑھا دی ؎ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر ۔ آیت ۱۰)

(محقق) بھلا بلا قصور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی ۔ رحم نہ آیا ۔ اُن بیماروں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی ! کیا یہ شیطان سے بڑھکر شیطنت کا کام نہیں ہے ؟ کسی کے دل پر مُہر لگانا ۔ کسی کی بیماری بڑھانا ۔ خدا کا کام نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ بیماری کا بڑھنا اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے ۔ ۶ ؎

(۷) جس نے تمھارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر ۔ آیت ۲۲ ۔)

(محقق) بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے ؟ یہ جہالت کی بات ہے ۔ آسمان کو چھت کے مانند ماننا تمسخر کی بات ہے ۔ اگر کسی اور کُرہ زمین کو آسمان مانتے ہوں تو اُن کے گھر کی بات ہے ؎ ۷ ؎

(۸) جو تم اُس چیز سے شک میں ہو ۔ جو ہم نے اپنے پیغمبر کے اوپر اُتاری تو اُس کی سی ایک سورۃ لے آؤ ۔ اور شاہدوں اپنے کو پکارو ۔ سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے اور ہرگز نہ کرو گے ۔ تم اُس آگ سے ڈرو ۔ کہ جس کا ایندھن آدمی ہیں اور کافروں کے واسطے تیار کیئے گئے ہیں ؎ (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر ۔ آیت ۲۴ ۔ ۲۵ ۔) ؎

(محقق) بھلا یہ کوئی بات ہے کہ اُس کے مانند کوئی سورۃ نہ بنے ؟ کیا اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مولوی فیضی نے بے نقط قرآن نہیں بنا لیا تھا ؟ وہ کون سی دوزخ کی آگ ہے ؟ کیا (دُنیا کی) آگ سے نہ ڈرنا چاہیئے اس آگ میں بھی جو کچھ پڑے وہ اُس کا ایندھن ہے ؎ جیسے قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کے واسطے پتھر تیار کیئے گئے ہیں ویسے پرانوں میں لکھا ہے کہ ملیچھوں کے لیئے گھور نرک بنا ہے ۔ اب کہیئے کس کی بات سچی مانیں ؟ اپنے اپنے قول سے تو دونوں بہشت میں جانے والے اور ایک دوسرے کے مذہب

چاہیئے کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں۔ وہ کتاب خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب والوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے خدا طرفدار ٹھہرتا ہے۔ اور جس طرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیوں پر نظر انصاف سے سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان میں کہ جو سب ملک والوں کے لیئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ویدوں کو نازل کیا ہے ایسی ہی زبان میں اگر قرآن کو) نازل کرتا تو یہ نقص عاید ہوتا ۴۴ +

سورۃ بقر

(۵) یہ کتاب کہ جس میں شک نہیں پرہیزگاری کی راہ دکھلاتی ہے۔ جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اُس چیز سے کہ جو ہم نے دی خرچ کرتے ہیں اور وے لوگ جو اُس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو رکھتے ہیں تیری طرف یا تجھ سے پہلے اُتاری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اور وے ہی چھٹکارا پانے والے ہیں۔ حقیقت کہ جو لوگ کافر ہوئے۔ اور اُن پر تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے وے ایمان نہ لاویں گے مہر کی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے اور اوپر کانوں اُن کے کے اور اُنکی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کے واسطے بڑا عذاب ہے۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲-۳-۴-۵-۶-۷) +

(محقق) کیا اپنے ہی مُنھ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دھبہ کی بات نہیں؟ جو پرہیزگار لوگ ہیں وے تو خود راہ راست پر ہیں اور جو جھوٹی راہ پر ہیں اُن کو یہ قرآن راہ ہی نہیں دکھلا سکتا۔ تو پھر کس کام کا رہا؟ کیا گناہ و ثواب اور محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانہ سے خرچ کرنے کو دیتا ہے؟ اگر دیتا ہے تو سب کو کیوں نہیں دیتا؟ اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں؟ اگر بائبل انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے تو مسلمان انجیل وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیوں نہیں لاتے؟ اور اگر لاتے ہیں تو قرآن کا نازل ہونا کس واسطے ہے؟ اگر کہیں کہ قرآن میں زیادہ باتیں ہیں تو کیا پہلی کتاب میں خدا لکھنا بھول گیا تھا۔ اور اگر نہیں بھولا تو قرآن کا بنانا لاحاصل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اور قرآن کی چند باتیں (آپس میں) نہیں ملتیں اور بہت سی ملتی ہیں۔ ایک ہی (مکمل) کتاب جیسی کہ وید ہے کیوں نہ نازل کی؟ کیا قیامت پر ہی یقین رکھنا چاہیئے اور (کسی چیز) پر نہیں۔ کیا عیسائی اور مسلمان ہی خدا کی ہدایت پر (چلنے والے) ہیں اور

(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالموں کا بخشش کرنے والا مہربان ہے۔
(منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۲۔۳)

(محقق) اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا۔ تو دوسرے مذہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا۔ اگر معاف کرنے والا ہے تو کیا گنہگاروں پر بھی رحم کریگا؟ اور اگر کرے گا تو آگے ذکر آئے گا کہ "کافروں کو قتل کرو" یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وے کافر ہیں۔ ایسا کیوں کہتا؟ اس لیئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا۔ ۲

(۳) خداوند دن انصاف کا۔ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ دکھا ہم کو راہ سیدھا۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ آیت ۴۔۵)

(محقق) کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا؟ کسی خاص دن انصاف کرتا ہے۔ یہ تو اندھیر کی بات ہے۔ اُسی کی عبادت کرنا اور اُس سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن کیا بُری بات میں بھی مدد کا چاہنا (درست ہے)؟ اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے۔ یا دوسروں کا بھی؟ سیدھے راستے کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے؟ کیا سیدھا راستہ بُرائی کی طرف کا تو نہیں چاہتے؟ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی اور اگر دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے تو متعصب ہیں۔ ۳

(۴) راہ اُن لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اُوپر اُن کے سوائے اُن کے جو غصہ کیا گیا ہے اوپر اُن کے اور نہ گمراہوں کے راستہ ہم کو دکھا۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۶۔۷)

(محقق) جب مسلمان لوگ تناسخ اور پہلے کیئے ہوئے گناہ اور ثواب نہیں مانتے۔ تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا صرف بے انصافی کی بات ہے اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اُسکی فطرت سے بعید ہے۔ (بلا وجہ) وہ رحم یا غضب نہیں کر سکتا۔ اور جب اُن کے سابقہ "سنچت" گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں بن سکتی۔ اور اس سورۃ کی شرح میں یہ الفاظ کہ "یہ سورۃ اللہ صاحب نے آدمیوں کے مُنھ سے کہلائی کہ ہمیشہ اس طرح سے کہا کریں" (درج ہیں) اگر یہ بات درست ہے تو "الف۔ ب" حروف بھی خدا ہی نے پڑھلائے ہونگے؟ اگر کہو کہ بلا حروف جاننے کے اس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے (تو سوال یہ ہے کہ) کیا حلق ہی سے بُلائے اور بولتے گئے؟ اگر یہ درست ہے تو سب قرآن ہی زبانی پڑھایا ہوگا یہ سمجھنا

چودھواں سملاس

(دربارۂ تحقیق مذہب اسلام)

(سورۃ فاتحہ)

(۱) شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے + (منزل اول سیپارہ اول سورۃ الفاتحہ ۔ آیت اول)

(محقق) مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے ۔ لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو ''شروع ساتھ نام اللہ کے'' ایسا نہ کہتا بلکہ ''شروع واسطے ہدایت انسانوں کے'' ایسا کہتا + اگر انسانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم ایسا کہو تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آئے گا اور اس کا نام بھی بدنام ہو جائے گا ۔ اگر وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے ۔ تو اس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کے واسطے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا اور ذبح کرا کر گوشت کھانے کی (انسان کو) اجازت کیوں دی ؟ کیا وے ذی روح بے گناہ اور خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں ؟ اور یہ بھی کہنا تھا کہ ''خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع'' خراب باتوں کا نہیں ۔ یہ الفاظ مبہم ہیں + کیا چوری ۔ زناکاری ۔ دروغگوئی اور جرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے ؟ اس وجہ سے دیکھ لو کہ قصاب وغیرہ مسلمان گائے وغیرہ کی گردن کاٹنے میں بھی ''بسم اللہ'' اس کلام کو پڑھتے ہیں ۔ جب یہی اس کا مذکورۂ بالا مطلب ہے تب ہی تو برائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں ۔ اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس کا رحم ان حیوانات کے لئے نہیں ہے ۔ اور اگر مسلمان لوگ اسکا مطلب نہیں جانتے تو اس کلام کا نازل ہونا بے فائدہ ہے اگر مسلمان لوگ اس کے معنی ادا کرتے ہیں تو پھر اصل مطلب کیا ہے ؟ + ۱ +

اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو تو اس کو شرفا ظاہر کردیں اس کے بعد اگر مناسب ہوگا تو وہ مانا جائے گا۔ یہ تحریر ضد۔ تعصب۔ حسد۔ بغض۔ جھگڑا۔ فساد اور مخالفت گھٹانے کے لیئے کی گئی ہے نہ کہ ان کو بڑھانے کے لیئے کیونکہ ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے سے باز رکھ ایک دوسرے کو فائدہ پہونچانا ہمارا خاص کام ہے۔

اب اس چودھویں سملاس میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھ کر تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور نا قابل تسلیم باتوں کو ترک فرمائیے۔ اعلیٰ دانشمندوں کے آگے کلام کو طوالت دینے کی ضرورت نہیں ہے

دیباچہ ضمنی ختم ہوا

دیباچۂ ضمنی

متعلقہ سملاس نمبر ۱۴

جو یہ چودھواں سملاس مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے وہ صرف قرآن کے رو سے لکھا گیا ہے کسی اور کتاب کے عقائد کے رو سے نہیں کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے معنی وغیرہ میں اختلاف رکھیں تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں ۔ قرآن عربی زبان میں ہے اُس کا جو ترجمہ اُردو میں مولویوں نے کیا ہے اُس ترجمہ کو بحروف دیوناگری بزبان آریہ بھاشہ عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے ۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اُس کو لازم ہے کہ مولوی صاحبان کے (کیئے ہوئے) ترجموں کی پہلے تردید کرے بعد ازاں اس مضمون پر قلم اُٹھائے ۔ یہ تحریر صرف اس لیئے ہے کہ انسانوں کی ترقی ہو اور سچ جھوٹ کی تحقیقات کرنے کے لیئے سب مذاہب کی باتوں کا کسی قدر علم حاصل ہو تاکہ انسانوں کو باہم سوچنے کا موقع میسر ہو ۔ اور ایک دوسرے کے عیبوں کی تردید کر کے خوبیوں کو اختیار کر سکیں ۔ کسی غیر مذہب اور نہ اس مذہب کی جھوٹ موٹ خوبیاں یا نقص ظاہر کرنے کا مدعا ہے بلکہ (مدعا یہ ہے) جو خوبی ہے وہی خوبی اور جو نقص ہے وہی نقص سب پر عیاں ہو جاویں نہ کوئی کسی پر بہتان لگا سکے اور نہ ہی سچائی کو روک سکے ۔ اور سچی جھوٹی باتیں ظاہر کرنے پر بھی جس کا جی چاہے وہ مانے یا نہ مانے کسی پر زبردستی نہیں کی جاتی ۔ اور یہی شریف آدمیوں کا وطیرہ ہے کہ اپنے یا دوسروں کے نقصوں کو نقص اور خوبیوں کو خوبیاں جان کر خوبیوں کو اختیار اور برائیوں کو ترک کریں ۔ اور ہٹھ دھرمیوں کے ہٹھ و تعصب کو کم کریں کرا دیں کیونکہ تعصب سے کیا کیا خرابیاں دنیا میں نہیں ہوئیں اور نہیں ہوتیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ اس ناقابل اعتماد و چند روزہ زندگی میں غیر کو نقصان پہونچا کر فائدہ سے خود محروم رہنا اور دوسرے کو رکھنا انسانیت سے بعید ہے ۔

باتیں کرنیوالا بہشت میں ہرگز داخل نہ ہو سکا ہوگا۔ اور عیسیٰ بھی بہشت میں نہ گیا ہوگا۔ کیونکہ جب ایک گنہگار بہشت حاصل نہیں کرسکتا تو جو بہت گنہگاروں کے گناہ کے بارسے لدا ہوا ہے وہ کیونکر بہشت میں جاسکتا ہے؟ ۱۲۸ +

(۱۲۹) اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برّے کا تخت اُس میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کرینگے .... اُس کا منہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا۔ اور وہاں رات نہ ہوگی اور وے چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرتا ہے اور وے ابدالآباد بادشاہت کرینگے +(باب ۲۲۔ آیت ۳ و ۴ و ۵)

(محقق) عیسائیوں کے بہشت کی رہایش پر غور کیجئے۔ کیا خدا اور عیسیٰ تخت پر ہمیشہ بیٹھے رہینگے؟ اور اُن کے بندے اُن کے سامنے ہمیشہ منہ دیکھا کرینگے۔ اب یہ تو کہیئے کہ تمہارے خدا کا منہ کیسا ہے؟ یوروپین کا سا گورا یا افریقہ والوں کا سا سیاہ یا کسی اور مُلک کے باشندوں کی مانند؟ تمہارا بہشت بھی قیدخانہ ہے کیونکہ جہاں چھوٹائی بڑائی ہے اور جس ایک ہی شہر میں رہنا لازمی ہو تو وہاں دُکھ کیوں نہ ہوتا ہوگا؟ اگر خدا کا مُنہ ہے تو وہ ہمہ دان مالک کُل کبھی نہیں ہوسکتا + ۱۲۹ +

(۱۳۰) دیکھ میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھ ہے تاکہ ہر ایک کو اُس کے کام کے مُوافق بدلا دوں۔ (باب ۲۲۔ آیت ۱۲) +

(محقق) اگر یہ بات درست ہے کہ اعمال کے مطابق اجر پاتے ہیں تو گُناہ معاف کبھی نہیں ہو سکتے اور اگر گناہ معاف ہوتے ہیں تو انجیل کی یہ بات جھوٹی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ معاف کرنا بھی تو انجیل میں لکھا ہے تو اجتماع ضدین کی صورت واقع ہوئی۔ پس (بائبل) غلط ثابت ہوگئی۔ اس کا ماننا چھوڑ دو +

اب کہاں تک لکھیں اِن کی بائبل میں لاکھوں باتیں قابل تردید ہیں۔ یہ تو قدرے نمونہ کے طور پر عیسائیوں کی کتاب بائبل سے لکھا گیا ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لینگے۔ چند ایک باتوں کے سوائے باقی سب جھوٹی باتیں بھری پڑی ہیں اور جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔ اِسی لئے بائبل قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ سچائی تو ویدوں کے قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے + ۱۳۰ +

تیرھواں سملاس ختم ہُوا

انیشور بنا دیا ہے ۔ ۱۲۵ ۔

(۱۲۶) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُن میں سے ایک مجھ پاس آیا اور مجھ سے یوں کہہ کے بولا کہ ادھر آ میں تجھے دُلہن یعنی برّے کی جورو دکھاؤنگا ۔ (باب ۲۱۔ آیت ۹) ۔

(محقق) خوب ۔ عیسےٰ نے بہشت میں عمدہ دلہن پائی ۔ چَین اُڑاتا ہوگا ۔ اور جو عیسائی وہاں جاتے ہونگے ۔ اُن کو بھی جورُوئیں ملتی ہونگی اور اُن کے ہاں بال بچے بھی ہوتے ہونگے ۔ اور بہت بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہونگی ۔ لوگ مرا بھی کرتے ہونگے ایسے بہشت کو دور سے ہاتھ ہی جوڑنا اچھا ہے ۔ ۱۲۶ ۔

(۱۲۷) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اُس نے اُس شہر کو اس جریب سے ناپا کہ ساڑھے سات سوکوس ہے اور اُس کا لمبان اور چوڑان اور اونچان یکساں ہیں ۔ پھر اُس نے دیوار کو ناپا تو اُس آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا ایک سو چوالیس ہاتھ کی ہے ۔ اور اُس کی دیوار ریشم کی بنی تھی اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا ۔ اور اُس شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں ۔ پہلی نیو ریشم کی تھی دوسری نیلم کی تیسری شب چراغ کی ۔ چوتھی زمرد کی ۔ پانچویں عقیق کی ۔ چھٹی لال کی ۔ ساتویں سنہری پتھر کی ۔ آٹھویں فیروزے کی ۔ نویں زبرجد کی ۔ دسویں یمنی کی ۔ گیارھویں سنگ سنبلی کی ۔ بارہویں یاقوت کی ۔ اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے ۔ ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور اُس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی (باب ۲۱۔ آیت ۱۶ تا ۲۱) ۔

(محقق) عیسائیوں کے بہشت کا نظارہ دیکھئے ۔ اگر عیسائی مرتے اور پیدا ہوتے جاتے ہیں تو (تعداد کے بڑھنے سے) اتنے بڑے شہر میں کیسے سما سکیں گے ؟ کیونکہ اُس میں آدمیوں کی آمد ہے اور نکاس نہیں ۔ اور اُس شہر کو بیش قیمت جواہرات کا بنا ہوا اور بالکل سونے کا بیان کرنا وغیرہ باتیں صرف سادہ لوح آدمیوں کو بہکا کر پھنسانے کے لئے ہیں ۔ جو لمبائی چوڑائی اُس شہر کی لکھی ہے وہ تو درست ہو سکتی ہے ۔ لیکن اونچائی ساڑھے سات سوکوس کیونکر ہو سکتی ہے ؟ یہ بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے ۔ اتنے بڑے موتی اِس تحریر کرنے والے کے گھر سے آئے ہونگے ؟ یہ گپوڑہ پُرانوں کے گپوڑوں کا بڑا بھائی ہے ۔ ۱۲۷ ۔

(۱۲۸) کوئی چیز ناپاک یا نفرت انگیز یا جھوٹ ہے اُس میں کسی طرح در نہ آویگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۲۱۔ آیت ۲۷)

(محقق) اگر یہی بات ہے تو عیسائی کیوں کہتے ہیں کہ گنہگار بھی بہشت میں عیسائی ہونے سے جا سکتے ہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یوحنا خواب و خیال کی جھوٹی

اور وہ کولہو شہر کے باہر پیڑا گیا اور اُس کولہو سے لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا (باب ۱۴- آیت ۱۹ و ۲۰)

(محقق) بتائیے۔ اِن کے گپوڑے پُرانوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا نہیں؟ عیسائیوں کا خدا غضب کرتے وقت بہت دُکھی ہوتا ہوگا۔ اور اگر اُس کے غضب کے کولہو بھرے ہوئے ہیں تو کیا اُس کا غضب مایع ہے یا ٹھوس چیز؟ اور سو کوس تک لہو کا بہنا ناممکن ہے کیونکہ لہو ہوا کے لگنے سے فوراً جم جاتا ہے۔ پھر کیونکر بہہ سکتا ہے؟ اِس لئے یہ سب باتیں لغو ہیں + ۱۲۰ +

(۱۲۱) . . . . دیکھو کر گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھول لی گئی۔ (باب ۱۵- آیت ۵) +

(محقق) اگر عیسائیوں کا خدا ہمہ دان ہوتا تو گواہوں کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکر وہ سب کچھ جانتا ہوتا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اِن کا خدا ہمہ دان نہیں بلکہ انسان کی مانند کم علم والا ہے وہ خدائی کا کیا کام کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اسی مسلسل بیان میں فرشتوں کی عجیب وغریب ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ جن کو کوئی بھی درست نہیں مان سکتا۔ کہانتک لکھیں اس باب میں تو ایسے ہی گپوڑے بھر رہے ہیں + ۱۲۱ +

(۱۲۲) . . . . اور خدا نے اُس کی بدکاریاں یاد کیں۔ جیسا اُس نے تم سے سلوک کیا ویسا ہی تم بھی اُس سے سلوک کرو۔ اور اُس کو اُس کے کاموں کے موافق دو چند دو + (باب ۱۸- آیت ۵-۶) +

(محقق) دیکھو عیسائیوں کا خدا صاف طور پر غیر منصف ثابت ہو گیا۔ کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جس قدر یا جیسا کام کسی نے کیا ہو اُس کو ویسا اور اُسی قدر پھل دیا جاوے۔ اُس سے کم یا بیش دینا بے انصافی ہے۔ اور جو غیر منصف کی عبادت کرتے ہیں وے خود غیر منصف کیوں نہ ہوں؟ ۱۲۲ +

(۱۲۳) کیونکہ برّے کا بیاہ آ پہنچا اور اُس کی دُلہن نے آپ کو سنوارا ہے + (باب ۱۹ آیت ۷) +

(محقق) اور تماشہ دیکھئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں بیاہ بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ عیسےٰ کا بیاہ خدا نے وہیں کیا۔ پُوچھنا چاہئے کہ اُس کا سسر۔ ساس۔ سالا وغیرہ کون تھے؟ اور اُس کے ہاں کتنے بال بچے ہوئے؟ اور منی کے زائل ہو جانے سے طاقت۔ عقل۔ قوت۔ وغیرہ بھی کم ہو گئی ہو گی اور اب تک عیسےٰ مر بھی گیا ہوگا۔ کیونکہ مرکب شئے کے اجزا ضرور جدا ہو جایا کرتے ہیں۔ آجتک عیسائیوں نے اِس کو مان کر مغالطہ کھایا اور نہ جانے کب تک

۶-۷)

(محقق) کیا زمین کے لوگوں کو بہکانے کے لئے شیطان اور حیوان وغیرہ کا بھیجنا اور مقدس آدمیوں سے مقابلہ کرانا ڈاکوؤں کے سردار کا سا کام نہیں؟ یہ کام خدا کا یا خدا کے عابدوں کا نہیں ہو سکتا +۱۱۷+

(۱۱۸) پھر جو میں نے نگاہ کی دیکھو کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا۔ اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے جن کے ماتھوں پر اُس کے باپ کا نام لکھا تھا۔ (باب ۱۴ - آیت ۱)

(محقق) دیکھئے جہاں عیسےٰ کا باپ رہتا تھا وہیں اُسی صیہون پہاڑ پر اُس کا لڑکا بھی رہتا تھا لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمیوں کا شمار کیونکر کیا؟ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی بہشت میں جانے والے بنے۔ باقی کروڑوں عیسائیوں کے سر پر مُہر نہ لگی۔ کیا وہ سب دوزخ میں گئے؟ عیسائیوں کو چاہئے کہ صیہون پہاڑ پر جاکر دیکھیں کہ عیسےٰ کا باپ اور اُس کی فوج وہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو یہ تحریر درست ہے ورنہ غلط۔ اگر وہ کسی اور جگہ سے وہاں آیا تو بتلائیے کہاں سے آیا؟ اگر کہو بہشت سے تو بتلاؤ کہ وہ پرند ہے کہ اتنی بڑی فوج کے ساتھ آپ خود اُوپر سے نیچے اور اُڑ کر آیا جایا کرتا ہے۔ اگر وہ اسی طرح آمدورفت رکھتا ہے تو ایک ضلع کے حاکم کی مانند ہوا۔ اور اگر کہیں کہ وہ ایک دو یا تین ہیں تو ایسا کہنا صادق نہیں آسکتا کیونکہ کم از کم ایک ایک کُرہ میں ایک ایک خدا تو چاہیئے۔ ایک دو یا تین خدا بہت سے کُروں کا انصاف کرنے اور سب جگہ یک دم دورہ کرنے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے +۱۱۸+

(۱۱۹) . . . . روح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وے اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں۔ (باب ۱۴- آیت ۱۳)

(محقق) دیکھئے عیسائیوں کا خدا تو کہتا ہے کہ اُن کے اعمال اُن کے ساتھ رہیں گے یعنی اعمال کے مطابق سزا جزا سب کو دیجاویگی۔ پر عیسائی کہتے ہیں کہ عیسےٰ سب کے گناہ اپنے اُوپر لے لےگا اور گناہ معاف بھی کئے جاوینگے۔ صاحب عقل غور کریں کہ خدا کا قول سچا ہے یا عیسائیوں کا؟ دونو تو سچے ہو نہیں سکتے۔ ان میں سے ایک جھوٹا ضرور ہوگا۔ ہمیں کیا خواہ عیسائیوں کا خدا جھوٹا ہو۔ خواہ عیسائی +۱۱۹+

(۱۲۰) . . . . اور خدا کے غضب کے بڑے کولہو میں ڈال دیا

ہوگا۔ ایسے بہشت کا خیال یہاں سے ہی چھوڑ ہاتھ جوڑ کر بیٹھے رہو۔ جہاں امن نہ ہو اور جنگ و جدل ہوتا رہے وہ جگہ عیسائیوں کو ہی مبارک رہے + ۱۱۴ +

(۱۱۵) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پُرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ اور سارے جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا .... (باب ۱۲ آیت ۹)

(محقق) کیا جب وہ شیطان بہشت میں تھا تب لوگوں کو نہیں بہکاتا تھا؟ اُس کو عمر بھر کے لئے قید کیوں نہ کر دیا یا مار کیوں نہ ڈالا؟ اُس کو زمین پر کیوں گرا دیا؟ اگر سب جہان کا بہکانے والا شیطان ہے تو شیطان کا بہکانے والا کون ہے؟ اگر شیطان خود بخود بگڑا گیا ہے تو شیطان کے بغیر ہی بگڑ جانے والے خود بخود بگڑ جائیں گے۔ اور اگر اُس کو دغا دینے والا خدا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ٹھیرا۔ ظاہر تو یہ ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کا خدا بھی شیطان سے ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اگر شیطان سے طاقتور ہے تو خدا نے اُس کو گناہ کرتے وقت ہی سزا کیوں نہ دی؟ دُنیا میں جس قدر حکومت شیطان کی ہے۔ اُس کا ہزارواں حصہ بھی عیسائیوں کے خدا کی نہیں۔ اس لئے عیسائیوں کا خدا شیطان کو جلدی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسے اِس زمانہ کے عیسائی حاکم ڈاکو چور وغیرہ کو جلد ہی سزا دیدیتے ہیں ویسا بھی عیسائیوں کا خدا نہیں۔ پھر کون ایسا بےعقل آدمی ہے کہ ویدک مت کو چھوڑ کر بےبنیاد عیسائی مذہب قبول کرے + ۱۱۵ +

(۱۱۶) .... افسوس اُن پر جو خشکی اور تری کے رہنے والے ہیں کیونکہ ابلیس بڑے غصہ سے تم پر اُترا ہے .... (باب ۱۲۔ آیت ۱۲)

(محقق) کیا وہ خدا وہیں کا محافظ اور مالک ہے؟ زمین انسان وغیرہ جانداروں کا محافظ اور مالک نہیں ہے؟ اگر زمین کا بھی بادشاہ ہے تو شیطان کو کیوں نہ مار سکا؟ خدا دیکھتا رہتا ہے اور شیطان بہکاتا پھرتا ہے۔ پر وہ اُس کو روک نہیں سکتا۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اچھا خدا ہے اور دوسرا بُرا لیکن با اقتدار + ۱۱۶

(۱۱۷) .... اور بیالیس مہینوں تک لڑائی کرنے کو اُسے اختیار بخشا گیا۔ اور اُس نے خدا کی بابت کُفر کہنے میں اپنا مُنہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمے اور اُن کے حق میں جو آسمان پر رہتے ہیں کُفر بکے۔ اور اُسے یہ دیا گیا کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے اور اُن پر غالب ہووے اور سب فرقوں اور اہل زبانوں اور قوموں پر اُسے اختیار عنایت ہوا + (باب ۱۳ - آیت ۵

گرجا میں صلیب وغیرہ کی شکل بنا کر بُت پرستی کیجاتی ہے ۔۱۱۱ ۔

(۱۱۲) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور اُس کی ہیکل میں اُس کے عہد کا صندوق دیکھنے میں آیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۱- آیت ۱۹)

(محقق) آسمان میں جو مندر ہے وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا ۔ کیا خدا کی بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے ؟ جو ویدکت پرمیشور محیط کل ہے اُس کا کوئی بھی مندر نہیں ہو سکتا ۔ ہاں عیسائیوں کے مجسم خدا کا خواہ آسمان میں خواہ زمین پر مندر ہو سکتا ہے ۔ اور جیسی لیلا "ٹن ٹن پوں پوں" کی یہاں ہوتی ہے ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی ۔ اور عہد کا صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے اور نہ معلوم اُس سے کیا مطلب برآری کرتے ہونگے ۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کے لئے ہیں ۔ ۱۱۲ ۔

(۱۱۳) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُس کے پاؤں تلے اور اُس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا ۔ اور وہ حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اینٹھتی تھی پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور اُس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا اور اُس کی دُم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور اُنہیں زمین پر ڈالا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۲- آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴)

(محقق) دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے ۔ اِن کے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے ۔ اُس کی گریہ وزاری کوئی نہیں سُنتا اور نہ کوئی اُس کی تکلیف دور کر سکتا ہے ۔ اور اُس اژدہا کی دُم بھی خوب بڑھی ہوئی تھی ۔ کہ جس نے ستاروں کی ایک تہائی کو زمین پر ڈالا ۔ زمین تو چھوٹی ہے اور ستارے بڑے بڑے کرے ہیں ۔ اِس زمین پر ایک بھی نہیں سما سکتا ۔ یہاں پر یہی قیاس کرنا چاہئے ۔ کہ ستاروں کی تہائی اس بات کے لکھنے والے کے گھر پر گری ہوگی ۔ اور جس اژدہا کی دُم اس قدر بڑی تھی کہ جس نے سارے ستاروں کی تہائی لپیٹ کر زمین پر گرادی وہ اژدہا بھی اُسی کے گھر میں رہتا ہوگا ۔ ۱۱۳ ۔

(۱۱۴) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑے ۔ اژدہا اور اُس کے فرشتے لڑے ۔ (باب ۱۲- آیت ۷)

(محقق) جو شخص عیسائیوں کے بہشت میں جاتا ہوگا وہ بھی لڑائی میں دُکھ پاتا

کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں . . . . . . پانچ مہینوں تک اذیت اُٹھاویں"
(باب ۹۔ آیت ۴تا ۵)

(محقق) کیا نرسنگھے کی آواز سن کر ستارے اُنہیں فرشتوں پر اور اُسی بہشت میں گرے ہونگے؟ یہاں تو نہیں گرے۔ بھلا وہ کنوآں یا ٹڈیاں بھی قیامت کے لئے خدا نے پالی ہونگی اور وہ مہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لیتی ہونگی کہ مہر والوں کو نہ کاٹیں۔ یہ صرف بھولے آدمیوں کو خوف دلا کر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ لگایا ہے کہ جو عیسائی نہ ہونگے انہیں ٹڈیاں کاٹینگی۔ ایسی باتیں جاہلوں کے ملک میں چل سکتی ہیں آریہ ورت میں نہیں۔ کیا یہ قیامت کا حال درست ہو سکتا ہے؟ ۱۰۸

(۱۰۹) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تھے . . . . . . (باب ۹ آیت ۱۶)

(محقق) بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ٹھیرتے کہاں چرتے۔ کہاں رہتے اور کس قدر لید کرتے تھے؟ اور لید کی بدبو بھی بہشت میں کس قدر ہوگی؟ بس ایسے بہشت ایسے خدا اور ایسے مذہب کو ہم سب آریوں کا دور ہی سے سلام ہے۔ ایسا بکھیڑا عیسائیوں کے سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنایت سے دور ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ ۱۰۹

(۱۱۰) پھر میں نے ایک زور آور فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا جو ایک بدلی کو اوڑھے اور اس کے سر پر دھنک تھا۔ اور اس کا چہرہ آفتاب سا اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے . . . . اور اس نے اپنا دہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا۔ (باب ۱۰۔ آیت ۱ و ۲)

(محقق) ان فرشتوں کی کہانی تھینچے کرپرانوں اور بھاٹوں کی باتوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ ۱۱۰

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈا جریب کی مانند مجھے دیا گیا اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے کہتا تھا کہ اُٹھ اور خدا کی ہیکل اور قربانگاہ اور ان کا جو اس میں عبادت کرتے ہیں اندازہ کر (باب ۱۱۔ آیت ۱)

(محقق) یہاں تو کیا بلکہ عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہیکل (مندر) بنائے اور پیمائش کئے جاتے ہیں۔ خوب۔ جیسا بہشت ویسی ہی باتیں یہاں عیسائی خداوند کے کھانے میں یسوع کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب میں تصور باندھ کر کھاتے پیتے ہیں۔ اور

(باب ۷ - آیت ۴ و ۵)

(محقق) کیا بائبل کا خدا اسرائیل وغیرہ فرقوں کا ہی مالک ہے یا سارے جہان کا؟ اگر سارے جہان کا مالک ہوتا تو صرف اِن جنگلیوں کا ساتھ کیوں دیتا؟ اور اُنہیں کی مدد کرتا رہا دوسرے کا نام تک کبھی نہیں لیتا۔ اس لئے وہ خدا نہیں اور جتا ئیے کہ اسرائیل وغیرہ فرقوں کے آدمیوں پر مُہر لگانا کم علمی ہے یا یوحنّا کی گھڑنت ہے ۔ ۱۰۴ ۔

(۱۰۵) اسی واسطے وے خدا کے تخت کے آگے ہیں اور اُس کی ہیکل میں رات دن اُس کی بندگی کرتے ہیں .... (باب ۷ - آیت ۱۵)

(محقق) کیا یہ اول درجہ کی بُت پرستی نہیں ہے؟ اور کیا اِن کا خدا انسان کی مثل مجسم اور محدود المکان نہیں ہے؟ کیا وہ رات کو سوتا کبھی ہے؟ اگر سوتا ہے تو رات کے وقت بندگی کیسے کرتے ہونگے؟ اور اُس کی نیند بھی دُور ہو جاتی ہوگی اور اگر رات دن جاگتا رہتا ہوگا تو بہت پژمُردہ اور بیمار رہتا ہوگا ۔ ۱۰۵ ۔

(۱۰۶) پھر ایک اور فرشتہ آیا اور سونے کا بخور دان لئے ہوئے قربانگاہ کے اوپر کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسے دیا گیا .... اور اُس بخور کا دُھواں مقدسوں کی دعاؤں میں ملکے فرشتے کے ہاتھ سے خدا کے پاس اوپر گیا۔ پھر اُس فرشتے نے بخوردان کو لیا اور اُس میں قربان گاہ سے آگ لیکے بھری اور زمین پر پھینکی تب آوازیں ہوئیں اور گرج اور بجلی اور بھونچال ہوا ۔ (باب ۸ - آیت ۳ - ۴ - ۵)

(محقق) دیکھئے۔ بہشت تک قربانگاہ بخور (دھوپ) چراغ اور تبرک ہیں اور تُرہی کی آواز ہوتی ہے۔ کیا بیراگیوں کے مندر سے عیسائیوں کا بہشت کم ہے؟ دھوم دھام تو کچھ زیادہ ہی ہے ۔ ۱۰۶ ۔

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی ۔ (باب ۸ - آیت ۷)

(محقق) واہ رے عیسائیوں کے پیغمبر کو خدا۔ خدا کے فرشتے۔ نرسنگے کا آواز اور قیامت کی لیلا محض بازیچۂ طفلانہ ہے ۔ ۱۰۷ ۔

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا اور اُس کوئیں کی کُنجی جس کی تھاہ نہیں اُسے دیگئی اور اُس نے اُس کوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا اُس کوئیں سے بڑے تنور کا سا دُھواں اُٹھا .... اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور اُنہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا۔ جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہے اور اُنہیں یہ کہا گیا .... اُن آدمیوں

دیکھو ایک گھوڑا پیلے رنگ کا ہے۔ اور ایک اُس پر سوار ہے جس کا نام موت ہے۔ . . .
. . . وغیرہ وغیرہ (باب ۶۔ آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸)۔

(محقق) دیکھئے تو یہ پرانوں سے بھی بڑھ کر لغویات ہیں یا نہیں۔ بھلا کتابوں کی مُہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟ اِن خواب کے بڑبڑانے کی سی باتوں پر جنہوں نے یقین کر لیا ہے اُن کی جہالت کا کیا اندازہ ہے؟ ۱۰۱۔

(۱۰۲) اور اُنہوں نے بلند آواز سے چلا کے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلا نہ لیگا۔ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اُنہیں کہا گیا۔ کہ تھوڑی سی مدت تک صبر کریں جب تک کہ ہم اُن کی خدمت اور اُن کے بھائی جو اُن کی طرح پر مارے جانے پر ہیں تمام نہ ہوں۔ (باب ۶۔ آیت ۱۰ و ۱۱)

(محقق) جو عیسائی ہو نگے وہ دورہ سپرد ہو کر ایسا انصاف کرانے کے لئے پڑے رویا کریں گے۔ جو شخص وید مارگ کو قبول کریگا۔ اُس کے عدل ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہوگی۔ عیسائیوں سے پُوچھنا چاہئے کہ کیا خدا کی کچہری آجکل بند ہے؟ کیا عدل کا کام نہیں ہوتا۔ کیا منصف بیکار بیٹھے ہیں؟ اس سوال کا جواب بالکل خاطرخواہ نہ دے سکیں گے۔ پھر یہ لوگ خدا کو بھی بہکا لیتے ہیں اور وہ بہکایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اِنکے کہنے پر فوراً اِن کے دشمن سے بدلا لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ لوگ ایسے کینہ ور ہیں کہ بعد موت بھی دشمن کا بدلا لیتے ہیں۔ اِن میں امن کا خیال تک نہیں اور جہاں امن نہیں وہاں تکلیف کی کیا انتہا ہوگی۔ ۱۰۲۔

(۱۰۳) اور آسمان کے ستارے اِس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اُس کے کچے پھل گر جاتے ہیں۔ جب اُسے بڑی آندھی ہلاتی ہے اور آسمان طومار کی طرح جب آپ سے لپیٹا جاے دو حصے ہو گیا . . . . . . (باب ۶۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) دیکھئے یوحنا بھیشین گو کی باتیں۔ اسے علم نہیں تھا تب ہی تو ایسی اُوٹ پٹانگ باتیں گھڑ لیں۔ ستارے تو سب کُرے ہیں اِسی کُرہ زمین پر کیسے گر سکتے ہیں؟ اور کشش آفتاب اُن کو اِدھر اُدھر کیونکر جانے دیتی ہوگی؟ اور کیا آسمان چٹائی کی مانند ہے؟ یہ آکاش (آسمان) شکل والی شئے نہیں جس کو کوئی لپیٹے یا اکٹھا کر سکے۔ پس معلوم ہوا کہ یوحنا وغیرہ سب جنگلی آدمی تھے۔ اِن کو اِن علمی باتوں کی کیا خبر؟ ۱۰۳۔

(۱۰۴) میں نے اُن کا شمار جن پر مُہر کی گئی تھی سُنا۔ کہ بنی اسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک سو چوالیس ہزار پر مُہر کی گئی۔ یہوداہ کے فرقے سے بارہ ہزار پر مُہر کی گئی۔

نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اُسے دیکھے - (باب ۵ آیت ۱تا۴)

(محقق) غور کیجئے - عیسائیوں کے بہشت میں تختوں اور آدمیوں کی رونق اور کئی مہروں سے بند کتاب جس کو کھولنے یا دیکھنے والا آسمان اور زمین پر کوئی نہیں ملا - یوحنا کا رونا اور بعد ازاں ایک بزرگ کا کہنا کہ وہی عیسےٰ اِس کتاب کو کھولنے والا ہے - مطلب یہ ہے کہ جس کا بیاہ اُسی کے گیت - دیکھئے عیسےٰ ہی کو سب سے بڑا بنایا جاتا ہے - لیکن یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں + ۹۸ +

(۹۹) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور بزرگوں کے بیچ ایک برہ یوں کھڑا ہے کہ گویا ذبح کیا گیا ہے جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں + (باب ۵ - آیت ۶)

(محقق) دیکھئے - یوحنا کے خواب کی خیالی باتیں کہ بہشت میں تمام عیسائی اور چار جاندار اور عیسےٰ بھی ہے اور کوئی نہیں - یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہاں تو عیسےٰ کی دو آنکھیں تھیں اور سینگ کا نام و نشان نہ تھا لیکن بہشت میں جا کر سات سینگ اور سات آنکھیں" لگ گئیں - اور وہ ساتوں خدا کی روحیں عیسےٰ کے سینگ اور آنکھیں بن گئیں - افسوس ایسی باتوں کو عیسائیوں نے کیوں مان لیا؟ بھلا کچھ تو عقل کو کام میں لاتے - ۹۹ +

(۱۰۰) اور جب اُس نے کتاب لی تھی تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برے کے آگے گر پڑے اور ہر ایک ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں + (باب ۵ - آیت ۸)

(محقق) بھلا جب عیسےٰ بہشت میں نہ ہوگا تب یہ بیچارے بخور - چراغ - تبرک - آرتی وغیرہ کس کی پرستش کرتے ہونگے؟ یہاں پراٹسٹنٹ عیسائی تو بت پرستی کی تردید کرتے ہیں لیکن اِن کا بہشت بت پرستی کا گھر بن رہا ہے + ۱۰۰ +

(۱۰۱) اور جب برے نے اُن مہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سُنی جو بولا آ اور دیکھ اور میں نے نظر کی اور دیکھو کہ ایک نقرہ گھوڑا اور وہ جو اُس پر سوار تھا کمان لئے ہے اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتح مند ہونے کو نکلا - اور جب اُس نے دوسری مہر توڑی . . . . تب دوسرا گھوڑا اُشر رنگ نکلا اُس کے سوار کو یہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے . . . . اور جب اُس نے تیسری مہر توڑی . . . . دیکھو ایک مشکی گھوڑا ہے - . . . . اور جب اُس نے چوتھی مہر توڑی . . . . . . اور

کیا عیسٰے کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا کر عیسٰے جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے۔ جو اپنے مُنہ سے راہ حق اور زندگی بنتا ہے وہ ہر طرح سے دمبھی ہے۔ اِس لئے یہ باتیں درست کبھی نہیں ہو سکتیں + ۹۴ +

(۹۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ ایسے کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔ اور اِن سے بھی بڑے کام کریگا . . . . (باب ۱۴۔ آیت ۱۲)

(محقق) دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسٰے پر پُورا ایمان رکھتے ہیں وہ اُس کی مانند مُردوں کو زندہ کرنے کا کام کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر ایمان لانے سے بھی معجزے نہیں دکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہیئے کہ عیسٰے نے بھی معجزے نہیں دکھائے ہونگے۔ خود عیسٰے ہی کہتا ہے کہ تم بھی معجزے کروگے لیکن آجکل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کر سکتا۔ اِس لئے جن کی دل کی آنکھیں پھوٹ گئی ہوں وہ عیسٰے کو مُردوں کے زندہ کرنے والا مان لے + ۹۵ +

(۹۶) جو اکیلا سچا خدا ہے + (باب ۱۷۔ آیت ۳)

(محقق) جب لاشریک واحد خدا ہے تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹ ہے۔ اسی طرح بہت مقاموں پر انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں +

یوحنّا کے مکاشفات کی کتاب

اب یوحنا کی عجیب و غریب باتیں سُنو:۔

(۹۷) . . . . اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے۔ . . . . اور آگ کے سات چراغ اُس تخت کے آگے روشن تھے۔ یہ خدا کی سات روحیں ہیں۔ اور اُس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا اور تخت کے بیچوں بیچ اور تخت کے گرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے + (باب ۴۔ آیت ۴ تا ۶)

(محقق) دیکھئے۔ عیسائیوں کا بہشت ایک شہر کی مانند ہے اور ان کا خدا بھی چراغ کی مانند آگ ہے۔ اور سنہری تاج وغیرہ زیور پہننا اور آنکھوں کا آگے پیچھے ہونا اور تخت کے گرد شیر وغیرہ چار جانداروں کا ہونا بعید از قیاس ہے۔ اِن باتوں کو کون مان سکتا ہے ۹۷ +

(۹۸) اور میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی اور سات مُہروں سے بند تھی۔ . . . . کہ کون اِس لائق ہے کہ اِس کتاب کو کھولے اور اُس کی مُہریں توڑے اور کسی کو مقدور نہ ہوا نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اُس کتاب کو کھولے یا اُسے دیکھے۔ اور میں بہت رویا کہ کوئی اِس لائق

کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی (باب ۱۔ آیت ۱ تا ۴)

(محقق) ابتدا میں کلام بغیر متکلم کے نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کلام خدا کے ساتھ تھا۔ تو ایسا کہنا ہی فضول ہے اور کلام خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب وہ ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا تو یہ بتاؤ کہ پہلے کلام تھا یا خدا اور کلام کے ذریعہ خلقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اُس کی علّت مادی نہ ہو کلام کے بغیر کبھی چُپ چاپ رہ کر خالق خلقت پیدا کر سکتا ہے۔ زندگی کس میں تھی اور کیسی تھی۔ ان الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے اگر جیو ازلی ہے تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھونکنا جھوٹ ہوا۔ اور زندگی کیا انسانوں کا ہی نور ہے حیوانات وغیرہ کا نہیں۔ ۹۲۔

(۹۳) جب شام کا کھانا چنا گیا تھا۔ شیطان نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈالا کہ اُسے پکڑوائے۔ (باب ۱۳۔ آیت ۲)۔

(محقق) یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کون بہکاتا ہے؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟ اور اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانے والا خدا ہے تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھہرا اور خدا ہی نے سب کو اُس کے ذریعہ بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کام خدا کے ہو سکتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی اِس کتاب کو (الہامی) اور عیسےٰ کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ سے شیطان ہوں تو ہوں۔ یہ خدا کی طرف سے کتاب نہیں اور نہ اُس میں بیان کردہ خدا خدا ہے اور نہ عیسےٰ خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ ۹۳۔

(۹۴) تمہارا دل نہ گھبراوے تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جا! ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور جس حالت میں کہیں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا تو پھر آؤنگا اور تمہیں اپنے ساتھ لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہوؤ۔ یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس نہیں آسکتا ہے۔ اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷)۔

(محقق) بتائیے۔ عیسےٰ کی یہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں۔ اگر ایسا دام نہ پھیلاتا۔ تو اُس کے مذہب میں کون پھنستا؟ کیا عیسےٰ نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اور اگر وہ عیسےٰ کے بس میں ہے تو غیر کے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کی سفارش نہیں سُنتا۔

اور اُسی جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے ؟ + ۸۸ +

یہ متی کی انجیل میں سے لکھ چکے اب مرقس کی انجیل کے بارہ میں لکھا جاتا ہے +

مرقس کی انجیل

(۸۹) کیا یہ بڑھئی نہیں .... (باب ۶ - آیت ۳)

(محقق) دراصل یوسف بڑھئی تھا اس لئے عیسےٰ بھی بڑھئی تھا۔ کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا بعدہ پیغمبر بنتا بنتا خدا کا بیٹا ہی بن بیٹھا اور ایسا ہی جنگلی لوگ اُسے ماننے لگ گئے تب ہی تو بڑی کاریگری ظاہر کی۔ کاٹنا کوٹنا پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے + ۸۹ +

لُوقا کی انجیل

(۹۰) یسوع نے اُس کو کہا تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا (باب ۱۸ - آیت ۱۹)

(محقق) جب خود عیسےٰ ہی خدا کو لاشریک بتلاتا ہے تو عیسائیوں نے روح القدس۔ باپ اور بیٹا تین (خدا) کہاں سے بنا لیے ؟ ۹۰ +

(۹۱) تب اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجا .... اور ہیرودیس یسوع کو دیکھ کے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اُسے دیکھے اِس لئے کہ اُس کی بابت بہت کچھ سُنا تھا اور اُس کی کوئی کرامات دیکھنے کی اُمید تھی اور اُس نے اُس سے بہتیری باتیں پُوچھیں پر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا + (باب ۲۳ - آیت ۷، ۸ و ۹)

(محقق) یہ بات متی کی انجیل میں نہیں ہے۔ اس لئے شہادت میں فرق آ گیا۔ کیونکہ سارے گواہ متفق الرائے نہیں ہیں۔ اور اگر عیسےٰ چالاک اور کراماتی ہوتا تو (ہیرودیس کی بات کا) ضرور جواب دیتا اور کرامات بھی دکھلاتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسےٰ میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہ تھی + ۹۱ +

یوحنّا کی انجیل

(۹۲) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا

یوسایا۔ اور یسوع نے پھر بڑے شور سے چلا کر جان دی ٭

(باب ۲۷ - آیت ۱۱ تا ۱۴ و ۲۲ و ۲۴ و ۲۶ تا ۳۱ - ۳۳ و ۳۴ و ۳۷ تا ۵۰)

(محقق) ہر موقع پر عیسےٰ کے ساتھ ان بدمعاشوں نے بدسلوکی ہی کی۔ لیکن اس میں عیسےٰ کا بھی قصور ہے۔ کیونکہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اگر وہ کسی کا باپ ہو تو کسی کا سسر۔ سالا اور رشتہ دار بھی ہو۔ جب حاکم نے پوچھا تھا تو سچ سچ بیان کر دیتا۔ اگر عیسےٰ کے پہلے کئے ہوئے معجزات ٹھیک اور درست ہوتے تو چاہیئے تھا کہ اب بھی صلیب پر سے اُتر کر سب کو اپنا پیرو بنا لیتا۔ اور اگر وہ خدا کا بیٹا ہوتا تو خدا بھی اُس کو بچا لیتا۔ نیز اگر وہ تینوں زمانوں کے جاننے والا ہوتا تو پِت ملا سرکہ چیخ کر کیوں چھوڑتا کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اور اگر وہ صاحب کرامات ہوتا تو چلا چلا کر کیوں جان دیتا؟ اِس لئے جاننا چاہیئے کہ خواہ کوئی کتنی ہی چالاکی کرے لیکن اخیر میں سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسےٰ اُس زمانہ کے جنگلی لوگوں میں کچھ چالاک تھا۔ نہ وہ کراماتی۔ نہ خدا کا بیٹا اور نہ ہی عالم تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایسا عذاب کیوں جھیلتا۔؟ ۸۷ ٭

(۸۸) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کر اُس پر بیٹھ گیا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا وہ اُٹھا ہے۔ .... جب وے اُس کے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُن سے ملا اور کہا سلام انہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے انہیں کہا مت ڈرو پر جا کر میرے بھائیوں سے کہو کہ جلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھیں گے۔ پھر وے گیارہ شاگرد جلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے اور اُسے دیکھ انہوں نے اُس کو سجدہ کیا پر بعضے دُبدھے میں رہے اور یسوع نے پاس آ کر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا .... اور دیکھو زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں ...... (باب ۲۸ - آیت ۲ - ۶ - ۹ - ۱۰ - ۱۶ - ۱۷ و ۱۸ - ۲۰)

(محقق) یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ خلاف علم اور خلاف قانون قدرت ہے اول تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا اُن کو جا بجا بھیجنا اُن کا اُوپر سے اُترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں۔ کیا خدا کوئی تحصیلدار یا کلکٹر ہے؟ کیا اُسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اُٹھا۔ کیا اُسی جسم کے قدم پکڑ کر اُن عورتوں نے سجدہ کیا؟ اور وہ (جسم) تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا۔ اور اپنے منہ سے سب کا حاکم بننا صرف دمبھ کی بات ہے۔ شاگردوں سے ملنا اور اُن سے سب باتیں کرنا ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ تمام باتیں سچ ہوں تو آجکل مُردے کیوں نہیں جی اُٹھتے؟

ایسا سنگین جرم نہ تھا کہ جو اُس پر لگایا گیا۔ لیکن وہ بھی تو جنگلی تھے انصاف کرنا کیا جانیں؟ اگر عیسیٰ جھوٹ موٹ خدا کا بیٹا نہ بنتا اور وے اس کے ساتھ بدسلوکی نہ کرتے تو دونو کے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن اِس قدر علم دھرماتما اور انصاف کی خصلت کہاں سے لاتے؟

(۸۷) پھر یسوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے یسوع نے اُس نے کہا ہاں تو ٹھیک کہتا ہے۔ اور اُس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُس پر فریاد کر رہے تھے پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ تب پلاطس نے اُس سے کہا کہ تو نہیں سُنتا کہ یہ تجھ پر کتنی گواہیاں دیتے ہیں۔ پر اُس نے اُن کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔ پلاطس نے اُن سے کہا پر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے میں کیا کروں اُن سبھوں نے اُس سے کہا اُسے صلیب دے .... اور یسوع کو کوڑے مار کر حوالہ کر دیا کہ صلیب پر کھینچا جاوے۔ تب حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو دیوان خانہ میں لیجا کر اپنے تمام گروہ اُس کے گرد جمع کئے اور اُس کے کپڑے اوتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اُس کے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس پر ٹھٹھا مار کر کہا اے یہودیوں کے بادشاہ سلام۔ اور اُس پر تھوکا اور وہ سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارا جب وے اُس سے ٹھٹھا کر چکے تو اُس پیراہن کو اُس پر سے اوتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور صلیب پر کھینچنے کو لے چلے اور ایک مقام گلگتہ نامی یعنی کھوپڑی کی جگہ پر پہنچکے۔ پت ملا ہوا سرکہ اُسے پینے کو دیا اُس نے چکھ کے نہ چاہا کہ پیئے۔ اور اُسے صلیب پر کھینچ کر اور اُسکے قتل کا سبب لکھ کر اُس کے سر سے اُونچا ٹانگ دیا .... اور اُس کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر کھینچے گئے ایک دہنے دوسرا بائیں۔ اور جو اِدھر اُدھر سے جاتے سر ہلا کر اُسے ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے واہ تو جو ہیکل کا ڈھانے والا اور تین دن میں بنانے والا ہے آپ کو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے صلیب پر سے اُتر آ۔ یوں ہیں سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ ٹھٹھا مار کے کہا اُس نے اوروں کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُس پر ایمان لاوینگے۔ اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا اگر وہ اُس کو چاہتا ہے تو وہ اب اُس کو چھڑاوے کیونکہ وہ کہتا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اِسی طرح وے چور بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اُسے طعنہ مارتے تھے تب چھٹویں گھنٹے سے لیکے نویں گھنٹے تک ساری سرزمین میں اندھیرا چھا گیا۔ نویں گھنٹے کے قریب بڑے شور سے یسوع نے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ اُن میں سے بعضوں نے جو وہاں کھڑے تھے سُنکر کہا کہ وہ الیاس کو پکارتا ہے۔ وہیں اُن میں سے ایک نے دوڑ کر بادل (اسفنج) لیا اور سرکے میں بھگویا اور نرکٹ پر رکھ کر

خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہہ یسوع نے اُس سے کہا ہاں وہی جو تو کہتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا کہ یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمیں اور گواہ کیا ضرور تم نے آپ اُس کا کفر سُنا۔ اب تمہاری کیا صلاح اُنہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائق ہے ۔ تب اُنہوں نے اُس کے مُنہ پر تھوکا اور اُسے گھونسا مارا اور دوسروں نے اُسے طمانچہ مار کے کہا اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کس نے تجھے مارا۔ جب پطرس باہر دالان میں بیٹھا تھا ایک لونڈی نے اُس پاس آ کے کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا۔ پر اُس نے سب کے سامنے انکار کر کے کہا میں نہیں جانتا تھا کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر جب وہ اُسار کی طرف باہر چلا ایک دوسرے نے اُسے دیکھ کر اُن سے جو وہاں تھے کہا کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا تب اُس نے قسم کھا کے پھر انکار کیا کہ میں اُس شخص کو نہیں جانتا۔ تب اُس نے لعنت بھیج کر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ (باب ۲۶۔ آیت ۴۷۔۴۸۔۴۹۔۵۰۔ ۵۲۔۶۱۔۶۲۔۶۳۔۶۴۔۶۵۔۶۶۔۶۷۔۶۸۔۶۹۔۷۰۔۷۱۔۷۲۔۷۴)

(محقق) دیکھئے۔ عیسےٰ میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا کہ وہ اپنے شاگرد کو پختہ ایمان والا بنا سکے تا کہ وہ ایسے ہو جائے کہ اگر انہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا تو بھی اپنے ربّی (اُستاد) کو لالچ سے نہ پکڑواتے نہ منکر ہوتے نہ جھوٹ بولتے نہ جھوٹی قسم کھاتے ۔ عیسےٰ میں کوئی معجزہ بھی نہ تھا مثلاً توریت میں لکھا ہے کہ لوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے۔ وہاں خدا کے دو فرشتے تھے انہوں نے اُن کو اندھا کر دیا۔ اگرچہ یہ بات بھی ناممکن ہے تاہم یہ تو ثابت ہو گیا کہ عیسےٰ طاقت میں لوط کے برابر بھی نہ تھا ۔ آجکل عیسائیوں نے اس قدر شور عیسےٰ کے نام سے کیوں مچا رکھا ہے۔ بجائے ایسی ذلت کے مرنے کے اگر وہ خود لڑ کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طرح سے جان دیتا تو اچھا تھا۔ مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو؟

وہ (عیسےٰ) یہ بھی کہتا ہے کہ :۔

(۸۲) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کر دیگا (باب ۲۶۔ آیت ۵۳)

(محقق) خوب۔ دھمکاتا بھی جاتا ہے اور اپنی اور اپنے باپ کی بڑائی بھی کئے جاتا ہے لیکن کر کچھ نہیں سکتا۔ دیکھو تعجب کی بات کہ جب سردار کاہن نے پوچھا کہ یہ لوگ تیرے خلاف شہادت دیتے ہیں اس کا جواب دے تو عیسےٰ خاموش رہا۔ یہ عیسےٰ نے اچھا نہ کیا۔ سچ سچ کہہ دینا چاہئے تھا اور بہت سی گھمنڈ کی باتیں کرنی مناسب نہ تھیں۔ نیز جنہوں نے عیسےٰ پر جھوٹا الزام لگا کر اُسے مارا انہیں بھی ایسا کرنا واجب نہ تھا کیونکہ عیسےٰ کا کوئی

بھتری کر سکتا ہے ؟ ۸۲ ✦

(۸۳) اُن کے کھاتے وقت یسوع نے روٹی لی اور برکت مانگ کے توڑی پھر شاگردوں کو دیکر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور انہیں دیکر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے یعنی نئے عہد کا لہو (باب ۲۶۔ آیت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

(محقق) بھلا ایسی بات بجز جاہل یا وحشی کے کوئی بھی شائستہ آدمی کر سکتا ہے کیا کوئی کھانے کی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے ؟۔ عیسائی اس بات کو آجکل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں۔ یہ بات کیسی بُری ہے ؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کر کے نہ چھوڑا وہ اوروں کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟ ✦ ۸۳ ✦

(۸۴) تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے .... اور کچھ آگے بڑھ کر مُنہ کے بل گرا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے گذر جائے .... (باب ۲۶۔ آیت ۳۷ و ۳۸ و ۳۹)

(محقق) دیکھئے عیسٰے ایک معمولی آدمی تھا۔ اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زمانوں کے جاننے والا اور عالم شخص ہوتا تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دھوکے کی ٹٹی کہ عیسٰے خدا کا بیٹا ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنے والا ہے اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے کھڑی کی ہے۔ اس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وہ صرف معمولی سیدھا سادہ بیعلم آدمی تھا نہ کہ عالم یوگی اور سدھ (صاحب قدرت) ✦ ۸۴ ✦

(۸۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو یہوداہ جو اُن بارہوں میں سے ایک تھا آیا اور اُسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ کہہ کے پتہ دیا تھا کہ جسے میں چوموں وہی ہے اُسے پکڑ لینا اُس نے وہیں یسوع پاس آکر کہا اے ربی سلام اور چوم لیا .... تب اُنہوں نے پاس آکے یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا .... تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے .... آخر دو جھوٹے گواہوں نے آکر کہا کہ اس نے کہا ہے کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا اور پھر تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ تب سردار کاہن نے اُٹھ کر اُس سے کہا تو کچھ جواب نہیں دیتا یہ تجھ پر کیا گواہی دیتے ہیں۔ پر یسوع چُپ رہا تب سردار کاہن نے اُس سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو مسیح

بھی ہیں۔ وہاں کے لوگ جنگلی تھے اُس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے۔ جیسا آجکل یورپ ترقی کر رہا ہے اگر ایسا ہی اُس وقت ہوتا تو اُس کے معجزے کو کوئی بھی نہ مانتا۔ باوجود کسی قدر عالم ہونیکے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور پیچیدگی معاملات کی وجہ سے اس ردی مذہب سے کنارہ کش ہو کر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے وید مارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی اُن میں نقص ہے ÷ ۷۹ ÷

(۸۰) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ (باب ۲۴ - آیت ۳۵)

(محقق) یہ بات بھی جہالت اور حماقت پر دلالت کرتی ہے۔ بھلا آسمان ہل کر کہاں جائیگا۔ جب آسمان نہایت لطیف ہونیکی وجہ سے آنکھ سے دکھائی ہی نہیں دیتا تو اُس کا ہلنا کون دیکھ سکتا ہے؟ اور اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں ÷

(۸۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے بھی کہے گا اے ملعونو۔ میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں جاؤ جو شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے (باب ۲۵ - آیت ۴۱)

(محقق) بھلا یہ کتنی بڑی طرفداری کی بات ہے کہ جو اپنے شاگرد ہیں اُن کو تو بہشت نصیب ہو اور غیروں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے۔ لیکن جب لکھا ہے کہ آسمان ہی نہ رہیگا تو ہمیشہ کی آگ دوزخ اور بہشت کہاں رہیں گے؟ اگر شیطان اور اُس کے فرشتوں کو خدا نہ بناتا تو دوزخ کی اس قدر تیاری کیوں کرنی پڑتی؟ اور جب صرف ایک شیطان ہی خدا کے غضب سے نہ ڈرا تو وہ خدا کیسا ہوا؟ کیونکہ وہ اُسی کا فرشتہ ہو کر باغی ہو گیا تھا۔ خدا اُسے نہ تو گرفتار کر کے قید کر سکا اور نہ جان سے مار سکا تو پھر اُس کی خدائی کہاں رہی؟ اور دیکھیئے شیطان نے عیسےٰ کو بھی چالیس دن دُکھ دیا اور عیسےٰ بھی اُس کا کچھ نہ کر سکا تو پھر اُس کا بھی خدا کا بیٹا ہونا فضول ٹھیرا۔ پس ثابت ہوا کہ نہ تو عیسےٰ خدا کا بیٹا ہے اور نہ بائبل کا خدا سچا خدا ہے ÷ ۸۱ ÷

(۸۲) تب اُن بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اِسکریوتی تھا۔ سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا جو میں یسوع کو تمہیں پکڑوا دوں تو مجھے کیا دو گے تب اُنہوں نے اُس سے تیس روپیہ کا اقرار کیا۔ (باب ۲۶ - آیت ۱۴ - ۱۵) ÷

(محقق) اب عیسےٰ کے سارے معجزے اور ساری خدائی یہاں پر ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ جو اُسکا شاگرد رشید تھا وہ بھی اُس کی صحبت سے پاک نہ بن سکا تو بتائیے کہ اوروں کو وہ موت کے بعد کس طرح پاک بنا سکے گا؟ عیسےٰ پر ایمان لانے والے اُس پر یقین کر کے کس قدر دھوکا کھا رہے ہیں کیونکہ جس نے اپنے شاگرد کا اپنی حیات میں کچھ بھلا نہ کیا وہ موت کے بعد دوسروں کی کیا

طرفداری کرتے ہیں۔ اگر کوئی گورا کسی کالے کو مار ڈالے تو بھی طرفداری کرکے عموماً مجرم کو بے قصور ٹھہرا بری کردیا جاتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔ یہاں پر ایک اور اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک شخص دنیا کی پیدائش کے آغاز میں مرا اور دوسرا قیامت کی رات کو۔ پہلا شخص تو قیامت تک انتظار میں رہیگا اور دوسرے کا انصاف اُسی وقت ہوجائیگا۔ دیکھئے یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے۔ جو دوزخ میں پڑیگا وہ لاانتہا زمانہ تک دوزخ کا عذاب بھوگے گا اور جو بہشت میں جائیگا وہ ہمیشہ راحت بھوگے گا۔ یہ بھی کس قدر بے انصافی ہے؟ کیونکہ محدود تدابیر اور محدود اعمال کا ثمرہ محدود ہونا چاہیئے۔ دو روحوں کے بالکل مساوی گناہ یا ثواب نہیں ہوسکتے۔ اس لئے رنج و راحت کی کمی بیشی کی وجہ سے کم و بیش درجوں کے بہت سے بہشت اور دوزخ ہوں تب ہی تو روحیں سُکھ دُکھ بھوگ سکتی ہیں سو اس بات کا ذکر کہیں بھی عیسائیوں کی کتاب میں نہیں ہے۔ پس یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی یسوع خدا کا بیٹا ہوسکتا ہے۔ کسی شخص کے ماں باپ سو سو ہرگز نہیں ہوسکتے۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہے ایک شخص کی ایک ماں اور ایک ہی باپ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں نے لکھا ہے کہ ایک شخص کو ۷۲ (بہتر) حوریں بہشت میں ملیں گی تو یا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذکر یہاں سے لیا ہوگا۔ + (۷۷)

(۷۸) اور جب صبح کو شہر میں جانے لگا اُسے بھوک لگی۔ تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھ کر اُس پاس گیا اور جب پتوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پایا تو کہا اب سے تجھ میں کبھو پھل نہ لگے۔ وہیں انجیر کا درخت سُوکھ گیا۔ (باب ۲۱ آیت ۱۸ - ۱۹)

(محقق) تمام پادری اور عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰ بڑا حلیم الطبع۔ بُردبار اور غصہ وغیرہ عیبوں سے مبرا تھا۔ مگر اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ عیسےٰ غصہ ور تھا اور اُسے موسموں کا علم بھی نہ تھا۔ اور اُس کی جنگلی آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ بھلا بیجان درخت کا کیا قصور تھا کہ اُس کو بددعا دی اور وہ سُوکھ گیا۔ درخت اُس کی بددعا سے تو نہ سوکھا ہوگا۔ بلکہ کسی دوائی کے ڈالنے سے سُوکھ گیا ہو تو تعجب نہیں + ۷۸ +

(۷۹) اُن دنوں کی مصیبت کے بعد تُرت سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی فوجیں ہل جائینگی۔ (باب ۲۴۔ آیت ۲۹)

(محقق) دلو عیسےٰ صاحب! آپ نے کس علم سے جانا کہ ستارے گر پڑیں گے۔ اور آسمان کی کونسی فوج ہے کہ جو گر جائیگی؟ اگر عیسےٰ تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ یہ ستارے سب دُنیا ہیں اور وہ کیونکر گر سکتے ہیں۔ چونکہ عیسےٰ بڑھئی کے گھر پیدا ہوا تھا ہمیشہ لکڑی چیرنے چھیلنے کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا رہا ہوگا اُسے اِس جنگلی مُلک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ کتنی باتیں اُس کے مُنہ سے اچھی بھی نکلیں لیکن بہت سی بُری

علے العموم اگر عیسائیوں کی عقل بچوں کی سی نہ ہوتی تو وہ ایسی بعید از قیاس اور خلاف از علم باتیں کیوں مانتے؟ مزید براں یہ بھی ثابت ہُوا کہ اگر یسوع آپ خود علم سے خارج اور بچوں کی سی عقل والا نہ ہوتا تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا؟ کیونکہ جو جیسا ہوتا ہے۔ وہ اوروں کو بھی ویسا ہی بنانا چاہتا ہے۔ ۷۵ +

(۷۶) .... میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمندوں کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے بلکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا اُس سے آسان ہے۔ کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو + (باب ۱۹ آیت ۲۳ - ۲۴-)

(محقق) اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسےٰ غریب تھا۔ اور دولتمند اُس کی عزت نہ کرتے ہونگے اِس لئے ایسا لکھدیا ہوگا لیکن یہ بات سچ نہیں۔ کیونکہ دولتمندوں اور مفلسوں میں نیک و بد لوگ ہوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا کام کرے وہ اچھا اور جو بُرا کرے وہ بُرا ثمرہ پاتا ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسےٰ خدا کی بادشاہت کسی ایک مقام پر مانتا تھا ہر جگہ نہیں جو ایک مقام میں محدود ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت سب جگہ ہے۔ پھر اُس میں داخل ہوگا یا نہ ہوگا۔ یہ کہنا صرف جہالت کی بات ہے + اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جسقدر عیسائی دولتمند ہیں وے سب دوزخ میں ہی جائیں گے۔ اور مفلس سب بہشت میں جائینگے بھلا ذرا تو عیسےٰ غور کرتا کہ جسقدر مال و اسباب دولتمندوں کے پاس ہے۔ اُس قدر مفلسوں کے پاس نہیں۔ اگر دولتمند سوچ سمجھ کر دھرم کے کاموں میں (اُسے) صرف کریں تو وہ مفلسوں کی نسبت جو گری ہوئی حالت میں ہیں۔ بآسانی اعلےٰ درجہ پر پہنچ سکتے ہیں + ۷۶ +

(۷۷) یسوع نے اُنہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم جو میرے پیچھے ہو لئے۔ جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھوگے اور اسرائیل کی بارہ گروہوں کی عدالت کروگے اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچوں یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سَو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ (باب ۱۹ - آیت ۲۸ - ۲۹)

(محقق) دیکھئے! یسوع کی اندرونی لیلا۔ اُس نے یہ خیال کرکے کہ لوگ بعد موت بھی میرے پھندے سے نہ نکل جائیں (یہ باتیں گھڑلیں)۔ جس شخص نے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے اپنے ہادی کو پکڑوا کر مروا یا ویسے گنہگار بھی اُس کے پاس تخت پر بیٹھیں گے اور اسرائیل کے خاندان کا طرفداری کی وجہ سے انصاف ہی نہ کیا جاویگا۔ بلکہ اُن کے سب گناہ معاف ہو جائینگے اور وہ اُن خاندانوں کا انصاف کریں گے۔ اسی وجہ سے تو عیسائی عیسائیوں کی بہت

(محقق) جو عیسائی لوگ اُپدیش کرتے پھرتے ہیں کہ آؤ ہمارے مذہب میں گناہ معاف کراؤ۔ نجات پاؤ وغیرہ۔ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ اگر عیسٰے میں گناہ کے دُور کرنے ایمان کے قایم کرنے اور پاک کرنے کی طاقت ہوتی تو اپنے شاگردوں کا ایمان قایم کر کے اُن کے گناہ دور کر اُن کو پاک کیوں نہ کر دیتا؟ جو یسوع کے ساتھ ساتھ گھومتے تھے۔ اُنہیں کو وہ پاک ایماندار اور بہتر نہ بنا سکا تو وہ موت کے بعد نہ جانے کہاں ہوگا؟ اُس وقت کسی کو پاک نہیں کر سکیگا۔ جب یسوع کے شاگرد رائی بھر ایمان نہیں رکھتے تھے اور انہوں نے یہ کتاب انجیل لکھی ہے پھر یہ کتاب کیونکر مستند ہو سکتی ہے؟ کیونکہ جو بے اعتقاد ناپاک اور ادھرمی آدمیوں کی تحریر ہوتی ہے اُس پر اعتقاد کرنا بہبودی کی خواہش کرنے والے آدمیوں کا کام نہیں اور اگر یسوع کا یہ قول درست ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی عیسائی میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہم میں پورا یا تھوڑا ایمان ہے تو اُس کو کہنا چاہئے کہ آپ اس پہاڑ کو راستہ میں سے ہٹا دیویں اگر اُن کے ہٹانے سے ہٹ جائے تو بھی یہ ثابت نہ ہوگا کہ اُن میں پورا ایمان ہے۔ بلکہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہے اور جو نہ ہٹا سکے تو سمجھو ایک قطرہ بھی ایمان عیسائیوں میں نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہاں تکبر وغیرہ بُرائیوں کا نام پہاڑ ہے تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو مُردے اندھے کوڑھی دیو چڑھوں کو بھلا چنگا کرنے سے سست جاہل زانی اور گمراہ لوگوں کو خبردار کر کے تندرست کرنا مراد ہوگی تو یہ بھی تسلیم نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنے شاگردوں کو کیوں نہ سدھار لیتا؟ اِس لئے یہ ناممکن باتیں یسوع کی جہالت پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر اُسے کچھ بھی تمیز ہوتی تو ایسی لچر پوچ وحشیانہ باتیں کیوں کہتا؟ سچ ہے۔

निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते

جہاں کوئی بھی درخت نہ ہو تو وہاں ارنڈی کا درخت ہی سب سے اچھا اور بڑا شمار کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی وحشی اور جاہلوں کے ملک میں عیسٰے کا ہونا بھی غنیمت تھا۔ لیکن آجکل یسوع کس گنتی میں ہے؟ ۔۷۴۔

(۷۵) میں تمہیں سچ کہتا ہوں اگر تم لوگ توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ ہو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہو گے (باب ۱۸۔ آیت ۳)

(محقق) جب اپنی ہی مرضی سے توبہ کرنا بہشت کا باعث اور توبہ نہ کرنا دوزخ کا باعث ہے تو کوئی کسی کا گناہ و ثواب کس طرح لے سکتا ہے اور چھوٹے لڑکے کی مانند ہو جانے کی تعلیم دینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی باتیں علم اور قانون قدرت کے بالکل خلاف تھیں اور وہ یہ چاہتا تھا کہ لوگ میری باتوں کو بچوں کی مانند بغیر دلیل کے مان لیں اور سوچیں بالکل نہیں ؎

ہیں۔ اور بلا دوائی یا پرہیز کے بیماریوں کا چھوٹنا قانون قدرت کے خلاف ہونے سے نا ممکن ہے تو ایسی ایسی باتوں کا ماننا کیا جاہلوں کا کام نہیں ہے ؟ اگر روحیں بولنے والی نہیں اور خدا بولنے والا ہے تو روحیں کیا کام کرتی ہیں ؟ اور سچائی یا دروغ گوئی کا ثمرہ سکھ یا دکھ خدا ہی بھوگتا ہوگا۔ یہ بھی ایک لغو بات ہے۔ جیسا یسوع بھوت کرانے اور لڑانے کو آیا تھا وہی آجکل جھگڑا لوگوں میں چل رہا ہے یہ کیسی بُری بات ہے۔ پھوٹ کرانے سے ہمیشہ آدمیوں کو دکھ ہوتا ہے اور عیسائیوں نے اس کو گرو منتر سمجھ لیا ہوگا کیونکہ جب ایکدوسرے سے پھوٹ کرانا یسوع ہی اچھی ماننا تھا تو یہ کیوں نہیں مانتے ہونگے ؟ یہ یسوع ہی کا کام ہوگا کہ گھر کے لوگوں کے دشمن گھر کے لوگوں کو بنانا شریف آدمیوں کا یہ کام نہیں ہے۔۴۱۔

(۴۲) تب یسوع نے اُنہیں کہا کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں۔ وے بولے سات اور کئی ایک چھوٹی مچھلی۔ تب اُس نے جماعتوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جاویں پھر اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو۔ اور سب کھا کے آسودہ ہوئے اور ٹکڑوں سے جو بچے رہے تھے اُنہوں نے سات ٹوکریاں بھر کر اُٹھائیں اور کھانے والے سوا عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار تھے۔ (باب ۱۵ آیت ۳۴۔۳۵۔۳۶۔۳۷۔۳۸)

(محقق) دیکھئے! کیا یہ آجکل کے جھوٹے کراماتیوں اور شعبدے بازوں وغیرہ کی طرح فریب کی بات نہیں ہے ان روٹیوں میں اور روٹیاں کہاں سے آگئیں ؟ اگر یسوع میں ایسی کرامات ہوتیں تو وہ خود بھوکا ہو کر انجیر کے پھل کھانے کو کیوں بھٹکتا پھرتا اپنے واسطے مٹی پانی اور پتھر وغیرہ سے حلوا اور روٹیاں کیوں نہ بنا لیں ؟ یہ سب باتیں لڑکوں کے کھیل کی مانند ہیں جیسے کئی سادھو بیراگی ایسی فریب کی باتیں کر کے جاہلوں کو ٹھگتے ہیں اُسی طرح کی یہ بھی باتیں ہیں۔۴۲۔

(۴۳) اور تب ہر ایک کو اُس کے اعمال کے موافق بدلا دیگا (باب ۱۶۔ آیت ۲۷)

(محقق) اگر اعمال کے موافق بدلا دیا جاویگا تو عیسائیوں کا گناہ کے معاف ہونے کی تعلیم دینا بے سود ہے اور اگر وہ بات سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے اگر کوئی یہ کہے کہ جو معاف کرنے کے لائق ہونگے وہی معاف کئے جائیں گے اور نا قابل معافی معاف نہیں کیئے جائیں گے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ تمام اعمال کا ثمرہ مناسب طور پر دینے میں ہی انصاف اور پورا رحم ہوتا ہے۔۴۳۔

(۴۴) ...... اے بے اعتقاد اور ٹیڑھی قوم ...... میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری نا ممکن نہ ہوتی (باب ۱۷۔ آیت ۱۷۔۲۰)

(باب ۸۔ آیت ۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲)

(محقق) بھلا یہاں ذرا غور کیجئے کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ مُردہ قبرگاہ سے کبھی نہیں نکل سکتا۔ وے کسی کے پاس نہ جاتے نہ بات چیت کرتے ہیں یہ سب باتیں جاہلوں کی ہیں جو کہ بڑے جنگلی ہوتے ہیں۔ وے ایسی باتوں پر اعتقاد کرتے ہیں۔ پھر اُن سوروں کا خون کروایا۔ سور والوں کے نقصان کرنے کا گناہ یسوع کو ہوا ہوگا۔ اور عیسائی لوگ یسوع کو گناہ بخشنے والا اور پاک صاف کرنے والا مانتے ہیں تو اُن دیوؤں کو پاک صاف کیوں نہ کر سکا؟ اور سور والوں کا نقصان کیوں نہ بھر دیا؟ کیا آجکل کے تعلیم یافتہ عیسائی اور انگریز لوگ اِن گپوڑوں کو بھی مانتے ہونگے؟ اگر مانتے ہیں تو توہمات کے جال میں گرفتار ہیں۔ ۶۹۔

(۷۰) اور دیکھو ایک جھولے کے مارے کو جو چارپائی پر پڑا تھا اُس پاس لائے یسوع نے اُس کا ایمان دیکھ کے اُس جھولے کے مارے سے کہا اے بیٹے خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے . . . . میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بُلانے کو آیا ہوں۔ (باب ۹۔ آیت ۲۔۱۳)

(محقق) یہ بھی بات ویسی ہی ناممکن ہے جیسی کہ پہلے لکھ آئے ہیں اور جو گناہ معاف کرنے کی بات ہے وہ صرف سادہ لوح آدمیوں کو طمع کے دام میں گرفتار کرتا ہے۔ جیسے دوسرے کی پی ہوئی شراب۔ بھانگ یا کھائی ہوئی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا ویسے ہی کسی کا کیا ہوا گناہ کسی کو نہیں لگتا۔ بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ یہی خدا کا انصاف ہے۔ اگر دوسرے کا کیا ہوا گناہ ثواب دوسرے کو ملے یا عادل خود لے لیویں یا کرنے والوں کو ہی خدا سزا جزا نہ دیوے تو وہ غیر منصف ہو جاوے۔ دیکھو دھرم ہی بہتری کرنے والا ہے یسوع یا اور کوئی نہیں۔ اور دھرماتماؤں کے واسطے یسوع وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ ہی گنہگاروں کے لئے کیونکہ گناہ کسی کا نہیں چھوٹ سکتا۔ ۷۰۔

(۷۱) یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو اپنے پاس بلا کے اُنہیں قدرت بخشی کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد کو دور کریں۔ کہنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم میں بولتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اُس کے باپ اور بیٹی کو اُس کی ماں اور بہو کو اُس کی ساس سے جدا کروں اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر کے لوگ ہونگے (باب ۱۰۔ آیت ۱۔ ۲۰۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶)

(محقق) یہ وے ہی شاگرد ہیں جن میں سے ایک تیس روپیہ کے لالچ سے یسوع کو گرفتار کرائیگا۔ اور باقی منحرف ہو کر علیحدہ علیحدہ بھاگینگے۔ دیوؤں کا آنا یا نکالنا یہ باتیں علم کے خلاف

سمجھتے ہوں تو عیسےٰ کو خداوند کہکر کبھی نہ پکاریں اگر اس بات کو نہ مانینگے تو گناہ سے کبھی نہ بچ سکینگے۔ ۶۶

(۶۷) اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے .... اور اُس وقت میں اُن سے صاف کہوں گا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا۔ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ (آیت ۲۲-۲۳)

(محقق) دیکھئے! عیسےٰ جنگلی آدمیوں کو یقین دلانے کے لئے بہشت کا منصف بننا چاہتا تھا۔ صرف سادہ لوح آدمیوں کو لبھانے کی بات ہے ۔ ۶۷

(۶۸) اور دیکھو۔ ایک کوڑھی نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ تب یسوع نے اُسے ہاتھ بڑھا کے اُسے چھوا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو اور وہیں اُس کا کوڑھ جاتا رہا۔ (باب ۸۔ آیت ۲-۳)

(محقق) یہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں اگر عیسائی لوگ اِن باتوں کو جو کہ علم اور قانون قدرت کے خلاف ہیں صحیح مانتے ہیں تو شکر آچاریہ دھنونتری کشیپ وغیرہ کی باتیں جو کہ پُرانوں اور مہابھارت میں لکھی ہوئی ہیں۔ سچ کیوں نہیں مانتے! مثلاً لکھا ہے کہ بہت دیتیوں کی مری ہوئی فوج زندہ کر دی گئی۔ برہسپتی کے فرزند کچ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانوروں اور مچھلیوں کو کھلا دیا گیا۔ اُسے شکر آچاریہ نے زندہ کر دیا۔ بعد ازاں کچ کو مار کر شکر آچاریہ کو کھلا دیا پھر اُس کو شکم میں زندہ کر کے باہر نکالا آپ مر گیا اُس کو کچ نے زندہ کر دیا۔ کشیپ رشی نے اُس آدمی اور درخت کو کہ جسے تکشک نے بھسم کر ڈالا تھا صحیح وسالم کر دیا۔ دھنونتری نے لاکھوں مُردے زندہ کئے۔ لاکھوں کوڑھی وغیرہ مریضوں کو اچھا کیا۔ لاکھوں اندھوں اور بہروں کو آنکھ اور کان دئے اس قسم کی کتھا کو کیوں جھوٹا کہتے ہو۔ اگر مذکورہ بالا باتیں جھوٹی ہیں تو عیسےٰ کی باتیں جھوٹی کیوں نہیں؟ جو دوسرے کی بات کو غلط اور اپنی جھوٹی کو سچی کہتے ہیں۔ وہ ہٹ دھرمی کیوں نہیں سمجھے جائیں؟ اس لئے عیسائیوں کی باتیں ہٹ دھرمی کی اور لڑکوں کی مانند ہیں ۔ ۶۸

(۶۹) .... دو شخص جن پر دیو چڑھے تھے قبروں سے نکلکر اُسے ملے۔ وے ایسے تند تھے کہ کوئی اُس راستے سے چل نہ سکتا۔ اور دیکھو اُنھوں نے چلّا کے کہا۔ اے یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام تو یہاں آیا کہ وقت سے پہلے ہمیں دُکھ دے ..... سو دیووں نے اُس کی منت کر کے کہا اگر تو ہم کو نکالتا ہے تو ہمیں اُن سوروں کے غول میں جانے دے تب اُس نے اُنھیں کہا جاؤ اور وے نکل کر اُن سوروں کے غول میں گئے اور دیکھو سوروں کا سارا غول کنارے پر سے دریا میں کودا اور پانی میں ڈوب مرا۔

دینے سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کا رفع کرنا درست ہو تو یہ انجیل کی بات بھی سچی ہو (در اصل) سادہ لوح آدمیوں کو دام توہمات میں پھنسانے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ اگر عیسائی لوگ عیسےٰ کی باتوں کو مانتے ہیں تو یہاں کے دیوی کے مجاوروں کی باتیں کیوں نہیں مانتے کیونکہ یہ باتیں بھی انہیں کی مانند ہیں ٭ ۶۳ ٭

(۶۴) مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں ہی کی ہے۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا . . . . . (باب ۵۔ آیت ۳۔ ۱۸۔ ۱۹)

(محقق) اگر آسمان یعنی بہشت ایک ہے تو اُس کا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہیئے اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں اگر وے سب بہشت کو جاوینگے تو بہشت میں سلطنت کا حق کس کا ہوگا؟ وہ باہم لڑائی جھگڑا کرینگے اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہو جائیگا ٭ اور لفظ غریب سے اگر کنگال مراد لوگے تو درست نہیں۔ اگر اس سے مراد حلیم لوگے تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنی ایک نہیں بلکہ جو دل میں غریب ہوتا ہے۔ اُس کو صبر کبھی نہیں ہوتا اس لئے یہ بات درست نہیں۔ جب آسمان زمین ٹل جاویں گے۔ تب توریت بھی ٹل جاویگی ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑنت ہو سکتی ہے۔ ہمہ دان خدا کی نہیں۔ یہ تو صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے کہ جو ان حکموں کو نہ مانیگا وہ آسمان میں سب سے چھوٹا شمار کیا جائیگا۔ ۶۴ ٭

(۶۵) ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمیں بخش۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو . . . . (باب ۶۔ آیت ۱۱۔ ۱۹)

(محقق) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت عیسےٰ پیدا ہوا تھا۔ اُس وقت لوگ جنگلی اور کنگال تھے۔ اور عیسےٰ بھی ویسا ہی تھا تب ہی تو دن بھر کی روٹی کے حاصل کرنے کی خدا سے دعا مانگتا ہے اور دوسروں کو یہی تعلیم دیتا ہے اگر مال جمع کرنا ناروا ہے تو عیسائی لوگ کیوں مال جمع کرتے ہیں؟ اُن کو چاہیئے کہ یسوع کے حکم کی تعمیل کر کے سب کچھ خیرات میں دیدیں اور مفلس ہو جائیں۔ ۶۵ ٭

(۶۶) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ . . . . (باب ۷۔ آیت ۲۱)

(محقق) غور کیجئے کہ اگر بڑے بڑے پادری بشپ اور کرسچن لوگ عیسےٰ کا یہ قول سچا

(محقق) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا ہمہ دان نہیں کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اُس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرواتا خود جان لیتا۔ بھلا کسی عیسائی کو آجکل چالیس رات اور چالیس دن بھوکا رکھیں تو وہ کبھی بچ سکیگا؟ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور نہ کچھ اُس میں کرامات تھی ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹیاں کیوں نہ بناویں؟ اور آپ بھوکا کیوں رہا سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے۔ اُس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا اور خدا بھی قانون سابقہ کو تبدیل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ہمہ دان ہے اور اُس کے تمام کام غلطی سے پاک ہیں + ۶۱ +

(۶۲) اور اُنہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ کہ میں تمہیں آدمیوں کے مچھوے بناؤنگا وے اسی وقت جالوں کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہوئے (باب ۴۔ آیت ۱۹-۲۰)

(محقق) واضح ہوتا ہے کہ عیسےٰ نے توریت کے دس احکام میں سے اُس حکم کو کہ (اولاد اپنے والدین کی خدمت اور عزت کرے جس سے اُن کی عمر بڑھے) توڑا کیونکہ عیسےٰ نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی بلکہ دوسروں کو بھی والدین کی خدمت سے باز رکھا۔ اُسی گناہ کے بدلے (شاید) دراز عمری کو نہ پہنچا اور یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ عیسےٰ نے مچھلی کی مانند آدمیوں کے پھنسانے کے لئے ایک مذہب کا جال پھیلایا تاکہ اُن کو پھنسا کر اپنا مطلب پورا کیا جاوے۔ جب خود عیسےٰ ہی ایسا تھا تو آجکل کے پادری لوگ اپنے جال میں آدمیوں کو پھنساویں تو کیا تعجب ہے؟ کیونکہ جس طرح بڑی بڑی اور بہت سی مچھلیوں کو جال میں پھنسانے والے کی قدر ہوتی ہے اور روزی بھی بخوبی حاصل ہو جاتی ہے اُسی طرح جو بہت سے آدمیوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لے اُس کی بھی زیادہ عزت ہوتی اور وہ دولت کماتا ہے اسی لالچ سے یہ لوگ جنہوں نے کہ وید شاستر نہ پڑھا نہ سُنا بیچارے سادہ لوح آدمیوں کو اپنے دام میں پھنسا کر کے اُن کے ماں باپ خاندان وغیرہ سے اُن کو جدا کر دیتے ہیں اس لئے تمام عالم آریوں کو واجب ہے کہ خود ان کے توہمات کے جال سے بچیں اور اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو بچانے کے لئے مستعد رہیں + ۶۲ +

(۶۳) اور یسوع تمام جلیل میں پھرتا ہوا اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دُکھ اور بیماری رفع کرتا تھا ...... سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماری اور عذاب میں گرفتار تھے اور اُنہیں جن پر دیو چڑھے تھے اور مرگیوں اور جھولے کے مارے ہوؤں کو اُس پاس لائے اور اُس نے اُن کو چنگا کیا (باب ۴۔ آیت ۲۳-۲۴)

(محقق) اگر آجکل کی پوپ لیلا یعنی منتر۔ گرو شِش چرن آشیرباد تعویذ اور خاک کی چٹکی

(محقق) دیکھئے! حکمت اور دانش مترادف الفاظ ہیں (عیسائی) اِن کو جُدا جُدا مانتے ہیں اور جُہلا کے سوائے دانش کی ترقی میں دقت اور دُکھ کون مان سکتا ہے؟ اِس لئے یہ بائبل خدا کی بنائی ہوئی تو کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہے + ۵۹ + یہ قدرے توریت زبور کی بابت تحریر کیا گیا اِس کے آگے کچھ متی وغیرہ کی انجیلوں میں سے لکھا جائیگا کہ جنہیں عیسائی لوگ بہت مستند مانتے ہیں اور جن کا نام نیا عہدنامہ رکھا ہوا ہے +

متی کی انجیل

(۶۰) اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ اُس کی ماں مریم کی منگنی یُوسف کے ساتھ ہوئی تو اُن کے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح اُلقدس سے حاملہ پائی گئی . . . . دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اُس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں کے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اُس کے رحم میں ہے روح القدس سے ہے (باب ۱ - آیت ۱۸ - ۲۰ +)

(محقق) اِن باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا کہ جو پرتیکش وغیرہ پرمانوں۔ اور قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ اِن باتوں کا ماننا جاہل جنگلی آدمیوں کا کام ہے شائستہ عالموں کا نہیں۔ بھلا جو خدا کا قانون ہے اُسے کوئی کیونکر توڑ سکتا ہے۔ اگر خدا ہی قانون کو رَدّو بدل کرے تو اُس کا حکم کوئی نہ مانے۔ اور جبکہ وہ ہمہ دان ہے اور غلطی سے مبرا ہے تو ایسا کیوں کریگا اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھیر جائے اُس کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے اور کوئی جھوٹ کہدے کہ خدا کے فرشتے نے مجھ کو خواب میں کہدیا ہے کہ یہ حمل روح اُلقدس کی طرف سے ہے۔ جیسا یہ ناممکن فریب بنایا ہے ویسا ہی آفتاب سے کُنتی کا حاملہ ہونا بھی پُرانوں میں لکھا ہے۔ ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پُورے لوگ مان کر مغالطہ کے دام میں پھنستے ہیں۔ یہ بات اِس طرح پر ہوئی ہو گی کہ کسی آدمی کے ساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہو گئی ہو گی اُس نے یا کسی دوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کر دی کہ اِس کا حمل روح القدس کی طرف سے ہے - ۶۰ +

(۶۱) تب یسوع روح کے وسیلہ بیابان میں لایا گیا تا کہ شیطان اُسے آزمائے جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکا ہوا۔ تب آزمائش کرنے والے نے اُس پاس آ کے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ کہ یہ پتھر روٹی بن جائے (باب ۴ - آیت ۱ - ۲ - ۳) +

جس طرح کوئی آدمی لمحہ بھر میں خوش اور لمحہ بھر میں ناراض ہو جاتا ہے تو اس کی خوشنودی بھی خوفناک ہوتی ہے اسی طرح کی کرتوت عیسائیوں کے خدا کی ہے - ۵۷ +

ایوب کی کتاب

(۵۸) پھر ایک دن ایسا ہوا کہ نبی اللہ آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے درمیان ہو کے آیا کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے شیطان نے جواب دیکے خداوند سے کہا کہ زمین کے اِدھر اُدھر سے پھر کے اور اس میں سیر کر کے آتا ہوں - خداوند نے شیطان سے پوچھا کہ کیا تو نے میرے بندے ایوب کے حال کو غور کیا - کہ زمین پر اُس سا کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ تو نے مجھ کو اُبھارا ہے کہ بے سبب اُسے ہلاک کروں .... شیطان نے خداوند کو جواب دیکر کہا کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ انسان اپنا سارا مال اپنی جان پر نثار کریگا - خداوند نے شیطان سے کہا کہ دیکھو وہ تیرے قابو میں ہے مگر فقط اس کی جان جانے نہ پاوے - تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا اور ایوب کو مارا - ایسا کہ تلوے سے لیکے چاند تک اُسے جلتے پھوڑے ہوئے (باب ۲ - آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷)

(محقق) دیکھیئے! عیسائیوں کے خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اسکے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے - نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے - اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے - ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے - عیسائیوں کا خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے اگر ہمہ دان ہوتا تو ایوب کا امتحان شیطان سے کیوں کراتا؟ - ۵۸ -

واعظ کی کتاب

(۵۹) .... ہاں میرا دل حکمت اور دانش میں بڑا کاردان ہوا - لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا - تو معلوم کیا کہ یہ بھی ہوا پر چلنا ہے - کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہوتی ہے اور جس کا عرفان فراواں ہوتا ہے اُس کا دُکھ زیادہ ہوتا ہے (باب ۱ - آیت ۱۶ تا ۱۸)

سلاطین کی دوسری کتاب

(۵۶) اور شاہ بابل بنوکدنضر کی سلطنت کے اُنیسویں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوزرادان جو جلوداروں کا سردار تھا یروشلم میں آیا اُس نے خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروشلم کے سارے گھر اور ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلوداروں کے سردار کے ہمراہ تھا اُن دیواروں کو جو یروشلم کے گردا گرد تھیں گرا دیا (باب ۲۵۔ آیت ۸۔ ۹۔ ۱۰)

(محقق) کیا کیا جاوے عیسائیوں کے خدا نے تو اپنے آرام کے لئے داؤد وغیرہ سے گھر بنوایا تھا۔ اُس میں آرام کرتا ہوگا۔ لیکن نبوزرادان نے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دیا۔ اور خدا یا اُسکے فرشتوں کا لشکر کچھ بھی نہ کر سکا + پہلے تو اُن کا خدا بڑے جنگ مارتا اور فتحیاب ہوتا تھا۔ لیکن اب اپنا گھر جلا بیٹھا۔ نہ معلوم خاموش کیوں بیٹھا رہا؟ اور نہ معلوم اُس کے فرشتے کس طرح بھاگ گئے؟ ایسے وقت پر کوئی بھی کام نہ آیا اور خدا کی طاقت بھی نہ معلوم کہاں کافور ہو گئی؟ اگر یہ بات سچی ہے تو جو جو فتح کی باتیں پہلے تحریر کی ہوئی ہیں۔ وے سب جھوٹی ہو گئیں۔ کیا مصر کے لڑکے لڑکیوں کے مارنے ہی سے بہادر بنا تھا؟ اور اب بہادروں کے سامنے خاموش ہو بیٹھا + یہ تو عیسائیوں کے خدا نے اپنی ہجو اور بے عزتی کرائی۔ ایسی ہی بیہودہ کہانیاں اس کتاب میں ہزاروں بھری پڑی ہیں۔ (۵۶)۔

تواریخ کی پہلی کتاب

(۵۷) سو خداوند نے اسرائیل پر مری بھیجی اور اسرائیل میں ستر ہزار آدمی مر گئے (باب ۲۱۔ آیت ۱۴)

(محقق) دیکھئے! اسرائیل کے عیسائیوں کے خدا کا تماشہ جس اسرائیل خاندان کو بہت سی دعائیں دی تھیں اور رات دن کی جنگی پرورش میں پھرتا تھا۔ اب فوراً غضبناک ہو کر مری ڈالکر ستر ہزار آدمیوں کو مار ڈالا۔ یہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ:۔

क्षणे रुष्टः क्षणे तुष्टो रुष्टः तुष्टः क्षणे क्षणे ।
अव्यवस्थित चित्तस्य प्रसादोऽपि भयंकरः ॥ १ ॥

کھینچی ہوئی تلوار ہے۔ تب گدھی نے راہ سے ہٹ موڑا اور میدان کو چلی تب بلعام نے گدھی کو مارا تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔ تب خداوند نے گدھی کا مُنہ کھولا اور اُس نے بلعام کو کہا کہ میں نے تیرا کیا کیا ہے کہ تُو نے یہ تین بار مجھے مارا۔ (باب ۲۲۔ آیت ۲۳ و ۲۸)

(محقق) پہلے تو گدھی تک خدا کے فرشتے کو دیکھتے تھے اور آجکل بشپ پادری وغیرہ شریف یا نالایق لوگوں کو بھی خدا یا اُس کے فرشتے نظر نہیں آتے۔ کیا آجکل خدا اور اُس کے فرشتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا گہری نیند میں سوتے ہیں یا بیمار ہیں یا دوسرے کرۂ زمین پر چلے گئے؟ یا کسی اور کام میں مصروف ہو گئے یا اب عیسائیوں سے ناراض ہو گئے۔ یا فوت ہو گئے ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہو گیا؟ قیاساً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ اب موجود نہیں ہیں۔ اور نہ ہی نظر آتے ہیں تو تب بھی نہیں تھے اور نہ نظر آتے ہونگے۔ یہ صرف فرضی گپوڑے ہانکے ہوئے ہیں ۵۳

(۵۴) سو تم اُن بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کرو۔ اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف ہے جان سے مارو۔ لیکن وے لڑکیاں جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں اُن کو اپنے لئے زندہ رکھو۔ (باب ۳۱۔ آیت ۱۷ و ۱۸)

(محقق) واہ جی موسےٰ پیغمبر اور واہ جی تمہارا خدا! کہ جو عورت بچے بوڑھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے سے بھی باز نہیں رہتا۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موسےٰ زناکار تھا۔ کیونکہ اگر زناکار نہ ہوتا تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا اور ایسی بے رحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا؟ ۵۴

سموائیل کی دوسری کتاب

(۵۵) اور اُسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا اور اُس نے کہا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں میں رہوں بنایا چاہتا ہے۔ سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا۔ آج کے دن تک کسی گھر نہیں رہا بلکہ خیمے میں یا مسکن میں پھرتا رہا۔ (باب ۷۔ آیت ۴ و ۵ و ۶)

(محقق) اب کچھ شک نہیں رہا کہ عیسائیوں کا خدا انسان کی مانند مجسم ہے اور شکایت کرتا ہے کہ میں نے بہت محنت کی۔ اِدھر اُدھر پھرا۔ اب داؤد گھر بنا دے تو اُس میں آرام کروں۔ عیسائیوں کو ایسے خدا اور ایسی کتاب کے ماننے سے شرم کیوں نہیں آتی؟ لیکن کیا کریں بیچارے پھنس ہی گئے اب چھوٹنے کے واسطے بڑی ہمت درکار ہے ۵۵

(محقق) شاید عیسائیوں میں امیر یا غریب کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا ہوگا - کیونکہ اُن کے خدا نے گناہوں کا کفارہ سہل کر رکھا ہے۔ ایک یہ بات عیسائیوں کی بائبل میں بڑی عجیب ہے کہ بلا تکلیف کئے گناہ سے گناہ چھوٹ جاوے یعنی ایک تو گناہ کیا اور دوسرے جاندار کی جان لے لی اور خوب مزے سے گوشت کھایا اور گناہ بھی چھوٹ گیا ✤ کبوتر کا بچہ گلا مروڑے جانے کے باعث بہت دیر تک تڑپتا ہوگا تب بھی عیسائیوں کو رحم نہیں آتا (مگر) رحم کیونکر آوے اُن کے خدا کی ہدایت ہی جان مارنے کی ہے اور جب سب گناہوں کا کفارہ ایسا ہی ہے تو پھر عیسیٰ پر ایمان لانے سے گناہوں کے دور ہو جانے کا بکھیڑا کیوں مچا رکھا ہے؟ ✤ ۵۱ ✤

(۵۲) . . . . تو کھال اُس کی جسے اُس نے گذرانا اُسی کاہن کی ہوگی ۔ اور ہر ایک نذر کی قربانی جو تنور میں پکائی جاوے یا ہانڈی میں یا توے پر وہ اُس کاہن کی . . . ہوگی ✤ (باب ۷ آیت ۸ و ۹)

(محقق) ہم تو جانتے تھے کہ یہاں کی دیوی کے مجاوروں اور مندروں کے پجاریوں کی پوپ لیلا ہی عجیب ہے۔ لیکن عیسائیوں کے خدا اور اُس کے پجاریوں کی پوپ لیلا اُس سے ہزار گنا بڑھ کر (ثابت ہوئی) کیونکہ جب چام کے دام عمدہ کھانے کھانے کو ملیں تو پھر عیسائیوں نے خوب گلچھرے اُڑائے ہونگے۔ اور اب بھی اُڑاتے ہونگے۔ کیا یہ بات ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک لڑکے کو مروا ڈالے اور دوسرے لڑکے کو اُس کا گوشت کھلاوے؟ ویسے ہی سب انسان چرند پرند وغیرہ جاندار سب خدا کے گویا بیٹے ہیں - خدا ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا - اس لئے نہ یہ بائبل خدا کا کلام ہے اور نہ اس کا بیان کردہ خدا (سچا) خدا ہے - اس کے ماننے والے ہرگز دھرماتما نہیں ہو سکتے ✤ ایسی ہی بہت سی باتیں احبار وغیرہ کتابوں میں بھری پڑی ہیں - کہاں تک شمار کریں؟ ✤ ۵۲ ✤

گنتی کی کتاب

(۵۳) سو گدھی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے اور اُس کے ہاتھ میں

بقیہ نوٹ - اِن سب باتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وحشیوں کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا جو کہ پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپ کو خدا مشہور کر دیا ۔ اور وحشی جاہل تھے اُنہوں نے اُس کو خدا مان لیا ۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پہاڑ پر ہی کھانے کے لئے چھوہارے اناج وغیرہ منگوا لیا کرتا اور چین اُڑاتا تھا - اُس کے قاصد اُس کا کام کیا کرتے تھے وہ شریف لوگوں کے لئے جیا خور ہیں کہ کہاں سہا اِتّل کا بچھڑا - بچھڑے بکری کا بچہ کبوتر اور "اچھے" آٹے کا کھانے والا خدا اور کہاں محیط کل - ہمہ دان نہ پیدا ہونے والا ۔ بے شکل - قادر مطلق اور عادل وغیرہ عمدہ صفات سے موصوف وید وکت ایشور ؟ مترجم

(محقق) ذرا غور کیجیئے! کہ بیل کو خدا کے آگے اُس کے عابد ماریں اور وہ مارنے کی تحریک دے۔ لہو کو چاروں طرف چھڑکیں آگ میں ہوم کریں۔ خدا خوشبو لیوے بھلا یہ قصاب کے گھر سے کچھ کم لیلا ہے۔ اس لئے نہ بائبل خدا کی کتاب ہے اور نہ وہ وحشی آدمی کی مانند بہروپیا خدا ہو سکتا ہے + ۴۸ +

(۴۹) اور خداوند نے موسےٰ سے خطاب کرکے فرمایا کہ اگر کاہن مسیح لوگوں کی طرح خطا کرے تو وہ اپنی خطا کے واسطے جو اُس نے کی ہر ایک بے عیب بچھڑا کہ خطا کی قربانی ہو خداوند کے لئے لاوے۔ . . . . . . اور بچھڑے کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور بچھڑا کو خداوند کے آگے ذبح کرے + (باب ۴۔ آیت ۱۔۳۔۴)

(محقق) دیکھیئے! گناہوں کا کفارہ۔ خود تو گناہ کریں یعنے گائے وغیرہ مفید جانداروں کو ذبح کریں اور خدا (ایسا) کراوے۔ شاباش ہے عیسائی لوگوں پر کہ ایسی باتوں کے کرنے کرانے والے کو بھی خدا مان کر اپنی نجات وغیرہ کی توقع رکھتے ہیں + ۴۹ +

(۵۰) . . . . . جب کوئی سردار . . . . خطا کار ہووے . . . . تب وہ اپنی بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے لاوے . . . . اور اُسے خداوند کے آگے ذبح کرے یہ خطا کی قربانی ہے۔ (باب ۴۔ آیت ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴)

(محقق) واہ جی واہ! اگر یہی بات ہے تو اُن کے سردار یعنی منصف اور سپہ سالار وغیرہ گناہ کرنے سے کیوں ڈرتے ہونگے؟ آپ تو دل کھول کر گناہ کریں اور کفارہ کے طور پر گائے بچھڑا بکری وغیرہ کی جان لیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی لوگ کسی چرند و پرند کی جان لینے میں تامل نہیں کرتے + اے عیسائیو سُنو! اب تو اس وحشیانہ مذہب کو چھوڑ کر شائستہ اور دھرم سے بھرپور ویدمت کو قبول کرو تاکہ تمہاری بہتری ہو + ۵۰ +

(۵۱) اگر اُسے بھیڑ بکری لانے کا مقدور نہ ہو تو وہ اپنی تقصیر کے لئے جس سے خطا کار ہوا ہے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے خداوند کے لئے لاوے . . . . اور سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے پھر جُدا نہ کرے . . . . اور اُس خطا کا جو اُس نے کی ہے کفارہ دیوے تو وہ بخشا جاوے اور اگر اُسے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لانے کا مقدور نہ ہو تو اپنی خطا کے واسطے سیر بھر مہین آٹے کا دسواں حصہ خطا کی قربانی کے لئے لاوے۔ اُس پر تیل نہ ڈالے . . . . بخشا جائیگا + (باب ۵ آیت ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳)

نوٹ سلہ اُس خدا کو شاباش ہے کہ جس نے بچھڑا۔ بھیڑ۔ بکری کا بچہ۔ کبوتر اور آٹا تک لینے کا قاعدہ مقرر کیا۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ کبوتر کے بچے "گردن مروڑ وا کے" لیتا تھا۔ تاکہ گردن توڑنے کی محنت نہ کرنی پڑے۔ بقیہ

عیسائیوں کا خدا ایک پہاڑی آدمی تھا۔ پہاڑ پر رہتا ہوگا۔ چونکہ وہ خدا سیاہی۔ قلم کاغذ بنانا نہیں جانتا تھا اور نہ اُس کو یہ چیزیں میسر تھیں اِس لئے پتھر کی لوحوں پر لکھ لکھ کر دیتا ہوگا اور انہی جنگلیوں کے سامنے خدا بھی بن بیٹھا ہوگا + ۴۵ +

(۴۶) اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اِس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے اور تو اِس چٹان پر کھڑا رہ۔ اور یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا گزر ہوگا تو میں تجھ کو اِس چٹان کے دڑاڑ میں رکھوں گا اور جب تک نگذروں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپوں گا۔ اور پھر اپنی ہتھیلی اُٹھاؤں گا تو میرا پیچھا دیکھے گا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا + (باب ۳۳۔ آیت ۲۰ تا ۲۳)

(محقق) دیکھئے۔ عیسائیوں کا خدا تو صرف آدمی کی مانند مجسم ثابت ہوتا ہے۔ اور موسیٰ کو دھوکا دیکر آپ خود خدا بن گیا۔ (اور یہ کہنا) کہ پیچھا دیکھے گا چہرہ نہ دیکھے گا (اِس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ) ہاتھ سے اُس کو ڈھانپا بھی نہ ہوگا۔ جب خدا نے اپنے ہاتھ سے موسےٰ کو ڈھانپا ہوگا تب کیا اُس نے اُس کے ہاتھ کی شکل نہ دیکھی ہوگی + ۴۶ +

احبار کی کتاب

(۴۷) اور خداوند نے موسےٰ کو بلایا اور جماعت کے خیمہ میں سے اُس سے ہم کلام ہو کے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کر اور اُس کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کے لئے قربانی لایا چاہے تو تم اپنی قربانی مواشی یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لاؤ (باب ۱۔ آیت ۱۔۲)

(محقق) غور کیجئے۔ عیسائیوں کا خدا گائے بیل وغیرہ کی قربانی لینے والا ہے اور وہ اپنے لئے قربانی کرانے کی ہدایت کرتا ہے (بتائیے کہ) وہ بیل گائے وغیرہ جانوروں کے لہو گوشت کا بھوکا پیاسہ ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ رحیم اور خدا کے درجہ میں شمار نہیں ہو سکتا البتہ وہ ایک گوشت خور شریر آدمی کی مانند ہے + (۴۷) *

(۴۸) اور وہ اِس بیل کو خداوند کے حضور ذبح کرے اور کاہن جو بنی ہارون ہیں لہو کو لاویں اور لہو کو اُس مذبح پر ہر طرف جو جماعت کے خیمے کے دروازے پر ہے چھڑکیں تب وہ اُس سوختنی قربانی کی کھال کھینچے اور اُس کے عضو عضو کو جُدا کرے۔ پھر ہارون کاہن کے بیٹے مذبح پر آگ رکھیں اور اُس پر لکڑیاں ترتیب سے چُنیں اور بنی ہارون جو کاہن ہیں اُسکے عضووں کو اور چربی کو اُن لکڑیوں پر جو مذبح کی آگ پر ہیں ترتیب سے رکھ دیویں .... کہ سوختنی قربانی یعنی خوشبو آگ سے خداوند کے لئے ہے + (باب ۱۔ آیت ۵ تا ۹)

کا جو تیرے پڑوسی کی ہے۔ لالچ مت کر۔ (باب ۲۰۔ آیت ۱۶ و ۱۷)

(محقق) واہ! تب ہی تو عیسائی لوگ غیر ملک والوں کے مال پر ایسے جھکتے ہیں کہ جس طرح پیاسا پانی پر۔ بھوکھا اناج پر۔ جیسی یہ محض خود غرضی اور طرفداری کی بات ہے۔ ویسا ہی عیسائیوں کا خدا ضرور ہوگا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم نسل انسان کو پڑوسی مانتے ہیں۔ تو سوائے انسان کے اور کون عورت اور لونڈی والے ہیں کہ جن کو پڑوسی تصور نہ کریں؟ اس لئے یہ باتیں خود غرض آدمیوں کی ہیں۔ خدا کی نہیں ۔ ۴۳ ۔

(۴۴) جو کوئی کسی مرد کو مارے اور وہ مر جائے تو وہ البتہ قتل کیا جاوے۔ اور اگر اُس شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا اور خدا نے اُس کے ہاتھ میں اُسے گرفتار کروا دیا تو میں تیرے لئے ایک جگہ ٹھہراؤں گا کہ جس میں وہ بھاگ جائے۔ (باب ۲۱ آیت ۱۲ و ۱۳)

(محقق) اگر خدا کا انصاف سچا ہے تو جب موسیٰ ایک آدمی کو مار اور دفن کر کے بھاگ گیا تھا تو اُس کو یہ سزا کیوں نہ ملی؟ اگر کہو کہ خدا نے وہ شخص موسے کو مارنے کے واسطے سونپا تھا تو خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ اُس کا انصاف بادشاہ سے کیوں نہ ہونے دیا؟ ۔ ۴۴ ۔

(۴۵) ...... اور سلامتی کے ذبیح بیلوں سے خداوند کے لئے ذبح کئے۔ اور موسے نے آدھا خون لیکر باسنوں میں رکھا اور آدھا قربانگاہ پر چھڑکا اور موسے نے اُس لہو کو لیکر لوگوں پر چھڑکا اور کہا کہ یہ لہو اُس عہد کا ہے جو کہ خداوند نے اُن باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ اور خداوند نے موسے سے کہا کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ اور وہاں رہ اور میں تجھے پتھر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دونگا ...... (باب ۲۴۔ آیت ۵۔۶۔۸۔۱۲)

(محقق) اب دیکھیئے۔ یہ سب جنگلی لوگوں کی باتیں ہیں یا نہیں اور خدا کا بیلوں کی قربانی لینا اور قربانگاہ پر لہو چھڑکنا یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے؟ جب عیسائیوں کا خدا بھی بیلوں کی قربانی لیتا ہے تو اُس کے عابد بیل گائے کی قربانی کے تبرک سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ اور دنیا کو نقصان کیوں نہ پہنچائیں؟ ایسی ایسی بُری باتیں بائبل میں بھری پڑی ہیں۔ انجیل کے ہی بُرے خیالات لیکر ویدوں پر بھی (یہ لوگ) ایسا جھوٹ بہتان لگانا چاہتے ہیں۔ مگر ویدوں میں ایسی باتوں کا نام تک بھی نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ

(نوٹ منجانب مترجم) سلہ چاہئیے۔ گوید منڈل اول سوکت ۱۲۲ کے منتروں کا میکس مولر نے من مانا ترجمہ کر کے اپنی بائبل کے وحشیانہ مسئلہ یعنی "حیوانوں کی قربانیاں" کی تائید کی ہے۔ میکس مولر اور اُس سریکھے دیگر متعصب عیسائی فاضلوں کی غلطیوں کی نہایت زبردست اور عالمانہ تردید مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے سچے بھگت پنڈت گرودت جی ودیارتھی ایم اے نے رسالہ بنام "ویدک ٹیکسٹ نمبر سیریز" کی ہے۔ ہر ایک حق پسند کو پنڈت گرودت جی کی ان تصنیفات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئیے۔

چارپایوں کے پلوٹھوں سمیت ہلاک کئے اور فرعون رات کو اُٹھا وہ اور اُس کے سب نوکر اور سب مصری اُٹھے اور مصر میں بڑا نوحہ تھا کیونکہ کوئی گھر نہ رہا جس میں ایک نہ مرا۔ (باب ۱۲۔ آیت ۲۹ و ۳۰)

(محقق) خوب! آدھی رات کو ڈاکو کی مانند بے رحم ہو کر عیسائیوں کے خدا نے لڑکے بالے بوڑھوں اور چارپایوں تک کو بلاقصور مار ڈالا اور اُسے ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اور مصر میں بڑا نوحہ ہوتا رہا تو بھی عیسائیوں کے خدا کے دل سے بیرحمی دور نہ ہوئی۔ ایسا کام خدا کا تو کیا بلکہ کسی معمولی آدمی کے کرنے کا بھی نہیں ہے۔ تعجب نہیں کیونکہ لکھا ہے۔

"मांसाहारिणः कुतो दया"

جب عیسائیوں کا خدا گوشت خور ہے تو اُسے رحم سے کیا کام؟ ۳۹

(۴۰) خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا .... بنی اسرائیل سے کہہ کر وے آگے بڑھیں تو اپنا عصا اُٹھا اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا اور اُسے دو حصہ کر بنی اسرائیل دریا کے بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائینگے۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۴ تا ۱۶)

(محقق) کیوں جی۔ پہلے تو خدا اسرائیل کے خاندان کے پیچھے اس طرح پھرا کرتا تھا۔ جیسے گڈریا بھیڑوں کے پیچھے اب نہ جانے وہ خدا کہاں غائب ہو گیا؟ ورنہ سمندر کے بیچ میں چاروں طرف ریل گاڑیوں کی (ڈاک) سڑک بنوا لیتے جس سے ساری دنیا کو فائدہ پہنچتا اور کشتی وغیرہ بنانے کی محنت سے رہائی ملتی۔ مگر کیا کیا جائے عیسائیوں کا خدا تو عجیب رہا ہے۔ اس قسم کے بہت سے ناممکن کام بائبل کے خدا نے موسےٰ کے ساتھ کئے۔ یہ ظاہر ہو گیا کہ جیسا عیسائیوں کا خدا ہے ویسے ہی اُس کے عابد ہیں اور ویسی اُس کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دور ہے تب ہی اچھا ہے۔ ۴۰

(۴۱) کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں۔ (باب ۲۰۔ آیت ۵)

(محقق) بھلا یہ کس گھر کا انصاف ہے کہ باپ کے قصور سے (اولاد کو) چار پشت تک سزا دینا۔ کیا نیک باپ کی اولاد بُری اور بُرے کی اچھی نہیں ہوتی؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو چوتھی پشت تک سزا کیونکر دے سکے گا؟ اور اگر پانچویں پشت کے بعد کوئی بُرا ہوگا تو اُسے سزا نہیں دے سکے گا۔ بلاقصور سزا دینا بے انصافی کی بات ہے۔ ۴۱

(۴۲) سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر چھ دن تک تو محنت کر .... لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے .... خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی .... (باب ۲۰۔ آیت ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱)

(محقق) کیا صرف اتوار ہی پاک ہے اور باقی چھ دن ناپاک ہیں؟ اور کیا خدا نے چھ دن تک بڑی محنت کی تھی کہ جس سے تھک کر ساتویں دن سو گیا۔ اور اگر اتوار کو برکت دی تو سوموار وغیرہ چھ دنوں کو کیا دیا؟ غالباً بددعا دی ہوگی ایسا کام تو کسی عالم شخص کا بھی نہیں تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ بھلا اتوار میں کیا خوبیاں ہیں اور سوموار وغیرہ نے کیا بُرائی کی تھی کہ جس سے ایک کو پاک کیا اور برکت دی اور دوسرے دنوں کو ناپاک کر دیا۔ ۴۲

(۴۳) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر تو اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے اور کسی چیز

(نوٹ منجانب مترجم) ترجمہ:۔ گوشت خوروں میں رحم کہاں؟

ویدوکت نیوگ کا طریق سب ملکوں میں جاری تھا+

خروج کی کتاب

(۳۷) .... جب موسےٰ بڑا ہوا .... اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اُس کے بھائیوں میں سے تھا مار رہا ہے۔ پھر اُس نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں۔ تب اس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا جب وہ دوسرے دن باہر گیا تو کیا دیکھا کہ دو عبرانی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اُس نے اُس کو جو ناحق پر تھا کہا کہ تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے وہ بولا کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا آیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تو نے اُس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالے۔ تب موسےٰ ڈرا اور .... بھاگا۔ (باب ۲ آیت ۱۱ تا ۱۵)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے اعلےٰ ہادی مذہب موسیٰ کی خصلتیں۔ اُس کا چال چلن غصہ وغیرہ بدصفات سے پُر ہے وہ انسان کی جان کُشی کرنے والا اور چور کی مانند بدکار سزا سے گریز کرنے والا تھا اور جب بات کو چھپاتا تھا تو دروغ گو بھی ضرور ہوگا۔ ایسے شخص کو بھی خدا ملا اور وہ پیغمبر بنا۔ اُس نے یہودیوں کا مذہب جاری کیا۔ جیسا موسےٰ آپ تھا ویسا اُس کا مذہب تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے تمام ہادیانِ مذہب موسےٰ سے لے کر اخیر تک سب جنگلی حالت میں تھے تعلیم یافتہ بالکل نہ تھے ÷ ۳۷ ÷

(۳۸) یہ فسح کا برہ ذبح کرو اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو اور اُسے اُس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دیکے اوپر کے چوکھٹ اور دونوں بازو دروازے کے اُس سے چھاپو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جاوے اِس لئے کہ خدا گزر کریگا تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کے چوکھٹ پر اور دونوں بازو پر لہو کو دیکھے گا تو خداوند در پر سے گزریگا اور ہلاک کرنے والے کو نہ چھوڑے گا کہ تمہارے گھروں میں آ کے تمہیں مارے + (باب ۱۲۔ آیت ۲۱ تا ۲۳)

(محقق) بھلا یہ جو جادو ٹونہ کرنے والے شخص کی مانند ہے وہ خدا کبھی ہمہ دان ہوسکتا ہے؟ جب لہو کا نشان دیکھے تب ہی خدا اسرائیل کے خاندان کا گھر پہچان سکے ورنہ نہیں۔ یہ کام تو کم عقل آدمی کی مانند ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باتیں کسی جنگلی آدمی کی لکھی ہوئی ہیں ÷ ۳۸ +

(۳۹) اور یوں ہوا کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے لیکے جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کے پلوٹھے تک جو قیدخانے میں تھا۔

بھی رکھتا ہے جب لشکر ہوا تو ہتھیار بھی ہونگے اور اِدھر اُدھر چڑھائی کر کے جنگ بھی کرتا ہوگا۔ ورنہ لشکر کس مطلب کے لئے رکھتا ہے؟ ۳۴۴

(۳۵) اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اُس سے کُشتی لڑا کیا۔ جب اُس نے دیکھا کہ وُہ اس پر غالب نہ ہوا تو اُس کی ران کو بھیتر وار سے چھُوا اور یعقوب کی ران کی نس اُس کے ساتھ کُشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دونگا مگر جبکہ تو مجھے برکت دیوے۔ تب اُس نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے وہ بولا کہ یعقوب۔ تب اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کہ تو نے خدا اور خلق پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچھا اور کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا نام بتائیے۔ وہ بولا کہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے اور اُس نے اُسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گذرتا تھا تو آفتاب اُس پر طلوع ہوا اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اِس سبب سے بنی اسرائیل اُس نس کو جو ران میں بھیتر وار ہے آج تک نہیں کھاتے کیونکہ اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بھیتر وار سے چڑھ گئی تھی چھُوا تھا۔

(باب ۳۲ آیت ۲۴ تا ۳۲)

(محقق) جب عیسائیوں کا خدا اکھاڑہ کا پہلوان ہے تبھی تو سرہ اور راخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی۔ بھلا کبھی ایسا خدا خدا ہو سکتا ہے؟ اور تماشہ دیکھئے کہ ایک شخص اپنا نام پوچھے تو دوسرا اپنا نام بھی نہ بتلا دے۔ اور خدا نے اُس کی نس چڑھا تو دی اور جان بچا دی لیکن اگر ڈاکٹر ہوتا تو ران کی نس کو اچھا بھی کر دیتا اور جیسا کہ یعقوب لنگڑاتا رہا ویسے ہی اور بھی عابد لنگڑاتے ہونگے۔ جب تک کہ خدا کا جسم نہ ہو تب تک وہ کیونکر ظاہر نظر آسکتا اور کُشتی لڑ سکتا ہے؟ یہ صرف لڑکوں کی کھیل ہے۔ ۳۴۵

(۳۶) اور عیر یہوداہ کا پلیٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا سو خداوند نے اُسے مار ڈالا تب یہوداہ نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کے لئے نسل چلا۔ لیکن اونان نے جانا کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی اور یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی جورو پاس جاتا تھا تو نطفہ کو زمین پر ضائع کرتا تھا . . . . اور اُس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت بُرا تھا اِس لئے اُس نے اُسے بھی ہلاک کیا۔ (باب ۳۸ آیت ۷ تا ۱۰)

(محقق) اب دیکھ لیجئے۔ یہ آدمیوں کے کام ہیں یا خدا کے۔ جب اُس کے ساتھ نیوگ ہوا تو اُس کو کیوں مار ڈالا؟ اُس کی عقل کو پاک کیوں نہیں کر دیا؟ اور یہ بات تحقیق ہو گئی کہ پہلے

پر جہاں بال نہ تھے لپیٹی۔ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا۔ جیسا تو نے مجھ سے کہا میں نے ویسا ہی کیا اُٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں سے کچھ کھائیے تا کہ تُو جی سے مجھے برکت بخشے ۔ (باب ۲۷۔ آیت ۹ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۹)

(محقق) تعجب ہے کہ کس جھوٹ اور مکر و فریب کی برکت سے اولیا اور پیغمبر بن جاتے ہیں۔ جب ایسے عیسائیوں کے ہادی دین ہوں تو اُن کے مذہب میں کیوں نہ گڑ بڑ مچے؟ ۔ ۳۰ ۔

(۳۱) اور یعقوب صبح سویرے اُٹھا اور اُس پتھر کو جسے اُس نے اپنا تکیہ کیا تھا۔ لیکر ستون کھڑا کیا اور اُس کے سرے پر تیل ڈھالا۔ اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا ...... اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا .... (باب ۲۸۔ آیت ۱۸ و ۱۹ و ۲۲)

(محقق) دیکھئے! جنگلیوں کے کام۔ انہوں نے پتھر پُوجے اور پجوائے۔ اُسی مقام کو مسلمان لوگ "بیت المقدس" کہتے ہیں۔ کیا یہی پتھر خدا کا گھر ہے اور صرف اِسی پتھر میں خدا رہتا تھا؟ واہ جی واہ! کیا کہنا؟ عیسائی لوگو سب سے بڑے بُت پرست تو تم ہی ہو ۔ ۳۱ ۔

(۳۲) اور خدا نے راخل کو یاد کیا اور خدا نے اُس کی سُن کے رحم کو کھولا۔ اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے عار کو دور کیا ...... (باب ۳۰۔ آیت ۲۲ و ۲۳)

(محقق) واہ! عیسائیوں کے خدا تو عجیب ڈاکٹر ہے۔ عورتوں کے رحم کھولنے کو کونسے اوزار اور دوائیاں رکھتا تھا کہ جن سے کھولا۔ یہ تمام باتیں اندھا دُھند ہیں ۔ ۳۲ ۔

(۳۳) پھر خدا لابن آرامی کے خواب میں رات کو آیا اور اُسے کہا کہ خبردار تو یعقوب کو بھلا بُرا مت کہیو۔ کیونکہ تو اپنے باپ کے گھر کا بہت مشتاق ہے۔ لیکن کس واسطے تو میرے معبودوں کو چُرا لایا ہے (باب ۳۱۔ آیت ۲۴۔ ۳۰)

(محقق) یہ ہم نمونہ کے طور پر تحریر کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمیوں کو خواب میں آیا اُن کے ساتھ باتیں کیں۔ بیداری میں سو بہو ملا۔ کھاتا پیتا۔ آتا جاتا رہا۔ اس قسم کی باتیں بائبل میں لکھی ہیں لیکن اب نہیں معلوم کہ وہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ اب کسی کو خواب یا بیداری میں بھی خدا نہیں ملتا اور یہ بھی واضح ہوا کہ جنگلی لوگ پتھر وغیرہ کے بُتوں کو معبود مان کر پرستش کرتے تھے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ عیسائیوں کا خدا بھی پتھر ہی کو معبود مانتا ہے۔ ورنہ معبودوں کا چرانا کیوں کہا؟ ۔ ۳۳ ۔

(۳۴) اور یعقوب اپنی راہ چلا گیا اور خدا کے فرشتے اُسے آ ملے اور یعقوب نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے ...... (باب ۳۲ آیت ۱ و ۲)

(محقق) اب عیسائیوں کے خدا کے انسان ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ لشکر

ویدی میں جمانی چاہئیں اور اُس پر مردہ رکھ کر پھر چاروں طرف ویدی کے اور پیٹھ کی طرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر (مُردہ کو) گھی وغیرہ کی آہوتی دیکر جلانا چاہئیے۔ اگر اِس طرح مُردہ جلایا جاوے تو بالکل بدبو نہ پھیلے ✦

اسی (عمل) کا نام انتیشٹی۔ نرمیدھ۔ اور پُرش میدھ یگ ہے ✦ اگر کوئی شخص مفلس ہو تو وہ بھی بیس سیر سے کم گھی چتا میں نہ ڈالے خواہ وہ گھی بھیک مانگنے یا اہل برادری یا سرکار سے کیوں نہ حاصل کرے۔ مُردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہئیے۔ اگر گھی وغیرہ نہ مل سکے تو بھی دفن کرنے (پانی میں بہا دینے۔ جنگل میں چھوڑ آنے) کی بجائے صرف لکڑیوں سے ہی مُردہ جلاوے[1] (اُس حالت میں) یہی بہتر ہے ✦ جلانے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ایک لبوہ بھر زمین یا ایک ویدی میں لاکھوں کروڑوں مُردے جل سکتے ہیں۔ دفن کرنے کی حالت میں جتنی زمین خراب ہو جاتی ہے اُتنی جلانے کی حالت میں نہیں ہوتی۔ اور قبر کے دیکھنے سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے اِس لئے دفن کرنا وغیرہ بالکل ممنوع ہے۔

(۲۸) خداوند میرے خاوند ابرہام کا خدا مبارک ہے۔ جس نے میرے خاوند کو اپنی رحمت اور اپنی راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ خداوند نے مجھے میرے خاوند کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھائی ✦ (باب ۲۴۔ آیت ۲۷)

(محقق) کیا وہ ابرہام ہی کا خدا تھا؟ اور جس طرح آجکل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے ہیں ویسا ہی خدا نے بھی کیا ہوگا۔ لیکن آجکل راستہ کیوں نہیں دکھلاتا؟ اور آدمیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتا؟ اِس لئے ثابت ہوا کہ ایسی باتیں خدا یا خدا کی کتاب کی کبھی نہیں ہو سکتیں بلکہ جنگلی آدمیوں کی ہیں ✦ ۲۸ ✦

(۲۹) اِسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں...... اسماعیل کا پلوٹھا نبیت اور قیدار اور ادبئیل اور مبسام اور مِشماع اور دُوما اور مسا اور حدر اور تیما اور یطور اور نفیس اور قدمہ...... (باب ۲۵۔ آیت ۱۳ تا ۱۵)

(محقق) یہ اسماعیل ابرہام کا بیٹا اُس کی لونڈی ہاجرہ کے بطن سے تھا ✦ ۲۹ ✦

(۳۰) میں تیرے باپ کے لئے اِن سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی اور تو اُسے اپنے باپ کے آگے لائیو تاکہ وہ کھاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے اور ربقہ نے اپنے بڑے لڑکے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو گھر میں اُس پاس تھیں لیں اور اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائیں اور بکری کے بچوں کی کھال اُس کے ہاتھوں اور اُس کی گردن

[1] (نوٹ منجانب مترجم) بعض لوگ اکثر مُردہ بچوں کو مسلمانوں کی طرح دفن کر دیتے ہیں یہ بُری رسم ہے۔ چھوٹے مرے ہوئے بچوں کو بھی باقاعدہ جلانا ہی چاہئیے ✦

. . . . (باب ۲۳ - آیت ۶) ÷

(محقق) مُردے دفن کرنے سے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے کیونکہ وہ سڑکر ہوا کو بدبُودار کر دیتے ہیں اور اُس بدبُو سے بیماری پھیلتی ہے ÷

(سوال) دیکھو! جس سے محبت ہو اُسے جلانا اچھا نہیں اور دفنانا تو گویا اُس کو سُلا دینا ہے اس لئے مُردے دفن کرنے چاہئیں ÷

(جواب) اگر مُردہ سے محبت کرتے ہو تو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رکھ لیتے؟ اور دفن بھی کیوں کرتے ہو؟ جس روح سے محبت تھی وہ تو نکل گئی اب بدبودار مٹی سے کیا محبت؟ اور اگر محبت کرتے ہو تو زمین میں کیوں دفن کرتے ہو؟ کیونکہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ تجھے زمین میں گاڑ دیویں تو وہ سُن کر خوش ہرگز نہ ہوگا۔ اُس کے مُنہ - آنکھ اور جسم پر خاک - دُھول - پتھر اینٹ - چُونا ڈالنا چھاتی پر پتھر رکھنا کون سی محبت کی بات ہے -؟ اور صندوق میں ڈالکر دفن کرنے سے زیادہ بدبو پیدا ہوتی ہے جو کہ زمین سے نکلکر ہوا کو گندہ اور کثیف کرکے سخت بیماریاں پیدا کرتی ہے۔

دویم یہ کہ ایک مُردہ کے لئے کم از کم چھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی زمین درکار ہے اس حساب سے سو - ہزار - لاکھ یا کروڑوں آدمیوں کے لئے کسقدر زمین بیفائدہ رُک جاتی ہے - نہ وہ کھیت نہ باغیچہ اور نہ آبادی کے کام میں آسکتی ہے - اِس لئے مُردے کا دفن کرنا سب سے بُرا ہے ÷ مُردہ کو پانی میں بہا دینا اِس کی نسبت کچھ کم بُرا ہے - کیونکہ اُسے دریائی جانور اُسی وقت چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں مگر جو استخواں یا فضلا پانی میں رہ جاتا ہے وہ سڑکر جہان کو ضرر پہنچاتا ہے - مُردہ کا جنگل میں چھوڑ آنا اس کی نسبت کچھ کم خراب ہے - کیونکہ اُس کو گوشت خور حیوان و پرند نوچ کر کھا جائیں گے - تاہم اُس کی ہڈیوں کی رطوبت اور غلاظت سڑکر جسقدر بدبُو پھیلائیگی اُسی قدر دنیا کو نقصان پہنچے گا - اور مُردہ کا جلا دینا تو سب سے بہتر ہے کیونکہ جلانے سے سب اشیا ذرّہ ذرّہ ہوکر ہوا میں منتشر ہو جاتی ہیں ÷

(سوال) جلانے سے بھی بدبو پھیلتی ہے۔

(جواب) اگر بیقاعدہ جلاویں تو تھوڑی سی پھیلتی ہے - لیکن دفن کرنے وغیرہ سے بہت کم اور باقاعدہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے (مُردہ جلائیں تو کچھ نقصان نہیں ہوتا) ÷

مُردہ کے لئے تین ہاتھ گہری ساڑھے تین ہاتھ چوڑی پانچ ہاتھ لمبی ویدی جسکی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھود نی چاہئے - جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہئے - اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہئے - کم از کم آدھ من صندل ڈالے زیادہ چاہے جسقدر ہو - اگر - تگر - کافور - وغیرہ اور پلاس (ڈھاک) وغیرہ کی لکڑیاں

آدمیوں کو شراب نوشی کا نام بھی لینا نہ چاہیئے ÷ ۲۳ ÷

(۲۴) اور خداوند نے جیسا کہ اُس نے فرمایا تھا سرہ پر نظر کی اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا سرہ کے لئے کیا چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی ÷ (باب ۲۱ - آیت ۱ و ۲)

(محقق) غور کیجئے کہ سرہ ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہو گئی اس میں کچھ راز ہے - کیا سوائے خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی حمل ٹھیرنے کا ذریعہ موجود ہے؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرہ (ان کے) خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی ÷ ۲۴ ÷

(۲۵) تب ابرہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اُسکے کاندھے پر دھر کر دی اور اُس لڑکے کو بھی اور اُسے رخصت کیا وہ روانہ ہوئی ......
تب اُس نے اُس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈالدیا اور آپ اُس کے سامنے بیٹھی اور چلّا چلّا کر روئی تب خداوند نے اُس لڑکے کی آواز سُنی ÷ (باب ۲۱ - آیت ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کا تماشہ کہ پہلے تو سرہ کی طرفداری کر کے ہاجرہ کو وہاں سے نکلوا دیا اور وہ چلّا چلّا روئی اور پھر ہاجرہ اور اُس کے لڑکے کی آواز سُنی یہ کیسی انوکھی باتیں ہیں؟ خدا کو شک گذرا ہوگا کہ یہ بچہ ہی روتا ہے ÷ سوائے ایک معمولی آدمی کی باتوں کے کیا یہ خدا اور خدا کا کلام کبھی ہو سکتا ہے؟ اِس کتاب میں چند ایک سچی باتوں کے سوائے باقی تمام خرافات بھرا ہوا ہے ÷ ۲۵ ÷

(۲۶) اِن باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اُسے کہا کہ اے ابرہام .... تو اپنے بیٹے - ہاں اکلوتے جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے ...
.... سوختنی قربانی کے لئے چڑھا - .... اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اُسے قربانگاہ میں لکڑی کے اُوپر دھر دیا - اور ابرہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کے چُھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے وہیں خداوند کے فرشتے نے اُسے آسمان سے پکارا کہ اے ابرہام اے ابرہام - وہ بولا میں حاضر ہوں پھر اُس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا - اور اُسے کچھ مت کر کہ اب میں نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے - (باب ۲۲ - آیت ۱ و ۲ و ۹ تا ۱۲)

(محقق) اب یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ بائبل کا خدا محدود العقل ہے علیم کُل نہیں اور ابرہام بھی ایک سادہ لوح آدمی تھا نہیں تو ایسی حرکت کیوں کرتا؟ اور اگر بائبل کا خدا علیم کُل ہوتا تو اُس کے آئندہ اعتقاد کو بھی ہمہ دانی سے جان لیتا اس سے تحقیق ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا ہمہ دان نہیں ہے ÷ ۲۶ ÷

(۲۷) ہماری قبرگاہوں میں سے سب سے اچھے قبرگاہ میں اپنے مُردہ کو گاڑ ....

ابرہام گلہ کی طرف دوڑا۔ اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لاکر ایک جوان کو دیا اور اُس نے جلد اُسے تیار کیا + پھر اُس نے گھی اور دودھ اور اُس بچھڑا کو جو اُس نے پکوایا تھا لیکے اُن کے سامنے رکھا اور آپ اُن کے سامنے درخت کے نیچے کھڑا رہا اور اُنھوں نے کھایا + (باب ۱۸ آیت ۱ سے ۸ تک)

(محقق) صاحبان دیکھئے۔ جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھائے تو وہ خود اُس کی پرستش کرنے والے گائے بچھڑے وغیرہ جانوروں کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں؟ جس کو کچھ رحم نہ ہو اور گوشت کھانے کے لئے بے چین رہے وہ بجز قصاب کے خدا کبھی ہو سکتا ہے؟ اور خدا کے ساتھ دو آدمی نہ معلوم کہ کون تھے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیوں کا ایک گروہ ہوگا اور جو اُن کا سردار تھا اُس کا نام بائبل نے خدا رکھا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے عقلمند لوگ اِن کی کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی نہیں مان سکتے اور نہ ایسے کو سچا خدا سمجھتے ہیں + ۲۰ +

(۲۱) پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سرہ کیوں ہنسکر بولی کہ کیا میں جو ایسی بڑھیا ہوگئی ہوں سچ مچ جنوں گی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے (باب ۱۸۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کا تماشہ کہ لڑکوں یا عورتوں کی مانند چڑاتا اور طعن دیتا ہے + ۲۱ +

(۲۲) تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان پر سے برسائی اور اُس نے اُن شہروں کو اور اُس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غیست کیا (باب ۱۹۔ آیت ۲۴۔ ۲۵) +

(محقق) اب یہ بھی تماشہ بائبل کے خدا کا دیکھئے! کہ جس کو بچوں وغیرہ پر بھی رحم نہ آیا۔ کیا وے سب ہی گنہگار تھے کہ اُنھیں زمین اُلٹا کر دبا مارا؟ یہ بات انصاف رحم اور دانائی سے بعید ہے۔ جن کا خدا ایسے کام کرتا ہے اُس کے عابد کیوں نہ کریں گے؟ + ۲۲ +

(۲۳) آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاویں اور اُس سے ہمبستر ہوویں تا کہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اُنھوں نے اُسی رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور پلوٹھی اندر گئی۔ اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی .... آج رات بھی اُس کو شراب پلاویں اور تو بھی جاکر اُس سے ہمبستر ہو ...... سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں + (پیدایش باب ۱۹ آیت ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۶) +

(محقق) دیکھئے باپ بیٹی بھی جس شراب نوشی کے نشہ میں بدفعلی کرنے سے نہ بچ سکے اُس شراب خانہ خراب کو جو عیسائی وغیرہ پیتے ہیں تو اُن کی خرابی کا کیا ٹھکانہ ہے؟ اس لئے شریف

(۱۸) پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو رکھیں۔ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے + اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو۔ جو تیری نسل کا نہیں۔ لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا۔ اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا + (پیدائش باب ۱۷۔ آیت ۹ تا ۱۴)

(محقق) دیکھئے! خدا کا اُلٹا حکم۔ اگر ختنہ کرنا خدا کو منظور ہوتا تو ابتدائے آفرینش میں اُس چمڑے کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور یہ بغرض حفاظت بنایا گیا ہے۔ جیسے کہ آنکھ کی پلک ہے چونکہ وہ جائے پوشیدہ نہایت نازک ہے اس لئے اگر اُس پر چمڑا نہ ہو تو ایک چیونٹی کے کاٹنے اور قدرے چوٹ لگنے سے بہت تکلیف ہو۔ اور پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی بوند کپڑوں پر نہ لگے۔ ان باتوں کے لحاظ سے ختنہ کرنا بُرا ہے۔ اور اب عیسائی لوگ اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کرتے؟ یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے۔ اِس کی تعمیل نہ کرنے سے عیسےٰ کی یہ شہادت کہ قانون کی کتاب کا ایک لفظ بھی جھوٹا نہیں۔ جھوٹی ہو گئی۔ اس پر عیسائی لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے + ۱۸ +

(۱۹) اور جب ابرہام باتیں کر چکا تب خدا اُس کے پاس سے اُوپر گیا۔ (باب ۱۷ آیت ۲۲)

(محقق) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا مثل انسان یا پرند کے تھا کہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر آتا جاتا تھا یا وہ کسی شعبدہ باز آدمی کی مانند ہوگا + ۱۹ +

(۲۰) پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اُس کے پاس کھڑے ہیں وہ اُنہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے اُن کے ملنے کو دوڑا اور زمین تک اُن کے آگے جھکا + اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندہ کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تھوڑا سا پانی لایا جاوے اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اُس درخت کے نیچے آرام کیجئے + میں تھوڑی سی روٹی لاتا ہوں تازہ دم ہو جیئے۔ بعد اس کے آگے جائیگا۔ کیونکہ اس لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں۔ تب انہوں نے کہا یونہیں کر جیسا تو نے کہا۔ اور ابرہام خیمہ میں سرہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا۔ اور

(محقق) کیا ایک کی جان کو تکلیف دیکر دوسروں کو آرام پہنچانے سے عیسائیوں کا خدا بے رحم ثابت نہیں ہوتا۔ اگر والدین ایک لڑکے کو مروا کر دوسرے کو کھلا دیویں تو کیا وہ گناہ عظیم کے مرتکب نہیں ہو نگے؟ اسی طرح کی یہ بات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اُس کے بیٹوں کی مانند ہیں + ایسا نہ ہونے سے عیسائیوں کا خدا مثل قصاب کے کام کرتا ہے۔ اور اگر سب انسانوں کو ایذا رساں بھی اُسی نے بنایا ہے تو پھر عیسائیوں کا خدا بے رحم ہونے کی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں؟ + ۱۵ +

(۱۶) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناویں اور بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے۔ اور یہاں اپنا نام کریں ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جاویں اور خداوند اُس شہر اور بُرج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اترا۔ اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہی ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے اب وے یہ کرنے لگے سو وے جس کام کا ارادہ رکھیں گے اُس سے نہ رُک سکیں گے آؤ ہم اُتریں اور اُن کی بولی میں اختلاف ڈالیں تا کہ وے ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں تب خداوند نے اُن کو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا سو وے اس شہر کے بنانے سے باز رہے۔ (باب ۱۱۔ آیت ۴ تا ۸)

(محقق) جب تمام روئے زمین پر ایک ہی زبان بولی جاتی ہو گی تب تمام لوگوں کو باہم نہایت خوشی حاصل ہوتی ہو گی۔ لیکن کیا کیا جائے کہ عیسائیوں کے حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کر کے سب کا ستیا ناس کر دیا۔ اُس نے یہ بڑا گناہ کیا + کیا یہ شیطان کے کام سے بھی بڑا کام نہیں ہے؟ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا کوہ سینا وغیرہ پر رہتا تھا۔ اور انسان کی ترقی کا بھی خواہاں نہیں تھا + جاہل مطلق کے سوائے بھلا ایسی باتیں کون کر سکتا ہے۔ پھر یہ کتاب کیونکر خدا کا کلام ہو سکتی ہے؟ ۱۶ +

(۱۷) تو اُس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہو گا کہ مصری تجھے دیکھ کے کہیں گے کہ یہ اُس کی جورو ہے۔ سو مجھ کو مار ڈالیں گے اور تجھے جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میں اُس کی بہن ہوں تا کہ تیرے سبب سے میری خیر ہو اور میری جان تیرے وسیلہ سے سلامت رہے + (باب ۱۲۔ آیت ۱۱ و ۱۲ و ۱۳)

(محقق) دیکھئے۔ ابراہیم عیسائیوں اور مسلمانوں کا بڑا مشہور پیغمبر ہے۔ کیا اُس کے اعمال دروغ گوئی وغیرہ بُرے نہیں؟ بھلا جن کے ایسے پیغمبر ہوں اُن کو علم اور بہبودی کا راستہ کیونکر مل سکتا ہے؟ ۱۷ +

(۱۳) اُس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور اُس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اُس کی اونچائی تیس ہاتھ کی ہو۔ تو کشتی میں جائیگا تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جورُئیں تیرے ساتھ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے کر دو سے بچا رہیں چاہئے کہ وے نر اور مادہ ہوں + اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والوں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو اُن سب میں سے تیرے پاس اپنی اپنی جان بچانے آویں + اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لے کر اپنے پاس جمع کرے تیری اور اُن کی خوراک ہوگی۔ اور نوح نے ایسا ہی کیا + (پیدائش باب ششم آیت ۱۵ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲۔)

(محقق) بھلا کوئی بھی عالم ایسے علم کے خلاف ناممکن باتوں کے کہنے والے کو خدا مان سکتا ہے؟ کیونکہ صرف اتنی لمبی چوڑی اونچی کشتی میں ہاتھی ہتھنی اونٹ اونٹنی وغیرہ کروڑ ہا جاندار اور اُن کے کھانے پینے کی چیزیں بمعہ کل خاندانوں کے سما سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے اور جس نے یہ باتیں تحریر کی ہیں وہ عالم بھی نہ تھا + ۱۳ +

(۱۴) تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لیکر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ اور خداوند نے خوشنودی کی بو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے سارے جانداروں کو نہ مارونگا + (باب ہشتم آیت ۲۰ و ۲۱)

(محقق) مذبح (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں۔ کیا خدا کا ناک بھی ہے۔ کہ جس سے اُس نے خوشبو سونگھی؟ کیا عیسائیوں کا خدا انسان کی طرح کم عقل نہیں ہے۔ کہ کبھی لعنت کرتا ہے اور کبھی پچھتاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ لعنت نہ کروں گا۔ (جب) پہلے لعنت کی تھی تو پھر بھی کریگا۔ پہلے سب کو مار ڈالا اور اب کہتا ہے کہ کبھی نہ مارونگا۔ یہ باتیں سب لڑکوں کی سی ہیں۔ خدا کی نہیں اور نہ کسی عالم کی۔ کیونکہ عالم کا قول اور ارادہ پختہ ہوتا ہے + ۱۴ +

(۱۵) اور خدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور انہیں کہا سب جیتے چلتے جانور تمہارے کھانے کے واسطے ہیں۔ میں نے اُن سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا۔ مگر تم گوشت کو لہو کے ساتھ کہ اُس کی جان ہے مت کھانا (پیدائش باب ۹ آیت ۱ و ۳ و ۴)

خواہ زمین سے کسی کو پکار سکتا ہے؟ یہ سب باتیں جاہلوں کی ہیں۔ اس لئے یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے + ۱۰+

(۱۱) اور متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک تین سو برس خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ (پیدائش باب پنجم آیت ۲۲)

(محقق) بھلا اگر عیسائیوں کا خدا انسان نہ ہوتا تو حنوک کے ساتھ ساتھ کیسے چلتا؟ اس لیے جو وید میں کہا گیا ہے کہ ایشور بے شکل ہے۔ اسی کو عیسائی لوگ مانیں تو اُن کی بہتری ہو۔

(۱۲) اور اُن سے بیٹیاں پیدا ہوئیں + تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وے خوب صورت ہیں اور اُن سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورو بنا لیں اور اُن دنوں میں زمین پر جبار تھے اور بعد اس کے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس گئے تو اُن سے لڑکے پیدا ہوئے یہ وے زبردست تھے جو قدیم سے نامور اشخاص تھے + اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کی تصویر اور خیال روز بروز صرف بدی ہی ہوتے ہیں + تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کیونکہ میں اُن کے بنانے سے پچھتاتا ہوں + (پیدائش باب ششم آیت ا و ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷)

(محقق) عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ خدا کے بیٹے۔ خدا کی جورو۔ ساس۔ سسرا۔ سالا اور رشتہ دار کون ہیں؟ کیونکہ اب تو آدمیوں کی لڑکیوں کے ساتھ شادی ہونے سے خدا اُنکا رشتہ دار بن گیا اور جو اُن سے پیدا ہوئے وے بیٹے اور پوتے ہوئے۔ کیا ایسی بات خدا کی اور خدا کے کلام کی ہو سکتی ہے۔ (بلکہ اس سے تو) یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُن جنگلی آدمیوں کی یہ تصنیف ہے خدا کی نہیں۔ جو علیم کل نہ ہو اور نہ آئندہ کی بات جانے وہ انسان ہے + کیا جب دنیا پیدا کی تھی تب ایسا نہیں جانتا تھا کہ آئندہ آدمی بدکار ہونگے؟ اور پچھتانا دلگیر ہونا بھول سے کام کر کے بعد ازاں پچھتانا اس قسم کی باتیں عیسائیوں کے خدا پر ہی عائد ہو سکتی ہیں۔ عیسائیوں کا خدا پورا عالم اور یوگی بھی نہیں تھا۔ ورنہ شانتی اور گیان (علم معرفت) کے ذریعہ غم سے دور بچ سکتا تھا۔ بھلا کیا چرند و پرند بھی بدکردار ہو گئے؟ اگر وہ خدا علیم کل ہوتا۔ تو ایسا دکھی کیوں ہوتا؟ پس ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا ہے اور نہ یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے۔ جیسا وید میں بیان کیا گیا ہے کہ ایشور سب گناہ۔ رنج۔ تکلیف۔ غم وغیرہ سے مبرا اور بہت مطلق علم مطلق راحت مطلق ہے اُس کو اگر عیسائی لوگ مانتے یا اب بھی مانیں تو اپنی انسانی زندگی کا مقصد پورا کر سکیں +

بھلا ایسی کتاب اور ایسے خدا کو کبھی عقلمند تسلیم کر سکتے ہیں ؟ ۷ ۔

(۸) اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا اور اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھا دے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لیوے ۔ اور کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے ۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب طرف کروبیوں اور چمکتی تلوار کو جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا کہ درخت حیات کے راہ کی نگہبانی کریں ۔ (پیدائش باب ۳۔ آیت ۲۲ و ۲۴)

(محقق) بھلا خدا کو ایسا حسد کیوں ہوا اور ایسا شک کیوں گذرا کہ وہ علم میں ہمارے برابر ہو گیا ؟ کیا یہ بڑی بات ہوئی ؟ یہ شک ہی کیوں گزرا ؟ جبکہ خدا کے برابر کبھی کوئی نہیں ہو سکتا ۔ البتہ اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ خدا نہیں تھا بلکہ کوئی خاص آدمی تھا ۔ بائبل میں جہاں کہیں خدا کا ذکر آتا ہے وہ انسان کے ذکر کی مانند ہی پایا جاتا ہے ۔

اب دیکھئے ! آدم کے علم کی ترقی پر خدا کو کتنا دکھ (رنج) ہوا ۔ مزید برآں حیات ابدی کے درخت کے پھل کھانے پر (خدا نے) کتنا حسد کیا ۔ اور اول ہی جب اُس کو باغ میں رکھا تب کیا اُس کو آئندہ کا علم نہیں تھا کہ اس کو پھر نکالنا پڑیگا ۔ اس لئے عیسائیوں کا خدا علیم کل نہیں ۔ اور جو چمکتی ہوئی تلوار کا پہرا مقرر کیا یہ بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں ۔ ۸ ۔

(۹) چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے حاصل میں سے خداوند کے واسطے ہدیہ لایا اور ہابل بھی اپنی پلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُسکے ہدیہ کو قبول کیا ۔ پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو قبول نہ کیا اس لئے قائن نہایت غصہ اور ترشرو ہوا اور خداوند نے قائن سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اور اپنا منہ کیوں لٹکا لیا ۔ (پیدائش ۔ باب چہارم آیت ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶)

(محقق) اگر خدا گوشت خور نہ ہوتا تو بھیڑ کا ہدیہ نہ لیتا اور ہابل کی عزت اور قائن اور اُسکے ہدیہ کی بے قدری کیوں کرتا ؟ اور ایسا جھگڑا برپا کرنے کا موجب اور ہابل کی موت کا باعث بھی خدا ہی ہوا ۔ اور جس طرح باہم آدمی ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں ویسے ہی عیسائیوں کا خدا کرتا ہے باغ میں آنا جانا اور اُس کا بنانا بھی آدمیوں کا ہی کام ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بائبل انسان کی بنائی ہوئی ہے خدا کی نہیں ۔ ۹ ۔

(۱۰) تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے وہ بولا میں نہیں جانتا کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں ۔ پھر اُس نے کہا کہ تو نے کیا کیا تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے ۔ اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا ۔ (پیدائش ۔ باب چہارم آیت ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱)

(محقق) کیا خدا قائن سے دریافت کئے بغیر ہابل کا حال نہیں جانتا تھا ؟ اور کیا کبھی

آدم سے کہا اسواسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سُنی اور اُس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم کیا کہ اُس سے مت کھانا۔ زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا + اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اُگا دیگی اور تو کھیت کی نباتات کھائیگا + (پیدائش باب ۳ آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ +)

(محقق) اگر عیسائیوں کا خدا علیم کُل ہوتا تو اِس شریر سانپ یعنی شیطان کو کیوں بناتا؟ اب چونکہ اُس لے پیدا کردیا اس لئے خدا ہی قصوروار ہے۔ کیونکہ اگر وہ اُس کو موذی نہ بناتا تو وہ ایذا نہ پہنچاتا + اور وہ پچھلا جنم نہیں مانتا تھا۔ پھر بلا قصور اُس کو گناہ گار کیوں پیدا کیا؟ اور سچ پوچھو تو وہ سانپ نہیں تھا بلکہ انسان تھا کیونکہ اگر انسان نہ ہوتا تو انسان کی زبان کیونکر بول سکتا؟ اور جو آپ جھوٹا ہو اور دوسرے کو جھوٹ کی طرف راغب کرے اُس کو شیطان کہنا چاہئے۔ لیکن یہاں شیطان راست باز تھا۔ اور اِسی وجہ سے اُس لنے اُس عورت کو نہیں بہکایا بلکہ سچ سچ کہدیا اور خدا لنے آدم اور حوّا سے جھوٹ کہا کہ اُس کے کھانے سے تم مرجاؤگے۔ جب وہ درخت عقل کے دینے اور حیات ابدی کے بخشنے والا تھا تو اُس کے پھل کھانے سے کیوں منع کیا اور اگر منع کیا تو وہ خدا جھوٹا اور بہکانے والا ٹھیرا۔ کیونکہ اُس درخت کے پھل انسان کو علم اور سُکھ کے دینے والے تھے لاعلمی اور موت کے دینے والے نہیں تھے۔ جب خدا نے پھل کھانے سے منع کیا تو اُس درخت کو پیدا کیوں کیا تھا؟ اگر اپنے لئے کیا تو کیا آپ لاعلم اور موت کی خاصیت رکھنے والا تھا؟ اور اگر دوسروں کے لئے پیدا کیا تو پھل کھانے سے کچھ بھی قصور نہ ہوا۔ اور آجکل کوئی بھی درخت علم دینے اور موت سے بچانے والا دیکھنے میں نہیں آتا۔ کیا خدا نے اُس کا تخم بھی نیست ونابود کردیا ہے؟ اگر ایسی باتوں کے کرنے والا انسان دغاباز اور مکّار ہوتا ہے تو خدا دیسا کیوں نہیں ہوا؟ کیونکہ اگر کوئی دوسرے سے دغابازی و مکاری کرے گا تو وہ دغاباز مکار کیوں نہ ہوگا؟ اور جن تینوں کو لعنت دی وہ بلا قصور تھے تو پھر کیا وہ خدا غیر منصف نہ ہوا؟ اور یہ لعنت خدا پر ہونی چاہئے تھی کیونکہ اُس نے جھوٹ بولا اور اُن کو بہکایا + یہ فلاسفی تو دیکھو! کیا بغیر درد کے حمل ٹھیر سکتا اور بچہ تولد ہو سکتا تھا؟ اور بغیر محنت کے کوئی اپنی روزی کما سکتا ہے؟ کیا پہلے کانٹے دار درخت نہ تھے؟ اور جب کہ خدا کے حکم سے سب آدمیوں کے واسطے نباتات کا کھانا لازم ہے تو دوسرے مقام پر بائبل میں جو گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ (تحریر) جھوٹی کیوں نہیں؟ اور اگر وہ (تحریر) سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے + جب آدم کا کچھ بھی قصور ثابت نہیں ہوتا تو عیسائی لوگ کیوں کل نوع انسان کو آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے گنہگار ٹھیراتے ہیں؟

(۶) اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اُس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا نے اُس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا۔ ملا پیدائش۔ باب دوم آیت ۲۱ و ۲۲)

(محقق) اگر خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو اُس کی عورت کو خاک سے کیوں نہیں بنایا؟ اور اگر عورت کو ہڈی سے بنایا تو آدم کو ہڈی سے کیوں نہیں بنایا؟ اور جیسے نر میں سے نکلنے کی وجہ سے (عورت کا) نام ناری رکھا گیا تو ناری سے ہی نر کا نام بھی ہو سکتا ہے اور اُن میں باہمی محبت بھی رہے جس طرح عورت کے ساتھ مرد محبت کرے ویسے مرد کے ساتھ عورت بھی محبت کرے۔ صاحبان علم دیکھیے! خدا کی کیسی فلاسفی جھلکتی ہے! اگر آدم کی ایک پسلی نکالکر عورت بنائی تو سب مردوں کی ایک پسلی کم کیوں نہیں؟ اور عورت میں ایک پسلی ہونی چاہیے کیونکہ وہ ایک پسلی سے بنی ہے۔ کیا جس مصالحہ سے اُس نے تمام دنیا کو بنایا اُسی سے عورت کا جسم نہیں بن سکتا تھا؟ اِس سے ظاہر ہے کہ بائبل کی پیدائش کا حال قانون قدرت کے خلاف ہے + ۲ +

(۷) اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا۔ اور اُس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا + اور عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہم تو کھاتے ہیں۔ مگر اُس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا نہ اُسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ +

تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اُسے کھاؤگے۔ تمہاری آنکھیں کھل جائینگی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے اور عورت نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا اور اُس نے کھایا تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنہیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سیکے اپنے لئے لنگیاں بنائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا۔ اسواسطے کہ تو نے یہ کیا ہے تو سب مواشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور عمر بھر خاک کھائیگا + اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلیگی۔ اور تو اُس کی ایڑی کو کاٹیگا + اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تو لڑکے جنیگی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا اور وہ تجھ پر حکومت کریگا + اور

(عیسائی) اپنی قدرت سے۔
(محقق) خدا کی قدرت ازلی ہے یا جدید۔
(عیسائی) ازلی ہے۔
(محقق) جب ازلی ہے تو دنیا کی علت مادی ازلی ہوئی۔ پھر نیستی سے ہستی کیوں مانتے ہو؟
(عیسائی) پیدائش عالم سے پیشتر سوائے خدا کے اور کوئی شے نہ تھی +
(محقق) اگر نہ تھی تو یہ جہان کہاں سے پیدا ہوا؟ اور خدا کی قدرت جوہر ہے یا عرض؟ اگر جوہر ہے تو خدا کے علاوہ دوسری شے کا ہونا ثابت ہوگیا۔ اور اگر عرض ہے تو عرض سے جوہر کبھی نہیں بن سکتا۔ جیسے کہ شکل سے آگ اور ذائقہ سے پانی کبھی نہیں بن سکتے۔ اور اگر خدا سے ہی دُنیا بنی ہوئی ہوتی تو خدا کی مانند وصف۔ عمل و فطرت والی ہوتی۔ اُسکے وصف۔ عمل۔ فطرت کی مانند نہ ہونے سے یہی تحقیق ہے کہ خدا سے نہیں بنی۔ بلکہ دنیا علت مادی یعنی ذرات وغیرہ غیر ذی شعور چیز سے بنی ہے۔ دنیا کی پیدائش (کا حال) جو وید وغیرہ شاستروں میں درج ہے۔ وہی قابل تسلیم ہے + جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایشور دنیا کی علت فاعلی ہے +

اگر آدم کی اندرونی صورت روح کی ہے اور بیرونی انسان کی تو کیا ویسی ہی شکل خدا کی ہے؟ کیونکہ جب آدم خدا کی مانند بنایا گیا تو خدا آدم کی مانند ضرور ہونا چاہیئے + ۴ +

(۵) اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا .... اور باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمیں سے اُگایا .... (باب دوم آیت ۷، ۸، و ۹)

(محقق) جب خدا نے عدن میں باغ بنا کر اُس میں آدم کو رکھا تب کیا خدا نہیں جانتا تھا۔ کہ اس کو پھر یہاں سے نکالنا پڑیگا؟ اور جب خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو خدا کی صورت پر تو نہ ہوا اور اگر ہوا ہے تو خدا بھی خاک سے بنا ہوگا؟ جب اُس کے نتھنوں میں خدا نے سانس پھونکا تو وہ سانس خدا کی صورت تھا یا اس سے الگ۔ اگر الگ تھا تو آدم خدا کی صورت پہ نہیں بنا۔ اور اگر الگ نہیں تو آدم اور خدا یکساں ہوگئے اور اگر ایک سے ہیں۔ تو آدم کی مانند پیدائش۔ موت۔ ترقی۔ زوال۔ بھوکھ۔ پیاس۔ وغیرہ کمزوریاں خدا میں آئیں گی پھر وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اِس لئے توریت کی یہ بات درست نہیں اور یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے نہیں ہے +

چراغ اور آگ کی روشنی ہماری تمہاری بات کیوں نہیں سُن لیتی؟ روشنی غیر ذی شعور ہے وہ کبھی کسی کی بات نہیں سُن سکتی کیا خدا نے جس وقت اُجالے کو دیکھا تب ہی جانا کہ اُجالا اچھا ہے پہلے نہیں جانتا تھا؟ اگر جانتا تو دیکھ کر اچھا کیوں کہتا؟ اگر نہیں جانتا تھا تو وہ خدا ہی نہیں ہے اس لئے تمہاری بائبل کلام الٰہی نہیں اور اس میں بیان کردہ خدا علیم کُل نہیں ہے ۲

(۳) اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے بیچ فضا ہووے اور پانیوں کو پانیوں سے جُدا کرے تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے پانیوں کو فضا کے اُوپر کے پانیوں سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہو گیا۔ اور خدا نے فضا کو آسمان کہا سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا۔

(باب اول آیت ۶ و ۷ و ۸)

(محقق) کیا آکاش (فضا) اور پانی نے بھی خدا کی بات سُن لی؟ اور اگر پانی کے درمیان آکاش نہ ہوتا تو پانی رہتا ہی کہاں؟ پہلی آیت میں (لکھا ہے کہ) آکاش پیدا ہوا تھا۔ پھر آکاش کا بنانا فضول ہے اگر آکاش یعنی فضا ہی بہشت ہے تو وہ سب جگہ موجود ہے۔ اس لئے بہشت سب جگہ ہوا۔ پھر یہ کہنا فضول ہے کہ بہشت اوپر کی طرف کو ہے۔ جب سورج پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو دن اور رات کہاں سے ہو گئے؟ ایسی ہی ناممکن باتیں مندرجہ ذیل آیتوں میں بھری پڑی ہیں ۳

(۴) تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نر ناری اُن کو پیدا کیا اور خدا نے اُن کو برکت دی۔

(باب اول آیت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

(محقق) اگر آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے تو خدا کی ذات پاک ہے اور وہ علم مطلق راحت کل وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ پھر اُس کی مانند آدم کیوں نہیں ہوا؟ اگر نہیں ہوا تو (ظاہر ہے) کہ اُس کی صورت پر نہیں بنا۔ اور (اگر) آدم کو اپنی صورت ہی پر پیدا کیا تو (گویا) خدا نے اپنی صورت ہی کو پیدا شدہ بنایا پھر خدا حادث کیوں نہیں؟ اور آدم کو کہاں سے پیدا کیا؟

(عیسائی) خاک سے بنایا۔

(محقق) خاک کہاں سے بنائی؟

نیچے یکساں ہے ۔ جب آسمان پیدا نہیں ہوا تھا تب پول یا خلا تھا یا نہیں ؟ اگر نہیں تھا ۔ تو خدا ۔ جہان کی علت مادی اور جیو (روح) کہاں رہتے تھے ؟ بغیر مقام کے کوئی شے ٹھیر نہیں سکتی اس لئے تمہاری بائبل کا قول معقول نہیں ۔ (کیا) خدا بے ڈول (ہے) اور (کیا) اُس کا علم اور افعال (بھی) بے ڈول یا سب ڈول والے ہیں ؟

(عیسائی) ڈول والے ہیں۔

(محقق) تو یہاں (بائیبل میں کیوں لکھا کہ) خدا کی بنائی ہوئی زمین بے ڈول تھی۔

(عیسائی) بیڈول سے یہ مراد ہے کہ اونچی نیچی اور ناہموار تھی۔

(محقق) پھر ہموار کس نے کی ۔ اور کیا اب بھی ناہموار نہیں ہے ؟ خدا کا کام بیڈول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ علیم کُل ہے ۔ اُس کے کسی کام میں غلطی کا ہونا ممکن ہی نہیں ۔ اور (چونکہ) بائبل میں خدا کی خلقت کو بیڈول لکھا ہے اِس لئے یہ کتاب خدا کا کلام نہیں ۔ (بھلا بتاؤ تو سہی کہ) خدا کی روح کیا شے ہے ؟

(عیسائی) تعقل

(محقق) وہ شکل والا ہے یا بے شکل اور محیط کُل ہے یا محدود المقام ؟

(عیسائی) بے شکل ۔ تعقل ۔ اور محیط کُل ہے ۔ لیکن کوہ سینا اور چوتھے آسمان وغیرہ مقامات میں خصوصاً رہتا ہے ۔

(محقق) اگر بے شکل ہے تو اُس کو کس نے دیکھا اور محیط کُل کا پانی پر جُنبش کرنا کبھی ممکن نہیں ۔ بھلا جب خدا کی روح پانی پر جُنبش کرتی تھی تب خدا کہاں تھا ؟ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا جسم کسی اور جگہ مقیم ہوگا یا اُس نے اپنے روح کے ایک حصہ کو پانی پر جُنبش دی ہوگی ۔ اگر یہی بات ہے تو (خدا) محیط کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہو سکتا ۔ اگر محیط کُل نہیں تو وہ جہان کی پیدائش ۔ قیام ۔ پرورش ۔ اور جیووں کے اعمال کا سلسلہ انتظام (نہیں رکھ سکتا) یا دُنیا کو فنا کبھی نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ جس شئے کا وجود محدود المقام ہو تو اُس شئے کی وصف عمل اور اور فطرت بھی محدود المقام ہو جاتے ہیں ۔ اگر محدود ہے تو وہ خدا نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ خدا محیط کُل غیر متناہی وصف عمل اور فطرت والا ۔ ہست مطلق ۔ علم مطلق ۔ راحت مطلق ۔ دائماً پاک ۔ علیم ۔ مکت سبھاو ۔ قدیم ۔ غیر متناہی وغیرہ اوصاف والا ویدوں میں کہا گیا ہے اُسی کو مانو تب ہی تمہارا بھلا ہوگا اور طرح نہیں ۔ ۱ ۔

(۲) اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا ۔ اور خدا نے اُجالے کو دیکھا کہ اچھا ہے ۔
(باب اوّل آیت ۳ و ۴)

(محقق) کیا خدا کی بات غیر ذی شعور اُجالے نے سُن لی ؟ اگر سُن لی تو اس وقت بھی آفتاب

تیرھواں سملاس

دین عیسوی کی تحقیق

اب دین عیسوی کے بارے میں لکھتے ہیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آیا یہ مذہب غیر معیوب اور اِن کی بائبل کلام الٰہی ہے یا نہیں۔ پہلے توریت کا بیان کیا جاتا ہے۔

پیدائش کی کتاب

(۱) ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور زمین بیڈول اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔

(پیدائش۔باب اول۔آیت ۱و۲)

(محقق) ابتدا کسے کہتے ہو۔
(عیسائی) دنیا کی پہلی پیدائش کو۔
(محقق) کیا یہی پہلی پیدائش ہے اور اس کے پہلے کبھی نہیں ہوئی؟
(عیسائی) ہم نہیں جانتے کہ ہوئی یا نہیں۔ خدا جانے +
(محقق) اگر نہیں جانتے تو اس کتاب پر ایمان کیوں لائے؟ جس (کتاب) سے شکوک رفع نہیں ہو سکتے اس کی بنا پر لوگوں کو وعظ کر کے پُراز شکوک مذہب میں کیوں پھنساتے ہو؟ اور تمام شکوک سے پاک سب شکوک کے رفع کرنے والے ویدمت کو قبول کیوں نہیں کرتے؟ جب تم خدا کی خلقت کا حال نہیں جانتے تو خدا کو کیسے جانتے ہوگے؟ اور (بتاؤ تو سہی کہ) آکاش (آسمان) کس کو مانتے ہو؟
(عیسائی) خلا اور اوپر کو۔
(محقق) خلا کی پیدائش کیسے ہوئی کیونکہ یہ شے ہر جگہ پھیلی ہوئی اور نہایت لطیف ہے اور اوپر

کریں۔ اور (اگر مطالعہ نہ کر سکیں) تو دوسروں سے سُنا کریں۔ کیونکہ جس طرح پڑھنے سے آدمی پنڈت ہوتا ہے ویسا سُننے سے "بہوشرت" ہوتا ہے + اگر سُننے والا دوسرے کو سمجھا نہ سکے گا تو خود تو سمجھ لے گا + جو لوگ تعصب کی عینک چڑھا کر دیکھتے ہیں۔ اُن کو نہ اپنے اور نہ دوسروں کے حُسن و قبح نظر آتے ہیں + انسان کی روح سچ اور جھوٹ کے تصفیہ کرنے کی کماحقہ طاقت رکھتی ہے۔ اس کا جتنا اپنا پڑھا ہوا یا سُنا ہوا۔ (علم ہوتا) ہے وہ اُسی قدر علمی تحقیق کر سکتی ہے اگر ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب والوں کے عقائد کو جانیں اور دوسرے نہ جانیں۔ تو ٹھیک طور پر مباحثہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لاعلم شکوک کی غار میں گر جاتے ہیں۔ چونکہ ایسی بات پیش نہ آئے اس لئے اس کتاب میں مروجہ کُلی مذاہب کے بارہ میں مختصراً لکھ دیا ہے۔ اسی سے بقیہ باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ آیا وہ سچی ہیں یا جھوٹی + جو سب کے قابل تسلیم سچی باتیں ہیں وہ سے تو سب (مذاہب) میں یکساں ہیں۔ جھگڑا جھوٹی باتوں کے متعلق ہوا کرتا ہے۔ یا ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہو تو بھی کچھ تھوڑا سا مباحثہ چلتا ہے۔ اگر بحث کرنے والے سچ جھوٹ کی تحقیق کے لئے بحث مباحثہ کریں تو ضرور فیصلہ ہو جائے +

اب میں اس تیرھویں سملاس میں عیسائی مذہب کے متعلق کچھ تھوڑا سا لکھ کر سب کے آگے پیش کرتا ہوں غور کر کے نتیجہ نکالیں +

عاقلوں کے لئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں

تیرھواں سملّاس

دیباچہ ضمنی

جو یہ بائبل کا مذہب ہے وہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں بلکہ اس میں یہودی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہاں تیرھویں سملاس میں عیسائیوں کے مذہب کی بابت اسواسطے لکھا ہے کہ آجکل بائبل کے معتقدوں میں عیسائی اصل سمجھے جاتے ہیں اور یہودی وغیرہ بشکل فروعات ہیں۔ اصل کے اندر فروعات بھی شامل سمجھے جاتے ہیں اِسلیئے یہودیوں کو اِن کے اندر شامل سمجھ لیجیئے۔ اِن کے متعلق جو مضمون یہاں لکھا گیا ہے وہ صرف بائبل پر مبنی ہے کہ جس کو عیسائی اور یہودی وغیرہ سب مانتے اور اِسی کتاب کو اپنے مذہب کی بنیاد سمجھتے ہیں +

اس کتاب کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں جو کہ ان کے مذہب کے بڑے بڑے پادریوں نے کیئے ہیں۔ اِن میں سے دیوناگری اور سنسکرت کے ترجمے کو دیکھ کر میرے دل میں بائبل پر بہت سے اعتراض پیدا ہوئے ہیں۔ اُن میں سے چند ایک اعتراض اِس تیرھویں سملاس میں سب کے غور و فکر کے لیئے درج کیئے ہیں + یہ تحریر صرف سچائی کی ترقی اور جھوٹ کو شکست دینے کی غرض سے لکھی ہے۔ کسی کو تکلیف دینے۔ نقصان پہنچانے یا جھوٹا الزام لگانے کی نیت سے نہیں لکھی + (چنانچہ) یہ مطلب ذیل کی تحریر سے ہر ایک سمجھ لیگا کہ (آیا) یہ کتاب کیسی ہے اور عیسائی مذہب کی اصلیت کیا ہے؟ اس تحریر کا یہی مدعا ہے کہ کل نوع انسان کو دیکھنے سننے لکھنے وغیرہ میں سہولت ہو اور معتقد اور معترض بن کر تمام لوگ غور کر کے عیسائی مذہب کی تفتیش کر سکیں۔ اس سے ایک اور مدعا یہ پورا ہوگا کہ لوگوں کی مذہبی واقفیت بڑھے گی اور انہیں سچے جھوٹے مذہب اور امر و نہی کے متعلق بخوبی علم ہو جائیگا اور پھر اُن کو سچائی اور اوامر کا اختیار کرنا اور جھوٹ اور نواہی کا ترک کرنا آسان ہو جائیگا + سب انسانوں کو واجب ہے کہ ہر ایک مذہب کی کتب کا مطالعہ کر کے تحریر یا تقریر کے ذریعے موافق یا مخالف رائے کا اظہار

جینیوں کے نزدیک گرو کشیتر میں ۸۴ ہزار دریا ہیں۔

(۱۶۸) — گرو کشیتر میں چوراسی ہزار دریا ہیں۔

محقق — بھلا گرو کشیتر ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ہے۔ اُس کو نہ دیکھکر ایک جھوٹی بات لکھنے میں اُن کو شرم بھی نہ آئی

यामुत्तरा उत्ताउ । इगीग सिंहासयाव अद्दुवुब्वं । चउ सु वितास निग्रासव, दिसिभवजिए मज्जणं होई ॥ प्रकरण-रत्नाकर भा० ४ । लघुक्षेत्रसमा० सू० १९६ ॥

تیرتھنکروں کا سنگھاسن

۱۶۹ — اُس شلا کے عین جنوبی اور شمالی سمت میں ایک ایک سنگھاسن [تخت] جاننا چاہئے۔ اُن شلاؤں کے نام جنوبی سمت میں "اتی پانڈو کملا" شمالی سمت میں "اتی رکت کملا" شلا ہے۔ اُن سنگھاسنوں پہ تیرتھنکر بیٹھتے ہیں۔

محقق — دیکھئے! ان کے تیرتھنکروں کی سالگرہ کے جلسہ وغیرہ کرنے کی شلا کو۔ ایسی ہی مکتی کی سدھ شلا ہے۔

تحریر بالا صرف مشتے نمونہ از خروارے ہے ورنہ جینیوں کی لایعنی باتوں کا انتہا نہیں۔

۱۷۰ — اِن کی ایسی ایسی بہت سی باتیں گول مال ہیں کہاں تک لکھیں۔ لیکن پانی چھان کر پینا چھوٹے چھوٹے جانوروں پر برائے نام رحم کرنا۔ رات کو کھانا نہ کھانا یہ تین باتیں اچھی ہیں۔ باقی جس قدر اِن کا بیان ہے وہ سب ناممکنات سے بھرا ہے۔ اتنی تحریر سے عقلمند لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے یہ تھوڑا سا نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ اگر اُن کی تمام ناممکن باتیں لکھیں تو اتنی کتابیں بھر جاویں کہ ایک آدمی عمر بھر میں بھی نہ پڑھ سکے۔ پس جس طرح ہانڈی میں پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا سب چاول پک گئے یا کچے ہیں۔ اسی طرح اِس تھوڑی سی تحریر سے نیک نہاد لوگ بہت سی باتیں سمجھ لیں گے۔ عقلمندوں کے سامنے بہت لکھنا ضروری نہیں ہے کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے عقلمند لوگ تمام مطلب کو سمجھ ہی لیتے ہیں۔

اس کے آگے عیسائیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھا جاوے گا۔

تمام شد

ٹکڑوں کی تعداد ہوتی ہے۔ یہ بھی اسنکھیات کال" ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا ایک بال کے ٹکڑے کے "اسنکھیات" (بے شمار) لطیف جزو دل سے خیال کرے تب اسنکھیات (بے شمار) سوکشم روما نو (لطیف بالوں کے ذرّے) ہوویں ۔

محقق۔ اب دیکھئے! اِن کی گنتی کا طریقہ۔ ایک انگل کے برابر بال کے کتنے ٹکڑے کئے یہ کبھی کسی کی گنتی میں آ سکتے ہیں؟۔ اور پھر اُس سے آگے "اسنکھیات" (بے شمار) ٹکڑے دل سے خیال کرتے ہیں۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا ٹکڑے ہاتھ سے کئے ہونگے جب ہاتھ سے نہ ہو سکے تب دل سے کئے۔ بھلا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے کہ ایک انگل بال کے بے شمار ٹکڑے ہو سکیں۔

जंवूदोपपमाणं गुलजोयाणलरक वट्टविरकंभी ।

लवणाईयासेसा । वलया भादुगुणादुगुणाय ॥

प्रकरणर० भा० ४ । लघुचेत्रसमा० सू० १२ ॥

جینیوں کی عجیب و غریب تقسیم کرۂ زمین۔

۱۶۷۔ پہلے "جمبودیپ" کا پیمانہ چار لاکھ یوجن اور پولا اور باقی لون وغیرہ سات سمندر اور سات دویپ۔ جمبودویپ کے پیمانہ سے دو چند دو چند ہیں۔ اس ایک زمین میں جمبودویپ وغیرہ سات دویپ اور سات سمندر ہیں جیسے کہ پہلے لکھ آئے ہیں

محقق اب جمبودویپ سے دوسرا دویپ دو لاکھ یوجن۔ تیسرا چار لاکھ یوجن۔ چوتھا آٹھ لاکھ یوجن۔ پانچواں سولہ لاکھ یوجن چھٹا بتیس لاکھ یوجن اور ساتواں چونسٹھ لاکھ یوجن اتنے قدر یا اُس سے زیادہ پیمانہ والے سمندر اس پندرہ ہزار محیط والے کرۂ زمین میں کیونکر سما سکتے ہیں۔ اِس لئے یہ بات محض جھوٹ ہے ۔

कुरुनइ चुलसो सहसा । छच्चेवन्तरनई उपइ विजयं ।

दोदो महानईउ । चनुदस सहसा उपत्तेयं ॥

प्रकरणरत्ना० भा० ४ । लघुचेत्रसमा० सू० ६३ ॥

لہ۔ بھاسکر آچاریہ جی زمین کا قطر ۱۵۸۱ یوجن فرماتے ہیں جس کے ۸۴۳۲۲ میل ہوتے ہیں۔ پس زمین کا محیط ۲۵۲۹۲ میل یا ۱۸۹۷۲ کوس یا ۴۷۴۳ (تقریباً ۵ ہزار) یوجن ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی یا تو ۵ ہزار یوجن کی بجائے ۱۵ ہزار یوجن محیط لکھ گئے ہیں۔ یا ۱۵ سو یوجن بیاس (قطر) لکھنے سے مُراد تھی۔ نہال سنگھ

वितिचउरिं दिस सरीरं । बार सजोयसाति कोसच उकीसं
जोयणसहस पणिंदिय । उहे वुच्छन्ति विसंसंतु ॥
प्रकरण भा० ४ । संग्रह० सू० २६७ ॥

جینیوں کے بموجب مخلوقات کے قد

۱۶۵۔ ایک حِس والوں کا جسم عموماً بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن کا سمجھنا چاہئے اور دو حِس والے یعنی سنکھ وغیرہ کا جسم بارہ یوجن کا جاننا چاہئے۔ اور چار حِس والے یعنی بھنورے وغیرہ کا جسم چار کوس کا۔ اور پانچ حِس رکھنے والوں کو ایک ہزار یوجن یعنی چار ہزار کوس کے جسم والا جاننا چاہئے۔

تحقیق۔ اگر چار چار ہزار کوس کے پیمانہ کے جسم والے ہوں تو کرۂ زمین میں بہت تھوڑے آدمی (رہ سکیں) یعنی چند سو آدمیوں سے کرہ زمیں ٹھُس کر بھر جاوے۔ کسی کے واسطے چلنے کی جگہ بھی نہ رہے۔ پھر وہ جینیوں سے رہنے کی جگہ اور راستہ پوچھیں۔ اور جب انہوں ہی نے ایسا لکھا ہے۔ تو یہی آپ اُن کو اپنے گھر میں رکھ لیں مگر ایک چار ہزار کوس کے جسم والے کے رہنے کے لئے تیس ہزار کوس کا گھر تو چاہئے۔ ایسے ایک گھر کے بنانے میں جینیوں کی تمام دولت خرچ ہو جاوے تو بھی گھر نہ بن سکے اتنی بڑی آٹھ ہزار کوس کی چھت بنانے کے واسطے شہتیر کہاں سے لاویں گے۔ اور اگر اُس میں ستون لگاویں تو وہ اندر داخل کبھی نہیں ہو سکے اس لئے ایسی باتیں سب جھوٹ ہوا کرتی ہیں۔

ते थूला पल्ले विडुंसं खिज्झाचे वहुति सव्वेवि ।
तेइक्किक असंखे । सुहुमे खम्मे पकप्पेइ ॥
प्रकरण० भा० ४ लघुक्षेत्र । समासप्रकरण सूत्र ४ ॥

جینیوں کی عجیب و غریب گنتی

۱۶۶ ۔ مذکورۃ الصدر ایک انگل بال کے ٹکڑوں سے چار کوس چورس اور اُتنا ہی گہرا کنواں بھرا ہو۔ ایک انگل بال کے ٹکڑے سب مل کر بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ (۶-۰۲۴۶۵۲۲۵۰۳۳۰۷۶۲۱۰۴ ۰:۱۲۴۰۰۶۲۵۷۹۶×۰۰۰۰۰۰۰۰۱) تیتیس کروڑ سات لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چار کروڑ۔ چوراسی لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو پچیس کروڑ۔ بیالیس لاکھ اُنیس ہزار نو سو ساٹھ کروڑ ستانوے لاکھ ترپن ہزار چھ سو کروڑ۔ اتنے ٹکڑے یوجن وسعت کے پلیوپم میں تمام کثیف بالوں کے

جینیوں کے بموجب انسانوں کے عمر و قد

معنی- یہاں انسان دو قسم کے ہیں ایک گربھج [رحم سے پیدا ہونے والے]۔ اور دوسرے رحم کے بغیر پیدا ہونے والے۔

انہیں سے گربھج انسانوں کی عمر تین پلیوپم یُگتی کی سمجھنا اور جسم تین کوس کا۔

محقق۔ خوب اس کرۂ زمین پر تین پلیوپم کی عمر اور تین کوس کے جسم والے انسان بہت تھوڑے سما سکیں گے۔ اور پھر تین پلیوپم کی عمر یعنی جیسا کہ پہلے لکھ آئے ہیں اُتنے ہی عرصہ تک جئیں اِن کی اولاد بھی اُسی طرح تین کوس کے جسم والی ہونی چاہیئے۔ مثلاً بمبئی جیسے شہر میں دو اور کلکتہ جیسے شہر میں تین یا چار آدمی آباد رہ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو جینیوں نے جو ایک شہر میں لاکھوں آدمی لکھے ہیں ان کے رہنے کا شہر لاکھوں کوس کا چاہیئے پھر تمام کرۂ زمین میں ایسا ایک شہر بھی آباد نہ ہو سکے گا

पणया सलरकर्थायण । विरकंभा सिद्धिसिलफलिहविमला
तदुवरि गजोयणंते लोगन्तो तच्छ सिद्धठिई ॥ २५८ ॥

جینیوں کی مکتی کا مقام

۱۶۴۔ ج۔ "سردارتھ سدھی" وِمان کے جھنڈے سے اوپر بارہ یوجن "سِدھ شلا" ہے۔ وہ چوڑائی لمبائی اور جوف یا جسامت میں پینتالیس لاکھ یوجن کے پیمانہ کی ہے اُس "سدھ شلا" کی "سِدھ بھومی" تمام سفید چمکدار سنہری۔ بلور کی مانند شفاف ہے۔ اِس کو کوئی "ایشت پراگ بھرا" کے نام سے پکارتے ہیں۔ "اُس سردارتھ سدھ شلا وِمان" سے بارہ یوجن "لوک" [غیر محسوس مقام] بھی ہے۔ اس حقیقت کو "کیولی" "شرُت" جانتا ہے یہ "سردارتھ سدھ شلا" درمیانی حصہ میں آٹھ یوجن موٹی ہے۔ وہاں سے چار سمت اور تین گوشوں میں گھٹتے گھٹتے مکھی کے پیر کے برابر کی پتلی اوپر کی طرف جھکی ہوئی چھتری کی شکل میں سدھ شلا قایم ہے۔ اُس شلا سے اوپر ایک یوجن کے فاصلہ پر لوک کی انتہا ہے۔ وہاں سِدھوں (کمال رسیدہ لوگوں) کا قیام ہے۔

محقق۔ اب سوچنا چاہیئے کہ جینیوں کی مکتی کا مقام "سردارتھ سدھ وِمان" کے جھنڈے کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن کی شلا کا ہے۔ یعنی چاہے وہ کیسی ہی عمدہ اور شفاف ہو تاہم اُس میں رہنے والے مکت جیو ایک قسم کی قید میں ہیں کیونکہ اُس شلا سے باہر نکلنے پر مکتی کے سُکھ سے چھوٹ جاتے ہوں گے۔ اور اگر اندر رہتے ہوں گے تو اُن کو ہوا بھی نہیں لگتی ہو گی۔ یہ صرف بے علموں کے پھنسانے کے لئے محض بناوٹی دھوکے کی ٹٹی ہے۔

اِ گرامت کا پتھر ۲ے کرامت کی زمین یا سطح + (مترجم)

زمین جیسے بہت سے دیگر کُرّوں کو روشنی دیتا ہے پھر اِس چھوٹے سے کُرّۂ زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے
اور اگر نہ زمین گھومے اور نہ سُوریہ زمین کے چاروں طرف گھومے تو دن اور رات کتنے ایک سالوں کا ہوگا
اور سُمیرو ہمالہ کے سوائے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ سُوریہ کے سامنے ایسا ہے کہ جیسے گھڑے کے سامنے رائی
کا دانہ بھی نہیں۔ جینی لوگ جب تک اس مت میں رہیں گے تب تک وہ کچھ نہیں جان سکتے
بلکہ ہمیشہ اندھیرے میں پڑے رہیں گے۔

समत्तचरण सहियासव्वंलोगं फुसे निरवसेसं ।
सत्तत्तयचउदसभाए पंचयसुपदेसविरईए ॥
प्रकरण० भा० ४ । संग्रहसू० १३५ ॥

جینیوں کا شہر پور لوک　۱۶۴ – "سمیکؔ[1] چارِتر" والے کیولی[2]۔ محض "سمُدگھات اوستھا" سے تمام چودہ
راجیہ لوکوں [سلطنتوں] کے اندر اپنے آتم پردیش (مقام آتما) کے ذریعے پھریں گے۔

محقق – جینی لوگ چودہ راجیہ [سلطنتیں] مانتے ہیں۔ اُن میں سے چودھویں کی چوٹی پر
"سرواَرتھ[3] سِدھی وِمان" کے جھنڈے سے تھوڑی دور اوپر "سِدھ شِلا" اور "دِویہ آکاش" کو شو پور
کہتے ہیں۔ "کیولی" یعنی جن کو کامل علم۔ ہمہ دانی اور کامل پاکیزگی حاصل ہوگئی ہے۔ وہ اُس لوک
میں جاتے ہیں اور اپنے آتم پردیش [مقام آتما] سے علیم کل رہتے ہیں۔ جس کا مقام ہوتا ہے
وہ محیط نہیں۔ جو محیط نہیں وہ علیم کُل یعنی کامل علم والا کبھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جس کا آتما ایک
مقام پر محدود ہے وہ جاتا۔ آتا ہے اور بدّھ (پابستہ) اور مُکت (آزاد)۔ گیانی (عالم) اور اگیانی
(جاہل) ہوتا ہے۔ محیط کُل اور علیم کُل ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ جینیوں کے تیرتھنکر چونکہ محض
جیو یعنی محدود المقام اور محدود العلم ہو کر قائم تھے وہ محیطِ کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہو سکتے لیکن
جو پرماتما ابتدا اور انتہا نہ رکھنے والا۔ محیطِ کُل۔ علیم کُل۔ پاک اور عین علم ہے۔ اُس کو جینی لوگ نہیں
جانتے کہ جس میں علیم کُل وغیرہ صفات کماحقّہٗ ثابت ہوسکتی ہیں۔

गब्भनरति पलियाऊ । तिगाउ उक्कोसते जहन्नेणं ।
मुच्छिम दुहावि अन्तमुहु । अङ्गुल असंख भागतणू ॥ २४२॥

---

[1] سمیک چارِتر والے = نیک چلن۔ [2] کیولی = نجات یافتہ جن۔ جنکو جین ایشور مانتے ہیں۔ [3] سب مرادوں کو پورا
کرنے والا بالا یوان (بقول عام اُڑن کھٹولا) (مترجم)

ایک طرح ۹۲۴ اور دوسری طرح بیشمار چاند اور سوریہ مانتے ہیں۔ آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ ولایت کے پیڑوں کی تصنیف سوریہ سِدھانت وغیرہ علم ہیئت کی کتابوں کے پڑھنے سے علم کرۂ ارضی و سماوی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو گئے۔ اگر کہیں جینیوں کی سخت تاریکی میں ہوتے تو سارے عمر اسی طرح اندھیرے میں پڑے رہتے جسطرح کہ آجکل جینی لوگ پڑے ہیں۔ اِن بے علموں کو یہ شک ہوا کہ جمبودوئپ میں ایک سوریہ اور ایک چاند سے کام نہیں چلتا۔ کیونکہ اتنی بڑی زمینوں کے آگے تیس گھڑی میں چاند سوریہ کس طرح آسکیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ جو زمین کو سوریہ وغیرہ سے بھی بڑا مانتے ہیں یہی انکی بڑی بھول ہے

दो ससि दो रवि पंती एगंतरियाछ सठिसंखाबा।

मेरूंपयाहिणंता। माणुसखित्ते परिअडंति॥

प्रकरण० भा० ४। संग्रहसू० ७९॥

انسانی دُنیا میں چاند اور سوریہ کی قطار کی تعداد بتلاتے ہیں۔ دو قطاریں یا جماعتیں چاندوں کی اور دو سوریوں کی ہیں۔ ایک ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کے فاصلہ سے چلتے ہیں۔ جس طرح سوریہ کی قطاروں کے درمیان چاندوں کی ایک قطار ہے اسی طرح چاندوں کی قطار کے درمیان سوریوں کی قطار ہے۔ اِس طرح سے چار قطاریں ہیں۔ اُس ایک ایک چاند کی قطار میں ۶۶ چاند اور ایک ایک سوریہ کی قطار میں ۶۶ سوریہ ہیں۔ وہ چاروں قطاریں جمبودوئپ کے میرو پہاڑ کے گرد گھومتے ہوئے انسان سے آباد زمین میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ یعنی جس وقت جمبودوئپ کے میرو سے ایک سوریہ سمت جنوب میں گشت کرتا ہے۔ اُسی وقت دوسرا سوریہ سمت شمال میں پھرتا ہے۔ اُسی طرح لَون سمندر کے ایک ایک سمت میں دو دو چلتے پھرتے ہیں۔ دھات کی کھنڈ کے ۱۲ کالوددھی کے ۲۱۔ پُشکر کے نصف حصہ کے چھتیس۔ اِسطرح سب ملکر ۶۶ سوریہ سمت جنوب اور ۶۶ سمتِ شمال میں اپنے اپنے ترتیب سے پھرتے ہیں۔ اور اگر ان دونو سمتوں کے سب سوریہ ملائے جاویں تو ۱۳۲ سوریہ اور ایسے ہی دونو سمتوں کے چھیاسٹھ چھیاسٹھ چاندوں کی قطاریں ملائی جاویں تو ۱۳۲ چاند انسانی دُنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ اِسی طرح چاند کے ساتھ کواکب وغیرہ کی بھی بہت سی قطاریں سمجھ لو۔

محقق۔ اب دیکھو بھائی! اِس کرۂ زمین میں ۱۳۲ سوریہ اور ۱۳۲ چاند جینیوں کے گھر پر تپتے ہوں گے۔ بھلا اگر (یہ سب) تپتے ہوں گے تو (جینی) کس طرح جیتے ہیں۔ اور رات کے وقت بھی جینی لوگ سردی کے مارے اکڑ جاتے ہوں گے۔ ایسی ناممکن باتوں میں علم کرۂ ارضی و کرہ سماوی کے نہ جاننے والے پھنستے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ جب ایک ہی سوریہ اِس کرہ

راجا سے ڈر کر یہ بات لکھ دی ہوگی (۱۰) کوشا بیسوا کا جسم چاہے کتنا ہی ہلکا ہو تو بھی سرسوں کی ڈھیری پر سوئی کھڑی کر کے اُس پر ناچنا سوئی کا نہ چبھنا۔ اور سرسوں کا نہ بکھرنا سخت جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ (۱۱) کسی کو کسی حالت میں بھی دھرم نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خواہ کچھ بھی ہو (۱۲) بھلا جھولی کپڑے کی ہوتی ہے وہ ہر روز پانچسو اشرفی کس طرح دے سکتی ہے۔

جینیوں کا اعتقاد نسبت کرہ زمین و چاند سورج وغیرہ

|۶| ۔ اب اگر اُن کی ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں تو تھوکتے پو تھوں کی طرح بہت بڑھ جاوے اس لئے زیادہ نہیں لکھتے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جینیوں کی تھوڑی سی باتیں چھوڑ کر اُن کے ہاں باقی سب جھوٹ ہی جھوٹ بھرا ہے۔ دیکھئے۔

दोससि दोरवि पढमे। दुगुणा लवणं मिधाय ईसंसे।
बारससमि बारसरवि। तप्पभि नुमि दिठ ससि रविणो॥
प्रकरण० भा० ४ संग्रहणी सूत्र ७७॥

جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا لکھا ہے۔ یہ اُن میں [باقی دویپوں] سے پہلا دویپ کہلاتا ہے۔ اِس میں دو چاند اور دو سوریہ ہیں اسی طرح لون سمندر میں اُس سے دُگنے یعنی چار چندرماں اور چار سوریہ ہیں۔ نیز دھات کی کھنڈ میں بارہ چاند اور بارہ سُوریہ ہیں۔ (پرکرن بھاگ ۴ سنگرہنی سوتر نمبر ۷۷) اور اُن کو سہ چند کرنے سے چھتیس ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ دو جمبو دویپ کے اور چار لون سمندر کے ملکر بیالیس[1] چاند اور بیالیس سوریہ کالودھی سمندر میں ہیں۔ اِسی طرح اگلے اگلے دویپ اور سمندر میں مذکورہ بالا بیالیس کو تگنا کرنے سے ایکسو چھبیس چاند اور اُتنے ہی سُورج ہوتے ہیں۔ اُن میں سے دھات کی کھنڈ کے بارہ لون سمندر کے چار اور جمبو دویپ کے دو اِسی طرح سے پچھلا[2] کر ایکسو چوالیس چاند اور ایکسو چوالیس سُوریہ پشکر دویپ میں ہیں۔ یہ صرف نصف زمین کا شمار ہے جس میں انسان آباد ہیں۔ لیکن جہاں انسان نہیں بستے وہاں بہت سے سُوریہ اور بہت سے چاند ہیں اور جو پچھلے نصف پشکر دویپ میں بہت سے چاند اور سوریہ ہیں وہ ساکن ہیں۔ مذکورہ بالا ایکسو چوالیس کو سہ چند کرنے سے ۴۳۲۔ اور اُن میں جمبو دویپ کے مذکورہ بالا دو چاند دو سُوریہ۔ چار چار لون سمندر کے۔ اور بارہ بارہ دھات کی کھنڈ کے۔ اور بیالیس "کالودھی" کے ملانے سے ۴۹۲[3] چاند اور ۴۹۲ سوریہ پشکر سمندر میں ہیں۔ یہ سب باتیں سری جن بھدر گن کشما سرمن نے "سنگھینی" کلاں۔ اور "یوتیس کرنڈک پئیا" اور "چندر پنتی" اور "سُوریہ پنتی" وغیرہ سدھانت (مسائل جین مذہب) کی کتابوں میں اسی طرح بیان کی ہیں۔

محقق۔ کرۂ ارضی اور کرۂ سماوی کے علم جاننے والو۔ اب سُنو! اس ایک کرۂ زمین میں جینی لوگ

---

[3] یعنی پچھلی میزان ۱۳۲ + ۱۲ دھاتکی + ۴ لون سمندر + ۲ جمبو دیپ = ۱۴۴ + ۴۳۲ + ۲ + ۴ + ۱۲ + ۴۲ = ۴۹۲ (مترجم)

سانپ آٹھویں سورگ کو گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۶۔ مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی اور پاؤں نہ جلے

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۱۔ چھوٹے لٹے سے برتن میں اونٹ بُلایا۔

رتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۴۔ جسم کی مَیل کو نہ اُتارے اور نہ کھجلاوے۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۵۔ جینیوں کے ایک سادھو "دمسار" نامی نے غصہ ہو کر اوویک ابھنگ[1] "سوتر" پڑھا اور ایک شہر میں آگ لگا دی۔ اور مہاویر تیرتھنکر کا بہت پیارا تھا۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۲۷۔ راجا کا حکم ضرور ماننا چاہیئے۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۲۲۷۔ ایک کوشا نامی بیسوا نے تھالی میں سرسوں کی ڈھیری لگائی اور اُس کے اوپر پھولوں سے ڈھکی ہوئی سوئی کھڑی کر کے اُس پر اچھی طرح ناچی۔ لیکن سوئی پاؤں میں چبھنے نہ پائی اور سرسوں بکھری۔

تتو وویک صفحہ ۲۲۸۔ اسی کوشا بیسوا کے ساتھ ایک ستھول نامی مُنی نے گیارہ برس تک بھوگ کیا اور پھر "دِکشا" لے کر "ست گتی" (موکش) کو پہنچا اور کوشا بیسوا بھی جین دھرم کی پیروی کر کے "ست گتی" کو گئی۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۸۵۔ ایک سدھ کی کنتھا (جھولی) جو گلے میں پہنی جاتی ہے ایک ویش کو ہمیشہ پانچ سو اشرفی دیتی رہی۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۲۲۸۔ طاقتور آدمی کے حکم دیو کے حکم۔ خوفناک جنگل میں تکلیف میں اوقات بسری کرنی گرو کے روکنے ماتا و پتا و کل اچاریہ درشتہ داروں اور دھرم کے اُپدیش کرنے والوں کے روکنے سے یعنی ان چھ کے روکنے سے دھرم میں کمی ہو جاوے تو دھرم میں نقص نہیں آتا۔

محقق۔ (لغایت ۴) اب ان کی جھوٹی باتیں دیکھئے۔ ایک آدمی گاؤں کے برابر پتھر کی شلا کو کبھی انگلی پر اُٹھا سکتا ہے۔ اور زمین پر انگوٹھا دبانے سے کبھی زمین دب سکتی ہے اور جب شیش ہے ہی نہیں تو کانپیگا کون (۵) خوب! جسم کے کاٹنے سے دودھ کا نکلنا کسی نے نہیں دیکھا۔ یہ اندرجال کے سوا اور کوئی بات نہیں ہے۔ اُس کو کاٹنے والا سانپ تو سورگ میں گیا اور مہاتما شری کرشن وغیرہ تیسرے نرک کو گئے یہ بات کس قدر جھوٹی ہے (۶) جب مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی تب اُس کے پاؤں کیوں نہ جل گئے۔ بھلا چھوٹے لٹے سے برتن میں کبھی اونٹ آ سکتا ہے۔ جو جسم کا میل نہیں اُتارتے اور نہ کھجلاتے ہونگے۔ وہ بدبو کے مہا نرک کو بھوگتے ہونگے۔ (۷) جس سادھو نے شہر جلایا اُس کا رحم اور عفو کہاں گیا جب مہاویر کی صحبت سے بھی اُس کا آتما پوتر نہ ہوا تو اِس وقت مہاویر کے مرنے پیچھے اُسکے سہارے جین لوگ کبھی پوتر نہیں ہونگے۔ (۹) راجا کا حکم ماننا چاہیئے۔ لیکن جین لوگ بنئے ہیں اِسلئے

[1] طوفان برپا کرنے والا۔ (مترجم)

(۱۰) شیتل ناتھ کا جسم ۹۰ دھنش ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ پورو سال کی عمر
(۱۱) شریے یانس ناتھ کا جسم ۸۰ دھنش ۸۴۰۰۰۰۰ چوراسی لاکھ سال کی عمر
(۱۲) واسو پوجیہ سوامی کا جسم ۷۰ دھنش ۷۲۰۰۰۰۰ بہتر لاکھ سال کی عمر
(۱۳) وِمل ناتھ کا جسم ۶۰ دھنش ۶۰۰۰۰۰۰ ساٹھ لاکھ سال کی عمر
(۱۴) اننت ناتھ کا جسم ۴۰ دھنش ۳۰۰۰۰۰۰ تیس لاکھ سال کی عمر
(۱۵) دھرم ناتھ کا جسم ۴۵ دھنش ۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ سال کی عمر
(۱۶) شانتی ناتھ کا جسم ۴۰ دھنش ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ سال کی عمر
(۱۷) کُنتھو ناتھ کا جسم ۳۵ دھنش ۹۵۰۰۰ پچانوے ہزار سال کی عمر
(۱۸) امر ناتھ کا جسم ۳۰ دھنش ۸۴۰۰۰ چوراسی ہزار سال کی عمر
(۱۹) ملی ناتھ کا جسم ۲۵ دھنش ۵۵۰۰۰ پچپن ہزار سال کی عمر
(۲۰) مُنی سوورت کا جسم ۲۰ دھنش ۳۰۰۰۰ تیس ہزار سال کی عمر
(۲۱) نمی ناتھ کا جسم ۱۴ دھنش ۱۰۰۰۰ دس ہزار سال کی عمر
(۲۲) نیمی ناتھ کا جسم ۱۰ دھنش ۱۰۰۰ ایک ہزار سال کی عمر
(۲۳) پارس ناتھ کا جسم ۹ دھنش ۱۰۰ ایک سو سال کی عمر
(۲۴) مہابیر سوامی کا جسم ۷ دھنش ۷۲ بہتر سال کی عمر

یہ چوبیس تیرتھنکر جین مذہب کے چلانے والے آچاریہ اور گرو ہیں ان کو جینی لوگ پرمیشور مانتے ہیں۔ اور یہ سب موکش کو پائے ہوئے ہیں اس میں عقل مند لوگ وچار لیویں کہ جسم انسانی کا اتنا بڑا قالب اور اتنی عمر ہونا کبھی ممکن ہے۔ اس کرۂ زمین میں (ایسے ایسے) بہت ہی تھوڑے سے آدمی آباد رہ سکتے ہیں۔

انہیں جینیوں کے گپوڑے لے کر جو پرانکوں نے ایک لاکھ اور دس ہزار اور ایک ہزار سال کی عمر لکھی ہے وہ بھی ممکن نہیں ہو سکتی۔ پھر جینیوں کا بیان کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

اب اور بھی سنو

جینیوں کی گپ اور بے سر پا باتیں دیکھو

(۱۶۱)۔ کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۔ ناگ نے کتنے ہی گاؤں کے برابر ایک شِلا کو انگلی پر اُٹھا لیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۳۵۔ مہاویر نے انگوٹھے سے زمین کو دبایا۔ اُس سے شیش ناگ کانپ گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۶۔ مہاویر نے سانپ کو کاٹا۔ خون کے بجائے دودھ نکلا اور وہ

جینی بھی سب جگہ دیا نہیں کرتے **۱۵۸** ۔ کتنے ہی جینی لوگ دوکان کرتے ہیں۔ معاملات میں جھوٹ بولتے۔ بیگانہ مال مارتے اور غریبوں کے ساتھ فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں۔ اُن کے ہٹانے کے لئے کیوں خاص اپدیش نہیں کرتے۔ اور موہنہ پر پٹی باندھنے وغیرہ کی بناوٹ میں کیوں پھنسے رہتے ہو۔

جب تم چیلے چیلی بناتے ہو۔ تب بال اُکھاڑنے اور کئی دن بھوکا رہنے سے دوسروں کے اور اپنے آتما کو تکلیف دے کر اور تکلیف پاکر دوسروں کو دُکھ دیتے ہو اور "آتم ہتیا" یعنی اپنے تئیں بھی دُکھ دینے والے ہوکر کیوں ہنسک بنتے ہو۔

جب ہاتھی۔ گھوڑے۔ بیل۔ اونٹ پر سوار ہوتے ہیں اور آدمیوں سے مزدور کا کام لیتے ہیں تو جینی لوگ اس میں کیوں پاپ نہیں گنتے۔ جب تمہارے چیلے اوٹ پٹانگ باتوں کو سچا ثابت نہیں کرسکتے تو تمہارے تیرتھنکر بھی صحیح ثابت نہیں کرسکتے۔

جب تم کتھا باںچتے ہو تو تمہارے اعتقاد کے مطابق راستہ میں سننے والوں سے جیو مرتے ہی ہوں گے۔ اس لئے تم اس پاپ کے باعث اعلیٰ کیوں سنتے ہو۔

اِس تھوڑی سی بحث سے بہت کچھ سمجھ لینا چاہئے یعنی کہ اُن ترسی۔ خشکی اور ہوا کے سعقاور اجسام والے سخت مہوش جیووں کو دُکھ یا سُکھ کبھی نہیں پہنچ سکتا۔

اب جینیوں کی تھوڑی سی اور بھی ناممکن باتیں لکھتے ہیں

تیرتھنکروں کے نشانات قد اور عمریں **۱۵۹** ۔ سُننا چاہئے اور کچھ بھی دھیان میں رکھنا کہ اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا دھنش[1] ہوتا ہے اور وقت کا شمار جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں۔ اُسی طرح سمجھنا۔ رتن سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۶۶-۱۶۷ میں لکھا ہے۔

(۱) رشبھ دیو کا جسم ۵۰۰ "دھنش" لمبا ۸۴۰۰۰۰۰ چوراسی لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۲) اَجت ناتھ کا جسم ۴۵۰ "دھنش" لمبا ۷۲۰۰۰۰۰ بہتر لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۳) سنبھو ناتھ کا جسم ۴۰۰ "دھنش" لمبا ۶۰۰۰۰۰۰ ساٹھ لاکھ پورو سال کی عمر
(۴) ابھی نندن کا جسم ۳۵۰ دھنش ۵۰۰۰۰۰۰ پچاس لاکھ پورو سال کی عمر
(۵) سومتی ناتھ کا جسم ۳۰۰ دھنش لمبا ۴۰۰۰۰۰۰ چالیس لاکھ پورو سال کی عمر
(۶) پدم پربھو کا جسم ۲۵۰ دھنش ۳۰۰۰۰۰۰ تیس لاکھ پورو سال کی عمر
(۷) پارشو ناتھ کا جسم ۲۰۰ دھنش ۲۰۰۰۰۰۰ بیس لاکھ پورو سال کی عمر
(۸) چندر پربھا کا جسم ۱۵۰ دھنش لمبا ۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ پورو سال کی عمر
(۹) سودِ دھی ناتھ کا جسم ۱۰۰ دھنش ۲۰۰۰۰۰ دو لاکھ پورو سال کی عمر

[1] ایک پیمانہ کا نام ہے لفظی معنی کمان ہیں۔ (مترجم)

رحم کرنا اور غیر مذہب والوں کی مذمت کرنا اور اُن کو نقصان پہنچانا تھوڑا پاپ ہے اگر تمہارے تیرتھنکروں کا مذہب سچا ہوتا تو دنیا میں اس قدر بارش۔ دریاؤں کا بہاؤ اور اس قدر پانی ایشور نے کیوں پیدا کیا۔ اور سورج بھی پیدا نہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب ان میں کروڑوں جیو مرتے ہوں گے جس وقت وہ موجود تھے جن کو کہ تم ایشور مانتے ہو تو اُنہوں نے رحم کھا کر سورج کی تپش اور بادلوں کو بند کیوں نہ کر دیا۔ اور مندرجہ بالا دلیل کے بموجب پردیمان پرانیوں (ذی عقل و ہوش جانداروں) کے سوائے کند مول وغیرہ چیزوں میں رہنے والے جیووں[1] کو سُکھ دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۷۔ جیووں پر ہر حالت میں رحم کھانا بھی دُکھ کا باعث ہوتا ہے۔

سب جگہ رحم واجب نہیں ہوتا ورنہ بدوں کو سزا نہ ملے

کیونکہ اگر سب آدمی تمہارے مذہب کے مطابق ہو جاویں تو چور ڈاکوؤں کو کوئی بھی سزا نہ دیگا۔ پھر کتنا بڑا پاپ کھڑا ہو جاویگا۔ اس لئے بدوں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیکوں کی حفاظت کرنے میں رحم ہے۔ اور اس کے برعکس کرنے میں دیا اور کھشما کا دھرم فوت ہوتا ہے۔

[1] یعنی نباتات میں جیو سمپورن پودے کے اندر ایک ہی ہوتا ہے اُس میں سے ایک جزو یعنی پھل پھول یا پتے وغیرہ کے کاٹ لینے پر اُس پھل پتے وغیرہ میں جیو نہیں چلا آتا۔ اس طرح درختوں کے اعضا کاٹنے سے درخت کے اندر رہنے والے جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی کیونکہ وہ حالت مدہوشی میں یا مُگن ہونے کی وجہ سے اُسے محسوس نہیں کر سکتا جس طرح انسان کو بالوں یا بڑھے ہوئے ناخن کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح درخت سے الگ ہوئے ہوئے جزو یعنی پھل پتے وغیرہ میں جیو نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں تکلیف کا محسوس ہونا بے معنی ہے۔ فصل کے پکنے پر اناج کی عمر کے پورا ہو جانے سے اس کے اندر سے جیو خود ہی نکل جاتا ہے۔ اور جو دانے نکلتے ہیں اُن میں جیو موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے اُن میں بھی تکلیف کا احساس ماننا غلط ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سُکھ دُکھ صرف وہی جاندار محسوس کر سکتے ہیں جو ذی عقل و ہوش ہوں اور جن میں پانچوں اندریاں اپنا اپنا فعل پوری طرح انجام دیتی ہوں۔ جیسا کہ سانکھیہ شاستر ادھیائے ۵ سُوتر ۱۲۷ میں کہا ہے۔ (مہاں سنگھ)

پاپ کرتے ہو۔جس طرح ہم گرم پانی پیتے ہیں اُسی طرح تم بھی پیا کرو۔

(جواب) یہ بات بھی تمہاری گمراہی کی ہے۔کیونکہ جب تم پانی کو گرم کرتے ہو تب پانی کے سب جیو مرتے ہوں گے اور اُن کا جسم بھی پانی میں جوش کھاتا ہے اور وہ پانی سونف کے عرق کی مانند ہو جانے کی وجہ سے تم اُن کے اجسام کا تیزاب پیتے ہو۔اِس میں تم بڑے پاپی ہو اور جو ٹھنڈا پانی پیتے ہیں وہ نہیں۔کیونکہ جب ٹھنڈا پانی پیویں گے تب پیٹ کے اندر جاکر خفیف گرمی پاکر سانس کے ساتھ وہ جیو باہر نکل جاویں گے +

"جل کایہ" جیووں کو سُکھ دُکھ بموجب قاعدہ مذکورۂ بالا کے محسوس نہیں ہو سکتا۔ پس اس سے کسی کو پاپ نہیں ہوگا۔

(سوال)۔جس طرح معدہ کی حرارت سے۔اُسی طرح گرمی پاکر جیو پانی سے باہر کیوں نہیں نکل جاویں گے +

(جواب) ہاں نکل تو جاتے لیکن جب تم مونھ کے ہوا کی حرارت سے جیو کا مرنا مانتے ہو تو پانی کو گرم کرنے سے تمہارے اعتقاد کے بموجب جیو مر جاویں گے یا زیادہ تکلیف پاکر نکلیں گے اور اُن کے جسم اُس پانی میں جوش کھاویں گے۔اس سے تم زیادہ پاپی ہو گے یا نہیں +

(سوال) ہم اپنے ہاتھ سے پانی گرم نہیں کرتے۔اور نہ کسی گرہستی کو پانی گرم کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔اس لئے ہم کو پاپ نہیں +

(جواب) اگر تم گرم پانی نہ لیتے نہ پیتے تو گرھستی کیوں گرم کرتے۔اس لئے اُس پاپ کے ذمہ وار تم ہی ہو۔بلکہ زیادہ پاپی ہو۔کیونکہ اگر تم کسی ایک گرھستی کو گرم کرنے کے واسطے کہتے تو ایک ہی موقعہ پر گرم ہوتا۔جب وہ گرھستی اس شک میں رہتے ہیں کہ نہ جانے سادھو جی کس کے گھر آویں گے اس لئے سب گرھستی اپنے اپنے گھر میں پانی گرم کر رکھتے ہیں۔اِس پاپ کے ذمہ وار خاصکر تم ہی ہو۔ دوم زیادہ لکڑی اور آگ کے جلانے سے بھی دلائل مندرجۂ بالا کے بموجب کھانا پکانے۔کھیتی اور بیوپار وغیرہ کرنے میں زیادہ پاپی اور نرک میں جانے والے ہوتے ہو۔علاوہ ازیں جب پانی گرم کرنے کے مقدم باعث تم ہی ہو اور گرم پانی پینے اور ٹھنڈے کے نہ پینے کا اُپدیش کرنے کی وجہ سے بھی تم ہی خصوصاً پاپ کے ذمہ وار ہو۔اور جو تمہارا اُپدیش مان کر ایسی باتیں کرتے ہیں وہ بھی پاپی ہیں۔ اب دیکھو کہ تم سخت بے علمی میں پڑے ہو یا نہیں کیا چھوٹے چھوٹے جیووں پر

میں ہونے کی وجہ سے سُکھ دُکھ کو محسوس نہیں کر سکتے۔ پھر اُن کو دُکھ سے بچانے کا سوال کس طرح ثابت ہو سکتا ہے جبکہ اُن کا سُکھ دُکھ محسوس کرنا پرتیکش ہی نہیں ہوتا تو اِس جگہ انومان وغیرہ کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں +

(سوال) جبکہ وہ جیو ہیں تو اُن کو سُکھ دُکھ کیوں نہیں ہوگا +

(جواب) سنو بھولے بھائیو! جب تم گہری نیند میں ہوتے ہو تب تم کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس نہیں ہوتا۔ سُکھ دُکھ کے محسوس ہونے کا باعث ظاہری تعلق ہے۔ اس بات کا ہم ابھی جواب دے چکے ہیں کہ نشہ سونگھا کر ڈاکٹر لوگ اعضا کو چیرتے پھاڑتے اور کاٹتے ہیں۔ جس طرح اُن کو دُکھ معلوم نہیں ہوتا اُسی طرح سخت بیہوشی میں پڑے ہوئے جیووں کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس ہو۔ کیونکہ وہاں محسوس ہونے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے +

۱۵۵۔ (سوال) دیکھو۔ "نلوتی" یعنی جس قدر سبز ساگ۔ پات اور کند مول ہیں ہم لوگ اُن کو نہیں کھاتے کیونکہ "نلوتی" میں بہت اور کند مول میں لاانتہا جیو ہیں۔ اگر ہم اُن کو کھاویں تو اُن جیووں کو مارنے اور تکلیف پہنچنے کی وجہ سے ہم لوگ پاپی ہو جاویں گے +

ساگ اور کند مُول کھانے سے جیووں کو دُکھ نہیں پہنچتا ہے۔

(جواب)۔ تمہاری یہ بات بڑی بے علمی کی ہے۔ کیونکہ سبز ساگ کے کھانے میں جیووں کا مرنا اور اُن کو تکلیف پہنچنا تم کس طرح مانتے ہو۔ تم کو اُنہیں تکلیف محسوس ہوتی پرتیکش نہیں دکھلائی دیتی اور اگر دکھلائی دیتی ہے تو ہم کو بھی دکھلاؤ۔ نہ کبھی تم ہی پرتیکش دیکھ سکو گے اور نہ ہم کو دکھلا سکو گے۔ جب پرتیکش نہیں ہے تو انومان۔ اُپمان اور شبد پرمان بھی کبھی نہیں چل سکتے۔ علاوہ ازیں جو جواب ہم اوپر دے آئے ہیں وہی اس بات کا بھی جواب ہے۔ کیونکہ جو جیو نہایت تاریکی (بے علمی) سخت گہری نیند اور سخت نشہ میں ہیں۔ اُن کو سُکھ دُکھ کا محسوس ہونا ماننا تمہارے تیرتھنکروں کی بھول معلوم ہوتی ہے۔ جنہوں نے تم کو ایسی عقل و دلیل سے خالی اُپدیش کیا ہے۔ بھلا جب گھر کی حد ہے تو اُس میں رہنے والے جیو لاانتہا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ہم کند کی انتہا دیکھتے ہیں تو اُس میں رہنے والے جیووں کی انتہا کیوں نہیں۔ اس لئے تمہاری یہ بات بڑی بھول کی ہے۔

جینیوں کے گرم پانی پینے میں پاپ سمجھنے کی تردید

۱۶۵۔ سوال۔ دیکھو۔ تم لوگ گرم کئے بغیر کچا پانی پیتے ہو۔ وہ بڑا

کیونکہ اگر مونھ کی گرمی سے جیو مرتے ہوں یا انکو تکلیف پہنچتی ہو وہ بیساکھ یا جلیٹھ کے مہینے میں سُورج کی سخت گرمی کے باعث "وایوکایہ" جیووں میں سے ایک بھی مرنے سے نہ بچ سکے گا۔ پس اُس گرمی سے بھی جیو نہیں مرسکتے اِس لئے تمہارا یہ مسئلہ جھوٹا ہے +

۱۵۳۔ کیونکہ اگر تمہارے تیرتھنکر عالم کامل ہوتے تو ایسی فضول باتیں کیوں کرتے دیکھو دُکھ اُنہیں جیووں کو پہنچتا ہے جن کے من کی حرکت سب اعضاء کے ساتھ قائم ہو۔ اس کا ثبوت

"وایوکایہ" وغیرہ جیووں کو بوجہ حس نہ ہونے کے دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

पञ्चावयवयोगात्सुखसंवित्तिः॥ सांख्य० अ० ५। सू० २७॥

جب پانچوں حواس کا پانچوں محسوسات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ تب ہی جیو کو سُکھ یا دُکھ پہنچتا ہے مثلاً بہرے کو گالی۔ اندھے کے واسطے شکل یا آگے سے سانپ یا شیر وغیرہ خوفناک جیووں کا گزرنا۔ شُونیہ بَہری (جس کی لمس کی حس جاتی رہے اُس) کو چھوٹا "پینس روگ" (زکام وغیرہ) والے کو بُوا در جس کی زبان نہ ہو اُس کو ذایقہ محسوس نہیں ہو سکتا اُن حیوانوں کی بھی اِسی طرح کی حالت ہے +

۱۵۴۔ دیکھو جب انسان کا جیو گہری نیند میں ہوتا ہے تب اُس کو سُکھ یا دُکھ کچھ بھی نہیں پہنچتا کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے مگر اُس وقت بیرونی اعضاء کے ساتھ اُس کا تعلق نہ رہنے کی وجہ سے وہ سُکھ دُکھ نہیں پاسکتا ہے۔

مثلاً انسان کو گہری نیند میں دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

اور جس طرح بید یا آجکل کے "ڈاکٹر" لوگ نشہ کی چیز کھلا یا سونگھا کر بیمار آدمی کے جسم کے اعضاء کو کاٹتے یا چیرتے ہیں۔ اُس وقت اُس کو کچھ بھی دُکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اُسی طرح "وایوکایہ" خواہ دوسرے ستھاور[1] جسم والے جیووں کو کبھی سُکھ یا دُکھ نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح بے ہوش جاندار سُکھ و دُکھ کو محسوس نہیں کرسکتا اسی طرح وہ "وایوکایہ" وغیرہ کے جیو بھی سخت بے ہوشی کی حالت

[1] نباتات یعنی درخت وغیرہ۔ (مترجم)

اور اندر کی ہوا کا باہر کی ہوا کے ساتھ میل نہ ہو تو اُس جگہ آگ جل بھی نہیں سکتی۔ اگر ان باتوں کا تجربہ کرنا چاہو تو کسی فانوس میں چراغ جلا کر سب سوراخ بند کر دیکھو فوراً چراغ بجھ جاوے گا۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے آدمی وغیرہ متنفس باہر کی ہوا کے ملنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اُسی طرح آگ بھی نہیں جل سکتی۔ جب ایک طرف سے آگ کا زور روکا جاوے تو دوسری طرف سے زیادہ زور کے ساتھ نکلے گی۔ اور ہاتھ کی آڑ کرنے سے مونھ پر کم آنچ لگتی ہے۔ لیکن وہ آنچ ہاتھ پر زیادہ لگ رہی ہے۔ اِس لئے تمہاری بات ٹھیک نہیں ہے +

۵۲۱۔ (سوال) اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں کہ جب کسی بڑے آدمی سے چھوٹا آدمی کان میں یا نزدیک ہوکر بات کہتا ہے تو مونھ پر پلاّ یا ہاتھ رکھ لیتا ہے تاکہ مونھ سے تھوک اُڑ کر یا بدبو اُس کو نہ لگے۔ اور جب کوئی کتاب پڑھتا ہے تو ضرور اُس پر تھوک اُڑ کر گرنے سے وہ ناپاک ہو جانے سے بگڑ جاتی ہے۔ اِس لئے مونھ پر پٹی کا باندھنا اچھا ہے

سرگوشی میں ہاتھ یا پلے کی آڑ ہنسا کے خیال سے نہیں کی جاتی۔

(جواب) اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیوں کی حفاظت کے خیال سے مونھ کی پٹی باندھنا فضول ہے اور جب کوئی بڑے آدمی سے بات کرتا ہے۔ تب مونھ پر ہاتھ یا پلاّ اس لئے رکھتا ہے کہ اُس خفیہ بات کو دوسرا کوئی سُن نہ لے۔ کیونکہ جب کوئی شخص علانیہ بات کرتا ہے تو مونھ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتا۔ اس سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عمل خفیہ بات کے لئے کیا جاتا ہے +

دانتن وغیرہ نہ کرنے کے باعث تمہارے مونھ وغیرہ اعضا سے نہایت ہی بدبو نکلتی ہے اور جب تم کسی کے پاس یا کوئی تمہارے پاس بیٹھتا ہوگا تو بدبو کے سوائے کیا آتا ہوگا۔ علےٰ ہٰذا القیاس مونھ کی آڑ کے لئے ہاتھ یا پلاّ دینے کے اور بہت سے مطلب ہیں مثلاً بہت آدمیوں کے سامنے خفیہ بات کرنے میں اگر ہاتھ یا پلا نہ دیا جاوے تو دوسروں کی طرف ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے بات بھی پھیل جاوے گی مگر جب وہ دونوں خلوت میں بات کرتے ہیں تب مونھ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتے کیونکہ اُس جگہ تیسرا کوئی شخص سننے والا نہیں ہے۔ اگر صرف بڑوں پر تھوک نہ گرے تو کیا چھوٹوں پر تھوک گرنا چاہیئے۔ اور اُس تھوک سے بچ بھی نہیں سکتا کیونکہ اگر ہم دور سے بات کریں اور ہماری طرف سے ہوا دوسرے کی طرف جاتی ہو تو لطیف ذرّے ہوا کے ساتھ اُڑ کر اُس کے جسم پر ضرور گریں گے۔ اُس کو عیب گننا بے علمی کی بات ہے +

(معنی) بولنے سے تم پر حرف آتا ہے ⁘

۱۵۰- اور مونھ پر پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ بڑھتی ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر بدبو بھری ہوئی ہے۔ جس قدر ہوا جسم سے نکلتی ہے وہ صریحاً بدبودار ہے۔ اگر اُسے روکا جاوے تو بدبو بھی زیادہ بڑھ جاوے جس طرح کہ بند جائے ضرور زیادہ بدبودار اور کھلا ہوا کم بدبودار ہوتا ہے۔ اُسی طرح مونھ پر پٹی باندھنے۔ دانتوں کو صاف نہ کرنے۔ مونھ نہ دھونے اور سنان نہ کرنے اور کپڑے نہ دھونے سے تمہارے جسم سے زیادہ بدبو پیدا ہوگی پس دنیا میں بہت بیماری پھیلانے سے تم جیووں کو جس قدر تکلیف پہنچانے ہو اتنا ہی زیادہ پاپ تم کو ہوتا ہے۔ مثلاً میلہ وغیرہ میں زیادہ بدبو ہونے کے باعث "وِسُو چِکا" یعنی ہیضہ وغیرہ بہت قسم کے مرض پیدا ہو کر جیووں کو دُکھ پہنچاتے ہیں اور کم بدبو ہونے سے بیماری بھی کم ہونے کی وجہ سے جیووں کو بہت تکلیف نہیں پہنچتی اس لئے تم زیادہ بدبو بڑھانے کے باعث زیادہ قصوروار ہو۔ اور جو مونھ پر پٹی نہیں باندھتے۔ دانت صاف کرتے۔ مونھ دھوتے۔ سنان کرتے اور مکان اور کپڑوں کو صاف رکھتے ہیں وہ تم سے بہت اچھے ہیں ⁘

اور بدبو بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جس طرح چانڈالوں کی بدبو کے قریب رہنے والوں سے دور رہنے والے بہت اچھے ہیں۔ اور جس طرح بدبو کے قرب کی وجہ سے چانڈالوں کی عقل صاف نہیں ہوتی اُسی طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی عقل بھی نہیں بڑھتی۔ جس طرح بیماری کی زیادتی اور عقل کے کم ہونے سے دھرم کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے اُسی طرح تمہاری اور تمہارے بدبودار ساتھیوں کی بھی حالت ہوتی ہوگی ⁘

۱۵۱- (سوال) جس طرح بند مکان میں جلائی ہوئی آگ کا شعلہ باہر نکلکر باہر کے جیووں کو دُکھ نہیں پہنچا سکتا اُسی طرح ہم مونھ پر پٹی باندھنے اور ہوا کو روکنے کے باعث باہر کے جیووں کو کم دُکھ پہنچانے والے ہیں۔ مونھ پر پٹی باندھنے سے باہر کی ہوا کے جیووں کو تکلیف نہیں پہنچتی مثلاً سامنے آگ جلتی ہو اُس کے آگے ہاتھ کی آڑ دی جاوے تو (آنچ) کم لگتی ہے۔ پس بوجہ اِس کے کہ ہوا کے جیو جسم والے ہیں اُنکو تکلیف ضرور پہنچتی ہے ⁘

پٹی سے حرارت رکتی نہیں بلکہ دگنا زور کرتی ہے۔

(جواب) تمہاری یہ بات لڑکپن کی ہے۔ اوّل تو دیکھو کہ جہاں سوراخ نہ ہو

ذرا بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب موئنھ کی ہوا سے جیووں کو تکلیف پہنچتی ہے تو چلنے۔ پھرنے۔ بیٹھنے۔ ہاتھ اُٹھانے اور آنکھ وغیرہ کے چلانے میں بھی تکلیف ضرور پہنچتی ہوگی۔ اِس لئے تم بھی جیووں کو تکلیف پہنچانے سے بری نہیں ہو سکتے +

۹۴ا۔ (سوال) ہاں۔ جہانتک بن سکے وہاں تک جیووں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور جہاں ہم نہیں بچا سکتے وہاں لاچار ہیں۔ کیونکہ ہوا وغیرہ سب چیزوں میں جیو بھرے ہوئے ہیں اگر ہم موئنھ پر کپڑا نہ باندھیں تو بہت جیو مریں گے۔ کپڑا باندھنے سے کم مرتے ہیں۔

پٹی باندھنے سے بچاؤ ہونے کے بجائے جیو دُگنے مرتے ہیں۔

(جواب) تمہارا یہ قول بھی خالی از دلیل ہے کیونکہ کپڑا باندھنے سے جیووں کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے جب کوئی موئنھ پر کپڑا باندھے تو اُس کے موئنھ کی ہوا رُک کر نیچے یا ایک طرف کو۔ اور خاموشی کی حالت میں ناک کے ذریعہ سے اکٹھی ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ اُس سے گرمی زیادہ ہونے کے باعث تمہارے اعتقاد کے بموجب جیووں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہوگی۔

دیکھو جس طرح گھر یا کوٹھڑی کے سب دروازے بند کئے جاویں یا پردے ڈالدئے جاویں تو اُس میں زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ کھُلا رہنے سے اِس قدر نہیں ہوتی اِسی طرح موئنھ پر کپڑا باندھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور کھُلا رکھنے سے کم۔ پس تم اپنے اعتقاد کے بموجب جیووں کو زیادہ دُکھ دینے والے ہو۔ اور جب موئنھ بند کیا جاتا ہے تو ناک کے سوراخوں کے ذریعہ سے ہوا رُکی ہوئی جمع ہو کر زور سے نکلتی ہے پس وہ جیووں کو زیادہ دھکا دیتی اور تکلیف پہنچاتی ہوگی۔

دیکھو! جس طرح کوئی آدمی آگ کو موئنھ سے اور کوئی نال سے پھونکتا ہے تو موئنھ کی ہوا پھیلنے کی وجہ سے تھوڑے زور کے ساتھ اور نال کی ہوا اکٹھا ہونے کی وجہ سے زیادہ زور کے ساتھ آگ پر لگتی ہے۔ اُسی طرح موئنھ پر پٹی باندھنے سے ہوا رُک کر ناک کے ذریعہ سے بہنایت زور کے ساتھ نکل کر جیووں کو زیادہ دُکھ پہنچاتی ہے۔ اسی وجہ سے موئنھ پر پٹی باندھنے والوں کی نسبت نہ باندھنے والے دھرماتما ہیں +

اور موئنھ پر پٹی باندھنے سے حسب قاعدہ مقررہ حروف کا تلفظ اپنی اپنی مخرج اور حرکت کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ نرا نو ناسک (غیر غنہ) حروف کو "انونا سک"

۱۴۶۔ جینی لوگوں کا "کیش لُنچن" (بال اُکھاڑنا) سب جگہ مشہور ہے۔ اور پانچ مُٹھی اُکھاڑنا وغیرہ بھی لکھا ہے۔

جینی سادھوؤں کا اپنے بال اُکھاڑنا اور اُس پر اعتراض

وویک سار صفحہ ۲۱۶ میں لکھا ہے کہ پانچ مُٹھی نوچ کر "چارتر" اختیار کیا یعنی پانچ مُٹھی سر کے بال اُکھاڑ کر سادھو بنا۔

کلپ سوتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۸۔ "کیش لُنچن" کرے اور گائے کے بالوں کے برابر رکھے +

محقق۔ جین لوگو! اب کہیئے۔ تمہارا دیا دھرم کہاں رہا۔ کیا یہ ہنسا (نہیں) یعنی چاہے اپنے ہاتھ سے اُکھاڑے۔ چاہے اُس کا گُرو اُکھاڑے۔ یا کوئی دیگر شخص۔ لیکن اُس جیو کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی جیو کو تکلیف پہنچانا ہی ہنسا کہلاتی ہے +

۱۴۷۔ وویک سار صفحہ۔ سمت ۱۷۳۳ کے سال میں۔ شویتامبروں میں سے ڈھونڈھیئے اور ڈھونڈھیوں میں سے تیرہ پنتھی وغیرہ ڈھونگی (ریا و ٹی فرقے) نکلے ہیں۔ ڈھونڈھیئے لوگ

ڈھونڈھیئے اور اُن کی تقسیم در تقسیم

پتھر وغیرہ کی مُورتی کو نہیں مانتے اور سوائے کھانا کھانے اور سنان کرنے کے وقت کے وہ ہمیشہ مونھ پر پٹّی باندھے رہتے ہیں۔ اور جتی وغیرہ بھی جب کتاب سُناتے ہیں تب مونھ پر پٹّی باندھتے ہیں۔ اور کسی وقت نہیں +

۱۴۸۔ (سوال) مونھ پر پٹّی ضرور باندھنی چاہیئے کیونکہ "وایو کایہ" یعنی جو سوکشم شریر (لطیف جسم) والے جیو ہوا میں رہتے ہیں وہ مُونھ کے بھاپ کی گرمی سے مر جاتے ہیں اور اُس کا پاپ مونھ پر پٹّی نہ باندھنے والے کو ہوتا ہے۔ اِس لئے ہم لوگ مونھ پر پٹّی باندھنا اچھا سمجھتے ہیں +

مونھ پر پٹّی باندھنے کی بیہودگی۔

(جواب) یہ بات علم اور پرتکش وغیرہ دلائل کے رو سے درست نہیں ہے۔ کیونکہ جیو اجر اور امر (بُڑھا نہ ہونے والے اور نہ مرنے والے) ہیں۔ پس وہ مونھ کی بھاپ سے کبھی مر نہیں سکتے اُنکو تم بھی "اجر" "امر" مانتے ہو +

(سوال) جیو تو نہیں مرتا۔ لیکن چونکہ مونھ کی گرم ہوا سے اُن کو دُکھ پہنچتا ہے اُس دُکھ پہنچانے والے کو پاپ ہوتا ہے۔ اس لئے مونھ پر پٹّی باندھنا اچھا ہے +

(جواب) یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ تکلیف پہنچانے کے بغیر کسی جیو کا

اب ان کے سادھوؤں کی علامتیں لکھتے ہیں

सरजोहरणभैक्ष्यभुजो लुञ्चितमूर्द्धजाः ।
श्वेताम्बराः क्षमाशीला निःसंगा जैनसाधवः ॥ १ ॥
लुञ्चिता पिच्छिका हस्ता पाणिपात्रादिगम्बराः ।
ऊर्ध्वासिनो गृहे दातुर्द्वितीयाः स्युर्जिनर्षयः ॥ २ ॥
भुङ्क्ते न केवलं न स्त्रीमोक्षमेति दिगम्बरः ।
प्राहुरेषामयं भेदो महान् श्वेताम्बरैः सह ॥ ३ ॥

شوتیامبر سادھوؤں کے لکشن

۱۴۲- جن دت سوری نے جینیوں کے سادھوؤں کے لکشن (علامتیں) بیان کرنے کی غرض سے یہ شلوک کہے ہیں "سرجوہرن" یعنی چنوری رکھنا - بھیک مانگ کر کھانا - سر کے بال نوچ ڈالنا - سفید کپڑے پہننا - کھشما والا (صاحب عفو) رہنا - کسی کی سنگت نہ کرنا - جینیوں کے شوتیامبر جن کو یتی کہتے ہیں وہ اس قسم کی علامتوں والے ہوتے ہیں +

دِگمبر سادھو

۱۴۳- دوسرے دِگمبر یعنی کپڑے نہ پہننا - سر کے بال اکھاڑ ڈالنا - پچھیکا یعنی جھاڑو دینے کا ایک اُونی آلہ بغل میں رکھنا - جو کوئی بھکشا دیوے تو ہاتھ میں لے کر کھا لینا - یہ دوسرے قسم کے سادھو یعنی دِگمبر ہوتے ہیں +

جن رشی سادھو

۱۴۴- اور بھکشا دینے والا گرہستی جب کھانا کھا چکے اُس کے بعد جو کھانا کھاویں وہ "جن رشی" یعنی تیسرے قسم کے سادھو ہوتے ہیں +

دگمبروں و شوتیامبروں میں اختلاف۔

۱۴۵- دگمبروں کا شوتیامبروں سے صرف اتنا فرق ہے کہ دگمبر لوگ عورت کا مُکتی پانا نہیں مانتے اور شوتیامبر مانتے ہیں + غرضیکہ ایسی باتوں سے مُکتی کو حاصل کرتے ہیں - یہ ان کے سادھوؤں کی قسمیں ہیں +

کے ذریعہ سے اِس جگہ میرا آنا سُن کر نمسکار کر کے اپنی فوق العادت طاقت دکھلا کر واپس گیا۔

محقق ایسی ایسی خلاف علم۔ ناممکن اور جھوٹی بات کے کہنے والے مہاویر کو افضل ماننا سخت غلطی ہے +

۱۳۷۔ شرادھ دِن کرتیہ صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے کہ سادھو مُردہ کے کپڑے لے لیویں۔

جینیوں کے کفن کھسوٹ سادھو

محقق۔ دیکھیئے۔ اِن کے سادھو کبھی مہابرہمن کے مانند ہو گئے۔ کپڑے تو سادھو لے لیویں لیکن مُردہ کا زیور کون لیوے گا۔ اُسے بوجہ زیادہ قیمتی ہونے کے اپنے گھر میں رکھ لیتے ہوں گے تو پھر آپ کون ہوئے +

۱۳۸۔ رتن سار صفحہ ۱۰۵۔ پھونکنے۔ کوٹنے۔ پیسنے۔ اور کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ ہوتا ہے +

جینی آٹا پیسنے۔ کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ سمجھتے ہیں

محقق۔ اب اِن کی بے علمی دیکھیئے۔ بھلا اگر یہ کام نہ کئے جاویں تو انسان وغیرہ متنفس کس طرح زندہ رہ سکیں۔ اور جینی لوگ بھی دُکھی ہو کر مر جاویں +

۱۳۹۔ رتن سار صفحہ ۱۰۴۔ باغیچہ لگانے سے مالی کو ایک لاکھ پاپ لگتا ہے۔

باغیچہ لگانا پاپ

محقق اگر مالی کو لاکھ پاپ لگتا ہے تو پتے۔ پھل۔ پھول۔ سایہ سے بہت سے جیو سُکھ پاتے ہیں۔ پس کروڑوں گنا پُن بھی ضرور ہوتا ہے اِس پر ذرا بھی غور نہ کیا یہ کتنا اندھیر ہے +

۱۴۰۔ تتو وویک صفحہ ۲۰۲۔ ایک دِن لبدھی نامی سادھو بھول کر بیسوا کے گھر میں چلا گیا اور دھرم کے نام پر بھیک مانگی بیسوا نے جواب دیا کہ اِس جگہ دھرم کا کام نہیں۔ بلکہ دولت کا کام ہے۔ تو اُسی لبدھی سادھو نے ساڑھے بارہ لاکھ اشرفی اُس کے گھر میں برسا دی +

بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک

محقق اِس بات کو سوائے بے عقل آدمی کے کون مانے گا +

۱۴۱۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۶۷ میں لکھا ہے کہ ایک پتھر کی مُورتی گھوڑے پر سوار ہے۔ جہاں اُس کو یاد کیا جاوے وہیں حاضر ہو کر حفاظت کرتی ہے +

گھڑ چڑھی محافظ دیوی

محقق۔ کہو۔ جینی جی! آجکل چوری۔ ڈاکہ وغیرہ اور دشمن سے تمہارے یہاں خوف تو ہوتا ہی ہے۔ تو تم اس کو یاد کر کے اپنی حفاظت کیوں نہیں کرا لیتے۔ کیوں جابجا پولیس وغیرہ کچہریوں میں مارے مارے پھرتے ہو +

سچ یوں ہے کہ دیدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے بغیر یہ لوگ مکتی کی ماہیت کو نہیں جان سکتے +

اب اِنکی تھوڑی سی اَور ناممکن باتیں سُنو

۱۳۴- وویک سار صفحہ ۸۰- مہاویر کو پیدا ہونے کے وقت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کلسوں سے سنان کرایا-

جینیوں کے مبالغہ اور ناممکنات کے چند اور نمونے

وویک سار صفحہ ۱۳۶- وشارن راجا مہاویر کے درشن کرنے کے لئے گیا- وہاں کچھ تکبر کیا اُس کے ہٹانے کے لئے وہاں ۱۶۷۷۷۲۱۶۰۰۰ اِندر ۱۳۳۷۰۵۷۲۸۰۰۰۰۰۰۰۰ اِندرانیاں وہاں آئی تھیں- راجا دیکھکر حیران ہوگیا +

محقق اب غور کرنا چاہیئے کہ اِندر اور اِندرانیوں کے کھڑے ہونے کے واسطے ایسے ایسے کتنے ہی کرۂ زمین چاہئیں +

۱۳۵- شرادھ دن کرت آتم ننداں بھاونا کے صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے کہ باوڑی- کنواں اور تالاب نہ بنوانا چاہیئے-

جینی تالاب کنواں وغیرہ بنانا پاپ سمجھتے ہیں-

محقق بھلا اگر سب آدمی جین مذہب میں آجاویں اور کنواں تالاب باوڑی وغیرہ کوئی بھی نہ بنواوے تو لوگ پانی کہاں سے پیویں گے +

سوال تالاب وغیرہ کے بنوانے سے جیو پڑ جاتے ہیں اس لئے اُنکے بنوانے والے کو پاپ لگتا ہے- پس ہم جینی لوگ اُس کام کو نہیں کرتے -

جواب تمہاری عقل کیوں جاتی رہی- کیونکہ جس طرح ادنےٰ ادنےٰ جیووں کے مرنے سے پاپ گنتے ہو تو بڑے بڑے گائے وغیرہ جانور اور انسان وغیرہ متنفسوں کے پانی پینے وغیرہ سے جو بڑا پُن ہوگا اُس کو کیوں نہیں گنتے +

۱۳۶- تتو وویک صفحہ ۱۹۶- اس شہر میں ایک جوہری سیٹھ مبینہ نند نے باوڑی بنائی- اسو جہ سے دھرم بھرشٹ ہوکر اُس کو سولہ مہا روگ (مرض عظیم) ہوئے- اور مرنے کے بعد وہ اُس باوڑی میں مینڈک بنا- مہاویر کے درشن کرنے سے اُس کو اپنی ذات یاد آگئی- مہاویر کہتے ہیں کہ میرا آنا سُنا اور مجھکو پہلے جنم کا دھرم آچاریہ (گرو) جان کر نمسکار کرنے کی غرض سے آنے لگا- رستہ میں شرینک کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے آکر مرگیا اور شبھ دھیان کرنے سے دُردُرانگ نامی اعلےٰ درجہ کا دیوتا بنا- اَور اودھی گیان (انتہائے علم)

باوڑی بنانے کی سزا کی مثال

محقق۔ یہاں غور کرنا چاہیئے کہ جس طرح شیوؤں۔ ویشنوؤں وغیرہ کے تیرتھ اور کشیتر بشکل تری اور خشکی جڑ چیزیں ہیں اسی طرح جینیوں کے بھی ہیں۔ ان میں سے ایک کی مذمت اور دوسرے کی تعریف کرنا جہالت کا کام ہے۔

جینیوں کی مکتی کا بیان

جینیوں کی مکتی۔ اور اس کا مع مبالغہ بیان و تعریف

۱۳۳ - رتن سار صفحہ ۲۳۔ مہاویر تیرتھنکر گوتم جی کو کہتے ہیں کہ عالم بالا میں ایک مقام سِدھ شِلا ہے۔ سُرگ پوری کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن لمبی ہے اور اتنی ہی پولی (مجوف یا جسیم) ہے۔ اور آٹھ یوجن موٹی ہے۔ جس طرح موتی کا سفید ہار یا گائے کا دودھ ہوتا ہے اس سے بھی اُجلی ہے۔ سونے کی طرح دمکتی ہوئی اور بلور سے بھی شفاف۔ وہ سِدھ شِلا چودھویں لوک کی چوٹی پر ہے۔ اور اس سِدھ شِلا کے اوپر شِو پور کا مقام ہے اس میں بھی مُکت آدمی معلق رہتے ہیں۔ اس جگہ جنم لینے اور مرنے کا کوئی بھی دُکھ (دوش) نہیں ہے۔ اور آنند کرتے رہتے ہیں دوبارہ جنم نہیں لیتے اور نہ مرتے ہیں۔ سب کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ یہ جینیوں کی مکتی ہے۔

محقق۔ غور کرنا چاہیئے کہ جس طرح دیگر مذاہب میں سے پورانکوں میں وئی کُنٹھ۔ کیلاش گولوک شری پور وغیرہ عیسائیوں کے بموجب چوتھے اور مسلمانوں کے مذہب کے بموجب ساتویں آسمان پر مکتی کا مقام لکھا ہے۔ ویسی ہی جینیوں کی سِدھ شِلا اور شو پور بھی ہے۔ کیونکہ جس کو جینی لوگ اونچا مانتے ہیں نیچے والوں یعنی جو ہم سے کُرۂ زمین کے نیچے رہتے ہیں اُن کے مقابلہ میں وہی نیچا ہے اونچا نیچا بجائے خود کوئی شئے نہیں جس کو آریہ ورت کے جینی لوگ اونچا مانتے ہیں اسی کو امریکہ والے نیچا مانتے ہیں۔ اور جس کو آریہ ورت والے نیچا مانتے ہیں اسی کو امریکہ والے اونچا مانتے ہیں۔ چاہے وہ شِلا پنتالیس لاکھ سے دو چند یعنی نوے لاکھ کوس بھی ہوتی۔ تو بھی وہ مُکت بندھن میں ہیں۔ کیونکہ اس شِلا یا شِو پور کے باہر نکلنے سے اُن کی مکتی چھوٹ جاتی ہوگی۔ اور ہمیشہ اسی میں رہنے کی خواہش اور باہر جانے سے سرنہ بھی ہوتا ہوگا۔ جس جگہ رکاوٹ۔ خواہش اور رنج ہے۔ اُس کو مکتی کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ مکتی اسی طرح ماننی ٹھیک ہے۔ جس طرح ہم نویں سملاس میں بیان کر چکے ہیں۔ اور یہ جینیوں کی مکتی بھی ایک قسم کا بندھن ہے۔ جینی لوگ مکتی کے بارہ میں بھی غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔

سے بداعمال سادھو بھی مکتی پاگئے۔

جینیوں کے حساب میں کرشن جی وغیرہ سب نرک کو گئے۔

۱۳۱۔ اور وویک سار صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے کہ شری کرشن تیسرے نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۴۵ میں لکھا ہے کہ دھنتری نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۴۸ ۔ کتنے جوگی ۔ جنگم ۔ قاضی ۔ مُلاں ۔ اگیان کے باعث تپ کی تکلیف اٹھا کر بھی بُری گتی کو پاتے ہیں۔

رتن سار صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے۔ کہ نَو واسدیو یعنی ترپرشٹھ واسدیو۔ دوی پرشٹھ واسدیو۔ سویمبھو واسدیو۔ پرشوتم واسدیو۔ سنگھ پرش واسدیو۔ پرش پنڈریک واسدیو۔ دت واسدیو۔ لکشمن واسدیو۔ اور شری کرشن واسدیو۔ یہ سب گیارھویں۔ بارھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں۔ اٹھارھویں۔ بیسویں اور بائیسویں تیرتھنکروں کے وقت نرک کو گئے اور نَو پرتی واسدیو یعنی اشوگریو پرتی واسدیو۔ تارک پرتی واسدیو۔ مودک پرتی واسدیو۔ مدھو پرتی واسدیو۔ نشمبھ پرتی واسدیو۔ بلی پرتی واسدیو۔ پرہلاد پرتی واسدیو۔ راون پرتی واسدیو۔ اور جراسندھ پرتی واسدیو بھی سب نرک کو گئے۔

اور کلپ بھاشیہ میں لکھا ہے کہ رشبھ دیو سے لے کر مہابیر تک چوبیس تیرتھنکر سب مکتی کو پہنچے۔

محقق۔ بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے کہ اِن کے سادھو۔ گرہستی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسواگامی (رنڈی باز) اور پراستری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے۔ اور شری کرشن وغیرہ بڑے دھارمک مہاتما سب نرک کو گئے یہ کتنی بڑی بُری بات ہے۔ دراصل اگر غور سے دیکھیں تو اچھے آدمی کے لئے جینیوں کی صحبت یا اُن کو دیکھنا ہی بُرا ہے۔ کیونکہ اگر اُن کی صحبت میں رہیں تو ایسی ایسی جھوٹی باتیں اُن کے دل میں بھی قائم ہو جاوینگی۔ کیونکہ ایسے سخت ہٹھ کرنے والے اور ضدی آدمیوں کی صحبت سے سوائے برائیوں کے اور کچھ بھی پلّے نہیں پڑے گا۔ البتہ جینیوں میں جو اچھے لوگ[1] ہیں اُن کے ساتھ ست سنگ وغیرہ کرنے میں کچھ بھی عیب نہیں

جینیوں کا فتویٰ تیرتھوں کی نسبت۔

۱۳۲۔ وویک سار کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ (اعلیٰ مدعا) حاصل نہیں ہوتا۔ اور اپنے گرنار۔ پالی ٹانہ اور آبو وغیرہ تیرتھ کشیتر مکتی تک کے دینے والے ہیں

[1] جو نیک آدمی ہوگا وہ جین مت میں کبھی نہ رہیگا۔ خاندان کے تعلق سے جینی کہلاتا ہے وہ دوسری بات ہے + (مترجم)

(۵) { جین مت کے جتنے سادھو اس لوک میں ہیں ان سب کو نمسکار ہے۔

اگرچہ منتر میں جین کا لفظ نہیں آیا تاہم جینیوں کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے کہ سوائے جین مت کے اور کسی کو نمسکار نہ کرنا۔ اس لئے یہی معنی درست ہیں۔

لکڑی پتھر کی مورتی کو پوجنے کا پھل

۱۲۷۔ تتو وویک صفحہ ۱۲۹۔ جو آدمی لکڑی اور پتھر کو دیوتا یقین کر کے پوجا کرتا ہے وہ اچھے نتیجوں کو حاصل کرتا ہے۔

محقق۔ اگر ایسا ہو تو درشن کرنے سے سب لوگ سکھ کے نتیجہ کو کیوں نہیں پاتے۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۰۔

پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کا پھل

۱۲۸۔ پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کرنے سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ کلپ بھاشیہ کے صفحہ ۱۵۱ میں لکھا ہے کہ سوا لاکھ مندروں کی مرمت کی۔ علیٰ ہذالقیاس مورتی پوجا کے بارے میں ان کی بہت سی تحریریں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مورتی پوجا کا اصلی بانی مبانی جین مذہب ہے۔

بھی سادھو بدچلنی کر کے بھی سورگ میں چلے جاتے ہیں۔

۱۲۹۔ اب ان جینیوں کے سادھوؤں کی لیلاد یکھئے

وویک سار صفحہ ۲۲۸۔ جین مذہب کا ایک سادھو مسمات کوشا بیسوا سے مباشرت کر کے بعد ازاں تارک ہو کر سورگ کو گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۰۔ ارنک منی نیک چلنی سے گرا اور کئی سالوں تک دت سیٹھ کے گھر میں شہوت پرستی کرتا رہا اور بعد ازاں دیولوک کو گیا۔

شری کرشن کے بیٹے ڈھنڈن منی کو سیا لیا اٹھا لے گیا اور پھر دیوتا ہوا۔

جینیوں کے ہاں سادھوؤں کی بیجا تعظیم۔

۱۳۰۔ وویک سار صفحہ ۱۵۶۔ جین مذہب کا سادھو لنگ دھاری یعنی محض بھیس ہی رکھتا ہو تو بھی شراوک لوگ اس کی تعظیم کریں۔ سادھو خواہ نیک چلن ہوں خواہ بدچلن ہوں سب پوجا کرنے کے لائق ہیں۔

وویک سار صفحہ ۱۶۸۔ جین مذہب کا سادھو چلن سے گرا ہوا ہو تو بھی دوسرے مذہب کے سادھوؤں سے افضل ہے۔

وویک سار صفحہ ۱۷۱۔ اگر شراوک لوگ جین مذہب کے سادھوؤں کو چلن سے گرا ہوا۔ اور بدچلن دیکھیں تو بھی انہیں ان کی خدمت کرنی چاہیئے۔

وویک سار صفحہ ۲۱۶۔ ایک چور نے پانچ مٹھی بال نوچ کر "چارتر" اختیار کیا۔ سخت تکلیف اٹھائی۔ اور پچھتایا اور چھٹے مہینے میں کیول گیان (خالص علم) حاصل کر کے سدھ ہو گیا۔

محقق۔ اب ان کے سادھوؤں اور گرہستیوں کی لیلا دیکھئے۔ ان کے مذہب میں بہت

ताणं अन्नत्तु नो अत्थि। जीवाणं भव सायरे।
वुड्डुं ताणं इमं मुत्तुं। न मुक्कारं सुपोययम्॥ ११॥
कव्वं। अणेगजम्मं तरसंचिआणं।दुहाणंसारीरि माणुसाणु
साणं कत्तोय भव्वाणभविअनासो न जावपत्तो नवकारमन्तो
॥ १२॥

یہ جو منتر ہے وہ پاک اور افضل ہے۔ دھیان کرنے کے لائق چیزوں میں یہہ نہایت اعلےٰ دھیان کرنے کی چیز ہے۔ تتوں میں اعلیٰ تتو ہے۔ "نوکار" منتر دُکھوں سے تنگ آئے ہوئے دُنیوی لوگوں کے لئے ایسا ہے کہ جیسے سمندر کے پار اُتارنے کے لئے جہاز ہوتا ہے۔
یہ "جو نوکار" کا منتر ہے وہ جہاز کی مانند ہے۔ جو اُس کو چھوڑ دیتے ہیں سو وہ دنیا کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں اور جو اُس کو قبول کرتے ہیں وہ دُکھوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ جیووں کو دُکھوں سے الگ رکھنے والا۔ سب پاپوں کو دور کرنے والا۔ مکتی کا دینے والا سوائے اِس منتر کے اور کوئی نہیں۔ ॥
دنیاوی جیووں کو بہت سے جنموں میں پیدا ہوئے جسمانی دُکھوں یعنی دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا یہی ہے۔ جب تک نوکار منتر نہیں ملا تب تک جیو دنیا کے سمندر سے پار نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلب سُوتر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور آگ وغیرہ آٹھ سخت خوفوں میں سوائے "نوکار" منتر کے اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ جس طرح بیش بہا گوہر و دیہ ورتیہ منی حاصل ہو جاوے۔ یا دشمن سے خوف کے وقت دغا نہ دینے والا ہتھیار مل جاوے اِسی طرح "شرُت کیولی" [منتر سکھلانے والے گورو] کے ملنے کو سمجھنا چاہئے۔
بارہ انگوں میں سے نوکار کا منتر مخفی راز ہے۔

جینیوں کے گورو منتر کے معنی ۱۲۶۔ اِس منتر کے معنی یہ ہیں۔ (۱) [नमो ऽरिहन्ताणम]

(۲) [नमो सिद्धाणम्] : سب تیرتھنکروں کو نمسکار ہے۔

(۳) [नमो आयरियाणम्] (۲) جین مت کے سب سدھوں کو نمسکار ہے۔

(۴) "नमो उवज्झायाणम्" (۳) جین مت کے سب آچاریوں کو نمسکار ہے۔

(۵) "नमो लोयसव्वसाहूणम्" (۴) جین مت کے سب اُپادھیائیوں کو نمسکار۔

کیوں تیاگی نہیں۔ اور اگر شانت کہو تو سب جڑ اشیا بوجہ بے حرکت ہونے کے شانت (قرار یافتہ) ہیں پس سب تیرتھنکروں کی مورتی پُوجا بیہودہ ہے۔

مورتی کا فرضی اثر

۱۲۴۔ سوال۔ ہماری مورتیاں کپڑا۔ زیور وغیرہ نہیں پہنتیں اسلئے اچھی ہیں۔

جواب۔ مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانوں کی سی کارروائی ہے۔

سوال۔ جس طرح عورت کی تصویر یا مورتی کے دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ اسیطرح سادھو اور یوگیوں کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک اوصاف حاصل ہوتے ہیں۔

جواب۔ اگر پتھر کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک نتیجہ مانتے ہو تو اُس کے جڑ ہونے وغیرہ کے اوصاف بھی تمہارے اندر آ جاویں گے۔ جب عقل پتھرا جائے گی تو بالکل نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ دوسرے جو اعلیٰ درجہ کے صاحب علم ہیں اُن کی صحبت اور خدمت کے چھوٹ جانے سے جہالت بھی زیادہ ہوگی۔ اور جو جو عیب گیارھویں سملاس میں لکھ چکے ہیں وہ سب پتھر وغیرہ کی مورتی پوجا کرنے والے کو لگتے ہیں۔ اِس لئے جس طرح مورتی پُوجا میں جینیوں نے جھوٹا شور مچایا ہے اُسی طرح اُن کے منتروں میں بھی بہت سی ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اُن کا منتر یہ ہے جو رتن سار صفحہ ۱ میں لکھا ہے۔

नमो अरिहंन्ताणं नमो सिद्धाणं नमो आयरियाणं नमो उवज्झायाणं नमो लोए सव्वसाहूणं एसो पञ्च नमुक्कारो सव्व पावप्पणासणो मङ्गलाचरणं च सव्वे सिपढमं हवइ मङ्गलम् ॥ १ ।

جینیوں کا گورو منتر اور اس کا مہاتم۔

۱۲۵۔ اِس منتر کا بڑا مہاتم (عظمت) لکھا ہے۔ یہ سب جینیوں کا گورو منتر ہے۔ اِس کا ایسا مہاتم بیان کیا ہے کہ تنتر۔ پوران اور بھاٹوں کی باتوں کو بھی مات کر دیا چنانچہ۔ شرادھ دن کرت صفحہ ۔ پر لکھا ہے کہ۔

नमुक्कार तउपढे ॥ ६ ॥

जउकव्वं । मन्ताणमन्तो परमोइमुत्तिधेयाणधेयंपरमंइमुत्ति तत्ताणतत्त परमं पवित्त संसारसत्ताणदुहाहयाणं ॥ १० ॥

یہ شلوک لکھا ہے۔

जलचन्दनधूपनैरथ दीपाद्यतकैर्नैवेद्यवस्त्रैः।
उपचारवरैर्जिनेन्द्रान् रुचिरैरद्य यजामहे॥

ہم جل۔ چندن۔ چاول۔ پھول۔ دھوپ۔ دیپ۔ "نئی ویدیہ" (میوہ) وستر (کپڑے) اور عمدہ عمدہ سامگری سے "جن اِندر" یعنی تیرتھنکروں کی پوجا کریں۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ مورتی پوجا جینیوں سے چلی ہے۔

مورتی پوجا کے دیگر فوائد جینیوں کے بموجب

۱۲۲۔ وِویک سار کا صفحہ ۲۱۔ جینیوں کے مندر میں "موہ نہیں آتا اور دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا ہے۔

وویک سار صفحہ ۵۱-۵۲۔ مورتی پوجا سے مُکتی ہوتی ہے۔ اور جینیوں کے مندر میں جانے سے اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص جل (پانی)۔ چندن وغیرہ سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے وہ نرک سے چھوٹ کر سورگ کو جاوے گا۔

وویک سار صفحہ ۵۵۔ جینی مندر میں رشبھ دیو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنے سے دھرم ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔

وِویک سار صفحہ ۶۱۔ "جن" کی مورتیوں کی پوجا کرے تو تمام جہان کے دکھ چھوٹ جاویں۔

محقق۔ اب دیکھو ان کی ناممکن اور بے علمی کی باتیں۔ اگر اس طرح پاپ وغیرہ بُرے کام چھوٹ جاویں "موہ" نہ آوے۔ دنیا کے سمندر سے پار اُتر جاویں۔ نیک اوصاف پیدا ہو جاویں نرک کو چھوڑ سورگ میں چلے جاویں۔ دھرم ارتھ کام موکش کو حاصل کر لیں اور سب دُکھ چھوٹ جاتے ہوں تو سب جینی لوگ سُکھی اور تمام نعمتوں کے حاصل کرنے والے کیوں نہیں ہوتے اس وویک سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ جنہوں نے "جن" کی مورتی کو ستھاپن کیا ہے۔ انہوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی روزی قائم کی ہے۔

شِو وغیرہ کی مورتی پُوجنے کا نتیجہ جینی نرک بتلاتے ہیں

۱۲۳۔ وویک سار صفحہ ۲۲۵۔ رشِو۔ وِشنو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنا بہت بُرا ہے۔ یعنی نرک کا ذریعہ ہے۔

محقق۔ بھلا جب شِو وغیرہ کی مورتیاں نرک کا ذریعہ ہیں تو کیا جینیوں کی مورتیاں ویسی نہیں اگر کہیں کہ ہماری مورتیاں تو تیاگی (تارک) شانت (قرار یافتہ)۔ اور فیض بخش ہیں۔ اس لئے اچھی ہیں۔ اور شِو وغیرہ کی مورتیاں ویسی نہیں ہیں اس لئے بُری ہیں۔ تو اِن کو کہنا چاہئے کہ تمہاری مورتیاں تو لاکھوں روپیہ کے مندر میں رہتی ہیں اور چندن کیسر وغیرہ چڑھتا ہے۔ پھر کس طرح تیاگی ہیں۔ اور شِو وغیرہ کی مورتیاں تو سایہ کے بغیر بھی رہتی ہیں وہ

اور اسی کتاب میں آگے چل کر بہت سے طریقے لکھے ہیں۔ مثلاً شام کا کھانا کھانے کے وقت "دجن بمب" یعنی تیرتھنکروں کی مورتی پوجا کرنا اور دوار پوجا کرنا اور دوار پوجا میں بڑے بڑے بکھیڑے ہیں۔ مندر بنانے کے قواعد (لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ) پورانے مندروں کے بنانے اور مرمت کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ مندر میں اِس طرح جا کر بیٹھے۔ بڑے اعتقاد اور محبت سے پوجا کرے۔ "नमो जिनेन्द्रेभ्य:"

وغیرہ منتروں سے (مورتی کو) سنان وغیرہ کرائیں اور

"जल चन्दन पुष्प धूप दीपनै:"

وغیرہ سے خوشبو وغیرہ چڑھا دیں۔

| مورتی پوجا کا پھل (۱) راجا نہیں ہو سکتا |

۱۲۰ - رتن سار بھاگ کتاب کے بارھویں صفحہ پر مورتی پوجا کا پھل یہ لکھا ہے۔ کہ پوجاری کو راجا یا پرجا کوئی بھی نہ روک سکے۔

محقق - یہ سب بناوٹی باتیں ہیں۔ کیونکہ راجا لوگ بہت سے جین پوجاریوں کو روک سکتے ہیں۔

| (۲) بیماری وغیرہ سے چھوٹنا اور حکومت کا ملنا |

رتن سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ مورتی پوجا سے بیماری۔ درد اور بڑے بڑے عیب چھوٹ جاتے ہیں۔ کسی ایک شخص نے پانچ کوڑی کا پھول چڑھایا۔ اُسے اٹھارہ ملکوں کی حکومت ملی اُس کا نام کمار پال ہو گیا تھا ایسی ایسی باتیں سب جھوٹی اور جاہلوں کو پھسلانے کی ہیں۔ کیونکہ بہت سے جینی لوگ پوجا کرتے ہوئے بھی بیمار اور روگی رہتے ہیں اور پتھر وغیرہ مورتی پوجا کرنے سے ایک بیگہ کی بھی حکومت نہیں ملتی۔ اور اگر پانچ کوڑی کے پھول چڑھانے سے حکومت ملے۔ تو پانچ پانچ کوڑی کے پھول چڑھا کر تمام کرۂ زمین کی حکومت کیوں نہیں کر لیتے۔ اور کیوں کی سزائیں کیوں بھوگتے ہیں۔ اور اگر مورتی پوجا کرنے سے دنیا کے سمندر سے پار ہو جاتے ہوں تو پھر گیان "سمیک درشن" اور "چارتر" کیوں کرتے ہو۔

| (۳) امر (ناقانی) ہونا |

رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ گوتم کے انگوٹھے میں امرت ہے اور اُس کے سمرن کرنے سے دلخواہ نتیجہ پاتا ہے۔

محقق - اگر ایسا ہو تو سب جینی لوگ امر (ناقانی) ہو جانے چاہئیں۔ مگر نہیں ہوتے۔ اِس لئے اُن کی یہ بات محض جاہلوں کے بہکانے کی ہے۔ اس میں ذرا بھی کوئی اصلیت نہیں۔

| مورتی پوجا کا طریقہ ایجاد کردہ جین مذہب |

۱۲۱ - رتن سار کے صفحہ ۵۲ میں اُن کی پوجا کرنے کا

مورتی پوجا کے بانی مبانی جینی ہیں۔

۹ا۔ مختصر معنی۔ سب شراوکوں[1] کا دیو۔ گرو۔ دھرم ایک ہے۔ "چیتیہ وندن" یعنی جین کی تصویر یا مورتی کے دیول[2] (مندر) اور جین کے مال کی حفاظت کرنا اور مورتی کی پوجا کرنا دھرم ہے۔

محقق۔ اب دیکھو۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے اور پاکھنڈوں کی جڑ یہی جین مذہب ہے۔

شرادھ دِن کرتیہ کتاب کے صفحہ ا میں مورتی پوجا کے حوالے

नवकारेण विबोहो ॥ १ ॥ अनुसरणं सावउ ॥ २ ॥ वयाइं इमे ॥ ३ ॥ जोगो ॥ ४ ॥ चिय वन्दणगो ॥ ५ ॥ पच्चरखाणं तु विहि पुच्छम् ॥ ६ ॥

وغیرہ وغیرہ

(۱) شراوکوں" کو (مندر کے) پہلے دوار [دروازہ] میں "نوکار" [نمسکار] کا جپ کرنا چاہئے۔

(۲) دوسرے (دروازے میں) نوکار جپنے کے بعد یہ خیال کرنا کہ میں شراوک ہوں۔

(۳) تیسرے (دروازے میں یہ خیال کرنا) کہ ہمارے "انوبرت" کتنے ہیں۔

(۴) چوتھے دروازے میں (یہ خیال کرنا) "چار رواک" [چار مقاصد زندگی یعنی دھرم۔ ارتھ کام۔ موکش] میں موکش مقدم ہے۔ اُسی کے واسطے گیان وغیرہ ہیں۔ وہ یوگ ہے۔ اُس کے سب "اتی چار" بوجہ نرمل [پاک] بنانے کے چھ ضروری وسائل ہیں۔ وہ کبھی مجازاً یوگ کہلاتا ہے۔ ایسے یوگ کا بیان کریں گے۔

(۵) پانچویں "چیتیہ دند" یعنی مورتی کو نمسکار کرنے اور "درویہ پوجا" [بھینٹ چڑھانے] اور "بھاو پوجا" [دل کی پوجا] کرنے کا ذکر کریں گے۔

(۶) چھٹا۔ "پرتیاکھیان دوار" یعنی نوکارسی وغیرہ کا باطریقہ ذکر کروں گا وغیرہ وغیرہ۔

---

[1] یہ لفظ بگڑ کر آجکل سراوگی ہوگیا ہے۔ شراوک کے لفظی معنی سننے والا یا چیلا ہیں۔

[2] دیول کے لفظی معنی پجاری ہیں مگر اکثر اسے دیوالیہ کی بجائے مندر کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہاں بھی مندر سے مراد معلوم ہوتی ہے (مترجم)

मूल–जइआयसि जियनाहो सोयाया राविपरवाएभूओ।
तातंतं मन्नं तो कहमन्नसि सोच आवारं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १४८॥

جینیوں کے نزدیک سب بدنصیب ہیں

۱۸ ۔ مختصر معنی جو آدمی جینی برار بدھ (نصیبے) والے ہوتے ہیں۔ وہی جین مذہب کو قبول کرتے ہیں یعنی جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے اُن کا نصیب پھوٹ گیا +

محقق۔ کیا یہ جھوٹ اور گمراہی کی بات نہیں ہے۔ کیا دوسرے مذاہب میں خوش نصیب اور جین مذہب میں بدنصیب کوئی بھی نہیں ہے اور جو یہ کہا ہے کہ ہم مذہب یعنی جین مذہب والے آپس میں دُکھ نہ پہنچا دیں۔ بلکہ محبت سے برتیں اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جینی لوگ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے میں بُرائی نہیں سمجھتے ہوں گے۔ ان کی یہ بات بھی نامناسب ہے۔ کیونکہ نیک آدمی نیکوں کے ساتھ محبت (رکھتے ہیں) اور بُروں کو تربیت دیکر نیک تربیت یافتہ بناتے ہیں۔ اور جو یہ لکھا ہے کہ برہمن۔ تِرِدنڈی "پری براجک۔ آچاریہ" یعنی سنیاسی اور "تاپسی" وغیرہ یعنی ویراگی وغیرہ سب جین مذہب کے دشمن ہیں۔ اب دیکھئے کہ یہ سب کو دشمنی کی نظر سے دیکھنے اور مذمت کرتے ہیں۔ پھر جینیوں کا "دیا" اور "کشما" کا دھرم کہاں رہا۔ کیونکہ دوسرے سے کینہ رکھنا "دیا" اور "کشما" کو زائل کرنے والا ہے اور اس کے برابر کوئی دوسرا عیب ہنسا والا (ضرر رساں) نہیں ہے۔ جیسے جینی لوگ سراپا کینہ سے پُر ہیں۔ دوسرے لوگ ویسے کم ہی ہوں گے۔ رِشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکروں کو اگرراگی [رغبت فاسد رکھنے والا] دویشی [کینہ ور] اور متھیا توی " [جھوٹی باتیں ماننے والا] کہیں۔ اور جین مذہب کے ماننے والوں کو خلطوں کے بگاڑ سے پیدا ہوئے تپ میں پھنسا ہوا مانیں اور اُن کے مذہب کو نرک اور زہر کے برابر سمجھیں تو جینیوں کو کتنا بُرا لگے گا۔ اِس لئے جینی لوگ مذمت۔ اور غیر مذہب سے کینہ رکھنے کے نرک میں ڈوب کر سخت تکلیف بھوگ رہے ہیں۔ اِس بات کو چھوڑ دیویں تو بہت اچھا ہو۔

मूल–एगो अगहू एगो विसाव गोचे इमाणि विवहाचि।
तक्कयजं जियदव्वं पतप्परन्तं न विन्नन्ति॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १५०॥

شاستروں کو سنوں گا "اُت سوتر" یعنی دوسرے مذہب کی کتابوں کو کبھی نہیں سُنونگا وہ محض اس قدر خواہش رکھنے سے دکھوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

محقق۔ یہ بات بھی بھولے آدمیوں کو پھنسانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا خواہش سے اِس جگہ کے دُکھوں کے سمندر سے بھی پار نہیں ہوتا۔ اور پہلے جنم کے جمع شدہ پاپوں کے نتیجہ میں دُکھ بھوگنے کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اگر ایسی ایسی جھوٹ یعنی خلافِ علم بات نہ لکھتے تو (لوگ) وید وغیرہ شاستروں کو دیکھ اور سُن کر اور حق و باطل کی تمیز حاصل کر کے اُن کی بے علمی سے بھری ہوئی لغو کتابوں کو چھوڑ دیتے۔ لیکن اِن بے علموں کو ایسا جکڑ کر باندھا ہے کہ اِس پھندے سے شاید کوئی عقلمند نیک صحبت رکھنے والا آدمی چھوٹ سکے تو ممکن ہے مگر باقی موٹے عقل کے لوگوں کا چھوٹنا تو بہت ہی مشکل ہے۔

मूल—जइआजेयां हिंभणियं सुयववहारं विसोहियंतस्स ।
जायइ विसुद्ध बोही जिणआणा राहगत्ताओ ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १३८ ॥

جینیوں کی اوندھی عقل

یے ۱۱۔ مختصر معنی۔ جو "جن آچاریوں" کے تصنیف کئے ہوئے سوتر۔ ترکتی[1]۔ "ورتی[2]"۔ "بھاشیہ[3]" "چورنی[4]" کو مانتے ہیں وہی لوگ نیک اور مشکل کاموں کے کرنے سے چارتر والے[5] ہو کر سُکھ پاتے ہیں۔ دوسرے مذہب کی کتابوں کے دیکھنے سے نہیں۔

محقق۔ کیا سخت بُھوک سے مرنے وغیرہ تکالیف کے برداشت کرنے کو "چارتر" [نیک چلن] کہتے ہیں۔ اگر بھوکا پیاسا مرنا ہی "چارتر" ہے تو بہت سے آدمی قحط سے خوراک وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے مرتے ہیں وہ پاک ہو کر اچھے نتیجہ کو پہنچنے چاہئیں۔ مگر نہ وہ پاک ہوتے ہیں اور نہ تم۔ بلکہ صفرا وغیرہ کی افراط تفریط کی وجہ سے بیمار ہو کر بجائے سُکھ کے دُکھ پاتے ہیں۔ دھرم تو پُر انصاف اعمال۔ برہم چریہ۔ راست گوئی وغیرہ ہیں۔ اور دروغ گوئی۔ پُر ظلم اعمال وغیرہ پاپ ہیں۔ اور دوسروں کے بھلائی کی نیت رکھتے ہوئے سب کے ساتھ محبت سے برتاؤ رکھنا "شُبھ چرتر" (نیک چلن) کہلاتا ہے۔ نہ کہ جین مذہب والوں کا بھوکا پیاسا رہنا وغیرہ۔ اِن سوتروں وغیرہ کو ماننے والے تھوڑی سی سچائی اور زیادہ جھوٹ کو پا کر دُکھوں کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔

---

[1] نفت۔ [2] ترجمہ۔ [3] تفسیر [4] شرح [5] صاحب اعمال یا نیک چلن۔ (مترجم)

मूल-जम्बीर जियाण जिओ मिरई उसुत्तसी सदेसणाओ।
सागर कोड़ा कोड़िंहिं मड्ड मइ भो भवरणे॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० मू० १२२॥

جینی کس طرح دوسروں کی زبان بیندھنا چاہتے ہیں۔

۱۱۴- مختصر معنی- اگر کوئی ایسا کہے کہ جینی سادھوؤں میں دھرم ہے اور ہمارے اور دوسرے (مذہب کے سادھوؤں) میں بھی دھرم ہے تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے۔

محقق- واہ جی واہ! علم کے دشمنوں! تم نے یوں سمجھا ہوگا کہ ہماری جھوٹی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرے گا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھے ہیں۔ مگر یہ ناممکن ہے اب تم کو کہاں تک سمجھاویں تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمربستہ ہو کر اپنی مطلب برآری کرنے میں حلوا کھانے کی برابر (لذت) سمجھتے ہو۔

मूल-दूरे करणं दूरम्मि साहूणं तहयभावणा दूरे।
जिणधम्म सद्दहाणं पितिर कादुरकाइनिठवइ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२७॥

جینیوں کی سستی مکتی

۱۱۵- مختصر معنی- جس آدمی سے جین مذہب پر کچھ بھی عمل نہ ہو سکے تو بھی محض اِس قدر اعتقاد سے کہ جین مذہب سچا ہے اور کوئی نہیں۔ دُکھوں سے تر جاتا ہے۔

محقق- بھلا جاہلوں کو اپنے مذہب کے پھندے میں پھنسانے کی اس سے بڑھ کر دوسری کون سی بات ہوگی۔ کیونکہ کچھ عمل کرنا نہ پڑے اور مکتی ہو جاوے ایسا بھونڈو مذہب کون سا ہوگا۔

मूल-कइया होही दिवसो जइया सुगुरुण पायमूलम्मि।
उस्सुत्तलेसविसलवर हिलेओ निसुणो सुजिणधम्मं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२८॥

مکتی پانے کا آسان نسخہ

۱۱۶- مختصر معنی- جو آدمی اِتنی خواہش رکھے کہ "جِن آگم" یعنی جینیوں کے

मूल–तित्थ्रथ जथं मरंत दठूण निअन्तिजीन अप्पाणं ।
तिरमंतिन पावा उधिद्दी धिठत्त णं ताणम् ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०६ ॥

جینیوں کو کھیتی و بیوپار وغیرہ کرنے کی ممانعت۔

۱۲ ॥ - مختصر معنی - اگرچہ مرنے تک بھی دُکھ ہو تو بھی کھیتی - بیوپار وغیرہ کام جینی لوگ نہ کریں - کیونکہ یہ کام نرک میں لے جانے والے ہیں۔

محقق - اب کوئی جینیوں سے پُوچھے کہ تم بیوپار وغیرہ کام کیوں کرتے ہو - اِن کاموں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے - اور اگر چھوڑ دو تو تمہارے جسم کی پرورش بھی نہ ہو سکے گی اور اگر تمہارے کہنے سے سب لوگ چھوڑ دیں تو تم کیا چیز کھا کر زندہ رہو گے ایسی کجروی کا اُپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے - مگر بیچارے کرتے کیا - بوجہ علم اور نیک صحبت نہ ہونے کے جو دل میں آیا بک دیا -

मूल–तद्वया हमाथ भहमा कारण रहिया भनाण गव्येण ॥
जेजंपन्ति उस्सुत्तं तेसिंदिविछपम्मिचं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२१ ॥

جینیوں کا کوستا دیکھو

۱۳ ॥ - مختصر معنی - جو جینیوں کے شاستروں کے مخالف شاستروں کو ماننے والے ہیں - وہ نیچ سے بھی نیچ ہیں - خواہ کچھ ہی مطلب برآری ہو تب بھی جین مذہب کے خلاف نہ بولے اور نہ مانے - خواہ کچھ ہی مطلب نکلتا ہو تاہم دوسرے مذہب کو ترک کر دے -

محقق - تمہارے بانی مبانی سے لے کر آجتک جس قدر ہو گزرے ہیں یا آگے ہوں گے - اُنہوں نے دوسرے مذہب کو گالی دینے کے سوائے اور کچھ بھی نہ کیا اور نہ کریں گے - بڑے افسوس کی بات ہے کہ جینی لوگ جہاں کہیں اپنی مطلب برآری دیکھتے ہیں - وہاں چیلوں کے بھی چیلے بن جاتے ہیں - تاہم ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے اُنہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی -

دکھلائی دیتی ہے۔

मूल–जे ममुपि मगुप दोपाते कह मवुह्ापक्रु त्तिमभच्चा।
महते विक्रुम भच्छाता विसममि माव तुहत्तं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०२॥

اِن کے اپنے مذہب کی پابندی دیکھو

•||۔ مختصر معنی۔ "جِن اندر دیو" اُس کے کہے ہوئے مسائل۔ اور جین مذہب کے اپدیشکوں کو ترک کرنا جینیؤں کو واجب نہیں ہے۔

محقق۔ یہ بات جینیؤں کے ہٹھ۔ تعصب اور بے علمی کا نتیجہ نہیں ہے تو کیا ہے؟ حالانکہ جینیوں کی سوائے چند ملتوں کے باقی سب باتیں ترک کرنے کے قابل ہیں جس کو ذرا بھی کچھ عقل ہوگی وہ جینیؤں کے دیوؤں۔ کُتب مسائل اور اُپدیشکوں کو دیکھ۔ سُن۔ اور غور کر کے بلاشک فوراً چھوڑ دے گا۔

मूल–वयचे विसुगुरुजिववल्लहस्सकि सिंन उल्लस कुसल्ला।
मह्वाहद्दिववमणितेयं उलुभाषंहरदू मञ्चत्तं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०८॥

جینی اپنے ہی گرؤوں کو دیکھ کر گھمنڈ سے ہیں

||۔ مختصراً معنی۔ جو لوگ جِن کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ پُوجا کرنے کے لائق ہیں۔ اور جو خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ ناقابل پرستش ہیں جینیؤں کے گرؤوں کو ماننا اور دیگر مذہب والوں کو نہ ماننا چاہیئے۔

محقق۔ بھلا اگر جین لوگ دوسرے بے علموں کو چیلا بنا کر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے تو وہ اُن کے پھندے سے چھوٹ کر اپنی مُکتی کے وسائل عمل میں لاتے اور جنم کو سپھل کر لیتے۔ بھلا اگر کوئی تم کو "کُمارگی"[1] (بُرے مذہب والا) "کُگرو"[2]۔ "متھیاتوشی"[3]۔ اور کُو اپدیشٹا[4] کہیں تو تم کو کس قدر رنج پہنچے گا۔ پس چونکہ تم دوسروں کو رنج پہنچاتے ہو اس لئے تمہارے مذہب میں بہت سی بے سُود باتیں بھری ہیں۔

[1] بُرے راستہ پر چلنے والا۔
[2] ۔ بُرا گرو۔
[3] ۔ جھوٹے مذہب کا ماننے والا۔
[4] بُرے اُپدیش کرنے والا۔

مترجم

मूल–वन्ने मिनारया उविजेसि न्दुरकाइ सभ्भरंताषम्।
भव्वाय जयाइ हरिहररिद्धि समिद्धी विउद्धोसं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ६५॥

دوسروں کی ترقی دیکھ کر جینیوں کی چھاتی پر سانپ لوٹتے ہیں۔

۱۰۸۔ مختصر معنی۔ اِس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو ہرؔی ہر وغیرہ دیوؤں کی کرامت ہے وہ نرک کا باعث ہے۔ اُس کو دیکھ کر جینیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح راجا کی حکم عدولی کرنے سے انسان سزاءِ قتل کا دُکھ پاتا ہے اُسی طرح "جِن اِندر" (جینیوں کے دیوتا) کی ہدایات کی حکم عدولی کر کے جنم مرن کا دُکھ کیوں نہیں پاوے گا۔؟

محقق۔ جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی مکروفریب اور بناوٹ چھوڑ اب تو اُن کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی (یہ لوگ) ہرؔی ہر وغیرہ اور اُن کے پیروؤں کے اقبال اور ترقی کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اُن کے رونگٹے اِس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی ترقی کیوں ہوئی یہ عموماً ایسا چاہتے ہوں گے۔ کہ اُن کی ساری حشمت ہم کو مل جاوے اور یہ مفلس ہو جاویں تو اچھا ہے۔ اور راجا کے حکم کی تمثیل اِس لئے دیتے ہیں کہ یہ جین لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی۔ جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ کیا راجا کی جھوٹی بات بھی مان لینی چاہیئے اگر کوئی شخص حاسد اور کینہ پرور بھی ہو تاہم جینیوں سے بڑھ کر وہ بھی نہ ہوگا +

मूल–जो देवुगुरुधम्मं सो परमप्पा जयम्मि नहु अन्नो।
किं कप्पदुम्म सरिसी इयरतरु होइ काइयावि॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०१॥

جینیوں کو اپنے ہی اُپدیشک پیارے ہیں

۱۰۹۔ مختصر معنی۔ وہ لوگ جاہل ہیں جو جین مذہب کے مخالف ہیں اور جو "جِن اندر" کے بیان کئے ہوئے دھرم کے اُپدیشک۔ سادھو یا گرہستی خواہ کتابوں کے مصنف ہیں وہ تیرتھنکروں کے برابر ہیں۔ اُن کے برابر کوئی بھی نہیں۔

محقق۔ کیوں نہ ہو؟ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے تو ایسی باتیں کیوں مانتے جس طرح بازاری عورت اپنے سوائے اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اُسی طرح یہ بات بھی

ہی مکتی پاتے ہیں۔ اور دوسرا کوئی نہیں پاتا۔ کیا یہ بات پاگل پن کی نہیں ہے۔ بھولے (سادہ لوح) آدمیوں کے سوائے اور کون ایسی بات کو مان سکتا ہے۔

मूल–तित्थराणां पूआसंमत्तगुणाणकारिणी भणिया।
सावियमिच्छत्तयरी जिणसमये देसिया पूआ॥
प्रक० भाग २। षष्टी० सू० ६० ॥

غیروں کی مورتیاں بھی جینیوں کی آنکھوں میں خار ہیں۔

۱۰۶ – مختصر معنی عرف جین کی مورتیوں کی پوجا کرنا سود مند ہے۔ اور غیر مذہب والوں کی مورتی کو پوجنا بے سود ہے۔ جو شخص جین مذہب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے وہ عارف ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتا وہ عارف نہیں۔
محقق – واہ جی! کیا کہنا! – کیا تمہاری مورتی ویشنوؤں وغیرہ کی مورتیوں کی طرح پتھر وغیرہ جڑ چیزوں کی نہیں ہے۔ جس طرح تمہاری مورتی پوجا جھوٹی ہے اسی طرح ویشنوؤں وغیرہ کی مورتی پوجا بھی جھوٹی ہے۔ تم جو عارف بنتے ہو اور دوسروں کو غیر عارف بناتے ہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے مذہب میں عرفان نہیں ہے۔

मू–जिणआणा एधम्मो आणा रहिआण फुडं अहम्मुत्ति।
इयमुणि ऊण यतत्तंजिण आणाए कुणह धम्मं॥
प्रक० भा० २। षष्टी० सू० ६२ ॥

جینی اپنے ہی گھر کے راجا بنے رہتے ہیں

۱۰۷ – مختصر معنی یہ جین دھرم میں جن دیو کی فرمانبرداری دیا (رحم) اور کھشما (عفو) ہے اس کے علاوہ باقی سب ہدایتیں ادھرم ہیں۔
محقق – یہ کتنی بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ کیا جین مذہب سے باہر کوئی بھی آدمی راست گو دھرم آتما نہیں ہے۔ کیا اس دھرما تما آدمی کی تعظیم نہیں کرنی چاہیئے۔ البتہ اگر جین مذہب والوں کا منہ اور زبان چمڑے کے نہ ہوتے۔ اور دوسروں کے چمڑے کے ہوتے تو یہ بات ٹھیک ہو سکتی ہے۔ الغرض یہ لوگ اپنے مذہب کی کتابوں۔ مقولوں۔ اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی بڑائیاں مارتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں +

کرتے ہیں لیکن "شراود ھ دن کرتیہ" کتاب کے صفحہ ۴۶ میں جو لکھا ہے کہ شاسن دیوی نے ایک شخص کو رات کو کھانا کھا لینے کے قصور میں تھپیڑ مار کر اُس کی آنکھ نکال ڈالی۔ اور بجائے اُس کے ایک بکری کی آنکھ نکال کر اُس شخص کے لگا دی پھر اِس دیوی کو ہنسا کرنے والی کیوں نہیں مانتے۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۶۷ میں دیکھو کیا لکھا ہے کہ مَرت دیوی پتھر کی مُورتی ہو کر مسافروں کی مدد کرتی تھی اُس کو بھی ویسا کیوں نہیں مانتے۔

मूल–किंसोपि जणणि जाओ जाणो जणणी दुकिं पगोविढि
जइमिच्छरओ जाओ गुणे सुतमच्छरं वहइ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ८१॥

جینی چاہتے ہیں کہ اُنہیں چھوڑ سب مر جاویں۔

۱۰۴۔ جو جین مذہب کے مخالف "متھیا توی" یعنی جھوٹے دھرم والے ہیں وہ کیوں پیدا ہوئے۔ اگر پیدا ہوئے تو بڑے کیوں ہوئے۔ یعنی جلدی نیست و نابود ہو جاتے تو اچھا ہوتا۔

محقق۔ اِن کے ویت راگ کا ہدایت کیا ہوا دیا کا دھرم دیکھو۔ دوسرے مذہب والوں کا زندہ رہنا بھی نہیں چاہتے۔ اِن کا "دیا دھرم" محض برائے نام ہے اور جس قدر ہے بھی وہ محض آدنےٰ جانوروں اور حیوانوں کے لئے ہے۔ جین مت سے باہر والے انسانوں کے لئے نہیں۔

मूल–सुद्धे मग्गे जाया सुहेण गच्छन्ति सुद्धिमग्गमि।
जे पुणअमग्गजाया मग्गे गच्छंति त चुप्पं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ८३॥

دوسروں کی مکتی کا نام سن کر جینیوں کی چھاتی دھڑکتی ہے

۱۰۵۔ مختصر معنی۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر جین مذہب میں جنم لے کر مکتی پاوے تو کچھ تعجب نہیں۔ مگر جینیوں کے خاندان سے باہر جنم لئے ہوئے "متھیا توی" دیگر مذہب والے مکتی پاویں تو بڑی حیرت کی بات ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جین مت والے ہی مکتی پاتے ہیں دوسرا کوئی نہیں۔ جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے وہ نرک میں جانے والے ہیں۔

محقق۔ کیا جین مذہب میں کوئی برا آدمی اور نرک میں جانے والا نہیں ہے۔ سب

یعنی ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں

۲۔ پہلے سوتر میں متھیاتوی یعنی جین مذہب کے علاوہ سب جھوٹے اور آپ سمیکتوی یعنی اور سب پاپی اور جین مذہب والے سب نیکوکار (بیان ہوئے ہیں) اِس لئے جو کوئی متھیاتوی کے مذہب کو رواج دے گا وہ پاپی ہے۔

محقق۔ جس طرح اَوروں کے بجائے چامنڈا۔ کالیکا اور جوالا وغیرہ کے سامنے نومی کا برت پاپ ہے یعنی دُرگا نومی تِتھی وغیرہ سب بُرے ہیں۔ اُسی طرح کیا تمہارے "پجوسن" وغیرہ برت بُرے نہیں ہیں۔ جن سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اِس موقعہ پر وام مارگیوں کی لیلا کا کھنڈن کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو شاسن دیوی اور مرت دیوی وغیرہ کو مانتے ہیں اُن کا بھی کھنڈن کرتے تو اچھا تھا۔ اگر یہ کہیں کہ ہماری دیوی ہنسا کرنے والی نہیں تو اُن کا قول جھوٹ ہے۔ کیونکہ شاسن دیوی نے ایک مرد اور ایک بکری کی آنکھ نکال لی تھی۔ پھر وہ راکشسی اور دُرگا و کالیکا کی سگی بہن کیوں نہیں؟ اور اپنے برت بچکھان وغیرہ کو بہت ہی افضل اور نومی وغیرہ کو بُرا کہنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دوسرے اُپواسوں (فاقوں) کی تو مذمت اور اپنے اُپواسوں کی تعریف کرنا نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ راست گوئی وغیرہ کا برت رکھتے (عہد کرتے) ہیں وہ تو سب کے لئے اچھا ہے۔ جینیوں اور کسی دوسرے (مذہب) کا "اُپواس" ٹھیک نہیں ہے۔

मूल–वेसाणवंदियाणय माहणडुं वाणसर कसिरक्काणम।
भत्ता भर बठाणं वियाणं जन्ति दूरेणं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सूत्र ८२॥

دوسروں کے دیوی دیوتا بھی جینیوں کو زہر معلوم ہوتے ہیں

سملا ۱۔ اِس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بیسوا۔ چارن۔ بھاٹ وغیرہ لوگوں برہمن۔ یکش۔ گنیش وغیرہ۔ متھیا درشٹی دیوی وغیرہ دیوتاؤں کا پیرو ہے یعنی جو اُن کے ماننے والے ہیں وہ سب ڈوبانے اور ڈوبنے والے ہیں۔ کیونکہ وہ سب چیزوں کو اُنہیں کے قبضہ میں مانتے ہیں اور "ویت راگ" (دنیوی رغبت سے چھوٹے ہوئے) لوگوں سے دور رہتے ہیں۔

محقق۔ دوسرے مذہب والوں کے دیوتاؤں کو جھوٹا کہنا اور اپنے دیوتاؤں کو سچا کہنا محض تعصب کی بات ہے۔ اور دوسرے لوگ وام مارگیوں کے دیوی وغیرہ کی تردید

سلہ جنکی ریاضت نِشپھل (بے سود) ہے۔ مترجم

کو سیلیا وغیرہ اور غیر درشنوں کے ماننے والے۔ تری ڈنڈی۔ پرمی براجک۔ اور وِرڈ وغیرہ بڑے لوگوں کی طاقت۔ عزت اور پوجا وغیرہ زیادہ ہووے اُتنا ہی اُتنا سمیک درشٹی جیوؤں کا سمیکتو زیادہ زیادہ ظاہر ہووے یہ بڑا تعجب ہے۔

محقق۔ اب دیکھئے کیا جینیوں سے بڑھ کر حسد۔ کینہ اور بغض رکھنے والا کوئی دوسرا ہوگا ہاں دوسرے مذہب میں بھی حسد اور کینہ ہے۔ لیکن جس قدر ان جینیوں میں ہے اتنا کسی میں نہیں۔ اور کینہ ہی پاپ کی جڑ ہے۔ اس لئے جینیوں میں پاپ کے اعمال کیوں نہ ہوں +

मूल–संगो विजाण अहिउती सिंधमाढ़ जेयकुव्वन्ति।
सुतूण चोरसंगं करन्ति ते चोरियं पावा॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ७५॥

جینی لوگ اور سب مذہبوں کو چور سمجھتے ہیں۔

۱۰۱ – اس کا اصل مطلب اتنا ہی ہے کہ جس طرح جاہل آدمی چور کی صحبت میں رہنے سے ناک کاٹے جانے وغیرہ سزا سے خوف نہیں کرتے اُسی طرح جین مذہب سے مخالف چور مذہبوں کے رکھنے والے لوگ اپنی نقصان و ذلت کا خوف نہیں کرتے۔

محقق۔ ہر ایک آدمی جیسا ہوتا ہے وہ عموماً اپنی ہی مانند دوسروں کو سمجھتا ہے۔ کیا یہ بات سچی ہو سکتی ہے کہ اور سب مذہب چور اور جینیوں کا ساہوکار مذہب ہے۔ جب تک انسان کی عقل سخت بے علمی اور بد صحبت کی وجہ سے خراب رہتی ہے تب تک وہ دوسروں کے ساتھ از حد حسد کینہ وغیرہ برائی کرنا نہیں چھوڑتا۔ جس طرح جین مذہب غیروں سے کینہ رکھنے والا ہے ایسا اور کوئی نہیں۔

मूल–अक्खपसुमहिसलरका पव्वंहोमन्ति पावनवमीए।
पूयन्तितंपि सद्ढाहा हो वावी परायम्ब॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ७६॥

ٹ مریلیں۔ ٹ سنیاس کے بیرونی علامت کے طور پر تین ڈنڈے (لکڑیاں) رکھنے والے ٹ سنیاسی ٹ براہمن وغیرہ ٹ جینی سادھوؤں سے مراد ہے + (مترجم)

محقق ۔ دیکھیے ۔ جینیوں کی مانند سنگدل ۔ گمراہ ۔ کینہ ور ۔ مذمت کرنے والا اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا ۔ انہوں نے یہ بات دل میں سوچی ہے کہ اگر ہم دوسروں کی مذمت اور اپنی تعریف نہ کریں گے تو ہماری خدمت اور تعظیم نہیں ہوگی ۔ لیکن ان کے لئے سخت بدنصیبی کی بات ہے ۔ کیونکہ جب تک وہ عالم فاضل لوگوں کی صحبت اور خدمت نہ کریں گے تب تک اُن کو ٹھیک ٹھیک علم اور سچا دھرم کبھی حاصل نہیں ہوگا ۔ اس لئے جینیوں کو واجب ہے کہ اپنی جھوٹی اور خلاف علم باتیں چھوڑ کر ویدوں میں بیان کی ہوئی سچی باتوں کو قبول کریں ۔ اُن کیلئے یہ بڑی بہبودی کی بات ہے ۔

मूल–किं भणिमो किं करिमो ताणहयासाणधिठदुठाणं ॥
जे दंसि जण लिगं खिवंति नरयम्मि मुद्धजणं ॥
प्रक० भा० । षष्ठी० सू० ४० ॥

جینیوں کی بدخواہی اور کینہ پن دیکھو

۹۹ ۔ جس کی بہبودی کی امید جاتی رہے ۔ ڈھیٹھ ۔ بُرے کام کرنے میں بڑا چالاک ۔ بدکردار اور عیب والے کو کیا کہہ سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں کیونکہ جو اُس کا اُپکار کرے گا وہ اُلٹا اُس کی جڑ کاٹے گا ۔ مثلاً کوئی رحم کھا کر اندھے شیر کی آنکھ کھولنے (یعنی درست کرنے) کو جاوے تو وہ اُسی کو کھا لیوے گا ۔ اُسیطرح گگرو یعنی غیر مذہب والوں کا اُپکار کرنا اپنی تباہی کرنا ہے ۔ پس اُن سے ہمیشہ الگ ہی رہنا چاہیئے ۔

محقق ۔ جس طرح جینی لوگ سمجھتے ہیں اگر اُسی طرح دوسرے مذہب والے بھی سمجھیں تو جینیوں کی کتنی ذِلّت ہو ۔ اور اگر کوئی شخص اُن کا اُپکار کسی قسم کا نہ کرے تو اُن کے بہت سے کام بگڑ جانے سے اُن کو کتنا دُکھ پہنچے گا ۔ جینی لوگ دوسروں کی نسبت ایسا خیال کیوں نہیں رکھتے ۔

मूल–जहजहतुट्टइ धम्मो जहजह दुठाणहोय अइउदउ ।
समद्दिठिजियाणं तह तह उल्लसइस मत्तं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ४२ ॥

جینی دوسروں سے کیسے جلتے ہیں

۱۰۰ ۔ جتنا جتنا[۱] درشن بھرشٹ[۲] نِہنو[۳] ۔ پاچھتا ۔ اُسنا[۴] ۔ اور

سلہ حکا دیکھنا بھی مکروہ اور باعث فرہے سلہ قابل پرہیز و نفرین ۔ سلہ قابل پرائشچت ۔ سلہ مستوجب سزا ۔ مترجم

خودسرائی بے تمیز آدمیوں کی باتیں نہیں ہیں - صاحب تمیز تو خواہ کسی مذہب میں ہوں اچھے کو اچھا اور برُے کو بُرا کہتے ہیں۔

मूल-हाहा गुरुअम्म क अंर्ण सामीनहु मच्छिअसा पुकरिमो ॥
कह जिण वयण कह सुगुरु सावया कहइय अकर्ज्झं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ३५ ॥

کہاں "سروجینہ" (علیم کل) جن کے کہے ہوئے بچن جینی "سگرو" اور جین مذہب اور کہاں اُن سے مخالف گُرو دوسرے مذہب کے اُپدیشک -؟

یعنی ہمارے گرو- دیو - اور دھرم اچھے ہیں۔ غیر مذہب کے دیو- گرو - اور دھرم برُے ہیں -

کس گڈریا کو دو رتّی مس ترتی ست

۹۷ - محقق - یہ بات بیر بیچنے والے کو نجڑے کی مانند ہے جس طرح وہ اپنے کھٹے بیروں کو میٹھا اور دوسروں کے میٹھوں کو کھٹا اور نکما بتلاتے ہیں اسی طرح کی باتیں جینیؤں کی ہیں - یہ لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کی خدمت کو سخت ناکردنی یعنی پاپ گنتے ہیں -

मूल-सप्पो इक्कं मरणं कुगुरु अणंता इदेइ मरणाइ ।
तोवरिसप्पं गहियुं मा कुगुरुसेवणं भद्दम् ॥
प्रक० भा० २ । सू० ३७ ॥

یعنی کیا کیا زہر گنتے اور دوسروں پر دانت پیستے ہیں

۹۸ - جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں کہ سانپ کی منی بھی قابل حذر ہے۔ اسی طرح غیر مذہب والوں کے اچھے دھرما تما لوگوں کو بھی ترک کر دینا چاہئیے۔ یہ لوگ دیگر مذہب والوں کی مذمت اِس سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ جنین مذہب سے غیر سب گُرو یعنی وہ سانپ سے بھی برُے ہیں اُن کی زیارت۔ خدمت اور صحبت کبھی نہیں کرنی چاہئیے۔ کیونکہ سانپ کی صحبت سے ایک دفعہ مرنا ہوتا ہے۔ مگر دیگر مذہب کے گُروں کی صحبت سے بہت دفعہ جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ اِس لئے اے بھلے آدمی! غیر مذہب والوں کے گرُؤں کے نزدیک کھڑا بھی مت ہو - کیونکہ اگر تو غیر مذہب والوں کی ذرا بھی خدمت کرے گا تو دُکھ میں پڑے گا۔

سے محبت رکھتے جب وہ اور اُن کے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں تو پھر عالموں کی تعظیم و تکریم کس طرح کریں۔ کیا گندگی یا مٹی میں پڑے ہوئے سونے کو کوئی چھوڑ دیتا ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کے سوائے اور کون ہونگے جو اُن کے برابر۔ متعصب۔ ہٹھ دھرمی۔ ضدی اور علم سے بے بہرہ ہوں۔

मूल–अइ सयपा वियमा बाधक्ति अपव्वे सुतोविपावरवा।
न चलन्ति सुद्धधम्मा धन्ना कि विपावपव्वेसु॥
प्रकर० भा० २। षष्ठी० सू० २६॥

"انیہ درشنی" [غیر مذہب کے فلسفہ جاننے والے] "کُلنگی" [گمراہ برہم چاری سنیاسی وغیرہ سادھو یعنی جین مذہب کے مخالفوں کا درشن کبھی جینی لوگ نہ کریں۔

محقق۔ عقلمند لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ بات کتنی خساست کی ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جس کا مذہب سچا ہو اُس کو کسی سے ڈر نہیں ہوتا۔ اِن کے آچاریہ جانتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب خالی ڈھول ہے۔ اگر دوسرے کو سُنا دیں گے تو رد ہو جائے گا۔ اِس لئے سب کی مذمت کرو اور جاہل لوگوں کو پھنساؤ۔

मूल–नामं पितस्याम सुहं जेणनिदिठाइ मिच्छपव्वाइ।
जेसिं अणुसंगा उधम्मोणविहोई पावमई॥
प्रक० भा० २। षष्ठी ६। सू० ११॥

جین مذہب کی خود سرائی دیکھو **۹۶**۔ جو مذہب جین دھرم سے مخالف ہیں وہ تمام انسانوں کو پاپی کرنے والے ہیں۔ اِس لئے دیگر کسی مذہب کو نہ مان کر صرف جین مذہب ہی کو ماننا افضل ہے۔

محقق۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جین مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے۔ مخالفت رکھنے۔ مذمت کرنے۔ حسد وغیرہ رکھنے کے لئے بُرے کاموں کے سمندر میں ڈبانے والا ہے۔ جس طرح جینی لوگ سب کی مذمت کرنے والے ہیں۔ دوسرے مذہب والا کوئی بھی ویسا سخت مذمت کرنے والا اور ادھرمی نہیں ہوگا۔ کیا سب کی سراسر مذمت اور اپنی بیجا

کہیں تو کیا ان کو ویسا ہی برا نہ لگے گا

ان آچاریہ اور چیلوں کی اور بھی بھول دیکھو

मूल—जिणवर आणा भंगंउम गा उस्सुत्तलौ सदेसणाउ ॥
आणा भंगे पावंता जिणमय दुक्करं धम्मम् ।
प्रकर० भाग० २ । षष्ठी० ६ । सू० ९९ ॥

جینیوں کی تنگ خیالی ۹۴ - مخالف مذہب اور مخالف سوتر[1] کے دکھا دینے سے جو "جن ورت" یعنی ویت راگ (بے لوث) تیرتھنکروں کے ہدایت کی حکم عدولی ہوتی ہے۔ وہ دکھ کا باعث یعنی پاپ ہے۔ جن ایشور (جینیوں کے ایشور) کے فرمائے ہوئے "سمیکتو" وغیرہ دھرم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اِس لئے جس طریقہ سے "جن" کی ہدایت کی حکم عدولی نہ ہو ویسا ہی کرنا چاہیئے۔

محقق۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دھرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا۔ جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ اصلی تعریف اُسی کی ہے جس کی تعریف دوسرے عالم لوگ بھی کریں۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف تو چور بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ لائق تعریف ہو سکتے ہیں۔ الغرض ان کی باتیں اِسی قسم کی ہیں

मूल—बहुगुणविज्जा निलयो उस्सुत्तभासी तहा विमुत्तव्वो ॥
जहवरमणिजुत्तो विहुविग्घकरो विसहरो लोए ॥
प्रकर० भा० २ । षष्ठी० सू० १८ ॥

جینیوں کا حسد و تعصب ۹۵ - جس طرح زہریلے سانپ کی منی بھی قابل ترک ہے۔ اُسی طرح جو جینی مذہب میں نہیں وہ خواہ کتنا ہی بڑا دھارمک پنڈت ہو۔ جینیوں کو اُسے ترک کر دینا ہی واجب ہے۔

محقق۔ دیکھئے کتنی بھول کی بات ہے۔ اگر ان کے چیلے اور آچاریہ عالم ہوتے تو عالموں

---

[1] واضح رہے کہ جینیوں نے سنسکرت کی پرانی کتابوں کی ضد پر اپنی کتابیں الگ لکھی ہیں مثلاً اُن کے سوتر۔ اور پُران ان ناموں کی عام کتابوں سے مختلف ہیں۔ مترجم

(۲) سمیک گیان کی تعریف — جس قسم کے جیو وغیرہ تتو ہیں اُن کا جو کچھ مختصر یا مفصّل علم ہوتا ہے عقل مند لوگ اُسی کو "سمیک گیان" کہتے ہیں۔

सर्वथाऽनवद्ययोगानां त्यागश्चारित्रमुच्यते ।
कीर्त्तितं तदहिंसादि व्रतभेदेन पञ्चधा ॥
अहिंसासूनृतास्तेयब्रह्मचर्य्यापरिग्रहाः ।

(۳) چارتر کی تعریف — دیگر مذموم مذاہب سے ہر طرح سے قطع تعلق کرنا "چارتر" کہلاتا ہے۔ اور اہنسا وغیرہ کی تفریق سے پانچ قسم کا برت ہے۔ اوّل اہنسا۔ کسی متنفس کو نہ مارنا۔ دوم "سُونرتا" شیریں زبان ہونا۔ سوم "آستیہ" چوری نہ کرنا۔ چہارم "برہم چریہ" اعضاء تناسل کو قابو میں رکھنا اور پنجم "اپری گرہ" سب اشیاء کا ترک کرنا ۔

اِن میں بہت سی باتیں اچھی ہیں یعنی اہنسا اور مذموم افعال مثل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات ہے لیکن غیر مذہب کی مذمت کرنا وغیرہ عیبوں کے باعث یہ سب اچھی باتیں بھی معیوب ہو گئی ہیں۔

جینیوں کے مذمت کرنے کی عادت — ۹۳۔ مثلاً پہلے سُوتر میں لکھا ہے کہ ہری ہر وغیرہ کا دھرم دُنیا میں اُدّھار (بہبودی) کرنے والا نہیں ہے۔ کیا یہ تھوڑی مذمت ہے جن کی کتابوں کے دیکھنے سے ہی کامل علم اور دھارمک ہونا پایا جاتا ہے اُن کو بُرا کہنا۔ اور اپنے تیرتھنکروں کی جو بالکل ناممکن باتوں کے کہنے والے ہیں جیسے کہ پہلے لکھ چکے ہیں۔ تعریف کرنا محض ہٹھ کی بات ہے ۔

بھلا اگر کوئی جینی کچھ چارتر نہ کر سکے۔ اور نہ پڑھ سکے۔ نہ دان دینے کی طاقت رکھتا ہو۔ تو کیا فقط اتنا کہنے سے کہ جین مت سچا ہے وہ افضل سمجھا جاوے گا۔ اور دیگر مذہب والے نیک آدمی بھی بُرے ہو جاویں گے۔ ایسی باتوں کے کہنے والے آدمیوں کو مغالطہ میں پڑا ہوا اور کم عقل نہ کہا جاوے تو کیا کہا جاوے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اِن کے آچاریہ خود غرض تھے عالم کامل نہیں تھے۔ پس اگر وہ سب کی مذمت نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا اور نہ اُن کا مطلب پُورا ہوتا۔

دیکھو یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کا مذہب ڈُبانے والا اور وید مذہب کا اُدّھار کرنے والا ہے۔ اگر دوسرے لوگ ہری ہر وغیرہ دیووں کو شُدھ دیو اور اِن کے مشابہ دیو وغیرہ سب دیووں کو کُدیو

ہے۔ اوّل غیر مذہب والے کی ستتی یعنی اُن کے اوصاف کا بیان کبھی نہ کرنا۔ دوئم اُن کو نمسکار یعنی تعظیم کبھی نہ دینا۔ سوئم آلاپن یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ تھوڑا بولنا۔ چہارم سن لپن یعنی اُن سے بار بار نہ بولنا۔ پنجم اُن کو روٹی کپڑے وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی اُن کو کھانے پینے کی چیز کبھی نہ دینی۔ ششم خوشبو و پھول وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی غیر مذہب والوں کی مورتی کی پوجا کے لئے خوشبو اور پھول بھی نہ دینا۔ یہ چھ یتنا یعنی ان چھ قسم کے کاموں کو جین لوگ کبھی نہ کریں۔

محقق۔ اب عقل مندوں کو سوچنا چاہیئے کہ ان جینی لوگوں کی غیر مذہب والے لوگوں کے ساتھ کس قدر بے رحمی حقارت اور کینہ ہے جبکہ غیر مذہب والوں پر اسقدر بے رحمی ہے تو پھر جینیوں کو بے رحم کہنا ممکن ہے کیونکہ اپنے گھروالوں ہی کی خدمت کرنا کوئی بڑا دھرم نہیں کہلاتا اُن کے مذہب والے آدمی اُن کے گھر کے برابر ہیں اسلئے جب اُن کی خدمت کرتے اور دوسرے مذہب والوں کی نہیں کرتے تو پھر اُن کو کون عقل مند دیاوان کہہ سکتا ہے ❊

جینیوں کی بے رحمی کی مثال

۹۱۔ کتاب وویک سار کے صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے کہ متھرا کے راجہ کے دیوان مسمی نموچی کو جینیوں نے اپنا مخالف سمجھ کر مار ڈالا اور "آلوینا" (پرائشچت) کر کے شدھ ہوگیا۔ کیا یہ فعل دیا اور کشما کو نیست و نابود کرنے والا نہیں ہے۔ جب دیگر مذہب والوں سے جان سے مار ڈالنے تک کی مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں تو ان کو دیا کرنے کے بجائے ہنسا کرنے والا کہنا ہی بجا ہے۔

جینیوں کے چار وسائل مکتی کے جن کو کئی ایک تین شمار کرتے ہیں

۹۲۔ اب سمیکتو۔ درشن وغیرہ کی تعریف کتاب "ارہت پروچن سنگرہ پرم اگم سار" میں بیان کی گئی ہے "سمیک شردہان" [کامل اعتقاد] "سمیک درشن" گیان اور چارتر [کامل معرفت۔ علم۔ اور ریاضت] یہ چاروں راہ نجات کے وسیلے ہیں۔

ان کی تشریح یوگ دیو نے کی ہے۔ جس ہیئت سے جیو وغیرہ "دردیہ"

سمیک شردھان اور سمیک درشن کی تعریف

قائم ہیں اسی ہیئت میں جینیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے مطابق اور "ابھنویش" (خوف مرگ) وغیرہ مخالف (خیالات) سے آزاد شردھا (اعتقاد) یعنی جین مذہب کی محبت یا پاسداری ہی "سمیک شردھان" اور "سمیک درشن" ہے۔

रुचिर्जिनोक्ततत्त्वेषु सम्यक्श्रद्धानमुच्यते ।

جینیوں کے بیان کئے ہوئے "تتووں" میں اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ یعنی اور کسی میں نہیں۔

यथावस्थिततत्त्वानां संक्षेपाद्विस्तरेण वा ।

यो बोधस्तमवाहुः सम्यग्ज्ञानं मनीषिणः ॥

کو بچانے والا ہے اور باقی ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا سے نجات بخشنے والا نہیں +

ارہنت وغیرہ (یعنی) پرمیشٹھی اور جو اس کے متعلقین ہیں اُن کو پانچ[1] قسم کی نمسکار۔

یہ چار چیزیں مبارک یعنی افضل ہیں +

واضح رہے کہ دیا (رحم) "کشما" (حلم) "سمیکتو" (کمالیت) "گیان" [علم]۔ درشن [معرفت] اور "چارتر" [ریاضت] یہ جینیوں کا دھرم ہے۔

محقق۔ جبکہ نوع انسان پر دیا نہیں ہے تو وہ نہ دیا ہے اور نہ کشما۔ گیان کی جگہ اگیان۔ درشن کی جگہ اندھیر اور چارتر کے جگہ بھوکا مرنا کون سی اچھی بات ہے۔

جین مت کے دھرم کی تعریف

मूल—जइन कुणसि तव चरणं न पढसि न गुणोसि देसि नो दाणम्। ता इत्तियं न सक्किसिजं देवो इक्क परिहन्तो ॥

प्रकरण० भा० २। षष्ठी सू० २॥

جینیوں کا مغالطہ

۸۹۔ اے انسان اگرچہ تو تپ چارتر [نیک رویہ] نہیں کر سکتا۔ نہ سوتر پڑھ سکتا ہے۔ نہ پرکرن[2] وغیرہ کو بچار سکتا ہے۔ اور نہ مستحقوں وغیرہ کو دان دے سکتا ہے۔ تب بھی اگر تو صرف "ارہنت" یعنی ہمارے عبادت کے لائق دیوتا۔ سچے گورو اور سچے دھرم یعنی جین مذہب میں اعتقاد رکھے تو وہی سب سے افضل بات اور ترقی بہبودی یا نجات کا ذریعہ ہے۔

محقق۔ اگرچہ دیا (رحم) اور کشما (حلم) اچھی بات ہے تو بھی طرفداری میں پھنسنے سے دیا (رحم) ادیا (بیرحمی) اور کشما (حلم) اکشما (نابُردباری) ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی جیو کو دُکھ نہ دینا یہ بات بالکل ممکن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دُشٹوں کو سزا دینا بھی دیا میں شمار کرنا واجب ہے۔ اگر کسی دُشٹ کو سزا نہ دی جاوے تو ہزاروں آدمیوں کو دُکھ ملے گا۔ اس لئے وہ دیا ادیا۔ کشما اکشما ہو جاوے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ سب متنفسوں کے دُکھ دور کرنے اور سُکھ پہنچانے کی تدبیر کرنا دیا کہلاتی ہے۔ صرف پانی چھان کر پینا اور ذرا ذرا سے جانوروں کو بچانا ہی دیا نہیں کہلاتی۔ بلکہ اس قسم کی دیا جینیوں میں کہنے ہی کہنے کی ہے۔ کیونکہ وہ اُس پر عمل نہیں کرتے۔ کیا انسانوں وغیرہ کی خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں رحم کھا کر روٹی پانی سے تواضع کرنا اور دوسرے مذہب کے عالموں کی عزت اور خدمت کرنا دیا نہیں ہے۔

جینیوں کی دیا کی پڑتال اور حیہ کشما کا بیان

۹۰۔ اگر ان کی دیا سچی ہوتی تو کتاب "دویک سار"[3] کے صفحہ ۲۲۱ میں دیکھو کیا لکھا

[1] دیکھو سملاس بارہ حاشیہ ۱۲۷ و [2] پرکرن جینیوں کی اصطلاح میں ایک ایک مضمون یا کتابوں کا نام ہے (مترجم)

مانتے ہیں اُن سے پُوچھنا چاہئے کہ اگر یہی بات ہے تو ہاتھی کا جیو چیونٹی میں اور چیونٹی کا جیو ہاتھی میں کس طرح سما سکے گا پس یہ بھی ایک جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ جیو ایک لطیف شئے ہے۔ جو ایک پرمانو کے اندر بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن اُس کے قوا جسم کے اندر پران۔ بجلی اور ناڑی وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے تمام جسم کا حال معلوم کرتا ہے اور اچھی صحبت سے اچھا اور بُری صحبت سے بُرا ہو جاتا ہے۔

اب جینی لوگ دھرم کو اِس طرح مانتے ہیں

मूल– रे जीव भवदुहाइं इक्कं चिय हरइ जिणमयं धम्मं ।
इयराणं परमं तो सुहकप्पे मूढमुसि ओसि ॥
प्रकरणरत्नाकर भाग २ । षष्ठी शतक ६० । सूत्राङ्क ३ ॥

جیسی دوسروں کے دلوں کو اور دھرم کو بُرا کہتے ہیں

۸۷۔ ارے جیو! محض ایک جین مت یعنی شری ویت راگ کا بیان کیا ہوا۔ دھرم دُنیوی دُکھ پیدائش۔ بڑھاپے اور موت کو دور کرنے والا ہے۔ اسی طرح جین مت والے کو "سُدیو" [اچھا دیوتا] اور "سگرو" [اچھا گرو] بھی جاننا چاہئے۔ دیگر یعنی ویت راگ رشبھ دیو سے لے کر مہابیر تک جو رغبت سے چھوٹے ہوئے دیوتا ہیں اُن کے علاوہ باقی ہری۔ ہر۔ برہما وغیرہ کُدیو [بُرے دیوتا] ہیں جو جو اُن کی پُوجا اپنی بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں وہ سب لوگ دھوکا کھاتے ہیں۔ خلاصہ مطلب اِس کا یہ ہے۔ کہ جین مت کے "سدیو" "سگرو" "سدھ دھرم" [اچھے دھرم] کو چھوڑ کر دوسرے "کُدیو" "کُگرو" اور کُدھرم کی پیروی کرنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی۔

محقق۔ اب عالموں کو سوچنا چاہئے کہ اِن کی دھرم کی کتابیں کہاں تک مذمت سے بھری ہوئی ہیں۔

मूल–अरिहं देवो सुगुरु सुद्धं धम्मं च पंच नवकारो
धन्नाणं कयच्छाणं निरन्तरं वसइ हिययम्मि ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० ६० । सू० १ ॥

حسنوں کی جا سر لیٹے چیزیں
(۱) ارھنت دیو
(۲) سوگرو
(۳) سودھرم
(۴) پانچ قسم کی نسکار

۸۸۔ جو "اری ہنت" (یعنی) بڑے بڑے دیوتاؤں۔ سے پُوجا وغیرہ کئے جانے کے لائق ایسا کہ (جسکے برابر) کوئی دوسرا وجود افضل نہیں۔ جو دیوتاؤں کا دیوتا زینت بخش ارہنت دیو +
صاحب علم و عمل شاستروں کا اُپدیش کرنے والا (سگرو) +
شدھ یعنی تعلقات دُنیوی کی ناپاکی سے بری "سمیکتو" [کمالیت] یعنی مخزن اخلاق و رحم جو "شری جن" سے اُس کا بیان کیا ہوا۔ دھرم جو ہی چاہ ضلالت میں گرنے والے متنفسوں

کرم خود بخود نشہ کی طرح پھل نہیں دیتے

۸۰۔ سوال۔ نشہ کی طرح کرم خود بخود اثر کرتا ہے۔ پھل کے دینے میں دوسرے کی ضرورت نہیں۔

جواب۔ اگر ایسا ہو تو جس طرح نشہ پینے والوں کو کم نشہ چڑھتا ہے۔ اور جسے عادت نہیں ہوتی اُسے بہت چڑھتا ہے اُسی طرح ہمیشہ بہت سے پاپ پن کرنے والوں کو کم اور گاہے گاہے تھوڑا تھوڑا پاپ پن کرنے والوں کو زیادہ پھل ہوا کرے گا۔

پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں

۸۱۔ سوال۔ جیسی جس کی عادت ہوتی ہے اُس کو ویسا ہی پھل ملا کرتا ہے۔

جواب۔ عادت پر دارومدار ہے۔ تو اُس کا چھوٹنا اور ملنا نہیں ہوسکتا۔ البتہ جسطرح صاف کپڑوں میں کسی وجہ سے میل لگ جاتی ہے اور اُس کے دور کرنے کی تدبیر سے چھوٹ بھی جاتی ہے ایسا ماننا ٹھیک ہے۔

جیو اور کرم کے پھل خود بخود سوا ایشور کے نہیں اکٹھے ہوسکتے۔

۸۲۔ سوال۔ اتصال کے بغیر کرم سرانجام نہیں پاتا۔ جیسے دودھ اور کھٹائی کے اتصال کے بغیر دہی نہیں بنتا اسی طرح جیو اور کرم کے ملنے سے کرم سرانجام پاتا ہے۔

جواب۔ جسطرح دہی اور کھٹائی کے ملانے والا تیسرا ہوتا ہے۔ اُسیطرح جیوؤں کو کرموں کے پھل کے ساتھ ملانے والا تیسرا وجود ایشور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جڑ اشیاء خود بخود باقاعدہ اتصال نہیں پاتیں اور جیو بھی محدود العلم ہونے کی وجہ سے خود بخود اپنے کرموں کے پھل کو نہیں پاسکتے۔ پس ثابت ہوا کہ ایشور کے باندھے ہوئے قانون قدرت کے بغیر کرموں کے پھل کی آئین بندی نہیں ہوسکتی۔

جیو کرم سے نہیں چھوٹ سکتا

۸۳۔ سوال۔ جو کرموں سے مخلصی پاتا ہے وہی ایشور کہلاتا ہے۔

جواب۔ جبکہ ازلی زمانہ سے جیو کے ساتھ کرم لگے ہیں تو جیو اُن سے ہرگز مخلصی نہیں پاسکتا۔

بندھن نیا نہیں

۸۴۔ سوال۔ کرم کے ذریعہ سے پیدا ہونے والا بندھن ابتدا والا ہے۔

جواب۔ اگر آغاز والا ہے تو کرموں کا یوگ (تعلق) انادی نہیں رہا اور تعلق ہونے سے پیشتر جیو "نشکرم" [فعل سے خالی] ہوگا۔ اور اگر "نشکرم" کو کرم لگ گیا تو مکتوں کو بھی لگ جاوے گا۔ اور کرم اور کرم کرنے والے کے درمیان دوامی یعنی لازم ملزوم کا تعلق ہوتا ہے۔ کبھی نہیں چھوٹتا۔ اِس لئے جس طرح نویں سملاس میں لکھ آئے ہیں اُسی طرح ماننا ٹھیک ہے۔

محدود العلم جیو ایشور نہیں ہوسکتا

۸۵۔ جیو اپنا علم اور طاقت جتنی چاہے بڑھا دے تب بھی اُس میں محدود علم اور محدود طاقت رہے گی۔ ایشور کی مانند کبھی نہیں ہوسکتا۔ البتہ جس قدر طاقت بڑھانا ممکن ہے اُس قدر بذریعہ یوگ کے بڑھا سکتا ہے۔

جیو جسم کی ڈیل پر موٹا پتلا نہیں ہوتا

۸۶۔ جینیوں میں جو "ارہت" لوگ جیو کا پیمانہ جسم کے پیمانہ کے مطابق

مُکت ہونا مانتے ہو۔ اُسی طرح دوامی مکتی سے کبھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑے گا وسائل کے ذریعہ سے حاصل ہوئی شئے ہرگز دوامی نہیں ہو سکتی۔ اگر وسائل کے بغیر مکتی کا حاصل ہونا مانو گے تو کرموں کے بغیر ہی بندھن کبھی پیدا ہو سکے گا۔ جس طرح کپڑوں میں میل لگتی ہے اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے اور پھر میل لگ جاتی ہے۔ اُسی طرح جھوٹ وغیرہ باعثوں سے رغبت اور نفرت کے ذریعہ سے جیو میں کرم صورت پھل لگتا ہے[1]۔ اور وہ کامل علم۔ مشاہدہ۔ اور نیک اعمال سے نِرمل (پاک) ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل لگنے کے باعثوں[2] سے میل کا لگنا مانتے ہو تو مُکت جیو کا سنساری اور سنساری جیو کا مُکت ہونا ضرور ماننا پڑے گا۔ کیونکہ جس طرح تدبیر سے میل چھوٹتی ہے اُسی طرح وسائل سے میل لگ بھی جاتی ہے اس لئے جیو کا بندھن اور مُکت ہونا پرواہ (تواتر) سا انادی مانو۔ مسلسل انادی نہیں۔

جیو سدا سے ناپاک نہیں

۷۸۔ سوال۔ جیو کبھی نِرمل (ناپاکی سے بری) نہیں تھا۔ بلکہ ناپاک ہے۔

جواب۔ اگر کبھی نرمل نہیں تھا تو نرمل کبھی ہو بھی نہ سکے گا۔ جس طرح صاف کپڑے میں پیچھے سے لگی ہوئی میل کو دھونے سے چھڑا دیتے ہیں۔ اُس کی ذاتی سفید رنگ کو نہیں چھڑا سکتے۔ اور میل پھر بھی کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اسی طرح مکتی[3] میں بھی لگے گی۔

کرم سے ایشور کے بنا اپنے آپ جنم نہیں مل سکتا

۷۹۔ سوال۔ جیو پہلے کئے ہوئے کرموں ہی سے قالب میں آجاتا ہے۔ ایشور کا ماننا فضول ہے۔

جواب۔ اگر محض کرم ہی قالب اختیار کرنے کا باعث ہوں اور ایشور باعث نہ ہو تو جیو بُرے جنم کو جس میں بہت دُکھ ہو کبھی اختیار نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اچھے اچھے جنم اختیار کیا کرے۔ اگر کہو کہ کرم روکنے والے ہیں۔ تو بھی جس طرح چور خود بخود آ کر قید خانہ میں نہیں پڑتا اور نہ خود بخود پھانسی کھاتا ہے۔ بلکہ راجا دیتا ہے اُسی طرح جیو کے قالب اختیار کرنے اور اُس کے کرموں کے مطابق پھل دینے والے پرمیشور کو تم بھی مانو۔

---

[1] یعنی جیو کو درخت مانیں تو رغبت و نفرت صورت پانی اور مٹی کے ذریعہ سے اس میں اعمال صورت پھل لگتے ہیں۔ (مترجم)

[2] یعنی اگر میل لگنے کے باعثوں کو موجود مانتے ہوئے اُن سے میل کا لگنا لازمی تسلیم کرتے ہو تو میل لگنے کی علت موجود رہنے کی صورت میں اس میں پھنسنا بھی ماننا پڑیگا اور اُسی طرح اُس میں پھنس کر پھر اُس سے نکلنے کا ذریعہ علم حقیقی کو ملا جاتا ہے تو بندھن کے بعد مکتی بھی ماننی پڑیگی۔ وعلیٰ ہذا۔ (مترجم)

[3] یعنی مکتی کو سفید کپڑا سمجھا جاوے تو اُس میں میل کا لگنا ضروری ہے اور پھر اُس میل کے اُتر جانے سے وہی اصلی سفید حالت یعنی مکتی نکل آئیگی اس طرح مکتی کو چھٹنے اور ملنے والی چیز سمجھا جاتا ہے۔ (مترجم)

یہ جین دتّ سوری کا قول ہے۔ اور کتاب "پرکرن رتناکر" حصہ اوّل کے "نئی چکر سار" میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ "چیتنا لکشن" (اوراک کی صفت رکھنے والا) جیو اور "چیتنا رہت" (غیر ذی شعور) غیر از جیو یعنی جڑ ہے۔ ست کرموں (نیک اعمال) والے "پدگل" (پرمانو یعنی ذرات مادی) پُن۔ اور پاپ کرموں والے "پدگل" پاپ کراتے ہیں۔

محقق۔ جیو اور جڑ کی تعریف تو ٹھیک ہے۔ لیکن "پدگل" جو جڑ ہیں اُن میں پاپ پُن کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پاپ پُن کرنے کی خاصیت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر یہ جڑ اشیاء ہیں وہ سب پاپ پُن سے خالی ہیں۔ جو جیووں کو انادی (ازلی) مانا جاتا ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اُسی محدود المقام اور محدود العلم کو مکتی کی حالت میں ہمہ دان ماننا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جو محدود المقام اور محدود العلم ہے اُس کی طاقت کبھی ہمیشہ محدود ہی رہیگی۔

اور دنیا۔ جیو۔ کرم اور بندھن کو نتیجہ ماننا ٹھیک نہیں

۷۶۔ جینی لوگ دُنیا۔ جیو۔ جیو کے کرم اور بندھ کو انادی مانتے ہیں یہاں بھی جینیوں کے تیرتھنکروں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ ترکیب پائے ہوئے جہان کا معلول اور علت کی حالتوں میں سے گذرنا اور متواتر معلول بننا اور جیو کے کرم اور نیز بندھ انادی نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا مانتے ہو تو پھر کرم اور بندھ کا چھوٹنا کیوں مانتے ہو۔ کیونکہ جو شے انادی ہے وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ اگر انادی کا بھی فنا ہونا مانوگے تو تمہارے تمام انادی اشیاء کا فنا ہونا لازم آویگا۔ اور اگر انادی کو مدامی مانوگے تو کرم اور بندھ بھی مدامی ہونگے۔ اور اگر سب کرموں کے چھوٹنے سے مکتی مانتے ہو تو سب کرموں کا چھوٹنا مکتی کا نمت (باعث) ہوا۔ پس مکتی نیمتکی (عارضی) ہوگی اِس لئے ہمیشہ نہیں رہ سکے گی۔ اور فعل اور فاعل کا دائمی تعلق ہونے کی وجہ سے فعل بھی کبھی نہیں چھوٹیں گے۔ پھر تم نے جو اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کی مکتی مدامی مانی ہے وہ قایم نہ رہ سکے گی۔

جیو کی مکتی سدا کے لئے نہیں ہوتی۔

۷۷۔ سوال۔ جس طرح دھان کا بیج چھلکا اُتار لینے یا آگ میں بھُن جانے پر پھر نہیں اُگتا اسی طرح مکتی میں پہنچا ہوا جیو پھر پیدایش اور موت سے وابستہ جہان میں نہیں آتا۔

جواب۔ جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اُن کا تعلق "سموائی" (لازم ملزوم) ہے۔ اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اُس کے کرم اور کرم کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اُس میں کرم کرنے کی طاقت کا موجود ہونا نہ مانوگے تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جاویں گے اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہیگی۔ جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور بندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہوتا ہے تمہاری دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑے گا کیونکہ جس طرح تم مکتی کے وسیلے یعنی کرموں سے چھوٹ کر جیو کا

اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے۔

الیشور جہان کا فاعل ہے۔ اس کا فاعل کوئی نہیں ہو سکتا

۷۴۔ سوال۔ اگر ایشور کو جہان کا فاعل مانتے ہو تو ایشور کا فاعل کون ہے۔
جواب۔ فاعل (اوّلین) کا فاعل اور علت (اولے) کی علت کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ فاعل اوّلین اور علت اولے کے ہونے پر ہی معلول بنتا ہے۔ جس میں اِتصال اور انفصال نہیں ہوتا۔ جو اوّلین اتصال اور انفصال کی علت ہے اُس کا فاعل یا علت کسی طرح نہیں ہو سکتی اس امر کے مفصل تشریح آٹھویں سملاس میں پیدائش عالم کے مضمون میں کی گئی ہے وہاں دیکھنا چاہئیے۔

جبکہ جینی لوگوں کو موٹی موٹی باتوں کا بھی واقعی علم نہیں ہے۔ تو انہیں پیدائش عالم جیسے نہایت باریک مسائل سمجھنے کی طاقت کسطرح ہو سکتی ہے۔ اِس لئے جینی لوگ جو دنیا کو ازلی اور ابدی مانتے ہیں اور جوہروں کے تغیرات کو بھی ازلی اور ابدی مانتے ہیں اور ہر عرض اور ہر مقام میں تغیرات اور الغرض ہر چیز میں بے انتہا تغیرات کو مانتے ہیں جیسا کہ "پرکرن رتناکر" کتاب کے حصہ اول میں لکھا ہوا ہے تو یہ بات بھی کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جن کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اُن کے تمام متعلقات بھی انتہا والے ہوتے ہیں۔ اگر بے انتہا سے بے شمار مراد لیتے ہو۔ تب بھی درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ جیووں کے نسبت یہ بات درست ہو سکتی ہے پرمیشور کی نسبت نہیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ جوہر میں اپنے اپنے ایک ایک[1] معلول اور علت کی طاقت کو غیر ممکن التقسیم (بے انتہا) تغیرات کی وجہ سے بے انتہا طاقت ماننا محض بے علمی کی بات ہے۔ جبکہ ایک مفرد پرمانو جوہر کی حد ہے تو اُس میں لاانتہا تقسیم کے تغیرات کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اِسی طرح ایک ایک جوہر میں لاانتہا عرض۔ اور ایک عرض اور مقام میں غیر ممکن التقسیم یعنی لاانتہا تغیرات کو بھی لاانتہا ماننا محض لڑکپن کی بات ہے۔ کیونکہ جس کے ظرف کی انتہا ہے تو اُس کے مظروف کی انتہا کیوں نہیں۔ الغرض اسی قسم کی لمبی چوڑی جھوٹی باتیں لکھی ہیں۔

جینیوں کا جڑ میں پن پاپ سمجھنا بڑی غلطی ہے۔

۷۵۔ "جیو" اور غیر از "جیو" اِن دو اشیاء کے بارہ میں جینیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے۔

चेतनालक्षणो जीवः स्यादजीवस्तदन्यथा ।
सत्कर्मपुद्गलाः पुण्यं पापं तस्य विपर्ययः ॥

---

[1] یعنی کسی جوہر کی اس طاقت کو کہ وہ ایک خاص علت سے ایک خاص معلول کو پیدا کر سکتا ہے بے انتہا طاقت نہیں کہہ سکتے۔ (مترجم)

ایک "ہری ورش"۔ ایک "رمیک"۔ ایک "دیو کرو"۔ ایک "اُتر کرو" یہ چھ بر آعظم ہیں۔

جینیوں کی جغرافیہ کی طرف سے لاعلمی

۱۷۔ محقق۔ سنو بھائی کرہ ارضی کے جاننے والے لوگو! کرۂ زمین کے پیمائش کرنے میں تم نے غلطی کھائی یا جینیوں نے۔ اگر جینیوں نے غلطی کھائی تو تم اُن کو سمجھاؤ۔ اور اگر تم نے غلطی کھائی تو اُن سے سمجھ لو۔ تھوڑا سا غور کرنے سے یہی یقین ہوتا ہے کہ جینیوں کے آچاریہ اور چیلوں نے علم کرہ زمین و ہیئت و ریاضی کچھ بھی نہیں پڑھا تھا اگر پڑھے ہوتے تو سراپا ناممکن گپوڑے کیوں مارتے۔ پس اگر ایسے بے علم لوگ جہان کو بلا فاعل کے مانیں اور ایشور کو نہ مانیں تو کیا تعجب ہے۔

جینی اسی جہالت کی پردہ دری کے خوف سے کتابیں نہیں دکھلاتے

۲۷۔ اسی واسطے جینی لوگ اپنی کتابیں غیر مذہب کے کسی عالم کو نہیں دیتے۔ کیونکہ جن کو یہ لوگ مستند یعنی تیرتھنکروں کی تصنیف کی ہوئیں سدھانت کی کتب مانتے ہیں اُن میں اس قسم کی بے علمی کی باتیں بھری ہوئی ہیں اسی وجہ سے دیکھنے نہیں دیتے۔ اگر دیکھنے کو دیویں تو پول کھل جاوے۔ ان کے سوائے کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہوگا۔ ہرگز اس گپوڑوں بھرے مضمون کو سچ نہیں مان سکے گا۔

جینیوں کی یہ سب دھاندل دنیا کو بلا فاعل ازلی ابدی ثابت کرنے کے لئے ہے۔

۳۷۔ یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو "انادی" ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے۔ مگر یہ محض جھوٹ ہے۔ البتہ جہان کی علت "انادی" ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادہ کے ذرے) وغیرہ بحیثیت عنصری فاعل سے مستغنی ہیں لیکن اُنہیں باقاعدہ بننے یا بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جب مُفرد "پرمانو" کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے اس لئے اُن کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے۔ اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے دیکھو زمین سورج وغیرہ تمام عالموں کو انتظام میں رکھنا ابدی ازلی ودچیتن پرماتما کا کام ہے یہ عالم کثیف جس میں ترکیب یعنی خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے انادی کبھی نہیں ہوسکتا اگر معلول دنیا کو دوامی مانو گے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت معلول دونو ہی ہوجاوے گا۔ اگر ایسا کہو گے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث "انیوانیہ آشریہ" (دَور) اور "آتم آشریہ" (اپنے سہارے آپ) کا نقص عائد ہوگا۔ جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن ہے

سلہ جینیوں کے علم جغرافیہ سے بالکل معصوم ہونے کے ثبوت میں ہم اس موقع پر ایک نقشہ لگاتے ہیں جو "اڈھی دو سیپ" یعنی اڑھائی دویپ کا نقشہ ہے اس نقشہ سے جینیوں کی جہالت کا بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے اصلی کرہ ارضی کے موجودہ نقشوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اُن کے نقشہ اور جغرافیہ کی لغویت خود بخود ظاہر ہو جائیگی اسلئے ہمارے حاشیہ کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی واضح ہے کہ یہ نقشہ بابو انہال سنگھ کرنال فیلسی متعلک جینی سادھو ٹیکمراج نامی سے حاصل کیا تھا سادھو مذکور کے پاس چھپا ہوا اتنا تھا۔ جسکی نقل عکسی کپڑے پر کی گئی تھی ۔ مترجم

جانوروں کے حیرت ناک قدامت عمریں

۶۹ - رتن سار صفحہ ۱۵۰- اور دیکھو اُن کا اندھا دُھند - بچھو - بکاہی - کساری اور مکھی ایک یوجن کے جسم والے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ کر زیادہ چھ ماہ ہوتا ہے - دیکھو بھائی! چار چار کوس کا بچھو اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا - اگر بروئے جین مذہب آٹھ میل کے جسم والے بچھو اور مکھی بھی ہوتے ہیں تو ایسے بچھو اور مکھی اِنہیں کے گھر میں رہتے ہوں گے اور اُنہوں نے ہی دیکھے ہوں گے دُنیا میں اور کسی نے نہیں دیکھے ہونگے اگر کہیں ایسے بچھو کسی جینی کو کاٹیں تو اُس کا کیا ہوتا ہوگا -

آبی جانور مچھلی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن یعنی دس ہزار کوس فی یوجن کے حساب سے ایک کروڑ کوس . . . . ا کا ہوتا ہے - اور اُن کی عمر ایک کروڑ "پورو" سال کی ہوتی ہے - ایسا بڑا آبی جانور سوائے جینیوں کے اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا -

اور چوپایہ جانور ہاتھی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ دو کوس سے نو کوس تک اور عمر چوراسی ہزار سالوں کی - وغیرہ وغیرہ ایسے بڑے بڑے جسم والے جیو بھی جینی لوگوں ہی نے دیکھے ہونگے وہی (ایسی باتیں) مان سکتے ہیں اور کوئی عقلمند نہیں مان سکتا -

رتن سار صفحہ ۱۵۱ - آبی گربھج (رحم سے پیدا ہونیوالے) جیووں کے جسم کا پیمانہ بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن یعنی . . . . . . ۱ ایک کروڑ کوس کا اور عمر کا پیمانہ ایک کروڑ "پورو" سالوں کا ہوتا ہے استنے بڑے جسم اور عمر والے جیو بھی اِنہیں کے آچاریوں نے خواب میں دیکھے ہوں گے - کیا یہ ایسا سخت جھوٹ نہیں ہے کہ کبھی ممکن نہ ہو سکے -

جینیوں کا عجیب و غریب جغرافیہ اور اُس کی بیہودگی

۷۰ - اب زمین کی پیمائش سُنئے (رتن سار صفحہ ۱۵۲) - اِس ترچھی دنیا میں "اسنکھیات" "دویپ" اور "اسنکھیات" "سمندر" ہیں "اسنکھیات" کا اندازہ یہ ہے کہ جس قدر "سمیہ" اڑھائی "ساگروپم کال" میں ہوتے ہیں اتنے "دویپ" اور سمندر جاننے چاہئیں - اب اِس زمین میں اوّل ایک "جمبودویپ" سب دویپوں کے درمیان میں ہے - اِس کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا ہے اور اُس کے چاروں طرف "لون سمندر" (کھاری سمندر) ہے اُس کا پیمانہ دو لاکھ یوجن یعنی آٹھ لاکھ کوس کا ہے - اس جمبودویپ کے چاروں طرف جو "دھات کی کھنڈ" نام دویپ ہے - اُس کا پیمانہ چار لاکھ یوجن یعنی سولہ لاکھ کوس کا ہے - اور اُس کے باہر "کالودھی" سمندر ہے - اُس کا پیمانہ آٹھ لاکھ یوجن یعنی بتیس لاکھ کوس کا ہے - اُس کے بعد "پُشکراورت" دویپ ہے اُس کا پیمانہ سولہ کوس کا ہے - اُس دویپ کے اندر منطقہ ہیں - اُس کے نصف میں انسان رہتے ہیں اور اُس کے باہر اسنکھیات "دویپ" - اور سمندر ہیں اُن میں "ترگیک یونی" (ترچھے چلنے والے جانور رہتے ہیں رتن سار صفحہ ۱۵۳ - جمبودویپ میں ایک ہیمونت - ایک ائی رنیہ ونت

"ادسرپنی" کال گزر جاوے تب ایک "کال چکر" ہوتا ہے جب "اننت کال چکر" گزر جاویں تب ایک "پڈگل پراورت" ہوتا ہے۔

اننت کال

اب "اننت کال" کس کو کہتے ہیں۔ سِدھانت کی کتابوں میں نو تمثیلوں سے کال کا شمار کیا گیا ہے اُس سے آگے "اننت کال" کہلاتا ہے۔ ویسے "اننت پڈگل پراورت" کے زمانے جیو کو بھرمتے ہوئے گزرے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

جینوں کے حساب کی بیہودگی

۶۵۔ سُنو بھائی علم ریاضی کے جاننے والے لوگو! تم جینیوں کی کتابوں کے بموجب وقت کا شمار کر سکو گے یا نہیں۔ اور تم اُس کو سچ کبھی مان سکتے ہو یا نہیں دیکھئے اِن تیرتھنکروں نے ایسا علم ریاضی پڑھا تھا اِن کے مت میں ایسے ایسے اُستاد اور شاگرد ہیں جن کی بے علمی کی کوئی حد نہیں۔ اور بھی اِن کا اندھیر سُنو۔ رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳۳ سے آگے جو کچھ بُوٹا بول یا جینیوں کی سدھانت کی کتابیں یعنی رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک اُن کے چوبیس تیرتھنکروں کے اقوال کا لُبّ لباب ہے۔

مٹی پتھر وغیرہ بے حس جیو اور اُن کی عمر

۶۶۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۴۸ میں ایسا لکھا ہے کہ "پرتھوی کایہ" کے جیو مٹی پتھر وغیرہ کو جو پرتھوی (مٹی) کی مختلف شکلیں ہیں سمجھو۔ اُن میں رہنے والے جیووں کے جسم کا اندازہ ایک اُنگل کا اسنکھیا تواں [بے شمار واں حصہ] سمجھنا یعنی بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ یہ ہے کہ وہ بائیس ہزار برس جیتے ہیں۔

نباتات یعنی ایک حس والے جیو اور اُن کی عمر

۶۷۔ رتن سار صفحہ ۱۴۹۔ نباتات کے ایک جسم میں لا انتہا جیو ہوتے ہیں۔ وہ معمولی نباتات کہلاتے ہیں۔ جو کند مُول وغیرہ اور "اننت کایہ" وغیرہ ہوتے ہیں اُن کو معمولی نباتات کا جیو کہنا چاہیئے۔ اُن کی عمر کا پیمانہ "انتر مہورت" ہوتا ہے۔ لیکن اِس موقعہ پر اُن کا "مہورت" حسب مندرجہ بالا سمجھنا چاہیئے۔ اور چونکہ جسم میں ایک ہی حس یعنی صرف حس لامسہ ہوتی ہے اور اس (جسم) میں ایک جیو رہتا ہے اِسلئے اُس کو مفرد نباتات کہتے ہیں اُنکے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن ہوتا ہے واضح ہو کہ پُرانیوں کا یوجن چار کوس کا مگر جینیوں کا یوجن دس ہزار کوس کا ہوتا ہے۔ اُس کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار برس کا ہوتا ہے۔

سنکھ کوڑی وغیرہ یعنی دو حس والے جیو اور اُن کی عمر کا اندازہ

۶۸۔ اب دو حس والے جیو کا بیان کرتے ہیں اُن کا ایک جسم اور ایک مُنہ (ہوتا ہے) اور وہ سنکھ۔ کوڑی اور جوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کے جسم کا پیمانہ یعنی جسم کثیف زیادہ سے زیادہ اڑتالیس کوس کا ہوتا ہے۔ اور اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ بارہ برس کا ہوتا ہے۔ اِس موقعہ پر بہت بُھول گیا کیونکہ اِس قدر بڑے جسم کی عمر زیادہ لکھتا۔ اور اڑتالیس کوس کی جوں جینیوں کے جسم میں پڑتی ہوگی اور اُنہوں ہی نے دیکھی بھی ہوگی۔ اور کسی کا ایسا نصیب کہاں کہ اس قدر بڑی جُوں کو دیکھے!!!

بے معنی باتیں کبھی دیکھو!۔ جن تیر تھنکروں کو جینی لوگ "سمیک گیانی" (عالم کامل) اور پرمیشور مانتے ہیں اُن کی جھوٹی باتوں کے نمونے یہ ہیں۔

رتن سار بھاگ میں جس کو جینی لوگ مانتے ہیں اور جس کو بتاریخ ۲۸ راپریل ۱۸۷۹ء نانک چند جتی نے مطبع جین پربھاکر بنارس میں چھپواکر شایع کیا ہے۔ صفحہ ۱۴۵ پر کال (وقت) کی تشریح اس طرح کی ہے۔

کال کی تشریح

۶۴۔ یعنی چھوٹے سے چھوٹے وقت کو "سمیہ" کہتے ہیں۔ اور "اسنکھیات" (بے شمار) سمیوں کو "آولی" کہتے ہیں۔ ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ "آولیوں" کا ایک "مہورت" ہوتا ہے۔ ویسے تیس "مہورتوں" کا ایک دن۔ ایسے پندرہ دنوں کا ایک "پکش" اور ایسے دو پکشوں کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک سال ہوتا ہے۔ اور ایسے ستر لاکھ کروڑ چھپن ہزار کروڑ۔

پورو اور پلیوپم کال کس کو کہتے ہیں۔

(۷۰۰۰۰۰۰×۱۰۰۰۰۰۰۰ + ۵۶۰۰۰×۱۰۰۰۰۰۰۰ = ۰۰۰۰۰۰۰) برسوں کا ایک "پورو" ہوتا ہے۔ ایسے "اسنکھیات" پورووں کو ایک "پلیوپم" کال کہتے ہیں۔

اسنکھیات یعنی بےشمار کی تشریح

"اسنکھیات" اس کو کہتے ہیں کہ ایک چار کوس مربع اور اُتنا ہی گہرا کنواں کھود کر اس کو "جنگلی" آدمی کے جسم کے بالوں کے ٹکڑوں سے حسب تفصیل ذیل بھریں۔ واضح رہے کہ آجکل کے انسان کے بال سے "جنگلی" آدمی کا بال چار ہزار چھیانوے حصہ پتلا ہوتا ہے۔ یعنی اگر "جنگلی آدمی" کے چار ہزار چھیانوے بالوں کو اکٹھا کریں تو زمانہ حال کے آدمیوں کا ایک بال ہوتا ہے۔ ایسے جنگلی آدمی کے ایک اُنگل بھر بال کے سات دفعہ آٹھ آٹھ ٹکڑے کرنے سے ۲۰۹۷۱۵۲ بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ٹکڑے ہوتے ہیں۔ پس ایسے ٹکڑوں سے مندرجہ بالا کنوئیں کو بھریں۔ اور اس میں سے سو سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں جب سب ٹکڑے نکل جاویں اور کنواں خالی ہو جائے تب بھی وہ وقت سنکھیات (قابل شمار) ہے۔ اور جب اُنہیں میں سے ایک ایک ٹکڑے کے اسنکھیات ٹکڑے کرکے۔ اُن ٹکڑوں سے اُس کنوئے کو ایسا ٹھونس کر بھریں کہ اُس کے اوپر سے کرہ زمین کے راجا کا لشکر گزر جاوے تو بھی نہ دبے۔ اُن ٹکڑوں میں سے سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں۔ جب وہ کنواں خالی ہو جاوے اور پھر اسنکھیات "پورو" گزر جاویں تب ایک "پلیوپم" کال ہوتا ہے۔ پلیوپم کال کو کنوئیں کی تمثیل سے سمجھ لینا۔

جب دس کروڑ کروڑ (۱۰۰۰۰۰۰۰×۱۰۰۰۰۰۰۰) پلیوپم کال گزریں تب ایک "ساگرو پم کال" ہوتا ہے جب دس کروڑ کروڑ "ساگروپم کال" گزر جاویں تب ایک "اُت سرپنی کال" ہوتا ہے اور جب ایک "اُت سرپنی" اور ایک

تمہاری بے علمی کی بات ہے۔ اگر بے علمی وغیرہ نقصوں سے چھوٹنا چاہتے ہو تو دید وغیرہ سچے شاستروں کا سہارا لو۔ کیوں مغالطے میں پڑکر ٹھوکریں کھاتے ہو ✦

اب ہم جس طرح جَین لوگ جہان کو مانتے ہیں اُس طرح اُن کے "سُوتروں" کے مطابق بیان کرتے ہیں اور اختصار کے ساتھ اصلی حوالہ کے معنی کرنے کے بعد سچ جھوٹ کی تحقیق کرکے دکھلاتے ہیں ✦

मूल—सामिअणाइ अणन्तो च नुगइ संसार घोरकान्तारे। मोहाइ कम्मगुरु ठिइ विवाग वसनुभमइजीव रो। प्रकरण-रत्नाकर भाग दूसरा २ षष्ठीशतक ६० सूत्र २॥

یہ رتن سار بھاگ نامی کتاب کے اندر "سمیکتو پرکاش" کے مضمون میں گوتم اور مہاویر کا مباحثہ ہے۔

دنیا ازلی اور ابدی نہیں ہوسکتی

۶۲۔ اِس کا مختصر طور پر ضروری مطلب یہ ہے کہ دُنیا کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی اور نہ کبھی فنا ہوتی ہے یعنی جہان کسی کا بنایا ہوا نہیں۔ ایسا ہی آستک ناستک کے مباحثہ میں (کہا ہے) کہ اے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں یہ کبھی نہیں بنا اور نہ کبھی فنا ہوتا ہے۔

محقق۔ (۱) جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہوسکتا اور فعل بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں۔ جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہونے والی ہیں وہ پیدا اور فنا ہوتی دیکھی جاتی ہیں۔ پھر دُنیا پیدائش اور فنا کے تابع کیوں نہیں۔ اِس لئے تمہارے تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا۔ اگر اُن کو کامل علم ہوتا تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے۔

(۲) جیسے تمہارے گرو ہیں ویسے ہی تم شاگرد بھی ہو۔ تمہاری باتیں سننے والے کو علم طبیعات کبھی نہیں ہوسکتا۔ بھلا جو اشیاء صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں اُن کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے۔ بات یہ ہے کہ جینیوں یا اُن کے اچاریہ کو کُرہ ارضی اور ہیئت کا علم نہیں آتا تھا اور نہ اِس وقت اِن میں یہ علم ہے۔ ورنہ مندرجہ ذیل قسم کی ناممکن باتیں کیوں کر مانتے اور کہتے۔ دیکھئے! (یہ لکھتے ہیں کہ)

جینیوں کی بیہودہ فلاسفی

۶۳۔ اِس "دُنیا میں پرتھوی کایہ" یعنی پرتھوی (زمین) بھی جیو کا جسم ہے۔ "اور جل کایہ" وغیرہ جیو بھی مانتے ہیں۔ اُس کو کوئی بھی نہیں مان سکتا۔ اِن کی اور

اِس لئے عادل پرماتما کا ہونا لازمی ہے۔

ناستک۔ جہان میں ایک ایشور نہیں بلکہ جس قدر مکت جیو ہیں وہ سب ایشور ہیں۔

مکت جیو ایشور نہیں ہیں ایشور ایک ہی ہے۔

۵۸۔ آستک یہ بات بالکل فضول ہے کیونکہ جو اول بندھن میں پڑ کر مکت ہو تو پھر بھی ضرور بندھن میں پڑے گا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ بالطبع مکت نہیں ہے۔ جیسے تمہارے چوبیس تیرتھنکر پہلے بندھن میں تھے۔ پھر مکت ہوئے۔ پھر بھی ضرور بندھن میں گریں گے اور جبکہ بہت سے ایشور ہیں تو جس طرح جیو بوجہ بہت ہونے کے لڑتے جھگڑتے پھرتے ہیں اُسی طرح ایشور بھی لڑا جھگڑا کریں گے۔

ناستک۔ ارے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں۔ بلکہ جہان خود بخود بنا ہے۔

دنیا خود بخود نہیں بن سکتی

۵۹۔ آستک۔ یہ جینیوں کی کتنی بڑی بھول ہے۔ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل۔ اور فعل کے بغیر کوئی نتیجۂ فعل جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے۔؟ یہ اس قسم کی بات ہے کہ جیسے کھیت میں گیہوں خود بخود پیدا ہو کر اور پس کر روٹی بن جینیوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہو۔ روئی۔ سوت۔ کپڑا۔ انگرکھا۔ دوپٹہ۔ دھوتی۔ پگڑی وغیرہ بنے بنائے کبھی پیدا نہیں ہوتے جبکہ ایسا نہیں ہے تو فاعل (حقیقی) ایشور کے بغیر یہ عالم گوناں گوں اور صنعت بوقلموں کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر ہٹ دھرمی سے جہان کو اپنے آپ پیدا ہوا مانو تو مذکورہ بالا کپڑے وغیرہ کو فاعل کے بغیر خود بخود پیدا ہوتے آنکھوں سے دکھلاؤ جبکہ ایسا ثابت نہیں کر سکتے تو تمہاری دلیل سے خالی بات کو کون عقل مند مان سکتا ہے۔

ناستک۔ ایشور "ویرکت" (تارک) ہے یا "موہت" (پابند) اگر "ویرکت" ہے تو دُنیا کے بکھیڑے میں کیوں پڑا۔ اگر "موہت" ہے تو جہان کے بنانے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔

ویراگ اور موہ ایشور کی ذات سے کچھ تعلق نہیں رکھتے

۶۰۔ آستک پرمیشور میں "ویراگ (ترک) یا موہ" (پابندی) کبھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو محیط کل ہے وہ کس کو چھوڑے اور کس کو اختیار کرے۔ ایشور سے افضل یا اُس کو غیر حاصل کوئی شئے نہیں ہے اِس لئے اُسے کسی میں بھی "موہ" نہیں ہوتا۔ "ویراگ" اور "موہ" جیو پر عائد ہو سکتے ہیں ایشور پر نہیں۔

ناستک۔ اگر ایشور کو جہان کا بنانے والا اور جیوؤں کے کرموں کا نتیجہ دینے والا مانو گے تو ایشور پابند دُنیا ہو کر دُکھی ہو جاوے گا۔

ایشور پابند دنیا نہیں ہے

۶۱۔ آستک۔ بھلا جب قسم قسم کے کاموں کا کرنے والا اور نفسوں کو اعمال کی سزا جزا دینے والا دھارمک۔ صاحب علم حاکم عدالت کرموں میں نہیں پھنستا اور نہ پابند دنیا ہوتا ہے تو پھر لا انتہا طاقت والا پرمیشور دُنیا کا پابند اور دُکھی کیونکر ہو گا ہاں! تم اپنی جہالت کی وجہ سے پرمیشور کو بھی اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کے مانند سمجھتے ہو تو یہ

ناستک۔ جب پرماتما قدیم عقل کُل۔ راحت کُل۔ علم کُل ہے تو جہان کے بکھیڑے اور دُکھ میں کیوں پڑا۔ کوئی معمولی آدمی بھی راحت کو چھوڑ کر دُکھ میں پڑنا قبول نہیں کرتا۔ ایشور نے کیوں کیا؟

دُنیا کا انتظام ایشور کے لئے کلیش نہیں ہے

۵۵۔ آستک۔ پرماتما کسی بکھیڑے اور دُکھ میں نہیں گرتا۔ نہ اپنی راحت کو چھوڑتا ہے۔ کیونکہ جو مختص المقام ہو اُسی کا بکھیڑے میں اور دُکھ میں گرنا ممکن ہے۔ ہمہ جا موجود کا نہیں۔ اگر قدیم۔ عقلِ کُل۔ راحت کُل علم کُل پرماتما جہان کو نہ بناوے تو اور کون بناوے۔ جہان کے بنانے کی طاقت جیو میں نہیں ہے۔ اور جڑ [غیر ذی عقل] میں بھی خود بہ خود بننے کی طاقت نہیں ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ پرماتما ہی جہان کو بناتا اور ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔ جس طرح پرماتما ذرات مادی سے کائنات کو بناتا ہے اُسی طرح علت فاعلی یعنی ماں باپ کے ذریعہ سے پیدائش کے انتظام کا قاعدہ بھی اُسی نے بنایا ہے۔

ناستک۔ ایشور مکتی کے سکھ کو چھوڑ جہان کے پیدا کرنے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے بکھیڑے میں کیوں پڑا؟

ایشور سدا مکت ہے اُسے دُنیا کا بندھن نہیں۔

۵۶۔ آستک۔ ایشور سدا (دائما) مُکت ہونے کی وجہ سے وسائل کے ذریعہ سے کمال کو پہنچے ہوئے تمہارے ایک مقام میں رہنے والے۔ بندھن کے بعد مکت ہوئے تیرتھنکروں کی مانند نہیں ہے۔ جو بے انتہا وجود۔ صفات۔ فعل اور عادت والا پرماتما ہے وہ محض اِس ناچیز جہان کو بناتا قائم رکھتا اور فنا کرتا ہوا بھی قید میں نہیں پڑتا کیونکہ بندھن اور مکتی نسبتاً ہیں۔ مثلاً مکتی کے مقابلہ میں بندھن اور بندھن کے مقابلہ میں مکتی ہوتی ہے۔ جو کبھی بندھن میں نہیں تھا وہ مکت کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اور جو ایک مقامی جیو ہیں وہی بندھن میں آیا اور مکت ہوا کرتے ہیں۔ غیر متناہی ہمہ جا موجود اور محیط کل ایشور تمہارے تیرتھنکروں کی طرح کبھی بندھن یا عارضی مکتی کے چکر میں نہیں پڑتا۔ اِس لئے وہ پرماتما سدا مکت کہلاتا ہے۔

ناستک۔ جیو کرموں کے نتیجہ کو اُسی طرح بھوگ سکتا ہے جس طرح وہ بھنگ پینے کے نشہ کو اپنے آپ ہی بھوگتا ہے۔ اِس میں ایشور کا کچھ کام نہیں ہے۔

کرم بنا پھل دیئے خود بخود نتیجہ نہیں دے سکتے

۵۷۔ آستک۔ جس طرح راجہ کے بغیر ڈاکو۔ شہوت پرست۔ چور وغیرہ بدکردار آدمی خود بخود پھانسی یا قید خانہ میں نہیں جاتے اور نہ وہ جانا چاہتے ہیں۔ شاہی عدالت کے ضابطہ کے بموجب جبراً گرفتار کر کے راجا اُن کو قرار واقعی سزا دیتا ہے۔ اسی طرح ایشور بھی جیو کو اپنے ضابطۂ عدل سے اُن کے کرموں کے مطابق حسب مناسب سزا دیتا ہے۔ کیونکہ کوئی جیو بھی اپنے بُرے کرموں کے نتیجے کو خود بھوگنا نہیں چاہتا۔

ایشور ویسا کبھی نہیں ہوتا۔ اگر ایشور فعل کرنے والا نہ ہوتا تو اِس جہان کو کس طرح بنا سکتا۔ اگر کرموں کو "پراگ ابھاؤ" کے مانند غیر ازلی مگر منتہی مانتے ہو تو کرم کے ساتھ "سموائی" (لازم ملزوم) تعلق نہیں رہے گا۔ اور جب "سموائی" تعلق نہیں رہا تو وہ اتصال سے پیدا ہونے کی وجہ سے حادث ہو جائے گا۔ اگر مکتی میں فعل ہی نہیں مانتے تو وہ مکت جیو گیان والے ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو ہوتے ہیں تو باطنی فعل والے ہوئے۔ کیا مکتی میں پتھر کے مانند جڑ ہو کر ایک جگہ پڑے رہتے ہیں اور کچھ بھی حرکت نہیں کرتے تو مکتی کیا ہوئی تاریکی اور قید میں پڑنا ہوا۔

ناستک۔ ایشور محیط نہیں ہے۔ اگر محیط ہوتا تو تمام چیزیں چیتن کیوں نہ ہوتیں اور برہمن، کشتری، ویش، شودر وغیرہ کی اعلےٰ، متوسط اور ادنےٰ حالتیں کیوں ہوئیں۔ کیونکہ سب میں ایک ہی قسم کا ایشور محیط ہے پس چھوٹائی بڑائی نہ ہونی چاہیئے۔

ایشور محیط اور بے لوث ہے

۵۳۔ آستک۔ محاط اور محیط ایک نہیں ہوتے۔ بلکہ محاط محدود المقام اور محیط بسیط کل ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سب میں محیط ہے اور کرہ زمین و گھڑا۔ کپڑا وغیرہ محاط محدود المقام ہیں۔ جس طرح زمین اور آکاش ایک نہیں اُسی طرح ایشور اور جہان ایک نہیں۔ جس طرح گھڑے و کپڑے وغیرہ سب کے اندر آکاش محیط ہے اور گھڑا و کپڑا وغیرہ آکاش نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن پرمیشور سب میں ہے مگر سب چیتن نہیں ہوتے۔ جیسے صاحب علم اور بے علم دھرماتما اور ادھرماتما برابر نہیں ہوتے (اُسی طرح) وِدیا وغیرہ اوصاف حمیدہ اور راست گوئی وغیرہ اعمال اور نیک چلنی وغیرہ سیرتوں کے کم و بیش ہونے سے برہمن، کشتری، ویش، شودر اور چنڈال بڑے چھوٹے مانے جاتے ہیں دونوں کی تشریح جس طرح چوتھے سملاس میں لکھ چکے ہیں وہاں دیکھ لو۔

ناستک۔ اگر ایشور کی صنعت کاری سے "سرشٹی" (پیدائش خلقت) ہوتی تو ماں باپ وغیرہ کا کیا کام تھا۔

سرشٹی دو قسم کی ہے ایشوری اور جیوی۔

۵۴۔ آستک۔ "ایشوری سرشٹی" کا پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ مگر "جیوی سرشٹی" کا نہیں۔ جو کام جیووں کے کرنے کے لائق ہیں اُن کو ایشور نہیں کرتا بلکہ جیو ہی کرتا ہے۔ مثلاً درخت۔ پھل۔ پودے۔ اناج وغیرہ ایشور نے پیدا کئے ہیں۔ اُن کو لے کر جیو میں کوٹ کر روٹی وغیرہ اشیا نہ بناویں۔ اور نہ کھاویں تو کیا اُن کے بدلے ان کاموں کو کبھی ایشور کرنے لگا ہے۔ اگر (ان کاموں کو جیو خود) نہ کرے تو جیو کا زندہ رہنا بھی نہ ہو سکے۔ اِس لئے ابتدائی پیدائش جیووں کے جسموں اور سانچے کو بنانا ایشور کی تابع ہے۔ بعد میں اُن سے اولاد وغیرہ کا پیدا کرنا جیو کا کام ہے۔

ہوئے علے ہذالقیاس "ان اوستھا" (تسلسل) عائد ہوگی +

"آستک" اور "ناستک" کا مباحثہ

اس کے آگے "پرکرن رتناکر" کے دوسرے حصہ آستک ناستک کے مباحثہ کے سوال جواب اس جگہ لکھتے ہیں - جس کو بڑے بڑے جینیوں نے اتفاق رائے سے مان کر بمبئی میں چھپوایا ہے -

ناستک - ایشور کی خواہش سے کچھ نہیں ہوتا - جو کچھ ہوتا ہے وہ کرم (فعل) سے ہی ہے +

کرم ہی کرتا نہیں بن سکتا

۵۱ - آستک - اگر سب کچھ کرم سے ہوتا ہے تو کرم کس سے ہوتا ہے - اگر کہو کہ جیو وغیرہ سے ہوتا ہے تو جن وسائل کان وغیرہ سے جیو کرم کرتا ہے وہ کن سے ہوئے - اگر کہو کہ ازلی اور طبعی ہوتے ہیں تو ازلی کا دور ہونا ناممکن ہونے کی وجہ سے تمہارے مذہب میں مکتی معدوم ہو جائیگی -

اگر کہو کہ "پراگ ابھاو" (عدم ماقبل) کی تتند ابتداء نہیں مگر انتہا ہے تو کوشش کرنے کے بغیر ہی سب کے کرم (فعل) منقطع ہو جاویں گے - اگر نتیجہ کا دینے والا ایشور نہ ہو تو پاپ کے نتیجہ میں جیو کبھی اپنی خوشی سے دکھ نہیں بھوگے گا - جس طرح چور وغیرہ چوری کا نتیجہ سزا اپنی خوشی سے نہیں بھوگتے بلکہ شاہی قانون سے بھوگتے ہیں - اسی طرح پرمیشور کے بھگتانے سے جیو پاپ اور پن کے نتائج بھوگتے ہیں - بصورت دیگر کرم خلط ملط ہو جاویں گے - اور ایک کے کرم دوسرے کو بھوگنے پڑیں گے +

ناستک - ایشور کرم کرنے والا نہیں - اگر کرم کرنے والا ہوتا - تو کرم کا نتیجہ بھی بھوگنا پڑتا - اس لئے جس طرح ہم "کیولی" مکتی پائے ہوؤں کو فعل سے آزاد مانتے ہیں - اسی طرح تم بھی مانو -

ایشور "اکریہ" یعنی بے فعل نہیں

۵۲ - آستک - ایشور بے فعل نہیں بلکہ بافعل ہے - اگر "چیتن" (ذی شعور) ہے تو با فعل کیوں نہیں - اور اگر فاعل ہے تو وہ فعل سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا - جس طرح اپنے مصنوعی تیر تھنکر کو جیو سے بنا ہوا ایشور بنا ہوا مانتے ہو - اس قسم کے ایشور کو کوئی بھی صاحب علم نہیں مان سکتا - کیونکہ اگر کسی وجہ سے ایشور بنے تو عارضی اور محتاج بالغیر ہو جاوے - کیونکہ ایشور بننے سے پہلے جیو تھا - بعد میں کسی وجہ سے ایشور بنا تو پھر بھی جیو ہو جاوے گا - اپنے جیو ہونے کی خاصیت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا - کیونکہ زمانہ غیر متناہی سے جیو ہے اور زمانہ غیر متناہی تک رہے گا اس لئے اس قدیم سے ثابت بالذات ایشور کو ماننا واجب ہے - دیکھو! جس طرح زمانہ حال میں جیو پاپ پن کرتا - سُکھ دکھ بھوگتا ہے -

کا ثبوت اور قدیم شاستر سے قدیم ایشور کا ثبوت "انیونیہ آشرے دوش" [اعتراض دور[1]] عاید ہوتا ہے۔

(۳) کیونکہ علیم کُل کے قول سے اُس وید کی کلام کو سچا ثابت کرتے ہو) اور پھر اُسی وید کی کلام سے ایشور کو ثابت کرتے ہو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اُس شاستر اور پرمیشور کے ثابت کرنے کے واسطے کوئی تیسرا ثبوت چاہئیے۔ اگر ایسا مانو گے "تو ان اوستھا دوش" [تسلسل کا اعتراض] عائد ہوگا۔

اور اُن کی تردید **۵۰۔ جواب۔** ہم لوگ پرمیشور اور پرمیشور کے صفات۔ فعل اور عادت کو قدیم مانتے ہیں۔ قدیم ابدی اشیاء میں "انیوانیہ آشرے دوش" [دور] عائد نہیں ہو سکتا جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے۔ اور معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں "ان اوستھا دوش" [تسلسل] عائد نہیں ہوتا۔

اور تم تیرتھنکروں کو پرمیشور مانتے ہو یہ کبھی موزون نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ ماں باپ کے بغیر اُن کے جسم کا ہونا ہی ناممکن ہے پھر وہ "تپش چریا" [ریاضت] گیان اور مکتی کو کس طرح پا سکتے ہیں۔

اُسی طرح اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ انفصال کے بغیر اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے کائنات کے پیدا ہونے کے لئے قدیم پرماتما کو مانو۔ دیکھو! خواہ کوئی کتنا ہی کامل ہو تاہم جسم وغیرہ کی بناوٹ کو کامل طور پر نہیں جان سکتا۔

جب "سدھ" (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے تب اُس کو کچھ بھی ادراک نہیں رہتا۔

جب جیو دُکھ پاتا ہے تب اُس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے۔

ایسی محدود طاقت والے۔ اور ایک مقام میں رہنے والے کو ایشور ماننا وہم میں پڑی ہوئی عقل والے جینیوں کے سوائے دوسرا کوئی کبھی نہیں مان سکتا۔

اگر تم کہو کہ وہ تیرتھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے تو وہ کن سے اور اُنکے ماں باپ کن سے اور پھر اُنکے بھی ماں باپ کن سے پیدا

فٹ نوٹ۔ [1] علم منطق میں تسلسل امور نامتناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں اور دَور اُسے کہتے ہیں کہ دریافت ایک علم کا موقوف ہو دوسرے علم پر اور علم ثانی پھر موقوف ہو علم اوّل پر جو خود مجہول ہے۔ دور بھی مثل تسلسل باطل ہے۔ سنسکرت زبان میں تسلسل کو ان اوستھا یا ان اوستھا دوش اور دَور کو انیوانیہ آشرے دوش کہتے ہیں۔ (مترجم)

پرماتما پرتیکش ہوتا ہے انومان کے ہونے میں کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

شبد پرمان بھی ایشور کو ثابت کرتا ہے

۷۵۔ (۳) اور پرتیکش اور انومان کے ہونے سے شبد پرمان بھی۔ قدیم۔ ابدی اور علیم کل ایشور کا علم کرانے والا ہوتا ہے۔ اس لئے ایشور میں شبد پرمان بھی ہے۔

ایشور کے ثابت کرنے میں "ارتھا واد" بھی بخوبی موزوں ہے

۷۶۔ جب تینوں پرمانوں سے ایشور کو جیو جان سکتا ہے تب ارتھ واد یعنی پرمیشور کے صفات کی تعریف کرنا بھی بخوبی موزوں ہے۔ کیونکہ جو اشیائے ابدی ہیں اُن کے صفات۔ فعل اور عادات بھی ابدی ہوتے ہیں اُن کی تعریف کرنے میں کوئی بھی رُکاوٹ نہیں ہے۔

بہوُ پرہی سماس کے مانند بھی ایشور کی ہستی کا ثبوت ہے۔

۷۷۔ (۴) جس طرح انسانوں میں بغیر فاعل کے کوئی بھی کام نہیں ہوتا۔ اُسی طرح اس کار عظیم (دُنیا) کا فاعل کے بغیر ہونا سراسر نا ممکن ہے جب یہ بات ہے تو ایشور کی ہستی میں جاہل کو بھی شک نہیں ہو سکتا۔

ایشور کی ہستی کے ثبوت میں انوواد (مکرر بیان) بھی ہو سکتا ہے۔

۷۸۔ اور جب پرماتما کے اُپدیش کرنے والوں سے (اُنکی ذات کا بیان) سُنیں گے تو بعد میں اُس کا مکرر بیان کرنا بھی سہل ہو گا۔

اِس لئے جینیوں کی پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے ایشور کی تردید کرنا وغیرہ کارروائی نامناسب ہے۔

سوال۔

अनादेरागमस्यार्थो न च सर्वज्ञ आदिमान् ।
कृत्रिमेण त्वसत्येन स कथं प्रतिपाद्यते ॥ १ ॥
अथ तद्वचनेनैव सर्वज्ञोऽन्यैः प्रतीयते ।
प्रकल्पेत कथं सिद्धिरन्योऽन्याश्रययोस्तयोः ॥ २ ॥
सर्वज्ञोक्ततया वाक्यं सत्यं तेन तदस्तिता ।
कथं तदुभयं सिध्येत् सिद्धमूलान्तरादृते ॥ ३ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراضات

۷۹۔ (۱) درمیان میں حادث ہوا علیم کل قدیم یا ازلی شاستر کا مضمون نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حادث جھوٹے کلام سے اُس کا بیان کس طرح ہو سکتا ہے۔ (۲) اور اگر پرمیشور ہی کے کلام سے پرمیشور ثابت ہوتا ہے تو قدیم ایشور سے قدیم شاستر

جب ایشور میں پرتیکش پرمان نہیں تو انومان بھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک جزو پرتیکش کے بغیر انومان نہیں ہو سکتا۔

(۳) جب پرتیکش انومان نہیں تو "آگم" یعنی ابدی قدیم ہمہ دان پرماتما کو جتلانے والا شبد پرمان بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تینوں پرمان نہیں تو "ارتھ واد" (یعنی تعریف و مذمت) "پرکرتی" (یعنی دوسروں کے کارنمایاں کا بیان کرنا۔ اور "پراکلپ" (یعنی تواریخ) کی منشاء بھی پوری نہیں ہو سکتی (۴) اور "بہو بریہی سماس" کی مانند بھی جس میں غیر شئے کو مقدم رکھا جاتا ہے "پروکش" (غائب) پرماتما کی ہستی کو بیان نہیں کر سکتے۔ پھر ایشور کے بیان کرنے والوں سے سننے کے بغیر انوواد (مکرر بیان) بھی نہیں ہو سکتا۔

اِس کا ردِ جواب یعنی تردید

۱۴ ۔ (۱) اگر کوئی قدیم ایشور نہ ہوتا تو "آرتن" دیو کے ماں باپ وغیرہ کے جسم کا سانچہ کون بناتا۔ ترکیب دینے والے کے بغیر قرار واقعی تمام اعضاء سے مکمل حسب مناسب کام انجام دینے کے قابل جسم ہرگز نہیں بن سکتا۔ اور جن اشیاء سے جسم بنا ہے وہ جڑ ہونے کی وجہ سے اپنے آپ اِس قسم کی اعلےٰ صنعت سے پُر جسم کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں کیونکہ اُن میں قرار واقعی بننے کا علم ہی نہیں ہے اور جو رغبت وغیرہ عیب میں مبتلا رہنے کے بعد عیب سے پاک ہوتا ہے وہ ایشور کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس وجہ سے وہ رغبت وغیرہ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے اُس وجہ کے دور ہو جانے پر اُس کا نتیجہ یعنی مکتی بھی زوال پذیر ہو گی۔

جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۴۲ ۔ جو قلیل الجثہ اور قلیل العلم ہے وہ محیطِ کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیو کا وجود محدود المقام اور محدود صفات۔ فعل اور عادت والا ہوتا ہے۔ اُس میں تمام علوم کو ہر طرح سے کماحقہ بیان کرنے کی طاقت نہیں ہو سکتی اِس لئے تمہارے تیرتھنکر پرمیشور ہرگز نہیں ہو سکتے۔

پرماتما پرتیکش ہے

۴۳ ۔ (س) کیا تم انہیں اشیاء کو مانتے ہو جو پرتیکش ہیں۔ غیر از پرتیکش کو نہیں (ج) جس طرح کان سے صورت کا اور آنکھ سے آواز کا احساس نہیں ہو سکتا۔ اُسی طرح قدیم پرماتما کو دیکھنے کے ذریعہ پاک "انتہکرن"۔ ودیا اور یوگا بھیاس سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکش دیکھتا ہے۔ جس طرح پڑھنے کے بغیر۔۔ یا سکے عراض حاصل نہیں ہوتے اُسی طرح یوگا بھیاس اور عرفان کے بغیر پرماتما کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح مٹی کی شکل وغیرہ صفات ہی کو دیکھ اور جان کر بلا واسطہ تعلق صفات پر تھوی پرتیکش ہوتی ہے۔ اُسی طرح اِس کائنات میں پرماتما کی قسم قسم کی صنعت کاری کے نشانات کو دیکھ کر پرماتما پرتیکش ہوتا ہے۔

اور انومان سے بھی ثابت ہے

۴۴ ۔ اور جو پاپ کرنے کی خواہش کے وقت خوف۔ شک اور شرم پیدا ہوتی ہے وہ انتریامی (ضابط القلوب) پرماتما کی طرف سے ہے۔ اِس سے بھی

اور جین کو ایک لکھنے میں بھول گیا ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جینی ہیں وہ تو اپنا جانتے ہیں۔ اور نہ دوسرے کا۔ فقط ہٹھ ہی سے بکواس کیا کرتے ہیں۔ لیکن جو جینیوں میں صاحب علم ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بُدھ اور جِن۔ نیز بودھ اور جین مترادف ہیں اس میں کچھ شک نہیں۔

جینی تیرتھنکروں کو مکتی پانے پر پرمیشور مانتے ہیں۔

۳۹ — جین لوگ کہتے ہیں کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے تیرتھنکروں کو کیولی یعنی مکتی پایا ہوا اور پرمیشور مانتے ہیں قدیم پرمیشور کوئی نہیں (مانتے)

سَروگیہ۔ ویت راگ۔ اَرہن۔ کیولی۔ تیرتھنکرت۔ جِن یہ چھ نام ناستکوں کے دیوتاؤں کے ہیں +

آدی دیو کی تعریف چندسوری نے "آپت نشچے النکار" کتاب میں اس طرح لکھی ہے کہ

सर्वज्ञो वीतरागादिदोषस्त्रै लोक्यपूजितः ।
यथा स्थितार्थवादी च देवोऽर्हन् परमेश्वरः ॥ १ ॥

اسی طرح تَوتا تریوں نے بھی لکھا ہے کہ

सर्वज्ञो दृश्यते तावन्नेदानीमस्मदादिभिः ।
दृष्टो न चैकदेशोऽस्ति लिङ्गं वा योऽनुमापयेत् ॥ २ ॥
न चागमविधिः कश्चिन्नित्यसर्वज्ञबोधकः ।
न च तत्रार्थवादानां तात्पर्यमपि कल्पते ॥ ३ ॥
न चान्यार्थप्रधानैस्तैस्तदस्तित्वं विधीयते ।
न चानुवादितुं शक्यः पूर्वमन्यैरबोधितः ॥ ४ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراض

۴۰ — (۱) جو رغبت وغیرہ عیبوں سے بری تینوں لوکوں میں لائق پرستش۔ اشیاء کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنے والا۔ ہمہ دان ارہن دیو ہے وہی پرمیشور ہے۔

(۲) چونکہ ہم اس وقت پرمیشور کو نہیں دیکھتے اس لئے کوئی ہمہ دان قدیم پرمیشور پرتیکش نہیں۔

تمرناشک" میں لکھتے ہیں کہ اِن کے دو نام ہیں ایک جین دوسرا بُودھ۔ یہ مترادف الفاظ ہیں۔ لیکن بودھوں میں وام مارگی گوشت خور شراب نوش بُودھ بھی ہیں۔ اُن کے ساتھ جینوں کا اختلاف ہے + مگر جو مہاویر اور گوتم ۔ گن دھر ہیں اُن کا نام بودھوں نے بُدھ رکھا ہے ۔ اور جینوں نے گن دھر اور جین ور۔ اِس بارے میں راجہ شیو پرشاد جی نے جو جین مذہب کے پیرو ہیں اپنی کتاب اتہاس تمرناشک کے تیسرے کھنڈ میں لکھا ہے کہ "سوامی شنکر آچاریہ سے پہلے جن کو ہوئے کُل ہزار برس کے قریب گذرے ہیں تمام بھارت ورش میں بُودھ یا جین مذہب پھیلا ہوا تھا۔" اور اِس پر یہ نوٹ دیا ہے کہ "بُودھ کہنے سے ہماری مُراد اُس مذہب سے ہے جو مہابیر کے گن دھر گوتم سوامی کے زمانہ سے شنکر سوامی کے زمانہ تک وید کے خلاف تمام بھارت ورش میں پھیلا رہا۔ اور جس کو آشوک اور اُس زمانہ کے مہاراجہ نے قبول کیا۔ اُس سے جین کسی طرح باہر نہیں نکل سکتے۔ "جن" جس سے جَین نکلا اور بُدھ جس سے بُودھ نکلا دونوں مرادف الفاظ ہیں۔ لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی لکھے ہیں۔ اور گوتم کو دونوں مانتے ہیں۔ بلکہ بُودھوں کی پُرانی کتب دیپ ونش وغیرہ میں "شاکی مُنی گوتم بُدھ" کو اکثر مہاویر ہی کے نام سے لکھا ہے۔ پس اُن کے زمانہ میں اُن کا مذہب ایک ہی رہا ہوگا۔ ہم نے جو جین نہ لکھکر گوتم کے مذہب والوں کو بُدھ لکھا اُس سے ہمارا صرف یہی مطلب ہے کہ اُن کو دوسرے ملک والوں نے بُودھ ہی کے نام سے لکھا ہے۔"

امرکوش میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

सर्वज्ञः सुगतो बुद्धो धर्मराजस्तथागतः ।
समन्तभद्रो भगवान्मारजिल्लोकजिज्जिनः ॥ १ ॥
षडभिज्ञो दशबलोऽद्वयवादी विनायकः ।
मुनीन्द्रः श्रीघनः शास्ता मुनिः शाक्यमुनिस्तु यः ॥ २ ॥
स शाक्यसिंहः सर्वार्थः सिद्धशौद्धोदनिश्च सः ।
गौतमश्चार्कबन्धुश्च मायादेवीसुतश्च सः ॥ ३ ॥
अमरकोश कां० १ । वर्ग १ । श्लोक ८ से १० तक

اب دیکھئے بُدھ، جِن اور بُودھ، جَین ایک ہی نام ہیں یا نہیں۔ کیا امرسنگھ بھی بُدھ

شامل آسکتی ہے۔ اِس آسان طریق کو چھوڑ کر مشکل جال پھیلانا محض نادانوں کے پھنسانے کے لئے ہوتا ہے۔ دیکھو جیو کی غیر از جیو میں اور غیر از جیو کی جیو میں نیستی رہتی ہی ہے۔ مثلاً جیو اور جڑ ہست ہونے کی وجہ سے "ساد ھرمیہ"۔ اور ذی شعور اور غیر ذی شعور ہونے کی وجہ سے "ویدھرمیہ"۔ یعنی جیو میں "چیتنا" (ادراک) ہے اور "جڑتا" (غیر ذی شعوری) نہیں ہے۔ اسیطرح جڑ میں جڑتا ہے اور چیتنا نہیں ہے۔ اِس لئے صفات۔ فعل اور عادت کے خواص موجبہ اور خواص سالبہ پر غور کرنے سے ان کا "سپت بھنگی" اور "سیادواد" آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے پھر اِس قدر جال پھیلانا فضول ہے۔

اِس بارے میں بودھ اور جینیوں کا ایک اعتقاد ہے۔ مگر تھوڑا سا اختلاف ہونے کی وجہ سے فرق بھی ہو جاتا ہے۔

اب اِس کے آگے محض جین مذہب کے بارہ میں لکھا جاتا ہے

चिदचिद्द्वे परे तत्त्वे विवेकस्तद्विवेचनम् ।
उपादेय मुपादेयं हेयं हेयं च कुर्वतः ॥ १ ॥
हेयं हि कर्तृ रागादि तत् कार्य्यमविवेकिनः ।
उपादेयं परं ज्योतिरुपयोगैकलक्षणम् ॥ २ ॥

خاص جینیوں کے ذاتی عقاید

۳۷۔ (۱) جین لوگ "چت" اور "اچت" یعنی چیتن اور جڑ دو ہی عناصر اولین مانتے ہیں۔ اِن دونوں میں تمیز کرنے کا نام "ویویک" ہے۔ جو جو اختیار کرنے کے قابل ہے اُس کو اختیار اور جو جو ترک کرنے کے قابل ہے اُس کو ترک کرنے والا "ویویکی" کہلاتا ہے۔

(۲) جہان کا بنانے والا ہے۔ رغبت وغیرہ ہیں۔ نیز ایشور نے جہان بنایا ہے۔ ایسی بے تمیزی کے عقیدہ کو ترک کرنا اور یوگ کے ذریعہ جانا ہوا جو نور مطلق جیو ہے۔ اُس کو تسلیم کرنا اچھا ہے۔

یعنی جیو کے سوائے دوسرے چیتن وجود ایشور کو نہیں مانتے۔ کوئی بھی قدیم اور ثابت شدہ ایشور نہیں۔ ایسا جین اور بودھ لوگ مانتے ہیں۔

جین اور بودھ کے ایک ہونے کا ثبوت

۳۸۔ اِس بارہ میں راجہ شِبو پرشاد جی اپنی کتاب "اتہاس

द्वितीयो भंगः ॥ २ ॥ स्यादवक्तव्यो जीवस्तृतीयो भंगः ॥ ३ ॥ स्यादस्ति नास्ति नास्तिरूपो जीवश्चतुर्थो भंगः ॥ ४ ॥ स्यात् अस्ति अवक्तव्यो जीवः पंचमो भंगः ॥५॥ स्यान्नास्ति अवक्तव्यो जीवः षष्ठो भंगः ॥ ६ ॥ स्यात् अस्ति नास्ति अवक्तव्यो जीव इति सप्तमो भंगः ॥ ७ ॥

جیو کی سپت بھنگی

۳۴ - یعنی "جیو ہے"۔ ایسا کہا جاوے تو جیو میں جیو کے متضاد جڑ (غیر ذی شعور) اشیا کی نیستی کا ہونا پہلا بھنگ کہلاتا ہے۔

دوسرا بھنگ یہ ہے کہ "جیو نہیں ہے"۔ جڑ کی نسبت ایسا بھی کہا جاتا ہے اسی وجہ سے یہ دوسرا بھنگ کہلاتا ہے۔

"جیو ہے مگر بیان کے قابل نہیں"۔ یہ تیسرا بھنگ

جب جیو جسم اختیار کرتا ہے تب نمودار اور جب جسم سے الگ ہوتا ہے تب ناپدید رہتا ہے ایسا کہا جاوے تو اُس کو چوتھا بھنگ کہتے ہیں۔

"جیو ہے مگر بیان کے قابل نہیں" جو ایسا قول ہے اُس کو پانچواں بھنگ کہتے ہیں۔

جیو پر تیکش پرمان سے بیان کرنے میں نہیں آتا۔ اسلئے دلیل بصری سے ثابت نہیں ہے ایسی بات ہو تو اُس کو چھٹا بھنگ کہتے ہیں۔ ایک وقت میں جیو کا قیاساً ہونا اور نظر نہ آنے کے باعث نہ ہونا۔ یکساں نہ رہنا بلکہ ہر لمحہ میں تبدیلی پانا "ہے اور نہیں ہے" نہ ہو۔ اور "نہیں ہے۔ اور ہے" کا بھی اطلاق نہ ہو تو یہ ساتواں بھنگ کہلاتا ہے۔

دیگر سپت بھنگیاں

۳۵ - اسی طرح مداومت کی سپت بھنگی اور غیر مداومت کی سپت بھنگی۔ نیز خواص عام اور خواص خاص۔ صفات اور تغیرات کی ہر چیز میں۔ سپت بھنگی ہوتی ہے اسی طرح جوہر۔ عرض۔ عادت اور تغیرات کے لاانتہا ہونے کی وجہ سے سپت بھنگی بھی لاانتہا ہوتی ہے۔

یہی بُدھ اور جینیوں کا "سیادواد" اور سپت بھنگی منطق کہلاتا ہے۔

سپت بھنگی اور سیادواد کی تردید۔

۳۶ - محقق - یہ بات صرف ایک "انیونیا بھاؤ" [عدم موجودیت غیر لعین] میں یا "سادھرمیہ" [صفات موجبہ] وئی دھرمیہ [صفات سالبہ] میں

یاپڑ اسنے کبھی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وہ قدیم اور بصورت علت غیر فانی ہیں۔ پھر نیا اور پرانا پن کس طرح صادق آسکتا ہے۔

اور جینیوں کا ماننا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ "دھرم" اور "ادھرم" جوہر نہیں ہیں بلکہ عرض ہیں یہ دونوں "جیو آستی کایہ" میں آجاتے ہیں۔ اِس لئے آکاش۔ پرمانو۔ جیو اور کال مانتے تو ٹھیک تھا۔ جو نو جوہر ویشیشک میں مانے گئے ہیں وہی ٹھیک ہیں کیونکہ ارضیت وغیرہ پانچ عناصر نے اور سمت۔ آتما۔ اور مَن (دِل) بالتحقیق یہ نو جُدا جُدا جوہر ہیں۔

ایک جیو کو چیتن مان کر ایشور کا نہ ماننا جینیں اور بُودھوں کی جھوٹے تعصب کی بات ہے۔

بُدھ اور جینیوں کی سپت بھنگی۔ — **۳۳**۔ اب جو بُودھ اور جینی لوگ "سپت بھنگی" (ہفتگانہ تردید) اور "سیادواد" (مسئلۂ بُود) مانتے ہیں وہ یہ ہے۔

"سن گھٹ" (گھڑا ہے) اس کو پہلا بھنگ کہتے ہیں۔ کیونکہ گھڑا اپنی موجودگی سے وابستہ ہے۔ یعنی "گھڑا ہے اس نے نیستی کی تردید کی ہے۔

دوسرا بھنگ "اسن گھٹ" گھڑا نہیں ہے۔ پہلے گھڑے کی ہستی کے مقابلہ میں اِس گھڑے کے عدم موجودگی کی وجہ سے دوسرا بھنگ (تردید) ہے۔

تیسرا بھنگ یہ ہے کہ سَن اسَن گھٹ (گھڑا ہے۔ نہیں ہے) یعنی یہ گھڑا تو ہے مگر کپڑا نہیں کیونکہ اُن دونوں سے علیحدہ ہوگیا۔

چوتھا بھنگ "گھٹوا گھٹہ" [گھڑا۔ غیر از گھڑا] مثلاً غیر از گھڑا کپڑا اپنے اندر دوسری چیز یعنی کپڑے کی نیستی کے لحاظ سے گھڑا ہی [کپڑے میں] غیر از گھڑا کہلاتا ہے۔ گویا ایک وقت میں اُس کی دو اصطلاحیں گھڑا اور غیر از گھڑا بھی ہو جاتی ہیں۔

پانچواں بھنگ یہ ہے کہ گھڑے کو کپڑا کہنا نا درست ہے۔ یعنی اُس میں گھڑا پن کہنا درست ہے اور کپڑا پن کہنا نا درست ہے۔

چھٹا بھنگ یہ ہے کہ اگر گھڑا نہیں ہے تو وہ کہنے کے قابل بھی نہیں ہے اور جو ہے وہ ہے اور کہنے کے قابل بھی ہے۔

اور ساتواں بھنگ یہ ہے کہ جس کا کہنا مطلوب ہے مگر وہ نہیں ہے۔ اور کہنے کے قابل بھی گھڑا نہیں۔

یہ "سپت" بھنگ کہلاتے ہیں۔

اسی طرح۔

स्यादस्ति जीवोऽयं प्रथमो भंगः ॥ १ ॥ स्यान्नास्ति जीवो

علم کے خلاف ہونے کے باعث قابل نفرت ہے۔

یہ چند باتیں بطریق اختصار بودھ مذہب والوں کی ظاہر کر دی ہیں۔ اب دُور اندیش عقلمند اِسے دیکھ کر خود سمجھ جاویں گے کہ اِن کا علم اور عقیدہ کیا ہے۔ اِس کو جین لوگ بھی مانتے ہیں۔

اِس سے آگے جین مذہب کا بیان ہے

پرکرن رتناکر حصہ اول نیچے چکر سار میں مندرجہ ذیل باتیں لکھی ہیں۔

جینیوں کے چھ "آستی کایہ" یعنی جوہر۔

۱۳۱۔ بودھ لوگ وقتاً فوقتاً تجدید کے ساتھ (۱) آکاش (۲) کال (۳) جیو (۴) پدگل۔ یہ چار جوہر مانتے ہیں۔ اور جینی لوگ "دھرم آستی کایہ" "ادھرم آستی کایہ" "آکاش آستی کایہ" "پدگل آستی کایہ" "جیو آستی کایہ" اور کال۔ اِن چھ جوہروں کو مانتے ہیں۔ اِن میں سے کال کو آستی کایہ (ہستی) نہیں مانتے بلکہ ایسا کہتے ہیں کہ کال مجازاً جوہر ہے حقیقتاً نہیں۔

اِن میں سے "دھرم آستی کایہ" حرکت کے تغیر تبدل کی وجہ سے تبدیلی پائے ہوئے جیو اور ذرّہ جات مادہ میں بموجود ہو کر اِن کی حرکت کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے وہ "دھرم آستی کایہ" ہے۔ وہ بے شمار مقامات مقدار اور لوگوں میں محیط ہے۔ دوسرا "ادھرم آستی کایہ" وہ ہے کہ جو سکون کے باعث تبدیلی پائے ہوئے جیو اور مادہ کے سکون کے قیام کا ذریعہ ہے۔ تیسرا "آکاش آستی کایہ" اُس کو کہتے ہیں کہ جو سب جوہروں کا جائے قیام ہے اور جو دخول خروج و سکون وغیرہ حرکات کرنیوالے جیووں اور نیز پدگلوں کے درآمد برآمد کا ذریعہ اور محیط کل ہے۔ چوتھا "پدگل آستی کایہ" وہ ہے کہ جو بصورت علت۔ لطیف۔ دائم ہے + ایک ذائقہ والا۔ رنگ والا۔ بو والا۔ لمس والا ہے۔ معلول جس کی علامت ہے۔ تکمیل کرنے اور گلنے کی خاصیت رکھتا ہے + پانچواں "جیو آستی کایہ" جو چیتنا (ادراک) کی علامت رکھتا ہے۔ علم مشاہدہ سے موصوف ہے۔ لاانتہا تبدیلیوں سے تغیر پذیر اور کرتا بھوگتا (فاعل اور نتیجہ پانے والا) ہے! اور چھٹا "کال" وہ ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ "آستی کایوں" کے بعد و قرب۔ احداث و قدامت کی علامت سے موصوف۔ معروف و مشہور زمانہ حال وغیرہ کے تغیرات سے وابستہ ہے۔ اُسے "کال" کہتے ہیں۔

بودھوں اور جینیوں کے چھ دربیوں (جوہروں) کی تردید۔

۱۳۲۔ محقق۔ بودھوں نے جو چار جوہر ہر وقت نئے نئے مانے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ آکاش۔ کال۔ جیو اور پرمانو (ذرات مادی) نئے

نامزد کرتے ہیں۔

(۶) تمام سنسکار (تاثیرات) لمحہ بھر رہنے والے ہیں۔ جو ایسا خیال قائم ہوتا ہے۔ وہ بُدھوں کا مارگ (صراط) ہے۔ اور وہی "شونیہ تتو" (عنصر نیستی) یعنی محض نیستی ہو جانا مکتی ہے۔

(۷) بُودھ لوگ پرتکش اور انومان دو ہی پرمان مانتے ہیں۔

بودھ مذہب کے چار فرقے اور اُن کے عقائد

۲۹۔ اِن کے چار فرقے ہیں۔ "ویبھاشک" "سوترانتک" "یوگا چار" "مادھیمک"

(۸) اِن میں "ویبھاشک" جو اشیاء گیان میں ہیں اُن کو ہست مانتا ہے۔ کیونکہ جو گیان میں نہیں ہے اُس کی ہستی سِدھ پُرش (شخص کمالیت رسیدہ) نہیں مان سکتا۔ اور "سوترانتک" پرتیکش اشیا کو فی الباطن مانتا ہے۔ فی الظاہر نہیں۔

(۹) "یوگا چار" بُدھی کو مجسم اور علم سے مرکب مانتا ہے اور "مادھیمک" صرف اپنے باطن میں اشیا کا محض علم مانتا ہے اشیاء کو نہیں مانتا۔

(۱۰) اور رغبت وغیرہ علم کے سلسلہ کی واسنا کے نیست ہونے کے ذریعہ سے پیدا ہوئی مُکتی چاروں بُودھوں کی (یکساں ہے)۔

(۱۱) ہرن وغیرہ کا چمڑا۔ کمنڈل۔ بال منڈوانا۔ درخت کی چھال کے کپڑے۔ دن کے پہلے پہر یعنی نو بجے سے پہلے کھانا کھانا۔ اکیلا نہ رہنا۔ سُرخ کپڑے پہننا یہ بودھوں کے سادھوؤں کا بھیس ہے۔

اور اُن کی تردید

۳۰۔ جواب۔ اگر بُودھوں کا سُگت بُدھ ہی دیوتا ہے تو اُس کا گرو کون تھا؟ اور اگر دُنیا لمحہ بھر رہنے والی ہو تو مدت سے دیکھی ہوئی چیز کی یاد اِس طرح نہ رہنی چاہئیے کہ "یہ وہی ہے"۔ اگر دنیا لمحہ بھر رہنے والی ہوتی تو وہ چیز ہی نہ رہتی۔ پھر یاد کس کی رہتی۔

اگر بودھوں کا مارگ "(صراط)" کشنک واد (مسئلہ عارضی) ہی ہے تو اُن کی مُکتی بھی لمحہ بھر رہنے والی ہو گی۔

اگر "دریہ" (جوہر) علم سے مرکب ہوئی ہوئی چیز ہو جڑ (غیر ذی شعور) جوہر میں بھی علم ہونا چاہئیے۔ پھر وہ چلنا وغیرہ حرکت کس کے سہارے کرتا ہے۔

بھلا جو فی الظاہر دکھلائی دیتا ہے وہ جھوٹا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اگر بُدھی مجسم ہو تو دکھائی دینی چاہئیے۔

اگر صرف گیان ہی قلب کے اندر آتما میں قائم ہو۔ اور اشیاء خارجی کو محض گیان ہی مانا جاوے۔ تو جاننے کے لائق اشیاء کے بغیر گیان ہی نہیں ہو سکتا۔

اگر "واسنا" کا دور ہو جانا ہی مکتی ہے تو گہری نیند میں بھی مکتی ماننی چاہئیے۔ ایسا ماننا

अर्थिका: सर्वसंस्कारा इति या वासना स्थिरा ।
स मार्ग इति विज्ञेय: स च मोक्षोऽभिधीयते ॥ ६ ॥
प्रत्यक्षमनुमानं च प्रमाणं द्वितयं तथा ।
चतुः प्रस्थानिका बौद्धाः ख्याता वैभाषिकादयः ॥ ७ ॥
अर्थो ज्ञानान्वितो वैभाषिकेण बहु मन्यते ।
सौत्रान्तिकेन प्रत्यक्षग्राह्योऽर्थो न बहिर्मतः ॥ ८ ॥
आकारसहिता बुद्धिर्योगाचारस्य संमता ।
केवलां संविदं स्वस्थां मन्यन्ते मध्यमाः पुनः ॥ ९ ॥
रागादिज्ञानसन्तानवासनाच्छेदसंभवा ।
चतुर्णामपि बौद्धानां मुक्तिरेषा प्रकीर्त्तिता ॥ १० ॥
कृत्तिः कमण्डलुर्मौण्ड्यं चीरं पूर्वाह्णभोजनम् ।
संघो रक्ताम्बरत्वं च शिश्रिये बौद्धभिक्षुभिः ॥ ११ ॥

بُدھ مذہب کے عقائد وویک ولاس کے بموجب۔

۲۸ - (۱) حضرت بُدھ [ملقب بہ] سُگت دیو بُودھوں کا لائق پرستش دیوتا ہے۔ دنیا لمحہ بھر رہنے والی۔ آریہ مرد اور آریہ عورت نیز علماء کی اصطلاح یعنی۔ نام وغیرہ کی شہرت۔ یہ چار حقائق بُودھوں میں قابل تسلیم پدارتھ (اشیاء) ہیں۔

(۲) اِس دُنیا کو دُکھ کا گھر جانئے۔ اُس کے بعد "سمُدَیہ" یعنی ترقی ہوتی ہے۔ اور اِن کی تشریح سلسلہ وار سنو۔

(۳) دُنیا میں دُکھ ہی ہے جو پانچ "سکندھ" پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اُن کو جاننا چاہیئے۔

(۴) پانچ گیان اندریاں۔ اُن کے آواز وغیرہ پانچ محسوسات۔ اور مَن۔ بُدھی (یعنی) انتہ کرن یہ بارہ دھرم کے قیامگاہ ہیں۔

(۵) انسانوں کے دل میں جو رغبت۔ نفرت وغیرہ کا جم غفیر پیدا ہوتا ہے وہ "سمُدیہ" کہلاتا ہے۔ اور جو آتما کی۔ اور آتما سے تعلق رکھنے والی دیگر عادات ہیں۔ انہیں کبھی پھر "سمُدیہ" ہی

تو اِن بُودھوں اور نفس پرست لوگوں میں[1] کیا فرق رہا۔ جبکہ یہ بُودھ لوگ اُن سے نہیں بچ سکے۔ تو اُن میں مُکتی بھی کہاں رہی۔ جس جگہ ایسی باتیں ہوں وہاں مکتی کا کیا کام ہے؟

بودھوں کے گمراہ ہونے کا باعث وید و ایشور سے منکر ہونا ہے۔

۲۷۔ اُنہوں نے کس درجہ اپنی اودیا کی ترقی کی ہے! جس کی نظیر اُن کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یہی ہوتا ہے۔ کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا۔ پہلے تو تمام دنیا کو محض دُکھ تصور کیا۔ پھر بیچ میں "دوادش آیتن پُوجا" لگا دی۔ کیا اُن کی "دوادش آیتن پوجا" دُنیا کی اشیاء سے خارج ہے جو مُکتی کے دینے والی ہو سکے[2] تو بھلا کبھی آنکھ بند کر کے کوئی شخص جواہرات ڈھونڈھنا چاہے یا ڈھونڈھے کبھی پا سکتا ہے۔ وید اور ایشور کو نہ ماننے کے باعث اُن کی ایسی حالت ہوئی۔ اب بھی سُکھ چاہیں تو وید اور ایشور کا سہارا لے کر اپنا جنم سپھل کریں۔

دویک وِلاس کتاب میں بُودھوں کا اعتقاد اس طرح لکھا ہے۔

बौद्धानां सुगतो देवो विश्वं च क्षणभंगुरम् ।
आर्य्यसत्त्वाख्ययातत्त्वचतुष्टयमिदं क्रमात् ॥ १ ॥
दुःखमायतनं चैव ततः समुदयो मतः ।
मार्गश्चेत्यस्य च व्याख्या क्रमेण श्रूयतामतः ॥ २ ॥
दुःखसंसारिणःस्कन्धास्ते च पञ्च प्रकीर्तिताः ।
विज्ञानं वेदनासंज्ञा संस्कारो रूपमेव च ॥ ३ ॥
पंचेन्द्रियाणि शब्दा वा विषयाः पञ्च मानसम् ।
धर्मायतनमेतानि द्वादशायतनानि तु ॥ ४ ॥
रागादीनां गणो यः स्यात्समुदेति नृणां हृदि ।
आत्मात्मीयस्वभावाख्यः स स्यात्समुदयः पुनः ॥ ५ ॥

نوٹ[1] کیونکہ حواس کی پُوجا کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اُن کی خواہشات کو سیر کیا جاوے۔ اور حواس کا حظ نفس میں لگ جانا ہی نفس پرستی ہے۔ (مترجم)

[2] کیونکہ اگر دنیا کی اشیاء میں کبھی شامل ہے تو وہ بھی دُکھ روپ ہوئی اور دُکھ روپ ہونے سے وہ مُکتی کا سادھن نہیں ہو سکتی۔ (مترجم)

(۴) اِن کی " دوادش آیتن پوجا" یہ ہے۔

پانچ گیان اندریاں یعنی ۔ کان ۔ جلد ۔ آنکھ ۔ زبان اور ناک ۔ پانچ کرم اندریاں یعنی زبان ۔ ہاتھ ۔ پاؤں ۔ گدا اور پیشاب گاہ یہ دس حواس اور من اور بدھی انہیں کی تعظیم یعنی اُن کو آنند میں مشغول رکھنا وغیرہ وغیرہ بودھوں کا عقیدہ ہے۔

تردید عقائد بالا

(۱) تمام دنیا دُکھ ہی دُکھ نہیں

۲۶ ۔ جواب ۔ اگر تمام دنیا محض دُکھ ہوتی تو کسی جیو کی پرورتی [مشغولیت] نہیں ہونی چاہئے دنیا میں جیوؤں کی مشغولیت یا رغبت پرتیکش دکھلائی دیتی ہے ۔ اِس لئے تمام دنیا محض دُکھ نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ اِس میں سُکھ دُکھ دونو ہیں ۔ اور اگر بودھ لوگ ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں تو خورد و نوش اور پرہیز اور ادویہ وغیرہ کے استعمال کرنے سے جسم کی حفاظت کرنے میں مشغول ہو کر کیوں سُکھ مانتے ہیں اگر کہیں کہ ہم مشغول تو ہوتے ہیں مگر اُس کو دُکھ ہی مانتے ہیں تو یہ بات ہی ممکن نہیں ۔ کیونکہ جیو سُکھ سمجھ کر مشغول ہوتا ہے اور دُکھ جان کر باز رہتا ہے ۔ دنیا میں دھرم کے کام ودیا اور نیک صحبت وغیرہ اچھے کام سب سُکھ دینے والے ہیں ۔ اُن کو کوئی صاحب علم کبھی سوائے بودھوں کے دُکھ کا لِنگ (باعث) نہیں مان سکتا ۔

۲ ۔ پانچ سکندھ ٹھیک نہیں

جو پانچ " سکندھ " (حالتیں) ہیں وہ بھی بالکل نامکمل ہیں ۔ کیونکہ اگر ایسے ایسے " سکندھ " خیال میں لائے جاویں تو ایک ایک کے بہت اقسام ہو سکتے ہیں ۔

۳ ۔ تیر تھنکروں پر نا واجب اعتقاد کرنا زیبا نہیں ۔

اگر تیر تھنکروں کو اُپدیشک اور لوک ناتھ مانتے ہیں اور جو ناتھوں کا بھی ناتھ قدیم پرماتما ہے اُس کو نہیں مانتے تو اُن تیر تھنکروں نے کس سے اُپدیش پایا ۔ اگر کہیں خود بخود حاصل ہوا تو یہ بات ممکن نہیں کیونکہ بغیر علت کے معلول نہیں ہو سکتا ۔ یا اگر اُن کے قول کے مطابق ایسا ہی ہوتا تو اب بھی اُن میں پڑھنے پڑھانے سُننے سُنانے اور گیانیوں کی نیک صحبت کرنے کے بغیر گیانی کیوں نہیں بن جاتے ۔ جبکہ نہیں ہوتے تو یہ کہنا بالکل بے بنیاد اور عقل و دلیل سے خارج اُس مریض کے بکواس کی مانند ہے جو سن پات (فسادِ خلط) کے مرض میں مبتلا ہو ۔

۴ ۔ محض نیستی کبھی نہیں ہو سکتی

اگر محض نیستی بلا شرکت غیر شئے بودھوں کا اُپدیش (قول) ہے تو موجود شئے محض نیستی کبھی نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ صرف لطیف حالت علت میں چلی جاتی ہے ۔ اِس لئے یہ قول بھی سراسر غلط ہے ۔

۵ ۔ دوادش آیتن پوجا سے مکتی نہیں ملتی

اگر مال و دولت کے کمانے سے ہی مذکورہ بالا " دوادش آیتن پوجا " (ہوتی ہے جس) کو مکتی کا وسیلہ مانتے ہیں تو دس " پران " اور گیارھویں جیو آتما کی پوجا کیوں نہیں کرتے ہو ۔ جب حواس اور انتہ کرن کی پوجا بھی مکتی کی دینے والی ہے

بعض عقائد میں چارواک اور بودھ کا اختلاف رائے

۲۳ - بودھ لوگ تمام دُنیا کو محض دُکھ۔ دُکھ کا گھر اور دُکھ کا ذریعہ مان کر دنیا سے مخلصی پانا اور چارواکوں میں جو خاص بات مُکتی۔ انومان اور جیو کو نا ماننا ہے[1]۔ بودھ مانتے ہیں۔

देशना लोकनाथानां सत्त्वाशयवशानुगाः ।
भिद्यन्ते बहुधा लोके उपायैर्बहुभिः किल ॥ १ ॥
गम्भीरोत्तानभेदेन क्वचिच्चोभयलक्षणाः ।
भिन्ना हि देशना भिन्नाः शून्यताद्वयलक्षणा ॥ २ ॥
द्वादशायतनपूजा श्रेयस्करोति बौद्धा मन्यन्ते।
अर्थानुपार्ज्य बहुशो द्वादशायतनानि वै ।
परितः पूजनीयानि किमन्यैरिह पूजितैः ॥ ३ ॥
ज्ञानेन्द्रियाणि पंचैव तथा कर्मेन्द्रियाणि च ।
मनो बुद्धिरिति प्रोक्तं द्वादशायतनं बुधैः ॥ ४ ॥

تیرتھنکروں کی عبارت

۲۴ - (۱) یعنی جو گیانی تارک الدنیا جیون مکت لوکناتھوں [یعنی] بدھ وغیرہ تیرتھنکروں کا اشیاء کے خواص کو جاننے والا۔ یعنی اشیاء کا جو جُدا جُدا اُپدیش ہے جس کو بہت طریقوں اور بہت تدبیروں سے بیان کیا گیا ہے اُس کو ماننا چاہیئے۔

(۲) بڑے دقیق اور عام فہم کے اختلاف سے اور کہیں کہیں مخفی اور عیاں گُروؤں کے مختلف اُپدیش جو شونیہ[2] لکشن [نیستی کو ثابت کرنے] والے پہلے بیان ہو چکے ہیں اُن کو ماننا چاہئے۔

دوادش آتین پوجا

۲۵ - سوال: جو "دوادش آتین" "پوجا" [بارہ مقام کی پوجا] ہے وہی موکش کرنے والی ہے۔

اُس پوجا کی خاطر بہت سی دولت وغیرہ اشیاء کو حاصل کر کے "دوادش آتین" یعنی بارہ قسم کے خاص مقامات بنا کر سب قسم کی پوجا کرنی چاہیئے کسی اور کی پوجا کرنے سے کیا مطلب؟

[1] یعنی چارواک مکتی۔ جیو۔ اور انومان کو نہیں مانتے لیکن بودھ ان کو بھی مانتے ہیں (مترجم)

[2] یہاں مصنف کی غلطی سے لفظ شونیہ کے جگہ نیوں لکھا گیا ہے۔ دراصل سوامی جی کی مراد لفظ شُونیہ سے ہے کیونکہ آگے وہ اسی امر پر بحث کرتے ہیں (مترجم)

(۴) "شونیہ" کا جواب جو پہلے دیا گیا ہے وہی ہے یعنی "شونیہ" کا جاننے والا "شونیہ" سے علیحدہ ہوتا ہے۔

सर्वस्य संसारस्य दुःखात्मकत्वं सर्वतीर्थंकरसंमतम् ॥

ترجمہ منجانب مترجم

(سب تیرتھنکروں کا اعتقاد ہے کہ تمام دُنیا دُکھ ہی دکھ ہے)

بودھ اور جین ایک ہیں

۲۰ - جن کو بودھ تیرتھنکر مانتے ہیں۔ اُنہیں کو جین بھی مانتے ہیں۔ اسی واسطے یہ دونوں ایک ہیں۔

اور مذکورہ بالا "بھاونا چتشٹیہ" یعنی چار "بھاوناؤں" کے ذریعہ سے تمام خیالات کو رفع کرکے نیست ہو جانے کو نِروان یعنی مکتی مانتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو "یوگ" (حصولِ شیاء) اور "اچار" (گورو کی ہدایت پر چلنے) کا اپدیش کرتے ہیں (یعنی) گورو کے قول کو مستند سمجھنا۔

عقل کیوں مختلف دکھائی دیتی ہے

۲۱ - عقل میں قدیم سے واسنا (خیالات) چلے آنے کے باعث خود عقل ہی مختلف شکلوں میں دکھلائی دیتی ہے۔

اُن میں سے اول پانچ سکندھ یعنی دُنیوی کی پانچ حالتیں ہیں Forms of mundane consciousness ہیں

۲۲ - اُن میں سے اول "سکندھ"

रूपविज्ञानवेदनासंज्ञासंस्कारसंज्ञकः ॥

(۱) مادی حالت Material form

اوّل حواس کے ذریعہ سے جو شکل وغیرہ محسوسات کا علم ہوتا ہے۔ وہ "روپ سکندھ" (حالتِ مادی)

(۲) حالت احساس Sensation

دوّم دورانِ شغل علم میں علم کے جاری رہنے کو "وگیان سکندھ" (حالت احساس)

(۳) حالت ادراک Perception

سوّم "روپ سکندھ" اور "وگیان سکندھ" سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ وغیرہ کے احساس کے جاری رہنے کو "ویدنا سکندھ" (ادراک)

(۴) حالت تصدیق Conformation

چہارم گائے وغیرہ اسما کا موسوم کے ساتھ تعلق ماننے کو "سنجنیا سکندھ" (حالت تصدیق)

(۵) حالت تعقل Consciousness

پنجم "ویدنا سکندھ" سے پیدا ہوئی رغبت۔ نفرت وغیرہ۔

کلیش (تکالیف) اور بھوک پیاس وغیرہ "اُپ کلیش" (تکالیف ادنیٰ) مستی، غفلت، تکبر، دھرم اور ادھرم کو "سنسکار سکندھ" (حالت تعقل) مانتے ہیں۔

بودھوں میں ایسے ایسے بہت سی بحث کی باتیں ہیں اِس طرح پر وہ چار قسم کی "بھاونا" (عقائد) مانتے ہیں +

اور اُن میں سے ہر ایک کی جُدا جُدا تردید | ۱۸ - جواب - اگر سب نیست ہو تو نیست کا جاننے والا نیست نہیں ہو سکتا۔ اور اگر سب نیست ہووے تو نیست کو نیست نہ جان سکے اِس لئے نیست کا جاننے والا اور جاننے کے لائق دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔

"اور یوگا چار" جو عدم خارجی مانتا ہے تو پہاڑ اُس کے باطن میں ہونا چاہئے۔ اگر کہے کہ پہاڑ باطن میں ہے تو اُس کے دل میں پہاڑ کی برابر جگہ کہاں ہے۔ اِس لئے پہاڑ خود باہر ہے اور پہاڑ کا علم آتما میں رہتا ہے۔

"سوترا نتک" کسی شے کو پرتیکش (عین الیقین) نہیں مانتا تو وہ آپ بذاتہ اور اُس کا قول بھی "انُومیہ" [قیاس کرنے کے لائق شے] ہونا چاہئے نہ کہ پرتیکش۔ اور جب پرتیکش نہ ہوا تو یہ صادق نہیں ہو سکتا کہ "یہ گھڑا ہے" بلکہ "یہ گھڑے کا ایک جزو ہے"۔ حالانکہ ایک جزو کا نام گھڑا نہیں بلکہ مجموعہ کا نام گھڑا ہے۔ "پس یہ گھڑا ہے" یہ پرتیکش ہے انُومیہ نہیں کیونکہ سب اجزاء کے اندر کُل ایک ہے۔ اُس کے پرتیکش ہونے سے گھڑے کے سب اجزاء بھی پرتیکش ہوتے ہیں یعنی گھڑا اپنے اجزا سمیت پرتیکش ہوتا ہے۔

چوتھا "ویبھاشک"۔ خارجی اشیا کو پرتیکش مانتا ہے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں علم حاصل کرنے والا اور علم ہوتا ہے وہیں پرتیکش ہوتا ہے + اگرچہ پرتیکش کی جانے والی شے باہر ہوتی ہے مگر اُس کی شکل کا علم آتما کو ہوتا ہے۔

نیز چار قسم کے بھاونا کی جُدا جُدا تردید۔ | ۱۹ - (۱) اُسی طرح اگر اشیاء کشنک (عارضی) اور اُن کا علم بھی (کشنک) عارضی ہو تو "پرتی ابھگیا" [یادیا حافظہ] یعنی میں نے یہ بات کی تھی ایسی یادداشت نہیں ہونی چاہئے۔ مگر پہلے دیکھی اور سُنی بات یاد رہتی ہے اِس لئے کشنک کا مسئلہ بھی ٹھیک نہیں۔

(۲) اگر سب دُکھ ہی ہو اور سکھ کچھ بھی نہ ہو تو سُکھ کے مقابلہ کے بغیر دُکھ کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے رات کے مقابل دن اور دن کے مقابل رات ہوتی ہے۔ اِس لئے سب دُکھ ماننا ٹھیک نہیں۔

(۳) اگر صرف "سولکشن" (ہر شے کو نشانوں یا ذریعہ شناخت سے موصوف) مانیں تو آنکھ شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) ہے اور شکل لکشیہ ہے مثلاً گھڑے کی شکل لکشیہ [شے قابل شناخت] سے گھڑے کی شکل کا لکشن [ذریعہ شناخت] آنکھ علیحدہ ہے اور "بو" [پرتھوی کا ذریعہ شناخت] پرتھوی (شئے قابل شناخت) سے علیحدہ نہیں ہے اِس لئے "لکشن" "لکشیہ" کو علیحدہ و شامل ماننا چاہئے +

چیزوں میں گیان جاتا ہے تو گھڑے کا گیان نہیں رہتا۔ اِس لئے شونیہ ہی ایک عنصر ہے ٭

(۲) یوگا چار یا معدوم فی الظاہر ماننے والا

۳۔ دوَم یوگا چار جو "باہیہ شونیہ" (معدوم فی الظاہر) کو مانتا ہے۔ اشیاء باطن میں گیان کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔ باہر نہیں ہیں۔ مثلاً (جب) گھڑے کا گیان آتما کے اندر ہے تب ہی آدمی کہتا ہے کہ یہ گھڑا ہے۔ اگر باطن میں گیان نہ ہو تو نہیں کہہ سکتا (یہ فرق) ایسا ہی مانتا ہے ٭

(۳) "سوترانتک" خارجی اشیاء کا وجود قیاساً ماننے والے۔

۴۔ سوم "سوترانتک" جو خارجی اشیاء کو قیاساً مانتا ہے۔ کیونکہ خارجی طور پر کوئی شے مکمل طور پر پرتیکش نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک جزو کے پرتیکش ہونے سے باقی قیاس کیا جاتا ہے۔ اِن کا یہی اعتقاد ہے ٭

(۴) ویبھاشک اشیاء کا وجود خارجی ماننے والے

۵۔ چہارم "ویبھاشک"۔ اُس کا عقیدہ یہ ہے کہ اشیاء باہر پرتیکش ہوتی ہیں باطن میں نہیں۔ مثلاً "یہ نیلا گھڑا ہے"۔ اِس اظہار حالت میں گھڑے کی نیلی ہیئت خارج میں معلوم ہوتی ہے یہ اِسی طرح مانتا ہے۔

وجہ اختلافات بالا

۶۔ اگرچہ اِن کا آچاریہ (بانی) بُدھ ایک ہے تاہم شاگردوں کی اختلاف رائے کے باعث چار قسم کی شاخیں ہوگئی ہیں۔ جیسے سورج کے غروب ہونے کے وقت زانی آدمی بیگانی عورت سے صحبت کرتا ہے اور صاحب علم لوگ راست گوئی وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وقت ایک ہوتا ہے لیکن اپنی عقل کے مطابق مختلف کام کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا شاخوں میں سے ہر ایک کی جداگانہ اعتقاد۔

۷۔ اب اِن مذکورہ بالا چاروں میں سے "مادھیمک" سب کو "کشنک" (عارضی) مانتا ہے۔ یعنی ہر ایک کشن (لمحہ) میں عقل کی تبدیلی ہونے کے باعث جس طرح کی چیز پہلے لمحہ میں معلوم ہوتی تھی اُسی طرح کی دوسرے لمحہ میں نہیں رہتی اِس لئے سب کو "کشنک" ماننا چاہیئے ٭ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

دوَم "یوگاچار" جو جو پرورتی (حرکت یا شغل) ہے وہ سب دُکھ ہی ہے۔ کیونکہ چیزوں کے حاصل ہونے پر کوئی کبھی قناعت نہیں کرتا۔ ایک چیز کے حاصل ہونے پر دوسری کی خواہش لگی ہی رہتی ہے۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

سوم "سوترانتک"۔ سب اشیاء اپنی اپنی لکشنوں (نشانات) یا ذریعہ شناخت سے پہچانی جاتی ہیں جس طرح گائے اپنے نشانوں سے اور گھوڑا اپنے نشانوں سے پہچانا جاتا ہے اُسی طرح لکشن (نشان یا ذریعہ شناخت) لکشیہ (اہل نشان یا شناخت طلب شے) کے اندر ہمیشہ رہتے ہیں ٭ یہ ایسا کہتا ہے۔

چہارم۔ ویبھاشک "شونیہ" (نیستی) ہی کو ایک شے مانتا ہے۔ اول مادھیمک سب کو "شونیہ" مانتا تھا۔ وہی دعوے "ویبھاشک" کا بھی ہے۔

(دوسرا جنم)۔ عاقبت۔ اور مکتی کو بھی مانتے ہیں۔ چارواک سے بودھ اور جینیوں کا اتنا ہی اختلاف ہے۔

لیکن ناستک پن۔ وید و ایشور کی مذمت۔ غیر مذاہب سے دشمنی۔ چھ عنصر (یعنی آگے بیان کئے ہوئے چھ فعل) اور جہان کا پیدا کرنے والا نہ ہونا وغیرہ باتوں میں سب ایک ہیں۔ یہ چارواک مذہب کا بیان اختصار سے لکھا گیا۔

اب بودھ مذہب کے بارے میں اختصار سے لکھتے ہیں۔

कार्य्यकारणभावाद्वा स्वभावाद्वा नियामकात् ।
अविनाभावनियमो दर्शनान्तरदर्शनात् ॥

بودھوں کی چارواک سے علیحدہ شاخ کیوں ہوئی۔

۹۔ معلول اور علت کے تعلق سے یعنی معلول کے دیکھنے سے علت اور علت کے دیکھنے سے معلول وغیرہ کا علم الیقین۔ اور ترتیکش حصہ سے باقی[1] میں انومان (قیاس) ہوتا ہے اس کے بغیر انسانوں کے تمام کاروبار انجام نہیں پا سکتے۔ ایسی ایسی تعریفوں سے انومان کی فوقیت مان کر بودھوں کی شاخ چارواک سے الگ نکلی۔

بودھوں کی چار قسمیں

۱۰۔ بودھ چار قسم کے ہیں۔ اوّل "مادھیمک" دوم "یوگاچار" سوم "سوترانتک" و "چہارم ویبھاشک"

बुद्ध्यानिर्वर्ततेस बौद्धः

بودھ کی وجہ تسمیہ

۱۱۔ جو عقل "پر انحصار رکھے وہ بودھ ہے"۔ جو بات عقل سے ثابت ہو یعنی جو جو بات اپنی عقل میں آوے اس کو مانے اور جو عقل میں نہ آوے اس کو نہ مانے۔

(۱) مادھیمک سرو شونیہ یا عدم کلی کا معتقد

۱۲۔ ان میں سے اول یعنی "مادھیمک" "سرو شونیہ" (عدم کلی) مانتے ہیں۔ یعنی جس قدر اشیاء ہیں وہ سب "شونیہ" نیست ہیں یعنی ابتدا میں نہیں ہوتے اور اخیر میں نہیں رہتے اور درمیان میں جو معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہونے کے وقت تک ہے بعد میں شونیہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بننے سے پہلے گھڑا نہیں تھا۔ ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا ہے۔ اور گیان[2] کی حالت میں گھڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب دوسری

---

[1] یعنی انومان (قیاس) تین طرح سے ہے اول معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس۔ دوم علت کو دیکھ کر معلول کا قیاس اور تیسرے ایک جزو کے محسوس ہونے سے باقی حصہ کا قیاس۔ مترجم

[2] یعنی جب تک اس کا علم رہتا ہے۔ مترجم

کی لڑکی سے ہنسی ٹھٹھا وغیرہ کرنا وام مارگیوں کے سوائے اور کسی آدمی کا کام نہیں۔ واہیات فحش اور وید کے خلاف اور غلط شرح ان مہا پاپی وام مارگیوں کے سوا اور کون کرتا۔ بڑا افسوس تو ان چارواک وغیرہ پر آتا ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے ویدوں کی مذمت کرنے پر مستعد ہو گئے۔ ذرا تو اپنی عقل سے کام لیتے۔ مگر بیچارے کرتے کیا اُن میں اتنا علم ہی نہیں تھا کہ حق و باطل پر غور کر کے حق کی تائید اور باطل کی تردید کر سکتے۔

(۹) گوشت خوری بھی انہیں وام مارگی شارحوں کی کارروائی ہے اِس لئے اُنہیں کو راکشس کہنا بجا ہے۔ لیکن ویدوں میں کسی جگہ گوشت کا کھانا نہیں لکھا۔ اِس لئے بلا شک و شبہ ایسی ایسی جھوٹی باتوں کا پاپ اُن شارحوں کو اور نیز اُن کو جنہوں نے ویدوں کے جاننے سننے کے بغیر ہی من مانی مذمت کی ہے لگے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ جنہوں نے ویدوں کی مخالفت کی اور کرتے ہیں یا کریں گے وہ جہالت کے اندھیرے میں پڑے ہوئے سُکھ کے عوض جتنا بھیانک دُکھ پاویں اُتنا ہی تھوڑا ہے اِس لئے کل نوعِ انسان کو وید کے مطابق چلنا نہایت واجب ہے۔

چارواک اور بودھ مت وغیرہ کیوں پیدا ہوئے

۷۔ جب وام مارگیوں نے جھوٹی من گھڑت تاویلیں کر کے ویدوں کے نام سے اپنا مطلب پورا کرنے یعنی حسب دلخواہ شراب نوشی۔ گوشت خوری اور بیگانی عورت سے مباشرت وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کی غرض سے ویدوں کو دھبہ لگایا تو اِنہیں باتوں کو دیکھ کر چارواک۔ بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت کرنے لگے اور ایک علیحدہ ویدوں کے خلاف اور ایشور سے منکر یعنی دھریہ مذہب چلا لیا۔ اگر چارواک وغیرہ ویدوں کے اصلی معنی پر غور کرتے تو جھوٹی شرحوں کو دیکھ کر وید میں بیان کیئے ہوئے سچے دھرم سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھتے مگر بیچارے کیا کریں؟ -

विनाश काले विपरीत बुद्धि:

چارواک کی خاص باتیں اور اس کی وجہ تسمیہ

۸۔ جب بربادی اور تباہی کا وقت آتا ہے تب آدمی کی عقل اُلٹی ہو جاتی ہے۔ اب چارواک وغیرہ مت والوں میں جو فرق ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ یہ چارواک وغیرہ بہت سی باتوں میں ایک ہیں لیکن چارواک جسم کی پیدائش کے ساتھ جیو کی پیدائش اور اُس کے فنا ہونے کے ساتھ جیو کا بھی فنا ہو جانا مانتا ہے۔ دوبارہ پیدائش اور دوسرے جنم کو نہیں مانتا۔ ایک "پرتیکش پرمان" کے سوائے انومان [قیاس] وغیرہ دلیلوں کو بھی نہیں مانتا +

لفظ چارواک کے معنی "جو بولنے میں تیز و طرار ہو اور معنی میں زیادہ حجتیں نکالے"
بودھ اور جین پرتیکش وغیرہ چاروں پرمان۔ قدیم جیو پُنر جنم (دوبارہ پیدائش) پر لوک

مندرجہ بالا عقائد کا کھنڈن منڈن

۶۔ جواب (۱) چیتن پرمیشور کے بنانے کے بغیر جڑ چیزیں آپس میں با ترتیب ملکر خود بخود طبعاً پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اگر طبعاً بن سکتیں تو دوسرے سورج، چاند، زمین اور ستارے وغیرہ "لوک" کیوں نہیں بن جاتے۔

(۲) سورگ سکھ بھوگنے اور نرک دکھ بھوگنے کا نام ہے۔ اگر جیو آتما نہ ہو تو سکھ دکھ کا بھوگنے والا کون ہو سکے گا جیسے طرح اس وقت سکھ دکھ کا بھوگنے والا جیو ہے اسی طرح اگلے جنم میں بھی ہوتا ہے کیا ورلن آشرمیوں کی راست گوئی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے کام بھی رائگاں جاویں گے؟ ہرگز نہیں

(۳) جانور مار کر ہون کرنا وید وغیرہ سچے شاستروں میں کسی جگہ نہیں لکھا۔ اور مرے ہوؤں کا شرادھ و ترپن کرنا من مانی گھڑت ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچے شاستروں کے خلاف ہونے کے باعث یہ بھاگوت وغیرہ پوران کے معتقدوں کا عقیدہ ہے۔ اس لئے اس بات کا رد[۱] تردید کے لائق نہیں ہے۔

(۴) جو چیز ہست ہے وہ نیست کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہست جیو نیست نہیں ہو سکتا جسم جلکر راکھ ہو جاتا ہے جیو نہیں۔ جیو تو دوسرے قالب میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے جو شخص قرضہ وغیرہ لے کر بیگانے مال سے اس جہان میں بھوگ (عیش) کرتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ یقیناً پاپی ہو کر دوسرے جہان میں نرک یعنی دکھ بھوگتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔

(۵) جسم سے نکل کر جیو دوسری جگہ اور دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے اور اس کو پہلے جنم اور کنبہ وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اس لئے پھر کنبہ میں نہیں آسکتا۔

(۶) ہاں برہمنوں نے مردے کا کریا کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہوا ہے۔ پس چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں اس لئے بیشک قابل تردید ہے۔

(۷) اب کہئے اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سنے یا پڑھے ہوتے تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے کہ وید بھانڈ۔ دھورت۔ اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے۔ البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار (شارحان) بھانڈ دھورت اور نشاچر تھے۔ ان کی مکاری ہے ویدوں کا (قصور) نہیں۔ لیکن چارواک، آبھانک بودھ اور جینیوں پر افسوس ہے کہ انہوں نے چار ویدوں کی اصلی سنگھتاؤں کو نہ سنا۔ نہ دیکھا اور نہ کسی عالم سے پڑھا۔ اسی وجہ سے اُن کی عقل ماری گئی اور وہ بے سروپا ویدوں کی مذمت کرنے لگے۔ بدکردار وام مارگیوں کی بے ثبوت من گھڑت اور واہیات شرحوں کو دیکھ کر ویدوں کے مخالف بن گئے اور بے علمی کے اتھاہ سمندر میں جا گرے۔

(۸) جائے غور ہے کہ عورت سے گھوڑے کا لنگ پکڑوا کر اس سے صحبت کرانا اور یجمان

---

[۱] یعنی اس بات کی تردید واجب ہے۔ (مترجم)

(جو چار مذہب اوپر بیان کئے گئے) اُن میں سے چارواک حسب ذیل اعتقاد رکھتا ہے پرلوک (دوسرا جنم) اور جیوآتما کو بودھ اور جین مانتے ہیں چارواک نہیں۔ اِن تینوں کے باقی عقائد بجز خاص خاص باتوں کے یکساں ہیں۔

(۱) جیو-سورگ-نرک-پرلوک-ورن-آشرم ہوم میں لیتو بدھ اور ترادھ سب جھوٹی باتیں ہیں۔

(۲) نہ کوئی سورگ ہے نہ کوئی نرک۔ نہ کوئی پرلوک میں جانے والا آتما ہے۔ اور نہ ورن آشرم کے اعمال پھل دینے والے ہیں۔

(۳) اگر یگیہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر ہون کر کے (اُنہیں) سورگ میں کیوں نہیں بھیجتا۔

(۴) اگر مرے ہوئے جیوؤں کا شرادھ اور ترپن کرنا سیری بخش ہو سکتا ہے تو پردیش میں جانے والے سفر میں زادِ راہ کے لئے کھانا کپڑا روپیہ وغیرہ کیوں لے جاتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مرے ہوئے کے نام سے دی ہوئی چیزیں سورگ میں پہنچتی ہیں تو پردیش میں جانے والوں کے لئے اُن کے رشتہ دار بھی گھر میں اُن کے نام سے دے کر دوسرے مقام میں پہنچا دیں۔ اگر یہ نہیں پہنچتا تو وہ سورگ میں کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

(۵) اگر جہانِ فانی میں دان کئے ہوئے سے سورگ کے رہنے والے سیر ہوتے ہیں۔ تو نیچے دینے سے گھر کے اوپر بیٹھا ہوا آدمی کیوں سیر نہیں ہوتا۔

(۶) اِس لئے جب تک زندہ رہے تب تک سکھ سے زندگی بسر کرے۔ اگر گھر میں چیز نہ ہو تو قرضہ لے کر آنند کرے۔ قرضہ دینا نہیں پڑیگا کیونکہ جس جسم میں جیو نے کھایا پیا ہے وہ دونوں پھر واپس نہیں آئیں گے۔ پھر کون کس سے مانگے گا اور کون دے گا؟

(۷) جو لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے وقت جیو نکل کر پرلوک میں جاتا ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کنبہ کے موہ (محبت) میں بندھا ہوا جیو پھر گھر واپس کیوں نہیں آ جاتا +

(۸) اِس لئے یہ سب تدبیریں برہمنوں نے اپنے روزگار کے لئے نکالی ہیں۔ جو دس گاتر وغیرہ کریا کرم مردہ کے کرتے ہیں یہ سب لیلا اُن کی دُکانداری کی ہے۔

(۳) وید پر اعتراض اور اُن کی مذمت

(۹) وید کے بنانے والے بھانڈ۔ دھورت (مکار) اور نشاچر یعنی راکشس یہ تین ہیں۔ "جرپھری"۔ "ترپھری" وغیرہ پنڈتوں کے مکر کی باتیں ہیں۔

(۱۰) دیکھو! دھورتوں کی کارروائی کہ گھوڑے کے لنگ کو عورت پکڑے! یجمان کی عورت کا اُس کے ساتھ ہم صحبت کرانا۔ اور لڑکی سے ٹھٹھا کرنا وغیرہ جو لکھا ہے وہ دھورتوں کے سوائے (اور کسی کا کام) نہیں ہو سکتا۔

(۱۱) اور جہاں گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ وید کا حصہ راکشس کا بنایا ہوا ہے۔

नैव वर्णाश्रमादीनां क्रियाश्च फलदायिकाः ॥ २ ॥
पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥ ३ ॥
मृतानामपि जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥ ४ ॥
स्वर्गस्थिता यदा तृप्तिं गच्छेयुस्तत्र दानतः ।
प्रासादस्योपरिस्थानाम न कस्मान्न दीयते ॥ ५ ॥
यावज्जीवेत्सुखं जीवेदृणं कृत्वा घृतं पिबेत् ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥ ६ ॥
यदि गच्छेत्परं लोकं देहादेष विनिर्गतः ।
कस्माद्भूयो न चायाति बन्धुस्नेहसमाकुलः ॥ ७ ॥
ततश्च जीवनोपायो ब्राह्मणैर्विहितस्त्विह ।
मृतानां प्रेतकार्याणि न त्वन्यद्विद्यते क्वचित् ॥ ८ ॥
त्रयो वेदस्य कर्त्तारो भण्डधूर्त्तनिशाचराः ।
जर्फरीतुर्फरीत्यादि पण्डितानां वचः स्मृतम् ॥ ९ ॥
अश्वस्यात्र हि शिश्नन्तु पत्नीग्राह्यं प्रकीर्त्तितम् ।
भण्डैस्तद्वत्परं चैव ग्राह्यजातं प्रकीर्त्तितम् ॥ १० ॥
मांसानां खादनं تद्वन्निशाचरसमीरितम् ॥ ११ ॥

چارواک - ابھانک - بودھ اور جین بھی جہاں کی پیدائش طبعاً مانتے ہیں -
(اکوئی خالق نہیں) (۱) جو جو طبعی خواص ہیں اُن کے ساتھ "دروبہ" (جوہر) تعلق پاکر سب اشیاء
بنتی ہیں - جہان کا بنانے والا کوئی نہیں +

अग्निहोत्रं त्रयो वेदास्त्रिदण्डं भस्मगुण्ठनम् ॥
बुद्धिपौरुषहीनानां जीविकेति बृहस्पतिः ॥

چارواک مت کا واعظ برہسپتی کہتا ہے کہ اگنی ہوتر۔ تین وید۔ تردنڈ[1] اور راکھ کے لگانے کو عقل اور ہمت سے بے بہرہ لوگوں نے اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے دراصل کانٹے چبھنے وغیرہ سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے اُسی کا نام نرک ہے۔ دُنیا میں جس کو راجہ مان لیا وہی پرمیشور ہے اور جسم کا فنا ہونا ہی موکش ہے۔ اِس کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔

اور اُن کی غلطی

جواب ۔ محض حظ نفس کے شکھ کو پرشارتھ کا پھل مانکر صرف عیاشی کے دُکھ کو رفع کرنے میں حصولِ مراد اور سورگ ماننا جہالت ہے۔

اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں سے ہوا۔ اور بارش کے پانی کی صفائی ہوکر تندرستی ہوتی ہے اور اُس سے دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو نہ جان کر وید۔ ایشور اور ویدوں میں کہے ہوئے دھرم کی مذمت کرنا دھورتوں (مکاروں) کا کام ہے۔

جو تر ڈنڈ اور راکھ لگانے کی تردید کی گئی ہے وہ ٹھیک ہے۔

اگر کانٹے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دُکھ ہی کا نام نرک ہے۔ تو اِس سے بڑھ کر جو سخت (مہلک) امراض وغیرہ ہیں وہ نرک کیوں نہیں۔

اگر راجا کو صاحب حشمت اور رعایا پروری کے قابل ہونے کی وجہ سے افضل مانیں تو درست ہے لیکن جو بے انصاف اور پاپی راجا ہے اگر اُس کو بھی پرمیشور کی مانند سمجھتے ہو تو تم جیسا کوئی بھی جاہل نہیں۔

اگر صرف جسم سے علیحدہ ہونا ہی موکش ہے تو گدھے۔ کتے وغیرہ اور تم میں کیا فرق رہا؟ فقط شکل ہی مختلف رہی۔

چارواک ۔ ۵ ۔

چارواک کے مذہبی عقائد منتروں کی تردید میں۔

अग्निरुष्णो जलं शीतं शीतस्पर्शस्तथाऽनिलः ।
केनेदं चित्रितं तस्मात्स्वभावात्तद्व्यवस्थितिः ॥ १ ॥
न स्वर्गो नाऽपवर्गो वा नैवात्मा पारलौकिकः ॥

[1] ۔ تر ڈنڈے سے وہ تین لکڑیاں مراد ہیں جو آجکل سنیاسی لوگ اپنے ساتھ رکھتے ہیں ۔ مترجم

नाहं मोहं ब्रवीमि मनुक्तिमिधर्मायमात्मेति ॥

یا جنیہ ولکیہ کہتے ہیں کہ اے میترئی! میں موہ (بیہوشی یا غفلت) سے یہ بات نہیں کہتا بلکہ (دراصل) آتما غیر فانی ہے جس کے ساتھ ملنے سے جسم حرکت کرتا ہے جب جیو جسم سے الگ ہو جاتا ہے۔ تب جسم میں کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اگر جسم سے آتما الگ نہ ہو تو کیا وجہ ہے کہ اُس کے ساتھ ملنے سے چیتنا (ادراک) اور جدا ہونے سے "جڑتا" (عدم ادراک) ہوتی ہے (پس) جسم سے الگ ہے ۔

جس طرح آنکھ سب کو دیکھتی ہے مگر اپنے آپ کو نہیں۔ اسی طرح پرتیکش (احساس) کرنے والا اپنے تئیں حواس کے ذریعہ سے (محسوس) نہیں کر سکتا۔ جس طرح (انسان) اپنی آنکھ سے گھڑے۔ کپڑے وغیرہ تمام اشیاء کو دیکھتا ہے اُسی طرح وہ آنکھ کو اپنے علم کے ذریعہ سے دیکھتا ہے جو ناظر ہے وہ ناظر ہی رہتا ہے منظور کبھی نہیں ہوتا۔ جس طرح سہارے کے بغیر سہارا چاہنے والا۔ علت کے بغیر معلول۔ کُل کے بغیر جزو۔ اور فاعل کے بغیر فعل نہیں رہ سکتا اُسی طرح پرتیکش (محسوس) کرنے والے کے بغیر پرتیکش (احساس) کس طرح ہو سکتا ہے۔

(۲) مباشرت پرشارتھ کا پھل نہیں

اگر خوبصورت عورت کے ساتھ مباشرت کرنے ہی کو پرشارتھ (مقصد انسانی) کا پھل مانیں تو وہ لمحہ بھر کا سکھ ہے اور اُس سے دُکھ بھی ہوتا ہے۔ تب وہ (دُکھ) بھی پرشارتھ ہی کا پھل ہوگا۔ اگر یہ بات ہے تو "سورگ" کے مٹ جانے سے دُکھ بھوگنا پڑے گا۔ اگر کہو کہ دُکھ کے دور کرنے اور سُکھ کے بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے تو مُکتی کے سُکھ کی تردید ہوتی ہے[1]۔ اس لئے وہ پرشارتھ کا پھل نہیں۔

چارواک کے آزادانہ خیالات

۷ - چارواک کہتا ہے جو دُکھ سے ملے ہوئے سُکھ کو ترک کرتے ہیں وہ جاہل ہیں۔ جس طرح غلہ کا طالب دانہ کو نکال کر بھوسہ پھینک دیتا ہے اُسی طرح دنیا میں عقل مندوں کو چاہیئے کہ سُکھ کو لے لیں اور دُکھ کو چھوڑ دیں کیونکہ جو اِس جہان کے موجودہ سُکھ کو چھوڑ کر غیر موجود سورگ کے سُکھ کی خواہش کر کے پرلوک (دوسرے جنم) کیلئے اگنی ہوتر وغیرہ کرم۔ اُپاسنا۔ اور گیان کانڈ پر جنگی دھورتوں (مکاروں) کے بنائے ہوئے وید میں ہدایت ہے عمل کرتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ جبکہ دوسرا جنم ہی نہیں ہے تو اُس کی امید رکھنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ

[1] یعنی اگر اصلی سُکھ اُسی کا نام ہے کہ جہاں دُکھ ہوا فوراً اُس کے دُور کرنے کی فکر کی تو سُکھ یا صحت قائم رکھنے کے لئے ہر وقت کا فکر لگا رہا سُکھ کس طرح ہو سکتا ہے مگر دنیوی مُکتی میں شامل نہیں ہیں۔ مُکتی دراصل ایسے مسلسل سُکھ کا نام ہے۔ جس کے اثنا میں کسی قسم کا دُکھ واقع نہیں ہوتا گویا دُکھ سُکھ کے متواتر سلسلے کا نام مُکتی نہیں ہے۔ مترجم

بنا ہے۔ اور انہیں کے اتصال سے چیتنیہ (ادراک) پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نشئی اشیاء کے کھانے پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح جیو جسم کے ساتھ پیدا ہو کر جسم کے فنا ہونے پر خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ پھر پاپ پن کا پھل کس کو ملے گا۔

तद्वैतन्यविशिष्टदेह एव आत्मा देहातिरिक्त आत्मनि प्रमाणाभावात् ॥

لفظی ترجمہ من جانب مترجم

(اِس لئے ادراک کی صفت سے موصوف جسم ہی آتما ہے۔ کیونکہ جسم سے علیحدہ آتما کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں)

اِس جسم میں چاروں عناصر کے اتصال سے جیو آتما پیدا ہو کر اُن کے انفصال کے ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی جیو کبھی "پرتیکش" (محسوس) نہیں ہوتا ہم صرف "پرتیکش" ہی کو مانتے ہیں کیونکہ پرتیکش کے بغیر انومان وغیرہ ہوتے ہی نہیں۔ اس لئے پرتیکس (احساس) جو مقدم ہے اُس کے مقابلہ میں انومان (قیاس) وغیرہ غیر مقدم ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کئے جاتے۔

(۲) مباشرت۔ پُرشارتھ کا پھل ہے۔

حسین عورت کی بغل گیری سے آنند حاصل کرنا پُرشارتھ (مقصدِ انسانی) کا پھل ہے۔

(۱) اِن عقاید کی تردید (۱) جیو کا ثبوت۔

جواب۔ یہ خاک وغیرہ عناصر جڑ (غیر ذی شعور) ہیں۔ اُن سے چیتن (مدرک) کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی۔ جس طرح اب ماں باپ کے صحبت سے جسم کی پیدائش ہوتی ہے اسی طرح پیدائش دنیا کی ابتدا میں انسان وغیرہ کے جسم اگر پرمیشور خالق نہ ہو کبھی ترکیب نہیں اسلئے چیتن کی پیدائش اور فنا نشہ کے مانند نہیں ہوتی کیونکہ نشہ چیتن کو ہوتا ہے جڑ کو نہیں۔

اشیا نشٹ یعنی نظر سے غایب ہو جاتی ہیں۔ مگر کوئی چیز نابود نہیں ہوتی اِسی طرح نظر سے غائب ہو جانے سے جیو کا نابود ہونا بھی نہ ماننا چاہئے۔ جب جیو آتما جسم میں آتا ہے۔ تب ہی اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ جب وہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے تب یہ جسم جس کو موت لاحق ہوئی ہے ویسا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ پہلے چیتن کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ یہی بات برہدارنیک میں بھی کہی ہے۔

بارھویں سملاس کا آغاز

اب ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) متوں میں سے چارواک۔ بودھ اور جین مت کے کھنڈن منڈن [تردید و تائید] کا مضمون بیان کرتے ہیں۔

برہسپتی کے رندانہ عقائد

(۱)۔ ایک شخص برہسپتی نامی گزرا ہے جو وید۔ ایشور۔ اور یجنہ وغیرہ اچھے کاموں کو بھی نہیں مانتا تھا۔ اُس کا اعتقاد ملاحظہ کیجئے۔

यावज्जीवं सुखं जीवेन्नास्ति मृत्योरगोचरः ।

भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جب تک جیو سے سکھ سے جیوے۔ موت کے اختیار سے باہر کوئی نہیں جسم کے خاکستر ہونے کے بعد پھر آواگون کس طرح ہو سکتا ہے۔

چارواک کے اعتقاد اپنا خانہ عیاشی ہے۔

(۲)۔ کوئی انسان وغیرہ متنفس موت کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ یعنی سب کو مرنا ہے۔ اِس لئے جب تک جسم میں جان رہے تب تک سُکھ سے رہنا چاہئے۔ اگر کوئی کہے کہ دھرم پر چلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر دھرم کو چھوڑیں تو دوسرے جنم میں بڑا دکھ ملے (تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے) اُس کو "چارواک" جواب دیتا ہے کہ "ارے بھولے بھائی! مرنے کے بعد وہ جسم جس نے کھایا پیا تھا۔ بھسم ہوتا ہے وہ پھر دُنیا میں نہیں آئیگا۔ اِس لئے جس طرح ہو سکے۔ آنند میں رہو۔ دنیا میں حکمت عملی سے چلو۔ حشمت بڑھاؤ۔ اور اُس سے حسب خواہش حظ اُٹھاؤ اسی دنیا کو سمجھو پرلوک (دوسرا جنم) کچھ نہیں ہے۔

(۲) جسم ہی جیو ہے

دیکھو مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا اِن چار عناصر کی تبدیل ہیئت سے یہ جسم

انسانوں میں کبھی ترقی نہ ہو سکے۔

(جینیوں کی کتابیں مشکل ہاتھ آئی ہیں)

۴ - یہ بودھ اور جین مذہب کا مضمون خود اُن کے علاوہ دیگر مذہب والوں کے لئے بھی نہایت مفید اور واقفیت کا ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی کتابیں کسی دوسرے مذہب والے کو دیکھنے پڑھنے یا نقل تک کرنے کے لئے نہیں دیتے بڑی کوشش و محنت سے میں نے اور خصوصاً آریہ سماج بمبئی کے منتری سیٹھ سیوک لال کرسن داس نے ان کی کتابیں حاصل کیں ۔ مطبع جین پربھاکر واقع شہر کاشی میں (اِن کی بعض کتابوں کے) چھپ جانے اور نیز بمبئی میں کتاب موسومہ پرکرن رتناکر کے طبع ہونے سے سب لوگوں کو جینیوں کے مذہب کا مطالعہ کرنا آسان ہوگیا ہے۔

بھلا یہ کون سے عالموں کی بات ہے کہ اپنے مذہب کی کتابیں خود ہی دیکھیں اور دوسروں کو نہ دکھائیں۔ اِسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن کتابوں کے مصنفوں کو پہلے ہی شک تھا کہ اُن میں ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اگر غیر مذہب والے دیکھیں گے تو تردید کریں گے اور اگر ہمارے مذہب والے دوسروں کی کتابوں کو دیکھیں گے تو اِس مذہب پر اعتقاد نہیں رہے گا۔ خیر کچھ ہی ہو۔ مگر بلا شبہ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ جن کو اپنے عیب تو دکھائی نہیں دیتے مگر دوسروں کی عیب جوئی میں از حد کربستہ رہتے ہیں۔ یہ انصاف نہیں ہے کیونکہ اوّل (انسان) اپنے عیبوں کو دیکھ کر دور کر لیوے تب دوسرے شخص کے عیبوں پر نظر ڈال کر اُنہیں دور کرے۔ اب میں بدھ اور جینیوں کے مذہب کا مضمون سب نیک منش لوگوں کے روبرو پیش کرتا ہوں تاکہ وہ صحیح نتیجہ کو پہنچ سکیں ۔

ع عاقلاں را اشارتے کافی است

دیباچہ ضمنی دوم

جین مت راماین و مہابھارت سے بعد کا ہے

۱- جب آریہ ورت کے باشندوں سے حق و باطل کے بخوبی تمیز کرانے والی "وید ودیا" دور ہوگئی اور "اودیا" کے پھیلنے سے مختلف فرقے کھڑے ہوگئے تو یہی سبب جین وغیرہ خلاف علم و عقل مذاہب کے رواج پانے کا ہوا۔ کیونکہ بالمیک کی تصنیف اور مہابھارت وغیرہ میں جینیوں کا نام تک بھی نہیں لکھا اور جینیوں کی کتابوں میں بالمیک کی تصنیف اور بھارت میں بیان کی ہوئی رام و کرشن وغیرہ کی داستانیں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مذہب ان کے بعد جاری ہوا۔ کیونکہ جینی لوگوں کا مذہب جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔ ویسا ہی قدیم ہوتا تو بالمیک وغیرہ کی کتابوں میں ضرور اُن کا ذکر آتا۔ پس جین مذہب اِن کتابوں کے بعد چلا ہے۔

کیونکہ راماین و مہابھارت میں جینیوں کی کتب کا حوالہ نہیں ہے

۲- اگر کوئی جینی یہ کہے کہ جینیوں کی کتابوں سے داستانیں لے کر بالمیک وغیرہ نے کتابیں بنائی ہوں گی تو اُس سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ بالمیک کی تصنیف وغیرہ میں تمہاری کتابوں کا نام کہیں بھی نہیں لکھا۔ اور تمہاری کتابوں میں (اُن کا نام) کیوں آتا ہے۔ کیا بیٹا باپ کے جنم کو دیکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جین اور بودھ مذہب، شیو اور شاکتک وغیرہ متوں کے بعد چلے ہیں۔

سچ اور جھوٹ کی تحقیقات کرنا انسان کا فرض ہے

۳- اب اِس بارہویں سملاس میں جو جوابات جینیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھی گئی ہے وہ ان کی کتابوں کا پتہ دے کر لکھی گئی ہے۔ اِس میں جینی لوگوں کو بُرا نہ ماننا چاہئے کیونکہ ہم نے جو کچھ اُن کے مذہب کے متعلق لکھا ہے۔ اُس سے محض حق و باطل کی تحقیقات مقصود ہے مخالفت یا نقصان پہنچانے کا منشاء نہیں ہے۔ جب جینی و بودھ یا دیگر لوگ اس مضمون کو دیکھیں گے تو اُن سب کو حق و باطل کی تحقیقات پر سوچنے اور تحریر کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اور واقفیت بھی ہوگی۔ جب تک آمنے سامنے ہو کر بالطریق دعوے و تردید محبت کے ساتھ بحث یا تحریر کی جاوے تب تک حق و باطل کی تحقیقات نہیں ہو سکتی۔ جب تک عالموں کے درمیان حق و باطل کی تحقیق نہیں ہوتی تب ہی تک علم سے بے بہرہ لوگوں کو سخت تاریکی میں پڑ کر بہت دُکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اِس لئے حق کی فتح اور جھوٹ کی فنا کے لئے دوستانہ طریق پر بحث یا تحریر کرنا نوع انسان کا مقدم کام ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	دیپ سنگھ	۱۷	۱	۲۶
۲	راج سنگھ	۱۴	۵	۰
۳	رنّ سنگھ	۹	۸	۱۱
۴	نر سنگھ	۴۵	۰	۱۵
۵	ہری سنگھ	۱۳	۲	۲۹
۶	جیون سنگھ	۸	۰	۱

راجا جیون سنگھ نے کسی سبب سے اپنی تمام فوج شمال کی جانب بھیج دی - یہ خبر پا کر پرتھوی راج چوہان دیراٹ کے راجا نے جیون سنگھ پر چڑھائی کی اور لڑائی میں جیون سنگھ کو مار کر اندرپرستھ کی سلطنت کرنے لگا + ۵ پُشتیں ۸۶ سال ۲۰ دن تک حکمران رہیں - اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے +

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	پرتھوی راج	۱۲	۲	۱۹
۲	اُبھے پال	۱۴	۵	۱۷
۳	دُرجن پال	۱۱	۴	۱۴
۴	اُدے پال	۱۱	۷	۳
۵	یشّ پال	۳۶	۴	۲۷

راجا یشّ پال پر سلطان شہاب الدین غوری گڑھ غزنی سے چڑھائی کرکے آیا - اور راجا یشّ پال کو پریاگ کے قلعہ میں سمت ۱۲۴۹ میں پکڑ کر قید کر لیا - اور خود اندرپرستھ یعنی دہلی کی سلطنت کرنے لگا - اور ۵۳ پُشتیں ۷۵۴ سال ایک ماہ ۱۷ دن تک حکمران رہیں - اِنکی تفصیل بہت تواریخوں میں لکھی ہے اِس لئے یہاں نہیں لکھی + اس کے آگے بودھ (اور) جین مت کے بارہ میں لکھا جائیگا +

(نوٹ منجانب مترجم) پیڑھی کا ترجمہ پُشت کیا گیا ہے - اور پُشت سے مُراد جانشین کی سمجھنی چاہیئے +

رانی پدماوتی لاولد مر گئی۔ اس لئے تمام درباریوں نے مشورہ کرکے ہری پریم ویراگی کو تخت پر بٹھایا اور خود سلطنت کرنے لگے ۴ پشتیں ۵۰ سال اور ۲۱ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	ہری پریم	۷	۵	۱۶
۲	گووند پریم	۲۰	۲	۸
۳	گوپال پریم	۱۵	۷	۲۸
۴	مہاباہو	۶	۸	۲۹

راجا مہاباہو سلطنت چھوڑ کر جنگل میں تپسیا (ریاضت) کرنے چلے گئے۔ یہ بات بنگال کے راجا آدھی سین نے سنتے ہی اندر پرستھ میں آکر خود سلطنت کرنی شروع کر دی اور ۱۲ پشتیں ۱۵۱ سال ۱۱ مہینے ۲ دن تک حکمران رہیں۔ اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجہ آدھی سین	۱۸	۵	۲۱
۲	دلاول سین	۱۲	۴	۲
۳	کیشو سین	۱۵	۷	۱۲
۴	مادھو سین	۱۲	۴	۲
۵	میور سین	۲۰	۱۱	۲۷
۶	بھیم سین	۵	۱۰	۹
۷	کلیان سین	۴	۸	۲۱
۸	ہری سین	۱۲	۰	۲۵
۹	کشیم سین	۸	۱۱	۱۵
۱۰	نارائن سین	۲	۲	۲۹
۱۱	لکھشمی سین	۲۶	۱۰	۰
۱۲	دامودر سین	۱۱	۵	۱۹

راجا دامودر سین نے اپنے امراء کو بہت ستایا (تھا) اسلئے راجا کے مشیر دیپ سنگھ نے فوج کے ساتھ مل کر راجا کے ساتھ لڑائی کی اور اُس لڑائی میں راجا کو مار کر دیپ سنگھ خود راج کرنے لگا اور ۴ پشتیں ۱۰۷ سال ۶ مہینے ۲۲ دن تک حکمران رہیں انکی تفصیل حسب ذیل ہے

راجا وِکرم آدیتہ کو شالی واہن کے امرا دُسمدر پال یوگی نے مار کر سلطنت کی اور ۱۶ پُشتیں ۲۷۳ سال ۴ مہینے ۲۷ دن تک حکمران رہیں۔ اُنکی تفصیل حسب ذیل ہے ÷

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	سمُدر پال	۵۴	۲	۲۰
۲	چندر پال	۳۶	۵	۴
۳	سہائے پال	۱۱	۴	۱۱
۴	دیو پال	۲۷	۱	۲۸
۵	نرسنگھ پال	۱۸	۰	۲۰
۶	سام پال	۲۷	۱	۱۷
۷	رگھو پال	۲۲	۳	۲۵
۸	گووند پال	۲۷	۱	۱۷
۹	امرت پال	۳۶	۱۰	۱۳
۱۰	بلی پال	۱۲	۵	۲۷
۱۱	مہی پال	۱۳	۸	۴
۱۲	ہری پال	۱۴	۸	۴
۱۳	سیس پال [۱]	۱۱	۱۰	۱۳
۱۴	مدن پال	۱۷	۱۰	۱۹
۱۵	کرم پال	۱۶	۲	۲
۱۶	وِکرم پال	۲۴	۱۱	۱۳

راجا وِکرم پال نے مغربی سمت کے راجا (مُلکھ چند بوہرا) پر چڑھائی کرکے میدان میں لڑائی کی۔ اِس لڑائی میں مُلکھ چند نے وِکرم پال کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کی۔ اور ۱۰ پُشتیں ۱۹۱ سال ۱ مہینہ ۱۶ دن تک حکمران رہیں۔ اِن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	مُلکھ چند	۵۴	۲	۱۰
۲	وِکرم چند	۱۲	۷	۱۲
۳	امین چند [۲]	۱۰	۰	۵
۴	رام چند	۱۳	۱۱	۸
۵	ہری چند	۱۴	۹	۲۴
۶	کلیان چند	۱۰	۵	۴
۷	بھیم چند	۱۶	۲	۹
۸	لوب چند	۲۶	۳	۲۲
۹	گووند چند	۳۱	۷	۱۲
۱۰	رانی پدماوتی [۳]	۱	۰	۰

[۱] کسی تواریخ میں بھیم پال بھی لکھا ہے ÷

[۲] اِن کا نام کہیں مانک چند بھی لکھا ہے ÷

[۳] یہ پدماوتی گووِند چند کی رانی تھی ۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا ویرمھا	۳۵	۱۰	۸
۲	اجت سنگھ	۲۷	۷	۱۹
۳	سرودت	۲۸	۳	۱۰
۴	بھون پتی	۱۵	۴	۱۰
۵	ویرسین	۲۱	۲	۱۳
۶	مہی پال	۴۰	۸	۷
۷	شتروشال	۲۶	۴	۳
۸	سنگھ راج	۱۷	۲	۱۰
۹	تیج پال	۲۸	۱۱	۱۰
۱۰	مانک چند	۳۷	۷	۲۱
۱۱	کام سینی	۴۲	۵	۱۰
۱۲	شترومردن	۸	۱۱	۱۳
۱۳	جیون لوک	۲۸	۹	۱۷
۱۴	ہری راو	۲۶	۱۰	۲۹
۱۵	ویرسین (دویم)	۳۵	۲	۲۰
۱۶	آدیتہ کیتو	۲۳	۱۱	۱۳

راجا آدیتہ کیتو مگدھ کے راجا کو پریاگ کے راجا دھن دھر نامی نے مار کر سلطنت کی۔ اور ۹ پشتیں ۳۷۴ سال ۱۱ مہینے ۲۶ دن تک حکمران رہیں۔ انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا دھن دھر	۴۲	۷	۲۴
۲	مہرشی	۴۱	۲	۲۹
۳	سن رچی	۵۰	۱۰	۱۹
۴	مہایدھ	۳۰	۳	۸
۵	دُرناتھ	۲۸	۵	۲۵
۶	جیون راج	۴۵	۲	۵
۷	رودرسین	۴۷	۴	۲۸
۸	آری لک	۵۲	۱۰	۸
۹	راج پال	۳۶	۰	۰

راجا راجپال کو اُس کے باجگزار راجا مہان پال نے مار کر سلطنت کی۔ اور ایک ہی پشت ۱۴ سال تک رہی۔ اُس کی تفصیل نہیں ہے۔

راجا ،، ن پال کی سلطنت پر راجا وکرم آدیتہ نے "اونتیکا" (اوجین) سے فوج کشی کی اور راجا مہان پال کو مار کر سلطنت کرنے لگا۔ اور ایک ہی پشت ۹۳ سال تک حکمران رہی اسکی تفصیل نہیں ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۲۳	پُورنمل	۴۴	۸	۷
۲۴	کردوی	۴۴	۱۰	۸
۲۵	الم بِک	۵۰	۱۱	۸
۲۶	اودے پال	۳۸	۹	۰
۲۷	دوتن مل	۴۰	۱۰	۲۶
۲۸	دمات	۳۲	۰	۰
۲۹	بھیم پال	۵۸	۵	۸
۳۰	کشیمک	۴۸	۱۱	۲۱

راجہ کشیمک کے وزیراعظم وِشَروا نے راجا کشیمک کو مار ڈالا اور چودہ پُشتوں نے پانچسو سال تین ماہ اور ۱۷ دنوں تک راج کیا۔ اِنکی تفصیل:-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	وِشَروا	۱۷	۳	۲۹
۲	پُورسینی	۴۲	۸	۲۱
۳	ویرسینی	۵۲	۱۰	۷
۴	اننگ شائی	۴۷	۸	۲۳
۵	ہری جِت	۳۵	۹	۱۷
۶	پرم سینی	۴۴	۲	۲۳
۷	سُکھ پاتال	۳۰	۲	۲۱
۸	کدرُت	۴۲	۹	۲۴
۹	سج	۳۲	۲	۱۴
۱۰	امر چوڑ	۲۷	۳	۱۶
۱۱	امی پال	۲۲	۱۱	۲۵
۱۲	دستر تھ	۲۵	۴	۱۲
۱۳	ویرسال	۳۱	۸	۱۱
۱۴	ویرسال سین	۴۷	۰	۱۴

راجا ویرسال سین کو ویر مہا پردھان نے مار کر سلطنت کی۔ اور اُس کے بعد ۱۶ پُشتیں ۴۴۵ برس ۵ مہینے ۳ دن تک حکمران رہیں۔ اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے +

انکی تفصیل یہ ہے

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجہ یدھشٹر	۳۶	۸	۲۵
۲	راجہ پریکھشت	۶۰	۰	۰
۳	راجہ جنمیجے	۸۴	۷	۲۳
۴	راجہ اشومیدھ	۸۲	۸	۲۲
۵	دویتہ راما	۸۸	۲	۸
۶	چھترمل	۸۱	۱۱	۲۷
۷	چتر رتھ	۷۵	۳	۱۸
۸	وشٹ شیلیہ	۷۵	۱۰	۲۴
۹	راجہ اگرسین	۷۸	۷	۲۱
۱۰	راجا شورسین	۷۸	۷	۲۱
۱۱	بھونپتی	۶۹	۵	۵
۱۲	رنجیت	۶۵	۱۰	۴
۱۳	رکھشک	۶۴	۷	۴
۱۴	سکھدیو	۶۲	۰	۲۴
۱۵	نرھری دیو	۵۱	۱۰	۲
۱۶	سچی رتھ	۴۲	۱۱	۲
۱۷	شورسین (دویم)	۵۸	۱۰	۸
۱۸	پربت سین	۵۵	۸	۱۰
۱۹	میدھاوی	۵۲	۱۰	۱۰
۲۰	سون چیر	۵۰	۸	۲۱
۲۱	بھیم دیو	۴۷	۹	۲۰
۲۲	نرہری دیو	۴۵	۱۱	۲۳

ملک راجپوتانہ سے نکلتا تھا چھپا تھا اس سے ہم نے ترجمہ کیا ہے ٭
اسی طرح سے اگر ہمارے آریہ سجن تواریخی اور علمی کتب کی تفتیش کر کے (لوگوں پر نتائج) ظاہر کریں گے تو ملک کو بہت فائدہ پہنچے گا ٭
مذکورۂ بالا رسالہ کے اڈیٹر کو اپنے (ایک) دوست سے ایک پرانی کتاب جو کہ سمت ۱۷۸۲ بکرمی کی لکھی ہوئی تھی (دستیاب ہوئی) اور اس میں سے (انہوں نے) اخذ کر کے رسالہ نمبر ۱۹ و ۲۰ بابت ماہ مگھر سمت ۱۹۳۹ میں مندرجۂ ذیل شجرۂ نسب شائع کیا ہے٭

ملک آریہ ورت کے راجاؤنکی ونشاولی یعنی شجرۂ نسب

اندر پرستھ میں آریہ لوگوں نے شری مان مہاراجا یشپال تک سلطنت کی شریمان مہاراج یدھشٹر سے لیکر مہاراجا یشپال تک راجاؤں کی قریبًا ایک سو چوبیس پشتوں نے ۴۱۵۷ سال ۹ ماہ ۱۴ دنوں تک سلطنت کی۔ اِس کی تفصیل یوں ہے :-

راجا	تعدادِ پشت	برس	ماہ	دن
آریہ راجا	۱۲۴	۴۱۵۷	۹	۱۴

شریمان مہاراج یدھشٹر کی قریبًا ۳۰ پشتیں۔ ۱۷۷۰ سال ۱۱ مہینے ۱۰ دن تک (حکمران) رہیں ٭

پرلے درجہ کے جاہل ہوکر بڑی تکلیفات اُٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گیان کی فضیلت کہی گئی ہے کہ جو جانتا ہے وہی مانتا ہے +

न वेत्ति यो यस्य गुणप्रकर्षं स तस्य निन्दां सततं करोति।
यथा किराती करिकुम्भजाता मुक्ताः परित्यज्य बिभर्ति गुञ्जाः॥
इ० चा० अ० ११। श्लो० १२॥

یہ کسی شاعر کا شلوک ہے کہ جو کسی کی خوبی نہیں جانتا وہ اُس کی مذمت ہمیشہ کرتا ہے جیسے جنگلی بھیل گج مکتاؤں[1] کو چھوڑ گنجا[2] کا ہار پہن لیتا ہے ویسے ہی جو شخص عالم گیانی۔ دھرم پر چلنے والا۔ نیک آدمیوں کی صحبت میں رہنے والا یوگی۔ ہٹی۔ نفس کُش۔ نیک سیرت ہوتا ہے وہی دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکھش کو حاصل کرکے اس جنم اور آئندہ جنم میں ہمیشہ راحت بھوگتا ہے +

یہ آریہ ورت کے رہنے والے لوگوں کے مذاہب کے بارہ میں مختصر طور پر لکھا ہے اس کے آگے جو آریہ راجاؤں کی مختصر سی تواریخ ملی ہے وہ تمام شریف لوگوں کی آگاہی کے لئے ظاہر کیجاتی ہے +

۱۱۵ اب آریہ ورت کے راجاؤں کا شجرہ نسب کہ جس میں شریمان مہاراج یدھشٹر سے لے کر مہاراج یشپال تک (راجا ہوئے ہیں) درج کرتے ہیں + شریمان مہاراجہ سوایمبھومنو جی سے لے کر مہاراجہ یدھشٹر تک کی تواریخ مہابھارت وغیرہ میں لکھی ہوئی ہے +

روئے زمین کے اوّل مہاراجہ سوایمبھو منو سے لے کر مہاراجہ یدھشٹر کی تواریخ کتاب مہابھارت میں درج ہے یہاں پر مہاراجہ یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یشپال تک کا مختصر شجرۂ نسب لکھا جاتا ہے +

اِس سے شریف لوگوں کو اِس زمانہ کی تواریخ کا کچھ حال ظاہر ہو جائیگا۔ اگرچہ یہ مضمون (رسالہ) ”ودیارتھی سنملت ہریشچندر کا اور موہن چندر کا“ میں جوکہ مہینے میں دو دفعہ شری ناتھ دوارہ متصل چتوڑ گڑھ ریاست اودے پور میواڑ

(نوٹ مترجم) [1] شاعرانہ خیال ہے کہ ہاتھی کے ماتھے میں موتی ہوتا ہے اُسکو گج مکتا کہتے ہیں۔
[2] گنجا بمعنی گھونگچا +

ہم خوش ہو گئے + سادھک کہتا ہے سُنو بھائی! یہ مہاتما (عارف) آزاد ہیں۔ یہاں بہت دن نہیں ٹھیریں گے۔ اگر اِنکی دُعا خیر لینی ہو تو اپنی اپنی توفیق کے مطابق اِنکی تن من دھن سے خدمت کرو کیونکہ "سیوا سے میوہ ملتا ہے" + اگر کسی پر نظر عنایت ہو گئی تو نہ معلوم کیا دُعا دیدیں۔ سنتوں کی کیفیت عجیب ہے + گرھستی ایسی للو پتو کی باتیں سُنکر بڑی خوشی سے اُن کی تعریف کرتے ہوئے گھر کی راہ لیتے ہیں + سادھک بھی اُن کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں اس لئے کہ کوئی اُنکی قلعی نہ کھولدے + وہ دولتمند اپنے جس دوست سے ملیں اُس کے سامنے (اُس کی) تعریف کرتے ہیں +

اسی طرح جو جو سادھکوں کے ساتھ جاتے ہیں اُن اُن کا حال سب بتلا دیتے ہیں + شہر میں (یہ) ہلہ مچتا ہے کہ فلاں جگہ ایک بڑے سِدھ آئے ہیں اُن کے پاس چلیں + جب جوق درجوق لوگ جاتے اور بہت سے پوچھنے لگتے ہیں کہ جناب۔ میرے دل کی بات کہئے۔ تب تو انتظام کے درہم برہم ہو جانے سے چُپ چاپ ہو کر وہ خاموشی اختیار کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو بہت مت ستاؤ۔ تب تو جھٹ اُس کے سادھک بھی کہنے لگجاتے ہیں کہ اگر تم اُن کو بہت ستاؤ گے تو چلے جائیں گے۔ اور جو کوئی بڑا دولتمند ہوتا ہے وہ سادھک کو الگ بلا کر پوچھتا ہے کہ ہمارے دل کی بات کہلا دو تو ہم سچ مانیں + سادھک نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ دولتمند نے اُس کو بتادی + تب اُس کو اُسی قسم کے طریق سے لیجا کر بٹھا دیتا ہے۔ اُسے سِدھ نے سمجھکر جھٹ کہدیا تب تو میلہ بھر نے سُن لیا کہ اہوا! بڑے ہی سِدھ ہیں + کوئی مٹھائی۔ کوئی پیسہ۔ کوئی روپیہ۔ کوئی اشرفی۔ کوئی کپڑا اور کوئی آٹا دال بھینٹ کرتا ہے + پھر جب تک بہت سا قدر رہا تب تک حسبِ لخواہ لوٹتے رہے۔ اور چند یعنی دو ایک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو لڑکا ہونے کی دعا خیر یا راکھ اُٹھا کر دیدیتا ہے۔ اور اُنسے ہزاروں روپے لیکر کہہ دیتا ہے کہ اگر تیرا سچا اعتقاد ہوگا تو لڑکا ہو جائے گا +

اِس قسم کے بہت سے ٹھگ ہوتے ہیں جن کی عالم ہی آزمائش کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اس لئے وید وغیرہ علم کا پڑھنا اور نیک صحبت میں رہنا چاہیئے تاکہ اِنسان کو کوئی ٹھگ نہ سکے اور دوسروں کو بھی بچا سکے۔ انسانیت کی آنکھ علم ہی ہے۔ بغیر تعلیم و تربیت کے علم حاصل نہیں ہوتا + جو بچپن سے نیک ہدایت پاتے ہیں وے ہی انسان اور عالم ہوتے ہیں۔ جو بدصحبت میں رہتے وے بدکار۔ گناہ گار

سُنا تھا کہ وے مہاتما اس طرف کو آئے ہیں + گرہست کہتا ہے کہ جب وہ مہاتما تمکو ملیں تو ہم کو بھی بتلانا اُن کے دیدار کریں گے اور دل کی باتیں پوچھیں گے + اس طرح دن بھر شہر میں پھرتے اور ہر ایک کو اُس سِدھ ساودھک کی بات بتلا کر رات کو سِدھ ساودھک ملکر کھاتے پیتے اور سو رہتے ہیں + پھر علے الصباح شہر یا گاؤں میں جا کر اُسی طرح دو تین دن کہہ کر پھر چاروں ساودھک علیحدہ علیحدہ طور پر ایک ایک مالدار سے کہتے ہیں کہ وہ مہاتما مل گئے۔ تم کو اُنکا دیدار کرنا منظور ہو تو چلو۔ وے جب تیار ہوتے ہیں تب ساودھک اُن سے پوچھتے ہیں کہ تم کیا بات پوچھنی چاہتے ہو ہم سے کہو؟ کوئی اولاد کی خواہش ظاہر کرتا۔ کوئی دولت کی۔ کوئی بیماری کے دفعیہ کی اور کوئی دشمن کے جیتنے کی +

اُنکو وے ساودھک لے جاتے ہیں۔ سِدھ ساودھکوں نے جیسے اشارے مقرر کر رکھے (اُن سے کام لیتے ہیں) یعنی جس کو دولت کی خواہش ہو اُس کو داہنی طرف۔ جس کو اولاد کی خواہش ہو اُس کو مقابل کی طرف۔ اور جس کو بیماری کے دور کرنے کی خواہش ہو اُس کو بائیں طرف اور جس کو دشمن پر غالب آنے کی خواہش ہو اُسکو پیچھے سے لیجا کر مقابل والوں کے درمیان بٹھا دیتے ہیں۔ جب نمسکار کرتے ہیں اُسی وقت وہ سِدھ اپنی سِدھائی کی جھپٹ میں بہ آواز بلند بولتا ہے "کیا یہاں ہمارے پاس لڑکے رکھے ہیں جو تو لڑکے کی خواہش کر کے آیا ہے"؟ اِسی طرح دولت کی خواہش والے سے "کیا یہاں تھیلیاں رکھی ہیں جو دولت کی خواہش کر کے آیا"؟ فقیروں کے پاس دولت کہاں رکھی ہے"؟ مریض سے "کیا ہم طبیب ہیں جو تو مرض دور کرنے کی خواہش سے آیا"؟ ہم طبیب نہیں ہیں جو تیری مرض دور کر دیں کسی طبیب کے پاس جا" +

لیکن جب اُس کا باپ بیمار ہو تو اُس کا ساودھک انگوٹھا اگر ماں بیمار ہو تو انگشت سبابہ۔ اگر بھائی بیمار ہو تو وسطی انگشت۔ اگر عورت بیمار ہو تو بنصر۔ اگر لڑکی بیمار ہو تو خنصر دکھا دیتا ہے + اس کو دیکھ کر وہ سِدھ کہتا ہے کہ تیرا باپ بیمار ہے۔ تیری ماں۔ تیرا بھائی۔ تیری عورت اور تیری لڑکی بیمار ہے + تب تو وے چاروں ہی فدا ہو جاتے ہیں۔ ساودھک لوگ اُن سے کہتے ہیں دیکھو! جیسے ہم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں یا نہیں؟

گرہست کہتے ہیں ہاں جیسا تم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں تم نے ہمارا بڑا بھلا کیا اور ہماری بھی بڑی خوش قسمتی تھی جو ایسے عارف ملے جن کے دیدار کرکے

محنت کرتے ہیں۔ اُن سے زیادہ غیر کی بھلائی کرنے کے لئے محنت کرنے میں سنیاسی بھی مستعد رہیں + تب ہی سب آشرم ترقی کر سکیں +

۱۱۲ دیکھو! تمہارے سامنے پاکھنڈ مت بڑھتے جاتے ہیں۔ عیسائی مسلمان تک ہوتے جاتے ہیں ذرا بھی تم سے اپنے گھر کی حفاظت اور دوسروں کو (اپنے میں) ملا لینا نہیں ہو سکتا۔ ہو تو تب جب تم کرنا چاہو! جب تک موجودہ زمانے اور آنے والے زمانے میں ترقی کرنے کی سیرت پیدا نہیں ہوتی تب تک آریہ ورت اور دیگر ممالک کے باشندوں کی ترقی نہیں ہو سکے گی + جب ترقی کے باعث وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ برہمچریہ وغیرہ آشرموں کا ٹھیک ٹھیک کرنا اور سچے اپدیش ہوں تب ہی ملکی ترقی ہوتی ہے +

> عیسائی مسلمان وغیرہ غیر مذاہب والوں کو آریہ یعنی ویدک دھرمی بنانا چاہیئے۔

۱۱۳ خبردار رہو! بہت سی پاکھنڈ کی باتیں تم کو سچ مچ دکھائی دیتی ہیں۔ مثلاً کوئی سادھو دکاندار لڑکے وغیرہ دینے کی سدّھیاں بتلاتا ہے۔ اُس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں۔ اور ہاتھ جوڑ کر لڑکا مانگتی ہیں۔ باباجی سب کو لڑکے ہونے کی دعا خیر کہہ دیتا ہے + اُنمیں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ سمجھتی ہے کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا۔ جب اُس سے کوئی پوچھے کہ سوری۔ کتی۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کی کلام کی برکت سے ہوتے ہیں۔ تب وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکے گی + اگر کوئی کہے کہ میں لڑکے کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو آپ ہی کیوں مر جاتا ہے؟

> لڑکے دینے والے سادھوؤں کی لیلا سے بچنا چاہیئے۔

۱۱۴ کتنے ہی دغاباز ایسا فریب کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند بھی دھوکھا کھا جاتے ہیں۔ مثلاً دھن ساری کے ٹھگ + یہ لوگ پانچ سات ملکر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں۔ جو جسم کا موٹا تازہ ہوتا ہے اُس کو سدّھ بنا لیتے ہیں جس شہر یا گاؤں میں دولت مند لوگ رہتے ہیں اُس کے نزدیک جنگل میں اُس سدّھ کو بٹھا دیتے ہیں۔ اُس کے سادھک شہر میں جا کر انجان بنکر ہر کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایسے مہاتما کو یہاں کہیں دیکھا ہے یا نہیں؟ وے ایسا سُن کر پوچھتے ہیں کہ وہ مہاتما کون اور کیسا ہے؟ سادھک کہتا ہے کہ بڑا سدّھ ہے دل کی باتیں بتلا دیتا ہے۔ جو مونھ سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بڑا یوگی راج ہے۔ اُس کے دیدار کے لئے ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر تلاش میں ہیں + جنے کسی سے

> دھن ساری کے ٹھگ اور دیگر ٹھگ ایسی لیلا کرتے ہیں کہ لکھے پڑھے بھی دھوکھا کھا جاتے ہیں

اس قسم کے شلوک پڑھکر ہر ہر بول اُن کے اوپر پھولوں کی بارش کرلیے پڑکر نمسکار کرتے ہیں- جو کوئی ایسا نہ کرے اُس کو وہاں رہنا بھی مشکل ہے- یہ دمبھ دنیا کو دکھلانے کے لئے کرتے ہیں تاکہ دنیا میں عزت ہو اور مال ملے +

۱۰۹ کتنے ہی مٹھ دھاری گرہستی ہوکر بھی سنیاس کا محض گھمنڈ کرتے ہیں اعمال کچھ نہیں (کرتے) +

مٹھ دھاریوں کی لیلا

سنیاسی کے وہی اعمال ہیں جو پانچویں سملاس میں لکھ آئے ہیں- اُنکو نہ کرکے وقت رایگاں کھوتے ہیں- جو کوئی اچھا اُپدیش کرے اُس کے بھی مخالف ہوتے ہیں- اکثر یہ لوگ بھسم رودراکھش پہنتے اور کئی شیو فرقے (میں ہونے) کا گھمنڈ کرتے ہیں + جب کبھی شاستر ارتھ (مباحثہ) کرتے ہیں تو اپنے مت یعنی شنکر آچاریہ کے کہے ہوئے کی تائید اور چکرانکت وغیرہ کی تردید میں راغب ہوجاتے ہیں + وید کے طریق کی ترقی اور جتنے پاکھنڈ کے طریق ہیں اُن کی تردید میں راغب نہیں ہوتے +

۱۱۰ یہ سنیاسی لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم کو تردید و تائید سے کیا مطلب؟ ہم تو مہاتما ہیں- ایسے لوگ بھی دُنیا کا بھار بن رہے ہیں + جب اِن کی یہ حالت ہے تب ہی تو وید مارگ کے مخالف وام مارگ وغیرہ فرقہ والے عیسائی- مسلمان- جینی وغیرہ بڑھ گئے (اور) اب بھی بڑھتے جاتے ہیں + اِنکی بربادی ہو رہی ہے تو بھی اُنکی آنکھ نہیں کھلتی- کھلے کہاں سے- اگر کچھ اُن کے دل میں رفاہ عام کا خیال اور فرض کے پورا کرنے کا شوق ہو +

اِن کے نکمے رہنے سے جھوٹے مذہب ترقی پارہے ہیں-

۱۱۱ البتہ یہ لوگ اپنی عزت کھانے پینے کے سوائے اور کچھ بھی نہیں سمجھتے دنیا کی مذمت سے بہت ڈرتے ہیں + (لوک ایشنا) دنیاوی عزت- (وتیشنا) دولت بڑھانے میں مصروف ہوکر عیش اڑانا (پُتر ایشنا) اولاد کی مانند چیلوں سے محبت رکھنا + اِن تین ایشناؤں (دُنیوی خواہشوں) کا ترک کرنا مناسب ہے + جب دُنیوی خواہشیں ہی نہیں دور ہوئیں تو پھر سنیاس کیونکر ہوسکتا ہے؛ اور رعایت سے مبرّا ہوکر ویدمارگ کے اُپدیش سے دنیا کی بھلائی کرنے میں دن رات مشغول رہنا سنیاسیوں کا افضل کام ہے- جب اپنے لایق کاموں کو نہیں کرتے تو پھر سنیاسی وغیرہ نام رکھانا فضول ہے- جیسے گرہستی کاروبار اور اپنی بہتری کے لئے

یہ سنیاسی دنیا کی مذمت سے ڈرتے اور عیش و عشرت میں غلطاں رہتے ہیں-

(جواب) یہ آشرم تو ٹھیک ہیں لیکن آج کل ان میں بھی بہت سی گڑبڑ ہے۔ کتنے ہی برھمچاری نام رکھتے ہیں اور جھوٹ موٹ جٹا بڑھا کر سدھا ای کرتے اور جپ پُرشچرن وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ علم پڑھنے کا نام نہیں لیتے کہ جس کی وجہ سے برھمچاری نام ہوتا ہے۔ برھم یعنی وید پڑھنے میں کچھ بھی محنت نہیں کرتے۔ وے برھمچاری بکری کی گردن کے پستان کی مانند فضول ہیں +

ویسے (ہی) سنیاسی (بھی) بلے علم (ہوکر) دنڈ (عصا) کمنڈلو (کاسہ) لیکر محض بھیک مانگتے پھرتے اور کچھ بھی وید کے طریق کی ترقی نہیں کرتے (اور) چھوٹی عمر سے سنیاس لیکر گھومتے اور تحصیل علم کو چھوڑ دیتے ہیں وہ برھمچاری اور سنیاسی جو اِدھر اُدھر تری۔ خشکی (کی سیر) پتھروغیرہ بتوں کی زیارت اور عبادت کرتے پھرتے علم حاصل کرکے بھی خاموش ہو بیٹھتے۔ تنہا جگہ میں حسب دلخواہ کھا پی کر سوتے اور حسد وکینہ میں مبتلا ہوکر مذمت۔ بدفعلی کرکے گذران کرتے۔ بھگوے کپڑے اور دنڈ (عصا) کے محض پکڑ لینے سے اپنے آپکو خوش نصیب سمجھتے اور سب سے اعلےٰ جان کر نیک عمل نہیں کرتے ہیں وے سنیاسی بھی دنیا میں فضول رہتے ہیں + اور جو کل دنیا کی بھلائی کرتے ہیں وے اچھے ہیں +

۱۰۸ (سوال) گری۔ پری۔ بھارتی وغیرہ گوسائیں لوگ تو اچھے ہیں کیونکہ منڈلی بنا کر اِدھر اُدھر گھومتے ہیں سینکڑوں سادھوؤں کو عیش کراتے ہیں اور سب جگہ ادویت مت (ہمہ اوست) کا اُپدیش کرتے ہیں اور کچھ کچھ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں۔ اس لئے وے اچھے ہوں گے +

> گری پری منڈلیوں میں پھرنے والے بھی نام کے ہی سنیاسی ہیں

(جواب) یہ تمام دس نام پیچھے سے فرضی بنائے گئے ہیں قدیمی نہیں۔ اُنکی منڈلیاں محض کھانے کے لئے ہیں۔ بہت سے سادھو کھانے ہی کے لئے منڈلیوں میں رہتے ہیں۔ دمبھی بھی ہیں کیونکہ ایک کو مہنت بناتے ہیں۔ شام کے وقت وہ مہنت جو اُن میں بڑا ہوتا ہے مسند پر بیٹھ جاتا ہے۔ سب براہمن اور سادھو کھڑے ہوکر ہاتھ میں پھول لے کر

नारायणं पद्मभवं वसिष्ठं शक्तिं च तत्पुत्रपराशरं च ।
व्यासं शुकं गौड़पदं महान्तम् ॥

(محقق) تمہارے چال چلن (اور) کاروبار سے

(مت والے) دین داروں کا برتاؤ ہاتھی کے دانت کی مانند ہوتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اندر سے ہم پاک ہیں اور باہر صرف لیلا کرتے ہیں +

(محقق) جو تم اندر سے پاک ہوتے تو تمہارے باہر کے کام بھی پاک ہوتے۔ اس لئے اندر سے بھی ناپاک ہو +

(مت والے) ہم خواہ کیسے ہوں لیکن ہمارے چیلے تو اچھے ہیں +

(محقق) جیسے تم گرو ہو ویسے تمہارے چیلے بھی ہونگے +

(مت والے) ایک مت کبھی نہیں ہوسکتا کیونکہ انسانوں کے اوصاف۔ اعمال۔ اور خواص مختلف ہیں +

(محقق) جو بچپن میں ایک سی تعلیم دیجائے۔ راست گفتاری وغیرہ دھرم کو اختیار (کریں) اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کا ترک کریں تو ایک مت ضرور ہوجائے اور دو مت یعنی دھرماتما اور ادھرماتما ہمیشہ رہتے ہیں وے تو رہیں۔ لیکن دھرماتما زیادہ ہونے اور ادھرمی کم ہونے سے دُنیا میں راحت بڑھتی ہے اور جب ادھرمی زیادہ ہوتے ہیں تب دُکھ (بڑھتا ہے) جب سب عالم یکساں اُپدیش کریں تو ایک مت ہونے میں کچھ بھی دیری نہ ہو +

(مت والے) آجکل کلی یگ ہے ست یگ کی بات مت چاہو +

(محقق) کلی یگ نام کال (زمانہ) کا ہے۔ زمانہ بیحرکت ہونے کی وجہ سے کچھ دھرم ادھرم کے کرنے میں معاون یا مخالف نہیں۔ بلکہ تم ہی کلی یگ کی تصویریں بن رہے ہو + اگر انسان ہی ست یگ کلی یگ نہ ہوتے تو کوئی بھی دنیا میں دھرماتما نہ ہوتا۔ یہ تمام صحبت کے بھلے بُرے نتائج ہیں۔ فطرتی نہیں +

اتنا کہہ کر آپت کے پاس گیا۔ اُن سے کہا کہ مہاراج! تم نے مجھے بچایا نہیں تو میں بھی کسی کے دام میں پھنسکر تباہ و برباد ہوجاتا۔ اب میں بھی اِن پاکھنڈیوں کی تردید اور وید کے فرمودہ ست مت کی تائید کیا کرونگا +

(آپت) یہی تمام انسانوں کا (عموماً) عالم اور سنیاسیوں کا خصوصاً کام ہے کہ سب انسانوں کو سچائی کی تائید اور جھوٹ کی تردید پڑھا سُنا کر سچے اُپدیش سے فیض پہنچائیں +

برہم چاری اور سنیاسیوں کے متعلق

۱۰۷۔(سوال) جو برہمچاری سنیاسی ہیں وے تو ٹھیک ہیں +

سُنا کرتے ہیں لیکن وہ تو نظر نہیں آتا۔ البتہ سولہ آنے اور پیسے کوڑی جُزدل کی شکل والا۔ کلائیکت جو روپیہ ہے وہی ظاہرا بھگوان ہے۔ اِسی لئے سب کوئی روپیہ کی تلاش میں لگے رہتے ہیں کیونکہ سب کام روپیوں سے پُورے ہوتے ہیں ۔۲۰+

(محقق) ٹھیک ہے۔ تمہاری اندر کی لیلا باہر آگئی۔ تم نے جتنا یہ پاکھنڈ کھڑا کیا ہے وہ سب اپنے سُکھ کے لئے کیا ہے۔ لیکن اِس میں دُنیا کی بربادی ہوتی ہے۔ کیونکہ جیسا ست اُپدیش میں دُنیا کو فیض پہنچتا ہے ویسے ہی جھوٹے اُپدیش سے زیان ہوتا ہے+ جب تم کو روپیہ سے ہی مطلب ہے تو نوکری اور تجارت وغیرہ کام کرکے دولت کو فراہم کیوں نہیں کرلیتے +

(مت والے) اُس میں محنت زیادہ اور نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس ہماری لیلا میں نقصان کبھی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ فایدہ ہی فایدہ ہوتا ہے دیکھو تلسی کے پتے ڈالکر چرنامرت دے۔ کنٹھی باندھ دیتے۔ چیلہ مُونڈ نے سے عمر بھر کے لئے مثل حیوان کے ہو جاتا ہے۔ پھر جس طرح چاہیں چلاویں چل سکتا ہے +

(محقق) یہ لوگ تم کو بہت سا مال کس لئے دیتے ہیں ؟ +

(مت والے) دھرم۔ سوُرگ اور مُکتی کے لئے +

(محقق) جب تم ہی مُکت نہیں اور نہ مُکتی کی ماہیت یا اُس کے ذریعے جانتے ہو تو تمہاری خدمت کرنے والوں کو کیا ملے گا +

(مت والے) کیا اِس جہان میں ملتا ہے ؟ نہیں بلکہ مرنے کے پیچھے آخرت میں ملتا ہے۔ جتنا یہ لوگ ہم کو دیتے اور خدمت کرتے ہیں وہ سب اِن لوگوں کو عقبےٰ میں ملجاتا ہے +

(محقق) اِنکو تو دیا ہوا ملجاتا ہے یا نہیں تم لینے والوں کو کیا ملے گا ؟ جہنم یا اور کچھ ؟ +

(مت والے) ہم بھجن کیا کرتے ہیں اِس کا سُکھ ہم کو ملیگا +

(محقق) تمہارا بھجن تو تمہارا ہی کے لئے ہے ورنہ سب ٹکے یہاں ہی پڑے رہیں گے اور جس گوشت کے ٹکڑے کو یہاں پالتے ہو وہ بھی خاکستر ہوکر یہاں ہی رہ جائیگا جو تم پرمیشور کا بھجن کرتے ہوتے تو تمہاری روح بھی پاک ہوتی +

(مت والے) کیا ہم ناپاک ہیں ؟ +

(محقق) اندر سے بڑے ناپاک ہو۔

(مت والے) تم نے کیسے جانا ؟ -

جو علم سے بے بہرہ ہے وہی بچہ ہے اور جو علم کا دینے والا ہے وہ بزرگ کہلاتا ہے +
جو خرد مند عالم ہے وہ تو تمہاری باتوں میں نہیں پھنستا۔ البتہ جاہل لوگ جو بچے کی مانند ہیں۔ اُن کو بھٹکنے میں تم کو راجا کی طرف سے سزا ضرور ہونی چاہیئے +
(مت والے) جب راجا رعیت سب ہمارے مت میں ہیں تو ہم کو سزا کون دینے والا ہے؟ جب ایسا انتظام ہوگا تب ان باتوں کو چھوڑ کر دوسرا انتظام کریں گے +
(محقق) جو تم بیٹھے بیٹھے فضول مال مارتے ہو۔ سو علم پڑھکر گرہستیوں کے لڑکے لڑکیوں کو پڑھاؤ تو تمہارا اور گرہستیوں کا بھلا ہو جائے +
(مت والے) جب ہم بچپن سے لیکر مَوت تک کے سُکھوں کو چھوڑیں بچپن سے جوانی تک علم پڑھنے میں رہیں پھر پڑھانے میں اور اُپدیش کرنے میں عمر بھر محنت کریں ہم کو کیا مطلب ہے؟ ہم کو ایسے ہی لاکھوں روپے ملجاتے ہیں۔ چین کرتے ہیں اُسکو کیوں چھوڑیں؟ +
(محقق) اِس کا نتیجہ تو بُرا ہے۔ دیکھو تم کو بڑی بڑی بیماریاں ہوتی ہیں۔ جلد مرجاتے ہو۔ عاقلوں میں مذموم ہوتے ہو۔ پھر بھی کیوں نہیں سمجھتے؟ +
(مت والے) ارے بھائی!

टका धर्मष्टका कर्म टका हि परमं पदम्।
यस्य गृहे टका नास्ति हा! टका टकटकायते ॥ १ ॥
आना अंशकला: प्रोक्ता रूप्योऽसौ भगवान् स्वयम्।
अतस्तं सर्व इच्छन्ति रूप्यं हि गुणवत्तमम् ॥ २ ॥

تو لڑکا ہے۔ دُنیا کی باتیں نہیں جانتا۔ دیکھ ٹکے کے بغیر دھرم۔ ٹکے کے بغیر کرم۔ ٹکے کے بغیر اعلےٰ رُتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس کے گھر میں ٹکا نہیں ہے وہ ہائے! ٹکا ٹکا کرتا کرتا اچھی اشیا کو ٹک ٹک دیکھتا رہتا ہے کہ ہائے! میرے پاس ٹکا ہوتا تو اِس عمدہ شئے کا میں لطف اُڑاتا + ۱ +
کیونکہ سب کوئی سولہ[1] کلا والے۔ نہ نظر آنے والے۔ بھگوان (خدا) کی بابت

(نوٹ مترجم) [1] سولہ صفات ایزدی کا نام سولہ کلا ہے اسکی تشریح سوامی جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کی ہے۔

اور پوری جوانی میں شادی۔ نیک صحبت۔ ہمت۔ اور سچے کار وبار وغیرہ (کے کرنے) میں دھرم اور جاہل رہنے۔ برھمچریہ نکرنے۔ زناکاری۔ بدصحبت۔ جھوٹے کاروبار۔ مکر۔ فریب۔ ایذا رسانی۔ دوسرے کو نقصان پہنچانے وغیرہ کاموں کی بابت سب نے متفق الرائے ہوکر یہ کہا کہ علم وغیرہ کے حاصل کرنے میں دھرم اور جہالت وغیرہ کے حاصل کرنے میں ادھرم (ہے) *

تب محقق نے سب سے کہا کہ تم اسی طرح سب لوگ متفق الرائے ہوکر سچے دھرم کی ترقی اور جھوٹے طریق کی تنزلی کیوں نہیں کرتے ہو؟

وے سب بولے اگر ہم ایسا کریں تو ہم کو کون پوچھے؟ ہمارے چیلے ہمارے حکم میں نہ رہیں۔ روزی جاتی رہے۔ پھر جو ہم عیش اُڑا رہے ہیں وہ سب ہاتھ سے چلا جائے۔ اس لئے ہم جانتے ہیں تو بھی اپنے اپنے مذہب کا اپدیش اور اُس کا ہٹھ کرتے ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ "روٹی کھائیے شکر سے اور دنیا ٹھگئیے مکر سے" ایسی بات ہے *

دیکھو دُنیا میں سیدھے سچے انسان کو کوئی نہیں دیتا اور نہ پوچھتا ہے۔ جو کچھ ڈھونگ بازی اور فریب کرتا ہے وہی مال پاتا ہے *

(محقق) جو تم ایسا پاکھنڈ چلا کر غیر آدمیوں کو ٹھگتے ہو تم کو راجا سزا کیوں نہیں دیتا؟

(مت والے) ہم نے راجا کو بھی اپنا چیلہ بنا لیا ہے ہم نے پختہ انتظام کیا ہے۔ ٹوٹے گا نہیں *

(محقق) جب تم فریب سے غیر مذہب والے لوگوں کو ٹھگ کر اُنکا نقصان کرتے ہو تو پرمیشور کے سامنے کیا جواب دوگے؟ اور گھور نرک میں پڑوگے۔ تھوڑی زندگی کے لئے اتنا بھاری گناہ کرنا کیوں نہیں چھوڑتے *

(مت والے) جب جیسا ہوگا تب دیکھا جائیگا۔ نرک اور پرمیشور کی طرف سے سزا جب ہوگی تب ہوگی۔ اب تو عیش کرتے ہیں۔ ہم کو خوشی سے دولت وغیرہ مال دیتے ہیں۔ کچھ جبراً نہیں لیتے۔ پھر راجا سزا کیوں دے؟ *

(محقق) جیسے کوئی چھوٹے بچے کو بہکا کر دولت وغیرہ اشیا چھین لیتا ہے جیسے اُس کو سزا ملتی ہے ویسے تم کو کیوں نہیں ملتی؟ کیونکہ

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः॥ मनु० अ० २। श्लो० ५२

न्ताय शमान्विताय। येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तान्तत्त्वतो ब्रह्मविद्याम् ॥ २ ॥ मुण्डक १। खं० २। मं० १२। १३ ॥

اُس سچائی سے علم معرفت کے لئے وہ ہاتھ جوڑ ارکت ہست (ہاتھ میں کچھ لئے ہوئے) ہوکر وید کے جاننے والے ایشور پر یقین رکھنے اور اُس کو جاننے والے گرو کے پاس جاوے۔ اِن پاکھنڈیوں کے دام میں نہ پھنسے۔ (۱)

جب ایسا محقق عالم کے پاس جائے (تو عالم) شانت چت قادر نفس۔ نزدیک آئے ہوئے محقق کو ٹھیک ٹھیک علم معرفت یعنی پرمیشور کے اوصاف۔ اعمال اور خواص کا اُپدیش کرے اور جس جس ذریعہ سے وہ سُننے والا دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش اور پرمیشور کو جان سکے ویسی ہدایت کیا کرے +

جب وہ ایسے شخص کے پاس جاکر بولا کہ مہاراج اب اِن فرقہ والوں کے بکھیڑوں سے میرا دل مشکوک ہوگیا ہے۔ کیونکہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا چیلہ ہوجاؤں گا تو نوسو ننانوے کا مخالف ہونا پڑیگا۔ جس کے نوسو ننانوے ۹۹۹ دشمن اور ایک دوست ہے اس کو سُکھ کبھی نہیں ہوسکتا۔ اسلئے آپ مجھ کو اُپدیش کیجئے جس کو میں قبول کروں +

(آپت ودوان) یہ سب مذاہب جہالت سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں۔ جاہل۔ کمینے۔ اور وحشی لوگوں کو بہکاکر اپنے دام میں پھنساکر اپنی مطلب برآری کرتے ہیں۔ وے بیچارے اپنے منش جنم کے ثمرہ سے بے بہرہ ہوکر اپنی انسانی زندگی کو رائگان کھوتے ہیں + دیکھو! جس بات میں یہ ہزار اتفاق رائے کرسکیں وہ ویدمت قابل تسلیم ہے۔ اور جس میں باہم اختلاف ہو وہ فرضی۔ جھوٹا۔ ادھرم ناقابل تسلیم ہے +

(محقق) اِس کی آزمائش کیسے ہو؟

(آپت ودوان) تُو جاکر اِن اِن باتوں کو پوچھ سب کی ایک رائے ہوجائیگی +

تب وہ اُن ہزاروں کی منڈلی کے بیچ میں کھڑا ہوکر بولا کہ سُنو سب لوگو! راست گفتاری میں دھرم ہے یا دروغگوئی میں۔ سب یک زبان ہوکر بولے کہ راست گفتاری میں دھرم اور دروغگوئی میں ادھرم ہے + ویسے ہی علم پڑھنے۔ برہمچریہ رکھنے

(نوٹ مترجم) سلہ جو پورا عالم خدا پرست اور بغیر لاگ لپیٹ کے محض سچائی کی ہدایت کرنے والا اور خود اُس پر عامل ہو اُس کو آپت ودوان کہتے ہیں +

ازلی ایشور کوئی نہیں۔ دنیا ازل سے ایسی ہی بنی ہوئی ہے اور بنی رہیگی۔ آ تو ہمارا چیلہ ہوجا۔ کیونکہ ہم سب طرح سے اچھے ہیں + نیک باتوں کو مانتے ہیں جین مارگ سے علاوہ سب جھوٹے ہیں +

آگے چلکر عیسائی سے پوچھا اُس نے وام مارگی کی مانند سب سوال وجواب کیئے۔ اتنا بڑھکر بتلایا کہ "سب انسان گناہ گار ہیں اپنی طاقت سے گناہ نہیں چھوٹتا۔ بغیر عیسےٰ پر ایمان لائے پاک ہوکر نجات کو نہیں پاسکتا۔ عیسےٰ نے سب کے کفارہ کے لئے اپنی جان کھوکر رحم ظاہر کیا ہے۔ تو ہمارا ہی چیلہ ہوجا" +

محقق سُنکر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اُن سے بھی ایسے ہی سوال وجواب ہوئے۔ اتنا زیادہ کہا کہ "لاشریک خدا اُس کے پیغمبر اور قرآن شریف کے بغیر مانے کوئی نجات نہیں پاسکتا۔ جو اِس مذہب کو نہیں مانتا وہ دوزخی اور کافر ہے واجب القتل ہے" +

(محقق) سُنکر ویشنو کے پاس گیا ویسی ہی گفتگو ہوئی اتنا زیادہ کہا کہ "ہمارے تلک چھاپ دیکھ کر یم راج ڈرتا ہے" +

محقق نے دل میں سمجھا کہ جب مچھر۔ مکھی۔ پولیس کے سپاہی چور ڈاکو اور دشمن نہیں ڈرتے تو یم راج کے نوکر کیوں کر ڈریں گے؟ +

پھر آگے چلا تو سب مت والوں نے اپنے ہی کو سچا کہا۔ کوئی (کہنے لگا) کہ ہمارا کبیر سچا۔ کوئی نانک۔ کوئی دادو۔ کوئی ولبھ۔ کوئی سہجانند۔ کسی کو مادھو وغیرہ کو بڑا اور اوتار بتلاتے سُنا۔ ہزاروں سے پوچھا۔ اُنکے باہمی ایکدوسرے کے نفاق کو دیکھ کر اچھی طرح سے یقین کرلیا کہ اِن میں کوئی گرو بنانے کے لائق نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو جھوٹا بنانے کے لئے نوسو ننانوے گواہ ہوگئے + جس طرح جھوٹے دوکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی اور دوسرے کی بُرائی کرتے ہیں۔ اُسی طرح کے اِن کو جانو +

तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् । समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ १ ॥ तस्मै स विद्वानुपसन्नाय सम्यक् प्रशान्तचि-

(نوٹ مترجم) لے پُرانک لوگ مثل مسلمانوں کے مانے ہوئے ہیں کہ میزان عدل سے گناہ و ثواب کی سزا جزا دینے والا ایشور یا خدا اوپر کہیں تخت پر بیٹھا ہوا ہے جسکو وہ یم راج کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

(وام مارگی) ارے کیوں شک کرتا ہے۔ یہ لوگ تجھکو بہکا کر اپنے دام میں پھنسا لیں گے۔ کسی کے پاس مت جاؤ۔ ہمارے ہی زیر سایہ ہو جا ورنہ پچھتائے گا۔ دیکھ! ہمارے مت میں عیش اور نجات دونوں ہیں +

(محقق) اچھا دیکھ تو آؤں۔

آگے چلکر شیؤں کے پاس جاکر پوچھا تو ایسا ہی جواب اُس نے دیا اس قدر زیادہ کہا کہ بغیر شیو۔ رودر اکش۔ بھسم رملنے اور لنگ پوجنے کے نجات کبھی نہیں ہوتی۔

وہ اُس کو چھوڑ نوین ویدانتی جی کے پاس گیا۔

(محقق) کہو مہاراج! آپ کا دھرم کیا ہے ؟ ۔

(ویدانتی) ہم دھرم ادھرم کچھ بھی نہیں مانتے ہم ظاہرا برھم (خدا) ہیں۔ ہم میں دھرم ادھرم کہاں ہیں ؟ یہ جہان سب جھوٹا ہے اور جو گیانی (عالم) شدھ[1] چیتن ہونا چاہیے تو اپنے کو برھم مان جیو بھاؤ[2] کو چھوڑ (دے) نِت مُکت[3] ہو جائے گا +

(محقق) اگر تم نت مُکت برھم ہو تو برھم کے اوصاف۔ اعمال اور خواص تم میں کیوں نہیں ؟ اور جسم میں کیوں مقید ہو ؟ +

(ویدانتی) تجھ کو جسم نظر آتے ہیں اس لئے تو بھولا ہوا ہے ہم کو سوائے برھم کے کچھ نظر نہیں آتا +

(محقق) تم دیکھنے والے کون اور کس کو دیکھتے ہو +

(ویدانتی) دیکھنے والا برھم اور برھم کو برھم دیکھتا ہے۔

(محقق) کیا دو برھم ہیں ؟

(ویدانتی) نہیں۔ اپنے آپکو دیکھتا ہے +

(محقق) کیا کوئی اپنے کندھے پر آپ چڑھ سکتا ہے تمہاری بات سوائے پاگل پن کے کچھ نہیں +

اُس نے آگے جینیوں کے پاس جاکر پوچھا اُنھوں نے بھی ویسا ہی کہا لیکن اتنا زیادہ کہا کہ "جین دھرم" کے سوائے سب دھرم خراب (ہیں) دُنیا کا فاعل

---

[1] پاک ذی روح مراد خدا سے ہے ۔

[2] جیو بھاؤ کو چھوڑنا یعنی یہ خیال کہ میں روح ہوں چھوڑ دے +

[3] جو ہمیشہ نجات یافتہ ہو + (مترجم)

۱۰۶ (سوال) آپ سب کی تردید کرتے ہی آتے ہو۔ لیکن اپنے اپنے دھرم میں سب اچھے ہیں تردید کسی کی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر کرتے ہو تو آپ اِن سے بڑھکر کیا بتلاتے ہو؟ اگر بتلاتے ہو تو کیا آپ سے زیادہ یا برابر کوئی شخص نہ تھا اور نہ ہے۔ ایسا غرور کرنا آپ کو مناسب نہیں کیونکہ پرمیشور کی خلقت میں ایک۔ ایک سے زیادہ برابر اور کم بہت ہیں۔ کسی کو غرور کرنا مناسب نہیں +

> دُنیا کے مذاہب کی ایک محقق پڑتال کرتا ہوا سچے عالمگیر ویدک دھرم کا کس طرح سے قائل ہوتا اور اُسکو کیونکر تسلی بخش پاتا ہے

(جواب) دھرم سب کا ایک ہوتا ہے یا ایک سے زیادہ۔ اگر کہو کئی ہوتے ہیں تو ایکدوسرے کے مخالف ہوتے ہیں یا مطابق۔ اگر کہو کہ مخالف ہوتے ہیں تو ایک کے بغیر دوسرا دھرم ہو نہیں سکتا۔ اور اگر کہو کہ مطابق ہیں تو علیحدہ علیحدہ ہونا فضول ہے اس لئے دھرم اور ادھرم ایک ہی ہوتا ہے کئی نہیں۔ (اور) یہی (بات) ہم خصوصیت سے کہتے ہیں۔ مثلاً سب فرقوں کے اُپدیشوں کو کوئی راجا فراہم کرے تو ایک ہزار سے کم نہیں ہوں گے لیکن اِن کی اعلےٰ تقسیم دیکھو تو پُرانی۔ کرانی۔ جینی اور قرانی چار ہی ہیں کیونکہ اِن چاروں کے اندر سب فرقے آجاتے ہیں۔ کوئی راجا اُن کی سبھا کرکے جگیاسو (محقق) ہوکر پہلے وام مارگی سے پوچھے کہ اے صاحب! میں نے آجتک کوئی گرو و اُستاد نہیں بنایا اور نہ کسی دھرم کو قبول کیا ہے۔ کہیئے سب مذہبوں میں سے افضل دھرم کس کا ہے۔ جس کو میں اختیار کروں +

(وام مارگی) ہمارا ہے +

(محقق) یہ نوسو ننانوے کیسے ہیں +

(وام مارگی) سب جھوٹے اور دوزخی ہیں۔ کیونکہ

"कौलात्परतरन्नहि"

اس مقولہ کے حوالہ سے ہمارے دھرم سے بڑھکر کوئی دھرم نہیں ہے۔

(محقق) آپ کا کیا دھرم ہے؟

(وام مارگی) بھگوتی کو ماننا۔ شراب گوشت وغیرہ یا پنچ مکاروں کا استعمال اور رودر یامل وغیرہ چونسٹھ تنتروں کا ماننا وغیرہ۔ اگر تو مکتی کی خواہش کرتا ہے تو ہمارا چیلہ ہو جا۔

(محقق) اچھا۔ لیکن دیگر مہاتماؤں کا بھی درشن کر (اُن سے) دریافت کر آوں۔ پھر جس میں میرا اعتقاد اور محبت ہوگی اُس کا چیلہ ہو جاؤں گا +

اس لیئے یہ بھی بات آپ لوگوں کی اچھی نہیں + (۱۰)
ایک یہ کہ ایشور کے علاوہ جو نورانی صفات والی اشیاء اور عالموں کو بھی دیو نہیں مانتا ہے وہ ٹھیک نہیں کیونکہ پرمیشور مہادیو (ہے) اور اگر دیو نہ ہوتے تو سب دیوں کا سوامی (مالک) ہونے کے باعث مہادیو کیوں کہلاتا + (۱۱)
اگنی ہوتر وغیرہ رفاہ عام کے کاموں کو فرض نہ سمجھنا اچھا نہیں ہے + (۱۲)
رشی مہرشیوں کے احسانوں کو فراموش کر عیسٰے وغیرہ کی طرف میلان رکھنا اچھا نہیں + (۱۳)
ویدوں کے علوم کو علت مانے بغیر دیگر معلول علوم کی اشاعت کا ماننا بالکل ناممکن بات ہے + (۱۴)
علم کا نشان جو یگیوپویت ہے اُس کو اور چوٹی کو کاٹ کر مسلمان عیسائیوں کی مانند بن بیٹھنا یہ بھی فضول ہے۔ جب پتلون وغیرہ کپڑے پہنتے ہو اور "تمغوں" کی خواہش کرتے ہو تو کیا یگیوپویت وغیرہ کا کچھ بڑا بوجھ ہو گیا تھا؟ (۱۵)
برہما سے لیکر اُس کے بعد آریہ ورت میں بہت سے عالم ہو گذرے اُنکی تعریف نہ کرکے یُوروپین ہی کی تعریف کے پُل باندھنا اِس کو طرفداری اور خوشامد نہ کہیں تو کیا کہیں؟ (۱۶)
تخم اور اُس کے انگور کی مانند غیر ذی روح اور ذی روح کے وصل سے روح کی پیدائش کا ماننا۔ پیدائش کے قبل روح کی ہستی کا نہ ماننا اور پیداشدہ شے کو یہ ماننا کہ فنا نہیں ہوتی یہ اجتماع ضدین ہے + اگر پیدائش کے پہلے ذی روح اور غیر ذی روح اشیاء نہ تھیں تو روح کہاں سے آگئی اور وصل کن کا ہوا۔ اگر اِن دونوں کو ازلی مانتے ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن پیدائش دُنیا سے پیشتر ایشور کے سوائے دیگر کسی شئے کو نہ ماننا یہ آپ کا دعوےٰ فضول ہو جائیگا +
اس لیئے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو آریہ سماج کے ساتھ ملکر اُس کے مقاصد کے مطابق عمل کرنا منظور کیجئے۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ کیونکہ ہم اور آپ کو نہایت مناسب ہے کہ جس مُلک کی اشیائ سے اپنا جسم بنا اور اب بھی پرورش پا رہا ہو اور آئندہ پائیگا۔ اُس کی ترقی تن من دھن سے سب لوگ ملکر محبت سے کریں۔ اسلیئے جیسا کہ آریہ سماج مُلک آریہ ورت کی ترقی کا باعث ہے۔ ویسا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر اِس سماج کو ٹھیک طور پر مدد دیں تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ سماج کے اقبال کا بڑھانا مجمع کا کام ہے ایک کا کام نہیں +

جو فطرتی علم خدا کا عطا کردہ ہم میں نہ ہوتا تو ویدوں کو بھی کیسے پڑھ پڑھا سمجھ سمجھا سکتے اسلئے ہم لوگوں کا مذہب بہت اچھا ہے +

(جواب) یہ تمہاری بات فضول ہے کیونکہ جو کسی کا دیا ہوا علم ہوتا ہے وہ فطرتی نہیں ہوتا۔ جو فطرتی ہے وہ سہج (جبلی) گیان (علم) ہوتا ہے اور اُس کو کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔ اُس کی ترقی کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جنگلی لوگوں میں بھی فطرتی علم (موجود) ہے تو بھی وے اپنی ترقی نہیں کر سکتے اور جو خارجی علم ہے وہی ترقی کا باعث ہے + دیکھو تم ہم لڑکپن میں افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کچھ بھی ٹھیک ٹھیک نہیں جانتے تھے۔ جب ہم عالموں سے پڑھے تب ہی افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کو سمجھنے لگے۔ اس لئے فطرتی علم کو سب سے افضل ماننا ٹھیک نہیں ہے + (۹)

جو آپ لوگوں نے پُوروَ (پچھلا) اور پُنرجنم (دوبارہ جنم) نہیں مانا ہے وہ عیسائی اور مسلمانوں کی نقل کی ہے۔ اِسکا بھی جواب پُنرجنم[1] کی تشریح کے مضمون سے سمجھ لینا۔ لیکن اتنا سمجھو کہ جیو (روح) شاشوت (ازلی) یعنی قدیمی ہے اور اُس کے اعمال بھی پرواہ روپ (دور تسلسل) سے نت (ازلی) ہیں۔ فعل اور فاعل ہمیشہ تعلق ہوتا ہے۔ کیا وہ جیو کہیں نکما بیٹھا رہا تھا؟ یا رہیگا؟ اور تمہارے کہنے سے تو پرمیشور بھی نکما ٹھیرتا ہے +

پوروآپر (پچھلا اور آئندہ) جنم نہ ماننے سے کرت ہانی[2] اور اکرتا بھیاگم[3] نیرگھرنیہ[4] اور ویشمیہ[5] دوش بھی ایشور میں آتے ہیں۔ کیونکہ جنم نہ ہو تو گناہ و ثواب کے ثمرہ بھوگنا جاتا رہے کیونکہ جس طرح دوسرے کو سکھ دکھ (یا) نفع نقصان پہنچایا ہوتا ہے اُسی طرح اُس کا ثمرہ بغیر جسم حاصل کئے کے نہیں مل سکتا۔ دوسرا پورب جنم کے گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا حصول اس جنم میں کیونکر ہوتے پورب جنم کے گناہ و ثواب کے مطابق (رنج و راحت) نہ ہو تو پرمیشور غیر منصف ٹھیرے اور نہ بھوگنے (یکحالت میں) نہ ہونے کے برابر اعمال کا ثمرہ ہو جائیگا

(مترجم) [1] پُنرجنم کی تشریح کے لئے دیکھو نواں سمولاس +

[2] کئے ہوئے کرموں کا پھل نہ ملنا کرت ہانی یعنی تضیع اعمال ہے +

[3] کام کرنے کے بغیر پھل کا پراپت ہونا اکرتا بھیاگم یعنی حصول بلا عمل ہے +

[4] نیرگھرنیہ یعنی بے رحمی + [5] ویشمیہ یعنی عدم مساوات +

تم لوگ وید نہیں پڑھتے اور نہ پڑھنے کی خواہش کرتے ہو۔ کیونکہ تم کو وید وکت[1] علم حاصل ہو سکے گا + (۶)

دوم۔ دنیا کی علت مادی کے بغیر دنیا کی پیدائش اور روح کو بھی پیدا شدہ مانتے ہو جیسے کہ عیسائی اور مسلمان وغیرہ مانتے ہیں۔ اس کا جواب دنیا کی پیدائش اور جیو۔ ایشور کی تشریح (کے مضمون) میں دیکھ لیجئے[2]۔ علت کے بغیر معلول کا ہونا بالکل ناممکن اور پیدا شدہ چیز کا فنا نہ ہونا بھی ویسا ہی ناممکن ہے + (۷)

ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے کہ جو پشچاتاپ[3] اور پرارتھنا[4] سے گناہوں کا دفعیہ مانتے ہو۔ اسی بات سے دنیا میں بہت سے گناہ بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ پُرانی لوگ تیرتھ وغیرہ کی زیارت سے۔ جینی لوگ نوکار منتر۔ جپ اور تیرتھ وغیرہ سے۔ عیسائی لوگ عیسیٰ کے بھروسہ پر۔ اور مسلمان لوگ توبہ کرنے سے گناہ کا چھوٹ جانا بغیر بھوگنے کے مانتے ہیں۔ اسی وجہ سے گناہوں سے نہ ڈر کر گناہ (کرنے) میں بہت رغبت ہو گئی ہے + اسی بات میں براہمو اور پرارتھنا سماجی بھی پُرانی وغیرہ (لوگوں) کی مانند ہیں۔ اگر (تم) ویدوں کو سُنتے تو (معلوم ہوتا کہ) بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ نہیں ہو سکتا (یہ جانکر) گناہوں سے ڈرتے اور دھرم میں ہمیشہ راغب رہتے + اگر بھوگنے کے بغیر (گناہوں کا) دفعیہ مانیں تو ایشور غیر منصف ٹھیرتا ہے + (۸)

جو تم روح کی لا انتہا ترقی مانتے ہو سو کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ محدود روح کے وصف۔ عمل فطرت کا ثمرہ بھی محدود ہونا ضروری ہے +

(سوال) پرمیشور رحیم ہے محدود اعمال کا ثمرہ لا انتہا دے دیگا۔

(جواب) ایسا کرے تو پرمیشور کا انصاف نہ رہے اور نیک اعمال کی ترقی بھی کوئی نہ کرے کیونکہ تھوڑے سے بھی نیک اعمال کا لا انتہا ثمرہ پرمیشور دے دیگا اور پشچاتاپ یا پرارتھنا سے گناہ خواہ کسی قدر ہوں چھوٹ جائیں گے۔ ایسی باتوں سے دھرم کی تنزلی اور بد اعمالی کی ترقی ہوتی ہے۔

(سوال) ہم فطرتی علم کو وید سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ خارجی کو نہیں۔ کیونکہ

---

[1] وید وکت بمعنی وید میں فرمودہ۔
[2] دیکھو آٹھواں سملاس۔
[3] پشچاتاپ بمعنے توبہ۔
[4] پرارتھنا بمعنے دعا۔

(مترجم)

سے مبرا نہیں ہوسکتے تو تم بھی انسان ہونے سے غلطی سے مبرا نہیں ہو جب غلطی (کرنے) والے کے الفاظ مکمل طور پر قابل تسلیم نہیں ہوسکتے تو تمہاری بات کا بھی اعتبار نہیں ہوسکتا۔ پھر تو تمہاری بات کا بالکل اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ جب یہ حالت ہے تو (تمہارا کہنا) زہر آلودہ اناج کی مانند قابل ترک ہے لہذا تمہاری تصنیف شدہ (کتابیں) گویا کھیان لیتک "کسی (شخص) کو بھی نہیں ماننی چاہئیں +

"چلے تو چوبے جی چھبے جی بننے کو۔ گانٹھ کے دو کھو کر دُبے جی بن گئے"

جیسے کہ دیگر انسان ہمہ دان نہیں ہیں۔ (ویسے ہی) تم (بھی) کچھ ہمہ دان نہیں ہو شاید (تم) غلطی سے جھوٹ کو قبول کر لیتے اور سچائی کو چھوڑ دیتے ہوگے۔ لہذا ہمہ دان پرمیشور کی کلام کا سہارا ہم محدود العقل انسانوں کو ضرور لینا چاہئے۔ جیسا کہ وید کے مضمون میں لکھ آئے ہیں۔ ویسا تم کو ضرور ہی ماننا چاہیئے۔ ورنہ

"यती भ्रष्टस्ततो भ्रष्टः"

ابتر سے بدتر ہوتا ہے۔ جب کل سچائیاں ویدوں سے حاصل ہوتی ہیں جن میں کہ جھوٹ ذرا بھی نہیں ہے تو ان کے تسلیم کرنے میں شک کرنا (گویا) اپنا اور دوسرے کا محض نقصان کرنا ہے + اسی وجہ سے تم کو آریہ ورتی لوگ اپنا نہیں سمجھتے اور تم آریہ ورت کی ترقی کا باعث بھی نہیں ہوسکے۔ کیونکہ تم در در کے بھکھاری بنتے ہو۔ تم نے سمجھا ہے کہ اس بات سے ہم لوگ اپنا اور دوسروں کا بھلا کر سکیں گے۔ سو نہیں کر سکوگے۔ جیسے کسی کے ماں باپ دونوں (ملک) گل دنیا کے لڑکوں کی پرورش کرنے لگیں۔ تو سب کی پرورش کرنا تو غیر ممکن ہے۔ البتہ ایسا کرنے سے وہ اپنے لڑکوں کو بھی مار بیٹھیں گے۔ ویسے ہی آپ لوگوں کی حالت ہے ۞

بھلا وید وغیرہ سچے شاستروں کو مانے بغیر تم اپنے قول کی سچائی اور جھوٹ کی آزمائش اور آریہ ورت کی ترقی بھی کبھی کر سکتے ہو۔ جس ملک کو بیماری ہوئی ہے اس کی دوائی تمہارے پاس نہیں ہے اور یوروپین لوگ تمہاری پرواہ نہیں کرتے اور آریہ ورتی لوگ تم کو دیگر مذہب والوں کی مانند سمجھتے ہیں۔ اب بھی سمجھ کر وید وغیرہ کی قدر کرنے سے ملک کی ترقی کرنے لگو تو بھی اچھا ہے + جب تم یہ کہتے ہو کہ تمام سچائیاں پرمیشور سے ظاہر ہوتی ہیں تو پھر رشیوں کے آتماؤں میں ایشور سے ظاہر کئے گئے ستیارتھ[1] ویدوں کو کیوں نہیں مانتے؟ ہاں یہی وجہ ہے کہ

[1] ستیارتھ بمعنی سچے معانی۔ مترجم۔

اور بڑے عہدہ پر ممتاز کیوں نہ ہو۔کسی غیر ملک غیر مذہب والوں کی لڑکی سے (بیاہ کر لیتا) یا یورو پین کی لڑکی غیر ملک والے سے شادی کر لیتی ہے تب اُسی وقت اُس کی دعوت (کرنا) اس کے ساتھ ملکر کھانا اور (اُس سے) شادی وغیرہ (کرنے) کو دیگر لوگ بند کر دیتے ہیں۔ یہ ذات کا امتیاز نہیں تو کیا ہے؟ تم جیسے سادہ لوح آدمیوں کو بہکاتے ہیں کہ ہم میں ذات کا امتیاز نہیں ہے + تم اپنی جہالت کے باعث مان بھی لیتے ہو۔ لہذا جو کچھ کرنا (ہو) وہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ تاکہ پھر دستِ تاسف نہ ملنا پڑے +

دیکھو۔طبیب اور دوائی کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے تندرست کے لئے نہیں۔ عالم (شخص) تندرست (کی مانند) ہے اور جاہل (کو سمجھو کہ) مرض جہالت میں مبتلا رہتا ہے۔اس مرض کے دور کرنے کے لئے سچا علم اور سچا اُپدیش درکار ہے + جاہلوں کو جہالت کے باعث یہ مرض ہے کہ کھانے پینے ہی میں دھرم رہتا اور جاتا ہے۔جب وے کسی کو کھانے پینے میں خرابی کرتے ہوئے پاتے ہیں تب جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ دھرم سے گر گیا ہے۔اُس کی بات نہ سننی اور نہ اُن کے پاس بیٹھنا نہ اُنکو اپنے پاس بیٹھنے دینا (چاہیئے) اب کہیئے کہ تمہارا علم خود غرضی کے لئے ہے یا دوسروں کی بھلائی کے لیے۔ دوسروں کی بھلائی تو تب ہی ہوتی جبکہ تمہارے علم کی بدولت اُن جہلا کو فیض پہنچتا۔ اگر کہو کہ وے (فیض) حاصل نہیں کرتے ہم کیا کریں تو یہ تمہارا نقص ہے اُنکا نہیں۔ کیونکہ تم اگر اپنا چلن اچھا رکھتے تو وہ تم سے محبت کرتے اور فیض یاب ہوتے۔لیکن تم نے ہزاروں کی بھلائی برباد کرکے اپنا ہی آرام ڈھونڈا۔ لہذا یہ تم سے بڑا قصور ہوا۔کیونکہ دوسرے کی بھلائی کرنا دھرم اور دوسرے کو نقصان پہنچانا ادھرم کہا تا ہے۔اِس لئے عالم شخص کو مناسب برتاؤ کرکے جاہلوں کو دُکھ کے سمندر سے عبور کرانے کے لئے بمنزلہ جہاز کے بننا چاہیئے + بالکل جاہلوں کی مانند عمل نکرنے چاہئیں بلکہ جس میں اُن کی اور اپنی بر روز ترقی ہو ویسے کام کرنے مناسب ہیں +

(سوال) ہم کوئی کتاب الہامی یا ہر پہلو میں سچی نہیں مانتے کیونکہ انسانوں کی عقل غلطی سے مبّرا نہیں ہوتی اس لئے اُن کی تصنیف شدہ کتابیں سب غلطی والی ہوتی ہیں۔ لہذا ہم سب سے سچائی حاصل کرتے اور جھوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں۔خواہ سچائی وید یا بائیبل یا قرآن میں یا دیگر کسی کتاب میں پائی جائے وہ ہمارے قبول کرنے کے لائق ہے جھوٹ کسی کا نہیں +

(جواب) جس بات سے تم سچائی کے قبول کرنے والے ہونا چاہتے ہو اُسی بات سے جھوٹ کے قبول کرنے والے بھی ٹھیرتے ہو۔کیونکہ جب تمام انسان غلطی

چاہیئے +

اِس انسانی فعل کے لحاظ سے اُنکے وصف - عمل فطرت کے مطابق مسبوق الذکر طریق سے براہمن - کھشتری - ویش شودر وغیرہ ورنوں کی آزمایش کرکے مدارج قائم کرنے راجا اور عالم لوگوں کا کام ہے +

کھانے میں امتیاز ایشور اور انسان کا کیا ہوا بھی ہے - جیسے شیر گوشت خور ہے اور ارنا بھینسا گھاس وغیرہ خوراک کھاتے ہیں - اس کو ایشور کا کیا ہوا (طبعی) جانو - اور مکان - زمان - اشیا کے لحاظ سے کھانے میں امتیاز انسان کی وجہ سے (ہوتا) ہے +

(سوال) دیکھو یوروپین (فرنگی) لوگ - بوٹ - کوٹ - پتلون - پہنتے - ہوٹل میں سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں - اسی وجہ سے اپنی ترقی کر رہے ہیں +

(جواب) یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ مسلمان - چنڈال لوگ سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں پھر اُنکی ترقی کیوں نہیں ہوتی ؟

یوروپین لوگوں میں چھوٹی عمر میں شادی نہ کرنا لڑکے لڑکی کو تعلیم و تربیت یافتہ بنانا اور سویمبر بیاہ (کا طریق جاری) ہے - اُنکو بُرے لوگوں کا اپدیش نہیں ہوتا اس لئے وے عالم ہوکر ہر کسی کے پاکھنڈ میں نہیں پھنستے جو کچھ کرتے ہیں وہ سب باہمی مشورہ اور انجمن سے فیصلہ کرکے کرتے ہیں - اپنی قوم کی ترقی کے لئے تن من دھن صرف کرتے (اور) سستی کو چھوڑ ہمت کرتے ہیں +

دیکھو! اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتے کو دفتر اور کچہری میں جانے دیتے ہیں یہاں کے دیسی جوتے کو نہیں اتنے ہی سے سمجھ لو کہ اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتوں کی جس قدر توقیر و تعظیم کرتے ہیں اتنی غیر ملک کے باشندوں کی نہیں کرتے + دیکھیئے کہ سو برس سے چند سال زیادہ ہوئے کہ اس ملک میں یوروپین لوگ آئے - اور آج تک وے لوگ موٹے کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک میں پہنتے تھے - اُنہوں نے اپنے ملک کا چال چلن نہیں چھوڑا اور تم میں سے بہت سے لوگوں نے اُن کی نقل کرلی - اِسی وجہ سے تم بے عقل اور وے عقلمند ثابت ہوتے ہیں + نقل کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں + اِن لوگوں میں جو شخص جس کام پر تعینات ہوتا ہے (وہ) اُس کو بخوبی سرانجام دیتا ہے + حکم کی تعمیل برابر کرتے ہیں - اپنے ملک والوں کو تجارت وغیرہ میں مدد دیتے ہیں - اِس قسم کی خوبیوں اور عمدہ فعلوں کی بدولت اُن کی ترقی ہے - بوٹ - کوٹ - پتلون - ہوٹل میں کھانے پینے وغیرہ معمولی اور بُرے کاموں سے نہیں بڑھے ہیں +

انہیں ذات کا امتیاز بھی ہے - دیکھو جب کوئی یوروپین خواہ کتنا ہی معزز

براہمہ سماج کے مقاصد کی کتاب میں سادھوؤں کی فہرست میں عیسےٰ۔ موسےٰ۔ محمدؐ۔ نانک اور چیتن (کے نام) لکھے ہیں۔ (لیکن) کسی رشی مہرشی کا نام نہیں ہے + اس سے پایا جاتا ہے کہ اِن لوگوں نے جن کا نام لکھا ہے اُنہی کے مت کے مطابق اعتقاد رکھنے والے ہیں۔ بھلا جب آریہ ورت میں پیدا ہوئے اور اسی ملک کا آب و دانہ کھایا پیا (اور) اب بھی کھاتے پیتے ہیں۔ (تو) اپنے ماں باپ۔ دادا کے راستہ کو چھوڑ کر دیگر غیر ممالک کے مذہبوں کی طرف زیادہ مائل ہو جانا۔ (اور) براہمہ سماجی اور پرارتھنا سماجیوں کا اِس ملک میں رہکر علم سنسکرت سے بے بہرہ ہو کر اپنے کو عالم ظاہر کرنا۔ انگریزی زبان پڑھکر پنڈت کا گھمنڈ کرنا (اور) فوراً ایک مذہب چلانے کے لئے راغب ہو جانا۔ یہ انسانوں کے لئے مستحکم اور اُنکی ترقی کرنے والا کام کیونکر ہو سکتا ہے ؟

(۴) انگریز، مسلمان۔ چنڈال وغیرہ سے بھی کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی۔ اِنہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ کھانے اور ذات کا امتیاز توڑنے سے ہم اور ہمارا ملک سدھر جائیگا۔ لیکن ایسی باتوں سے سدھار (اصلاح) تو کہاں ہے اُلٹا بگاڑ ہوتا ہے ۔

(۵)

(سوال) ذات کا امتیاز ایشور کا کیا ہوا ہے یا انسان کا کیا ہوا۔

(جواب) ایشور اور انسان دونوں کا کیا ہوا۔

(سوال) کونسا ایشور کا اور کونسا انسان کا کیا ہوا ہے ؟

(جواب) انسان۔ حیوان۔ پرند۔ درخت۔ آبی جاندار وغیرہ ذاتیں پرمیشور کی بنائی ہوئی ہیں۔ جس طرح حیوانوں میں گائے۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ وغیرہ ذاتیں۔ درختوں میں پیپل۔ بڑ۔ آم وغیرہ پرندوں میں ہنس۔ کوّا۔ بگلا وغیرہ۔ آبی جانداروں میں مچھلی۔ کیکڑا وغیرہ ذاتیں جُدا جُدا ہیں۔ اُسی طرح انسانوں میں براہمن کھشتری ویش۔ شودر۔ چنڈال مختلف ذاتیں بھی ایشور کی طرف سے ہیں۔ لیکن انسانوں میں براہمن وغیرہ کو سامانیہ جاتی (جنس عام) میں نہیں بلکہ سامانیہ وشیشتی آتمک جاتی (عام و خاص جنس) میں گنتے ہیں۔ جس طرح کہ پہلے ورن آشرم بیوستھا[1] میں لکھ آئے (ہیں)۔ ویسے ہی وصف عمل فطرت کے مطابق ورن بیوستھا ماننی ضرور

[1] دیکھو چوتھا سملاس (نوٹ مترجم)

مُونھ سیاہ کرنے سے کہاں جاؤ گے ؟ کیا بیکنٹھ سے بھی پار اُتر جاؤ گے ؟ اور جیسا سریکرشن کا تمام بدن سیاہ تھا ویسا تم بھی تمام جسم کالا کر لیا کرو - تب سریکرشن کی مانند ہو سکتے ہو -

اِنکو بھی مذکورۂ بالا مت والوں کی مانند جاننا چاہیئے +

۱۰۴ (سوال) لِنگانکت کا مت کیسا ہے ؟

لِنگانکت مت

(جواب) جیسے چکرانکت کا (مت ہے) جیسے چکرانکت چکر (گول نشان) سے داغے جاتے اور ناراین کے سوائے کسی کو نہیں مانتے ویسے لِنگانکت لِنگ کے نشان سے داغے جاتے اور بغیر مہادیو کے غیر کسی کو نہیں مانتے - اِن میں زیادتی یہ ہے کہ یہ لِنگانکت پتھر کا ایک لِنگ سونے یا چاندی میں مڑھوا کر گلے میں ڈال رکھتے ہیں - جب پانی بھی پیتے ہیں تب اُس کو دکھا کر پیتے ہیں - اُن کا بھی منتر شیو لوگوں کی مانند ہوتا ہے +

۱۰۵ (سوال) براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج تو اچھا ہے یا نہیں ؟

براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج

(جواب) کچھ کچھ باتیں اچھی اور بہت بُری ہیں -

(سوال) براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے اصول بہت اچھے ہیں +

(جواب) اصول کُلّھم اچھے نہیں - کیونکہ وید ودیا سے بے بہرہ لوگوں کے خیالات بالکل سچے کیونکر ہو سکتے ہیں ؟ جو کچھ براہمہ سماج اور پرارتھنا سماجیوں نے عیسائی مذہب میں شامل ہونے سے تھوڑے سے لوگوں کو بچایا اور کچھ کچھ پتھر وغیرہ (کی پرستش) یعنی بُت پرستی کو ہٹایا - اور دیگر بناوٹی کتابوں کے پھندے سے بھی کچھ لوگوں کو بچایا ہے - یہ باتیں اچھی ہیں + لیکن اِن لوگوں میں اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے - عیسائیوں کے چلن بہت سے اختیار کئے ہیں - کھانے پینے اور شادی وغیرہ کے اصول بھی بدل دئے ہیں +

(۲) اپنے ملک کی تعریف یا بزرگوں کی بڑائی کرنی تو دور رہی اُس کے عوض میں پیٹ بھر مذمت کرتے ہیں - لیکچروں میں عیسائی وغیرہ انگریزوں کی تعریف دل کھولکر کرتے ہیں + برھما وغیرہ مہرشیوں کے نام (تک) بھی نہیں لیتے - برخلاف اس کے ایسا کہتے ہیں کہ بغیر انگریزوں کے دُنیا میں آجتک کوئی بھی عالم نہیں ہوا - آریہ ورتی لوگ ہمیشہ سے جاہل چلے آتے ہیں اِن کی ترقی کبھی نہیں ہوئی +

(۳) وید وغیرہ کی عزت کرنا تو دور رہا لیکن مذمت کرنے سے بھی باز نہیں رہتے -

ہم نے بہت التماس کی تھی کہ مہاراج انکو نہ لے جائیے کیونکہ اس مہاتما کے یہاں رہنے سے بہتری ہے۔ سہجانند جی نے کہا کہ نہیں اب اِن کی بیکنٹھ میں بہت ضرورت ہے اِس لئے لے جاتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھ سے سہجانند جی کو اور ویمان (غبارہ) کو دیکھا تھا۔ جو مرنے والے تھے انکو ویمان میں بٹھلا دیا اور اوپر کو لے گئے پھولوں کی بارش کرتے گئے +

جب کوئی سادھو بیمار پڑتا ہے اور اُس کی زیست کی امید منقطع ہو جاتی ہے تب کہتا ہے کہ میں کل رات کو بیکنٹھ میں جاؤں گا۔ سُنا ہے کہ اُس رات اگر اُس کی جان نہ نکلے اور بیہوش ہو جائے تو بھی کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کیونکہ جو اُس رات کو نہ پھینکیں تو جھوٹے ثابت ہوں۔ اِس لئے ایسا کام کرتے ہوں گے +

ایسے ہی جب گوکلیا گوسائیں مرتا ہے تب اُن کے چیلے کہتے ہیں کہ گوسائیں جی لیلا وستار (پھیلا) کر گئے۔ جو اِن گوسائیوں اور سوامی نارائن والوں کا اُپدیش کرنے کا منتر ہے وہ ایک ہی ہے۔

"श्रीकृष्णः शरणं मम"

اِس کا ترجمہ ایسا کرتے ہیں کہ سری کرشن میری جائے پناہ ہے یعنی میں سری کرشن کے سہارے ہوں۔ لیکن اِس کا ترجمہ سری کرشن میری پناہ کو حاصل کرے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے +

جتنے یہ مت ہیں وے بے معنی فضول شاستر کے برخلاف کلام بناتے ہیں کیونکہ اُنکو بے علم ہونے سے علمی اصولوں کی واقفیت نہیں ہے +

۱۰۳ (سوال) مادھومت تو اچھا ہے ؟

مادھومت

(جواب) جیسے دیگر مت والے ہیں ویسا ہی مادھو بھی ہے۔ کیونکہ یہ بھی چکرانکت ہوتے ہیں۔ اِنہیں چکرانکتوں سے اتنی زیادتی ہے کہ راما نجی ایک بار چکرانکت ہوتے ہیں اور مادھو ہر سال بار بار چکرانکت ہوتے ہیں۔ چکرانکت ماتھے پر پیلا خط اور مادھو کالا خط کھینچتے ہیں +

ایک مادھو پنڈت سے کسی ایک مہاتما کا شاستر ارتھ ہوا تھا +

(مہاتما) تم نے یہ کالا خط اور ہلال کی شکل کا تلک کیوں لگایا ؟

(شاستری) اِس کے لگانے سے ہم بیکنٹھ کو جائیں گے اور سری کرشن کا جسم بھی کالے رنگ کا تھا۔ اِس لئے ہم کالا تلک لگاتے ہیں +

(مہاتما) جو کالے خط اور ہلال نما تلک لگانے سے بیکنٹھ کو جاتے ہو تو تمام

جب راجا اور دیوان کان میں باتیں کرنے لگے تب اُنہوں نے ڈر کر بھاگنے کی تیاری کی لیکن چاروں طرف فوج نے گھیرا کیا ہوا تھا بھاگ نہ سکے + راجا نے حکم دیا کہ سب کو پکڑ بیڑیاں ڈالدو اور اس بدکار کو منہ کالا کر گدھے پر چڑھا۔ اس کے گلے میں ٹوٹے ہوئے جوتوں کا ہار پہنا۔ سب جگہ پھرا کر لڑکوں سے دھول خاک اِس پر پھنکوا چوک چوک میں جوتوں سے پٹوا کتوں سے نچوا مروا ڈالا جاوے + اگر ایسا نہ ہوا تو دوبارہ دوسرے بھی ایسا کام کرنے سے نہ ڈریں گے +

جب ایسا ہوا تب ناک کٹے کا فرقہ بند ہوا + اِسی طرح تمام وید مخالفین دوسروں کی دولت لوٹنے میں بڑے ہوشیار ہیں۔ سمپردائے والوں کی لیلا اِسی قسم کی ہے +

یہ سوامی نارائن مت والے دولت کے لٹیرے مکر و فریب سے کام کرتے ہیں کتنے ہی جاہلوں کے بہکانے کے لئے اُنکے مرتے وقت کہتے ہیں کہ سفید گھوڑے پر بیٹھ کر سہجانند جی مکتی کو لیجانے کے لئے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ اِس مندر میں ایک بار آیا کرتے ہیں + جب میلہ ہوتا ہے تب مندر کے اندر پجاری رہتے ہیں اور نیچے دُکان لگا رکھی ہے۔ مندر میں سے دُکان کو جانے کے لئے سوراخ رکھتے ہیں۔ کسی نے ناریل چڑھایا تو وہ دُکان میں پھینک دیا۔ یعنی اسی طرح ایک ناریل دن میں ہزار دفعہ بکتا ہے۔ ایسے ہی سب چیزوں کو بیچتے ہیں + جس ذات کا سادھو ہو اُس سے ویسا ہی کام کراتے ہیں جیسے حجام ہو اُس سے حجامت کا۔ کمہار سے کمہارپن کا۔ کاریگر سے کاریگری کا۔ بنئے سے بنئے کا اور شودر سے خدمت وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ اپنے چیلوں پر ایک ٹیکس لگا رکھا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ کر جمع کر لئے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ جو مسند پر بیٹھتا ہے وہ گرہستی (بیٹے کے لئے) شادی کرتا اور زیور وغیرہ پہنتا ہے۔ جہاں کہیں پدھراونی (دعوت) ہوتی ہے وہاں گوکلئے کی مانند گوسائیں جی باپو جی وغیرہ کے نام سے بھینٹ پوجا لیتے ہیں۔ اپنے کو "ست سنگی" اور دوسرے مت والوں کو "کوسنگی" کہتے ہیں۔ اپنے سوا دوسرا کیسا ہی اچھا دھرم پر چلنے والا عالم شخص کیوں نہ ہو لیکن اُس کی عزت اور خدمت کبھی نہیں کرتے کیونکہ دیگر مت والے کی خدمت کرنے میں گناہ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے اُن کے سادھو عورتوں کا منہ نہیں دیکھتے لیکن در پردہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی؟ ۔ یہ بات سب جگہ کم معلوم ہوئی ہے۔ کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہو گئی ہے اور اُنمیں جو بزرگ ہوتے ہیں۔ وے جب مرتے ہیں تب اُنکو کسی پوشیدہ کوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ (بہشت) میں گئے۔ سہجانند جی آکر لے گئے۔

(دیوان) عالموں کی صحبت کے ذریعہ معلومات بڑھانے سے۔

(راجا) اگر عالم نہ ملے تو (کیا کرے) ؟

(دیوان) ہمت والے کے لئے کوئی بات (بھی) مشکل نہیں۔

(راجا) تو آپ ہی کہئے کیسے کیا جائے ؟

(دیوان) میں بوڑھا ہوں اور گھر میں بیٹھا رہتا ہوں اور اب تھوڑے ہی دن زندگانی کے ہوں گے۔ اِس لئے اوّل میں تحقیق کرلوں بعدازاں (آپ) جیسا مناسب سمجھیں ویسا کیجئے۔

(راجا) بہت خوب۔ جوتشی جی! دیوان جی کے لئے مہورت دیکھئے۔

(جوتشی) جو حضور کا حکم (ہو) یہی شُکل پنچمی دس بجے کا مہورت اچھا ہے۔

جب پنچمی ہوئی تب آٹھ بجے بوڑھے دیوان جی نے راجا کے پاس آکر کہا کہ ہزار دو ہزار فوج لیکر چلنا چاہیئے۔

(راجا) وہاں فوج کا کیا کام ہے ؟

(دیوان) آپکو انتظام سلطنت سے واقفیت نہیں ہے جیسا میں کہتا ہوں ویسا کیجئے۔

(راجا) اچھا بھائی۔ فوج تیار کرو۔ راجا ساڑھے نو بجے سوار ہوکر سب کو (ساتھ) لیکر گیا۔ اُنکو دیکھ کر وے ناچنے اور گانے لگے۔ بیٹھنے پر راجا نے اُن کے مہنت کو جس نے یہ سمپرداء (فرقہ) چلایا تھا۔ اور جس کی اوّل ناک کٹی تھی بلا کر کہا کہ آج ہمارے دیوان جی کو نارائن کا درشن کراؤ۔ اُس نے کہا اچھا۔ جب دس بجے کا وقت ہوا تب ایک آدمی نے ایک تھالی ناک کے نیچے پکڑ رکھی۔ اُس نے تیز چاقو سے ناک کاٹ کر تھالی میں رکھ دی اور دیوان جی کی ناک سے خون کی دھار بہنے لگی۔ دیوان جی کا مونھ پژمردہ ہوگیا۔ پھر اُس مکار نے دیوان جی کے کان میں منتر پھونکا کہ آپ بھی ہنس کر سب سے کہئے کہ مجھکو نارائن نظر آتا ہے۔ اب ناک کٹی ہوئی نہیں آئیگی۔ اگر ایسا نہ کہو گے تو تمہارا بڑا مضحکہ اُڑے گا۔ سب لوگ ہنسی کریں گے۔ وہ اتنا کہہ کر الگ ہو گیا اور دیوان جی نے انگوچھا ہاتھ میں لے کر ناک پر رکھ لیا۔

جب دیوان جی سے راجا نے پوچھا کہ کہئے نارائن نظر آتا ہے یا نہیں ؟ تو دیوان جی نے راجا کے کان میں کہا کہ کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ فضول اِس مکار نے ہزاروں آدمیوں کو خراب کیا۔ راجا نے دیوان سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ؟ دیوان نے کہا اِن کو پکڑ کر سخت سزا دینی چاہیئے۔ جب تک زندہ رہیں تب تک قید خانہ میں رکھنا چاہیئے اور اس بدکار کو کہ جس نے اِن سب کو بگاڑا ہے گدھے پر چڑھا کر بڑی ذلت سے مارنا چاہیئے۔

اُسنے بھی سمجھا کہ اب ناک تو آتی نہیں اس لئے ایسا ہی کہنا ٹھیک ہے - تب تو وہ بھی وہاں اُسی کی مانند ناچنے - کُودنے - گانے - بجانے - ہنسنے اور کہنے لگا کہ مجھکو بھی نارائن نظر آتا ہے - دیسے ہوتے ہوتے ایک ہزار آدمیوں کا گروہ ہوگیا اور بڑا شور و شر برپا ہوا + اپنے سمپردائ (فرقہ) کا نام "نارائن درشی" رکھا - (یہ حال) کسی جاہل راجا نے سُنا - اُن کو بلایا جب راجا اُنکے پاس گیا تب تو وے بہت ناچنے کُودنے اور ہنسنے لگے - تب راجا نے پُوچھا کہ یہ کیا بات ہے ؟ اُنہوں نے کہا کہ ظاہرا نارائن ہمکو نظر آتا ہے +

(راجا) ہم کو کیوں نہیں نظر آتا ؟

(نارائن درشی) جب تک ناک ہے تب تک نظر نہیں آئیگا اور جب ناک کٹواوگے تب نارائن ظاہرا نظر آئیں گے + اُس راجا نے سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے - راجا نے کہا کہ جوتشی (نجومی) جی مہورت دیکھیئے -

جوتشی جی نے جواب دیا کہ جیسا حکم (ہو) - خداوند نعمت! دشمی (دسویں تاریخ) کے دن صبح کے آٹھ بجے ناک کٹوانے اور نارائن کے درشن کرنے کا بڑا اچھا مہورت ہے +

واہ رے پوپ جی! اپنی پوتھی میں ناک کاٹنے کٹوانے کا بھی مہورت لکھ دیا + جب راجا نے (ایسی خواہش کی اور اُن ہزار نکٹوں کا روزینہ مقرر کر دیا تب تو وے بڑے ہی خوش ہوکر ناچنے کُودنے - اور گانے لگے + یہ بات راجا کے دیوان وغیرہ کو جو کچھ عقل مند تھے اچھی معلوم نہ ہوئی - راجا کے ہاں ایک چار پُشت کا بوڑھا دیوان ۹۰ برس کی عمر کا تھا اُس کو جا کر اُس کے پڑپوتے نے جو کہ اُس وقت دیوان تھا وہ بات سُنائی - تب اُس عمر رسیدہ (دیوان) نے کہا کہ وے (لوگ) مکّار ہیں - تو مجھکو راجا کے پاس لے چل + وہ لے گیا - بیٹھتے وقت راجا نے بہت خوش ہوکر اُن ناک کٹوں کی باتیں سنائیں - دیوان نے کہا کہ سُنیئے مہاراج ایسی جلدی نہ کرنی چاہیئے - بغیر آزمایش کئے پیچھے پچھتانا پڑتا ہے +

(راجا) کیا یہ ہزاروں آدمی جھوٹ بولتے ہونگے ؟

(دیوان) جھوٹ بولیں یا سچ بغیر تحقیق کئے سچ جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں +

(راجا) تحقیق کس طور پر کرنی چاہیئے ؟

(دیوان) علم قانون قدرت - اور پرتیکش آدی پرمانوں سے -

(راجا) جو شخص پڑھا (ہوا) نہو وہ تحقیق کیسے کر سکے ؟

چلے آنا - جو زیادہ دیکھوگے تو نارائن خفا ہو جائیں گے کیونکہ چیلوں کے من میں تو یہ تھا کہ ہمارے فریب کا پتہ نہ لگ جائے - (چنانچہ) اُس کو لے گئے ÷

وہی سبھا نند کلا بتون اور چمکتے ہوئے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اندھیری کوٹھری میں کھڑا تھا - اُس کے چیلوں نے یکبارگی کوٹھری کی طرف شمعدان سے روشنی کی - وادا کھاچر نے دیکھا تو چتر بھج شکل نظر آئی - پھر جھٹ چراغ کو آڑ میں کر دیا - وے سب نیچے گرے اور نمسکار کر دوسری طرف چلے آئے اور اُسی وقت بیچ میں باتیں کرنے لگ گئے کہ تمہاری خوش نصیبی ہے - اب تم مہاراج کے چیلے ہو جاؤ - اُسنے کہا بہت اچھی بات + جتنی دیر میں لوٹ کر دوسری جگہ پر پہنچے اُتنی دیر میں دوسری پوشاک پہن کر سبھا نند گدی پر بیٹھا ہوا ملا - تب چیلوں نے کہا کہ دیکھو اب دوسری شکل بدل کر یہاں موجود ہیں + وہ وادا کھاچر اِنکے دام میں پھنس گیا - وہاں سے ہی اُنکے مت کی بُنیاد مضبوط ہو گئی کیونکہ وہ ایک بڑا زمین دار تھا ÷

(سبھا نند نے) وہاں ہی اپنی بُنیا د مستحکم کی - پھر اِدھر اُدھر گھومتا رہا - سب کو اُپدیش کرتا تھا - کئی لوگوں کو سادھو بھی بناتا تھا - کبھی کبھی کسی سادھو کے گلے کی ناڑی کو مل کر بیہوش بھی کر دیتا تھا اور سب سے کہتا تھا کہ ہم نے اِنکو سمادھی چڑھا دی ہے + ایسے ایسے فریبوں سے کاٹھیاوار کے سادہ لوح آدمی اُس کے داؤ پیچ میں پھنس گئے + جب وہ مر گیا تب اُس کے چیلوں نے بہت سا پاکھنڈ پھیلایا ÷

اِنکے حال پر یہ مثال صادق آتی ہے - جیسے کوئی شخص چوری کرتا گرفتار ہو گیا حاکم نے اُس کو ناک کاٹ ڈالنے کی سزا دی - جب اُس کی ناک کاٹی گئی تب وہ بدمعاش ناچنے گانے اور ہنسنے لگا - لوگوں نے پُوچھا کہ تو کیوں ہنستا ہے ؟ اُس نے کہا کچھ کہنے کی بات نہیں ہے - لوگوں نے پوچھا ایسی کونسی بات ہے ؟ اُس نے کہا بڑے بھاری تعجب کی بات ہے ہم نے ایسی کبھی نہیں دیکھی - لوگوں نے کہا کہو کیا بات ہے ؟ اُسنے کہا کہ میرے سامنے ظاہر ہو کر چتر بھج نارائن کھڑے ہیں - میں دیکھ کر بڑا خوش ہو کر ناچتا گاتا اپنے نصیب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ میں نارائن کا ظاہرا درشن کر رہا ہوں + لوگوں نے کہا ہم کو درشن کیوں نہیں ہوتا ؟ وہ بولا ناک کی آڑ ہو رہی ہے جو ناک کٹوا ڈالو تو نارائن نظر آوے - ورنہ نہیں + اُن میں سے کسی جاہل نے چاہا کہ ناک جائے تو جائے لیکن نارائن کا درشن ضرور کرنا چاہیئے - اُس نے کہا کہ میری بھی ناک کاٹ لو - نارائن کو دکھلاؤ - اُس نے اُس کی ناک کاٹ کر کان میں کہا کہ تو بھی ایسا ہی کر نہیں تو میرا اور تیرا مضحکہ اُڑے گا ÷

کھلے طور پر دُکان میں بیٹھ کر تو نہیں بیچتے بلکہ اپنے نوکر چاکروں کو پتلیں بانٹ دیتے ہیں
وے لوگ بیچتے ہیں گوسائیں جی نہیں ÷

(جواب) اگر گوسائیں جی اُنکو ماہواری روپے دیں تو وے پتلیں کیوں لیں؟
گوسائیں جی اپنے نوکروں کے ہاتھ دال۔ بھات وغیرہ تنخواہ کے عوض میں بیچ دیتے
ہیں۔ وے لیجا کر دُکان یا بازار میں بیچتے ہیں۔ اگر گوسائیں جی خود باہر بیچتے تو
وہ نوکر جو براہمن وغیرہ ہیں وے تو رس وکریہ دوش سے بچ جاتے اور اکیلے
گوسائیں جی رس وکریہ روپی گناہ کے مرتکب ہوتے۔ اول تو اِس گناہ میں آپ ڈوبے
پھر اوروں کو بھی ڈبایا اور کہیں کہیں (مثلاً) ناتھ دوارہ وغیرہ میں گوسائیں جی (خود)
بھی بیچتے ہیں۔ رس وکریہ کرنا رذیلوں کا کام ہے شریفوں کا نہیں۔ ایسے ایسے لوگوں
نے ہی اِس آریہ ورت کی تنزلی کی ہے ÷

۱۰۲ (سوال) سوامی نارائن کا مت کیسا ہے؟

سوامی نارائن کا مت

(جواب)

"यादृशी शीतला देवी तादृशो वाहनः खरः"

جیسی گوسائیں جی کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی
ہے۔ دیکھئے! ایک شخص سہجانند نامی اجودھیا کے قرب وجوار کے ایک گاؤں میں پیدا
ہوا تھا۔ وہ برہمچاری ہو کر گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ کچھ بھج۔ وغیرہ ممالک میں پھرتا تھا۔ اُسنے
دیکھا کہ اس ملک کے لوگ جاہل اور سیدھے سادے ہیں جس طرح سے چاہو اِنکو اپنی مت
میں جُھکا لو ویسے ہی یہ لوگ جُھک سکتے ہیں ÷ وہاں اُسنے دو چار چیلے بنائے اُنہوں نے
آپس میں اتفاق کر کے ظاہر کیا کہ سہجانند نارائن کا اوتار اور بڑا صاحب قدرت ہے۔
اور بھگتوں کو چتربھج شکل بنا کر ہو بہو درشن بھی دیتا ہے ÷

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کاٹھیاواڑ میں ایک کاٹھی بنام دادا کھاچر گڑھڑے کا زمیندار
تھا۔ اُسکو چیلوں نے کہا کہ تم چتربھج نارائن کا درشن کرنا چاہو تو ہم سہجانند جی سے التماس
کریں وہ سادہ لوح تھا۔ اُس نے کہا کہ بہت اچھا ÷

ایک کوٹھری میں سہجانند سر پر مکٹ پہن سنکھ چکر اپنے ہاتھ میں اوپر کو اُٹھائے
ہوئے (گیا) اور دوسرا آدمی اُس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ گدا۔ پدم۔ اپنے ہاتھ میں لیکر
سہجانند کی بغل میں سے آگے کو ہاتھ نکال چتربھج کی مانند بن ٹھن گئے ÷ دادا کھاچر
سے اُنکے چیلوں نے کہا کہ ایک بار آنکھ اُٹھا کر دیکھنا پھر آنکھ بند کر لینا اور فوراً اِدھر کو

گوسائیں جی کی - بہو جی کی - لال جی کی - بیٹی جی کی - کنھیا جی کی - باہر یا جی کی - گوپا جی کی - اور ٹھاکر جی کی - اِن سات دُکانوں کے ذریعہ حسب دلخواہ مال مارتے ہیں +

جب کوئی گوسائیں جی کا پیرو مرنے لگتا ہے تب اُس کی چھاتی پر گوسائیں جی پاؤں دھرتے ہیں - اور جو کچھ ملتا ہے اُس کو گوسائیں جی غڑپ کر جاتے ہیں - کیا یہ کام مہابراہمن اور کرٹیا یا مُردا دلی کی مانند نہیں ہے ؟ -

کئی چیلے بیاہ میں گوسائیں جی کو بلا کر اُن ہی سے لڑکے لڑکی کا پانی گرہن (ہتھلیوا) کراتے ہیں + کئی چیلے کیسر سے سنان کراتے ہیں یعنی گوسائیں جی کے جسم پر عورتیں کیسر کا ابٹنا مل کر پھر ایک بڑے برتن میں تختی رکھ کر گوسائیں جی کو عورت مرد ملکر غسل کراتے ہیں - لیکن خاصکر عورتیں غسل کراتی ہیں - پھر گوسائیں جی پتیمبر (ریشمی دھوتی) اور کھڑاویں پہن کر باہر نکل آتے اور دھوتی اُسی میں پٹک دیتے ہیں - پھر اُس پانی کا آچمن اُس کے مُرید کرتے ہیں +

خوب مصالحہ بھر کر پان بیڑا گوسائیں جی کو دیتے ہیں - وہ چبا کر کچھ نگل جاتے اور باقیماندہ ایک چاندی کے کٹورے میں جس کو اُنکا چیلا مونہہ کے نزدیک کر دیتا ہے (بطور) پیک کے اوگل دیتے ہیں - (اِس پیک کی) بھی پرسادی بٹتی ہے جسکو "خاص" پرسادی کہتے ہیں +

سوچیئے کہ یہ لوگ کس قسم کے انسان ہیں - ؟ اگر جہالت اور غلاظت کوئی چیز ہے تو اِس سے بڑھکر کیا ہوگی ؟ بہت سے سمرپن لیتے ہیں - اُن میں سے کتنے ہی ویشنوں کے ہاتھ کا کھاتے ہیں دوسرے کے ہاتھ کا نہیں - کتنے ہی ویشنوؤں کے ہاتھ کا بھی نہیں کھاتے - لکڑیاں دھو لیتے ہیں لیکن آٹا - گڑ - چینی - گھی - وغیرہ دھو (نہیں کیونکہ اُن کے) دھونے سے اُن کی شکل بگڑ جاتی ہے - بیچارے کیا کریں اگر اُنکو دھوئیں تو شئے ہی ہاتھ سے کھو بیٹھیں +

وے کہتے ہیں کہ ہم ٹھاکر جی کے رنگ - راگ بھوگ میں بہت سا مال صرف کر دیتے ہیں - لیکن وہ رنگ راگ بھوگ آپ ہی کرتے ہیں اور سچ پوچھو تو بڑے بڑے گناہ ہوتے ہیں یعنی ہولی کے دنوں میں پچکاریاں بھر کر عورتوں کے اندام نہانی پر مارتے ہیں - اور رس[1] وکریہ جو براہمن کے لئے ممنوع فعل ہے اُس کو بھی کرتے ہیں +

(سوال) گوسائیں جی روٹی - دال - کڑھی - ساگ - مٹھری سا ور لڈو وغیرہ کو

(نوٹ مترجم[1] دودھ وغیرہ اشیا کا بیچنا رس وکریہ کہلاتا ہے +

اب جو گوسائیں لوگ چیلے اور چیلیوں کا تن من اور دھن اپنی بھینٹ کرا لیتے ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔کیونکہ تن (جسم) تو شادی کے وقت عورت اور خاوند کی بھینٹ ہو جاتا ہے۔پھر من بھی دوسرے کی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔کیونکہ من ہی کے ساتھ تن کا بھی بھینٹ کرنا بن سکتا ہے اور اگر کریں تو زناکار کہلائیں گے اب رہا دھن اُس کی (بھی) یہی لیلا سمجھ لو۔یعنی من کے بغیر کچھ بھی بھینٹ نہیں ہو سکتا + اِن گوسائیوں کا مدعا یہ ہے کہ کما دیں تو چیلے اور عیش اُڑا دیں ہم +

جتنے ولبھ سمپردائی گوسائیں لوگ ہیں وے اب تک تیلنگ ذات میں شامل نہیں ہیں اور جو کوئی انکو بھول سے لڑکی بیاہ دیتا ہے وہ بھی ذات سے خارج ہو کر برباد ہو جاتا ہے۔کیونکہ یہ ذات سے خارج کئے جا چکے ہیں + (یہ لوگ) بے علمی کی حالت میں رات دن (خواب) غفلت میں پڑے رہتے ہیں +

اور دیکھیئے! جب کوئی شخص گوسائیں کی دعوت کرتا ہے تو تب گوسائیں اُس کے گھر پر جا کر چُپ چاپ کاٹھ کی پُتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے کچھ بھی بولتا نہیں۔بیچارہ بولے تو تب اگر جاہل نہ ہو۔

"मूर्खाणां बलं मौनम्"

کیونکہ خاموشی جاہلوں کی طاقت ہے۔اگر بولے تو اُس کا پول کُھل جائے۔لیکن عورت کی طرف خوب توجہ لگا کر تاکتا رہتا ہے۔اور جس کی طرف گوسائیں جی دیکھیں تو جانو (اُس کی) بڑی خوش قسمتی ہے اور اُس کا خاوند۔بھائی۔برادر۔ماں۔باپ بڑے خوش ہوتے ہیں + وہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھُوتی ہیں جس کو گوسائیں جی کا من چاہے یا جس پر عنایت ہو اُس کی اُنگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں۔وہ عورت اور اُس کے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور اُس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں کہ تو گوسائیں جی کی خدمت گذاری کے لئے جا۔اور جہاں کہیں اُس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے وہاں دُوتی[1] اور کُٹنیوں سے مطلب برآری کرا لیتے ہیں + سچ پوچھو تو ایسے کام کرنے والے اُن کے مندروں میں اور اُنکے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں +

اب انکی دکھشنا کی لیلا (سُنیئے) یعنی اس طرح مانگتے ہیں۔لاؤ بھینٹ

(نوٹ مترجم) [1] دوتی بمعنی قاصد عورت۔کُٹنی بمعنی دلالہ۔

اور جہاں ایک مرد ہو اور کروڑوں عورتیں اُس اکیلے کے پیچھے لگی ہوں اُس کے دُکھ کا کیا شمار ہے؟ اگر کہو کہ سری کرشن میں بڑی بھاری طاقت ہے کہ جس سے سب کو خوش کر لیتے ہیں - تو جو اُس کی عورت (رہے) جس کو کہ سوامنی جی (ملکہ) کہتے ہیں اُس میں بھی سری کرشن کی مانند طاقت ہوگی - کیونکہ وہ اُنکی آردھ انگی (نیم تن) ہے + جیسے یہاں عورت مرد کی شہوت مساوی یا مرد سے عورت کی زیادہ ہوتی ہے تو گولوک میں کیوں نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہی حال ہے تو دیگر عورتوں کے ساتھ سوامنی جی کا سخت فساد اور بکھیڑا مچتا ہوگا کیونکہ (عورت کو) سوکن کا خیال بہت بُرا (معلوم) ہوتا ہے - پھر تو گولوک جو کہ سورگ کی جگہ ہے نرک کی مانند بن گیا ہوگا - یا جیسے بھاری زناکار مرد بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں ویسا ہی حال گولوک میں بھی ہوگا - چھی! چھی!! چھی!!! ایسے گولوک سے مرت لوک (یہ دنیا) ہی بیچارہ بھلا ہے + دیکھو یہاں گوسائیں جی لوگ اپنے کو سری کرشن مانتے اور کئی عورتوں کے ساتھ لیلا کرنے سے بھگندر و جریان منی وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر سخت عذاب جھیلتے ہیں - اب کہیئے جنکا قائم مقام گوسائیں (عذاب میں) مبتلا ہوتا ہے تو گولوک کا سوامی سری کرشن اِن امراض میں مبتلا کیوں نہ ہوتا ہوگا؟ اور اگر نہیں ہوتا تو اُنکے قائم مقام گوسائیں جی (یہاں) دُکھ کیوں اُٹھاتے ہیں؟

(سوال) مِرت لوک (دنیائے فانی) میں لیلا اوتار دھارن کرنے سے امراض لگتی ہیں گولوک میں نہیں - کیونکہ وہاں امراض اور اُن سے پیدا ہونے والے عیوب ہی نہیں ہیں -

(جواب) "भोगे रोगभयम्" جہاں عیش و عشرت ہے وہاں امراض ضرور ہوتی ہیں + (کیا) سری کرشن کی کروڑہا عورتوں سے بال بچے پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں؟ یا لڑکے لڑکیاں ملے جُلے - اگر کہو کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں تو اُنکی بیاہ شادیاں کن کے ساتھ ہوتی ہونگی؟ کیونکہ وہاں بغیر سری کرشن کے دوسرا کوئی مرد نہیں ہے - اگر (کوئی) دوسرا ہے تو تمہارا دعوےٰ باطل ہوا + اگر کہو کہ لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں تو بھی یہی نقص عائد ہوگا - یعنی اُنکی بیاہ شادیاں کہاں اور کن کے ساتھ ہوتی ہیں؟ یا گھر کے گھر ہی میں گٹ پٹ کر لیتے ہیں یا دیگر کسی کی لڑکیاں یا لڑکے ہیں + اس حالت میں بھی تمہارا دعوےٰ کہ گولوک میں ایک مرد سری کرشن ہی ہے قائم نہیں رہے گا - اور اگر کہو کہ اولاد ہوتی ہی نہیں تو سری کرشن میں نامردی اور عورتوں میں بانجھ پن کا نقص عائد ہوگا - بھلا یہ گولوک کیا ہوا؟ گویا دہلی کے بادشاہ کی بیویوں کی فوج ہو گئی +

افعال خواص ایک بھی نہیں ہیں۔ پھر کیا تم محض عیش و عشرت کے لئے برہم بن بیٹھے ہو؟ بھلا چیلے اور چیلیوں کو تو تم اپنے ساتھ سمرپت کرکے پاک کرتے ہو۔ لیکن تم اور تمہاری عورت۔ لڑکی۔ اور بہو وغیرہ سمرپت ہوئے بغیر ناپاک رہ جاتی ہیں یا نہیں؟ اور تم غیر سمرپت شدہ چیز کو ناپاک مانتے ہو۔ پھر اُن سے پیدا شدہ تم لوگ ناپاک کیوں نہیں؟ اس لئے تم کو بھی مناسب ہے کہ اپنی عورت لڑکی اور بہو وغیرہ کو دیگر مت والوں کے ساتھ سمرپت کرایا کرو۔ اگر کہو کہ نہیں تو تم بھی غیر عورت مرد اور دولت وغیرہ اشیاء کا سمرپت کرنا کرانا چھوڑ دو۔ خیر اب تک جو ہوا سو ہوا لیکن اب تو اپنے جھوٹے مکر و فریب وغیرہ برائیوں کو چھوڑو اور مقدس ایشور وکت وید کے بتلائے ہوئے سیدھے راستے میں آکر اپنے منش روپی جنم کو سپھل (بامراد) کر دھرم۔ ارتھ کام۔ موکھش۔ ان چاروں پھلوں کو حاصل کرکے آنند بھوگو ٭

اور دیکھئے! یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپردا (فرقہ) کو "پشٹی" مارگ کہتے ہیں یعنی کھانے پینے تر و تازہ ہونے اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش و عشرت (یا) صحبت کرنے کا پشٹی مارگ نام ہے۔ لیکن ان سے پوچھنا چاہیئے کہ جب سخت تکلیف دہ بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر (ایسا کرنے والے) بلک بلک کر مرتے ہیں کہ جس کو وہ ہی جانتے ہیں۔ تو پھر سچی بات یہ ہے کہ یہ پشٹی (توانائی) مارگ نہیں بلکہ کُشٹی (جذامی پن) مارگ ہے + جس طرح جذامی کے جسم کی سب رطوبتیں پگھل پگھل کر خارج ہو جاتی ہیں اور گریہ و زاری کرتا ہوا جان دیتا ہے۔ اُسی طرح کی لیلا ان کی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ اسلئے نرک مارگ بھی اُسی کو کہنا ٹھیک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تکلیف کا نام نرک اور راحت کا نام سورگ ہے ٭

اس طرح پر جھوٹ کا دام بچھا کر بیچارے سادہ لوح انسانوں کو دام میں پھنسایا ہے اور اپنے آپ کو شری کرشن مانکر سب کے سوامی (آقا) بن بیٹھے ہیں + یہ کہتے ہیں کہ جتنی نورانی روحیں گولوک سے یہاں آئی ہیں اُنکے اُبھارنے کے لئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہیں۔ جب تک (وہ) ہمارا اُپدیش حاصل نہ کرلیں تب تک گولوک میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ وہاں ایک شری کرشن مرد اور (باقی) سب عورتیں ہیں ٭

واہ جی واہ!!! تمہارا عقیدہ خوب ہے!۔ (کیا) گوسائیوں کے جتنے چیلے ہیں وے سب گوپیاں بن جاویں گی؟۔

اب غور کیجئے۔ کہ جس مرد کی دو عورتیں ہوتی ہیں اُس کو سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے

اشیا سمرپن کرے تو اُس کے جسم اور روح کے جملہ عیوب دور ہو جاتے ہیں + یہی وکیبھ کا پرپنچ جہلا کو بہکا کر اپنے مت میں لانے کا ہے۔ اگر گوسائیں کے چیلے چیلیوں کے سب عیب دور ہو جائیں تو پھر بیماری مفلسی وغیرہ تکلیفوں میں مبتلا کیوں رہیں؟ اور وہ عیب پانچ قسم کے ہیں۔ (۲) ایک سہج دوش (عیب) جو کہ قدرتی یعنی شہوت غضب وغیرہ سے پیدا ہونے والے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی ملک (یا) زمانہ میں مختلف قسم کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جن کو دُنیا میں حلال حرام کہتے اور نیز وید وکت یعنی دروغگوئی وغیرہ۔ چہارم سنیوگج۔ جو کہ بد صحت سے ہوتے یعنی چوری زناکاری۔ ماں۔ بہن۔ لڑکی۔ بہو۔ گرو پتنی وغیرہ سے ہم بستر ہونا۔ پنجم سپرشج نہ چھونے والی اشیاء کو چھونا۔ اِن پانچ عیبوں کی گوسائیں لوگوں کے مت والے کبھی پرواہ نہ کریں یعنی من مانی کارروائی کریں۔ (۳) اور کوئی طریقہ عیبوں کے رفع کرنے کے لئے بغیر گوسائیں جی کے مت کے نہیں ہے۔ اس لئے بغیر سمرپن کئے (کسی) شئے کو گوسائیں جی کے چیلے نہ بھوگیں + اِسی لئے اِن کے چیلے اپنی عورت لڑکی۔ بہو۔ اور دولت مال وغیرہ چیزوں کو بھی وقف کرتے ہیں۔ اور سمرپن (وقف) کا اصول یہ ہے کہ جب تک گوسائیں جی کی چرن سیوا میں سمرپت نہ ہو تب تک اُسکا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے۔ (۴) اس لئے گوسائیوں کے چیلے سمرپن کر کے پھر اپنی شئے کا بھوگ کریں۔ کیونکہ مالک کے بھوگ کر لینے پر سمرپن نہیں ہو سکتا (۵) اس لئے اول سب کاموں میں سب اشیاء کو سمرپن کریں۔ اول عورت وغیرہ گوسائیں جی کے سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ ویسے ہی ہرّی کی تمام اشیا سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ (۶) گوسائیں جی کے مت کے علاوہ دیگر مذاہب کی کلام تک کو بھی گوسائیوں کے چیلے چیلی کبھی نہ سُنیں۔ نہ اختیار کریں۔ یہی اُنکے چیلوں کا عمل مشہور ہے۔ (۷) ویسے ہی سب چیزوں کا سمرپن کر کے سب کے بیچ میں برھم کی نگاہ سے دیکھے اُس کے بعد جیسے گنگا میں دیگر دریا ملکر گنگا کی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی اپنے مت کی خوبیاں اور دوسرے کی مت کی بُرائیاں ہیں۔ اِسلئے اپنے مت کی خوبیوں کا ذکر کیا کریں (۸)

اب دیکھیئے گوسائیوں کا مت سب متوں سے بڑھکر اپنی غرض پوری کرنیوالا ہے۔ بھلا اِن گوسائیوں سے کوئی پُوچھے کہ برھم (خدا) کا ایک وصف بھی تم نہیں جانتے۔ تو چیلے چیلیوں کا برھم سمبندھ کیسے کرا سکوگے؟ اگر کہو کہ ہم ہی برھم ہیں ہمارے ساتھ سمبندھ (تعلق) ہونے سے تعلق ہو جاتا ہے۔ تو تم میں برھم کی صفات

کرنا چاہئے غیر مت والے کے نہیں - یہ سب خود غرضی اور بیگانہ مال وغیرہ اشیاء لوٹنے
اور ویدوکت دھرم کے برباد کرنے کی لیلا بنائی ہے -

دیکھو یہ ولبھ کا پرپنچ :-

श्रावणस्यामले पक्षे एकादश्यां महानिशि ।
साक्षाद्भगवता प्रोक्तं तदक्षरश उच्यते ॥ १ ॥
ब्रह्मसम्बन्धकरणात्सर्वेषां देहजीवयोः ।
सर्वदोषनिवृत्तिर्हि दोषाः पञ्चविधाः स्मृताः ॥ २ ॥
सहजा देशकालोत्था लोकवेदनिरूपिताः ।
संयोगजाः स्पर्शजाश्च न मन्तव्याः कदाचन ॥ ३ ॥
अन्यथा सर्वदोषाणां न निवृत्तिः कथञ्चन ।
असमर्पितवस्तूनां तस्माद्वर्जनमाचरेत् ॥ ४ ॥
निवेदिभिः समर्प्यैव सर्वं कुर्यादिति स्थितिः ।
न मतं देवदेवस्य स्वामिभुक्तिसमर्पणम् ॥ ५ ॥
तस्मादादौ सर्वकार्ये सर्ववस्तुसमर्पणम् ।
दत्तापहारवचनं तथा च सकलं हरेः ॥ ६ ॥
न ग्राह्यमिति वाक्यं हि भिन्नमार्गपरं मतम् ।
सेवकानां यथा लोके व्यवहारः प्रसिध्यति ॥ ७ ॥
तथा कार्य्यं समर्प्यैव सर्वेषां ब्रह्मता ततः ।
गंगात्वे गुणदोषाणां गुणदोषादिवर्णनम् ॥ ८ ॥

اس قسم کے شلوک گوسائیوں کے "سِدّھانت رہسیہ" وغیرہ کتب میں لکھے ہیں -
یہی گوسائیوں کے مت کا بنیادی اصول ہے + بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ شری کرشن
کو فوت ہوئے تو کچھ کم پانچ ہزار برس گذرے - وہ ولبھ سے ساون مہینے کی
آدھی رات کو کیسے مل سکے ؟ (۱) جو گوسائیں کا چیلا بنے اور گوسائیں کے لئے سب

اِس منتر کا اُپدیش کرکے چیلے چیلیوں کو سمرپن کراتے ہیں۔ "کلیم کرشن وغیرہ" یہ "کلیم" تنتر گرنتھ کا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اِسی لئے عورتوں کی صحبت گوسائیں لوگ عموماً کرتے ہیں۔

"गोपीवल्लभेति"

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے دوسروں کو نہیں؟ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو ستریں یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا شری کرشن جی ایسے تھے؟

"सहस्रपरिवत्सरेति"

اِس میں ہزار سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور اُس کے چیلے کچھ ہمہ دان نہیں ہیں۔ کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی اور آج تک یعنی جب تک ولبھ کا مت نہ ہوا اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا اُس سے پہلے اپنی دیوی جیووں کے نجات دینے کو کیوں نہ آیا؟ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں۔ اِنہیں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا دو کا نہیں + "اننت" لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو "اننت" لفظ رکھو تو "سہسر" لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہئے اور جو سہسر لفظ کا پاٹھ رکھو تو اننت لفظ کا پاٹھ رکھنا بالکل فضول ہے اور جو اننت (بےشمار) زمانہ تک "تروہت" یعنی پوشیدہ رہے اُس کی نجات کے لئے ولبھ کا ہونا بھی فضول ہے۔ کیونکہ اننت (لا انتہا) کا انت (انتہا) نہیں ہو سکتا + بھلا جسم۔ حواس۔ پران انتہ کرن اور اُن کے دھرم عورت۔ مکان۔ لڑکا۔ حاصل کردہ دولت کا ارپن (سپردگی) کرشن کو کیوں کرنا؟ کیونکہ کرشن پورن کام ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ ناخن سے چوٹی تک جسم کہاتا ہے۔ اُس میں جو کچھ اچھی بُری اشیاء ہیں وہ جسم کے ارپن کرنے سے (ساتھ ہی ارپن ہو جائیگی) (یعنی) بول و براز وغیرہ بھی کیسے ارپن کر سکوگے؟ اور جو افعال نیکی بدی کی صورت میں ہیں اُن کو کرشن کے ارپن کیا جائے تو اُن کے ثمرہ بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہوں گے + نام تو کرشن کا لیتے ہیں اور سمرپن اپنے لئے کراتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول و براز وغیرہ ہیں وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے؟ کیا "میٹھا میٹھا گڑپ اور کڑوا کڑوا تھو" + یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن

لگے "چنار گڑھ" جو کاشی کے نزدیک ہے اُس کے متصل "چمپارینہ" نامی جنگل میں چلے جاتے تھے۔ وہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دُور دُور تک آگ جلا کر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا کہ اگر آگ نہ جلاؤں گا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالے گا۔ لکھشمن بھٹ اور اُس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر کاشی میں جا رہے۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا۔ پھر اور کہیں جا کر ایک وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہو گیا۔ وہاں سے کبھی کچھ ان بن ہونے پر کاشی کو پھر چلا گیا۔ اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج براہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اُس کی لڑکی نوجوان تھی اُس نے اِس کو کہا کہ تو سنیاس چھوڑ میری لڑکی سے شادی کر لے ویسا ہی ہُوا۔ جس کے باپ نے جیسی لیلا کی ہو ویسی ہی اُس کا بیٹا کیوں نہ کرے؟ بیوی کو لیکر وہاں چلا گیا کہ جہاں اوّل وشنو سوامی کے مندر میں چیلہ ہوا تھا۔ شادی کرنے کے باعث اُنکو وہاں سے نکال دیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا ہے جا کر اپنا پر پنچ کئی طرح کی جھوٹی لیلوں سے پھیلانے لگا اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ شری کرشن مجھکو ملے اور کہا کہ جو گولوک سے "دیوی جیو" مرت لوک (دار فانی) میں آئے ہیں اُنکو برھم سمبندھ وغیرہ سے پاک کر کے گولوک میں بھیجو۔ جاہلوں کو اِس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سُنا کر تھوڑے سے لوگوں کو (پھنسایا) یعنی چوراسی ویشنو بنائے + اور مندرجہ ذیل منتر بنا لیئے اور اُن میں بھی اختلاف رکھا۔ جیسے:۔

श्रीकृष्णः शरणं मम ॥

क्लींकृष्णाय गोपीजनवल्लभाय स्वाहा ॥ गोपाल सहस्रनाम ॥

یہ دونوں معمولی منتر ہیں لیکن آگے کا منتر برھم سمبندھ اور سمرپن کرانے کا ہے۔

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजात कृष्णावियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रियप्राणान्तः करणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेहपराण्यात्मना सह समर्पयामि दासोऽहं कृष्ण तवास्मि ॥

کی خدمت میں دھرم بتلاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے۔ جو براہمن رام سینہی ہنو تو اسکو ادنے اور چنڈال رام سینہی ہو تو اُس کو افضل جانتے ہیں۔ ا۔ ایشور کا اوتار نہیں مانتے اور رام چرن کا قول جو اوپر لکھ آئے کہ "بھگتی ہیتی اوتار ہی دھرم ہی" بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں۔ اِس قسم کا پاکھنڈ پرپنچ (مکروفریب) اِنکا جتنا ہے وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے۔ اِتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے +

۱۰ (سوال) گوکلیئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے دیکھو کیسا امیری کا لطف اُڑاتے ہیں کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ایسی ہو سکتی ہے +

گوکلیئے گوسائیوں کا مت یعنی ولبھ سمپردائ۔

(جواب) یہ امیری گرھستیوں کی ہے۔ گوسائیوں کی کچھ نہیں۔

(سوال) واہ واہ! گوسائیوں کی بدولت ہے۔ کیونکہ ایسی امیری دوسروں کو کیوں نہیں میسر ہوتی؟

(جواب) دوسرے بھی اِسی قسم کا مکروفریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے؟ اور اگر اِن سے بڑھکر دغابازی کریں تو زیادہ بھی امیری ہو سکتی ہے۔

(سوال) واہ جی واہ! اِس میں کیا دغابازی ہے؟ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے۔

(جواب) گولوک کی لیلا نہیں بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے جو گولوک کی لیلا ہے تو گولوک بھی ایسا ہی ہوگا +

یہ مت "تیلنگ" کے ملک سے جاری ہوا ہے کیونکہ تیلنگی لکشمن بھٹ نامی براہمن نے شادی کرکے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کاشی میں جاکر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹے بولا تھا کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ اتفاق سے اُس کے والدین اور عورت نے سُنا کہ کاشی میں سنیاسی ہو گیا ہے۔ اُس کے ماں باپ اور عورت نے کاشی میں پہنچکر جس نے اُس کو سنیاس دیا تھا اُس کو کہا کہ اِس کو سنیاسی کیوں کیا؟ دیکھو! اِس کی جوان عورت ہے۔ اور عورت نے کہا کہ اگر آپ میرے خاوند کو میرے ہمراہ نہ کریں۔ تو مجھکو بھی سنیاس دے دیجئے + تب اُس نے اُس کو بُلا کر کہا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ سنیاس چھوڑ گرھستی بن۔ کیونکہ تو نے جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے۔ اُس نے پھر ویسا ہی کیا (یعنی) سنیاس چھوڑ کر اُس کے ساتھ ہو لیا + دیکھو اس مت کی بُنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے۔ جب ملک تیلنگ میں گئے اُس کو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا تب وہاں سے نکل کر گھومنے

اسی طرح گھومتا گھومتا "سیتھل[1]" میں - ڈھیروں کا گرو "رام داس" تھا اُس کو (جاکر) ملا - اُس نے اُس کو "رام دیو" کا پنتھ بتا کر اپنا چیلہ بنایا - اُس رام داس نے کھیڑا یا گاؤں میں جگہ بنائی - اور اُس کا اِدھر مت چلا اُدھر شاہ پورہ میں رام چرن کا + اُس کا بھی حال ایسا سُنا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا اُس نے "دانترا" گاؤں میں ایک سادھو سے بھیس لیا اور اُس کو گرو کیا اور شاہ پور میں آکر ٹکی جمائی - سادہ لوح آدمیوں میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قایم ہو جاتی ہے - (چنانچہ) قائم ہو گئی - یہ تمام مذکورۂ بالا رام چرن کے اقوال کی سند پر چیلا کر کے اُونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں (کرتے) - براہمن سے چنڈال تک اُنہیں چیلے بنتے ہیں - اب بھی کونڈا پنتھی والوں کی طرح ہیں کیونکہ مٹی کے کونڈوں[2] میں ہی کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں - بہکا کر وید دھرم - والدین - دُنیاوی کاروبار چھُڑا دیتے اور چیلہ بنا لیتے ہیں اور رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں - اور اسی کو "چھوچھم[3]" وید بھی کہتے ہیں - رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اس کے بغیر مکتی کسی کی نہیں ہوتی - جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے اُس کو سچا گرو کہتے ہیں - اور سچے گرو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں اور اُس کے بُت کا دھیان کرتے ہیں - سادھوؤں کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں - جب گرو سے چیلہ دُور جاوے تو گرو کے ناخن اور ڈاڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے - اُس کا چرنامرت ہمیشہ لیتا ہے + رام داس اور ہر رام داس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے ہیں - اُس کا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں اور اگر گرو نزدیک ہو تو گرو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں - عورت یا مرد کو رام رام کا یکساں ہی منتر اُپدیش کرتے ہیں اور نام سمرن ہی سے بہبودی مانتے ہیں - مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں اُنکی ساکھی (یہ ہے)

پنڈتائی پانے پڑی + او پورب لو پاپ
رام رام سمریاں بنا + رہی گیو ریتو آپ
وید پُران پڑھے پڑھ گیتا + رام بھجن بن رہی گئے ریتا -

ایسی ایسی کتابیں بنائی ہیں + عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گرو - سادھو

---

[1] "سیتھل" جودھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے -
[2] (نوٹ منجانب مترجم) کونڈا بمعنی مٹی کا برتن -
[3] چھوچھم سوکشم کا بگاڑ ہے - سوکشم بمعنی لطیف (نوٹ مترجم)

رام نام لکھ پتھر ترائی + بھگتی ہیتی اوتار ہی دھر ہی
اُدکیچ نیچ کُل بھید بچارے + سو تو جنم آپنو ہارے
سنتاں کی کُل دِہی سے ناہیں + رام رام کہہ رام سمہاں ہیں
ایسو کُن جو کیرتی گاوے + ہری ہری جن کو پار نہ پاوے
رام سنتاں کا انت نہ آوے + آپ آپ کی بدھی سم گاوے

(انکی تردید)

اول تو رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنوار ایک سیدھا سادہ آدمی تھا وہ کچھ پڑھا نہیں تھا - ورنہ ایسی گپڑ چوتھ کیوں لکھتا ؟ یہ صرف انکو وہم ہے کہ رام رام کہنے سے کرم (اعمال) ضائع ہو جائیں - یہ محض اپنا اور دوسروں کا جنم کھوتے ہیں - موت کا خوف تو بڑا بھاری ہے لیکن سرکاری سپاہی - چور - ڈاکو - بھیڑیا - سانپ - بچھو - اور مچھر وغیرہ کا خوف کبھی نہیں دُور ہوتا - خواہ راتدن رام رام کہا کرے کچھ بھی نہیں ہوگا - جیسے شکر شکر کہنے سے موُنھ میٹھا نہیں ہوتا ویسے راست گفتاری وغیرہ فعل کئے بغیر رام رام کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا اور اگر رام رام کہنے سے انکا رام نہیں سُنتا - تو عمر بھر کہنے سے بھی نہیں سُنے گا اور اگر سُنتا ہے تو دوسری دفعہ بھی رام رام کہنا فضول ہے - ان لوگوں نے اپنا پیٹ بھرنے اور دوسروں کی بھی عمر برباد کرنے کے لئے ایک پاکھنڈ کھڑا کیا ہے - سو یہ بڑا عجوبہ ہم سُنتے اور دیکھتے ہیں کہ نام تو رکھا رام سنیہی اور کام کرتے ہیں رانڈ سنیہی کا - جہاں دیکھو وہاں رانڈ ہی رانڈ سنتوں کو گھیر رہی ہیں - اگر ایسے ایسے پاکھنڈ نہ پھیلتے تو ملک آریہ ورت کی تباہی کیوں ہوتی ؟ -

یہ لوگ اپنے چیلوں کو جُوٹھ کھلاتے ہیں اور عورتیں بھی لیٹ کر ڈنڈوت پرنام کرتی ہیں - تنہائی میں بھی عورتیں اور سادھو اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں + انکی دوسری شاخ قصبہ "کھیڑاپا" ملک ماڑواڑ سے جاری ہوئی ہے - اُس کا حال (یہ ہے) + ایک شخص رامداس نامی ذات کا "ڈیرھ" بڑا چالاک تھا - اُس کی دو بیویاں تھیں - وہ پہلے بہت دن تک "اوگھڑ" ہوکر کُتوں کے ساتھ کھاتا رہا پھر وامی کونڈا پنتھی بنا - بعد ازاں "رام دیو" کا "کامڑیا" بنا - اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ گاتا تھا -

---

سلہ راجپوتانہ میں جو چماڑ لوگ بھگوے کپڑے رنگ کر "رام دیو" وغیرہ کے گیت جنکو وے "شبد" کہتے ہیں چماڑوں اور دیگر ذاتوں کو سُناتے ہیں وے کامڑیا کہلاتے ہیں +

ہوئی تھی - پھر جے پور کے پاس اجمیر میں رہتے تھے - تیلی کا کام کرتے تھے - پرمیشور کی خلقت کا عجب تماشہ ہے - کہ دادو جی کی بھی پرستش شروع ہو گئی - اب وید وغیرہ شاستروں کی ہی سب باتیں چھوڑ کر "دادو رام - دادو رام" میں ہی مکتی مان لی ہے - جب سچے اپدیشک نہیں ہوتے تب ایسے ایسے ہی بکھیڑے چلا کرتے ہیں +

۰۰ تھوڑے دن ہوئے "رام سنیہی" مت شاہ پورا سے جاری ہوا ہے - انہوں نے سب وید وکت دھرم کو چھوڑ کر "رام رام" پکارنا اچھا مانا ہے - اُسی میں گیان دھیان مکتی مانتے ہیں - لیکن جب بھوک لگتی ہے تب "رام نام" میں سے روٹی ساگ نہیں نکلتا کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں تو گرھستیوں کے گھر ہی میں ملتی ہیں - وے بھی بُت پرستی پر لعنت کرتے ہیں لیکن آپ خود بُت بن رہے ہیں - عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں کیونکہ "رام جی" کو "رام کی" کے بغیر چین ہی نہیں مل سکتا +

رام سنیہی پنتھ

ایک رام چرن نامی سادھو ہوا ہے جس کا مت خاصکر "شاہ پورہ" مقام میواڑ سے جاری ہوا + وے "رام رام" کہنے ہی کو اعلیٰ منتر اور اسی کو اصول مانتے ہیں - اُنکی ایک کتاب ہے کہ جس میں سنت داس جی وغیرہ کے اقوال ہیں ایسا لکھا ہے - (اُن کا قول)

بھرم روگ تب ہی مٹیا - رٹیا نرنجن را ے
تب جم کا کاگج پھٹیا - کٹیا کرم تب جاے - ارسا کھی

اب عقلمند لوگ غور کریں کہ "رام رام" کہنے سے توہمات جو کہ جہالت ہے یا یم راج کا گناہ کے مطابق سزا دینا یا کئے ہوئے فعل کبھی چھوٹ سکتے ہیں ؟ یہ محض لوگوں کو گناہوں میں پھنسانا اور انسانی زندگی کو تباہ کرنا ہے +

اب اِن کا جو اعلیٰ گرو "رام چرن" ہوا ہے اُس کے اقوال (لکھتے ہیں) -

مہما نام پرتاپ کی - سنو سرون چت لائی +
رام چرن رسنا رٹو - کرم سکل جھڑ جائی +
جن جن سمریا نام کوں + سو سب اُتریا پار
رام چرن جی وی سمریا + سو ہی جم کے دوار (۲)
رام بنا سب جھوٹ بتایو
رام بھجت چھٹیا سب کرما + چندارو سُور دئی پرکما
رام کہے تن کوں کھیشے ناہیں + تین لوک میں کیرتی گاہیں
رام رٹت جم جور نہ لاگے

بادشاہی عروج پر تھی - اِنہوں نے ایک پرستیچرن کرایا - مشہور کیا کہ مجھ کو دیوی نے دُعا
اور تلوار دی ہے کہ تم مسلمانوں سے لڑو تمہاری فتح ہوگی - بہت سے لوگ اُن کے ساتھی
ہوگئے اور اُنھوں نے جیسے وام مارگیوں نے "پنچ مکار" چکرانکتوں نے "پنچ سنسکار"
جاری کئے تھے ویسے "پنچ ککار" (جاری کیئے) + یعنی اِنکے پنچ ککار جنگ کے مفید
تھے - ایک "کیش" یعنی جس کے رکھنے سے لڑائی میں لکڑی اور تلوار سے کچھ بچاؤ
ہو - دوسرا "کنگن" جو سر کے اوپر پگڑی میں اکالی لوگ رکھتے ہیں اور ہاتھ میں
"کڑا" جس سے ہاتھ اور سر بچ سکے - تیسرا "کچھ" یعنی زانو کے اُوپر ایک جانگھیا
جو کہ دوڑنے اور کُودنے میں اچھا ہوتا ہے - عموماً اکھاڑے کے پہلوان اور نٹ بھی
اِس کو اسی لئے پہنا کرتے ہیں کہ اِس سے جسم کا نرم مقام محفوظ رہے اور رُکاوٹ
نہ ہو - چوتھا "کنگھا" کہ جس سے بال سنورتے ہیں - پانچواں "کاچو" کہ جس سے
دشمن سے مقابلہ ہونے پر لڑائی میں کام آوے + اِسی لئے یہ طریق گوبند سنگھ جی
نے اپنی دانائی سے اُسوقت کے لئے جاری کیا تھا - اب اِس وقت میں اِن کا رکھنا
کچھ مفید نہیں ہے - لیکن جو جنگ کے مدعا کے لئے باتیں ضروری تھیں اُنکو دھرم کے
ساتھ مان لی ہیں +

بُت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اِس سے بڑھکر گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے
ہیں + کیا یہ بُت پرستی نہیں ہے ؟ کسی بیجان چیز کے سامنے سر جُھکانا یا اُس کی
پرستش کرنی تمام بُت پرستی ہے + جیسے مُورتی (بُت) والوں نے اپنی دکان جماکر
روزی کی صورت نکالی ہے ویسے اِن لوگوں نے بھی کرلی ہے + جیسے پُجاری لوگ بُت
کا درشن کراتے - اور نذریں لیتے ہیں - ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی
پرستش کرتے - کراتے - بھینٹ بھی لیتے ہیں - لیکن بُت پرستی والے جتنی وید کی عزت
کرتے ہیں - اُتنی یہ لوگ گرنتھ صاحب والے نہیں کرتے - ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے
ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا کیا کریں ؟ اگر سُننے اور دیکھنے میں آئیں تو تمام فرقوں
کے عقلمند لوگ جو کہ ضدی اور متعصب نہیں ہیں وے ویدمت قبول کر سکتے ہیں -
ہاں سبنے کھانے پینے کا بکھیڑا بہت سا ہٹا دیا ہے جیسے اِسکو ہٹایا ویسے شہوت پرستی
(اور) تکبر کو بھی ہٹا کر ویدمت کی ترقی کریں تو بہت اچھی بات ہے +

۹۹ (سوال) دادو پنتھی کا طریق تو اچھا ہے -

دادو پنتھ

(جواب) اچھا تو وید کا طریق ہے جو پکڑا جائے تو پکڑو نہیں تو
ہمیشہ غوطے کھاتے رہو گے + اِنکے اعتقاد کے مطابق دادو جی کی پیدائش گجرات میں

سب باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے تو وے بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔ اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے تو اُن کا فرقہ نہ چلتا نہ وے گُرو بن سکتے تھے کیونکہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہیں تھے۔ پھر دوسرے کو پڑھا کر شاگرد کیسے بنا سکتے تھے؟ ۔

یہ سچ ہے کہ جس وقت نانک جی پنجاب میں ہوئے تھے اُس وقت پنجاب علم سنسکرت سے بالکل بے بہرہ (اور) مسلمانوں سے اذیت پا رہا تھا۔ اُسوقت اُنہوں نے کچھ لوگوں کو بچایا۔ نانک جی کی زندگی میں اُن کا فرقہ بہت نہیں بڑھا یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ جاہلوں میں یہ طریق ہے کہ مرنے کے بعد اُنکو سِدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں۔ پھر بہت سی بڑائی کرکے پرمیشور کے برابر مان لیتے ہیں۔ ہاں نانک جی بڑے دولت مند اور رئیس بھی نہیں تھے۔ لیکن اُن کے چیلوں نے "نانک چندرا اودے" اور "جنم ساکھی" وغیرہ میں بڑے سِدھ (صاحب قدرت) اور بڑے بڑے اقبال والے تھے ایسا لکھا ہے۔ نانک جی برھما وغیرہ سے ملے۔ بہت بات چیت کی۔ سب نے اِن کی عزّت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ سونے۔ چاندی موتی پنہ وغیرہ (تھے) اور جواہرات سے مرصع (سامان) اور بیش بہا جواہرات کا تو حد وحساب نہیں ایسا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہیں؟ اِس میں اُنکے چیلوں کا قصور ہے نانک جی کا نہیں۔ دیگر اُن کے پیچھے اُن کے لڑکے سے اُداسی (سادھوؤں) کا سلسلہ جاری ہوا اور رامداس وغیرہ سے نرملے (سادھوؤں کا) کتنے ہی گدی والوں نے (اپنی) عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے۔ اِنکے دسویں گرو گوبند سنگھ جی ہوئے۔ اُن کے بعد اُس گرنتھ میں کسی کی عبارت نہیں ملائی گئی۔ بلکہ اُسوقت تک کی جس قدر چھوٹی چھوٹی کتابیں تھیں اُن سب کو یکجا کرکے جلد بندھوا دی ہے +

اِن لوگوں نے بھی نانک جی کے پیچھے بہت سی عبارت بنائی۔ بعض نے تو طرح طرح کی مثل پرانوں کی جھوٹی کہانیوں کے بنا دی۔ لیکن برہم گیانی آپ پرمیشور بننے پر بھی کرم اُپاسنا ترک کرنے کی طرف اِن کے چیلے مائل ہوتے گئے۔ اس بات نے بہت بگاڑ کر دیا ورنہ جو نانک جی نے کچھ بھگتی وشیش پرمیشور کی لکھی تھی اُسے کرتے آتے تو اچھا تھا۔ اب اُداسی کہتے ہیں ہم بڑے۔ نرملے کہتے ہیں ہم بڑے اکالی (اور) سوتر سہائی کہتے ہیں کہ سب سے بڑے ہم ہیں + ان میں گوبند سنگھ جی بہادر ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے اُن کے بزرگوں کو بہت ایذا پہنچائی تھی اُنسے انتقام لینا چاہتے تھے۔ لیکن اِنکے پاس کچھ سامان نہ تھا۔ اور اُدھر مسلمانوں کی

بُت پرستی کی تردید کرتے تھے۔ مسلمان ہونے سے بچا وے سادھو بھی نہیں ہوئے بلکہ عیالدار بنے رہے دیکھو اُنھوں نے یہ منتر اُپدیش کیا ہے۔ اِسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا مُدّعا اچھا تھا۔

اوم ست نام کرتا پُرکھ نربھو نر ویر
اکال مورت اجونی سیہ بھین گور پرساد
جپ آدی سچ جگادی سچ ہے بھی سچ
نانک ہوسی بھی سچ۔

(اوم) جس کا سچا نام ہے وہ کرتا پُرش (خالق) خوف اور دشمنی سے مبرّا۔ اکال مورتی جو زمانہ اور رحم میں نہیں آتا۔ منوّر ہے اُسی کا جپ گُرو کی مہربانی سے کرو وہ پرمیشور آغاز میں سچ تھا۔ جُگوں کے آغاز میں سچ زمانہ حال میں سچ اور ہوگا بھی سچ۔

(جواب) نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی + ہاں زبان اُس ملک کی جو کہ گاؤں کی ہے اُس کو جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو "نِربھے" لفظ کو "نربھو" کیوں لکھتے؟ اور اِس کی مثال اُنکا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے۔ چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے؟ ہاں اُن گنواروں کے سامنے کہ جنھوں نے سنسکرت کبھی سُنی بھی نہیں تھی۔ سنسکرتی بناکر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ اُنکو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے اور یہ بھی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا۔ جب کچھ خود پسندی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اسی لئے اُن کے گرنتھ میں جابجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے تو اُنسے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا جب نہ آتے تب عزت میں فرق آتا۔ اسلئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے اور کہیں کہیں وید کے بارہ میں اچھا بھی کہا ہے کیونکہ اگر کہیں اچھا نہ کہتے تو لوگ اُنکو ناستک بناتے۔ جیسے:-

وید پڑھت برھما مرے چاروں وید کہانی۔
سنت کی مہما وید نہ جانے برھم گیانی آپ پرمیشور

کیا وید پڑھنے والے مرگئے اور نانک جی وغیرہ اپنے کو غیر فانی سمجھتے تھے؟ کیا وے نہیں مرگئے؟ وید تو سب علوم کا مخزن ہے۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے اُسکی

عقل کہاں سے آوے ؟ اور اپنا نام اُسی دُھونی تپنے ہی سے تپسوی رکھ چھوڑا ہے
اگر اس طرح تپسوی (ریاضت کش) ہو سکیں تو جنگلی آدمی اِن سے بھی زیادہ تپسوی
ہو جائیں۔ اگر کوئی جٹا بڑھانے۔ راکھ لگانے۔ تِلک کرنے سے تپسوی ہو سکے تو سب
کوئی ہو سکتا ہے۔ یہ باہر سے تارک الدُنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں +

۹۷ (سوال) کبیر پنتھی تو اچھے ہیں۔ (جواب) نہیں۔ (سوال) کیوں اچھے نہیں؟

کبیر پنتھ

پتھر وغیرہ بُت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ کبیر صاحب پھولوں سے پیدا ہوئے
اور آخر کو بھی پھول ہو گئے۔ برھما۔ وشنو۔ مہادیو۔ کا جنم جب نہیں تھا تب بھی کبیر
صاحب تھے۔ بڑے صاحب قدرت ایسے کہ جس بات کو وید پُران بھی نہیں جان سکتا
اُس کو کبیر صاحب جانتے ہیں (جو) سچا راستہ ہے سو کبیر ہی نے دِکھلایا ہے۔ اِنکا
منتر "ست نام کبیر" وغیرہ ہے۔ (جواب) پتھر وغیرہ کو چھوڑ۔ پلنگ۔ گدی۔
تکیئے۔ کھڑاواں۔ جیوتی یعنی چراغ وغیرہ کی پرستش کرنا پتھر کے بُت سے کم نہیں ہے؟
کیا کبیر صاحب پُھنگا تھا یا غنچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا؟ اور آخر کو پھول ہو گیا۔
یہاں جو یہ بات سُنی جاتی ہے وہی سچی ہوگی کہ کوئی جُلاہا کاشی میں رہتا تھا اُس کے
بال بچے نہیں تھے۔ ایکدفعہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچہ میں جا رہا تھا تو دیکھا کہ
سڑک کے کنارے پر ایک ٹوکری میں پھولوں کے بیچ میں اُسی رات کا پیدا شدہ بچہ
تھا۔ وہ اُس کو اُٹھا لے گیا اپنی عورت کو دیا اُسنے پرورش کی جب وہ بڑا ہوا تب جُلاہے
کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا اُس نے اُس کی بے عزتی
کی۔ کہا کہ ہم جُلاہے کو نہیں پڑھاتے۔ اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا لیکن کسی نے
نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشہ بنا کر جولاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا۔
تنبورے لیکر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاصکر پنڈت۔ شاستر۔ ویدوں کی مذمت کیا
کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اُس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا۔ تب لوگوں نے اُس کو
(صاحب قدرت) سِدھ بنا لیا۔ جو جو اُس نے جیتے جی تصنیف کیا تھا اُس کو اُس کے
چیلے پڑھتے رہے۔ کان کو بند کرنے پر جو آواز سُنی جاتی ہے اُسکو انحد شبد (کبھی کی
اصول مقرر کیا۔ من کی ورتی کو "سرتی" کہتے ہیں۔ اُس کو اُس آواز سُننے میں لگانا
اُسی کو سنت اور پرمیشور کا دھیان بتلاتے ہیں۔ وہاں موت نہیں پہنچتی۔ برچھی کی مانند
تلک اور چندن وغیرہ لکڑی کی کنٹھی باندھتے ہیں۔ بھلا وچار کر دیکھو کہ اِس میں روح
کی ترقی اور علم کیا بڑھ سکتا ہے؟ یہ محض لڑکوں کی کھیل کی مانند لیلا ہے +

نانک پنتھ ۹۸ (سوال) ملک پنجاب میں نانک جی نے ایک طریق چلایا ہے کیونکہ وے بھی

گیتے سا شٹانگ کرکے بیٹھے - اُس خاکی نے پوچھا ابے رامداسیا تو کیا پڑھا ہے ؟ (رامداس) مہاراج میں نے "وِشنو سہسر نام" پڑھا ہے - ابے گوبند داسیئے! تو کیا پڑھا ہے ؟ (گوبند داس) میں "رام ستو راج" پڑھا ہوں - فلاں خاکی جی کے پاس سے - تب رامداس بولا کہ مہاراج آپ کیا پڑھے ہیں ؟ (خاکی جی) ہم گیتا پڑھے ہیں - (رامداس) کس سے (خاکی جی) چل بے چھوکرے ہم کسی کو گرو نہیں بناتے دیکھ ہم "پراگ راج" میں رہتے تھے ہم کو اکھشر (حرف) نہیں آتا تھا - جب کسی لمبی دھوتی والے پنڈت کو دیکھتا تھا تب گیتا کے گٹکے میں پوچھتا تھا کہ اِس کلنگی والے اکھشر کا کیا نام ہے ؟ ایسے پوچھتے پوچھتے اٹھارہ ادھیائے گیتا رگڑ ماری - گرو ایک بھی نہیں کیا - بھلا ایسے علم کے دشمنوں (کے پاس) جہالت گھر کرکے نہ ٹھہرے تو کہاں جائے ؟

یہ لوگ سوائے نشہ (پینے) غفلت (میں رہنے) اٹھنے - کھانے - سونے - جھانجھ پیٹنے گھنٹہ گھڑیال اور سنکھ بجانے - دھونی جگا رکھنے - نہانے - دھونے - سب اطراف میں آوارہ گردی کرنے کے اور کچھ بھی اچھا کام نہیں کرتے - چاہے کوئی پتھر کو بھی پگھلا لے لیکن اِن خاکیوں کی روحوں کو علم سکھانا مشکل ہے - کیونکہ اکثر وے شودر ورن (کے ہوتے یا) مزدور - کسان - کہار وغیرہ اپنی مزدوری چھوڑ صرف خاک رما کر بیراگی خاکی وغیرہ بن جاتے ہیں - اِنکو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت نہیں معلوم ہو سکتی ۔

۹۶ اِن میں سے ناتھوں کا منتر "نمہ شوائے" خاکیوں کا "نرسنگھائے نمہ" - رام اوتاروں کا "شری رامچندرائے نمہ" یا "سیتا راما - بھیام نمہ" کرشن اُپاسکوں کا "شری رادھا کرشنا بھیام نمہ" "نمو بھگوتی واسو دیوائے" اور بنگالیوں کا "گووندائے نمہ" اِن منتروں کو کان میں پڑھنے ہی سے چیلہ بنا لیتے ہیں اور ایسی ایسی ہدایت کرتے ہیں کہ بچے تونبے کا منتر پڑھ لے

اِن کے منتروں کا بیان

"جل پوتر ستھل پوترا اور پوتر گوا

شیو کہے سن پاروتی تونبا پوتر ہوا"

بھلا ایسے شخصوں کی قابلیت سادھو یا عالم ہونے یا دنیا کی بہتری کرنے کی کبھی ہو سکتی ہے ؟ خاکی رات دن لکڑی اور جنگلی اوپلے جلایا کرتے ہیں - ایک مہینے میں کئی روپے کی لکڑی پھونک دیتے ہیں اگر ایک مہینے کی لکڑی کے دام کے عوض کمبل وغیرہ کپڑے لے لیں تو سواں حصہ روپیہ (لگانے) سے چین میں رہیں - مگر انکو اِتنی

خراب لفظ کیوں بولتے ؟ سب قسم کی تم کو واقفیت ہوتی (خاکی) ابے تو ہمارا گرو بنتا ہے ؟ تیرا اُپدیش ہم نہیں سُنتے۔ (پنڈت) سُنو کہاں سے عقل ہی نہیں ہے۔ اُپدیش سُننے سمجھنے کے لئے علم چاہیئے۔ (خاکی) جو شخص سب وید شاستر پڑھے (اور) سنتوں کو نہ مانے تو جانو کہ وہ کچھ بھی نہیں پڑھا۔ (پنڈت) ہاں ہم سنتوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن تمہارے سے ہُردنگوں کی نہیں کرتے۔ کیونکہ سنت۔ شریف۔ فاضل۔ دھارمک۔ سب کی بہتری چاہنے والوں کو کہتے ہیں۔ (خاکی) دیکھ ہم رات دن ننگے رہتے۔ دُھونی تاپتے۔ گانجہ چرس کے سینکڑوں دم لگاتے۔ تین تین لوٹا بھانگ پیتے۔ گانجہ۔ بھانگ۔ دھتورا کے پتوں کا ساگ بنا کھاتے۔ سنکھیا اور افیون بھی جھٹ نگل جاتے۔ نشہ میں غرق رات دن بےغم رہتے۔ دُنیا کو کچھ نہیں سمجھتے اور بھیک مانگ کر ٹکڑ بنا کھاتے (ہیں)۔ رات بھر ایسی کھانسی اُٹھتی ہے کہ جو نزدیک سوتا ہو اُس کو بھی نیند کبھی نہ آوے۔ اس قسم کی قُدرتیں اور سادھوپن (شرافت کی باتیں) ہم میں ہیں۔ پھر تو ہماری مذمت کیوں کرتا ہے ؟ خبردار بابُوڑے جو ہم کو دِق کرے گا ہم تم کو راکھ کر ڈالیں گے۔ (پنڈت) یہ سب اوصاف غیر مہذب۔ بےعقل۔ اور گبر گنڈوں (گپیوں) کے ہیں۔ سادھوؤں کے نہیں۔ سُنو۔

“साध्नोति पराणि धर्मकार्याणि स साधुः”

جو دھرم یکت نیک کام کرے۔ ہمیشہ سب کی بہتری میں مشغول رہے جس میں کوئی عیب نہو۔ عالم ہو۔ ست اُپدیش سے سب کی بھلائی کرے اُس کو سادھو کہتے ہیں۔ (خاکی) چل بے تو سادھو کے کام کیا جانے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے۔ کسی سنت سے جھگڑنا نہیں۔ نہیں تو دیکھ ایک چمٹا اُٹھا کر مارے گا۔ سر توڑ ڈالے گا۔ (پنڈت) اچھا خاکی اپنی جگہ پر جاؤ۔ ہم سے بہت خفا مت ہو۔ جانتے ہو راج کیسا ہے۔ کسی کو مارو گے تو پکڑے جاؤ گے۔ قیدخانے کی سزا پاؤ گے بیت کھاؤ گے یا کوئی تم کو بھی مار بیٹھے گا۔ پھر کیا کرو گے یہ سادھو کی علامت نہیں۔ (خاکی) چل بے چیلے کس راکھشس کا مُونھ دکھلایا ؟۔ (پنڈت) تم نے کبھی کسی مہاتما کی صحبت نہیں کی ہے نہیں تو ایسے جاہل مطلق نہ رہتے۔ (خاکی) ہم آپ ہی مہاتما ہیں۔ ہم کو کسی دوسرے سے غرض نہیں + (پنڈت) جن کی قسمت بد ہوتی ہے اُنکی تمہاری سی عقل اور غرور ہوتا ہے + (خاکی) آسن پر چلا گیا اور پنڈت گھر کو لوٹے۔ جب سندھیا آرتی ہوگئی تب اُس خاکی کو بوڑھا سمجھ کر بہت سے خاکی ”ڈنڈوت ڈنڈوت“

چاویں تو اِس میں کیا تعجب ہے!! ہم پوچھتے ہیں کہ جب چھوٹے سے تِلک کے کرنے سے بیکنٹھ میں جاتے ہیں تو سارے مونھ پر لیپ یا کالا مونھ کرنے یا جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہنچ جاتے ہیں یا نہیں؟ اِس لیئے یہ باتیں سب فضول ہیں۔

۹۵ انمیں بہت سے کھاکی (خاکی) لنگوٹی باندھ لکڑی کی دھونی تاپتے۔ جٹا بڑھاتے سِدھ کا بھیس کر لیتے ہیں۔ بگلے کی مانند دھیان لگا کر بیٹھتے ہیں۔ گانجہ۔ بھانگ۔ چرس کے دم لگاتے۔ لال آنکھیں بنا رکھتے۔ سب سے چٹکی چٹکی اناج۔ آٹا۔ کوڑی۔ پیسے مانگتے اور گرہستیوں کے لڑکوں کو بہکا کر چیلے بنا لیتے ہیں۔ عموماً اِن میں مزدور لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی علم پڑھتا ہو تو اُس کو پڑھنے نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ:۔

کھاکی و دیگر جھوٹے سادھوؤں کی لیلا کی تردید۔

पठितव्यं तदपि मर्तव्यं दन्तकटाकटेति किं कर्तव्यम् ॥

سنتوں کو علم پڑھنے سے کیا کام کیونکہ علم پڑھنے والے بھی مرجاتے ہیں پھر دانت کٹا کٹ کیوں کرنا؟ سادھوؤں کو چاروں طرف میں پھر آنا۔ سنتوں کی خدمت کرنی۔ اور رام جی کا بھجن کرنا (چاہیئے) اگر کسی نے بے عقلی اور جہالت کو مجسم نہ دیکھا ہو تو خاکی جی کا درشن کر لے۔ اُن کے پاس جو کوئی جاتا ہے اُنکو بچہ بچی کہتے ہیں۔ خواہ وے خاکی جی کے باپ ماں کے برابر کیوں نہ ہو۔ جیسے خاکی جی ہیں ویسے ہی رونکھڑ۔ سُونکھڑ۔ گوڈریئے اور جماعت والے سُتھرے شاہی اور اکالی۔ کان پھٹے۔ جوگی اوگھڑ وغیرہ (گویا) سب ایک سے ہیں۔

ایک خاکی کا چیلہ "شری گنیشائے نمہ" رٹتا رٹتا کوئیں پر پانی بھرنے کو گیا وہاں پنڈت بیٹھا ہوا تھا وہ اُس کو "سری گنیسا جنمے" رٹتے ہوئے دیکھ کر بولا ارے سادھو! غلط یاد کرتا ہے۔ "شری گنیشائے نمہ" ایسا کہو تُرنتے فوراً لوٹا بھر گُرو جی کے پاس جاکر کہا کہ یہ بمن (یعنی براہمن) میرے تلفظ کو غلط کہتا ہے ایسا سُنکر جھٹ خاکی جی اُٹھا۔ کوئیں پر گیا اور پنڈت سے کہا تو میرے چیلے کو بہکاتا ہے "توں گُرو کی لنڈی کیا پڑھا ہے؟ دیکھ توں ایک قسم کا تلفظ جانتا ہے ہم تین قسم کے جانتے ہیں۔ (۱) سری گنیسا جنمے (۲) سری گنے سایَن میں (۳) شری گنے سائے نمیں" (پنڈت) سنو سادھو جی! علم کی بات بہت مشکل ہے۔ (علم) بغیر پڑھے نہیں آتا۔ (خاکی) چل بے سب عالم ہم نے رگڑ مارے بھانگ میں گھوٹ ایکدم سب اڑا دیئے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے تو باگوڑا کیا جانے؟ (پنڈت) دیکھو اگر تم نے علم پڑھا ہوتا تو ایسے

کی ہے۔ بنیئے نے کہا کہ خواہ تم نے ہزار سپاری لے لینی۔ پریکال نے کہا نہیں ہم ادھرمی نہیں ہیں جو ہم جھوٹ موٹ لے لیں ہم کو تو آدھی چاہیئے۔ بنیا بیچارہ بھولا بھالا تھا اُس نے لکھ دیا۔ جب اپنے مُلک میں بندر پر جہاز آیا اور سپاری اُتار نے کی تیاری ہوئی۔ تب پریکال نے کہا ہماری آدھی سپاری دیدو۔ بنیا وُہی آدھی سپاری دینے لگا تب پریکال جھگڑنے لگا میری تو جہاز میں آدھی سپاری ہے آدھا بانٹ لوں گا۔ حکام تک جھگڑا گیا۔ پریکال نے بنیئے کی تحریر دکھلائی کہ اِس نے آدھی سپاری دینی لکھی ہے۔ بنیا بہت سا کہتا رہا لیکن اُس نے نہ مانا۔ آدھی سپاری لیکر وِشنوؤں کی نذر کر دیں۔ تب تو وِشنو بڑے خوش ہوئے اب تک اُس ڈاکو چور پریکال کے بُت مندروں میں رکھتے ہیں۔ یہ کتھا بھگت مال میں لکھی ہے۔ صاحب عقل دیکھ لیں کہ وِشنو۔ اُن کے پیرو اور نارائن تینوں چور منڈلی ہیں یا نہیں اگرچہ مت متانتروں (کے معتقدوں) میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اُس مت میں رہکر بالکل اچھا نہیں ہو سکتا + اب دیکھو وِشنوؤں میں نااتفاقی (کی باتیں یعنی) مختلف قسم کے تِلک اور کنٹھی دھارن کرتے یعنی پہنتے ہیں + راما نندی بغل میں گوپی چندن بیچ میں لال۔ نیماوت (اِرد گرد کے) دونوں خط باریک (کھینچتے) بیچ میں کالا نقطہ (لگاتے)۔ مادھو سیاہ خط۔ اور گوڑ بنگالی کٹاری کی مانند اور رام پرساد والے دو ہلال کی شکل والے خطوط کے درمیان ایک سفید گول ٹیکا وغیرہ وغیرہ (لگاتے ہیں) اور اِنکی بابت مختلف باتیں بناتے ہیں۔ راما نندی لال خط کو لکشمی کا نشان اور نارائن کا دل بتلاتے اور گوسائیں شری کرشن چندر جی کے دل میں رادھا بیٹھی ہوئی ہے اِس قسم کی باتیں کرتے ہیں +

بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے سوتے ہی مر گیا اوپر سے کوّے نے بیٹھ کر دی۔ وہ ماتھے پر تِلک کی شکل میں ہو گئی تھی۔ وہاں یَم کے فرشتے اُس کو لینے آئے۔ اتنے میں وِشنو کے فرشتے بھی پہنچ گئے دونوں جھگڑا کرتے تھے (ایک طرف کے کہتے تھے) کہ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے۔ ہم یم لوک میں لے جائیں گے۔ وِشنو کے فرشتوں نے کہا کہ ہمارے آقا کا حکم بیکنٹھ میں لیجانے کا ہے دیکھو اس کے ماتھے پر وِشنوی تِلک ہے تم کیسے لے جاؤ گے؟ تب تو یم کے فرشتے چپ ہو کر چلے گئے۔ وِشنو کے فرشتے آرام سے اُس کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ نارائن نے اُس کو بیکنٹھ میں رکھا۔ دیکھو جب اتفاقیہ تِلک بن جانے کا ایسا مہاتم ہے تو جو اپنی محبت اور ہاتھ سے تِلک کرتے ہیں وے نرک سے چھوٹ بیکنٹھ میں

مہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ماتھے پر شری موجود ہے۔ ٥ آل مندار وغیرہ ستوتروں کے پاٹھ کرتے (اور) نارائن کی شتر شرمندہ ہوتی ہے۔ آل مندار وغیرہ ستوتروں کے پاٹھ کرتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے۔ شراب نہیں پیتے پھر اچھے کیوں نہیں کے ذریعہ پرستش کرتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے۔ شراب نہیں پیتے پھر اچھے کیوں نہیں ہیں؟ +

(جواب) اِس تمہارے تلک کو ہری کے پائوں کی شکل اور اِس پیلے خط کو شری ماننا فضول ہے۔ کیونکہ یہ تو ہاتھ کی صنعت اور ماتھے کا نقش ہے جس طرح کہ ہاتھی کے ماتھے پر نقش و نگار کیے جاتے ہیں + تمہارے ماتھے پر وشنو کے پاؤں کا نقش کہاں سے آگیا؟ کیا کوئی بیکنٹھ میں جاکر وشنو کے پاؤں کا نشان ماتھے پر کرا آیا ہے؟ (محقق) شری غیر ذی روح ہے یا ذی روح؟ (ویشنو) ذی روح ہے۔ (محقق) تو یہ خط غیر ذی روح ہونے سے شری نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ شری مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ اگر غیر مخلوق ہے تو یہ شری نہیں کیونکہ اِس کو تو تم ہمیشہ اپنے ہاتھ سے بناتے ہو پھر یہ شری نہیں ہو سکتی۔ اگر تمہارے ماتھے پر شری ہوتی (تو) کتنے ہی ویشنوؤں کا بڑا مونھ یعنی بشاشت سے خالی کیوں نظر آتا؟ ماتھے پر شری اور در در بھیک مانگتے اور سدا برت (خیرات گاہ) سے لیکر پیٹ بھرتے کیوں پھرتے ہو؟ یہ بات سودائی اور بے غیرتوں کی ہے کہ ماتھے پر شری (رکھیں) اور بھاری کنگلوں کے کام کریں۔ اِن میں ایک "پریکال" نامی ویشنو بھگت تھا وہ چوری ڈاکہ مار دھوکا فریب کر بیگانہ مال اُڑا ویشنوؤں کے پاس رکھ کر خوش ہوتا تھا۔ ایکدفعہ اُس کو چوری میں کوئی چیز نہ ملی کہ جس کو لوٹے گھبرا کر پھر رہا تھا۔ نارائن نے سمجھا کہ ہمارا بھگت تکلیف پاتا ہے سیٹھ جی کی شکل بنا انگوٹھی وغیرہ زیورات پہن رتھ میں بیٹھکر سامنے آئے تب تو پریکال رتھ کے پاس گیا۔ سیٹھ سے کہا کہ سب چیزیں جلدی اُتار دو نہیں تو مار ڈالوں گا۔ اُتارتے اُتارتے انگوٹھی اُتارنے میں دیر لگی۔ پریکال نے نارائن کی انگلی کاٹ انگوٹھی لے لی۔ نارائن نے بڑے خوش ہو کر چتر بھج کی شکل میں درشن دیا۔ کہا کہ تو میرا بڑا عزیز بھگت ہے کیونکہ سب دولت اُڑا لوٹ چوری کر ویشنوؤں کی خدمت کرتا ہے اس لیئے تو مبارک ہے۔ پھر اُسنے جاکر ویشنوؤں کے پاس سب زیورات رکھ دیئے +

ایکدفعہ پریکال کو کوئی ساہوکار نوکر رکھ جہاز میں بٹھلا کر غیر ملک میں لے گیا وہاں سے جہاز میں سپاری بھری۔ پریکال نے ایک سپاری توڑ آدھا ٹکڑا کر بنئے سے کہا یہ میری آدھی سپاری جہاز میں رکھ دو اور لکھ دو کہ جہاز میں آدھی سپاری پریکال

مٹی اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے اور ہر ہر۔ بم بم۔ اور بکرے کی آواز کی مانند بڑ بڑ بڑ موکھ سے آواز کرتے ہیں۔ اُس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ تالی بجانے اور بم بم کی آواز نکالنے سے پاربتی خوش اور مہادیو ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ جب بھسما سر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے تب بم بم اور مسخری کے طور پر تالیاں بجی تھیں اور گال بجانے سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ پاربتی کے باپ دکھش پرجاپتی کا سر کاٹ آگ میں ڈال اُس کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا۔ اُسی نقل کو بکرے کی آواز کی مانند گال بجانا مانتے ہیں۔ شیو راتری پردوکش کا فاقہ کرتے (اور) اس قسم کی باتوں سے نجات مانتے ہیں۔ جیسے وام مارگی توہمات میں مبتلا ہیں ویسے شیو بھی (ہیں)۔ اِن میں خاص کر کن پھٹے ناتھ۔ گری۔ پُری۔ بن۔ آرنیہ۔ پربت اور ساگر اور نیز گرہستی بھی شیو ہوتے ہیں۔ کوئی کوئی "دونوں گھوڑوں پر چڑھتے ہیں" یعنی وام اور شیو دونوں متوں کو مانتے اور کئی ویشنو بھی رہتے ہیں اُن کا (مقولہ ہے)

अन्तःशाक्ता बहिश्शैवाः सभामध्ये च वैष्णवाः ।

नानारूपधराः कौला विचरन्ति महीतले ॥

یہ تنتر کا شلوک ہے۔ اندرونی طور پر شاکت یعنی وام مارگی (رہتے) بیرونی طور پر شیو یعنی رودراکھش بھسم دھارن کرتے اور مجلس میں ویشنو کہلاتے یعنی یہ کہ ہم وشنو کے اُپاسک ہیں۔ اس طرح کئی طرح کے سوانگ بھر کر وام مارگی دنیا میں پھرتے ہیں +

۹۴ (سوال) ویشنو تو اچھے ہیں۔

ویشنوؤں کی لیلا کی تردید

(جواب) کیا خاک اچھے ہیں؟ جیسے وے (ہیں) ویسے یہ ہیں۔ دیکھئے ویشنوؤں کی لیلا۔ اپنے کو وشنو کا داس (خادم) مانتے ہیں۔ اِن میں سے شری ویشنو جو چکر انکت ہوتے ہیں وے اپنے کو سب سے برتر مانتے ہیں سو کچھ بھی نہیں ہیں +

(سوال) کیوں! کچھ بھی نہیں؟ سب کچھ ہیں دیکھو ماتھے پر نارائن کے چرنارویند (پاؤں) کی مانند تلک اور بیچ میں پیلا خط جو کہ شری ہے (لگاتے اور) اس لیئے ہم شری ویشنو کہلاتے ہیں۔ ایک نارائن کے سوائے دوسرے کسی کو نہیں مانتے۔

وغیرہ منتر جپتے۔ گوشت شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے۔ بھووں کے بیچ میں سیندور سے خط کھینچتے۔ کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ مار ھوم کر کچھ کچھ اُس کا گوشت کھاتے بھی ہیں۔ جو کوئی بھیروی چکر میں شامل ہو اور گوشت و شراب نہ کھائے پیئے تو اُس کو مار (اُس کا) ھوم کر دیتے ہیں۔ اِن میں جو اگھوری ہوتا ہے وہ مُردہ انسان کا بھی گوشت کھا لیتا ہے۔ اجری۔ وجری کرنے والے بول و براز بھی کھاتے پیتے ہیں +

چولی مارگی اور بیج مارگی

۹۲ ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی بھی ہوتے ہیں۔ چولی مارگ والے ایک پوشیدہ جگہ یا زمین پر ایک مقام بناتے ہیں۔ وہاں سب کی عورتیں اور مرد۔ لڑکا۔ لڑکی۔ بہن۔ ماں بہو وغیرہ سب جمع ہوتی ہیں اور سب لوگ مل جُل کر گوشت کھاتے۔ شراب پیتے ہیں + سب لوگ ایک عورت کو برہنہ کر اُس کے اندام نہانی کی پرستش کرتے اور اُس کا نام درگا دیوی کہتے ہیں (اور) سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر اُس کے آلہ تناسل کی پرستش کرتی ہیں جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جسکو چولی کہتے ہیں ایک بڑے مٹی کے برتن میں اکٹھے رکھدیتے ہیں۔ ایک ایک مرد اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں جس کا کپڑا آوے (یعنی وہ کپڑے والی خواہ) اُس کی ماں بہن لڑکی اور بہو ہی کیوں نہ ہو اُس وقت کے لئے اُس کی عورت بن جاتی ہے۔ بدفعلی کرنے اور بہت خمار چڑھنے کے باعث جُوتے وغیرہ سے باہم لڑتے بھڑتے ہیں جب علے الصباح کچھ رات ہوتے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہیں تب ماں ماں۔ لڑکی لڑکی۔ بہن بہن۔ اور بہو بہو ہو جاتی ہے + اور بیج مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی میں منی ڈال ملا کر پیتے ہیں۔ یہ پاجی ایسے افعال کو نجات کے ذریعے مانتے اور علم و وچار۔ شرافت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں +

۹۳ (سوال) شیومت والے تو اچھے ہوتے ہیں؟

شیومت والوں کے طریق پرستش وغیرہ کی تردید

(جواب) اچھے کہاں سے ہوتے ہیں "جیسے پریت ناتھ ویسے بھوت ناتھ" جیسے وام مارگی منتر کے اُپدیش وغیرہ سے اُنکا مال اُڑاتے ہیں ویسے شیو بھی (کرتے ہیں)

"ओं नमः शिवाय"

وغیرہ پانچ اکھشر (حروف) والے منتروں کا اُپدیش کرتے۔ رودراکھش بھسم لگاتے

ऐं ह्रीं क्लीं चामुण्डायै विच्चे ।

اس قسم کے منتروں کا اُپدیش کر دیتے ہیں اور بنگال میں خاصکر ایک اکشری (ایک حرف والے) منتر کا اُپدیش کرتے ہیں۔ جیسے

क्रों, श्रीं, क्लौं ॥ भावरत्न॰ बं० प्रको० प्र० ४४ ॥

وغیرہ اور امیروں کو کامل طور پر چیلہ بنایا کرتے ہیں۔ ایسے ہی دس مہاودیاؤں کے منتر

ह्रां ह्रीं ह्रूं बगलामुखी फट् स्वाहा ॥ भा० प्रको० प्र० ४९ ॥

کہیں کہیں

ह्रूं फट् स्वाहा ॥ कामरत्न तंत्र बीज मंत्र ४

وام مارگیوں کے جادو ٹونہ وغیرہ

91 اور مارن (مارنا) موہن (بیہوش کرنا)۔ اُچاٹن (تباہ کرنا) وی دویشن (دشمنی ڈالنا) وشی کرن (بس میں لانا) وغیرہ پریوگ (زبانی عمل) کرتے ہیں۔ سو منتر سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن فعل سے سب کچھ کرتے ہیں۔ جب کسی کو مارنے کا پریوگ کرتے ہیں تب اِدھر کرانے والے سے دھن لیکر آٹے یا مٹی کا پتلا جس کو مارنا چاہتے ہیں اُس کا بنا لیتے ہیں۔ اُس کی چھاتی ناف۔ اور گلے میں چھری داخل کر دیتے ہیں۔ آنکھ۔ ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوکتے ہیں اُس کے اوپر بھیرو یا درگا کا بت بنا ہاتھ میں ترشول دے اُس کے دل پر لگاتے ہیں۔ ایک ویدی بنا کر گوشت وغیرہ کا ہوم کرنے لگتے ہیں اور اُدھر جا سوس وغیرہ بھیجکر اُس کو زہر وغیرہ سے مارنے کی تدبیر کرتے ہیں۔ جو اپنے پُرشچرن کے بیچ میں اُس کو مار ڈالا تو اپنے کو بھیرو دیوی کا سِدھ بتلاتے ہیں۔

"भैरवो भूत नायक"

وغیرہ وغیرہ کا پاٹھ کرتے ہیں۔

मारय २, उच्चाटय २, विद्वेषय २, छिन्धि २, भिन्धि २, वशी-कुरु २, खादय २, भक्षय २, त्रोटय २, नाशय २, मम शत्रून् वशी-कुरु २, हुं फट् स्वाहा ॥ कामरत्नतन्त्र उच्चाटन प्रकरण मं० ५-७ ॥

ہیں راجہ اور مہنت وغیرہ اُن کے پیرو مرزے سے بیٹھے ہیں - مندر میں سیتارام وغیرہ
کھڑے اور پُجاری یا مہنت جی آسن (نشستگاہ) یا گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں -
موسم گرما میں بھی قفل لگا اندر بند کر دیتے ہیں اور آپ ٹھنڈی ہوا میں پلنگ بچھا کر
سوتے ہیں - بہت سے پُجاری اپنے نارائن کو ڈبیا میں بند کر اوپر سے کپڑے وغیرہ
باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں - جس طرح کہ بندریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے -
ویسے پُجاریوں کے گلے میں بھی لٹکتے ہیں - جب کوئی بُت کو توڑتا ہے تب ہائے ہائے!
کر چھاتی پیٹ بکتے ہیں کہ سیتارام جی رادھا کرشن جی اور شیو پاربتی جی کو بدمعاشوں
نے توڑ ڈالا - اب دوسرا بُت منگوا کر جو کہ اچھے کاریگر نے سنگ مرمر کا بنایا ہو قائم
کر (اُس کی) پرستش کرنی چاہیئے - نارائن کو گھی کے بغیر بھوگ نہیں لگتا بہت نہیں تو
تھوڑا سا ضرور بھیج دینا - اس قسم کی باتیں اِن کی بابت بناتے ہیں + اور راس منڈل
یا رام لیلا کے اخیر میں سیتارام یا رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہیں - جہاں میلہ
وغیرہ ہوتا ہے وہاں کسی چھوٹے لڑکے کے سر پر مکٹ (تاج) دھر کنھیا بنا راستے
میں بٹھا کر بھیک منگواتے ہیں - اس قسم کی باتوں کو آپ لوگ سوچ لیجئے کہ کتنے بڑے
افسوس کی بات ہے - بھلا کہو تو سیتا - رام وغیرہ ایسے مفلس اور گداگر تھے؟ یہ اُن کی
ہنسی اور مذمت نہیں تو کیا ہے؟ اس سے اپنے معزز بزرگوں کی سخت مذمت ہوتی ہے -
بھلا جس زمانہ میں یہ موجود تھے اُس وقت سیتا - رُکمنی - لکشمی - اور پاربتی کو سڑک
پر یا کسی مکان میں کھڑا کر پجاری کہتے کہ آؤ اِنکے درشن کرو اور کچھ بھینٹ پُوجا
دھرو تو سیتارام وغیرہ اِن بیعقلوں کے کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے
جو کوئی ایسا مضحکہ اُنکا اُڑاتا کیا اُسکو بدون سزا دئے کبھی چھوڑتے؟ ہاں جب اُن سے
سزا نہ پائی تو اِنکے اعمال نے پُجاریوں کو بہت سا بُتوں کے مخالفوں سے انعام دلا دیا -
اور اب بھی ملتا ہے اور جب تک اِس فعل بد کو نہ چھوڑیں گے تب تک ملے گا - اِس میں کیا شک
ہے کہ آریہ ورت کی روزمرہ سخت تنزلی - (اور) پتھر وغیرہ کے بُتوں کی پرستش کرنیوالوں
کی شکست انہی اعمال کے باعث ہوتی ہے - کیونکہ گناہ کا ثمرہ تکلیف ہے - اِنہی پتھر وغیرہ
کے بُتوں کے بھروسے بہت سا نقصان ہوگیا - جو نہ چھوڑینگے تو روزمرہ زیادہ
ہوتا جائیگا +

۹۰ اِنمیں سے وام مارگی بڑے بھاری قصوروار ہیں جب وہ چیلہ کرتے ہیں تب معمولی آدمی کو

وام مارگی چیلہ مونڈتے وقت ایسا اُپدیش دیتے ہیں -

ं भैरवाय नमः।

दं दुर्गायै नमः

وغیرہ کا نام شودر وغیرہ لکھا ہے ویسا ہی ناوید ہ شاخوں میں بھی ماننا چاہئیے نہیں تو ورن آشرم ہو ستھا وغیرہ سب دگرگوں ہو جائیں گے +

بھلا جیمنی - ویاس - اور پتنجلی کے زمانہ تک تو سب شاخیں موجود تھیں یا نہیں ؛ اگر تھیں تو تم کبھی تردید نہ کرسکوگے اور اگر کہو کہ نہیں تھیں تو پھر شاخوں کے ہونے کا کیا ثبوت ہے ؟ دیکھو جیمنی نے میمانسا میں سب کرم کانڈ - پتنجلی مُنی نے یوگ شاستر میں سب اُپاسنا کانڈ اور ویاس مُنی نے شاریرک سُوتروں میں سب گیان کانڈ وید کے مطابق لکھا ہے - اُنہیں پتھر وغیرہ بُت پرستی یا پریاگ وغیرہ تیرتھوں کا نام تک بھی نہیں لکھا اور لکھتے کہاں سے ؟ جو کہیں ویدوں میں ہوتا تو لکھے بغیر کبھی نہ چھوڑتے اس لئے گم شدہ شاخوں میں بھی اس بُت پرستی وغیرہ کا حوالہ نہیں تھا - یہ سب شاخیں وید نہیں ہیں کیونکہ ان میں پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کی شرح دیگر تشریح اور دُنیاوی لوگوں کی تاریخ وغیرہ لکھی ہیں اس لئے وید میں (یہ باتیں) کبھی نہیں ہو سکتیں - ویدوں میں تو صرف انسانوں کو علم کی ہدایت کی ہے - کسی انسان کا نام تک بھی نہیں اس لئے بُت پرستی کی قطعی تردید ہے +

> مورتی پوجا ہی کے سبب سے آریہ بزرگوں کی ہنسی ہوتی ہے

۸۹ دیکھو ! بُت پرستی کے سبب شری رامچندر - شری کرشن - نارائن اور شیو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہے - سب لوگ جانتے ہیں کہ وے بڑے مہاراجہ ادھیراج اور اُنکی عورتیں سیتا - رُکمنی - لکھشمی - اور پاربتی وغیرہ مہارانیاں تھیں - لیکن جب اُن کے بُت مندر وغیرہ میں رکھ کر پجاری (مجاور) لوگ اُن کے نام سے بھیک مانگتے ہیں یعنی اُنکو بھیکھاری بناتے ہیں کہ آؤ مہاراج مہاراجہ جی سیٹھ ساہوکار وا درشن کیجئے - بیٹھئے - چرنامرت لیجئے - کچھ بھینٹ چڑھائیے مہاراج - سیتارام - کرشن - رُکمنی یا رادھا کرشن - لکھشمی - نارائن - اور مہادیو - پاربتی جی کو تین روز سے بال بھوگ یا راج بھوگ یعنی آب و دانہ بھی نہیں ملا ہے - آج اِن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سیتا وغیرہ کی نتھنی وغیرہ رانی جی یا سیٹھانی جی بنوا دیجئے - اناج وغیرہ بھیجو تو رام - کرشن وغیرہ کو بھوگ لگا دیں - کپڑے سب پھٹ گئے ہیں - مندر کے کونے سب گر پڑے ہیں وہ سے پانی ٹپکتا ہے اور بد معاش چور جو کچھ تھا اُس کو اُٹھا کر لے گئے - کچھ چوہوں نے کاٹ ڈالے - دیکھئے ! ایکدن چوہوں نے ایسا غضب کیا کہ انکی آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے - اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے اس لئے کوڑی کی لگا دی +

رام لیلا اور راس منڈل بھی کراتے ہیں - سیتارام رادھا کرشن ناچ رہے

رہنا چاہیئے - جو بھوک کے وقت نہیں کھاتے اور بغیر بھوک کے طعام کھاتے ہیں' وہ دونوں بحرِ امراض میں غوطے کھا کر تکلیف اُٹھاتے ہیں - اِن پاگلوں کی تقریر و تحریر کا حوالہ کوئی بھی نہ مانے ÷

۸۸ اب گرو چیلا - منتر کا اپدیش اور مت متانتروں کے حالات کا بیان کرتے ہیں -

> ویدوں کی گم شدہ شاخوں میں مورتی پوجا کی اجازت نہیں ہوسکتی

مورتی پوجک (بُت پرست) فرقہ والے لوگ سوال کرتے ہیں کہ وید لا انتہا ہیں - رگوید کی اکیس[۲۱] - یجروید کی ایک سو ایک[۱۰۱] سام وید کی ایک ہزار[۱۰۰۰] اور اتھروید کی نو شاخیں ہیں - اُنہیں سے تھوڑی سی شاخیں ملتی ہیں بقیہ گم ہوگئی ہیں - اُنہی میں بُت پرستی اور تیرتھوں کا حوالہ ہوگا اگر نہ ہوتا تو پُرانوں میں کہاں سے آتا ؟ جب معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس ہوتا ہے تب پُرانوں کو دیکھ کر بُت پرستی میں کیا شبہ ہے ؟

(جواب) جیسے شاخیں جس درخت کی ہوتی ہیں اُسی کے مطابق ہوا کرتی ہیں برخلاف نہیں - خواہ شاخیں چھوٹی بڑی ہوں لیکن اُن میں اختلاف نہیں ہوسکتا - ویسے ہی جتنی شاخیں ملتی ہیں جب اِن میں پتھر وغیرہ بُت پرستی اور تری خشکی کی خصوصیت (والے) تیرتھوں کا حوالہ نہیں ملتا تو اُن گم شدہ شاخوں میں بھی نہیں تھا اور چار وید مکمل ملتے ہیں - اُن کے برخلاف شاخیں کبھی نہیں ہوسکتیں اور جو خلاف ہیں اُن کو شاخیں کوئی بھی ثابت نہیں کرسکتا + جب یہ بات ہے تو پُران ویدوں کی شاخیں نہیں - بلکہ فرقہ والے لوگوں نے باہمی مخالفت کی کتابیں بنا رکھی ہیں - ویدوں کو تم پرمیشور کے بنائے ہوئے مانتے ہو تو "آشولاین" وغیرہ رشی منیوں کے نام سے مشہور کتابوں کو وید کیوں مانتے ہو ؟ جیسے ڈالی اور پتوں کے دیکھنے سے پیپل بڑ اور آم وغیرہ درختوں کی پہچان ہوتی ہے ویسے ہی رشی منیوں کی تصانیف ویدانگ - چاروں براہمن - انگ اُپانگ اور اُپ وید وغیرہ سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں - اسی لئے اِن کتابوں کو شاخیں مانا ہے - جو ویدوں کے خلاف ہے وہ مستند اور جو مطابق ہے وہ غیر مستند نہیں ہوسکتا + جو تم نادیدہ شاخوں میں مورتی وغیرہ کے حوالہ کو فرض کروگے تو جب کوئی ایسا دعوے کریگا کہ گم شدہ شاخوں میں ورن آشرم کا طریق اُلٹا ہے یعنی دوغلہ اور شودر کا نام براہمن وغیرہ اور براہمن وغیرہ کا نام شودر دوغلہ وغیرہ - عمل میں نہ لانے والی چیز کو عمل میں لانا - نہ کرنے لائق کام کا کرنا - دروغگوئی وغیرہ دھرم - راست گفتاری وغیرہ ادھرم - وغیرہ وغیرہ لکھا ہے تو تم اُس کو وہی جواب دوگے جو کہ ہم نے دیا یعنی وید اور مشہور شاخوں میں جس طرح براہمن وغیرہ کا نام براہمن وغیرہ اور شودر

کہ تو کون ہے؟ تب اُس نے سب ماجرا کہہ سُنایا اور کہا کہ جو کوئی مجھکو ایکادشی کا پھل بخشے تو پھر بھی سورگ کو جا سکتی ہوں - راجہ نے شہر میں تلاش کرائی - کوئی بھی ایکادشی کا برت کرنے والا نہ ملا - لیکن ایکدن کسی شوہر عورت اور مرد میں لڑائی ہوئی تھی - غصے کے مارے عورت دن رات بھوکی رہی تھی - اتفاق سے اُسدن ایکادشی ہی تھی - اُس نے کہا کہ جینے ایکادشی جانکر تو نہیں کی - اتفاقاً اُس دن بھوکی رہ گئی تھی - (اُسنے) ایسا راجہ کے نوکروں سے کہا تب تو وے اُس کو راجہ کے سامنے لے آئے - اُس کو راجہ نے کہا کہ تو اس غبارے کو چھو - اُس نے چھوا تو اُسی وقت غبارہ اوپر کو اُڑ گیا - یہ تو بغیر جانے ایکادشی کے برت کا ثمرہ ہے - جو جان کر کرے تو اُس کے پھل کا کیا حد و حساب ہے؟

واہ رے آنکھ کے اندھے لوگو! جو یہ بات سچی ہو تو ہم ایک پان کا بیڑا جو کہ سورگ میں نہیں ہوتا بھیجنا چاہتے ہیں - سب ایکادشی والے اپنا اپنا پھل دیدو جو ایک پان کا بیڑا اوپر کو چلا جائیگا تو پھر لاکھوں کروڑوں پان وہاں بھیجیں گے اور ہم بھی ایکادشی کیا کریں گے اور جو ایسا نہ ہوگا تو تم لوگوں کو اس بھوکے مرنے کی مصیبت سے بچا دیں گے۔

اِن چوبیس ایکادشیوں کے نام جدا جدا رکھے ہیں - کسی کا "دھندا[1]" کسی کا "کامدا[2]" کسی کا "پُترَدا[3]" اور کسی کا "نرجلا[4]" - بہت سے مفلس، بہت سے مُرادوں کے خواہاں اور بہت سے بے اولاد لوگ ایکادشی کر کے بوڑھے ہو گئے اور مر بھی گئے لیکن دولت مُراد اور اولاد نصیب نہ ہوئی - اور جیٹھ مہینے کی شُکل پکش میں کہ جس وقت ایک گھڑی بھر پانی نہ پاوے تو انسان بیقرار ہو جاتا ہے - اور برت کرنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے خاصکر بنگال میں (جہانکہ) سب بیوہ عورتوں کی ایکادشی کے روز بڑی خرابی ہوتی ہے - اس بیرحم مقصائی کو لکھتے وقت کچھ بھی دل میں رحم نہ آیا - نہیں تو نرجلا کا نام سجلا (پانی والی) اور پوس ماہ کے شُکل پکش کی ایکادشی کا نام نرجلا رکھ دیتا تو بھی کچھ اچھا ہوتا لیکن اِس پوپ کو رحم سے کیا کام؟ "کوئی جیئے یا مرے پوپ جی کا پیٹ پورا بھرے" حاملہ یا نوشکوہ عورت - لڑکوں یا جوان لوگوں کو تو کبھی فاقہ نہ کرنا چاہئے لیکن کسی کو کرنا بھی ہو تو جس دن بدہضمی ہو - بھوک نہ لگے اُسدن شربت یا دُودھ پی کر

(نوٹ منجانب مترجم) [1] دھندا بمعنی دولت دینے والی۔
" [2] کامدا بمعنی خواہش کے پورا کرنے والی۔
" [3] پُترَدا بمعنی اولاد کے دینے والی۔
" [4] نرجلا بمعنی بغیر پانی کے۔

مخالفت کرانے والی یہ کتابیں ہیں - اِنکا ماننا کسی عالم کا کام نہیں بلکہ اِنکو ماننا جہالت ہے + دیکھو! شِو پُران کے رو سے ترَیودشی - سوموار - آدیتہ پُران کے رُو سے اتوار - چندر کھنڈ کے رو سے سوم گرہ والے منگل بُدھ - جمعرات - جمعہ - سنیچر - راہو کیتو کی ویشنو ایکادشی - وامن کی دوادشی - نرسنگھ یا اننت کی چودس - چاند کی پورنماسی - دِک پالوں کی دسمی - درگا کی نَومی - وسوؤں کی اشٹمی - مُنیوں کی سپتمی سوامی کارتک کی ششٹی - ناگ کی پنچمی - گنیش کی چوتھ - گوری کی ترتیا - اشونی کمار کی دُتیا - آدیا دیوی کی پرتی پدا - اور پتروں کی اماوس - پُران کے طریق سے یہ دن روزہ رکھنے کے ہیں اور سب جگہ یہی لکھا ہے کہ جو اِنسان اِن دنوں اور تاریخوں میں کھائے پیئے گا وہ نرک (دوزخ) کو جائیگا + اب پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کو چاہیئے کہ کسی دِن یا کسی تاریخ کو کھانا نہ کھائیں کیونکہ جو خوراک کھائی یا پانی پیا تو جہنمی ہوں گے + اب "نرنے سندھو" "دھرم سندھو" "برتارک" وغیرہ کتابیں جو کہ پاگل لوگوں کی تصنیف ہیں - اُن میں ایک ایک برت (روزہ) کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ جیسے ایکادشی کو شیو - دشمی ودھا - کوئی دوادشی کو ایکادشی کا روزہ رکھتے ہیں - یعنی کیا بڑی عجیب پوپ لیلا ہے کہ بھوکے مرنے میں بھی جھگڑا فساد ہی کرتے ہیں - جو ایکادشی کا برت جاری کیا ہے تو اُس میں اپنی خود غرضی ہی ہے - اور رحم کچھ بھی نہیں - وے کہتے ہیں کہ -

एकादश्यामन्ने पापानि वसन्ति

جس قدر گناہ ہیں وے سب ایکادشی کے دن اناج میں رہتے ہیں - اِس پوپ جی سے پوچھنا چاہیئے کہ کس کے گناہ اُس میں رہتے ہیں؟ تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے؟ جو سب کے سب گناہ ایکادشی میں جا ٹھیریں تو ایکادشی کے دن کسی کو تکلیف نہ ہونی چاہیئے - ایسا تو نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا بھوکھ وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے - تکلیف گناہ کا ثمرہ ہے اس لئے بھوکھے مرنا گناہ ہے + اس کا بڑا مہاتم بنایا ہے جس کی کتھا سُنا کر بہت ٹھگے جاتے ہیں + اُس میں ایک کتھا ہے کہ

برھم لوک میں ایک بیسوا تھی اُس نے کچھ گناہ کیا اُس کو بد دُعا ہوئی کہ تو زمین پر گر جا - اُس نے التماس کی کہ میں پھر سوَرگ (بہشت) میں کیونکر آسکوں گی؟ اُس نے کہا جب کبھی ایکادشی کے برت کا پھل تجھے کوئی دیگا تب ہی تو سوَرگ میں آجائیگی - وہ غبارے سمیت کسی شہر میں گر پڑی - وہاں کے راجہ نے اُس سے پوچھا

میں اناج - پانی - کپڑا - اور دوائی - پتھ (غذا) - مکان کے مستحق سب جاندار ہوسکتے ہیں ؞

۸۵ (سوال) داتا (سخی) کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

دان کرنے والے تین اقسام کے ہوتے ہیں -

(جواب) تین قسم کے - اعلےٰ - میانہ اور ادنیٰ + اعلےٰ سخی اُس کو کہتے ہیں جو مقام - وقت - اور مستحق کو جان کر علوم حقیقی - اور دھرم کی ترقی کی خاطر سب کی بھلائی کے لئے دے - میانہ وہ ہے جو تعریف یا خودغرضی کے لئے خیرات کرے - ادنےٰ وہ ہے کہ اپنا یا بیگانہ کچھ فائدہ نہ کرسکے بلکہ زناکاری (میں) یا بھانڈ بھانڈوں وغیرہ کو دے - دیتے وقت بے حرمتی نے عزتی وغیرہ ناشائیتہ حرکات کرے - مستحق غیر مستحق میں کچھ بھی تمیز نہ کرے - بلکہ "سب اناج بارہ پنسیری" بیچنے والوں کی مانند جھگڑا لڑائی (کرے) دوسرے نیک سیرتوں کو تکلیف دیکر (اپنی) آسائش کے لئے خیرات کیا کرے وہ ادنےٰ (قسم کا) سخی ہے - یعنی جو جانچ پڑتال کر عالم دھرماتماؤں کی عزت کرے وہ اعلےٰ اور جو کچھ جانچ کرے یا نہ کرے لیکن جس میں اپنی تعریف (کا خیال) ہو اُسکو میانہ - اور جو اندھا دُھند بلاتمیز بیفائدہ دان دیا کرے وہ ادنےٰ سخی کہلاتا ہے +

۸۶ (سوال) خیرات کے پھل (ثمرہ) یہاں ہوتے ہیں یا عاقبت میں؟

دان کا پھل سب جگہ ملتا ہے اور پرمیشور پھل دینے والا ہے -

(جواب) سب جگہ ہوتے ہیں +

(سوال) خود بخود ہوتے ہیں یا کوئی ثمرہ دینے والا ہے +

(جواب) ثمرہ دینے والا پرمیشور ہے جیسے کوئی چور ڈاکو خود بخود قید خانہ میں جانا نہیں چاہتا - راجہ اُس کو ضرور بھیجتا ہے - دھرماتماؤں کے سُکھ کی حفاظت کرتا بھگتا تا رہزن وغیرہ سے بچا کر اُن کو آرام میں رکھتا ہے - ویسے ہی پرمیشور سبکو گناہ و ثواب کے دُکھ اور سُکھ روپ پھلوں کو ٹھیک ٹھیک بھگاتا ہے ؞

۸۷ (سوال) جو یہ گرُڑ پُران وغیرہ کتابیں ہیں وید کے مدعا یا وید کی تائید کرنے والی ہیں یا نہیں -

گرُڑ پُران وغیرہ سب پُران اور تنتر گرنتھ وید کے برخلاف ہیں

(جواب) نہیں - بلکہ وید کے مخالف اور برعکس ہیں اور تنتر بھی ویسے ہی ہیں - جیسے کوئی انسان ایک کا دوست اور ساری دنیا کا دشمن ہو ویسے ہی پُران اور تنتر کے ماننے والا انسان ہوتا ہے کیونکہ ایکدوسرے سے

گالی وغیرہ دینا۔ کئی بار جو خدمت کرے اور ایکدفعہ نہ کرے تو اُس کا دشمن بن جانا۔ اوپر سے سادھو کا بھیس بنا لوگوں کو بہکا کر ٹھگنا اور اپنے پاس چیز ہو تو بھی یہ کہنا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ سب کو پھسلا کر اپنی مطلب برآری کرنا۔ رات دن بھیک مانگنے ہی میں مشغول رہنا۔ دعوت کئے جانے پر خوب بھنگ وغیرہ نشئی اشیا کھا پی کر بہت سا بیگانہ مال کھا جانا۔ پھر مست ہو کر پاگل ہونا۔ راہ راست کی مخالفت اور جھوٹے راستہ کی مطلب برآری کے لئے پیروی کرنا۔ ویسے ہی اپنے چیلوں کو صرف اپنی ہی خدمت کرنے اور دیگر لایق آدمیوں کی خدمت نہ کرنے کی ہدایت دینا سچے علوم غیرہ کی اشاعت کے مخالف (بنتا) اور دُنیا کے کاروبار یعنی عورت۔ مرد۔ ماں۔ باپ۔ اولاد۔ راجا۔ رعیت۔ عزیز اور دوستوں سے محبت کو ہٹانا یہ کہکر کہ سب فانی ہیں اور دنیا بھی جھوٹی ہے۔ اِس قسم کے خراب اُپدیش کرنا وغیرہ کیا تر ول (غیر مستحق آدمیوں) کے اوصاف ہیں +

اور جو برہمچاری۔ نفس کُش۔ وید وغیرہ علم کے پڑھنے پڑھانے والے۔ نیک سیرت۔ راست گو۔ سب کی بہتری کے خواہاں۔ باہمت فیاض۔ علم۔ دھرم کی ہمیشہ ترقی کرنے والے۔ دھرماتما۔ شانت۔ مذمت و تعریف میں خوشی غمی سے مبرا۔ بے خوف۔ پُرجوش۔ یوگی۔ عالم۔ قانون قدرت۔ وید کے احکام۔ اور پرمیشور کے صفات۔ افعال اور خواص کے مطابق عمل کرنے والے۔ انصاف پسند۔ غیر متعصب سچے اُپدیش اور سچے شاستروں کے پڑھنے پڑھانے والوں کے ممتحن۔ کسی کی خوشامد نہ کریں۔ سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے والے۔ اپنے روح کی مانند دوسرے کا بھی راحت و رنج نفع و نقصان سمجھنے والے۔ جہالت وغیرہ آزار۔ ضد۔ ہٹ دھرمی تکبر سے پاک۔ آبِ حیات کی مانند بے عزتی۔ اور زہر کی مانند عزت کو سمجھنے والے۔ صابر۔ جو کوئی محبت سے جتنا دیوے اُتنے ہی پر قانع۔ ایک بار تنگدستی کی حالت میں مانگنے پر بھی نہ دینے یا منع کرنے پر بھی رنج یا بُرا خیال نہ کرنا۔ وہاں سے فورًا لوٹ جانا۔ اُس کی مذمت نہ کرنا۔ جو راحت میں ہوں اُن کے ساتھ دوستی۔ جو مصیبت زدہ ہوں اُن پر رحم۔ نیکوں سے خوش اور گناہ گاروں سے مستغنی رہنا۔ راست خیال۔ راست گو۔ راستباز۔ مکر۔ حسد۔ کینہ سے مبرّا۔ عالی دماغ۔ نکوکار۔ دھرم والے۔ اور بالکل بدچلنی سے مبرا۔ اپنے تن من دھن کو دوسروں کی بھلائی میں لگانے والے سو دوسرے کے آرام کے لئے اپنی جان کو بھی دیدینے والے۔ اس قسم کی اوصاف حمیدہ والے شُپاتر (مستحق) ہوتے ہیں۔ لیکن قحط سالی وغیرہ وقت مصیبت

۸۱ (سوال) سُورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا جو دان کیا جاتا ہے وہی وہاں ملتا ہے اس لئے سب (قسم کے) دان کرنے چاہئیں۔

کیا پورانکوں کے سُورگ سے یہ دُنیا اچھی نہیں

(جواب) اُس تمہارے سُورگ سے یہی جہاں اچھا جس میں دھرم شالا ہیں۔ لوگ دان دیتے ہیں۔ عزیز دوست اور ذات میں خوب دعوتیں ہوتی ہیں۔ اچھے اچھے کپڑے ملتے ہیں۔ تمہارے کہنے کے مطابق سُورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا۔ ایسے بیرحم۔ کنجوس۔ کنگال سُورگ میں پوپ جی جاکر خراب ہوں۔ وہاں بھلے لوگوں کا کیا کام ؟ +

۸۲ (سوال) جب تمہارے کہنے کے مطابق یم لوک اور یم نہیں ہیں تو مرکر جیو کہاں جاتا اور اِن کا انصاف کون کرتا ہے ؟

مرکر جیو یم لوک یعنی کرۂ ہوا میں جاتا ہے

(جواب) تمہارے گرڑ پُران کا کہا ہوا (یم) تو ناقابل تسلیم ہے۔ لیکن جو وید میں کہا ہے (وہ درست ہے) +

यमेन वायुना सत्यराजन् ॥

اس قسم کے وید کے اقوال سے تحقیق ہے کہ "یم" نام ہوا کا ہے جسم چھوڑنے پر ہوا کے ساتھ انتریکھش (خلا بالائے زمین) میں جیو رہتے ہیں اور جو ٹھیک ٹھیک کرنے والا۔ طرفداری سے مبرا پرمیشور "دھرم راج" ہے وہی سب کا انصاف کرتا ہے +

۸۳ (سوال) تمہارے کہنے کے مطابق گؤ سے دان وغیرہ دان (خیرات) کسی کو نہ دینا اور نہ کچھ خیرات و ثواب کرنا ایسا ظاہر ہوتا ہے۔

مستحق آدمیوں کو ضرور دان دینا چاہئے۔

(جواب) یہ تمہارا کہنا سراسر فضول ہے۔ کیونکہ مستحق آدمیوں کو۔ سب کی بھلائی کرنے والوں کو بھلائی کی خاطر سونا۔ چاندی۔ ہیرے۔ موتی۔ یاقوت۔ اناج۔ پانی۔ مکان۔ کپڑے وغیرہ کا دان ضرور دینا چاہئے۔ لیکن غیر مستحق لوگوں کو کبھی نہ دینا چاہئے +

۸۴ (سوال) غیر مستحق اور مستحق کی صفت کیا ہے ؟

شُپاتر یعنی مستحق اور کپاتر یعنی غیر مستحق کون ہیں۔

(جواب) جو فریبی۔ مکار۔ خود غرض۔ عیاش۔ شہوت۔ غضب۔ حرص۔ دُنیا کی محبت میں غلطاں۔ دوسرے کو نقصان پہنچانے والے۔ عیاشی کے پُتلے۔ دروغ گو۔ جاہل۔ بدصحبت رکھنے والے۔ سست الوجود۔ جو کوئی سخی ہو اُس سے بار بار مانگنا۔ دھرنا مارنا۔ اِنکاری جواب پاکر بھی اصرار سے مانگتے ہی جانا۔ صبر نہ ہونا۔ جو نہ دے اُس کی مذمت کرنا۔ بددُعا اور

پروہت جی اِدھر آؤ۔ (پوپ جی) اچھا دودھ رکھ آؤں۔ (جاٹ جی) نہیں نہیں دودھ کی بٹلوہی اِدھر لاؤ۔ (پوپ جی) بچارے جا بیٹھے اور بٹلوہی سامنے رکھ دی۔ (جاٹ جی) تم بڑے جھوٹے ہو (پوپ جی) کیا جھوٹ کیا؟ (جاٹ جی) کہو تم نے گائے کس لئے لی تھی؟ (پوپ جی) تمہارے باپ کے وتیرنی ندی عبور کرنے کے لیئے۔ (جاٹ جی) اچھا تو تم نے وہاں وتیرنی کے کنارے پر گائے کیوں نہ پہنچا ئی؟ ہم تو تمہارے بھروسے پر رہے اور تم اپنے گھر باندھ بیٹھے۔ نہ جانے میرے باپ نے وتیرنی میں کتنے غوطے کھائے ہوں گے؟ (پوپ جی) نہیں نہیں وہاں اِس دان کے ثواب کی طفیل دوسری گائے بن کر اُس کو اُتار دیا ہوگا۔ (جاٹ جی) وتیرنی ندی یہاں سے کتنی دور اور کس طرف ہے؟ (پوپ جی) قیاساً کوئی تیس کروڑ کوس دور ہے کیونکہ اُنچاس کروڑ یوجن زمین ہے اور جنوب مغرب کی سمت میں وتیرنی ندی ہے۔ (جاٹ جی) اتنی دور سے تمہارا خط یا تار خبر گیا ہو اُس کا جواب آیا ہو کہ وہاں پُن (ثواب) کی گائے بن گئی۔ فلاں شخص کے باپ کو پار اُتار دیا تو دِکھلاؤ۔ (پوپ جی) ہمارے پاس گرُڑ پُران کی تحریر کے سوائے ڈاک یا تار برقی دوسری کوئی نہیں۔ (جاٹ جی) اِس گرُڑ پُران کو ہم سچا کیسے مانیں؟ (پوپ جی) جیسے سب مانتے ہیں۔ (جاٹ جی) یہ کتاب تمہارے بزرگوں نے تمہاری روزی کے واسطے بنا لی ہے۔ چونکہ باپ کو بغیر اپنے لڑکوں کے کوئی عزیز نہیں (اسلئے) جب میرا باپ میرے پاس خط یا تار بھیجے گا تب ہی میں وتیرنی کے کنارے گائے پہنچا دوں گا اور اُنکو پار اُتار پھر گائے کو گھر میں لا دودھ کو میں اور میرے بال بچے پیا کریں گے۔ لاؤ! دودھ کی بھری ہوئی بٹلوہی۔ گائے بچھڑا لیکر جاٹ جی اپنے گھر کو چلا۔ (پوپ جی) تم دان دیکر لیتے ہو تمہارا ستیاناس ہو جائیگا۔ (جاٹ جی) چپ رہو۔ ورنہ تیرہ دن تک دودھ کے بغیر جتنی تکلیف ہمنے پائی ہے اُس کی سب کسر نکال دوں گا۔ تب پوپ جی چپ رہے اور جاٹ جی گائے بچھڑا لے اپنے گھر پہنچے ✣

جب ایسے ہی جاٹ جی جیسے آدمی ہوں تو پوپ لیلا دُنیا میں نہ چلے۔ جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دس گاتر کے پنڈوں سے دس اعضا بسنپڈی کرنے سے جسم کے ساتھ جیو کا ملاپ ہوکر انگوٹھا بھر جسم بنکر پھر یم لوک کو جاتا ہے تو مرتے وقت یم دُوتوں (ملک الموت) کا آنا فضول ہو جاتا ہے تیرھویں دن کے بعد آنا چاہیئے۔ اگر جسم بن جاتا ہو تو اپنی عورت۔ اولاد اور عزیز دوستوں کی محبت کے مارے کیوں نہیں لوٹ آتا ✣

ویترنی پر گائے نہیں جاتی پھر کس کی پونچھ پکڑ کر عبور کریگا۔ اور ہاتھ تو یہاں ہی جلایا یا گاڑ دیا گیا پھر پونچھ کو کیسے پکڑیگا ؟ یہاں ایک مثال اس بات پر صادق آتی ہے ۔

ایک جاٹ تھا اُس کے گھر میں ایک گائے بہت اچھی اور بیس سیر دودھ دینے والی تھی۔ دودھ اُس کا بڑا لذیذ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی پوپ جی کے مونھ میں بھی پڑتا تھا۔ اُس کا پروہت یہی خیال کر رہا تھا کہ جب جاٹ کا بوڑھا باپ مرنے لگے گا تب اِسی گائے کا سنکلپ کرا لوں گا۔ تھوڑے دنوں میں قضا کار اُس کے باپ کے مرنے کا وقت آگیا۔ زبان بند ہوگئی اور چارپائی سے زمین پر اُتار لیا یعنی دم نکلنے کا وقت آپہنچا۔ اُس وقت جاٹ کے دوست آشنا اور رشتہ دار بھی موجود ہوئے تھے تب پوپ جی نے پکارا کہ یجمان ! اب تو اِس کے ہاتھ سے گئو دان کرا۔ جاٹ نے دس روپیہ نکال باپ کے ہاتھ میں رکھ کر کہا پڑھو سنکلپ ! پوپ جی بولے واہ ! واہ ! کیا باپ بار بار مرتا ہے ؟ اس وقت تو سچ مچ گائے کو لاؤ جو دودھ دیتی ہو۔ بوڑھی نہ ہو سب طرح سے اچھی ہو۔ ایسی گائے کا دان کرانا چاہیئے ۔

(جاٹ جی) ہمارے پاس تو ایک ہی گائے ہے اُس کے بغیر ہمارے بال بچّوں کا گذارہ نہ ہوسکے گا اس لئے اُس کو نہ دوں گا۔ لو بیس روپے کا سنکلپ پڑھ دو۔ اور اِن روپیوں سے دوسری دودھ والی گائے لے لینا ۔

(پوپ جی) واہ جی واہ ! تم اپنے باپ سے بھی گائے کو زیادہ (عزیز) سمجھتے ہو۔ کیا اپنے باپ کو ویترنی ندی میں غرق کر کے دُکھ دینا چاہتے ہو ؟ تم اچھے سعادت مند فرزند ہوئے ؟ تب تو پوپ جی کے طرفدار تمام گھر والے ہو گئے۔ کیونکہ اُن سب کو پہلے ہی پوپ جی نے بہکا رکھا تھا اور اُسوقت بھی اشارہ کر دیا سب نے مل کر ضد سے اُسی گائے کا دان اُسی پوپ جی کو دلا دیا۔ اُسوقت جاٹ کچھ بھی نہ بولا۔ اُس کا باپ مر گیا اور پوپ جی بچھڑے سمیت گائے اور دوہنے کے برتن کو لے اپنے گھر میں (آیا اور) گائے باندھ برتن رکھ۔ پھر جاٹ کے گھر گیا اور نعش کے ساتھ شمشان میں جا کر جلانے کا کام کرایا۔ وہاں بھی کچھ کچھ پوپ لیلا چلائی ۔ بعد ازاں دس گاتر۔ سپنڈی کرانے وغیرہ میں بھی اس کو مونڈا۔ مہا برہمنوں نے بھی لوٹا اور بھوکھوں نے بھی بہت سا مال پیٹ میں بھرا یعنی جب سب کام ہوچکے تب جاٹ جس نے ادھر اُدھر سے دودھ مانگ کر گذارہ کیا تھا۔ چودھویں دن علے الصباح پوپ جی کے گھر پہنچا۔ دیکھا تو گائے دوہ کر بٹلوہی (برتن) بھر پوپ جی کے اُٹھنے کی تیاری تھی اتنے ہی میں جاٹ جی پہنچے اُس کو دیکھ پوپ جی بولا آیئے ! یجمان بیٹھئے ۔ (جاٹ جی) تم بھی

جس کو تم دھروا - تروتی مان کر جنم پتر (زائچہ) بناتے ہو اسی وقت میں کرۂ زمین پر کسی اور شخص کی پیدائش ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں تو (یہ کہنا) جھوٹ ہے اور اگر کہو کہ ہوتی ہے تو ایک شہنشاہ عالم کی مانند کرۂ زمین پر دوسرا شہنشاہ عالم کیوں نہیں ہوتا؟ ہاں اتنا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ لیلا ہمارے پیٹ بھرنے کی ہے اس کو کوئی مان سکتا ہے؟

۸۰ (سوال) کیا گرڑ پران بھی جھوٹا ہے؟

گرڑ پران کی گپوں کی تردید

(جواب) ہاں جھوٹا ہے۔

(سوال) پھر مرے ہوئے جیو کی کیا گتی (حالت) ہوتی ہے؟

(جواب) جیسے اُس کے کرم (اعمال) ہیں +

(سوال) جو یم راج راجہ - چترگپت وزیر - اُس کے بڑے خوفناک نوکر - کاجل کے پہاڑ کی مانند جسم والے - جیو کو پکڑ کر لے جاتے ہیں - گناہ و ثواب کے مطابق دوزخ یا بہشت میں ڈالتے ہیں - اُس کے لئے دان پُن - شرادھ - ترپن - گائے کا دان وغیرہ ویترنی ندی عبور کرنے کے لئے کرتے ہیں یہ سب باتیں جھوٹی کیونکر ہو سکتی ہیں؟

(جواب) یہ سب باتیں پوپ لیلا کے گپوڑے ہیں جو اور جگہ کے جیو وہاں جاتے ہیں اُن کا دھرم راج - چترگپت وغیرہ انصاف کرتے ہیں اگر وے یم لوک کے جیو گناہ کریں تو دوسرا یم لوک ماننا چاہیئے تاکہ وہاں کے منصف اُن کا انصاف کریں۔ اور پہاڑ مانند یم کے نوکروں کے اجسام ہوں تو نظر کیوں نہیں آتے؟ اور مرنے والے جیو کو لینے میں چھوٹے دروازہ میں اُن کی ایک اُنگلی بھی نہیں جا سکتی اور سڑک گلی میں کیوں نہیں رُک جاتے؟ جو کہو کہ وے لطیف جسم بھی اختیار کر سکتے ہیں تو پہلے پہاڑ جیسے جسم کے بڑے بڑے ہاڑ پوپ جی اپنے گھر کے سوائے کہاں دھریں گے؟ جب جنگل میں آگ لگتی ہے تب ایکدم میں چیونٹی وغیرہ جانداروں کے جسم تلف ہو جاتے ہیں۔ انکو پکڑنے کے لئے بیشمار یم کے نوکر آویں تو وہاں اندھیرا ہو جانا چاہیئے اور جب آپس میں جیووں کو پکڑنے کو دوڑیں گے تب کبھی اُن کے اجسام ٹھوکر کھا جائیں گے۔ تو جیسے پہاڑ کی بڑی بڑی چوٹیاں ٹوٹ کر زمین پر گرتی ہیں ویسے اُن کے بڑے بڑے ٹکڑے گرڑ پران کے سُنانے سُننے والوں کے صحن میں گر پڑیں گے تو وے دب مریں گے یا گھر کا دروازہ یا سڑک رُک جائیگی تو وے کیسے نکل اور چل سکیں گے؟ شرادھ - ترپن - پنڈ کا دینا - اُن مرے ہوئے جیووں کو تو نہیں پہنچتا البتہ گلے کا دان لیتے ہیں وہ تو پوپ جی کے گھر - پیٹ اور ہاتھ میں پہنچتا ہے + جو ویترنی کے لئے گائے کا دان لیتے ہیں وہ تو پوپ جی کے گھر یا قصائی وغیرہ کے گھر میں پہنچتا ہے۔

دیکھو! امیر۔ غریب۔ راجہ۔ کنگال۔ سکھی۔ دکھی۔ گرہوں ہی سے ہوتے ہیں ÷
(راست گو) جو یہ گرہن روپ ظاہرا نتیجہ ہے وہ علم ہندسہ کا ہے۔ پھلت کا نہیں۔ جو علم ہندسہ ہے وہ سچا اور پھلت ودیا (یعنی گرہوں کے پھل بتلانے والی نجوم) قدرتی تعلقات کے نتائج کے علاوہ (سب) جھوٹی ہے۔ جیسے انولوم[1] حرکت مستقیم پرتی لوم (حرکت معکوس) گھومنے والی زمین اور چاند کے حساب سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ فلاں وقت پر فلاں مقام میں اور فلاں حصے میں سورج یا چاند کا گرہن ہوگا جیسے

छादयत्यर्कमिन्दुर्विधुं भूमिभा: ॥

(جس طرح) یہ سِدھانت شرومنی کا قول (ہے) اسی طرح سورج سدھانت میں بھی ہے یعنی جب سورج اور زمین کے درمیان میں چاند آ جاتا ہے تب سورج گرہن اور جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آ جاتی ہے تب چاندگرہن واقع ہوتا ہے یعنی چاند کا سایہ زمین پر اور زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ سورج کے منور ہونے سے اُس کے سامنے سایہ کسی کا نہیں پڑتا۔ بلکہ جیسے منور سورج یا چراغ سے جسم وغیرہ کا سایہ اُلٹا جاتا ہے ویسے ہی گرہن (کیحالت) میں سمجھو ÷
(انسان) جو امیر۔ غریب۔ رعیت۔ راجا اور مفلس ہوتے ہیں وے اپنے عمالوں کے سبب سے ہوتے ہیں گرہوں کے سبب سے نہیں۔ بہت سے نجومی لوگ اپنے لڑکے لڑکی کی شادی گرہوں کے علم حساب کے مطابق کرتے ہیں پھر اُن میں ساد (ہوتا اور) عورت رانڈ یا مرد رنڈوا ہو جاتا ہے۔ اگر پھل (اثر) سچا ہوتا ؛ ایسا کیوں ہوتا؟ اس لئے کرم کا نتیجہ سچا ہے اور گرہوں کا پھل سُکھ دُکھ بھوگنے کا سبب نہیں (ہو سکتا) ÷
بھلا گرہ آکاش میں اور زمین بھی آکاش میں (ایک دوسرے سے) بہت فاصلہ ہیں۔ اِن کا تعلق فاعل اور افعال کے ساتھ ظاہر نہیں۔ افعال اور اُن کے ثمرہ فاعل اور بھوگنے والا جیو اور اعمال کے نتائج بھگتانے والا پرمیشور ہے + اگر گرہوں کا اثر مانو تو اِس کا جواب دو کہ جس لمحہ میں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے

نوٹ منجانب مترجم) [1] انولوم یعنی حرکت دافع المرکز ÷

اس کو بس میں کر کے خواہ کتنی دولت لے لیا کرو۔ بیچارے غریبوں کو کیوں لوٹتے ہو؟ تم کو دان دینے سے گرہ خوش اور نہ دینے سے ناراض ہوتے ہوں تو ہم کو سورج وغیرہ گرہوں کی خوشی ناراضگی پر تیکھشن (ظاہرا) دکھلاؤ + جس کو آٹھواں سورج چاند اور دوسرے کو تیسرا ہو۔ اُن دونوں کو جیٹھ کے مہینے میں بغیر جوتے پہنے تپی ہوئی زمین پر چلاؤ۔ جسپر خوش ہیں اُن کے پاؤں جسم نہ جلنے اور جسپر ناراض ہیں اُن کے جل جلنے چاہئیں نیز پوس کے مہینے میں دونوں کو ننگے کر پورنماسی (بدر) کی رات بھر میدان میں رکھیں ایک کو سردی لگے اور دوسرے کو نہیں تو جانو کہ گرہ منحوس اور سعید ہوتے ہیں + کیا تمہارے گرہ رشتہ دار ہیں؟ کیا تمہاری ڈاک یا تار اُنکے پاس آتی جاتی ہے۔ یا تم اُن کے یا وے تمہارے پاس آتے جاتے ہیں؟ اگر تم میں منتر کی طاقت ہو تو تم خود راجا یا دولت مند کیوں نہیں بن جاؤ؟ یا دشمنوں کو اپنے بس میں کیوں نہیں کر لیتے ہو؟ ناستک وہ ہوتا ہے جو وید اور ایشور کے حکم۔ وید کے خلاف پوپ لیلا جاری کرے۔ اگر تم کو گرہ دان نہ دے تو جسپر گرہ ہے وہ (خود) گرہ دان کو بھوگے تو کیا فکر ہے؟ اگر تم کہو کہ نہیں ہم ہی کو دینے سے وہ خوش ہوتے ہیں غیر کو دینے سے نہیں تو کیا تم نے گرہوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟ اگر ٹھیکہ لیا ہو تو سورج وغیرہ کو اپنے گھر میں بُلا کر جل مرو۔ سچ تو یہ ہے کہ سورج وغیرہ کرتے بیجان ہیں وے نہ کسی کو تکلیف اور نہ آرام دینے کا ارادہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جتنے تم گرہ دان پر گذارہ کرنے والے ہو تم سب گرہ مجسم ہو۔ کیونکہ گرہ لفظ کے معنی بھی تم میں ہی گھٹتے ہیں۔

ये गृह्णन्ति ते ग्रहाः

جو لیتے ہیں اُنکا نام گرہ ہے۔ جب تک تمہارے قدم راجا۔ رئیس سیٹھ۔ ساہوکار اور مفلسوں کے پاس نہیں پہنچتے تب تک کسی کو نو گرہوں کی یاد بھی نہیں ہوتی۔ جب تم ظاہرا مجسم سورج سنیچر وغیرہ اُنپر جا چڑھتے ہو تب بغیر گرہن کئے اُنکو کبھی نہیں چھوڑتے اور اگر کوئی تمہارے پھندے میں نہ پھنسے تو اُس کی مذمت ناستک (دہریہ) وغیرہ کہنے سے کرتے پھرتے ہو +

۷۹ (پوپ جی) دیکھو! جوتش کا ظاہری نتیجہ آکاش میں رہنے والے سورج۔ چاند اور راہو۔ کیتو کے سنجوگ روپ گرہن کو پہلے ہی کہہ دیتے ہیں۔ جیسا یہ ظاہرا۔ ہوتا ہے ویسا گرہوں کا بھی ثمرہ ظاہرا ہو جاتا ہے

گرہن کا معلوم کر لینا علم حساب کا نتیجہ ہے اور گرہوں کو رنج و راحت کا باعث جاننا جہالت ہے رنج و راحت کرموں کا ثمرہ ہے نہ گرہوں کا۔

(جواب) جیسا پوپ لیلا کا ہے ویسا نہیں۔ بلکہ جیسے سورج چاند کی شعاع کے ذریعہ گرمی سردی یا رتو وت کال چکر کا صرف تعلق ہونے سے اپنی مزاج کے مطابق یا مخالف سُکھ یا دُکھ کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن جو پوپ لیلا والے کہتے ہیں کہ "سُنو مہاراج سیٹھ جی! یجمانو تمہارے آج آٹھواں چاند سورج وغیرہ منحوس گھر میں آئے ہیں۔ اڑھائی برس کا سنیچر پاؤں میں آیا ہے۔ تم کو بڑی مشکل سامنے آئیگی۔ گھر بار چھُڑا کر پردیس میں گھمائیگا۔ لیکن اگر تم گرہوں کا دان۔ جپ۔ پاٹھ۔ پُوجا کراؤگے تو تکلیف سے بچوگے" ۔

اِن سے کہنا چاہیئے کہ سُنو پوپ جی! تمہارا اور گرہوں کا کیا تعلق ہے۔ گرہ کیا چیز ہے؟ ۔

(پوپ جی)

दैवाधीनं जगत्सर्वं मन्त्राधीनाश्च देवताः।

ते मन्त्रा ब्राह्मणाधीनास्तस्माद् ब्राह्मणदैवतम्॥

دیکھو کیسا حوالہ ہے۔ دیوتاؤں کے تابع سارا جہان۔ منتروں کے تابع سب دیوتا اور وے منتر برہمنوں کے بس میں ہیں۔ اِس لئے برہمن دیوتا کہلاتے ہیں۔ کیونکہ (اگر ہم) چاہیں تو اِس دیوتا کو منتر کے زور سے بُلا کے خوش کر کے مطلب پورا کرانے کا ہمارا ہی اختیار ہے۔ اگر ہم میں منتر کی طاقت نہ ہوتی تو تمہارے سے دہریئے ہم کو سنسار میں رہنے ہی نہ دیتے ۔

راست گو:۔ جو چور۔ ڈاکو۔ بدمعاش لوگ ہیں وے بھی تمہارے دیوتاؤں کے تابع ہوں گے؟ دیوتا ہی اُنسے بُرے کام کراتے ہونگے؟ اگر ایسا ہے تو تمہارے دیوتا اور راکھشسوں میں کچھ فرق نہ رہے گا۔ جو تمہارے بس میں منتر ہیں اُن سے تم چاہو سو کرا سکتے ہو تو اُن منتروں سے دیوتاؤں کو بس کر راجاؤں کے خزانے اُٹھوا کر اپنے گھر میں بھر کر بیٹھے چین کیوں نہیں اُڑاتے؟ گھر گھر میں سنیچر وغیرہ کے تیل وغیرہ کا چھایہ دان لینے کو مارے مارے کیوں پھرتے ہو؟ اور جس کو تم کوبیر مانتے ہو

موسموں کی تبدیلی کی طرح زمانہ کی گردش کو رتو وت کال چکر کہتے ہیں۔ (مترجم)

نوٹ مترجم پورانک لوگ ایک برتن میں گھی ڈال کر اُس میں اپنی شکل کو دیکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ وہ گھی جس میں مُونھ دیکھا گیا ہے۔ چھایہ دان کہلاتا ہے ۔

دولت کے دیوتا کو پورانک لوگ کوبیر مانتے ہیں ۔ مترجم

"शुक्रमंधसः" شُکر (کا منتر) (۶)

"शन्नोदेवी रभिष्टय०" ।७।

سنیچر (کا منتر) (۷)

"कया नश्चित्र आभुवत्" ।८।

راہو (کا منتر) (۸)

"केतुं कृण्वन्न केतवे" ।९।

اِس کو کیتو کی کنڈیکا کہتے ہیں۔ (۹)

(۱) [आग्न्याग्नो०] یہ سورج اور کشش ثقل (کے بارہ میں ہے) ۔

(۲) دوسرا راج گن[1] کا بیان کرتا ہے ۔

(۳) تیسرا آگ (کے بارہ میں ہے)

(۴) چوتھا بجان[2] (کے بارہ میں ہے)

(۵) پانچواں عالم (کی صفات کے بارہ میں ہے)

(۶) چھٹا منی اور خوراک (کے بارہ میں ہے)

(۷) ساتواں ۔ پانی ۔ پران اور پرمیشور (کے بارہ میں ہے)

(۸) آٹھواں ۔ دوست (کے بارہ میں ہے)

(۹) نواں ۔ گیان کے حاصل کرنے کا بتلانے والا منتر ہے ۔ گرہوں کو ظاہر کرنے والے نہیں +

(لوگ) معنی نہ جاننے کے باعث وہم تواہمات میں پڑے ہوئے ہیں +

گرہوں کے پھل کی لیلا کی تردید	۷۸ ۔ (سوال) گرہوں کا پھل ہوتا ہے یا نہیں ؟

[1] (نوٹ مترجم) راج گن سے مراد راجا کے وصائف کی ہے +

[2] " جو یگ کرنے والا ہو اسکو یجمان کہتے ہیں +

۷۶ (سوال) جب وید پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب سمرتی - جب سمرتی کے پڑھنے کی عقل نہ رہی تب شاستر - جب شاستر پڑھنے کی قابلیت نہ رہی - تب پُران بنائے - صرف عورت اور شُودروں کے لئے کیونکہ اِن کو وید پڑھنے سُننے کا استحقاق نہیں ہے ÷

کل نوعِ انسان کو وید کے پڑھنے پڑھانے سننے سُنانے کا استحقاق ہے -

(جواب) یہ بات جھوٹی ہے - کیونکہ قابلیت پڑھنے پڑھانے ہی سے ہوتی ہے اور وید پڑھنے سُننے کا استحقاق سب کو ہے - دیکھو گا - گی وغیرہ عورتوں (کا حال) اور چھاندوگیہ میں (ذکر ہے کہ) جان شروتی شُودر نے بھی (وید) ریکیہ رشی کے پاس پڑھا تھا - اور یجُروید کے چھبیسویں ادھیار کے منتر دوئم میں صاف لکھا ہے کہ ویدوں کے پڑھنے اور سُننے کا استحقاق کل نوعِ انسان کو ہے - پھر جو ایسی ایسی جھوٹی کُتب بنا کر لوگوں کو سچی کتب سے منحرف (کرکے) دام میں پھنسا اپنی مطلب براری کرتے ہیں وے بھاری گناہ گار کیوں نہیں ؟ ÷

۷۷ دیکھو - گرہوں کا چکر کیسا چلایا ہے کہ جس نے بے علم آدمیوں کو قابو کر لیا ہے -

لوگوں نے جن منتروں سے گرہوں کی لیلا پھیلا رکھی ہے دراصل وہ منتر گرہوں کی لیلا کے متعلق نہیں - ایڈیٹر

"आकृष्णेन रजसा०" ।१।

سُورج (کا منتر) (۱)

"इमं देवा असपत्नं सुवध्वम्०" ।२।

چاند (کا منتر) (۲)

"अग्निमूर्धा दिवः ककुत्पतिः०" ।३।

منگل (کا منتر) (۳)

"उद्बुध्यस्वाग्ने०" ।४।

بُدھ (کا منتر) (۴)

"बृहस्पते अतियदर्यो०" ।५।

برہسپتی (کا منتر) (۵)

सूतप्रश्नं द्रौण्यभिभवस्तदस्त्रात्पाण्डवावनम् ।
भीष्मस्य स्वपदप्राप्तिः कृष्णस्य द्वारिकागमः ॥ १३॥
श्रोतुः परीक्षितो जन्म धृतराष्ट्रस्य निर्गमः ।
कृष्णमर्त्यत्यागसूचा ततः पार्थमहापथः ॥ १४ ॥
इत्यष्टादशभिः पादैरध्यायार्थः क्रमात् स्मृतः ।
स्वपरप्रतिबन्धोनं स्फीतं राज्यं जहौ नृपः ॥ १५ ॥
इति वैराग्यतो दार्व्यो प्रोक्ता द्रौणिजयादयः ।
इति प्रथमः स्कन्धः ॥ १ ॥

اس طرح بارہ سکندھوں کی فہرست مضامین اسی طور پر بوپ دیو پنڈت نے بنا کر ہمادری وزیر کو دی۔ جو مفصل دیکھنا چاہیے وہ بوپ دیو کی بنائی ہوئی ہمادری کتاب میں دیکھ لے۔ اسی طرح دیگر پرانوں کی بھی لیلا سمجھنی چاہیئے لیکن اُنیس بیس اکیس (یعنی) ایک دوسرے سے بڑھکر ہیں +

دیکھو! شری کرشن جی کی تواریخ مہابھارت میں نہایت عمدہ ہے اُن کے اوصاف افعال اور عادات اور کام آپت[1] پرشوں کی مانند ہیں جس میں کوئی (اُن کی) ادھرم کی کارروائی (یعنی) شری کرشن جی نے پیدائش سے موت تک بُرا کام کچھ بھی کیا ہو ایسا نہیں لکھا اور اِس بھاگوت کے مصنف نے ناواجب من گھڑت عیب لگائے ہیں۔ دودھ دہی مکھن وغیرہ کی چوری (کے الزام) لگائے اور کبجا لونڈی سے بدفعلی کرنا۔ اور غیر عورتوں سے راس منڈل میں کھیل کرنا وغیرہ جھوٹے عیب شری کرشن جی پر لگائے ہیں۔ اِس کو پڑھ پڑھا سُن سُنا کر دیگر مذاہب والے شری کرشن جی کی بہت سی مذمت کرتے ہیں + اگر یہ بھاگوت نہ ہوتا تو شری کرشن جی جیسے مہاتماؤں کی جھوٹی مذمت کیونکر ہوتی ؟ +

شِو پُران میں بارہ نورانی لنگوں (کا ذکر ہے) کہ جن میں روشنی کا شمہ بھی نہیں رات کو بغیر چراغ جلائے لنگ بھی اندھیرے میں نہیں نظر آتے۔ یہ سب لیلا پوپ جی کی ہیں +

نوٹ مترجم [1] آپت کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا سملاس

سمندر ہوئے تھے - اُنچاس کروڑ یوجن[1] زمین ہے - اِس قسم کی جھوٹی باتوں کا گپوڑہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ جس کا کچھ حد حساب نہیں ٭

یہ بھاگوت بوپ دیو کی تصنیف ہے - جس کے بھائی جے دیو نے گیت گوبند بنایا ہے - دیکھو! اُس نے یہ شلوک اپنی بنائی "ہمادری" نامی کتاب میں لکھے ہیں کہ شریمد بھاگوت پُران میں نے بنایا ہے - اُس تحریر کے تین ورق ہمارے پاس تھے - اُن میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہے اُس ورق کے شلوکوں کا جو مطلب تھا اُس مطلب کے ہم نے دو شلوک بنا کر ذیل میں لکھے ہیں جس کو دیکھنا ہو وہ ہمادری کتاب میں دیکھ لے -

हिमाद्रेः सचिवस्यार्थे सूचना क्रियतेऽधुना।
स्कन्धाऽध्यायकथानां च यत्प्रमाणं समासतः॥ १

श्रीमद्भागवतं नाम पुराणं च मयेरितम्।
विदुषा बोपदेवेन श्रीकृष्णस्य यशोऽन्वितम्॥ २॥

اِسی قسم کے گمشدہ ورق پر شلوک تھے یعنی راجہ کے وزیر ہمادری نے بوپ دیو پنڈت سے کہا کہ مجھکو تمہارے بنائے ہوئے شریمد بھاگوت کے مکمل سُننے کی فرصت نہیں ہے - اس لئے تم مختصر طور پر شلوکوں میں فہرست مضامین تیار کرو - جس کو دیکھ کر میں شریمد بھاگوت کی کتھا کو مجملاً جان لوں - پس مندرجۂ ذیل فہرست مضامین اُس بوپ دیو نے بنائی - اُس میں سے اُس گمشدہ ورق کے ساتھ دس شلوک گم ہو گئے - گیارھویں شلوک سے لکھتے ہیں - یہ مندرجۂ ذیل شلوک سب بوپ دیو کے تصنیف کردہ ہیں -

बोधयन्तीति हि प्राहुः श्रीमद्भागवतं पुनः।
पञ्च प्रश्नाः शौनकस्य सूतस्यात्रोत्तरं त्रिषु॥ ११॥

प्रश्नावतारयोश्चैव व्यासस्य निर्वृतिः कृतात्।
नारदस्यात्र हेतूक्तिः प्रतीत्यर्थं स्वजन्म च॥ १२॥

[1] ایک یوجن چار کوس کا ہوتا ہے ٭

جنم میں بیکنٹھ میں گئے کا دربان کا دوک کا تھا کیا اُس کو تمہارا نارائن بھول گیا؟ بھاگوت کے حساب سے برہما پرجاپتی - کشیپ - ہرنیاکھش اور ہرنیہ کشیپ چوتھی پُشت میں ہوتا ہے - ایک پُشت پر ہزاروں کی تو ہوئی بھی نہیں - پھر ایک بزرگ سدگتی (نجات) کو گئے ہیں کہہ دینا کتنی بے سمجھی کی بات ہے - اور پھر وے ہی ہرنیاکھش - ہرنیہ کشیپ - راون - کمبھ کرن - پھر ششو پال - دنت وکر - پیدا ہوئے تو نرسنگھ کا ڈر کہاں اُڑ گیا؟ ایسی پاگل پن کی باتیں پاگل کرتے سُنتے اور مانتے ہیں عالم نہیں +

پُوتنا اور اکرور کے بارہ میں دیکھو -

रथेन वायुवेगेन॥ भा० स्कं १० । अ० ३६ । श्लोक ३८॥

जगाम गोकुलं प्रति॥ भा० स्कं० १० । पू० अ० ३८ । श्लो० २४॥

اکرورجی کنس کے بھیجے ہوئے ہوا کی تیزی کی مانند دوڑنے والے گھوڑوں کی رتھ پر بیٹھ کر طلوع آفتاب کے وقت چلے اور چار میل گوکل میں غروب آفتاب کے وقت پہنچے - شاید گھوڑے بھاگوت بنانے والے کا طواف کرتے رہے ہونگے یا راستہ بھول بھاگوت بنانے والے کے گھر میں گھوڑے ہانکنے والے اور اکرور جی آکر سوئے ہونگے؟ پُوتنا کا جسم چھ کوس چوڑا اور بہت سا لمبا لکھا ہے - متھرا اور گوکل کے درمیان میں اُسکو مار کر شری کرشن جی نے ڈال دیا - اگر ایسا ہوتا تو متھرا اور گوکل دونوں دب جاتے اور اِس پوپ جی کا گھر بھی دب گیا ہوتا +

اور اجامیل کی حکایت سراسر لے معنی لکھی ہے - اُس نے نارد کے کہنے سے اپنے لڑکے کا نام "نارائن" رکھا تھا - مرتے وقت اپنے لڑکے کو پکارا بیچ میں نارائن (خدا) کُود پڑے - کیا نارائن اُس کے دل کے خیال کو نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنے لڑکے کو پکارتا ہے مجھکو نہیں - اگر ایسا ہی نام کا مہاتم ہے تو آجکل بھی نارائن سمرن (یاد) کرنے والوں کے دُکھ چھڑانے کو کیوں نہیں آتے؟ - اگر یہ بات سچی ہوتی تو قیدی لوگ نارائن نارائن کر کے کیوں نہیں چھوٹ جاتے؟ ایسا ہی جیوتش شاستر کے خلاف سمیرو پہاڑ کا انداز لکھا ہے اور پریہ برت راجہ کے رتھ کے پہیئے کے خط سے

(نوٹ منجانب مترجم) لہ قصہ ہے کہ اجامیل بڑا پاپی تھا - اُس کے بیٹے کا نام نارائن تھا اُس نے اُس کو آواز دی نارائن نامی خدا دھوکھے میں پڑ گیا کہ مجھے پکارتا ہے +

میں رکھ لیا۔ وہ اُٹھا۔ دونوں کی لڑائی ہوئی۔ براہ نے ہرنیاکش کو مار ڈالا۔ ان سے کوئی پُوچھے کہ زمین گول ہے یا چٹائی کی مانند؟ تو کچھ نہ کہہ سکیں گے۔ کیونکہ پُرانک لوگ علم جغرافیہ کے دُشمن ہیں۔ بھلا جب لپیٹ کر سرھانے رکھ لی (تو) آپ کس پر سویا؟ اور براہ جی کس پر قدم دھر کر دوڑ آئے؟ زمین تو براہ جی نے مُونھ میں رکھا پھر دونوں کس پر کھڑے ہو کر لڑے؟ وہاں تو اور کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں تھی شاید بھاگوت وغیرہ پُران بنانے والے پوپ جی کی چھاتی پر کھڑے ہو کر لڑے ہوں گے؟ لیکن پوپ جی کس پر سوئے ہوں گے؟ یہ بات "جیسے گپّی کے گھر گپّی آئے بولے گپّی جی" جب جھوٹ بولنے والوں کے گھر میں دوسرے گپّی لوگ آتے ہیں پھر اِس قسم کی گپ مارنے میں کیا کمی ہے ✣

اب رہا ہرنیہ کشیپ۔ اُس کا جو لڑکا پرہلاد تھا۔ وہ بھگت ہو گذرا ہے اُس کا باپ جب اُس کو پڑھانے کو پاٹھ شالا (مدرسہ) میں بھیجتا تھا تب وہ اُستادوں سے کہتا تھا کہ میری تختی پر رام رام لکھدو۔ جب اُس کے باپ نے سُنا تو اُس کو کہا کہ تو ہمارے دُشمن کا بھجن (عبادت) کیوں کرتا ہے؟ لڑکے نے نہ مانا تب اُس کے باپ نے اُس کو باندھکر پہاڑ سے گرایا۔ کوئیں میں ڈالا لیکن اُس کو کچھ نہ ہوا۔ تب اُس نے ایک لوہے کا ستون آگ میں گرم کر کے اُس سے کہا کہ اگر تیرا معبود رام سچا ہے تو تُو اس کو پکڑنے سے نہ جلیگا۔ پرہلاد پکڑنے لگا دل میں شک ہُوا کہ جلنے سے بچوں گا یا نہیں؟ نارائن نے اُس ستون پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی قطار چلادی۔ اُس کو یقین ہو گیا (اور) جھٹ ستون کو جا پکڑا۔ وہ ستون پھٹ گیا اُس میں سے نرسنگھ نکلا جس نے اُس کے باپ کو پکڑ اُس کا پیٹ پھاڑ ڈالا بعد ازاں پرہلاد کو لاڈ سے چاٹنے لگا۔ پرہلاد سے کہا ور مانگ۔ اُس نے اپنے باپ کی سدگتی (نجات) ہونی مانگی۔ نرسنگھ نے ور دیا کہ تیرے اکیس بزرگ سدگتی کو گئے ✣ اب دیکھئے! یہ بھی دوسرے گپوڑے کا بھائی گپوڑہ ہے۔ کسی بھاگوت سُننے یا سُنانے والے کو پکڑ پہاڑ کے اوپر سے گراوے تو کوئی نہ بچاوے چکنا چور ہو کر مر ہی جاوے ✣ پرہلاد کو اُس کا باپ پڑھنے کے لئے بھیجتا تھا تو کیا بُرا کام کیا تھا؟ اور وہ پرہلاد ایسا بیوقوف تھا کہ پڑھنا چھوڑ بیراگی[1] ہونا چاہتا تھا۔ جلتے ہوئے ستون پر چیونٹیاں چڑھنے لگیں اور پرہلاد مس کرنے سے نہ جلا اِسبات کو جو شخص سچی مانے اُس کو بھی ستون کے ساتھ لگا دینا چاہیئے۔ اگر یہ نہ جلے تو جانو وہ بھی نہ جلا ہوگا اور نرسنگھ بھی کیوں نہ جلا؟ پہلے تیسرے

(نوٹ منجانب مترجم) [1] بیراگی اُس فرقہ کو کہتے ہیں کہ جو رام نام کا جاپ ہی نجات کا وسیلہ سمجھتے اور نوشت و خواند کے دُشمن ہیں ✣

صفت ہونے سے رہسیہ بھی دوبارہ ہے جب بھاگوت کے شلوک کے معنی ہے تو کتاب کے معنی کیوں نہیں؟ برہما جی کو ور (نیک دعا) دیا کہ

भवान् कल्पविकल्पेषु न विमुह्यति कर्हिचित् ॥

भाग० स्कं० २। अ० ६। श्लोक ३६॥

آپ کلپ (یعنی سرشٹی اور وکلپ (یعنی پرلے میں بھی موہ (دنیوی محبت) میں کبھی نہ پڑوگے۔ ایسا لکھ کر پھر دسویں سکندھ میں موہ بس ہوکر بچھڑا چرایا۔ ان دونوں میں سے ایک بات سچی دوسری جھوٹی ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں +

جب بیکنٹھ (جنت) میں رغبت۔ نفرت۔ غصہ۔ حسد۔ تکلیف نہیں ہے تو سنک وغیرہ کو بیکنٹھ کے دروازہ پر غصہ کیوں آیا؟ اگر غصہ آگیا تو وہ سورگ ہی نہیں اُس وقت جے۔ وجے دربان تھے۔ مالک کا حکم ماننا ضروری تھا۔ اُنھوں نے سنک وغیرہ کو روکا تو کیا قصور کیا؟ اس پر بغیر قصور شاپ (بددعا) ہی نہیں لگ سکتا۔ جب شاپ لگا کہ تم زمین پر گر پڑو تو اس کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں زمین نہ ہوگی۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ اور پانی ہوگا۔ تو ایسا دروازہ مکان اور پانی کس کے سہارے تھے۔ پھر جے۔ وجے نے سنک وغیرہ کی تعریف کی کہ مہاراج! پھر ہم بیکنٹھ میں کب آئیں گے؟ اُنھوں نے اُن سے کہا کہ جو محبت سے نارائن کی عبادت کروگے تو سات جنم اور مخالفت سے عبادت کروگے تو تیسرے جنم بیکنٹھ کو حاصل کروگے۔ اِس میں سوچنا چاہیئے کہ جے وجے نارائن کے نوکر تھے۔ اُن کی حفاظت اور مدد کرنا نارائن کا فرض تھا۔ اگر کسی کے نوکروں کو (کوئی) بلاقصور تکلیف دے (اور) اُنکو اُنکا آقا سزا نہ دے تو اُس کے نوکروں کی خرابی سب کوئی کریگا۔ نارائن کو واجب تھا کہ جے وجے کی قدر (کرتے) اور سنک وغیرہ کو خوب سزا دیتے۔ کیونکہ اُنھوں نے اندر آنے کے لیئے اصرار کیوں کیا؟ اور نوکروں سے کیوں لڑے؟ شاپ دیا۔ اُن کے بدلے سنک وغیرہ کو زمین پر گرا دینا نارائن کا انصاف تھا۔ جب اِتنا اندھیر نارائن کے گھر میں ہے تو اُس کے پیرو جو کہ ویشنو کہاتے ہیں اُن کی جس قدر ذلت ہو اُتنی تھوڑی ہے +

پھر وے ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ پیدا ہوئے اُن میں سے ہرنیاکش کو براہ (سُور) نے مارا۔ اُس کی کتھا اِس طرح پر لکھی ہے کہ وہ زمین کو چٹائی کی مانند لپیٹ سرہانے دھر سوگیا۔ وشنو نے سُور کی شکل بنا کر اُس کے سر کے نیچے سے زمین کو مُنھ

"पश्यतीति पश्यः पश्य एव पश्यकः"

جو غلطی سے مبرّا ہوکر ساکن اور متحرک عالم سب روحوں اور اِنکے افعال اور تمام علوم کو بخوبی دیکھتا یعنی جانتا ہے اور

"आद्यन्तविपर्ययश्च"

اس مہابھاشیہ کے قول کے مطابق شروع کا حرف اخیر میں اور اخیر کا حرف شروع میں آنے سے (لفظ) پشیک سے کشیپ بن گیا ہے۔ اِس کے معنی نہ جانتے ہوئے بھانگ کے لوٹے چڑھاکر اپنی عمر قانون قدرت کے خلاف باتیں بیان کرنے میں رائگان کھودی +

جیسے مارکنڈے پُران کے دُرگا پاٹھ میں دیوتاؤں کے جسموں سے نور نکل کر ایک دیوی بنی اُسنے مہی شاسُر کو مارا (اور) رکت بیج کے جسم سے ایک قطرہ زمین پر ٹپکنے سے اُس کی مانند رکت بیج کے پیدا ہونے سے سب جہان میں رکت بیج کا بھر جانا۔ اور خون کی ندی کا بہہ نکلنا وغیرہ گپوڑے بہت سے لکھ رکھے ہیں + جب رکت بیج سے سب جہان بھر گیا تھا تو دیوی اور دیوی کا شیر اور اُس کی فوج کہاں پر رہی تھی؟ اگر کہو کہ دیوی سے دُور دُور رکت بیج تھے تو پھر تمام جہان رکت بیج سے نہیں بھرا ہوگا؟ اگر بھر جاتا تو چوپائے۔ پرندے۔ انسان وغیرہ متنفس۔ تری خشکی۔ مگر مچھ کچھوے مچھلی وغیرہ نباتات وغیرہ درخت کہاں رہتے؟ یہاں پر یہی یقین جانو کہ دُرگا پاٹھ بنانے والے کے گھر میں بھاگ کر چلے گئے ہونگے!!! دیکھئے کیا ہی ناممکن کتھا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر میں اُڑا دیا جس کا کہ کوئی حد و حساب نہیں +

اب جس کو "شری مد بھاگوت" کہتے ہیں اُس کی لیلا سُنو۔ برہما جی کو نارائن نے چار شلوکوں والے بھاگوت کا اُپدیش کیا۔

ज्ञानं परमगुह्यं मे यद्विज्ञानसमन्वितम्।

सरहस्यं तदङ्गञ्च गृहाण गदितं मया॥ भा० स्कं० २।

अ० ९०। श्लोक ३०

اے برہما جی! تو میرا پرم گوہیہ (نہایت راز والا) گیان جو وگیان (علم حقیقی) اور رہسیہ یُکت (راز سے پُر) اور دھرم ارتھ کام موکش کا جُزو ہے اُسی کو مجھ سے حاصل کر۔ جب وگیان یُکت گیان کہا تو پرم یعنی گیان کی صفت رکھنی فضول ہے اور گوہیہ

وغیرہ کا پیدا ہونا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ حیف ہے اِن لوگوں کی بنائی ہوئی اس سخت ناممکن لیلا پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ میں ڈال رکھا ہے ۔ بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ اور بیرونی اندرونی پھوٹی آنکھوں والے اُن کے چیلے سُننے اور ماننے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں یا اور کوئی!!! اِن بھاگوت وغیرہ پُرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم ہی میں ضایع ہو گئے؟ یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہیں گئے؟ کیونکہ وے اِن گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت مصیبتوں سے بچ جاتا ۔

۷۵ (سوال) اِن باتوں میں اختلاف نہیں آ سکتا کیونکہ "جس کا بیاہ اُسی کے گیت"

مارکنڈے پُران اور پوپ دیو کی تصنیف کردہ بھاگوت پُران کی گپوں کا نمونہ

جب وشنو کی تعریف کرنے لگے تب وشنو کو پرمیشور دوسروں کو غلام۔ جب شِو کے گُن گانے لگے تب شِو کو پرمیشور دوسرے کو غلام بنا دیا۔ اور پرمیشور کی مایا (چھل) سے سب بن سکتا ہے انسان سے پیدائش پرمیشور کر سکتا ہے دیکھو! بغیر علت اپنی مایا سے سب خلقت کھڑی کر دی ہے اُس میں کونسی بات ناممکن ہے؟ جو کرنا چاہے سو سب کر سکتا ہے ۔

(جواب) ارے بھولے لوگو! بیاہ میں جس کے گیت گاتے ہیں اُس کو سب سے بڑا اور دوسروں کو چھوٹا یا قابلِ مذمت یا اُس کو سب کا باپ تو نہیں بنا دیتے؟ کہو پوپ جی تم بھاٹ اور خوشامدی گیت گانے والوں سے بھی بڑھکر گپّی (لاف زن) ہو یا نہیں؟ کہ جس کے پیچھے لگو اُسی کو سب سے بڑا بناؤ اور جس سے مخالفت کرو اُسکو سب سے ادنےٰ ٹھہراؤ تمکو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب؟ بلکہ تم کو تو اپنی غرض ہی سے کام ہے۔ مایا (دھوکھا) انسان میں ہو سکتی ہے جو دھوکھے باز فریبی ہیں اُنہیں کو مایا والے کہتے ہیں ۔ پرمیشور میں مکر و فریب وغیرہ عیب نہ ہونے سے اُس کو مایا والا نہیں کہہ سکتے ۔ اگر آغاز آفرینش میں کشیپ اور کشیپ کی عورتوں سے چارپائے۔ پرندے۔ سانپ۔ درخت وغیرہ ہوئے ہوتے تو آجکل بھی ویسی اولاد کیوں نہیں ہوتی؟ پیدائش کا سلسلہ جو پہلے لکھ آئے ہیں وہی درست ہے ۔ اور قیاس پڑتا ہے کہ پوپ جی وہیں سے دھوکھا کھا کر بکے ہوں گے ۔

तस्मात् काश्यप्य इमाः प्रजाः ॥ शत० ७ । ५ । १ । ५ ॥

شت پتھ میں یہ لکھا ہے کہ یہ سب مخلوقات کشیپ کی بنائی ہوئی ہیں ۔

कश्यपः कस्मात् पश्यको भवतीति ॥ निरु० अ० २ । खं० ॥

عالم کے صانع پرمیشور کا نام کشیپ اس لئے ہے کہ پشیک یعنی۔

اُس کا ستیاناس ہوگا + گائے کو بددُعا دی کہ جس مونھ سے تو جھوٹ بولی ہے اُسی سے براز کھایا کریگی ۔تیرے مونھ کی پرستش کوئی نہیں کریگا لیکن دُم کی کریں گے۔اور برھما کو بددُعا دی کہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دُنیا میں کہیں نہوگی + اور وشنو کو ور[1] دیا کہ چونکہ تو سچ بولا ہے اسلئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی + پھر دونوں نے لنگ کی تعریف کی اُس (تعریف) سے خوش ہوکر اس لنگ میں سے ایک جٹاجوٹ صورت نکل آئی اور کہنے لگی کہ تم کو میں نے خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔(تم) جھگڑے میں کیوں پڑ گئے؟ برھما اور وشنو نے کہا کہ ہم بغیر سامان کے خلقت کہاں سے پیدا کریں تب مہادیو نے اپنے بالوں میں سے ایک راکھ کا گولا نکال کر دیا (اور کہا) کہ جاؤ اِس میں سے سب خلقت پیدا کرو وغیرہ وغیرہ + بھلا کوئی ان پُرانوں کے بنانے والوں سے پوچھے کہ جب ذرّات اور پانچ مہابھوت (عناصر) بھی نہیں تھے تو برھما۔ وِشنو۔ مہادیو کے جسم۔ پانی۔ کمل۔ لِنگ۔ گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولا کیا تمہارے باباکے گھر میں سے آگرے؟ +

ویسے ہی بھاگوت میں (لکھا ہے) وِشنو کی ناف سے کنول۔(پھُول پیدا ہوا) (اور اُس) کنول سے برھما اور برھما کے وہنے پاؤں کے انگوٹھے سے سوائمبھو اور بائیں انگوٹھے سے ست رُوپا رانی۔ ماتھے سے رودر۔ اور مریچی وغیرہ دس لڑکے (پیدا ہوئے) اُن سے دس پرجاپتی (ہوئے اور) اُن کی تیرہ لڑکیوں کی بیاہ شادی کا کشیپ سے (ہونا لکھا ہے) اُن میں سے دِتی کے بطن سے دَیت۔ دنو کے بطن سے دانو۔ ادتی کے بطن سے آدیتہ۔ وِنتا کے بطن سے پرندے۔ کدرو کے بطن سے سانپ۔ سَرما کے بطن سے کُتّے۔ شغال وغیرہ اور دیگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ گدھے۔ بھینسے۔ گھاس پھوس اور ببول وغیرہ درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوئے + واہ رے واہ! بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ! کیا کہنا! تجھکو ایسی ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی۔ محض اندھا ہی بن گیا + عورت مرد کے حیض اور منی کے اتصال سے انسان تو بنتے ہی ہیں لیکن پرمیشور کے قانون قدرت کے خلاف۔ چارپائے پرندے۔ سانپ۔ وغیرہ کبھی پیدا نہیں ہوسکتے۔ اور ہاتھی اونٹ شیر کُتّے۔ گدھے اور درخت وغیرہ کو عورت کے رحم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ کہاں ہوسکتی ہے؟ اور شیر وغیرہ پیدا ہوکر اپنے ماں باپ کو کیوں نہ کھا گئے؟ اور انسانی جسم سے حیوان۔ پرند۔ درخت

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ور یعنی دُعاے خیر۔

ببلا اُٹھا۔ اور بُلبلے میں سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اُس نے برھما سے کہا کہ اے بیٹے دُنیا کو بنا۔ برھما نے اُس کو کہا کہ میں تیرا بیٹا نہیں بلکہ تُو میرا بیٹا ہے۔ اُن میں جھگڑا برپا ہوا اور دویہ[1] ہزار برس تک دونوں پانی پر لڑتے رہے۔ تب مہا دیو نے سوچا کہ جن کو میں نے دُنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا وے دونو آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اُن دونو کے بیچ میں سے ایک نورانی لِنگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان میں چلا گیا اُس کو دیکھ کر دونوں متحیّر ہو گئے۔ سوچنے لگے کہ اِس کی ابتدا و انتہا معلوم کرنی چاہیئے۔ جو ابتدا و انتہا معلوم کر کے جلد آوے وہی باپ اور جو پیچھے یا پتہ لے کر نہ آوے وہ بیٹا کہلائے + وِشنو کچھوے کی شکل اختیار کر کے نیچے کو چلا اور برھما ہنس کا جسم اختیار کر کے اوپر کو اُڑا۔ دونو من کی تیز رفتاری سے چلے۔ دویہ[1] ہزار برس تک دونوں چلتے رہے تو بھی اُس کی حد نہ پائی۔ تب نیچے سے اوپر (آنیوالے) وِشنو اور اوپر سے نیچے (جانے والے) برھما نے سوچا کہ اگر وہ پتہ لے آیا ہوگا۔ تو مجھکو بیٹا بننا پڑیگا۔ ایسا سوچ رہا تھا کہ اُسی وقت ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے اُتر آیا اُن سے برھما نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم ہزاروں برس سے اِس لِنگ کے سہارے چلے آتے ہیں۔ برھما نے پوچھا کہ اِس لِنگ کی حد ہے یا نہیں؟ اُنہوں نے کہا کہ نہیں + برھما نے اُن سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور ایسی گواہی دو کہ میں اِس لِنگ کے سر پر دودھ کی دھار برساتی تھی۔ اور درخت کہے کہ میں پھول برساتا تھا۔ ایسی گواہی دوگے تو میں تم کو منزل پر لیچلونگا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم جھوٹی گواہی نہیں دیں گے تب برھما خفا ہو کر بولا کہ اگر گواہی نہیں دوگے تو میں تُم کو ابھی خاکستر کر دیتا ہوں۔ تب دونوں نے ڈر کر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ہم ویسی گواہی دیں گے + تب تینوں نیچے کی طرف چلے + وِشنو پہلے ہی آ گیا تھا۔ برھما بھی آ پہنچا (اُس نے) وِشنو سے سوال کیا کہ تو نے حد معلوم کی ہے یا نہیں؟ تب وِشنو بولا کہ مجھکو اس کی حد نہیں ملی + برھما نے کہا کہ میں پتہ لے آیا ہوں۔ وِشنو نے کہا کہ کوئی گواہی دو۔ تب گائے اور درخت نے گواہی دی کہ ہم دونو لِنگ کے سر پر تھے + تب لِنگ میں سے آواز آئی اور (اُس نے) اول درخت کو بد دعا دی کہ چونکہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیرا پھول مجھ یا کسی اور دیوتا پر دنیا میں کہیں نہیں چڑھے گا اور جو کوئی چڑھاویگا

(نوٹ صفحات مترجم) [1] دویہ ہزار برس برھم دن کا نام ہے اس کی تشریح آٹھویں سملاس کے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھ لو +

۴۷ (سوال) پُرانوں میں سب باتیں جھوٹی ہیں یا کوئی سچی بھی ہے ÷

پُرانوں میں بہت سی باتیں جھوٹی اور تھوڑی سی سچی ہیں ÷ جو سچی ہیں وہ وید آدی شاستروں کی ہیں ÷ پُرانوں کے گپوڑوں کا نمونہ –

(جواب) بہت سی باتیں جھوٹی ہیں اور کوئی گھنا کھشر نیائے (مثلاً گھُن سے الفاظ بننے کا) سے سچی بھی ہے – جو سچی ہے وہ وید وغیرہ سچے شاستروں کی اور جو جھوٹی ہیں وہ اِن پوپوں کے پُران روپ گھر کی ہیں جیسے شِوپُران میں شیئوں نے شِو کو پرمیشور مان کر وشنو – برھما – اِندر – گنیش – اور سُوریہ وغیرہ کو اُن کے غلام قرار دیا ہے – ویشنوؤں نے وشنوپُران وغیرہ میں وشنو کو پرمیشور مانا اور شِو وغیرہ کو وشنو کا غلام (قرار دیا ہے)

دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور شِو – وشنو وغیرہ کو اُس کا غلام بنایا – گنیش کھنڈ میں گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے ÷ بھلا یہ بات اِن سمپردائی (فرقہ والے) لوگوں کی نہیں تو کن کی ہے ؟ (جب) ایک آدمی کی تصنیف میں ایسی متضاد بات نہیں ہوتی تو عالم کی تصنیف میں بھی کبھی نہیں ہوسکتی – اس میں سے اگر ایک بات کو سچی مانیں تو دوسری جھوٹی اور دوسری کو سچی مانیں تو تیسری جھوٹی اور اگر تیسری کو سچی مانیں تو باقی سب جھوٹی ہوجاتی ہیں ÷ شِوپُران والے نے شِو سے – وشنوپُران والوں نے وشنو سے – دیوی پُران والے نے دیوی سے – گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے – سُورج پُران والے نے سورج سے اور وایو پُران والے نے وایو سے – دُنیا کی پیدائش (اور) پرلے لکھ کر پھر ہر ایک سے دُنیا کے ایک ایک سبب یعنی علّت کی پیدائش لکھی ہے ÷ اگر کوئی پوچھے کہ جو عالم کی پیدائش قیام – اور پرلے کرنے والا ہے وہ پیدا (ہوسکتا) اور جو پیدا ہونے والی چیز ہے وہ جہان کی علّت کبھی ہوسکتی ہے ؟ تو صرف چُپ رہنے کے بدون کچھ بھی نہیں کہہ سکیں گے – اور اِن سب کے جسم کی پیدائش بھی اُن سے ہوئی ہوگی پھر وے خود مخلوق اور محدود ہونے کے باعث دُنیا کی پیدائش کے کرنے والے کیونکر ہوسکتے ہیں ؟

اور پیدائش بھی عجیب عجیب طور سے مانی ہے . جو کہ بالکل ناممکن ہے – جیسے : –

شِوپُران میں شِو نے خواہش کی کہ میں دُنیا کو پیدا کروں تو ایک نارائن نامی تالاب کو پیدا کرکے اُس کے ناف سے کمل – کمل میں سے برھما پیدا کیا اُس نے دیکھا کہ سب پانی ہی پانی ہے (اُس نے) ایک چُلّو پانی اُٹھا دیکھ پانی میں ٹپک دیا – اُس سے ایک

(نوٹ منجانب مترجم) لہ جہاں لکڑی میں گھُن لگ جاتے وہاں اُس کے اوپر اکثر اوقات حروف کی شکل سی بن جاتی ہے – اُسے دیکھ کر کوئی کہہ اُٹھے کہ یہ کسی نے لکھا ہوا ہے ÷

باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں۔ بلکہ یہ کام مخالف۔ خودغرض جاہل لوگوں کا ہے۔ اتہاس (تواریخ) اور پُران شو پُران وغیرہ کا نام نہیں بلکہ :۔

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति।

یہ براہمن اور شوتروں کا قول ہے۔

ایترے۔ شتپت پتھ۔ سام۔ اور گوپتھ براہمن کتابوں ہی کے اتہاس۔ پُران۔ کلپ۔ گاتھا۔ اور ناراشنسی یہ پانچ نام ہیں ؛

(اتہاس) جیسے جنک اور یاگ ولکیہ کا مباحثہ۔

(پُران) دنیا کی پیدائش وغیرہ کا بیان

(کلپ) ویدک الفاظ کے سامرتھ (وسعت) کا بیان اور معنوں کو ظاہر کرنا۔

(گاتھا) کسی کی مثال سے نتیجہ نکال کر کتھا کی صورت میں بیان کرنا۔

(ناراشنسی) انسانوں کے قابل تعریف یا قابل مذمت افعال کا بیان کرنا۔

اِن ہی سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں۔ پتری کرم یعنی علم معرفت کے جاننے والوں کی تعریف میں کچھ شُشنا۔ اشومیدھ کے اختتام پر بھی انہی کا شُشنا لکھا ہے کیونکہ جو ویاس کی تصانیف ہیں اُن کا شُشنا شُشنانا ویاس جی کی پیدائش کے بعد ہو سکتا ہے پیشتر نہیں۔ جب ویاس جی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تب ویدارتھ کو پڑھتے پڑھاتے سُنتے سُناتے تھے۔ اسی لئے سب سے پُرانی براہمن کتابوں ہی پر یہ سب (باتیں) صادق آسکتی ہیں۔ اِن جدید فرضی شری مد بھاگوت شو پُران وغیرہ جھوٹی یا پُراز عیب کتابوں پر نہیں صادق آسکتیں ؛

چونکہ ویاس جی نے وید پڑھے اور پڑھا کر وید کے معنوں کی اشاعت کی اِسی لئے اُن کا نام "وید ویاس" ہوا۔ کیونکہ ویاس قطر کو کہتے ہیں یعنی رگوید کے شروع سے لے کر اتھروید کے اخیر تک چاروں وید پڑھے تھے اور شک دیو اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھائے بھی تھے۔ ورنہ اُن کا جنم کا نام تو "کرشن دویپاین" تھا ؛

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ویدوں کو ویاس جی نے اکٹھا کیا۔ یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ ویاس جی کے باپ۔ دادا۔ پڑدادا۔ پراشر۔ شکتی۔ وششٹ۔ اور برہما وغیرہ نے بھی چاروں وید پڑھے تھے یہ بات کیونکر ٹھیک ہو سکے؟ ؛

بھی انہی بدکردار گرو لوگوں نے بنائی ہے +

۳۷ (سوال)

اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی نہیں ہیں۔ شت پتھ وغیرہ برہمن کتابوں کا نام اصل میں پُران ہے۔

अष्टादशपुराणानां कर्ता सत्यवतीसुतः ॥ १ ॥

इतिहासपुराणाभ्यां वेदार्थमुपबृंहयेत् ॥२॥ महाभारते

पुराणान्यखिलानि च ॥ ३ ॥ मनु० ॥

इतिहासपुराणं पंचमं वेदानां वेदः ॥ ४ ॥

छान्दोग्य० प्र० ७ ॥ खं० १ ॥

दशमेऽहनि किंचित्पुराणमाचक्षीत ॥ ५ ॥

पुराणविद्या वेदः ॥ ६ ॥ सूत्रम् ॥

(۱) اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی ہیں۔ ویاس کے قول کو مستند ضرور سمجھنا چاہیئے (۲) تواریخ مہابھارت اٹھارہ پُرانوں سے ویدوں کے معنی پڑھیں پڑھاویں کیونکہ تواریخ اور پُران ویدوں ہی کے معنی کے مطابق ہیں (۳) پتری کرم میں پُران اور ہری ونش کی کتھا سُنیں + (۴) اشومیدھ کے اختتام پر دسویں روز تھوڑی سی پُران کی کتھا سُنیں (۵) پُرانوں کا علم وید کے معنی جاننے ہی سے وید ہے (۶) تواریخ اور پُران پانچواں وید کہلاتے ہیں +
اس قسم کے حوالوں سے پُرانوں کا مستند (ہونا) اور ان کے حوالوں سے بُت پرستی اور تیرتھ بھی قابل تسلیم ہیں کیونکہ پُرانوں میں بُت پرستی اور تیرتھوں کی اجازت ہے +

(جواب) جو اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو اُن میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے کیونکہ شاریرک سُوتر۔ یوگ شاستر کے بھاشیہ وغیرہ ویاس کی تصنیفات کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بڑے عالم۔ راستباز۔ دھارمک یوگی تھے۔ وہ ایسی جھوٹی کتھا کبھی نہ لکھتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن سمپردائی باہم مخالف لوگوں نے بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابیں بنائی ہیں اُن میں ویاس جی کے اوصاف کا شمہ بھی نہ تھا اور وید شاستر کے خلاف جھوٹی

गुरुरेव परं ब्रह्म तस्मै श्रीगुरवे नमः॥

اس قسم کا گرو مہاتم تو سچا ہے؟ گرو کے پاؤں دھو کر پینا جیسا حکم کرے ویسا کرنا۔ گرو لالچی ہو تو وامن (اوتار) کی مانند۔ غصے والا ہو تو نرسنگھ (اوتار) کی مانند۔ محبت کرنے والا ہو تو رام کی مانند۔ اور شہوتی ہو تو کرشن کی مانند گرو کو جاننا چاہیئے۔ خواہ گرو جی کیسا ہی گناہ کریں تو بھی اشردھا (بے اعتقادی) نہ کرنی۔ سنت یا گرو کے دیدار کو جانے میں قدم قدم پر اشومیدھ (یگیہ) کا ثمرہ ملتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

(جواب) ٹھیک نہیں۔ برہما۔ وشنو۔ مہیشور اور پاربرہم پرمیشور کے نام ہیں۔ اُس کے برابر گرو کبھی نہیں ہوسکتا۔ یہ گرو مہاتم۔ گرو گیتا بھی ایک بڑی پوپ لیلا ہے۔ گرو تو ماں باپ اُستاد اور اُپدیشک ہوتے ہیں۔ اُن کی خدمت کرنی اُن سے تعلیم و تربیت حاصل کرنی کرانی شاگرد اور اُستاد کا کام ہے۔ لیکن جو گرو لالچی۔ غصہ ور۔ محبت میں غلطاں۔ اور شہوتی ہو تو اُس کو بالکل ترک کر دینا۔ تنبیہ کرنی۔ معمولی تنبیہ سے نہ مانے تو ارگھیہ پادیہ یعنی مارنا سزا دینا جان تک لینے میں بھی کچھ عیب نہیں۔ جو علم وغیرہ اچھے اوصاف میں بڑا نہیں ہے۔ جھوٹ موٹ کنٹھی۔ تِلک۔ وید کے برخلاف منتر اُپدیش کرنے والے ہیں وے گرو ہی نہیں بلکہ گڈریئے کی مانند ہیں۔ جیسے گڈریے اپنی بھیڑ بکریوں سے دودھ وغیرہ مطلب نکالتے ہیں ویسے ہی شاگردوں چیلے چیلیوں کی دولت لوٹ کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔

دوہا۔

لوبھی گرو لالچی چیلا دونو کھیلیں داؤ
بھوساگر میں ڈوبتے۔ بیٹھ پتھر کی ناؤ

گرو سمجھیں کہ چیلے چیلی کچھ نہ کچھ دیئگے ہی اور چیلا سمجھے کہ چلو گرو جھوٹی قسم کھانے گناہ دور کرنے وغیرہ لالچ سے دونوں کپٹ منی بھوساگر کے عذاب میں غرقاب ہوتے ہیں۔ جیسے پتھر کی ناؤ میں بیٹھنے والے سمندر میں ڈوب مرتے ہیں۔ ویسے ہی گرو اور چیلوں کے مونھ پر خاک مٹی پڑے اُس کے پاس کوئی بھی کھڑا نہ رہے۔ جو رہے وہ بحر عذاب میں ڈوبے گا۔

جیسی لیلا پجاری پرانیوں نے چلائی ہے ویسی ان گڈریئے گروؤں نے بھی مچائی ہے یہ سب کام خود غرض لوگوں کا ہے۔ جو دوسروں کے خیر خواہ ہیں وے خود تکلیف اٹھاویں تو بھی عالم کی بھلائی کرنا نہیں چھوڑتے اور گورو مہاتم نیز گرو گیتا

समानतीर्थे वासी ॥ अ० ४ । पा० ४ । १०७ ॥

नमस्तीर्थ्याय च ॥ यजुः ॥ अ० १६ ॥

جو برھمچاری ایک آچاریہ سے یا ایک شاستر کو ساتھ ساتھ پڑھتے ہوں وے سب ستیرتھ یعنی برابر کے تیرتھ سیوی (ہم جماعت) ہوتے ہیں جو وید وغیرہ شاستر اور راستبازی وغیرہ دھرم کی صفات میں سادھو (تدابیر کرنے والا) ہو اُس کو اناج وغیرہ اشیاء کا دینا اور اُن سے علم حاصل کرنا وغیرہ تیرتھ کہلاتا ہے ۔

نام سمرن اِس کو کہتے ہیں کہ

यस्य नाम महद्यशः ॥ यजुः । अ० ३२ । मं० ३ ॥

پرمیشور کا نام بڑے یش یعنی دھرم کے کاموں کا کرنا ہے ۔ جیسے برہم ۔ پرمیشور ۔ ایشور نیاءکاری (عادل) دیالو (رحیم) سرب شکتیمان (قادر مطلق) وغیرہ نام پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے باعث ہیں ۔ مثلاً برہم سب سے بڑا ۔ پرمیشور مالکوں کا مالک ۔ ایشور قدرت والا ۔ نیاءکاری جو کبھی بے انصافی نہیں کرتا ۔ دیالو جو سب پر نظر عنایت رکھتا ۔ سرب شکتیمان اپنی قدرت ہی سے سب دُنیا کی پیدائش ۔ قیام اور فنا کرنے والا ۔ مدد کسی کی نہیں لیتا ۔ برہما طرح طرح کی دُنیوی اشیاء کا بنانے والا ۔ وشنو سب میں حاضر ناظر ہو کر حفاظت کرتا ۔ مہادیو سب دیووں کا دیو ۔ رُدر پرلے (فنا) کرنے والا وغیرہ ناموں کے معنوں کو اپنے میں دھارن (جذب) کرے یعنی بڑے کاموں کے کرنے سے بڑا ہو ۔ طاقتوروں میں طاقتور ہو ۔ قابلیتوں کو بڑھاتا جائے ۔ ادھرم کبھی نہ کرے ۔ سب پر رحم کرے ۔ سب قسم کے سادھنوں (تدابیر) کو سمرتھ (نشو و نما) کرے ۔ صنعت و حرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بنائے ۔ سب دُنیا میں اپنی روح کی مانند رنج و راحت سمجھے ۔ سب کی حفاظت کرے ۔ عالموں میں عالم ہو ۔ بُرے کام کرنے والوں کو کوشش سے سزا (دے) اور شریفوں کی حفاظت کرے ۔ اِس طرح پرمیشور کے ناموں کے معنی جانکر پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے مطابق ہی اپنے اوصاف افعال اور خواص کو کرتے جانا ہی پرمیشور کا نام سمرن (نام لینا) ہے

گرودوم کی تردید

गुरुर्ब्रह्मा गुरुर्विष्णुर्गुरुर्देवो महेश्वरः । ۷۲ (سوال)

اس قسم کے شلوک پوپ پُران ہیں جو سینکڑوں ہزاروں کوس دُور سے بھی گنگا گنگا کہے تو اُس کے گناہ دور ہو جاتے اور وہ وشنو لوک یعنی بیکنٹھ (جنّت) کو جاتا ہے۔ ہری ان دو حرفوں کا نام لینا سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ ویسے ہی رام۔ کرشن۔ شو۔ بھگوتی وغیرہ ناموں کا مہاتم ہے۔ اور جو آدمی صبح کے وقت شو یعنی لنگ یا اس کے بت کا درشن کرے تو رات میں کیا ہوا۔ دوپہر میں درشن سے عمر بھر کا شام کے وقت درشن کرنے سے سات جنموں کا پاپ (گناہ) چھوٹ جاتا ہے یہ درشن کا مہاتم ہے۔ کیا جھوٹا ہو جائیگا؟ +

(جواب) جھوٹ ہونے میں کیا شک (ہے)؟ کیونکہ گنگا گنگا یا ہری۔ رام۔ کرشن۔ نارائن۔ شو اور بھگوتی کا نام لینے سے گناہ کبھی نہیں چھوٹتے اگر چھوٹیں تو دکھی کوئی نہ رہے اور گناہ کرنے سے کوئی بھی نہ ڈرے۔ جیسے کہ آجکل پوپ لیلا میں گناہ بڑھکر ہو رہے ہیں۔ جاہلوں کا یقین ہے کہ ہم گناہ کر کے نام سمرن یا تیرتھ یاترا کرینگے تو گناہ دور ہو جائیں گے۔ اسی یقین پر گناہ کر کے دُنیا اور عاقبت کو برباد کرتے ہیں۔ لیکن کیا ہُوا گناہ بھوگنا ہی پڑتا ہے +

۱۷ (سوال) تو کوئی تیرتھ نام سمرن سچا ہے یا نہیں۔

سچے تیرتھ اور سچا نام سمرن

(جواب) ہے۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ دھارمک عالموں کی صحبت۔ سب کی بھلائی کرنا۔ دھرم پر چلنا۔ یوگا بھیاس۔ دشمنی اور فریب کا نہ کرنا۔ راست بازی۔ سچائی کا اعتقاد۔ راست کرداری۔ برہمچریہ رکھنا۔ اُستاد۔ درویش۔ ماں۔ باپ کی خدمت۔ پرمیشور کی ستُتی[1]۔ پرارتھنا[1]۔ اُپاسنا[1]۔ شانتی۔ نفس کُشی۔ نیک سیرتی۔ نیک کوششیں۔ علم۔ علم حق۔ وغیرہ اچھے اوصاف افعال دُکھوں سے عبور کرانے والے ہونے کے سبب تیرتھ ہیں + اور جو تری خشکی والے ہیں وے تیرتھ کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ

"जना यैस्तरन्ति तानि तीर्थानि"

انسان جن کے ذریعہ دُکھوں کو عبور کریں اُن کا نام تیرتھ ہے۔ تری و خشکی تیرانے والے نہیں بلکہ ڈبا کر مارنے والے ہیں۔ برخلاف اس کے جہاز وغیرہ کا نام تیرتھ ہو سکتا ہے کیونکہ اُن سے بھی سمندر وغیرہ کو عبور کرتے ہیں +

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ستُتی۔ پرارتھنا۔ اُپاسنا کی تشریح کے لئے دیکھو ساتواں سملاس +

(جواب) تم قدیم کس کو کہتے ہو؟ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اگر یہ ہمیشہ سے ہوتے تو وید اور براہمن وغیرہ رشی منی کی تصنیف کردہ کتابوں میں انکا نام کیوں نہیں؟ یہ بت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے پیچھے وام مارگی اور جینیوں سے چلی ہے پہلے آریہ ورت میں نہیں تھی۔ اور یہ تیرتھ بھی نہیں تھے۔ جب جینیوں نے گرنار۔ پالی تانہ۔ شکھر۔ شترونجے اور آبو وغیرہ تیرتھ (زیارت گاہ) بنائے۔ تو انکے مطابق ان لوگوں نے بھی بنا لئے۔ جو کوئی ان کے آغاز کا امتحان کرنا چاہیں وے پنڈوں کی پرانی سے پرانی بہی اور تانبے کے پتر وغیرہ کی تحریریں دیکھیں + تو یقین ہوجائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانچ سو یا ایک ہزار برس سے پیچھے ہی بنے ہیں۔ ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی اس لئے جدید ہیں +

۶۹ (سوال) جو جو تیرتھ یا نام کا مہاتم یعنی جیسے

تیرتھ کے نام لینے یا وہاں تیرتھ جانے سے گناہ نہیں چھوٹتے۔

"अन्यक्षेत्रे कृतं पापं काशीक्षेत्रे विनश्यति"[1]

اس قسم کی جو باتیں ہیں وے سچی ہیں یا نہیں؟۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو پاپ چھوٹ جاتے ہوں تو مفلسوں کو دولت۔ بادشاہت۔ اندھوں کو آنکھ ملجاتی۔ کوڑھیوں کے جزام وغیرہ امراض دور ہوجاتے ایسا نہیں ہوتا اسلئے گناہ یا ثواب کسی کا نہیں چھوٹتا +

۷۰ (سوال)

گنگا ہرے۔ رام۔ نام سمرن اور سورج کے درشن سے پاپ نہیں چھوٹتے

गङ्गागङ्गेति यो ब्रूयाद्योजनानां शतैरपि ।
मुच्यते सर्वपापेभ्यो विष्णुलोकं स गच्छति ॥ १ ॥
हरिर्हरति पापानि हरिरित्यक्षरद्वयम् ॥ २ ॥
प्रातःकाले शिवं दृष्ट्वा निशि पापं विनश्यति ।
आजन्मकृतं मध्याह्ने सायाह्ने सप्तजन्मनाम् ॥ ३ ॥

---

[1] (ترجمہ) دوسرے مقام میں کیا ہوا گناہ کاشی کے مقام میں دور ہو جاتا ہے۔
(مترجم)

پریاگ میں کسی حجّام شلوک بنانے والے یا پوپ جی کو کچھ روپیہ دیکر سر مُنڈانے کا مہاتم (بزرگی) بنایا یا بنوایا ہوگا - پریاگ میں غسل کر کے بہشت کو جاتا تو واپس گھر میں کیوں آتا - ایسا کوئی بھی نظر نہیں آتا - بلکہ گھر کو سب آتے ہوئے نظر آتے ہیں +

جو کوئی وہاں ڈوب مرتا (ہے) اُس کا جیو (روح) بھی آکاش میں ہوا کے ساتھ گھوم کر جنم لیتا ہوگا - تیرتھ راج بھی نام نکالنے والوں نے رکھا ہے - غیر مدرکہ شئے پر راجہ رعیت کی تمیز کبھی نہیں ہو سکتی +

یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ ایودھیا کا شہر - آبادی - کُتے - گدھے - بھنگی - چمار اور جائے ضرور سمیت تین دفعہ بہشت میں گیا - بہشت میں تو نہیں گیا وہاں کی وہاں ہے - لیکن پوپ جی کے زبانی گپوڑوں میں ایودھیا بہشت کو اُڑ گئی - یہ گپوڑہ لفظوں کی صورت میں اُڑتا پھرتا ہے ایسے ہی نیمشں آرینہ وغیرہ بھی انہی لوگوں کی لیلا جانو +

متھرا تین لوک سے نرالی؟ تو نہیں لیکن اُس میں تین جاندار بڑے لیلا دھاری ہیں کہ جن کے مارے تری - خشکی اور ہوا میں کسی کو آرام ملنا مشکل ہے - ایک چوبے جو کوئی غسل کرنے جائے اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے ہو کر بکتے رہتے ہیں کہ لاؤ یجمان! بھانگ مرچ اور لڈو کھائیں پئیں - یجمان کی جے جے مناویں + دوسرے پانی میں کچھو کاٹ ہی کھاتے ہیں جنکے مارے غسل کرنا بھی گھاٹ پر مشکل ہو جاتا ہے - تیسرے آکاش میں اوپر لال منہ کے بندر پگڑی - ٹوپی - زیور اور پاپوش تک بھی نہ چھوڑیں - کاٹ کھاویں - دھکّے دے گرا کر مار ڈالیں اور یہ تینوں پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کے معبود ہیں - کچھووں کی منوں بھر چنے وغیرہ اناج سے بندروں کی چنے - گڑ وغیرہ سے اور چوبوں کی دکشنا اور لڈوؤں سے لوگ خدمت کیا کرتے ہیں +

اور برنداین[1] جب تھا تب تھا اب تو بیسوا بن کی مانند چھوکرا چھوکری اور گرو چیلے وغیرہ کی لیلا پھیل رہی ہے + ویسے ہی دیپ مالیکا (دیوالی) کے میلہ پر گوبردھن اور برج یاترا میں بھی پوپوں کی بن پڑتی ہے +

کورو کھشیتر میں بھی وہی روزی کی لیلا سمجھ لو - انمیں جو شخص دھارمک (اور) دوسروں کی بہتری کا خواہاں ہے وہ اس پوپ لیلا کو چھوڑ دیتا ہے +

۶۸ (سوال) یہ بُت پرستی اور تیرتھ قدیم سے چلے آتے ہیں - جھوٹے کیوں کر ہو سکتے ہیں ؟ +

ڈھائی یا تین ہزار برس سے پہلے یہاں بُت پرستی نہ تھی

(نوٹ : [1] برنداین کے لفظی معنی پاک جنگل کے ہیں - (مترجم)

گھوڑوں کی لیلا ہے یعنی جہاں الکھ نندا اور گنگا ملی ہے اس لئے وہاں دیوتا رہتے ہیں۔ ایسی گپتیں نہ ہانکیں تو وہاں کون جائے؟ اور ٹکا کون دے؟ گپت کاشی (پوشیدہ کاشی) تو نہیں ہے وہ تو پرسدھ کاشی (ظاہرا کاشی) ہے۔ تین یُگوں کی دھونی تو نہیں نظر آتی لیکن پوپوں کی دس بیس پُشتوں کی ہوگی۔ جیسی خاکیوں کی دھونی اور پارسیوں کا آتشکدہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔

تپت کنڈ (گرم چشمہ) (چونکہ) پہاڑوں کے اندر سخت حرارت ہوتی ہے (اسلئے) اِس میں گرم پانی آتا ہے۔ اُس کے نزدیک دوسرے حوض میں اُوپر کا پانی یا جہاں گرمی نہیں وہاں کا آتا ہے + اسلئے ٹھنڈا ہے۔ کیدار کے مقام کی جگہ بہت اچھی ہے لیکن وہاں بھی ایک جمے ہوئے پتھر پر پجاری یا اُن کے چیلوں نے مندر بنا رکھا ہے۔ وہاں مہنت پجاری پنڈے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پُوروں سے مال اُڑا کر عیش و عشرت کرتے ہیں۔ ویسے ہی بدری نارائین میں ٹھگ وِدیا والے بہت سے بیٹھے ہیں۔ "راول جی" وہاں کے سردار ہیں ایک عورت چھوڑ بہت سی کر بیٹھے ہیں +

پشوپتی ایک مندر اور پنچ مُکھی بُت کا نام رکھ چھوڑا ہے۔ جب کوئی نہ پُوچھے تب ہی ایسی لیلا زور میں ہوتی ہے۔ لیکن جیسے تیرتھ کے لوگ دغا باز مال اُڑانے والے ہوتے ہیں ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے۔ وہاں کی زمین پُر فضا اور پاک ہے +

۴۷ (سوال) وِندھیاچل میں وِندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھُجی ظاہرا موجود ہے۔ وِندھیشوری تین وقتوں میں تین شکلیں بدلتی ہے اور اُس کے احاطہ میں مکھی ایک بھی نہیں ہوتی + پریاگ تیرتھ راج وہاں سر مُنڈانے سے سِدھی اور گنگا جمنا کے مقام اتصال میں غسل کرنے سے مراد بر آتی ہے۔ ویسے ہی ایودھیا کئی دفعہ اُڑ کر تمام آبادی سمیت بہشت میں چلی گئی۔ متھرا سب تیرتھوں سے بڑھکر۔ برندابن لیلا کا مقام۔ اور گوبردھن برج یاترا بڑے نصیب سے ہوتی ہے۔ سُورج گرہن میں کورو کھشیتر میں لاکھوں آدمیوں کا میلا ہوتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں جھُوٹی ہیں؟ +

> وندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھُجی۔ پریاگ۔ ایودھیا۔ متھرا۔ برندابن۔ کورو کھشیتر کی زیارت یا پرستش کی تردید۔

(جواب) ظاہرا تو آنکھوں سے تینوں مُورتیاں نظر آتی ہیں کہ پتھر کے بُت ہیں اور تین وقتوں میں تین قسم کی شکلیں ہونے کا سبب پجاری لوگوں کے کپڑے وغیرہ زیور پہنانے کی چالاکی ہے۔ اور مکھیاں ہزاروں لاکھوں ہوتی ہیں۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے +

پانی اچھا ہوگا اس لیئے اُس کا نام امرت سر رکھ دیا ہوگا - اگر آبحیات ہوتا تو پُرانیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی کیوں مرتا ؟

دیوار کی کچھ بناوٹ ایسی ہوگی جس سے جھکتی ہوگی اور گرتی نہیں - ریٹھے کنول کے پیوندی ہونگے یا گپ ہوگی - ریوال سر میں بڑے تیرانے میں کچھ کاریگری ہوگی - امرناتھ میں برف کے پہاڑ بنتے ہیں پھر پانی کا جم کر چھوٹے لنگ (کی شکل کا) بننا کونسا تعجب ہے - اور کبوتروں کے جوڑے پالتو ہوں گے - پہاڑ کی آڑ میں آدمی چھوڑتے ہوں گے - دکھلا کر ٹکے لوٹتے ہوں گے +

۶۶ (سوال) ہردوار بہشت کا دروازہ ہر کی پوڑی پر غسل کرے تو گناہ چھوٹ جاتے ہیں اور تپوبن میں رہنے سے تپسوی ہوتا - دیو پریاگ - گنگوتری میں گومکھ - اُتر کاشی میں گپت کاشی - ترجگی نارائن کے دیدار ہوتے ہیں - کیدار اور بدری نارائن کی پرستش چھ مہینے تک انسان اور چھ مہینے تک دیوتا کرتے ہیں - مہادیو کا مونھ نیپال میں پشوپتی - چوتڑ (سرین) کیدار - اور ٹنگ ناتھ میں زانو - پاؤں امرناتھ میں - اِن کے درشن پرشن غسل کرنے سے مکتی ہوجاتی ہے - وہاں کیدار اور بدری سے بہشت جانا چاہے تو جاسکتا ہے اِس قسم کی باتیں کیسی ہیں ؟ +

> ہردوار - تپوبن - اُتر کاشی دیو پریاگ - گپت کاشی - کیدار اور بدری نارائن کی پرستش کی تردید -

(جواب) ہردوار شمال سے پہاڑوں میں جانے کے ایک راستے کا آغاز ہے - ہر کی پوڑی غسل کے لیئے کنڈ کی سیڑھیوں کو بنایا ہے - سچ پوچھو تو "ہاڑ پوڑی" ہے کیونکہ ملک ملک کے مُردوں کی ہڈیاں اُس میں پڑا کرتی ہیں گناہ کبھی بھی بغیر بھوگے نہیں چھوٹ سکتے یعنی نہیں کٹتے + تپوبن جب ہوگا تب ہوگا اب تو "بھکشک بن" (یعنی بھکھاریوں کا جنگل) ہے - تپوبن میں جانے رہنے سے تپ (ریاضت) نہیں ہوتا - بلکہ ریاضت تو کرنے سے ہوتی ہے - کیونکہ وہاں بہت سے دوکاندار جھوٹ بولنے والے بھی رہتے ہیں -

"ह्मिवतः प्रभवति गंगा"

پہاڑ کے اُوپر سے پانی گرتا ہے - گؤ کے مونھ کی شکل ٹکا لینے والوں نے بنائی ہوگی اور وہی پہاڑ پوپ کا بہشت ہے - وہاں اُتر کاشی وغیرہ مقامات عابدوں کے لیئے اچھے ہیں - لیکن دوکانداروں کے لیئے وہاں بھی دوکانداری ہے + دیو پریاگ پُران کے

دُھتکار دیتا اور یہ بھاگتے پھرتے بھلا یہ تو کہو کہ جس کا محافظ مار کھائے اُس کے پناہ گزین کیوں نہ پیٹے جائیں؟*

۶۴ (سوال) جوالا مُکھی تو ظاہرا دیوی ہے سب کو کھا جاتی ہے اور پرساد دیا جائے تو آدھا کھا جاتی اور آدھا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اُس پر نہر چھڑوائی اور لوہے کی چادریں جڑوا دیں تھیں تو بھی جوالا نہ بجھی اور نہ رُکی۔ ویسے ہی ہنگ لاج بھی آدھی رات کو سواری کئے ہوئے پہاڑ پر دکھائی دیتی۔ پہاڑ پر گرج کرتی ہے چندر کوپ بولتا اور یونی جنتر سے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا ٹھومرا باندھنے سے پُورا بزرگ کہاتا۔ جب تک ہنگ لاج نہ ہو آوے تب تک نصف بزرگ کہلاتا ہے۔ اس قسم کی سب باتیں کیا قابلِ تسلیم نہیں؟

> جوالا مکھی اور ہنگ لاج کی پرستش کی تردید۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ وہ جوالا مُکھی (آتش خیز) پہاڑ سے آگ نکلتی ہے اُس میں پُجاری لوگوں کی عجیب چالاکی ہے۔ جیسے گرم گھی کے چمچے میں شعلہ آجاتا علیحدہ کرنے یا پھونک مارنے سے بُجھ جاتا اور تھوڑے سے گھی کو کھا جاتا باقی چھوڑ جاتا ہے اُس کی مانند وہاں بھی ہے جیسے چُولہے کے شعلہ میں جو ڈالا جائے سب خاکستر ہو جاتا۔ جنگل یا گھر میں لگ جانے سے سب کو کھا جاتا ہے اِس سے وہاں کیا بڑھکر ہے سوائے ایک مندر، حوض اور اِدھر اُدھر نالیوں کی بناوٹ کے*

ہنگ لاج میں نہ کوئی سواری نکلتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پُجاریوں کی چالا کی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ ایک پانی اور دلدل[1] کا حوض بنا رکھا ہے جس کے نیچے سے بُلبلے اُٹھتے ہیں اُس کو سپھل یاترا (نتیجہ زیارت) ہونا جاہل مانتے ہیں یونی کا جنتر اُن لوگوں نے دولت لُوٹنے کے لئے بنوا رکھا ہے اور ٹُھمرے بھی اُسی طرح پوپ لیلا کے ہیں۔ اُس سے بُزرگی ہوتی ہو تو ایک حیوان پر ٹُھمرے کا بھار لاد دیں تو کیا وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا؟ بڑا آدمی تو اعلےٰ دھرم کے کاموں سے ہوتا ہے*

۶۵ (سوال) امرتسر کا تالاب بمنزلہ آبحیات۔ ریٹھے کا پھل آدھا میٹھا (ہے) اور دیوار جُھکتی ہے۔ لیکن گرتی نہیں۔ ریوال سر میں بڑے تیرتے (ہیں)۔ امرناتھ میں خود بخود لِنگ بن جاتے ہمالیہ سے کبوتر کے جوڑے آ سب کو درشن دیکر چلے جاتے ہیں۔ کیا یہ بھی قابل تسلیم نہیں؟

> امرت سر۔ ریوال سر امرناتھ وغیرہ کے پرستش کی تردید۔

(جواب) نہیں۔ اُس تالاب کا صرف نام ہی امرت سر ہے۔ جب کبھی جنگل ہوگا تب اُسکا

[1] (نوٹ) یعنی شعلہ (مترجم)

ابھی ہمارا دیوتا ظاہر ہوتا ہے۔ ہنومان۔ دُرگا اور بھیرو نے خواب میں کہا ہے کہ ہم سب کام کر دیں گے" وے بیچارے بھولے راجا اور کھشتری پوپوں کے بہکانے سے اعتبار کر بیٹھے۔ کتنے ہی نجومی پوپوں نے کہا کہ ابھی تمہاری چڑھائی کا وقت نہیں ہے۔ ایک نے آٹھواں چندرماں بتلایا دوسرے نے یوگنی سامنے دکھلائی۔ اس قسم کی بہکاوٹ میں رہے جب ملیچھوں کی فوج نے آکر گھیر لیا تب ذلت سے بھاگے۔ کتنے ہی پوپ پجاری اور اُن کے چیلے پکڑے گئے۔ پجاریوں نے یہ بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تین کروڑ روپیہ لے لو مندر اور بت مت توڑو۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم بت پرست نہیں بلکہ بت شکن ہیں۔ جا کر جھٹ مندر توڑ دیا جب اوپر کی چھت ٹوٹی تب سنگ مقناطیس کے جدا ہونے سے مُورت گر پڑا۔ جب بت توڑا تب سنتے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ کے جواہرات نکلے۔ جب پجاری اور پوپوں پر کوڑے پڑے تب رونے لگے۔ کہا کہ خزانہ بتلاؤ۔ مار کے مارے جھٹ بتلا دیا تب سب خزانہ لوٹ مار غبن کر پوپ اور اُن کے چیلوں کو غلام بیگاری بنا چکی پسوائی۔ گھاس کھدوایا بول و براز وغیرہ اُٹھوایا اور چنے کھانے کو دیئے + ہائے! کیوں پتھر کی پرستش کر تباہ و برباد ہو گئے۔ کیوں پرمیشور کی عبادت نہ کی؟ جو ملیچھوں کے دانت توڑ ڈالتے! اور خود فتح پاتے۔ دیکھو! جتنے بت ہیں اُن کی جگہ میں بہادر جوانمردوں کی تعظیم کرتے تو بھی کتنی حفاظت ہوتی۔ پجاریوں نے ان پتھروں کی اتنی عبادت کی لیکن بت ایک بھی اُن دشمنوں کے سر پر اُڑ کر نہ لگا۔ جو کسی ایک بہادر جوانمرد کی بت کی مانند خدمت کرتے تو وہ اپنے خادموں کو حتے الوسع بچاتا اور اُن دشمنوں کو مارتا ٭

۶۴ (سوال) دوارکا جی کے رنچھوڑ جی جس نے نرسی مہتہ کے پاس ہنڈی بھیجدی اور اُس کا قرضہ اُتار دیا اس قسم کی بات بھی کیا جھوٹی ہے؟

نرسی مہتہ کی ہنڈی کی لیلا کی تردید۔

(جواب) کسی ساہوکار نے روپے دیدیئے ہونگے۔ کسی نے جھوٹا نام اُڑا دیا ہوگا کہ شری کرشن نے بھیجے۔ جب سمبت ۱۹۱۴[1] کے سال میں توپوں کے مارے مندر اور بت انگریزوں نے اُڑا دئے تھے۔ تب بت کہاں گئے تھے؟ خلاف اس کے باگھیر (یعنی بگھیلے) لوگوں نے جتنی بہادری کی اور لڑے۔ دشمنوں کو مارا لیکن بت ایک مکھی کی ٹانگ بھی نہ توڑ سکا۔ جو شری کرشن کی مانند کوئی ہوتا تو اِن کے

(نوٹ) [1] مطابق ۱۸۵۷ء عیسوی۔ یعنی ستاون کے غدر کا زمانہ (مترجم)

قیام کیا تھا اور پرمیشور کی اپاسنا و دھیان بھی کرتے تھے۔ وہی جو سب جگہ موجود دیوتاؤں
کا دیوتا مہادیو پرمیشور ہے اُس کے فضل سے ہم کو سب سامان یہاں میسر ہوئے اور
دیکھ یہ پُل ہم نے باندھ کر لنکا میں آکر اُس راون کو مار تجھ کو لے آئے۔ اس کے سوا
وہاں والمیک نے اور کچھ بھی نہیں لکھا +

۶۰ (سوال) "رنگ ہے کالیا کنت کو جس نے حقہ پلایا سنت کو" دکھن میں ایک
کالیا کنت کا بُت ہے وہ اب تک حقہ پیا کرتا ہے جو بت پرستی
جھوٹی ہو تو یہ معجزہ بھی جھوٹا ہو جائے +

کالیا کنت کے معجزے کی تردید۔

(جواب) جھوٹی جھوٹی یہ سب پوپ لیلا ہے۔ کیونکہ اُس بت کا مونھ کھلا
ہوگا اُس کی پیٹھ میں سوراخ نکال کر دیوار کے پار دوسرے مکان میں نالی لگی ہوگی
جب پجاری حقہ بھر یا پیچوان لگا منہ میں نالی جا کر پردے ڈال کر نکل آتا ہوگا تب ہی
پیچھے والا آدمی منہ سے کھینچتا ہوگا تو ادھر حقہ گڑگڑ بولتا ہوگا۔ دوسرا سوراخ
ناک اور منہ کے ساتھ لگا ہوگا۔ جب پیچھے پھونکیں مارتا ہوگا تب ناک اور منہ کے سوراخوں
سے دھواں نکلتا ہوگا۔ اُس وقت بہت سے جاہلوں کی دولت وغیرہ اشیاء لوٹ کر
اُنکو مفلس کر دیتے ہونگے +

۶۱ (سوال) دیکھو ڈاکور جی کا بُت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا۔ ایک سوا
رتی سونے میں کئی من کا بُت تل گیا کیا یہ بھی معجزہ نہیں؟

ڈاکور جی کے معجزے کی تردید

(جواب) نہیں۔ وہ بھگت بُت کو چُرا لایا ہوگا اور سوا رتی کے برابر بُت کا وزن
ہونا کسی بھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی +

۶۲ (سوال) دیکھو سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے اور بڑا معجزہ تھا کیا یہ
بھی جھوٹی بات ہے؟

سومناتھ کے معجزے اور لیلا کی تردید۔

(جواب) ہاں جھوٹی ہے سنو! اوپر نیچے سنگ مقناطیس
لگا رکھا تھا اُس کی کشش سے وہ بُت درمیان کھڑا تھا جب محمود غزنوی آکر لڑا تب یہ
معجزہ ہوا کہ اُس کا مندر توڑا گیا اور پجاری بھگتوں کی ذلت و خواری ہوگئی اور لاکھوں
آدمیوں کی فوج دس ہزار فوج سے بھاگ گئی جو پوپ پجاری پرستش۔ پُرشچرن حمد و
ثنا۔ دعا کرتے تھے کہ

"اے مہادیو! اِس ملیچھ کو تُو مار ڈال ہماری رکھشا کر"

اور وے اپنے چیلے راجاؤں کو سمجھاتے تھے کہ "آپ بیفکر رہیئے مہادیو جی بھیرو
یا ویر بھدر کو بھیج دیں گے وے سب ملیچھوں کو مار ڈالیں گے یا اندھا کر دیں گے

چھوڑتے ہیں ٭

دیوتا مانو تو اُنہی کاریگروں کو مانو کر جن منبر مندروں نے مندر بنایا۔ راجا۔ پنڈا اور بڑھئی اُس وقت نہیں مرتے لیکن وے تینوں وہاں سردار (بنے) رہتے ہیں۔ چھوٹوں کو تکلیف دینے ہونگے اتفاق کرکے اُسی وقت یعنی کلیور بدلنے کے وقت وے تینوں حاضر رہتے ہیں۔ بُت کا پیٹ کھوکھلا رکھا ہے اُس میں سونے کے خانہ میں ایک سالگرام رکھتے ہیں کہ جس کو ہر روز دھو کر چرنامرت بناتے ہیں۔ اُسپر رات کو سوتے وقت کی آرتی میں اُن لوگوں نے زہریلا تیزاب لگا دیا ہوگا اُس کو دھو کر اُنہی تینوں کو پلایا ہوگا کہ جس سے وے کبھی مرگئے ہونگے۔ مرے تو اس طرح لیکن پیٹ کے بندوں نے مشہور کیا ہوگا کہ جگننا تھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینوں بھگتوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ ایسی جھوٹی باتیں بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت سی ہوا کرتی ہیں ٭

۵۹ (سوال) جو رامیشور میں گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھجاتا ہے کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟ **رامیشور کی لیلا کی تردید**

(جواب) جھوٹی۔ کیونکہ اُس مندر میں بھی دن میں اندھیرا رہتا ہے۔ چراغ رات دن جلتے رہتے ہیں جب پانی کی دھار چھوڑتے ہیں تب اُس پانی میں بجلی کی مانند چراغ کا عکس چمکتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ نہ پتھر گھٹے نہ بڑھے جتنے کا اُتنا بنا رہتا ہے ایسی لیلا کرکے بیچارے کم عقلوں کو ٹھگتے ہیں ٭

(سوال) رامیشور کو رامچندر نے قایم کیا ہے اگر بُت پرستی وید کے خلاف ہوتی تو رامچندر بُت کو قایم کیوں کرتے اور والمیک جی رامائن میں کیوں لکھتے؟

(جواب) رامچندر کے زمانہ میں اُس لنگ یا مندر کا نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ یہ ٹھیک ہے کہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے جب رامچندر سیتا جی کو لیکر ہنومان وغیرہ کے ساتھ لنکا سے چلے۔ آکاش کے راستہ میں غبارہ پر بیٹھ ایودھیا کو آرہے تھے تب سیتا جی سے کہا تھا کہ:۔

अत्र पूर्वं महादेवः प्रसादमकरोद्विभुः ।
सेतुबन्ध इतिविख्यातम् ॥ वाल्मीकिरा० ।
लंकाकां० सर्ग १२५ । श्लो० २० ॥

اے سیتا تیری جُدائی سے ہم بیقرار ہو کر گھومتے تھے اور اِسی مقام پر چار ماہ تک

جُزامی ہیں۔ ہمیشہ جوٹھا کھانے سے بھی مرض دور نہیں ہوتا +

اور اسی جگنّاتھ میں وام مارگیوں نے بھیروی چکر بنایا ہے کیونکہ سوبھدرا اسری کرشن اور بلدیو کی بہن لگتی ہے اُسی کو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور ماں کی جگہ بٹھایا ہے اگر بھیروی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی + اور رتھ کے پہیئوں کے ساتھ کل لگی ہوئی ہیں جب اُنکو سیدھا گھماتے ہیں (کل) گھومتی ہیں تب رتھ چلتا ہے جب میلے کے بیچ میں پہنچتا ہے تب ہی اُس کی کیل کو اُلٹا گھما دیتے ہیں۔ رتھ ٹھہر جاتا ہے۔ پُوجاری لوگ پکارتے ہیں خیرات کرو۔ ثواب کا کام کرو جس سے جگنّاتھ خوش ہوکر اپنا رتھ چلائیں۔ اپنا دھرم رہے جب تک نذر آتی رہتی ہے تب تک اِسی طرح پکارتے جاتے ہیں جب آ چکتی ہے تب ایک برج باسی اچھے کپڑے دوشالہ اوڑھ آگے کھڑا ہوکر ہاتھ جوڑ تعریف کرتا ہے "کہ اے جگنّاتھ سوامی! آپ مہربانی کرکے رتھ کو چلائیے۔ ہمارا دھرم رکھیئے"۔ اس قسم کے الفاظ بول کر ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کرکے رتھ پر چڑھتا ہے۔ اُسی وقت کیل کو سیدھا گھما دیتے ہیں اور جے جے کے نعرے بلند کر ہزاروں لوگ رسّی کھینچتے ہیں۔ رتھ چلتا ہے + بہت سے لوگ زیارت کو جاتے ہیں اتنا بڑا مندر ہے کہ جس میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا ہے اور چراغ جلانا پڑتا ہے۔ اُن بُتوں کے آگے کھینچ کر لگانے کے پردے دونوں طرف رہتے ہیں۔ پنڈے پُجاری اندر کھڑے رہتے ہیں۔ جب ایک طرف والے نے پردے کو کھینچا جھٹ بُت آڑ میں آ جاتا ہے۔ تب سب پنڈے اور پُجاری پکارتے ہیں تم بھینٹ دھرو تمہارے گناہ چھوٹ جائیں گے تب زیارت ہوگی۔ جلدی کرو۔ وے بیچارے سادہ لوح آدمی دغابازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں اور جھٹ پردہ دوسرا کھینچ لیتے ہیں تب ہی زیارت ہوتی ہے۔ تب جے کا لفظ بول خوش ہوکر دھکّے کھا ذلیل ہوکر چلے آتے ہیں۔

اندر رومن وہی ہے جس کے خاندان کے آدمی اب تک کلکتہ میں ہیں۔ وہ دولت مند راجا اور دیوی کی پرستش کرنے والا تھا۔ اُسنے لاکھوں روپے لگا کر مندر بنوایا تھا اسلئے کہ آریہ ورت ملک سے کھانے پینے کا بکھیڑا اس طرح سے دور کریں لیکن وے جاہل کب

(نوٹ منجانب مترجم) سلہ آٹھ اعضا کے سمیت ڈنڈے (لکڑی) کی مانند لیٹ کر سلام کرنا ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کہلاتا ہے۔

وہ اعضاء یہ ہیں۔ (۱) زانو (۲) پاؤں (۳) ہاتھ (۴) چھاتی (۵) عقل (۶) سر (۷) زبان (۸) آنکھیں یا نظر +

۵۸ (سوال) بھلا یہ تو جانے دو لیکن جگنناتھ جی میں ظاہرا معجزہ ہے - ایک کلیور (قالب)

جگنناتھ کی پرستش اور اُس کے متعلق معجزات کی تردید -

بدلنے کے وقت صندل کی لکڑی سمندر میں سے خود بخود آتی ہے - چُولھے پر اُوپر اُوپر سات ہنڈیاں دھرنے سے اوپر اوپر کی پہلے پہلے پکتی ہیں اور جو کوئی وہاں جگنناتھ کی پرسادی (شیرینی) نہ کھائے تو جُزامی ہو جاتا ہے اور رتھ (گاڑی) خود بخود چلتا - گُنہگار کو درشن (زیارت) نہیں ہوتا ہے - اِندرمن کے راج میں دیوتاؤں نے مندر بنایا ہے - قالب بدلنے کے وقت ایک راجہ ایک پانڈا اور ایک بڑھئی مرجانے وغیرہ معجزوں کو تُم جھوٹا نہ کر سکوگے ؟

(جواب) جس نے بارہ برس تک جگنناتھ کی پُوجا کی تھی وہ ورکت (تارک الدنیا) ہو کر متھرا میں آیا تھا - مجھ سے ملا تھا - میں نے اِن باتوں کا جواب پوچھا تھا اُنھوں نے یہ سب باتیں جھوٹ بتائیں لیکن سوچنے سے یقین پڑتا ہے کہ جب کلیور بدلنے کا وقت آتا ہے تب کشتی میں صندل کی لکڑی لے سمندر میں ڈالتے ہیں وہ سمندر کی لہروں سے کنارے لگجاتی ہے اُس کو لیکر کاریگر لوگ بُت بناتے ہیں - جب کھانا پکتا ہے تب کواڑ بند کرکے باورچیوں کے بغیر اور کسی کو نہ جانے نہ دیکھنے دیتے ہیں - زمین پر چاروں طرف چھ اور بیچ میں ایک گول شکل کا چولھا بناتے ہیں - اُن ہانڈیوں کے نیچے گھی مٹی اور راکھ لگا چھ چولھوں پر چاول پکا اُن کے تلے مانج کر اُس بیچ کی ہانڈی میں اُسیوقت چاول ڈال چھ چولھوں کے مونھ لوہے کے توؤں سے بند کر زیارت کرنے والوں کو جو کہ دولتمند ہوں بُلاکر دکھلاتے ہیں - اوپر اوپر کی ہانڈیوں سے چاول نکال پکے ہوئے چاولوں کو دکھلا نیچے کے کچے چاول نکال دکھاکر اُنسے کہتے ہیں کہ کچھ ہانڈیوں کے لئے رکھدو - آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپئے اشرفی رکھتے اور کئی ایک ماہواری وظیفہ بھی مقرر کر دیتے ہیں + شودر رذیل لوگ مندر میں نئی وید (تبرک) لاتے ہیں - جب نئی وید ہو چکتا ہے تب وے شودر رذیل لوگ جوٹھا کر دیتے ہیں بعد ازاں جو کوئی روپیہ دیکر ہنڈیا لیوے اُس کے گھر پہنچا تے اور غریب گرھستی اور سادھو سنتوں سے لیکر شودر اور چنڈال تک ایک قطار میں بیٹھ جوٹھا ایک دوسرے کا کھانا کھاتے ہیں - جب اُس قطار کے آدمی اُٹھتے ہیں تب اُنہیں پتلوں پر دوسروں کو بٹھاتے جاتے ہیں نہایت پلید کارروائی ہے - اور بہت سے لوگ وہاں جاکر اُن کا جوٹھا نہ کھاکر اپنے ہاتھ سے بنا کھاکر چلے آتے ہیں - کوئی بھی جُزام وغیرہ بیماری نہیں ہوتی اور اُس جگنناتھ پوری میں بھی بہت سے پرسادی نہیں کھاتے اُنکو بھی جُزام وغیرہ امراض نہیں ہوتے - علاوہ ازیں اُس جگنناتھ پوری میں بھی بہت سے

مسلمانوں کو لڑکر کیوں نہ ہٹا دیا ؟ - جیسی مہا دیو اور وشنو کی پرانوں میں کہانی ہے کہ کئی ایک تری پُرا سُر وغیرہ بڑے بڑے خوفناک اسُروں کو خاکستر کر دیا تو مسلمانوں کو خاک کیوں نہیں کیا ؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وے بیچارے پتھر کیا لڑتے لڑاتے ؟ جب مسلمان مندر اور بُتوں کو توڑتے پھوڑتے ہوئے کاشی کے نزدیک آئے تب پوجاریوں نے اس پتھر کے لِنگ کو کوئیں میں ڈال اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر میں چھپا دیا - جب کاشی میں کال بھیرو کے ڈر کے مارے یم دوت (موت کے فرشتے) نہیں جاتے اور پرلے کے وقت بھی کاشی کی تباہی ہونے نہیں دیتے تو ملیچھوں کے دوت (سپاہی) کیوں نہ ڈرائے ؟ اور اپنی بادشاہت کے مندر کی کیوں تباہی ہونے دی ؟ یہ سب پوپ مایا (فریب) ہے +

۵۶ (سوال) گیا میں شرادھ کرنے سے پتروں (مرے ہوئے بزرگوں) کے گناہ دور ہو کر وہاں کے شرادھ کے ثواب کی طاقت سے پِتر سؤرگ (بہشت) میں جاتے اور پِتر اپنا ہاتھ نکال کر پنڈ لیتے ہیں کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے ؟

> گیا میں مردوں کے شرادھ کرنے کی تردید -

(جواب) بالکل جھوٹ - اگر وہاں پنڈ دینے کی وہی طاقت ہے تو جن پنڈوں[1] کو پِتروں کے سُکھ کے لئے لاکھوں روپے دیتے ہیں اُس کو گیا والے رنڈی بازی وغیرہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں - وہ گناہ کیوں نہیں دور ہوتا ؟ اور ہاتھ نکلتا آجکل کہیں نظر نہیں آتا سوائے پنڈوں کے ہاتھوں کے - کبھی کسی دغا باز نے زمین میں گُفا کھود کر اُسمیں ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا پھر اُس کے موُنہ پر کُشا (گھاس) بچھا پنڈ دیا ہوگا اور اُس مکار نے اُٹھا لیا ہوگا - کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پُورے کو اس طرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہیں + ویسے ہی بیج ناتھ کو راون لایا تھا یہ بھی جھوٹی بات ہے +

۵۷ (سوال) دیکھو ! کلکتہ کی کالی اور کاماکشا وغیرہ دیوی کو لاکھوں آدمی مانتے ہیں کیا یہ معجزہ نہیں ہے ؟

> کلکتہ کی کالی اور کاماکشا دیویوں کی پرستش کی تردید -

(جواب) کچھ بھی نہیں یہ اندھے لوگ بھیڑ کی مانند ایک کے پیچھے دوسرے چلتے ہیں - کنوئیں (یا) گڑھے میں گرتے ہیں ہٹ نہیں سکتے ویسے ہی ایک جاہل کے پیچھے دوسرے چل کر بُت پرستی کے گڑھے میں پھنس کر تکلیف پاتے ہیں +

---

[1] (نوٹ منجانب مترجم) پنڈوں یعنی گیا کے پُجاری لوگوں +

بنانے وغیرہ کاموں میں لگاکر کھانے پینے کو دیکر گذران کراتا ہے ۔

۵۳(سوال) جس طرح پر کہ عورتوں کے پتھر وغیرہ کے بُت دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے ویسے تارک الدّنیا شانت (اِنسان) کا بُت دیکھنے سے وَیراگ (ترک) اور شانتی حاصل کیوں نہوگی؟

کسی خاص قسم کے بت کے دیکھنے سے شانتی حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ شانتی وگیان کا نتیجہ ہے۔

(جواب) نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ بُت کا خاصہ جڑپن روح میں آنے سے سوچنے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ وِویک[1] کے بغیر نہ ویراگ[2] اور ویراگ کے بغیر وگیان (علم معرفت) وِگیان کے بغیر شانتی[3] حاصل نہیں ہوتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ اُن کی صحبت۔ اُپدیش۔ اور اُنکی زندگی کے حالات وغیرہ کے دیکھنے سے ہوتا ہے کیونکہ جس کی صفات یا عیب نہ جانے اُس کے محض بُت دیکھنے سے محبت (پیدا) نہیں ہوتی۔ محبت ہونے کا باعث اَوصاف کا جاننا ہے۔ ایسی بُت پرستی وغیرہ بُرے کاموں ہی سے آریہ ورت میں نکمے پُجاری۔ بھیکھاری۔ سست۔ کم ہمت۔ کروڑوں آدمی ہوگئے ہیں + سارے جہان میں جہالت اُنھوں نے ہی پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت سا پھیلا ہے +

۵۴(سوال) دیکھو کاشی میں "اورنگ زیب" بادشاہ کو "لاٹ بھیرو" وغیرہ نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے۔ جب مسلمان اُنکو توڑنے گئے اور اُنھوں نے جب اُنپر توپ گولہ وغیرہ چلائے تب بڑے بڑے بھڑوں (سنے) نکل کر سب فوج کو تنگ کرکے بھگادیا۔

بنارس کے بتوں کے معجزے اور اُن کی تردید

(جواب) یہ پتھر کا معجزہ نہیں بلکہ وہاں بھڑوں کے چھتے لگے ہوئے ہوں گے اُنکا خاصہ ہی مُوذی پن ہے جب کوئی اُن کو چھیڑے تو وے کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ اور جو دودھ کی دھار کا معجزہ ہوتا تھا وہ پُجاری جی کی لیلا تھی +

۵۵(سوال) دیکھو مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھانے کے لئے کنوئیں میں اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر میں جا چھپے کیا یہ بھی معجزہ نہیں ہے؟

مہادیو کے کنوئیں میں گرنے اور بُت کے برہمن کے گھر میں چھپنے کی تردید۔

(جواب) بھلا اُس نے کوتوال کال بھیرو لاٹ بھیرو وغیرہ بھوت پریت اور گروڑ وغیرہ گنوں (فوجوں) نے

---

[1] (نوٹ مترجم) ہر ایک چیز کو علیحدہ طور پر اُس کی اصلیت میں سوچنا وِویک ہے
[2] بُرے کاموں کے ترک کرنے کا نام وَیراگ ہے۔
[3] راحت کو شانتی کہتے ہیں۔

"اوّل ماں مورتی متی (مجسم) تعظیم کے قابل دیوتا" یعنی اولاد کو تن من دھن سے خدمت کر کے والدہ کو خوش رکھنا (چاہیئے) - ھنسا یعنی تاڑنا کبھی نہ کرنا + دوسرا باپ راست اعمال والا دیو اُس کی بھی ماں کی مانند خدمت کرنی + تیسرا آچاریہ جو علم کا دینے والا ہے اُس کی تن من دھن سے خدمت کرنی + چوتھا درویش جو فاضل دھرم پر چلنے والا فریب سے مبرّا - سب کی ترقی کا خواہاں - دنیا میں پھرتا ہوا سچے اُپدیش سے سب کو آرام پہنچاتا ہے اُسی کی خدمت کریں +

پانچویں - عورت کے واسطے خاوند اور مرد کے لئے بیوی تعظیم کے قابل ہے +

یہ پانچ مورتی مان دیو جن کی طفیل انسانی جسم کی پیدائش پرورش (ہوتی اور انسان کو) سچّی تعلیم - علم اور سچا اُپدیش حاصل ہوتا ہے - یہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کی سیڑھیاں ہیں اِن کی خدمت نہ کرتے ہوئے جو پتھر وغیرہ بُتوں کی پرستش کرتے ہیں وے وید کے سخت مخالف ہیں +

۵۲ (سوال) ماں باپ وغیرہ کی خدمت کریں اور بُت پرستی بھی کریں تب تو کوئی عیب نہیں - ؟

بُت پرستی کسی حالت میں بھی نہ کرنی چاہیئے -

(جواب) پتھر وغیرہ بُت پرستی کو قطعی چھوڑنے اور ماتا وغیرہ مورتی والوں کی خدمت کرنے میں ہی بہتری ہے - بڑے غضب کی بات ہے کہ (لوگوں نے) سامنے موجود ماتا وغیرہ ظاہرا راحت بخش دیوتوں کو چھوڑ کر ادیو پتھر وغیرہ میں سر مارنا قبول کیا - اس کو لوگوں نے اِسی لئے قبول کیا ہے کہ جو ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذرانہ یا بھینٹ پوجا دھریں گے تو وے خود کھا لیں گے اور بھینٹ پوجا لیں گے تو ہمارے موکھ یا ہاتھ میں کچھ نہ پڑیگا - اسلئے پتھر وغیرہ کے بُت بنا اُس کے آگے نذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پُوں پُوں اور سنکھ بجا - شور مچا (اُن کو) انگوٹھا دکھلانے لگے +

"त्वमंगुष्ठं गृहाण भोजनं पदार्थं वाऽहंग्रहीष्यामि"

جیسے کوئی کسی کو چھلے یا چڑا دے کہ تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھلا وے اُس کے آگے سے سب چیزیں لیکر آپ بھوگے ویسے ہی لیلا اِن پُجاریوں یعنی پوجا یعنی نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے + یہ لوگ چٹک مٹک چملک جھلک بتوں کو بنا ٹھنا آپ ٹھگوں کی مانند بن ٹھن کے بیچارے بے وقوف غریبوں کا مال اُڑا کر موج کرتے ہیں اگر کوئی دھارمک راجا ہوتا تو اِن پتھر کے دلدادہ لوگوں کو پتھر توڑنے پھوڑنے اور گھر

(مطلب) یہی پنچایتن پوجا (ہے) جو کہ شیو۔ وشنو۔ امبکا۔ گنیش اور سورج کا بُت بناکر پرستش کرتے ہیں۔ یہ پنچایتن پوجا (جائز) ہے یا نہیں؟

(جواب) کسی قسم کی بُت پرستی نہ کرنی۔ لیکن "مورتی مان" جو ذیل میں کہیں گے اُنکی پُوجا یعنی تعظیم کرنی چاہیئے وہ پنچ دیو پُوجا۔ یا پنچایتن پُوجا لفظ بہت اچھے معنی والا ہے۔ لیکن بے علم جاہلوں نے اُس کے اچھے معنی چھوڑ کر خراب معنی لے لیئے۔ جو آجکل شِو وغیرہ پانچوں کے بُت بناکر پرستش کرتے ہیں اُن کی تردید تو ابھی کر چکے ہیں لیکن سچی پنچایتن وید میں کہی ہوئی اور وید کے مطابق کہی گئی دیو پُوجا اور مُورتی پُوجا (جو) ہے وہ سُنو۔

मा गो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ यजुः० । अ० १६ । मं० १५ ॥

आचार्य्यं उपनयमानो ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥ अथर्व० कां० ११ । व० ५ । मं० १७ ॥

अतिथिर्गृहानागच्छेत् ॥ अथर्व० ॥ कां० १५ । व० १३ । मं० ६ ॥

अर्चत प्रार्चत प्रियमेधासो अर्चत ॥ ऋग्वेदे ॥

त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ॥ तैत्तिरीयोपनि० ॥ वल्ली० १ । अनु० १ ॥

कतम एको देव इति स ब्रह्म त्यदित्याचक्षते ॥ शतपथ० कां० १४ । प्रपाठ० ६ । ब्राह्म० ७ । कण्डिका १० ।

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्यदेवो भव अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयोपनि० ॥ व० १ । अनु० ११ ॥

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ मनु० अ० ३ । ५५ ॥

उपचर्यः स्त्रिया साध्व्या सततं देववत्पतिः ॥ मनुस्मृतौ ॥

زناکاری۔ شراب گوشت کے کھانے۔ لڑائی بکھیڑوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے +

دہم۔ ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بے عزتی کر پتھر وغیرہ مُبتوں کی عزت کرکے محسن کُش ہوجاتے ہیں +

یازدہم۔ اُن بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چور لیجاتا ہے تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں +

دوازدہم۔ پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہوکر عورت مرد کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں +

سیزدہم۔ سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کی آگیا کی فرمانبرداری پوری طرح نہونے سے باہم مخالفت ہوکر تباہ و برباد ہوجاتے ہیں +

چہاردہم۔ غیر مدرک کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کُند ہوجاتی ہے کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑپن کا خاصہ انتہ کرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے۔

پانزدہم۔ پرمیشور نے خوشبودار پھول وغیرہ اشیاء ہوا پانی کی بدبو دور کرنے اور صحت کے لئے بنائے ہیں اُنکو پوجاری جی توڑ کر یہ نجانتے ہوئے کہ اُن پھولوں کی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی (کرتی) اور پوری خوشبو کے وقت تک اُن میں رہتی اُس کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں۔ پھول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل سڑ کر اُلٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھانے کے لئے پھول وغیرہ خوشبودار اشیاء بنائی ہیں؟

شانزدہم۔ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں اُس سے اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے کہ جتنی انسان کے براز کی۔ اور ہزاروں جاندار اُس میں پڑتے اُسی میں مرتے سڑتے ہیں +

ایسے ایسے کئی بُت پرستی کے کرنے سے عیب واقع ہوتے ہیں۔ اِسلئے پتھر وغیرہ کی بُت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنہوں نے پتھر کے بُت کی پرستش کی ہے۔ کرتے ہیں اور کریں گے وے مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں اور نہ بچیں گے +

۵۱ (سوال) کسی قسم کی بُت پرستی کرنی کرانی تو نہ سہی لیکن جو اپنے آریہ ورت میں

پنچایتن پوجا سے کیا مراد ہے	پنچ دیو پوجا کا لفظ قدیم سے سلسلہ وار چلا آتا ہے اُسکا

(جواب) شکل والی چیز میں من قائم کبھی نہیں رہ سکتا کیونکہ اُس کو من فوراً قبول کر کے اُسی کے ایک ایک حصہ میں گھومتا اور دوسرے میں دوڑ جاتا ہے۔ اور نرنکار پرمیشور کے قبول کرنے میں حتے المقدور من نہایت دوڑتا ہے تب بھی انتہا نہیں پاتا۔ حصوں سے مبرا ہونے کے باعث چنچل بھی نہیں رہتا بلکہ اُسی کے صفات افعال اور خواص کو سوچتا سوچتا سرور میں محو ہو کر قایم ہوجاتا ہے۔ اور اگر مجسم اشیا میں قائم ہوتا تو کل دنیا کا من قایم ہوجاتا۔ کیونکہ دنیا میں آدمی عورت۔ بیٹے۔ دولت۔ دوست وغیرہ مجسم (چیزوں) میں غلطاں رہتا ہے تاہم کسی کا من قایم نہیں ہوتا جب تک کہ غیر مجسم میں نہ لگاوے۔ کیونکہ حصوں سے مبّرا ہونے کے باعث اُس میں من قائم ہوجاتا ہے اس لئے بُت پرستی کرنا ادھرم ہے۔ (۱)

دوئم۔ اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کر کے (لوگ) مفلس ہوتے ہیں اور اُس میں کاہلی ہوتی ہے۔

بُت پرستی سے سولہ خرابیاں عائد ہوتی ہیں۔

سوئم۔ عورت مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے زنا کاری۔ لڑائی جھگڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

چہارم۔ اُسی کو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور مکتی کا ذریعہ مانکر سست ہو کر انسانی جامہ رائیگاں کھوتے ہیں +

پنجم۔ مختلف قسم کی متضاد۔ اشکال۔ نام اور حالات والے بُتوں کے پوجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رہنا اور متضاد عقیدے رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھا کر مُلک کی بربادی کرتے ہیں۔

ششم۔ اُسی کے بھروسے دُشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں اُنکی ہار ہو کر سلطنت۔ آزادی اور دولت کا آرام اُن کے دشمنوں کے قبضہ میں ہوجاتا ہے اور آپ محتاج بالغیر۔ بھٹیارے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں

ہفتم۔ جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشستگاہ یا نام پر پتھر دھریں تو جیسے وہ اُس پر خفا ہو کر مارتا یا گالی دیتا ہے ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہیں اُن بُری عقل والوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے؟

ہشتم۔ وہم میں پڑ کر مندر بمندر مُلک بملک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم۔ دُنیا اور عاقبت برباد کرتے چور وغیرہ سے عذاب پاتے (اور ٹھگوں) سے لُٹتے رہتے ہیں +

نہم۔ بدچلن پوجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں وے اُس دولت کو بیسوا

منوجی کہتے ہیں کہ جو ویدوں کی نِندا یعنی مثلے قدری - ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک کہاتا ہے - (۱)

جو غیراز وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئیں دُنیا کو تکلیف کے سمندر میں ڈبانے والی ہیں وے سب بیفائدہ - جھوٹی - تاریکی مجسم دنیا اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں (۱)

جو اِن ویدوں سے خلاف کتابیں پیدا ہوتی ہیں وے جدید ہونے کی وجہ سے جلد تباہ ہوجاتی ہیں - اُنکا ماننا بیفائدہ اور باطل ہے + اسی طرح برھما سے لیکر جیمنی مہرشی تک کا اعتقاد ہے کہ وید کے خلاف کو نہ ماننا بلکہ وید کے مطابق ہی پر عمل کرنا دھرم ہے کیونکہ وید صحیح معانی کا مظہر ہے - اس سے خلاف جتنے تنتر اور پُران ہیں وید کے خلاف ہونے سے جھوٹے ہیں اور جو وید سے خلاف چلتے ہیں اُن میں کہی ہوئی بُت پرستی بھی ادھرم ہی ہے + انسانوں کا علم غیر مدرک کی پرستش سے نہیں بڑھ سکتا بلکہ جو علم ہے وہ بھی زائل ہوجاتا ہے اسلئے عالموں کی خدمت - صحبت سے علم بڑھتا ہے پتھر وغیرہ سے نہیں - کیا پتھر وغیرہ بُت پرستی سے پرمیشور کو دھیان میں کبھی کوئی لاسکتا ہے ؟ نہیں! نہیں! بُت پرستی سیڑھی نہیں بلکہ ایک بڑی خندق ہے جس میں گرکر (اِنسان) چکنا چُور ہوجاتا ہے پھر اُس خندق سے نکل نہیں سکتا بلکہ اُسی میں مرجاتا ہے + ہاں دھرم پر چلنے والے معمولی عالموں سے لیکر اعلےٰ عالم یوگیوں کی صحبت سے سچا علم اور راستبازی وغیرہ پرمیشور کے حصول کی سیڑھیاں ہیں جیسے کہ بالاخانہ میں جانے کا زینہ ہوتا ہے البتہ بُت پرستی کرتے کرتے عالم تو کوئی نہ ہوا برخلاف اِس کے بُت پرست جاہل رہ کر انسانی جامہ رائگاں کھوکر بہت سے مرگئے اور جو اب ہیں یا ہونگے وے بھی انسانی جامہ کے مقاصد یعنی دھرم - ارتھ - کام اور موکش کے حصول سے محروم رہکر بیفائدہ برباد ہوجائینگے - بُت پرستی پرمیشور کے حصول میں کثیف نشانہ کی طرح نہیں - بلکہ دھرم پر چلنے والے فاضل اور علم طبعی (نشانہ) ہیں - اِسکو (علم طبعی) بڑھاتا بڑھاتا پرمیشور کو بھی پاتا ہے اور بُت پرستی گُڑیوں کی کھیل کی طرح نہیں بلکہ اوّل حروف شناسی - نیک تربیت کا ہونا گُڑیوں کی کھیل کی طرح پرمیشور کے حصول کا ذریعہ ہے - سُنیئے! جب (انسان) اچھی تربیت اور علم کو حاصل کریگا تب سچے مالک پرمیشور کو بھی حاصل کرلیگا +

۴۹ (سوال) شکل والی چیز میں من ٹھیرتا ہے اور بے شکل میں ٹھیرنا مشکل ہے اِسلئے بُت پرستی رہنی چاہیئے +

من غیر مجسم میں ہی ٹھیرتا ہے نہ کہ مجسم شئے میں

لائق ہونے سے (دروغگوئی وغیرہ) وید میں ناجائز ہیں۔ جیسے فرض کو عمل میں لانا دھرم اور اُس کا نہ کرنا ادھرم ہے ویسے ہی ممنوع فعل کا کرنا ادھرم اور نہ کرنا دھرم ہے۔ جب ویدوں میں ممنوع کئے گئے بُت پرستی وغیرہ افعال کو تم کرتے ہو تو گنہگار کیوں نہیں؟

۴۸ (سوال) دیکھو! وید ابدی ہے۔ اُس وقت بُت کا کیا کام تھا کیونکہ پہلے تو دیوتا عیاں تھے۔ یہ رواج تو پیچھے سے تنتر اور پُرانوں سے چلا ہے جب انسانوں کے علم اور طاقت کم ہوگئے تو پرمیشور کو دھیان میں نہیں لاسکے اور بُت کا دھیان تو کرسکتے ہیں۔ اس لئے جاہلوں کے لئے بُت پرستی ہے۔ کیونکہ سیڑھی سیڑھی سے چڑھے تو محل پر پہنچ جائے۔ پہلی سیڑھی چھوڑ کر اوپر جانا چاہے تو نہیں جاسکتا۔ اس لئے بُت (پرستی) پہلی سیڑھی ہے اِس کی پرستش کرتے کرتے جب علم حق ہوگا اور باطن پاکیزہ ہوجائیگا تب پرمیشور کا دھیان کرسکے گا۔ جیسے نشانہ انداز اوّل کثیف نشانہ میں تیر۔ گولی یا گولا وغیرہ مارتا مارتا پھر لطیف میں بھی نشانہ مار سکتا ہے ویسے ہی کثیف بت کی پرستش کرتا کرتا پھر لطیف پرمیشور کو بھی حاصل کرسکتا ہے۔ جیسے لڑکیاں گوڑیوں کا کھیل تب تک کرتی ہیں کہ جب تک سچے خاوند کو حاصل نہیں کرتیں۔ اس قسم کے دلائل سے بُت پرستی کرنا خراب کام (ثابت) نہیں ہوتا +

بُت پرستی پرمیشور کے حصول کی سیڑھی نہیں ہوسکتی۔

(جواب) جب وید کے مطابق دھرم اور وید کے خلاف عمل کرنے میں ادھرم ہے تو پھر تمہارے کہنے سے بھی بُت پرستی کرنا ادھرم قرار پایا۔ جو جو کتابیں وید کے خلاف ہیں اُن اُن کا حوالہ ماننا گویا ناستک ہونا ہے سُنو۔

नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ १ ॥ मनु० २ । ११ ॥

या वेदबाह्याः स्मृतयो याश्च काश्च कुदृष्टयः ।

सर्वास्ता निष्फलाः प्रेत्य तमोनिष्ठा हि ताः स्मृताः ॥ २ ॥

उत्पद्यन्ते च्यवन्ते च यान्यतोन्यानि कानि चित् ।

तान्यर्वाक्कालिकतया निष्फलान्यनृतानि च ॥ ३ ॥ मनु० अ० १२ । ९५ । ९६ ॥

درخت وغیرہ اوَیو (جُزو) اورانسان وغیرہ کے جسم کی عبادت پرمیشور کی جگہ میں کرتے ہیں۔ وے اُس تاریکی سے بھی زیادہ تاریکی یعنی سخت جہالت میں مبتلا ہو۔ بہت مدت تک سخت تکلیف مجسم نرک میں گر کر سخت اذیت اُٹھاتے ہیں + (۱)

جو سب دُنیا میں موجود ہے اُس نے شکل پرمیشور کی تصویر۔ ماپ۔ مشابہت یا بُت نہیں ہے + (۲)

جو کلام کی "इयत्ता" یعنی یہ پانی ہے لیجیئے ویسا وِشے (مضمون) نہیں اور جسکے سہارے اور ہستی سے کلام کی پرورتی (بُنیاد) ہوتی ہے اُسی کو پرمیشور جان اور عبادت کر اور جو اُس کے سوائے دوسرا ہے وہ معبود نہیں۔ (۱)

جو من سے "इयत्ता" کرکے دل میں نہیں آتا جو من کو جانتا ہے اُسی پرمیشور کو تُو جان اور اُسی کی عبادت کر جو اُس کے سوائے روح اور انتہ کرن ہے اُس کی عبادت پرمیشور کی جگہ میں مت کر + ۲ + جو آنکھ سے نہیں نظر آتا اور جس سے آنکھیں دیکھتی ہیں اُسی کو تو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور جو اُس کے سوائے سورج۔ بجلی۔ اور آگ وغیرہ غیر مدرک اشیا ہیں اُن کی عبادت مت کر + ۳ +

جو کان سے نہیں سُنا جاتا اور جس سے کان سُنتا ہے اُسی کو تو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور اُس کے سوائے آواز وغیرہ کی عبادت اُس کی جگہ میں مت کر + ۴ +

جو پرانوں سے چلایمان نہیں ہوتا اور جس سے پران حرکت کو حاصل کرتا ہے اُسی پرمیشور کو تو جان اور اُسی کی عبادت کر جو یہ اُس کے سوائے ہوا ہے اُس کی عبادت مت کر + ۵ +

اِس قسم کی بہت سی ممانعت کی گئی ہے + ممانعت پراپت (حاصل) اور اپراپت (غیر حاصل) کی بھی ہوتی ہے + "پراپت" کی جیسے کوئی کہیں بیٹھا ہو اُس کو وہاں سے اُٹھا دینا۔ "اپراپت" کی جیسے اے بیٹے! تو نے چوری کبھی مت کرنا۔ کوئیں میں مت گرنا۔ بدوں کی صحبت مت کرنا۔ بے علم مت رہنا۔ اِس طرح اپراپت کی بھی ممانعت ہوتی ہے۔ جو اِنسانوں کے علم میں اپراپت ہے وہ پرمیشور کے علم میں پراپت ہے اس لیئے اس کی ممانعت کی ہے۔ لہٰذا پتھر وغیرہ مُبت پرستی سخت ممنوع ہے +

۲۷ (سوال) مُبت پرستی میں ثواب نہیں تو گناہ بھی نہیں ہے۔

بُت پرستی کے کرنے والے گُناہگار ہیں۔

(جواب) فعل دو ہی قسم کے ہوتے ہیں:۔ وِہِت (فرض) جو راست گفتاری وغیرہ کرنے کے لائق ہونے کی وجہ سے وید میں جائز مانے گئے ہیں۔ دوسرے نِشِدھ (ممنوع) جو کرنیکے

پرمیشور کی جگہ کسی اور کو معبود ماننے کی وید میں سخت ممانعت ہے

۱۴۱ (سوال) اگر ویدوں میں اجازت نہیں تو ممانعت بھی نہیں ہے اور اگر ممانعت ہے تو

"प्राप्तौ सत्यां निषेधः"

بت (پرستی) کے ہونے ہی سے ممانعت ہو سکتی ہے۔

(جواب) حکم تو نہیں لیکن پرمیشور کی جگہ میں کسی غیر چیز کو معبود نہ ماننا (لکھا ہے) اور بالکل ممانعت کی ہے۔ کیا اپوروِدھی (موجودگی سے پیشتر حکم) نہیں ہوتا؟ سُنو یہ ہے:-

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते । ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्याᳪ रताः ॥ १ ॥ यजुः० ॥ अ० ४० । मं० ९॥

न तस्य प्रतिमा अस्ति ॥ २ ॥ यजुः० ॥ अ० ३२ । मं० ३ ॥

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ३ ॥

यन्मनसा न मनुते येनाहुर्मनो मतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ४ ॥

यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यन्ति ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ५ ॥

यच्छ्रोत्रेण न शृणोति येन श्रोत्रमिदᳪ श्रुतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६ ॥

यत्प्राणेन न प्राणिति येन प्राणः प्रणीयते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ७ ॥

केनोपनि० ॥

جو اسمبھوتی یعنی نہ پیدا ہوئی ازلی پرکرتی یعنی علّت مادّی کی پرمیشور کی جگہ میں عبادت کرتے ہیں وے تاریکی یعنی جہالت اور مصیبت کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ اور سمبھوتی جو علّتِ مادّی سے پیدا ہوئے معلول پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) پتھر اور

سنو بھائی! محیط کل پرمیشور نہ آتا اور نہ جاتا ہے اگر تم منتر کے زور سے پرمیشور کو بلا لیتے ہو تو اُنہی منتروں سے اپنے مرے ہوئے بیٹے کے جسم میں روح کو کیوں نہیں بُلا لیتے ؟ اور دشمن کے جسم سے روح کو رخصت کرکے کیوں نہیں مار سکتے ؟

سنو بھائی! بھولے بھالے لوگو! یہ پوپ جی تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر وغیرہ بُت پرستی اور پرمیشور کے بُلانے۔ رخصت کرنے کے متعلق ایک حرف بھی نہیں ہے ◆

(سوال)

प्राणा इहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा। आत्मेहागच्छतु सुखं चिरं तिष्ठतु स्वाहा। इन्द्रियाणीहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा॥

اس قسم کے وید منتر موجود ہیں پھر کیوں کہتے ہو کہ نہیں ہیں ؟

(جواب) اے بھائیو! عقل کو تھوڑا سا تو اپنے کام میں لاؤ۔ یہ سب من گھڑت وام مارگیوں کی تنتر نامی کتابوں کے ویدوں کے مخالف پوپ رچت (یعنی پوپ کے بنائے ہوئے) فقرات ہیں۔ وید کے قول نہیں۔

۴۵ (سوال) کیا تنتر جھوٹا ہے ؟

تنتر گرنتھ جھوٹھا ہے

(جواب) ہاں بالکل جھوٹا ہے۔ جیسے آواہن (بُلانے) پران پرتشٹھا (جان ڈالنے) وغیرہ پتھر وغیرہ بُت کے متعلق ویدوں میں ایک منتر بھی نہیں ویسے۔

"स्नानं समर्पयामि"

اس قسم کے قول بھی نہیں یعنی اتنا بھی نہیں ہے کہ۔

"पाषाणादि मूर्त्तिं रचयित्वा मंदिरेषु संस्थाप्य गंधादिभिरर्चयेत"

یعنی پتھر کا بُت بنا مندروں میں قائم کر چندن اکھشت (چاول) وغیرہ سے پرستش کرے ایسا کچھ بھی نہیں ◆

سے چھڑا کر ایک چھوٹی سی جھونپڑی کا مالک ماننا۔ دیکھو! یہ کتنی بڑی توہین ہے ویسے تم پرمیشور کی بھی توہین کرتے ہو۔ جب محیط کُل مانتے ہو تو باغیچہ میں سے پھول پتے توڑ کر کیوں چڑھاتے؟ صندل رگڑ کر کیوں لگاتے؟ دھوپ کو جلا کر کیوں دیتے؟ گھنٹہ۔ گھڑیال۔ جھانجہ۔ پکھاجوں کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیوں کرتے ہو؟ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ کیوں ہاتھ جوڑتے؟ سر میں ہے۔ کیوں سر جھکاتے؟ خورد و نوش وغیرہ میں ہے۔ کیوں تبرک دھرتے؟ اور پانی میں ہے۔ کیوں غسل کراتے ہو؟ کیونکہ اُن سب اشیاء میں پرمیشور موجود ہے اور تم محیط کُل کی پرستش کرتے ہو یا ویا پیہ (مُحاط) کی۔ اگر محیط کُل کی کرتے ہو تو پتھر لکڑی وغیرہ پر چندن پھول وغیرہ کیوں چڑھاتے ہو؟ اور اگر ویا پیہ (مُحاط) کی کرتے ہو تو ایسا جھوٹ کیوں بولتے ہو کہ ہم پرمیشور کی پرستش کرتے ہیں؟ ہم پتھر وغیرہ کے پوجاری (عبادت کنندہ) ہیں یہ سچ کیوں نہیں کہتے؟

اب کہیے کہ بھاؤ (تصور) سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر کہو کہ سچا ہے تو تمہارے تصور کے تابع ہونے سے پرمیشور مقید ہو جائیگا۔ اور تم مٹی میں طلاء۔ نقرہ وغیرہ۔ پتھر میں ہیرا پنّا وغیرہ۔ سمندر جھاگ میں موتی۔ پانی میں گھی۔ دودھ۔ دہی وغیرہ اور خاک میں میدہ۔ شکر وغیرہ کا تصور کر کے اُنکو ویسے کیوں نہیں بنا لیتے؟ تم لوگ تکلیف کا تصور کبھی نہیں کرتے پھر وہ کیوں ہوتی ہے؟ اور آرام کا تصور ہمیشہ کرتے ہو وہ کیوں نہیں میسر ہوتا؟ اندھا انسان آنکھ کا تصور کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتا؟ مرنے کا تصور نہیں کرتے کیوں مرجاتے ہو؟ اسلئے تمہارا تصور سچا نہیں۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس میں ویسا ہی خیال کرنے کا نام بھاونا یا تصور ہے مثلاً آگ میں آگ۔ پانی میں پانی جاننا (تصور) اور پانی میں آگ۔ آگ میں پانی سمجھنا تصور نہیں ہے۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس کو ویسا جاننا عِلم اور اُس کے خلاف جاننا لاعلمی یا جہالت ہے۔ اس لئے تم غیر تصور کو تصور اور تصور کو غیر تصور کہتے ہو۔

۴۴ (سوال) اجی۔ جب تک وید منتروں سے آواہن (بُلانا) نہیں کرتے تب تک دیوتا نہیں آتا اور بُلانے سے جھٹ آتا اور وسرجن (رخصت) کرنے سے چلا جاتا ہے۔

ویدوں میں بُت پرستی اور پرمیشور کے آواہن وغیرہ کا ذکر تک نہیں

(جواب) جو منتر کو پڑھکر بُلانے سے دیوتا آجاتا ہے تو بُت مدرک کیوں نہیں ہو جاتا؟ اور رخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا؟ اور وہ کہاں سے آتا اور کہاں جاتا ہے؟

۴۲ (سوال) ہم بھی جانتے ہیں کہ پرمیشور بے تشکل ہے لیکن اُسنے شیو۔ وِشنو۔ گنیش۔ سُورج اور دیوی وغیرہ کے جسم اختیار کرکے رام کرشن وغیرہ اوتار لیئے۔ اس لیئے اُس کا بُت بنایا جاتا ہے۔

> پرمیشور کبھی جسم میں نہیں آتا اور نہ ہی اوتار لیتا ہے۔

کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

(جواب) ہاں ہاں جھوٹی ہے۔ کیونکہ

"अज एक पात्"

"अकायम्"

اِن صفات کے باعث پرمیشور کو پیدائش موت اور جسم میں آنے سے مُبّرا ویدوں میں کہا گیا ہے + علاوہ اس کے دلیل سے بھی پرمیشور کا کسی جسم میں حلول کرنا کبھی (ثابت) نہیں ہوسکتا + کیونکہ جو آکاش کی طرح سب جگہ محیط غیر محدود اور رنج و راحت (وغیرہ) محسوس ہونیوالی صفات سے مُبّرا ہے وہ کیونکر ایک چھوٹے سے نطفہ۔ رحم۔ اور جسم میں سما سکتا ہے؟ جو محدود ہے اُس کا آنا جانا ہوسکتا ہے لیکن جو لاتبدل۔ غائب جس کے بغیر ایک ذرّہ بھی خالی نہیں ہے اُس کا اوتار (جسم میں حلول کرنا) کہنا گویا عقیمہ کے لڑکے کی شادی کرکے اُس کے فرزند کے دیکھنے کی بات کا کہنا ہے +

۴۳ (سوال) جب پرمیشور محیط کُل ہے تو بُت میں بھی ہے پھر خواہ کوئی شے ہو اُس میں تصور کرکے پرستش کرنا اچھا کیوں نہیں؟ دیکھو

> محیط کُل پرمیشور کو کسی ایک محدود شے میں ہی تصور نہیں کرسکتے۔

न काष्ठे विद्यते देवो न पाषाणे न मृण्मये ।

भावे हि विद्यते देवस्तस्माद्भावो हि कारणम् ॥

پرمیشور دیو نہ کاٹھ نہ پتھر نہ مٹی سے بنائی اشیاء میں ہے بلکہ پرمیشور تو تصور میں موجود ہے جس میں تصور کریں وہاں ہی پرمیشور ثابت ہوتا ہے۔

(جواب) جب پرمیشور محیط کُل ہے تو کسی ایک چیز میں پرمیشور کا تصور کرنا دوسری میں نہ کرنا یہ ایسی بات ہے کہ جیسے شہنشاہ عالم کو سب سلطنت کی حکومت

یہ کہتے ہو کہ بُت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب وہ بُت سامنے نہ ہوگا تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہ دیکھ کر چوری آ زنا کاری۔ وغیرہ بد فعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہاں پر اسوقت مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ اسی لئے وہ خرابی کئے بغیر نہیں چُوکے گا۔ اس قسم کے کئی عیب پتھر وغیرہ (کی پرستش یعنی) بُت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں + اب دیکھئے کہ جو شخص پتھر وغیرہ بُتوں کو (خدا) نہ مانتا ہوا ہمیشہ محیط کُل ہمہ دان عادل پرمیشور کو سب جگہ موجود جانتا اور مانتا ہے وہ ہمیشہ ہر جگہ پر پرمیشور کو سب کے بُرے بھلے کاموں کا شاہد جانتا ہوا ایک لمحہ بھی پرمیشور سے اپنے کو دُور نہ سمجھ کر بدفعلی کرنی تو درکنار بلکہ دل میں بُری خواہش (تک) بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں دِل کلام اور فعل سے کبھی کچھ خراب کام کروں گا تو اِس ہمہ دان کے انصاف سے بغیر سزا پائے ہرگز نہ بچوں گا محض نام کے یاد کرنے سے بھی کچھ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ قند قند کہنے سے مونھ میٹھا اور نیم نیم پکارنے سے کڑوا نہیں ہوتا بلکہ زبان سے چکھنے پر ہی میٹھا یا کڑوا پن جانا جاتا ہے +

پورانک نام سمرن کی تردید اور وید کے نام سمرن کے افضل اور مدلل طریق کا بیان۔

۶۱ (سوال) کیا نام لینا بالکل فضول ہے جو سب جگہ پرانوں میں نام سمرن (نام کا یاد کرنا) کی بڑی فضیلت لکھی ہے۔

(جواب) نام لینے کا تمہارا طریق افضل نہیں ہے جس طریق پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ طریق جھوٹا ہے۔

(سوال) ہمارا کیسا طریق ہے؟

(جواب) وید کے برخلاف۔

(سوال) بھلا اب آپ ہم کو وید کے مطابق نام سمرن کا طریق بتلائیے؟

(جواب) نام سمرن اِس طرح کرنا چاہیئے مثلاً "نیاکاری" (عادل) یہ پرمیشور کا ایک نام ہے۔ اس کے جو معنی ہیں (یعنی) جیسے طرفداری سے مُبرا ہو کر پرمیشور سب کا ٹھیک ٹھیک انصاف کرتا ہے ویسے اُس کو قبول کر کے ہمیشہ انصاف کے کام کرتے رہنا۔ بے انصافی کبھی نہ کرنی۔ اس طرح ایک نام سے بھی انسان کی بہتری ہو سکتی ہے +

والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے (بُت) بنائے ہیں + جینی لوگ بہت سے سنکھ گھنٹہ گھڑیال وغیرہ باجے نہیں بجاتے لیکن یہ لوگ بڑا شور کرتے ہیں۔ اسوجہ سے ایسی لیلا کے کرنے سے ویشنو وغیرہ سمپردائی پوپوں کے چیلے جینیوں کے جال سے بچ کر اِنکی لیلا میں آپھنسے اور بہت سی دیاس وغیرہ مہرشیوں کے نام سے من گھڑت غیر ممکن فسانوں سے پُر کتابیں بنائیں اُن کا نام "پُران" رکھ کر کتھا بھی سُنانے لگے اور ایسے ایسے عجیب مکر کرنے لگے یعنی پتھروں کے بت بنا کر خفیہ کہیں پہاڑ یا جنگل وغیرہ میں رکھ آئے یا زمین میں گاڑ دیئے۔ بعد ازاں اپنے چیلوں میں ظاہر کیا کہ مجھ کو رات کو خواب میں مہادیو۔ پاربتی۔ رادھا۔ کرشن۔ سیتا۔ رام۔ یا لکھشمی۔ نارائن اور بھیرو ہنومان وغیرہ نے کہا ہے کہ ہم فلاں فلاں جگہ ہیں۔ ہم کو وہاں سے لاکر مندر میں قایم کرو اور تو ہی ہمارا پوجاری بنے تو ہم حسب دلخواہ ثمرہ دینگے۔ جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پُورے لوگوں نے پوپ جی کی لیلا سُنی تب سچ ہی مان لی اور اُسسے پوچھا کہ ایسا بُت کہاں پر ہے؟ تب پوپ جی بولے کہ فلاں پہاڑ یا جنگل میں ہے۔ چلو میرے ساتھ دکھلا دوں + تب تو وے اندھے اُس دغاباز کے ساتھ چلکر (گئے)۔ وہاں پہنچ کر دیکھا متعجب ہوکر اُس پوپ کے پاؤں میں گر کر کہا کہ آپ کے اوپر اس دیوتا کی بڑی ہی عنایت ہے۔ اب آپ اس کو لے چلیئے اور ہم مندر بنوا دینگے اُس میں اِس دیوتا کو قایم کرکے آپ نے ہی پرستش کرنا۔ اور ہم لوگ بھی اِس صاحب اقبال دیوتا کے درشن (دیدار) سپرشن کرکے حسب دلخواہ ثمرہ پائیں گے + اسی طرح جب ایک نے لیلا کی تب تو اُس کو دیکھ سب پوپ لوگوں نے اپنی گذران کے لئے مکر و فریب سے بُت قائم کئے +

بُت پرستی کی مدلل تردید

۹۴ (سوال) پرمیشور نے شکل ہے وہ تصور میں نہیں آسکتا اسلئے ضرور بُت ہونا چاہیئے۔ بھلا جو کچھ بھی نہیں کریں تو بُت کے سامنے جا ہاتھ جوڑ کر پرمیشور کی یاد کرتے اور نام لیتے ہیں اِس میں کیا ہرج ہے؟

(جواب) چونکہ پرمیشور نے شکل محیط کل ہے اس لئے اُس کا بُت بن ہی نہیں سکتا اور اگر بُت کے محض دیدار سے پرمیشور کی یاد ہو سکے تو پرمیشور کی بنائی ہوئی زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور نباتات وغیرہ کئی اشیاء جن میں کہ پرمیشور نے عجیب صنعت رکھی ہے (انسے یاد کیوں نہیں ہوتی) کیا ایسی صنعت والی زمین پہاڑ وغیرہ کے دیکھنے سے جو کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے بڑے بُت ہیں اور جن سے کہ انسان کے بنائے ہوئے بُت بنتے ہیں پرمیشور کی یاد نہیں ہو سکتی؟ جو تم

کچھ بھاشہ کی کتابیں بنی ہوئی تھیں - رامانج نے کچھ سنسکرت پڑھ کر سنسکرت میں شلوکوں کی کتاب اور شاریرک سُوترا اور اُپ نشدوں کی ٹیکا - شنکر آچاریہ کی ٹیکا (شرح) کے خلاف بنائی اور شنکر آچاریہ کی بہت سی مذمت کی - جیسے شنکر آچاریہ کا مت ہے کہ ادویت یعنی جیو برھم (انسانی روح و خدا) ایک ہی ہیں - دوسری کوئی شئے درحقیقت نہیں - دُنیا - پرپنچ سب جھوٹا مایا روپ حادث ہے -

اِس کے برخلاف رامانج کا جیو (انسانی روح) برھم (خدا) اور مایا (مادہ) تینوں ازلی ہیں - یہاں شنکر آچاریہ کا عقیدہ برھم کے علاوہ جیو اور مادی علت کا نہ ماننا اچھا نہیں - اور رامانج کا اِس جز میں جو کہ وشششٹ ادویت روح اور مادہ کے ساتھ پرمیشور ایک ہے - اِن تین کا ماننا اور ادویت (ایک) کا کہنا بالکل فضول ہے - بالکل ایشور کے تابع غیر آزاد روح کا ماننا - کنٹھی - تِلک مالا (تسبیح) - مُورتی پوجن (بُت پرستی) پاکھنڈ مت وغیرہ رائج کرنے (گویا یہ) بُری باتیں چکرانکت وغیرہ میں ہیں جس قدر چکرانکت وغیرہ وید کے مخالف ہیں - اُس قدر شنکر آچاریہ کے مت کے معتقد نہیں ہیں -

۴۹ (سوال) مُورتی پوجا (بُت پرستی) کہاں سے شروع ہوئی -

(جواب) جینیوں سے

بُت پرستی جینیوں سے شروع ہوئی -

(سوال) جینیوں نے کہاں سے چلائی ؟

(جواب) اپنی بے عقلی سے -

(سوال) جینی لوگ کہتے ہیں کہ چُپ چاپ دھیان کی حالت میں بیٹھے ہوئے بُت کو دیکھکر اپنی روح کی بھی نیک حالت ویسی ہی ہو جاتی ہے -

(جواب) روح مدرک اور بُت غیر مدرک - کیا بُت کی مانند روح بھی غیر مدرک ہو جائیگی ؟ یہ بُت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے اور جینیوں نے جاری کی ہے + اِن کی تردید بارھویں سمّلاس میں کریں گے -

(سوال) شاکت وغیرہ نے بُتوں (کے بنانے) میں جینیوں کی نقل نہیں کی ہے کیونکہ جینیوں کے بُتوں کی مانند ویشنو وغیرہ کے بُت نہیں ہیں -

(جواب) ہاں یہ ٹھیک ہے اگر جینیوں کی مانند بناتے تو جین مت میں ملجاتے اس لئے جینیوں کے بُتوں سے خلاف بنائے ہیں - کیونکہ جینیوں سے مخالفت کرنی اِنکا کام اور اِنکی مخالفت کرنا خاص اُنکا کام تھا + جیسے جینیوں نے بُت ننگے دھیان کی حالت والے اور تارک الدنیا انسان کی مانند بنائے ہیں - اُنکے برخلاف ویشنو وغیرہ نے اچھی طرح سجی ہوئی عورت کے ساتھ - رنگ وراگ عیش و عشرت کی صورت

یہ ناخن (سے لیکر) چوٹی تک مجموعہ کا نام ہے - اس بات کو مانکر اگر آگ ہی سے تپانا چکرانکت لوگ قبول کریں تو اپنے اپنے جسم کو بھاڑ میں جھونک کر سب جسم کو جلا دیں تو بھی اس منتر کے معنی سے خلاف ہے کیونکہ اِس منتر میں راست گفتاری وغیرہ پاک کام کرنا تپ (ریاضت) لکھا ہے -

ऋतं तपः सत्यं तपः श्रुतं तपः शान्तं तपो दमस्तपः ॥

तैत्तिरी० प्र० १० । अ० ८ ॥

ٹھیک ٹھیک نیک خیالات رکھنا - سچ ماننا - سچ بولنا - سچائی پر عمل کرنا دلکو ادھرم میں نہ جانے دینا - بیرونی حواسوں کو بے انصافی کے کاموں میں جانے سے روکنا یعنی جسم حواس اور دل سے نیک کاموں کا برتاؤ کرنا - وید وغیرہ سچے علوم کا پڑھنا پڑھانا - وید کے مطابق عمل کرنا وغیرہ افضل دھرم کے کاموں کا نام تپ ہے - دھات کو تپا کر کھال کو جلانا تپ نہیں کہاتا - دیکھو! چکرانکت لوگ اپنے کو بڑے ویشنو مانتے ہیں لیکن اپنے بد رواج اور بدفعلی کی طرف توجہ نہیں دیتے اول جو اسکا بانی "شٹھ کوپ" ہوا ہے (اُس کی بابت) چکرانکتوں ہی کی کتابوں اور بھگت مال کی کتاب میں جو نا بھا ڈوم نے بنائی ہے لکھا ہے :-

विक्रीय सूर्पं विचचार योगी ॥

اِس قسم کے قول چکرانکتوں کی کتابوں میں لکھے ہیں شٹھ کوپ یوگی سوپ[1] کو بنا بیچ کر پھرتا تھا یعنی کنجر ذات میں پیدا ہوا تھا - جب اُس نے براہمنوں سے پڑھنا یا سُننا چاہا ہوگا تب براہمنوں نے بےعزتی کی ہوگی - اُسنے براہمنوں کے برخلاف سمپردا - تلک چکرانکت وغیرہ شاستر کے خلاف من گھڑت باتیں چلائی ہونگی - اُس کا چیلا "مُنی داہن" جو کہ چانڈال ورن میں پیدا ہوا تھا اُس کا چیلا "یاونا چاریہ" جو کہ مسلمانی خاندان میں پیدا ہُوا تھا جس کا نام بدلکر بعض لوگ "یامنا چاریہ" بھی کہتے ہیں اُن کے بعد "رامانج" برہمن خاندان میں پیدا ہو کر چکرانکت ہوا - اُس کے پہلے

[1] (نوٹ منجانب مترجم) شوپ یا چھاج جس کو پنجابی زبان میں چھج کہتے ہیں جس سے کر اناج چھانٹا جاتا ہے ۔

ذریعے مانتے ہیں۔ ان منتروں کے معنی۔
میں نارائن کو نمسکار کرتا ہوں۔ اور میں لکھشمی والے نارائن کے قدموں کی شرن کو حاصل کرتا ہوں اور شری یُت نارائن کو نمسکار کرتا ہوں یعنی جو تعریف والا نارائن ہے اُس کو میرا نمسکار ہو + جیسے وام مارگی پانچ مکار مانتے ہیں ویسے چکرا نکِت پانچ سنسکار مانتے ہیں اور اپنے سنکھ۔ چکر (وغیرہ) سے داغ دینے کے لئے جو وید منتر کا حوالہ رکھا ہے۔ اُس کی عبارت اور معنی حسب ذیل ہیں۔

पवित्रं ते विततं ब्रह्मणस्पते प्रभुर्गात्राणि पर्येषि विश्वतः ।
अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते शृतास इद्वहन्तस्तत्समाशत ॥ १ ॥
तपोष्पवित्रं विततं दिवस्पदे ॥२॥ ऋ०मं०९।सू०८३।मं०१।२॥

اے کائنات اور ویدوں کی حفاظت کرنے والے پرمیشور طاقت کُل۔ قادر مطلق آپنے اپنی ویاپتی (حضوری) سے عالم کے سب حصوں کو ویاپت کر (چھا) رکھا ہے۔ وہ آپکی جو حاضر و ناظر پاک ذات ہے اُس کو برہمچریہ۔ راست گفتاری۔ شم (من کا ضبط) دم (ضبطِ حواس) یوگا بھیاس۔ نفس کُشی۔ نیک صحبت وغیرہ تپسیا سے مُبّرا جو خام روح انتھکرن[1] والی ہے وہ اُس تیری ذات کو حاصل نہیں کرتی اور جو مذکورہ تپ (ریاضت) سے پاک ہوئے ہیں وے ہی اِس ریاضت کو کرتے ہوئے اُس تیری پاک ذات کو اچھی طرح حاصل کرتے ہیں + جو نورِ مجسم پرمیشور کی دُنیا میں عظیم نیک چلنی مجسم ریاضت کرتے ہیں وے ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کے لائق ہوتے ہیں +

اب غور کیجئے کہ راما نجی وغیرہ لوگ اس منتر سے "چکرا نکِت" ہونا ثابت کیونکر کرتے ہیں؟ بھلا کہئے وے عالم تھے یا جاہل؟ اگر کہو کہ عالم تھے تو ایسے نا ممکن معنی اس منتر کے کیوں کرتے؟ کیونکہ اس منتر میں "**अतप्ततनूः**" لفظ ہے نہ کہ

"**अतप्तभुजैकदेशः**" "**अतप्ततनूः**"

[1] مَن۔ بُدّھی۔ چِت۔ اور اہنکار ان ہر چہار کے مجموعہ کو انتھکرن کہتے ہیں۔ (مترجم)

अतो हि पञ्च संस्कारा: परमैकान्तहेतव: ॥
अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते । इतिश्रुते: ॥
रामानुजपटलपद्धतौ ॥

تاپ یعنی شنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم کے نشانات کو آگ میں تپا کر بازو کی جڑ میں داغ دیکر پھر دُودھ سے بھرے برتن میں بجھاتے ہیں اور کئی اُس دودھ کو پی بھی لیتے ہیں۔ اب دیکھئے ہو بہو انسان کے گوشت کا بھی ذائقہ اُس میں آتا ہوگا۔ ایسے ایسے فعلوں سے پرمیشور کو حاصل کرنے کی اُمید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدون شنکھ۔ چکر وغیرہ سے جسم داغے جیو پرمیشور کو حاصل نہیں کرتا کیونکہ وہ [आम:] یعنی کچّا ہے اور جیسے بادشاہت کی چپڑاس وغیرہ نشانات کے ہونے سے سرکاری نوکر جان کر اُس سے سب لوگ ڈرتے ہیں ویسے ہی وشنو کے شنکھ۔ چکر وغیرہ اوزاروں کے نقش دیکھ کر یم راج اور اُنکے گن ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

دوہا۔

باناً بڑا دیال کا۔ تِلک چھاپ اور مال
یم ڈرپنے کالوکہے۔ بھیئے مانے بھُو پال

یعنی بھگوان کا بانا تِلک چھاپ اور مالا پہننا بڑا ہے جس سے یم راج اور راجہ بھی ڈرتے ہیں۔ ترشول کی مانند پیشانی پر نقش بنانا نارائن داس۔ وشنوداس یعنی (جیسے) داس لفظ آخر میں ہو (ایسا) نام رکھنا۔ مالا کمل گٹے کی رکھنا اور پانچواں منتر جیسے:۔

ओं नमो नारायणाय ॥ ९ ॥

یہ اُنہوں نے معمولی آدمیوں کے لئے منتر بنا رکھا ہے نیز

श्रीमन्नारायण चरणं शरणं प्रपद्ये । श्रीमते नारायणाय नम:।
श्रीमते रामानुजाय नम: ॥

اِس قسم کے منتر امیروں اور معززین کے لئے بنا رکھے ہیں۔ دیکھئے یہ بھی ایک دُکان ٹھہری! ۔ جیسا مُونہہ ویسا تِلک۔ ان پانچ سنسکاروں کو چکران کِت مُکتی کے

اِس میں بدوں سمجھے ایسا جھگڑا مچایا ہے جیسے :-

۴۷- ایک کسی براگی کے دو چیلے تھے | اِن متوں کے جھگڑوں کو ایک پُر مذاق مثال ٹھیک ظاہر کرتی ہے

وے روزمرہ گرو کے پاؤں دبایا کرتے تھے ایک نے دہنے پاؤں اور دوسرے نے بائیں پاؤں کی خدمت کرنی بانٹ لی تھی- ایک روز ایسا ہوا کہ ایک چیلا کہیں بازار سودے کو چلا گیا اور دوسرا اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کر رہا تھا- اتنے میں گروجی نے کروٹ بدلی تو اُس کے پاؤں پر دوسرے گروبھائی کا مخدوم پاؤں پڑا- اُسنے لے سونٹا پاؤں پر کھینچ مارا- گرو نے کہا کہ ارے بدکار! تونے یہ کیا کیا؟ چیلا بولا کہ میرے مخدوم پاؤں کے اُوپر یہ پاؤں کیوں آ چڑھا؟ اتنے میں دوسرا چیلا جو کہ بازار دُکان کو گیا تھا آ پہنچا- وہ بھی اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کرنے لگا- دیکھا تو پاؤں سُوجا پڑا ہے- بولا کہ گروجی یہ میرے مخدوم پاؤں میں کیا ہُوا؟ گرو نے سب ماجرا سُنا دیا- وہ بھی بے وقوف تھا نہ بولا نہ چالا چُپ چاپ سونٹا اُٹھا کر بڑے زور سے گرو کے دوسرے پاؤں پر دے مارا- گرو نے بہ آواز بلند پکار مچائی تب دونوں چیلے سونٹے لیکر دوڑے اور گرو کے پاؤں کو پیٹنے لگے تب تو بڑا شور و شر مچا اور لوگ سُنکر آئے اور کہنے لگے کہ سادھو جی کیا ہوا؟ اُنہیں سے کسی عقلمند آدمی نے سادھو کو چھُڑا کر پھر اُن بے وقوف چیلوں کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ دونوں پاؤں تمہارے گرو کے ہیں- اُن دونوں کی خدمت کرنے سے اُسی کو آرام ملتا اور تکلیف دینے سے بھی اُسی ایک کو تکلیف ہوتی ہے +

جیسے ایک گرو کی خدمت کرنے میں چیلوں نے تماشہ کیا اِسی طرح جو ایک لازوال- ہستِ مطلق- عین علم- عین راحت- غیر محدود پرمیشور کے وِشنو- رودر وغیرہ کئی نام ہیں- اِن ناموں کے معنی جیسے کہ اوّل سملاس میں ظاہر کر آئے ہیں (جاننے چاہئیں) اُن سچے معانی کو نہ جان کر شیو- شاکت- ویشنو وغیرہ سمپردائی لوگ باہم ایکدوسرے کے نام کی مذمت کرتے ہیں +بے وقوف ذرا بھی اپنی عقل کو وسیع کرکے نہیں سوچتے ہیں کہ یہ سب وِشنو- رودر- شِو وغیرہ نام ایک لاشریک- منتظم کُل- ہمہ دان- پرمیشور کے کئی اوصاف افعال- عادات والا ہونے کے باعث اُسی کے مفہوم ہیں- بھلا کیا ایسے لوگوں پر پرمیشور کا غضب نہ ہوتا ہوگا؟

۴۸ اب دیکھئے چکرانکِت ویشنووں کی عجیب کارروائی- | چکرانکت ویشنووں کی لیلا

तापः पुण्ड्र, तथा नाम माला मंत्रस्तथैव च ।

(سوال)

"नमस्ते रुद्रमन्यवे"

"वैष्णवमसि" । "वामनायच" ।

"गणानान्त्वा गणपतिं हवामहे" ।

"भगवती भूयाः" । "सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च"

۳۴-اِس قسم کے وید کے حوالوں سے شَیو وغیرہ مت ثابت ہوتے ہیں پھر کیوں رَد کرتے ہو؟

(جواب) اِن حوالوں سے شَیو وغیرہ سمپردائے ثابت نہیں ہوتے کیونکہ "रुद्र" (رودر) پرمیشور - پران وغیرہ ہوا - روح - اگنی وغیرہ کا نام ہے + غصہ کرنیوالے ر ودر یعنی بدوں کو رُلانے والے پرمیشور کو سر جُھکانا پران اور معدہ کی حرارت کو خوراک دینا - (اس کا مطلب ہے)

ویشنو شَیو آدی مت وید سے سدھ نہیں ہوتے

[नम इति अन्ननाम-निघं० २ । ७]

جو منگل کاری سب دُنیا کی پُوری بہتری کرنے والا ہے اُس پرمیشور کو سر جُھکانا چاہیئے -

"शिवस्य परमेश्वरस्यायं भक्तः शैवः" । विष्णोः परमात्मनोऽयं भक्तः वैष्णवः" "गणपतेः सकल जगत् स्वामि नोऽयं सेवको गाणपतः" । "भगवत्या वाण्या अयं सेवकः भागवतः" ॥ "सूर्यस्य चराचरात्मनोऽयं सेवकः सौरः"[1]

یہ سب رودر - شَیو - وشنو - گنپتی - سُوریہ وغیرہ پرمیشور کے اور بھگوتی سچائی کے کہنے والی کلام کا نام ہے +

[1] (نوٹ منجانب مترجم) شیو یعنی کلیان کرنے والے پرمیشور کے بھگت کا نام شَیو ہے + وِشنو یعنی ویاپک پرماتما کے بھگت کا نام ویشنو ہے + گنپتی یعنی تمام جماعتوں کے مالک پرماتما کے سیوک کا نام گانپت ہے وغیرہ وغیرہ +

کے آنسو گرنے سے جو درخت ہوا اُسی کا نام رُدر آکھش ہے۔ اسی لئے اُس کے پہننے میں ثواب لکھا ہے ایک بھی رُدر آکھش پہنے تو سب گناہوں سے چھوٹ کر سورگ کو جائے۔ یم راج (ملک الموت) اور نرک (دوزخ) کا ڈر نہ رہے۔

(جواب) کال اگنی رُدر آپ نشد کسی "رکھوڈیا" اِنسان یعنی خاک رمانے والے نے بنائی ہے کیونکہ

"यस्यप्रथमा रेखा सा भूर्लोकः"

اس قسم کے قول اُس میں فضول ہیں۔ جو روز ہاتھ سے خط بنایا جاتا ہے وہ بھُولوک یا اُس کا مفہوم کیسے ہو سکتا ہے؟ اور جو

"त्र्यायुषं जमदग्नेः"

اِس قسم کے منتر ہیں وے راکھ یا ترپُنڈ لگانے کے مفہوم نہیں بلکہ

"चक्षुर्वै जमदग्निः" ॥ शतपथ ।

اے پرمیشور! میری آنکھ کی روشنی تین گنا یعنی تین سو برس تک رہے اور میں بھی ایسے دھرم کے کام کروں کہ جس سے بینائی ضائع نہ ہو۔

بھلا یہ کتنی بڑی جہالت کی بات ہے کہ آنکھ کے آنسو گرنے سے بھی درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا پرمیشور کے قانون قدرت کو کوئی اُلٹا کر سکتا ہے؟ جیسا جس درخت کا بیج پرمیشور نے بنایا ہے اُسی سے وہ درخت پیدا ہو سکتا ہے اور طرح پر نہیں۔ اس لئے جتنا رُدر آکھش بھسم۔ تُلسی۔ کمل آکھش۔ گھاس۔ چندن وغیرہ کو گلے میں پہننا ہے وہ سب جنگلی وحشی اِنسانوں کا کام ہے۔ ایسے وام مارگی اور شیئو بہت اُلٹے کام کرنے والے۔ مخالف اور فرائض کے ترک کنندہ ہوتے ہیں۔ اُن میں جو کوئی نیک مرد ہے وہ اِن باتوں پر اعتقاد نہ رکھ کر اچھے کام کرتا ہے۔ جو رُدر آکھش بھسم رمانے سے یم راج کے دُوت (فرشتے) ڈرتے ہیں تو پولیس کے سپاہی بھی ڈرتے ہونگے۔ جب رُدر آکھش بھسم رمانے والوں سے کُتا۔ شیر۔ سانپ۔ بچھو۔ مکھی اور مچھر وغیرہ بھی نہیں ڈرتے تو عدل کرنے والے (یم راج) کے گن (نوکر) کیوں کر ڈریں گے؟

۳۵ (سوال) وام مارگی اور شیئو تو اچھے نہیں لیکن ویشنو تو اچھے ہیں۔

ویشنو بھی وید ورودھی ہیں

(جواب) یہ بھی وید کے برخلاف چلنے سے اُن سے بھی زیادہ بُرے ہیں

کی پیدائش ہوئی اُسکو دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر - برھما نے کہا کہ تو میری ماں ہے میں تجھ سے شادی نہیں کرسکتا - ایسا سُنکر ماں کو غصہ ہوا اور لڑکے کو خاکستر کر دیا اور پھر ہاتھ گھس کر اُسی طرح دوسرا لڑکا پیدا کیا اُس کا نام وشنو رکھا اُسکو بھی اُسی طرح کہا - اُسنے بھی نہ مانا تو اُس کو بھی راکھ کردیا - پھر اُسی طرح تیسرے لڑکے کو پیدا کیا - اُس کا نام مہادیو رکھا اور اُسکو کہا کہ تو مجھ سے شادی کر - مہادیو بولا کہ میں تجھ سے شادی نہیں کرسکتا - تو دوسری عورت کا جسم بنالے - دیوی نے ویسا ہی کیا - تب مہادیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہے؟ دیوی نے کہا کہ یہ دونوں تیرے بھائی ہیں اِنہوں نے میرا حکم نہ مانا اسلیئے راکھ کردئے مہادیو نے کہا کہ میں اکیلا کیا کروں گا؟ اِن کو زندہ کردے اور دو عورتیں اور پیدا کر تینوں کی شادی تینوں سے ہوگی ایسا ہی دیوی نے کیا - پھر تینوں کی تینوں کے ساتھ شادی ہوئی - واہ رے! ماں سے شادی نہ کی اور ہمشیرہ سے کرلی - کیا اسکو جائز سمجھنا چاہیئے؟ پھر اِندر وغیرہ کو پیدا کیا - برھما - وشنو - رُودر اور اِندر اِنکو پالکی کے اُٹھانے والے کہار بنایا + اِس قسم کے گپوڑے لمبے چوڑے طبعزاد لکھے ہیں + کوئی اُنسے پوچھے کہ اُس دیوی کا جسم اور اُس شری پور کا بنانے والا اور دیوی کے والدین کون تھے؟ اگر کہو کہ دیوی ازلی ہے تو جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہوسکتی - اگر ماں بیٹے کی شادی کرنے میں ڈر ہے تو بھائی بہن کی شادی میں کونسی اچھی بات ہے؟ جیسی اس دیوی بھاگوت میں مہادیو - وشنو - اور برھما وغیرہ کی حقارت اور دیوی کی عظمت لکھی ہے - اِسی طرح شِو پُران میں دیوی وغیرہ کی بابت حقارت لکھی ہے - یعنی یہ سب مہادیو کے غلام اور مہادیو سب کا مالک ہے جو رُدراکھش یعنی ایک درخت کے پھل کی گٹھلی اور راکھ لگانے سے مُکتی مانتے ہیں تو راکھ میں لوٹنے والے گدھا وغیرہ حیوان اور گھونگرو وغیرہ کے پہننے والے بھیل - کنجر وغیرہ مُکتی کیوں نہ پائیں اور سُور - کُتے - گدھا وغیرہ حیوان راکھ میں لوٹنے والوں کی مُکتی کیوں نہیں ہوتی؟

۴۴ (سوال) کال اگنی رُودر اُپنشد میں بھسم لگانے کی ترکیب لکھی ہے وہ کیا جھوٹی ہے؟ اور

رُودراکھش بھسم تلک کی اجازت وید میں نہیں ہے

"त्र्यायुषं जमदग्नेः०" यजुर्वेद वचन।

اِس قسم کے وید منتروں سے بھی بھسم لگانے کی ترکیب اور پُرانوں میں رُودر کی آنکھ

۲۹۔ اور دوسرا پنکھا ایسا بنایا تھا کہ بغیر انسان کے چلائے کلانیتر کے زور سے ہمیشہ چلتا رہتا اور کافی ہوا دیتا تھا جو یہ دونوں چیزیں آجتک بنی رہتیں تو یوروپین لوگ اتنے مغرور نہ ہوجاتے +

اُسی زمانہ میں ایک عجیب کلا کا پنکھا بھی ایجاد ہوا تھا۔

۳۰۔ جب پوپ جی اپنے چیلوں کو جینیؤں سے روکنے لگے تو بھی مندروں میں جانے سے نہ رُک سکے اور جینیؤں کی کتھا میں بھی لوگ جانے لگے۔ جینیؤں کے پوپ اِن پُرانیوں کے پوپوں کے چیلوں کو بہکانے لگے تب پُرانیوں نے سوچا کہ اِس کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ نہیں تو اپنے چیلے جینی ہو جائیں گے۔ پھر پوپوں نے یہی صلاح کی کہ جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار۔ مندر۔ مُورتی۔ اور کتھا کی کتابیں بنا دیں۔ اِن لوگوں نے جینیؤں کے چوبیس تیرتھنکروں کی مانند چوبیس اوتار مندر اور بُت بنائے اور جیسے جینیؤں کے اوّل اور آخر پُران وغیرہ ہیں۔ ویسے ہی اٹھارہ پُران بنانے لگے۔

پُرانیوں نے جینیوں کی نقل پر بُت خانے وغیرہ بنائے۔

۳۱۔ راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد وِشنو مت کا آغاز ہُوا۔ ایک شٹھ کوپ نامی کنجرورن میں پیدا ہُوا تھا اُس سے تھوڑا سا پھیلا۔ اُس کے پیچھے مُنی واھن۔ بھنگی خاندان میں پیدا شدہ اور تیسرا یاونا چاریہ یون (مسلمان) خاندان میں پیدا شدہ آچاریہ ہوا۔ بعدازاں براہمن خاندان میں پیدا شدہ چوتھا رامانج ہوا اُسنے اپنا مت پھیلایا +

وشنو مت کا آغاز

۳۲۔ شیئووں نے شِو پُران وغیرہ۔ شاکتوں نے دیوی بھاگوت وغیرہ۔ ویشنووں نے وِشنو پُران وغیرہ بنائے۔ اُنھیں اپنا نام اس لئے نہیں رکھا کہ ہمارے نام سے بنیں گے تو کوئی مستند نہ مانے گا اس لئے ویاس وغیرہ رشی مُنیوں کے نام رکھ کر پُران بنائے۔ نام بھی اِنکا حقیقت میں نوین (نیا) رکھنا چاہیئے تھا لیکن جیسے کوئی مفلس اپنے بیٹے کا نام شہنشاہ اور نئی چیز کا نام قدیمی رکھدے تو کیا تعجب ہے؟ اب اِنکے باہمی جیسے جھگڑے ہیں ویسے ہی پُرانوں میں بھی لکھے ہیں +

وِشنو پُران وغیرہ ویشنووں نے بنائے۔

۳۳۔ دیکھو! دیوی بھاگوت میں "شری" نامی ایک دیوی عورت جو شری پور کی ملکہ لکھی ہے اُسی نے سب دُنیا کو بنایا اور برھما وشنو۔ مہا دیو کو بھی اُسی نے پیدا کیا۔ جب اُس دیوی کی خواہش ہوئی تب اُسنے اپنا ہاتھ گھسا اُس سے ہاتھ میں ایک آبلہ ہوا۔ اُس میں سے برھما

دیوی بھاگوت پُران کی کہانی کا پول

سامنے جاکر مرجانا اچھا ہے۔ ایسے ایسے اپنے چیلوں کو اپدیش کرنے لگے۔ جب اُن سے کوئی حوالہ پُوچھتا تھا کہ تمہارے مذہب میں کسی ماننے کے قابل کتاب کا بھی حوالہ ہے؟ تو کہتے تھے کہ ہاں ہے۔ جب وے پُوچھتے تھے کہ دِکھلاؤ تب مارکنڈے پُران وغیرہ کے

۲۷۔ راجہ بھوج کے عہد میں مارکنڈے اور شِو پُران بنائے گئے۔

قول پڑھتے اور سُناتے تھے + جیسا کہ دُرگا پاٹھ میں دیوی کا ذکر لکھا ہے۔ راجہ بھوج کے عہد سلطنت میں ویاس جی کے نام سے مارکنڈے اور شِو پُران کسی نے بنا کر شائع کیا تھا۔ اُس کی خبر راجہ بھوج کو معلوم ہونے پر اُن پنڈتوں کو ہاتھ کاٹنے وغیرہ کی سزا دی۔ اور اُن سے کہا کہ جو کوئی کتب و نظم وغیرہ تصنیف کرے تو اپنے نام سے بنا دے۔ رشی مُنیوں کے نام سے نہیں + یہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی تاریخ میں لکھی ہے کہ جو گوالیار کے راج "بھنڈ" نامی شہر کے تیواڑی براہمنوں کے گھر میں ہے جس کو لکھونا کے راؤ صاحب اور اُن کے گماشتے رامدیال چوبے جی نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ اُسمیں صاف لکھا ہے کہ ویاس جی نے چار ہزار چار سو اور اُن کے شاگردوں نے پانچ ہزار چھ سو شلوک والا یعنی کُل دس ہزار شلوکوں کے انداز مہابھارت بنایا تھا وہ مہاراجہ وکرم آدیتہ کے زمانہ میں بیس ہزار۔ مہاراجہ بھوج کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے زمانہ میں پچیس ہزار اور اب میری آدھی عمر میں تیس ہزار شلوک والی مہابھارت کی کتاب ملتی ہے۔ جو ایسی ہی بڑھتی گئی تو مہابھارت کی کتاب ایک اُونٹ کا بوجھ ہو جائیگی اور رشی مُنیوں کے نام سے پُران وغیرہ کتابیں بناویں گے تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے دام میں پڑ کر ویدک دھرم سے گر کر خراب ہو جائیں گے + اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بھوج کو کچھ کچھ ویدوں کا خیال تھا۔ ان کے بھوج پربندھ میں لکھا ہے کہ

घट्यैकया क्रोशदशैकमश्वः सुकृत्रिमो गच्छति चारुगत्या ।
वायुं ददाति व्यजनं सुपुष्कलं विना मनुष्येण चलत्यजस्रम्॥

۲۸۔ راجہ بھوج کی بادشاہت میں اور اُس کے نزدیک ایسے ایسے کاریگر لوگ تھے کہ جنہوں نے گھوڑے کی شکل والی ایک سواری بتنتر کلا والی بنائی تھی کہ جو ایک کچی گھڑی میں گیارہ کوس اور ایک گھنٹے میں ساڑھے ستائیس کوس جاتی تھی۔ وہ زمین اور ہوا میں بھی چلتی تھی +

زمین اور ہوا میں چلنے والا کل کا گھوڑا۔

اس قسم کے کئی طرح کے شلوک اِن لوگوں نے بنائے اور کہنے لگے کہ جس کے ماتھے پر
بھسم اور گلے میں رُدراکھش نہیں ہے اُس پر لعنت ہے -

"तंत्यजेदन्त्यजं यथा"

اُس کو چنڈال کی مانند ترک کرنا چاہیئے -
جو گلے میں بتیس[۳۲] - سر میں چالیس[۴۰] - چھ چھ[۶] کانوں میں - بارہ بارہ[۱۲] ہاتھوں میں -
سولہ سولہ[۱۶] بازوؤں میں - ایک چوٹی میں اور چھاتی پر ایکسو آٹھ[۱۰۸] رُدراکھش پہنتا
ہے وہ ہو بہو مہادیو کی مانند ہے + ایسا ہی شاکت بھی مانتے ہیں - پھر اِن وام مارگی
اور شیوؤں نے صلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا - جس کو جلادھاری اور لنگ کہتے
ہیں اور اُس کی پرستش کرنے لگے اُن نلے شرموں کو ذرا بھی شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ
کام ہم کیوں کرتے ہیں ؟
کسی شاعر نے کہا ہے کہ

"स्वार्थी दोषं न पश्यति"

خود غرض لوگ اپنی غرض کے پُورا کرنے میں بُرے کاموں کو بھی اچھا سمجھ کر عیب کو
نہیں دیکھتے ہیں - اُسی پاشان وغیرہ مورتی اور بھگ لنگ کی پرستش میں تمام دھرم
ارتھ - کام - موکھش وغیرہ سدھیاں ماننے لگے + راجہ بھوج کے بعد جب جینی لوگ
اپنے بُت خانوں میں بُت قائم کرنے اور اُن کے دیدار اور زیارت کو آنے جانے لگ گئے - تب
تو اِن پوپوں کے چیلے بھی جینیوں کے بُتخانوں میں جانے آنے لگے اور اُدھر مغرب میں کچھ
دیگر مذہب شروع ہو گئے اور مسلمان لوگ بھی آریہ ورت میں آنے جانے لگ گئے تھے
اُسوقت پوپوں نے یہ شلوک بنایا :-

न वदेद्यावनीं भाषां प्राणैः कण्ठगतैरपि ।
हस्तिना ताड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैनमन्दिरम् ॥

چاہے کتنی ہی مصیبت میں مُبتلا ہو اور پران کنٹھ گت یعنی موت کا وقت بھی کیوں
نہ آیا ہو تو بھی یاونی یعنی ملیچھ بھاشا (مسلمانی زبان) مُونھ سے نہ بولے - اور
مست ہاتھی مارنے کو کیوں نہ دوڑا ہُوا آتا ہو اور جَین کے مندر میں جانے سے جان
بچتی ہو تو بھی جَین مندر میں داخل نہ ہو - بلکہ جین مندر میں داخل ہو کر بچنے سے ہاتھی کے

۲۴- اس کے بعد کچھ جینیوں اور شنکر آچاریہ کے پیراؤں کے اُپدیش کے خیالات آریہ ورت میں پھیلے تھے اور باہم تردید و تائید بھی جاری تھی۔ شنکر آچاریہ کے تین سو برس پیچھے اوجین شہر میں وکرم آدیتہ راجہ کچھ اقبال مند ہوا جس نے سب راجاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی لڑائی کو رفع کر امن قائم کیا۔ بعد ازاں بھرتری ہری راجا شاعری وغیرہ شاستر اور دیگر (علوم) میں بھی کچھ کچھ فاضل ہوا۔ اُسنے تارک الدنیا ہو کر سلطنت کو چھوڑ دیا۔ وکرم آدیتہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا اُسنے تھوڑی سی صرف و نحو اور شاعری صنعت وغیرہ کی اِتنی اشاعت کی کہ اُس کے عہد سلطنت میں کالیداس بکری چرانے والا بھی رگھو ونش کاویہ کا مصنف ہوا۔ راجہ بھوج کے پاس جو کوئی اچھا شلوک بنا کر لے جاتا تھا اُس کو بہت سی دولت دیتے تھے اور اُس کی عزت ہوتی تھی۔ اُسکے بعد راجاؤں اور امیروں نے پڑھنا ہی چھوڑ دیا۔

وکرماجیت۔ بھرتری ہری۔ بھوج اور کالیداس۔

۲۵- اگرچہ شنکر آچاریہ سے پہلے وام مارگیوں کے بعد شیو وغیرہ سمپردائی مت والے بھی ہوئے تھے لیکن اُنکا بہت زور نہیں ہوا تھا۔ مہاراجہ وکرم آدیتہ سے لیکر شیوؤں کا زور بڑھتا گیا۔

شیو مت

شیوؤں میں پاشوپت وغیرہ بہت سی شاخیں ہوئی تھیں جیسے وام مارگیوں میں دس مہا ودیا وغیرہ کی شاخیں ہیں۔ لوگوں نے شنکر آچاریہ کو شیو کا اوتار ٹھیرایا۔ اُن کے پیرو سنیاسی بھی شیو مت میں شامل ہو گئے۔ اور وام مارگیوں کو بھی ملتے رہے۔ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنے والے ہوئے جو کہ شو جی کی عورت ہے۔ اور شیو مہادیو کی عبادت کرنے والے ہوئے۔

۲۶- یہ دونوں رودراکش اور بھسم (خاک) آج تک لگاتے ہیں لیکن جتنے وام مارگی وید کے مخالف ہیں ویسے شیو نہیں ہیں۔

رودراکش اور بھسم دھارن کرنے والوں کا بیان

धिग् धिक् कपालं भस्मरुद्राक्षविहीनम् ॥ १ ॥

रुद्राक्षान् कण्ठदेशे दशनपरिमितान्मस्तके विंशती द्वे
षट् षट् कर्णप्रदेशे करयुगलगतान् द्वादशान्द्वादशैव ।
बाह्वोरिन्दोः कलाभिः पृथगिति गदितमेकमेवं शिखायाम्
वक्षस्यष्टाऽधिकं यः कलयति शतकं स स्वयं नीलकण्ठः ॥ २ ॥

دیوتا کہلانے والے عالموں سے بھی پرمیشور جُدا ہے + ۶ +

"गुहां प्रविष्टौ सुकृतस्य लोके"

اِس قسم کے اُپ نشدوں کے اقوال سے جیو اور پرمیشور جُدا ہیں +
ایسا ہی اپ نشدوں میں بہت مقامات پر ذکر آیا ہے + ۷ +

"शरीरे भव: शारीर:"

قالب رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم کے وصف۔عمل اور فطرت جیو میں نہیں گھٹتے + ۸

سب دِو یہ۔من وغیرہ اور حواس وغیرہ اشیاء۔پرتھوی وغیرہ بھُوت سب جیووں میں پرماتما ضابط القلوب ہوکر قائم ہے کیونکہ اُسی پرماتما کے محیط کُل ہونا وغیرہ اَوصاف سب جگہ اُپ نشدوں میں مشہور ہیں + ۹ +

قالب رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم سے جیو کا فرق ذات سے ثابت ہے +۱۰+
اس قسم کے شاریرک سُوتروں سے بھی ذات سے ہی برہم اور جیو کا فرق ثابت ہے +
ویسے ہی ویدانتیوں کی آفرینش اور قیامت بھی صادق نہیں آسکتی کیونکہ "اُپ کرم" یعنی شروع برہم سے اور "اُپ سنگھار" یعنی پرلے (فنا) بھی برہم ہی میں کرتے ہیں۔جب دوسرا کوئی وجود نہیں مانتے تو آفرینش اور فنا بھی برہم کے وصف ہو جاتے ہیں۔مگر آفرینش اور فنا سے مبّرا برہم کی تشریح وید وغیرہ سچے شاستروں میں کی ہے۔ پرمیشور نوین ویدانتیوں پر خفا ہوگا کیونکہ لاتغیر۔غیر متبدل۔پاک۔ازلی غلطی سے مبّرا وغیرہ اَوصاف والے برہم میں تبدیلی۔آفرینش۔اور لاعلمی وغیرہ کا اِمکان کسی طرح نہیں ہوسکتا +

اور فنا کے ہونے پر بھی برہم۔حالتِ علت میں مادہ۔اور جیو برابر قائم رہتے ہیں+ اِسلئے اُپ کرم (آفرینش) اور اُپ سنگھار (فنا) کے بارہ میں بھی اِن (نوین) ویدانتیوں کی گھڑنت جھوٹی ہے +

اِس قسم کی دیگر بہت سی غلط باتیں ہیں کہ جو شاستر اور پرتیکھش وغیرہ پرمانوں کے خلاف ہیں +

+ (نوٹ مترجم) پرتیکھش پرمان کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا سملاس +

برھم کے علاوہ دوسرا یعنی جیو دُنیا کا بنانے والا نہیں ہے کیونکہ اس محدود طاقت اور محدود علم والے جیو پر کائنات کا فاعل ہونا صادق نہیں آسکتا لہذا جیو برھم نہیں + ۱+

"रसंह्येवायं लब्ध्वा नन्दीभवति" [1]

یہ اُپ نشد کا قول ہے +

جیو اور برھم جُدا جُدا ہیں کیونکہ ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے۔ جو ایسا نہ ہوتا تو رس یعنی آنند سروپ برھم کو پاکر جیو آنند حاصل کرتا ہے یہ حصول برھم اور حاصل کرنے والے جیو کا بیان نہیں بن سکتا۔ اس لئے جیو اور برھم ایک نہیں +

दिव्यो ह्यमूर्त्तः पुरुषः स बाह्याभ्यन्तरो ह्यजः । अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात्परतः परः ॥ मुण्डकोपनिषदि मुं० २। खं०१। मं०२॥

دو یہ یعنی پاک۔ شکل والا ہونے کی خاصیت سے مبّرا۔ سب میں حاضر ناظر۔ باہر بھیتر بغیر تفاوت کے محیط ہونے والا۔ اج یعنی پیدایش موت جسم اختیار کرنے وغیرہ سے مبّرا۔ سانس لینے یعنی جسم اور من کے تعلق سے آزاد۔ نُور مجسم وغیرہ پرمیشور کی صفات ہیں۔ اور اکھشر یعنی غیر فانی پرکرتی سے پرے یعنی لطیف جو جیو ہے اُس سے بھی پرے برھم یا پرمیشور لطیف ہے۔ پرکرتی اور جیو سے برھم کا فرق بتلانے والی وجوہات کے باعث پرکرتی اور جیووں سے برھم جُدا ہے +۳+

اسی محیط کُل برھم میں جیو کا یوگ (وصل) اور جیو میں برھم کا ملاپ بیان کرنے سے جیو اور برھم جُدا جُدا ہیں۔ کیونکہ یوگ (ملاپ) مختلف چیزوں کا ہوتا ہے +۴+

اس برھم کے ضابط القلوب وغیرہ اوصاف بیان کئے ہیں اور جیو کے اندر محیط ہونے کی وجہ سے محاط جیو محیط برھم سے الگ ہے کیونکہ محاط اور محیط کُل کا تعلق بھی جُدا جُدا ہونے کی حالت میں بن سکتا ہے +۵+

جیسے پرمیشور جیو سے ذات میں جُدا ہے ویسے حواس۔ انتہ کرن۔ پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) سمت۔ ہوا۔ سورج وغیرہ نُورانی صفات کے بھوگ کے باعث اور

[1] (ترجمہ منجانب مترجم) رس (برھم) کو پاکر (جیو) آنندت ہوتا ہے +

پاک نہیں ہوتا۔ تب تک یوگ سے جلال کو حاصل کرکے اپنے انتریامی برھم کو حاصل کرکے سرور میں قائم نہیں ہوسکتا +۱+

اسی طرح جب گناہ وغیرہ سے مبرّا ہوکر جلال والا یوگی ہوتا ہے تب ہی برھم کے ساتھ مکتی کے سرور کو بھوگ سکتا ہے ایسا جیمنی آچاریہ کا اعتقاد ہے +۲+

جب نے علمی وغیرہ عیبوں سے مبرّا ہوکر پاک محض چیتن ذات سے جیو قائم ہوتا ہے تب ہی

"तदात्मकत्व"

یعنی برھم سروپ کے ساتھ تعلق کو حاصل کرتا ہے ۔ +۳+

جب برھم کے وصل سے جلال اور پاک علم معرفت کو (حاصل کرکے) زندگی میں ہی جیون مکت ہوتا ہے تب اپنی پاک اصلی ذات کو حاصل کرکے سرور پاتا ہے ایسا ویاس منی جی کا اعتقاد ہے +۴+

جب یوگی کا ارادہ سچا ہوتا ہے تب خود پرمیشور کو پاکر مکتی کی راحت کو حاصل کرتا ہے ۔ وہاں محتاج بالذات اور خود مختار رہتا ہے ۔ جیسے دنیا میں کوئی اعلٰے کوئی ادنٰے ہوتا ہے ویسا مکتی (میں) نہیں ۔ بلکہ سب مکت جیو ایک سے رہتے ہیں +۵+

नेतरोनुपपत्तेः ॥ १ । १ । १६ ॥ اگر ایسا نہ ہو تو

भेदव्यपदेशाच्च ॥ १ । १ । १७ ॥

विशेषणभेदव्यपदेशाभ्यां च नेतरौ ॥ १ । २ । २२ ॥

अस्मिन्नस्य च तद्योगं शास्ति ॥ १ । १ । १९ ॥

अन्तस्तद्धर्मोपदेशात् ॥ १ । १ । २० ॥

भेदव्यपदेशाच्चान्यः ॥ १ । १ । २१ ॥

गुहां प्रविष्टावात्मानौ हि तद्दर्शनात् ॥ १ । २ । ११ ॥

अनुपपत्तेस्तु न शारीरः ॥ १ । २ । ३ ॥

अन्तर्याम्यधिदैवादिषु तद्धर्मव्यपदेशात् ॥ १ । २ ॥१८॥

शारीरश्चोभयेऽपि हि भेदेनैनमधीयते ॥ १ । २ । २० ॥

व्यासमुनिकृतवेदान्तसूत्राणि ॥

وسشٹھ - اور رامچندر کا تصنیف یا بیان کردہ نہیں ہے - کیونکہ وے سب وید کے پیرو تھے وید کے خلاف نہ بنا سکتے اور نہ کچھ کہہ سُن سکتے تھے +

(۲۳) (سوال) ویاس جی نے جو شاریرک سُوتر بنائے ہیں اُن میں بھی جیو برھم کا ایک ہونا پایا جاتا ہے - دیکھو:-

شاریرک سُوتروں کے صحیح ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہرشی ویاس جی بھی جیو برھم کو ایک نہیں مانتے تھے -

सम्पाद्याऽऽविर्भावः स्वेन शब्दात् ॥ १ ॥
ब्राह्मे ण जैमिनिरुपन्यासादिभ्यः ॥ २ ॥
चितितन्मात्रेण तदात्मकत्वादित्यौडुलोमिः ॥ ३ ॥
एवमप्युपन्यासात् पूर्वभावादविरोधं बादरायणः ॥ ४ ॥
अत एव चानन्याधिपतिः ॥ ५ ॥ वेदान्तद० अ०४ । पा०४ ।
सू० १ । ५-७ । ६ ॥

یعنی جیو اپنی اصلی ذات کو حاصل ہو کر ظاہر ہوتا ہے جو کہ پہلے برھم سروپ تھا کیونکہ لفظ स्व (سو) سے اپنی برھم ذات سمجھی جاتی ہے +۱ +

"अयमात्मा अपहतपाप्मा"

اِس قسم کے اِشاروں اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو برھم سروپ سے قایم ہوتا ہے ایسے جیمنی آچاریہ کا مت ہے +۲ +

اور اوڈولومی آچاریہ برہدارنیک کے اس بیان کی بنا پر کہ جیو آتما کی ذات وہ (برھم) ہی ہے یہ مانتا ہے کہ مکتی کی حالت میں جیو صرف چیتن سروپ ہو کر رہتا ہے +۳ +

ویاس جی انہی مذکورۂ بالا اشاروں وغیرہ اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو کے برھم سروپ ہونے میں مطابقت مانتے ہیں +۴ +

یوگی جلال پا کر اپنے برھم سروپ کو حاصل کر کے دوسرے مالک سے آزاد ہو جاتا ہے یعنی خود اپنے آپ کا اور سب کا مالک بن کر برھم سروپ ہو کر مکتی میں رہتا ہے +

(جواب) اِن سُوتروں کے معنی ایسے نہیں بلکہ انکے سچے معنی یہ ہیں سُنیئے! جب تک جیو اپنی نج پاک ذات کو حاصل کر کے یعنی سب آلائشوں سے مبرّا ہو کر

اگر اُنکی اور تمہاری بات ناقابل تردید ہوتی تو تم اُن کی دلائل سے ہماری بات کی تردید کیوں نہ کر سکتے - اگر یہ کر سکو تو تمہاری اور اُنکی بات قابل تسلیم ہوجائے + اغلب ہے کہ شنکر آچاریہ وغیرہ نے تو جینیوں کے مت کی تردید کرنے ہی کے لئے یہ اعتقاد اختیار کیا ہو کیونکہ ملک اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے خود غرض عالم اپنے آتما کے علم کے خلاف بھی کر لیتے ہیں - اور اگر اِن باتوں کو یعنی جیو ایشور کا ایک ہونا - جہاں کا جھوٹا ہونا وغیرہ سچ نہیں مانتے تھے تو اُن کی بات سچی نہیں ہو سکتی +

نشچل داس کی لیاقت دیکھئے -

"जीवो ब्रह्माऽभिन्न चेतनत्वात्"

یہ اُنہوں نے "برتی پربھاکر" میں جیو اور برھم کے ایک ہونے پر دلیل دی ہے - کہ تعقل ہونے کے سبب جیو برھم سے جُدا نہیں - یہ نہایت کم سمجھ آدمی کی بات کی مانند ہے - کیونکہ فقط تعمیم سے ایک چیز دوسرے جیسی نہیں ہوجاتی - تخصیص تفریق کا باعث ہوتی ہے + مثلاً کوئی کہے کہ -

"पृथिवी जलाऽभिन्ना जड़त्वात्"

زمین اور پانی غیر تعقل ہیں اس لئے ایک ہیں تو جیسے یہ بات درست کبھی نہیں ہوسکتی ویسے نشچلداس جی کی بھی یہ تعریف فضول ہے - کیونکہ محدود العقلی اور غلطی کرنا وغیرہ وصف جیو میں برھم کے اور محیط کل ہمہ داں اور غلطی سے مبرا ہونا وغیرہ مخصوصہ صفات برھم میں جیو کی صفات کے خلاف ہیں - اس لئے برھم اور جیو الگ الگ ہیں - مثلاً بو - ٹھوس پن - خاک کی صفات ذائقہ اور مائع پن سے جو کہ آب کی صفات ہیں برخلاف ہیں اس لئے خاک اور آب بھی ایک نہیں ہو سکتے +

اسی طرح جیو اور برھم میں تخصیص ہونے سے جیو اور برھم نہ کبھی ایک تھے نہ ہیں اور نہ کبھی ہونگے + اتنی بات سے ہی اندازہ لگا لیجئے کہ نشچلداس میں کتنی لیاقت تھی +

جس نے یوگ وسشٹھ بنایا ہے وہ کوئی نیا ویدانتی تھا - والمیک -

ہوسکتا جسکا خیال جُھوٹا ہے وہ سچا کب ہوسکتا ہے ؟

(نوین ویدانتی) ہم راستی اور دروغ کو جھوٹ مانتے ہیں اور زبان سے بولنا بھی جھوٹ ہے +

(سدھانتی) جب تم جھوٹ کہنے اور ماننے والے ہو تو جھوٹ کیوں نہیں ؟

(نوین ویدانتی) کچھ ہی ہو جھوٹ اور سچ ہماری ہی گھڑنت ہے - اور ہم دونوں کے شاہد اور مسکن ہیں +

(سدھانتی) جب تم سچ اور جھوٹ کے مسکن ہوئے تو ساہوکار اور چور کی مانند تم ہی ہوئے لہذا تم قابل اعتبار بھی نہیں رہے - کیونکہ معتبر وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ سچ مانے - سچ بولے - اور سچ ہی کرے - جھوٹ نہ مانے - جھوٹ نہ بولے اور جھوٹ ہرگز نہ کرے - جب تم اپنی بات کو آپ ہی جھوٹ کرتے ہو تو تم خود دروغگو بنتے ہو +

(نوین ویدانتی) انادی مایا کو جو کہ برھم کے سہارے رہکر برھم ہی پر پردہ ڈالتی ہے اُس کو مانتے ہو یا نہیں ؟

(سدھانتی) نہیں مانتے - کیونکہ تم مایا کے معنی ایسے کرتے ہو کہ جس کا وجود نہو اور عکس پڑے اسبات کو وہ شخص مان سکتا ہے کہ جس کے دل کی آنکھ پھُوٹ گئی ہو کیونکہ جسکا وجود ہے ہی نہیں اُس کا عکس پڑنا بالکل ناممکن ہے - مثلاً عقیمہ کے لڑکے کا عکس کبھی نہیں ہوسکتا اور یہ بات

له
"सन्मूलाः सोम्येमाः प्रजाः"

چھاندوگیہ اُپنشد کے اِن اقوال کے خلاف کہتے ہو +

(نوین ویدانتی) وسشٹھ - شنکر آچاریہ وغیرہ سے لیکر نشچل داس تک جو تم سے بڑھ کر پنڈت ہوئے ہیں اور جو اُنھوں نے لکھا ہے کیا تم اُس کی تردید کرتے ہو؟

ہم کو تو وسشٹھ - شنکر آچاریہ اور نشچلداس وغیرہ بڑھیا معلوم ہوتے ہیں -

(سدھانتی) تم عالم ہو یا بے علم +

(نوین ویدانتی) ہم بھی قدرے عالم ہیں +

(سدھانتی) اچھا تو وسشٹھ - شنکر آچاریہ اور نشچلداس کے دعوے کو ہمارے سامنے ثابت کرو - ہم تردید کرتے ہیں جس کا دعوے ثابت ہو جائیگا وہ ہی بڑا ہے +

له (ترجمہ منجانب مترجم) اے عزیز! مخلوقات کی ابتدا ہستی سے ہے +

قدیم۔ پاک۔ علیم۔ آزاد فطرت والے برھم کو تم نے ناپاک۔ لاعلم اور مقید وغیرہ عیوب والا اور جس کے حصے نہیں ہو سکتے اُس کو حصوں والا کر دیا +

(نوین ویدانتی) بے شکل کا بھی عکس پڑتا ہے مثلاً آئینہ یا پانی وغیرہ میں آکاش کا عکس پڑتا ہے۔ وہ نیلے رنگ کا یا کسی اور طرح کا گہرا دکھائی دیتا ہے۔ اُسی طرح برھم کا بھی سب انتہ کرنوں میں عکس پڑتا ہے +

(سدھانتی) جب آکاش کی کوئی شکل ہی نہیں ہے تو اُس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جو چیز دکھائی ہی نہیں دیتی وہ آئینہ اور پانی وغیرہ میں کس طرح دکھائی دیگی۔ گہری یا لطیف شکل والی چیز دکھائی دیتی ہے بے شکل نہیں +

(نوین ویدانتی) یہ جو اوپر نیلا سا دکھائی دیتا ہے اور وہی آئینہ میں نظر آتا ہے۔ کیا ہے؟

(سدھانتی) وہ زمین سے اُڑ کر گئے ہوئے آب۔ خاک۔ اور آتش کے ذرات ہیں۔ جہاں سے کہ بارش ہوتی ہے۔ وہاں پانی نہ ہو تو بارش کہاں سے ہو؟ اِس لئے جو دور دور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے وہ پانی کا حلقہ ہے۔ جیسے کُہر دور سے دُھندلا اور نزدیک سے لطیف اور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے ویسا ہی آکاش میں پانی نظر آتا ہے +

(نوین ویدانتی) کیا ہماری رسی سانپ اور خواب وغیرہ کی مثالیں غلط ہیں +

(سدھانتی) نہیں بلکہ تمہاری سمجھ اُلٹی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ پہلے اگیان کس کو ہوتا ہے؟

(نوین ویدانتی) برھم کو +

(سدھانتی) برھم محدود العقل ہے یا ہمہ دان +

(نوین ویدانتی) نہ ہمہ دان اور نہ محدود العقل۔ کیونکہ ہمہ دانی اور کمتر دانی عارضہ والے میں ہوتی ہے +

(سدھانتی) اُپادھی (عارضہ) والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) برھم۔

(سدھانتی) تو برھم ہی ہمہ دان اور محدود العقل ہوا۔ تو تم نے ہمہ دان اور محدود العقل کی تردید کیوں کی تھی + اگر کہو کہ عارضہ فرضی یعنی جھوٹا ہے تو کلپک یعنی فرض کرنے والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) جیو برھم ہے یا کچھ اور ہے؟

(سدھانتی) کچھ اور ہے۔ کیونکہ اگر برھم سروپ ہو تو جس نے جھوٹا خیال کیا وہ برھم ہی نہیں

"اُنوید دیتی رَیک بھاو" (لازم ملزومیت اور ذات کے) لحاظ سے دیکھنے کے باعث مُحاط اور محیط ملے ہوئے اور ہمیشہ جُدا رہتے ہیں۔ اگر ایک ہوں تو اپنے میں مُحاط اور محیط کے ہونے کا تعلق کبھی نہیں گھٹ سکتا۔ یہی برہدارنیک کے انتریامی براہمن میں صاف طور سے لکھا ہے +

اور برہم کا عکس بھی نہیں پڑ سکتا کیونکہ بغیر شکل کے عکس کا ہونا ناممکن ہے +

اور اگر انتہکرن کے عارضہ کے باعث برہم کو جیو مانتے ہو سو تمہاری یہ بات بچے کی مانند ہے۔ (کیونکہ) انتہکرن تو تبدیلی پذیر اور جُدا جُدا ہیں اور برہم غیر متبدل اور حصوں میں نہ بٹنے والا ہے۔ اگر تم برہم اور جیو کو جُدا جُدا نہ مانو تو اس کا جواب دو کہ کیا جہاں جہاں انتہکرن جائیگا وہاں وہاں کے برہم کو اگیانی اور جس جگہ کو انتہکرن چھوڑے گا وہاں وہاں کے برہم کو گیانی کر دیگا یا نہیں؟

جس طرح چھاتہ روشنی کے بیچ میں جہاں جہاں جاتا ہے وہاں وہاں روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے اور جہاں سے ہٹتا ہے وہاں وہاں کی روشنی سے پردہ اُٹھا دیتا ہے ویسے ہی انتہکرن برہم کو ہر ایک لحہ میں گیانی۔ اگیانی مقید اور آزاد کرتا جائیگا + اگر مانا جاوے کہ اکھنڈ (لایعسم) برہم کے ایک حصے میں سے پردہ کا پربھاو (زور) سب جگہ پھیلتا ہے تو کُل برہم اگیانی ہوجائیگا۔ کیونکہ وہ تعقل ہے +

اور متھرا میں جس انتہکرن والے برہم نے جو چیز دیکھی اُس کی یاد اُسی انتہکرن والے سے کاشی میں نہیں ہو سکتی کیونکہ

"अन्यदृष्टमन्यो न स्मरतीति न्यायात्"

ایک کے دیکھے کی یاد دوسرے کو نہیں ہو سکتی + جس چدآبھاس نے متھرا میں دیکھا تھا وہ چدآبھاس کاشی میں نہیں رہتا کیونکہ جو متھرا والے انتہکرن کا مظہر ہے وہ کاشی والا برہم نہیں ہوتا +

اگر برہم ہی جیو ہے اور الگ نہیں تو جیو کو ہمہ دان ہونا چاہیئے۔ اگر برہم کا عکس جُدا ہے تو پرتیہ بھگیا یعنی پہلے دیکھے سُنے کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیئے + اگر کہو کہ برہم ایک ہے اسلئے یاد رہتا ہے تو ایک مقام پر لاعلمی یا درد ہونے سے کُل برہم کو لاعلمی یا درد ہونا چاہیئے۔ اور ایسی ایسی مثالوں سے

جس طرح آگ لمبی۔ چوڑی۔ گول۔ چھوٹی بڑی سب قسم کی شکل والی چیزوں میں محیط ہوکر ویسی ہی شکل میں دکھائی دیتی ہے اور اُن سے الگ ہے۔ ویسے ہی محیط کل پرمیشور انتہ کرنوں میں محیط ہوکر انتہ کرن[1] کی شکل والا ہو رہا ہے لیکن اُن سے جُدا ہے +

(سدھانتی) یہ بھی تمہارا کہنا فضول ہے کیونکہ جیسے گھڑے۔ مکان۔ بادل اور آکاش کو الگ الگ مانتے ہو ویسے علت و معلول والے جہان اور جیو کو برھم سے اور برھم کو اُنسے جُدا مان لو۔

(نوین ویدانتی) جس طرح آگ سب میں داخل ہوکر دیکھنے میں اُس شکل کی نظر آتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور غیر تعقل اور تعقل دیہہ میں محیط ہوکر شکل والا یعنی لاعلموں کو صورت والا نظر آتا ہے۔ درحقیقت برھم نہ غیر تعقل اور نہ جیو ہے۔ جیسے پانی کے ہزار برتن رکھے ہوں اُن میں سُورج کے ہزار عکس نظر آتے ہیں اصل میں سورج ایک ہے۔ اُن برتنوں کے ٹوٹنے پانی کے بہنے یا پھیلنے سے سورج نہ ٹوٹتا نہ چلتا اور نہ پھیلتا ہے۔ اِسی طرح انتہ کرنوں میں برھم کا عکس جسکو چدا بھاس[2] کہتے ہیں پڑا ہے۔ جب تک انتہ کرن ہے، تب ہی تک جیو ہے + جب انتہ کرن گیان (علم) کے ذریعہ نہ رہا تب جیو برھم سروپ ہے۔ اس چدا بھاس کو اپنے برھم سروپ کی لاعلمی ہوتی ہے یعنی اپنے آپ کو فاعل۔ بھوگنے والا۔ سُکھی۔ دُکھی۔ گناہ گار۔ نیکوکار (مانتا) اور جینے مرنے کو اپنے پر لاحق کرتا ہے تب ہی تک دُنیا کی بندشوں سے رہائی نہیں پاتا +

(سدھانتی) یہ مثال تمہاری فضول ہے کیونکہ سورج شکل والا اور پانی کے برتن بھی شکل والے ہیں۔ سُورج پانی کے برتنوں سے جُدا اور سُورج سے پانی کے برتن بھی جُدا ہیں۔ تب ہی عکس پڑتا ہے۔ اگر بے شکل ہوتے تو اُنکا عکس کبھی نہ ہو سکتا +

اور جیسے پرمیشور بے شکل۔ محیط کُل۔ آکاش کی مانند محیط ہونے کی وجہ سے برھم کوئی شئے یا کسی شئے سے برھم جُدا نہیں ہو سکتا اور ویاپیہ (محاط) ویاپک (محیط کُل) کے رشتہ کے باعث ایک بھی نہیں ہو سکتے یعنی

---

[1] انتہ کرن لفظی معنی اندر کا آلہ یعنی من وغیرہ۔

(ب) روح کا وہ اندرونی لطیف آلہ جس سے وہ سوچنے سمجھنے کا کام کرتی ہے اُسے من کہتے ہیں + مترجم

[2] من کا دوسرا نام چت ہے۔ اور جو چت میں عکس ہو اُسکو چدا بھاس کہتے ہیں + (نوٹ منجانب مترجم)

(سِدھانتی) اچھا۔ تمہارے اعتقاد میں بغیر ایک غیر محدود ہمہ دان تعقل کے دوسرا کوئی تعقل ہے یا نہیں۔ اور محدود التعقل کہاں سے آیا؟

ہاں اگر مانو کہ محدود التعقل تعقل برھم سے جُدا ہے تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو جب ایک حصّے میں برھم کو اپنی ذات کی لاعلمی ہو تو سب حصّوں میں لاعلمی پھیل جائے۔ جیسے جسم میں پھوڑے کی درد سب جسم کے حصوں کو نکمّا کر دیتی ہے۔ اسی طرح برھم بھی ایک حصّے میں لاعلم اور درد میں مبتلا ہو تو کُل برھم بھی لاعلم اور درد کو محسوس کرنے والا ہو جائے۔

(نوین ویدانتی) یہ سب اُپادھی (عارضہ) کا وصف ہے برھم کا نہیں۔

(سِدھانتی) اُپادھی غیر تعقل ہے یا تعقل اور سچ ہے یا جھوٹ۔

(نوین ویدانتی) انرو چنیہ (گو مگو) ہے یعنی جس کو غیر تعقل یا تعقل سچ یا جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔

(سِدھانتی) یہ تمہارا کہنا "वदतो व्याघात:"

یعنی اپنے قول کی آپ تردید کرنے کی مانند ہے۔ کیونکہ کہتے ہو کہ لاعلمی ہے جس کو کو غیر تعقل۔ تعقل۔ سچ جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے سونے میں پیتل ملا ہو اُس کا صرّاف سے امتحان کرایا جائے کہ آیا یہ سونا ہے یا پیتل تو تب وہ یہی کہیگا کہ اس کو ہم سونا یا پیتل نہیں کہہ سکتے بلکہ اس میں دونوں دھاتیں ملی ہوئی ہیں ❋

(نوین ویدانتی) دیکھو جس طرح گھٹ آکاش (گھڑے کے اندر موجود آکاش) مٹھ آکاش (مقام کے اندر موجود آکاش) میگھ آکاش (بادلوں کا آکاش) اور مہت آکاش (آکاش عظیم) کی اُپادھیاں ہیں یعنی گھڑا۔ گھر۔ اور بادلوں کے ہونے سے آکاش مختلف معلوم ہوتے ہیں درحقیقت مہت آکاش ہی ہے۔ اسی طرح بے علمی۔ کُلیت جزویت اور انتہ کرنوں کے عارضوں کے باعث لاعلموں کو برھم جُدا جُدا معلوم ہو رہا ہے درحقیقت ایک ہی ہے۔ دیکھو آگے کے حوالہ میں کیا کہا ہے۔

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव।
एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च।
कठउ० वल्ली ५। मं० ६॥

ہاں اِتنی بات ضرور ہے کہ کبھی کبھی خواب میں اشیاء کا یادداشت پر علم مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے مُعلم کو دیکھتا ہے اور کبھی بہت مدت تک دیکھنے یا سُننے سے بُھولے ہوئے علم کو حاصل کرتا ہے۔ تب یاد نہیں رہتا کہ جو میں نے اُسوقت دیکھا سُنا یا کیا تھا اُسی کو دیکھتا سُنتا یا کرتا ہوں۔ جیسے بیداری میں یاد رکھتا ہے ویسے خواب میں باقاعدہ نہیں ہوسکتا+

لہٰذا تمہارے ادھیاس اور آروپ کی تعریف جھوٹی ہے۔ جو (نوین) ویدانتی لوگ وِورت واد یعنی رسّی میں سانپ وغیرہ کے علم کی تمثیل کو برھم میں جہان کے علم ہونے کے بارہ میں دیتے ہیں وہ بھی درست نہیں +

(نوین ویدانتی) ادھشٹھان کے بغیر موہوم کا علم نہیں ہوتا۔ جیسے رسّی نہ ہو تو سانپ کا علم بھی نہیں ہوسکتا۔ جیسے رسّی میں سانپ تینوں زمانوں میں نہیں ہے۔ لیکن تاریکی اور قدرے روشنی کے ملاپ پر اچانک رسّی کو دیکھنے سے سانپ کا وہم پیدا ہوکر خوف سے (انسان) کانپتا ہے۔ جب اُس کو چراغ وغیرہ سے دیکھ لیتا ہے اُسی وقت وہم اور خوف دور ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح برھم میں جو جہان کا جھوٹا علم ہُوا ہے وہ اور جگت (عالم) برھم کے حق الیقین علم ہونے پر دُور ہوجاتے اور برھم کا علم حاصل ہوتا ہے + جس طرح کہ سانپ کا دفعیہ ہوجانا اور رسّی کا علم حاصل ہوتا ہے+

(سِدھانتی) برھم میں جہان کا غلط علم کس کو ہُوا ؟

(نوین ویدانتی) جیو کو۔

(سِدھانتی) جیو کہاں سے ہوا ؟

(نوین ویدانتی) اگیان یعنی لاعلمی سے۔

(سِدھانتی) لاعلمی کہاں سے ہوئی اور کہاں رہتی ہے ؟

(نوین ویدانتی) لاعلمی ازلی ہے اور برھم میں رہتی ہے۔

(سِدھانتی) برھم میں برھم کی لاعلمی ہوئی یا کسی غیر کی اور وہ لاعلمی کس کو ہوئی ؟

(نوین ویدانتی) چدابھاس کو۔

(سِدھانتی) چدابھاس کی ماہیت کیا ہے ؟

(نوین ویدانتی) برھم۔ برھم کو برھم کی لاعلمی یعنی اپنی ذات کو آپ ہی بُھول جاتا ہے۔

(سِدھانتی) اُس کے بُھولنے کا باعث کیا ہے ؟

(نوین ویدانتی) لاعلمی۔

(سِدھانتی) لاعلمی محیط کُل ہمہ دان کی صفت ہے یا محدود العقل کی۔

(نوین ویدانتی) محدود العقل کی۔

(سِدھانتی) ادّھیاروپ کس کو کہتے ہیں۔
(نوین ویدانتی)

"वस्तुन्यवस्त्वारोपणमध्यास:"
"अध्यारोपापवादाभ्यां निष्प्रपंचं प्रपंच्यते"

چیز کچھ اور ہو اُس میں دوسری شئے کا تصور باندھنا ادھیاس یعنی ادھیاروپ ہے اور اُس کا دفعیہ کرنا اپ واد کہلاتا ہے۔ اِن دونوں کے ذریعے غیر متبدل برہم میں تغیر پذیر جہان کا ظہور مانا جاتا ہے ✣

(سِدھانتی) تم رسّی کو وجود اور سانپ کو موہوم سمجھ کر اس غلطی کے دام میں پڑے ہو۔ کیا سانپ وجود نہیں ہے؟ اگر کہو کہ رسّی میں نہیں تو وہ کسی اور جگہ (تو ہے) اور اُس کا خیال دل میں ہے۔ پس وہ سانپ بھی موہوم نہ رہا اُسی طرح ستون میں آدمی۔ صدف میں چاندی وغیرہ کی کیفیت جان لینا۔ اور خواب میں بھی جو نظر آتے ہیں وے کسی اور جگہ (ہیں) اور اُن کے خیال آتما میں بھی ہیں۔ اِس لئے وہ خواب بھی وجود میں موہوم شئے کے تصور کر لینے کی مانند نہیں ✣

(نوین ویدانتی) جو کبھی نہ دیکھا نہ سُنا مثلاً اپنا سر کٹا ہے اور آپ روتا ہے۔ پانی کی دھار اُوپر جاری ہے۔ جو کبھی نہیں ہُوا تھا وہ دیکھا جاتا ہے وہ امر واقع کیونکر ہو سکتا ہے؟۔

(سِدھانتی) یہ مثال بھی تمہارے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بغیر دید و شنید کے خیال پیدا نہیں ہوتا۔ خیال کے بغیر یادداشت اور یادداشت کے بغیر حق الیقین علم نہیں ہوتا ✣ جب کسی سے سُنا یا دیکھا کہ فلاں شخص کا سر کٹا اور اُس کے بھائی یا باپ وغیرہ کو لڑائی میں صریحاً روتے دیکھا اور فوّارے کا پانی اوپر اُٹھتے دیکھا یا سُنا اُس کا خیال اُس کی آتما میں ہوتا ہے جب حالت بیداری سے الگ ہو کر دیکھتا ہے تب اپنی آتما میں وہی اشیاء نظر آتی ہیں جن کو دیکھا یا سُنا ہوتا ہے۔ اور جب اپنے ہی میں دیکھتا ہے تب گویا اپنا سر کٹا آپ روتا اور اُوپر کی طرف جاتی ہوئی پانی کی دھار نظر آتی ہے۔ یہ بھی وجود میں موہوم کے تصور کی مانند نہیں۔ بلکہ جیسے نقشہ نویس پہلے سے دیکھے سُنے یا کئے ہوئے کو آتما سے (گویا) نکال کر کاغذ پر لکھ دیتے ہیں یا عکس لینے والا عکس کو دیکھ آتما میں شکل کو قائم کر ہُو بہُو لکھ دیتا ہے ✣

جینیوں نے زمین میں گاڑ دیئے تھے۔ کہ توڑے نہ جائیں۔ وے ابتک کہیں کہیں زمین میں سے نکلتے ہیں ۔ شنکر آچاریہ کے پہلے شیومت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اُس نے) اُس کی اور وام مارگ کی بھی تردید کی۔ اُسوقت اُس ملک میں دولت بہت تھی اور لوگوں کے دل میں مُلکی ہمدردی کا خیال بھی تھا۔ جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اور سُدھنوا راجہ نے نہیں تڑوائے تھے کیونکہ اُن میں وید وغیرہ کی پاٹھ شالائیں بنانے کا ارادہ تھا۔ جب ویدمت کو قائم کر چکے اور علم پھیلانے کا خیال کرتے ہی تھے کہ اِتنے میں دو جینی باہر سے براے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے پکّے جینی یعنی "کپٹ مُنی" تھے۔ شنکر آچاریہ اُن پر نہایت خوش تھے اُن دونوں نے موقع پاکر شنکر آچاریہ کو ایسی زہریلی چیز کھلادی کہ اُن کی بھوکھ کم ہوگئی۔ بعد ازاں جسم میں پھوڑے پھنسی ہوکر چھ ماہ کے اندر مرگئے۔ تب سب کا جوش ٹھنڈا ہوگیا اور جو علم کی اشاعت ہونے والی تھی وہ بھی نہ ہونے پائی۔ جو جو اُنھوں نے شاریرک بھاشیہ وغیرہ بنائے تھے اُن کی اشاعت شنکر آچاریہ کے شاگرد کرنے لگے یعنی جو جینیوں کی تردید کے لئے برھم برحق عالم فانی اور جیو (روح) برھم کا ایک ہونا بیان کیا تھا اُس کا وعظ کرنے لگے۔ جنوب میں شرنیگری۔ مشرق میں بھوگوردھن شمال میں جوسی اور دوارکا میں ساردا مٹھ بناکر شنکر آچاریہ کے شاگرد مہنت بن اور دولت مند ہوکر مَوج کرنے لگے کیونکہ شنکر آچاریہ کے پیچھے اُن کے چیلوں کی بڑی عزت ہونے لگ گئی تھی ٭

اب اِس میں غور کرنا چاہیئے کہ اگر جیو (روح) برھم (خُدا) کی یکتائی اور دُنیا کا جُھوٹا ہونا شنکر آچاریہ کا ذاتی اعتقاد تھا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں۔ اور اگر جینیوں کی تردید کے لیئے اِس اعتقاد کو اختیار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے۔ نوین ویدانتیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے :۔

۲۲۔(سوال) دُنیا مثل خواب ہے (یا جیسے) رسّی میں سانپ صدف میں چاندی۔ سُراب میں پانی۔ فرضی دُنیا اور اندرجال کی طرح یہ دُنیا جھوٹی ہے۔ ایک برھم ہی سچا ہے ٭

(فرقہ ہمہ اوست) نوین ویدانتیوں کی دلائل کی تردید۔

(سِدھانتی) تُم جُھوٹا کس کو کہتے ہو ؟

(نوین ویدانتی) جس کا وجود نہ ہو اور معلوم ہووے ٭

(سِدھانتی) جس کا وجود ہی نہیں اُس کا عِلم کیسے ہو سکتا ہے ؟

(نوین ویدانتی) اَدھیا روپ سے ۔

پنڈتوں کے ساتھ میرا مباحثہ کرائیے اس شرط پر کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول کیجیے گا + اگرچہ سودھنوا راجہ جین مت میں تھا تو بھی سنسکرت کی کتابیں پڑھنے سے اُس کی عقل میں کچھ علم کی روشنی تھی۔ اِس لئے اُس کے دل میں پرلے درجہ کی حیوانیت نہیں چھائی تھی کیونکہ جو عالم ہوتا ہے وہ سچ جھوٹھ کی آزمایش کر کے سچ کو قبول اور جھوٹھ کو چھوڑ دیتا ہے +

جب تک سُودھنوا راجہ کو بڑا عالم اُپدیشک (واعظ) نہیں ملا تھا تب تک شک میں تھے کہ اِن میں کونسا سچّا اور کونسا جھوٹا ہے۔ جب شنکر آچاریہ کی یہ بات سُنی تو بڑی خوشی کے ساتھ بولے کہ ہم شاستراتھ کرا کر سچ جھوٹ کا فیصلہ ضرور کرائیں گے۔ جینیوں کے پنڈتوں کو دُور دُور سے بُلا کر سبھا کرائی۔ اُس میں شنکر آچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا وید کے برخلاف مت تھا یعنی شنکر آچاریہ کا پکش (دعوے) ویدمت کی تائید اور جینیوں کی تردید اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تھا۔ مباحثہ کئی روز تک ہُوا جینیوں کا مت یہ تھا کہ عالم کا صانع ازلی پرمیشور کوئی نہیں یہ دُنیا اور جیو آتما ازلی ہیں۔ اِن دونوں کی پیدائش اور تباہی کبھی نہیں ہوتی۔ اِس کے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سِدھ پرماتما ہی دُنیا کا صانع ہے۔ یہ دُنیا اور جیو جھوٹا ہے کیونکہ اُس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی۔ وہی پرورش اور فنا کرنے والا ہے۔ اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کی مانند ہے۔ پرمیشور خود ہی سب جگت رُوپ (بشکل عالم) ہو کر لیلا (کھیل) کر رہا ہے۔ بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن آخر ش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر آچاریہ کا مت فتح یاب رہا۔ تب اُن جینیوں کے پنڈت اور سُودھنوا راجہ نے ویدمت کو قبول کر لیا۔ جین مت کو چھوڑ دیا۔ پھر بڑا شور و شر ہوا اور سُودھنوا راجا نے دیگر اپنے دوست آشنا راجاؤں کو لکھ کر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا۔ لیکن جینیوں کی شکست کا زمانہ آپہنچا تھا شکست کھاتے گئے۔ بعد ازاں شنکر آچاریہ کے آریہ ورت ملک میں سب جگہ گھومنے کا انتظام سُودھنوا وغیرہ راجاؤں نے کر دیا۔ اور اُن کی حفاظت کے لئے نوکر چاکر بھی رکھدئے + اُسی وقت سے سب کے یگیو پویت ہونے لگے اور ویدوں کی درس تدریس نے رواج پکڑا۔ دس سال کے اندر سارے آریہ ورت ملک میں گھوم کر جینیوں کی تردید اور ویدوں کی تائید کی +

شنکر آچاریہ کے وقت میں جین و دھونس (ہوئے) اب جتنے بت جینیوں کے نکلتے ہیں وے شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے تھے اور جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں وے

پھر کر اُن کے نام پر رکھنے سے کیوں نہیں پہنچتی؟ جو جیتے ہوئے دُور مُلک یا دس ہاتھ پر دُور بیٹھے ہوئے کو دیا ہُوا نہیں پہنچتا تو مرے ہوئے کے پاس کسی طرح نہیں پہنچ سکتا ÷

بودہ مت کی ترقی جین مت کی شکل میں اور بُت پرستی کا آغاز۔

۲۰۔ اُن کی ایسی مدلل ہدایتوں کو ماننے لگے اور اُن کا مت بڑھنے لگا۔ جب بہت سے راجہ جاگیردار اُن کے مت میں ہوئے تب پوپ جی بھی اُن کی طرف جُھکے کیونکہ اِنکو جدھر مال اچھا ملے وہیں چلے جائیں۔ فوراً جین بننے لگے۔ جینیوں میں بھی اور طرح کی پوپ لیلا بہت ہے وہ بارھویں سملاس میں لکھیں گے۔ بہت لوگوں نے اِنکا مت قبول کیا۔ لیکن وہ لوگ جو پہاڑ۔ کاشی۔ قنوج۔ مغرب۔ جنوب مُلک والے تھے اُنہوں نے جینیوں کا مت قبول نہیں کیا تھا۔ وے جینی وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی بُنیاد غلطی سے ویدوں پر مان کر ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے اُس کے پڑھنے پڑھانے یگیو پویت وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا۔ جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں اُن کو تلف کیا۔ آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا تکلیف دی۔ جب اُنکو خوف وخطر نہ رہا تب اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے پیراؤں کی بے عزتی کرنے اور طرفداری سے سزا بھی دینے لگے اور خود عیش وآرام اور غرور میں ہو پُھول کر پھرنے لگے رشبھہ دیو سے لیکر مہابیر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بُت بنا کر پرستش کرنے لگے۔ یعنی پاشان وغیرہ مُورتی پُوجا کی بُنیاد جینیوں سے پھیلی۔ پرمیشور کا ماننا کم ہُوا پتھر وغیرہ مُورتی پُوجا میں مصروف ہوئے۔ ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی۔ بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے۔ اس بات کو اندازاً اڑھائی ہزار برس گُزرے ہونگے ÷

سُشنکر آچاریہ کا ظہور اور جین مت کی تباہی۔

۲۱۔ بائیس سو برس ہوئے کہ ایک سُشنکر آچاریہ دراوڑ مُلک میں پیدا شُدہ برہمن برہمچریہ سے دیاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھکر سوچنے لگے کہ ہا ہا! سچّے پرمیشور کے معتقد وید مت کا چُھوٹنا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے۔ اِس کو کسی طرح رفع کرنا چاہیئے۔ سُشنکر آچاریہ جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو بھی پڑھتے تھے۔ اور اُن کی دلیل بھی بہت مضبوط تھی۔ اُنہوں نے سوچا کہ اِنکو کس طرح ہٹا دیں۔ یقین ہُوا کہ وعظ اور مباحثہ کرنے سے یہ لوگ ہٹیں گے۔ ایسا سوچکر اوجین شہر میں آئے۔ وہاں اُسوقت سُودھنوا راجہ تھا جو جینیوں کی کتابیں اور کُچھ سنسکرت بھی پڑھا تھا۔ وہاں جاکر وید کا اُپدیش کرنے لگے اور راجہ سے ملکر کہا کہ آپ سنسکرت اور جینیوں کی بھی کتابیں پڑھے ہو اور جین مت کو مانتے ہو اِس لئے آپ کو میں کہتا ہوں کہ جینیوں کے

ویدوں میں حیوانوں کی قربانی کا کہیں ذکر نہیں ہے

۱۷- تو کہاں سے پڑھتے ؟
(جواب) منتر کسی کو کہیں پڑھنے سے نہیں روکتا کیونکہ وہ ایک شبد ہے لیکن اُن کے معنی ایسے نہیں ہیں کہ حیوان کو مار کر ہوم کرنا۔ جیسے ۔

"अग्नये स्वाहा"

اِس قسم کے منتروں کے معنی (یہ ہیں کہ) آگ میں آہوتی دینے یا طاقت وہ گھی وغیرہ اچھی چیزوں کے ہوم کرنے سے ہوا۔ بارش۔ پانی۔ پاکیزہ ہوکر دُنیا کو راحت پہنچاتے ہیں لیکن اِن سچے معانی کو وے جاہل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جو خودغرض خیال والے ہوتے ہیں وے سوائے اپنی غرض پُورا کرنے کے دوسری کچھ بھی بات نہیں جانتے اور نہیں مانتے ✤

وام مارگ کی اِن خرابیوں نے بُدھ مت کی ضرورت قائم کی

۱۸ (اوّل) جب اِن پوپوں کی ایسی بدفعلیں دیکھیں اور (دویم) مُردے کا ترین شرادھ ہوتا دیکھا (تو) ایک سخت غضبناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنے والا بَودھ یا جَین مت رائج ہوا۔

بَودھ مت کا آغاز

۱۹ سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا۔ اُس سے پوپوں نے یگیہ کرایا اُس کی پیاری رانی کا سماگم گھوڑے کے ساتھ کرانے سے اُس کے مر جانے پر۔ بعد ازاں تارک الدُّنیا ہوکر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہوکر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا۔ بمنزلہ اسی کی شاخ کے چارواک اور ابھانک مت بھی ہُوا تھا۔ اُنہوں نے اِس قسم کے شلوک بنائے ہیں ۔

पशुश्चेन्निहतःस्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥
मृतानामिह जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ॥
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥

جو حیوان مار کر اگ میں ہوم کرنے سے حیوان سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر سوَرگ میں کیوں نہیں بھیجتے ؟ جو مرے ہوئے انسانوں کی سیری کے لئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے تو غیر مُلک میں جانے والے اِنسان کو راستے کا خرچ کھانے پینے کے لئے باندھنا فضول ہے کیونکہ جب مرے ہوئے کو شرادھ ترپن سے خورد و نوش پہنچتا ہے تو جیتے ہوئے غیر ملک میں رہنے والے یا راستے میں چلنے والوں کو گھر میں خوراک بنی ہوئی برتن میں ڈال لوٹا

بھی عیب ہے اِس کو بے عیب کہنے والا خود عیبی ہے :

ایسے ایسے قول بھی رشیوں کی کتابوں میں ڈال کر کتنے ہی رشی مُنیوں کے نام سے کتابیں بنا کر گومیدھ - اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے یعنی ان حیوانوں کو مار کر ہوم کرنے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے اِس مشہور بات کی تحقیق تو یہ ہے کہ جو براہمن گرنتھوں میں اشومیدھ - گومیدھ - نرمیدھ وغیرہ الفاظ مندرج ہیں اُن کے ٹھیک ٹھیک معنی نہیں جانتے ہیں - کیونکہ جو جانتے تو ایسا غضب کیوں کرتے ؟ +

۱۵ (سوال) اشومیدھ - گومیدھ - نرمیدھ وغیرہ الفاظ کے معنی کیا ہیں ؟ -

(جواب) اِنکے معنی تو یہ ہیں کہ | اشومیدھ گومیدھ - نرمیدھ وغیرہ کے سچے معنی

राष्ट्रं वा अश्वमेधः। शत० १३।१।६।३॥ अन्नं हि गौः। शत० ४।३।१।२५॥ अग्निर्वा अश्वः। आज्यं मेधः॥ शतपथब्राह्मणे॥

گھوڑے گائے وغیرہ حیوان نیز اِنسان مار کر ہوم کرنا کہیں نہیں لکھا - صرف وام مارگیوں کی کتابوں میں ایسے جھوٹے معنی لکھے ہیں بلکہ یہ بھی بات بام مارگیوں نے چلائی ہے - اور جہاں جہاں تحریر ہے وہاں وہاں بھی بام مارگیوں نے جعلسازی کی ہے -

دیکھو راجہ عدل و دھرم سے رعیت کی پرورش کرے - علم وغیرہ کا دینے والا یجمان - اور آگ میں گھی وغیرہ کا ہوم کرنا اشومیدھ - (کہلاتا ہے)

انج - حواس - شعاع - زمین وغیرہ کو پاکیزہ رکھنا گومیدھ - (کہلاتا ہے)

اور جب انسان مرجائے تب اُس کے جسم کو باقاعدہ جلانا نرمیدھ کہلاتا ہے -

۱۶ (سوال) یگ کے کرنے والے کہتے ہیں کہ یگ کرنے سے یجمان اور حیوان بہشت کو جاتے تھے نیز ہوم کرکے پھر حیوان کو زندہ کرتے تھے یہ بات سچی ہے یا نہیں ؟ | حیوانوں کی قربانی دینے والا اور حیوان بہشت کو نہیں جاتے

(جواب) نہیں - جو بہشت کو جاتے ہوں تو ایسی بات کہنے والے کو مار ہوم کر بہشت پہنچانا چاہیئے یا اُس کے پیارے ماں باپ عورت اور لڑکے وغیرہ کو مار ہوم کر کیوں نہیں پہنچاتے ؟

یا ویدی میں سے پھر کیوں نہیں زندہ کر لیتے ہیں ؟

(سوال) جب یگ کرتے ہیں تب ویدوں کے منتر پڑھتے ہیں جو ویدوں میں نہ ہوتا

نہ ہو سب کے ساتھ سماگم کر لینا چاہئے - اِن وام مارگیوں کی دس مہاودیا (اعلےٰ علوم) مشہور ہیں - اُن میں سے ایک ، تنگی و دیا والا کہتا ہے کہ

"मातरमपि न त्यजेत्"

یعنی ماں کو بھی سماگم کئے بغیر نہ چھوڑنا چاہئے + اور عورت مرد کے سماگم کے وقت منتر جپتے (دو ہراتے) ہیں کہ ہم کو کمالیت حاصل ہو جائے - اِس قسم کے پاگل اور پرلے درجہ کے وحشی انسان بھی دنیا میں بہت کم ہونگے !!!

جو انسان جھوٹھ چلاتا ہے وہ سچائی کی مذمت ضروری کرتا ہے (چنانچہ) دیکھئے وام مارگی کیا کہتے ہیں - وید شاستر اور پُران یہ سب معمولی فاحشہ عورتوں کی مانند ہیں اور جو یہ شامبھوی وام مارگ کی مُدرا ہے وہ ایک پوشیدہ خاندان کی عورت کی مانند ہے + اسی لئے اِن لوگوں نے صرف وید کے برخلاف مذہب قایم کیا ہے - پھر (جب) اِن لوگوں کا مذہب بہت پھیلا تب فریب کر کے ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی سی لیلا چلائی یعنی

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत । प्रोक्षितं भक्षयेन्मांस, वैदिकी हिंसा हिंसा न भवति ॥

न मांस भक्षणे दोषो न मद्ये न च मैथुने । प्रवृत्तिरेषा भूतानां निवृत्तिस्तु महाफला ॥ मनु० अ० ५ । ५६ ॥

سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے - اس کے معنی تو یہ ہیں کہ سوترامنی یگ میں سوم رس یعنی سوم بلی کا عرق پیوے - پروکھشت یعنی یگ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں ایسی پامرپن (رذالت) کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں اُن سے پُوچھنا چاہئے - کہ جو وید کی ہنسا ہنسا نہ ہو تو تجھ اور تیرے خاندان کو مار کر ہوم کر ڈالیں تو کیا ڈر ہے یہ کہنا کہ گوشت کھانے شراب پینے - زناکاری کرنے وغیرہ میں عیب نہیں ہے چھوکڑاپن ہے کیونکہ بغیر جانداروں کو اذیت دئے گوشت حاصل نہیں ہوتا اور بغیر قصور کے ایذا دینا دھرم کا کام نہیں - شراب پینے کی تو سب جگہ ممانعت ہی ہے - کیونکہ اب تک وام مارگیوں کے سوائے کسی کتاب میں نہیں لکھا بلکہ سب جگہ ممانعت ہے اور بغیر بیاہ کے جماع میں

سلسلہ وار پی پی کر مدہوش ہو جاتے ہیں + چاہیے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا ماں کیوں نہ ہو جسکی
جس کے ساتھ خواہش ہو اُس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جُوتے
اور لاتیں جلتیں مُکا مُکی ہوتے اور بال کھینچتے ہوئے آپس میں لڑتے ہیں + کسی کو وہاں سے قے
آ جائے تو اُن میں جو کاپالی الگھوری یعنی سب میں سِدھ گِنا جاتا ہے وہ قے شدہ چیز کو بھی
کھا لیتا ہے۔ اِن کے سب سے بڑے سِدھ کی یہ باتیں ہیں کہ ۔

हालां पिबति दीक्षितस्य मन्दिरे सुप्तो निशायां गणिका-गृहेषु । विराजते कौलवचक्रवर्त्ती

جو دیکشت یعنی کلال کے گھر میں جا کر بوتل پر بوتل چڑھاوے۔ رنڈیوں کے گھر میں جا کر اُن سے
بدفعلی کر کے سووے۔ جو اِس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے وہی وام مارگیوں میں
سب سے اعلےٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی اُن میں بڑا اور
جو اچھے کام کرے اور بُرے کاموں سے ڈرے وُہی چھوٹا ہے کیونکہ :۔

पाशबद्धो भवेज्जीवः पाशमुक्तः सदा शिवः ॥

- ज्ञानसंकलनी तंत्र । श्लो० ४३ ॥

اس طرح پر تنتر میں کہا ہے کہ جو دُنیا کی شرم۔ شاستر کی شرم خاندان کی شرم۔ مُلک کی شرم
وغیرہ قیود میں مقید ہے وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر بُرے کام کرے وہی سدا شو ہے ۔
اوڈّیس تنتر وغیرہ میں ایک بات لکھی ہے کہ ایک گھر جس میں چاروں طرف طاقچے ہوں
اُن میں شراب کی بوتلیں بھر کر رکھ دینی چاہئیں۔ جو آدمی اِن طاقچوں میں سے ایک
بوتل پیکر دوسرے طاقچہ کی طرف جائے اُس میں سے پیکر تیسرے کی طرف اور تیسرے میں سے
پیکر چوتھے کی طرف جاوے اور کھڑا رہ کر تب تک شراب پیتا جائے کہ جب تک لکڑی کی مانند
زمین پر نہ گر پڑے + پھر جب نشہ اُترے تب اُسی طرح پی کر گر پڑے۔ پھر تیسری دفعہ اسی
طرح پیکر گر کر اُٹھے تو اُس کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ایسے
انسانوں کو دوبارہ انسان کا قالب ملنا ہی مشکل ہے۔ البتہ نیچ یونی میں پڑ کر بہت دیر تک
اُس میں رہیں گے وامیوں کے تنتر گرنتھوں میں یہ (بات بطور) اصول کے لکھی ہے کہ
ایک ماں کے سوائے کسی عورت کو بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ ہی کیوں

रुद्रयामल तंत्र ॥

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پُشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت ہے۔ چماڑی کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کا کرنا ہے۔ اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کرکے آنا ہے + شراب کا نام "تیرتھ" رکھا ہے۔ گوشت کا نام شُدھی اور پُشپ مچھلی کا نام ترتیا۔ جل تومبکا اور مُدرا کا نام چترتھی اور زناکاری کا نام پنچمی + ایسے ایسے نام اس لئے رکھے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے + کول۔ آردر ویر۔ شانبھو۔ اور گن وغیرہ اپنے نام رکھے ہیں + اور جو وام مارگ مت میں نہیں ہیں اُن کے نام "کنٹک"۔ بمکھ "شُشک پشو" وغیرہ رکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب بھیروی چکر چل رہا ہو تب اُس میں (داخل شدہ) براہمن سے لیکر چانڈال تک کا نام دوج ہو جاتا ہے۔ اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جائیں تب سب لوگ اپنے اپنے ورنوں میں ہو جائیں۔ بھیروی چکر میں وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ۔ مثلث۔ مربع یا دائرہ بنا کر اُس پر شراب کا گھڑا رکھ کر اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ایسا منتر پڑھتے ہیں +

"ब्रह्म शापं विमोचय"

یعنی اے شراب! تو برھما وغیرہ کی بد دعا سے بری ہو جا + ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں (مرد) ایک عورت کو برہنہ کرکے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کرکے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی کی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی۔ کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں۔ بہن۔ بہو وغیرہ کو (جو وہاں) آتی ہیں (پکڑ سکتا ہے) + ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال میں دھر کر وہاں رکھ دیتے ہیں۔ جو اُنکا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لیکر بولتا ہے کہ "بھیرواہم" "شِوو ہم" یعنی میں بھیرو یا شِو ہوں۔ اور یہ کہکر پی جاتا ہے۔ پھر اُسی جوٹھے برتن سے سب پیتے ہیں اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کرکے یا کسی مرد کو برہنہ کرکے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں تو اُس عورت کا نام دیوی اور اُس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہیں۔ اُن کے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہیں + پھر اُس دیوی یا شِو کو شراب کا پیالہ پلا کر اُسی جوٹھے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے پھر اسیطرح

काली तंत्रादि मे।

प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णा द्विजातयः।
निवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक्॥
कुलार्णव तन्त्र॥

पीत्वा पीत्वा पुनः पीत्वा यावत्पतति भूतले।
पुनरुत्थाय वै पीत्वा पुनर्जन्म न विद्यते॥
महानिर्वाण तन्त्र॥

मातृयोनिं परित्यज्य विहरेत् सर्वयोनिषु।
वेदशास्त्रपुराणानि सामान्यगणिका इव॥
एकैव शाम्भवी मुद्रा गुप्ता कुलवधूरिव।
ज्ञानसंकलनी तन्त्र॥

دیکھئے اِن گبر گنڈ پوپوں کی لیلا کہ جو وید کے برخلاف بھاری ادھرم کے کام ہیں اُنہی کو وام مارگیوں نے عمدہ مانا ہے۔شراب۔گوشت۔مچھلی۔مُدرا۔پُوری کچوری اور بڑے روٹی وغیرہ چبین۔یونی پاتر آدھار مُدرا اور پانچویں زنا کاری (مانی ہے) یعنی آدمی سب شِو کی مانند اور عورات تمام پاربتی کی مانند ہیں ؛

अहं भैरवस्त्वं भैरवी ह्यावयोरस्तु सङ्गमः।

خواہ کوئی مرد ہو یا عورت اِس اوٹ پٹانگ قول کو پڑھکر باہم سماگم (صحبت) کرنے سے وے وام مارگی گناہ نہیں مانتے۔جن نیچ عورتوں کو چھونا نہیں چاہیئے اُنکو نہایت پاکیزہ اُنہوں نے مانا ہے۔جیسے شاستروں میں حیض والی وغیرہ عورتوں کے چھونے کی ممانعت ہے۔اُنکو وام مارگیوں نے نہایت پاکیزہ مانا ہے۔اِنکا انڈبنڈ شلوک سُنیئے ؛

रजस्वला पुष्करं तीर्थं चांडाली तु स्वयं काशी चर्मकारी
प्रयागः स्याद्रजकी मथुरा मता। अयोध्या पुक्कसी प्रोक्ता॥

چاہیں سو کریں اُن کو کبھی سزا نہ دینی یعنی اُنکو سزا دینے کی دل میں خواہش نہ کرنی چاہیئے۔ جب ایسی جہالت چھائی تب جیسی پوپوں کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے۔

۱۳۔ اس خرابی کے باعث مہابھارت کے جنگ سے ایک ہزار برس پیشتر سے شروع ہو گئے تھے۔ اگرچہ اُس زمانہ میں رشی منی بھی تھے تاہم کچھ کچھ سُستی۔ غفلت۔ حسد بغض کے جو بیج بوئے گئے تھے وہ بڑھتے بڑھتے بڑے ہو گئے۔ (آخرکار) جب سچا اُپدیش نہ رہا تب آریہ ورت میں جہالت پھیلنے سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے۔ کیونکہ

جب سچے اُپدیشک نہ رہے تب اندھیر پرمپرا چلی

उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः । इतरथान्धपरम्परा ।
सांख्य० अ० ३ । सू० ७९ । ८१ ॥

جب اچھے اچھے اُپدیشک ہوتے ہیں تب اچھی طرح دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب اچھے اُپدیشک اور سامعین نہیں رہتے تب تاریکی کا دور چلتا ہے۔ پھر بھی جب ست پُرش پیدا ہو کر ست اُپدیش کرتے ہیں تب ہی تاریکی کا دور نابود ہو کر روشنی کا دور چلتا ہے۔

۱۴۔ پھر وے پوپ لوگ اپنی اور اپنے پاؤں کی پُوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ اِنکے بس میں ہو گئے تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گڈریئے کی مانند جھوٹے گرو بنکر چیلے پھنسانے لگے۔ علم۔ طاقت۔ عقل۔ ہمت۔ بہادری۔ شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے۔ پھر جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت۔ شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔ پھر اُنہی میں سے ایک وام مارگ قائم ہو گیا۔

وام مارگ کا آغاز اور اُس کا بیان

"شیو بولا"، "پاربتی بولی"، "بھیرو بولا" اِس قسم کے نام لکھ کر اُنکا نام تنتر رکھا۔ اُن (تنتروں) میں ایسی ایسی عجیب لیلا کی باتیں لکھیں کہ :-

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा मैथुनमेव च ।
एते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि युगे युगे ॥

ملک میں بھی گویا پوپ جی نے لاکھ اوتار لیکر لیلا پھیلائی ہے یعنی راجا اور رعیت کو علم نہ
پڑھنے دینا۔ نیک اشخاص کی صحبت نہ ہونے دینا۔ رات دن بہکانے کے سوائے دوسرا
کچھ بھی کام نہیں کرنا + لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو جو مکر فریب وغیرہ مذموم کام
کرتے ہیں وہ سب ہی پوپ کہاتے ہیں۔ جو کوئی اُن میں بھی دھرم پر چلنے والے فاضل سب
کی بہتری چاہنے والے ہیں وہ سچے براہمن اور سادھو ہیں + اب اُنہی مکار فریبی خود
غرض لوگوں (آدمیوں کو ٹھگ کر اپنا مطلب پورا کرنے والوں) ہی پر "پوپ" لفظ
کا اطلاق کرنا چاہیئے اور براہمن نیز سادھو نام کا نیک اشخاص پر اطلاق کرنا مناسب
ہے + دیکھو! اگر کوئی بھی اچھا براہمن یا سادھو نہ ہوتا تو وید وغیرہ سچے شاستروں
کی کتابوں کا سؤر سہت پڑھنا پڑھانا (کس طرح ہوسکتا) اور جین۔ مسلمان۔
عیسائی وغیرہ کے دام سے بچکر آریوں کی وید وغیرہ سچے شاستروں میں محبت (کیسے رہ سکتی)
اور اُنکو ورن آشرم میں سوائے (اچھے) براہمن یا سادھوؤں کے کون قائم رکھ سکتا ؟ +

“विषादप्यमृतं ग्राह्यम्” मनु० ।

زہر میں سے آب حیات کے حاصل کرنے کی مانند یہ بات ہے کہ پوپ لیلا سے بہکائے جانے
پر بھی آریہ لوگ جین وغیرہ متوں سے بچکر رہے + جب یجمان بے علم ہوئے اور آپ
کچھ پاٹھ پوجا پڑھ کر (اِدھر) غرور میں آگئے (تو اُدھر) سب لوگوں نے باہم صلاح
کرکے راجا وغیرہ سے کہا کہ براہمن اور سادھو کو سزا نہیں دی جانی چاہیئے۔ کیونکہ

“ब्राह्मणो न हन्तव्यः” ।
“साधुर्न हन्तव्यः” ।

ایسے ایسے قول جو کہ سچے براہمن اور سادھوؤں کے بارہ میں تھے وہ پوپوں نے
اپنے پر گھٹا لئے۔ اور جھوٹی جھوٹی باتوں سے پُر کتابیں بنا کر اُن میں رشی منیوں
کے نام لکھدئے اور اُنہی کے نام سے سُناتے رہے۔ (اس طرح کرنے سے) اُن ذی
عزت رشی مہرشیوں کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اُٹھوادی +

پھر من مانی کارروائی کرنے لگے یعنی ایسے سخت قاعدے بنائے کہ اُن پوپوں
کی اجازت کے بغیر سونا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا پینا وغیرہ بھی لوگ نہ
کرسکیں۔ راجاؤں کو ایسا یقین دلایا کہ پوپ گُن والے نام نہاد براہمن سادھو

پوپ کی تشریح

۱۲ (جواب) تم پوپ ہو۔

(سوال) پوپ کس کو کہتے ہیں۔

(جواب) اس کے معنی رومن زبان میں تو بڑے اور باپ کے ہیں۔ لیکن اب دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکال لینے والے کو پوپ کہتے ہیں۔

(سوال) ہم تو براہمن اور سادھو ہیں کیونکہ ہمارا باپ براہمن اور ماں براہمنی نیز ہم فلاں سادھو کے چیلے ہیں ÷

(جواب) یہ سچ ہے لیکن سنو بھائی! ماں باپ براہمنی براہمن ہونے سے اور کسی سادھو کے چیلے ہونے پر براہمن یا سادھو نہیں ہو سکتے بلکہ براہمن اور سادھو اپنے عمدہ اوصاف۔ اعمال اور فطرت سے ہوتے ہیں جو کہ دوسرے کی بھلائی چاہنے والے ہوں + سنا ہے کہ جیسے روم کے "پوپ" اپنے چیلوں کو کہتے تھے کہ تم اپنے گناہ ہمارے سامنے کہو گے تو ہم معاف کر دیں گے۔ بغیر ہماری خدمت اور حکم کے کوئی بھی سورگ میں نہیں جا سکتا۔ جو تم سورگ میں جانا چاہو تو ہمارے پاس جتنے روپے جمع کراؤ گے اُتنے ہی کا سامان سورگ میں تم کو ملے گا۔ ایسا سُنکر جب کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا سورگ میں جانے کی خواہش کر کے "پوپ" جی کو حسب خواہش روپے دیتا تھا تب وہ "پوپ" عیسےٰ اور مریم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح کی ہنڈوی لکھ کر دیتا تھا "اے خداوند عیسےٰ مسیح! فلاں شخص نے تیرے نام پر لاکھ روپے بہشت میں آنے کے لئے ہمارے پاس جمع کر دیے ہیں۔ جب وہ بہشت میں آوے تب تو اپنے باپ کی بہشت کی سلطنت میں پچیس ہزار روپیوں میں باغ باغیچہ اور مکانات۔ پچیس ہزار روپیوں میں سواری شکاری اور نوکر چاکر۔ پچیس ہزار روپیہ میں کھانا پینا کپڑا لتا اور پچیس ہزار روپے اِس کے دوست آشنا بھائی رفیق وغیرہ کی ضیافت کے واسطے دِلا دینا" پھر اُس ہنڈوی کے نیچے پوپ جی اپنے دستخط کر کے ہنڈوی اُس کے ہاتھ میں دیکر کہہ دیتے تھے کہ "جب تو مرے تب اِس ہنڈوی کو قبر میں اپنے سرہانے دھر لینے کے لئے اپنے خاندان کو کہہ رکھنا۔ پھر تجھے لیجانے کے لئے فرشتے آویں گے تب تجھے اور تیری ہنڈوی کو بہشت میں لیجا کر حسب تحریر سب چیزیں تجھکو دلا دیں گے"۔

اب دیکھئے گویا بہشت کا ٹھیکہ پوپ جی نے لے لیا ہے۔ جب تک یورپ میں جہالت تھی تب ہی تک وہاں پوپ جی کی لیلا چلتی تھی۔ لیکن اب علم کے ہونے سے پوپ جی کی جھوٹی لیلا بہت نہیں چلتی گو قطعی بند بھی نہیں ہوئی + ویسے ہی آریہ ورت

عالموں دھرم پر چلنے والوں کا نام براہمن اور قابل قدر وید اور رشی منیوں کے شاستر میں لکھا تھا انکو اپنے بیوقوف۔نفس پرست۔فریبی۔عیاش ادھرمیوں پر گھٹا بیٹھے۔ بھلا وہ سچے عالموں (آپت ودوان) کے اوصاف اُن جاہلوں پر کب گھٹ سکتے ہیں؟ لیکن جب کھشتری وغیرہ یجمان سنسکرت ودیا سے بالکل بے بہرہ ہوگئے۔ تب اُن کے سامنے جو جو گپ ہانکی وہ وہ بیچاروں نے سب مان لی۔ تب اِن برائے نام براہمنوں کی بن پڑی۔ سب کو اپنے دامِ کلام میں باندھکر قابو کرلیا اور کہنے لگے کہ

ब्रह्मवाक्यं जनार्दनः ॥ पाण्डवगीता

یعنی جو کچھ براہمنوں کے مونھ سے بات نکلتی ہے وہ جانو ہو بہو پرمیشور کے مونھ سے نکلی + جب کھشتری وغیرہ ورن آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پُورے یعنی اندرونی علم کی آنکھ پھوٹی ہوئی اور جن کے پاس دولت کافی تھی ایسے ایسے چیلے ملے تو پھر اِن فضول براہمن نام والوں کو عیش و عشرت کا باغ مل گیا۔ یہ بھی اُن لوگوں نے ظاہر کیا کہ جو روئے زمیں پر اچھی اشیاء ہیں وے سب براہمنوں کے لئے ہیں یعنی جو وصف۔عمل اور فطرت کے رو سے براہمن وغیرہ ورنوں کا انتظام تھا۔ اُسکو برباد کر پیدائش پر مقرر کیا۔ اور مُردے تک کا بھی دان یجمانوں سے لینے لگے۔ جیسی اپنی خواہش ہوئی ویسا برتاؤ کیا۔ یہانتک کہ "ہم بھودیو ہیں"[1] ہماری خدمت کے بدون دیولوک کسی کو نہیں مل سکتا + انسے پوچھنا چاہئیے تم کس لوک میں جاؤگے؟ تمہارے کام تو گھور نرک بھوگنے کے ہیں۔ کیڑے مکوڑے پتنگا وغیرہ بنوگے تب تو بڑے غصہ میں آکر کہتے ہیں ہم "شاپ" دیں گے تو تمہاری تباہی ہوجائیگی کیونکہ لکھاہے کہ

"ब्रह्म द्रोही विनश्यति"

جو براہمنوں سے دُشمنی کرتا ہے اُس کی بربادی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ بات تو سچی ہے کہ جو مکمل وید اور پرمیشور کو جاننے والے۔ دھرم پر چلنے والے۔ کُل دنیا کے فیض رسان اشخاص سے کوئی دشمنی کریگا وہ ضرور برباد ہوگا + لیکن جو براہمن نہوں اُن کا نہ براہمن نام اور نہ اُن کی خدمت کرنی مناسب ہے +

(سوال) تو ہم کون ہیں ؟

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ہم زمین کے دیوتا ہیں +

رفع ہونے سے مجھکو بڑی خوشی ہوئی ہے +

۹۔ دیکھو کاشی کے "مان مندر" میں شیشومار چکر کہ جس کی پوری حفاظت بھی نہیں ہی ہے تو بھی کتنا عمدہ ہے کہ جس میں اب تک بھی کھگول (سیاراتِ) کا بہت سا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر "سوائی جے پورا دھیش" اُس کی حفاظت اور ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کیا کریں گے تو بہت اچھا ہوگا +

بنارس کا مان مندر علم نجوم کی عظمت دکھا رہا ہے

۱۱۔ ایسے سرتاج ملک کو مہا بھارت کے جنگ نے ایسا دھکا دیا کہ اب تک بھی یہ اپنی پہلی حالت میں نہیں آیا۔ کیونکہ جب بھائی کو بھائی مارنے لگے تو تباہ ہونے میں کیا شک ہے ؟

مہابھارت کے جنگ کے بعد کس طرح تنزلی ہوتی گئی۔

विनाशकाले विपरीतबुद्धिः ॥ वृद्धचाणक्य । अ० १६ । १७ ॥

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ جب تباہ ہونے کا وقت نزدیک آتا ہے تب اُلٹی سمجھ ہو کر اُلٹے کام کرتے ہیں۔ کوئی اُنکو سیدھا سمجھاوے تو اُلٹا مانیں اور اُلٹی سمجھاویں تو اُس کو سیدھی مانیں + جب بڑے بڑے عالم۔ راجا مہاراجا۔ رشی مہرشی لوگ مہا بھارت کے جنگ میں بہت سے مارے گئے اور بہت سے مر گئے تب علم اور ویدوکت دھرم کی اشاعت بند ہونے لگی۔ حسد۔ بغض۔ غرور۔ آپس میں کرنے لگے جو طاقتور ہُوا وہ مُلک کو دبا کر راجا بن بیٹھا۔ ویسے ہی تمام آریہ ورت ملک میں سلطنت پارہ پارہ ہوگئی۔ پھر دیپ دیپانتر کی سلطنت کا انتظام کون کرے ؟ جب براہمن لوگ نے علم ہوئے تب کھشتری۔ ویشیہ اور شودروں کے جاہل ہونے کا تو ذکر ہی کیا کرنا ؟ جو قدیم سے وید وغیرہ شاستروں کے با معنی پڑھنے کا سلسلہ تھا وہ بھی چھوٹ گیا۔ صرف روزی کمانے کے لئے پاٹھ ماتر براہمن لوگ پڑھتے رہے وہ پاٹھ ماتر بھی کھشتری وغیرہ کو نہ پڑھایا کیونکہ جب جاہل لوگ گرو بن گئے تب مکر و فریب اور ادھرم بھی اُن میں بڑھتا گیا + براہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ صلاح کر کے یہی ارادہ کر کھشتری وغیرہ کو اُپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں۔ بغیر ہماری خدمت کئے تمکو سُورگ[1] یا مکتی[2] نہ ملے گی بلکہ جو تم ہماری خدمت نہ کرو گے تو گھور نرک[3] میں پڑو گے۔ جو جو پورے

(نوٹ منجانب مترجم) [1] بہشت +
" [2] نجات +
" [3] بڑے جہنم +

پڑھے ہیں اتنی کوئی نہیں پڑھا - یہ محض بات ہی ہے کیونکہ -

"निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते"

یعنی جس ملک میں کوئی درخت نہیں ہوتا اُس ملک میں ایرنڈ ہی کو بڑا درخت مان لیتے ہیں - ویسے ہی یورپ کے ملک میں سنسکرت ودیا کی اشاعت نہ ہونے سے جرمن لوگوں اور میکس مولر صاحب نے تھوڑا سا پڑھا وہی اُس ملک کے لئے بہت ہے - لیکن آریہ ورت ملک کی طرف نگاہ کریں تو اُن کی بہت کم گنتی ہے - کیونکہ میں نے جرمنی ملک کے رہنے والے ایک "پرنسپل" کے خط سے معلوم کیا کہ جرمنی ملک میں سنسکرت خط کا ترجمہ کرنے والے بھی بہت کم ہیں اور میکس مولر صاحب کے سنسکرت علم ادب اور تھوڑی سی وید کی تشریح دیکھ کر مجھکو ظاہر ہوتا ہے کہ میکس مولر صاحب نے اِدھر اُدھر آریہ ورتی لوگوں کی کی ہوئی ٹیکا دیکھ کر کچھ کچھ ایسا ویسا لکھا ہے جیسا کہ

"युञ्जन्ति ब्रध्नमरुषं चरन्तं परि तस्थुषः। रोचन्ते रोचना दिवि"

اس منتر کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے - اِس سے تو جو سائن آچاریہ نے سورج ترجمہ کیا ہے وہ اچھا ہے - لیکن اس کا درست ترجمہ پرماتما ہے سو میری بنائی ہوئی "رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے - اُس میں اس منتر کا ترجمہ ٹھیک ٹھیک کیا ہے - اتنے سے جان لیجئے - کہ جرمنی ملک اور میکس مولر صاحب میں سنسکرت ودیا کی کتنی پنڈتائی ہے +

۸ - یہ تحقیق ہے کہ جتنا علم اور مذہب روئے زمین پر پھیلے ہیں وے سب آریہ ورت ملک ہی سے پھیلے ہیں - دیکھو ایک جکالیٹ صاحب پارس یعنی فرانس کے ملک کے رہنے والے اپنی "بائیبل اِن انڈیا" میں لکھتے ہیں کہ سب علوم اور نیکیوں کا منبع آریہ ورت کا ملک ہے - اور جملہ علوم نیز مذاہب اسی ملک سے پھیلے ہیں اور پرمیشور سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی آریہ ورت ملک کی پہلے زمانہ میں تھی ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجئے - ایسا لکھتے ہیں اُس کتاب میں دیکھ لو +

جکالیٹ صاحب آریہ ورت کو منبع علوم لکھتے ہیں -

۹ - نیز داراشکوہ بادشاہ نے بھی یہی تحقیق کی تھی کہ جیسا مکمل علم سنسکرت میں ہے ویسا کسی زبان میں نہیں - وے ایسا اپ نشدوں کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے عربی وغیرہ بہت سی زبانیں پڑھیں لیکن میرے دل کے شکوک رفع ہو کر تسکین نہ ہوئی - جب سنسکرت دیکھی اور سُنی تب شکوک

داراشکوہ کے شکوک سنسکرت ودیا نے مٹائے -

نوٹ منجانب مترجم) لہ سوامی جی نے غلطی سے گولڈسٹکر کا نام لکھ دیا - بائیبل اِن انڈیا کے مصنف جکالیٹ صاحب ہیں +

مارنے جائے دشمن کو اور مر رہے آپ - اس لئے منتر نام ہے سوچنے کا - جیسا "راج منتری" یعنی سلطنت کے کاروبار کا سوچنے والا کہاتا ہے - ویسے منتر یعنی سوچنے سے قدرت کی سب اشیاء کا پہلے علم اور پھر تجربہ کرنے سے کئی اقسام کی اشیاء اور کلیں اوزار پیدا ہوتے ہیں - جیسے کوئی ایک لوہے کا بان یا گولا بنا کر اس میں ایسی اشیاء رکھے کہ جو آگ کے لگانے سے ہوا میں دھواں پھیلنے اور سورج کی کرن یا ہوا کے مس ہونے سے آگ روشن ہو جائے اسی کا نام اگنی آستر (آگ کا ہتھیار) ہے + جب دوسرا اس کا دفعیہ کرنا چاہے تو اسی پر وارن آستر چھوڑ دے یعنی جیسے دشمن نے دشمن کی فوج پر اگنی آستر چھوڑ کر تباہ کرنا چاہا ویسے ہی اپنی فوج کی حفاظت کے لئے سیناپتی (سردار فوج) وارن آستر سے اگنی آستر کا دفعیہ کرے - وہ ایسی اشیا کے ملانے سے ہوتا ہے کہ جن کا دھواں ہوا کے مس ہوتے ہی بادل ہو کر جھٹ برسنے لگجاوے اور آگ کو بجھا دیوے + ایسے ہی ناگ پھانس یعنی جو دشمن پر چھوڑنے سے اس کے اعضا کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے - ویسے ہی ایک موہن آستر یعنی ایسی نشیلی چیزیں ڈالنے سے (بنایا جاوے کر) جس کے دھوئیں کے لگنے سے دشمن کی سب فوج سو جائے یعنی بیہوش ہو جائے - اسی طرح سب شستر آستر (ہتھیار و اوزار) ہوتے تھے - اور ایک تار سے یا شیشے سے یا کسی اور چیز سے بجلی پیدا کر کے دشمنوں کو ہلاک کرتے تھے - اس کو بھی اگنی آستر نیز پاشوپتاستر کہتے ہیں + "توپ" اور "بندوق" یہ نام غیر ملک کی زبان کے ہیں - سنسکرت اور آریہ ورت ملک کی بھاشا کے نہیں - البتہ جس کو غیر ملک والے توپ کہتے ہیں - سنسکرت اور بھاشا میں اس کا نام "شتگھنی"[1] اور جس کو بندوق کہتے ہیں اس کو سنسکرت اور آریہ بھاشا میں "بھُشنڈی" کہتے ہیں + جو سنسکرت ودیا نہیں پڑھے وے غلطی میں پڑ کر کچھ کا کچھ لکھتے اور کچھ کا کچھ بکتے ہیں - اس کو دانا لوگ مان نہیں سکتے +

دنیا کے کل علوم کا منبع آریہ ورت ہی ہے -

۷ - جتنا علم روئے زمین پر پھیلا ہے وہ سب آریہ ورت ملک سے مصر والوں - ان سے یونانی - ان سے روم اور ان سے یورپ میں - ان سے امریکہ وغیرہ ممالک میں پھیلا ہے + اب تک جتنا پرچار سنسکرت ودیا کا آریہ ورت دیش میں ہے اتنا کسی غیر ملک میں نہیں - جو لوگ کہتے ہیں کہ جرمنی کے ملک میں سنسکرت ودیا کی بہت اشاعت ہے اور جتنی سنسکرت میکس مولر صاحب

(نوٹ منجانب مترجم) [1] پانی کا ہتھیار -

یا دوسرے چھوٹے خاندانوں میں سے اُن سے بھی بڑھکر کوئی ایسا ہمت والا آدمی کھڑا ہوتا ہے کہ اُنکو شکست دینے کے قابل ہو۔ جیسے مسلمانوں کی بادشاہی کے سامنے سیواجی - گوبند سنگھ جی نے کھڑے ہوکر مسلمانوں کی سلطنت کو تباہ و برباد کر دیا +

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्तिनः केचित् सुद्युम्नभूरिद्युम्नेन्द्रद्युम्नकुवलयाश्वयौवनाश्ववद्ध्र्यश्वाश्वपतिशशबिन्दुहरिश्चन्द्राऽम्बरीषननक्तुसर्यातिययात्यनरण्याक्षसेनादयः। अथ मरुत्तभरतप्रभृतयो राजानः। मैत्र्युपनि० प्र० १। खं० ४॥

چکرورتی آریہ راجوں کے نام -

ہم اِس قسم کے حوالوں سے ثابت ہے کہ ابتدا دنیا سے لیکر مہا بھارت تک چکرورتی یعنی روے زمین کے راجا آریہ کُل میں ہی ہوئے تھے - اب اِن کی اولاد اپنی بدبختی کے باعث راج کھوکر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے + جیسے یہاں سودیومن - بھوری دیومن - اندر دیومن - کوَلیا شو - یوناشو - ودھریشو - اشوپتی - ششبندو - ہرشچندر - امبرکھیش - ننکتو - سریاتی - یایاتی - ان رینہ - اکھش سین - مرت - اور بھرت - روے زمین پر مشہور چکرورتی راجاؤں کے نام لکھے ہیں - ویسے سوایمبھو وغیرہ چکرورتی راجاؤں کے نام صاف منوسمرتی - مہا بھارت وغیرہ کتابوں میں لکھے ہیں اِس کو غلط کرنا جاہل اور متعصب لوگوں کا کام ہے +

توپ بندوق وغیرہ سب اُس زمانہ میں تھے -

۵ (سوال) جو اگنی آستر وغیرہ علوم لکھے ہیں وے سچ ہیں یا نہیں - اور توپ نیز بندوق تو اُس زمانہ میں تھی یا نہیں ؟ -

(جواب) یہ بات سچی ہے یہ آوزار بھی تھے کیونکہ علم طبعی سے اِن کا امکان ہے +

۶ (سوال) کیا یہ دیوتاؤں کے منتروں سے سدھ ہوتے تھے ؟

منتر بچار کا نام ہے + توپ کو شتگھنی اور بندوق کو بھشنڈی کہتے ہیں -

(جواب) نہیں - یہ سب باتیں جن سے استر (ہتھیار) ششتروں (اوزار) کو بناتے تھے وے منتر یعنی سوچنے سے بناتے اور چلاتے تھے - اور جو منتر یعنی الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے اُس سے کوئی جوہر پیدا نہیں ہوتا - اور جو کوئی کہے کہ منتر سے آگ پیدا ہوتی ہے تو وہ منتر کے کہنے والے کے دل اور زبان کو خاکستر کر دیوے -

> ابتدائے دُنیا سے لیکر مہابھارت کے جنگ تک آریوں کا سارے زمین پر راج رہ چکا ہے + اور دُنیا کا اُستاد یہی ملک تھا۔

(۲) ابتدائے آفرینش سے لیکر پانچ ہزار برسوں سے پہلے زمانہ تک آریوں کا عالمگیر اور چکرورتی یعنی روئے زمین پر سب کے اوپر ایک ہی راج تھا۔ دیگر ممالک میں مانڈلک یعنی چھوٹے چھوٹے راجے رہتے تھے۔ کیونکہ کورو پانڈو تک یہاں کے راج اور ضابطۂ سلطنت میں کُل روئے زمین کے سب راجا اور رعایا چلتے تھے۔ کیونکہ یہ منوسمرتی[1] جو دُنیا کے ابتدا میں ہوئی ہے اُس کا حوالہ ہے + اسی آریہ ورت ملک میں پیدا شدہ براہمنوں یعنی عالموں سے روئے زمین کے لوگ براہمن۔ کھشتری۔ ویشیہ۔ شودر۔ دسیو۔ (ملیکھش) ملیچھ وغیرہ سب اپنے اپنے لائق علم و اعمال کی ہدایت اور تعلیم حاصل کریں + اور مہاراجہ یدھشٹر جی کے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ تک یہاں کی سلطنت کے ماتحت سب سلطنتیں تھیں۔ سنو! چین کا بھگ دت امریکہ کا ببرواہن یُورپ کا ویڈال اکھش یعنی بلی کی مانند آنکھ والے۔ یون جس کو یونان کہہ آئے اور ایران کا شلیہ وغیرہ سب راجے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ میں حکم کے مطابق آئے تھے۔ جب رگھوگن راجا تھے تب راون بھی یہاں کے ماتحت تھا۔ جب رامچندر جی کے زمانہ میں برخلاف ہو گیا تو اُس کو رامچندر جی نے سزا دیکر سلطنت سے معزول کر اُس کے بھائی وبھیشن کو راج دیا تھا + سوایمبھو راجا سے لیکر پانڈو تک آریوں کی عالمگیر سلطنت رہی۔ بعد ازاں باہمی نفاق سے لڑ کر تباہ ہو گئے۔

> تباہی کے بواعث

کیونکہ پرمیشور کی اس دُنیا میں مغرور۔ متکبر۔ جاہل لوگوں کی سلطنت بہت دن نہیں چلتی اور یہ دُنیا کا قدرتی میلان ہے کہ جب بہت سی بیشمار دولت ضروریات سے بڑھکر ہو جاتی ہے تب سستی۔ نِلے ہمتی۔ حسد و بُغض۔ نفس پرستی اور غفلت بڑھتی ہے۔ اس سے ملک میں تعلیم و تربیت برباد ہو کر بد اوصاف اور بد شغل بڑھ جاتے ہیں جیسے کہ شراب و گوشت کا استعمال۔ بچپن کی شادی۔ اور من مانی کارروائی کرنا وغیرہ عیب بڑھ جاتے ہیں۔ اور جب لڑائی کے صیغہ میں جنگ کا علم اوزار اور فوج اتنی بڑھے کہ جس کا مقابلہ کرنے والا روئے زمین پر دوسرا نہ ہو تب اُن لوگوں میں طرفداری غرور بڑھکر ظلم بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ عیب ہو جاتے ہیں تب باہمی نفاق ہو کر

---

[1] (نوٹ منجانب مترجم) دُنیا کی ابتدا سے یہاں سوامی جی کا مطلب ویدوں کے بعد ہے یعنی ویدوں کے بعد پہلی انتظام ملک کی کتاب منوسمرتی ہے۔

[2] منجانب مترجم) غلط العام بھبھیکھن +

نصف حصۂ دوم

گیارھواں سملاس

آریہ ورت کے مت متانتروں کے کھنڈن منڈن کے بارہ میں

آریہ ورت کی عظمت

ا۔ اب ہم اُن آریہ لوگوں کے مذاہب کا جو کہ آریہ ورت ملک میں بسنے والے ہیں کھنڈن (تردید) ونیز منڈن (تائید) کرینگے + یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے کہ جس کی مانند روے زمین پر دوسرا کوئی ملک نہیں ہے۔ اسی لئے اس سرزمین کا نام سوُرن بھوُمی یعنی سُنہری زمین ہے۔ کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات کو پیدا کرتی ہے اِسی لئے ابتداء آفرینش میں آریہ لوگ اِسی ملک میں آکر بسے + ہم دنیا کی پیدایش کے مضمون میں کہہ آئے ہیں کہ آریہ نام شریف لوگوں کا ہے اور آریوں کے علاوہ دیگر انسانوں کا نام دسیُو ہے۔ روے زمین پر جتنے ملک ہیں وے سب اسی ملک کی تعریف کرتے اور امید رکھتے ہیں کہ پارس پتھر جو سُنا جاتا ہے وہ بات تو جھوٹی ہے لیکن آریہ ورت ملک ہی سچّا پارس پتھر ہے کہ جس کو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھُونے پر ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں +

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ॥ मनु०।२।२०॥

نتائج ہوئے۔ ہوتے ہیں اور ہونگے اُنکو بے رو رعایت عالم لوگ ہی جان سکتے ہیں۔ جب تک کہ اِس نسل انسانی سے باہمی جھوٹے مذاہب کا جھگڑا نہ چھوٹیگا تب تک ایک دوسرے کو راحت نصیب نہ ہوگی۔ اگر ہم سب انسان اور خاصکر عالم لوگ حسد و بغض کو چھوڑکر سچ جھوٹ کا نتارا کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں تو ہمارے لئے یہ بات محال نہیں ہے + تحقیقاً اِن عالموں کے اختلاف ہی نے سب کو دام نفاق میں پھنسا رکھا ہے۔ اگر یہ لوگ خود غرضی میں نہ پھنسکر سب کی غرض کو پورا کرنا چاہیں تو ابھی ایک مت ہو سکتے ہیں۔ اِس کے ہونے کی ترکیب اِس کتاب کے خاتمہ پر لکھیں گے۔ سروشکتیمان پرماتما ایک مت میں شامل ہونے کا شوق سب اِنسانوں کی روحوں میں پیدا کرے +

فاضل علما کے واسطے زیادہ تشریح معزز بلند منزلت عالموں کے روبرو سے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں +

نصف حصہ دوم

ضمنی دیباچہ

یہ امر مسلمہ ہے کہ پانچ ہزار برسوں سے پیشتر ویدمت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا کیونکہ وید کی سب باتیں علم کے مطابق ہیں۔ ویدوں کی اشاعت کے رُکنے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا + انکی اشاعت نہ ہونے سے جہالت۔ تاریکی کے روئے زمین پر پھیلنے سے انسانوں کی عقل میں فتور پڑ گیا جس کے دل میں جیسا آیا ویسا مذہب چلایا۔ اُن سب مذاہب میں چار مذہب یعنی جو وید کے برخلاف پُرانی۔ جینی۔ کرانی۔ اور قرآنی سب مذاہب کی جڑ ہیں۔ وے سلسلہ وار ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا چوتھا چلا ہے + اب ان چاروں کی شاخیں ایک ہزار سے کم نہیں ہیں۔ اِن سب مذاہب کے معتقدوں اِنکے چیلوں اور دیگر سب کو باہم سچ جھوٹ کے غور کرنے میں زیادہ تکلیف نہ ہو اس لئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ جو جو اسمیں سچے مت کی تائید اور جھوٹ کی تردید لکھی ہے اُس کا سب کو جتلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے۔ اِس میں جیسی میری عقل جتنا علم اور جس قدر اِن چاروں مذاہب کی بُنیادی کتابیں دیکھنے سے واقفیت ہوئی ہے اُس کو سب کے آگے پیش کرنا میں نے افضل سمجھا ہے۔ کیونکہ گم شدہ وگیان (اعلےٰ علم) کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔ رو رعایت چھوڑ کر اِسکو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سب کو ظاہر ہو جائیگا۔ پھر سب کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سچے مت کا قبول کرنا اور جھوٹے مت کا چھوڑنا آسان ہوگا۔ اِن میں سے جو پُران وغیرہ کتابوں سے شاخ در شاخ مذاہب ملک آریہ ورت میں چلے ہیں۔ اُنکے عیب و ثواب مختصراً اس گیارھویں سملاس میں دکھائے جاتے ہیں۔ اِس میرے کام سے اگر اُپکار نہ مانیں تو مخالفت بھی نہ کریں۔ کیونکہ میرا مدعا کسی کا نقصان یا دشمنی کرنے سے نہیں بلکہ سچ جھوٹ کا نتارا کرنے کرانے کا ہے + اسی طرح سب انسانوں کو بہ نظرِ انصاف برتاؤ کرنا نہایت مناسب ہے۔ انسانی قالب کا وجود سچ جھوٹ کے فیصلہ کرنے کرانے کے لئے ہے نہ کہ فضول بحث مباحثہ اور فساد کرنے کرانے کے لئے۔ اِسی مذاہب کے جھگڑے سے دنیا میں جو جو خراب

شریمد سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا دسواں سملاس دربیان آچار و اناچار و بھکشیہ و ابھکشیہ ختم ہوا۔

پہلے نصف حصہ کا خاتمہ

نفع نقصان آپس میں اپنے برابر سمجھتے تھے۔ تبھی کرۂ زمین پر سکھ تھا۔ اب تو بہت سے مذاہب کے پیروکار ہونے سے بہت سا دُکھ اور مخالفت بڑھ گئی ہے اس کو دور کرنا عقل مندوں کا کام ہے۔ پرماتما سب کے مَن میں سچے مذہب کا ایسا انکُر (بیج) ڈالے کہ جس سے جھوٹے مذہب جلدی ہی معدوم ہو جاویں اس میں سب عالم لوگ غور کر کے مخالفت کو چھوڑیں اور راحت کو بڑھائیں۔ یہ تھوڑا سا آچار۔ اناچار۔ بھکشیہ۔ ابھکشیہ کے بارہ میں لکھا

(۲۴) اس کتاب کا پہلا نصف حصہ اسی دسویں سملاس کے ساتھ ختم ہوا۔ | کتاب کے حصۂ اول کا خاتمہ

اِن سملاسوں میں زیادہ کھنڈن منڈن (تردید و تائید) اس لئے نہیں لکھا کہ جب تک آدمی جھوٹ سچ کے سوچنے کی کچھ بھی طاقت نہیں بڑھاتے تب تک موٹے اور باریک کھنڈن کے مطالب کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے پہلے سب کو سچی نصیحت کا اپدیش کر کے اب پچھلے نصف حصہ کہ جس میں چار سملاس ہیں اُس میں زیادہ تر کھنڈن منڈن لکھیں گے اِن چاروں میں سے پہلے سملاس میں آریہ ورت کے دوسرے میں جینیوں کے۔ تیسرے میں عیسائیوں کے اور چوتھے میں مسلمانوں کے مختلف مذاہب و فرقوں کے کھنڈن منڈن کے بارہ میں لکھیں گے اور بعد ازاں چودھویں سملاس کے خاتمہ پر اپنے عقائد بھی دکھلائے جاویں گے۔ جو کوئی بالخصوص کھنڈن منڈن دیکھنا چاہے وہ اِن چاروں سملاسوں میں دیکھے۔ لیکن عام طور پر کہیں کہیں دس سملاسوں میں بھی کچھ تھوڑا سا کھنڈن منڈن کیا ہے۔

(۲۵) اِن چودہ سملاسوں کو جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی نظر سے دیکھے گا اُس کے آتما میں ستیہ ارتھ کے پرکاش (اسچے معنوں کی روشنی) سے راحت پیدا ہوگی اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھے گا اُس پر اس کتاب کا مطلب ٹھیک ٹھیک واضح ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے جو کوئی اس پر ٹھیک ٹھیک غور نہیں کرے گا وہ اس کا مطلب نہ سمجھ کر غوطہ کھایا کرے گا۔ عالموں کا یہی کام ہے کہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار اور جھوٹ کو چھوڑ کر اعلےٰ راحت پاتے ہیں اور وہی نیک اوصاف اختیار کرنے والے لوگ عالم ہو کر "دھرم" "ارتھ" "کام" اور "موکش" یہ چار پھل حاصل کر کے خوش رہتے ہیں۔ | کتاب سے غیر متعصب آدمی فائدہ حاصل کر سکے گا۔

کہیں راکھ۔ کہیں لکڑی۔ کہیں پھوٹی ہانڈی۔ کہیں جوٹھی رکیبی۔ کہیں ہڈی۔ کہیں ٹانگ پڑی رہتی ہیں اور مکھیوں کا تو ذکر ہی کیا! وہ جگہ ایسی بُری لگتی ہے کہ اگر کوئی بھلا آدمی جاکر بیٹھے تو اُس کو قے ہونے کا بھی احتمال ہے۔ اور بدبودار جگہ کے مانند ہی وہ جگہ دکھلائی دیتی ہے۔

بھلا کوئی اُن سے پوچھے کہ اگر گوبر سے چوکا لگانے میں تم نقص گنتے ہو تو چولہے میں اُپلے جلانے۔ اُس کی آگ سے تمباکو پینے۔ گھر کی دیوار پر لپائی کرنے وغیرہ سے میاں جی بھی کا چوکا پلید ہو جاتا ہوگا۔ اسمیں کیا شک ہے۔

کھانا وہاں کھانا چاہیئے جہاں صاف جگہ ہو۔

سوال۔ چوکے میں بیٹھ کر کھانا کھانا اچھا ہے یا باہر بیٹھ کر۔؟

(۲۹) جواب۔ جہاں پر اچھی خوشنما۔ خوب صورت جگہ دکھائی دے وہاں کھانا کھانا چاہیئے لیکن ضروری موقعہ لڑائی وغیرہ میں تو گھوڑے وغیرہ سواریوں پر بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے بھی کھانا پینا عین مناسب ہے۔

اپنے ہاتھ کا نہیں بلکہ سب آریوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے بشرطیکہ درست طریقہ پر بنا ہو۔

سوال۔ کیا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور دوسرے کے ہاتھ کا نہیں۔

(۳۰) جواب۔ اگر آریوں میں سے کوئی پاک صاف طریقہ سے بنا دے تو برابر سب آریوں کے ساتھ کھانے میں کچھ بھی ہرج نہیں۔ کیونکہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کے عورات مرد کھانا پکانے۔ چوکا دینے برتن بھانڈے مانجنے وغیرہ بکھیڑوں میں لگے رہیں تو علم وغیرہ نیک اوصاف کی ترقی کبھی نہیں ہوسکتی۔

اس کی نظیر

(۳۱) دیکھو مہاراجہ یدھشٹر کے "راج سُویہ" یجنہ میں کرۂ زمین کے راجہ رشی۔ اور مہرشی آئے تھے۔ ایک ہی رسوئی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔

کھانے پینے کا بکھیڑا کب سے چلا۔

(۳۲) جب سے عیسائی مسلمان وغیرہ کے مختلف مذاہب چلے۔ آپس میں دشمنی اور عناد ہوا۔ اُنھوں نے شراب نوشی اور گائے کا گوشت وغیرہ کھانا پینا اختیار کیا اُسی وقت سے کھانے وغیرہ کے متعلق بکھیڑا ہوگیا۔

اگلے زمانہ میں قندھار وغیرہ ممالک میں آریوں کا شادی بیاہ ہونا اور ایک ہی ویدمت کا ماننا

(۳۳) دیکھو کابل قندھار۔ ایران۔ امریکہ۔ یوروپ وغیرہ ملکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری۔ مدری۔ الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے ملک کے راجہ لوگ شادی وغیرہ معاملات کرتے تھے۔ شکنی وغیرہ کورو پانڈوؤں کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانہ میں تمام کرۂ زمین پر ایک ہی مذہب وید کا تھا۔ اُسی پر سب کا اعتقاد تھا۔ اور ایک دوسرے کا سُکھ دُکھ

سوال - بھلا عورت مرد بھی ایک دوسرے کا پس خوردہ نہ کھا دیں ؟
جواب - نہیں کیونکہ اُن کے جسموں کی خاصیتیں بھی جُدا جُدا ہیں ۔

چنڈال وغیرہ نیچ ورنوں کا کھانا نہیں کھانا چاہیئے

سوال - کہو جی ہر کس و ناکس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے کیونکہ برہمن سے لے کر چنڈال تک کے جسم - ہڈی - گوشت چمڑے کے ہیں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے - پھر سب آدمیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے ۔

(۲۷) جواب - عیب ہے - کیونکہ جس طرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبو وغیرہ نقصوں سے پاک "رج ویریہ" (حیض و منی) پیدا ہوتے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسموں میں نہیں ہوتے - کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذرّوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسا برہمن وغیرہ ورنوں کا نہیں ہوتا - اس لئے برہمن وغیرہ اعلیٰ ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور چنڈال وغیرہ نیچ بھنگی - چمار وغیرہ کا نہ کھانا چاہیئے - بھلا جب تم سے کوئی پوچھے گا کہ جس طرح چمڑے کا جسم - ساس - بیٹی ؟ بہو کا ہوتا ہے اُسی طرح اپنی عورت کا بھی ہوتا ہے - تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کے ساتھ اپنی عورت کے مانند برتاؤ کرو گے - تب تم کو نادم ہو کر خاموش ہی رہنا پڑے گا - جس طرح عمدہ کھانا ہاتھ اور مُنھ سے کھایا جاتا ہے اُسی طرح بدبودار بھی کھایا جا سکتا ہے - تو کیا ئل وغیرہ بھی کھاؤ گے ؟ کیا ایسا بھی کوئی ہو سکتا ہے ؟ ۔

گوبر سے چوکا لگانے کے فوائد

سوال - جو گائے کے گوبر سے چوکا لگاتے ہو تو اپنے گوبر سے چوکا کیوں نہیں لگاتے - اور چوکے میں گوبر کے جانے سے چوکا ناپاک کیوں نہیں ہوتا ؟

(۲۸) جواب - گائے کے گوبر سے اُس طرح کی بدبو نہیں ہوتی جس طرح کہ آدمی کے براز سے - گوبر چکنا ہونے کی وجہ سے جلدی نہیں اُکھڑتا نہ کپڑا بگڑتا اور نہ میلا ہوتا ہے - جس طرح مٹی سے میل چڑھتی ہے اُس طرح سوکھے گوبر سے نہیں ہوتی - مٹی اور گوبر سے جس جگہ کو لیپا جاتا ہے وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتی ہے - اور جس جگہ رسوئی بنائی جاتی ہے وہاں کھانا وغیرہ پکانے سے گھی - میٹھا اور جوٹھ بھی گرتی ہے اُس سے مکھی - چیونٹی وغیرہ بہت سے جانور جگہ کے میلا رکھنے کے باعث آتے ہیں - اگر اُس کو جھاڑو دینے اور لیپنے سے روزمرہ صاف نہ کیا جاوے تو وہ جگہ گویا پاخانہ کے مانند ہو جاتی ہے اس لئے روزمرہ گوبر - مٹی - جھاڑو سے سب طرح صفائی رکھنی چاہیئے - اور اگر پختہ مکان ہو تو پانی سے دھو کر صاف رکھنا چاہیئے - اس سے مذکورہ بالا نقص رفع ہو جاتے ہیں - جب میاں جی کے باورچی خانہ میں کہیں کوئلہ

کرنا بھی "بھکشیہ" ہے۔

ایک ساتھ اور پس خوردہ کا نقص۔

(۴۳) سوال - ایک ساتھ کھانے میں کچھ عیب ہے یا نہیں -

جواب - عیب ہے - کیونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور مزاج نہیں ملتی - جس طرح جزامی وغیرہ کے ساتھ کھانے میں اچھے آدمی کا بھی خون بگڑ جاتا ہے اسی طرح دوسرے کے ساتھ کھانے میں بھی کچھ بگاڑ ہی ہوتا ہے - سدھار نہیں - اسی واسطے

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्याच्चैव तथान्तरा ।
न चैवात्यशनं कुर्यान्नचोच्छिष्टः क्वचिद् व्रजेत् ॥ मनु० २।५६ ॥

نہ کسی کو اپنی جوٹھی چیز دے اور نہ کسی کے کھانے کے بیچ آپ کھاوے نہ زیادہ کھائے اور نہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے بغیر کہیں اِدھر اُدھر جاوے +

سوال - "गुरोरुच्छिष्टभोजनम्"

(گورو کا جوٹھا بھوجن کرنا) اس فقرہ کے کیا معنی ہوں گے۔

جواب - اس کے معنی یہ ہیں - کہ گورو کے کھانا کھانے کے پیچھے جو علیحدہ پاک کھانا رکھا ہے اُس کو کھاوے یعنی گورو کو پہلے کھانا کھلا کر بعد ازاں شِشیہ کو کھانا کھانا چاہئیے۔

اِس بات کی تردید کہ مکھیوں کا شہد اور دودھ بچھڑے کا جوٹھا ہوتا ہے۔

(۴۵) اگر ہر قسم کے جوٹھے کی ممانعت ہے تو مکھیوں کا جھوٹا شہد - بچھڑے کا جوٹھا دودھ اور ایک لقمہ کھانے کے بعد اپنا بھی جوٹھا ہوتا ہے - پھر کیا ان کو بھی نہ کھانا چاہئیے؟

جواب - شہد برائے نام ہی جوٹھا ہوتا ہے اصل میں بہت سی نباتات میں سے لیا ہوا جوہر ہے - بچھڑا اپنی ماں کے باہر کا دودھ پیتا ہے - اندر کے دودھ کو نہیں پی سکتا اس لئے جوٹھا نہیں لیکن بچھڑے کے پینے کے بعد پانی سے اُس کی ماں کے تھنوں کو دھو کر صاف برتن میں دوہنا چاہئیے اور اپنا جوٹھا اپنے واسطے بگاڑ پیدا کرنے والا نہیں ہوتا - دیکھو طبعاً یہ بات ثابت ہے کہ کسی کا جوٹھا کوئی بھی نہیں کھاتا - جیسے اپنے منہ - ناک - کان - آنکھ - اعضائے بول وبراز کے مَل مُوت (غلاظت) وغیرہ کے چھونے میں کراہیت نہیں ہوتی ویسے کسی دوسرے کے مل مُوت کے چھونے سے ہوتی ہے - اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ یہ کارروائی طریق فطرت کے خلاف نہیں ہے۔

کسی کا پس خوردہ نہیں کھانا چاہئیے

(۴۶) اس لئے سب انسانوں کو واجب ہے کہ کسی کا پس خوردہ یعنی جوٹھا نہ کھاویں

آریوں کے دُکھ کا بڑا باعث مفید جانوروں کے کم ہونے کا ہے

اِن جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کی ہتیا کرنے والا (قاتل) سمجھئے گا۔ دیکھو! جب آریوں کا راجیہ تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے۔ تب ہی آریہ ورت یا کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان وغیرہ متنفس بڑی آسائش سے رہتے تھے کیونکہ دودھ۔ گھی۔ بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ با فراط میسر ہوتی تھیں۔ جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اِس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر آریوں کا دُکھ بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम्॥ वृद्धचाणक्य अ० १०। १२॥

جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دی جاوے تو پھل پھول کہاں سے ہوں؟

ایذا رساں جانور اور آدمی کو مارنا راج پرشوں کا کام ہے

سوال۔ اگر تمام لوگ "اہنسک" (نہ مارنے والے) ہو جاویں تو شیر وغیرہ جانور اِسقدر بڑھ جاویں کہ تمام گائے وغیرہ جانوروں کو مار کھائیں۔ تمہارا کوشش کرنا ہی رائیگاں جاوے۔

جواب۔ یہ کام اراکین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں اُن کو سزا دیویں اور جان سے بھی مار ڈالیں۔

موذی جانوروں کے گوشت کو کیا کرنا چاہیئے

سوال۔ پھر کیا اُن کا گوشت پھینک دیں؟

جواب۔ خواہ پھینک دیں۔ خواہ کتّے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیویں یا جلا دیویں۔ خواہ کوئی گوشت خور کھا دے تو بھی دنیا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن اُس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کی وجہ سے ہنسک (ایذا رساں) ہو سکتی ہے۔

(د) چوری وغیرہ گناہوں سے کمایا ہوا ممنوع اور دھرم سے کمایا ہوا جائز ہے

جس قدر ہنسا۔ چوری۔ دغابازی۔ حیلہ سازی۔ فریب وغیرہ کے ذریعہ چیزوں کو حاصل کر کے بھوگنا ہے وہ "ابھکشیہ" (ناجائز طعام)۔ اور "اہنسا" (عدم ایذا رسانی) و دھرم وغیرہ کے کاموں کے ذریعہ بہم پہنچا کر خورد و نوش وغیرہ کرنا "بھکشیہ" (جائز طعام) ہے۔

دوم حکمت کے رو سے ممنوع

(۲۴) جن اشیاء سے صحت قائم۔ بیماری دور۔ عقل و طاقت و ہمت کی ترقی اور عمر دراز ہو اُن چاول وغیرہ گیہوں۔ پھل۔ مُول۔ کند۔ دودھ۔ گھی۔ مٹھائی وغیرہ اشیاء کا استعمال کرنا اور مناسب طریقہ پر پکا اور ملا کر وقت مناسب پر اعتدال کے ساتھ خورد و نوش کرنا سب "بھکشیہ" کہلاتا ہے۔ جس قدر چیزیں اپنی طبیعت کے خلاف یعنی بگاڑ کرنے والی ہیں اُن سے بالکل پرہیز کرنا اور جو چیزیں جس جس آدمی کے موافق ہیں اُن کا استعمال

جو جو چیزیں عقل کو کھونے والی ہیں اُن کا استعمال کبھی نہ کریں ۔ اور جتنے کھانے سڑے بگڑے ہوئے اور بدبُو وغیرہ سے خراب شُدہ ہیں ۔ اور اچھی طرح بنے ہوئے نہ ہوں ۔ اور شراب و گوشت کھانے پینے والے یا چھ کر جن کا جسم شراب اور گوشت کے وروں سے پُر ہے اُن کے ہاتھ کا نہ کھاویں

(ج) گوشت اور اُس کے منع ہونے کے وجوہات

جس کام میں مفید جانداروں کی ہنسا (ہو وہ نہ کرے) ؟

اول گائے کے فوائد یعنی جیسے ایک گائے کے جسم سے دودھ گھی ۔ بیل ۔ گائے پیدا ہونے سے ایک پیڑھی میں چار لاکھ پچھتر ہزار چھ سو آدمیوں کو فائدہ پہنچتا ہے ایسے جانوروں کو نہ ماریں اور نہ مارنے دیں ۔ مثلاً کوئی گائے بیس سیر اور کوئی دو سیر دودھ روزمرہ دیوے تو بالاوسط گیارہ سیر دودھ فی گائے ہوا ۔ کوئی گائے اٹھارہ اور کوئی چھ ماہ تک دودھ دیتی ہے اُس کی بھی اوسط بارہ ماہ ہوئی ۔ اب ہر ایک گائے کے عمر بھر کے دودھ سے ۲۴۹۶۰ چوبیس ہزار نو سو ساٹھ آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں اُس کی چھ بچھڑیاں اور چھ بچھڑے ہوتے ہیں اِن میں سے دو مر جاویں تو بھی دس رہے ۔ اُنہیں سے پانچ بچھڑیوں کے عمر بھر کے دودھ کو ملا کر ۱۲۴۸۰۰ ایک لاکھ چوبیس ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہو سکتے ہیں ۔ اب رہے پانچ بیل وہ جنم بھر میں کم سے کم پانچ ہزار من اناج پیدا کر سکتے ہیں ۔ اُس اناج میں سے ہر ایک آدمی تین پاؤ کھاوے تو اڑھائی لاکھ آدمی سیر ہوتے ہیں دودھ اور اناج ملا کر ۳۷۴۸۰۰ تین لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہوتے ہیں دونو عدد ملا کر ایک گائے کی ایک پشت میں ۴۷۵۶۰۰ چار لاکھ پچھتر ہزار چھ سو آدمی ایک دفعہ پرورش پاتے ہیں ۔ اور اگر پشت در پشت بڑھا کر حساب کریں تو بیشمار آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے ۔ علاوہ ازیں بیل گاڑی کھینچنے اور سواری و بوجھ اٹھانے وغیرہ کے کام کرنے سے آدمیوں کے واسطے بڑے مفید ہوتے ہیں ۔ اور گائے دودھ کے لحاظ سے زیادہ مفید ہوتی ہے ۔

دوم بھینس کے فوائد ۔ جس طرح بیل مفید ہوتے ہیں اسی طرح بھینسے بھی ہیں ۔ لیکن گائے کے دودھ اور گھی سے جس قدر عقل بڑھنے سے فوائد ہوتے ہیں اُس قدر بھینس کے دودھ سے نہیں ۔ اِسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سب سے مفید گنا ہے اور جو کوئی دوسرا صاحب علم ہوگا وہ بھی اِسی طرح سمجھے گا ۔

سوم بکری بھیڑ وغیرہ کے فوائد بکری کے دودھ سے ۲۵۹۲۰ پچیس ہزار نو سو بیس آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے ۔ اُسی طرح ہاتھی ۔ گھوڑے ۔ اُونٹ ۔ بھیڑ ۔ گدھے وغیرہ سے بھی بڑے فائدے ہوتے ہیں ۔

کے تنزل ہوتا ہے۔

آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے تسلط ہونے کے باعث پھوٹ وغیرہ

(۲۹) آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے راجہ ہونے کے باعث آپس کی پھوٹ اختلاف مذہب۔ برہم چریہ نہ رکھنا۔ علم نہ پڑھنا نہ پڑھانا۔ اور بچپن میں "بلا سوئمبر" (رضامندی) کے شادی کا ہونا۔ محسوسات میں پھنسنا۔ دروغ گوئی وغیرہ بدعادات۔ وید ودیا کا پرچار نہ ہونا وغیرہ بُرے کام ہیں۔ جب آپس میں بھائی بھائی لڑتے ہیں۔ تب ہی تیسرا غیر ملک والا آ کر پنچ بن بیٹھتا ہے۔

مہابھارت کا جنگ پھوٹ کا نتیجہ تھا جس نے ملک کا ستیاناس کر دیا

(۳۰) کیا تم لوگ "مہابھارت" کی باتیں بھی جو پانچ ہزار برس پہلے ہوئی تھیں بھول گئے۔ دیکھو! "مہابھارت" کی جنگ میں سب لوگ لڑائی کے اندر سواریوں پر کھاتے پیتے تھے۔ آپس کی پھوٹ سے کورو و پانڈو اور یادووں کا ستیاناس ہو گیا۔ وہ تو ہو گیا۔ لیکن اب تک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہوا ہے۔ نہ جانے یہ خوفناک راکشس کبھی چھوٹے گا یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کر کے دُکھ کے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کریگا۔ اسی بدکردار دریودھن گوتر ہتیارے (یکجدیون کے قاتل) اپنے ملک کو تباہ کرنے والے نیچ کے بد طریق پر آریہ لوگ ابتک بھی چل کر دُکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشور اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جاوے!

کھانے اور نہ کھانے کی چیزوں کی تقسیم دو حصوں پر

(۳۱) کھانے اور نہ کھانے کی چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک دھرم شاستر کے مطابق اور دوسری ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق

اول دھرم شاستر کے رو سے ممنوع (۱) ناپاک۔

(۳۲) مثلاً دھرم شاستر میں (لکھا ہے)

अभक्ष्याणि द्विजातीनाममेध्यप्रभवाणि च ॥ मनु० ५ । ५ ॥

دو ج یعنی برہمن۔ کشتری اور ویشوں کو ناپاک یعنی بول و براز وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے ساگ۔ پھل۔ مول وغیرہ نہ کھانے چاہئیں

वर्जयेन्मधु मांसं च ॥ मनु० २ । १७७ ॥

جیسے کئی قسم کی شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ افیون وغیرہ

(ب) اشیاء منشی

बुद्धिं लुम्पति यद् द्रव्यं मदकारि तदुच्यते ।
शार्ङ्गधर अ० ४ । श्लो० २१ ॥

بناویں تو منہ باندھ کر بناویں تا کہ ان کے منہ سے جوٹھہ اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے آٹھویں روز حجامت کرائیں اور ناخون کٹوائیں۔ نہا دھو کر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھاویں۔

شودر کیا بلکہ چنڈال وغیرہ کی بنائی ہوئی بہت سی اشیاء کھنڈ وغیرہ اب بھی کھائی جاتی ہے

(۱۶) **سوال**۔ شودر کی چھوئی ہوئی رسوئی کے کھانے میں جب عیب لگاتے ہیں تو اُس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کس طرح کھا سکتے ہیں؟۔

جواب۔ یہ بات بیہودہ گھڑت اور جھوٹی ہے۔ کیونکہ جنھوں نے گُڑ۔ چینی۔ گھی۔ دودھ۔ آٹا۔ ساگ۔ پھل۔ مُول کھایا۔ اُنھوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنایا ہُوا اور جوٹھا کھا لیا کیونکہ جب شودر۔ چمار۔ بھنگی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں سے ایکھ کاٹتے۔ چھیلتے۔ پیل کر رس نکالتے ہیں تب بول و براز کر کے بغیر ہاتھ دھوئے کے چھُوتے۔ اُٹھاتے۔ رکھتے ہیں۔ آدھا گنا چوس رس پی کر آدھا اُسی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور رس پکانے کے وقت اُس رس میں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں۔ جب چینی بناتے ہیں تب پُرانے جوتے کہ جس کے تلے میں پاخانہ و پیشاب گوبر۔ دھُول لگی رہتی ہے اُنہیں جوتوں سے اُس کو روندتے ہیں۔ دودھ میں اپنے گھر کے جوٹھے برتنوں کا پانی ڈالتے ہیں۔ اُنہیں میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جوٹھے ہاتھوں سے اُٹھاتے ہیں اور پسینا بھی آٹے میں ٹپکتا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھل مُول کند میں بھی ایسی ہی کارروائی ہوتی ہے۔ جب اِن چیزوں کو کھایا تو گویا سب کے ہاتھ کا کھا لیا۔

یہ بات فضول ہے کہ ان دیکھے میں عیب نہیں

(۱۷) **سوال**۔ پھل و مُول کند و رس وغیرہ نہ دیکھی ہوئی میں عیب نہیں ہے۔

جواب۔ اچھا اگر بھنگی یا مسلمان اپنے ہاتھوں سے دوسرے مکان میں بنا کر تم کو لا دیوے تو کھا لوگے یا نہیں؟۔ اگر کہو کہ نہیں تو نہ دیکھے ہوئے میں بھی عیب ہوا۔

علاوہ دیگر باتوں کے آریوں کا آپس میں کھانا پینا ایک ہونا بھی اتفاق کے لئے ضروری ہے

(۱۸) البتہ مسلمان و عیسائی وغیرہ شراب و گوشت کھانے والوں کے ہاتھ کے کھانے میں آریوں کو بھی شراب اور گوشت وغیرہ کے کھانے پینے کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے لیکن آپس میں آریوں کا ایک کھانا ہونے میں کوئی بھی عیب نہیں دکھلائی دیتا جب تک ایک عقیدہ ایک ہی نفع نقصان۔ ایک سُکھ دُکھ۔ آپس میں نہ مانا جاوے تب تک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن محض کھانا پینا ایک ہونے سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب تک بُری باتیں نہیں چھوڑتے اور اچھی باتیں اختیار نہیں کرتے تب تک بجائے ترقی

بلکہ کشتری لوگوں کے واسطے جنگ کے موقعہ پر ایک ہاتھ سے روٹی کھاتے اور پانی پیتے جانا اور دوسرے ہاتھ سے دشمنوں کو گھوڑے۔ ہاتھی۔ گاڑی پر سوار ہو کر یا پیادہ مارتے جانا اور اپنی فتح کرنا ہی "آچار" اور مفتوح ہو جانا "اناچار" ہے۔ اسی جہالت کے باعث ان لوگوں نے چوکا لگاتے اور مخالفت کرتے کراتے تمام آزادی۔ خوشی۔ دولت۔ حکومت علم اور ہمت پر چوکا پھیر دیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ کوئی چیز ملے تو پکا کر کھاویں مگر ایسا نہ ہونے کے باعث گویا سمجھو کر سارے ملک آریہ ورت میں چوکا لگا کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔

البتہ جہاں کھانا پکاویں اُس مکان کو دھونے۔ لیپنے۔ جھاڑو دینے کوڑا کرکٹ دور کرنے میں ضرور کوشش کرنی چاہیئے نہ کہ مسلمان یا عیسائیوں کی طرح غلیظ باورچی خانہ ہو۔

پکا اور کچا کھانا اس کی تشریح

(۱۴) سوال۔ سکھری (کچی) نکھری (پکّی) کیا ہے۔

جواب۔ سکھری جو اناج پانی وغیرہ میں پکایا جاوے۔ اور جو گھی دودھ میں پکاتے ہیں۔ وہ نکھری یعنی پاک ہے۔ یہ بھی ان دھورتوں (چالبازوں) کا چلایا ہوا پاکھنڈ ہے۔ تاکہ جس میں گھی دودھ زیادہ لگے اُس کے کھانے میں لذت ہو اور پیٹ میں چکنی چیز زیادہ جاوے۔ اسی واسطے یہ حیلہ نکالا ہے ورنہ آگ سے یا موسم پر پکی ہوئی چیز پکّی اور نہ پکی ہوئی کچی ہوتی ہے۔ اور جو پکا کھانا اور کچا نہ کھانا ہے وہ بھی ہر موقعہ پر ٹھیک نہیں کیونکہ چنے وغیرہ کچے بھی کھائے جاتے ہیں۔

کھانا پکانے والے شودر ہونے چاہئیں اور کیوں۔

(۱۵) سوال۔ دوِج اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر کھاویں یا شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔

جواب۔ شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔ تاکہ برہمن و کشتری و ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے۔ امورِ سلطنت کے چلانے۔ مویشی پالنے اور کھیتی و بیوپار کے کام میں معروف رہیں مگر شودر کے برتن اور اُس کے گھر کا پکا ہوا کھانا مصیبت کے وقت کے سوا نہ کھاویں۔ ثبوت پرمان۔

आर्याधिष्ठिता वा शूद्राः संस्कर्त्तारः स्युः ॥ आपस्तम्ब धर्मसूत्र प्रपाठक २ । पटल २ । खण्ड २ । सूत्र ४ ॥

یہ آپستمبھ کا سوتر ہے۔ آریوں کے گھر میں شودر یعنی جاہل عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں۔ لیکن وہ جسم و کپڑے وغیرہ صاف رکھیں آریوں کے گھر میں جب۔ وہ

(۱۰) غیر ملکوں میں جانے سے پاپ نہیں۔

(۱۰) بھلا جو صحبت ناپاک اور ملیچھ گھر میں پیدا ہوئے کسبیوں وغیرہ کی صحبت سے بھرشٹ آچار (بدچلن) اور بے دھرم بلکہ پاپ تو بُرے کام کرنے میں ہے۔ تو نہیں ہوتے۔ مگر مختلف ملکوں کے اچھے اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت رکھنے میں چھوت اور عیب مانتے ہیں!!!۔ یہ بات محض جہالت کی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہاں اتنی وجہ تو ہے کہ جو لوگ گوشت خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں اُن کے جسم اور منی وغیرہ رطوبتیں بدبُو وغیرہ کے باعث پلید ہوتے ہیں مبادا اُن کی صحبت سے آریوں کو بھی یہ عیب نہ لگ جاویں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب اِن سے معاملات کرنے اور اُن کے اوصاف اختیار کرنے میں کوئی بھی عیب یا گناہ نہیں ہے۔ تو اُن کے شراب نوشی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر اُن کے اوصاف کو اختیار کریں تو کچھ بھی نقصان نہیں۔ چونکہ جاہل لوگ اُن کے چھونے اور دیکھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں اِس لئے اُن سے جنگ کبھی نہیں کر سکتے کیونکہ لڑائی میں اُن کو دیکھنا اور چھونا ضرور ہوتا ہے۔ بھلے آدمیوں کے واسطے رغبت و نفرت۔ سلبی النصانی۔ ورمغ گوئی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر بلاخصومت ہونا اور محبت بہبودی خلایق و نکوکاری وغیرہ کو اختیار کرنا عمدہ "آچار" (نیک چلنی) ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ دھرم ہمارے آتما اور فرائض کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم اچھے کام کرتے ہیں تو ہم کو مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے سے کچھ بھی عیب نہیں لگ سکتا۔ عیب تو گناہ کے کام کرنے میں لگتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور چاہیئے کہ ویدوں میں بیان ہوئے دھرم کی تحقیق اور پاکھنڈ مت کی تردید کرنا ضرور سیکھ لیویں تاکہ ہم کو کوئی شخص جھوٹی بات پر یقین نہ کرا سکے۔

(۱۱) ملک بہ ملک بیوپار اور حکومت نہ کرنے سے کبھی اپنے ملک کی ترقی نہیں ہوسکتی۔

(۱۱) کیا مختلف ملکوں اور براعظموں میں حکومت اور بیوپار کرنے کے بغیر کبھی اپنے ملک کی ترقی ہوسکتی ہے؟ اگر اپنے ملک ہی میں اپنے ملک کے باشندے معاملات کریں اور غیر ملک والے اُن کے ملک میں تجارت یا حکومت کریں تو بجز افلاس اور دُکھ کے دوسرا کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

(۱۲) کھانے پینے کی بکھیڑا ڈالنے کی وجہ۔

(۱۲) پاکھنڈی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اِن کو علم سکھلاویں گے اور ملک بہ ملک جانے کی اجازت دیویں گے تو وہ عقلمند ہو کر ہمارے پاکھنڈ جال میں نہیں پھنسیں گے جس سے ہماری توقیر اور روزی جاتی رہے گی۔ اسی واسطے کھانے پینے میں بکھیڑا ڈالتے ہیں تاکہ وہ دوسرے ملک میں نہ جاسکیں۔ البتہ اتنا ضرور چاہیئے کہ شراب اور گوشت کا استعمال کبھی بھول کر بھی نہ کریں۔

(۱۳) لڑائی کے موقعہ پر چوکا لگا کر کھانا گویا شکست کھانا ہے

(۱۳) کیا تمام عقلمندوں کا اس بات پر اتفاق نہیں ہے کہ لڑائی کے موقعہ پر سپاہ کا چوکا لگا کر رسوئی بنا کر کھانا ضرور شکست کا باعث ہے؟

کرچکے تھے۔ دوسرے کی شہادت کے لئے اپنے بیٹے شک سے کہا کہ اے بیٹا تو متھلاپوری میں جاکر یہی سوال راجہ جنک سے کر۔ وہ اِس کا مناسب جواب دیں گے۔ باپ کی بات سن کر شک آچاریہ پاتال لوک سے متھلاپوری کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے میرو یعنی ہمالہ سے شمال مشرق و شمال و شمال مغرب گوشوں میں جو ملک آباد ہیں اُن کا نام "ہری ورش" تھا یعنی "ہری" نام بندر کا ہے۔ اُس ملک والے لوگ اب بھی سرخ چہرہ یعنی بندر کی طرح بھوری آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ جن ملکوں کا نام اِس وقت یورپ ہے اُنہیں کو سنسکرت میں "ہری ورش" کہتے تھے۔ اُن ممالک کو دیکھتے ہوئے اُن ممالک کو جن کو "ہون" یعنی یہودی بھی کہتے ہیں۔ دیکھ کر چین میں آئے۔ چین سے ہمالہ اور ہمالہ سے متھلاپوری میں پہنچے۔

(۲) سری کرشن و ارجن کا امریکہ جانا۔

اور سری کرشن و ارجن پاتال میں "اشوتری" یعنی جس کو اگنیوٹ (دخانی جہاز) کہتے ہیں اُس میں بیٹھ کر پاتال میں گئے اور مہاراجہ یدھشٹر کے یگیہ میں اُدالک رشی کو لے آئے تھے۔

(۳) دھرت راشٹر اور ارجن کی شادی غیر ملکوں میں ہوئی۔

دھرت راشٹر کی شادی "گاندھار" یعنی قندھار کی شہزادی سے ہوئی۔ دری پانڈو کی عورت ایران کے راجہ کی بیٹی تھی۔ اور ارجن کی شادی پاتال میں جس کو امریکہ کہتے ہیں وہاں کے راجہ کی بیٹی "الوپی" کے ساتھ ہوئی تھی۔

اگر مختلف ملکوں اور براعظموں میں نہ جاتے ہوتے تو یہ سب باتیں کیوں کر ہو سکتیں۔

(۴) منو کی ہدایت کہ سمندر کی کشتی سے محصول لینا چاہئے۔

منوسمرتی میں جو سمندر میں جانے والی کشتی پر محصول لینا لکھا ہے وہ بھی آریہ ورت سے دیگر براعظموں میں جانے کی وجہ سے

(۵) بھیم و ارجن و نکل و سہدیو کا تمام کرۂ زمین کے ملکوں میں جانا۔

اور جب مہاراجہ یدھشٹر نے "راج سویہ" یگیہ کیا تھا اُس میں تمام کرۂ زمین کے راجاؤں کو بلانے کی غرض سے نیوتہ دینے کے لئے بھیم و ارجن و نکل اور سہدیو چاروں سمتوں میں گئے تھے۔ اگر عیب مانتے تو کبھی نہ جاتے۔

(۶) غیر ملکوں میں نہ جانے کے نقصانات۔

پس پہلے ملک آریہ ورت کے لوگ بیوپار کاروبار سلطنت۔ اور سیر کی خاطر تمام کرۂ زمین پر پھرا کرتے تھے اور جو آجکل چھوت چھات اور دھرم بگڑ جانے کا وہم ہے وہ محض جاہلوں کے بہکانے اور بے علمی کے بڑھنے کی وجہ سے ہے۔ جو لوگ مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے آنے میں وہم نہیں کرتے وہ مختلف ممالک کے کئی قسم کے لوگوں کے میل جول۔ رسم و رواج کے دیکھنے اپنا راج اور بیوپار بڑھانے سے بے خوف اور بہادر ہونے لگتے ہیں اور اچھے طریقوں کو اختیار کر کے بری باتوں کے چھوڑانے پر مستعد ہو کر بڑی جاہ و حشمت حاصل کرتے ہیں +

मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयारण्यके ॥ प्र० ७ । अनु० ११ ॥

ماں باپ وغیرہ کی خدمت اور پرو پکار کرنا سب کا فرض ہے

(۵) ماں باپ آچاریہ اور اتیتھی کی خدمت کرنے کو پُوجا کہتے ہیں۔ اور جس جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کام کرنا اور نقصان پہنچانے والے کام کو چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلےٰ فرض ہے۔

بد صحبت ترک کرنی چاہیئے

(۶) کبھی ناستک شہوت پرست۔ دغا باز۔ دروغ گو۔ خود غرض۔ فریبی۔ حیلہ ساز وغیرہ بُرے آدمیوں کی صحبت نہ کرے۔ آپت (اہل کمال) یعنی جو سچ بولنے والے دھرماتما اور دوسروں کی بہبودی جن کو عزیز ہے ہمیشہ اُن کی صحبت کرنے ہی کا نام "شریشٹاچار" (پاکیزہ چلن) ہے۔

غیر ملکوں میں جانے سے کسی کا دھرم نہیں بگڑتا

(۷) سوال۔ آریہ ورت ملک کے باشندوں کا آریہ ورت ملک سے غیر ملکوں میں جانے سے "آچار" بگڑتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو بیرونی و اندرونی پاکیزگی رکھنا۔ اور راست گوئی وغیرہ پر عمل کرنا ہے وہ جہاں کہیں کوئی کرے گا وہ "آچار" (نیک چلنی) اور دھرم سے نہیں گرے گا۔ اور جو شخص آریہ ورت میں رہ کر بھی بُرے کام کرے گا وہی دھرم اور آچار سے گرا ہوا کہلاوے گا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو (ذیل کا شلوک کیوں ہوتا)

मेरोर्हरेश्च द्वे वर्षे वर्षं हैमवतं ततः ।
क्रमेणैव व्यतिक्रम्य भारतं वर्षमासदत् ॥
स देशान् विविधान् पश्यंश्चीनहूणनिषेवितान् ॥
महाभार० शान्ति० मोक्षध० । अ० ३२७ ॥

زمانہ قدیم میں آریہ ورت کے لوگ غیر ممالک میں جاتے تھے (۱) شک آچاریہ کا امریکہ سے ہندوستان پورب آنا۔

(۸) یہ شلوک مہابھارت شانتی پرو میں موکش دھرم کے متعلق ویاس اور شک کی گفتگو میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت ویاس جی معہ اپنے بیٹے شک اور شاگردوں کے پاتال میں یعنی جس کو آجکل امریکہ کہتے ہیں مقیم تھے شک آچاریہ نے اپنے باپ سے ایک سوال پوچھا کہ آیا "آتم ودیا" اتنی ہی ہے یا زیادہ۔ ویاس جی نے اراد تاً اس بات کا جواب نہ دیا کیونکہ وہ اس بات کا اُپدیش

(منو ۲-۱۵۴)

چاروں ورن کی بزرگی کا باعث

(۱۱) برہمن علم سے۔ کشتری زور سے۔ ویش دولت و مال سے اور شودر جنم یعنی زیادہ عمر سے بزرگ ہوتا ہے (منو ۲-۱۵۵)

بڑائی علم سے ہے نہ کہ سفید بالوں سے

(۱۲) سر کے بال سفید ہونے سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ جو نوجوان علم پڑھا ہوا ہے اُس کو عالم لوگ بڑا جانتے ہیں (منو ۲-۱۵۶)

بے علم شخص محض برائے نام انسان ہے

(۱۳) اور جو علم نہیں پڑھا ہے جس طرح لکڑی کا ہاتھی یا چمڑے کا ہرن ہوتا ہے۔ اُسی طرح وہ بے علم آدمی جہان میں محض برائے نام آدمی کہلاتا ہے۔ (منو ۲-۱۵۷)

ست اُپدیش سے دھرم کی ترقی کرنی چاہیئے

(۱۴) اِس لئے علم پڑھ کر اور صاحب علم و دھرما تما ہو کر بالخصوص عام متنفسوں کی بھلائی کا اُپدیش کرے۔ اور اُپدیش کے وقت زبان شیریں اور ملائم بولے۔ جو سچے اُپدیش سے دھرم کی ترقی اور ادھرم کو معدوم کرتے ہیں وہ لوگ مبارک ہیں (منو ۲-۱۶۹)

صفائی رکھنا

روزمرہ غسل کرے۔ پوشاک۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ رہنے کی جگہ۔ سب صاف رکھے۔ کیونکہ اُن کے صاف رہنے سے دل کی صفائی اور تندرستی حاصل ہو کر ہمت بڑھتی ہے صفائی اُتنی کرنی واجب ہے جس سے میل اور بدبو دُور ہو جاوے ۔

आचार: प्रथमो धर्म: श्रुत्युक्त: स्मार्त्त एव च ॥

मनु० अ० १ । १०८ ॥

وید و سمرتی کی ہدایت پر چلنا ہی نیک چلنی ہے

(۱۴) جو راست گوئی وغیرہ کاموں پر عمل کرتا ہے وہی وید اور سمرتی کا کہا ہوا آچار (چلن) ہے۔

मा नो वधी: पितरं मोत मातरम् ॥

यजु:० अ० १६ । मं० १५ ॥

आचार्यो ब्रह्मचर्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥

अथर्व० कां० ११ । व० १५ । मं० १७ ॥

سے آگ بڑھتی جاتی ہے اُسی طرح محسوسات کے متواتر بھوگنے سے خواہش کبھی سیر نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہی جاتی ہے اِس لئے انسان کو محسوسات میں کبھی نہیں پھنسنا چاہئے [منو ۲-۹۴]

غیر غالب الحواس آدمی گیان وغیرہ حاصل نہیں کرسکتا

(۴) جو آدمی غالب الحواس نہیں ہے اُس کو "وپر دُشٹ" کہتے ہیں اُس کو۔ باوجود کوشش کرنے کے نہ وید کے گیان۔ نہ ترک دنیا۔ نہ یجنہ "نیم" اور نہ دھرم پر چلنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے بلکہ اِن سب باتوں میں غالب الحواس دھارمک آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے [منو ۲-۹۷]

غالب الحواس آدمی کے سب کام پُورے ہوسکتے ہیں۔

(۵) اِس لئے پانچ حواس فعلی۔ پانچ حواس علمی اور گیارھویں مَن کو اپنے بس میں کرکے یوگ یعنی مناسب خوراک و تفریح سے جسم کی حفاظت کرتا ہوا سب مقاصد کو پورا کرے۔ [منو ۲-۱۰۰]

غالب الحواس کی تعریف

(۶) غالب الحواس اُس کو کہتے ہیں جو تعریف سُن کر خوش اور مذمت سن کر غمگین۔ اچھی چیز کے چُھونے سے سُکھی اور بُری چیز کے چُھونے سے دُکھی۔ خوب صورت شکل دیکھکر خوش اور بدصورت شکل دیکھکر ناخوش۔ اچھی خوراک کھانے سے شادان اور بُری خوراک کھانے سے رنجان۔ خوشبو کا راغب اور بدبُو سے متنفر نہیں ہوتا [منو ۲-۹۸]

کس موقعہ پر جواب دینا اور کس موقعہ پر جواب نہ دینا چاہئے

(۷) کبھی بِن پوچھے یا بے انصافی سے پوچھنے والے کو یعنی جو فریب سے پوچھتا ہو اُس کو جواب نہ دیوے۔ اُن کے سامنے عقلمند آدمی جڑ (بے حس شے) کی طرح خاموش رہے۔ البتہ جو فریب سے خالی اور متلاشی حق ہوں اُنکو بِن پوچھے بھی اُپدیش کرے [منو ۲-۱۱۰]

پانچ قسم کے آدمی لائق تعظیم ہیں۔

(۸) اول دولت۔ دوم رشتہ یعنی خاندان و نسب۔ سوم عمر۔ چہارم اچھے کام۔ پنجم پاکیزہ علم یہ پانچ عزت کے مقام ہیں۔ لیکن دولت سے افضل نسب اور نسب سے اعلےٰ عمر اور عمر سے بڑھ کر کام اور کام سے زیادہ پاکیزہ علم والے بتدریج زیادہ عزت کے لائق ہیں [منو ۲-۱۳۶]

عالم بہ نسبت عمر رسیدہ کے زیادہ عزت کے لائق ہے

(۹) کیونکہ چاہے آدمی سو برس کا بھی ہو لیکن جو علم اور معرفت سے بے بہرہ ہے وہ طفل ہے اور جو علم اور معرفت کے دینے والا ہے۔ اُس طفل کو بھی بزرگ ماننا چاہئے۔ کیونکہ تمام شاستر اور علماء کامل بے علم کو طفل اور صاحب علم کو بزرگ کہتے ہیں + [منو ۲-۱۵۳]

بزرگی خاندان وغیرہ سے نہیں بلکہ علم سے ہے۔

(۱۰) زیادہ سالوں کے گزرنے۔ سفید بالوں کے ہونے۔ زیادہ دولت اور بڑے خاندان ہونے سے بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ رِشی مہاتماؤں کا یہی یقین ہے کہ جو ہمارے درمیان علم اور معرفت میں زیادہ ہے وہی آدمی بزرگ کہلاتا

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः ।
अज्ञं हि बालमित्याहुः पितेत्येव तु मन्त्रदम् ॥ ९ ॥
न हायनैर्न पलितैर्न वित्तेन न बन्धुभिः ।
ऋषयश्चक्रिरे धर्मं योऽनूचानः स नो महान् ॥ १० ॥
विप्राणां ज्ञानतो ज्यैष्ठ्यं क्षत्रियाणां तु वीर्यतः ।
वैश्यानां धान्यधनतः शूद्राणामेव जन्मतः ॥ ११ ॥
न तेन वृद्धो भवति येनास्य पलितं शिरः ।
यो वै युवाप्यधीयानस्तं देवाः स्थविरं विदुः ॥ १२ ॥
यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥ १३ ॥
अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १४ ॥
मनु० अ० २ ॥ श्लो० ८८ ॥ ९३ । ९४ । ९७ । १०० ।
९८ । ११० । १२६ । १५३–१५७ । १५९ ॥

حواس کو قابو میں رکھنا اعلیٰ چلن ہے۔

(۱) انسان کا مقدم چلن یہ ہے کہ جو حواس دل کو فریفتہ کرنے والے محسوسات میں لگاتے ہیں اُن کے روکنے کی کوشش کرے۔ جس طرح گاڑی چلانے والا گھوڑوں کو روک کر سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔ اسی طرح اُن کو اپنے بس میں کرکے ادھرم کے راستہ سے ہٹا کر ہمیشہ دھرم کے راستہ میں چلایا کرے [منو ۲-۸۸]

کیونکہ اِس کے سوائے انسان دھرم نہیں کرسکتا

(۲) کیونکہ حواس کو محسوسات میں پھنسانے اور ادھرم پر چلانے سے انسان یقیناً گناہ کماتا ہے۔ اور جب اِن کو مغلوب کرکے ادھرم میں چلاتا ہے تب ہی مقصد مطلوبہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے [منو ۲-۹۳]

بھوگنے سے خواہشیں کم نہیں ہوتیں

(۳) یہ بات تحقیق ہے کہ جس طرح آگ میں لکڑی اور گھی ڈالنے

کریں۔ جو اِس جنم اور دوسرے جنم میں پاک کرنے والے ہیں (منو ۲-۲۶)

برہمن۔ کشتری اور ویش کس کس عمر میں قرار دئے جاویں

(۱۲) برہمن کے سولھویں۔ کشتری کے بائیسویں۔ ویش کے چوبیسویں سال میں "کیشانت کرم" (بال اتارنا) یعنی حجامت مونڈن ہو جانا چاہئے یعنی اِس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھ کر باقی ڈاڑھی۔ مونچھ۔ اور سر کے بال ہمیشہ منڈواتے رہنا چاہیئے۔ اور کبھی نہ رکھنا چاہیئے اور اگر ملک بہت سرد ہو تو اپنی مرضی ہے کہ جتنے چاہے بال رکھے اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں۔ کیونکہ سر پر بال رہنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اُس سے عقل کم ہو جاتی ہے ڈاڑھی مونچھ رکھنے سے کھانا پینا اچھی طرح نہیں ہو سکتا اور جوٹھا بھی بالوں میں رہ جاتا ہے (منو ۲-۶۵)

(۱۳) (۱) منو کے مطابق آچارا۔ چار۔ کی مزید تشریح

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ २ ॥
न जातु कामः कामानामुपभोगेन शाम्यति ।
हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय एवाभिवर्द्धते ॥ ३ ॥
वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ ४ ॥
वशे कृत्वेन्द्रियग्रामं संयम्य च मनस्तथा ।
सर्वान् संसाधयेदर्थानक्षिण्वन् योगतस्तनुम् ॥ ५ ॥
श्रुत्वा स्पृष्ट्वा च दृष्ट्वा च भुक्त्वा घ्रात्वा च योनरः ।
न हृष्यति ग्लायति वा स विज्ञेयो जितेन्द्रियः ॥ ६ ॥
नापृष्टः कस्यचिद् ब्रूयान्न चान्यायेन पृच्छतः ।
जानन्नपि हि मेधावी जडवल्लोक आचरेत् ॥ ७ ॥
वित्तं बन्धुर्वयः कर्म विद्या भवति पञ्चमी ।
एतानि मान्यस्थानानि गरीयो यद्यदुत्तरम् ॥ ८ ॥

وہ سب خواہش ہی سے ہوتی ہیں اگر خواہش نہ ہو تو آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا بھی نہیں ہو سکتا [منو ۲-۴]

دھرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں

(۵) اس لئے تمام وید[1]۔ منو سمرتی[2]۔ اور رشیوں کی تصنیف کئے ہوئے شاستر نیک[3] آدمیوں کے چلن اور[4] جس جس کام کے کرنے میں اپنا آتما خوش رہے یعنی جن میں خوف شک اور شرم نہ ہو اُن کاموں کو عمل میں لانا واجب ہے۔ دیکھو! جب کوئی شخص جھوٹ بولتا اور چوری وغیرہ کی خواہش کرتا ہے اسی وقت اُس کے آتما میں خوف۔ شک اور شرم ضرور پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ کام کرنے کے لائق نہیں ہے [منو ۲-۶]

اِن چاروں پر خوب غور کرنا چاہئے

(۶) انسان کو چاہئے کہ اِن تمام یعنی (۱) وید (۲) شاستر (۳) نیک دیوں کے چلن اور (۴) اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں کو گیان کی آنکھ سے اچھی طرح غور کر کے اپنے ضمیر کے مطابق جو دھرم ہو اُس میں بشرطیکہ شرتی (وید) کے مطابق ہو مصروف ہو [منو ۲-۸]

دھرم پر چلنے کا نتیجہ

(۷) کیونکہ جو انسان ویدمیں اور ویدوں کے غیر مخالف سمرتیوں میں بیان کئے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اِس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلےٰ ترین راحت حاصل کرتا ہے [منو ۲-۹]

وید کے نہ ماننے والا ناستک ہے ذات سے خارج ہونا چاہئے

(۸) "شرتی" ویدوں کو اور "سمرتی" دھرم شاستر کو کہتے ہیں اِن کے ذریعہ تمام کرنے اور نہ کرنے کی باتوں کا یقین کرینا چاہئے جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی بے وقری کرے اُس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیویں۔ کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے [منو ۲-۱۱]

دھرم کے چار معیار

(۹) اس لئے وید[1]۔ سمرتی[2]۔ نیک لوگوں کا چلن[3] اور[4] اپنے آتما کے گیان کے غیر مخالف پسندیدہ چلن۔ یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہیں سے دھرم کی پہچان ہوتی ہے [منو ۲-۱۲]

دھرم کا گیان کس کو حاصل ہو سکتا ہے

(۱۰) لیکن جو شخص مال و دولت کے لالچ۔ اور "کام" یعنی لذات میں پھنسا ہوا نہیں ہوتا اُسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے۔ جو لوگ دھرم کو جاننے کی خواہش کریں اُن کے لئے وید ہی اعلےٰ سند ہے [منو ۲-۱۳]

دوجوں کو سنسکار کرنا واجب ہے

(۱۱) اسی واسطے واجب ہے کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے باثواب عملوں سے برہمن۔ کشتری اور ویش اپنے بچوں کا "نشک" وغیرہ سنسکار

श्रुतिस्मृत्युदितं धर्ममनुतिष्ठन् हि मानवः ।
इह कीर्त्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥ ७ ॥
योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ ८ ॥
वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ ९ ॥
अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ १० ॥
वैदिकैः कर्मभिः पुण्यैर्निषेकादिर्द्विजन्मनाम् ।
कार्य्यः शरीरसंस्कारः पावनः प्रेत्य चेह च ॥ ११ ॥
केशान्तः षोडशे वर्षे ब्राह्मणस्य विधीयते ।
राजन्यबन्धोर्द्वाविंशे वैश्यस्य द्व्यधिके ततः ॥१२॥ मनु० अ० २॥
श्लो० १-४।६।८। ९ । ११ १३ । २६ । ६५ ॥

نیک آدمیوں کے نمونہ اور اپنے ضمیر کے مطابق عمل

(۱) انسان کو ہمیشہ اس بات پر دھیان رکھنا چاہیے کہ رغبت اور نفرت سے بچے ہوئے عالم لوگ جس پر ہمیشہ عمل کریں۔ اور جس کو دل یعنی آتما سے سچا فرض سمجھیں وہی دھرم تسلیم اور تعمیل کے قابل ہے [منو ۲-۱]

کام آتما اور اکامتا اچھی نہیں

(۲) کیونکہ اس دنیا میں غائت درجہ کا خواہشمند ہونا اور بلا خواہش کے ہونا اچھا نہیں ہے۔ ویدوں کے معانی کو جاننا اور ویدوں میں بیان کئے ہوئے فرائض یہ سب خواہش ہی سے پورے ہوتے ہیں [منو ۲-۲]

کوئی آدمی بے ارادہ نہیں ہو سکتا

(۳) اگر کوئی کہے کہ میں بے خواہش اور "نشکام" ہو جاؤں تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب کام یعنی یجنہ۔ راست گوئی وغیرہ برت (عہد) "یم" اور "نیم" کے فرائض وغیرہ ارادہ کرنے ہی سے عمل میں آ سکتے ہیں [منو ۲-۳]

کوئی حرکت بلا خواہش نہیں ہو سکتی

(۴) کیونکہ جو جو ہاتھ پاؤں آنکھ من وغیرہ کی حرکات ہیں۔

دسویں سملاس کا آغاز

اب آچار اناچار (نیک وبد چلن) اور بھکشیہ ابھکشیہ (کھانے نہ کھانے کی چیزوں) کا مضمون بیان کریں گے۔

آچار راناچار کی تعریف

۱۔ اب جو دھرم کے کاموں کا عمل۔ نیک طبیعت۔ بھلے لوگوں کی صحبت۔ سچے علم کے حصول کی رغبت وغیرہ کو "آچار" (نیک چلنی) اور اس کے برعکس "اناچار" (بدچلنی) کہلاتی ہے اُن کو لکھتے ہیں۔

(۱) منو کے مطابق آچار اناچار کی تشریح

(۲)

विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नित्यमद्वेषरागिभिः ।
हृदयेनाभ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तन्निबोधत ॥ १ ॥
कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥ २ ॥
सङ्कल्पमूलः कामो वै यज्ञाः सङ्कल्पसंभवाः ।
व्रतानि यमधर्माश्च सर्वे सङ्कल्पजाः स्मृताः ॥ ३ ॥
अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत् तत्कामस्य चेष्टितम् ॥ ४ ॥
वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम् ।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥ ५ ॥
सर्वं तु समवेक्ष्येदं निखिलं ज्ञानचक्षुषा ।
श्रुतिप्रामाण्यतो विद्वान् स्वधर्मे निविशेत वै ॥ ६ ॥

دھرم کے کاموں کے اگلے حصہ میں چت (قوت متخیلہ) کو ٹھیرا رکھے۔ نِرُدّھ کر دے یعنی من کی حرکتوں کو سب طرف سے روک دیا جائے۔ [یوگ شاستر ا-۲] ✤

جب چت ایکاگر اور "نِرُدّھ" ہو جاتا ہے تب سب کے دیکھنے والے ایشور کی ذات میں جیو آتما کا قیام ہوتا ہے [یوگ شاستر ا-۳-] ✤

الغرض ایسی تدابیر مکتی کے لئے کرنی چاہئیں۔ اور

(۵۰)

سانکھیہ درشن کا قول کہ تینوں قسم کے دُکھوں کا غائت درجہ دفعیہ مکتی ہے۔

अथ त्रिविध दुःखात्यन्तनिवृत्ति रत्यन्त पुरुषार्थः।
सांख्ये। अ० १। सू० १॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

تین قسم کے دُکھوں کو بالکل ہٹانا غائت درجہ کا پُرشارتھ (مقصد رُوحانی) ہے (سانکھیہ درشن ا-۱)

یہ سُوتر سانکھیہ درشن کا ہے۔ "ادھیاتمک" یعنی تکالیف متعلق جسم۔ "ادھی بھوتک" یعنی دوسرے جانداروں سے تکلیف پہنچنا۔ "ادھی دیوک" جو حد سے زیادہ بارش۔ حد سے زیادہ گرمی۔ حد سے زیادہ سردی۔ اور من اور حواس کی بے قراری سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ اِن تین قسم کے دُکھوں کو ہٹا کر مکتی پانا غائت درجہ کا "پُرشارتھ" (مقصد روحانی) ہے ✤

اِس سے آگے نیک و بد چلن اور خوردنی و ناخوردنی کی چیزوں کے بارہ میں لکھیں گے ✤

وقت کے علم کے واقف۔ محافظ اور گیانی (عارف) ہوتے ہیں۔ اور سادھیہ یعنی جن کی خدمت سِدّھی (کامیابی) کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ایسے اُستادوں کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۹) +

جو اعلےٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ برھما یعنی سب ویدوں کو جاننے والے۔ "وشوسرج" یعنی علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے وِمان (غبارہ) وغیرہ سواریاں بنانے والے۔ دھارمک اور سب سے اعلےٰ عقل والے ہوتے ہیں۔ اور "اَویکت" (یعنی لطیف ترین مادہ) کو شکل میں لانے اور پرکرتی (یعنی علت مادی) پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں (منو ۱۲-۵۰)

جو حواس کے تابع ہو کر نفس پرست اور دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کو کام میں لانے والے جاہل ہیں وہ انسانوں میں نیچ اور بُرے بُرے دُکھ کے جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۵۱) اس طرح جو انسان ستوگن۔ رجوگن۔ اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے اُس کو اُسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے +

(۴۸) جو مکت ہونے میں سرگرم ہیں وہ "گن آتیت" ہو کر یعنی ان سب تینوں گنوں کی تاثیرات میں نہ پھنسنے کے ذریعہ سے مہایوگی ہو کر مکتی کی تدبیر کریں +

مکتی کے لئے مہایوگی ہو کر اخیر میں ہر سہ گن سے علیحدہ ہونا اور پرماتما سے خالص تعلق حاصل کرنا مطلوب ہے

چنانچہ لکھا ہے +

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः ॥ १ ॥ पा० १ । २ ॥

तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् ॥ २ ॥ पा० १ । ३ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۴۹) [چت کی بریتوں (حرکتوں) کا نرودھ (روکنا) یوگ ہے + تب ایشور کے سروپ ذات میں قیام ہوتا ہے] +

چت کو روکنا اور اُس کے نتائج

یہ یوگ شاستر مصنفہ پتنجل منی کے سوتر ہیں۔ انسان رجوگن اور تموگن کے کاموں سے من کو روکے اور خالص ستوگن کے کاموں سے بھی من کو روک کر خالص ستوگنی ہو۔ پھر اُس کو نرودھ کر کے (روک کر) ایکاگر (یکسو طبیعت) ہو یعنی ایک پرماتما اور

پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۰) ✦

جو نہایت درجہ کے تموگنی ہیں وہ غیر متحرک درخت وغیرہ کیڑے مکوڑوں کا مچھلی - سانپ - کچھوے - مویشی اور مرگ (جنگلی چوپایہ) کا جنم پاتے ہیں - (منو ۱۲-۴۲) ✦

جو متوسط درجہ کے تموگنی ہیں وہ ہاتھی - گھوڑا - شُودر - ملیچھ - اور قابل مذمت کام کرنے والے شیر ملپنگ اور خوک یعنی سُور کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۳) ✦

جو افضل (نیک نہاد) تموگنی ہیں وہ مدح خوان یعنی جو کبت - دوہا وغیرہ بنا کر لوگوں کی تعریف کرتے ہیں - خوب صورت پرند - ریاکار آدمی یعنی اپنے سُکھ کے لئے خود ستائی کرنے والے - راکشس یعنی موذی آدمی - اور پشاچ یعنی بدچلن لوگ ہوتے ہیں جو شراب وغیرہ کی عادت اختیار کرتے ہیں اور غلیظ رہتے ہیں - یہ افضل تموگنی اعمال کا ثمرہ ہے - (منو ۱۲-۴۴)

جو نیچ رجوگنی ہیں وہ جھلّا یعنی تلوار وغیرہ سے ہلاک کرنے والے یا کُدال وغیرہ سے کھودنے والے - ملّاح یعنی کشتی وغیرہ کو چلانے والے - نٹ جو بانس وغیرہ پر چڑھنے - اُترنے اور کودنے کے کرتب کرتے ہیں - ہتھیار بند ملازم - اور شراب خوری کی عادت وغیرہ میں مبتلا ہوتے ہیں - ایسے ایسے جنم پانا نیچ رجوگن کا نتیجہ ہوتا ہے - (منو ۱۲-۴۵) ✦

جو متوسط درجہ کے رجوگنی ہوتے ہیں وہ راجہ کشتری ورنستھ (یعنی اہل سیف کے زمرہ میں سے) راجاؤں کے پروہت - حجت اور مقدمہ بازی کرنے والے - سفیر - وکیل - بیرسٹر - محکمہ جنگی کے افسر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۶) ✦

جو نیک نہاد رجوگنی ہیں وہ "گندھرب" یعنی گانے والے - گوہیک یعنی باجہ بجانے والے - یکش یعنی دولت مند - عالموں کے خدمت گار - اور اپسرا یعنی خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں - (منو ۱۲-۴۷) ✦

جو تپ کرنے والے جتی - سنیاسی - ویدپاٹھی ومان (غبارہ) چلانے والے - علم ہیئت کے عالم اور حکیم یعنی جسم کو سلامت رکھنے والے ہوتے ہیں - اُن کو ابتدائی درجہ کے ستوگنی اعمال کا نتیجہ سمجھو - (منو ۱۲-۴۸) ✦

جو متوسط درجہ کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ جیو یگیہ کرنے والے - وید کے معنی کو جاننے والے - عالم - وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور

चारणाश्च सुपर्णाश्च पुरुषाश्चैव दाम्भिकाः ।
रक्षांसि च पिशाचाश्च तामसीषूत्तमा गतिः ॥ ४ ॥
झल्ला मल्ला नटाश्चैव पुरुषाः शस्त्रवृत्तयः ।
द्यूतपानप्रसक्ताश्च जघन्या राजसी गतिः ॥ ५ ॥
राजानः क्षत्रियाश्चैव राज्ञां चैव पुरोहिताः ।
वादयुद्धप्रधानाश्च मध्यमा राजसी गतिः ॥ ६ ॥
गन्धर्वा गुह्यका यक्षा विबुधानुचराश्च ये ।
तथैवाप्सरसः सर्वा राजसीषूत्तमा गतिः ॥ ७ ॥
तापसा यतयो विप्रा ये च वैमानिका गणाः ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा सात्त्विकी गतिः ॥ ८ ॥
यज्वान ऋषयो देवा वेदा ज्योतींषि वत्सराः ।
पितरश्चैव साध्याश्च द्वितीया सात्विकी गतिः ॥ ९ ॥
ब्रह्मा विश्वसृजो धर्मो महानव्यक्तमेव च ।
उत्तमां सात्विकीमेतां गतिमाहुर्मनीषिणः ॥ १० ॥
इन्द्रियाणां प्रसंगेन धर्मस्यासेवनेन च ।
पापान्संयान्ति संसारानविद्वांसो नराधमाः ॥ ११ ॥
मनु० अ० १२ । श्लो० ४० । ४२ —५० । ५२ ॥

(۱۷۴) جو انسان ستوگن والے ہیں وہ دیو یعنی عالموں کا درجہ جو رجوگنی ہیں وہ متوسط درجہ کے انسانوں کی گتی اور جو تموگن والے ہیں وہ نیچ گتی (فروترین درجہ)

منو کے مطابق ہر سہ گنوں کا پھل یا نتیجہ۔

نہیں رہتی - اور کئی عیبوں میں پھنس جاتا ہے - ایسی ایسی صورتوں میں عالم آدمی کو علامت تموگن کی سمجھنی چاہیئے - (منو ۱۲-۳۴)

غلبۂ تموگن کی پہچان - نیز جس فعل کے عمل میں آنے کے بعد - یا اُس کے کرتے ہوئے یا بجز اُس کی خواہش کے اپنی آتما کو شرم تامل اور خوف معلوم ہو تب (یعنی اُس فعل کے وقت) سمجھو کہ مجھ میں بہت بڑھا ہوا تموگن ہے (منو ۱۲-۳۵) +

غلبۂ رجوگن - اور جب جیو آتما کسی کام کے کرنے سے بڑی ناموری چاہتا ہے مفلس ہونے پر بھی نقال اور بھاٹ وغیرہ کو انعام دینا نہیں چھوڑتا - تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن زور پر ہے (منو ۱۲-۳۶)

غلبۂ ستوگن - اور جب انسان کی آتما سب سے سیکھنے کی خواہش کرے - خوبیاں حاصل کرتی چلی جاوے - اچھے کاموں میں شرم نہ کرے - اور جس کام سے آتما شاد ہو یعنی دھرم ہی کے چلن میں رغبت رہے - تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں ستوگن غالب ہے - (منو ۱۲-۳۷) +

ہر سہ گنوں کی عام اور مختصر علامات - تموگن کی علامت نفسانیت - رجوگن کی پہچان دنیوی سامان کے جمع کرنے کی خواہش - اور ستوگن کی علامت دھرم کی پابندی کرنا ہے - لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے (منو ۱۲-۳۸)

اب جس جس گن سے جیو آتما جس جس گتی یعنی درجہ کو پاتا ہے اُس کو آگے لکھتے ہیں +

देवत्वं सात्त्विका यान्ति मनुष्यत्वञ्च राजसाः।
तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥१॥
स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥ २॥
हस्तिनश्च तुरङ्गाश्च शूद्रा म्लेच्छाश्च गर्हिताः।
सिंहा व्याघ्रा वराहाश्च मध्यमा तामसी गतिः ॥३॥

چاہیئے - پرکرتی (مادہ) کے یہ تین گن دُنیا کی تمام چیزوں میں محیط ہوکر رہتے ہیں (منو ۱۲-۲۶) ٭

ستوگن کا نشان

اس کی تمیز اِس طرح کرنی چاہیئے کہ جب آتما میں بشاشت ہو دل شاد ہو اور اعلیٰ برقرار طبع کی طرح پاک جلوہ پایا جائے تب سمجھنا چاہیئے کہ ستوگن غالب ہے اور رجوگن اور تموگن دبے ہوئے ہیں (منو ۱۲-۲۷) ٭

رجوگن کی علامت

جب آتما اور مَن دُکھی اور بشاشت سے خالی ہونے پر محسوسات میں اِدھر اُدھر بھٹکیں تب سمجھنا چاہیئے کہ رجوگن غالب ہے اور ستوگن اور تموگن مغلوب ہیں - (منو ۱۲-۲۸) ٭

تموگن کی پہچان

جب آتما اور من موہ میں ہوں یعنی دُنیوی چیزوں میں وہ پھنسے ہوئے ہوں - اور جب کہ اُن میں تمیز کچھ نہ رہے - محسوسات میں مبتلا حجت و دلیل سے معرا ہو اور کسی بات کو جاننے کے لائق نہ ہو تب یقین جاننا چاہیئے کہ اِس وقت مجھ میں تموگن غالب اور ستوگن اور رجوگن مغلوب ہیں (منو ۱۲-۲۹) ٭

ستوگن کے نشانات

اب اِن تینوں گنوں کے اعلیٰ - متوسط اور ادنیٰ نتائج کے ظہور کو مفصل بیان کرتے ہیں (منو ۱۲-۳۰) ٭

وید وں کا مطالعہ - دھرم پر قائم ہونا - گیان کو بڑھانا پاکیزگی کی خواہش حواس کا ضبط - دھرم کے کام - اور آتما کا دھیان - یہی علامات ستوگن کی ہیں - (منو ۱۲-۳۱) ٭

رجوگن کا ظہور

جب رجوگن نمودار ہوتا ہے اور ستوگن اور تموگن مخفی ہوئے ہوتے ہیں تب شروع میں شوق ترک استقلال - نا ماسب کارروائیوں کے اختیار کرنے میں اور نفس پرستی میں رغبت ہوا کرتی ہے - ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن خصوصیت سے جلوہ گر ہے (منو ۱۲-۳۲) ٭

تموگن کا زور

جب تموگن کا ظہور اور باقی دونو کا اختفاء ہو تب نہایت درجہ کا لالچ جو سب پاپوں کی جڑ ہے بڑھتا ہے - غائت درجہ کی سستی اور نیند (نمودار ہو جاتی ہے) استقلال جاتا رہتا ہے - بدمزاجی پیدا ہوتی ہے - اور ناستِک پن (آجاتا ہے) یعنی وید اور ایشور پر ایمان نہیں رہتا - انتہ کرن میں تلوّن طبع کی ترقی ہوتی ہے - طبیعت میں یکسوئی

यत्कर्म कृत्वा कुर्वंश्च करिष्यंश्चैव लज्जति ।
तज्ज्ञेयं विदुषा सर्वं तामसं गुणलक्षणम् ॥ १२ ॥
येनास्मिन्कर्मणा लोके ख्यातिमिच्छति पुष्कलाम् ।
न च शोचत्यसम्पत्तौ तद्विज्ञेयं तु राजसम् ॥ १३ ॥
यत्सर्वेणेच्छति ज्ञातुं यन्न लज्जति चाचरन् ।
येन तुष्यति चात्मास्य तत्सत्त्वगुणलक्षणम् ॥ १४ ॥
तमसो लक्षणं कामो रजसस्त्वर्थ उच्यते ।
सत्त्वस्य लक्षणं धर्मः श्रैष्ठ्यमेषां यथोत्तरम् ॥ १५ ॥
मनु० अ० १२ ॥ श्लो० ८ । ९ । २५-२६ । ३५-३८॥

اعمال اور اُنکی تاثیر یا اُنکا نتیجہ

یعنی انسان اپنی اعلےٰ - متوسط اور ادنےٰ قسم کی خصائل کو جان کر عمدہ خصلتوں کو اختیار کرے متوسط اور ادنے کو چھوڑ دیوے - اور یہ بھی یقین سمجھے کہ یہ جیو جس نیک یا بد کام کو من سے کرتا ہے اُس کو من سے - زبان سے کئے ہوئے کو زبان سے - اور جسم سے کئے ہوئے کو جسم سے پاتا ہے یعنی سُکھ دُکھ کو بھوگتا ہے (منو ۱۲ - ۸) *

جو شخص بذریعہ جسم کے چوری - دوسرے کی عورت سے مباشرت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بد کام کرتا ہے اُس کا جنم درخت وغیرہ غیر متحرک قالبوں میں ہوتا ہے - زبان سے کئے ہوئے پاپوں کے عوض پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا قالب - اور من سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے (منو ۱۲ - ۹) *

جیووں کے جسم میں جو صفت سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ صفت جیو کو اپنی مانند بنا دیتی ہے (منو ۱۲ - ۲۵) *

ستوگن رجوگن تموگن کی علامت

جب آتما میں گیان ہو تب ستوگن - جب اگیان ہو تب تموگن - اور جب آتما رغبت اور نفرت میں لگے تب رجوگن جاننا

मानसं मनसैवायमुपभुङ्क्ते शुभाऽशुभम् ।
वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव च कायिकम् ॥ १ ॥

शरीरजैः कर्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः ।
वाचिकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम् ॥ २ ॥

यो यदैषां गुणो देहे साकल्येनातिरिच्यते ।
स तदा तद्गुणप्रायं तं करोति शरीरिणम् ॥ ३ ॥

सत्त्वं ज्ञानं तमोऽज्ञानं रागद्वेषौ रजः स्मृतम् ।
एतद् व्याप्तिमदेतेषां सर्वभूताश्रितं वपुः ॥ ४ ॥

तत्र यत्प्रीतिसंयुक्तं किञ्चिदात्मनि लक्षयेत् ।
प्रशान्तमिव शुद्धाभं सत्त्वं तदुपधारयेत् ॥ ५ ॥

यत्तु दुःखसमायुक्तमप्रीतिकरमात्मनः ।
तद्रजोऽप्रतिपं विद्यात्सततं हारि देहिनाम् ॥ ६ ॥

यत्तु स्यान्मोहसंयुक्तमव्यक्तं विषयात्मकम् ।
अप्रतर्क्यमविज्ञेयं तमस्तदुपधारयेत् ॥ ७ ॥

त्रयाणामपि चैतेषां गुणानां यः फलोदयः ।
अग्र्यो मध्यो जघन्यश्च तं प्रवक्ष्याम्यशेषतः ॥ ८ ॥

वेदाभ्यासस्तपो ज्ञानं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।
धर्मक्रियात्मचिन्ता च सात्त्विकं गुणलक्षणम् ॥ ९ ॥

आरम्भरुचिताऽधैर्यमसत्कार्यपरिग्रहः ।
विषयोपसेवा चाजस्रं राजसं गुणलक्षणम् ॥ १० ॥

लोभः स्वप्नो धृतिः क्रौर्यं नास्तिक्यं भिन्नवृत्तिता ।
याचिष्णुता प्रमादश्च तामसं गुणलक्षणम् ॥ ११ ॥

مکتی پائے ہوؤں کے ساتھ ملتا ہے۔ علم پیدائش کو ترتیب وار دیکھتا ہوا تمام مختلف دنیاؤں میں یعنی جتنی یہ دُنیائیں نظر آتی ہیں اور نظر نہیں آتیں اُن سب میں گھومتا ہے۔ وہ تمام اشیاء کو جو اُس کے علم کے آگے آتی ہیں دیکھتا ہے۔ جس قدر گیان بڑھتا ہے اُس کو اتنا ہی زیادہ آنند ہوتا ہے۔ مکتی میں جیو آتما کے لوث ہونے کی وجہ سے پُورا گیانی ہوتا ہے اور تمام اشیاء کو جو اُس کے قریب ہوتی ہیں بخوبی معلوم کرتا ہے۔ یہی غیر معمولی سُکھ "سورگ" اور محسوسات کی خواہش میں پھنس کر خاص دُکھ بھوگنا نرک کہلاتا ہے۔

(۴۵) ([स्वः]) "سوہ" سُکھ کو کہتے ہیں اور

سورگ اور نرک یعنی دوزخ و بہشت کیا ہیں

स्वः सुखं गच्छति यस्मिन् स स्वर्गः
अतोविपरीतो दुःख भोगो नरक इति

لفظی ترجمہ

[جس میں سُکھ حاصل ہو وہ سورگ ہے۔ اِس کے خلاف دُکھ پانا نرک کہلاتا ہے۔ مترجم]

دنیوی سُکھ معمولی سورگ ہے اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند ہوتا ہے وہی غیر معمولی سورگ کہلاتا ہے۔ تمام جیو طبعاً سُکھ ملنے کی خواہش کرتے ہیں اور دُکھ سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ مگر جب تک دھرم پر نہیں چلتے اور پاپ نہیں چھوڑتے تب تک اُن کو سُکھ کا ملنا۔ اور اُن کے دُکھ کا چھوٹنا ناممکن ہے۔ کیونکہ جس چیز کی علت یعنی جڑ ہوتی ہے وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتی۔

جس طرح جڑ کے کٹ جانے سے درخت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اُسی طرح پاپ کے چھوڑنے سے دُکھ دور ہوتا ہے۔

(۴۶) دیکھو منوسمرتی میں پاپ اور پُن کی بہت قسم کی گتی (انجام) درج ہیں۔

منو کے مطابق اعمال کی تاثیرات اور نتائج جو ستوگن رجوگن اور تموگن سے متعلق ہیں۔

(۴۳) (سوال) مُکتی کے اندر جیو پرمیشور میں مل جاتا ہے یا جُدا رہتا ہے؟

جیو مُکتی کے اندر پرمیشور میں مل نہیں جاتا۔

(جواب) جُدا رہتا ہے۔ کیونکہ اگر مل جاوے تو مُکتی کا سُکھ کون بھوگے اور مُکتی کی جتنی تدبیریں ہیں وہ سب بے فائدہ جائیں۔ وہ مُکتی تو نہیں بلکہ جیو کی معدومیت سمجھنی چاہیئے۔ جو جیو پرمیشور کے حکموں کو بجا لاتا ہے۔ نیک اعمال۔ نیک صحبت۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مزاولت) مذکورۂ بالا سب تدبیریں کرتا ہے وہی مُکتی پاتا ہے

सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म यो वेद निहितं गुहायां परमे व्योमन्।
सोऽश्नुते सर्वान् कामान् सह ब्रह्मणा विपश्चितेति॥ तैत्तिरी०।
आनन्दवल्ली। अनु० १॥

جو جیو آتما اپنی عقل اور آتما کے اندر ہست مطلق۔ عین علم غیر تنا ہی عین راحت پرماتما کو جانتا ہے۔ وہ اُس محیط کُل برہم میں مستقیم ہو کر اُس بے انتہا علم والے برہم کے ساتھ سب مُرادوں کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس جس آنند کی خواہش کرتا ہے اُس اُس کو پاتا ہے۔ یہی مُکتی کہلاتی ہے [تیتری اپنشد]

(۴۴) (سوال) جیسے جسم کے بغیر دنیوی سُکھ نہیں بھوگ سکتا ویسے مُکتی میں جسم کے بغیر آنند[1] کس طرح بھوگ سکے گا؟

جیو مُکتی میں بغیر کثیف جسم کے سُکھ کس طرح پاتا ہے۔

(جواب) اِس کا جواب شافی پہلے دے چکے ہیں۔ اِتنا اور سُنیئے۔ جس طرح دنیوی سُکھ جسم کے سہارے سے بھوگتا ہے اُسی طرح پرمیشور کے سہارے جیو آتما مُکتی کے آنند کو پاتا ہے۔ وہ مُکت جیو غیر تنا ہی محیط کُل برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے۔ پاک علم سے تمام کائنات کو دیکھتا ہے۔ دوسرے

[1] لفظ آنند سے دُنیا کی گندہ حرص کی مراد نہیں سمجھنی چاہیئے کیونکہ وہ آنند اُسی قسم کا ہو گا جس کی خواہش مُکتی یافتہ اعلےٰ روح کے لئے ممکن ہے مثلاً کارخانۂ قدرت کے رموز کی خاص واقفیت بعض خاص الخاص مُکتی یافتہ روحوں کی ملاقات کسی برترین عالم کی سیر علےٰ ہذاالقیاس وہ باتیں جو کہ ہم گرفتاران لہو ولعب دنیاوی کے خیال میں آنی محال ہیں ÷ مترجم

यमेन वायुना

یعنی ”دیم“ نام ہوا کا ہے۔ گرڈ پڑا ان کا بناوٹی ”دیم“ نہیں۔ اِس کی خاص تردید اور تائید (بحث) گیارھویں سملاس میں درج ہوگی + اِس کے بعد ”دھرم راج“ یعنی پرمیشور اُس جیو کے پاپ پُن کے مطابق جنم دیتا ہے۔ وہ ہوا۔ اناج۔ پانی خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے سِلسلہ وار منی میں جاکر۔ حمل میں قائم ہوکر۔ جسم اختیار کرکے باہر آتا ہے اگر اعمال عورت کے جسم حاصل کرنے کے لائق ہوں تو عورت کے جسم میں اور اگر مرد کے جسم حاصل کرنے کے اعمال ہوں تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور حمل ٹھیرنے کے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہم بستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے +

جب تک مکتی نہ ہو جیو بار بار پیدا ہوتا اور مرتا رہتا ہے۔

(۴۱) اِس طرح قسم قسم کے جنم اور موت میں جیو اُس وقت تک پڑا رہتا ہے جب تک نیک اعمال اُپاسنا اور گیان کے ذریعہ مکتی نہیں پاتا۔ کیونکہ نیک اعمال سے انسانوں میں اعلےٰ جنم ملتا ہے اور مکتی میں زمانہ ”مہاکلپ“ تک جنم لینے اور مرنے کے دکھوں سے آزاد رہ کر آنند میں بسر کرتا ہے +

مکتی کئی جنموں میں ہوتی ہے

(۴۲) (سوال) مکتی ایک جنم میں ہوتی ہے یا کئی جنموں میں

(جواب) کئی جنموں میں کیونکہ

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ।

क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे पराऽवरे ॥

मुण्डक २ । खं० २ । मं० ८ ॥

جب اُس جیو کے ہردے (دل) سے ”اودیا“ اور اگیان کی گرہ کٹ جاتی ہے۔ تمام شک رفع ہوجاتے ہیں۔ اور اعمالِ بد چھوٹ جاتے ہیں تب اُس پرماتما میں جو ہمارے آتما کے اندر اور باہر محیط ہو رہا ہے قیام کرتا ہے [منڈک اُپ نشد] +

چاہے گا نرک میں بھیج دے گا۔ اِسپر تمام جیو ادھرم میں مشغول ہو جائیں گے۔ وہ دھرم کو کِس طرح عمل میں لائیں کہ دھرم کا نتیجہ ملنے میں شک ہے۔ پرمیشور کے اختیار میں ہے جس طرح اُس کی مرضی ہوگی کرے گا۔ اِس طرح سے پاپ کے کاموں میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں پاپ کی ترقی اور دھرم کا زوال ہوگا +

اندریں صورت پچھلے جنم کے پن پاپ کے مطابق موجودہ جنم ہے اور موجودہ اور گذشتہ جنم کے اعمال کے مطابق آئندہ جنم ہوگا +

(۳۸) (سوال) اِنسان اور دیگر حیوان وغیرہ کے جسم میں جیو یکساں ہیں یا جُدا جُدا قسم کے +

جیو سب یکساں ہیں اُن میں فرق صرف نیکی بدی کی تاثیر سے ہے

(جواب) جیو یکساں ہیں۔ مگر پاپ اور پن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک ہوتے ہیں +

(۳۹) (سوال) انسان کا جیو قالب حیوانات وغیرہ میں اور حیوان وغیرہ کا انسان کے جسم میں اور عورت کا جیو مرد کے قالب میں اور مرد کا عورت کے جسم میں جاتا آتا ہے یا نہیں +

جیو جملہ انسانی و حیوانی جونوں میں اور تمام مذکر و مؤنث قالبوں میں جنم پا سکتا ہے +

(جواب) ہاں جاتا آتا ہے۔ کیونکہ جب پاپ بڑھ جاتا ہے اور پن کم ہوتا ہے تو انسان کا جیو حیوان وغیرہ نیچے درجہ کا جسم پاتا ہے۔ اور جب دھرم زیادہ اور ادھرم کم ہوتا ہے تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے۔ جب پن پاپ برابر ہوتا ہے تو معمولی انسانی جنم ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پن پاپ کے اعلےٰ متوسط اور ادنےٰ ہونے کی وجہ سے انسان وغیرہ بھی اعلےٰ۔ متوسط اور ادنےٰ جسم وغیرہ سامان سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور جب زیادہ پاپ کا نتیجہ حیوان وغیرہ کے جسم میں بھگت لیتا ہے تب پاپ پن کے برابر رہ جانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں آتا ہے۔ اور پن کا ثمرہ پاکر پھر بھی متوسط درجہ کے انسانی جسم میں آتا ہے +

(۴۰) جیو جب جسم سے نکلتا ہے تو جیو کی موت کہی جاتی ہے۔ اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔ جب جسم چھوڑتا ہے تب "یمالہ" یعنی خلا میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے +

جنم مرن کسے کہتے ہیں۔ جیو جسم سے نکلنے پر کہاں رہتا ہے اور پھر کس طرح جنم لیتا ہے۔

تو کچھ تسکین ہوتی ہے۔ ورنہ ہارجاوے تو گویا دُکھ کے سمندر میں ڈوب گئے۔ اور کہار جیسے کے تیسے رہتے ہیں۔ اسی طرح جب راجا خوش نما اور ملائم بچھونے پر سوتا ہے تو بھی اُس کو جلدی نیند نہیں آتی۔ اور مزدور کو کنکر پتھر مٹی اور اُونچی نیچی جگہ پر بھی فی الفور نیند آجاتی ہے۔ پس سب جگہ یہی حال سمجھو +

(جواب) یہ نادانوں کی سمجھ ہے۔ اگر کسی ساہوکار سے کہیں کہ تو کہار بن جا۔ اور کہار سے کہیں کہ تو ساہوکار بن جا تو ساہوکار کبھی کہار بننا نہیں چاہتے اور کہار ساہوکار بننا چاہتے ہیں۔ اگر سُکھ دُکھ برابر ہوتا تو اپنی اپنی حالت چھوڑ کر دونو نیچا یا اُونچا بننا نہ چاہتے +

دیکھو ایک جیو عالم۔ نیک نہاد صاحب حشمت راجا کی رانی کے حمل میں جاگزین ہوتا ہے۔ اور دوسرا نہایت مفلس گھسیارن کے حمل میں آتا ہے۔ ایک کو وقت حمل سے برابر سُکھ اور دوسرے کو ہر طرح سے دُکھ ملتا ہے۔ ایک جب پیدا ہوتا ہے تو عمدہ خوشبودار پانی وغیرہ سے نہلایا جاتا ہے۔ نال باقاعدہ کاٹی جاتی ہے۔ دودھ پلانے وغیرہ کا انتظام بطریق مناسب ہوتا ہے۔ جب وہ دودھ پینا چاہتا ہے تو مصری وغیرہ کی آمیزش کے ساتھ حسب خواہش میسر آتا ہے۔ اُس کو خوش رکھنے کے لئے نوکر چاکر۔ کھلونے۔ سواری موجود ہوتے ہیں۔ اور لاڈ سے عمدہ جگھوں میں آرام پاتا ہے۔ دوسرے کا جنم جنگل میں ہوتا ہے۔ نہلانے کے واسطے پانی تک حاصل نہیں ہوتا۔ جب دودھ پینا چاہتا ہے تو دودھ کے بدلے مُکے اور طمانچے وغیرہ سے پیٹا جاتا ہے۔ نہایت ہی دردناک آواز سے روتا ہے اور کوئی نہیں پوچھتا۔ الغرض بغیر پُن اور پاپ کے سُکھ دُکھ ہونے سے پرمیشور پر اعتراض آتا ہے +

اگر سُکھ دُکھ کے ملنے میں اعمال باعث نہ ہوں تو کوئی اعمال نیک نہ کرے کیونکہ ناحق کی سر دردی سے کیا حاصل۔

(سوال) علاوہ ازیں اگر اعمال کے بغیر سُکھ دُکھ ملتے[1] ہیں تو آگے نرک (دوزخ) سورگ (بہشت) بھی نہیں ہونے چاہئیں[2]۔ کیونکہ جس طرح اس وقت پرمیشور نے اعمال کے بغیر سُکھ دُکھ دیا ہے اُسی طرح مرنے کے بعد بھی جس کو چاہے گا "سورگ" میں اور جسکو

[1] یعنی اس زندگی کے دُکھ سُکھ بغیر سابقہ اعمال کے ہیں +

[2] یعنی یہ لازم نہیں آنا چاہیئے کہ فلاں قسم کے اعمال سے دوزخ اور فلاں قسم کے اعمال سے بہشت نصیب ہوگا + مترجم

(جواب) چونکہ پرماتما انصاف چاہتا اور انصاف کرتا ہے اور نے انصافی کبھی عمل میں نہیں لاتا اِس وجہ سے وہ قابلِ پرستش اور بڑا ہے۔ جو انصاف کے خلاف کرے وہ ایشور ہی نہیں۔ اور جس طرح مالی بلا وجہ معقول راستے میں یا نے موقعہ درخت لگانے سے۔ ناقابل قطع کو قطع کرنے سے۔ نہ بڑھانے کے لائق کو بڑھانے سے۔ بڑھانے کے لائق کو نہ بڑھانے سے قابل اعتراض ہوتا ہے اُسی طرح نے موجب کارروائی سے ایشور کو عیب لگتا ہے۔ پرمیشور پر انصاف سے کام کرنا لازم آتا ہے کیونکہ وہ طبعاً پاک اور منصف ہے۔ اگر دیوانہ وار کام کرے تو دُنیا کے اچھے افسران عدالت سے بھی فروتر ہونے پر سے تو قیر ہو جاوے۔ کیا اِس دنیا میں لیاقت کی عمدہ کارگذاریوں کے بغیر عزت دینے والا اور بداعمالی کے بغیر سزا دینے والا قابل مذمت اور نے وقعت نہیں ہوتا؟ لنظر بایں حالات ایشور نے انصافی نہیں کرتا اور اسی لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا ۔

(۳۵) (سوال) پرماتما نے پہلے ہی سے جس قدر دینا تجویز کیا ہے اُسیقدر دیتا ہے اور جتنا کام کرنا ہے اُتنا ہی کرتا ہے۔

مسئلۂ قضا و قدر پر وچار

(جواب) اُس کی تجویز جیوؤں کے اعمال کے مطابق ہوتی ہے نہ کہ کسی اور طرح اگر کسی اور طرح ہو تو وہ باخطا اور نے انصاف ہو جاوے ۔

(۳۶) (سوال) بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی سُکھ دُکھ ہے۔ بڑوں کو بڑی تشویش اور چھوٹوں کو چھوٹی۔ مثلاً کسی ساہوکار کا مقدمہ ایک لاکھ روپیہ کا عدالت میں ہو تو وہ اپنے گھر سے پالکی میں بیٹھ کر گرمی کے وقت کچہری جاتا ہے۔ اُس کو بازار میں سے گذرتا دیکھ کر نادان لوگ کہتے ہیں کہ پُن پاپ کا پھل دیکھو! ایک پالکی میں آنند کے ساتھ بیٹھا ہے اور دوسرے بغیر جُوتا پہنے اوپر نیچے تپش سے جل رہے ہیں اور پالکی کو اُٹھائے لئے جاتے ہیں۔ مگر عقلمند لوگ دیکھکر اِسبات کا خیال کرتے ہیں کہ جوں جوں کچہری نزدیک آتی جاتی ہے ساہوکار کے دل میں بڑا غم ہوتا ہے اور اندیشہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور کہاروں کو خوشی ہوتی جاتی ہے۔ جب کچہری پہنچتے ہیں تب سیٹھ جی اِدھر اُدھر جانے کا فکر کرتے ہیں کہ وکیل کے پاس جاؤں یا سررشتہ دار کے پاس۔ آج ہاروں گا یا جیتوں گا۔ نہ جانے کیا ہوگا۔ اور کہار لوگ تماکو پیتے۔ آپس میں بات چیت کرتے ہوئے خوش خوش آرام سے سو جاتے ہیں۔ سیٹھ جی اگر جیت جائیں

یہ نادانوں کی سمجھ ہے کہ بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی سُکھ دُکھ ہے۔

کاموں سے بچ سکیگا ۔

(جواب) تم علم کتنے قسم کا مانتے ہو ۔

(سوال) "پرتیکش" وغیرہ پرمانوں (ثبوت بدیہی وغیرہ) کے لحاظ سے آٹھ قسم کا۔[1]

(جواب) تو پھر تم جنم سے لے کر وقت وقت میں حکومت - دولت - عقل - علم - افلاس - بے عقلی[2] - جہالت - اور سکھ دکھ دنیا میں دیکھ کر پچھلے جنم سے استحصال آگاہی کس طرح نہیں کرتے ؟ اگر ایک طبیب اور ایک غیر طبیب کو کوئی بیماری ہو تو گوائس کی تشخیص کا علم طبیب کو ہو جاتا ہے اور ناواقف نہیں جان سکتا کیونکہ ایک نے علم طب پڑھا ہے اور دوسرے نے نہیں پڑھا - مگر طب سے ناواقف بھی بخار وغیرہ بیماریوں کے ہونے سے اتنا جان سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی بدپرہیزی ہوگئی ہے جس سے مجھ کو یہ بیماری ہوئی ہے - اسی طرح دنیا میں گوناگوں سکھ دکھ وغیرہ کے گھٹاؤ بڑھاؤ کو دیکھ کر پچھلے جنم کا انومان (قیاس) کس طرح نہیں کر لیتے ؟ - اور اگر پچھلے جنم کو نہ مانوگے تو پرمیشور طرفداری کرنے والا ٹھہر جاتا ہے - کیونکہ پاپ کے بغیر افلاس وغیرہ دکھ اور پچھلے کمائے ہوئے پن کے بغیر حکومت - دولت مندی اور عقل اوس کو کیوں دی - لیس پچھلے جنم کے پاپ اور پن کے مطابق دکھ سکھ دینے سے پرمیشور ٹھیک منصف رہتا ہے ۔

(۱۴۴) (سوال) ایک جنم ہونے سے بھی پرمیشور منصف ہو سکتا ہے - جیسے سب سے بڑا راجا جو کرے وہی انصاف ہے - جیسے مالی اپنے باغ میں چھوٹے اور بڑے درخت لگاتا ہے - کسی کو کاٹتا اکھاڑتا اور کسی کو حفاظت سے بڑھاتا ہے - مالک اپنی چیز کو جس طرح چاہے رکھے - اس (ایشور) کے اوپر کوئی بھی دوسرا انصاف کرنے والا نہیں ہے جو اُس کو سزا دے سکے - یا ایشور کسی سے ڈرے ۔

ایشور کی عظمت و برتری کسی قسم کا منمانہ وار رعب طاقت یا زبردستی یا اس طرح کے ادنےٰ ادنےٰ خیالات کی آزمائش نہیں کرتیں جو چاہوں سو کر سکتا ہوں بلکہ ہمیشہ اپنے منصفانہ سلوک سے ہی وہ قابلِ تعظیم و قابلِ ادب ہے -

---

[1] آٹھ قسم کے علم کی تفصیل تیسرے سملاس میں مفصل طور پر بیان ہو چکی ہے -

[2] اصل کتاب میں اس تحریر لفظ نربدھی (بے عقلی) کا درج ہے جو باعتبار طرز بیان کے چھاپہ یا لیاقت کا سہو پایا جاتا ہے اسواسطے بجائے بے عقلی کے لفظ عقل درج کیا گیا ۔

غور دربارۂ تناسخ

(۲۰) (سوال) جنم ایک ہے یا بہت سے۔

(جواب) بہت سے

(۲۱) (سوال) اگر بہت ہیں تو پہلے جنم اور موت کی باتیں کیوں یاد نہیں۔

جیو کے علم وغیرہ کی نہایت محدود طاقتوں میں پچھلے جنموں کی باتیں یاد رکھنے کی قابلیت نہیں ہے

(جواب) جیو محدود العلم ہے۔ ہر سہ زمانہ کو مشاہدہ میں لانے والا نہیں۔ اس لئے یاد نہیں رہتا۔ اور جس من کے ذریعہ علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک وقت میں دو علم حاصل نہیں کر سکتا۔ بھلا پہلے جنم کی بات تو دور رہنے دیجئے۔ اِس جسم میں جب جیو حمل میں تھا جہاں جسم تیار ہوا اور پھر متولد ہوا۔ نیز پانچ سال کی عمر سے پہلے جو جو باتیں ہوئی ہیں اُن کو کیوں یاد نہیں کر سکتا۔ علےٰ ہذا القیاس بحالت بیداری یا خواب بہت سا کاروبار بدیہی طور پر کرکے "سشپتی"[1] یعنی گہری نیند کی حالت میں اُس عالم بیداری وغیرہ کے کاروبار کو یاد کیوں نہیں کر سکتا۔ اور تم سے کوئی پوچھے کہ بارہ برس سے پہلے تیرھویں برس کے پانچویں مہینے کے نویں دن دس بجے پر پہلے منٹ میں تم نے کیا کیا تھا۔ تمہارا منہ۔ ہاتھ۔ کان۔ آنکھ۔ جسم کس طرف اور کس قسم کا تھا۔ اور من میں کیا سوچ تھی۔ جب اِس جسم میں یہ حال ہے تو پچھلے جنم کے یاد رہنے کے متعلق شکوک پیدا کرنا محض لڑکپن کی بات ہے۔

پچھلے جنموں کی باتیں یاد نہ رہنا جیو کے لئے سکھ کا باعث بھی ہے۔

(۲۲) بلکہ یاد نہ رہنے کی وجہ سے جیو سکھی ہے نہیں تو سارے جنموں کے دکھوں کو دیکھ دیکھ کر دکھی ہو کر مر جاتا[2]۔ نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا کیونکہ جیو کا علم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے۔ نہ کہ جیو کی۔

چونکہ گیان یا علم آٹھ قسم کا ہوتا ہے اس لئے انسان پچھلے حال سے بالکل بے خبر کسی صورت سے نہیں ہے۔

(۲۳) (سوال) جب جیو کو پچھلے حال کا علم نہیں اور ایشور اُس کو سزا دیتا ہے تو جیو کا سُدھار نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اُس کو علم ہو کہ ہم نے فلاں کام کیا تھا۔ اُس کا یہ نتیجہ ہے تب ہی وہ پاپ سے

[1] یعنی انسان کا من اِس جنم کی کیفیتوں میں ہمہ تن محو اور مستغرق ہو جانے پر پچھلے جنم کی باتوں کو یاد نہیں رکھ سکتا۔

[2] یاد کرنے سے تمام دکھ بیچ نگاہ کے سامنے آجاتے ہیں اسلئے یاد ایک قسم کا سنتاپ ہے مترجم

کیونکہ جس قدر مقام ہیں وہ سب ایشور کے ہیں[1]۔ اُنہیں میں سب جیو رہتے ہیں اسلئے "سالوک" مکتی بلا محنت خود بہ خود حاصل ہے ✣

"سامیپ" ایشور کے سب جگہ محیط ہونے کی وجہ سے سب اُس کے نزدیک ہیں اس لئے سامیپ مکتی بھی خود بہ خود حاصل ہے ✣

"سایُج" ایشور سے جیو بہرحال چھوٹا ہے اور بوجہ چیتن ہونے کے خود بہ خود بہ مثل ہمرشتہ ہے۔ اس لئے "سایُج" مکتی بھی بلا کوشش کے حاصل ہے۔

اور تمام جیو محیط کل پرماتما کے احاطہ[2] میں ہونے کے باعث سے اُس سے ملے ہوئے ہیں اس لئے سایُج مکتی بھی خود بخود حاصل ہے ✣

پھر دیگر عوام ناستک لوگ جو مرنے پر عناصر کی آمیزش عناصر میں ہونے کو اعلےٰ مکتی مانتے ہیں وہ کُتّے اور گدھے وغیرہ کو بھی حاصل ہے ✣

(۳۹) یہ مکتیاں نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کی قیود ہیں کیونکہ یہ لوگ شِو پور۔ موکش شِلا۔ چوتھے آسمان۔ ساتویں آسمان۔ شری پور۔ کیلاش۔ ویکنٹھ۔ گو لوک۔ کو ایک جگہ پر مقام کی قسم سے مانتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ اُن مقاموں سے الگ ہو جاویں۔ تو مکتی جاتی رہتی ہے۔ نظر بریں جیسے کوئی بارہ پتھر کے اندر نظر بند ہو ویسے یہ لوگ مقید ہوں گے مکتی تو یہی ہے کہ جہاں چاہیں وہاں آئیں جائیں۔ کہیں اٹکیں نہیں[3]۔ وہاں نہ خوف ہے نہ شک اور نہ دُکھ ہوتا ہے۔

> مذکورہ بالا مکتیاں نہیں بلکہ ایک قسم کے قیود ہیں۔

جنم ہونے کو اُتپتی (پیدائش دُنیا) اور مرنے کو پرلے (فناءِ دُنیا) کہا گیا ہے۔ اِس لئے وقت پر جنم لیتے ہیں[4]

---

[1] کیونکہ ایشور سب جگہ محیط ہے۔

[2] احاطہ میں ہونے سے مُراد یہ ہے کہ پرماتما ہر ایک چیز کے اندر باہر محیط ہے۔

[3] نئے ویدانتی جو برہم کے ہو جانا مکتی مانتے ہیں اُسکی نسبت پیشتر ذکر آ چکا ہے کہ وہ ایک قسم کی معدومیت ہے یہ کہ مکتی اور آئندہ بھی اِسی سملاس میں سوال و جواب متعلقہ تناسخ کے بعد ذکر آیا ہے۔

[4] چونکہ مکتی یافتہ لوگوں کے جنم پر مخالفین کو تامل و اعتراض ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اِسلئے جتلایا گیا ہے کہ دُنیا کا سلسلہ جنم لینے اور مرنے پر ہی منحصر ہے چنانچہ اُتپتی اور پرلے محض جنم اور مرن ہی کا نام ہے اِس واسطے وقت پر مکتی یافتہ جیو بھی جنم لیتے ہیں۔ اور یہ پیشتر جتلایا جا چکا ہے کہ جیو اپنے حقیر ترین علم اور طاقت کی وجہ سے لا انتہا عرصہ تک تحمل مکتی کا نہیں کر سکتا ✣ مترجم

سے فرحت کا استعمال ہوتا ہے۔ اُسی طرح مسلمان ساتویں آسمان کو۔ وام مارگی شری پور کو۔ شیوی کیلاش کو۔ ویشنوی بیکنٹھ کو اور گوکلیے گوسائیں "گولوک" وغیرہ میں پہنچنے پر اچھی اچھی عورات۔ خورونوش۔ پوشش۔ مکان وغیرہ کے ملنے سے آنند میں رہنے کو مکتی مانتے ہیں۔ پورانک لوگ "سالوک"[۱] یعنی ایشور کے مقام میں بود و باش۔ "سانج" یعنی ایشور کے ساتھ چھوٹے بھائی کی طرح بسر اوقات کرنا۔ "سارُوپ"[۲] یعنی جیسی شکل معبود دیوتا کی ہے ویسا بنجانا "سامیپ" یعنی مثل خادم ایشور کے نزدیک رہنا۔ "سایُج" یعنی ایشور سے متواصل ہو جانا۔ یہ چار قسم کی مکتی مانتے ہیں۔ ویدانتی لوگ برہم میں سمائے (تحلیل) ہو جانے کو مکتی سمجھتے ہیں ٭

(جواب) جینیوں کے بارھویں۔ عیسائیوں کے تیرھویں اور مسلمانوں کے چودھویں سملاس میں مکتی وغیرہ کے مضامین بالخصوص لکھے جاوینگے۔ وام مارگی جو شری پور میں جاکر لکشمی جیسی عورات۔ شراب و گوشت وغیرہ خورونوش اور راگ رنگ کے بھوگنے کو مانتے ہیں وہ یہاں سے کچھ فوقیت نہیں رکھتا ٭

اسی طرح مہادیو اور وشنو کے ہم شکل لوگوں کا جو پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتوں کو پاکر آنند بھوگنا ہے اُس کی نسبت اس دنیا کے دولت مند اور راجاؤں سے صرف اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ وہاں بیماری نہ ہوگی اور ہمیشہ جوانی کی حالت بنی رہے گی۔ اِلّا یہ اُن کا لغو مقولہ ہے۔ کیونکہ جہاں بھوگ وہاں روگ۔ اور جہاں روگ ہو وہاں بڑھاپا بھی لازمی ہے۔ نیز پورانکوں سے پوچھنا چاہیئے کہ جیسی تمہاری مکتی چار قسم کی ہے ویسی تو چیونٹیوں۔ کیڑوں۔ پتنگوں[۳] اور حیوانوں وغیرہ کو بھی خود بخود میسر ہے۔

---

۱ یہاں بروے شمار پورانک لوگوں کی مکتی کی قسمیں پانچ ہو جاتی ہیں چار غالباً باستوجہ درج ہوئی ہیں پورانک لوگ میں سانج اور سایُج مکتی کے بارہ میں اختلاف ہے بعض سانج کو تسلیم نہیں کرتے اور بعض سایُج کو نہیں مانتے اس واسطے دونوں فریق مکتی کے اقسام چار ہی قائم کرتے ہیں۔

۲ سارُوپ یعنی معبود دیوتا کے ہمشکل ہو کر کی صورت میں جو مکتی ہے اُسکی مناسبت سے مہادیو اور وشنو کی ہم شکلی اختیار کرنے اور پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتیں حاصل کرنیکی بحث میں آگئی ہے آئندہ باستثنا و اُس کے۔

۳ پتنگ کو فارسی میں پروانہ کہتے ہیں جو چراغ کو دیکھکر اسیر آ گرتا ہے۔ علاوہ اس کے موسم برسات کے اکثر پردار کیڑوں کو پتنگ کہا جاسکتا ہے (مترجم)

رنجیدہ ہوتا ہے اُس کو جیتوں کا تیوں دیکھتے ہیں۔ اِسی طرح حواس اور پران وغیرہ سے باخبر ہیں۔ سابقہ وید کے یاد آور ہیں اور ایک وقت میں انیک چیزوں کے جاننے والے ہیں وارندہ اور کشش کنندہ اور سب سے علیحدہ ہیں۔ اگر علیحدہ نہ ہوتے تو فاعل خود مختار۔ اِن (مذکور الصدر چیزوں) کو تحریک دینے والے اور زیر فرمان رکھنے والے نہ ہو سکتے ۔

अविद्याऽस्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः पञ्च क्लेशाः। योगशास्त्रे पादे २। सू० ३॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اودیا۔ اسمتا۔ راگ ۔ دویش۔ ابھی نویش پانچ کلیش ہیں]

(۸) پانچ کلیشوں کو دور کرنا چاہیئے۔

اِن میں سے اودیا کی ماہیت بیان کر چکے ہیں۔ عقل جو علیحدہ وجود رکھتی ہے اُس کو آتما سے جُدا نہ سمجھنا "اسمتا"[1] ہے۔ سکھ سے محبت رکھنا "راگ" اور دُکھ سے نفرت "دویش" ہے۔ اور سب متنفسوں کو جو یہ خواہش رہتی ہے کہ میں ہمیشہ جسم میں مقیم رہوں۔ مروں نہیں۔ یہ موت کے دُکھ کا خوف "ابھی نویش" کہلاتا ہے۔ اِن پانچ کلیشوں کو بذریعہ یوگ ابھیاس (یوگ کی مزاولت) اور وگیان (معرفت) کے دور کر کے اور برہم کو پا کر کے مُکتی کے اعلیٰ آنند کو بھوگنا چاہیئے ۔

(۲۸) دیگر مخالف عقاید کے خیالات مُکتی کے بارے میں کس قسم کے ہیں اور اُنکی تردید ۔

(سوال) جیسے مُکتی آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو! جینی لوگ "موکش شیلا" یعنی شیو پور میں چُپ چاپ بیٹھے رہنے کو۔ عیسائی چوتھے آسمان کو جس میں شادی۔ لڑائی۔ باجے گاجے۔ لباس وغیرہ پہننے

[1] اصل کتاب میں بجائے لفظ "اسمتا" کے "ابھی نویش" درج ہے چونکہ بلحاظ سلسلہ مضمون یہاں لفظ "اسمتا" چاہیئے۔ اور یہاں تعریف بھی "اسمتا" ہی کی ہے چنانچہ ابھی نویش کی تعریف آئندہ درج ہے اسلیئے ترجمہ میں اصلی لفظ اسمتا درج کیا گیا ۔ مترجم

سُننے کے بعد۔

دوم۔ منن۔ گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر سُنے ہوئے پر غور کرنا جس بات میں شک ہو پھر پُوچھنا۔ اور سُننے کے وقت بھی اگر بولنے والا اور سُننے والا مناسب سمجھیں تو پُوچھنا اور سمادھان (دفع شک) کرنا +

سوم۔ "ندی دھیاسن" جب سُننے اور سوچنے سے شک رفع ہو جاویں تب مراقبہ میں بیٹھ کر اُس بات پر نظر ڈالنا اور سمجھنا کہ جیسا سُنا تھا اور سوچا تھا وہ ویسا ہی ہے یا نہیں۔ یعنی دھیان یوگ (عالم مراقبہ کے خیالات) سے دیکھنا۔

چہارم "ساکشات کار" یعنی جیسے کسی چیز کی ماہیت صفت اور خاصیت ہے اُس کو ویسا ہی من وعن جان لینا۔

یہ "شروَن چتشٹیہ" کہلاتا ہے۔

(۵) تموگن اور رجوگن سے الگ ہو کر ستوگن کو اختیار کرنا۔

ہمیشہ تموگن یعنی غصہ۔ گندہ پن۔ کاہلی غفلت وغیرہ سے اور "رجوگن" یعنی حسد۔ دشمنی۔ نفسانیت۔ غرور۔ پریشان خاطری وغیرہ عیبوں سے الگ ہو کر "ستیہ" (ستوگن) یعنی قرار یافتہ طبیعت۔ پاکیزگی۔ علم۔ تمیز وغیرہ صفات کو اختیار کرے +

(۱) "میتری" یعنی سُکھی آدمیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ +

(۶) میتری وغیرہ چار قسم کی بھاونا (برتاؤ) کو اپنا شعار بنانا۔

(۲) "کرونا" دُکھی آدمیوں پر رحم +

(۳) "مُدتا" نیکوکار لوگوں سے شادمان ہونا +

(۴) "اُپیکشا" بُرے آدمیوں سے نہ محبت رکھنا نہ عداوت اپنا شعار بنائے +

ہر روز کم از کم دو گھنٹے تک دھیان طالب نجات ضرور کیا کرے

(۷) روزمرہ کم از کم دو گھنٹے دھیان کرنا۔

تاکہ اندرونی چیزیں من وغیرہ صاف طور پر مشاہدہ میں آئیں۔ دیکھو! ہم لوگ[ا] "چیتن سروپ" ہیں اور اسی وجہ سے مجسم آگاہی اور من کے شاہد ہیں۔ کیونکہ جب من برقرار۔ بے قرار۔ خوش یا

[ا] اصل عبارت میں بجائے لفظ "ہم لوگ" کے لفظ "اپنے" درج ہے لفظ "اپنے" سوامی جی کی بول چال میں اکثر بجائے لفظ "ہم لوگ" کے مستعمل رہا ہے ناظرین نمونہ کے لئے آریہ بھِونے کے پرتھم بھاگ میں پرارتھنا نمبر ۲۲ کو دیکھ لیویں نظر بریں ترجمہ میں مطابق اُردو محاورہ کے لفظ "ہم لوگ" درج کیا گیا ہے + مترجم

چہارم "تِتکشا" چاہے مذمت اور تعریف۔ نقصان اور نفع کتنا ہی کیوں نہ ہو مگر خوشی اور غم کو چھوڑ کر مکتی کی عملی کاروائیوں میں ہمیشہ لگے رہنا +

پنجم۔ "شردھا" یعنی وید وغیرہ سچے شاستروں پر نیز ایسے لوگوں کے اقوال پر جو اِن (شاستروں) کی آگاہی سے پورے عالم ہیں۔ عالم اور سچ کی نصیحت کرنے والے ہیں اعتقاد رکھنا +

ششم "سمادھان" یعنی چِت (طبیعت) کو یکسو رکھنا +

یہ چھ ملکر تیسرا سادھن کہلاتا ہے +

چوتھا سادھن ممکشو ہونا۔

چوتھا ممکشو ہونا۔ یعنی جس طرح بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے کو خوراک اور پانی کے سوا دوسری کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی اُسی طرح مکتی کے عمل اور مکتی کے سوا کسی دوسری چیز میں دلبستگی نہ ہونا +

یہ چار سادھن ہیں۔ اور چار "انوبندھ" (لوازمات) ہیں۔ یعنی

(۳) چار سادھنوں کے ساتھ چار انوبندھ بھی لازم ملزوم ہیں +

"سادھنوں" کے بعد یہ عمل لازمی ہیں + اُن کی تفصیل۔

(اوّل) "ادھکاری" جو شخص اِن چار (مذکور الصدر)* سادھنوں میں مصروف ہوتا ہے وہی مکتی کا ادھکاری ہوتا ہے +

(دوم) "سمبندھ" برہم کے ملنے یعنی مکتی کے بیان کو اور اُس کے مضمون وید وغیرہ شاستروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر مطلب کو پہنچنا +

(سوم) "وشئی" تمام شاستروں کے بیان کا وِشے (مدعا) برہم ہے اُسکو فائز ہونے کا وشے رکھنے والا وشئی کے نام سے نامزد ہے +

(چہارم) "پریوجن" سب دُکھوں کا مٹ جانا۔ اور پرم آنند کو پاکر مکتی کے سکھ کا ہونا +

یہ چار "انوبندھ" کہلاتے ہیں۔

بعد ازاں "شروَن چتُشٹیہ" (چار قسم کا شروَن) ہے

(۴) حصول علم الٰہی کی چار منزلیں

اوّل "شروَن" جب کوئی عالم اُپدیش کرے تو طبیعت کے سکون کے ساتھ توجہ سے سُننا۔ خصوصاً "برہم وِدیا" (علم الٰہی) کے سُننے میں نہایت ہی توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ تمام علوم سے دقیق تر علم ہے۔

* مثلاً مذکور الصدر چار سادھنوں کے ذریعے سے ادھکاری بننا سب سے پہلا انوبندھ ہے + مترجم

> و - اچھے بُرے کاموں کے کرتے وقت جو خوشی اور خوف پیدا ہوتے ہیں وہ پرمیشور کی طرف سے ہیں -

جب حواس محسوسات سے ملتے ہیں اور من حواس کے ساتھ اور آتما من کے ساتھ ملکر پرانوں کو تحریک دیتا اور اچھے بُرے کاموں میں چلاتا ہے تب اُس کا رُخ باہر کی طرف ہو جاتا ہے اور اُسی وقت اندر سے خوشی - حوصلہ - بے خوفی - نمودار ہوتی ہے اور بُرے کاموں میں خوف - تامل اور شرم پیدا ہوتی ہے - وہ ضابطۂ القلوب پرماتما کی ہدایت ہے - جو شخص اِس ہدایت کے مطابق عمل کرتا ہے وہی مکتی سے ظہور پذیر سکھوں کو حاصل کرتا ہے - اور جو خلاف عمل کرتا ہے وہ بندھ سے پیدا ہوتے دُکھ کو بھوگتا ہے +

> دوسرا سادھن ویراگ ہے جس کو دراصل وویک باعمل ہی کہنا چاہیئے -

دوسرا سادھن وَیراگ - (ترک) وِویک (تمیز) ہے جو حقانیت و غیر حقانیت کو جان لیا ہے اُس میں سے حقانیت کے رویّہ کو اختیار کرنا اور غیر حقانیت کے چلن کو ترک کرنا ویراگ[1] ہے - اور دھرتی سے لے کر پرمیشور تک چیزوں کے صفات - فعل اور عادات سے واقف ہو کر اُس (پرمیشور) کے حکموں کو بجا لانا - اور اُس کی اُپاسنا میں ثابت قدم رہنا - اُس کے خلاف نہ چلنا - اور کائنات سے فیض لینا وِویک کہلاتا ہے[2] -

> تیسرا سادھن شٹ سمپتی + شم - دم - اُپ رتی - تتکشا - شردھا - سمادھان ہے -

بعد ازاں تیسرا سادھن "شٹ سمپتی" یعنی چھ قسم کے کام کرنا -

اوّل "شم" یعنی جس سے اپنے آتما اور انتہ کرن کو ادھرم کے چال چلن سے ہٹا کر دھرم کے رویّہ میں ہمیشہ مشغول رکھنا -

دوم "دم" یعنی کان وغیرہ حواس (حواس باطنی) اور جسم کو شہوت پرستی وغیرہ بُرے کاموں سے ہٹا کر ضبط حواس وغیرہ نیک کاموں میں مشغول رکھنا +

سوم "اُپ رتی" یعنی بد افعال لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا +

---

[1] اصل کتاب میں بجائے لفظ ویراگ کے لفظ وویک طبع شدہ ہوا ہے اور یہ ظاہرا انطباع یا کتابت کا سہو ہے کیونکہ باعتبار تعریف ویراگ کے یہاں لفظ ویراگ چاہیئے نہ کہ وویک اسلئے ترجمہ میں بنظر صحت لفظ ویراگ ہی لکھا گیا ہے

[2] یعنی وویک یا تمیز کا عملی حالت جہاں تک حقانیت کو اختیار کرنے اور غیر حقانیت کو چھوڑنے سے تعلق رکھتی ہے وہاں تک وہ ترک یا ویراگ کہلا سکتی ہے باقی دیگر صورتہائے متعلقہ علم و عمل میں وہ وویک یا تمیز کہلاتی ہے یا یوں کہو کہ وویک اور ویراگ کا مطلب ایک ہی ہے یعنی وویک حصول تمیز کو کہتے ہیں اور وویک کے مطابق عمل کرنا ویراگ ہے + مترجم

دوم۔ سُوپن (خواب بینی)

سوم۔ سُشُپتی (گہری نیند) کی اَوستھا کہلاتی ہے ⁂

د۔ تین جسموں کا امتیاز "تین "شریر" (جسم) ہیں۔ اوّل "ستھول" (کثیف) جو یہ نظر آرہا ہے ⁂

دوم۔ سُوکشم شریر (جسم) لطیف کہلاتا ہے جو پانچ پران[ا] ۔ پانچ گیان اندریہ (حواس علمی) پانچ "سُوکشم بُھوت" (عناصر لطیف) مَن اور بُدھی (عقل) ان ستّرہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ لطیف جسم پیدا ہونے اور مرنے وغیرہ کی حالت میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی دو تفریق ہیں ایک "بھوتِک" (عنصری) جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنا ہے۔ دوسرا "سُوَبھاوِک" (طبعی) جو جیو کے اوصاف جبلّی ہیں۔ یہ دوسرا اور بھوتِک شریر (جسم عنصری لطیف) مُکتی میں بھی رہتا ہے۔ اور اس سے جیو مُکتی میں سُکھ بھوگتا ہے۔

سوم۔ "کارن" جس میں سُشُپتی یعنی گہری نیند ہوتی ہے۔ وہ بوجہ اس کے کہ بصورت پرکرتی ہوتا ہے سب جگہ محیط اور سب جیووں کے لئے ایک ہے ⁂

چہارم "تُریَہ شریر" (حالت چہارم) وہ کہلاتا ہے جس سے کہ جیو سمادھی (مراقبہ) کے ساتھ پرماتما کی ذات عین راحت میں محو ہوتے ہیں۔ اسی سمادھی کے تاثرات سے وجود پذیر جسم کی ہمت مُکتی میں بھی عمدگی سے معاون رہتی ہے ⁂

ھ۔ جیو کوشوں۔ اوستھاؤں اور جسموں سے علیحدہ ہے وہی فاعل اور سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا ہے۔

اِن تمام کوشوں (غلافوں) اور اوستھاؤں (حالتوں) سے جیو علیحدہ ہے۔ چنانچہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جیو اوستھاؤں سے جُدا ہے کیونکہ جب موت واقع ہوتی ہے تو سب ہی کہتے ہیں کہ "جیو نکل گیا"۔ یہی جیو سب کو تحریک دینے والا۔ سب کو قائم رکھنے والا شاہد فاعل اور بھوگنے والا (دُکھ سُکھ کا پانے والا) کہلاتا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ جیو فاعل اور بھوگنے والا نہیں سمجھو کہ وہ "اگیانی" اور اوویکی (امتیاز سے بے بہرہ) ہے۔ کیونکہ جیو کے سوائے جس قدر یہ تمام جڑ (غیر ذی نفس) چیزیں ہیں۔ اُنکو نہ تو دُکھ سُکھ کا بھوگ (استعمال) ہے اور نہ پاپ پُن کرنے کی طاقت کبھی ہوسکتی ہے۔ ہاں اُن کے تعلق سے جیو پاپ پُن کا کرنے والا اور سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا ہے ⁂

[ا] پانچ قسم کی طاقتوں سے مُراد ہے جیسے زندگی انحصار ہے ⁂ مترجم

کرنا لازم ہے۔ کیونکہ پاپ کا چلن دُکھ کا اور دھرم کا چلن سُکھ کا اصل باعث ہے +
نیک آدمیوں کی صحبت سے ''وِویک'' یعنی سچ جھوٹ۔ دھرم ادھرم۔

(۱) چار قسم کے سادھن۔ جن میں سے اول سادھن وِویک ہے۔

ا۔ سچ جھوٹ وغیرہ کا وویک یعنی امتیاز

کردنی ناکردنی کی تحقیق ضرور کریں اور جُدا جُدا جانیں +

ب۔ جیو اور جسم کے پانچ کوشوں کی امتیاز

اور جسم یعنی جیو اور پانچ ''کوشوں'' (غلاف) کی تمیز کرنی چاہیئے +

اول ''ان مئے'' جو چمڑے سے لے ہڈی تک ارضیت کا مجموعہ ہے +
دوم۔ پران مئے۔ جس میں (پانچ پران شامل ہیں)۔
(۱) ''پران'' یعنی سانس جو باہر سے اندر جاتا ہے۔
(۲) ''اپان'' جو اندر سے باہر آتا ہے۔
(۳) ''سمان'' جو ناف میں ٹھہر کر تمام جسم میں رس (رطوبت) پہنچاتا ہے
(۴) ''اُدان'' جس سے حلق میں آیا ہوا کھانا پینا کھینچا جاتا ہے اور طاقت اور ہمت پیدا ہوتی ہے +
(۵) ''ویان'' جس سے جیو تمام جسم میں حرکت فعلی وغیرہ کا عامل ہے +

سوم۔ ''منومئے'' جس میں من کے ساتھ آہنکار (انانیت) قوت گفتار پاؤں۔ ہاتھ۔ مقعد۔ اور عضو تناسل۔ یہ پانچ کرم اندریاں (حواس فعلی) شامل ہیں۔

چہارم۔ ''گیان مئے'' جس میں ''بُدھی'' (عقل) ''چِت'' (حافظہ) اور کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان اور ناک یہ پانچ گیان اندریاں (حواس علمی) ہیں جن سے جیو آگاہی وغیرہ کی کارروائی کرتا ہے +

پنجم۔ ''آنند مئے کوش'' جس میں محبت۔ خوشی۔ راحت قلیل۔ راحت کثیر۔ خوشدلی۔ اور سہارے کا سبب پرکرتی (لطیف سے لطیف حالت مادہ کی) بحالت علت کے شامل ہے۔ یہ پانچ کوش کہلاتے ہیں۔ انہیں سے جیو سب قسم کے فعل۔ اُپاسنا اور گیان وغیرہ کا روبار کرتا ہے۔

ج۔ تین اوستھاؤں کی امتیاز

تین اَوستھا (حالتیں) ہیں۔
اول ''جاگرت'' (بیداری) +

سے الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ایزاد کیئے گئے ہیں۔ مترجم

(۲۵) (سوال) جیسے پرمیشور واتما مکت اور مکمل سکھی ہے ویسے ہی جیو بھی واتما مکت اور سکھی رہے گا پھر تو کوئی نقص نہیں پیدا ہوگا ÷

جیو پرمیشور کی مانند واتما مکت نہیں ہو سکتا ÷

(جواب) پرمیشور اپنی ذات - طاقت - صفات - افعال اور طبعیت سے غیر متناہی ہے اِس لئے وہ کبھی اودیا اور دُکھ کی قیود میں نہیں گر سکتا - جیو مکتی پاکر گو کہ پاکیزہ الوجود ہو پھر بھی محدود علم والا اور محدود صفات - افعال اور طبیعت والا رہتا ہے پرمیشور کی مانند ہرگز نہیں ہو سکتا ÷

(۲۶) (سوال) اگر اِسی طرح ہے تو مکتی بھی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند ہے - اِس لئے کوشش کرنا فضول ہے -

مکتی کا مدامی نہ ہونا اُس کو فضول اور ناچیز نہیں ٹھیرا سکتا -

(جواب) مکتی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند نہیں - کیونکہ جتنی مدت دنیا کی چھتیس ہزار بار پیدائش اور فنا کی ہے - اُتنے عرصہ تک جیوؤں کا مکتی کے آنند میں رہنا اور دُکھ کا نزدیک نہ آنا کیا چھوٹی بات ہے - پھر جب کہ آج کھاتے پیتے ہو - کل بھوک لگنے والی ہے - تو اُس کی تدبیر کیوں کرتے ہو جب بھوک - پیاس - ناچیز دولت - حکومت - عزت - عورت - اولاد وغیرہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے تو مکتی کے لئے کیوں تدبیر نہ کی جاوے - جیسے مرنا لازمی ہونے پر بھی زندگی بسر کرنے کی تدبیر کی جاتی ہے - ویسے ہی گو مکتی سے لوٹ کر جنم لینا ہے تو بھی اُس کے لئے تدبیر کرنا اہم ترین ہے[1] ÷

(۲۷) (سوال) مکتی کے کیا وسائل ہیں ÷

مکتی کی خاص تدابیر

(جواب) کچھ وسائل تو پیشتر لکھ چکے[2] ہیں مگر خاص تدابیر یہ ہیں -

جو مکتی چاہے وہ جیون مکت بنے یعنی دروغ گوئی وغیرہ پاپ کے کام جن کا نتیجہ دُکھ ہے اُن کو چھوڑ کر سکھ کا نتیجہ دینے والے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام ضرور کرے - جو شخص دُکھ سے چھوٹنا اور سکھ پانا چاہے اُس کو ادھرم چھوڑ دھرم

(۱) ادھرم کے کام چھوڑ دھرم کے کام اختیار کرنا -

[1] چونکہ پاپ اور ادھرم سے بچنا اور اُنکے نتائج دُکھوں سے چھوٹنا مکتی کے لئے لازم ملزوم ہے (جیسا کہ تدابیر مکتی میں ذکر ہے) اسواسطے شاہراہ مکتی پر چلنا نہ صرف مقتضائے ہوشمندی و مدبری ہے بلکہ لازمہ انسانیت ہی ہے ÷

[2] دیکھو سملاس نواں - حاشیہ نمبر ۱۲ ÷ مترجم

(۴۴) (سوال) جس قدر جیو مکت ہوتے ہیں ایشور اُسی قدر نئے پیدا کرکے دنیا میں رکھ دیتا ہے اس لئے خاتمہ نہیں ہوتا +

آٹھ دلائل اس امر کے کہ مکتی مدام کے لئے نہیں ہو سکتی +

(جواب) اگر ایسا ہو تو جیو غیر مدامی ہو جاویں - کیونکہ جس کی پیدائش ہوتی ہے اُس کی فنا ضرور ہوتی ہے اور ایسی صورت میں تمہارے اعتقاد کے رو سے مکتی پاکر بھی فنا ہو جاوینگے (۱) اور مکتی غیر مدامی ہو جائیگی - نیز مکتی کے مقام پر بہت سی بھیڑ بھاڑ[۱] ہو جاویگی - کیونکہ آمد زیادہ اور نکاس کچھ بھی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں افزونی کا کچھ وار پار نہیں رہیگا - اور دُکھ کے احساس کے بغیر سُکھ کچھ بھی نہیں ہو سکتا - جیسے کڑوا نہ ہو تو میٹھا کیا - اور میٹھا نہ ہو تو کڑوا کس کو کہیں - کیونکہ ایک ذائقہ کے خلاف دوسرے ذائقہ کے ہونے پر دونوں کی تمیز ہوتی ہے - مثلاً کوئی آدمی میٹھا ہی میٹھا کھاتا پیتا رہے تو اُس کو ویسا سُکھ نہیں ہوتا جیسا کہ سب قسم کے ذائقوں کے بھوگنے والے کو ہوتا ہے - اور (۴) اگر ایشور انتہا والے اعمال کا لاانتہا نتیجہ دیوے تو اُس کا انصاف معدوم ہو جائے - (۵) پھر جس قدر بوجھ کوئی اُٹھا سکتا ہے اُسی قدر اُس پر رکھنا عقلمندوں کا کام ہے - جیسے ایک من بوجھ اُٹھا سکنے والے کے سر پر دس من رکھنے سے بوجھ رکھنے والے کی مذمت ہوا کرتی ہے - ویسے ہی ذرا سے علم اور ذرا سی طاقت والے جیو پر لاانتہا سُکھ کا بوجھ رکھدینا ایشور کے لئے ٹھیک نہیں - نیز اگر (۶) پرمیشور نئے جیو پیدا کرتا ہے تو جس مادّہ سے پیدا ہوتے ہیں وہ ختم ہو جاویگا - کیونکہ چاہے کتنا ہی بڑا خزانہ ہو اُس میں اگر خرچ ہے اور آمد نہیں تو اُس کا کبھی نہ کبھی دیوالہ نکل ہی جاتا ہے - اس لئے یہی آئین صحیح ہے کہ مکتی میں جانا پھر وہاں سے واپس آنا - اور یہی اچھا ہے - کیا تھوڑی (۷) قید کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزا یاب متنفس اچھا سمجھتا ہے - اگر وہاں سے آنا نہ ہو تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی - اور برہم میں (۸) لے (یعنی تحلیل) ہونا تو سمندر میں ڈوب مرنا ہے +

---

[۱] بھیڑ بھاڑ ہجوم اور اژدہام کو کہتے ہیں +

[۲] مکتی جب کہ جیو کی طاقت برداشت سے زیادہ ہو جائے اور وہ اُس کا متحمل نہ ہو سکے تو بیشک وہ مکتی اُس کے لئے ایک بارگراں بمنزلۂ سزا و موت یا حبسِ دائمی کے ہو جائیگی +

(۲۲) (سوال) اگر جیو مکتی سے بھی لوٹ آتا ہے تو وہ کتنے عرصہ تک مکتی میں رہتا ہے +

مکتی کی میعاد پرانت کال ہے

(جواب)

ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे । मुण्डक ३ । खं० २ । मं० ६ ॥

یہ منڈک اُپنشد کا قول ہے کہ وہ مکت جیو مکتی کو حاصل ہو کے برہم میں آنند کو تب تک (مہاکلپ کے عرصہ تک) بھوگتے ہیں اور پھر مہاکلپ کے پیچھے مکتی کے سکھ کو چھوڑ کر دنیا میں آتے ہیں + اس کی گنتی اس طرح پر ہے کہ تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کی ایک چتر یگی - دو ہزار چتر یگیوں کا ایک دن رات - ایسے تیس دن رات کا ایک مہینہ - ایسے بارہ مہینوں کا ایک برس - ایسے سو برسوں کا ایک پرانت[1] کال ہوتا ہے - اس کو حساب کے قاعدہ سے ٹھیک ٹھیک سمجھ لیجئے - اتنا عرصہ مکتی میں سکھ بھوگنے کا ہے +

(۲۳) (سوال) ساری دنیا اور تمام مصنفوں کی یہی رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں (وہ مکتی ہے[2]) +

جیو محدود طاقت والا ہونے کی وجہ سے لا انتہا زمانہ تک مکت نہیں رہ سکتا -

(جواب) یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی - کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور وسائل محدود ہیں - پھر اُس کا نتیجہ لا انتہا کیسے ہو سکتا ہے - نیز لا انتہا آنند بھوگنے کی بے حد طاقت عمل اور وسائل جیووں میں نہیں - اس لئے وہ لا انتہا سکھ نہیں بھوگ سکتے - (علیٰ ہذا القیاس[3]) جن کے وسائل غیر مدامی ہیں اُن کا نتیجہ مدامی کبھی نہیں ہو سکتا اور اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آوے تو دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جانا چاہیئے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہیئیں +

---

[1] پرانت کال کا نام مہاکلپ بھی ہے + [2] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ایزاد کئے گئے ہیں + [3] یہ لفظ اُردو بول چال کا محاورہ درست رکھنے کی غرض سے ایزاد ہوا ۔ مترجم

ہم کو مُکتی میں آنند بھگوا کر پھر زمین میں ماں باپ کے تعلق سے جنم دے کر ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔ وہی پرماتما مُکتی کی آئین بندی کرنے والا اور سب کا مالک ہے۔ جیسے اس وقت جیو بندھ اور مُکت ہیں ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں[1]۔ بندھ اور مُکتی کا غائت انقطاع ہرگز نہیں ہوتا یعنی بندھ اور مُکتی ہمیشہ نہیں رہتے +

(۲۱) (سوال)

درشنوں میں جہاں دُکھ کا اتینت ابھاؤ لکھا ہے اُس سے مراد یہ نہیں کہ دُکھ ہمیشہ کے لئے ہٹ جاتا ہے +

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः ।
दुःखजन्मप्रवृत्तिदोषमिथ्याज्ञानानामुत्तरोत्तरापाये तदनन्तरापायादपवर्गः । न्यायद० अ० १ । सू० २२ । २॥

جو دُکھ کا اتینت (غائت درجہ کا) انقطاع ہوتا ہے وُہی مُکتی کہلاتا ہے۔ کیونکہ جب علم باطل یعنی جہل[1]۔ لالچ وغیرہ عیوب[2]۔ محسوسات پر دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان[3]۔ جنم لینا[4] اور دُکھ[5] دفع ہوں یعنی اِن آخری آخری قباحتوں کے دُور ہوتے ہوتے اولین اولیں (قباحتیں) زائل ہوں تب ہی مُکتی ہوتی ہے جو ہمیشہ بنی رہتی ہے +

(جواب) یہ ضروری نہیں ہے کہ لفظ اتینت سے قطعی نہ ہونا ہی مراد ہو۔ چنانچہ جیسا کہا جائے کہ اِس آدمی کو اتینت دُکھ یا اتینت سُکھ ہے یعنی غائت درجہ کا دُکھ اور سُکھ اُس آدمی کو ہے۔ تو اِس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اُس کو بہت سُکھ یا دُکھ ہے پس یہاں بھی لفظ اتینت (غائت) سے اِسی طرح مطلب سمجھنا چاہیئے[6] +

[1] یعنی جیسا فی زمانہ کسی قدر جیو بدھ (مبتلاء بندش) اور کسی قدر مُکت (مُکتی یافتہ) ہیں اُسی طرح ہمیشہ کسی قدر اس نوع پر اور کسی قدر اُس نوع پر رہتے ہیں +

[2] مراد ایسی قبیح عادتوں سے ہے جن سے الگ رہنا انسان کے لئے محال ہو جائے جیسا کہ شرابخواری۔ قماربازی یا کوئی خاص قسم کا چسکا۔

[3] مطابق الفاظ منقولہ سُوتر کے جو کہ سنسکرت میں درج ہے یہ نقص یا قباحتیں علے الترتیب اِس طرح ہیں دُکھ۔ جنم۔ پرورتی (محسوسات پر دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان) دوش (لالچ وغیرہ عیوب) متھیا گیان (علم باطل) پس باعتبار اس ترتیب کے اخیر ترین نقص یا قباحت متھیا گیان یعنی علم باطل ہے جس کے دُور ہونے پر اُس سے پہلا نقص لالچ وغیرہ معیوب اور پھر اُس سے پہلے نقص دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان نا قابل ہو جاتے ہیں اور اُنکے زائل ہو جانے پر جنم اور جنم کے رفع ہو جانے پر دُکھ دور ہو جاتا ہے +

[4] یعنی ایسا نہیں ہوتا ہے جیسا کہ دُنیاوی سُکھ بمدت العمر میں یکساں طور پر قائم نہیں رہتے ہیں بلکہ وہ سُکھ کی حالت عالم مُکتی کی تمام عظیم ترعمر میں ہمیشہ یکساں بنی رہتی ہے +

[5] یعنی اوپر جو کہا گیا ہے کہ دُکھ کے اتینت انقطاع سے مُکتی ہوتی ہے اُس سے قطعی انقطاع مُراد نہیں ہے [illegible] بلکہ زیادہ دیر تک انقطاع سے مراد ہے + [illegible] +

ہمیشہ مُبتلا رہتا ہے۔ کیونکہ جسم والے جیو کے دُنیوی خوشی کا خاتمہ ضرور ہی ہوتا ہے۔ اور جو جسم سے بری مُکت جیو آتما برھم میں رہتا ہے اُس کو دُنیوی سُکھ دُکھ چھُوتے بھی نہیں از دست ہمیشہ آنند میں رہتا ہے +

(۲۰) (سوال) جیو مُکتی پا کر پھر کبھی پیدا ہونے اور مرنے کے دُکھ میں آتے ہیں یا نہیں + | از روے وید کے مُکتی دائمی نہیں ہے بلکہ ایک خاص عرصہ کے واسطے ہوتی ہے |

کیونکہ

नच पुनरावर्तते न च पुनरावर्त्तत इति । छान्दो० प्र० ८। खं० १५॥ अनावृत्तिः शब्दादनावृत्तिः शब्दात्॥ वेदान्तद०अ०४। पा० ४ सू० ३३ ॥
यद् गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम । भगवद्गी०

ہمچنیں قولوں سے واضح ہوتا ہے کہ مُکتی وُہی ہے جس سے علیحدہ ہو کر پھر دُنیا میں بھی نہیں آتا +

(جواب) یہ بات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وید میں اِس بات کی تردید کی گئی ہے +

कस्य नूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम। को नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च १॥ अग्नेर्वयं प्रथमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम। सनो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥ २॥
ऋ० ॥ मं० १ । सू० २४ । मं० १ । २ ॥
इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः॥३॥सांख्य०अ०१।सू०१५९।

(سوال) ہم لوگ کس کا نام پاک سمجھیں۔ کون غیر فانی اشیا کے درمیان جلوہ گر دیوتا ہمیشہ نُورِ مطلق ہے اور ہم کو مُکتی کا سُکھ بھگوا کر پھر اِس دُنیا میں جنم دیتا اور ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے +

(جواب) ہم اس منور بالذات۔ قدیم۔ دائم مُکت پرماتما کا نام پاک سمجھیں جو

खं० ७ । मं० १ ॥

स वा एष एतेन दैवेन चक्षुषा मनसैतान् कामान् पश्यन् रमते ॥ य एते ब्रह्मलोके तं वा एतं देवा आत्मानमुपासते तस्मात्तेषाꣳ सर्वे च लोका आत्ताः सर्वे च कामाः स सर्वाꣳश्च लोकानाप्नोति सर्वाꣳश्च कामान्यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति ॥ छान्दो० प्र० ८ । ख० १२ । मं० ५ । ६ ॥

मघवन्मर्त्यं वा इदꣳ शरीरमात्तं मृत्युना तदस्याऽमृतस्याशरीरस्यात्मनोऽधिष्ठानमात्तो वै सशरीरः प्रियाप्रियाभ्यां न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः । छान्दो० प्र० ८ ख० १२ । मं० १ ॥

جو پرماتما سب گناہوں سے ۔ بڑھاپے ۔ موت ۔ غم ۔ بھوک ۔ پیاس سے الگ ہے سچی خواہش اور سچے ارادے والا ہے ۔ اُس کو کھوجنا اور اُس کے جاننے کی خواہش کرنا چاہیئے ۔ جس پرماتما کے تعلق سے مکت جیو سب لوگوں (نظام دُنیا) اور تمام خواہشوں کو حاصل کرتا ہے ۔ جو پرماتما کو جان کر (یعنی مکتی یا فتح) موکش کے وسائل کا اور اپنے آپ کو پاک کرنے کا علم رکھتا ہے ۔ سو ایسا فائز النجات جیو پاک اور روشن آنکھ اور پاکیزہ مَن سے خواہشوں کو دیکھتا اور حاصل کرتا ہوا مسرور پھرتا ہے + جو برہم لوک یعنی لائق دیدار پرمیشور میں قیام کر کے موکش کے سُکھ کو بھوگتے ہیں اور پرماتما جو کہ سب کا ضابط القلوب اور محیط ہے حصول نجات کے سرگرم عالم لوگ جو اُس کی اپاسنا کرتے ہیں ۔ اُنکو سب لوک (نظام دُنیا) اور سب خواہشیں حاصل ہوتی ہیں ۔ یعنی جو جو ارادہ میں آتا ہے وہ وہ عالم اور وہ وہ خواہش حاصل ہو جاتی ہے ۔ اور وہ مکت جیو جسم کثیف کو چھوڑ کر جسم ارادی سے آکاش کے اندر پرمیشور میں پھرتے ہیں ۔ کیونکہ جو جسم والے ہوتے ہیں وہ دُنیوی دُکھ سے بری نہیں ہو سکتے ۔ چنانچہ اِندر کو پرجاپتی نے کہا کہ اے برتر معزز صاحب دولت ! مرنا اِس کثیف جسم کا دھرم (خاصہ) ہے ۔ اور جیسے شیر کے مُونھ میں بکری ہو ویسے یہ جسم موت کے مونھ میں ہے ۔ ایسا جسم اِس لاموت اور غیر مجسم جیو آتما کے رہنے کا مقام ہے ۔ اِسی لئے یہ جیو سُکھ اور دُکھ میں

نہیں مانتے +

ویسے ہی

भावं जैमिनिर्विकल्पामननात् ॥ वेदान्त द० ४ । ४ । ११ ॥

جیمنی آچاریہ مکت پرش کے لطیف جسم - حواس اور بران وغیرہ کا بھی بشمول من کے موجود رہنا مانتے ہیں نہ کہ معدوم ہو جانا +

द्वादशाहवदुभयविधं बादरायणोऽतः ॥ वेदान्तद० ४ ४ १२ ॥

ویاس منی مکتی میں موجودگی اور معدومیت دونوں کو مانتے ہیں یعنی مکتی کے اندر جیو پاک طاقتوں والا بنا رہتا ہے اور ناپاکیزگی - گناہ آلودہ چلن - دُکھ - اگیان وغیرہ کا معدوم ہو جانا مانتے ہیں +

यदा पंचावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।
बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम् ॥ कठो० अ० २ । व० ६ । मं० १० ॥

(۱۹) یہ اُپنشد کا قول ہے - جب پانچ گیان اندری (حواس خمسہ علمی) معہ من کے جیو کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتے ہیں اور عقل مستقیم الیقین ہوتی ہے - اُس کو پرم گتی یعنی موکش کہتے ہیں + یعنے حالت اعلےٰ

اُپنشدوں کی رائے کہ مکتی میں جیو پاکیزہ طاقتوں سے سُکھ بھوگتا ہے اور پرمیشور میں رہتا ہے +

य आत्मापहतपाप्मा विजरो विमृत्युर्विशोको ऽविजिघत्सो ऽपिपासः सत्यकामः सत्यसंकल्पः सोऽन्वेष्टव्यः स विजिज्ञासितव्यः सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान् यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति । छान्दो० प्र० ८ ।

ति, रसयन् रसना भवति, जिघ्रन् घ्राणं भवति, मन्वानोमनो भवति, बोधयन् बुद्धिर्भवति चिंतयंश्चितम्भवत्यहङ्कुर्वाणो हङ्कारो भवति ॥ शतपथ० कां० १४ ॥

مُکتی میں مادی جسم یا آلاتِ احساس جیو آتما کے ساتھ نہیں رہتے۔ مگر اُس کے طبعی پاکیزہ صفات رہتے ہیں۔ جب سُننا چاہتا ہے تو کان۔ چھُونا چاہتا ہے تو جلد۔ دیکھنے کے ارادہ سے آنکھ۔ ذائقہ کے لئے زبان۔ سُونگھنے کے لئے ناک۔ سنکلپ وِکلپ کرنے کے واسطے مَن۔ یقین کرنے کے لئے عقل۔ یاد کرنے کے لئے حافظہ۔ پندارِ خودی کے لئے انانیت کی صورت اپنی ذاتی طاقت سے مُکتی میں جیو آتما بن جاتا ہے۔ اور جسم محض بشکل ارادہ کے ہوتا ہے۔ جیسے جسم کے سہارے ہونے پر بذریعہ آلاتِ احساس کے جیو اپنے کام کرتا ہے ویسے ذاتی طاقت سے مُکتی میں تمام آنند یعنی فرحت و خوشی حاصل کر لیتا ہے ⁂

(۱۷) (سوال) اُس کی طاقت کتنے قسم کی اور کتنی ہے ⁂

مُکتی میں جیو کے ساتھ ۲۴ طاقتیں قائم رہتی ہیں جن سے سُکھ بھوگتا ہے

(جواب) مقدم تو ایک قسم کی طاقت ہے۔ مگر زور۔ ہمت۔ کشش۔ تحریک۔ حرکت۔ جوف۔ امتیاز۔ فعل۔ حوصلہ۔ یاد۔ یقین۔ خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ ملاپ۔ جُدائی۔ ملانا۔ جُدا کرنا۔ سُننا۔ چھُونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سُونگھنا اور گیان۔ یہ چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے۔ اس وجہ سے مُکتی میں بھی آنند کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے۔ اگر مُکتی میں جیو لے ہو جاتا تو مُکتی کے سُکھ کو کون بھوگتا۔ اور جو جیو کے فنا ہونے کو مُکتی سمجھتے ہیں وہ تو سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ مُکتی تو جیو کی یہ ہے کہ دُکھوں سے چھُوٹ کر راحتِ مطلق۔ محیطِ کُل۔ غیر متناہی پرمیشور میں جیو آنند کے ساتھ رہے۔ دیکھو ویدانت شاریرک سُوتروں میں ⁂

अभावं वादरिराह ह्येवम् ॥ वेदान्तद० ४ । ४ । १० ॥

ویدانت درشن سے ثبوت کہ مُکت جیو کی طاقتیں قائم رہتی ہیں

(۱۸) وادری جو ویاس جی کے والد ہیں وہ مُکتی میں جیو کا اور اُس کے ساتھ مَن کا "بھاؤ" (موجود رہنا) مانتے ہیں۔ یعنی پراشر جی (وادری) جیو اور مَن کا لَے ہونا

(۱۴) (سوال) مکتی اور بندھ کن کن باتوں سے ہوتا ہے۔

مکتی حاصل کرنے کے وسائل۔

(جواب) پرمیشور کے حکم کی بجا آوری سے ادھرم۔ اودّیا۔ بدصحبت بدتاثیرات اور بدعادات کے پرہیز سے راست گوئی۔ رفاہِ دیگراں۔ وِدّیا اور تعصب سے رو رعایت انصاف اور دھرم کو ترقی دینے سے۔ مسبوق الذکر طریقہ پر پرمیشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات) اور اُپاسنا (عبادت) یعنی یوگ کی مزاولت کرنے سے۔ علم کے پڑھنے پڑھانے اور دھرم سے جدوجہد کرکے گیان کو ترقی دینے سے۔ سب سے عمدہ سادھن (حصولِ کامیابی کے متعلق عمل و تدابیر) کو کام میں لانے سے اور جو کچھ کیا جائے وہ سب بلے رو رعایت انصاف اور دھرم کے مطابق ہی کیا جاوے۔ ہمچو قسم کے سادھنوں سے مکتی ہوتی ہے اور اُس کے برعکس ایشور کے حکم کی خلاف ورزی وغیرہ افعال سے بندھ ہوتا ہے۔

(۱۵) (سوال) مکتی میں جیو لے (تحلیل) ہو جاتا ہے یا قائم رہتا ہے۔

مکتی میں جیو لے (معدوم) نہیں ہو جاتا بلکہ برابر قائم رہتا ہے۔

(جواب) قائم رہتا ہے۔

(سوال) کہاں رہتا ہے۔

(جواب) برھم میں۔

(سوال) برھم کہاں ہے۔ اور وہ مکت جیو کسی ایک مقام میں رہتا ہے یا اپنی خواہش سے ہر جگہ پھرتا ہے۔

(جواب) برھم ہر جگہ بھرپور ہے۔ اُسی میں مکت جیو بے روک ٹوک گیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے۔

(۱۶) (سوال) مکت جیو کا کثیف جسم ہوتا ہے یا نہیں۔

مکتی میں جیو سُکھ کس طرح بھوگتا ہے۔

(جواب) نہیں۔

(سوال) پھر وہ سُکھ اور آنند کو کس طرح بھوگتا ہے۔

(جواب) حقّانی ارادہ وغیرہ اُس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں مادی تعلق نہیں رہتا۔ جیسے

शृण्वन् श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन्त्वग्भवति, पश्यन् चक्षुर्भव-

مُنوتر یا وید میں لکھا ہے کہ پرمیشور جھوٹا ارادہ کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ کیونکہ جیسا کسی چور نے کوتوال کو سزا دی۔ یا یوں کہو کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اس ضرب المثل کے مطابق تمہاری بات ٹھیری۔ یہ تو امر واجبی ہے کہ کوتوال چور کو سزا دے مگر یہ برعکس معاملہ ہے کہ چور کوتوال کو سزا دیوے۔ ایسے ہی تم جھوٹے ارادے رکھنے والے اور دروغ گو ہو کر وہی اپنا عیب ناحق برھم پر لگاتے ہو۔ اگر برھم باطل العلم۔ باطل القول۔ باطل العمل ہووے تو غیر متناہی برھم سب کا سب ویسا ہی ہو جاوے کیونکہ وہ یکساں رہتا ہے۔ وہ صادق الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق القول اور صادق العمل ہے۔ یہ سب عیب تمہارے ہیں برھم کے نہیں۔ جس کو تم ودیا کہتے ہو وہ اودیا ہے اور تمہارا "اُدھیا روپ" بھی باطل ہے کیونکہ آپ برھم نہ ہو کر اپنے تئیں برھم اور برھم کو جیو ماننا خیال باطل نہیں تو کیا ہے جو محیط کل ہے وہ محدود اور اگیان (نادانی) و بندھن میں پڑنے والا کبھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگیانی۔ محدود۔ مختص المقام۔ محدود الوجود اور محدود العلم جیو ہوا کرتا ہے نہ کہ علیم کل و محیط کل برھم +

اب مُکتی اور بندھ کا بیان کرتے ہیں

(۱۳) (سوال) مُکتی کس کو کہتے ہیں +

مُکتی سے مراد دُکھ سے چھوٹنا اور سُکھ کو پانا ہے۔

(جواب) جس کو پاکر لوگ رہائی پاتے ہیں یا الگ ہوتے ہیں وہ مُکتی ہے یعنی جس میں مخلصی ہو اُس کا نام مُکتی ہے +

(سوال) کس سے مخلصی پانا

(جواب) جس سے چھوٹ جانے کی خواہش سب جیو کرتے ہیں +

(سوال) کس سے چھوٹنے کی خواہش کرتے ہیں؟

(جواب) جس سے چھوٹنے کی اُنہیں ضرورت ہے +

(سوال) کس سے چھوٹنے کی ضرورت ہے؟

(جواب) دُکھ سے +

(سوال) چھوٹ کر کس کو پاتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟

(جواب) سُکھ کو پاتے ہیں اور برھم میں رہتے ہیں +

ہوا جہاں جہاں آگے سرکتا سرکتا جائیگا وہاں وہاں کا برہم شُدھ، خطا اور اگیانی ہوتا جائیگا۔ اور جتنا جتنا مقام چھوٹتا جائیگا اُس اُس مقام کا گیانی۔ پاک اور پاکیزہ ہوتا جائیگا۔ اسی طرح تمام دنیا کے برہم کو ہر جگہ انتہ کرن بگاڑا کریں گے اور لمحہ بہ لمحہ بندھ اور مکتی ہوا کرے گی۔ تمہارے کہنے کے مطابق اگر ایسا ہوتا تو کسی جیو کو سابقہ دیدو شنید کی یاد نہ رہتی۔ کیونکہ جس برہم نے دیکھا (سُنا) تھا وہ نہیں رہا۔ اس لئے برہم اور جیو یا جیو اور برہم ایک کبھی نہیں ہوتے۔ ہمیشہ جُدا جُدا رہتے ہیں +

(۱۲) (سوال) یہ سب محض "ادھیاروپ" ہے یعنی ایک چیز میں دوسری چیز کو عائد کرنا ادھیاروپ کہلاتا ہے۔ اُسی نہج پر شئے موسوم برہم میں کل دنیا اور اُس کے سلسلۂ کاروبار کو عائد کرنے کے ذریعہ سے متلاشی کو سمجھایا جاتا ہے (ورنہ) دراصل سب برہم ہی ہے +

ادھیاروپ یعنی دنیا کو فرضی تصور کرنے کا مسئلہ غلط ہے۔

(سوال) "ادھیاروپ" کا کرنے والا کون ہے +

(جواب) جیو +

(سوال) جیو کس کو کہتے ہیں +

(جواب) انتہ کرن سے محدود چیتن کو +

(سوال) انتہ کرن سے محدود چیتن کوئی دوسرا ہے یا وہی برہم +

(جواب) وہی برہم ہے +

(سوال) تو کیا برہم نے ہی اپنے اندر دنیا کو جھُوٹ مُوٹ فرض کر لیا۔

(جواب) ہو۔ برہم کا اس سے کیا نقصان ہے +

(سوال) جو جھُوٹا فرض کرتا ہے کیا وہ جھوٹا نہیں ہوتا +

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو کچھ من۔ زبان سے فرض کیا یا کہا جاتا ہے وہ سب باطل ہے +

(سوال) پھر من اور زبان سے جھوٹی مفروضات کا عامل اور جھوٹ بولنے والا برہم فرضی اور دروغ گو ہوا یا نہیں +

(جواب) ہو۔ ہم کو غرض مطلب سے ہے +

واہ رے جھوٹے ویدانتیو! تم نے صادق وجود۔ صادق مشیئت۔ صادق ارادہ والے پرمیشور کو جھوٹا بنا دیا۔ کیا یہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے کس اُپ نشد۔

(جواب) نہیں +

(سوال) پھر وہ کیا ہے

(جواب) الگ الگ مٹی - پانی - آگ کے ترسرینو (ذرّات) نظر آتے ہیں - اُس میں جو نیلا پن دکھلائی دیتا ہے وہ زیادہ تر پانی ہے جو برستا ہے اور وہی نیلا ہے - جو دُھندلا پن نظر آتا ہے وہ زمین سے اُڑی ہوئی گرد ہوا میں گھومتی ہے - وہی نظر آتی ہے - اور اُسی کا عکس پانی یا آئینہ میں دکھائی دیتا ہے - آکاش کا ہرگز نہیں +

(۱۰) (سوال) جیسے گھٹ آکاش (خلاء سُبو) مٹھ آکاش (خلاء مکان) میگھ آکاش (خلاء ابر) اور مہدآکاش (خلاء اعظم) کی تقسیم کہنے سُننے میں آتی ہے - ویسے ہی برہمانڈ (کائنات) اور انتہ کرن (حواس اندرونی) عوارض کی تفریق کے باعث برہم کے نام ایشور اور جیو ہوتے ہیں - جب گھڑا وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں تب اُس کو مہا آکاش (خلاء اعظم) کہتے ہیں +

> نہ آکاش کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں -

(جواب) یہ بات بھی نادانوں کی سی ہے - کیونکہ آکاش کے کبھی ٹکڑے نہیں ہوتے کہنے سُننے میں بھی "گھڑا لاؤ" وغیرہ محاورہ آتا ہے کوئی نہیں کہتا کہ گھڑے کا آکاش لاؤ - اِس لئے یہ بات ٹھیک نہیں +

(۱۱) (سوال) جیسے سمندر میں مچھلیاں اور کیڑے اور آکاش میں پرند وغیرہ گھومتے ہیں ویسے چدآکاش برہم میں سب انتہ کرن گھوم رہے ہیں وہ خود تو جڑ ہیں مگر محیط کُل پرماتما کے وجود سے ایسے چیتن ہو رہے ہیں جیسے آگ سے لوہا - (بیرونی لمس گرم ہوتا ہے) جیسے وہ چلتے پھرتے ہیں اور آکاش وعلیٰ ہذا القیاس برہم بے حرکت ہے - اِسی طرح جیو کو برہم ماننے میں کوئی نقص نہیں آتا -

> انتہ کرن میں آکر برہم جیو نہیں بنتا برہم اور جیو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں

(جواب) تمہاری یہ مثال بھی درست نہیں - کیونکہ اگر محیط کُل برہم انتہ کرن میں جلوہ گر ہو کر جیو ہو جاتا ہے تو اُس میں ہمہ دانی وغیرہ صفات ہوتے ہیں یا نہیں اگر کہو کہ پردہ ہو جانے کے باعث ہمہ دانی نہیں رہتی تو بتاؤ کہ برہم زیر پردہ اور شکستہ ہے یا ناشکستہ - اگر کہو کہ ناشکستہ ہے تو بیچ میں کوئی بھی پردہ نہیں ڈال سکتا اور جب پردہ نہیں تو ہمہ دانی کیوں نہیں - اگر کہو کہ بوجہ بھول جانے اپنی ماہیت کے انتہ کرن کے ساتھ چلتا ہوا سا نظر آتا ہے نہ کہ بروے ماہیت - تو جس حالت میں خود نہیں چلتا تو انتہ کرن جتنا جتنا سا بقدر پیش آمدہ مقام کو چھوڑتا

اُس کو خوشی ہوسکتی ہے اور نہ غم بلکہ من کے ذریعہ خوشی غم۔ دُکھ سُکھ کا بھوگنے والا جیو ہے۔ جیسے بہش کرن (آلات بیرونی) کان وغیرہ حواس سے اچھی بُری آواز وغیرہ محسوسات کو لے کر جیو سُکھی دُکھی ہوتا ہے اُسی طرح انتہ کرن (آلات اندرونی) یعنی مَن (جز ہر دراکہ) بُدھی (عقل) چِت (حافظہ) اور اہنکار (انانیت) کے ذریعہ سنکلپ وکلپ (ارادہ و تامل) نشچے (یقین) سمرن (یاد) ابھمان (پندار خودی) کا کرنے والا سزا اور جزا کو پاتا ہے۔ جیسے تلوار سے مارنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے نہ کہ تلوار۔ ویسے ہی جسم۔ حواس انتہ کرن اور پران کے وسائل سے اچھے بُرے کاموں کا کرنے والا جیو سُکھ اور دُکھ کا بھوگنے والا ہے۔ جیو اعمال کا شاہد نہیں بلکہ کرنے والا اور بھوگنے والا ہے۔ اعمال کا شاہد تو ایک لاثانی پرماتما ہے۔ جو فعلوں کا فاعل جیو ہے وہی اعمال میں ملوث ہوتا ہے۔ وہ ایشور اور شاہد نہیں ہے۔

(۸) (سوال) جیو برہم کا عکس ہے۔ جیسے آئینہ کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے عکس میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ اسی طرح انتہ کرن میں برہم کا عکس جیو تب تک رہتا ہے جب تک انتہ کرن کا عارضہ موجود ہے۔ جب انتہ کرن زائل ہوگیا تب جیو مکت ہے۔

جیو برہم کا عکس نہیں اور نہ برہم کا عکس پڑ سکتا ہے۔

(جواب) یہ بچوں کی سی بات ہے۔ کیونکہ عکس صورت والی چیز کا صورت والی چیز میں پڑا کرتا ہے۔ جیسے مُنہ اور آئینہ صورت رکھتے ہیں اور جُدا بھی ہیں۔ جدا نہ ہوتے تو بھی عکس نہ پڑ سکتا۔ برہم کے بے شکل اور محیط کُل ہونے کی وجہ سے اُس کا عکس ہی نہیں ہوسکتا۔

(۹) (سوال) دیکھو عمیق اور شفاف پانی میں بے صورت اور محیط آکاش کا "ابھاس" (خلا کا عکس) پڑتا ہے۔ اسی طرح صاف انتہ کرن میں پرماتما کا "ابھاس" ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اُس کو "چد آبھاس" (چت کا ابھاس = برہم کا عکس) کہتے ہیں۔

آکاش کا عکس نہیں ہوتا

(جواب) یہ طفلانہ فہم کی بیہودہ بکواس ہے۔ کیونکہ آکاش دیکھنے کے قابل نہیں تو اُس کو کوئی آنکھ سے کیوں کر دیکھ سکتا ہے۔

(سوال) یہ جو اوپر کو نیلا اور دُھندلا نظر آتا ہے وہ آکاش نیلگوں دکھلائی دیتا ہے یا نہیں۔

(جواب) جو ادھرم اور اگیان میں پھنسا ہوا جیو ہے۔

(سوال) بندھ اور موکش طبعی ہوتا ہے یا عارضی۔

(جواب) عارضی۔ کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھ اور مکتی کبھی دور نہ ہوتے ÷

(سوال)

न निरोधो न चोत्पत्तिर्न बद्धो न च साधकः ॥
न मुमुक्षुर्न वै मुक्त इत्येषा परमार्थता ॥
गौडपादीयकारिका प्र० २ । का० ३२ ॥

مانڈوکیہ اُپنشد کی شرح میں یہ شلوک آیا ہے۔ جیو کے برہم ہونے کی وجہ سے دراصل جیو کا نِرودھ (نہیں) یعنی وہ کبھی پردہ میں نہیں آتا اور نہ جنم لیتا ہے نہ بندھ (یعنی بندش یافتہ) ہے اور نہ سادھک ہے یعنی نہ کوئی تدبیر عمل میں لانے والا ہے۔ نہ چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے اور نہ کبھی اُس کو مکتی ہے۔ کیونکہ جب اصل میں بندھ ہی نہیں ہوا تو مکتی کیسی ÷

(جواب) یہ نوین ویدانتیوں کا کہنا سچ نہیں۔ کیونکہ جیو بوجہ محدود الوجود ہونے کے پردہ میں آتا ہے۔ اور جسم کے ساتھ نمودار ہونے کی صورت میں جنم لیتا ہے۔ گناہ آلودہ اعمال کے نتائج بھوگنے کے بندھن میں پھنستا ہے۔ اُس (بندھن) کے چھڑانے کی تدبیر کرتا ہے۔ دُکھ سے چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔ اور دُکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند پرمیشور کو واصل ہو کر مکتی کو بھی بھوگتا ہے +

(۷) (سوال) یہ سب خاصیتیں جسم اور انتہ کرن (یعنی حواس اندرونی) کی ہیں جیو کی نہیں کیونکہ جیو تو گناہ اور ثواب سے بیزار محض شاہد ہے۔ سردی گرمی وغیرہ جسم کے خاصے ہیں۔ آتما غیر ملوث ہے +

جسم ا۔ حواس جڑ ہیں جن کے ذریعہ جیو کرم کرتا ہے اس لئے جیو اعمال کا نتیجہ بھوگنے والا ہے نہ کہ شاہد۔

(جواب) جسم اور انتہ کرن جڑ ہیں۔ اُن کو سردی اور گرمی کا لگنا اور بھوگنا نہیں ہوتا۔ جو چیتن (یعنی ذی حس) انسان وغیرہ متنفس (یعنی ذی نفس) اُن کو مس کرتا ہے۔ وہی سردی گرمی کو معلوم کرتا اور بھوگتا (یعنی حصول) ہے + اسی طرح پران بھی جڑ ہیں نہ اُنکو بھوک اور نہ پیاس ہے کیونکہ پران والے جیو کو بھوک پیاس لگتی ہے + ایسے ہی من بھی جڑ ہے۔ نہ

یہ یوگ سوتر کا قول ہے۔ فانی دُنیا اور جسم وغیرہ کو غیر فانی سمجھنا یعنی جو دنیا بصورت معلول دیکھی سُنی جاتی ہے، ہمیشہ رہے گی۔ ہمیشہ سے ہے اور یوگ کے زور سے دیوتاؤں کا یہی جسم ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ ایسی اُلٹی عقل ہونا اَوِدیا کا پہلا جزو ہے۔

۱۔ انِت یعنی فانی کو ازلی و ابدی سمجھنا۔

ناپاک یعنی غلاظت بھری عورات وغیرہ اور دروغ گوئی۔ چوری وغیرہ ناپاک کو پاک سمجھنا دوسرا جزو ہے۔

۲۔ آشوچی میں شوچی کا خیال یعنی ناپاک کو پاک سمجھنا

حظ محسوسات کی کثرت کو جو دُکھ ہے سُکھ سمجھنا وغیرہ تیسرا

۳۔ دُکھ کو سُکھ سمجھنا

غیر ذی روح کو ذی روح سمجھنا اَوِدیا کا چوتھا جزو ہے۔ یہ چار قسم کا اُلٹا علم اَوِدیا کہلاتا ہے۔

۴۔ غیر ذی نفس یا غیر ذی روح کو ذی نفس یا ذی روح سمجھنا

(۳) اس کے برخلاف یعنی فانی کو فانی۔ اور غیر فانی کو غیر فانی ناپاک کو ناپاک اور پاک کو پاک۔ دُکھ کو دُکھ اور سُکھ کو سُکھ۔ غیر ذی روح کو غیر ذی روح اور ذی روح کو ذی روح سمجھنا وِدیا ہے

وِدیا کی تشریح

(۴) یعنی جس سے اشیا کی حقیقی ماہیت سمجھی جاوے اُس کو وِدیا اور جس سے اصلی ماہیت نہ جان پڑے۔ دھوکھے سے ایک چیز کو دوسری سمجھا جاوے۔ اُس کو اَوِدیا کہتے ہیں۔

ودیا اور اودیا کے لفظی معنی۔

کرم اور اُپاسنا اس لئے اَوِدیا ہیں کہ یہ محض بیرونی اور اندرونی افعال کا نام ہیں۔ علم محض نہیں۔ اسی وجہ سے منتر میں کہا ہے کہ پاکیزہ افعال اور پرمیشور کی اُپاسنا کے بغیر موت کے دُکھ سے کوئی پار نہیں ہوتا۔

کرم اور اُپاسنا کیوں اَوِدیا ہیں۔

(۵) مطلب یہ ہے کہ پاک اعمال۔ پاک اُپاسنا (تعلق و طلبگاری) اور پاک علم ہی سے مکتی اور دروغ گوئی وغیرہ ناپاک اعمال۔ پتھر کی تصویر وغیرہ کی اُپاسنا اور جھوٹے علم سے بندھ ہوتا ہے۔ کوئی انسان ایک لحظہ بھر بھی اعمال۔ اُپاسنا اور علم سے خالی نہیں رہتا۔ اس لئے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام کرنا اور دروغ گوئی وغیرہ ادھرم کو چھوڑ دینا ہی مکتی کا ذریعہ ہے۔

نیک اعمال باعث مکتی اور بد اعمال باعث بندھ کے ہیں۔

(۶) (سوال) مکتی کس کو حاصل نہیں ہوتی۔

(جواب) جو بندھ میں ہے۔

(سوال) بندھ میں کون ہے۔

مکتی اور بندھ عارضی ہیں طبعی نہیں۔

نواں سملاس

اب ودیا۔ اودیا اور بندھ۔ موکش کے مضامین کا بیان کریں گے
بمعنے علم بمعنی جہل بمعنی بندش بمعنی نجات

विद्यां चाऽविद्यां च यस्तद्वेदोभयꣳ सह । अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥ यजु:० ॥ अ० ४० । मं० १४ ॥

ودیا اور اودیا دونوں کی ماہیت جاننا ضروری ہے۔

(۱) جو انسان ودیا اور اودیا کی ماہیت کو ساتھ ہی ساتھ جانتا ہے وہ اودیا یعنی کرم اور اپاسنا[1] کے ذریعہ موت کو تیر جاتا ہے اور ودیا یعنی حقیقی علم کے ذریعہ موکش کو حاصل کرتا ہے۔

(۲) اودیا کی تعریف

اودیا کے چار قسم

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसुखात्मख्यातिरविद्या । पात० द० साधनपादे सू० ५ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(انت۔ اشوچی۔ دکھ۔ اناتما میں نت۔ شوچی۔ سکھ۔ آتما کا خیال ہونا اودیا ہے)
بمعنی غیر دائمی بمعنی ناپاک بمعنی تکلیف بمعنی غیر ذی نفس بمعنی دائمی بمعنی پاک بمعنی راحت بمعنی ذی نفس

[1] کرم اور اپاسنا کو مجازاً باعتبار اس امر کے اودیا کہا گیا ہے کہ یہ حقیقی علم نہیں ہے بلکہ علم حقیقی کے ...

راحت کو پہلے کلپ[1] میں بنایا تھا ویسا ہی اِس کلپ یعنی اِس سرشٹی میں بھی بنایا ہے۔ نیز سب لوک لوکا نتر بھی بنا سے ہیں۔ فرق ذرا بھی نہیں ہوتا +

مختلف کُرّوں میں ویدوں کا یکساں ہونا

۵۶۔ (سوال) جن ویدوں کا اس لوک میں ظہور ہے اُنہی کا اُن کُروں میں بھی ظہور ہے یا نہیں ؟

(جواب) اُنہی کا ہے جیسے ایک راجا کے قوانین انتظام سلطنت سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں اُسی طرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کے ویدوکت قوانین اپنے عالم صورت تمام راج میں یکساں ہیں +

جیو اور پرکرتی کا پرمیشور کے تابع ہونا

۵۷۔ (سوال) جب یہ جیو اور پرکرتی کے تتو ازلی اور پرمیشور کے بنائے نہیں ہیں تو پرمیشور کا اختیار بھی اِن پر نہ ہونا چاہئے کیونکہ سب آزاد ہیں +

(جواب) جیسے راجا اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے ماتحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادّی اشیاء ہیں + جب پرمیشور سب مخلوق کا بنانے اور جیووں کے اعمال کا ثمرہ دینے والا۔ سب کا ٹھیک ٹھیک محافظ اور لا محدود طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا (جیو) اور مادی اشیاء اُس کے ماتحت کیوں نہ ہوں ؟

اس لئے جیو کرم (فعل) کرنے میں خود مختار مگر اعمال کا ثمرہ بھوگنے میں پرمیشور کے قانون کے تابع ہیں اسی طرح قادر مطلق (پرمیشور) دنیا کی پیدایش۔ سنگھار (پرلے) اور پرورش (کرنے والا) اور تمام کائنات کا صانع ہے +

اِس کے آگے ودیا اودیا بندھ اور موکش کے مضمون پر لکھا جائیگا۔

یہ آٹھواں سملاس پورا ہوا

(نوٹ منجانب مترجم) [1] کلپ کی تشریح پہلے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھئے +

(جواب) یہ سب کُرہ زمین ہیں اور اِن میں انسان وغیرہ آبادی بھی رہتی ہے کیونکہ:-

एतेषु हीदं सर्वं वसु हितमेते हीदं सर्वं वासयन्ते तद्यदिदं सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति॥ शत० कां० १४ ॥ प्र० ६ । ब्रा० ७ । कं० ४ ॥

زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ تارہ اور سورج کو اِس لئے وسو کہتے ہیں کہ اُنہیں میں تمام اشیاء اور مخلوقات بستی ہے۔ اور یہی سب کا مسکن ہیں اور چونکہ یہ جائے سکونت ہیں اِس لئے اِن کا نام وسو ہے۔ جب سُورج چاند اور تارے بھی زمین کی مثال وسو ہیں پھر اُن میں اِسی طرح آبادی ہونے میں کیا شک (رہے)؟ اور جس طرح پرمیشور کا یہ چھوٹا سا لوک (دنیا) انسان وغیرہ کی آبادی سے بھرا ہُوا ہے تو کیا باقی سب لوک (کُرے) خالی ہو نگے؟ پرمیشور کا کوئی بھی کام بے مطلب نہیں ہوتا تو کیا اِتنے بیشمار لوکوں (کُروں) میں انسان وغیرہ کی آبادی نہ ہونے سے ایشور کا کام کبھی سپھل (بانتیجہ) ہو سکتا ہے؟ اِس لئے سب جگہ انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔

مختلف کُروں میں اختلاف یا عدم اختلاف صورت

(سوال ۵۵) جیسے اِس ملک میں انسان وغیرہ مخلوقات کی صورت (اور) اعضا ہیں ویسے ہی دیگر لوکوں (کُروں) میں ہونگے یا اس کے برعکس؟

(جواب) کچھ کچھ صورت میں اِختلاف ہونا ممکن ہے جس طرح اِس کُرہ زمین پر چینی۔ حبشی۔ اور آریہ ورت اور یورپ والوں کے اعضا رنگ رُوپ اور شکل میں تھوڑا تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر کُروں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ لیکن جس نوع کی جیسی خلقت اِس دُنیا میں ہے اُسی نوع کی خلقت دیگر لوکوں (کُروں) میں بھی ہے۔ جس جس جسم کے حصے میں آنکھ وغیرہ اعضا ہیں دیگر کُروں میں بھی اُسی نوع کے اعضا اُسی طرح اور اُسی مقام میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत् । दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १९० ॥

دھاتا[1] پرمیشور نے جس قسم کے سُورج چاند روشنی زمین آسمان اور اُن کے اندر سامان

(نوٹ منجانب مترجم) [1] سب کو قایم رکھنے والا۔

جیسے :-

दिवि सोमो अधि श्रितः ॥ अथ० कां० १४ । अनु० १। मं० १ ॥

جیسے یہ چاند سورج سے روشن ہوتا ہے ویسے ہی زمین وغیرہ لوک (کُرہ) بھی سورج کی روشنی ہی سے روشن ہوتے ہیں۔ لیکن رات اور دن ہمیشہ بنے رہتے ہیں کیونکہ زمین وغیرہ لوکوں (کُرّوں) کے گھومنے میں جتنا حصہ سورج کے سامنے آتا ہے اُتنے میں دن اور جتنا پیٹھ کی طرف یعنی آڑ میں ہوتا جاتا ہے اُتنے میں رات یعنی طلوع۔ غروب۔ شام۔ دوپہر۔ آدھی رات وغیرہ جتنے وقت کے حصے ہیں وے سب ملکوں میں ہمیشہ بنے رہتے ہیں یعنی جب آریہ ورت میں طلوع آفتاب ہوتا ہے اُس وقت پاتال یعنی امریکہ میں غروب ہوتا ہے اور جب آریہ ورت میں غروب ہوتا ہے تب پاتال کے ملک میں طلوع ہوتا۔ جب آریہ ورت میں نصف دن یا نصف رات ہے اُسی وقت پاتال کے ملک میں نصف رات اور نصف دن رہتا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا اور زمین نہیں گھومتی وے سب جاہل ہیں۔ کیونکہ جو ایسا ہوتا تو کئی ہزار برس کے دن اور رات ہوتے۔ سُورج کا نام بُردھن ہے یعنی وہ زمین سے لاکھوں گنا بڑا اور کروڑوں کوس دور ہے۔ جیسے رائی کے مقابلہ میں پہاڑ گھومے تو بہت دیر لگتی اور رائی کے گھومنے میں بہت وقت نہیں لگتا ویسے ہی زمین کے گھومنے سے ٹھیک ٹھیک دن رات ہوتا ہے سورج کے گھومنے سے نہیں۔ اور جو سورج کو ساکن بتلاتے ہیں وے بھی علم سیارات کے جاننے والے نہیں۔ کیونکہ اگر سورج نہ گھومتا ہوتا تو ایک راشی ستھان (بُرج) سے دوسری راشی یعنی برج کو حاصل نہ کرتا۔ اور ثقیل جسم گھومے بغیر آکاش میں مقرر جگہ پر کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جینی کہتے ہیں کہ زمین گھومتی نہیں بلکہ نیچے نیچے چلی جاتی ہے اور دو سورج اور دو چاند صرف جمبودیپ میں بتلاتے ہیں وے تو گہری بھانگ کے نشہ میں مست ہیں۔ کیونکہ جو نیچے نیچے چلی جاتی تو چاروں طرف ہوا کے چکر نہ بننے سے زمین پارہ پارہ ہوتی اور اوپر کی جگہ رہنے والوں کو ہوا مس نہ ہوتا۔ نیچے والوں کو زیادہ ہوتا اور ایک سی ہوا کی حرکت ہوتی دو سورج چاند ہوتے تو رات اور کرشن پکش[1] ہونے کا قاعدہ ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اس لئے ایک زمین کے پاس ایک چاند اور کئی زمینوں کے درمیان میں ایک سورج رہتا ہے ۔

سُورج چاند وغیرہ میں آبادی کا ہونا	۵ (سوال) سورج چاند اور تارے کیا شے ہیں اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے یا نہیں ؟

(نوٹ منجانب مترجم) [1] اندھیرے پندرہ دنوں کو کہتے ہیں ۔

درخت وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ گنتی کریں تو اُس کو ویشٹی کہتے ہیں۔ اسی طرح سب زمینوں کو ایک مجموعہ خیال کر کے دنیا کہیں تو سب دنیا کا دھارن اور آکرشن (کشش) کا کرنے والا پرمیشور کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔ اِس لئے جو سب دنیا کو بناتا ہے وہی

स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमाम् ॥ यजु:० अ० १३। मं० ४॥

جو پرمیشور پرتھوی وغیرہ غیر روشن کُرّوں اور پدارتھ (اشیاء) کو اور نیز سُورج وغیرہ چمکنے والے لوک (کُرّوں) اور اشیا کو بناتا اور قائم رکھتا ہے اور جو سب میں محیط ہو رہا ہے وہی تمام دنیا کو بنانے اور دھارن کرنے والا ہے +

زمین وغیرہ کی گردش کا بیان

۵۳ - (سوال) پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا ساکن ہیں۔

(جواب) گھومتے ہیں۔

(سوال) کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی۔ دوسرے کہتے ہیں کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا۔ اِس میں سچ کیا مانا جائے؟

(جواب) یہ دونوں آدھے جھوٹے ہیں کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः। पितरं च प्रयन्त्स्वः॥

यजु:० अ० ३। मं० ६॥

یعنی یہ کُرہ زمین پانی کے سمیت سُورج کی چاروں طرف گھومتی جاتی ہے اِس لئے زمین گردش کرتی ہے +

आकृष्णेन रजसा वर्त्तमानो निवेशयन्नमृतं मर्त्यं च।
हिरण्ययेन सविता रथेना देवो याति भुवनानि पश्यन्॥
यजु:० अ० ३३। मं० ४३॥

جو سوِتا یعنی بارش وغیرہ کا کرنے والا چمکتا ہوا روشنی کا منبع خوشنما سب متنفس اور غیر متنفس میں امرت روپ بارش یا کرن کے ذریعہ سے امرت کو داخل کرتا اور سب مجسم اشیاء کو دکھلاتا ہوا سب لوکوں (کُرّوں) کو کشش کرتا ہوا اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے لیکن کسی لوک (کُرہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا۔ ویسے ہی ایک ایک برھمانڈ (نظام شمسی) میں ایک سُورج روشنی کرنے والا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کُرّے) روشن ہونے والے ہیں۔

सत्येनोत्तभिता भूमिः ॥अथर्व० कां० ०० । व० ९ । मं० ९ ॥

(ست) یعنی جو تین زمانوں کی قید سے آزاد ہے - جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اُس پرمیشور نے زمین سُورج اور سب لوگوں کو دھارن کیا ہے۔

उक्षा दाधार पृथिवीमुत द्याम ॥

یہ رگوید کا قول ہے۔
اسی (اُکھشا) لفظ کو دیکھ کر کسی نے بیل کا خیال کیا ہوگا کیونکہ اُکھشا بیل کا بھی نام ہے - لیکن اُس جاہل کو یہ سمجھ نہ آئی - کہ اِتنے بڑے کرّہ زمین کے دھارن کرنے کی طاقت بیل میں کہاں سے آئیگی ؟ اِس لئے بارش کے ذریعہ سے زمین کو سیراب کرنے کیوجہ اُکھشا سورج کا نام ہے- اُس نے اپنی کشش سے زمین کو دھارن کیا ہے لیکن سُورج وغیرہ کا دھارن کرنے والا پرمیشور کے بغیر دوسرا کوئی بھی نہیں ہے +

سب لوک لوکانتروں کو پرمیشور دھارن کر رہا ہے

۵۲ - (سوال) اِتنے اِتنے بڑے کرّوں کو پرمیشور کیسے دھارن کر سکتا ہوگا ؟

(جواب) جیسے لامحدود آکاش کے آگے بڑی بڑی کرّہ زمینیں کچھ بھی نہیں یعنی سمندر کے مقابلہ میں پانی کے چھوٹے قطرہ کے برابر بھی نہیں ہیں ویسے ہی لامحدود پرمیشور کے سامنے بیشمار لوک ایک پرمانُو کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے + وہ باہر اندر ہر جگہ محیطِ کل ہے یعنی

"विभुः प्रजासु"

یہ یجُروید کا قول ہے۔
وہ پرمیشور سب پرجاؤں (مخلوق) میں ویاپک (محیط) ہو کر سب کا دھارن کر رہا ہے۔ اگر وہ عیسائی۔ مسلمان۔ پُرانیوں کے قول کے مطابق محیطِ کل نہ ہوتا تو اس تمام دنیا کا دھارن کبھی نہ کر سکتا- کیونکہ محیط ہونے کے بغیر کسی کو کوئی دھارن نہیں کر سکتا- اگر کوئی کہے کہ یہ سب لوک (کرّے) باہم کشش سے قایم ہونگے پھر پرمیشور کے دھارن کرنے کی کیا ضرورت ہے تو اُن کو یہ جواب دینا چاہئے کہ یہ سب دنیا لامحدود ہے یا محدود ؟ اگر لامحدود کہیں تو جسم شے لامحدود کبھی نہیں ہوسکتی اور اگر محدود کہیں تو اُن کے پرلے حصے کی طرف یعنی جس کے پرے کوئی بھی دوسرا لوک نہیں ہے وہاں کس کی کشش سے قایم ہوگی - جیسے سَمشٹی مجموعۂ کل و ویشٹی (فرو یا جزو) یعنی مثلاً جب تمام مجموعہ کا نام بن (جنگل) رکھتے ہیں تو وہ سمشٹی کہلاتی ہے - ایک ایک

کا پانی۔ پانچ دونیک کی مٹی۔ گویا تین دونیک کا ترسرینو۔ اور اُس کے دوگنا ہونے سے مٹی وغیرہ نظر آنے والی اشیاء ہوتی ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار اتصال سے کُرہ زمین وغیرہ پرمیشور نے بنائی ہیں +

گرہ زمین کس کے سہارے قایم ہے

۵۱ ۔ (سوال) اس کا دھارن کون کرتا ہے؟ کوئی کہتا ہے شیش یعنی ہزار پھن والے سانپ کے سر پر زمین ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ بیل کے سینگ پر ہے۔ تیسرا کہتا ہے کسی پر نہیں۔ چوتھا کہتا ہے کہ ہوا کے سہارے ہے۔ پانچواں کہتا ہے۔ سورج کی کشش سے کھینچی ہوئی اپنی جگہ پر قائم ہے چھٹا کہتا ہے کہ زمین بھاری ہونے سے نیچے نیچے آکاش میں چلی جاتی ہے۔ اِن سب میں سے کس بات کو سچا مانیں؟

(جواب) جو زمین کو شیش۔ سانپ اور بیل کے سینگ پر دھری ہوئی یا قائم بتلاتا ہے اُس سے پوچھنا چاہیئے کہ سانپ اور بیل کے ماں باپ کی پیدایش کے وقت کس پر تھی نیز سانپ اور بیل وغیرہ کس پر ہیں؟ بیل والے مسلمان تو چُپ ہی کر جائیں گے لیکن سانپ والے کہیں گے کہ سانپ کچھوے پر۔ کچھوا پانی پر۔ پانی آگ پر۔ آگ ہوا پر اور ہوا آکاش میں ٹھیری ہوئی ہے۔ اُن سے پوچھنا چاہیئے کہ سب کس پر ہیں؟ تو ضرور کہیں گے پرمیشور کے سہارے جب اُن سے کوئی پوچھے گا کہ شیش اور بیل کس کا بچہ ہے؟ کہیں گے (شیش) کشیپ کدرو کا اور (بیل) بیل گائے کا + کشیپ مریچی کا۔ مریچی منو کا۔ منو وراٹ کا اور وراٹ برہما کا لڑکا تھا اور برہما ابتدائی سرشٹی کا تھا۔ جب شیش کی پیدایش نہ ہوئی تھی۔ اُس کے پہلے پانچ پشتیں ہو چکی ہیں تب کس نے دھارن کی تھی؟ یعنی کشیپ کی پیدایش کے وقت زمین کس پر تھی تو وہ "تیری چُپ میری بھی چُپ" اور لڑنے لگ جائیں گے + اِس کا سچا مطلب یہ ہے کہ جو "باقی" رہتا ہے اُس کو شیش کہتے ہیں سو کسی شاعر نے

"शेषा धारा पृथिवी सुताम्"

ایسا کہا کہ شیش کے سہارے زمین ہے۔ دوسرے نے اُس کے مطلب کو نہ سمجھ کر سانپ کا جھوٹا گمان کر لیا۔ لیکن چونکہ پرمیشور پیدایش اور پرلے سے باقی یعنی الگ رہتا ہے اِس لئے اُس کو "شیش" کہتے ہیں اور اُسی کے سہارے زمین ہے +

(نوٹ منجانب مترجم) سلہ پُرانوں کی گپ کے بموجب دکش کی بیٹیوں میں سے ایک کا نام کدرو تھا۔ یہ تیرہ لڑکیاں کشیپ کے ساتھ بیاہی گئی تھیں اِن میں سے کدرو کے بطن سے سانپ پیدا ہوئے تھے +

سلہ یعنی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ ابتداء آفرینش میں ... [illegible]

اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکھشس ہے
اب بھی دیکھو حبشی لوگوں کی شکل ایسی خوفناک نظر آتی ہے جیسی کہ راکھشسوں کی بیان
کی گئی ہے۔ اور آریہ ورت کی سیدھ میں نیچے رہنے والوں کا نام ناگ اور اس ملک کا نام پاتال
ہونے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ملک آریہ ورتی لوگوں کے پاؤں کے تلے ہے۔ اور اُن کے
ناگ ونشی یعنی ناگ نام والے انسان کے خاندان کے راجا ہوتے تھے۔ انھی (خاندان) کی
الوپی شہزادی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی۔ یعنی اکشواکو سے لیکر کورو پانڈو تک تمام
کرہ زمین پر آریوں کا راج اور ویدوں کا تھوڑا تھوڑا پرچار آریہ ورت کے علاوہ دیگر ملکوں
میں بھی رہا۔ نیز اس میں یہ ثبوت ہے کہ برہما کا بیٹا وراٹ۔ وراٹ کا منو اور منو کے مریچی
وغیرہ دس اور ان کے سوایمبھو وغیرہ سات راجا اور اُن کی اولاد اکشواکو وغیرہ راجا جو آریہ
ورت کے اول راجا ہوئے۔ جنہوں نے یہ آریہ ورت بسایا ہے +

اب ادبار بخت آریوں کی سستی۔ غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکوں
میں راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ خود آریہ ورت میں بھی اس وقت آریوں کا کامل۔ آزاد
خود مختار اور بے خوف راج نہیں ہے۔ جو کچھ ہے اُس کو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے
ہیں۔ کچھ تھوڑے سے راجا خود مختار ہیں + جب بُرے دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں
کو کئی طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ
سب سے افضل ہوتا ہے یعنی مختلف مذہبوں کی طرفداری اور اپنے اور بیگانے کی پاسداری
سے آزاد ہونے اور رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرنے۔ انصاف و رحم کو کام میں لانے
کے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے۔ لیکن جدا جدا زبانوں علیحدہ
علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھوٹنا نہایت مشکل ہے اور اس کے
چھوٹے بغیر ایک دوسرے کی پوری بھلائی اور مطلب برآری ہونی مشکل ہے۔ اس لئے جو کچھ
وید وغیرہ شاستروں میں قانون یا تواریخ لکھی ہیں انھی کی قدر کرنا شریف لوگوں کا کام ہے +

دنیا بنی کو ایک ارب سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔

۵۰ – (سوال) دنیا کو پیدا ہوئے کتنا وقت گزر چکا ہے؟
(جواب) ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار برس دنیا کی
پیدائیش اور ویدوں کے ظاہر ہونے میں ہوئے ہیں۔ اس کی مفصل تشریح میری بنائی ہوئی
بھومکا میں لکھی ہے دیکھ لیجئے + الغرض دنیا کے بننے اور بنانے کی یہی کیفیت ہے +
یہ بھی واضح ہو کہ سب سے لطیف حصہ یعنی جو کاٹا نہیں جاتا اس کا نام پرمانو ساٹھ پرمانوؤں
کے ملے ہوئے کا نام انو۔ دو انو کا ایک دونیک جو کثیف ہوا ہے + تین دونیک کی اگ۔ چار دونیک

(نوٹ) سلہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے ویدوتپتی وشے کو دیکھو +

विजानीह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान् ॥
ऋ० मं० १। सू० ५१। मं० ८॥
उत शूद्रे उतार्ये ॥

یہ لکھ چکے ہیں کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے۔ عالم۔ راست باز آدمیوں کا اور اُن کے خلاف لوگوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو بداعمال دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل ہے۔ نیز براہمن۔ کشتری۔ ویش دِوِجوں کا نام آریہ اور شودر کا نام اناریہ یعنی اناڑی ہے ٭

جب وید ایسا کہتا ہے تو دوسرے غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔ اور دیوا سُر سنگرام میں آریہ ورت کے باشندے ارجن اور مہاراجہ دشرتھ وغیرہ آریوں اور دسیو ملیچھ اُسُروں کے جنگ میں جو کوہ ہمالیہ میں ہوا تھا دیو یعنی آریوں کی حفاظت اور اسُروں کو مغلوب کرنے میں مددگار ہوئے تھے۔ اِس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے باہر چاروں طرف جو ہمالہ کے مشرق اور جنوب مشرق۔ جنوب۔ جنوب مغرب مغرب۔ شمال مغرب۔ شمال اور شمال مشرق کے ملک ہیں جو انسان رہتے ہیں اُنہی کا نام اُسر ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب جب (آسُر) ہمالہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر لڑنے کو چڑھائی کرتے تھے تب تب یہاں کے راجہ مہاراجہ لوگ اُنہی شمال وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہوتے تھے۔ اور جو شری رام چندر جی کے ساتھ دکھن میں جنگ ہوا ہے اُس کا نام دیوا سُر سنگرام نہیں ہے بلکہ اُس کو رام راون یا آریہ اور راکھشسوں کا سنگرام کہتے ہیں ٭ کسی سنسکرت کی کتاب یا تاریخ میں نہیں لکھا کہ آریہ لوگ ایران سے آئے اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑ اُن کو فتح کر کے نکال دیا ہو اور اس مُلک کے راجا ہوئے ہوں۔ پھر غیر ملک کے باشندوں کی تحریر قابلِ تسلیم کیسے ہو سکتی ہے؟ اور

म्लेच्छवाचश्चार्यवाचः सर्वे ते दस्यवः स्मृताः ॥ मनु० १० । ४५ ॥
म्लेच्छदेशस्त्वतः परः ॥ मनु० २ । २३ ॥

آریہ ورت ملک سے علاوہ جو ملک ہیں وے "دسیو دیش" اور ملیچھ دیش کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرقی۔ شمال مشرقی۔ شمالی۔ شمال مغربی۔ اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ نیز اسُر ہے ٭ اور جنوب مغربی جنوبی

عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام شودر اور اناریہ یعنی اناڑی ہوا +

آریہ ورت میں آریہ کس طرح آئے۔

۴٦ - (سوال) پھر وے یہاں کیسے آئے؟

(جواب) آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں (اسُر) کے درمیان ہمیشہ لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا۔ جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ تمام کرہ زمین میں اس قطعہ زمین کو سب سے عمدہ جان کر یہاں آبسے۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام "آریہ ورت" ہوا +

آریہ ورت کا حدود اربعہ

۴۷ - (سوال) آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

(جواب)

आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात् ॥
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः ॥ १
सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम् ।
तं देवनिर्मितं देशमार्यावर्त्तं प्रचक्षते ॥ मनु० २ । २२ । १७ ॥

شمال میں ہمالیہ۔ جنوب میں بندھیاچل۔ مشرق اور مغرب میں سمندر یا مغرب میں سرسوتی یعنی دریاء اٹک مشرق میں درشدوتی جو نیپال کے مشرقی حصہ کے پہاڑ سے نکل کر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہو کر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جس کو برہم پترا کہتے ہیں اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کے سمندر کی کھاڑی میں آکر ملی ہے۔ ہمالہ کے درمیانی خط سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل کے اندر اندر جتنے ملک ہیں اُن سب کو آریہ ورت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے اور آریہ لوگوں کے بود و باش کرنے سے یہ آریہ ورت کہلاتا ہے +

آریہ ورت کی قدامت

۴۸ - (سوال) پہلے اس ملک کا نام کیا تھا۔ اس میں کون بستے تھے؟

(جواب) اس کے پہلے اس ملک کا نام کچھ بھی نہیں تھا اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک میں بستے تھے کیونکہ آریہ لوگ ابتداء عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اسی ملک میں آکر بسے تھے +

آریہ ایران سے نہیں آئے اور نہ بقول مورخاں مغربی ان کے آنے سے پہلے یہاں کوئی جنگلی قوم آباد تھی۔

۴۹ - (سوال) بعض کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایران سے آئے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کا نام آریہ ہوا ان سے پہلے یہاں جنگلی لوگ بستے تھے جن کو اسُر اور راکھشس کہتے تھے اور آریہ لوگ اپنے تئیں دیوتا بتلاتے تھے اور ان کی لڑائی ہوئی تو اس کا نام دیو اسُر سنگرام [illegible]

(جواب) یہ بات بالکل جھوٹی ہے کیونکہ :—

(جواب) نہیں - جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدایش کے پہلے پرلے اور پرلے کے پہلے پیدایش نیز پیدایش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدایش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے۔ اس کا شروع یا انتہا نہیں البتہ جیسے دن یا رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے اسی طرح پیدایش اور پرلے کا آغاز اور اختتام ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے پرمیشور۔ جیو اور دُنیا کی مادّی علت تینوں ذات سے ازلی ہیں ویسے دنیا کی پیدایش۔ قیام۔ اور پرلے (تنا) پرواہ یعنی تسلسل سے ازلی ہیں۔ جیسے کبھی دریا کا بہاو نظر آتا ہے۔ کبھی سُوکھ جاتا ہے۔ کبھی نہیں نظر آتا۔ پھر برسات میں نظر آتا ہے اور موسم گرما میں غائب ہو جاتا ہے۔ اسی قسم کی باتوں کو تسلسل کی صورت میں جاننا چاہیے۔ جیسے پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ عادات ازلی ہیں۔ ویسے ہی اُس کے دنیا کی پیدایش۔ قیام۔ اور پرلے کرنا بھی ازلی ہیں۔ جیسے کبھی پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ عادات کا آغاز اور اختتام نہیں۔ اِسی طرح اُس کے کاموں کا بھی آغاز اور اختتام نہیں +

ایشور کا جیو کو مختلف قالبوں میں پیدا کرنا قرین انصاف ہے

۴۴۔ پرمیشور نے بعض جیووں کو انسان کا جنم اور بعض جیووں کو شیر وغیرہ کا بے رحم جنم۔ اور بعض کو ہرن۔ گائے وغیرہ حیوانوں کا اور بعض کو درخت وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دئے ہیں اس لئے پرمیشور طرفدار ٹھیرتا ہے +

(جواب) طرفداری نہیں آتی کیونکہ اُن جیووں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے اعمال کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اگر اعمال کے بغیر جنم دیتا تو طرفداری عاید ہوتی +

پہلی آبادی کا تبت میں ہونا اور ذاتوں کی تقسیم

۴۵۔ (سوال)۔ انسانوں کی ابتدائی پیدایش کس مقام پر ہوئی؟

(جواب) ترِی وِشٹپ میں جس کو تبت کہتے ہیں +

(سوال) شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت۔ ؟

(جواب) ایک انسان کی ذات تھی بعدازاں

"विजानीह्यार्य्यान्ये च दस्यवः"

یہ رگوید کا قول ہے۔

شریفوں کا نام آریہ عالم۔ دیو اور بدوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو جاہل ہو جانے سے آریہ اور دسیو دو نام ہو گئے

"उत शूद्रे उतार्ये"

ثنا یہکھد

آریوں میں مذکورہ بالا طور سے براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر چار تقسیم ہوئیں۔ دوِج

پتے۔ پھول۔ پھل۔ مُول (جڑوں) کی بناوٹ۔ میٹھے۔ کھارے۔ کڑوے۔ کسیلے۔ چرپرے۔ کھٹے وغیرہ طرح طرح کے ذائقے۔ خوشبو سے معطر پتے۔ پھول۔ پھل۔ اناج۔ کند۔ مُول وغیرہ کی صنعت بےشمار کروڑوں زمینیں۔ سورج چاند وغیرہ لوک (کُرّوں) کی بناوٹ۔ اُن کو قائم رکھنا باقاعدہ گردش دینا وغیرہ پرمیشور کے بغیر کوئی بھی نہیں کر سکتا +

جب کوئی کسی شے کو دیکھتا ہے تو دو قسم کا علم پیدا ہوتا ہے ایک جیسے وہ شے ہے اور دوسرا اُس کی صنعت دیکھ کر بنانے والے کا علم۔ جیسے کسی شخص نے کوئی خوبصورت زیور جنگل میں پایا دیکھا تو ظاہر ہوا کہ یہ سونے کا ہے اور کسی عقلمند کاریگر نے بنایا ہے۔ اِسی طرح دُنیا میں یہ طرح طرح کی گوناگوں بناوٹ بنانے والے پرمیشور کو ثابت کرتی ہے +

شروع سرشٹی میں پیدا ہونے کے بعد انسان تعداد کثیر میں بحالت جوانی پیدا ہوتے ہیں۔

۴۳ (سوال) انسان کی پیدائش پہلے ہوئی یا زمین وغیرہ کی۔

(جواب) زمین وغیرہ کی۔ کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا قیام اور پرورش نہیں ہو سکتی۔

(سوال) آغاز دنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا؟

(جواب) کئی۔ کیونکہ جن جیووں کے اعمال ایشوری سرشٹی[1] میں پیدا ہونے کے تھے۔ اُن کی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی کیونکہ

"मनुष्या ऋषयश्च ये। ततो मनुष्या अजायन्त"

یہ یجروید میں لکھا ہے۔ اِس شہادت سے یہی یقین ہوتا ہے کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے اور دنیا میں دیکھنے سے بھی یقین ہوتا ہے۔ کہ انسان کئی ماں باپ کی اولاد ہیں +

(سوال) ابتدائے دنیا میں انسان وغیرہ کی پیدائش بچپن جوانی یا بڑھاپے کی عمر میں ہوئی تھی یا تینوں میں +

(جواب) جوانی کی عمر میں۔ کیونکہ اگر بچے پیدا کرتا تو اُن کی پرورش کے لئے دوسرے انسان درکار ہوتے اور اگر بوڑھے بناتا تو میتھنی سرشٹی نہ ہوتی۔ اس لئے جوانی کی عمر میں پیدائش کی +

سلسلہ پیدائش کی ہمیشگی

۴۴۔ (سوال) کبھی دنیا کا آغاز ہے یا نہیں؟

(بقیہ نوٹ) ہیں + وات (بادی) کپھ (بلغم) پت (صفرا) کو بھی دھاتو کہتے ہیں +

نوٹ [1] ابتدائی مخلوقات جو ماں باپ کے اتصال کے بغیر پیدا ہوتی ہے ایشوری سرشٹی کہلاتی ہے۔ (مترجم)

کرتے ہیں۔ خود جاہل رہ کر دوسروں کو بلا مکر و فریب اس علم کو عطا کرتے ہیں ۔ اس لئے جو کوئی علت کے بغیر دنیا کی پیدائش مانتا ہے وہ کچھ بھی نہیں جانتا ۔

پیدائش عالم کی ترتیب

۳۹۔ جب دنیا کی پیدائش کا وقت آتا ہے تب پرمیشور اُن نہایت لطیف اشیا کو اکٹھا کرتا ہے۔ اُس (پیدائش) کی حالت ابتدا سے ہیں جو نہایت لطیف پرکرتی صورت علت سے کچھ کثیف ہوتی ہے اُس کا نام مہہ تتو[1] اور جو اُس سے کچھ کثیف ہوتی ہے اُس کا نام اہنکار[2] اور اہنکار سے علیحدہ علیحدہ پانچ سوکشم بھوت[3]۔ کان۔ کھال۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک یہ پانچ گیان اندریاں (قوائے احساس باطنی)۔ گویائی کا آلہ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ اور آلات بول و براز یہ پانچ کرم اندریاں[4]۔ اور گیارہواں من (دل) کچھ کثیف پیدا ہوتا ہے ۔ اور اُن پنچ تن ماتروں[5] سے کئی کثیف حالتوں میں گذرتے ہوئے سلسلہ وار پانچ عناصر کثیف جن کو ہم لوگ پرتیکھش (ظاہر) دیکھتے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔ اُن سے قسم قسم کی نباتات درخت وغیرہ اور اُن سے غذا۔ غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جسم ہوتا ہے۔

آدمی اور میتھنی سرشٹی

۴۰۔ لیکن ابتدائی پیدائش میتھنی[6] نہیں ہوتی ۔ کیونکہ جب پرمیشور عورت اور مرد کے جسم بنا کر اُن میں جیو کا تعلق کر دیتا ہے تب اُس کے بعد میتھنی سرشٹی چلتی ہے ۔

جسم انسان کی بناوٹ اور دنیا کی صنعت اپنے صانع حقیقی کا اعلان کرتے ہیں۔

۴۱۔ دیکھو! جسم میں کیسی پُرحکمت صنعت رکھی ہے کہ جس کو عالم لوگ بھی دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ اندر ہڈیوں کا جوڑ۔ ناڑیوں کا بندھیج۔ گوشت کی لپاسی۔ کھال کا ڈھکنا۔ تلی۔ جگر۔ پھیپھڑہ۔ پنکھے کی کل (یعنی سانس کی آمد و رفت) جیو کا تعلق۔ سر کا میگزین۔ (یا جڑ) بنانا۔ بال۔ ناخن وغیرہ کا لگانا۔ آنکھ کی نہایت لطیف شریان کا مثل تار گوندھنا۔ اندریوں کے راستوں کا منور ہونا۔ جیو کے جاگرت (بیداری) سوپن (خواب) سُوشپتی (گہری نیند) کی حالت بھوگنے کے لئے خاص مقامات کی بناوٹ۔ سب دھاتوں[7] کی تقسیم۔ کلا کوشل (صنعتوں) کا رکھنا وغیرہ عجیب و غریب بناوٹ کو پرمیشور کے سوائے کون کر سکتا ہے؟

اس کے علاوہ طرح طرح کے جواہرات اور دھاتوں سے جڑی ہوئی زمین۔ قسم قسم کے درخت وغیرہ کے بیجوں میں نہایت لطیف صنعت۔ بیشمار۔ سبز۔ سفید۔ پیلے۔ کالے نقوش سے منقش

(نوٹ منجانب مترجم) [1] مہہ تتو سے بُدھی یعنی عقل مراد ہے ۔ [2] اہنکار سے انانیت مراد ہے۔ [3] سُوکشم بھوت سے عناصر لطیف مراد ہیں ۔ [4] کرم اندریوں سے وہ قوتیں مراد ہیں جن سے افعال ظاہری صدور پاتے ہیں ۔ [5] پنچ تن ماترا سے سُوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں ۔ [6] نر و مادہ کے اتصال سے پیدا ہونے والی مخلوقات کو میتھنی سرشٹی کہتے ہیں ۔ [7] جسم میں سات دھاتوئیں ہوتی ہیں۔ رس[1] (کیلوس) رکت[2] (خون) ماس[3] (گوشت) میدا[4] (چربی) استھی[5] (ہڈی) مجا[6] (مغز استخواں) شکر[7] (منی) ۔ بعض اوقات کیش (بال) توچا (کھال) اور سنایو (رگوں) کو ملا کر دس دھاتو میں شمار کرتے

संयोगारम्भः संयोगविशेषादवस्थान्तरस्य स्थूलाकारप्राप्तिः सृष्टिरुच्यते ।

ابدی ازلی ستّو۔ رج۔ اور تم گنوں کی ہیئت مجموعی یعنی پرکرتی سے پیدا ہوئے ہوئے جونہایت لطیف فردفرد تتوادیو (اجزاء عناصر) موجود ہیں اُن کے ابتدائی اتصال کے آغاز یعنی اتصال ہائے خاص سے حالتیں بدلکر وہی شے لطیف سے دوسری حالتوں میں کثیف کثیف بنتے بناتے عجیب وغریب بن گئی ہے۔ اسی طرح ترکیب پانے سے اس کو "سرشٹی" (دنیا) کہتے ہیں + بھلا جو پہلے سنجوگ (اتصال) میں ملنے اور ملانے والی شے ہے اور جو سنجوگ (اتصال) کا آغاز اور ویوگ (انفصال) کا اخیر ہے۔ یعنی جس کے حصے نہیں ہو سکتے اُس کو علّت اور جو اتصال کے بعد بنتا اور انفصال کے بعد ویسا نہیں رہتا اُسے معلول کہتے ہیں + جو شخص اُس علّت کی علّت۔ معلول کا معلول۔ فاعل کا فاعل۔ سادھن (تدبیر) کا سادھن اور سادھیہ[1] کا سادھیہ کہتا ہے وہ دیکھتا ہوا اندھا سُنتا ہوا بہرہ۔ اور جانتا ہوا جاہل مطلق ہے +

کیا آنکھ کی آنکھ۔ چراغ کا چراغ۔ اور سورج کا سورج کبھی ہو سکتا ہے؟ جس سے پیدا ہوتا ہے وہ علّت اور جو پیدا ہوتا ہے وہ معلول اور جو علّت کو معلول صورت بنانے والا ہے وہ فاعل کہلاتا ہے +

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥
भगवद्गीता अ० २ । १६ ॥

کبھی نیستی کی ہستی اور ہستی کی نیستی نہیں ہوتی + اِن دونوں کی تحقیق باریک بین لوگوں نے کی ہے۔ دیگر متعصب مذہبی ناپاک باطن جاہل لوگ اس بات کو آسانی سے کیسے جان سکتے ہیں؟ کیونکہ جو انسان عالِم اور نیک صحبت میں رہ کر پورا پورا غور و فکر نہیں کرتا وہ ہمیشہ وہم کے جال میں پڑا رہتا ہے +

مبارک ہیں! وے لوگ جو سب علوم کے اصولوں کو جانتے ہیں اور جاننے کے لئے کوشش

(نوٹ منجانب مترجم) ستو رج اور تم کی تعریف کے لئے دیکھو پرکرتی کی تعریف جو اس باب کے شروع میں آچکی ہے +

[1] سادھن تدبیر یا وسیلہ کو کہتے ہیں اور جس کے لئے سادھن کیا جاوے اُسے سادھیہ کہتے ہیں +

یوگ میں (کہا ہے کہ)	۵ سم "ودیا (علم) - گیان (معرفت) - اور وچار (غور) نہ کیا جائے تو نہیں بن سکتا" +
سانکھیہ میں (کہا ہے کہ)	۶ سم "تتوں (عناصر) کا میل نہ ہونے سے نہیں بن سکتا" +
ویدانت میں (کہا ہے کہ)	۷ سم "بنانے والا نہ بنادے تو کوئی بھی شے پیدا نہ ہو سکے" +

اس لئے دنیا چھ علتوں سے بنتی ہے اُن چھ علتوں میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر میں کی ہے - اِس لئے اُن میں کچھ بھی اختلاف نہیں - جیسے چھ آدمی ملکر ایک چھپّر اُٹھا دیں اور اُسے دیواروں پر رکھیں ویسے ہی اِس معلول دُنیا کی تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے ملکر پُوری کی ہے - جیسے پانچ اندھوں اور ایک ایسے شخص کو جسے دُھندلا نظر آتا ہو کسی نے ہاتھی کا ایک ایک حصہ بتلا دیا - اُن سے پوچھا کہ ہاتھی کیسا ہے اُن میں سے ایک نے کہا ستون - دوسرے نے کہا چھاج تیسرے نے کہا مُوسل - چوتھے نے کہا جھاڑو - پانچویں نے کہا چبوترہ اور چھٹے نے کہا کالا کالا چار ستونوں کے اوپر کچھ بھینسے کی سی شکل کا ہے - اسی طرح آجکل کے انارش[1] نئی کتابوں کے پڑھنے اور پراکرت[2] بھاشا والوں نے رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ (کتابیں) نہ پڑھکر نئی کم عقل لوگوں کی بنائی ہوئی سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتابیں پڑھ کر ایک دوسرے کی مذمت میں مصروف ہوکر جھوٹا جھگڑا مچا رکھا ہے - اِن کی بات عقلمندوں یا دیگر آدمیوں کے ماننے لائق نہیں - کیونکہ جو اندھوں کے پیچھے اندھے چلیں تو تکلیف کیوں نہ اُٹھائیں؟ ویسے ہی آجکل کے کم علم - خود غرض - نفس پرست آدمیوں کی کارروائی دنیا کی تباہی کرنے والی ہے +

علّت کی علّت نہ ہونے میں دلیل	۸ سم - (سوال) جب علّت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علّت کی علّت کیوں نہیں؟

(جواب) اسے بھولے بھائیو! کچھ اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے؟ دیکھو دنیا میں دو ہی شے ہوتی ہیں - ایک علت دوسری معلول + جو علّت ہے وہ معلول نہیں اور جس وقت معلول ہے وہ علت نہیں جب تک انسان کائنات کو کماحقہٗ نہیں سمجھتا تب تک اُس کو کماحقہٗ علم حاصل نہیں ہوتا +

निल्यायाः सत्वरजस्तमसां साम्यावस्थायाः प्रकृतेरुत्पन्नानां परमसूक्ष्माणां पृथक् पृथग्वर्त्तमानानां तत्त्वपरमाणूनां प्रथमः

(نوٹ منجانب مترجم) [1] جو کتابیں رشی مُنیوں کی بنائی ہوئی نہ ہوں اُنھیں انارش کہتے ہیں +
[2] پراکرت بھاشا ایک خاص زبان بھی ہے مگر یہاں سوامی جی کی مراد اُس زبان سے ہے جسکو عموماً ہندی بھاشا کے نام سے پکارتے ہیں +

سے جگہ پھیل رہا تھا اُس کو اکٹھا کرنے سے اوکاش (خلا) پیدا سا ہوتا ہے۔ درحقیقت آکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرماتو کہاں ٹھیر سکیں + آکاش کے بعد وایو۔ وایو کے بعد اگنی۔ اگنی کے بعد جل۔ جل کے بعد پرتھوی۔ پرتھوی سے نباتات۔ نباتات سے اناج اناج سے نطفہ۔ نطفہ سے انسان۔ یعنی جسم پیدا ہوتا ہے + یہاں آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور چھاندوگیہ میں اگنی وغیرہ ایترے میں جل وغیرہ کی ترتیب سے دنیا کی پیدائش بتائی ہے + ویدوں میں کہیں پُرش (ایشور) کہیں ہرنیہ گربھ (پرمیشور) وغیرہ سے۔ میمانسا میں کرم (فعل)۔ ویشیشک میں کال (زمان) نیائے میں پرماتو (ذرات)۔ یوگ میں پُرشارتھ (جیو کے لئے) سانکھیہ میں پرکرتی (مادہ) اور ویدانت میں برہم (پرمیشور) سے دنیا کی پیدائش مانی ہے اب کس کو سچا اور کس کو جھوٹھا مانیں؟

(جواب) اِس میں سب سچے کوئی جھوٹا نہیں۔ جھوٹا وہ ہے جو اُلٹا سمجھتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور نمِت (علت فاعلی)، اور پرکرتی دنیا کا اُپادان کارن (علت مادی) ہے + جب مہاپرلے ہوتا ہے تب اُس کے بعد آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور جب آکاش اور وایو کا پرلے نہیں ہوتا اور اگنی وغیرہ کا ہوتا ہے تو اگنی (حرارت) وغیرہ کی ترتیب سے اور جب وِدیُت اگنی (حرارت برق) کا بھی ناش نہیں ہوتا تب پانی کی ترتیب سے دنیا ہوتی ہے یعنی جس جس پرلے میں جہاں جہاں تک پرلے ہوتا ہے۔ وہاں وہاں سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پُرش اور ہرنیہ گربھ وغیرہ کے معنے پہلے سملاس میں لکھ آئے ہیں + وے سب پرمیشور کے نام ہیں۔ لیکن اختلاف اُس کو کہتے ہیں کہ ایک کام میں ایک ہی معاملہ پر اختلاف بیان ہو۔ دیکھو چھ شاستروں میں اختلاف نہ ہونا اس طرح ثابت ہے +

میمانسا میں (کہا ہے کہ) ۴۳ – "ایسا کوئی بھی معلول دنیا میں نہیں ہوتا جس کے بنانے میں کرم چیشٹا (حرکت فعلی) نہ کیجاوے" +

ویشیشک میں (کہا ہے کہ) ۴۴ – "وقت لگے بغیر بن ہی نہیں سکتا" +

نیائے میں (کہا ہے کہ) ۴۵ – "اُپادان کارن (علت مادی) نہ ہو تو کچھ بھی نہیں بن سکتا" +

(نوٹ منجانب مترجم) [1] یعنی اگر پانچوں بھوتوں (عناصر) کی پرلے ہو جاتی ہے تو از سر نو دُنیا کی پیدائش ہوتی ہے اور اُس میں ترتیب آکاش سے شروع ہوتی ہے یعنی پہلے آکاش ہوتا ہے پھر ہوا۔ پھر آگ۔ پھر پانی۔ اور پھر زمین علےٰ ہذا اگر پوری ہی پرلے (مہاپرلے) نہ ہو اور صرف جزوی پرلے ہو مثلاً ہوا تک پرلے ہوئی ہے تو ہوا سے ہی ترتیب شروع ہوگی اور اگر آگ تک پرلے ہوئی ہے تو دوبارہ پیدائش عالم میں آگ سے ہی ترتیب شروع ہوگی اسی طرح اگر پانی تک پرلے ہوئی ہے تو پانی سے ہی ترتیب شروع ہوگی۔ علیٰ ہذا +

واضح ہو کہ آکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی کیونکہ وہ اِتصال سے پیدا نہیں ہوتا +

یا ایک سی +

(جواب) جیسی کہ اب ہے ویسی پہلے تھی اور آگے بھی ویسی ہی ہوگی۔ اختلاف نہیں کرتا

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत्। दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥ऋ०॥ मं० १० ।सू० १९० मं०३॥

(معنٰی) پرمیشور نے جس طرح پہلے کلپ میں سورج۔ چاند۔ بجلی۔ پرتھوی انترکیش وغیرہ کو بنایا تھا اُسی طرح اُس نے اب بھی بنائے ہیں اور آگے بھی ویسے ہی بنا دے گا۔ پرمیشور کے کام بے خطا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ یکساں ہی ہوا کرتے ہیں۔ جو محدود علم والا ہو اور جس کا علم ترقی تنزل پذیر ہوتا ہے اُسی کے کام میں بھول چوک ہوتی ہے پرمیشور کے کام میں نہیں +

دنیا کی پیدائش کے بارہ میں شاستروں کا آپس میں اختلاف نہیں ہے۔

۱۳۔ (سوال) پیدائش عالم کے بارہ میں وید وغیرہ شاستروں کا اتفاق ہے یا اختلاف

(جواب) اتفاق ہے۔

(سوال) اگر اتفاق ہے تو

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः। वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः। ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः। स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दव० अनु० १॥

یہ تیتری اُپ نشد کا قول ہے۔ اُس پرمیشور اور پرکرتی سے آکاس۔ خلا یعنی جو جوہر شکل علت

(نوٹ منجانب مترجم) (بقیہ نوٹ صفحہ مذکور) واضح رہے کہ چودہ منونتروں کے علاوہ ۱۵ سندھیاں بھی ہوتی ہیں جن کی تعداد ایک ایک ست یگ کے برابر ہوتی ہے + گویا ایک کلپ میں کل ایک ہزار چترگیاں ہوتی ہیں یعنی ۱۴ منونتروں کی (۷۱×۱۴=) ۹۹۴ چترگیاں اور ۱۵ سندھیوں کی ۶ چترگیاں ملکر کل ایک ہزار چترگیاں پوری ہو جاتی ہیں +

اس حساب سے ایک کلپ میں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) برس ہوتے ہیں +

ایک ہزار چترگی کے زمانہ تک یہ حالت محسوس میں قائم رہتی ہے اور پھر اُسی قدر زمانہ تک حالت غیر محسوس میں حالت محسوس کو سرشٹی اور غیر محسوس کو پرلے کہتے ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے +

جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے اخیر میں نہیں رہتی اگر تم اس کو نہ مانو تو سخت سے سخت پتھر ہیرے اور فولاد وغیرہ کو توڑ کر گلا یا جلا کر دیکھو کہ ان میں ذرات جُدا جُدا ملے ہیں یا نہیں۔ اگر ملے ہیں تو وے زمانہ پا کر الگ الگ بھی ضرور ہوتے ہیں +

یوگی کو ایشور ماننے والے کی تردید۔

۲۹۔ (سوال) ازلی پرمیشور کوئی نہیں بلکہ جو صرف یوگا[1] بھیاس سے ایما[2] وغیرہ جلال کو حاصل کر کے سربگیہ (علیم کُل) وغیرہ صفات سے موصوف گیانی ہوتا ہے اُسی جیو (روح) کو پرمیشور کہتے ہیں +

(جواب) اگر ازلی پرمیشور دنیا کا پیدا کرنے والا نہ ہو تو سادھنوں (وسائل یا تدابیر) سے سِدھ (صاحب قدرت) ہونے والے جیووں کا سہارا اور زندگی کو قائم رکھنے والی دنیا جسم اور آلات احساس کیسے بنتے۔ ان کے بغیر جیو کوئی سادھن (تدبیر) نہیں کر سکتا۔ اگر سادھن (وسائل) نہ ہوتے تو سِدھ کہاں سے ہو جاتا؟ جیو سادھن کر کے کیسا ہی سِدھ ہو جائے تاہم جو پرمیشور کی قایم بالذات ازلی اسدھی ہے اور جس میں بے شمار سِدھی (قدرتیں) موجود ہیں اُس کے برابر کوئی بھی جیو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر جیو کا علم غایت درجہ تک بڑھ جاوے تب بھی وہ محدود علم اور قدرت والا رہتا ہے لا محدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہو سکتا۔ دیکھو کوئی بھی آجتک پرمیشور کے بنائے قانون قدرت کو بدلنے والا نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ جیسے ازلی سِدھ (قدرت والے) پرمیشور نے آنکھ سے دیکھنے اور کانوں سے سُننے کا قانون باندھا ہے۔ اِس کو کوئی بھی یوگی نہیں بدل سکتا۔ جیو پرمیشور کبھی نہیں ہو سکتا +

ہر کلپ میں دُنیا کا یکساں رہنا

۳۰۔ (سوال) کلپ[3] کلپانتر میں پرمیشور نئے نئے ڈھنگ کی دنیا بناتا

(نوٹ منجانب مترجم) [1] یہاں لفظ یوگا بھیاس سے تاسنک کی مراد نفس کشی ریاضت وغیرہ سے پائی جاتی ہے +

[2] یوگ کی آٹھ سِدّھیوں میں سے ایما ایک سِدّھی ہے جس میں یوگی کا آتما "لطیف سے لطیف چیز کی نسبت بھی زیادہ تر لطیف ہو کر اُس چیز کو ماپنے والا ہوتا ہے" (دیکھو اُپدیش منجری صفحہ ۴۱ مطبوعہ ست دھرم پرچارک پریس جالندھر)

[3] کلپ چاروں متواتر کے زمانہ کو کہتے ہیں۔ ایک متواتر میں اکہتر چترجگیاں ہوتی ہیں۔ چترجگی سے چاروں یگ کا مجموعی زمانہ مراد ہے جس کی تعداد حسب ذیل ہے +

(۱) ست یگ	۱۷۲۸۰۰۰	برس
(۲) ترتیا یگ	۱۲۹۶۰۰۰	برس
(۳) دواپر یگ	۸۶۴۰۰۰	برس
(۴) کل یگ	۴۳۲۰۰۰	برس

میزان = ۴۳۲۰۰۰۰ برس

(جواب) سب اشیاء میں اترسے ترا ابھاو[1] عائد ہوسکتا ہے لیکن

"गवि गौरश्वेऽश्वो भावक वो वर्तत एव"

گئے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کی ہستی ہی ہے نیستی کبھی نہیں ہوسکتی اگر اشیاء کی ہستی نہ ہو تو پھر اترسے ترا ابھاو کس میں کہا جاوے؟

فطرت سے ہی دنیا کی پیدایش ماننے والوں کی تردید ۔

۷۷- ناستک کہتا ہے کہ فطرت سے دنیا کی پیدایش ہوتی ہے جیسے پانی اور اناج کے ملنے سے کرم پیدا ہوتے ہیں اور بیج - مٹی - پانی کے ملاپ سے گھاس درخت وغیرہ اور پتھر وغیرہ بن جاتے ہیں - جیسے سمندر اور ہوا کے میل سے لہریں اور لہروں سے سمندر جھاگ اور ہلدی چونہ اور لیموں کے عرق کے ملانے سے رولی بنجاتی ہے اسی طرح تمام عالم عناصر کی تاثیر وخاصیت سے پیدا ہوا ہے اس کا بنانے والا کوئی بھی نہیں ÷

(جواب) اگر فطرت سے دنیا پیدا ہوتی تو فنا کبھی نہ ہوتی اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو تو پیدایش نہ ہوگی - اور اگر دونو خاصیتیں اشیاء کے اندر یکجا مانو گے تو پیدایش اور فنا کا قانون قایم نہ رہ سکے گا - اور اگر علتِ فاعلی سے پیدایش اور فنا مانو گے تو فاعل پیدایش اور فنا ہونے والے جوہروں سے علیحدہ ماننا پڑیگا - اگر فطرت ہی سے پیدایش اور فنا ہوتی تو پیدایش اور فنا کا منحصر ہونا ممکن نہیں ہوسکتا - اگر فطرت سے ہی پیدایش ہوتی ہے تو اس کرہ زمین کے نزدیک دوسری زمین - چاند - سورج وغیرہ پیدا کیوں نہیں ہوتے؟ اور جس جس شئے کے ملاپ سے جو جو پیدا ہوتا ہے وہ سب گھاس درخت اور کرم وغیرہ پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے بیج - اناج - پانی وغیرہ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہیں بغیر اُن کے نہیں - جیسے ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق دور دراز سے آکر خود بخود نہیں ملتے بلکہ کسی کے ملانے سے ملتے ہیں اور تس پر بھی ٹھیک انداز سے ملانے پر رولی بنتی ہے کم وبیش یا بیقاعدہ کرنے سے رولی نہیں بنتی ویسے ہی جب تک پرمیشور پرکرتی کے ذرات کو علم اور حکمت سے نہیں ملاتا بیجان اشیاء خود بخود کسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوئی خاص شئے نہیں بن سکتیں - لہذا فطرت وغیرہ سے دنیا نہیں بنتی بلکہ پرمیشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے ÷

دنیا کو ازلی و ابدی ماننے والوں کی تردید

۷۸- (سوال) اس دنیا کا فاعل نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا بلکہ ازلی زمانہ سے یہ جیسی کی تیسی قایم ہے نہ کبھی اس کی پیدایش ہوئی نہ کبھی فنا ہوگی

(جواب) بغیر فاعل کے کوئی بھی حرکت یا حرکت سے پیدا ہونے والی شئے نہیں بن سکتی جو زمین وغیرہ اشیاء ترکیب خاص سے ملکر بنی ہوئی نظر آتی ہیں وے ازلی کبھی نہیں ہوسکتیں

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ایک میں دوسرے کے نہ ہونے کو اترسے ترا ابھاو کہتے ہیں ÷

بغیر علت کے معلول ماننے والوں کی تردید۔

۲۲۔ چوتھا ناستک کہتا ہے کہ بدون علت کے اشیا کی پیدائش ہوتی ہے جیسے ببول وغیرہ درختوں کے خار تیز نوک والے دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب جب دنیا کی پیدایش کا شروع ہوتا ہے تب تب جسم وغیرہ اشیاء بدون علت کے ہوتی ہیں +

(جواب) جس سے شے پیدا ہوتی ہے وُہی اُس کی علت ہے۔ خاردار درخت کے بغیر خار پیدا کیوں نہیں ہوتے ؟۔

سب پدارتھوں کو حادث ماننے والوں کی تردید۔

۲۳۔ پانچواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیا پیدا اور فنا ہونے والی ہیں اس لئے سب انت (حادث) ہیں +

श्लोकार्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रन्थकोटिभिः ।
ब्रह्म सत्यं जगन् मिथ्या जीवो ब्रह्मैव नापरः ॥

یہ کسی کتاب کا شلوک ہے۔ نوین ویدانتی (ہمہ اوست کے معتقد) لوگ پانچویں ناستک کے درجے میں ہیں۔ کیونکہ وے ایسا کہتے ہیں کہ کروڑوں کتابوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پرمیشور برحق دنیا جھوٹی یا فانی اور روح خدا سے علیحدہ نہیں +

(جواب) اگر سب کی ازلیت ازل سے ہے تو تمام حادث نہیں ہو سکتا۔

(سوال) سب کی ازلیت بھی حادث ہے جیسے آگ لکڑیوں کو فنا کر کے آپ بھی فنا ہو جاتی ہے +

(جواب) جو شے بخوبی محسوس ہوتی ہے تو اُس کا زمانہ حال میں اور نیز نہایت لطیف علت کو حادث کہنا کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ جو (نئے) ویدانتی لوگ برہم (خدا) سے عالم کی پیدائش مانتے ہیں تو برہم کے برحق ہونے سے اُس کا معلول فانی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر خواب۔ رسّی۔ سانپ وغیرہ کی طرح وہمی کہیں تو بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ کلپنا (وہم) عرض ہے۔ عرض سے جوہر اور جوہر سے عرض علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ جب وہم کا کرنے والا ازلی ہے تو اُس کا وہم بھی ازلی ہونا چاہیئے نہیں تو اُس کو بھی حادث مانو جیسے بے دیکھے سُنے بات کا خواب کبھی نہیں آتا جو جاگرت یعنی عالم بیداری میں اشیاء موجود ہیں اُن کے ساکشات[1] تعلق سے پرتیکھش وغیرہ علم ہونے پر اُن کا نقش یعنی اشو خیال صورت علم روح میں قائم ہوتا ہے۔ خواب میں اُنہی کو پرتیکھش[2] دیکھتا ہے۔ جیسے گہری نیند میں اشیائے خارجی کا علم و احساس نہ ہونے کی صورت

(نوٹ منجانب مترجم) [1] واقعی یا بے شک و شبہ
[2] علم الیقین وغیرہ

सर्वमनित्यमुत्पत्तिविनाशधर्मकत्वात् ॥ ५ ॥

सर्वं नित्यं पञ्चभूतनित्यत्वात् ॥ ६ ॥

सर्वं पृथग् भावलक्षणपृथक्त्वात् ॥ ७ ॥

सर्वमभावो भावेष्वितरेतराभावसिद्धेः ॥ ८ ॥ न्यायसू० ॥

अ० ४ । आ० १ ॥

شونیہ بادیوں کا کھنڈن

۱۹ - یہاں ناستک[1] لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ شونیہ ہی ایک شے ہے پیدائش سے پہلے شونیہ تھا۔ اخیر میں شونیہ ہوگا کیونکہ جو ہستی یعنی موجود شے ہے اس کی نیستی ہوکر شونیہ ہوجائیگا +

(جواب) شونیہ۔ آکاش۔ غیر محسوس شے۔ خلا اور نقطہ کو بھی کہتے ہیں۔ پس شونیہ غیر ذی روح شے ہے اِس شونیہ میں سب اشیا غیر محسوس رہتی ہیں۔ جیسے ایک نقطہ سے خط۔ خطوں سے مدور شکل بنتی ہے اُسی طرح کرۂ زمین اور پہاڑ وغیرہ پرمیشور کی صنعت سے بنتے ہیں اور شونیہ کا جاننے والا شونیہ نہیں ہوتا +

نیستی سے ہستی ماننے والوں کی تردید۔

۲۰ - دوسرا ناستک (کہتا ہے کہ)۔ نیستی سے ہستی کی پیدائش ہے۔ جیسے بیج کی صورت بدلے بغیر شگوفہ پیدا نہیں ہوتا اور بیج کو توڑ کر دیکھیں تو شگوفے کا عدم ہے جب اول شگوفہ نہیں نظر آتا تھا تو نیستی سے ہستی ہوئی +

(جواب) جو بیج کی صورت بدلتا ہے وہ اول ہی بیج میں تھا جو نہ ہوتا تو اُس کی صورت کون بدلتا وہ کبھی پیدا نہ ہوتا +

کرم ہی کو ایشور ماننے والوں کی تردید

۲۱ - تیسرا ناستک کہتا ہے کہ اعمال کا ثمرہ انسان کے فعل کرنے سے نہیں حاصل ہوتا کتنے ہی فعل بدون ثمرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اعمال کا ثمرہ ملنا پرمیشور کی مرضی پر ہے۔ جس فعل کا ثمرہ پرمیشور دینا چاہے دیتا ہے۔ جس فعل کا ثمرہ دینا نہیں چاہتا نہیں دیتا اس باعث ثمرۂ اعمال پرمیشور کے اختیار میں ہے۔

(جواب) جو اعمال کا ثمرہ پرمیشور کے اختیار میں ہو تو بغیر فعل کئے پرمیشور ثمرہ کیوں نہیں دیتا؟ اس لئے جیسا فعل انسان کرتا ہے ویسا ہی ثمرہ پرمیشور دیتا ہے اس لئے پرمیشور سُتنتر یعنی خود مختاری سے انسان کو اعمال کا ثمرہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ جیسا فعل جیو (روح) کرتا ہے ویسا ہی ثمرہ پرمیشور دیتا ہے +

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ایشور کی ہستی سے منکر +

کے پانی میں غسل کرتے اور گندھرب[1] شہر میں رہتے تھے وہاں بادل کے بغیر بارش اور زمین کے بغیر سب اناجوں کی پیداوار وغیرہ ہوتی تھی۔ ویسا ہی علت کے بغیر معلول کا ہونا ناممکن ہے جیسے کوئی کہے کہ

"मम मातापितरौ न स्तोऽहमेवमेव जातः। मम मुखे जिह्वा नास्ति वदामि च"

یعنی میرے ماں باپ نہ تھے میں ویسے ہی پیدا ہو لیا ہوں۔ میرے منہ میں زبان نہیں ہے لیکن بولتا ہوں۔ سوراخ میں سانپ نہ تھا (لیکن) نکل آیا۔ میں کہیں نہیں تھا۔ یہ بھی کہیں نہ تھے لیکن ہم سب لوگ آگئے ہیں۔ ایسی ناممکن بات بے سروپا راگ یعنی پاگلوں کی بڑبڑ ہے۔

آخری علت کی علت نہیں ہوتی

۱۸۔ (سوال) اگر علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیا ہے؟

(جواب) جو محض علت ہیں وے کسی کے معلول نہیں ہوتے اور جو کسی کی علت اور کسی کا معلول ہوتا ہے وہ دوسری علت کہلاتی ہے۔ جیسے مٹی گھڑ وغیرہ کی علت اور جل وغیرہ کا معلول ہوتا ہے۔ لیکن جو علت اولیٰ پرکرتی ہے وہ ازلی ہے۔

मूले मूलाभावादमूलं मूलम्॥ सांख्यद० अ० १। सू० ६७॥

مُول کا مُول یعنی علت کی علت نہیں ہوتی۔

اِس لئے جس کی علت نہ ہو وہ سب معلولوں کی علت ہوتی ہے کیونکہ کسی معلول کی ابتدا میں تین علتیں ضرور ہوتی ہیں۔ جیسے کپڑا بنانے سے پہلے جولاہا، روئی کا سُوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں تو کپڑا بنتا ہے۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور۔ پرکرتی۔ کال (زمانہ) اور آکاش اور نیز جیو جو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں۔ اُن سے دُنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر اُنمیں سے ایک بھی نہ ہو تو دنیا کبھی نہ ہو۔

अत्र नास्तिका आहुः—शून्यं तत्त्वं भावो विनश्यति वस्तुधर्मत्वाद्विनाशस्य॥ १॥ सांख्यद० अ० १। सू० ४४॥

अभावाद् भावोत्पत्तिर्नानुपमृद्य प्रादुर्भावात्॥ २॥

ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात्॥ ३॥

अनिमित्ततो भावोत्पत्तिः कण्टकतैक्ष्ण्यादिदर्शनात्॥ ४॥

(نوٹ منجانب مترجم) [1] شاعرانہ مبالغہ میں ایک فرضی شہر کا نام ہے جو آکاش میں ہے بظاہر اشکال ابر کے کسی ہیئت خاص سے یہ خیال سُوجھا ہے۔

سرب شکتیمان (قادر مطلق) کے معنی صرف اسی قدر ہیں کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے +

غیر مجسم پرمیشور ہی دنیا کو بناتا ہے

۱۵- (سوال) پرمیشور مجسم ہے یا غیر مجسم؟ اگر غیر مجسم ہے تو ہاتھ وغیرہ آلات کے بغیر دنیا کو نہ بنا سکے گا- اور مجسم ہے تو کوئی اعتراض عاید نہیں ہوتا-

(جواب) پرمیشور غیر مجسم ہے۔ جو مجسم ہو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا کیونکہ جو محدود طاقت و الامکان زمان اور اشیاء سے محدود- بھوکھ پیاس- چھیر پھاڑ- سردی گرمی- بخار- درد وغیرہ کے تابع ہو اُس میں جیو کے سوائے پرمیشور کے اوصاف کبھی نہیں ہو سکتے- جیسے تم اور ہم مجسم ہیں- اس وجہ سے ترسرینو[1]- انو- پرمانو- اور پرکرتی کو اپنے بس میں نہیں لا سکتے ہیں- ویسے ہی اگر پرمیشور بھی کثیف جسم والا ہو تو اُن لطیف اشیاء سے عالم کثیف نہیں بنا سکتا- اگرچہ پرمیشور مادی آلات احساس- ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء سے مبرا ہے تاہم وہ اپنی لامحدود طاقت- توانائی- اور ہمت سے سب کام کرتا ہے جن کو جیو اور پرکرتی نہیں کر سکتے چونکہ وہ پرکرتی سے بھی لطیف اور اُن کے اندر موجود ہے اسی لئے وہ اُن کو پکڑ کر دنیا کی شکل میں بنا دیتا ہے +

پرمیشور دنیا کی علّت فاعلی ہے

۱۶- (سوال) جیسے انسان وغیرہ کے ماں باپ مجسم ہیں اُن کی اولاد بھی مجسم ہوتی ہے اگر وہ غیر مجسم ہوتے تو اُن کے لڑکے بھی غیر مجسم ہوتے اسی طرح اگر پرمیشور غیر مجسم ہو تو اُس کا بنایا ہوا عالم بھی غیر مجسم ہونا چاہئے +

(جواب) یہ تمہارا سوال بچوں کا سا ہے کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پرمیشور عالم کا اُپادان کارن (علت مادی) نہیں- بلکہ نمت کارن (علت فاعلی) ہے اور جو یہ عالم کثیف ہے اُس کے پرکرتی اور پرمانو اُپادان کارن ہیں اور وجود سے غیر مجسم مطلق نہیں بلکہ پرمیشور کے مقابلہ میں کثیف اور دیگر اشیاء معلول سے لطیف صورت رکھتے ہیں +

نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی

۱۷- (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول کو نہیں بنا سکتا-

(جواب) نہیں- کیونکہ جو نیست ہے یعنی جس کا وجود نہیں اُس کا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے- جیسے کوئی گپ ہانکے کہ میں نے عقیمہ کے لڑکے اور لڑکی کی شادی دیکھی اور وہ انسان کے سینگ کا کمان اور آکاش کے پھول کی مالا پہنے ہوئے تھے- سُراب

(نوٹ منجانب مترجم) [1] مادہ کا نہایت اصغر جزو پرمانو کہلاتا ہے- ۲۰ پرمانو کا ایک انو ہوتا ہے دو انو کا ایک دونک اور تین دونک کا ایک ترسرینو ہوتا ہے + پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے +

ہے کیونکہ جس کو صاحب دلیل دلائل سے جانتا اور حاصل کرتا ہے وہ ہرگز خلاف نہیں ہو سکتا۔

دنیا کے بنانے کا مقصد

۱۲۔ (سوال) دنیا کے بنانے سے پرمیشور کی کیا غرض ہے؟

(جواب) نہ بنانے میں کیا غرض ہے؟

(سوال) اگر نہ بناتا تو آرام سے رہتا اور جیووں کو بھی سکھ دکھ نہ ہوتا۔

(جواب) یہ سست اور کاہل وجود لوگوں کی باتیں ہیں۔ اہل ہمت لوگوں کی نہیں۔ اور روح کو پڑے رہنے میں کیا سکھ یا دکھ ہے۔ اگر دنیا کے سکھ دکھ کا اندازہ کیا جائے تو سکھ کئی گنا زیادہ ہوتا ہے اور بہت سی پاک آتمائیں مکتی کے تدابیر میں مشغول ہو کر مکتی کے سرور کو بھی حاصل کرتی ہیں۔ پرلے میں جیو اس طرح نکمے پڑے رہتے ہیں جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا ہو۔ (اگر ایشور دنیا نہ بناتا) تو جو پاپ یا پن جیووں نے پرلے سے پہلے کئے تھے اُن کا ثمرہ پرمیشور کیسے دے سکتا اور جیو اُس پھل کو کس طرح بھوگ سکتے؟ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ آنکھ کے بنانے کا کیا مدّعا ہے؟ تو تم یہی کہو گے کہ دیکھنا۔ تو پھر جو پرمیشور میں دنیا کے بنانے کا علم۔ طاقت اور فعل ہے اُس کا دنیا کے بنانے کے سوا اور کیا مدّعا ہے؟ آپ اس کے سواء اور کوئی دوسرا مدعا نہ بتا سکو گے اور پرمیشور کے انصاف۔ پرورش۔ رحم وغیرہ اوصاف بھی تب ہی بامعنی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ دنیا کو بناوے۔ اُس کی لا محدود طاقت دنیا کی پیدائش قیام فنا اور انتظام کرنے ہی سے پھل (با نتیجہ) ہے۔ جیسے آنکھ کی ذاتی صفت دیکھنا ہے ویسے ہی پرمیشور کی طبعی صفت بھی دنیا کو پیدا کر کے سب جیووں کو بے شمار سامان (راحت) دیکر بھلائی کرنا ہے۔

علت معلول سے پہلے ہوتی ہے۔

۱۳۔ (سوال) بیج پہلے ہے یا درخت؟

(جواب) بیج۔ کیونکہ بیج۔ وجہ۔ سبب۔ باعث اور علت وغیرہ الفاظ مترادف ہیں۔ چونکہ علت کا نام بیج ہے اس لئے وہ معلول سے پہلے ہوتا ہے۔

قادر مطلق سے کیا مراد ہے

۱۴۔ (سوال) جب پرمیشور قادر مطلق ہے تو وہ علت اور جیو کو بھی پیدا کر سکتا ہے اور اگر نہیں کر سکتا تو قادر مطلق بھی نہیں ہو سکتا؟

(جواب) قادر مطلق لفظ کے معنے پہلے لکھ آئے ہیں۔ مگر کیا قادر مطلق وہ کہلاتا ہے۔ جو ناممکن بات کو بھی کر سکے؟ اگر کسی ناممکن بات یعنی جیسے علت کے بدون معلول کو کر سکتا ہے تو کیا بغیر علت دوسرا پرمیشور بھی پیدا کر سکتا خود مر سکتا اور غیر ذی شعور۔ دکھی۔ غیر منصف ناپاک اور بدکار وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم۔ پانی ٹھنڈا اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں اُن کی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں پلٹ سکتا۔ اور پرمیشور کے اصول سچے اور پورے ہیں۔ اس لئے اُن میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ پس

مطلق - عین علم - عین راحت) ہے۔ اور دُنیا (اُس کے برعکس) معلول ہونے کی وجہ سے ناپائدار
غیر ذی شعور اور راحت و سرور سے خالی ہے ۔ برہم غیر مولود اور دُنیا پیدا ہوئی ہے۔ برہم غیر
محسوس اور دُنیا محسوس ہے برہم لازوال اور دنیا بازوال ہے اگر زمین وغیرہ کائنات برہم کا
معلول ہوتیں تو اُن میں جو حالت معلول میں غیر ذی شعور وغیرہ صفات پائی جاتی ہیں وہ برہم میں
بھی ہونی چاہئیں تھیں - یعنی جس طرح زمین وغیرہ غیر ذی شعور ہیں اُسی طرح برہم بھی غیر ذی
شعور ہو جائیگا یا جس طرح پرمیشور ذی شعور ہے اُسی طرح اُس کے معلول زمین وغیرہ بھی ذی شعور
ہونے چاہئیں اور جو مکڑی کی مثال دی وہ تمہارے مت کو ثابت نہیں بلکہ رد کرتی ہے۔ کیونکہ
جالے کی علت مادی غیر ذی شعور جسم ہے اور علت فاعلی (مکڑی کا) جیو آتما ہے یہ بھی
پرمیشور کی عجیب و غریب صنعت کا ظہور ہے کیونکہ دوسرے جانوروں کے جسم سے جیو ریشہ
نہیں نکال سکتا۔ اسیطرح محیط کل برہم اپنے اندر محاط پرکرتی اور پرمانو کی علت سے
عالم کثیف کو بناکر اُس کو کثافت خارجی عطا کر کے آپ اُس کے اندر محیط ہو کر شاہد کل اور عین ہو رہا
ہے ۔ پرماتما نے ایکشن یعنی علم غور اور ارادہ کیا کہ میں تمام عالم کو بناکر ظاہر ہوؤں یعنی جب دُنیا
پیدا ہوتی ہے تب ہی جیووں کے غور۔ علم۔ تصوّر۔ وعظ اور سُننے سے پرمیشور ظاہر ہوتا ہے۔
وہ تمام اشیاء کثیف کے اندر موجود ہے۔ جب پرلے ہوتی ہے تب اُس کو پرمیشور اور مکتی
یافتہ جیووں کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور جو یہ آپ کی کاریکا ہے وہ غلطی پر مبنی ہے
کیونکہ پرلے میں عالم کا ظہور نہ تھا اور دنیا کے اختتام یعنی پرلے کے شروع سے لیکر جبتک
دوسری بار دُنیا پیدا نہ ہو تب تک بھی دنیا کی علت لطیف ہو کر مخفی رہتی ہے کیونکہ

तम आसीत्तमसा गूढमग्रे ॥ ऋ० मं० १० । सू० १२९ । मं० ३ ॥

आसीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम् ।

अप्रतर्क्यमविज्ञेयं प्रसुप्तमिव सर्वतः ॥ मनु० १ । ५ ॥

- یہ تمام کائنات پیدایش سے پیشتر پرلے میں تاریکی میں چھپی ہوئی تھی اور پرلے شروع ہونیکے
بعد بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ اُس وقت اِس دُنیا کو نہ کوئی جان سکتا تھا نہ بحث کر سکتا تھا
اور نہ علامات ظاہری سے بذریعہ حواس اُس کا علم ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا کیونکہ اُس کا علم صرف
زمانہ حال میں ہوتا ہے اور اُسی حالت میں وہ علامات ظاہری سے نمایاں اور جاننے کے
لایق ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک جانا جاتا ہے ۔
پھر اُس کاریکا کے مصنف نے زمانہ حال میں بھی عالم کو معدوم لکھا یہ بالکل عدم ثبوت

علم۔ نگاہ۔ طاقت ہاتھ اور طرح طرح کے آلات اور مکان زمان اور آکاش۔ علت عام کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً گھڑے کا بنانے والا کمہار علت فاعلی ہے مٹی علت مادی ہے۔ اور چاک ڈنڈا وغیرہ اسباب عام اور مکان۔ زمان۔ آکاش۔ روشنی۔ آنکھ۔ ہاتھ۔ علم۔ حرکت وغیرہ عام علت اور علت فاعلی بھی ہوتے ہیں۔ ان تین علتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی اور نہ بگڑ سکتی ہے۔

نوین ویدانتیوں کے بموجب ایشور دُنیا کی علت فاعلی و مادی دونوں نہیں ہو سکتا

۱۱۔ (سوال) نئے ویدانتی لوگ صرف پرمیشور ہی کو دُنیا کی مشترک علت فاعلی و مادی مانتے ہیں۔

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च ॥ मुण्डकोपनि० मुं० १।
खं० १। मं० ७॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے۔ جس طرح مکڑی باہر سے کوئی شے نہیں لیتی۔ اپنے ہی اندر سے ریشہ نکال کر جالا بنا خود اس میں کھیلتی ہے۔ اُسی طرح برہم بھی اپنے اندر سے دنیا کو بنا اور خود دنیا کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کھیل رہا ہے۔ اُس برہم نے خواہش و آرزو کی کہ میں عالم کثرت میں آؤں یعنی بہ شکل عالم بن جاؤں ارادہ کرتے ہی وہ دُنیا کی صورت بن گیا۔ کیونکہ

आदावन्ते च यन्नास्ति वर्त्तमानेऽपि तत्तथा ॥ गौड़पादीय
कारिका श्लो० ३१॥

یہ ماںڈوکیہ اُپ نشد پر کاریکا ہے کہ جو پہلے نہ ہو اور اخیر میں نہ رہے وہ زمانہ حال میں بھی نہیں ہے۔ چونکہ پیدائش عالم سے پیشتر دنیا نہ تھی برہم تھا اور پرلے کے اخیر میں دنیا نہ رہیگی تو زمانہ حال میں بھی یہ تمام عالم برہم کیوں نہیں؟

(جواب) اگر تمہارے کہنے کے مطابق دنیا کی علت مادی برہم ہووے تو وہ برہم تغیر اور تغیر و تبدل کے تابع ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں علت مادی کے صفت۔ فعل اور عادت معلول میں بھی آتے ہیں۔

कारणगुणपूर्वकः कार्य्यगुणो दृष्टः ॥ वैशेषिक ॥ अ०.२।
आ० १। सू० २४॥

علت مادی کے مطابق معلول میں بھی گُن ہوتے ہیں۔ حالانکہ برہم سچدانند سروپ (ست

نکمے ہو جاتے ہیں اُسی طرح بات اپنے محل و موقع پر بامعنی اور اپنے موقع سے الگ ہو جانے پر یا کسی دوسرے کے ساتھ ملانے سے بے معنی ہو جاتی ہے۔ پھر اِس کے یہ معنے ہیں۔

اے جیو! تو پرمیشور کی عبادت کر۔ جس پرمیشور سے عالم کی پیدائش۔ قیام اور پرورش ہوتی ہے۔ جس کے بنانے اور قائم رکھنے سے یہ تمام کائنات عالم وجود میں آتی ہے یا جس کا پریم کے ساتھ تعلق سہارا ہے۔ اُس کو چھوڑ کر دوسرے کی اُپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہیئے۔ اُس چیتن ماتر (عین علم) لازوال یکساں رہنے والے پرمیشور کی ذات میں اشیاء گوناگوں وابستہ یا ملی ہوئی نہیں ہیں بلکہ سب اپنی اپنی ماہیت سے الگ اور پرمیشور کے سہارے سے قائم ہیں +

تین علتوں کا بیان

۷۔ **(سوال)** عالم کی علتیں کتنی ہوتی ہیں؟

(جواب) تین۔ ایک نمت (علت فاعلی) دوسری اُپادان (علت مادی) تیسری سادھارن (علت غیر)

نمت کارن (علت فاعلی) اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سکے اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بنے جو خود کسی سے نہ بنا ہو اور دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صورتوں میں ظاہر کرے۔

دوسرا اُپادان کارن (علت مادی) اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کچھ نہ بنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور پھر بگڑ جائے۔

تیسرا سادھارن کارن (علت غیر) اُس کو کہتے ہیں کہ جو بنانے کے آلہ اور عام علت ہو +

نمت کارن کی دو قسمیں

۸۔ علت فاعلی دو قسم ہے۔ ایک تمام کائنات کو حالتِ علت سے بنانے والا قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا اور سن[illegible] کا انتظام کرنے والا اور مقدم علت فاعلی پرماتما ہے +

دوسرا۔ پرمیشور کی کائنات میں سے اشیاء کو لیکر کئی طرح سے مختلف چیزیں بنانے والا عام علتِ فاعلی جیو ہے +

اُپادان کارن کی مثال اور تشریح

۹۔ علت مادی پرکرتی اور پرمانو (ذرے) ہیں۔ جس کو تمام کائنات کے بنانے کا لوازمہ کہتے ہیں۔ وہ غیر ذی روح ہونے کی وجہ سے خود بخود نہیں بن سکتی اور نہ خود بگڑ سکتی ہے۔ بلکہ دوسرے کے بنانے سے بنتی اور بگاڑنے سے بگڑتی ہے + کہیں کہیں جڑ بھی جڑ کے بنانے اور بگاڑنے میں مسبب ہو جاتی ہے۔ مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین پر گر کر پانی ملنے سے درخت بن جاتے ہیں اور آگ وغیرہ جڑ کے ملاپ سے بگڑ بھی جاتے ہیں لیکن ان کا باقاعدہ بننا یا بگڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے +

سادھارن کارن کی مثال اور تشریح

۱۰۔ جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے۔ تب مختلف ذریعوں یعنی

सर्वं खल्विदं ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चन।

یہ بھی اُپ نشد کا قول ہے۔ جس قدر یہ عالم ہے وہ سب بالیقین برہم ہی ہے۔ اُس میں دوسری کسی قسم کی شے ذرا بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب بذات خود برہم ہے ۔

ویدانتیوں کے مسئلہ کی تردید

۴۔ (جواب) اِن حوالوں کے معنے کیوں بگاڑتے ہو؟ کیونکہ اِنہی اُپ نشدوں میں لکھا ہے کہ

एवमेव खलु सोम्यान्नेन शुङ्गेनापो मूलमन्विच्छाद्भिःसो-
म्यशुङ्गेन तेजोमूलमन्विच्छ तेजसा सोम्य शुङ्गेन सन्मूलम-
न्विच्छ सन्मूलाः सोम्येमाः सर्वाः प्रजाः सदायतनाः सत्प्रतिष्ठाः

छान्दो० प्र० ६। खं० ८। मं० ४॥

اے شویت کیتو! اَن روپ پرتھوی یعنی حالت کثیف میں آئی ہوئی مٹی سے اُس کی علت یعنی پانی کو جان اور حالتِ معلول میں آئے ہوئے پانی سے اُس کی علت آگ کو جان اور حالت محسوس میں آئی ہوئی آگ سے اُس کی حالتِ علت کو جو غیر فانی پرکرتی ہے اُس کو جان یہی غیر فانی پرکرتی تمام عالم کی بُنیاد اُس کا سرچشمہ اور جائے قیام ہے۔ یہ تمام عالم پیدائش کے پہلے است یعنی نہ ہونے کی مثال تھا اور جیو آتما برہم اور پرکرتی میں سمایا ہُوا موجود تھا۔ ابھاو یعنی عدم نہ تھا اور جو [सर्वं खलु०] کہا وہ ایسی بات ہے جیسے

"کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا"

کیونکہ :۔

सर्वं खल्विदं ब्रह्म तज्जलानिति शान्त उपासीत॥

छान्दो० प्र० ३। खं० १४। मं० १॥ और:-

नेह नानास्ति किंचन। कठोपनि० अ० २। वल्ली० ४।
मं० ११॥

جس طرح جسم کے اعضا جب تک جسم کے ساتھ رہتے ہیں تب تک کام کے اور الگ ہونے سے

सत्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान् महतो ऽहङ्कारोऽहङ्कारात् पञ्चतन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं पञ्चतन्मात्रेभ्यः स्थूलभूतानि पुरुष इति पञ्चविंशतिर्गणः ॥

साङ्ख्यसू० । अ० १ । सू० ६१ ॥

(ستو) لطافت و پاکیزگی (رج) حالت متوسط (تم) کثافت یا غیر ذی شعوری ان تین گنوں کا جو ایک جامع جوہر ہوتا ہے اسے پرکرتی کہتے ہیں۔ اس سے مہت تتو (عقل) اور عقل سے اہنکار (انانیت) اور انانیت سے پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (قوائے احساس) اور گیارھواں من۔ پانچ تن ماتراؤں سے مٹی وغیرہ پانچ بھوت عناصر کثیف یہ کل چوبیس ہوتے ہیں اور پچیسواں پُرش یعنی جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی اویکاری (غیر متغیر) اور مہت تتو (عقل) اہنکار (انانیت)۔ نیز پانچ عناصر لطیف پرکرتی سے بنتے ہیں اور اندریاں (قوائے احساس)۔ من (دل) اور نیز عناصر کثیف کی علت ہے اور پُرش نہ کسی کی علت مادی (اپادان کارن) اور نہ کسی کا معلول ہے۔

(سوال)

सदेव सौम्येदमग्र आसीत् ॥ १ ॥ छांदा० । प्र० ६ । खं० २ ॥
असद्वा इदमग्र आसीत् ॥ २ ॥ तैत्तिरीयोपनि० । ब्रह्मानन्दव० अनु० ७ ॥ आत्मैवेदमग्र आसीत् ॥ ३ ॥ बृह० अ० १ । ब्रा० ४ । मं० १ ॥
ब्रह्म वा इदमग्र आसीत् ॥ ४ ॥ शत० ११ । १ । ११ । १ ॥

اے شویت کیتو! یہ عالم پیدائش سے پیشتر
۱۔ بشکل ست (ہست)۔ ۲۔ بشکل اَست (غیر محسوس)۔ ۳۔ بشکل آتما (روح) اور ۴۔ بشکل برھم (پرمیشور) تھا۔

तदैक्षत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ सोऽकामयत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० ६ ॥

پھر وہی پرمیشور اپنی خواہش سے عالم کثرت میں آگیا۔

نوٹ منجانب مترجم۔ لفظ اویکار فی سہواً لکھا گیا ہے۔ وکاری ہونا چاہیئے

(سوال) اس میں کیا ثبوت ہے؟

(جواب)

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते ।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति ॥ १ ॥
ऋ० मं० १ । सू० १६४ । मं० २० ॥

शाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ २ ॥ यजुः० अ० ४० । मं० ८ ॥

ویدسے — ۳ — جو پرمیشور اور جیو دونوں ذی شعور اور جن میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں اور جن میں باہم محیط و محاط کا تعلق ہے۔ جو باہم مانوس اور قدیم اور ازلی ہیں ویسے ہی (ورکشس) درخت مشتمل بر جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلول یعنی جو حالت کثیف میں آکر پھر پرلے میں ذرّوں میں ملجاتا ہے تیسری ازلی شے ہے۔ اِن تینوں کے اوصاف۔ افعال اور عادات بھی ازلی ہیں + جیو اور پرمیشور ان دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس درخت کائنات میں پاپ اور پُن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے۔ اور دوسرا یعنی پرماتما اعمال کے پھل کو نہیں بھوگتا اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہ جلوہ گر ہے۔ جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو اور اِن دونوں سے پرکرتی اپنی ماہیت سے جُدا ہے اور تینوں ازلی ہیں + [शाश्वती०] یعنی ازلی وقدیم جیووں یعنی مخلوقات کے لئے پرمیشور نے بذریعہ الہام وید تمام علوم کو ظاہر کیا ہے +

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां सरूपाः । अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः ॥ श्वेताश्वतरोपनिषदि । अ० ४ । मं० ५ ॥

اُپنشد سے — ۴ — پرکرتی۔ جیو اور پرمیشور تینوں غیر مولود ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں گویا یہ تینوں اس عالم کے مُسبب ہیں۔ اِنکی کوئی علّت نہیں ازلی جیو اس ازلی پرکرتی کا حظ اُٹھاتا ہوا اُس میں پھنستا ہے اور پرمیشور اُس میں نہیں پھنستا اور نہ اُس کو بھوگتا ہے +

پرکرتی کی تعریف اور اُس کے معمول — ۵ — ایشور اور جیو کی تعریف ایشور کے مضمون میں کر چکے اب پرکرتی کی تعریف لکھتے ہیں —

پرمیشور دنیا کی اُتپتی سِتھتی اور پر لے کرنے والا ہے۔

۱۔ اے (اَنگ) انسان! جس سے یہ گونا گون خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اِس کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اور جو اس دنیا کا مالک ہے۔ جس محیطِ کُل میں یہ سب دنیا اُتپتی (پیدائش) سِتھتی (قیام) پرلے (فنا) پاتی ہے وہ پرمیشور ہے اُس کو تُو جان اور دوسرے کو صانعِ کائنات نہ مان ✦ (۱)

یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا لشکل رات ناقابلِ تمیز اور آکاش کی مثال تھا اور تُچھ یعنی غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اُس سے مُحاط تھا بعد ازاں پرمیشور اُس کو اپنی قدرت سے حالتِ علّت سے حالتِ معلول میں لایا ✦ (۲)

اے انسانو! جو سب سورج وغیرہ منوّر اشیا کو قائم رکھنے والا اور جس قدر عالم ہو چکا ہے اور آگے ہوگا اُس تمام کا ایک بے عدیل مالک پرمیشور ہے وہ اِس عالم کی پیدائش سے پہلے موجود تھا۔ جس نے زمین سے لیکر سورج تک تمام عالم کو پیدا کیا ہے اُس پرمیشور کی محبت سے عبادت کرنی چاہیئے ✦ (۳)

اے انسانو! جو سب کے اندر سمایا ہوا محیطِ کُل پرمیشور ہے اور جو غیر فانی علّتِ مادی اور جیو کا مالک اور زمین وغیرہ غیر ذی روح اور جیو سے کبھی جُدا ہے۔ وہی محیطِ کُل ایشور گذشتہ آئندہ ہونے والے اور موجودہ عالم کا صانع ہے (۴) جس پرمیشور نے اپنی صنعت کاملہ سے زمین وغیرہ تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ جس سے جیو قائم ہیں۔ جس کے اندر پرلے میں تمام کائنات سما جاتی ہے وہ برہم ہے۔ اُس کے جاننے کی خواہش کرو ✦

जन्माद्यस्य यतः ॥ शारीरकसू० अ० १ । पा० १ । सू० २ ॥

جس کے ہاتھ میں اِس عالم کی پیدائش قیام اور فنا ہے وہی برہم جاننے کے لائق ہے ✦

دنیا کی علت فاعلی و مادی اور ایشور جیو پرکرتی کے انادی ہونے کا ثبوت

۳۔ (سوال) اس دُنیا کو پرمیشور نے پیدا کیا ہے یا کسی اور نے۔

(جواب) اِس کائنات کو اُس علّتِ فاعلی یعنی پرماتما نے پیدا کیا ہے مگر اِس کی علّتِ مادّی پرکرتی ہے ✦

(سوال)۔ کیا پرکرتی کو پرمیشور نے پیدا نہیں کیا؟

(جواب) نہیں وہ ازلی ہے۔

(سوال) ازلی کس کو کہتے ہیں اور کتنی اشیاء ازلی ہیں؟

(جواب) ایشور۔ جیو۔ اور کائنات کی علّت مادی (پرکرتی) یہ تین چیزیں ازلی ہیں ✦

(نوٹ منجانب مترجم) [۱] غیر ذی روح کائنات کی علّتِ مادی کو پرکرتی کہتے ہیں گویا پرکرتی مادہ کی حالت اوّلین کا نام ہے ✦

آٹھواں سمّلاس

سرشٹی اُتپتّی ۔ ستھتی اور پرلے کے بیان میں

इयं विसृष्टिर्यत आ बभूव यदि वा दधे यदि वा न ।
यो अस्याध्यक्षः परमे व्योमन्त्सो अङ्ग वेद यदि वा न वेद ॥१॥
तम आसीत्तमसा गूढमग्रेऽप्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम् ॥
तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिना जायतैकम् ॥ २॥
ऋ० मं० १० । सू० १२९ । मं० ७ । ३ ॥

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत् ।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥३॥
ऋ० मं० १० । सू० १२१ । मं० १ ॥

पुरुष एवेदꣳ सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम् । उतामृतत्व-
स्येशानो यदन्नेनातिरोहति ॥ ४ ॥ यजुः० अ० ३१ । मं० २ ॥

यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते येन जातानि जीवन्ति ।
यत्प्रयन्त्यभिसंविशन्ति तद्विजिज्ञासस्व तद्ब्रह्म ॥ ५ ॥ तैत्ति-
रीयोपनि० भृगुवल्ली । अनु० १ ॥

سکے آفتاب کو پاکر اعلےٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور ودیا اور سُکھوں کو بڑھاتے جاویں۔

ویدغیرہ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے الفاظ معنی اور تعلقات دائمی ہیں۔

۸۱ - سوال۔ وید مدامی ہیں یا غیر مدامی۔

جواب - مدامی۔ کیونکہ پرمیشور کے مدامی ہونے کے باعث اُس کے علم وغیرہ صفات بھی مدامی ہیں۔ جو اشیاء مدامی ہیں اُن کے صفات و فعل و فطرت بھی مدامی ہیں اور غیر مدامی جوہروں کے غیر مدامی ہوتے ہیں۔

سوال۔ کیا یہ کتابیں بھی مدامی ہیں۔

جواب - نہیں۔ کیونکہ کتاب تو کاغذ اور سیاہی سے بنی ہے۔ وہ مدامی کیسے ہوسکتی ہے مگر جو الفاظ۔ معنی اور تعلقات ہیں وہ مدامی ہیں۔

سوال۔ ایشور نے اُن رشیوں کو گیان (علم) دیا ہوگا اور اُس گیان سے اُن لوگوں نے وید بنائے ہوں گے۔

جواب - علم بغیر شئے معلومہ کے نہیں ہوسکتا۔ گایتری وغیرہ چھندوں (اوزان نظم) اور "شڈج" وغیرہ اور اونچی۔ نیچی سُروں کے علم سے مالامال گایتری وغیرہ چھندوں کے بنانے کی طاقت سوائے علیم کُل کے کسی کو نہیں ہے۔ کہ جو اِس قسم کا مخزن ہمہ علوم شاستر بنا سکے۔ ہاں ویدوں کو پڑھنے کے بعد رشی مُنی لوگوں نے "ویاکرن" (علم نحو) - نِروکت (علم لسان) عروض وغیرہ کی کتابیں علوم کی اشاعت کے لئے تصنیف کی ہیں۔ اگر پرماتما ویدوں کو ظاہر نہ کرے تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے۔ اِس لئے وید پرمیشور کی کلام ہیں اِنہیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہئے۔ اگر کوئی کسی سے پُوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے تو یہی جواب دینا چاہئے کہ ہمارا اعتقاد وید ہے یعنی جو کچھ ویدوں میں بیان کیا گیا ہے ہم اُس کو مانتے ہیں۔

اب اُس کے آگے پیدائش کائنات کا مضمون لکھیں گے۔ یہ مختصراً ایشور اور وید کے بارہ میں تشریح کی ہے۔

عبارت شستہ سے آراستہ ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا ساتواں سملاس ایشور اور ویدوں کے بیان میں ختم ہوا۔

شرح ہیں۔ اُس کے متعلق جو مزید دیکھنا چاہے تو میری تشریح کی ہوئی "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیوے۔ وہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قول کتنے ہی حوالجات کے خلاف ہونے کے باعث کاتیاین کا نہیں ہوسکتا اور اگر اس قول کو مانیں تو وید کبھی قدیم نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ برہمن گرنتھوں میں بہت سے رشی مہرشی راجاؤں وغیرہ کی روایات لکھی ہیں روآیات جنکے متعلق ہوتی ہیں وہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں۔ نیز وہ کتاب مابعد اُس کے تولّد کے ہوتی ہے۔ ویدوں میں کسی کی روائت نہیں ہے بلکہ بالخصوص جس جس لفظ سے علمی واقفیت ہووے اُن لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے کسی انسان کا نام یا خاص حکایت کا ذکر اذکار ویدوں میں نہیں ہے۔

ویدوں کی ۱۱۲۷ شاکھا اُن کی شرح ہیں وہ ویدوں میں شامل نہیں نہ اُن کے اجزا ہیں۔

سوال ۔ ویدوں کی کتنی شاکھا ہیں۔

جواب ۔ اکیسو ستائیس۔

سوال ۔ شاکھا کس کو کہتے ہیں۔

جواب ۔ شرح کو شاکھا کہتے ہیں۔

سوال ۔ دنیا میں عالم لوگ ویدوں کے اجزائی حصوں کو شاکھا مانتے ہیں۔

جواب ۔ تھوڑا سا غور کرو تو معاملہ صاف ہے کیونکہ جس قدر شاکھا ہیں وہ اشولائن وغیرہ رشیوں کے نام سے مشہور ہیں اور منتر سنگھتا پرمیشور کے نام سے مشہور ہیں۔ جس طرح چاروں ویدوں کو پرمیشور کا بنایا ہوا مانتے ہیں اُسیطرح اشولائن وغیرہ شاکھاؤں کو اُس اُس رشی کا (جنکے نام سے کہ وہ مشہور ہیں) بنایا ہوا مانتے ہیں۔ اور سب شاکھاؤں میں منتروں کے ابتدائی جملے لکھکر تشریح کی گئی ہے مثلاً تیتر شاکھا میں "इषे त्वोर्जे त्वा" ایسی ایسی شروع کی عبارت لکھکر تشریح کی ہے۔ مگر وید سنگھتاؤں میں کسی کی عبارت نہیں رکھی۔ اِس لئے پرمیشور کے بنائے ہوئے چاروں وید اصلی درخت ہیں اور اشولی وغیرہ سب شاخیں رشی مُنیوں کی بنائی ہوئی ہیں[۱] پرمیشور کی بنائی نہیں جو اِس مضمون کی مزید تشریح دیکھنا چاہیں وہ "رِگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیویں۔

ایشور کی عین مہربانی ہے کہ اُس نے ویدوں کا گیان دیا

۸۰ ۔ جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کرکے اُن کی بہتری چاہتے ہیں اُسی طرح پرماتما نے سب دمیوں پر مہربانی کرکے ویدوں کو ظاہر کیا۔ جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا و گیان[۲] [ودیا سے حاصل شدہ علم]

---

[۱] یعنی رشیوں نے بعض بعض مضمون ویدوں سے لیکر اُس کی تشریح کی ہوئی ہے۔

[۲] گیان دو قسم کا ہوتا ہے ایک جو حواس کے ذریعہ حاصل ہو جس کو اندریہ گیان کہتے ہیں۔ جیسے رُوپ۔ رس وغیرہ کا گیان دوسرا ودیا گیان جو بدھی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جیسے روپ۔ رس کو دیکھ کر اُس جوہر کا گیان ہونا جس میں یہ گُن موجود ہوتے ہیں۔ مترجم

رشیوں کو منتروں کا مصنف بتلادے اُس کو غلط گو سمجھنا چاہیئے۔ وہ تو منتروں کے معنی کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

سوال۔ وید کن کتابوں کے نام ہیں۔

وید نام چار منتر سنگھتاؤں کا ہے

۷۷۔ جواب۔ رگ۔ یجو۔ سام اور اتھرو منتر سنگھتاؤں کا۔ اوروں کا نہیں۔

سوال۔

मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम् ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

۷۸۔ [منتر اور برہمن کا نام وید ہے]

وید میں برہمن گرنتھ داخل نہیں۔ اُس کی وجوہات

اِس قسم کے کاتیاین* وغیرہ کے بنائے ہوئے پرتنجیا سُوتر وغیرہ کے معنی کیا کروگے۔

جواب۔ دیکھو سنگھتا پُستک کے شروع میں اور ادھیائے کے اختتام پر ہمیشہ سے لفظ "وید" لکھا چلا آتا ہے۔ مگر برہمن پُستک کے شروع میں یا ادھیاء کے اختتام پر کہیں بھی نہیں لکھا اور نِروکت میں

इत्यपि निगमो भवति। इति ब्राह्मणम्। नि०अ०५।खं०३।४॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[یہ "نگم" (وید) کا قول ہے۔ یہ برہمن کا ہے]

छन्दोब्राह्मणानि च तद्विषयाणि ॥ अष्टाध्या०४। २ ॥ ६६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[چھند اور برہمن دونوں کی پراکت علامت اُس موقع پر تصوّر ہو سکتی ہے کہ جہاں پڑھنے والے اور جاننے والوں کی علامتوں کا تصوّر بھی ہو]

یہ پانینی کا سُوتر ہے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید تو منتر بھاگ اور برہمن اُن کی

نوٹ۔ *کاتیاین ایک رشی کا نام ہے۔ مترجم

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(وہ پہلوں کا بھی گرو ہے۔ زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے * "یوگ درشن"[1]
جس طرح موجودہ زمانہ میں ہم لوگ اُستادوں سے پڑھ کر عالم ہوتے ہیں۔ اُسی طرح پرمیشور آغاز پیدائش میں پیدا ہوئے اگنی وغیرہ رشیوں کا گرو یعنی پڑھانے والا ہے کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور "پرلے" میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں اُس طرح پرمیشور نہیں ہوتا۔ اُس کا جاودانی ہے۔ اِس لئے یہ بات بالیقین جاننی چاہئے۔ کہ سبب کے بغیر مسبب چیز موجود نہیں ہو سکتی۔

۷۵۔ سوال۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے۔ اور وہ اگنی وغیرہ رشی لوگ اُس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے۔ پھر انہوں نے ویدوں کے معنی کیسے سمجھے۔

جن رشیوں پر وید نازل ہوئے چونکہ وہ سنسکرت زبان نہیں جانتے تھے کس طرح انہوں نے مطلب سمجھا

جواب۔ پرمیشور نے جتلایا۔ اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رشی منیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی روایات کی کتابوں میں لکھے۔ اُن کا نام "برہمن" ہوا یعنی برہم جو بمعنی وید ہے اُس کی شرح ہونے کے باعث برہمن نام رکھا گیا۔ اور

ऋषयो मन्त्रद्रष्टयः मन्त्रान्सम्प्रादुः ॥ निरु० १ । २० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

۷۶۔ (رشی منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں * انرکت)

رشی منتروں کے بنانے والے نہیں بلکہ اُن کے معنوں کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔

جس جس منتر کے[1] معنی کا علم جس جس رشی کو ہوا اور پہلے ہی ہوا۔ جس سے پیشتر اُس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے نیز اُس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس توضیح کے لئے آجتک اُس اُس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے۔ جو شخص

نوٹ [1] معنی سے مراد منتر کی خاص خاص باریکیوں کے علم سے ہے۔ مترجم

کی کلام ہے۔

جیسا پرمیشور ہے ویسا (یعنی جو ایشور کے اوصاف ہیں اُن کے عین مطابق) اور جس طرح سلسلہ کائنات رکھا گیا ہے اُسی طرح ایشور آفرینش معلول علت اور جیو کا جس میں بیان ہو وہ کتاب پرمیشور کی کلام ہوتی ہے نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو اور پاک آدمیوں کی طبیعت کے خلاف نہ ہو۔

وید اس قسم کے ہیں۔ دیگر کتب بائبل قرآن وغیرہ نہیں۔ اِس کی مفصل تشریح بائبل اور قرآن کے مضامین میں تیرھویں اور چودھویں سملاس میں کی جاوے گی۔

۴۷ سوال۔ ایشور کی طرف سے وید کے ہونے کی ضرورت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ انسان بہ تدریج واقفیت بڑھاتے بڑھاتے بعد میں کتاب بھی بنا سکتے ہیں۔

اگر ابتدا میں ویدوں کا گیان نہ ملتا تو تمام لوگ جاہل رہتے تمام ملکوں میں علم ویدوں سے پھیلا

جواب۔ ہرگز نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ علت کے بغیر معلول کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس طرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھ کر بھی عالم نہیں ہوتے اور جب اُن کو کوئی سکھلانے والا مل جاوے تو عالم ہو جاتے ہیں۔ نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے بغیر کوئی آدمی بھی عالم نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر پرماتما اُن ابتدا ئے پیدائش کے رشیوں کو وید کا علم نہ پڑھاتا اور نہ وہ دوسروں کو پڑھاتے تو تمام لوگ بے علم ہی رہ جاتے۔ مثلاً کسی کے بچہ کو پیدا ہوتے ہی تنہا جگہ میں بے علموں یا جانوروں کی صحبت میں رکھا جاوے تو جیسی صحبت ہوگی وہ ویسا ہی ہو جاوے گا اِس امر کی نظیر جنگلی بھیل وغیرہ ہیں۔ جب تک مُلک آریہ ورت سے تعلیم نہیں گئی تھی تب تک مصر۔ یونان یوروپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو ذرہ بھی علم نہیں ہوا تھا۔ اور انگلستان کے کولمبس وغیرہ لوگ جب تک امریکہ میں نہیں گئے تھے تب تک وہ بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے۔ بعد میں نیک تربیت کے پانے سے عالم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح پیدائش کے شروع میں پرماتما سے علم و تربیت ملنے کے باعث ہر زمانہ میں یکے بعد دیگرے عالم بنتے آئے۔

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात्॥ योगसू० समाधिपादे सू० २६॥

سلہ یعنی جو ملک کہ عالم ہو چکے ہیں اب اُن میں بھی کوئی شخص بغیر پڑھنے لکھنے کے عالم نہیں ہوتا۔ مترجم

दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ मनु०१।२३ ॥

پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے اور اُس برہما نے اگنی۔ وایُو۔ آدتیہ اور انگرا سے رگ۔ یجر سام اور اتھرو وید کو حاصل کیا۔

کیوں اُن چار پر وید ظاہر ہوئے اوروں پر نہ ہوئے۔

ا۔سوال۔ اُن چاروں ہی میں ویدوں کو ظاہر کیا اوروں میں نہیں۔ اس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھیرتا ہے۔

جواب۔ وہی چار سب جیئوں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔ دوسرے لوگ اُن کے مانند نہیں تھے۔ اِس لیئے پاک علم کا اظہار انہیں کے باطن میں کیا۔

ویدوں کے سنسکرت میں ظاہر ہونے کی وجہ۔

۲۔سوال۔ کیا وجہ ہے کہ کسی ملک کی زبان میں ویدوں کا اظہار نہ کیا۔ اور سنسکرت میں کیا؟

جواب۔ اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار کرتا تو ایشور طرف دار ٹھیرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولیت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔

اس لیے سنسکرت ہی میں اظہار کیا جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے اور ویدوں کی زبان دیگر تمام زبانوں کا ماخذ ہے۔ پس اُسی میں ویدوں کو ظاہر کیا۔ کیونکہ جس طرح ایشور کی زمین وغیرہ آفرینش تمام ملکوں اور ملک والوں کے لئے ایک سی اور تمام علم صنعت کا باعث ہے اُسی طرح پرمیشور کی علمی زبان بھی ایک سی ہوتی چاہیئے۔ کہ اس طرح سب ملک والوں کو پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت ہونے کے باعث ایشور طرفدار نہیں ٹھیرتا اور وہ سب زبانوں کا ماخذ بھی ہوتی ہے۔

ثبوت اس بات کا کہ وید سوائے ایشور کے اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے

۳۔سوال۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں۔

جواب۔ جس طرح ایشور پاک۔ تمام علوم کا جاننے والا۔ بے لوث صفات۔ فعل اور فطرت رکھنے والا۔ عادل۔ رحیم۔ وغیرہ صفات سے موصوف ہے۔ اُسی طرح جس کتاب میں ایشور کے صفات فعل اور فطرت کے مطابق بیان ہو وہ ایشور کی بنائی ہوئی ہے۔ اور کی نہیں۔ نیز جس میں سلسلہ کائنات "پرتیکش" وغیرہ ثبوت صالح اور پاکیزہ منش لوگوں کے چال چلن کے خلاف بیان نہ ہوں ایشور کی کلام ہے۔ جس طرح ایشور کا علم منزہ من الخطا ہے اُسی طرح جس کتاب میں غلطی سے مبرا علم کا بیان ہو وہ ایشور

سوال۔ اگر بے شکل ہے تو وید ودیا کا اُپدیش مُنہ سے حروف کا تلفظ کئے بغیر کس طرح ہو سکا ہوگا۔ کیونکہ حروف کے تلفظ میں تالو وغیرہ مخرج اور زبان کی حرکت ضرور ہونی چاہیئے۔

جواب۔ چونکہ پرمیشور قادر مطلق اور محیط کل ہے اُس کو محیط ہونے کی وجہ سے جیوؤں کو وید ودیا کے اُپدیش کرنے میں کچھ بھی مُنہ وغیرہ کی حاجت نہیں۔ کیونکہ منہ اور زبان سے حروف کا تلفظ اپنے سے جدا آدمی کو جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اپنے لئے۔ کیونکہ مُنہ اور زبان کی حرکت کے بغیر ہی من کے اندر بہت سے امور کی غور پرداخت اور لفظوں کا تلفظ ہوتا رہتا ہے۔ کانوں کو اُنگلیوں سے بند کر کے دیکھو سُنو کہ بغیر منہ زبان اور تالو وغیرہ مخرجوں کے کیسے کیسے آواز ہو رہے ہیں۔ اُسی طرح ضابطہ انقلوب ہونے سے اُس نے جیوؤں کو اُپدیش کیا ہے۔ صرف دوسرے کو سمجھانے کے لئے البتّہ تلفظ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چونکہ پرمیشور بے شکل اور محیط کل ہے پس اپنی تمام وید ودیا کا اُپدیش جیوؤں کے اندر موجود ہونے سے جیو آتما پر روشن کر دیتا ہے۔ ازاں بعد وہ آدمی اپنے منہ کے تلفظ سے دوسرے کو سُناتا ہے۔ اس لئے ایشور پر یہ اعتراض نہیں آسکتا۔

وید چار رشیوں کے آتما میں ظاہر ہوئے

۷۔ سوال۔ کن کے آتما میں اور کب ویدوں کا اظہار کیا گیا۔

جواب۔

अग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्य्यात्सामवेदः ।

शत० ११ । ४ । २ । ३ ॥

پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا +

سوال۔

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥

श्वेताश्व० अ० ६ । मं०१८ ॥

یہ اُپنشد کا قول ہے۔ اِس قول کے بموجب تو برہما جی کے دل میں ویدوں کا اُپدیش کیا گیا ہے۔ پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کہا۔

جواب۔ برہما کے آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।

ایشور میں ایسی خواہش نہیں جیسے ہم میں ہوتی ہے۔

۶۷۔ سوال ۔ ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

جواب ۔ ویسی خواہش (یعنی جیسی[1] کہ تم خیال کرتے ہو) نہیں کیونکہ خواہش کبھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جس کے ملنے سے کسی قسم کا سکھ ہو اُس کی ہوتی ہے۔ اور ایسی ہی صورت میں خواہش پرمیشور میں ہو سکتی ہے۔ چونکہ اُس کے لئے کوئی چیز نہ تو غیر میسر ہے اور نہ کوئی اُس سے اچھی۔ اور بوجہ کامل سکھ رکھنے کے وہ سکھ کی تمنا بھی نہیں رکھتا۔ اس لئے ایشور میں خواہش کا تو امکان نہیں مگر "ایکھشن" ہے یعنی "سب قسم کی ودیا کی نمود اری اور تمام کائنات کو بنانا" کہ اس کو ایکھشن کہا گیا ہے۔
ایسے ایسے مختصر مطالب سے سجن لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ اس قدر مضمون اختصار کیساتھ ایشور کے بارہ میں لکھ کر۔

وید کی بابت لکھتے ہیں:

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन्। सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम्। स्कम्भन्तंब्रूहि कतमः स्विदेव सः। अथर्व० कां०१०।प्रपा० २३। अनु० ४। मं०२०

ویدوں کے ایشوروکت ہونے میں پرمان۔

۶۸ ۔ جس پرماتما سے رگ وید۔ یجُروید۔ سام وید اور اتھروید ظاہر ہوئے ہیں وہ کون سا دیوتا ہے؟

جواب ۔ وہ پرماتما جو کہ سب کو پیدا کر کے سہارا دے رہا ہے۔

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥

यजुः० अ० ४०। मं०८॥

جو خود بخود موجود۔ محیطِ کُل۔ پاک۔ ازلی۔ بے شکل پرمیشور ہے وہ ازلی رعایا جیووں کے بہبود کی خاطر تمام علوم کا اُپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے۔

نراکار پرمیشور سے وید کس طرح ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اِس پر بحث

۶۹۔ سوال ۔ آپ پرمیشور کو شکل والا مانتے ہو یا بے شکل؟

جواب ۔ بے شکل مانتے ہیں۔

[1] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم

سگن اور نرگن متضاد صفات ہیں ایک چیز میں دونوں نہیں ہو سکتیں اِس کی تردید۔

۶۴ - سوال۔ بھلا ایک میان میں کبھی دو تلوار رہ سکتی ہیں؟ ایک شئے میں باصفت اور بے صفت ہونا کس طرح ہو سکتا ہے۔

جواب۔ جس طرح جڑ[1] چیزوں میں شکل وغیرہ صفات ہیں اور چیتن[2] کی صفات علمیت وغیرہ جڑ میں نہیں ہیں۔ اُسی طرح چیتن میں خواہش وغیرہ صفات ہیں مگر شکل وغیرہ جڑ کی صفات اُس میں نہیں ہیں۔

"यद्गुणैः सह वर्त्तमानं तत्सगुणम्" "गुणेभ्यो यन्निर्गतं" "पृथग्भूतं तन्निर्गुणम्॰"

جو صفات رکھتا ہو۔ وہ سگن (باصفت) اور جو صفات نہ رکھتا ہو وہ نرگن (بے صفت) کہلاتا ہے۔ اپنی اپنی طبعی صفات کے رکھنے اور دوسری متضاد کی صفات نہ رکھنے کے باعث سب اشیاء میں سگن ہونا اور نرگن ہونا یا محض سگن ہونا پایا جاتا ہے مطلب کہ ایک شئے میں سگن اور نرگن ہونا ہمیشہ رہتا ہے۔ اُسی طرح پرمیشور اپنے غیر متناہی علم و طاقت وغیرہ صفات کے باعث سگن اور شکل وغیرہ جڑ کے اوصاف اور مخالفت وغیرہ جیو کے صفات نہ رکھنے کے باعث نرگن کہلاتا ہے۔

پرمیشور کے سگن اور نرگن کے عام معنی جو لئے جاتے ہیں اُس کی تردید

۶۵ - سوال۔ دنیا میں غیر شکل والی چیز کو نرگن اور شکل والی چیز کو سگن کہتے ہیں۔ یعنی جب پرمیشور جنم نہیں لیتا تب نرگن اور جب اوتار لیتا ہے تب سگن کہلاتا ہے۔

جواب۔ یہ وہم محض جاہلوں اور بے علموں کا ہے۔ جن کو علم نہیں ہوتا وہ حیوانوں کی مانند واہی تباہی بکتے رہتے ہیں۔ جس طرح سن نپات (فاسد الاخلاط) تپ میں مبتلا ہوا آدمی بیہودہ بکتا ہے۔ اسی طرح بے علموں کی باتوں کو فضول سمجھنا چاہیئے۔

پرمیشور میں نہ "راگ" ہے اور نہ وہ وِرکت ہے۔

۶۶ - سوال۔ پرمیشور "راگی" ہے یا "وِرکت"

جواب۔ اُس میں دونوں باتیں نہیں۔ کیونکہ راگ (اُلفت) اپنے سے الگ اور اچھی اشیاء میں ہوتی ہے۔ مگر پرمیشور سے کوئی شئے الگ یا اچھی نہیں ہے اِس لئے اُس میں اُلفت کا ہونا ممکن نہیں۔ اور جو میسّر چیز کو چھوڑ دیوے اُس کو "ورکت" کہتے ہیں۔ ایشور بوجہ محیط کل ہونے کے کسی چیز کو چھوڑ ہی نہیں سکتا اِس لئے ورکت بھی نہیں

[1] جڑ بمعنی غیر ذی نفس [2] چیتن بمعنی ذی نفس ۔ مترجم

سمجھتا تو میرا کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ یا کسی کو نقصان پہنچاتا اور دُکھ دیتا جاوے تو اس کو اُن لوگوں سے خوف ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر ہر طرح کا عدم اختلاف ہو تو وہ ایک کہلاتے ہیں مثلاً دنیا میں کہا جاتا ہے کہ دیودت و یگیہ دت و وشنو متر ایک ہیں یعنی نامخالف ہیں۔ غرضیکہ اختلاف نہ رہنے سے سُکھ اور اختلاف سے دُکھ ملتا ہے۔

برہم اور جیو ہمیشہ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں ایک کبھی نہیں ہو جاتے۔

۲۴۷۔ سوال۔ برہم اور جیو کا ہمیشہ ایکتا اور انیکتا (وحدت و کثرت) رہتی ہے یا کبھی دونوں مل کر ایک بھی ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ابھی قبل ازیں کچھ جواب دیدیا گیا ہے۔ لیکن (مخفی بلہ نہ رہے کہ[1]) مشابہت اور لازم ملزومیت ہونے کے باعث اتحاد ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سے شکل والے جوہر کا بوجہ غیر ذی نفس ہونے اور کبھی علیحدہ نہ رہنے کے اتحاد ہوتا ہے۔ نیز آکاش کے محیط لطیف۔ بے شکل۔ غیر متناہی وغیرہ اوصاف سے اور شکل والی چیزوں کی محدودیت اور نموداری وغیرہ مخالف خاصیتوں سے فرق ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح سے کہ پرتھوی وغیرہ جوہر آکاش سے علیحدہ کبھی نہیں رہتے کیونکہ لازم ملزوم ہیں کہ جگہ کے بغیر کثیف جوہر کبھی نہیں رہ سکتا اور (ساتھ ہی[2]) بلحاظ انفراد یعنی وجود میں الگ ہونے کے باعث اُن میں علیحدگی ہے۔ اُسی طرح برہم کے محیط کل ہونے کی وجہ سے جیو اور پرتھوی وغیرہ جوہر اُس سے الگ نہیں رہتے ہیں اور وجود کے لحاظ سے ایک بھی نہیں ہوتے۔ جس طرح گھر کے بنانے کے پہلے علیحدہ علیحدہ مقاموں میں مٹی۔ لکڑی اور لوہا وغیرہ اشیاء آکاش ہی میں رہتی ہیں اور جب گھر بن جاوے تب بھی آکاش میں رہتی ہیں۔ نیز جب وہ گر جاوے یعنی جب گھر کے سب اجزاء علیحدہ علیحدہ مقام میں چلے جاویں تب بھی آکاش میں رہتے ہیں یعنی تینوں زمانوں میں آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور باعتبار علیحدگی وجود کے نہ کبھی ایک تھے اور نہ ہیں اور نہ ہوں گے۔ اسی طرح جیو اور دنیا تمام دنیا کے اشیاء پرمیشور میں محیط علیہ ہونے کے باعث تینوں زمانوں میں پرماتما سے علیحدہ ہیں اور وجود میں علیحدہ ہونے کی وجہ سے ایک کبھی نہیں ہو جاتے۔ آجکل کے ویدانتیوں کی نظر کانے آدمی کی مانند تعمیم کی طرف جھکنے اور تخصیص سے الگ ہونے پر اُلٹی ہو گئی ہے۔ ایسا تو کوئی بھی جوہر نہیں ہے کہ جس میں (باصفاتی۔ بے صفتی)۔ تعمیم۔ تخصیص۔ مشابہت غیر مشابہت اور اپنی خصوصیت نہ ہو۔

---

[1] یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے۔
[2] تشریح ایضاً مترجم

دکھائی دینے والی ہیں۔ وہ اتنے سے ایک نہیں بن جاتے۔ ان میں غیر مشابہ اوصاف تفریق کرنے والے ہیں یعنی مختلف خواص مثلاً بو خشکی۔ سخت پن وغیرہ صفات پرکھوی کے۔ اور ذائقہ۔ مائعیت۔ نرمی وغیرہ خواص جل کے۔ اور شکل و جلانا وغیرہ خاصیتیں اگنی کے ہونے سے وہ ایک نہیں ہو جاتے۔ جس طرح انسان اور چیونٹی آنکھ سے دیکھتے۔ منہ سے کھاتے اور پاؤں سے چلتے ہیں تاہم انسان کی صورت دو پاؤں والی اور چیونٹی کی صورت بہت پاؤں والی وغیرہ جدا ہونے سے ایک نہیں ہوتے اسی طرح پرمیشور کے اوصاف غیر متناہی علم۔ راحت۔ طاقت۔ فعل اور منزہ از خطا اور محیط ہونا جیو سے مختلف اور جیو کی صفتیں قلیل العلم۔ قلیل الطاقت۔ قلیل الوجود۔ ہر قسم کی خطا۔ اور محدودیت وغیرہ برہم سے مختلف ہونے کے باعث جیو اور پرمیشور ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن کا وجود بھی بوجہ اس کے کہ پرمیشور غائت درجہ لطیف اور جیو بہ نسبت اُس کے کسی قدر کثیف ہے علیحدہ علیحدہ ہے +

۶۲۔ سوال

برہدارنیک کے اس قول کی تشریح کہ برہم اور جیو میں فرق نہیں سمجھنا چاہئے

यदोदरमन्तरं कुरुते । अथ तस्य भयं भवति द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ جو شخص برہم اور جیو میں ذرہ بھی فرق کرتا ہے اُس کو خوف ہوتا ہے کیونکہ دوسرے سے ہی خوف ہوا کرتا ہے +

جواب۔ اِس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ بلکہ (یہ مراد ہے کہ)[1] جو شخص جیو اور پرمیشور سے انکار کرے یا پرماتما کو کسی ایک مکان یا زمان میں محدود مانے یا اُس کے ہدایت وصفات و فعل و فطرت کے خلاف ہو۔ خواہ کسی دوسرے آدمی سے دشمنی کرے اُس کو خوف حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ (یہ)[2] "دویتہ بدھی" (مخالفانہ خیال) ہے یعنی ایشور سے اسکا[3] کچھ تعلق نہیں (رکھا جاتا)۔ نیز (اگر کوئی)[4] کسی آدمی کو کہے کہ میں تجھ کو کچھ نہیں

---

[1] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کی غرض سے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔

[2] یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے۔

[3] بشرح ایضاً

[4] بشرح ایضاً

[5] بشرح ایضاً

مترجم

کیا نتیجہ نکلتا ہے اگر کہو کہ "व्यावर्त्तकं विशेषणं भवतीति
" صفت فرق پیدا کرنے والی ہوتی ہے" تو اتنا اور بھی مانو کہ
"प्रवर्त्तकं प्रकाशकमपि विशेषणं भवतीति"
" صفت عمل کرانے والی اور اظہار کرنے والی بھی ہوتی ہے" پس سمجھو کہ " ادویت"
صفت برہم کی ہے اِس میں فرق پیدا کرنے کا خاصہ تو یہ ہے ادویت ہونا دیگر بہت سے
جیووں اور عنصروں سے برہم کو الگ کرتا[1] ہے۔ اور اظہار کرنے کا اس میں خاصہ یہ ہے
کہ برہم کا " ایک ہونا " عمل پذیر ہوتا ہے مثلاً

"अस्मिन्नगरेऽद्वितीयो धनाढ्यो देवदत्तः। अस्यां सेनायाम-
द्वितीयः शूरवीरो विक्रमसिंहः"

کسی نے کسی سے کہا کہ اِس شہر میں دیودت لاثانی دولت مند اور اِس لشکر میں وکرم سنگھ
لاثانی بہادر ہے۔ تو اِس سے کیا ثابت ہوا۔ کہ اِس شہر میں دیودت کی مانند دوسرا دولت مند
اور اِس لشکر میں وکرم سنگھ کے برابر دوسرا بہادر نہیں ہے۔ ہاں اُس سے کمتر ہیں اور پرتھوی
وغیرہ اشیاء غیر ذی نفس اور جانور وغیرہ متنفس اور درخت وغیرہ (دیگر چیزیں) بھی ہیں۔
اُن کی نفی نہیں ہو سکتی اُسی طرح برہم کے برابر جیو یا پرکرتی نہیں ہیں البتہ کمتر ضرور ہیں
پس ثابت ہوا کہ برہم ہمیشہ ایک ہے جیو اور پرکرتی کے عناصر بہت سے ہیں اُن سے الگ
کر کے برہم کی وحدت کو ثابت کرنی والی صفت " اَدویت " یا " ادویتہ " ہے اِس سے جیو
یا پرکرتی اور معلول صورت دنیا کی معدومیت اور نفی نہیں ہو سکتی۔ ضرور یہ سب ہیں
مگر برہم کے برابر نہیں۔ اس سے نہ تو " اَدویت " کے ثبوت میں اور نہ " دویت " (اثنینت)
کے ثبوت میں نقص عائد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ میں مت پڑو سوچو اور سمجھو ۔

جیو اور برہم میں مشابہت کا ہونا اُس کو ایک نہیں ثابت کرتا

(۱۱)سوال برہم کے اوصاف ہست مطلق۔ علم مطلق۔ راحت
مطلق۔ جیو کے اوصاف ہستی۔ علم اور عزیز الوجودی سے وحدت
پائی جاتی ہے پھر کیوں تردید کرتے ہو ۔

جواب۔ تھوڑے سے یکساں خاصہ کے تطابق سے وحدت ممکن نہیں۔ جس طرح پرتھوی[2]
غیر ذی نفس اور دکھلائی دینے والی ہے اُسی طرح جل[3] اگنی[4] وغیرہ بھی غیر ذی نفس اور

[1] یعنی ادویت ہونا جتلاتا ہے کہ جس طرح جیووں اور عنصروں کا ثانی عنصروں اور جیووں میں مل سکتا ہے
اِس طرح پرمیشور کا کوئی ثانی نہیں ہے۔
[2] پرتھوی بمعنی زمین [3] جل بمعنی آب [4] اگنی بمعنی آتش ۔ مترجم

جواب - چلتا پھرتا ہے۔
سوال - "انتہ کرن" کے ساتھ برہم بھی چلتا پھرتا ہے یا مقیم رہتا ہے۔
جواب - مقیم رہتا ہے۔
سوال - تو انتہ کرن جس جس موقعہ کو چھوڑتا ہے اُس موقع کا برہم بے علمی سے مبرّا اور جس جس موقعہ پر پہنچتا ہے اُس موقعہ کا پاک برہم بے علم ہو جاتا ہوگا - اسی طرح ہر لحہ میں علیم اور بے علم برہم ہوتا رہے گا - اور مکتی اور بندھن بھی لحہ لمحہ میں زوال پذیر رہیں گے - اور جسطرح ایک کے دیکھے ہوئے کو دوسرا یاد نہیں کر سکتا اُسی طرح کل کی دیکھی سُنی ہوئی چیز یا بات کا علم نہیں رہ سکیگا - کیونکہ جس وقت دیکھا سنا تھا وہ دوسرا مقام اور دوسرا وقت تھا اور جو وقت یاد کرتا ہے وہ دوسرا مقام اور وقت ہے - اگر کہو کہ برہم ایک ہے تو وہ علیم کل کیوں نہیں؟ اگر کہو کہ انتہ کرن علیحدہ علیحدہ ہیں اِس وجہ سے وہ بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہوگا تو وہ جڑ (غیر ذی نفس) ہے اُس میں علم نہیں ہو سکتا اگر کہو کہ نہ محض برہم اور نہ محض انتہ کرن کو علم ہوتا ہے بلکہ انتہ کرن میں ٹھہرے ہوئے "چدابھاس" (عکسِ چیتن) کو علم ہوتا ہے - تو بھی انتہ کرن کے ذریعہ چیتن ہی کو علم ہوا - پس وہ آنکھوں کے ذریعہ قلیل البصارت اور قلیل العلم کیوں ہے؟

پس ایشور برہم کا نام ہے اور
جیو اس سے علیحدہ وجود ہے

۵۹ - اِس لئے علت اور معلول عوارض کے ساتھ ترکیب دینے سے برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکو گے - بلکہ ایشور نام برہم کا ہے - اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور ناپیدا شدہ اور غیر فانی وجود "جیو" کا نام جیو ہے - اگر تم کہو کہ جیو چدابھاس (چیتن کے عکس) کا نام ہے تو لحہ لحہ میں زوال پذیر ہونے کی وجہ سے معدوم ہو جائیگا تو مکتی کا سُکھ کون بھوگے گا - اِس لئے برہم جیو اور جیو برہم نہ کبھی ہوا نہ ہے - اور نہ ہوگا۔

"ادویت" یعنی عدم اثنیت کی تشریح

۶۰ - سوال - تو

‘‘सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम्’’ छान्दोग्य०

لفظی ترجمہ من جانب مترجم

(اے پیارے پہلے ایک ہی برحق اور لاثانی تھا)

یہ "ادویت" (عدم اثنیت) کس طرح ثابت ہوگی - ہمارے اعتقاد میں تو برہم سے علیحدہ کوئی فرق ہم جنس و غیر جنس و اجزاء ذاتی کا نہ ہونے کے باعث ایک برہم ہی ثابت ہوتا ہے - اگر جیو دوسری چیز ہے تو "ادویت" کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔
جواب - اِس وہم میں پڑ کر کیوں ڈرتے ہو - موصوف اور صفت کے علم کو سمجھ کر اُن کا

برہم کو اُپادھی تب لگ سکتی ہے جب اُس میں بے علمی کا ہونا ثابت ہو۔ اور یہ ناممکن ہے۔

۸۵- علیٰ ہذالقیاس آپ کا کاریہ اُپادھی و کارن اُپادھی "(معلول اور علت عوارض) سے جیو اور ایشور کا اثبات تب تک ہو سکتا ہے۔ جب کہ آپ غیر متناہی۔ ابدی۔ پاک۔ علیم۔ حکمت طبع اور محیط کل برہم میں پہلے بے علمی کا ہونا ثابت کریں ۔

(الف)۔ برہم کی ذات یا ایک حصہ میں بے علمی کا ہونا ناممکن ہے

اگر اُس کے ایک حصہ میں اپنے سہارے پر اور اپنی ذات کے بارہ میں بے علمی کو ہر جگہ قدیم مانوگے تو سارا برہم پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب ایک حصہ میں بے علمی مانوگے تو وہ محدود ہونے کے باعث اِدھر اُدھر آتی جاتی رہے گی۔ جس جس موقعہ پر جاوے گی اُس موقعہ کا برہم بے علم اور جس جس موقع کو چھوڑ تی جاوے گی اُس موقعہ کا برہم علیم ہوتا رہے گا پس کسی موقعہ کے برہم کو قدیم سے پاک اور باعلم نہیں کہہ سکوگے۔ اور جس قدر برہم بے علمی کی حد کے اندر ہوگا وہ بے علمی کو جانے گا اِسلئے باہر اور اندر کے برہم کے ٹکڑے ہو جاویں[1] گے۔ اگر کہو کہ ٹکڑے ہو جاوے برہم کا کیا نقصان ہے تو وہ ناشکستہ نہ ہوا[2]۔ اور اگر ناشکستہ[3] ہے تو بے علم نہیں۔ نیز ماننا پڑیگا کہ علم کی نیستی کو یا اُلٹا علم ہونے کو صفت ہونے کے باعث دائمی تعلق کسی جوہر کے ساتھ ہے۔ اور ایسا مانا جائے تو سمواۓ سمبندھ (لازم ملزومیت کا تعلق) ہونے کی وجہ سے (وہ تعلق[4]) غیر ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ نیز جس طرح جسم کے ایک موقعہ پر پھوڑا ہونے سے تمام جسم میں دُکھ پھیل جاتا ہے۔ اُسی طرح ایک موقعہ پر بے علمی اور سُکھ دُکھ تکالیف کے ہونے سے سارا برہم دُکھ وغیرہ محسوس کریگا۔

(ب) انتہ کرن کی اُپادھی برہم کو لگ سکتی ہے

اگر کاریہ اُپادھی یعنی انتہ کرن کے عارضہ سے ترکیب پانے پر برہم کو جیو مانا جائے تو ہم پوچھتے ہیں کہ برہم محیط ہے یا محدود۔ اگر کہو کہ برہم محیط ہے اور عوارض محدود یعنی ایک مقامی اور الگ الگ ہیں تو "انتہ کرن" چلتا پھرتا ہے

---

[1] ٹکڑے ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ برہم کا ایک حصہ جو بے علمی کی حد کے اندر ہوگا بے علمی کو محسوس کریگا اور دوسرا حصہ جو بے علمی کی حد سے باہر ہوگا بے علمی کو محسوس نہ کریگا۔

[2] ناشکستگی یا عدم نقصان صرف اُسی صورت میں ممکن ہے جب کہ کُل برہم پاک اور باعلم رہے نہ کہ ایک حصہ علیم اور ایک حصہ بے علم جیسا کہ اُس کی ذات کے لئے برہم کے سہارے پر بے علمی کو قدیم ماننے سے لازم آتا ہے۔

[3] یعنی اگر اس شکست کو نہ مانا جائے تو برہم کا ایک حصہ علیم اور ایک حصہ بے علم نہیں ہو سکتا اور اُس صورت میں نوین ویدانتیوں کے اصول کے مطابق برہم کی ذات میں بے علمی کا اطلاق نہیں رہ سکتا۔

[4] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی ادائے مطلب کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں ۔ مترجم

جواب - اول تم جیو اور ایشور کو ابدی مانتے ہو یا غیر ابدی؟

سوال - ان دونوں کو عوارض سے پیدا شدہ یعنی وہمی ہونے کے باعث غیر ابدی مانتے ہیں۔

جواب - اُن عوارض کو ابدی مانتے ہو یا غیر ابدی۔

سوال - ہمارے اعتقاد میں۔

जीवेशौ च विशुद्धाचिद्विभेदस्तु तयोर्द्वयोः ।
अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः ॥
कार्योपाधिरयं जीवः कारणोपाधिरीश्वरः ।
कार्यकारणतां हित्वा पूर्णबोधोऽवशिष्यते ॥

یہ "سنکشیپ شاریرک" اور "شاریرک بھاشیہ" کے کارکا ہیں۔ ہم ویدانتی چھ اشیا یعنی ایک جیو دوسرا ایشور۔ تیسرا برہم۔ چوتھا جیو اور ایشور کا خاص فرق۔ پانچواں "اودیا" یعنی بے علمی چھٹا "اودیا" اور چیتن کا ترکیب پانا۔ ان کو انادی (قدیم) مانتے ہیں۔ لیکن ایک برہم قدیم وغیرہ متناہی ہے اور باقی پانچ قدیم مگر انتہا والے ہیں۔ جیسا کہ پراگ[1] ابھاو ہوتا ہے + جب تک اگیان (بے علمی) رہتی ہے تب تک یہ پانچ رہتے ہیں۔ نیز ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا اس لئے قدیم ہیں اور گیان (علم) ہونے کے بعد نیست ہو جاتے ہیں اس لئے انتہا والے یعنی فانی کہلاتے ہیں۔

۷۵ - جواب - یہ تمہارے تینوں شلوک غلط ہیں۔ کیونکہ "اودیا" کے ترکیب پانے کے بغیر "جیو" اور مایا کے ترکیب پانے کے بغیر "ایشور" تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت نہیں ہو سکتے اس لئے "اودیا" اور "چیتن" کا ترکیب پانا جو چھٹی چیز تم نے گنی ہے وہ نہ رہی۔ کیونکہ وہ "اودیا" اور "مایا" جیو اور ایشور میں مفہوم ہو گئی۔ اور برہم بھی مایا اور اودیا[2] کے ترکیب پانے کے بغیر ایشور نہیں بنتا پس ایشور کو اودیا اور برہم سے علیحدہ شمار کرنا فضول ہے۔ اس لئے صرف دو اشیاء یعنی برہم اور اودیا تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ

(۱) نوین ویدانتیوں کے اعتقاد کے بموجب صرف دو پدارتھ ابدی ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ۔

[1] پراگ ابھاو کی تعریف تیسرے سملاس میں لکھی ہے۔

[2] اصل عبارت میں "ودیا" ہے۔ لیکن غالباً "اودیا" چاہئے۔ مترجم

(۱) پرمیشور کہتا ہے کہ میں جہان اور جسم کو پیدا کر کے جہان میں محیط ہوں اور جیو کی شکل میں داخل جسم ہوتا ہوا ناموں اور شکلوں کو ظاہر کرتا ہوں۔

(۲) پرمیشور نے اس جہان اور جسم کو بنایا وہی اس میں داخل ہوا۔

ایسی ایسی شرتیوں کے دوسرے معنی کس طرح کر سکو گے۔

جواب۔ اگر تم لفظ۔ لفظ کے معنی اور جملے کے معنے جانتے تو ایسے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے کیونکہ اس موقعہ پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک تو "پرویش" (دخول) ہوتا ہے اور دوسرا "انوپرویش" [له] ہے یعنی ما بعد الدخول۔ پرمیشور جسم میں داخل ہوئے جیووں کے ساتھ داخل [که] ما بعد کی مانند ہو کر بذریعہ وید کے تمام نام و اشکال وغیرہ کے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جسم میں جیو کو داخل کر کے خود جیو کے اندر داخل ما بعد ہو رہا ہے۔ اگر تم لفظ अनु "بعد" کے معنی جانتے تو اس طرح کے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے۔

سوال۔ "सोऽयं देवदत्तो य उष्णकाले काश्यां दृष्टः स इदानीं प्रावृट् समये मथुरायां दृश्यते"

۵۶۔ یعنی جس دیودت کو میں نے موسم گرما میں کانشی میں دیکھا تھا اسی کو موسم برسات میں متھرا میں دیکھتا ہوں۔ اس جگہ مقام کانشی اور موسم گرما کو چھوڑ کر محض جسم مدنظر رہ کر دیودت جانا جاتا ہے۔ اسی طرح "ترک اجزاء" کی دلالت سے ایشور کے خائب از نظر مکان و زمان و مایا عوارض اور جیو کے ظاہری مکان و زمان و بے علمی و قلیل العلمی عوارض کو چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) کو مدنظر رکھنے سے دونوں میں ایک ہی چیز یعنی برہم جانا جاتا ہے۔ جو کہ اس "ترکِ اجزاء کی دلالت" یعنی کچھ لے لینے اور کچھ چھوڑ دینے سے۔ مثلاً ہمہ دانی وغیرہ کلامی مدعا ایشور کے بارہ میں اور کم علمی وغیرہ جیو کے بارہ میں چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) یعنی شے مدنظر کو ذہن میں رکھنے سے "ادویت" (عدم اثنینیت) ثابت ہوتی ہے۔ یہاں کیا کہ سکو گے؟

نوین ویدانتیوں کا قول کہ برہم کو مایا کی اُپادھی لگنے سے "ایشور" اور انتہ کرن کی اُپادھی سے "جیو" ہوتا ہے دونو اُپادھیوں کو نظر انداز کر دو تو دونوں ایک چیز ہیں اس کی تردید کے دلائل

نوٹ [له] سنسکرت میں اس موقعہ پر لفظ "انوپرویشٹ" واقع ہے جو ما بعد الدخول کے یعنی دخول مجازی کے معنی دیتا ہے۔
[که] داخل ما بعد سے مراد یہ ہے کہ پرمیشور کا جسم میں داخل ہونا مجازی امر ہے کیونکہ پرمیشور بحیثیت انتریامی (رضا بذالقلوب) جیو کے اندر موجود ہے اس واسطے جیووں کے داخل جسم ہونے پر اس پرمیشور کا مجازی دخول سمجھا جاتا ہے چنانچہ حوالہ زبان میں لفظ "انو" واقع ہے جو مجازی معنی دیتا ہے۔ مترجم

جواب

स य एषोऽणिमैतदात्म्यमिदꣳ सर्वं तत्सत्यꣳ स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति ॥ ॥ छान्दो० । प्र० ६ । खं० ८ । मं० ७ ॥

وہ پرماتما جاننے کے لائق ہے جوکہ نہایت لطیف ہے اور اس تمام جہان اور جیو کا آتما (محیط) ہے۔ وہی وجود مطلق ہے اور اپنا آتما وہ آپ ہی ہے + اسے شویت کیتو پیارے بیٹے!

तदात्मकस्तदन्तर्यामी त्वमसि تو اُس آتما والا اور اُس انتریامی والا ہے یعنی اُس پرماتما انتریامی (ضابطہ القلوب) سے تو پیوستہ ہے یہی معنی اُپ نشدوں سے غیر متضاد ہیں۔ کیونکہ

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरो यमात्मा न वेद यस्यात्मा शरीरम् । आत्मनोऽन्तरो यमयति स त आत्मान्तर्याम्यमृतः ।

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ مہرشی یاجنہ ولیک اپنی زوجہ میتری سے کہتے ہیں کہ اے میتری! جو پرمیشور "آتما" یعنی جیو میں قرار گزین اور جیو آتما سے علیحدہ ہے۔ جسکی بابت جاہل جیو آتما نہیں جانتا کہ مجھ میں وہ پرماتما محیط ہو رہا ہے۔ جس پرمیشور کا جیو آتما جسم ہے۔ یعنی جس طرح جسم میں جیو رہتا ہے اُسی طرح جیو میں پرمیشور محیط ہے۔ جیو آتما سے علیحدہ رہ کر جیو کے پُن پاپ کا شاہد ہے اور اُن کا ثمرہ جیووں کو دیکر انتظام میں رکھتا ہے۔ وہی غیر فانی وجود تیرا بھی انتریامی (ضابطہ القلب) آتما یعنی تیرے اندر بھی محیط ہے۔ تو اُس کو جان + کیا کوئی ایسے ایسے قولوں کا معنی اور طرح کر سکتا ہے

قول چہارم "یہ آتما برہم ہے" اُس کی تشریح۔

[अयमात्मा ब्रह्म] اس کا مطلب یہ ہے کہ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں جب یوگی کو پرمیشور کا پرتیکش (عین الیقین) ہوتا ہے تب وہ کہتا ہے کہ یہ جو مجھ میں محیط ہے وہی برہم سب جگہ محیط ہو رہا ہے اس لئے جو آجکل کے ویدانتی جیو اور برہم کو ایک تبلاتے ہیں وہ ویدانت شاستر کو نہیں جانتے

سوال **अनेन जीवेनात्मनानुप्रविश्य नामरूपे व्याकरवाणीति ।**

छां० प्र० ६ । खं० ३ । मं० २ ॥

तत्सृष्ट्वा तदेवानुप्राविशत् । तैत्तिरीय० ब्रह्मानं० अनु० ६ ॥

جاگزین آدمی پکارتے ہیں اِسی طرح اِس موقع پر بھی سمجھنا چاہئے[1]۔ اگر کوئی کہے کہ "برہم میں قایم" تو سب اشیاء ہیں پھر جیو کا "برہم میں قایم" کہنے میں کون سی خصوصیت ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ سب اشیاء "برہم میں قایم" تو ہیں لیکن جس طرح متشابہ صفات رکھنے والا اور نزدیک ٹھیرا ہوا مشرف بہ قرب جیو ہے اُس طرح دوسرا کوئی نہیں۔ اور جیو کو برہم کا علم ہوتا ہے اور مکتی کے اندر وہ برہم کے ساکشات سمبندھ" (تعلق بالمشافہ) میں رہتا ہے۔ اِس لئے جیو کا برہم کے ساتھ[2] "ظرف مظروف" کا یا اُس کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے یعنی جیو برہم کے ساتھ رہنے والا ہے۔ بدیں وجہ جیو اور برہم ایک نہیں۔ مثلاً جس طرح کوئی کسی سے کہے کہ میں اور یہ ایک ہیں۔ یعنی غیر مخالف ہیں اُسی طرح جو جیو سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں وابستۂ محبت ہو کر پرمیشور کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ "میں اور برہم ایک" یعنی غیر مخالف اور یک جا قائم ہیں۔ جو جیو پرمیشور کے صفات۔ فعل اور فطرت کے مطابق اپنے صفات۔ اعمال اور فطرت کو بناتا ہے وہی بوجہ رکھنے متشابہ صفات کے برہم کے ساتھ یکتائی کو زبان پر لا سکتا ہے۔

قول سوم "وہ تو ہے" کی تشریح

سوال۔ اچھا تو اِس کا معنی کیا کرو گے [तत् برہم] [त्वम्] تو جیو [असि] ہے اے جیو! त्वम् تو तत् وہ برہم (असि) ہے۔

جواب۔ تم لفظ तत् "وہ" سے کیا معنی لیتے ہو؟ "برہم"؟ تو لفظ برہم کی تاویل کہاں سے لی ہے۔

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं ब्रह्म ॥

کیا اس اولین منقول سے؟ (اگر ایسا ہے تو) تم نے اِس چھاندوگیہ اُپنشد کو دیکھا بھی نہیں اگر دیکھا ہوتا تو چونکہ وہاں لفظ برہم نہیں لکھا اس لئے ایسا جھوٹ کیوں کہتے۔ کیونکہ چھاندوگیہ میں تو

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

छां० प्र० ६। खं० २। मं० १॥

ایسا لکھا ہے وہاں لفظ "برہم" نہیں ہے۔

سوال۔ تو آپ لفظ तत "وہ" سے کیا مراد لیتے ہو

---

[1] یعنی جس طرح لفظ منچ سے محاورہ میں منچ کے جاگزین لوگوں کی مُراد لیجاتی ہے اُسی طرح یہاں لفظ "برہم" سے برہم میں جاگزین ذی نفسوں روحوں کی مُراد لیجا سکتی ہے۔

[2] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی ترجمہ میں مطلب کو سمجھنے کی خاطر ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم

واسطے جیو اور پرمیشور کا تعلق محیط علیہ اور محیط کا ہے۔

> ایک جگہ دو چیزیں نہیں رہ سکتیں اس لئے جہاں جیو ہے وہاں ایشور نہیں اس کی تردید

۵۴۔ سوال۔ جس جگہ ایک چیز ہوتی ہے اُس جگہ دوسری چیز نہیں رہ سکتی اس لئے جیو اور ایشور کا تعلق اتصال کا ہو سکتا ہے محیط علیہ اور محیط کا نہیں۔

جواب۔ یہ قاعدہ یکساں صورت والی چیزوں پر عاید ہو سکتا ہے۔ غیر یکساں صورت پر حاوی نہیں ہوتا۔ مثلاً لوہا چونکہ کثیف ہے اور آگ لطیف ہوتی ہے اس وجہ سے لوہے میں بجلی آگ محیط ہو کر دونوں ایک ہی مقام پر رہتے ہیں اُسی طرح جیو پرمیشور سے کثیف اور پرمیشور جیو سے لطیف ہونے کے باعث پرمیشور محیط اور جیو محیط علیہ ہے۔ جس طرح جیو اور ایشور کا یہ تعلق محیط اور محیط علیہ کا ہے اُسی طرح مخدوم خادم سہارا اور سہارا لینے والا۔ آقا نوکر راجا پرجا اور باپ بیٹا وغیرہ سبھی تعلقات ہیں۔

> ویدانتیوں کے چار اقوال اعظم

۵۵۔ سوال۔ اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو

प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ १ ॥ अहं ब्रह्मास्मि ॥ २ ॥

तत्त्वमसि ॥ ३ ॥ अयमात्मा ब्रह्म ॥ ४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[(۱) برہم علیم اعلےٰ ہے (۲) میں برہم ہوں (۳) وہ تو ہے (۴) یہ آتما برہم ہے]

ویدوں کے اِن مہاواکیہ (اقوال اعظم) کے معنی کیا ہیں۔

جواب۔ یہ ویدوں کے قول ہی نہیں ہیں۔ بلکہ برہمن گرنتھوں کے مقولے ہیں۔ اور اُن کا نام "اقوال اعظم" کسی جگہ سچے شاستروں میں نہیں لکھا۔

> اُن کے قول ودم "اہم برہم اسمی" "میں برہم ہوں" کی تشریح

ब्रह्मस्थ یعنی **अहम्** میں **[ब्रह्म]** برہم یعنی برہم میں قایم **अस्मि** ہوں۔ اس موقعہ پر تاتستھو اپادھی (استعارہ ظرف مظروف) کا استعمال ہے **मञ्चाः क्रोशन्ति** منچ[1] پکارتے ہیں چونکہ منچ جڑ (غیر ذی نفس) ہیں اُن میں پکارنے کی طاقت نہیں اس لئے (اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ) منچ کے

---

[1] دہقان لوگ کھیتوں کے حفاظت کے لئے لکڑیاں نصب کر کے اور اُن کو بطور سقف کے پاٹ کر اُن پر بیٹھ کر اُونچی اُونچی آوازیں اس غرض سے کیا کرتے ہیں کہ جانور وغیرہ اُس آواز کو سن کر بھاگ جائیں اُس سقف دار اُونچی جگہ کو منچ کہتے ہیں۔ مترجم

پرمیشور کی تعریف۔ ترکال درشی کی تشریح اور اس دلیل کی تردید کہ ایشور کے ترِکال درشی ہونے کے باعث جیو خود مختار نہیں ہے۔

۵۲۔ سوال۔ پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے۔ اس لئے مستقبل کی باتیں جانتا ہے جس طرح وہ جیسا تحقیق کرے گا۔ اُسی طرح جیو کام کرے گا۔ اسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے تحقیق ہوتا ہے اُسی طرح جیو کام کرتا ہے۔

جواب۔ ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہو کر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہو کے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہو مگر بعد میں ہووے) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہو کے ہوتا ہے؟ (یعنی پہلے سے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہو جاتا ہے) نظر بریں پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ بجا رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیوؤں کے واسطے ہیں ایشور میں بلحاظ اعمال جیووں کے تین زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے نہ کہ بذاتہ[1] جس طرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے اُسی طرح علیم کُل ہونے سے ایشور جانتا ہے[2] اور جس طرح ایشور جانتا ہے اُسی طرح جیو کام کرتا ہے یعنی ایشور زمان ماضی مستقبل اور حال کے علم میں اور نتیجہ دینے میں خود مختار رہے اور جیو کسی قدر زمانہ حال [کے علم میں] اور کام کرنے میں خود مختار ہے[3]۔ ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے اُس کے یہ دونوں علم سچے ہیں۔ کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ پس اِس میں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

جیو جسم کے اندر محدود ہے

۵۳۔ سوال۔ جیو جسم کے اندر علیحدہ "وِبھو" (بسیط) ہے یا پری چھن (ایک مقامی)

جواب۔ "پری چھن" اگر "وِبھو" ہوتا تو عالم بیداری سپنے کی نیند۔ گہری نیند۔ مرنا جنم لینا۔ ترکیب۔ تفریق۔ جانا۔ آنا ہرگز نہ ہو سکتا پس جیو محدود العلم اور محدود المقام مگر لطیف ہے اور پرمیشور لطیف تر سے بھی لطیف تر غیر متنا ہی ہمہ دان اور محیط کُل ہے۔ اِسی

---

[1] یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات بجنسہ ایسی حاضر و موجود ہے جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے عین اُسی لمحہ کی بات اِس لئے اُس کے علم میں تین زمانہ کا اطلاق بالکل نادانی ہے۔

[2] یعنی جسطرح جیو بذریعہ خود مختاری کے فاعل ہے اُسی طرح ایشور بذریعہ علیم کُل ہونے کے واقف ہے۔

[3] یعنی ایشور ہمہ دانی اور پھل دینے میں (جو کہ اُس کے اوصاف ہیں) خود مختار ہے اور جیو اپنے اوصاف میں یعنی وقت رواں کے کسی قدر علم میں اور فعل کرنے میں خود مختار ہے۔ مترجم

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥
न्यायद० अ० १ । आ० १ । सू० १० ॥
प्राणापाननिमेषोन्मेषमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुखदुःखेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वैशेषिकद० अ० ३ । आ० २ । सू० ४ ॥

جیو آتما کے صفات کی تشریح

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اِچھا - ودیش - پریتن - سُکھ - دُکھ - گیان آتما کے لِنگ ہیں (نیائے درشن)]
[پران - اپان - نمیش - اُنمیش - مَن - گتی - اندریہ - انتروکار - سُکھ - دُکھ - اِچھا - دویش - پریتن - آتما کے لِنگ ہیں (ویشیشک درشن)]

مصنف کی تشریح کا ترجمہ

(اِچھا) اشیاء کے حاصل کرنے کی خواہش (دویش) دُکھ وغیرہ کو نہ چاہنا یعنی تنفر (پریتن) جد و جہد طاقت (سُکھ) راحت (دُکھ) گریہ زاری ناخوشی (گیان) اِمتیاز۔ پہنچاننا۔ یہ تشریح (نیائے اور ویشیشک میں) یکساں ہے مگر ویشیشک میں (حسب ذیل زیادہ ہے) (پران) دم کی ہوا کو باہر نکالنا (اپان) دم کو باہر سے اندر لینا (نمیش) آنکھ کو بند کرنا (اُنمیش) آنکھ کو کھولنا (من) تیقّن یاد اور انانیت (گتی) حرکت (اندریہ) حرکت حواس (انتروکار) بھوک - پیاس - خوشی - غم وغیرہ مختلف خواہشوں کا عاید حال ہونا۔
جیو آتما کے یہ صفات پرماتما سے جُدا ہیں۔ اِنہیں سے آتما کو پہچاننا چاہئے کیونکہ وہ کثیف نہیں ہے۔ جب تک آتما جسم میں ہوتا ہے تب ہی تک یہ صفات ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جب جسم چھوڑ کر نکل جاتا ہے تب یہ صفات جسم میں نہیں رہتے۔ جو صفات کسی کے ہونے سے ہوں اور نہ ہونے سے نہ ہوں وہ اُسی کے ہوتے ہیں جس طرح چراغ اور سورج وغیرہ کے نہ ہونے سے روشنی وغیرہ کا نہ ہونا اور ہونے سے ہونا ہوتا ہے اُسی طرح جیو اور پرماتما کا علم بذریعہ صفات کے ہوتا ہے۔

مثلاً کسی آدمی نے کسی خاص ہتھیار سے کسی کو مار ڈالا ہو تو وہی مارنے والا پکڑا جاتا ہے اور وہی سزا پاتا ہے نہ کہ ہتھیار۔ اسی طرح جیو اگر تابع مرضی ہو تو پاپ پُن کا نتیجہ پانے والا نہیں ہو سکتا اس صورت میں جیو اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے۔ لیکن جب وہ پاپ کر چکتا ہے تب ایشور کے آئین کے تابع ہو کر پاپ کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ پس جیو اعمال کرنے میں خود مختار اور پاپ کا نتیجہ دُکھ بھوگنے میں تابع مرضی ہوتا ہے +

جیو کو اگرچہ جسم وغیرہ آلات ایشور نے دئیے ہیں مگر وہ آلات جیو کے تابع ہیں۔ پس ذمہ دار اعمال کا وہی ہے

۵۰۔ سوال۔ اگر پرمیشور جیو کو نہ بناتا اور نہ طاقت دیتا تو جیو کچھ بھی نہ کر سکتا اس لئے پرمیشور کی تحریک سے جیو عمل کرتا ہے۔

جواب۔ جیو کبھی حادث نہیں ہوا۔ ازلی ہے جیسے کہ ایشور اور دُنیا کا سبب علت مادی جیو کا جسم اور آلات متعلقہ حواس پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں۔ اس لئے اپنے من یا فعل یا زبان سے جو کوئی پاپ کرتا ہے وہی بھوگتا ہے نہ کہ ایشور۔ مثلاً کسی نے پہاڑ سے لوہا نکالا۔ اُس لوہے کو کسی بیوپاری نے خریدا۔ اُس کی دُکان سے لوہار نے لے کر تلوار بنائی۔ اُس سے کسی سپاہی نے تلوار لے لی اور پھر اُس سے کسی کو مار ڈالا۔ تو یہاں جس طرح لوہا بنانے والے کو اُس سے لینے والے کو۔ تلوار بنانے والے کو۔ اور تلوار کو گرفتار کر کے راجا سزا نہیں دیتا۔ بلکہ جس نے تلوار سے مارا وہی سزا پاتا ہے۔ اسی طرح جسم وغیرہ کے پیدا کرنے والا پرمیشور اُس کے اعمال کا بھگتنے والا نہیں ہے بلکہ جیو کو بھگتانے والا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشور کا فعل ہوتا تو کوئی جیو پاپ نہ کرتا۔ کیونکہ پرمیشور پاک اور دھارمک ہونے کے باعث کسی جیو کو پاپ کرنے کی تحریک نہیں کرتا۔ اس لئے جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے نیز جس طرح جیو اپنے کاموں میں آزاد ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی اپنے کاموں کے کرنے میں خود مختار ہے۔

جیو اور پرمیشور کی ذات صفات اور فطرت میں فرق

۵۱۔ سوال۔ جیو اور ایشور کی ذات۔ صفات و فعل و فطرت کیسے ہیں۔

جیو اور ایشور کی ذات

جواب۔ دونو بالذات چیتن (ذی تعقل) ہیں۔ طبعیت دونو کی پاک۔ غیر فانی اور دھارمک وغیرہ ہے +

جیو اور ایشور کے افعال

لیکن دُنیا کو پیدا کرنا۔ قائم رکھنا اور فنا کرنا۔ سب کو انتظام میں رکھنا۔ جیووں کو پاپ پُن کے نتیجہ دینا وغیرہ دھرم کے کام پرمیشور کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا۔ اُس کی پرورش کرنا علوم حرفت وغیرہ اچھے بُرے کام کرنا جیو کے عمل ہیں۔

ایشور کے صفات

ایشور کے صفات ابدی گیان۔ آنند اور طاقت غیر متناہی وغیرہ ہیں اور جیو کے۔

غیر متناہی اور محیط کل ہونے کی وجہ سے اُس کا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسی کا جانا اور آنا اُس جگہ ہو سکتا ہے جہاں وہ نہ ہو۔ کیا پرمیشور رحم میں نہیں تھا کہ کہیں سے آیا؟ اور کیا باہر نہیں تھا جو اندر سے نکلا؟ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوائے اور کون کہہ اور مان سکے گا؟ اس لئے پرمیشور کا جانا آنا۔ جنم لینا اور مرنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔

نتیجہ عیسےٰ وغیرہ اوتار نہیں تھے

۴۶۔ نظر بریں عیسےٰ وغیرہ کی نسبت یہی سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ایشور کے اوتار نہیں کیونکہ الفت۔ نفرت۔ بھوک۔ پیاس۔ خوف۔ افسوس۔ دُکھ۔ سُکھ۔ پیدائش اور موت وغیرہ کی صفات رکھنے کے باعث وے انسان تھے۔

ایشور کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا

۴۷۔ سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُس کا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔ کیونکہ درگذر کے سنتے ہی اُن کو پاپ کرنے میں بے خوفی اور حوصلہ پیدا ہو جاوے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑے بڑے پاپ کریں کیونکہ راجا گناہ بخشدیا کریگا۔ اور اُن کو بھی بھروسہ ہو جاوے گا کہ ہم راجا سے بذریعہ حرکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرا لیویں گے۔ جو لوگ قصور نہیں کرتے وہ بھی تقصیروں سے نہ ڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جاویں گے اس لئے تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے نہ کہ معاف کرنا۔

جیو کام کرنے میں خود مختار نتیجہ بھوگنے میں تابع مرضی ایشور ہے

۴۸۔ سوال۔ جیو خود مختار ہے یا پرتنتر (غیر خود مختار)+

جواب۔ فرائض ادا کرنے میں خود مختار اور ایشور کے آئین (معاملات جزا و سزا) میں غیر خود مختار۔

स्वतंत्र: कर्ता

یہ پانِنی ویاکرن کا سوتر ہے۔ جو خود مختار یعنی اپنے تابع ہے وہی فاعل کہلاتا ہے۔

خود مختار اور تابع مرضی کی تشریح

۴۹۔ سوال۔ خود مختار کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ جس کے تابع جسم۔ پران۔ اندریہ (حواس بیرونی) انتہکرن (حواس اندرونی) وغیرہ ہوں۔ خود مختار نہ ہو تو اُس کو پاپ پُن کا نتیجہ کبھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوجی افسر کے حکم یا تحریک سے جنگ میں کئی آدمیوں کو مار کر بھی قصوروار نہیں ہوتے ویسے اگر پرمیشور کی تحریک سے اور اُس کا تابع ہونے سے افعال صورت پذیر ہوں تو جیو کو پاپ یا پُن نہیں لگنا چاہئے اُس نتیجہ کا حقدار تحریک کرنے والا پرمیشور ہونا چاہئے۔ اور نرک اور سورگ یعنی سُکھ اور دُکھ کا حصول پرمیشور ہی کو ہونا چاہئے

اس سے ایشور نہیں ہو سکتے۔

ایشور کے اوتار ماننے کے باعث

۴۳۔ سوال۔ اگر ایسا ہے تو دُنیا میں ایشور کے چوبیس اوتار جو ہوتے ہیں اُن کو کیوں اوتار مانتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کا معنی نہ سمجھنے۔ فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے کے باعث دھوکے کے پھندے میں پھنسنے سے ایسی ایسی بے دلیل باتیں کرتے اور مانتے ہیں۔

اس دلیل کی تردید کہ ایشور کنس وغیرہ بُرے آدمیوں کو سزا دینے کے لئے اوتار لیتا ہے

۴۴۔ سوال۔ اگر ایشور اوتار نہ لیوے تو کنس وراون وغیرہ ایذا رساں لوگ کس طرح ہلاکت کو پہنچیں۔

جواب۔ اول تو جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے علاوہ بریں ایشور جو کہ بغیر اوتار یعنی جسم اختیار کرنے کے دنیا کو پیدا کرتا۔ قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اُس کے آگے کنس وراون وغیرہ ایک چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اور وہ بوجہ محیط کل ہونے کے کنس وراون وغیرہ کے جسموں میں بھی موجود ہے۔ جس وقت چاہے اُسی وقت کسی عضو رئیسہ کو تن سے جدا کر کے نیست و نابود کر سکتا ہے۔ بھلا ایسے غیر متناہی صفات۔ فعل اور عادات والے پرمیشور کو ایک ناچیز جیو کے مارنے کے واسطے جنم لینے اور مرنے والا جو بتلاتا ہے اُس کو سوائے اُس کی جہالت کے کوئی اور بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے؟ اگر کوئی کہے کہ بھگت جنوں (عابد لوگوں) کی خلاصی کی خاطر جنم لیتا ہے تو بھی سچ نہیں کیونکہ جو عابد لوگ ایشور کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں اُن کو خلاصی بخشنے کی پوری طاقت ایشور میں ہے۔

کیا پرمیشور کے زمین۔ سورج۔ چاند وغیرہ دنیا کے بنانے۔ قائم رکھنے اور فنا کے کاموں سے کنس راون وغیرہ کا باندھنا اور گوردھن وغیرہ پہاڑوں کا اُٹھانا زیادہ بڑے کام ہیں؟ اگر کوئی شخص اس دنیا میں ایشور کے کاموں کو نظر غور سے دیکھے تو

न भूतो न भविष्यति

ایشور کے برابر نہ کوئی ہے اور نہ ہو گا۔

محیط کل ہونے کے باعث ایشور کا اوتار لینا ناممکن ہے۔

۴۵۔ اور ایشور کا جنم لینا دلیل سے بھی ثابت نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی شخص اِس لاانتہا آکاش کو کہے کہ حمل میں سما گیا یا مٹھی میں رکھ لیا گیا تو ایسا قول کبھی سچ نہیں ہو سکتا کیونکہ آکاش غیر متناہی اور محیط کل ہے اِسی واسطے آکاش نہ باہر آتا ہے اور نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے

غیر متغیر ہونے کی وجہ سے اُس طرح مختلف حالتیں اختیار کرکے دوسری شکل میں کبھی نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ یکساں اور غیر مبدّل رہتا ہے۔

پس یہ قول غلط ہے کہ سانکھیہ یا کسی اور درشن کا مصنف ایشور کے وجود سے منکر ہیں

۱۴۔ اِس لئے جو شخص کپل آچاریہ کو ایشور سے منکر بیان کرتا ہے سمجھو کہ وہ خود ایشور سے منکر ہے نہ کہ کپل آچاریہ + اسی طرح دھرم اور دھرم والا کے بیان کرنے سے میمانسا[1] ایشور کے ذکر کرنے سے ویشیشک[2]۔ اور لفظ آتما کے بیان کرنے سے نیائے[3] شاستر ایشور سے انکار کرنے والے نہیں۔ کیونکہ جو ہمہ دانی وغیرہ صفات رکھتا ہے اور جو محیطِ کل اور علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ہے سب جیودں کا آتما ہے اُس کو میمانسا۔ ویشیشک اور نیایہ درشن ایشور مانتے ہیں +

ایشور اوتار نہیں لیتا

۱۴۔ سوال۔ ایشور اوتار لیتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں کیونکہ अज एकपात् (جنم سے آزاد اور یکساں)

"स पर्य्यगाच्छुक्रमकायम्" (وہ محیط۔ طاقت مطلق۔ غیر مجسم ہے)

یہ یجروید کے مقولہ ہیں۔ اِن اقوال سے ثابت ہے کہ پرمیشور جنم نہیں لیتا۔

سوال۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।

अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥

भ० गी० अ० ४। श्लो० ७॥

شری کرشن جی کہتے ہیں کہ جب جب دھرم غائب ہوتا ہے تب تب میں جسم اختیار کرتا ہوں۔

جواب یہ بات وید کے خلاف ہونے سے مستند نہیں۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ شری کرشن دھرماتما تھے اور دھرم کی حفاظت کے لئے چاہتے تھے کہ میں یگ یگ میں جنم لے کر اچھے لوگوں کی حفاظت اور بُرے لوگوں کو نیست و نابود کروں ایسے معنوں میں کچھ عیب نہیں کیونکہ

परोपकाराय सतां विभूतयः

صالح لوگوں کا تن من دھن دوسروں کو منفعت پہنچانے کے واسطے ہوتا ہے شری کرشن

---

[1] چھ شاستروں میں سے ایک شاستر کا نام ہے۔ مترجم
[2] بشرح ایضاً
[3] بشرح ایضاً

پچھلے دو ستروں کا یہ مطلب ہے کہ ایشور دنیا کی علت مادی نہیں

اور نہ ایشور دنیا کی علت مادی ہے۔ نیز "پُرش" (جیو) سے مغیر معمولی صفت رکھنے یعنی سب جگہ بھرپور ہونے کے باعث پرماتما کو پُرش کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا بھی نام "پُرش[1]" ہے۔ چنانچہ اِسی مضمون کے سلسلہ میں درج ہے کہ

प्रधानशक्तियोगाच्चेत्सङ्गापत्तिः॥१॥सत्तामात्राच्चेत्सर्वैश्वर्यम्॥२ श्रुतिरपि प्रधानकार्यत्वस्य ॥३॥ सां० अ० ५।सू० ८। ९। १२ ॥

اگر پُرش کو علت مادی کا میل ہو تو پُرش میں شمولیت کی خرابیاں آجائیں[2] یعنی جس طرح کہ علت مادی سُوکشم (عنصروں کے مجموعہ لطیف) کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آگئی اُسی طرح پرمیشور بھی ستھول (یعنی کثیف یا احساس پذیر) ہوجائے۔ اِس لئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علت فاعلی ہے +

اگر چیتن (ذی شعور) سے دنیا بنی ہو تو جس طرح پرمیشور اعلےٰ جلال و حشمت والا ہے اُسی طرح دنیا میں بھی تمام جلال و حشمت کا لگاؤ ہونا چاہیئے۔ حالانکہ نہیں ہے اِس لئے پرمیشور دُنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علتِ فاعلی ہے۔

کیونکہ اُپنشد بھی پردھان (لطیف مادی مجموعہ) کو ہی دنیا کی علت مادی بیان کرتا ہے مثلاً

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः। श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ४। मं० ५॥

یہ قول شویتا شوتر اُپنشد کا ہے لطیف مادی مجموعہ جو جنم لینے سے بری بصورت ستو گن۔ رجوگن تموگن ہے وہی اپنے اشکال سے بصورت موجودات کثیر بن جاتا ہے یعنی لطیف مادی مجموعہ تغیر پذیر ہونے کے باعث مختلف حالتیں اختیار کرتا ہے۔ اور پُرش (یعنی پرمیشور

---

[1] یعنی سانکھیہ درشن میں لفظ پُرش سے پرماتما اور جیو دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

[2] یعنی علت مادی کے ساتھ پُرش کا اشتمال بھی ترکیب پذیری میں ہوجاتے۔

[3] یعنی جس طرح علت مادی کا لطیف مجموعہ ترکیب پذیری کے اشتعال سے بناوٹ میں آجاتا ہے اُسی طرح پُرش بھی بناوٹ میں آجائے۔ مترجم

جس شے کی جیسی صفت - فعل - خاصیت ہو اُس کو ایسا ہی جان کر ماننا "گیان" اور "وگیان" کہلاتا ہے۔ اُلٹا اگیان +

| یوگ شاستر کے مطابق ایشور کی تعریف | اِس لئے۔

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषविशेष ईश्वरः । योग सू० समाधिपादे सू० २४ ॥

جو جہالت وغیرہ تکالیف - اچھے بُرے و پسند ناپسند و مخلوط نتیجہ پیدا کرنے والے کاموں کی ہوس سے آزاد ہے وہ سب جیوؤں سے فائق ہونے کے باعث ایشور کہلاتا ہے +

(۱۴) سوال | سانکھیہ درشن کا یہ قول کہ ایشور ثابت نہیں ہوتا یہ مطلب رکھتا ہے کہ ایشور حواس سے محسوس نہیں ہو سکتا

ईश्वरासिद्धेः ॥ सां० अ० १ । सू०९२ ॥

प्रमाणाभावान्न तत्सिद्धिः ॥ २ ॥ सां० अ० ५ । सू०१० ॥

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् ॥३॥ सां०अ०५ । सू० ११ ॥

ثبوت لیے ایشور کا جس پر کہ "پرتیکش" (ثبوت احساس) عائد کیا جا سکے حاصل نہیں۔ (سانکھیہ درشن ۱-۹۲)

کیونکہ جب اُس کے ثبوت میں "پرتیکش" (ثبوت احساس) نہیں تو انومان (قیاس) وغیرہ ثبوت کبھی نہیں ہو سکتے (سانکھیہ ۵-۱۰)

علےٰ ہذالقیاس "ویاپتی"[1] کا تعلق نہ ہونے سے انومان (قیاس) نہیں ہو سکتا (۵-۱۱) اور پرتیکش و انومان کے نہ ہونے سے شبد پرمان (قول صالح) بھی نہیں لگ سکتا - بایں وجہ ایشور کا اثبات نہیں ہو سکتا -

| پہلے سُوتر کے اصلی معنے | جواب - اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتیکش پرمان (ثبوت احساس) نہیں عائد ہوتا -

[1] یہاں لفظ ویاپتی سے مراد اُس ویاپتی سے ہے جس کی تعریف تیسرے سملاس میں بحوالہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سوتر ۲۹-۳۱ و ۳۲ کیجا چکا ہے + (مترجم)

ہے۔ آنکھ کا آلہ نہیں لیکن سب کو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے۔ کان نہیں پھر بھی سب کی باتیں سُنتا ہے۔ انتہ کرن (حواس باطنی) نہیں مگر تمام دنیا کو جانتا ہے۔ اور اُس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اُس کو قدیم۔ سب سے افضل۔ اور سب میں بھرپور ہونے کے باعث پُرش کہتے ہیں۔ وہ حواس اور انتہ کرن سے کرنے والے کاموں کو اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

پرمیشور خالی از فعل و خالی از صفات نہیں۔

۳۷۔ سوال۔ اُس کو بہت سے لوگ خالی از فعل اور خالی از صفات کہتے ہیں۔

جواب

न तस्य कार्य्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते।
परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च ॥
श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ६। मं० ८॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے۔ پرمیشور سے کوئی معلول اُس کے ہم جنس نہیں بنتا۔ اور نہ اُس کو علت آلاتی یعنی دوسرے برتر وسائل کی ضرورت ہے کوئی اُس کے برابر نہیں ہے نہ اُس سے زیادہ ہے۔ اُس میں افضل ترین قدرت یعنی لاانتہا علم۔ لاانتہا قوت۔ اور لاانتہا فاعلیت جو بالخاصیت یعنی طبعی طور پر اُس کی ہستی میں ہی سُنی جاتی ہے۔ اگر پرمیشور خالی از فعل ہوتا تو دنیا کی پیدائش۔ برقراری۔ اور فنا کو کر نہ سکتا۔ اِس لیئے کو وہ محیط ہے پر چیتن وذی شعور ہونے کے باعث اُس میں فعل بھی ہے۔

پرمیشور کا فعل حسب ضرورت ہوا کرتا ہے

۳۸۔ سوال۔ جب وہ فعل کرتا ہوگا تو فعل متناہی ہوتا ہوگا یا غیر متناہی

جواب۔ جتنے مکان و زمان میں فعل کرنا مناسب سمجھتا ہے اُتنے ہی مکان و زمان میں فعل کرتا ہے اُس سے نہ زیادہ اور نہ کم۔ کیونکہ وہ علیم ہے۔

پرمیشور کی انتہا نہیں اور وہ اپنے آپ کو ایسا جانتا ہے

۳۹۔ سوال۔ پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ پرماتما کا گیان کامل ہے۔ کیونکہ گیان اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ جیسوں کا تیوں جانا جاوے یعنی جو شے جس طرح کی ہو اُس کو اُسی طرح جاننے کا نام گیان ہے پرمیشور غیر متناہی ہے۔ پس وہ اپنے آپ کو غیر متناہی جانے تو گیان ہے اور اُس کے خلاف اگیان یعنی غیر متناہی کو متناہی اور متناہی کو غیر متناہی جاننا غلطی ہے۔

यथार्थ दर्शनं ज्ञानमिति

اُس کا آتما اور "انتہ کرن" پاک ہو کر سچائی سے بھر جاتا ہے اور روزمرہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے۔ جو آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھر بھی اس طرح دھیان کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔

سگن اور نرگن اُپاسنا

۴۲۔ بلحاظ علیم کل وغیرہ صفات کے پرمیشور کی اُپاسنا کرنا "سگن" (با صفت) اور نفرت۔ صورت۔ ذائقہ۔ بُو۔ لمس وغیرہ اوصاف سے آزاد مان کر نہایت لطیف اور آتما کے اندر باہر محیط پرمیشور میں مستحکم ہو جانا "نرگن" خالی از صفت اُپاسنا کہلاتی ہے۔

اُپاسنا کا پھل؟

۴۳۔ اس کا پھل۔ جس طرح سردی سے گھبراتے ہوئے آدمی کی سردی آگ کے نزدیک جانے سے دُور ہو جاتی ہے۔ اُسی طرح پرمیشور کی نزدیکی میسّر ہونے سے تمام عیب اور دُکھ چھوٹ کر پرمیشور کے صفات۔ فعل اور عادات کی مانند جیو آتما کے صفات اعمال اور عادات پاک ہو جاتے ہیں۔

علاوہ دیگر فوائد کے بھاری فائدہ یہ ہے کہ دُکھوں میں برداشت کی طاقت ملتی ہے

۴۴۔ اس لئے پرمیشور کی ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا ضرور کرنی چاہئے اس کا ثمرہ تو علیحدہ ہوگا لیکن آتما کی طاقت اس قدر بڑھے گی کہ پہاڑ جیسے دُکھ کے رونما ہونے پر بھی نہیں گھبراوے گا بلکہ سب کو برداشت کر سکے گا۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے +

ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہ کرنا احسان فراموشی بھی ہے

۴۵۔ اور جو شخص پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہیں کرتا وہ احسان فراموش اور سخت جاہل بھی ہوتا ہے کیونکہ جس پرماتما نے اس دنیا کی سب نعمتیں جیووں کو سُکھ کے واسطے عطا فرمائی ہیں اُس کی صفتوں کو بھول جانا یعنی ایشور کو نہ ماننا احسان فراموشی اور جہالت ہے +

پرمیشور کو منزہ از حواس ہے مگر حواسوں کے کام اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

۴۶۔ سوال۔ جبکہ پرمیشور کے کان۔ آنکھ وغیرہ حواس نہیں ہیں۔ تو پھر وہ حواس کے کام کس طرح کر سکتا ہے۔

جواب

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः।
स वेत्ति वेद्यं न च तस्यास्ति वेत्ता तमाहुरग्र्यं पुरुषं महान्तम्॥
श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ३। मं० १९॥

یہ اُپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور کے ہاتھ نہیں لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سب کو بناتا اور قابو رکھتا ہے۔ پاؤں نہیں لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب سُرعت

محبت کرے[1]۔ سچ بولے۔ جھوٹ کبھی نہ بولے[2]۔ چوری نہ کرے۔ سچے کاروبار کرے[3]۔ خالص الحواس ہو۔ شہوت پرست نہ ہو[4]۔ متواضع ہو تکبر کبھی نہ کرے[5]۔ یہ پانچ قسم کے "یم" ملکر اُپاسنا کا پہلا "انگ" (جزو) کہلاتے ہیں۔

शौचसन्तोषतपःस्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥
योगशा०साधनपादे । सू० ३२ ॥

دوسرا انگ پانچ نیم

۲۹ لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[شوچ (طہارت) سنتوش (قناعت) تپ (جفاکشی) سواادھیایہ (مطالعۂ کتب مقدس) ایشور پرنی دہان (خدا کی محبت) نیم ہیں]

الفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے[1] دھرم کے ساتھ محنت کرنے سے نفع ہو تو خوشی اور نقصان ہو تو ناخوشی نہ کرے[2]۔ خوش ہو کر اور سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے ہمیشہ سکھ دکھ کی برداشت اور دھرم ہی پر عمل کرے پاپ پرنہیں[3]۔ ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھے اور پڑھاوے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے اور پرمیشور کے ایک نام "اوم" کے معنی پر غور اور روزمرہ اُس کا جپ کیا کرے[4]۔ اپنے آتما کو پرمیشور کے احکام کی بجا آوری میں نذر کر دے[5]۔

یہ پانچ قسم کے "نیم" ملکر اُپاسنا کا دوسرا "انگ" (جزو) کہلاتے ہیں۔

باقی چھ انگ یوگ شاستر میں دیکھو **۳۰**۔ باقی چھ انگوں کو یوگ شاستر یا "رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیویں*

اُپاسنا کا طریق عمل اور اُس کا نتیجہ **۳۱**۔ جب اُپاسنا کرنا منظور ہو کسی گوشۂ تنہائی میں جاکر آسن لگاوے پرانایام (ضبط دم) کرے۔ حواس کو بیرونی محسوسات سے روکے۔ من کو ناف کے موقعہ پر یا قلب۔ حلق۔ آنکھ۔ چوٹی یا ریڑھ کی ہڈی[1] میں کسی موقعہ پر قایم رکھے۔ اپنے آتما اور پرماتما کا امتیاز کرکے پرماتما کے اندر محو ہو جانے سے "سینمی"[2] بنے۔ جب آدمی ان کو عمل میں لاتا ہے۔ تو

* رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے "اُپاسنا وشے" میں اس کا بیان ہے۔

[1] یہ پشت کی درمیانی ہڈی کا نام ہے اِس کو کمر کا بانس بھی کہتے ہیں۔

[2] "سینمی" کے لفظی معنی ذی قابو ہو سکتے ہیں مراد اِس سے یہ ہے کہ من کو جسم کے کسی ایک جزو پر لگا کر اور پرماتما کے اندر محو ہو کر من پر قابو حاصل کرنا چاہیئے۔ مترجم

समाधिनिर्धूतमलस्य चेतसो निवेशितस्यात्मनि यत्सुखं भवेत्।
न शक्यते वर्णयितुं गिरा तदा स्वयन्तदन्तःकरणेन गृह्यते ॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے۔

> اُپاسنا کے معنی پرمیشور سے وصال اور قرابت حاصل کرنا ہے۔ اُس کے آٹھ "انگ" ہیں[1]

۲۷۔ سمادھی یوگ (مراقبہ کے وصل) سے جس آدمی کی جہل وغیرہ کی پلیدی معدوم ہو گئی ہے اور جس نے روحانیت میں قایم ہو کر پرماتما میں دھیان لگایا ہے اُس کو پرماتما کے وصل سے جو سُکھ ہوتا ہے وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اُس آنند کو جیو آتما اپنے "انتہ کرن" (قواء باطنی) سے محسوس کرتا ہے لفظ "اُپاسنا" کے معنی "نزدیک جاگزین ہونا" ہے۔ "اشٹانگ یوگ"[1] کے ذریعہ پرماتما کے نزدیک جاگزین ہونے کے لئے اور اُس کے محیط کل ہونے اور سب کا ضابطہ القلوب ہونے کے اوصاف کو عین الیقین کرنے کے واسطے جو جو کام لازمی ہیں وہ سب عمل میں آنے چاہئیں

> پہلا انگ یا جُز یم

۲۸

तत्राऽहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥ योगशा०
साधनपादे । सू० ३०

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اُن میں سے اہنسا۔ ستیہ۔ استییہ۔ برہمچریہ۔ پرہگرہ یم کہلاتے ہیں (یوگ سوتر سادھن پاد۔ سوتر ۳۰)] یہ سوترا اور ایسے ہی دیگر سوتر یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی رشی کے ہیں۔ جو شخص اوپاسنا کو شروع کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے شروع یہی ہے کہ وہ کسی سے دشمنی[2] نہ رکھے۔ ہمیشہ سب سے

---

[1] "اشٹانگ یوگ" کو بطور لفظی ترجمہ کے زبان اُردو میں یوگ کے آٹھ حصص یا آٹھ جزو کہا جا سکتا ہے کیونکہ انگ حصہ اور جزو کو کہتے ہیں اور لفظ اَشٹ معنی ہشت ہے۔

[2] لفظی معنی اہنسا کے ترک ایذا رسانی ہے۔ ایذا رسانی ایک صریح دشمنی ہے۔ سنسکرت کتابوں میں اس بناء پر درندوں اور درندوں کے ذریعہ سے ہلاک ہونے والے جانداروں کے تعلقات کو اکیقسم کی دشمنی کہا گیا ہے نظر بریں ترک ہنسا کو ترک دشمنی کہا جا سکتا ہے نیز دشمنی کی حالت میں کم سے کم نیت ایذا رسانی کی ضرور ہو سکتی ہے حالانکہ اُپاسنا اور یوگ کے سدہانت کے مطابق ایذا رسانی اور ضرر رسانی کی نیت کبھی نہیں ہونی چاہئے اس وجہ سے بھی اہنسا کو ترک دشمنی کہنا بجا ہے جیسا کہ قدیمی آریہ رشیوں نے اور فاضل مصنف نے فرمایا ہے۔

پرارتھنا کرنی واجب ہے۔ اِس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہیئے۔ اور نہ پرمیشور اُس کو قبول کرتا ہے۔ جیسے کہ یہ ہے کہ اے پرمیشور! آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو۔ مجھ کو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیک نامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جاویں۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اگر دونوں دشمن ایک دوسرے کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کریں تو کیا پرمیشور دونوں کو فنا کر دیوے۔ اگر کوئی کہے کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی اُس کی پرارتھنا سپھل ہو جاوے گی تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس کی محبت کم ہو اُس کا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیئے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرتے کرتے کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جاوے گا "کہ اے پرمیشور! آپ روٹی بنا کر ہم کو کھلائیے میرے مکان میں جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دھو دیجئے۔ اور کھیتی باڑی بھی کر دیجئے۔ جو لوگ اِس طرح پرمیشور کے بھروسے کاہل وجود ہو کر بیٹھے رہتے ہیں وہ سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کی ہدایت کوشش کرنے کے لئے ہے۔ جو شخص اُس کو توڑے گا وہ کبھی سُکھ نہیں پاویگا چنانچہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः ॥ यजु:० ॥

अ० ४० । मं० २ ॥

پرمیشور ہدایت فرماتے ہیں کہ آدمی سَو برس تک یعنی جب تک جیتا رہے تب تک کام کرتا ہوا جینے کی خواہش رکھے کاہل کبھی نہ ہو [یجروید ۴۰-۲]

تمام دنیا میں حرکت اور کوشش کا پایا جانا ثابت کرتا ہے کہ انسان کا فرض محنت کرنا ہے اور محنت کرنے والے کی امداد پرمیشور بھی کرتا ہے

۲۶ - دیکھو دُنیا میں جس قدر ذی نفس اور غیر ذی نفس ہیں وہ سب اپنے اپنے کام اور کوشش کو برابر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً چیونٹی وغیرہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ زمین وغیرہ ہمیشہ گردش میں ہیں۔ اور درخت وغیرہ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ نظر بریں انسانوں کو بھی اِس نظیر کی پیروی کرنی واجب ہے جس طرح کوشش میں لگے ہوئے آدمی کی مدد دوسرا بھی کرتا ہے اُسی طرح دھرم کے ساتھ کوشش میں مصروف ہوئے ہوئے آدمی کی امداد ایشور بھی کرتا ہے اور جیسا کہ کارکن آدمی کو نوکر رکھا جاتا ہے۔ کسی کاہل کو نہیں۔ دیدار کے خواہش مند اور آنکھوں والے کو دکھلایا جاتا ہے اندھے کو نہیں۔ ویسا ہی پرمیشور بھی سب کا بھلا کرنے کی پرارتھنا میں مددگار ہوتا ہے ضرر رساں کاموں میں نہیں ہوتا ۔ جو شخص ایسا کہتا ہے کہ گُڑ میٹھا ہے اُس کو گُڑ یا اُس کا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جو کوشش کرتا ہے اُس کو جلدی یا دیر سے گُڑ مل ہی جاتا ہے۔

اب تیسری بات اُپاسنا ہے

मा नो महान्तमुत मा नोऽअर्भकं मा न उक्षन्तमुत मा न उक्षितम् । मा नो वधीः पितरं मोत मातरं मा नः प्रियास्तन्वो रुद्र रीरिषः ॥ यजुः० ॥ अ० १६ । मं० १५ ॥

استدعا اِس بات کی کہ ہمارے لواحق اور ہم محفوظ رہیں۔

اے رودر! یعنی بدکرداروں کو بدکرداری کے ثمرہ دُکھ سے گریاں کرانے والے پرمیشور۔ آپ ہمارے چھوٹے بڑے آدمیوں کو۔ حمل کو۔ ہمارے ماں باپ کو۔ پیارے رشتہ دار لوگوں کو اور ہمارے جسموں کو ہلاکت کے لئے مائل مت ہونے دیجئے۔ ہم کو ایسے راستہ پر چلائیے کہ جس سے ہم آپ کے حضور میں مستوجب سزا نہ ہوں +
(یجروید ۱۶ - ۱۵)

असतो मा सद् गमय तमसो मा ज्योतिर्गमय मृत्योर्माऽमृतं गमयेति ॥ शतपथब्रा० १४ । ३ । १ । ३० ॥

علم کے لئے استدعا

اے برتر ہادی پرماتما! ہم کو آپ جھوٹے راستہ سے الگ کر کے سچے راہ پر چلائیے۔ جہالت کی تاریکی سے علیحدہ کر کے علم کے آفتاب کو فائز کیجئے۔ اور موت کی مرض سے بچا کر مکتی[1] کے شانتی کا آبِ حیات دیجئے (شت پتھ برہمن)

سگن اور نرگن پرارتھنا کے لفظی معنی۔

۲۴۔ الغرض جس جس عیب یا بُری صفت سے پرمیشور اور نیز اپنے آپ کو آزاد مان کر پرمیشور کی پرارتھنا کی جاتی ہے وہ بلحاظ امر و نہی وہ "سگن" اور "نرگن" پرارتھنا ہے[2] +

محض پرارتھنا بے فائدہ ہے اس کے ساتھ انسان کو کوشش اور محنت کرنی لازمی ہے

۲۵۔ جو آدمی کسی بات کی "پرارتھنا" کرتا ہے اس کو عمل بھی ویسا ہی کرنا چاہئیے۔ مثلاً اگر سب سے اعلےٰ عقل پانے کے لئے پرمیشور کی پرارتھنا کی جاوے تو اُسکے واسطے جسقدر کوشش اپنے سے ہوسکے ضرور کیا کرے یعنی اپنی کوشش کے بعد

نوٹ۔ [1] مکتی کے معنی رُستگاری و نجات ہیں +

[2] یعنی جو پرارتھنا بصیغہ اثبات یا امر ہو مثلاً اس سے یہ ظاہر ہو کہ پرمیشور کی ذات میں فلاں فلاں صفت ہے، یا خواہش کیجائے کہ ہم کو فلاں بات میسر ہو وہ "سگن" پرارتھنا ہے اور جس پرارتھنا میں نہی جتلائی جائے مثلاً اُس سے یہ پایا جائے کہ فلاں فلاں نقص پرمیشور کی ذات میں نہیں ہے یا التجا کیجائے کہ فلاں فلاں نقص یا خرابی ہم میں نہ ہو وہ "نرگن" پرارتھنا ہے لغوی معنوں میں لفظ "سگن" کا ترجمہ باصفت ہے اور لفظ "نرگن" کا ترجمہ بلا صفت۔ مترجم

ہے اور جو مخلوقات کے اندر سثوّر غیر فانی ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص کوئی بھی کام نہیں کر سکتا۔ وہ میرا من پاک صفتوں کا طالب ہو کے بُری صفتوں سے الگ رہے۔
(یجروید ۳۴-۳)

اے مالک عالم! جس کے ذریعہ تمام یوگی لوگ جملہ معاملات گزشتہ۔ آئندہ اور حال کی واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ جو پرماتما کے ساتھ میل ہونے سے غیر فانی جیوآتما کو تینوں زمانوں کی باتوں کا سب طرح جاننے والا بناتا ہے جس کے ذریعہ سے یوگ ابھیاس کے اُس یجنہ کو ترقی دیجاتی ہے کہ جس میں علم کی حرکت ہے اور جس میں پانچ حواس علمی اور عقل اور آتما مشغول رہتے ہیں وہ میرا من یوگ کے علم سے بہرہ ور ہو کر سب قسم کے ہرج وغیرہ کی تکلیفوں سے آزاد رہے (یجروید ۳۴-۴)

اے علیم برتر! پرمیشور! آپ کی مہربانی سے جس میرے من میں رگ وید۔ یجروید۔ سام وید اور نیز اتھروید اس طرح ممکن پذیر ہوتے ہیں جس طرح گاڑی کی ناف میں آرے لگے رہتے ہیں اور جس میں علیم کل اور محیط کل شاہد مخلوقات چیتن (ذی شعور) عیاں ہوتا ہے۔ وہ میرا من جہالت کو نابود کر کے ہمیشہ علم دوست رہے (یجروید ۳۴-۵)

اے سب کو انتظام میں رکھنے والے ایشور! جو من کہ باگ سے گھوڑوں کی طرح یا گھوڑوں کو چلانے والے کوچوان کی طرح نوع انسان کو نہایت ہی ادھر اُدھر گھماتا رہتا ہے۔ جو باطن کے اندر متمکن باحرکت اور نہایت طاقت ور ہے وہ میرا من جملہ حواس کو پاپ کے چلن سے روک کر دھرم کے راستہ پر ہمیشہ چلایا کرے۔ ایسی مہربانی مجھ پر کیجئے (یجروید ۳۴-۶)

अग्ने नय सुपथा रायेऽअस्मान् विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्। युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नमउक्तिं विधेम ॥ यजुः० ॥ अ० ४० । मं० १६ ॥

پاکیزگی کی استدعا اے سُکھ بخشنے والے روشن بالذات! اور سب کو جاننے والے پرماتما آپ ہم کو عمدہ طریقہ پر تمام معلومات حاصل کرائیے۔ ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ اِس لئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی "ستتی" (یعنی حمد وثنا) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے (یجروید ۴۰-۱۶)

शिवसङ्कल्प। हृत्प्रतिष्ठं यदजिरं जविष्ठं तन्मे मनः शिवसङ्कल्प-
मस्तु ॥८॥ यजुः० । अ० ३४ । मं० १ । २ । ३ । ४ । ५ । ६ ॥

عقل کے واسطے استدعا ہے اگنی! یعنی نور مجسم[1] پرمیشور جس عقل کی استدعا عالم گیانی اور یوگی لوگ کرتے ہیں ہم کو آپ مہربانی سے اِس موجودہ زمانہ میں اُسی عقل سے بہرہ ور عقل مند کیجئے۔
(یجروید ۳۲-۱۴)

ایشور کی صفات کیواسطے استدعا آپ ہمہ تن روشنی ہیں۔ مہربانی کرکے مجھ میں بھی روشنی قائم کیجئے۔ آپ لا انتہا طاقت کو کام لانے والے ہیں۔ اس لئے مجھ میں بھی نظرِ شفقت پورے طور سے طاقت کا کام میں لانا جلوہ گر کیجئے۔ آپ لا انتہا قوت والے ہیں اِس لئے مجھ میں بھی قوت کو جاگزین کیجئے۔ آپ لا انتہا توفیق والے ہیں۔ مجھ کو پوری توفیق دیجئے۔ آپ بُرے کاموں اور بُرے کام کرنے والوں پر غضب ناک ہیں مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے۔ آپ مذمت۔ تعریف۔ اور اپنے تقصیر واروں کا تحمل کرنے والے ہیں مہربانی کرکے مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے (یجروید ۱۹-۹)

من کی طاقتوں اور من کے کاموں کی تشریح کہ وہ کیا شے ہے اور کیا کیا کرسکتا ہے اور استدعا اس بات کی کہ ہمارا من بُرے کاموں سے ہٹ کر اچھے کاموں میں لگا رہے۔ اے بحرِ رحمت! آپ کی مہربانی سے میرا من جو دور دور جاتا اور نورانی صفات سے بہرہ یاب رہتا ہے۔ سوتے وقت وہی میرا من "سُشُپتی" (گہری نیند) کو فائز ہوتا ہے یا خواب میں دور دور جانے کی طرح کاروبار کرتا ہے۔ جو تمام روشن کرنے والی چیزوں کو روشن کرنے والا ایک ہے۔ میرا وہ مَن "شِو سنکلپ" یعنی اپنے اور دوسرے متنفسوں کے لئے عافیت کی نیّت والا ہو کسی کو نقصان پہنچانے کی خواہش کرنے والا کبھی نہ ہو۔ (یجروید ۳۴-۱)

اے سب کے باطن میں جلوہ نما! جس کے ذریعہ سے کارفرما۔ مستقل مزاج عالم لوگ یجنہ اور جنگ وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ جو عجیب صاحب قدرت۔ قابلِ عزت اور مخلوق میں رہنے والا ہے۔ وہ میرا من دھرم کی بجا آوری کا خواہش مند ہوکر ادھرم کو بالکل چھوڑ دیوے
(یجروید ۳۴-۲)

جو اعلےٰ علم کا ذریعہ اور دوسری چیزوں کو خیال میں جلوہ گر کرنے والا اور یقین کرانے کا آلہ

نوٹ [1] نور مجسم سے مراد یہ ہے کہ جو مستور موجودات کو نمودار کرنے والا اور اُس کی ماہیت کو دکھلانے والا ہے چنانچہ مصنف نے اُس کو پرکاش سروپ کہا ہے۔ اور پرکاش سروپ اُس کو کہتے ہیں جو نمودار کنندہ اور ظاہر کنندہ ہو۔

مان کر پرمیشور کی ثناخوانی کرنا "نرگن ستتی" ہے۔ اِس سے اپنی صفات اعمال و عادات بھی
شدھ رہنے چاہئیں۔ مثلاً وہ انصاف کرنے والا ہے تو خود بھی انصاف کرنے والا ہو۔ جو شخص
محض بھانڈ کی مانند پرمیشور کے اوصاف گاتا جاتا ہے اور اپنے چال چلن کو نہیں سُدھارتا
اُس کا ستتی کرنا بے فائدہ ہے۔

پرارتھنا کی تشریح | پرارتھنا

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तया मामद्य मेधयाऽग्ने
मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥१॥यजुः०॥अ०३२ । मं०१४ ॥
तेजोऽसि तेजो मयि धेहि वीर्य्यमसि वीर्य्यं मयि धेहि । बल-
मसि बलंमयि धेहि। ओजोऽस्योजो मयि धेहि । मन्युरसि
मन्युं मयि धेहि। सहोऽसि सहो मयि धेहि ॥ २ ॥
यजुः० ॥ अ० १९ । मं० ९ ॥
यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवन्तदु सुप्तस्य तथैवैति । दूरंगमं
ज्योतिषां ज्योतिरेकन्तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ३ ॥
येन कर्माण्यपसो मनीषिणो यज्ञे कृण्वन्ति विदथेषु धीराः॥
यदपूर्वं यक्षमन्तः प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥४॥
यत्प्रज्ञानमुत चेतो धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु
यस्मान्नऽऋते किंचन कर्म क्रियते तन्मे मनः शिवसङ्कल्प
मस्तु॥५॥ येनेदं भूतं भुवनं भविष्यत्परिगृहीतममृतेन सर्वम् ।
येन यज्ञस्तायते सप्त होता तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥ ६ ॥
यस्मिन्नृचः साम यजूꣳषि यस्मिन्प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः
यस्मिंश्चित्तꣳ सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्प-
मस्तु ॥७॥ सुषारथिरश्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभीशुभिर्वा-

پرمیشور کی ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا کرنی لازم ہے	۲۰۔ سوال۔ پرمیشور کی ستتی (حمد و ثناء) پرارتھنا (مناجات) اُپاسنا (حضوری و مراقبہ) کرنی چاہئیے یا نہیں۔

جواب۔ کرنی چاہئیے

سوال۔ کیا ستتی وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر "ستتی پرارتھنا" کرنے والے کا پاپ دُور کر دے گا؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ تو پھر "ستتی" "پرارتھنا" کیوں کیجائے؟

جواب۔ اُن کے کرنے کا نتیجہ اور ہی ہے۔

اُن کا نتیجہ	۲۱۔ سوال۔ کیا ہے۔

جواب "ستتی" کرنے سے ایشور میں محبت۔ اُس کے صفات و فعل و عادات سے اپنی صفات و اعمال و عادات کا سُدھار ہوتا ہے + پرارتھنا کرنے سے غیر متکبری۔ حوصلہ اور حمایت حاصل ہوتی ہے "اُپاسنا" سے "پربرہم" (ذات الٰہی) سے وصل اور اُس کا عین الیقین ہوتا ہے۔

ایشور کی ستتی کی تشریح	۲۲۔ سوال۔ ان کو واضح کر کے سمجھاؤ۔

جواب۔ جیسے

स पर्य्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳशुद्धमपापविद्धम् ।
कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ यजु:० ॥ अ० ४० । मं० ८ ॥

ایشور کی ستتی

سگن ستتی وہ پرماتما سب میں محیط سریع العمل طاقت غیر متناہی رکھنے والا۔ پاک۔ علیم کل۔ سب کے باطن پر حاوی۔ سب کا حاکم۔ ازلی۔ ثابت بذاتہٖ۔ بالاتر ذی حشمت اپنے قدیمی علم سے اپنی ازلی رعایا "جیووں" کو ٹھیک ٹھیک معانی کی واقفیت بذریعہ ویدوں کے کرتا ہے۔ یہ "سگن ستتی" یعنی صفات کے ساتھ پرمیشور کی ثنا خوانی کرنا ہے۔

نرگن ستتی وہ غیر مجسم ہے یعنی نہ کبھی جسم اختیار کرتا ہے نہ جنم لیتا ہے۔ جس میں کوئی رخنہ نہیں ہو سکتا۔ جو نبض وغیرہ کی بندش میں نہیں آتا نہ کبھی پاپ کے کام کرتا ہے جس میں کلفت دُکھ اور بے علمی کبھی نہیں ہوتی اس طرح پر الفت و نفرت وغیرہ صفات سے الگ

بھی محدود رہتے ہیں۔ نیز سردی گرمی۔ بھوک پیاس۔ نقص امراض اور قطع و برید وغیرہ سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ بایں وجہ تحقیق یہی ہے کہ ایشور غیر مجسم ہے۔ اگر مجسم ہووے تو اُس کے ناک۔ کان آنکھ وغیرہ اعضاء کا بنانے والا کوئی دوسرا ہونا چاہئے۔ کیونکہ جو ترکیب سے پیدا ہو اُس کو ترکیب دینے والا کوئی غیر مجسم ذی شعور ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر اس موقع پر کوئی یہ کہے کہ ایشور نے اپنی خواہش سے خود بخود اپنا جسم بنا لیا ہے تو بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ جسم بننے کے پہلے غیر مجسم تھا۔ اِس لئے پرماتما کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ غیر مجسم ہونے کے باعث تمام دُنیا کو علتِ مادّی کی غیر محسوس حالت سے محسوس شکل میں لاتا ہے۔

سروشکتی مان یعنی قادرِ مطلق کے معنی یہ ہیں کہ ایشور بلا امداد غیرے اپنے کام کرتا ہے۔

۱۶۔ سوال۔ ایشور سروشکتی مان (قادرِ مطلق) ہے یا نہیں۔

جواب ہے۔ لیکن جس طرح تم لفظ سروشکتی مان کے معنی سمجھے ہوئے ہو اُس طرح پر نہیں لفظ سروشکتی مان کے معنی محض یہی ہیں کہ ایشور اپنے کام یعنی پیدایش۔ پرورش۔ فنا وغیرہ کرنے۔ اور تمام جیووں کے پُن پاپ کے متعلق آئین کو واجب طور پر چلانے میں کسی کی ذرہ بھی امداد نہیں لیتا۔ یعنی اپنی طاقت غیر متناہی سے اپنے کُل کام کو انجام دیتا ہے۔

جو کام ایشور کی صفات کے خلاف ہوں وہ نہیں کر سکتا

۱۷۔ سوال۔ ہم تو ایسا مانتے ہیں کہ ایشور جو چاہے سو کرے۔ کیونکہ اُس کے اوپر دوسرا کوئی نہیں ہے۔

جواب۔ وہ کیا چاہتا ہے۔ اگر تم کہو کہ وہ سب کچھ چاہتا ہے اور کر سکتا ہے تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا پرمیشور اپنے آپ کو مار سکتا ہے۔ بہت سے ایشور بنا سکتا ہے۔ خود بے علم ہو سکتا ہے۔ چوری بدکاری وغیرہ پاپ کے کام کر سکتا ہے۔ اور دُکھی بھی ہو سکتا ہے؟ یہ کام اگر ایشور کے صفات۔ فعل اور عادات کے خلاف ہیں تو تمہارا یہ قول کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ اِس صورت میں لفظ "سروشکتی مان" کے معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ وہی ٹھیک ہیں۔

پرمیشور قدیم ہے

۱۸۔ سوال۔ پرمیشور "سادی" (با ابتداء) ہے یا "انادی" (بے ابتداء)

جواب۔ "انادی"۔ یعنی جس چیز کی "آدی" (باعث ابتداء) کوئی علت یا زمانہ نہ ہو اُس کو "انادی" (ازلی) کہتے ہیں۔ وغیرہ پہلے سملاس میں پورے معنی کر دیئے ہیں وہاں دیکھ لیجئے۔

پرمیشور سب کا سُکھ بذریعہ خود مختاری چاہتا ہے۔

۱۹۔ سوال۔ پرمیشور کیا چاہتا ہے۔

جواب۔ سب کی بھلائی اور سب کے لئے سُکھ چاہتا ہے۔ لیکن خود مختاری کے ساتھ کسی کو پاپ کرنے کے بغیر دوسرے کا محتاج (یعنی عاجز) نہیں بناتا۔

اور جس طرح پر کہ تم نے رحم اور انصاف کے معنے کئے ہیں وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جس نے جیسا اور جتنا بُرا کام کیا ہو اُس کو ویسی اور اُتنی سزا دینی چاہئے۔ اِسی کا نام انصاف ہے[1] اور اگر قصوروار کو سزا نہ دیجاوے تو رحم صفحۂ ہستی سے ہٹ جاوے گا۔ کیونکہ ایک مُجرم ڈاکو کو چھوڑ دینا گویا ہزاروں دھرماتما لوگوں کو دُکھ دینا ہے۔ جب ایک کے چھوڑنے سے ہزاروں آدمیوں کو دُکھ پہنچتا ہے تو وہ رحم کس طرح ہو سکتا ہے۔ رحم یہی ہے کہ اُس ڈاکو کو قید خانہ میں رکھ کر پاپ کرنے سے بچایا جاوے۔ اس قسم کا عملدرآمد اُس پر رحم ہے اور اُس کو مار ڈالنے سے دوسرے ہزاروں لوگوں پر رحم ظاہر ہوگا۔

رحم اور انصاف پرمیشور کی دو صفتوں کو ظاہر کرتے ہیں مقصد دونوں سے ایک ہے

۱۴- سوال۔ پھر رحم اور انصاف دو لفظ کیوں ہیں۔ کیونکہ اگر اُن دونوں کا ایک ہی معنے ہے تو دو لفظوں کا ہونا فضول ہے اِس سے تو ایک لفظ کا رہنا اچھا تھا پس ثابت ہُوا کہ رحم اور انصاف کا مقصد ایک نہیں۔

جواب۔ کیا ایک معنے کے بہت سے لفظ اور ایک لفظ کے بہت سے معنے نہیں ہوتے

سوال۔ ہوتے ہیں۔

جواب۔ تو پھر تم کو شک کیوں ہُوا۔

سوال۔ اِس لئے کہ دُنیا میں ایسا سُنا جاتا ہے۔

جواب۔ دنیا میں تو سچی اور جھوٹی دونوں باتیں سُننے میں آتی ہیں۔ لہٰذا ہمارا کام اُن کو غور سے تحقیق کرنا ہے۔ دیکھو ایشور کی رحمت کاملہ تو یہ ہے کہ اُس نے تمام جیووں کی حاجت برآری کے لئے دُنیا میں سب چیزیں پیدا کر کے عطا کر رکھی ہیں۔ پس دیگر برتر رحم اِس سے ماسوا اور کونسا ہے۔ باقی رہا انصاف اُس کا نتیجہ صریح دکھلائی دیتا ہے۔ کیونکہ سُکھ دُکھ کے کم و بیش ہونے کی حالت اُس نتیجہ کو آشکارا کر رہی ہے اِن دونوں میں فرق اِتنا ہی ہے کہ باطن میں سب کو سُکھ ہونے اور دُکھ رفع ہونے کی خواہش و تدبیر رحم ہے اور بیرونی حرکات یعنی قید و قطع عضو وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک سزا دینا انصاف کہلاتا ہے۔ دونوں کا مقصد واحد سب کو پاپ اور دُکھوں سے چھُڑا دینا ہے۔

ایشور کے غیر مجسم ہونے کے دلائل

۱۵- سوال۔ ایشور مجسم ہے یا غیر مجسم۔

جواب۔ غیر مجسم کیونکہ اگر مجسم ہوتا تو محیط نہ ہوتا۔ اگر محیط نہ ہوتا تو علیم کُل ہونے کی صفتیں بھی ایشور کی طرف منسوب نہ ہو سکتیں کیونکہ محدود چیز میں صفات۔ فعل اور عادات

نوٹ [1]۔ یعنی یہی واجب اور درست کارروائی ہے مترجم

(ب) اچھے بُرے کام کرنے کے وقت جو دل میں خوشی وغیرہ ہوتی ہے وہ پرماتما کی طرف سے ہے۔

نیز جب آتما من کو اور من حواس کو کسی شے محسوسہ میں لگاتا ہے یا جس لمحہ میں آتما چوری وغیرہ بُرے یا رفاہِ عام وغیرہ اچھے کام کرنا شروع کرتا ہے تو جیو کی خواہش اور علم وغیرہ چونکہ اُس وقت اُسی خواہش کی ہوئی چیز کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اِس لئے اُسی لمحہ میں جو آتما کے اندر بُرے کام کے کرنے میں خوف تامل اور شرم۔ اور اچھے کاموں کے کرنے میں بے خوفی عدم تامل خوشی اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جیو آتما کی طرف سے نہیں بلکہ پرماتما کی طرف سے ہے۔

(ج) یوگ "مراقبہ" کی حالت میں پرمیشور و جیو دونوں عین الیقین ہوتے ہیں۔

اور جب جیو آتما شدھ (صاف طبع) ہوکر پرماتما کی نسبت دل سے غور کرتا ہے تو اُس وقت اُس کو دونوں کا "پرتیکش" (عین الیقین) ہوتا ہے۔ بنا بریں جبکہ پرمیشور "پرتیکش" ہے تو انومان (ثبوت قیاسی) وغیرہ سے پرمیشور کا علم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس ضروری ہوتا ہے۔

پرمیشور کے محیط کُل ہونے کے دلائل۔

۱۲۔ سوال ۔ ایشور محیط ہے یا کسی خاص مقام میں رہتا ہے۔

جواب ۔ محیط ہے کیونکہ اگر ایک مقام میں رہتا تو سب کا ضابطہ القلوب علیم کُل۔ سب کو انتظام میں رکھنے والا۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ سب کو قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا نہ ہو سکتا۔ جس مقام میں فاعل موجود نہ ہو اُس میں اُس کے فعل کا ہونا ناممکن ہے۔

رحم اور انصاف متضاد نہیں دونوں سے مطلب یہی ہے کہ لوگوں کو دُکھوں سے بچایا جاوے

۱۳۔ سوال ۔ پرمیشور رحیم اور انصاف کرنے والا ہے یا نہیں۔

جواب ۔ ہے۔

سوال ۔ یہ دونوں صفتیں آپس میں متضاد ہیں۔ اگر انصاف کرے تو رحم میں اور رحم کرے تو انصاف میں فرق آتا ہے۔ کیونکہ انصاف اُس کو کہتے ہیں کہ اعمال کے مطابق جو نہ زیادہ ہو اور نہ کم سکھ دُکھ پہنچایا جاوے اور رحم اُس کو کہتے ہیں کہ قصور وار کو بلا سزا دینے کے چھوڑ دیا جاوے۔

جواب ۔ انصاف اور رحم میں محض برائے نام فرق ہے۔ کیونکہ جو مطلب انصاف سے پورا ہوتا ہے وہی رحم سے۔ سزا دینے کا مدعا یہ ہے کہ لوگ بذریعہ خطا سے باز آنے کے دُکھ نہ پاویں۔ وہی مطلب رحم کا ہے کہ دوسروں کے دُکھوں کو اُس کے ذریعہ سے دُور کیا جاوے

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥
यजुः०। अ० १३।४॥

پرمیشور تمام دُنیاؤں کا پیدا کرنے والا ہے اُسی کی عبادت لازمی ہے۔

۱۰۔ (یہ یجروید کا منتر ہے) اے اِنسانو! جو آفرینش سے پیشتر آفتاب وغیرہ جلہ نُورانی عالموں کا پیدائش گاہ اور سہارا تھا۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا اُس کا مالک تھا۔ ہے اور ہوگا۔ وہ زمین سے لیکر تا بہ عالم آفتاب دُنیا کو پیدا کر کے اِنتظام قدرت میں لئے ہوئے ہے۔ اُس راحت مطلق پرماتما کی بامحبت بندگی جس طرح ہم کریں اُسی طرح تم لوگ بھی کرو [یجروید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۴]

ایشور کی ہستی کا ثبوت (الف) پرتیکش بُرہان

۱۱۔ سوال۔ آپ ایشور ایشور کہتے ہیں۔ لیکن اُس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب۔ سب پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے

سوال۔ ایشور کی ذات میں پرتیکش وغیرہ ثبوت کبھی کام نہیں دیسکتے۔

جواب

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि
व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम्॥ न्याय०। अ० १। सू० ४॥

(یہ سُوتر نیائے درشن مُصنفہ مہرشی گوتم کا ہے) جو کان۔ جِلد[1]۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک اور من (جوہر ذاکہ) کا تعلق آواز۔ لمس۔ صورت۔ ذائقہ۔ بُو۔ سُکھ دُکھ۔ سچ جھُوٹ وغیرہ محسوسات سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے اُس کو پرتیکش کہتے ہیں بشرطیکہ وہ شکوک سے خالی ہو۔

اب جاننا ضرور ہے کہ حواس اور من کے ذریعہ صفتوں کا پرتیکش (عین الیقین) ہوا کرتا ہے نہ کہ موصوف کا۔ جس طرح چاروں حواس جلد وغیرہ کے ذریعہ سے لمس۔ صورت۔ ذائقہ اور بُو (یعنی صفات ارضی) کا علم ہونے پر اُس کے موصوف پرتھوی (یعنی ارضیت) کا پرتیکش بذریعہ آتما سے ملے ہوئے من کے ہوتا ہے۔ اُسی طرح اِس پرتیکش دُنیا میں مخصوص صنعت و حکمت وغیرہ صفات کے پرتیکش ہونے سے (اُن کا موصوف) ایشور بھی پرتیکش ہے۔

[1] جسم کے چمڑے کو کہتے ہیں۔ مترجم

ہوتی ہے۔

پرمیشور تینتیس دیوتاؤں کا مالک ہے۔

۵ ۔ مذکورۂ بالا صفات رکھنے کے باعث یہ تینتیس۳۳ چیزیں دیوتا کہلاتی ہیں شت پتھ برہمن کے چودھویں کانڈ میں اِن کا مالک اور سب سے بڑا ہونے کے باعث پرماتما کو چونتیسواں۳۴ دیوتا لائق پرستش کے صاف طور پر لکھا ہے۔ اِسی طرح اور جگہوں میں بھی تحریر ہے۔ اگر یہ لوگ اِن شاستروں کو دیکھتے تو ویدوں میں بہت سے ایشور ماننے کی غلطی کے پھندے میں پڑ کر کیوں گمراہ ہوتے [رگ وید منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ - ۳۹]

ایشور کیا ہے

۶۔ اے انسان! دُنیا کی تمام تر موجودات ہیں جو محیط ہو کر سب کو انتظام میں رکھتا ہے۔ وہ ایشور کہلاتا ہے۔ اُس سے ڈر کر نا انصافی سے کسی کے مال کو لینے کی خواہش مت کر۔ اُس نا انصافی کو چھوڑ دے اور دھرم جو انصاف کا چلن ہے اُس سے اپنے باطن میں شادمانی حاصل کر

[یجروید ۴۰۔ ۱]

ایشور دُنیا کا پیدا اور پرورش کنندہ ہے۔

۷ ۔ ایشور پرماتما سب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اے انسانو! میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دُنیا کا مالک ہوں۔ میں ظہور عالم کا قدیمی باعث۔ تمام مال و دولت پر غلبہ پانے والا اور اُس کا بخشنے والا ہوں۔ مجھ کو ہی تمام جیو اِس طرح پُکاریں۔ جس طرح اولاد اپنے باپ کو پُکارتی ہے۔ میں سب کی راحت رساں مخلوق کے لئے قِسم قِسم کی خوراکوں کی تقسیم بغرض پرورش کرتا ہوں [رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸-۱]

ایشور نُور ہے۔ علم کا نُور اُس سے ملتا ہے۔

۸ ۔ میں برتر جلال و حشمت رکھنے والا "سُورج" کی مانند تمام عالم کو نُور بخشنے والا ہوں۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔ نہ کبھی مرتا ہوں۔ میں ہی کائنات کی دولت کا وجود میں لانے والا ہوں۔ مجھ ہی کو ساری دُنیا کا پیدا کرنے والا سمجھو۔ اے جیوو! تم لوگ حصول جاہ و حشمت کی کوشش کرتے ہوئے علم وغیرہ کی دولت مجھ سے مانگو۔ نیز میری دوستی سے تم الگ مت ہوؤ۔

ایشور ویدوں کا اِظہار کرنے والا ہے جس سے سب کا گیان بڑھتا ہے۔

۹ ۔ اے انسانو! بشکل راست گوئی تعریف بجا لانے والے آدمی کو میں قدیمی دانش وغیرہ کی دولت بخشتا ہوں۔ میں برہم یعنی وید کو ظاہر کرنے والا ہوں۔ اور وہ وید مجھ کو ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے۔ اُس سے میں سب کے گیان کو بڑھاتا ہوں۔ میں راست باز کا محرک ہوں۔ یجنہ کرنے والے کو نتیجہ کا بخشنے والا ہوں اور اِس جہان میں جو کچھ ہے اُس تمام معلول کا بنانے والا اور اُس کو اہتمام میں رکھنے والا ہوں۔ اِس لئے تم لوگ مجھ کو چھوڑ کر میری بجائے کسی دوسرے کو نہ پوجو۔ نہ مانو اور نہ جانو

[رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸۔ ۵]

رکھتا ہے۔ جس میں زمین آفتاب وغیرہ دُنیائیں جاگزین ہیں اور جو آکاش (خلا) کی مانند محیط تمام دیوتاؤں کا دیوتا پرمیشور ہے اُس کو جو لوگ نہیں جانتے اور نہ اُس کا دھیان کرتے ہیں وہ ناستک (منکر) ناقص العقل ہیں ہمیشہ دُکھ کے سمندر میں ڈوبے ہی رہتے ہیں اِس لئے ہمیشہ اُس کو جان کر ہی سب لوگ سکھی ہوتے ہیں۔

پرمیشور ایک ہے

۲۔ سوال۔ وید میں ایشور بہت سے ہیں۔ تم اِس بات کو مانتے ہو یا نہیں۔

(جواب) نہیں مانتے۔ کیونکہ چاروں ویدوں میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی کہ جس سے ایشور ایک سے زیادہ ثابت ہوں ازدست یہ لکھا ہے کہ ایشور ایک ہے۔

دیوتا سے کیا مراد ہے

۳۔ سوال۔ ویدوں میں جو بہت سے دیوتا لکھے ہیں۔ اِس کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ وہ روشن صفات رکھنے کے باعث دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً زمین لیکن اس کو کسی جگہ ایشور کے برابر لائق پرستش کے نہیں مانا۔ دیکھو اِسی منتر میں لکھا ہے کہ "جس میں سب دیوتا قائم ہیں وہ جاننے و پرستش کرنے کے لائق ایشور ہے"۔ ایسے لوگ غلطی پر ہیں جو لفظ "دیوتا" سے ایشور کے معنی لیتے ہیں۔ پرمیشور دیوتاؤں کا دیوتا ہونے کے باعث "مہادیو" اِس لئے کہلاتا ہے کہ وہی تمام دنیا کا پیدا کرنے والا۔ قائم رکھنے والا فنا کرنے والا انصاف حاکم ہے۔

"चयस्त्रिं यत्तिशता०"

کائنات کے ۳۳ قسموں میں منقسم ہونے کا نام ۳۳ دیوتا ہے۔

۴۔ یہ [جزو کلام مندرجہ صدر] معہ دیگر بیان کے وید کا ایک حوالہ ہے جس کی تشریح شت پتھ برہمن میں اس طرح کی گئی ہے۔ کہ تینتیس دیوتا ہیں یعنی

(الف) آٹھ وسو زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ سورج۔ ثوابت یہ آٹھ تمام کائنات کے جائے قیام ہونے کے باعث "وسو" کہلاتے ہیں۔

(ب) "گیارہ" "رودر" پران۔ اپان۔ ویان۔ اُدان۔ سمان۔ ناگ۔ کورم۔ کرکل۔ دیودت دھننجے اور جیو آتما۔ اِن گیارہ کا نام "رودر" (رُلانے والے) اِس لئے ہے کہ جب وہ جسم کو چھوڑتے ہیں تو ماتم کرانے والے ہوتے ہیں۔

(ج) ۱۲ آدتیہ یہ سال کے بارہ مہینے جو اِس وجہ سے "آدتیہ" (لینے والے) کہلاتے ہیں کہ وہ سب کی عمر کا خاتمہ کر رہے ہیں۔

(د) اندر بجلی جس کا نام "اندر" اِس لئے ہے کہ وہ اعلےٰ طاقت کا ذریعہ ہے۔

(ھ) پرجاپتی یجنہ۔ جس کو "پرجاپتی" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اُس کی بدولت ہوا۔ بارش۔ پانی نباتات کے پاکیزہ رہنے سے۔ نیز عالموں کی تعظیم اور طرح طرح کے علوم حرفت سے رعایا کی پرورش

ساتویں سمّلاس کا آغاز

اب ایشور اور وید کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन् देवा अधि विश्वे निषेदुः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमेसमासते

१ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १६४ । मं० ३९ ॥

ईशावास्यमिदꣳ सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥ २ ॥

यजु:० ॥ अ० ४० । मं० १ ॥

अहम्भुवं वसुनः पूर्व्यस्पतिरहं धनानि संजयामि शश्वतः॥
मां हवन्ते पितरं न जन्तवोऽहं दाशुषे विभजामि भोजनम्॥३॥
अहमिन्द्रो न पराजिग्य इद्धनं न मृत्यवेऽवतस्थे कदाचन।
सोममिन्मा सुन्वन्तो याचता वसु न मे पूरवः सख्ये रिषाथन॥४

ऋ०॥मं० १० । सू० ४८ । मं० ५ । ५ ॥

سکھ ہمیشہ پرمیشور کے جاننے سے ملتا ہے

۱۔ [ऋचोऽक्षरे] اس منتر کے معنی "برہم چریہ آشرم" کی تشریح کے بیان میں لکھ چکے ہیں۔ جو سب صفات۔ فعل۔ عادات اور علم عین لزاں

میں ہم کو معروف کرا دے۔

اِس کے بعد پرمیشور اور ویدوں کا مضمون لکھا جاویگا۔

چھٹا سملاس ختم ہوا

اور جسکی نسبت صریح تحریر موجود نہیں ہوا ونکے لئے منوجی کا قول ہے کہ

प्रत्यहं लोकदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ॥ मनु० ८। ३ ॥

اور صریح ہدایت کسی معاملہ میں نہ ملتی ہو تو . قانون بنادیں۔

زنا اور شہوت پرستی تمام تکلیفوں کی بنیاد ہے پس خیال رکھا جاوے کہ برہمچریہ اور جوانی میں شادی کرنے کے ذریعہ آدمیوں کی جسمانی اور روحانی طاقت بڑھے

جو آئین راج اور رعایا کے لئے راحت بخش اور دھرم کے موافق سمجھیں تو عالموں کی راج سبھا اُن آئینوں کو مقرر کیا کرے۔ لیکن اس پر ہمیشہ خیال رکھے کہ حتی المقدور بچپن میں شادی نہ کرنے دیوے۔ بلکہ جوانی کے وقت بھی بلا رضا مندی شادی نہ کرنی چاہئے اور نہ کرانی چاہئے۔ اور نہ کرنے دینی واجب ہے۔ برہمچریہ کو قرار واقعی قائم رکھیں۔ اور شہوت پرستی اور کثرت ازدواج کو بند کریں۔ تاکہ جسم اور آتما میں ہمیشہ طاقت قائم رہے۔ کیونکہ اگر محض آتما کی طاقت یعنی علم اور فضیلت ہی بڑھائی جاوے اور جسم کی طاقت نہ بڑھائی جاوے تو ایک طاقتور آدمی فاضلوں اور سینکڑوں عالموں کو مغلوب کر سکتا ہے۔ اور اگر محض جسم کی طاقت بڑھائی جاوے اور آتما کی نہیں۔ تو بھی راج چلانے کا افضل ضابطہ بلا علم کے کبھی نہیں بن سکتا۔ اور ضابطہ کے بغیر سب آدمی آپس میں ہی لوٹ کھسوٹ۔ مخالفت۔ لڑائی جھگڑا کرکے برباد اور تباہ ہوجاویں اس لئے ہمیشہ جسم اور آتما دونوں کی طاقت بڑھاتے رہنا چاہئے۔

شہوت پرستی اور محسوسات میں بدمست ہونے کا ردیہ جیسا طاقت اور عقل کا زائل کرنے والا رویہ ہے ویسا اور کوئی نہیں + کشتریوں کو خصوصاً قوی اعضاء اور طاقتور ہونا چاہئے کیونکہ اگر وہ محسوسات میں بدمست ہونگے تو راج کے فرایض ہی ناپید ہو جائیں گے۔ نیز اس بات پر بھی خیال رکھنا چاہئے کہ "یتھا راجہ تتھا پرجا"۔ جیسا راجہ ہوتا ہے ویسی ہی اُس کی رعایا ہوتی ہے۔ اس واسطے راجہ اور ملازمان راج کو ازحد واجب ہے کہ کبھی بدچلنی نہ کریں۔ بلکہ روز بروز دھرم اور انصاف سے برتاؤ کرکے سب کی اصلاح کا نمونہ بنیں۔

اِس جگہ مختصراً راج دھرم کا یہ بیان کیا گیا ہے۔ مفصل وید۔ منو سمرتی کے ہفتم و ہشتم و نہم ادھیائے میں۔ اور شکر نیتی۔ ودُر پرجاگر۔ اور مہابھارت شانتی پرو کے بیان راج دھرم اور آپت دھرم وغیرہ کتابوں میں دیکھ کر مکمل طور پر سیاست ملکی کے آئین کو قائم رکھیں اور مختص مقام خواہ تمام روئے زمین کا راج کریں اور یہی سمجھکر

"वयं प्रजापतेः प्रजा अभूम"

یجروید میں کہا ہے کہ ہم پرجاپتی یعنی پرمیشور کی رعایا ہیں اور پرماتما ہمارا راجہ اور ہم اُسکے ناچیز چاکر ہیں۔ وہ ازراہ شفقت ہم کو اپنی مخلوق میں حکمرانی کے لائق کرے اور اپنے حقیقی انصاف

نرم سزا کو شریر لوگ کیا سمجھتے ہیں۔ جو کہ ایک کو مثلاً بھیڑ کے بالمقابل ہزار آدمیوں کو ایک ایک پاؤ سزا ہو دے گا[2] (تو شک نہیں کہ بجائے ایک کی سزایابی کے ہزار آدمیوں کی سزایابی) نوع انسان پر سوا چھ من سزا ہونے کے باعث زیادہ ہے۔ اور یہی سخت ٹھہری[3] اور وہ ایک من سزا کم اور نرم ہوئی (منو ۸ - ۳۷۳)

مقرری محصول کس زمین سے اور بالمقطع کہاں سے لینا چاہئے

۷۸۔ دور دراز راستہ میں سمندر کی کھاڑیوں خواہ بڑے دریاؤں میں جس قدر وسیع ملک ہو اتنا محصول مقرر کرے۔ اور بحر اعظم میں مقرری محصول قائم نہیں ہو سکتا۔ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ جیسا مناسب سمجھے یعنی جس سے راجا اور سمندر میں جہاز چلانے والے دونوں فائدہ اٹھاویں ویسا ضابطہ باندھے۔ مگر اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پہلے جہاز نہیں چلتے تھے وہ جھوٹے ہیں۔ اور مختلف ملکوں اور جزائر میں جو اپنی رعایا کے لوگ بذریعہ جہازوں کے جانے والے ہیں۔ اُن کی ہر جگہ حفاظت کرے اور اُن کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیوے (منو ۸ - ۴۰۶)

روزمرہ راجہ ملاحظہ خزائن وغیرہ کا کرے

۷۹۔ راجا روزمرہ کاموں کی تکمیل کو۔ ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ سواریوں کو آمدنی خرچ کو معدنیات یعنی جواہرات وغیرہ کی کانوں اور خزانوں کو دیکھا کرے (منو ۹ - ۴۱۹)

اس طرح تمام معاملات کو قرار واقعی تکمیل کرتا کراتا سب گناہوں کو چھوڑ کے اعلیٰ رتبہ یعنی مکتی کے سکھ کو حاصل کرتا ہے (منو ۸ - ۴۲۰)

سنسکرت کتابوں میں سیاست ملکی اور تدبیر سلطنت کے اصول مکمل درج ہیں۔

۸۰۔ سوال۔ سنسکرت علم میں پوری پوری سیاست ملکی ہے یا اُدھوری ہے۔

جواب۔ پوری پوری ہے۔ کیونکہ جو جو سیاست ملکی کرۂ زمین پر رائج ہوئی یا ہوگی وہ سب سنسکرت علم سے اخذ کی گئی ہے۔

---

[1] جس کے بھاری اور عبرت خیز ہونے کی وجہ سے یقیناً دیگر آدمی مصیبت میں پڑنا پسند نہیں کر سکتے۔

[2] جس کا لازم ارتکاب جرم میں شریروں اور مغلوب الحواسوں کا بے باک ہو جانا ہے۔

[3] کیونکہ اُن پر اُس کا اثر کچھ بھی نہیں ہوگا۔

[4] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔

[5] کیونکہ ہزار آدمیوں کی تھوڑی تھوڑی سزا سے نوع انسان کا ایک بڑا بھاری حصہ عادت جرم کی سخت ذلت میں اور سزایابی کی بھاری بےعزتی میں مبتلا ہوگا۔

زنا کی سزا مرد اور عورت کو

۷۵۔ جو عورت اپنی حسب نسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ زنا کرے اُس کو جیتے جی بہت عورتوں اور مردوں کے سامنے کتوں سے کٹوا کر مروا ڈالے (منو ۸ - ۳۷۱)

اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ کو آگ میں تپا کے اور سرخ کرکے اس پر اس گنہگار مرد کو سُلا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دیوے۔ (منو ۸ - ۳۷۲)

رعایا ملازمان راج وغیرہ چاہیں تو بلا سزا نہیں چھوٹ سکتے

۷۶۔ سوال۔ اگر راجہ یا رانی خواہ صاحب عدالت یا اس کی عورت زنا وغیرہ افعال بد کرے تو اس کو کون سزا دیگا۔

جواب۔ سبھا! یعنی اس کو تو رعایا کے آدمیوں سے بھی زیادہ سزا دینی چاہئے

سوال۔ اُن سے راجہ وغیرہ کیوں سزا قبول کرینگے۔

جواب۔ راجا بھی (سابقہ) نیک عمل رکھنے والا نفیس آدمی ہے۔ جب اسی کو سزا نہ دیجاوے اور وہ سزا قبول نہ کرے تو دوسرے آدمی سزا کو کس طرح مانیں گے۔ اور جب سب رعایا اور اعلے ملازمان سرکاری اور سبھا ایمانداری سے سزا دینا چاہیں تو اکیلا راجا کیا کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ضابطہ نہو تو راجہ وزیر اور طاقت ور آدمی خود بے انصافی میں ڈوب کر اور انصاف کے فرایض کو ڈوبا کر تمام رعایا کو تباہ کردیں اور خود بھی تباہ ہوجاویں۔ بھلا اس شلوک کو یاد کرو کہ انصاف سے مشتمل تعزیر ہی کا نام راجا اور دھرم ہے جو اس کو صفحہ ہستی سے مٹاتا ہے اس سے زیادہ اور کون نیچ آدمی ہوگا۔

جرائم میں سخت سزا دینا دراصل سختی نہیں ہے

۷۷۔ سوال۔ ایسی سخت سزا دینی واجب نہیں ہے کیونکہ انسان کسی عضو کا بنانیوالا یا زندگی دینے والا نہیں اس لئے ایسی سزا نہیں دینی چاہئے۔

جواب۔ جو اس کو سخت سزا جانتے ہیں وہ سیاستِ ملکی کے اصول کو نہیں سمجھتے کیونکہ ایک آدمی کو اس قسم کی سزا دینے سے تمام لوگ بُرے کاموں سے باز رہیں گے۔ اور افعال بد کو چھوڑ کر دھرم کے راستہ پر قائم ہونگے۔

سچ پوچھئے تو یہ سزا سب کے حصہ میں ایک رائی کے دانے جتنی بھی نہیں آوے گی۔ اور اگر نرم سزا دیجاوے تو بُرے کام بہت بڑھ کر ہونے لگیں گے پس جس کو تم نرم سزا کہتے ہو وہ کروڑوں گنا زیادہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں گنا سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب بہت آدمی بُرے کاموں کے مرتکب ہونگے تو تھوڑی تھوڑی سزا ضرور دینی پڑیگی۔ اگر فرض کرلیا جائے کہ ایک کو من بھر سزا ہوئی اور دوسرے کو پاؤ بھر تو پاؤ اوپر ایک من سزا ہوتی ہے اور دونوں آدمیوں کے حصہ میں فی کس آدھ پاؤ سے زیادہ فی کس آدھ سیر سزا آئی تو ایسی[1]

[1] یہاں سزا کے حصہ میں آنے سے دو حصوں پر اس کو منقسم فرض کرنے سے مراد یہ سمجھنی چاہیے کہ سزا کا اثر صرف سزا پانے والے کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ دوسروں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ یعنی سزا سخت کے ڈر کو سزا کی نرمی گھٹا دیتی ہے اور سزا نرم کی عبرت کو سزا کی سختی اور بھی بڑھا دیتی ہے۔

جو راجا جبر استعمال کرنے والے آدمی کو سزا نہ دیکر چشم پوشی کرتا ہے وہ جلدی تباہی کو پہنچتا ہے - اور راج میں فساد پیدا ہوتا ہے (منو ۸ - ۳۴۶)

باپ متبا رشد وغیرہ کوئی ہو بصورت ارتکاب جرم اُن کو سزا ملنی چاہیئے۔

۳۴۷ - تمام انسانوں کو تکلیف دینے والے جابر آدمی کو نہ تو بوجہ دوستی - اور نہ بوجہ حصول زر کثیر کے راجا ہرگز بلا قید و بلا عضو کاٹنے کے چھوڑے (منو ۸ - ۳۴۷)

خواہ گرو ہو - خواہ بیٹا وغیرہ بچے ہوں - خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہوں - خواہ برہمن خواہ شاستر وغیرہ کا سننے والا کیوں نہ ہو - جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پڑتے ہیں - اور دوسرے کو بلا جرم مارنے والے ہیں اُن کو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیئے یعنی پہلے مار کر بعد میں سوچ کرنی چاہیئے (منو ۸ - ۳۵۰)

برا عمال آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا خواہ علانیہ مارے خواہ غیر علانیہ کیونکہ غضب والے کو غضب سے مارنا گویا غضب کی غضب سے لڑائی ہے (منو ۸ - ۳۵۱)

جس راجہ کے راج میں نہ چور - نہ زناکار - نہ بدزبان - نہ جابر ڈاکو - نہ منحرف سیاست یعنی راجہ کا حکم توڑنے والا ہے وہ راجا ازحد لائق تعریف ہے (منو ۸ - ۳۸۶)

भर्तारं लंघयेद्या स्त्री स्वज्ञातिगुणदर्पिता ।
तां श्वभिः खादयेद्राजा संस्थाने बहुसंस्थिते ॥ १ ॥
पुमांसं दाहयेत्पापं शयने तप्त आयसे ।
अभ्यादध्युश्च काष्ठानि तत्र दह्येत पापकृत् ॥ २ ॥
दीर्घाध्वनि यथादेशं यथाकालं तरो भवेत् ।
नदीतीरेषु तद्विद्यात्समुद्रे नास्ति लक्षणम् ॥ ३ ॥
अहन्यहन्यवेक्षेत कर्मान्तान्वाहनानि च ।
आयव्ययौ च नियतावाकरान्कोषमेव च ॥ ४ ॥
एवं सर्वानिमान्राजा व्यवहारान्समापयन् ।
व्यपोह्य किल्बिषं सर्वं प्राप्नोति परमां गतिम् ॥ ५ ॥
मनु० ८ । ३७१ । ३७२ । ४०६ । ४१६ । ४२० ॥

न माहमिकदण्डघ्नो स राज्ञ शत्रालो पापमुक्त ॥ ३५ ॥

मनु० ८ । ३३४-३३८ । ३४४-३४७ । ३५० । ३५१ । ३८६ ।

چور کی سزا

۱۸- چور جس طریق پر جس جس عضو سے انسانوں میں حرکات فاسد کا فاعل ہوتا ہے اُس عضو کو واسطے عبرت جملہ انسانوں کے راجا قطع کرے یعنی کاٹ دیوے (منو ۸-۳۳۴)

کوئی بھی آدمی سزا سے بری نہیں ہونا چاہئے خواہ راجا ہی کیوں نہ ہو

۱۹- خواہ باپ - اتالیق - دوست - عورت - بیٹا - اور پروہت کیوں نہ ہو جو اپنے دھرم پر قائم نہیں رہتا وہ راجا کی طرف سے غیر مستلزم السزا نہیں ہوتا - یعنی جب راجا مسندِ عدالت پر بیٹھکر انصاف کرتا ہو تب کسی کی طرفداری نہ کرے بلکہ جیسا جیسا کہ مناسب ہو سزا دیوے (منو ۸ - ۳۳۵)

ملازمان سرکاری زیادہ سزا کے لائق ہیں بہ نسبت عام آدمیوں کے اسی طرح برہمن وغیرہ

۲۰- جس جرم میں معمولی آدمی پر ایک روپیہ جُرمانہ ہو اسی قصور میں راجا کو ہزار روپیہ جرمانہ ہونا چاہئے - یعنی معمولی آدمی کی نسبت راجا کو ہزار گنا سزا ہونی چاہئے - (منو ۸ - ۳۳۶)

وزیر یعنی راجا کے دیوان کو آٹھ سو گنا - اُس سے کم درجہ کو سات سو گنا - اور اس سے بھی کم درجہ کو چھ سو گنا - علےٰ ہذا القیاس اسی سلسلہ سے جو چھوٹے سے چھوٹا نوکر یعنی چپڑاسی ہے اُس کو آٹھ گنا سزا سے کم نہ ہونی چاہئے - کیونکہ اگر رعایا کی نسبت ملازمان سرکاری کو زیادہ سزا نہ ہو تو - ملازمان سرکاری رعایا کو تباہ کر دیویں - جیسے شیر زیادہ زور سے اور بکری تھوڑے زور سے ہی قابو میں آجاتی ہے ویسے راجا سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے نوکر تک ملازمان سرکاری کو جرم کی حالت میں بہ نسبت رعایا کے زیادہ سزا دینی چاہئے (منو ۸ - ۳۳۶)

اور ویسے اگر کوئی قدرے باتمیز ہو کر چوری کرے تو شودر کو مسروقہ سے آٹھ گنا - ویش کو ۱۶ گنا کشتری کو ۳۲ گنا تاوان (منو ۸ - ۳۳۷)

برہمن کو ۶۴ گنا یا سو گنا خواہ ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ گنا ہونا چاہئے - یعنی جس کا جسقدر علم اور عزت زیادہ ہو اُس کو جرم میں اتنی ہی زیادہ سزا ہونی چاہئے - (منو ۸ - ۳۳۸)

کارفرمائے سلطنت اور دھرم اور شان و شوکت کو چاہنے والا راجا جبر و تعدی کرنے والے ڈاکوؤں کو سزا دینے میں ایک لحہ بھی توقف نہ کرے (منو ۸ - ۳۴۴)

جابر آدمی کی تعریف

جابر - زبردستی کرنے والا شخص - بدکلامی کرنے والے - چوری کرنے والے بلاجُرم سزا دینے والے سے بھی زیادہ گنہگار و بداندیش ہے (منو ۸ - ۳۴۶)

तत्तदेवहरेदस्य प्रत्यादेशाय पार्थिव · ॥ १ ॥

पिताचार्य्यः सुहृन्माता भार्य्या पुत्रः पुरोहितः ।
नादण्ड्यो नाम राज्ञोऽस्ति यः स्वधर्मे न तिष्ठति ॥ २ ॥

कार्षापणं भवेद्दण्ड्यो यत्रान्यः प्राकृतो जनः ।
तत्र राजा भवेद्दण्ड्यः सहस्रमिति धारणा ॥ ३ ॥

अष्टापाद्यन्तु शूद्रस्य स्तेये भवति किल्बिषम् ।
षोडशैव तु वैश्यस्य द्वात्रिंशत् क्षत्रियस्य च ॥ ४ ॥

ब्राह्मणस्य चतुःषष्टिः पूर्णं वापि शतं भवेत् ।
द्विगुणा वा चतुःषष्टिस्तद्दोषगुणविद्धि सः ॥ ५ ॥

ऐन्द्रं स्थानमभिप्रेप्सुर्यशश्चाक्षयमव्ययम् ।
नोपेक्षेत क्षणमपि राजा साहसिकं नरम् ॥ ६ ॥

वाग्दुष्टात्तस्कराच्चैव दण्डेनैव च हिंसतः ।
साहसस्य नरः कर्त्ता विज्ञेयः पापकृत्तमः ॥ ७ ॥

साहसे वर्त्तमानन्तु यो मर्षयति पार्थिवः ।
स विनाशं व्रजत्याशु विद्वेषं चाधिगच्छति ॥ ८ ॥

न मित्रकारणाद्राजा विपुलाद्वा धनागमात ।
समुत्सृजेत् साहसिकान्सर्वभूतभयावहान ॥ ९ ॥

गुरुं वा बालवृद्धौ वा ब्राह्मणं वा बहुश्रुतम् ।
आततायिनमायान्त हन्यादेवाविचारयन् ॥ १० ॥

नाततायिवधे दोषो हन्तुर्भवति कश्चन ।
प्रकाशं वाऽप्रकाशं वा मन्युस्तन्मन्युमृच्छति ॥ ११ ॥

यस्य स्तेनः पुरे नास्ति नान्यस्त्रीगो न दुष्टवाक् ।

دیجا وے (منو ۸ – ۱۱۹)

سزا اُن لوگوں کی جو دیگر موقعوں پر جھوٹی گواہی دیویں۔

۶۹ – جو طمع کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے جرمانہ لیوے۔ جو غلبہ اُلفت سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے جرمانہ لیوے۔ جو خوف سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے جرمانہ لیوے۔ اور جو شخص دوستی کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے (منو ۸ – ۱۲۰) جو شخص نفسانیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے جرمانہ لیوے۔ جو شخص غضب کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے جرمانہ لیوے۔ جو شخص نا واقفیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے جرمانہ لیوے۔ جو شخص طفولیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے جرمانہ لیوے۔ (منو ۸ – ۱۲۱)

سزا کس کس عضو کو ہونی چاہئے اور فرق سزا کا درمیان مفلس و دولتمند عالم اور جاہل وغیرہ کے

۷۰ – اعضائے تناسل۔ شکم۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دولت۔ اور جان یہ دس موقعہ تعزیر کے ہیں۔ کہ جن پر سزا دیجاتی ہے (منو ۸ – ۱۲۵) لیکن جو جو تعزیر لکھی گئی ہے اور آئندہ لکھی جاوے گی۔ مثلاً طمع کے باعث گواہی دینے میں گو جرمانہ لکھا ہے لیکن اگر کوئی آدمی سخت نادار ہو تو اُس سے کم لیا جا سکتا ہے۔ اور دولتمند ہو تو اُس سے دو چند سہ چند اور چہار چند تک بھی لیوے۔ یعنی بلحاظ ملک۔ وقت اور آدمی کی حیثیت کے جیسا قصور ہو ویسی سزا دیوے (منو ۸ – ۱۲۶)

کیونکہ اس دنیا میں ادھرم سے سزا دینا سابق عزت کو نیز زمانہ حال۔ و مستقبل میں اور دوسرے جنم میں ملنے والی نیک نامی کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ اور آئندہ جنم میں باعث تکالیف بھی ہوتا ہے۔ اس واسطے کسی کو ادھرم سے سزا نہ دیوے (منو ۸ – ۱۲۷)

جو راجا مستلزم سزا کو سزا نہیں دیتا اور غیر مستلزم سزا کو سزا دیتا ہے یعنی شخص مستوجب سزا کو چھوڑ دیتا ہے اور جس کو سزا نہیں دینی چاہئے اُس کو سزا دیتا ہے۔ وہ جیتے جی ملامت کو اور مرنے کے بعد سخت تکلیف کو فائز ہوتا ہے اِس لئے جو جرم کرے۔ اُس کو ہمیشہ سزا دیوے اور بے جرم کو سزا کبھی نہ دیوے (منو ۸ – ۱۲۸)

پہلی سزا کلام سے ہے یعنی اُس کی مذمت کرنا۔ دوسری لعنت یعنی یہ کہنا کہ تجھ کو لعنت ہے۔ تو نے ایسا بُرا کام کیوں کیا۔ تیسری اس سے جرمانہ لینا۔ اور چوتھی سزائے جسمانی یعنی کوڑا یا بید مارنا یا سر کاٹ ڈالنا (منو ۸ – ۱۲۹)

येन येन यथाङ्गेन स्तेनो नृषु विचेष्टते।

---

۱ سوجی کے زمانہ میں اس قسم کی نقوگرشیاں محض دفتے ترین لوگوں سے ہی ہو سکتی تھیں اس لئے جرمانہ بلحاظ اُن کی عام حیثیت کے رکھا گیا ہے +

लोभान्मोहाद्भयान्मैत्रात्कामात् क्रोधात्तथैव च ।
अज्ञानाद्बालभावाच्च साक्ष्यं वितथमुच्यते ॥ १ ॥
एषामन्यतमे स्थाने यः साक्ष्यमनृतं वदेत् ।
तस्य दण्डविशेषांस्तु प्रवक्ष्याम्यनुपूर्वशः ॥ २ ॥
लोभात्सहस्रं दण्ड्यस्तु मोहत्पूर्वन्तु साहसम् ।
भयाद्द्वौ मध्यमौ दण्डौ मैत्रात्पूर्वं चतुर्गुणम् ॥ ३ ॥
कामाद्दशगुणं पूर्वं क्रोधात्तु त्रिगुणं परम् ।
अज्ञानाद्द्वे शते पूर्णे बालिश्याच्छतमेव तु ॥ ४ ॥
उपस्थमुदरं जिह्वा हस्तौ पादौ च पञ्चमम् ।
चक्षुर्नासा च कर्णौ च धनं देहस्तथैव च ॥ ५ ॥
अनुबन्धं परिज्ञाय देशकालौ च तत्त्वतः ।
साराऽपराधौ चालोक्य दण्डं दण्ड्येषु पातयेत् ॥ ६ ॥
अधर्मदण्डनं लोके यशोघ्नं कीर्तिनाशनम् ।
अस्वर्ग्यञ्च परत्रापि तस्मात्तत्परिवर्जयेत् ॥ ७ ॥
अदण्ड्यान्दण्डयन् राजा दण्ड्यांश्चैवाप्यदण्डयन् ।
अयशो महदाप्नोति नरकं चैव गच्छति ॥ ८ ॥
वाग्दण्डं प्रथमं कुर्याद्धिग्दण्डं तदनन्तरम् ।
तृतीयं धनदण्डं तु वधदण्डमतः परम् ॥ ९ ॥
मनु० ८ । ११८-१२१ । १२५-१२९ ॥

کون شہادت دروغ سمجھنی چاہیئے ۱۸۔ جو طمع، غلبہ الفت، خوف، دوستی، نفسانیت، غضب، ناواقفیت اور طفولیت سے گواہی دیوے وہ سب جھوٹی سمجھی جاوے (منو ۸۔۱۱۸)

اگر یا استثناء اُن کے کسی دیگر[1] موقعہ پر گواہ جھوٹ بولے تو اس کو حسب ذیل مختلف قسم کی سزا

فٹ نوٹ[1] یعنی یا استثناء انجمن ہائے خاص اور مجالس عدل و انصاف کے کسی دیگر موقع پر بغرض شہادت دے تو اس کی سزائیں علاحدہ ہیں۔

بولے اور اس کے خلاف جو سکھلائی ہوئی باتیں بولے ان کو جلیس عدالت ناکارآمد سمجھے (منو ۸ - ۷۸)

جب مدعی اور مدعا علیہ کے روبرو سبھا میں گواہ حاضر ہوں تو جلیس عدالت اور مختار یعنی وکیل یا بیرسٹر اس طرح پوچھیں (منو ۸ - ۷۹)

اے گواہ لوگو! اس معاملہ میں ان دونوں کی باہمی حرکات کی نسبت تم جو کچھ جانتے ہو اُس کو راستی سے کہو۔ کیونکہ تمہاری اس مقدمہ میں گواہی ہے (منو ۸ - ۸۰)

راست گواہی دینے کا پھل — ۷۹۔ جو گواہ سچ بولتا ہے وہ دوسرے جنموں میں عمدہ قالب کو پاتا ہے اور عوالم درجہ اعلےٰ میں جنم لے کر آسودگی حاصل کرتا ہے اِس جنم اور آئندہ جنم میں اعلےٰ نیک نامی کو فائز ہوتا ہے کیونکہ ویدوں میں باعث عزت اور بے عزتی اسی "بانی" یعنی کلام کو لکھا ہے جو سچ بولتا ہے۔ وہ صاحب عزت اور جھوٹ بولنے والا ملامتی ہوتا ہے (منو ۸ - ۸۱)

سچ بولنے سے گواہ پاک ہوتا ہے اور سچ ہی بولنے سے دھرم بڑھتا ہے اس لئے تمام ورنوں میں گواہوں کو سچ ہی بولنا واجب ہے۔ (منو ۸ - ۸۲)

آتما کا شاہد آتما۔ اور آتما کی گتی آتما ہے۔ اے شخص! تو اس بات کو سمجھ کر اپنے آتما کی جو تمام انسانوں کا افضل شاہد ہے بے عزتی مت کر[1]۔ یعنی راست گوئی جو تیرے آتما ۔ من اور زبان میں ہے وہی سچ اور جو اس سے اُلٹا ہے جھوٹ ہے۔ (منو ۸ - ۸۴)

جس شخص کا جسم کے حالات کو جاننے والا آتما بولتے ہوئے اندر سے وسوسہ میں نہیں پڑتا عام لوگ اس کے سوا اور کسی کو افضل آدمی نہیں سمجھتے (منو ۸ - ۹۶)

اے خیر و عافیت چاہنے والے شخص! اگر تو اپنے آتما میں ایسا جان کر کہ میں اکیلا ہوں جھوٹ بولتا ہے تو درست نہیں ہے کیونکہ تیرے دل میں جو دوسرا وجود پرمیشور ضابطہ القلوب کا ہے وہ ثواب اور گناہ کا چپ چاپ دیکھنے والا موجود ہے اُس پرماتما سے ڈر کر ہمیشہ سچ بولا کرو۔ (منو ۸ - ۹۱)

نوٹ[1] مطلب اس کا یہ ہے کہ آتما سے کوئی بات مخفی نہیں اس لئے آتما کا شاہد آتما ہے اور چونکہ سب دکھوں سے چھوٹنا اور نجات پانے کا انحصار علم روحانی یعنی آتما شناسی پر ہے اسواسطے آتما کی گتی آتما ہے۔ نیز تمام انسانوں کے لئے افضل شاہد بھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اُس سے ہمارا کوئی فعل مخفی نہیں۔ انسان جھوٹ تبھی بولتا ہے جبکہ وہ آتما کی مخالفت کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ کہ آتما یعنی خاموشی کی آواز میں اسے جتلاتا ہے ۔ آدمی اُس کے برعکس بولتا ہے اُس کا اہانت یا اُس کی بے توقیری کرتا ہے۔ نیز لفظ آتما سے مراد اس موقع پر صرف روح سے نہیں بلکہ انتریامی پرمیشور سے بھی مراد ہے۔ جو ہر دم آتما کے ساتھ ہی ہے یعنے سب کے دلوں میں جلوہ گر ہے۔ محاورہ میں جیسا کہ اُس کو پرم آتما کے نام سے نامزد کرتے ہیں ویسا ہی آتما کے نام سے بھی مخاطب کر سکتے ہیں۔

तस्मान्न देवाः श्रेयांसं लोकेन्यं पुरुषं विदुः ॥ ९३ ॥
एकोऽहमस्मीत्यात्मानं यत्त्वं कल्याण मन्यसे ।
नित्यं स्थितस्ते हृद्येष पुण्यपापेक्षिता मुनिः ॥ ९४ ॥
मनु० ८।६३।६८।७२–७५। ७८। ८१। ८३। ८४। ९६। ९१ ॥

گواہ کیسے ہوں جس جاتی کا مقدمہ ہو گواہ بھی اسی جاتی کے ہونے چاہئیں

۶۳۔ سب ورنوں میں جو دھارمک۔ صاحب علم۔ فریب بری۔ سب طرح سے دھرم کو جاننے والے۔ بے طمع اور راست گو ہوں وہ عدالت کے فیصلہ کے لئے گواہ ہوں جو ان سے الٹے ہوں وہ کبھی نہ لئے جائیں۔ (منو ۸۔ ۶۳)

عورتوں[۱] کے گواہ عورت۔ ڈوجوں کے ڈوج۔ شودروں کے شودر۔ اور چانڈالوں[۲] کے چانڈال گواہ ہوں (منو ۸۔ ۶۸)

جس قدر جبر کے کام چوری۔ زنا۔ سخت کلامی۔ ضرر رسانی کے جرائم ہیں ان میں گواہ کی زمائش نہ کرے۔ اور از حد[۳] ضروری بھی سمجھے۔ کیونکہ یہ کام سب پوشیدہ ہوتے ہیں (منو ۸۔ ۷۲)

شہادت کے تسلیم کرنے کا قاعدہ

۶۴۔ طرفین کے گواہوں کی کثرت رائے سے۔ گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی اشخاص نیک اوصاف کے۔ اور دونو کے نیک اوصاف گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی اعلےٰ ڈوج یعنی رشی۔ مہارشی اور جتی لوگوں کے انصاف کرے (منو ۸۔ ۷۳)

امکان گواہ ہونے کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک چشم دید مشاہدہ پر اور دوسرا باعتبار سماعت۔ جب سبھا میں سوال ہو تو جو گواہ سچ کہدیں وہ بے ایمان اور مستوجب تعزیر نہیں ہیں۔ اور جو گواہ جھوٹ بولیں وہ حسب مناسب مستوجب سزا ہیں (منو ۸۔ ۷۴)

جھوٹی شہادت دینے کی سزا

۶۵۔ اگر گواہ "راج سبھا" خواہ کسی نیک آدمیوں کی "سبھا" میں دیکھے اور سننے کے خلاف بولے۔ تو زمان حال (یعنی زندگی) میں قطع اللسان یعنی زبان کاٹنے سے رنج و تکلیف کو فائز ہو اور بعد مرگ وہ راحت سے بے بہرہ ہوگا (منو ۷۔ ۷۵)

شہادت لینے کا طریقہ

۶۶۔ گواہ کی وہ بات ماننی چاہئے جو کہ وہ طبعاً (بلا کسی ساخت اور بناوٹ) متعلق معاملہ کے

نوٹ: [۱] وجہ یہ کہ عورتوں کے اکثر معاملات سے مردوں کو ایسی آگاہی ہرگز نہیں ہو سکتی جیسی کہ عورتوں کو بالعموم ہوتی ہے نیز مردوں کی نسبت برخاست بھی ان سے ایسی نہیں ہوتی ہے جیسی کہ عورتوں کی عورتوں میں ہوتی ہے۔ اور یہی قیاس ڈوج و شودر وغیرہ کی نسبت ہونا چاہئے کیونکہ ہم حیثیت لوگوں کو جیسی خبر ایک دوسرے کی ممکن ہے ویسی دیگر لوگوں کو ممکن نہیں۔

[۲] چانڈال ایسی یا دنےٰ درجہ کی قوموں سے مراد ہے۔ جیسا کہ فی زمانہ مہتر وغیرہ ہیں۔

[۳] یعنی گواہی کی نہایت ضرورت سمجھی جاوے۔

शूद्राश्च सन्तः शूद्राणामन्त्यानामन्त्ययोनयः ॥ २ ॥
साहसेषु च सर्वेषु स्तेयसङ्ग्रहणेषु च ।
वाग्दण्डयोश्च पारुष्ये न परीक्षेत साक्षिणः ॥ ३ ॥
बहुत्वं परिगृह्णीयात्साक्षिद्वैधे नराधिपः ।
समेषु तु गुणोत्कृष्टान् गुणिद्वैधे द्विजोत्तमान् ॥ ४ ॥
समक्षदर्शनात्साक्ष्यं श्रवणाच्चैव सिध्यति ।
तत्र सत्यं ब्रुवन्साक्षी धर्मार्थाभ्यां न हीयते ॥ ५ ॥
साक्षी दृष्टश्रुतादन्यद्विब्रुवन्नार्यसंसदि ।
अवाङ्नरकमभ्येति प्रेत्य स्वर्गाच्च हीयते ॥ ६ ॥
स्वभावेनैव यद्ब्रूयुस्तद् ग्राह्यं व्यावहारिकम् ।
अतो यदन्यद्विब्रूयुर्धर्मार्थं तदपार्थकम् ॥ ७ ॥
सभान्तः साक्षिणः प्राप्तानर्थिप्रत्यर्थिसन्निधौ ॥
प्राड्विवाकोऽनुयुञ्जीत विधिनाऽनेन सान्त्वयन् ॥ ८ ॥
यद् द्वयोरनयोर्वेत्थ कार्येऽस्मिन् चेष्टितं मिथः ।
तद् ब्रूत सर्वं सत्येन युष्माकं ह्यत्र साक्षिता ॥ ९ ॥
सत्यं साक्ष्ये ब्रुवन्साक्षी लोकानाप्नोति पुष्कलान्॥
इह चानुत्तमां कीर्तिं वागेषा ब्रह्मपूजिता ॥ १० ॥
सत्येन पूयते साक्षी धर्मः सत्येन वर्धते ।
तस्मात्सत्यं हि वक्तव्यं सर्ववर्णेषु साक्षिभिः ॥ ११ ॥
आत्मैव ह्यात्मनः साक्षी गतिरात्मा तथात्मनः ।
मावमंस्थाः स्वमात्मानं नृणां साक्षिणमुत्तमम् ॥ १२ ॥
यस्य विद्वान् हि वदतः क्षेत्रज्ञो नाभिशङ्कते ।

اور ادھرمی کو تعزیر نہیں ملتی اُس سبھا میں جس قدر اہل مجلس ہیں وہ سب مثل زخمی سمجھے جاتے ہیں۔ (منو ۸-۱۲)

۱۳۔ ہر آدمی کو واجب ہے کہ سبھا میں کبھی شامل نہ ہو اور جو شامل ہوا ہو تو سچ ہی بولے جو شخص سبھا میں بے انصافی دیکھکر خاموش رہے۔ خواہ صحیح انصاف کے خلاف بولے۔ وہ سخت گنہگار ہوتا ہے (منو ۸-۱۳)

۱۴۔ جس سبھا میں ادھرم سے دھرم اور باطل کے ذریعہ حق سب اہل سبھا کے دیکھتے ہوئے مارا جاتا ہے اُس سبھا میں سب لوگ مثل مردہ کے ہیں۔ گویا ان میں کوئی بھی زندہ نہیں۔ (منو ۸-۱۴)

سب کا دھرم ہے کہ دھرم کو قائم رکھیں۔ ادھرم نہ ہونے دیویں

۱۵۔ مارا ہوا دھرم مارنے والے کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حفاظت کیا ہوا دھرم محافظ کو بچاتا ہے۔ اس لئے دھرم کو کبھی ہلاک نہیں کرنا چاہئے مبادا مارا ہوا دھرم کبھی ہم کو نہ مار ڈالے (منو ۸-۱۵)

۱۶۔ دھرم جو تمام شان و شوکت کا بخشنے والا اور تمام راحتوں کا مینہ برسانے والا ہے جو شخص اسکو معدوم کرتا ہے اُسی کو عالم لوگ "ورشل" یعنی شودر اور نیچ جانتے ہیں اسواسطے کسی آدمی کو دھرم کا نابود کرنا واجب نہیں ہے۔ (منو ۸-۱۶)

۱۷۔ اس دنیا میں صرف دھرم ہی ایسا دوست ہے جو موت کے بعد بھی ساتھ چلتا ہے باقی سب مال و اسباب وغیرہ جسم کی فنا ہوتے ہی فنا ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسان سب ساتھیوں سے چھوٹ جاتا ہے (منو ۸-۱۷)

لیکن دھرم کا ساتھ کبھی نہیں چھوٹتا۔ جب راج سبھا میں طرفداری کر کے بے انصافی کی جاتی ہے تو وبال ادھرم کے چار حصے ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو ادھرم کرنے والے کو دوسرا ساکشی کو (جس کے سامنے ادھرم ہوا) تیسرا اہل سبھا کو۔ اور چوتھا ادھرمی سبھا کے میر مجلس یعنی راجا کو پہنچتا ہے (منو ۸-۱۸)

جس سبھا میں سزاوار ملامت کو ملامت کیجاتی ہے۔ قابل تعریف کی تعریف ہوتی ہے مستوجب تعزیر کو تعزیر ملتی ہے اور لائق تعظیم کی تعظیم ہوتی ہے وہاں راجا اور سب اہل سبھا گناہ سے بری اور پاک ہو جاتے ہیں۔ صرف گناہ کرنے والے پر گناہ عاید ہوتا ہے (منو ۸-۱۹)

ذکر اس امر کا کہ گواہ کیسے لئے جانے چاہئیں

आप्ताः सर्वेषु वर्णेषु कार्य्या कार्येषु साक्षिणः ।

सर्वधर्मविदोऽलुब्धा विपरीतांस्तु वर्जयेत् ॥ ९ ॥

स्त्रीणां साक्ष्यं स्त्रियः कुर्युर्द्विजानां सदृशा द्विजाः ।

पादोऽधर्मस्य कर्तारं पादः साक्षिणमृच्छति ।
पादः सभासदः सर्वान् पादो राजानमृच्छति ॥ १३ ॥
राजा भवत्यनेनास्तु मुच्यन्ते च सभासदः ।
एनो गच्छति कर्तारं निन्दार्हो यत्र निन्द्यते ॥ १४ ॥
मनु० ८ । २-८ । १२-१९ ॥

لوگوں کے باہمی تنازعات اٹھارہ قسموں میں آجاتے ہیں۔

۵۹۔ سبھا۔ راجا۔ اور ملازمان سرکاری مفصلہ ذیل اٹھارہ معاملات متنازعہ فیصلہ میں روزمرہ امر زیر تنازعہ کا فیصلہ ازروئے رواج ملک و اصول دھرم شاستر کے کیا کریں۔ اور جس جس آئین و قانون کا ذکر شاستر میں نہ پاویں اور ضرورت اُن کی موجودگی کی سمجھیں تو عمدہ سے عمدہ آئین مرتب کریں کہ جس سے راجا اور رعایا کی بہبودی ہو (منو ۸-۳)

اٹھارہ معاملات یہ ہیں۔ ۱۔ (وصولی قرضہ) کسی سے قرض لینے دینے کا تنازعہ۔ ۲۔ (ودیعت) امانت یعنی کسی نے کسی کے پاس مال رکھا ہو اور مانگنے پر نہ دیوے۔ ۳۔ (فروخت مالِ غیر) دوسرے کے مال کو دوسرا فروخت کرے۔ ۴۔ (شراکت) شراکت کر کے کسی پر زیادتی کرنا۔ ۵۔ (خلاف ورزی ہبہ) ہبہ شدہ مال کا نہ دینا۔ (منو ۸-۴)

۶۔ (عدم ادائے اُجرت) حق محنت یعنی کسی کی تنخواہ میں سے لے لینا یا کم دینا۔ ۷۔ (معاہدہ) اقرار کے خلاف عمل کرنا۔ ۸۔ (بیع و شری) یعنی لین دین میں جھگڑا ہونا۔ ۹۔ جانور کے مالک اور پالنے والے کا جھگڑا (منو ۸-۵)

۱۰۔ تنازعہ حدود۔ ۱۱۔ کسی کو سخت ضرر پہنچانا۔ ۱۲۔ سخت کلامی کرنا۔ ۱۳۔ چوری۔ ڈاکا مارنا۔ ۱۴۔ کسی کام کی بابت جبر کا عمل میں آنا۔ ۱۵۔ کسی عورت یا مرد کی زنا کاری (منو ۸-۶)

۱۶۔ زوجیت و شوہریت کے فرائض میں خلاف ورزی ہونا۔ ۱۷۔ تقسیم یعنی ورثہ کی حصہ کشی میں تنازعہ پیدا ہونا۔ ۱۸۔ قمار بازی بذریعہ غیر متنفس یعنی بیجان اشیاء کے اور قمار بازی متنفسان یعنی جانداروں کے۔ یہ ۱۸ صورتیں باہمی معاملات کی خلاف ورزیوں کی ہیں۔ (منو ۸-۷)

با طرفداری فیصلہ کیا جاوے

۶۰۔ اِن معاملات کے متخاصمین کثیر التعداد کا فیصلہ قدیمی دھرم کا سہارا لیکر کیا کرے یعنی کسی کی طرفداری نہ کرے۔ (منو ۸-۸)

حاضرین دربار کی ذمہ داری بصورت بے انصافی ہو جانے کے

۶۱۔ جس سبھا میں ادھرم سے زخمی ہو کر دھرم رہتا ہے اور لوگ دھرم کے زخم سے تیر کو نہیں نکالتے یعنی دھرم کی ہستی پر زبون داغ کا آنا جو زخم میں تیر کی مانند ہے اُس کو ہٹا کر ادھرم کی بیخ کنی نہیں کرتے یا یوں کہو کہ جس سبھا میں دھرمی کو تعظیم اور

तेषामाद्यमृणादानं निक्षेपोऽस्वामिविक्रयः ।
संभूय च समुत्थानं दत्तस्यानपकर्म च ॥ २ ॥
वेतनस्यैव चादानं संविदश्च व्यतिक्रमः ।
क्रयविक्रयानुशयो विवादः स्वामिपालयोः ॥ ३ ॥
सीमाविवादधर्मश्च पारुष्ये दण्डवाचिके ।
स्तेयं च साहसं चैव स्त्रीसंग्रहणमेव च ॥ ४ ॥
स्त्रीपुंधर्मो विभागश्च द्यूतमाह्वय एव च
पदान्यष्टादशैतानि व्यवहारस्थिताविह ॥ ५ ॥
तेषु स्थानेषु भूयिष्ठं विवादं चरतां नृणाम् ।
धर्मं शाश्वतमाश्रित्य कुर्यात्कार्यविनिर्णयम् ॥ ६ ॥
धर्मो विद्धस्त्वधर्मेण सभां यत्रोपतिष्ठते ।
शल्यं चास्य न कृन्तन्ति विद्धास्तत्र सभासदः ॥ ७ ॥
सभा वा न प्रवेष्टव्या वक्तव्यं वा समंजसम् ।
अब्रुवन्विब्रुवन्वापि नरो भवति किल्बिषी ॥ ८ ॥
यत्र धर्मो ह्यधर्मेण सत्यं यत्रानृतेन च ।
हन्यते प्रेक्षमाणानां हतास्तत्र सभासदः ॥ ९ ॥
धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥ १० ॥
वृषो हि भगवान् धर्मस्तस्य यः कुरुते ह्यलम् ।
वृषलं तं विदुर्देवास्तस्माद्धर्मं न लोपयेत् ॥ ११ ॥
एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ १२ ॥

بیوی وغیرہ کی رہائش گاہ میں داخل ہو۔ اشنان میں آ گئے ہوئے عقل و طاقت و چستی بڑھانے والے۔ واقع مرض۔ کئی قسموں کے طعام و شرب اور ویجن (یعنی ترکاری۔ چٹنی۔ مربعہ وغیرہ) وغیرہ خوشبودار و شیریں وغیرہ ہر طرح کے خوش ذائقہ عمدہ کھانے کھائے تاکہ ہمیشہ خوش رہے۔ اسی طرح راج کے سب کاروبار کو رونق دیا کرے (منو ۷۔ ۲۱۶)

رعایا سے محصول لینے کا طریق

पञ्चाशद्भाग आदेयो राज्ञा पशुहिरण्ययोः।
धान्यानामष्टमो भागः षष्ठो द्वादश एव वा॥

मनु० ७। १२० ॥

محصول کی حد اس قدر ہو کر رعایا تکلیف نہ پاوے۔

۵۷۔ بیوپاری اور کاریگروں کو سونا اور چاندی کا جس قدر نفع ہو اس میں سے پچاسواں حصہ۔ چاول وغیرہ اناج میں چھٹا۔ آٹھواں یا بارھواں حصہ۔ لیا کرے اور اگر مال لیوے تو بھی اس طرح پر لیوے کہ جس سے زمیندار وغیرہ کھانے پینے سے اور مال سے محروم ہو کر تکلیف نہ پاویں (منو ۷۔ ۱۳۰)

رعایا کی بہبودی میں راجا کی بہبودی ہے راجا و رعایا ایک دوسرے کے پابند ہیں۔

۵۸۔ کیونکہ رعایا کے دولتمند۔ تندرست اور اکل و شرب سے بہرہ یاب رہنے سے راجا کی بڑی ترقی ہوتی ہے۔ رعایا کو بمثل اپنی اولاد کے آرام پہنچاوے۔ اور رعایا بھی بمثل اپنے باپ کے راجا اور سرکاری آدمیوں کو جانے۔ یہ قول درست ہے کہ راجاؤں کے راجا زمیندار وغیرہ محنت کرنے والے ہیں اور راجا اُن کا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو تو راجا کس کا۔ اور راجا نہ ہو تو رعایا کس کی رعایا کہلاویگی۔ دونوں اپنے اپنے کاموں میں آزاد اور مشترکہ محبانہ کام میں ایک دوسرے کے پابند رہیں۔ رعایا کی عام رائے کے خلاف راجا اور سرکاری آدمی نہ ہوں۔ راجا کے حکم کے خلاف سرکاری ملازم خواہ رعایا نہ چلے۔ یہ راجا کا ذاتی کام متعلق سلطنت یعنی جس کو پولیٹیکل کہتے ہیں مختصراً بیان کر دیا ہے۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ چاروں وید۔ منوسمرتی۔ شکرنیتی۔ مہابھارت۔ وغیرہ میں دیکھ کر تحقیق کرے۔ اور جو رعایا کا انصاف کرنا ہے وہ منوسمرتی کے آٹھویں اور نویں ادھیائے وغیرہ کے طریقہ کے بموجب کرنا چاہئیے۔ لیکن اس جگہ بھی مختصراً لکھا جاتا ہے۔

प्रत्यहं देशदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः।
अष्टादशसु मार्गेषु निबद्धानि पृथक् पृथक्॥ १॥

आर्य्यता पुरुषज्ञानं शौर्य्यं करुणवेदिता ।
स्थौललक्ष्यं च सततमुदासीनगुणोदयः ॥ ४ ॥
मनु० ७ । २०८-२११ ॥

مترز (دوست یا معاون) اور اُداسین ۶ غرض اور بے طرفدار کی تعریف -

۵۵ "دوست کی تعریف" راجا زر اور زمین کے حاصل کرنے سے ایسا نہیں بڑھتا جیسے مستقل مزاج - محبت سے بھرے ہوئے - آئندہ کی باتوں کو سوچنے اور کاموں کو سرانجام دینے والے صاحب طاقت دوست خواہ کمزور ہی ہوں کے حاصل کرنے سے بڑھتا ہے - (منو ۷ - ۲۰۸)

دھرم کو جاننے والا - ممنونِ احسان یعنی کئے ہوئے احسان کو ماننے والا - خوش طبیعت اُلفتی - قائم مزاج چاہے کم حیثیت دوست بھی حاصل ہو تو بھی لائق تعریف ہوتا ہے (منو ۷ - ۲۰۹)

ہمیشہ اِس بات کو مستحکم سمجھے کہ کبھی عقلمند - خاندانی - شجاع - بہادر - ہوشیار - سخی - احسان کو جاننے والے اور صاحب حوصلہ آدمی کو دشمن نہ بناوے - کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کو دشمن بناویگا وہ تکلیف پاویگا - (منو ۷ - ۲۱۰)

"بے تعلق کی تعریف" جس میں لائق تعریف اوصاف - اچھے بُرے آدمیوں کی پہچان بہادری اور ظاہری مہربانی ہو یعنی جو محض اوپر اوپر کی باتیں بنایا کرے وہ بے تعلق کہلاتا ہے - (منو ۷ - ۲۱۱)

एवं सर्वमिदं राजा सह संमन्त्र्य मंत्रिभिः ।
व्यायाम्याप्लुत्य मध्याह्ने भोक्तुमन्तःपुरं विशेत् ॥
मनु० ७ । २१६ ॥

روزانہ کارروائی راجا کی

۵۶ حسب توضیح سابق علے الصباح اُٹھے - طہارت وغیرہ سے فارغ ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو - اگنی ہوتر کرے یا کراوے اور سب وزیروں سے مشورہ کرکے دربار جاوے سب ملازمان اور فوجداران کے ساتھ ملکر اُن کو خوش و خورم کرے اور انواع و اقسام کی صف بندی یعنی قواعد کو کرا کے تمام گھوڑے - ہاتھی - گائے وغیرہ کے متعلق مکانات کو نیز - سلح خانہ - شفاخانہ گنجینہ جات زر و جواہر کو دیکھے اور سب پر روزمرہ نظر ڈال کر جو کچھ اُن میں نقص ہو اُن کو بتلائے - ورزش گاہ میں جاکر ورزش کرے اور غسل کرکے بوقت دوپہر طعام کے لئے اپنے خلوت خانہ یعنی

اور ادؤیہ وغیرہ سے سب کے دلوں کو خوش رکھیں۔ یا صف بندی کے لڑائی نہ کرے اور نہ کراوے اپنی لڑتی ہوئی فوج کے حرکات وسکنات کو دیکھا کرے کہ آیا وہ ٹھیک ٹھیک لڑتی ہے یا دغابازی رکھتی ہے (منو ۷ - ۱۹۴)

دشمن کو محاصرہ کرنا اور اس کی رسد وغیرہ تلف کرنا۔

۵۴۔ کبھی وقت مناسب سمجھے تو دشمن کو چاروں طرف سے محاصرہ کرکے روک رکھے اور اس کے ملک کو تکلیف پہنچا کر چارا۔ خوراک۔ پانی اور ہیزم کو تلف وخراب کردیوے (منو ۷ - ۱۹۵)

دشمن کے تالاب۔ شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے۔ رات کے وقت اُن کو خوف دیوے اور فتح پانے کی تجاویز کرے۔ (منو ۷ - ۱۹۶)

فتح حاصل کرکے مغلوب سے کیا سلوک کرنا چاہئے اور شکست پانے پر کیا

۵۴۔ فتح پاکر اُس سے عہدنامہ یعنی اقرار وغیرہ لکھا لیوے۔ اور جو موقعہ مناسب سمجھے تو اُسی کے خاندان سے کسی دہارمک آدمی کو راجا بنا دیوے۔ اور اُس سے لکھا لیوے کہ تم کو ہمارے حکم کے مطابق یعنی دھرم سے پیوستہ سیاست ملکی کے موافق عمل کرکے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہوگی۔ ایسی نصیحت کرکے اُس کے پاس ایسے آدمی رکھے کہ جس سے بعد میں کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ اور اگر وہ شکست پاوے تو اس کی تعظیم اپنے امیر آدمیوں کے ساتھ ملکر بذریعہ عطیۂ جواہرات وغیرہ تحفہ چیزوں کے کرے۔ اور ایسا نہ کرے کہ جس سے اُس کا گذارہ بھی نہ ہوسکے۔ اگر اُس کو قیدخانہ میں ڈالے تو بھی اُس کی عزت مناسب قائم رکھے تاکہ وہ شکست پانے کے غم سے چھوٹ کر بشاشت میں رہے۔ (منو ۷ - ۲۰۳)

کیونکہ دُنیا میں دوسرے کا مال لینا باعث دشمنی اور دینا باعث محبت کا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ موقعہ دیکھ کر واجبی کارروائی کرنا اور اُس مغلوب کے دل پسند چیزوں کا دینا بہت ہی افضل ہے۔ اُس کو کبھی نہ چڑاوے اور نہ ہنسی اور ٹھٹھا کرے اور نہ ہی اُس کے سامنے ایسا کہے کہ ہم کو مغلوب کیا ہے۔ بلکہ "آپ ہمارے بھائی ہیں" اس قسم کی تعظیم وتکریم ہمیشہ کرے (منو ۷ - ۲۰۴)

हिरण्यभूमिसंप्राप्त्या पार्थिवो न तथैधते ।
यथा मित्रं ध्रुवं लब्ध्वा कृशमप्यायतिक्षमम् ॥ १ ॥
धर्मज्ञं च कृतज्ञं च तुष्टप्रकृतिमेवच ।
अनुरक्तं स्थिरारम्भं लघुमित्रं प्रशस्यते ॥ २ ॥
प्राज्ञं कुलीनं शूरं च दक्षं दातारमेवच ।
कृतज्ञं धृतिमन्तश्च कष्टमाहुररिं बुधाः ॥ ३ ॥

ڈنڈا کے چلاوے (۲) بمثل چھکڑا یعنی گاڑی کی طرح (۳) اس طور پر جیسے کہ سؤر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی سب مل کر جھنڈ ہو جاتے ہیں۔ (۴) جیسے مگرمچھ پانی میں چلتے ہیں۔ ویسے فوج کو بناوے (۵) جیسے سُوئی کا اگلا حصہ باریک۔ پیچھے موٹا۔ اور سُوت اس سے موٹا ہوتا ہے۔ ویسے قواعد سے فوج کو بناوے۔ (۶) جیسے نیل کنٹھ اوپر نیچے جھپٹ مارتا ہے اسطرح فوج کو بنا کر لڑاوے (منو ۷ ـ ۱۸۷)

جس طرف خوف پایا جاوے اُسی طرف لشکر کو پھیلاوے۔ سب فوج کے افسروں کو چاروں طرف رکھکے "پدم ویوہ" یعنی بشکل گُل نیلوفر چاروں طرف فوجوں کو رکھکے خود درمیان میں رہے (منو ۷ ـ ۱۸۸)

سپہ سالار اور فوجدار یعنی حکم دینے اور فوج کے ساتھ لڑنے لڑانے والے بہادروں کو آٹھوں سمت میں رکھے۔ جس طرف لڑائی ہو رہی ہو اسی طرف ساری فوج کا سامنا کرے لیکن دوسری طرف پختہ انتظام رکھے ورنہ پیچھے سے یا بغل میں سے دشمنوں کے گھات کا ہونا ممکن ہے (منو ۷ ـ ۱۸۹)

جو بمثل قلعہ یعنی ستونوں کی طرح مضبوط فن جنگ میں تربیت یافتہ۔ دہارمک۔ استقلال رکھنے۔ اور جنگ کرنے میں چالاک۔ نڈر ہوں اور جن کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو اُن کو فوج کی چاروں طرف رکھے (منو ۷ ـ ۱۹۰)

اگر تھوڑے سے سپاہیوں سے بہتوں کے ساتھ جنگ کرنا ہو تو یکجا کر کے لڑاوے۔ ضرورت پڑے تو انہیں کو فوراً پھیلا دیوے۔ جب شہر۔ قلعہ یا دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر لڑائی کرنی ہو تو صف آرائی بمثل سوئن خواہ بمثل بجلی کے کر کے جیسے دو دھاری تلوار دونوں طرف کاٹا کرتی ہے ویسے لڑائی کرتے جاویں اور داخل بھی ہوتے جاویں۔ علیٰ ہٰذالقیاس مختلف قسم کی صف آرائی کر کے یعنی فوج کو اُس شکل میں لا کے لڑاویں۔ اگر سامنے سے توپ یا بندوق چھوٹ رہی ہو تو صف آرائی بمثل سانپ کے کر کے لیٹے لیٹے چلیں۔ جب توپوں کے پاس پہنچیں مخالفین کو قتل یا گرفتار کر کے توپوں کا منہ دشمن کی طرف پھیر دیویں۔ اُنہیں توپوں سے یا بندوقوں وغیرہ سے دشمن کو ہلاک کریں سن رسیدہ لوگوں کو اُنہیں توپوں کے منہ کے سامنے گھوڑوں پر سوار کر کے دوڑا دیں اور ماریں۔ درمیان میں اچھے اچھے سوار رہیں اور یکبارگی دھاوا کر کے اور دشمن کی فوج کو تتر بتر کر کے پکڑ لیویں خواہ بھگا دیویں (منو ۷ ـ ۱۹۱)

اگر ہموار زمین میں جنگ کرنا ہو تو گاڑی۔ گھوڑے اور پیادوں سے۔ اور اگر سمندر میں جنگ کرنا ہو تو کشتیوں پر اور تھوڑے پانی میں ہاتھیوں پر۔ درختوں اور جھاڑیوں میں تیر سے۔ اور ریگستان میں تلوار و ڈھال سے لڑائی کریں اور کراویں (منو ۷ ـ ۱۹۲)

جس وقت لڑائی ہو رہی ہو اس وقت لڑنے والوں کو ہمتی اور بشاش کریں۔ جب لڑائی بند ہو جاوے تب بہادری اور ہمت پیدا کرنے والی تقریروں سے۔ اکل و شرب سے۔ امداد اسلحہ

दूषयेच्चास्य सततं यवसान्नोदकेन्धनम् ॥ ११ ॥
भिन्द्याच्चैव तडागानि प्राकारपरिखास्तथा ।
समवस्कन्दयेच्चैनं रात्रौ वित्रासयेत्तथा ॥ १२ ॥
प्रमाणानि च कुर्वीत तेषां धर्म्यान्यथोदितान् ।
रत्नैश्च पूजयेदेनं प्रधानपुरुषैः सह ॥ १३ ॥
आदानमप्रियकरं दानञ्च प्रियकारकम् ।
अभीप्सितानामर्थानां काले युक्तं प्रशस्यते ॥ १४ ॥
मनु० ७ । १८४–१९२ । १९४–१९६ । २०३ । २०४ ॥

جب لڑائی کو جاویں تو سامان باربرداری رسد اسلحہ وغیرہ ساتھ لیں اور سڑکیں درست بنا دیں۔

۵۰۔ جب راجا دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جاوے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے + اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کرے + سب فوج۔ سواری۔ باربرداری۔ اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانے والے آدمیوں کو خفیہ مقرر کر کے دشمنوں کی طرف لڑائی کرنے کے واسطے بڑھے (منو ۷۔۱۸۴)

تین قسم کے راستوں کو یعنی راہ خشکی (زمین) دوم راہ تری (سمندر یا دریا)۔ سوم راہ ہوائی کو درست رکھے[۱]۔ راہ خشکی میں گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ راہ آبی میں کشتی اور راہ ہوائی میں ہوائی برج وغیرہ سواریاں کے ذریعہ سفر کرے اور پیدل۔ گاڑی ہاتھی۔ گھوڑے۔ اسلحہ ضرب و اسلحہ شعلہ افگن۔ سامان رسد کو حسب مناسب ساتھ لیوے۔ اپنی طاقت کو مکمل کر کے اور کوئی خاص مقصد مشہور کر کے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جاوے۔ (منو ۷ ۔ ۱۸۵)

ظاہر یاروں کی بابت احتیاط کرے۔

۵۱۔ جو باطن میں دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ظاہرا اپنے ساتھ دوستی رکھتا ہو۔ خفیہ طور پر دشمن کو راز دیتا ہو اس کی آمد و رفت میں اور اُس سے گفتگو کرنے میں بہت ہوشیاری رکھے۔ کیونکہ باطن سے دشمن اور ظاہرا دوست آدمی کو سخت دشمن سمجھنا چاہئے۔ (منو ۷ ۔ ۱۸۶)

مختلف قسم کی صف بندی اور ترتیب لشکر بلحاظ قسم زمین جہاں جنگ ہو۔

۵۲۔ تمام ملازمان سرکاری کو جنگی فن سکھلاوے اور خود سیکھے اور نیز رعایا کے لوگوں کو بھی سکھلاوے۔ جو بہادر لوگ کہ پہلے سیکھے ہوئے ہوتے ہیں وہی اچھی طرح لڑائی کرنا اور فوج کو لڑانا جانتے ہیں + جب قواعد سکھلاوے تو (۱) فوج کو مثل

نوٹ [۱]۔ یعنی ایسے نشانات اور ذریعوں کو درست رکھے جس سے سمندر یا کرّہ ہوا وغیرہ میں سمت اور راستہ کا ٹھیک پتہ ملتا رہے۔

कृत्वा विधानं मूले तु यात्रिकं च यथाविधि ।
उपगृह्यास्पदं चैव चारान् सम्यग्विधाय च ॥ १ ॥
संशोध्य त्रिविधं मार्गं षड्विधं च बलं स्वकम् ।
सांपरायिककल्पेन यायादरिपुरं शनैः ॥ २ ॥
शत्रुसेविनि मित्रे च गूढे युक्ततरो भवेत् ।
गतप्रत्यागते चैव स हि कष्टतरो रिपुः ॥ ३ ॥
दण्डव्यूहेन तन्मार्गं यायात्तु शकटेन वा ।
वराहमकराभ्यां वा सूच्या वा गरुडेन वा ॥ ४ ॥
यतश्च भयमाशंकेत्ततो विस्तारयेद्बलम् ।
पद्मेन चैव व्यूहेन निविशेत सदा स्वयम् ॥ ५ ॥
सेनापतिबलाध्यक्षौ सर्वदिक्षु निवेशयेत् ।
यतश्च भयमाशंकेत् प्राचीं तां कल्पयेद्दिशम् ॥ ६ ॥
गुल्मांश्च स्थापयेदाप्तान् कृतसंज्ञान् समन्ततः ।
स्थाने युद्धे च कुशलानभीरूनविकारिणः ॥ ७ ॥
संहतान् योधयेदल्पान् कामं विस्तारयेद्बहून् ।
सूच्या वज्रेण चैवैतान् व्यूहेन व्यूह्य योधयेत् ॥ ८ ॥
स्यन्दनाश्वैः समे युध्येदनूपे नौद्विपैस्तथा ।
वृक्षगुल्मावृते चापैरसिचर्मायुधैः स्थले ॥ ९ ॥
प्रहर्षयेद्बलं व्यूह्य तांश्च सम्यक् परीक्षयेत् ।
चेष्टाश्चैव विजानीयादरीन् योधयतामपि ॥ १० ॥
उपरुध्यारिमासीत राष्ट्रं चास्योपपीडयेत् ।

یا اندیشہ جنگ ہی کرے (منو ۷ - ۱۷۶)

دوسرے ایک راجہ سے مصالحت رکھنی چاہئے

۱۷۸ - جو دوسرا ملک کا راجہ ہو اُس سے کبھی مخالفت نہ کرے بلکہ اُس سے ہمیشہ میل رکھے اور بد کردار اگر طاقت ور بھی ہو۔ تو اُس کو مغلوب کرنے کے واسطے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لانا چاہئے۔

सर्वोपायैस्तथा कुर्यान्नीतिज्ञः पृथिवीपतिः ।
यथास्याभ्यधिका न स्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ॥ १ ॥
आयतिंसर्वकार्याणां तदात्वं च विचारयेत् ।
अतीतानां च सर्वेषां गुणदोषौ च तत्त्वतः ॥ २ ॥
आयात्यांच गुणदोषज्ञस्तदात्वे क्षिप्रनिश्चयः ।
अतीतेकार्यशेषज्ञः शत्रुभिर्नाभिभूयते ॥ ३ ॥
यथैनंनाभिसंदध्युर्मित्रोदासीन शत्रवः ।
तथासर्वं संविदध्यादेषसामासिकोनयः ॥ ४ ॥
स० ७ । १७७-१८० ॥

ایسی کارروائی کرنی چاہئے جس سے معاون ویبے طرفدار دشمن زور نہ پکڑ جاویں۔

۱۷۹ سیاست ملکی کو جاننے والا والی ملک راجا ایسی مناسب تجاویز عمل میں لاوے۔ کہ کسی طرح اُس کے معاون سب بے تعلق لوگ اور دشمن زیادہ طاقتور نہ ہو جائیں۔ (منو ۷ - ۱۷۷)

تمام کاروبار کی نسبت جو موجودہ وقت میں فرض ہے اور جو آئیندہ کرنا چاہئے۔ نیز جو جو کام کئے جا چکے اُن کی خوبیوں اور نقصوں پر بطریق مناسب غور کریں (منو ۷ - ۱۷۸) بعد ازاں نقصوں کے رفع کرنے اور خوبیوں کے قائم رکھنے میں کوشش کیجائے۔ جو راجا زمانہ مستقبل یعنی آئیندہ کئے جانے والے کاموں کی خوبی اور نقصوں کو جان سکتا ہے اور موجودہ وقت میں فوراً تحقیق کو پہنچ جاتا ہے۔ اور کئے ہوئے کاموں کے متعلق جو باقی کرنا ہے اُس کو جانتا ہے۔ وہ دشمنوں سے مغلوب کبھی نہیں ہوتا۔ (منو ۷ - ۱۷۹)

کارپردازان سلطنت اور بالخصوص سبھا پتی راجا سب طرح سے ایسی کوشش کریں کہ کسی طرح دیگر راجگان وغیرہ کو کوئی معاون سب بے تعلق۔ اور دشمن قابو میں لاکر اُس کے کام نہ کرا سکے۔ ایسی غفلت میں کبھی مبتلا نہ ہو یہی تدبیر مملکت یعنی سیاست ملکی کا خلاصہ ہے (منو ۷ - ۱۸۰)

دو قسم کا کوچ | یان یکایک کوئی معاملہ پیش آجاوے تو دو حصہ۔ یا معاونوں کے ساتھ ملکر دشمن کی طرف عزیمت کرنا یہ دو قسم کا کوچ کہلاتا ہے۔ (منو ۷-۱۶۵)

دو قسم کا قیام | کسی وجہ سے بتدریج اپنے آپ زوال پذیر یعنی طاقت سے بے بہرہ ہو جانے پر خواہ کسی معاون کے روکنے پر اپنی جگہ بیٹھے رہنا یہ دو قسم کا آسن کہلاتا ہے (منو ۷-۱۶۶)

دو قسم کا تقسیم لشکر | مطلب برآری کے لئے سپہ سالار اور سپاہ کے دو حصے کرکے[1] فتح حاصل کرنا دو قسم کا دو شیدھ کہلاتا ہے۔ (منو ۷-۱۶۷)

دو قسم کی پناہ | کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کسی طاقت ور راجا یا کسی مہاتما کی پناہ لینا جس کے باعث دشمن سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہ دو قسم کا پناہ لینا کہلاتا ہے[2]۔ (منو ۷-۱۶۸)

چھ تدابیر متعلق سلاطین خارجیہ کس کس موقع پر عمل میں لانی چاہئیں | ۶۷۸م۔ جب یہ معلوم ہو جاوے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہو گی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔ (منو ۷-۱۶۹)

جب اپنی تمام رعایا یا فوج کو غایت درجہ خوشحال۔ ترقی پذیر سعادت مند جانے اور ویسا ہی اپنے کو بھی سمجھے تب دشمن سے جنگ یعنی وِگرہ کر لیوے (منو ۷-۱۷۰)

جب اپنی مکمل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جائے۔ تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کُوچ کرے (منو ۷-۱۷۱)

جب فوج میں طاقت یا بار برداری کی کمی ہو تو دشمنوں کو بہ تحمل تمام کوشش کر کے ٹھنڈا کرے اور اپنی جگہ پر مقیم رہے (منو ۷-۱۷۲)

جب راجا دشمن کو نہایت طاقت ور پائے تب فوج کو دو چند یا دو قسم[3] کر کے اپنی مطلب برآری کرے (منو ۷-۱۷۳)

جب آپ سمجھ لیوے کہ اب جلدی مجھ پر دشمن کی چڑھائی ہو گی تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقت ور راجا کی پناہ لیوے (منو ۷-۱۷۴)

جو رعایا اور اپنی فوج اور دشمن کی طاقت کو ضبط میں رکھے یعنی روکے اس کی خدمت یعنی تمام ممکن گورو کے ہمیشہ کیا کرے (منو ۷-۱۷۵)

جس کی پناہ لی ہو اگر اس کے کاموں میں نقص دیکھے تو ایسی حالت میں بھی اچھی طرح

---

[1] یعنی ایک حصہ فوج کا اپنے تحت میں رہے اور دوسرا سپہ سالار کے تحت میں رکھا جاوے۔

[2] راجا اور مہاتما کی دو مختلف حیثیتوں کے اعتبار پر پناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

[3] دو قسم سے مراد دو ٹکڑے کرنے سے ہے۔ یعنی فوج کا ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہے اور ایک حصہ کو اپنے ساتھ لے کر جو ہر مناسب ہو شروع کرے۔ - اس ایشن

परस्य विपरीतं च तदा यायाद्रिपुं प्रति ॥ ११ ॥
यदा तु स्यात्परिक्षीणो वाहनेन बलेन च ।
तदासीत प्रयत्नेन शनकैः सांत्वयन्नरीन् ॥ १२ ॥
मन्येतारिं यदा राजा सर्वथा बलवत्तरम् ।
तदा द्विधाबलं कृत्वा साधयेत्कार्यमात्मनः ॥ १३ ॥
यदा परबलानां तु गमनीयतमो भवेत् ।
तदातु संश्रयेत् क्षिप्रं धार्मिकं बलिनं नृपम् ॥ १४ ॥
निग्रहं प्रकृतीनां च कुर्याद्योरिबलस्य च ।
उपसेवेत तं नित्यं सर्वस्वैर्गुरुं यथा ॥ १५ ॥
यदि तत्रापि संपश्येद्दोषं संश्रयकारितम् ।
सुयुद्धमेव तत्राऽपि निर्विशंकः समाचरेत् ॥ १६ ॥

मनु० ७ । १६१--१७६ ॥

چھ تمابیر خارجیہ یعنی جو غیر سلطنتوں کے تعلقات میں برتنی چاہئیں ۱۰ دو قسم کی ہیں۔

راجا اور اہلکاران سرکاری کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب ہے کہ (۱) آسن یعنی قیام (۲) یان یعنی دشمنوں سے لڑنے کے واسطے نکلنا (۳) سندھی اُن سے میل کر لینا۔ (۴) وِگرہ بدکردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دوئیدھ لشکر کو دو قسم کا کر کے اپنی فتح حاصل کرنا (۶) سنشریہ بصورت کمزوری کے کسی طاقتور راجا کی پناہ لینا۔ اِن چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کر کے عمل میں لانا چاہیئے (منو ۷۔ ۱۶۱)

سندھی۔ وِگرہ۔ یان۔ آسن۔ دوئیدھی بھاو۔ اور سنشریہ جو دو دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اُن کو راجا قرار واقعی سمجھ لے (منو ۷۔ ۱۶۲)

دو قسم کی سندھی یعنی میل

سندھی[1]۔ دشمن سے میل کرے خواہ اُس سے مخالفت کے لئے در موجودہ اور آئندہ وقت میں کرنے والے کام برابر کرتا جائے۔ یہ دو قسم کا میل کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۳)

دو قسم کا جنگ

وِگرہ۔ مطلب برآری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن کے ساتھ جا اپنا یا کسی دوست کا خطاوار ہو لڑنا چنانچہ اسی دو قسم کی بناء پر جنگ کرنی چاہیئے (منو ۷۔ ۱۶۴)

[1] نوٹ۔ یعنی دشمن کے مخالفین سے میل کرے یا دشمن سے عارضی طور پر مصلحتاً میل کرے۔

आसनं चैव यानं च संधिं विग्रहमेव च ।
कार्यं वीक्ष्य प्रयुञ्जीत द्वैधं संश्रयमेव च ॥ १ ॥
संधिं तु द्विविधं विद्याद्राजा विग्रहमेव च ।
उभे यानासने चैव द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ २ ॥
समानयानकर्मा च विपरीतस्तथैव च ।
तथा त्वायति संयुक्तः संधिर्ज्ञेयो द्विलक्षणः ॥ ३ ॥
स्वयंकृतश्च कार्यार्थमकाले काल एव वा ।
मित्रस्य चैवापकृते द्विविधो विग्रहः स्मृतः ॥ ४ ॥
एकाकिनश्चात्ययिके कार्ये प्राप्ते यदृच्छया ।
संहतस्य च मित्रेण द्विविधं यानमुच्यते ॥ ५ ॥
क्षीणस्य चैव क्रमशो दैवात्पूर्वकृतेन वा ।
मित्रस्य चानुरोधेन द्विविधं स्मृतमासनम् ॥ ६ ॥
बलस्य स्वामिनश्चैव स्थितिः कार्यार्थसिद्धये ।
द्विविधं कीर्त्यते द्वैधं षाड्गुण्यगुणवेदिभिः ॥ ७ ॥
अर्थसंपादनार्थं च पीड्यमानः स शत्रुभिः ।
साधुषु व्यपदेशार्थं द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ ८ ॥
यदावगच्छेदायत्यामाधिक्यं ध्रुवमात्मनः ।
तदात्वे चाल्पिकां पीडां तदा सन्धिं समाश्रयेत ॥ ९ ॥
यदा प्रहृष्टा मन्येत सर्वास्तु प्रकृतीर्भृशम् ।
अत्युच्छ्रितं तथात्मानं तदा कुर्वीत विग्रहम् ॥ १० ॥
यदा मन्येत भावेन हृष्टं पुष्टं बलं स्वकम् ।

ہے اس کے خلاف رنج حاصل کرتا ہے۔

उत्थाय पश्चिमे यामे कृतशौचः समाहितः।
हुताग्निर्ब्राह्मणांश्चार्च्य प्रविशेत्स शुभां सभाम् ॥ १ ॥
तत्र स्थितः प्रजाः सर्वाः प्रतिनन्द्य विसर्जयेत् ।
विसृज्य च प्रजाः सर्वा मन्त्रयेत्सह मन्त्रिभिः ॥ २ ॥
गिरिपृष्ठं समारुह्य प्रासादं वा रहोगतः ।
अरण्ये निःशलाके वा मन्त्रयेदविभावितः ॥ ३ ॥
यस्य मन्त्रं न जानन्ति समागम्य पृथग्जनाः ।
स कृत्स्नां पृथिवीं भुङ्क्ते कोशहीनोऽपि पार्थिवः ॥ ४ ॥
मनु० ७ । १४५-१४८ ॥

راجہ پچھلی رات اُٹھ کر بعد عبادت وغیرہ دربار میں جاوے۔ وزیر اعظم سے تخلیہ میں مشورہ کرے

۵۴ - جب پچھلا پہر رات کا رہ جاوے تب اُٹھکر طہارت کرے۔ اور مجتمع الحواس ہو کر پرمیشور کا دھیان اگنی ہوتر کرے دھرماتما اور عالموں کی تعظیم بجالاوے اور ناشتہ کرکے سبھا کے اندر داخل ہو (منو ۷ - ۱۴۵)

وہاں کھڑا رہ کر اول رعایا کے لوگوں سے جو موجود ہوں باعزت پیش آوے پھر اُن کو رخصت کرکے وزیر اعظم کے ساتھ معاملات سلطنت پر غور کرے (منو ۷ - ۱۴۶)

بعد ازاں اُس کے ساتھ گھومنے کو چلا جاوے۔ کسی پہاڑ کی چوٹی۔ خواہ تخلیہ کے مکان یا جنگل میں ایسی اکیلی جگہ پر جہاں ایک چڑیا بھی نہو۔ بیٹھے اور دل کی کدورت کو چھوڑ کر وزیر کے ساتھ مشورہ کرے (منو ۷ - ۱۴۷)

جس راجا کی لطیف غور و تامل کی تہ کو دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے۔ یعنی جس کے خیالات عمیق پاکیزہ اور بغرض رفاہ عام ہمیشہ مخفی رہیں وہ راجہ باوجود دولت مند نہونے کے بھی تمام زمین کی حکومت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس لیئے اپنے خیالات سے ایک کام بھی نہ کرے جب تک اہالیان سبھا کا اتفاق رائے نہو (منو ۷ - ۱۴۸)

نوٹ۔ سلہ اس قسم کے غور و مشورت کے ذریعہ سے راجا کو معاملات کے رموز پر غور کرنے کا عمدہ موقعہ ملتا ہے۔ اور چونکہ اخیری فیصلہ راجا کی طرف سے بعد میں ہوتا ہے اس لیئے راجا کے عمیق تر خیالات کو لوگ پہلے سے نہیں جان سکتے۔ نرائن کشن

तीक्ष्णश्चैव मृदुश्चैव राजा भवति सम्मतः ॥ ४ ॥
एवं सर्वं विधायेदमितिकर्त्तव्यमात्मनः ।
युक्तश्चैवाप्रमत्तश्च परिरक्षेदिमाः प्रजाः ॥ ५ ॥
विक्रोशन्त्यो यस्य राष्ट्राद् ह्रियन्ते दस्युभिः प्रजाः ।
सम्पश्यतः सभृत्यस्य मृतः स न तु जीवति ॥ ६ ॥
क्षत्रियस्य परो धर्म्मः प्रजानामेव पालनम् ।
निर्दिष्टफलभोक्ता हि राजा धर्मेण युज्यते ॥ ७ ॥
मनु० ७ । १२८ । १२९ । १३९ । १४० । १४२-१४४ ॥

رعایا سے محصول کسقدر وصول کرنا چاہیئے۔

۴۳۔ جس طرح پر راجا اور کارپرداز سرکاری ملازم یا رعایا کے لوگ ثمرۂ آسودگی حاصل کرسکیں اُس طرح پر راجا اور راج سبھا غور کرکے محاصل مقرر کرے (منو ۷-۱۲۸)۔

جیسے جونک۔ بچھڑا اور بھنورا کھانے کی اجزا کو تھوڑا تھوڑا نکالتے ہیں۔ ویسے راجا تھوڑا تھوڑا سالیانہ خراج رعایا سے لیوے (منو ۷-۱۲۹)

سخت حرص وطمع کے باعث اپنے اور دوسروں کی آسودگی کی بیخ کنی یعنی بربادی ہرگز نہ کرے کیونکہ جو شخص کاروبار و خوشحالی کی جڑ کاٹتا ہے وہ اپنے آپ بھی تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے (منو ۷-۱۳۹)

راجا کا اعلیٰ فرض رعایا پروری۔

۴۴۔ جو راجا صورت معاملات کو دیکھکر حسب موقعہ تُند و نرم ہووے۔ وہ بدکرداروں پر تیز اور بھلے آدمیوں پر ملائم ہونے کی وجہ سے نہایت عزت کے قابل ہوتا ہے (منو ۷-۱۴۰)

اس طرح تمام راج کا انتظام کرکے ہمیشہ اُس میں مصروف رہے اور غفلت کو چھوڑ کر اپنی رعایا کی ہمیشہ پرورش کرتا رہے (منو ۷-۱۴۲)

جس راجا کے راج میں راجہ اور ملازمین کے دیکھتے دیکھتے ڈاکو لوگ آہ وزاری کناں رعایا کے مال و جان کو نقصان پہنچاتے رہیں سمجھو کہ وہ راجہ معہ ملازمان و وزرا کے مردہ ہے زندہ نہیں۔ اور سخت رنج میں مبتلا ہونے والا ہے (منو ۷-۱۴۳)

اس لیئے راجاؤں کا اعلیٰ فرض رعایا پروری ہی ہے۔ اور جیسا کہ منوسمرتی کے باب ہفتم میں خراج لکھا ہے۔ نیز جیسا کہ سبھا مقرر کردیوے راجہ اُس کے استفادہ پر دھرم سے بہرہ مند ہوکر آسودگی پاتا

چورڈاکوؤں سے چوری چھوڑانے کا ایک طریق یہ کہ اُن کو ملازم کرکے معتبر عہدہ داروں کے ماتحت رکھے

۱۴۱ - راجا جن اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا کوئی عہدہ دیوے وہ دھارمک بخوبی آزمایش میں آئے ہوئے صاحب علم اور خاندانی ہوں اُن کے ماتحت عموماً شریر اور دوسروں کا مال مارنے والے چورڈاکوؤں کو بھی ملازم رکھے۔ اور اُن کو سلطنت کا ملازم اس لیئے کرے کہ بداعمالی چھوڑیں اور اُن کو اُنھیں عالم محافظوں کے عین تحت میں رکھکر اُن سے رعایا کو قرار واقعی بچاوے (منو ۷-۱۲۳)

رشوت خواروں کی سزا ضبطی جائداد وجلاوطنی - لیکن ملازمان کا گذارہ معقول مقرر ہونا چاہیئے -

۱۴۲ - جو سرکاری آدمی ازراہ بےانصافی مدعی مدعاعلیہ سے مخفی طور پر روپیہ لیکر طرفداری اور خلاف عدل کارروائی کرے اُس کی تمام جائداد ضبط کرکے کماحقہ سزا دے - اور اُس کو ایسے ملک میں رکھے کہ جہاں سے پھر واپس ہو کر نہ آسکے کیونکہ اگر اُس کو سزا نہ دی جاوے تو اُس کو دیکھکر دیگر ملازمان سرکاری بھی ایسی بداعمالیاں کریں گے بخلاف اسکے سزا دی جاوے تو وہ بچے رہیں گے - لیکن جتنے مشاہرہ سے اُن ملازمان سرکاری کا گذارہ معقول ہو اور وہ اچھی طرح دولت مند بھی بنیں اُتنا روپیہ یا اراضی راج کی طرف سے ماہوار یا سالیانہ خواہ یکبارگی ملنا چاہیئے - جو ضعیف العمر ہوں اُن کو بھی نصف ملا کرے - لیکن اس بات کو مدنظر رکھے کہ جب تک وہ زندہ رہیں تب تک یہ گذارہ قائم رہے بعد اُس کے نہیں - مگر اُنکی اولاد کی خاطر تواضع کرے یا حسب لیاقت ملازمت بھی ضرور دیوے - اگر کسی کے بال بچے یتیم رہ جاویں تو اُن بچوں کے واسطے جب تک وہ لائق کار نہ ہوں نیز اُنکی عورات زندہ ہوں تو اِن سب کے گذارہ کے واسطے راج کی طرف سے حسب ضرورت روپیہ ملا کرے لیکن اگر اُن کی عورات یا لڑکے بداعمال ہوجاویں تو کچھ بھی نہ ملے اس قسم کا ضابطہ راجا کو برابر رکھنا چاہیئے (منو ۷-۱۲۴)

यथा फलेन युज्येत राजा कर्त्ता च कर्मणाम्।
तथावेक्ष्य नृपो राष्ट्रे कल्पयेत्सततं करान्॥ १॥
यथाल्पाऽल्पमदन्त्याऽऽद्यं वार्योकोवत्सषट्पदाः।
तथाऽल्पाऽल्पा ग्रहीतव्यो राष्ट्राद्राज्ञाब्दिकः करः॥२॥
नोच्छिन्द्यादात्मनो मूलं परेषां चातितृष्णया।
उच्छिन्दन्ह्यात्मनो मूलमात्मानं तांश्च पीडयेत्॥ ३॥
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्च स्यात्कार्यं वीक्ष्य महीपतिः।

بیس گاؤں کے اوپر تیسرا۔ اُنھیں سَو گاؤں پر چوتھا۔ اور اُنھیں ہزار گاؤں پر پانچواں عہدہ دار تعینات کرے چنانچہ آج کل جو ایک گاؤں میں ایک پٹواری۔ اُنھیں دس گاؤں میں ایک تھانہ اور دو تھانوں پر ایک بڑا تھانہ۔ اور اُن پانچ تھانوں پر ایک تحصیل۔ اور دس تحصیلوں پر ایک ضلع مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ وہی ہمارے منو وغیرہ دھرم شاستر سے سیاست ملکی کا طریقہ لیا گیا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۱۵)

رعایا اور ملک کے حالات کی اطلاع بہم پہنچانے کا انتظام

۳۸۔ اس طرح انتظام کر کے حکم دیوے کہ وہ ایک ایک گاؤں کا مقدم گاؤں میں روزمرہ جو جو نقص پیدا ہوں۔ اُن کی اطلاع دس گاؤں کے مقدم کو خفیہ کر دیا کرے۔ اور وہ دس گاؤں کا عہدہ دار اُسی طرح بیس گاؤں کے افسر کو دس گاؤں کے حالات روزمرہ جتایا کرے۔ اور بیس گاؤں کا عہدہ دار اُن بیس گاؤں کے حالات کی اطلاع سَو گاؤں کے عہدہ دار کو دیوے۔ ویسے ہی سو سو گاؤں کے عہدہ دار اپنے اپنے سَو گاؤں کے حالات ہزار گاؤں کے افسر کو روزمرہ جتلایا کریں۔ بیس بیس گاؤں کے پانچ پانچ افسر سَو سَو گاؤں کے افسر نگرانی کنندہ کو اور وہ ہزار ہزار کے دس افسر دس ہزار کے افسر کو اور نیز لاکھ گاؤں کے راج سبھا کو روزمرہ کے حالات جتلایا کریں۔ اور وہ سب راج سبھائیں اعلیٰ راج سبھا یعنی کل روئے زمین کی انجمن اعظم میں تمام کرۂ زمین کے حالات جتلایا کریں (منو ۷۔ ۱۱۶ و ۱۱۷)

افسران دورہ کنندہ

۳۹۔ اور ہر ایک دس دس ہزار گاؤں پر دو سبھاپتی ایسے مقرر کرے کہ جن میں سے ایک افسر راج سبھا میں کام کرتا رہے اور دوسرا افسر ہمیشہ کاہلی چھوڑ کر عدالت کے افسران وغیرہ تمام سرکاری ملازمان کے کاموں کو دورہ کر کے ملاحظہ کرے (منو ۷۔ ۱۲۰)

بڑے بڑے شہروں میں عالم اور تجربہ کار آدمیوں کی سبھا قائم کرنا۔

۴۰۔ بڑے بڑے شہروں میں معاملات پر غور کرنے والی سبھا کا ایک ایک مکان ایسا خوبصورت بلند اور وسیع بنائے۔ جیسا ستاروں میں چاند نظر آتا ہے۔ اُس میں بڑے بڑے عالم بزرگ جنھوں نے علم کے ذریعہ سب قسم کے تجربات حاصل کئے ہوں بیٹھ کر غور کیا کریں۔ اور جن قواعد سے راجا اور پرجا کی بہتری ہو ویسے قواعد اور اُسی قسم کے علوم شائع کریں (منو ۷۔ ۱۲۱)

جو ہمیشہ دورہ کرنے والا افسر انجمن ہو اُس کے ماتحت تمام جاسوس یعنی ایسے مخبر رکھے جو سرکاری ملازم اور مختلف اقوام کے ہوں۔ اُن کے ذریعہ تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے جملہ عیب و ثواب خفیہ طور پر معلوم کرے۔ جو قصور دار ہوں اُن کو سزا اور جن میں خوبی ہو اُن کو اعزاز ہمیشہ دیوے (منو ۷۔ ۱۲۲)

نوٹ۔ ملہ مخبروں کے ذریعہ سے محض پتہ لگانے کی ضرورت سمجھنی چاہیئے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی تحقیقات ہی نہ کی جائے اور صرف مخبروں کے کہنے پر ہی منحصر رکھا جائے۔ نرائن کشن

کے فریبوں کو دریافت کرکے رفع کرتا رہے (منو ۷۔۱۰۴)

اپنے نقص دشمنوں پر ظاہر نہ ہوں اُن کے نقص پر آگاہی کامل ہو۔ دشمن کے مغلوب کرنے میں ہر وقت گھات میں رہنا چاہیئے۔

۴۵۔ کوئی دشمن اُس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمن کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے جس طور پر کچھوا اپنے اعضا کو چھپائے رکھتا ہے اُسی طرح دشمن کی دخلیابی کے رخنہ کو پوشیدہ رکھے (منو ۷۔۱۰۵)

جیسے بگلا تصور باندھے ہوئے مچھلی کے پکڑنے کو تاکتا رہتا ہے۔ ویسے ضروریات کی فراہمی کے لیئے غور کیا کرے۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور طاقت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کے لیئے شیر کے مانند طاقت کو کام میں لائے۔ اور چیتے کے مانند چھپکر دشمن کو پکڑے نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کے مانند دور بھاگ جاوے۔ اور بعد ازاں اُن کو دھوکہ میں ڈالکر پکڑے (منو ۷۔۱۰۶)

اس طرح فتح کرنے والے سبھاپتی کے راج میں جو قزاق یعنی ڈاکو اور لوٹیرے ہوں اُن کو ملا لینے سے کسی عطیہ سے یا توڑ پھوڑ کرکے قابو میں کرے اور اگر اس طرح قابو میں نہ آدیں تو نہایت سخت سزا سے اُن پر قابو حاصل کرے (منو ۷۔۱۰۷)

جیسے دھان[1] کو صاف کرنے والا چھلکوں کو الگ کرکے چاول کی حفاظت کرتا ہے۔ یعنی ٹوٹنے نہیں دیتا ویسے راجا ڈاکو اور چوروں کو مارے اور راج کی حفاظت کرے (منو ۷۔۱۱۰)

بدمست اور بے فکر راجا معہ خاندان کے جلد تباہ ہوتا ہے

۴۶۔ جو راجا عدم تمیز نیک و بد سے یا سوچ بچار کے لاپرواہی سے اپنے راج کو کمزور کرتا ہے وہ ابتدا ہی میں راج سے محروم ہو کر معہ اپنے رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتا ہے (منو ۷۔۱۱۱)

جیسے بدن کی لاغری سے جانداروں کی جان جاتی رہتی ہے ویسے ہی رعایا کو کمزور کرنے سے راجاؤں کی جان یعنی طاقت وغیرہ معہ رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتی ہے (منو ۷۔۱۱۲)

اس لیئے راجا اور راج سبھا بغرض کامیابی کاروبار سلطنت کے ایسا جدوجہد کریں کہ جس سے سلطنت کے کام باحسن وجوہ انجام پکڑیں جو راجہ سلطنت کی غور پرداخت میں ہر طرح سے مصروف رہتا ہے اُس کی آسودگی ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے (منو ۷۔۱۱۳)

انتظام ضلع بندی کس طرح کرنا چاہیئے

۴۷۔ اسلیئے دو۔ تین۔ پانچ اور سو گاؤں کے درمیان ایک صدر مقام بنا کے اور وہاں پر بطریق مناسب ملازم یعنی کاردار وغیرہ سرکاری آدمیوں کی تعیناتی عمل میں لا کر راج کے تمام کاروبار کو سرانجام دیوے (منو ۷۔۱۱۴)

ہر ایک گاؤں میں ایک مقدم رکھے۔ ایسے دس گاؤں کے اوپر دوسرا عہدہ دار۔ انھیں

[1] دھان غلہ برنج کی اس حالت کا نام ہے جب کہ چھلکا اس پر موجود ہوتا ہے۔ مترجم

विंशती शन्तु तत्सर्वं शतेशाय निवेदयेत् ।
शंसेद्ग्रामशतेशस्तु सहस्रपतये स्वयम् ॥ १४ ॥
तेषां ग्राम्याणि कार्याणि पृथक् कार्याणि चैव हि ।
राज्ञोऽन्यः सचिवः स्निग्धस्तानि पश्येदतन्द्रितः ॥ १५ ॥
नगरे नगरे चैकं कुर्यात्सर्वार्थचिन्तकम् ।
उच्चैःस्थानं घोररूपं नक्षत्राणामिव ग्रहं ॥ १६ ॥
स तान नुपरिक्रामेत्सर्वानेव सदा स्वयम् ।
तेषां वृत्तं परिणयेत्सम्यग्राष्ट्रेषु तच्चरैः ॥ १७ ॥
राज्ञो हि रक्षाधिकृताः परस्वादायिनः शठाः ।
भृत्या भवन्ति प्रायेण तेभ्यो रक्षेदिमाः प्रजाः ॥ १८ ॥
ये कार्यिकेभ्योऽर्थमेव गृह्णीयुः पापचेतसः ।
तेषां सर्वस्वमादाय राजा कुर्यात्प्रवासनम् ॥ १९ ॥
मनु० ७ ॥ ९९ । १०१ । १०४-१०७ । ११०-११७ । १२०-१२४

مال و دولت کی حفاظت اور ترقی کس طرح کرنی چاہیئے اور اُس کو کس طرح صرف کرنا چاہیئے۔

۴۳۔ راجا اور راج سبھا (۱) غیر میسر چیز کے حاصل کرنے کی خواہش رکھیں (۲) میسر شدہ کی حفاظت تن دہی سے کریں (۳) محفوظ کو بڑھاویں۔ (۴) اور بڑھے ہوئے سرمایہ کو ویدوں کی تعلیم اور دھرم کی اشاعت۔ طالب علم اور واعظان طریقت وید اور محتاج یتیموں کی پرورش میں صرف کریں (منو ۷-۹۹)

اِن چار قسم کے جد و جہد کے مدعا کو سمجھ کر سستی چھوڑ کر اُس پر ہمیشہ بطریق مناسب عمل کرے ونڈ (یعنی شریر النفسوں کی سرکوبی سے) غیر میسر کے میسر ہونے کی خواہش رکھے ہمیشہ کے معاینہ سے میسر متاع کی حفاظت کرے۔ زیر حفاظت کی افزائش عمل میں لاوے یعنی بذریعۂ سود وغیرہ کے بڑھاوے۔ اور بڑھی ہوئی دولت کو مذکورۂ بالا طریق پر خرچ کرے (منو ۷-۱۰۱)

خود فریب نہیں کرنا چاہیئے مگر دشمنوں کے فریب سے بچنا چاہیئے

۴۴۔ ہرگز کسی کے ساتھ فریب کا برتاؤ نہ کرے۔ بلکہ سب کے ساتھ دلی تعصب سے پاک برتاؤ رکھے۔ اور ہمیشہ اپنی حفاظت میں رہ کر دشمن

बुध्येतारिप्रयुक्तांच्मायान्नित्यं सुसंवृतः ॥ ३ ॥
नास्य छिद्रं परो विद्याच्छिद्रं विद्यात्परस्यतु ।
गूहेतकूर्म इवाङ्गानि रक्षेद्विवरमात्मनः ॥ ४ ॥
बकवच्चिन्तयेदर्थान् सिंहवच्च पराक्रमेत् ।
वृकवच्चावलुम्पेत शशवच्च विनिष्पतेत ॥ ५ ॥
एवं विजयमानस्य येऽस्यस्युः परिपन्थिनः ।
तानानयेद्वशं सर्वान् सामादिभिरुपक्रमैः ॥ ६ ॥
यथोद्धरति निर्दाता कक्षं धान्यं च रक्षति ।
तथा रक्षेन्नृपो राष्ट्रं हन्याच्चपरिपन्थिनः ॥ ७ ॥
मोहाद्राजा स्वराष्ट्रं यः कर्षयत्यनवेक्षया ।
सोऽचिराद्भ्रश्यते राज्याज्जीविताच्च सबान्धवः ॥ ८ ॥
शरीरकर्षणात्प्राणाः क्षीयन्ते प्राणिनां यथा ।
तथा राज्ञामपिप्राणाः क्षीयन्ते राष्ट्रकर्षणात् ॥ ९ ॥
राष्ट्रस्य संग्रहे नित्यं विधानमिदमाचरेत् ।
सुसंगृहीतराष्ट्रो हि पार्थिवः सुखमेधते ॥ १० ॥
द्वयोस्त्रयाणां पञ्चानां मध्ये गुल्ममधिष्ठितम् ।
तथा ग्रामशतानां च कुर्याद्राष्ट्रस्य संग्रहम् ॥ ११ ॥
ग्रामस्याधिपतिं कुर्याद्दशग्रामपतिं तथा ।
विंशतीशं शतेशं च सहस्रपतिमेव च ॥ १२ ॥
ग्रामेदोषान्समुत्पन्नान् ग्रामिकः शनकैः स्वयम् ।
शंसेद्ग्रामदशेशाय दशेशो विंशतीशिनम् ॥ १३ ॥

اُس کو لوک پرلوک میں سُکھ ہونے والا تھا اُس کا آقا لے لیتا ہے مفرور مارا جاوے تو اُس کو کچھ بھی سُکھ نہیں ہوتا بلکہ اُس کے نیک اعمال کا ثمرہ سب نابود ہو جاتا ہے۔ اُس شہرت کو وہ پاتا ہے۔ جس نے دھرم کو مدِنظر رکھ کر قرار واقعی جنگ کی ہو (منو ۷۔ ۹۴ و ۹۵)

لڑائی میں جو سپاہی جو چیز فتح کرے وہ وہی لیوے سولھواں حصہ راجہ لیوے

۴۴۔ یہ آئین کو کبھی نہ توڑے کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر نے جو جو گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ چھتر[1]۔ دولت۔ رسد۔ گائے وغیرہ جانور نیز عورات[2] اور دیگر سب قسم کا مال و متاع اور گھی و تیل وغیرہ کے کپّے فتح کئے ہوں وہی اُس کو لیوے لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجا کو دلویں۔ اور راجا بھی اُس دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے۔ اور اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو تو اُس کا حصہ اُس کی عورت اور اولاد کو دیویے اور اُس کی عورت اور نابالغ لڑکوں کی پرورش قرار واقعی کرے۔ جب اُس کے لڑکے بالغ ہو جاویں۔ تو اُن کو حسب لیاقت ملازمت دیوے۔ جو شخص اپنے راج کی ترقی۔ نیک نامی۔ فتح اور ترقی راحت کی خواہش رکھتا ہے وہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کبھی نہ کرے (منو ۷۔ ۹۶ و ۹۷)

अलब्धं चैव लिप्सेत लब्धं रक्षेत्प्रयत्नतः ।
रक्षितं वर्धयेच्चैव वृद्धं पात्रेषु निःक्षिपेत् ॥ १ ॥
अलब्धमिच्छेद्दण्डेन लब्धं रक्षेदवेक्षया ।
रक्षितं वर्धयेद् वृद्ध्या वृद्धं दानेन निःक्षिपेत् ॥ २ ॥
अमाययैव वर्तेत न कथंचन मायया ।

نوٹ [1] فارسی میں اس کو چتر بولتے ہیں اور یہ راجاؤں کے شان شوکت کے نشانات میں سے ایک ہے۔

نوٹ [2] فاضل مصنف نے اس شلوک کے اوپر کی تشریح میں بتلا دیا ہے کہ حاجیوں اور پناہ گیر وغیرہ شخصوں پر ہاتھ نہ اُٹھایا جاوے بلکہ اُن کو گرفتار کر لیا جاوے نیز تحریر فرما چکے ہیں کہ گرفتار شدہ لوگوں کے لڑکے بالوں کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کریں اور عورتوں کو اپنی ماں بیٹی کی برابر سمجھیں وغیرہ وغیرہ پس نظر بایں حالات فتح کی ہوئی چیزوں کے ہمراہ گرفتار شدہ عورتوں کا فتح کنندہ ملازم اور افسر کے ہاتھ آنا اس امر پر دال نہیں کہ وہ لوگ گرفتار شدہ عورتوں کو بے حرمت کرنے کے مجاز ہونگے۔ ویدک دھرم کی کتاب میں ایسا کہا ہے۔ البتہ اُن کی رہائی کے لئے فاتح لوگ لشکر مخالف سے ایک معقول اور مفید معاوضہ لینے کے مجاز ہو سکتے ہیں یا فاتحین کی مستورات اپنے گھر کے بعض کاموں پر بطور استواری کے اُنہیں تعینات کر سکتی ہیں جیسا کہ اس شلوک سے پیشتر کی تشریح میں کہا جا چکا ہے کہ مفتوحین کو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیں بلکہ حوالگی کے لائق کام ہو اُن سے لیویں + نرائن کشن

جن کی تعلیم کی بدولت لوگ عالم بنیں۔ (منو ۷ - ۸۲)

اس قسم کے عمل سے ملک میں علم کی ترقی ہوکر غایت درجہ کی بہتری ہوتی ہے۔

جب دشمن سے مقابلہ کی ضرورت ہو تو جنگ سے کنارہ کشی نہیں کرنی چاہیئے

۲۹۔ جب علیا پرورا جا کو کوئی اپنے سے چھوٹا خواہ برابر خواہ بڑا جنگ کے لئے طلب کرے۔ تو کشتریوں کے دھرم کو یاد کرکے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلوتہی نہ کرے بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اُن سے جنگ کرے۔ جس سے اپنی فتحیابی ہو (منو ۷ - ۸۷)

جو راجا لوگ میدان جنگ میں ایک دوسرے کو جوہر تیغ دکھلانے کی خواہش میں بے خوف و خطر بلا پشت نمائی اپنی تمام طاقت سے جنگ کرتے ہیں وہ راحت کو پاتے ہیں۔ اِس سے کبھی ہٹنا نہیں چاہیئے۔ ہاں کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کی غرض سے اُن کے سامنے سے چھُپ جانا واجب ہے۔ کیونکہ جس ڈھنگ سے دشمن کو مغلوب کرسکیں ویسے ہی کام کرنے چاہئیں۔ جیسا شیر غضبناک ہوکر سامنے آتا ہے اور اسلحہ شعلہ زن سے فوراً ہلاک ہوجاتا ہے ویسے بے وقوفی کرکے نیست و نابود نہ ہوجائیں (منو ۷ - ۸۹)

لڑائی میں تماشہ بین غیر مسلح زخمی وغیرہ کو نہیں مارنا چاہیئے بلکہ اُن کو گرفتار کرکے سلوک مناسب کرنا چاہیئے۔

۳۰۔ ستودہ منش لوگوں کے دھرم کو خیال میں رکھ کر جنگی بہادر لڑائی کے وقت کبھی نہ تو اِدھر اُدھر کھڑے ہوئے لوگوں کو نہ مردانگی سے عاری آدمی کو نہ ہاتھ جوڑے ہوئے کو۔ نہ اُس کو جس کے سر کے بال کُھل گئے ہوں بیٹھے ہوئے کو نہ ایسے کو جو کہے کہ میں تیری پناہ آیا ہوں سوتے ہوئے کو۔ نہ غشی میں آئے ہوئے کو۔ نہ ننگے کو۔ نہ غیر مسلح کو۔ نہ تماشائیان جنگ کو۔ نہ دشمن کے ساتھی کو۔ نہ اُس کو جو ہتھیار کے صدمہ سے تکلیف میں ہو۔ نہ غم زدہ کو۔ نہ سخت زخمی کو۔ نہ ڈرے ہوئے کو۔ اور نہ بھاگے ہوئے شخص کو ماریں۔ بلکہ اُن کو گرفتار کرے جو صحیح سلامت ہوں اُن کو قید خانہ میں رکھیں اور حسب ضرورت اُن کو خوراک۔ پوشاک دیویں۔ جو زخمی ہوں اُن کا علاج معالجہ وغیرہ کریں اور اُن کو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیویں بلکہ جو اُن کے لائق کام ہو اُن سے لیویں۔ زیادہ اِس بات پر دھیان رکھیں کہ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ تکلیف زدہ۔ اور غمگین آدمیوں پر ہرگز ہتھیار نہ چلاویں۔ اُن کے لڑکے بالوں کی پرورش بمثل اپنی اولاد کے کریں۔ اور عورتوں کو بھی پرورش کریں اور اُن کو اپنی بہو بیٹی کے برابر سمجھیں۔ کبھی شہوت کی نظر سے بھی نہ دیکھیں۔ جب اچھی طرح تسلط جم جاوے تو جن کی نسبت دوبارہ آمادہ جنگ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اُن کو باعزت رہا کرکے اپنے اپنے گھر یا وطن کو پہنچا دیوے اور جن سے آئندہ فساد پیدا ہونا ممکن ہو اُن کو ہمیشہ قید خانہ میں رکھے (منو ۷ - ۹۱ لغایت ۹۳)

فراری دو جہان میں دکھ پاتا ہے

۳۱۔ مفرور یعنی ڈر کر بھاگا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے۔ اُس کو اپنے آقا کے گناہ لگ جاتے ہیں اور وہ قابل سزا ہوتا ہے نیز اُس کی وہ عزت جس سے

न सुप्तं न विसन्नाहं न नग्नं न निरायुधम् ।
नायुध्यमानं पश्यन्तं न परेण समागतम् ॥ ७ ॥
नायुधव्यसनं प्राप्तं नार्त्तं नातिपरिक्षतम् ।
न भीतं न परावृत्तं सतां धर्ममनुस्मरन् ॥ ८ ॥
यस्तु भीतः परावृत्तः सङ्ग्रामे हन्यते परैः ।
भर्त्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ९ ॥
यच्चास्य सुकृतं किंचिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।
भर्त्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ १० ॥
रथाश्वं हस्तिनं छत्रं धनं धान्यं पशून् स्त्रियः ।
सर्वद्रव्याणि कुप्यं च यो यज्जयति तस्य तत् ॥ ११ ॥
राज्ञश्च दद्युरुद्धारमित्येषा वैदिकी श्रुतिः ॥
राज्ञा च सर्वयोधेभ्यो दातव्यमपृथग्जितम् ॥ १२ ॥
मनु० ७।८०-८२।९३।८६।९१-९७ ॥

محصول معرفت ایماندار لوگوں کے وصول کرنا چاہئے

۲۶- سالیانہ محاصل کی وصولی راستی شعار لوگوں کی معرفت کرنی چاہئے اور جو افسر انجمن یعنی راجا وغیرہ سرکردہ لوگ ہیں وہ یعنی تمام مجلس مطابق ہدایت وید کے کاربند ہو کر رعایا کے ساتھ مثل باپ کے برتاؤ رکھیں (منو ۷-۸۰)

افسران معائنہ کنندہ بھی مقرر ہونے چاہئیں

۲۷- اُس راج کے کاروبار میں سبھا مختلف اقسام کے افسران نگرانی کو تعینات کرے اُن کا فرض یہ دیکھنا ہے کہ جتنے جتنے سرکاری ملازم جس جس کام پر ہیں وہ حسب قواعد عمل کر کے کماحقہ اپنا کام کرتے ہیں یا نہیں۔ جو ٹھیک ٹھیک کام انجام دیویں اُن کو عزت دی جائے اور جو اُس کے برعکس کریں۔ اُن کو حسب مناسب تنبیہ ہونی چاہئے۔ (منو ۷-۸۱)

عالموں کی تعظیم

۲۸- راجاؤں کا جو دائمی لازوال خزانہ وید پرچار (ترویج وید) کی صورت میں ہے۔ اُس کے پھیلانے کے واسطے جب کوئی ٹھیک ٹھیک برہم چریہ سے وید وغیرہ علوم کو پڑھ کر گورو کل سے واپس آوے۔ تو راجا اور سبھا اُس کی تعظیم قرار واقعی کریں۔ اور نیز اُن کی بھی

صرف ایک عورت سے شادی کرے۔

۷۴۔ مقدر کام کرنے یعنی برہم چریہ سے تحصیل علم کرنے اور یہاں تک راج کے کام کو انجام دینے کے بعد خوبصورت نیک اوصاف نہایت دل کش عالی خاندان ۔ نیک خصال۔ اپنے کشتری گھرانے کی لڑکی سے جو علم وغیرہ اوصاف عمل اور مزاج میں اُس کے مانند ہو شادی کرے اور ایسی ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرے۔ دیگر تمام عورتوں کو ممنوع صحبت سمجھ کر اُن کی طرف آنکھ بھی نہ اُٹھائے (منو ۷ ۔ ۷۷)

پروہت مقرر ہونے چاہئیں تاکہ وہ یگ کا کام کریں ۔

۷۵۔ پروہت اور یجنہ کرنے والے کو اس واسطے مقرر کرنا چاہئے کہ وہ اگنی ہوترا اور پکش ایشٹی[۱] یجنہ وغیرہ سب راجا کے گھر کے کام کیا کریں۔ اور آپ ہمیشہ سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہے۔ غرضیکہ یہی راجا کا سندھیا اُپاسن وغیرہ ہے کہ رات دن کاروبار سلطنت میں لگا رہے اور راج کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے۔ (منو ۷ ۔ ۷۸)

सांवत्सरिकमाप्तैश्च राष्ट्रादाहारयेद्बलिम् ।
स्याच्चाम्नायपरो लोके वर्तेत पितृवन्नृषु ॥ १ ॥
अध्यक्षान् विविधान् कुर्यात् तत्र तत्र विपश्चितः ।
तेऽस्य सर्वाण्यवेक्षेरन्नृणां कार्याणि कुर्वताम् ॥ २ ॥
आवृत्तानां गुरुकुलाद्विप्राणां पूजको भवेत् ।
नृपाणामक्षयो ह्येष निधिर्ब्राह्मो विधीयते ॥ ३ ॥
समोत्तमाधमै राजा त्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥ ४ ॥
आहवेषु मिथोऽन्योऽन्यं जिघांसन्तो महीक्षितः ।
युध्यमानाः परं शक्त्या स्वर्गं यान्त्यपराङ्मुखाः ॥ ५ ॥
न च हन्यात्स्थलारूढं न क्लीबं न कृताञ्जलिम् ।
न मुक्तकेशं नासीनं न तवास्मीतिवादिनम् ॥ ६ ॥

[۱] پکش ایشٹی اندھیری اور چاندنی راتوں کے حساب سے پندرہ روزہ یجنہ کو کہتے ہیں جو بمقابلہ ہر روزہ یجنہ کے کسی قدر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔

पुरोहितं प्रकुर्वीत वृणुयादेव चर्त्विजम् ।
तेऽस्य गृह्याणि कर्माणि कुर्युर्वैतानिकानि च ॥ १ ॥
मनु० ७॥ ६५ । ६६ । ६८ । ७० । ७४-७८ ॥

کاروبار کو صیغوں میں تقسیم کر کے الگ الگ عہدہ داروں کے تحت کرنا چاہیئے

۲۱۔ افسر فوجداری کے زیر اہتمام تعزیر اور تعزیر کی خوش اسلوبی ہونی چاہیئے تاکہ بیداد گرانہ تعزیر نہ ہونے پاوے۔ راجہ کے تحت خزانہ اور کاروبار ملک داری ہو۔ انجمن کے تحت تمام کام ہوں مصالحت و مخاصمت کا انصرام سفیر کے اہتمام میں رکھا جاوے۔ (منو ۷۔ ۶۵)

سفیر کا خاص کام دشمنوں میں بے اتفاقی پیدا کرنا

۲۲۔ سفیر اُس کو کہتے ہیں جو نااتفاقی میں اتفاق کراوے۔ اور بد اندیشوں کے جتھوں کو توڑ پھوڑ دیوے۔ سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہیئے جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جاوے (منو ۷۔ ۶۶)

میر مجلس وا اہلے مجلس یا سفیر وغیرہ فریق مخالف کی حکومت کے منصوبوں کو قرار واقعی معلوم کر کے ایسی تجاویز عمل میں لائیں کہ جس سے اپنی سلطنت کو گزند نہ پہنچے (منو ۷۔ ۶۸)

شہر اور دارالخلافہ کس جگہ ہو اور کس طرح بنانا چاہیئے

۲۳۔ اسلئے خوشنما جنگل اور سامان رسد اور سرمایہ دولت سے مالا مال ملک میں ایک کوٹ مسلح آدمیوں سے معمور۔ مٹی سے بنا ہوا اور چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا ہونا چاہیئے جس کے چاروں طرف جنگل فوج اور پہاڑ ہوں اور اُنکے درمیان شہر آباد کرنا چاہیئے (منو ۷۔ ۷۰)

شہر کے چاروں طرف شہر پناہ رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اُس میں جاگزین ہو کر ایک بہادر مسلح جوان سو کے ساتھ لڑ سکتا ہے اور سو آدمی دس ہزار کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں اس لئے ضرور ہی شہر پناہ بنانا چاہیئے (منو ۷۔ ۷۴)

وہ شہر پناہ ہر قسم کے سر کئے جانے والے اور مرتش اور ضرب پہنچانے والے اسلحہ۔ دولت۔ سامان رسد۔ و بار برداری سے اور پڑھانے اور اُپدیش کرنے والے برہمنوں۔ کاریگروں اور انواع و اقسام کی کلوں نیز چارہ گھاس اور پانی وغیرہ سے مالا مال یعنی بھرپور ہونا چاہیئے۔ (منو ۷۔ ۷۵)

اُس کے عین وسط میں اپنے لئے ایسا محل بناوے۔ جو پانی درخت و پھل وغیرہ سے ہر طرح شاداب سرسبز ہو تمام موسموں میں آرام بخش اور سفید رنگت کا ہو۔ نیز جس میں سلطنت کے سبب کاروبار انجام پا سکیں (منو ۷۔ ۷۶)

وہ ایسا ہونا چاہئے کہ راج کے کاموں میں غایت درجہ کا مستعد ہو۔ شوق سے کام کرنیوالا ہو۔ فریب سے مبرّا ہو۔ پاکیزہ مزاج۔ ہوشیار۔ مدت مدید کی بات کو کبھی نہ بھولنے والا ہو وقت اور موقعہ مناسب کو دیکھکر برتاؤ کرنے والا ہو۔ وجیہہ نڈر اور بڑا گویا ہو[1]۔ ایسا ہی آدمی سفیر شاہی ہونے کے شایاں ہوتا ہے۔ (منو ۷۔ ۶۴)

(کس کس آدمی کو کیا کیا عہدہ دینا واجب ہے۔)

अमात्ये दण्ड आयत्तो दण्डे वैनयिकी क्रिया ।
नृपतौ कोशराष्ट्रे च दूते सन्धिविपर्ययौ ॥ १ ॥
दूत एव हि सन्धत्ते भिनत्त्येव च संहतान् ।
दूतस्तत्कुरुते कर्म भिद्यन्ते येन वा न वा ॥ २ ॥
बुद्ध्वा च सर्वं तत्त्वेन परराजचिकीर्षितम् ।
तथा प्रयत्नमातिष्ठेद्यथात्मानं न पीडयेत् ॥ ३ ॥
धनुर्दुर्गं महीदुर्गमब्दुर्गं वार्क्षमेव वा ।
नृदुर्गं गिरिदुर्गं वा समाश्रित्य वसेत्पुरम् ॥ ४ ॥
एकः शतं योधयति प्राकारस्थो धनुर्धरः ।
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥
तत्स्यादायुधसम्पन्नं धनधान्येन वाहनैः ।
ब्राह्मणैः शिल्पिभिर्यन्त्रैर्यवसेनोदकेन च ॥ ६ ॥
तस्य मध्ये सुपर्याप्तं कारयेद्गृहमात्मनः ।
गुप्तं सर्वर्तुकं शुभ्रं जलवृक्षसमन्वितम् ॥ ७ ॥
तदध्यास्योद्वहेद्भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ।
कुले महति सम्भूतां हृद्यां रूपगुणान्विताम् ॥ ८ ॥

[1] یعنی فن تقریر میں دسترس اعلیٰ درجہ کی رکھتا ہو۔

وغیرہ شاستروں کے جاننے والے اور بہادر ہوں۔ جن کا کوئی منصوبہ یا قصد خالی از نتیجہ نہ نکلے۔ جو اچھے خاندانی ہوں اور جن کی آزمایش بخوبی ہو چکی ہو ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دھارمکؔ وزیر مقرر کرنے چاہئیں (منو ۷-۵۴)

کیونکہ بلا خاص امداد کے جو آسان کام ہے وہ بھی ایک آدمی کے کرنے میں مشکل ہو جاتا ہے جب ایسی صورت ہے تو سلطنت کا کار عظیم کس طرح ایک سے سر انجام پا سکتا ہے۔ اس لئے ایک کو سیاست ملکی سونپنا اور ایک کی عقل پر سلطنت کے کاموں کا انحصار رکھنا بہت ہی بڑا کام ہے (منو ۷-۵۵)

فارن پالیسی یعنی معاملات خارجیہ میں وزرا سے مشورہ کرکے کثرت رائے پر عمل کرنا چاہئے

۱۸۔ پس سبھا پتی کو واجب ہے کہ سلطنت کے کاروبار میں ہوشیار اور عالم وزیروں سے روزمرہ صلاح و مشورہ ان چھ امور کی نسبت کیا کرے یعنی (۱) عام طور پر کسی سے مصالحت کرنا (۲) کسی سے مخاصمت (۳) موقع شناسی کرکے خاموش رہنا۔ یعنی اپنے راج کی حفاظت کرکے بیٹھے رہنا (۴) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب بداندیش دشمن پر حملہ کرنا۔ (۵) راج کی بنیاد فوج اور خزانہ وغیرہ کی حفاظت کرنا۔ (۶) جو جو ملک ہاتھ میں آویں اُن میں امن قائم کرنا اور فسادوں کو رفع کرنا (منو ۷-۵۶)

غور و فکر سے کام کرنا چاہئے۔ یعنی اہل سبھا کے علیحدہ علیحدہ اور اپنے اپنے مشورہ اور رائے کو سُن کر کثرت رائے سے جو کام کہ معاملات میں سے اپنے اور دوسروں کے لئے مفید مطلب ہو وہ کرنا چاہئے (۷-۵۷)

مالی وزیر بھی لائق اور ہوشیار مقرر کر کے اُن کے ماتحت خاندانی اور بہادر ملازم مقرر کرنے چاہئیں

۱۹۔ اور اشخاص بھی جو پاکیزہ باطن۔ عقلمند۔ مستقل مزاج ہوں چیزوں کے جمع کرنے میں از حد ہوشیار اور اچھی طرح آزمائے ہوئے ہوں مشیر مملکت بنانے چاہئیں (منو ۷-۶۰)

جتنے آدمیوں سے کام چل سکے اُتنے ہی چیدہ آدمیوں کو اور ایسے شخصوں کو جو سستی سے بری جسم میں قوی اور ہوشیار ہوں۔ عہدہ دار یعنی ملازم مقرر کرنا چاہئے۔ (منو ۷-۶۱)

ان کے ماتحت بہادر اور طاقت ور نسل کے خاندانی اور پاک دل نوکروں کو بڑے بڑے کاموں میں۔ اور بزدل ڈرنے والوں کو اندرونی کاموں پر تعینات کرنا چاہئے (منو ۷-۶۲)

سفیر کس قسم کا آدمی ہونا چاہئے

۲۰۔ جو نیک نام خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ ہوشیار ہو۔ پاکیزہ مزاج ہو۔ وضع قیافہ اور حرکات کو دیکھ کر باطنی بات اور زمانہ آئندہ کے معاملات کو جان سکتا ہو۔ اور سب شاستروں میں فاضل اور ہوشیار ہو۔ ایسا سفیر بھی رکھنا چاہئے۔ (منو ۷-۶۳)

ملہ جو لوگ دھرم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوں اُن کو دھارمک کہا جاتا ہے۔

سے بہو ور اور صاف اور عقل اور مزاج کا ہمیشہ برتاؤ رکھیں اور اچھے اچھے کام کیا کریں (منو ۔ ۵۳)

(راالیان مجلس ٹھکداری اور وزراء سلطنت کیسے ہونے چاہئیں؟)

मौलान् शास्त्रविदः शूरांल्लब्धलक्षान् कुलोद्गतान्।
सचिवान्सप्त चाष्टौ वा प्रकुर्वीत परीक्षितान्
अपि यत्सुकरं कर्म तदप्येकेन दुष्करम्।
विशेषतोऽसहायेन किन्तु राज्यं महोदयम्॥ २॥
तैः सार्धं चिन्तयेन्नित्यं सामान्यं सन्धिविग्रहम्।
स्थानं समुदयं गुप्तिं लब्धप्रशमनानि च॥ ३॥
तेषां स्वं स्वमभिप्रायमुपलभ्य पृथक् पृथक्।
समस्तानां च कार्येषु विदध्याद्धितमात्मनः॥ ४॥
अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन् प्राज्ञानवस्थितान्।
सम्यगर्थसमाहर्तॄनमात्यान्सुपरीक्षितान्॥ ५॥
निवर्तेतास्य यावद्भिरितिकर्तव्यता नृभिः।
तावतोऽतन्द्रितान् दक्षान् प्रकुर्वीत विचक्षणान्॥६॥
तेषामर्थे नियुञ्जीत शूरान् दक्षान् कुलोद्गतान्।
शुचीनाकरकर्मान्ते भीरूनन्तर्निवेशने॥ ७॥
दूतं चैव प्रकुर्वीत सर्वशास्त्रविशारदम्।
इङ्गिताकारचेष्टज्ञं शुचिं दक्षं कुलोद्गतम्॥ ८॥
अनुरक्तः शुचिर्दक्षः स्मृतिमान् देशकालवित्
वपुष्मान्वीतभीर्वाग्मी दूतो राज्ञः प्रशस्यते॥ ९
मनु० ७। ५४-५७-६०-६४

کس لیاقت کے آدمی وزیر تصور کرنے چاہئیں	۱۔ جو آدمی اپنے ہی راج اور ملک میں پیدا ہوئے ہوں ۔ وید

غضب سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا (۲) بلا تامل اور بالجبر کسی کی عورت سے بُرا کام کرنا وغیرہ[1] (۳) بُغض رکھنا (۴) حسد یعنی دوسرے کی بڑائی یا ترقی دیکھ کر جلتے رہنا (۵) عیبوں میں خوبی بتلانا اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈنا (۶) ادھرم سے ملے ہوئے بُرے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا یا کوئی زیادہ سزا دینا۔ یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں (منو ۷ - ۴۸)

سب عالم لوگ نفس امارہ اور غضب سے پیدا ہوئی بُرائیوں کی جڑ جو کہ لوبھ یعنی حرص و طمع ہے جانتے ہیں۔ جس سے کہ یہ سب نقص آدمی میں آجاتے ہیں اُس کو ہمت کرکے چھوڑ دینا چاہیئے (منو ۷ - ۴۹)

نفس امارہ کے عیبوں میں بڑے سے نقص (۱) شراب وغیرہ یعنی اشیاء منشی کا استعمال (۲) پاسہ وغیرہ سے جوا کھیلنا (۳) عورات کی از حد قربت (۴) شکار کھیلنا یہ چار بڑے سخت عیب ہیں (منو ۷ - ۵۰)

اور غضب سے پیدا ہوئے عیوب میں (۱) بلا قصور سزا دینا (۲) سخت کلامی کرنا (۳) دولت وغیرہ کا بے انصافی میں خرچ کرنا یہ تین سخت تکلیف دہ نقص ہیں (منو ۷ - ۵۱)

ہر دو کام[2] اور کرودھ سے پیدا ہوئے نقصوں میں سے جو یہ سات عیب بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ما قبل (بہ نسبت ما بعد کے) یعنی بے فائدہ خرچ کرنے کی نسبت سخت کلامی۔ سخت کلامی کی نسبت بے انصافی اور بے انصافی سے سزا دینا۔ اس کی نسبت شکار کھیلنا اس کی نسبت عورات کی از حد قربت۔ اس کی نسبت قمار بازی کی شرطیں لگانا۔ اور اس کی نسبت شراب وغیرہ کا استعمال زیادہ خراب عادت ہے (منو ۷ - ۵۲)

اندریں صورت یہ یقینی بات ہے کہ عیبوں میں پھنس جانے کی نسبت مر جانا اچھا ہے کیونکہ جو بدچلن آدمی ہے اگر وہ زیادہ زندہ رہیگا تو زیادہ سے زیادہ گناہ کرکے نیچے گرتا جاویگا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ دُکھ میں مبتلا ہوتا جاویگا۔ اور جو کسی عیب میں نہیں پھنسا وہ مر بھی جاویگا تو بھی سُکھ کو حاصل کرتا رہیگا۔ اس لئے راجا کو خصوصاً اور سب آدمیوں کو عموماً واجب ہے کہ کبھی شکار اور شراب نوشی وغیرہ بُرے کاموں میں نہ پھنسیں اور عادات بد سے الگ ہو کر عمدہ

---

[1] عیب نمبر ۲ متعلقہ غضب کی تعریف میں آخری لفظ "وغیرہ" جو خطوط وحدانی میں درج ہے۔ یہ ترجمہ میں بہ نظر صحت ایزاد کیا گیا ہے کیونکہ یہ چھاپہ وغیرہ کی فروگذاشت سے رہا ہوا معلوم ہوتا ہے اس کی تصدیق آئندہ اسی سملاس سے ہو سکتی ہے چنانچہ اس موقع پر تعریف لفظ "ساہس" کی ہے اور آئندہ ادھیاء ۸ منوسمرتی کے شلوک نمبر ۶ و ۲، شلوک نمبر ۳۴۴ و ۳۴۵ وغیرہ کی تشریح میں اسی لفظ "ساہس" کے معنی ہر قسم کی زبردستی اور جبر کے لئے گئے ہیں نہ کہ صرف کسی کی عورت کو بے حرمت کرنے کے۔ مترجم

[2] کام یعنی نفس امارہ و "کرودھ" یعنی غضب۔

व्यसनस्य च मृत्योश्च व्यसन कष्टमुच्यते

व्यस ाधोऽधो व्रजति स्वर्यात्यव्यसनीऽमृत: ॥११॥

मनु० ७। ४३—५२ ॥

منوجی کی ہدایت راجا اور سبھا سد تب نامزد ہوسکتے ہیں جب وہ عالم فاضلوں سے ودیا پڑھیں

۱۴- راجا اور راج سبھا کے رکن لوگ تب ہی ہوسکتے ہیں جبکہ وہ چاروں ویدوں کی تعلیمات کے واقفوں یعنی عمل۔ عبادت اور معرفت کے جاننے والوں سے ہر سہ علوم یعنی علم قدیمی آئین تعزیر علم عدل اور علم روحانی (یعنی صفات وافعال۔ وخاصہ ذات باری کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے متعلق علم الٰہی)۔ اور طریق مکالمۂ عوام الناس سیکھ کر اہل مجلس یا میر مجلس بننے کے قابل ہوں (منو ۷۔ ۴۳)

راجا اور سبھا سدوں کو چاہئے کہ غالب الحواس رہیں۔

۱۵- جملہ اہالئے مجلس و میر مجلس کو لازم ہے کہ حواس کو مغلوب کرکے اپنے قابو میں رکھیں اور ہمیشہ دھرم پر عمل کریں اور ادھرم سے پرہیز رکھیں اور اس کے لئے رات اور دن کے مقررہ وقت میں یوگ[1] کی بھی مزاولت کرتے رہیں۔ کیا معنی کہ بلا غالب بر حواس ہونے کے یعنی بلا مغلوب کرنے اپنے حواس۔ من۔ پران اور جسم کے (جو کہ بمنزلہ اندرونی رعایا کے ہیں) کوئی شخص بیرونی رعایا کو قابو میں لانے کے قابل نہیں ہو سکتا (منو ۷۔ ۴۴)

کام یعنی نفسانیت سے دس عیب پیدا ہوتے ہیں۔ اور کرودھ یعنی غضب سے آٹھ ان کا شمار اور یہ ہدایت کہ اُن کو چھوڑنا چاہئے۔

۱۶- اولو العزمی کے ساتھ نفس امارہ سے وجود پذیر دس عادات بد کو اور غضب سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں کو جن میں پھنس کر انسان بڑی مشکل سے نکلتا ہے کوشش کرکے چھوڑ چھڑا دینا چاہئے +

کیونکہ جو راجا نفس امارہ سے خود پذیر دس عادات بد میں پھنستا ہے۔ وہ "ارتھ" یعنی حکومت و دولت وغیرہ سے اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور جو غضب سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں میں پھنستا ہے وہ جسم سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۴۶)

نفس امارہ سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار سنئے (۱) شکار کھیلنا۔ (۲) چوپڑ کھیلنا و قماربازی وغیرہ۔ (۳) دن میں سونا۔ (۴) شہوتی بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورات کی از حد نزدیکی۔ اشیاء منشی یعنی شراب۔ افیون۔ بھنگ۔ گانجہ۔ چرس وغیرہ کا استعمال۔ (۷) گانا۔ (۸) بجانا۔ (۹) ناچنا یا ناچ کرانا سُننا اور دیکھنا۔ (۱۰) بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا۔ یہ دس "کام" سے پیدا شدہ عیب ہیں (منو ۷۔ ۴۷)

[1] اندرونی و بیرونی حواس کو ضبط کرکے اپنے باطن کی توجہ پرماتما کی طرف لگانا یوگ کہلاتا ہے +

اس لئے ودیا سبھا - دھرم سبھا - اور راج سبھاؤں میں بیوقوفوں کو کبھی بھرتی نہیں کرنا چاہئے
ہمیشہ صاحب علم اور دھرم پر چلنے والوں کو مقرر کرنا چاہئے ۔

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम् ।
आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्त्तारम्भांश्च लोकतः ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां जये योगं समातिष्ठेद्दिवानिशम् ।
जितेन्द्रियो हि शक्नोति वशे स्थापयितुं प्रजाः ॥ २ ॥
दश कामसमुत्थानि तथाष्टौ क्रोधजानि च ।
व्यसनानि दुरन्तानि प्रयत्नेन विवर्जयेत् ॥ ३ ॥
कामजेषु प्रसक्तो हि व्यसनेषु महीपतिः ।
वियुज्यतेऽर्थधर्माभ्यां क्रोधजेष्वात्मनैव तु ॥ ४ ॥
मृगयाक्षो दिवास्वप्नः परीवादः स्त्रियो मदः ।
तौर्यत्रिकं वृथाट्या च कामजो दशको गणः ॥ ५ ॥
पैशुन्यं साहसं द्रोह ईर्ष्यासूयार्थदूषणम् ।
वाग्दण्डजं च पारुष्यं क्रोधजोऽपि गणोऽष्टकः ॥ ६ ॥
द्वयोरप्येतयोर्मूलं यं सर्वे कवयो विदुः ।
तं यत्नेन जयेल्लोभं तज्जावेतावुभौ गणौ ॥ ७ ॥
पानमक्षाः स्त्रियश्चैव मृगया च यथाक्रमम् ।
एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे ॥ ८ ॥
दण्डस्य पातनं चैव वाक्पारुष्यार्थदूषणे ।
क्रोधजेऽपि गणे विद्यात्कष्टमेतत्त्रिकं सदा ॥ ९ ॥
सप्तकस्यास्य वर्गस्य सर्वत्रैवानुषङ्गिणः ।
पूर्वं पूर्वं गुरुतरं विद्याद्व्यसनमात्मवान् ॥ १० ॥

तत्पापं शतधा भूत्वा तद्वक्तॄननुगच्छति ॥ ७ ॥

मनु० १२ ॥ १०० । ११० – ११५ ॥

منوجی کی ہدایت چار اعلےٰ عہدوں پر عالم فاضل مقرر ہونے چاہئیں

۱۱ جملہ افواج کی سرکردگی اور فوجی افسران پر شاہی اہتمام رکھنے کا منصب نیز سررشتہ تعزیہ کے تمام کاموں کی افسری اور حاوی برہمہ و خداوند ہمہ گوتبہ سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو جاگزین کرنا چاہیے جو وید اور شاستر کے پورے ماہر۔ عالم فاضل۔ ستودہ منش۔ غالباً لحواس اخلاق حسنہ سے متصف ہوں۔ یعنی سپہ سالار اعظم وزیر اعظم کاروبار عدالت کا افسر اعظم اور راجا یہ چاروں ماہر جملہ علوم ہونے چاہئیں (منو ۱۲ – ۱۰۰)

وہ دستور العمل قابل عمل آمد ہے جو عالم فاضلوں کی سبھا نے مقرر کیا ہو جاہلوں کا نہیں

۱۱ کم سے کم دس عالموں کی یا بہت ہی کم عالم ہو تو تین عالموں کی "انجمن" جو آئین منضبط کرے کوئی انسان اس واجب التعمیل آئین کا انحراف نہ کرے (منو ۱۲ – ۱۱۰)

اس انجمن میں چار وید کے عالم نیز منطق۔ نرو کت (لغات وید)۔ دھرم شاستر وغیرہ کے عالم فاضل رکن انجمن ہوں۔ لیکن اگر وہ برہمچاری (خانہ داری اختیار کرنے سے پیشتر کی حالت میں) گرہستی (خانہ دار) وان پرستی (جو کہ خانہ داری کو ترک کر دیتے ہیں) ہوں تو ایسی انجمن میں دس عالموں سے کم نہ ہونے چاہئیں (منو ۱۲ – ۱۱۱)

رگوید۔ یجروید۔ سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول بھی کوئی شخص نہ کرے (منو ۱۲ – ۱۱۲)

تمام ویدوں کا جاننے والا دوجوں میں افضل سنیاسی بذاتہ اکیلا ہی جس مستوجب العمل امر کی آئین باندھے وہی عمدہ واجب التعمیل ہے (منو ۱۲ – ۱۱۳)

جہلا ہزاروں لاکھوں کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں تو وہ کبھی تسلیم نہیں کیجانی چاہیئے (منو ۱۲ – ۱۱۴)

کیونکہ جو لوگ پیدایش سے ہی برہمچریہ اور راست گوئی وغیرہ کے عہد واثق سے یا علم اور غور سے بے بہرہ مثل شودر کے چلے آتے ہیں ایسے ہزاروں شخصوں کی فراہمی بھی انجمن نہیں کہلاتی (منو ۱۲ – ۱۱۲)

جاہلوں کا قانون نہ ماننا چاہیئے اور ان کو کسی سبھا میں بھرتی کرنا چاہیئے

۱۱۵ جاہل بے وقوف۔ ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں اُن کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بے وقوفوں کے بتلائے ہوئے فرائض کے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں اُن کے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں۔

ہو۔ عاقل ہو۔ دھرم۔ دولت اور مطالب کی کامیابی میں دانشمند حکمران ہے (منو ۷۔۲۶)

جو بادشاہ تعزیر کو عمدگی سے کام میں لاتا ہے وہ دھرم۔ دولت اور مقصود کی کامیابی کو بڑھاتا ہے اور جو مبتلائے محسوسات۔ کج مزاج۔ پرحسد۔ تنگدل۔ خسیس العقل "حکمران" افسر عدالت ہے تو وہ تعزیر ہی سے مارا جاتا ہے (منو ۷۔۲۷)

چونکہ عمل تعزیر از حد جلال والا ہے اس لئے اُس کو جاہل اور ادھرمی آدمی اختیار نہیں کرسکتا وہ تعزیر "دھرم سے بے بہرہ حکمران" کو برباد کرتی ہے (منو ۷۔۲۸)

کیونکہ جو انسان حق پرستوں کی مدد۔ علم۔ اور نیک تربیت سے بے بہرہ۔ نفسانی خواہشوں میں مبتلا اور عقل سے بے نصیب ہے وہ کبھی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ عدل کے ساتھ تعزیر کو عمل میں لائے (منو ۷۔۳۰)

جو پاک دل۔ راستی شعار۔ راست بازوں کا ہم جلیس۔ قرار واقعی اصول سیاست کے مطابق چلنے والا۔ نیک مردوں کی امداد سے بہرہ ور عاقل آدمی ہے وہ تعزیر کے عمل میں توانا ہوتا ہے۔ (منو ۷۔۳۱)

सैनापत्यं च राज्यं च दण्डनेतृत्वमेव च।
सर्वलोकाधिपत्यं च वेदशास्त्रविदर्हति ॥ १ ॥
दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत्।
त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत् ॥ २ ॥
त्रैविद्यो हैतुकस्तर्की नैरुक्तो धर्मपाठकः।
त्रयश्चाश्रमिणः पूर्वे परिषत्स्याद्दशावरा ॥ ३ ॥
ऋग्वेदविद्यजुर्विच्च सामवेदविदेव च।
त्र्यवरा परिषज्ज्ञेया धर्मसंशयनिर्णये ॥ ४ ॥
एकोपि वेदविद्धर्मं यं व्यवस्येद् द्विजोत्तमः।
स विज्ञेयः परो धर्मो नाज्ञानामुदितोऽयुतैः ॥ ५ ॥
अव्रतानाममन्त्राणां जातिमात्रोपजीविनाम्।
सहस्रशः समेतानां परिषत्त्वं न विद्यते ॥ ६ ॥
यं वदन्ति तमोभूता मूर्खा धर्ममतद्विदः।

प्रजास्तत्र न मुह्यन्ति नेता चेत्साधु पश्यति ॥ ५ ॥
तस्याहुः संप्रणेतारं राजानं सत्यवादिनम् ।
समीक्ष्य कारिणं प्राज्ञं धर्मकामार्थकोविदम् ॥ ६ ॥
तं राजा प्रणयन्सम्यक् त्रिवर्गेणाभिवर्द्धते ।
कामात्मा विषमः क्षुद्रो दण्डेनैव निहन्यते ॥ ७ ॥
दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चाकृतात्मभिः ।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव सबान्धवम् ॥ ८ ॥
सोऽसहायेन मूढेन लुब्धेनाकृतबुद्धिना ।
न शक्यो न्यायतो नेतुं सक्तेन विषयेषु च ॥ ९ ॥
शुचिना सत्यसन्धेन यथा शास्त्रानुसारिणा ।
प्रणेतुं शक्यते दण्डः सुसहायेन धीमता ॥ १० ॥
मनु० ७ ॥ १७–१९ । २४–२८ । ३० । ३१ ॥

تعزیر ہی کا نام بادشاہ ہے وہی انصاف کو رائج کرنے والا ۔ وہی چاروں ورن اور چاروں
آشرم کے فرائض کا کفیل ہے (منو ۷-۱۷)
وہی رعایا کا حکمران ۔ جملہ رعایا کا محافظ سوتے ہوئے اہل رعایا میں بیدار ہے اس لئے عاقل
لوگ تعزیر ہی کو دھرم کہتے ہیں ۔ (منو ۷-۱۸)
تعزیر کے عمل کو اگر اچھی طرح سوچ سمجھ کر اختیار کریں تو وہ تمام رعایا کا دل شاد کر دیتا ہے اور اگر
بلا سوچے سمجھے کام میں لاویں تو بادشاہ ہی کو تباہ کر ڈالتا ہے (منو ۷-۱۹)
(شک نہیں کہ) بلا تعزیر سب ورن مذموم ہو جائیں اور سلسلہ انتظام سب درہم برہم ہو جائے نیز
تعزیر ٹھیک طور پر عمل میں نہ آوے تو سب لوگوں میں جوش پھیل جائے (منو ۷-۲۴)
جہاں سیاہ فام ۔ سرخ چشم ۔ اور مہیب آدمی کی طرح بد اعمال کا نیست و نابود کرنے والا "عمل تعزیر"
گھومتا رہتا ہے وہاں رعایا موہ (عدم تمیز نیک و بد) میں نہ پڑ کر عیبوں سے پاک رہتی ہے بشرطیکہ
تعزیر کو کام میں لانے والا رو رعایت سے بری عالم آدمی ہو (منو ۷-۲۵)
عالم لوگ اسی عامل تعزیر کو "عامل تعزیر" مانتے ہیں جو راست گو اور بغور کارروائی کرنیوالا

کی روشنی پھیلانے کے لئے مثل آفتاب کے ہو تاریکی یعنی جہالت کا دور کرنے والا ظلم و بیداد کا انسداد کرنے والا ہو بد اعمالوں کو خاک کر دینے کے لئے مثلِ آتش ہو۔ ورن یعنی باندھنے والے کی طرح (ایسے مادّہ وغیرہ کی مانند جس میں باندھنے کی طاقت ہے) شریروں کو طرح طرح سے باندھنے والا ہو۔ مثل ماہتاب کے لوگوں کو شادمانی بخش ہو۔ محافظ[۱] دولت کی طرح خزائن کو پُر کرنیوالا ہو (منو ۷-۴)

جو سورج کی طرح تاباں اور سب کے ظاہر و باطن پر اپنے جلال کی تاثیر سے تاثر کناں ہو۔ جس کو سختی کی نگاہ سے دیکھنے کے لئے روئے زمین پر کسی کی کبھی مجال نہ ہو (منو ۷-۶)

جو بذات خود مثل آگ۔ ہوا۔ آفتاب۔ اور ماہتاب کے ہو۔ دھرم کو پھیلانے والا۔ دولت کو ترقی دینے والا ہو۔ شریر الطباع لوگوں کو اسیر کرنے والا۔ بالاتر جاہ و حشمت والا ہو وہی اس قابل ہے کہ افسر مجلس اور صاحب انجمن ہو (منو ۷-۷)

منوجی کے بموجب سچا راجا تحریر ہے

۔ نیز بادشاہ در اصل کون ہے؟

स राजा पुरुषो दण्डः स नेता शासिता च सः ।
चतुर्णामाश्रमाणां च धर्मस्य प्रतिभूः स्मृतः ॥ १ ॥
दण्डः शास्ति प्रजाः सर्वा दण्ड एवाभिरक्षति ।
दण्डः सुप्तेषु जागर्ति दण्डं धर्मं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
समीक्ष्य स धृतः सम्यक् सर्वा रञ्जयति प्रजाः ।
असमीक्ष्य प्रणीतस्तु विनाशयति सर्वतः ॥ ३ ॥
दुष्येयुः सर्ववर्णाश्च भिद्येरन्सर्वसेतवः ।
सर्वलोकप्रकोपश्च भवेद्दण्डस्य विभ्रमात् ॥ ४ ॥
यत्र श्यामो लोहिताक्षो दण्डश्चरति पापहा ।

[۱] زمانہ سابق میں ایک آریہ بزرگ جن کا نام کبیر تھے دیوارک کے دھنا دھکش یعنی کوہ ہمالیہ کے محافظ دولت کے لقب سے ملقب ہیں وہ ایک مشہور صاحب ثروت ہوئے ہیں نیز با اعتبار محاورہ بعض متقدمین کے پایا جاتا ہے کہ ایسے برتر وصف کو بھی محافظ دولت کہا جاسکتا ہے۔ پس منو کے اس شلوک میں جو کہا گیا ہے کہ محافظ دولت کی طرح خزائن کو پُر کرنیوالا ہو۔ وہ اس قسم کے مطلب کو مد نظر رکھ کر کہا گیا ہے۔ مترجم کشن۔

رگ وید کی ہدایت کر اسلحہ وغیرہ طاقت بڑھانیوالی چیزیں نیک کام کرنے والوں کی بڑھتی ہیں۔

۷۔ ایشور ہدایت فرماتا ہے کہ اے فرمانروا لوگو تمہارے اسلحہ آتشین وغیرہ از قسم استر اور توپ تفنگ تیر تلوار وغیرہ ششتر مخالفوں کو مغلوب کرنے اور اُن کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور باستحکام ہوں۔ تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ لیکن جو آدمی کہ مذموم اور سراپا ظلم شیوہ رکھتا ہے۔ اُن کو مذکورالصدر چیزیں نصیب نہ ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ دھرم پر چلتے رہتے ہیں۔ تب تک سلطنت بڑھتی رہتی ہے اور جب بداعمال ہو جاتے ہیں تو راج نیست و نابود ہو جاتا ہے (رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۳۹۔ منتر ۲)

تینوں سبھائیں کس کس قسم کے آدمی بھرتی ہونے چاہئیں اور اُن کو کس طرح کارروائی کرنی چاہئے

۸۔ بڑے سے بڑے ذی علموں کو مجلس علمی کا منصب مقرر کریں عالمان دھرم دوست کو لائق انجمن دینی بنائیں۔ اور لائق تعریف۔ دھرم پسند اصحاب کو انجمن سیاست ملکی میں منصب دیویں اور اُن سب میں جو عمدہ تر اوصاف عمل۔ اور مزاج رکھنے والا عظیم الشان آدمی ہو اُس کو انجمن شاہی کا سرپرست مانکر سب طرح سے ترقی کریں۔ تینوں مجالس کے اتفاق رائے سے اصول سیاست کے عمدہ ضابطے مرتب ہوں لوگ کلہم جہاں ضابطے کے تابع ہوں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اتفاق کریں۔ عوام الناس کی بہتری میں تابع دیگراں رہیں۔ دیگر نیک امور یعنی گھر کے کاموں میں خود مختار رہیں۔

इन्द्राऽनिलयमार्काणामग्नेश्च वरुणस्य च ।

चन्द्रवित्तेशयोश्चैव मात्रा निर्हृत्य शाश्वतीः ॥ १ ॥

तपत्यादित्यवच्चैष चक्षूंषि च मनांसि च ।

नचैनं भुवि शक्नोति कश्चिदप्यभिवीक्षितुम् ॥ २ ॥

सोऽग्निर्भवति वायुश्च सोऽर्कः सोमः स धर्मराट् ।

स कुबेरः स वरुणः स महेन्द्रः प्रभावतः ॥ ३ ॥

मनु० ७ ॥ ४ । ६ । ७ ॥

۹ ۔ مزید براں اُس سبھاپتی کے اوصاف کیسے ہونے چاہئیں؟

بموجب منوجی کے سبھاپتی یعنی راج سبھا کا سر مجلس منتخب ہو اُس میں کون کون صفات ہونے چاہئیں

وہ صاحب انجمن بادشاہ بجلی کی مانند فی الفور تسلط پانے والا ہو۔ مثل ہوا کے سب کو جان کی طرح پیارا ہو دل کی باتوں کو جاننے والا ہو۔ روز عاقبت سے بری عادلانہ سلوک کرنے والا ہو۔ دھرم اور علم

رعایا کو برباد کرتی رہے کیونکہ اکیلا آزاد مطلق بادشاہ جو بستی میں آ کر رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ یعنے رعایا کو ایسا بادشاہ کھاتا چلا جاتا ہے۔ نظر برین سلطنت میں شخص واحد کو مطلق العنان نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح پر کہ شیر۔ یا گوشت کھانے والے شخص خوشدل اور موٹے تازے جانداروں کو مار کر کھا جاتے ہیں اُسی طرح خود مختار بادشاہ رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ حتیٰ المقدور کسی کو بڑا نہیں ہونے دیتا۔ صاحب دولت کو لوٹ کھسوٹ کر۔ بیدادگری سے تاوان لیکر اپنے ذاتی اغراض کو پورا کیا کرتا ہے۔ (شت پتھ برہمن کانڈ ۱۳۔ پرپاٹھک ۲۔ ۷۔ ۸ و ۸)

इन्द्रोजयाति न परा जयाता अधिराजो राजसु राजयातै।
चर्कत्य ईड्यो वन्द्यश्चोपसद्यो नमस्यो भवेह ॥
अथर्व० ॥ कां० ६ । अन० १० । व० ९८ । मं० १ ॥

اتھروید کی ہدایت کہ راجا میں کیا کیا اوصاف ہونے چاہئیں

۵۔ اے انسانو جو شخص زمرۂ انسانی میں بالاتر جاہ و جلال رکھتا ہو۔ جو مخالفین کو مغلوب کر سکے اور آپ اُن سے مغلوب نہ ہو سکے۔ جو بادشاہوں میں برتری کے ساتھ جلوہ گستر ہو۔ جو صفات حرکات اور عادات قابل تعریف رکھتا ہو۔ لائق تعظیم ہو۔ اس لیاقت کا ہو کہ لوگ اُس کے پاس جائیں اور پناہ لیں۔ جس کی سب آرزو کریں اُسکو خداوند مجلس اور بادشاہ بنانا چاہیئے۔

इमन्देवा असपत्नꣳ सुवध्वं महते क्षत्राय महते ज्यैष्ठ्याय महते जानराज्यायेन्द्रस्येन्द्रियाय ॥ यजु: ० ॥ अ० ९ । मं० ४० ॥

یجروید کی ہدایت کہ کس قسم کے آدمی کو راجا بنانا چاہیئے۔

۶۔ اے ذی علم مدبران سلطنت و اہل رعایا تم لوگ تمام روئے زمین کی ایک سلطنت ہونے کی غرض سے برتر رتبہ پانے سکنشاہ سے۔ ایسی فرمانروائی کے مدعا سے جس میں کہ بڑے بڑے علماء و فضلاء شامل ہوں۔ نیز نہایت درجہ کی جاہ و حشمت رکھنے والی سلطنت اور دولت کی ترقی کے لئے بالاتفاق اس قسم کے خداوند مجلس بادشاہ کو جو ہر موقع پر رورعایت سے بری۔ عالم کامل۔ مکمل شائستگی سے بہرہ ور۔ سب کا دوست ہو۔ حاکم اعلےٰ تسلیم کر کے روئے زمین کو بری از دشمن کرو۔

स्थिरा व: सन्त्वायुधा पराणुदे वीळू उत प्रतिष्कभे ।
युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिन: ॥ ऋ० ॥
मं० १ । सू० ३९ । मं० २ ॥

ایشور نصیحت کرتا ہے کہ راجا اور اہل رعایا مل کر جا لور کہ بادشاہ اور رعایا کے باہمی تعلقات کی شکل میں موجب حصول راحت و باعث افزائیش علم و ہنر ہیں اُن کے لئے تین قسم کی مجلس یعنے ودّیا آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس علمی) دھرم آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس دینی) راج آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس متعلقہ انتظام سلطنت) بنا کر انواع واقسام سے متنفسین کو جو ملک کے انسان وغیرہ میں سے ہوں۔ ہر طرف سے علم۔ آزادی۔ دھرم۔ نیک تربیت اور دولت وغیرہ کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کریں (رگوید منڈل ۳ سوکت ۳۸ منتر ۶)

तं सभा च समितिश्च सेना च ॥ १ ॥ अथर्व० ॥ कां० १५ । अनु० २ । व० ६ । मं० २ ॥

सभ्य सभां मे पाहि ये च सभ्याः सभासदः ॥ २ ॥ अथर्व० । कां० १६ । अनु० ७ व० ५५ । मं० ६ ॥

وید کا حکم کہ راجا اور سبھا کے لوگ ایک دوسرے کے تحت رکھ کر معاملات ملکی چلاویں

۱۔۲۔ آئین فرض سلطنت کو ہر سہ مجالس۔ سر رشتہ جنگ کا انتظام۔ نیز فوج نفاق باہمی عمل میں لائیں (اتھروید کانڈ ۱۵ انواک ۲ ورگ ۶ منتر ۲) ارکان مجلس اور بادشاہ کیلئے لازمی ہے کہ بادشاہ ہر ایک اہل مجلس کو ایما کرے کہ لائق اور مخصوص رکن انجمن تو میری مجلسی آئین کو جو کہ دھرم سے وابستہ ہے عمل میں لا اور با الیان انجمن اس مجلسی دستور العمل پر کاربند ہوں (اتھروید ۱۹-۷-۵۵-۶)

مدعا یہ ہے کہ ایک راجہ کو مطلق العنانی کے ساتھ سلطنت کے اختیارات نہ دیئے جائیں بلکہ بادشاہ جو افسر انجمن ہے انجمن اس کی محتاج ہے اور انجمن کا محتاج بادشاہ۔ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی۔

شت پتھ کا قول کہ اگر راجا مطلق العنان ہو تو رعایا تباہ ہو جاتی ہے۔

۳۔ اگر ایسا نہ کروگے تو (یہ نتیجہ نکلے گا)

राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्माद्राष्ट्री विशं घातुकः । विशमेव राष्ट्रायाद्यां करोति तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति न पुष्टं पशुं मन्यत इति ॥ शत० कां० १३ । प्र० २ । ब्रा० ३ । कं० ७ । ८ ॥

حکمران جماعت اگر رعایا سے مطلق العنان رہے تو لاریب وہ نظام مملکت میں دخل پاکر

چھٹا سملاس

اب راج دھرم یعنی سیاست ملکی کا بیان کرتے ہیں

राजधर्मान् प्रवक्ष्यामि यथावृत्तो भवेन्नृपः ।
संभवश्च यथा तस्य सिद्धिश्च परमा यथा ॥ १ ॥
ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि ।
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परिरक्षणम् ॥ २ ॥
मनु० ७ । १ । २ ॥

منوجی کا قول کہ راجا صاحب علم اور ترتیب یافتہ ہونا چاہیے۔

۱ - منوجی مہاراج رشیوں کو فرماتے ہیں کہ چاروں ورن اور چاروں آشرم کا دستور العمل بیان کرنے کے بعد اب اصول سیاست ملکی کو بیان کریں گے یعنی جو اوصاف کہ راجاؤں میں ہونے چاہئیں اور جس طریقہ پر کہ اُن اوصاف کا حصول اور اُن میں اکتساب کمال ممکن ہے اس کی توضیح کیجائیگی (منو ۷-۱)

کشتری کو واجب ہے کہ فاضل تر برہمن کے مانند عالم اور نیک تربیت سے بہرہ ور ہو کر اس تمام سلطنت کی حفاظت واد گستری سے ٹھیک طور پر کرسکے (منو ۷-۲)

ویدوں میں تین آریہ سبھا یعنے ودیا، دھرم اور راج سبھا مقرر کرنیکا حکم سبگ ۳-۳۸

۲ - دستور العمل اسکا یہ ہے۔

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः सदांसि ॥ ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ३८ । मं० ६ ॥

ہر آشرم کا مقصد

۱۶۔ اس لئے علم پڑھنے۔ نیک ہدایت لینے اور زور آور ہونے وغیرہ کے لئے برہم چریہ سب قسم کے اچھے کاروبار کی تکمیل کے لئے گرہستھ۔ بچار۔ دھیان۔ اور وِدیا۔ پڑھانے ریاضت کرنے کے لئے بان پرستھ اور وید وغیرہ ست شاستروں کی اشاعت۔ دھرم کے کاروبار کے حصول اور بُرے کام کے ترک۔ سچی وعظ اور سب کے شکوک رفع کرنے وغیرہ کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن جو اس سنیاس کا اعلٰے دھرم سچی وعظ وغیرہ نہیں کرتے وے گرے ہوئے اور نرک گامی ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو چاہیئے کہ سچی وعظ۔ اعتراضات کے جوابات۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھانا اور ویدوکت دھرم کی ترقی اور کوشش کے ساتھ دُنیا کی اصلاح و بہبودی کریں۔

آجکل کے سادھو بیراگی۔ گوسائیں سنیاسی نہیں ہیں۔

۱۷۔ **سوال**۔ جو سنیاسی سے علاوہ سادھو۔ بیراگی۔ گوسائیں۔ خاکی وغیرہ ہیں وے بھی سنیاس آشرم میں گنے جائیں گے یا نہیں۔؟

جواب۔ نہیں کیونکہ اُن میں سنیاسی کی ایک بھی صفت نہیں۔ وے وید کے خلاف اولٹے راستہ پر چلکر اپنے سمپردایہ کے آچاریوں کے قول کو وید کے بجائے مانتے اور اپنے ہی مت کی تعریف کرتے ہیں اور جھوٹے بکھیڑے میں پھنس کر اپنی خود غرضی کے لئے دوسروں کو اپنے اپنے مت میں پھنساتے ہیں۔ اصلاح کرنی تو دور رہی اُس کے بدلے میں دنیا کو بہکاکر چاہ ضلالت میں ڈالتے اور اپنی مطلب برآری کرتے ہیں۔ اس لئے اِن کو سنیاس آشرم میں نہیں گِن سکتے بلکہ یہ "سوارتھ[1] آشری" تو پکے ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں۔

سچے سنیاسی کون ہیں

۱۸۔ جو خود دھرم میں چل کر سب دنیا کو چلاتے ہیں۔ جو اِس لوک یعنی موجودہ جنم میں اور پرلوک یعنے دوسرے جنم میں سُورگ یعنے راحت کا خود بھوگ کرتے اور سب دُنیا کو کراتے ہیں۔ وے ہی دھرماتما لوگ سنیاسی اور مہاتما ہیں۔

یہ مختصراً سنیاس آشرم کی ہدایت لکھی اب اس کے آگے راج پرجا دھرم کا مضمون لکھا جائیگا۔

(نوٹ منجانب مترجم) [1] سوارتھ یعنی خود غرضی۔

۱۴- سوال - لوگ کہتے ہیں کہ شرادھ میں سنیاسی آئے یا کھانا کھائے تو اُس کے پتر بھاگ جائیں اور نرک میں گریں

شرادھ میں سنیاسی کو بھوجن دینے سے پتر نہیں بھاگتے

جواب اول تو مرے ہوئے پتروں (بزرگوں) کا آنا اور کیا ہوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ناممکن اور وید اور دلیل کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے - اور جب آتے ہی نہیں تو بھاگ کون جائیں گے؟ جب اپنے گناہ و ثواب کے مطابق ایشور کے انتظام سے مرنے کے پیچھے جیو (روح) جنم لیتے ہیں - تو اُن کا آنا کیسے ہو سکتا ہے؟ اسلئے یہ بھی بات خود غرض پورانی اور برا گیوں کی جھوٹھی گھڑی ہوئی ہے - ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جہاں سنیاسی جائیں گے - وہاں یہ مُردے کا شرادھ کرنا وید وغیرہ شاستروں کے برخلاف ہونے سے پاکھنڈ دور بھاگ جائے گا۔

۱۵- سوال - جو برہمچریہ سے سنیاس لیگا اُس کا نبھانا مشکل ہے ہوگا اور شہوت کا روکنا بھی نہایت مشکل ہے - اس لئے گرہستی بان پرستھ ہو کر جب بوڑھا ہو جاوے تبھی سنیاس لے تو اچھا ہے۔

برہمچریہ آشرم سے بھی سنیاس لے سکتے ہیں

جواب - جو نبھا نہ سکے - جو اس کو نہ روک سکے وہ برہمچریہ سے سنیاس نہ لے - لیکن جو روک سکے - وہ کیوں نہ لے؟ جس آدمی نے وشئے (نفس پرستی) کے عیب اور منی کی حفاظت کے فوائد جان لئے ہیں وہ نفس پرست کبھی نہیں ہوتا - اور اُس کی منی کو بچار (فکر و خوض) کی آگ جلا جاتی ہے - یعنی اُسی میں صرف ہو جاتی ہے - جیسے طبیب اور دوا کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے ویسے تندرست کے لئے نہیں اسی طرح جس مرد یا عورت کو علم دھرم کی ترقی اور سب عالم کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہو وہ شادی نہ کرے - جیسے پنچ شکھا وغیرہ مرد اور گارگی وغیرہ عورتیں ہوئیں تھیں - اس لئے سنیاسی ہونا انھیں آدمیوں کو واجب ہے جو اُس کی قابلیت رکھتے ہوں اور جو اس قابل نہ ہونے پر بھی سنیاس اختیار کرے گا وہ آپ ڈوبے گا اور دوسروں کو بھی ڈبائے گا - جیسے "سمراٹ" چکرورتی راجہ ہوتا ہے ویسے ہی "پری وراٹ" سنیاسی ہوتا ہے کیونکہ راجہ اپنے ملک یا اپنے رشتہ داروں میں عزت پاتا ہے اور سنیاسی سب جگہ عزت پاتا ہے -

विद्वत्वं च नृपत्वं च नैव तुल्यं कदाचन ।

स्वदेशे पूज्यते राजा विद्वान् सर्वत्र पूज्यते ।

چانکیہ نیتی شاستر کا شلوک ہے - عالم اور راجا کی کبھی برابری نہیں ہو سکتی - کیونکہ راجا اپنے راج ہی میں عزت و توقیر پاتا ہے اور عالم سب جگہ عزت و تعظیم حاصل کرتا ہے۔

چار چار مہینے تک بیچ شکھا وغیرہ اور دیگر سنیاسی کتنے ہی برسوں تک ٹھیرتے تھے۔ اور ایک جگہ نہ رہنا" یہ بات آجکل کے پاکھنڈی سمپرداؤں نے بنائی ہے کیونکہ اگر سنیاسی ایک جگہ زیادہ رہے گا تو ہمارا پاکھنڈ ٹوٹ کر زیادہ نہ بڑھ سکے گا۔

۱۳۔سوال۔ سنیاسی کو پرا پکار کے لئے دھن لینا جائز ہے۔

यतीनां काञ्चनं दद्यात्ताम्बूलं ब्रह्मचारिणाम् ।
चौराणामभयं दद्यात्स नरो नरकं व्रजेत् ॥

اس قسم کے قولوں کا مطلب یہ ہے کہ سنیاسیوں کو جو سونا دان دے تو دینے والا نرک کو حاصل کرے۔

جواب۔ یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف سمپردائی اور خودغرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ (وہ جانتے ہیں) کہ سنیاسیوں کو دولت ملے گی تو دے ہماری تردید زیادہ کریں گے اور ہمارا نقصان ہوگا نیز وے ہمارے تابع بھی نہ رہیں گے اور جب بھکشا وغیرہ کام ہمارے ماتحت رہیگا تو وہ ڈرتے رہینگے۔ جب جاہل اور خودغرضوں کو دان دینے میں اچھا سمجھتے ہیں تو عالم اور فیض رساں سنیاسیوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہوسکتا۔ دیکھو

विविधानि च रत्नानि विविक्तेषूपपादयेत् ॥ मनु० अ ११। ६।

طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت وی وکت یعنی سنیاسیوں کو دویں۔ اور وہ شلوک بھی بے معنی ہے کیونکہ سنیاسی کو سونا دینے سے یجمان نرک کو جاوے تو چاندی۔ موتی ہیرا وغیرہ دینے سے سورگ کو جائیگا؟

سوال یہ پنڈت جی اس کی عبارت پڑھنے میں بھول گئے یہ ایسا ہے کہ

"यतिहस्ते धनं दद्यात्"

یعنی جو سنیاسیوں کے ہاتھ میں دولت دیتا ہے وہ نرک میں جاتا ہے۔

جواب یہ بھی قول کسی جاہل نے من گھڑت بنایا ہے کیونکہ جو ہاتھ میں دولت دینے سے دینے والا نرک کو جائے تو کیا پاؤں پر دھرنے یا گٹھری باندھ کر دینے سے سورگ کو جائیگا؟ اس لئے ایسی گھڑت قابل تسلیم نہیں۔ ہاں یہ بات تو ہے کہ جو سنیاسی ضرورت سے زیادہ رکھے گا تو چور وغیرہ کے ہاتھوں تکلیف میں مبتلا ہوگا اور اس کی محبت میں پھنس جائیگا۔ لیکن جو عالم ہے وہ نامناسب کارروائی کبھی نہ کریگا۔ نہ محبت میں پھنسے گا کیونکہ وہ پہلے گرہ آشرم میں یا برہمچریہ میں سب کچھ بھوگ کر یا دیکھ چکا ہے۔ اور جو برہمچریہ سے (سنیاسی) ہوتا ہے وہ پورا ویراگی ہونے سے کبھی کہیں نہیں پھنستا۔

(آزاد مطلق) ہے اور روح کبھی بندھن میں اور کبھی مکت رہتی ہے۔ پرمیشور کو محیط کل اور ہمہ دان ہونے سے وہم یا جہالت کبھی نہیں ہو سکتی اور روح کو کبھی علم اور کبھی جہالت ہوتی ہے۔ پرمیشور پیدائش و موت کی تکلیف میں کبھی نہیں پڑتا اور روح پڑتی ہے اِس لیئے اُن کا یہ وعظ فضول ہے ؛

سوال۔ سنیاسی تمام اعمال سے چھوٹ جاتا ہے اور آگ اور دھات کو نہیں چھوتا یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔

"सम्यङ् नित्यमास्ते यस्मिन्, यद्वा सम्यङ् न्यस्यन्ति दुःखानि कर्माणि येन स संन्यासः स प्रशस्तो विद्यते यस्य स संन्यासी"

جو برہمسوروپ (عابد) اور جس نے بُرے کام ترک کر دیے ہوں ایسی نیک خصلت جس میں ہو وہ سنیاسی کہلاتا ہے۔ اس لیئے نیک کام کا فاعل اور بُرے کاموں کی بیخ کنی کرنے والا سنیاسی کہلاتا ہے ؛

۱۱ سوال۔ تدریس اور وعظ گرہستی کیا کرتے ہیں۔ پھر سنیاسی کو کیا غرض ہے۔

سنیاسی کا کام گرہستی نہیں کر سکتے۔

جواب۔ سچا وعظ سب آشرم والے کریں اور سُنیں۔ لیکن جتنی فرصت اور ناطرفداری سنیاسی کو ہوتی ہے۔ اُتنی گرہستیوں کو نہیں۔ ہاں جو براہمن ہیں اُنکا یہی کام ہے کہ مرد مردوں کو اور عورت عورتوں کو سچا وعظ کریں اور پڑھاویں جتنی گھومنے کی فرصت سنیاسی کو ملتی ہے اُتنی گرہستھ (خانہ دار) براہمن وغیرہ کو کبھی نہیں مل سکتی۔ جب براہمن وید کے خلاف چلیں تب اُنکا انتظام کرنے والا سنیاسی ہوتا ہے۔ اسلیئے سنیاس کا ہونا مناسب ہے ؛

۱۲۔ سوال "एक रात्रिं वसेद् ग्रामे"

سنیاسی جب تک درست جہاں جتنا مناسب سمجھے ٹھیرے

ایسے قولوں سے سنیاسی کو ایک جگہ صرف ایک رات رہنا چاہیے۔ زیادہ نہیں ٹھیرنا چاہیئے۔

جواب۔ یہ بات کسی درجہ تک درست ہے۔ کیونکہ ایک جگہ رہنے سے دنیا کا بھلا زیادہ نہیں ہو سکتا اور دوسری جگہ پر جانے کا غرور ہوجاتا ہے۔ محبت و نفرت بھی زیادہ ہوتی ہے ؛ لیکن جو زیادہ بہتری ایک جگہ رہنے سے ہوتی ہو تو رہے جیسے جنک راجہ کے پاس

(نوٹ منجانب مترجم) [1] یعنی یہ غرور ہو جاتا ہے کہ ہم سادھو ہیں۔ سادھو کسی کے پاس نہیں جایا کرتے بلکہ راجہ لوگ خود سادھوؤں کے پاس آکر فیض حاصل کر سکتے ہیں ؛

یہ کسی شاعر کا قول ہے (ترجمہ) جو کوشش کرنے سے بھی مطلب حاصل نہ ہو تو اس میں کیا عیب ؟ یعنی کوئی بھی نہیں ۞ تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ گرہ آشرم سے بہت اولاد ہو کر آپس میں نفاق کر لڑ مریں تو نقصان کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اختلاف رائے سے لڑائی بہت ہوتی ہے جب سنیاسی ایک وید وکت دھرم کے وعظ سے باہم محبت پیدا کرائیگا تو لاکھوں انسانوں کو بچا دیگا۔ ہزاروں عیالداروں کے مانند انسانوں کی ترقی کریگا۔ اور سب انسان تو سنیاس حاصل کر ہی نہیں سکتے کیونکہ سب کی نفس پرستی کبھی نہیں چھوٹ سکے گی۔ جو سنیاسیوں کی وعظ سے دھارمک لوگ ہونگے۔ وے سب سنیاسی کی اولاد کے برابر ہیں ۞

۱۰۔ سوال۔ سنیاسی لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کچھ کرنا نہیں چاہیئے۔ کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا لے کر مزہ میں رہنا۔ جہالت مجسم دنیا سے مغز زنی کیوں کرنی ؟ اپنے کو خدا مانکر قانع رہنا۔ کوئی اگر پوچھے تو اُس کو بھی ویسی ہی ہدایت کرنی کہ تو بھی خدا ہے۔ تجھ کو گناہ و ثواب نہیں لگتا کیونکہ سردی گرمی جسم کا۔ بھوکھ پیاس پران کا اور رنج و راحت من کا خاصہ ہے۔ دنیا جھوٹھی اور دنیا کے کاروبار بھی سب فرضی یعنی جھوٹھے ہیں۔ اس لئے اس میں پھنسنا داناؤں کا کام نہیں۔ جو کچھ گناہ و ثواب ہوتا ہے وہ جسم اور حواس کا خاصہ ہے روح کا نہیں۔ اس قسم کی وعظ کرتے ہیں اور آپنے کچھ عجیب سنیاس کا دھرم کہا ہے اب ہم کس کی بات سچی اور کس کی جھوٹی مانیں ؟

سنیاسی کرم سے آزاد نہیں ہو جاتا

جواب۔ کیا اُنکو اچھے کام بھی کرنے نہیں چاہئیں۔ دیکھو

"वैदिकैश्चैव कर्मभिः"

منوجی نے ویدک کرم جو دھرم کے سچے کام ہیں سنیاسیوں کو بھی ضرور کرنے لکھے ہیں۔ کیا خورد و پوش وغیرہ کام وے چھوڑ سکیں گے ؟ جو یہ کام نہیں چھوٹ سکتے تو کیا وہ نیک کام چھوڑنے سے ذلیل اور گناہگار نہیں ہوں گے ؟ جب گرہستوں سے روٹی اور کپڑا وغیرہ لیتے ہیں اور عوض میں اُن کے بھلائی نہیں کرتے تو کیا وے بھاری گناہگار نہیں ہوں گے ؟ جیسے آنکھ سے دیکھا کان سے سُنا نہ جاوے تو آنکھ اور کان کا ہونا فضول ہے۔ ویسے ہی جو سنیاسی سچی وعظ اور وید وغیرہ سچے شاستروں کو بچارتے اور اُن کی اشاعت نہیں کرتے تو وے بھی دنیا پر بار بیکار ہیں۔ اور جو یہ لکھتے اور کہتے ہیں کہ جہالت میں پھنسی ہوئی دنیا سے سر دردی کیوں کریں ایسی وعظ کرنے والے ہی خود جھوٹے اور گناہ کے بڑھانے والے گناہگار ہیں۔ جو کچھ جسم وغیرہ سے کام کیا جاتا ہے وہ سب آتما ہی کا ہے۔ اور اُس کے ثمرہ کا بھوگنے والا بھی آتما ہے ۞ جو روح کو خدا بتلاتے ہیں وے جہالت کی نیند میں سوتے ہیں۔ کیونکہ روح محدود محدود علم والی اور خدا محیط کل ہمہ دان ہے ۞ پرمیشور ازلی۔ پاک۔ عالم۔ مکت سبھاو والا

اور پرمیشور کا یقین اور بغیر ویراگ کے سنیاس حاصل کرنے میں دنیا کی زیادہ بھلائی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے کہاوت ہے کہ براہمن کو سنیاس کا حق ہے غیر کو نہیں۔ اس بارہ میں منو کا حوالہ بھی ہے۔

एष वोऽभिहितो धर्मो ब्राह्मणस्य चतुर्विधः ।

पुण्योऽक्षयफलः प्रेत्य राजधर्मान् निबोधत ॥ मनु० ६ । ९७ ॥

یہ منوجی مہاراج کہتے ہیں کہ "اے رشیو! یہ چاروں یعنی برہم چریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ۔ اور سنیاس آشرم کرنے براہمن کا دھرم ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ میں ثواب اور جسم چھوڑنے کے پیچھے مکتی روپ اعلےٰ سرور کو دینے والا سنیاس دھرم ہے۔ اس سے آگے راجاؤں کا دھرم مجھ سے سنو"۔

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر براہمن کا ہے اور کشتری وغیرہ کا برہم چریہ آشرم ہے۔

سنیاس کی ضرورت اور اُس کے فوائد کا بیان

سوال۔ سنیاس لینے کی ضرورت کیا ہے؟

جواب۔ جیسے جسم میں سر کی ضرورت ویسی ہی آشرموں میں سنیاس آشرم کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر علم دھرم کبھی نہیں بڑھ سکتا اور دوسرے آشرموں کو تحصیل علم۔ امور خانہ داری۔ اور ریاضت وغیرہ میں مصروف ہونے سے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ طرفداری چھوڑ کر برتاؤ کرنا دیگر آشرموں کو مشکل ہے۔ جیسے سنیاسی سب طرف سے آزاد ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے ویسا دوسرے آشرم والا نہیں کر سکتا کیونکہ سنیاسی کو سچے علم سے موجودات کے کماحقہ علم کی ترقی کرنے کی جتنی فرصت ملتی ہے اتنی دوسرے آشرم والے کو نہیں مل سکتی مگر جو برہم چریہ سے سنیاسی ہو کر دنیا کو سچی تعلیم و نصیحت کر کے جس قدر ترقی کر سکتا ہے اتنی گرہستھ یا بان پرستھ آشرم کر کے سنیاس لینے والا نہیں کر سکتا۔

سوال۔ سنیاس لینا ایشور کی منشاء کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایشور کا مدعا انسانوں کی ترقی کرنے میں ہے۔ جب گرہ آشرم نہیں کریگا تو اُس سے اولاد ہی نہیں ہوگی جب سنیاس آشرم ہی افضل ہے اور سب انسان کریں تو انسانوں کی نسل قطع ہو جائیگی۔

جواب۔ بھلا بیاہ کر کے بھی بہت سے لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا ہو کر جلد مر جاتی ہے۔ پھر وہ بھی ایشور کے مدعا سے برخلاف کرنے والا ہوا یا نہیں اگر تم یہ کہو کہ۔

"यत्ने कृते यदि न सिध्यति कोऽत्र दोषः"

جب سنیاسی سب بھاووں یعنی اشیا میں غرض اور خواہش سے مبرا اور سب بیرونی اندرونی کاروبار میں بھاو (خیال) سے پاکیزہ ہوتا ہے تب ہی اس جسم میں اور موت کے بعد ہمیشہ خوشی کو حاصل کرتا ہے +۱۳+ اس لئے برہم چاری گرہستی بان پرستھی۔ اور سنیاسیوں کو واجب ہے کہ کوشش سے دس صفات والے مندرجہ ذیل دھرم پر عمل کریں +۱۴+

دھرم کے دس لکشن جن پر چلنا سب کا فرض ہے۔

۷۔ پہلی صفت (دھرتی) ہمیشہ استقلال رکھنا۔ دوسری (کھشما) مذمت و تعریف عزت و بے عزتی۔ نفع و نقصان وغیرہ تکلیفات میں بھی ثابت قدم رہنا۔ تیسری (دم) من (دل) کو ہمیشہ دھرم میں راغب کر ادھرم سے روک دینا یعنی ادھرم کرنے کی خواہش بھی نہ اٹھنا۔ چوتھی۔ (استیہ) چوری کا چھوڑ دینا یعنی بدون اجازت یا مکر و فریب۔ عہد شکنی۔ یا کسی بیوپار (دنیوی قاعدہ) اور وید کے حکم کے خلاف وعظ کر کے بیگانے مال کو لے لینا چوری اور اس کو چھوڑ دینا ساہوکاری کہلاتی ہے۔ پانچویں (شوچ) محبت نفرت اور طرفداری چھوڑ کر اندرونی۔ اور پانی مٹی وغیرہ کے ملنے سے بیرونی پاکیزگی رکھنی۔ چھٹی (اندریہ نگرہ) ادھرم کے اعمال سے روک کر حواس کو دھرم ہی میں ہمیشہ چلانا۔ ساتویں۔ (دھی) منشی اشیا یا عقل کو ضایع کرنے والی دیگر اشیاء بدوں کی صحبت کاہلی۔ اور غفلت وغیرہ کو چھوڑ کر عمدہ اشیاء کا استعمال۔ نیک آدمیوں کی صحبت اور یوگ کی مشق سے عقل بڑھانا۔ آٹھویں (ودیا) مٹی سے لیکر پرمیشور تک کا کماحقہ علم اور ان سے مناسب فائدہ اٹھانا۔ ست جیسا آتما میں ویسا دل میں جیسا دل میں ویسا زبان پر جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ ودیا اور اس کے خلاف اودیا ہے + نویں (ست) جو چیز جیسی ہو اس کو ویسا ہی سمجھنا ویسا ہی کہنا اور ویسا ہی کرنا۔ دسویں (اکرودھ) غصہ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر قرار طبیعت وغیرہ اوصاف کا حاصل کرنا دھرم کی صفت ہے + ان دس صفات والے طرفداری سے مبرا انصاف کے عمل والے دھرم پر چاروں آشرم والے عمل کریں اور اسی ویدوکت دھرم میں خود چلیں اور دوسروں کو سمجھا کر چلانا سنیاسیوں کا خاص دھرم ہے + ۱۵ +

اسی طرح سے آہستہ آہستہ سب تعلقات کے عیبوں کو چھوڑ خوشی غمی وغیرہ سب جفتوں سے آزاد ہو کر سنیاسی پرمیشور ہی میں قایم ہوتا ہے۔ سنیاسیوں کا افضل کام یہی ہے کہ سب گرہست وغیرہ آشرموں کو سب قسم کے کاروبار کا سچا اعتقاد کرا ادھرم کے کاروبار سے چھڑا سب شکوک کو رفع کر سچے دھرم کے کاروبار میں رغبت دلائیں + ۱۶ +

براہمن ہی سنیاس لے سکتا ہے

ہ۔ سوال۔ سنیاس لینا براہمن ہی کا دھرم ہے یا کشتری وغیرہ کا بھی۔

جواب۔ براہمن ہی کا حق ہے۔ کیونکہ جو سب ورنوں میں پورا عالم دھرم پر چلنے والا اور سب کی بھلائی چاہنے والا ہے اسی کو براہمن کہتے ہیں۔ بغیر پورے علم کے دھرم

ساتوں ویاہرتیوں[1] سے باقاعدہ پرانایام[2] جتنی طاقت ہو اُتنا کرے لیکن تین سے کم پرانایام کبھی نہ کرے سنیاسی کی یہی بڑی ریاضت ہے + ۸ + کیونکہ جیسے آگ میں تپانے اور گلا ڈالنے سے دھاتوں کی میل کٹ جاتی ہے ویسے ہی پرانوں کے روکنے سے من وغیرہ حواس کے عیب دور ہو جاتے ہیں + ۹ + اس لئے سنیاسی ہمیشہ پرانایام سے آتما۔ انتھ کرن۔ اور حواس کے عیبوں کو دھارنا[3] سے پاپ کو۔ پرتیاہار[4] سے صحبت کے عیب کو۔ اور دھیان[5] سے ایشور کی ذات کے خلاف گنوں یعنی رنج و خوشی اور جہالت وغیرہ جیو کے عیبوں کو دور کرے + ۱۰ + اس دھیان یوگ سے جس کو یوگ سے ناواقف لوگ بمشکل جان سکتے ہیں ہر خورد و کلاں شے میں پرمیشور کو موجود سمجھے اور اپنے آتما اور پرماتما پرمیشور کی قدرت کو دیکھے + ۱۱ + سب جانداروں سے ترک دشمنی۔ حواس کے محسوسات کا ترک ویدوں کے مطابق عمل اور بڑی سخت ریاضت سے اس دنیا میں موکش کو مذکورۂ بالا سنیاسی ہی حاصل کر اور کرا سکتے ہیں دوسرے نہیں + ۱۲ +

(نوٹ منجانب مترجم) [1] سات ویاہرتیاں یہ ہیں۔ بھوہ۔ بھوواہ۔ سوواہ۔ مہہ۔ جنہ۔ تپہ۔ ستیم۔ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں اور ان کے معنی ترتیب وار حسب ذیل ہیں:۔

حی و قیوم۔ راحت مطلق۔ محیط الکل۔ بزرگ و عظیم۔ خالق جہان۔ علیم کل و عادل۔ لایزال۔

[2] پراناام سے اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے والے سانس کو روکنے کے ذریعہ سے بڑھانے کی مشق کرنا مراد ہے یوگ کے مدارج میں سے یہ چوتھا درجہ ہے یوگ شاستر میں چار قسم کے پراناام گنائے ہیں۔ اول باہیہ یعنی سانس کو زور سے باہر پھینک کر طاقت بھر باہر روکنا۔ دوسرے آبھینتر یعنی باہر سے پاک و صاف ہوا کو اندر کھینچ کر جہاں تک قوت ہو اندر روکے رکھنا تیسرے ستنبھ ورتی سانس کو جہاں کا تہاں روک دینا اور چوتھے باہیا بھینتر اکشیپی۔ یہ سب سے زیادہ مشکل ہے اور اعلیٰ درجہ کے یوگی ہی اس کو کر سکتے ہیں + اس میں اگر سانس باہر جاتا ہو تو اُس کو اور بھی باہر ہی کی طرف نکالنا پڑتا ہے اور اگر اندر آتا ہو تو متواتر اندر ہی کھینچتے رہتے ہیں + خانہ داروں کو پراناام کرنا اکثر مضر ہو جاتا ہے جس کی کئی وجوہ ہیں (۱) اندریوں کا بس میں نہ رہنا (۲) چت کا ڈانواں ڈول رہنا (۳) بدھی کا سنسار میں پھنسے رہنا (۴) پاک صاف ہوا کا نہ ملنا۔ علاوہ ازیں جب تک یوگ کے پہلے دو درجے یعنی یم اور نیم طے نہ ہو جاویں تب تک آگے ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کامل اُستاد کے بغیر نہیں آ سکتیں اور جو محض اپنی عقل پر بھروسہ کرتا ہے وہ خطا کرتا ہے اور ضرور تکلیف اُٹھائیگا۔

[3] دھارنا سے چت کو کسی ایک مقام میں قائم کرنا مراد ہے (یوگ درشن ادھیائے ۳ سوتر ۱)

[4] پرتیاہار۔ جب اندریاں (حواس) اپنے اپنے محسوسات سے الگ ہو کر چت کے مطابق باقابو ہو جاتی ہیں اُس حالت کو پرتیاہار کہتے ہیں (یوگ درشن ادھیائے ۲ سوتر ۵۴)

[5] دھیان۔ دل کے قائم ہو جانے پر گیان کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا۔ دھیان کہلاتا ہے (یوگ درشن ادھیائے ۳ سوتر ۲)

धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् ॥ २५ ॥

अनेन विधिना सर्वांस्त्यक्त्वा सङ्गाञ् शनैः शनैः ।

सर्वद्वन्द्वविनिर्मुक्तो ब्रह्मण्येवावतिष्ठते ॥ २६ ॥ मनु०

अ० ६ ॥ ४६ । ४८ । ४९ । ५२ । ६० । ६६ । ६७ ।

७०-७३ । ७५ । ८० । ९१ । ९२ । ८१ ॥

جب سنیاسی راستہ میں چلے تب اِدھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ نیچے زمین کی طرف نگاہ رکھ کر چلے ہمیشہ کپڑے سے چھان کر پانی پیے۔ ہمیشہ ہی سچ بولے۔ ہمیشہ دل سے سوچکر سچائی کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرے ॥۱॥ جب کہیں وعظ یا مباحثے وغیرہ میں کوئی سنیاسی پر غصہ کرے یا اُس کی مذمت کرے تو سنیاسی کو لازم ہے کہ اُس پر آپ غصہ نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اُس کے بھلائی کے لیئے نصیحت ہی کرے۔ اور ایک مُنہ کے دو نتھنوں کے دو آنکھ کے اور دو کان کے سوراخوں میں منتشر ہوئی کلام کے کسی باعث سے بھی جھوٹ کبھی نہ بولے ॥۲॥ اپنے آتما اور پرمیشور پر قائم۔ غیر محتاج۔ شراب۔ گوشت وغیرہ سے اجتناب کیئے ہوئے آتما ہی کی مدد سے راحت کا طالب ہو کر اس دنیا میں دھرم اور علم کی ترقی کی خاطر وعظ کرنے کے لئے ہمیشہ گھومتا رہے ॥۳॥ سر کے بال۔ ناخن۔ ڈاڑھی۔ مونچھ کو منڈوا ڈالے۔ ایک اچھا سا برتن سونٹا اور کسمبھ وغیرہ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہنکر نشچت آتما کسی جاندار کو ایذا نہ دیکر سب جگہ گھومے ॥۴॥ جو اس کو ادھرم کے چلن سے روک۔ محبت و نفرت کو چھوڑ سب جانداروں سے بلا دشمنی برتاؤ کرتے ہوئے موکش کے لئے قوت بڑھایا کرے ॥۵॥ کوئی دنیا میں اُس کو بُرا یا بھلا کہے تاہم ہر آشرم کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوا وہ انسان یعنی سنیاسی سب جانداروں کے درمیان رو رعایت یا تعصب کو چھوڑ کر خود دھرماتما رہے اور دوسروں کو دھرماتما بنانے میں کوشش کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے کہ سونٹا۔ کمنڈل۔ اور گیروے کپڑے وغیرہ نشانات سے آراستہ ہونا دھرم کا باعث نہیں ہے۔ کُل انسان وغیرہ جان داروں کی اپنی سچی وعظ اور علم کے دان سے بہبودی کرنا سنیاسی کا مقدم کام ہے ॥۶॥ کیونکہ اگرچہ نرملی درخت کا پھل پیس کر گدلے پانی میں ڈالنے سے پانی کو صاف کر دیتا ہے تب بھی بغیر اُس کے ڈالے اُس کے نام کے لینے یا محض نام سننے سے پانی صاف نہیں ہو سکتا ॥۷॥ اس لئے براہمن یعنی پرمیشور کے جاننے والے سنیاسی کو واجب ہے کہ اوّل اوم اور اُس کے ساتھ

विचरेन्नियतो नित्यं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ ४ ॥
इन्द्रियाणां निरोधेन रागद्वेषक्षयेण च ।
अहिंसया च भूतानाममृतत्वाय कल्पते ॥ ५ ॥
दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः ।
समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणम् ॥ ६ ॥
फलं कतकवृक्षस्य यद्यप्यम्बुप्रसादकम् ।
न नामग्रहणादेव तस्य वारि प्रसीदति ॥ ७ ॥
प्राणायामा ब्राह्मणस्य त्रयोऽपि विधिवत्कृताः ।
व्याहृतिप्रणवैर्युक्ता विज्ञेयं परमन्तपः ॥ ८ ॥
दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ ९ ॥
प्राणायामैर्दहेद्दोषान् धारणाभिश्च किल्बिषम् ।
प्रत्याहारेण संसर्गान् ध्यानेनानीश्वरान् गुणान् ॥ १० ॥
उच्चावचेषु भूतेषु दुर्ज्ञेयामकृतात्मभिः ।
ध्यानयोगेन संपश्येद् गतिमस्यान्तरात्मनः ॥ ११ ॥
अहिंसयेन्द्रियासङ्गैर्वैदिकैश्चैव कर्मभिः ।
तपसश्चरणैश्चोग्रैस्साधयन्तीह तत्पदम् ॥ १२ ॥
यदा भावेन भवति सर्वभावेषु निःस्पृहः ।
तदा सुखमवाप्नोति प्रेत्य चेह च शाश्वतम् ॥ १३ ॥
चतुर्भिरपि चैवैतैर्नित्यमाश्रमिभिर्द्विजैः ।
दशलक्षणको धर्मः सेवितव्यः प्रयत्नतः ॥ १४ ॥
धृतिः क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं सर्ववेदसदक्षिणाम् ।
आत्मन्यग्नीन्समारोप्य ब्राह्मणः प्रव्रजेद् गृहात् ॥ २ ॥
यो दत्वा सर्वभूतेभ्यः प्रव्रजत्यभयं गृहात् ।
तस्य तेजोमया लोका भवन्ति ब्रह्मवादिनः ॥ ३ ॥
मनु० ६ ॥ ३८ । ३९ ॥

جینو چوٹی اور پانچ قسم کے یگ کی آگ کا چھوڑنا۔

۵۔ پرجاپتی یعنی پرمیشور کے حصول کے لئے اِشٹی یعنی یگ کر کے اُس میں یگیوپویت چوٹی وغیرہ نشانوں کو چھوڑا ہو نیہ وغیرہ پانچ قسم کی آگ کے بجائے پران اپان۔ ویان۔ اُدان اور سمان ان پانچ پرانوں کو مان کر براہمن پرمیشور کو جاننے والا گھر سے نکل کر سنیاسی ہو جاوے ؛ جو سب جانداروں یعنی ہر متنفس سے دشمنی کے خیال کو ترک کر کے گھر سے نکل کر سنیاسی ہوتا ہے۔ اُس برہم وادی یعنی پرمیشور کے الہام کئے ہوئے ویدوں کے مطابق دھرم وغیرہ علوم کی وعظ کرنے والے سنیاسی کو پرکاش سے یعنی مکتی کا پُر راحت لوک (درجہ) حاصل ہوتا ہے ؛

۶۔ سوال۔ سنیاسیوں کا کیا دھرم ہے ؟

سنیاسیوں کا دھرم

جواب۔ دھرم تو بے رو رعایت انصاف پر عمل کرنا۔ راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنا۔ وید میں لکھے ہوئے پرمیشور کے حکم کی فرمانبرداری۔ دوسروں کی بھلائی راست گفتاری وغیرہ وصف سب آشرم والوں کا یعنی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے۔ لیکن سنیاسی کا خاص دھرم یہ ہے ؛

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत् ।
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत् ॥ १ ॥
क्रुद्धन्तं न प्रतिक्रुध्येदाक्रुष्टः कुशलं वदेत् ।
सप्तद्वारावकीर्णां च न वाचमनृतां वदेत् ॥ २ ॥
अध्यात्मरतिरासीनो निरपेक्षो निरामिषः ।
आत्मनैव सहायेन सुखार्थी विचरेदिह ॥ ३ ॥
क्लृप्तकेशनखश्मश्रुः पात्री दण्डी कुसुम्भवान् ।

تیل کر خراب وخستہ ہوتے ہیں جو اکثر جہالت میں پھنسے ہوئے کم عقل یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم سب باتوں سے فارغ ہو گئے جن کو محض کرم کانڈی (پابند عمل) دُنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر علم نہیں دے سکتے اور نہ خود علم رکھتے ہیں۔ وے مبتلائے اضطراب ہو کر پیدائش و موت کی تکلیف میں پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے۔

वेदान्तविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्वाः
ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ॥
मुण्ड० । खं० २ । मं० ६ ॥

جو ویدانت یعنی پرمیشور کے کہے ہوئے وید منتروں کے معنی جاننے اور نیک چلن میں اعتقاد کے ساتھ قائم رہنے والے سنیاس یوگ سے پاک باطن سنیاسی ہوتے ہیں وے پرمیشور میں مُکتی کا سُکھ حاصل کر کے اور اُس کو بھوگ کر بعد ازاں جب مُکتی سُکھ کی میعاد پوری ہو جاتی ہے تب وہاں سے چھوٹ کر دنیا میں آتے ہیں۔ مُکتی کے بغیر دُکھ کی بیخ کنی نہیں ہوتی۔ کیونکہ

नवै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वावसन्तं
न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥ छान्दो० । प्र० ८ । खं० १२ ॥

جو جسم والا ہے وہ رنج و راحت کے حصول سے جدا کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جسم کو چھوڑ کر جیو آتما مُکتی میں محیط کل پرمیشور کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتا ہے تب اُس کو دنیوی رنج و راحت حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے

पुत्रैषणायाश्च वित्तैषणायाश्च लोकैषणायाश्च व्युत्थायाथ
भिक्षाचर्यं चरन्ति ॥ शत० । कां० १४ । प्र० ५ । ब्रा० २ । कं० १ ॥

دنیا میں شہرت یا فایدہ۔ دولت سے عیش یا عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو کر سنیاسی لوگ بھکشک ہو کر رات دن نجات کی تدابیر میں مشغول رہتے ہیں +

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं तस्यां सर्ववेदसं हुत्वा
ब्राह्मणः प्रव्रजेत् ॥ १ ॥ यजुर्वेदब्राह्मणे ॥

यच्छेद्वाङ्मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेज्ज्ञान आत्मनि ।
ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि ॥
कठ० । वल्ली ३ । मं० १३ ॥

عقلمند سنیاسی زبان اور دل کو ادھرم سے روک کر اُن کو علم و معرفت اور آتما (کے گیان) میں لگاوے اور اُس علم و معرفت اور اپنی آتما کو پرمیشور میں لگاوے اور اُس وگیان (علم و معرفت) کو برقرار مطلق آتما میں قائم کرے۔

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ मुण्ड० । खंड २ । मं० १२ ॥

یہ دیکھ کر کہ تمام دُنیوی عیش و راحت کرم (اعمال) سے جمع ہوتا ہے براہمن یعنی سنیاسی ویراگ اختیار کرے کیونکہ اکرت (غیر مصنوع) پرمیشور کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لیکر وید کے ماہر اور پرمیشور کو جاننے والے گرو کے پاس حصول علم و معرفت کے لئے جاوے اور وہاں جاکر تمام شکوک کو مٹاوے لیکن (جن لوگوں کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے) اُن کی صحبت ترک کر دے۔

अविद्यायामन्तरे वर्त्तमानाः स्वयं धीराः पण्डितम्मन्यमानाः जङ्घन्यमानाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः ॥१॥
अविद्यायां बहुधा वर्त्तमाना वयं कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति बालाः । यत्कर्मिणो न प्रवेदयन्ति रागात् तेनातुराः क्षीणलोकाश्च्यवन्ते ॥ २॥ मुण्ड० । खं० २ । मं० ८ । ९ ॥

جو جہالت کے اندر کھیل رہے ہیں اور اپنے آپ کو دانشمند اور پنڈت مانتے ہیں۔ وے چاہ ضلالت میں گرنے والے جاہل اس طرح دکھ اٹھاتے ہیں جس طرح اندھے کے پیچھے

اُس کو پاپ ہوتا ہے یا نہیں؟

(جواب) ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا۔

(سوال) یہ دو قسم کی بات کیوں کہتے ہو؟

سنیاس کی شرائط عام قاعدہ اور استثنائیں

(جواب) دو قسم کی نہیں۔ کیونکہ جو بچپن میں تارک الدنیا ہو کر لذات نفسانی میں پھنسے وہ سخت پاپی ہوتا ہے۔ اور جو نہ پھنسے وہ نہایت نیک نہاد سچا آدمی ہے۔

यदहरेव विरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा ब्रह्मचर्यादेव प्रव्रजेत् ॥

یہ براہمن گرنتھ کا قول ہے جس دن ویراگ[1] آجائے اُسی دن گھر (گرہستھ) یا جنگل (بان پرستھ آشرم) سے سنیاس لے لیوے۔

سنیاس کا طریق ترتیب سے پہلے لکھا گیا اور اب بیان وکلپ یعنی استثنائیں بیان کی جاتی ہیں۔ یعنی چاہیے بان پرستھ آشرم سے سنیاس لیوے یا گرہستھ آشرم سے اور تیسرا طریق یہ ہے کہ جو پورا عالم ضابطہ حواس۔ نفس پرستی کی خواہش سے آزاد سب کی بھلائی کرنے کی خواہش رکھنے والا آدمی ہو وہ برہم چریہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے اور ویدوں میں بھی

"यतयः[2] ब्राह्मणस्य विजानतः"

اس قسم کے پدوں (الفاظ) سے سنیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے۔

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः ।
नाशान्तमानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥

कठ० । वल्ली । २ । मं० २३ ॥

جس نے بدچلنی نہیں چھوڑی۔ جس کو طبیعت کا قرار حاصل نہیں۔ جس کی آتما یوگ میں قائم نہیں ہوتی اور جس کا دل یک سُو یا قائم نہیں وہ سنیاس لے کر بھی علم و معرفت سے پرمیشور کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اس لئے۔

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ویراگ سے پاپ کے کاموں سے سخت نفرت ہو جانا مُراد ہے۔

[2] यतयः سے اندریوں (حواس) کو ضبط میں رکھنے والے یوگی یا سنیاسی مراد ہیں۔ ब्राह्मणस्यविजानतः کے معنی ایشور کے وگیان (علم و معرفت) سے بہرہ ور برہم گیانی ودوان براہمن ہیں۔

اور جو کوئی کچھ بھکشا (کھانے کی چیز) دیجاوے اُسی سے گذارا کرتے ہوئے جنگل میں بستے ہیں وے لازوال محیط کل ۔ نفع و نقصان سے مبّرا پرمیشور کو پاکیزہ ہونے پر (پران دوارم) سے حاصل کرکے مسرور ہوتے ہیں۔

अभ्यादधामि समिधमग्ने व्रतपते त्वयि ।
व्रतञ्च श्रद्धां चोपैमीन्धे त्वा दीक्षितो अहम् ॥
यजुर्वेदे ॥ अध्याय २० । मं०२४ ॥

بان پرستھ کو واجب ہے کہ یہ خواہش کرکے کہ میں آگ میں ہوم کرکے اور دیکشا[1] پاکر برت یعنی سچّائی پر عمل اور یقین حاصل کروں۔ بان پرستھ ہووے ۔ طرح طرح کی ریاضت ۔ نیک صحبت یوگ ابھیاس[2] اور سچے بچار سے علم اور پاکیزگی حاصل کرے ٭

اس کے بعد جب سنیاس لینے کی خواہش ہو تب عورت کو لڑکوں کے پاس بھیج دیوے اور پھر سنیاس لیوے ٭

یہ مختصر طور پر بان پرستھ کا طریقہ لکھا گیا

سنیاس کا طریق

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयं भागमायुषः ।
चतुर्थमायुषो भागं त्यक्त्वा सङ्गान् परिव्रजेत् ॥ मनु० ६ । ३३

کس عمر میں سنیاسی ہو۔

۳۳ - اِس طرح جنگل میں عمر کے تیسرے حصے یعنی پچاسویں برس سے پچھتر ویں برس تک بان پرستھ رہ کر عمر کے چوتھے حصے میں تعلقات کو چھوڑ کر پرِبنی وراٹ یعنی سنیاسی ہو جاوے ٭

سوال - اگر کوئی گرہ آشرم اور بان پرست آشرم نہ کرکے سنیاس آشرم کو اختیار کرلے

[1] دیکشا سے ڈگری مراد ہے۔ کسی خاص آشرم میں داخل ہونے کی لیاقت تصدیق ہوکر دیکشا (سند) دیجاتی تھی ٭

[2] یوگ سے آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگانا اور ایشور کو پانا مراد ہے اور ابھیاس کے معنی مشق ہیں اس لئے یوگا بھیاس سے وہ ریاضت یا مشق مراد ہے جو ایشور کو پانے یا اُس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیجاتی ہے (مترجم)

اور دوج یعنی براہمن۔ کشتری اور ویش اس طرح گرہ آشرم میں رہ کر اپنے آتما میں مصمم ارادہ کرکے اور حواس پر بخوبی غالب ہو کر جنگل میں قیام کرے +۱+ گرجب گرہستی کے سر کے بال سفید اور بدن کی کھال ڈھیلی پڑ جائے اور پوتا بھی ہو گیا ہو تب جنگل میں جا کر رہے ×۲+ گاؤں کی خوردنی اشیاء اور پوشاک وغیرہ سب عمدہ عمدہ چیزیں ترک کرکے عورت کو لڑکوں کے پاس چھوڑ یا اپنے ساتھ لیکر بن (جنگل) میں قیام کرے +۲+ اگنی ہوترکا تمام وکمال سامان ساتھ لے کر گاؤں سے نکل حواس کو ضبط میں رکھتا ہوا۔ آرنیہ (جنگل) میں جا کر رہے۔ +۴+

بان پرستی کیلئے ہدایتیں

-۲- طرح طرح کے سا ما (سانک) وغیرہ اناج اچھے اچھے ساگ۔ جڑیں۔ پھول پھل کند وغیرہ سے مذکورہ بالا پنج مہا یگوں کو کرے اور اُسی سے اتیتھی کی خدمت اور اپنا بھی گذارا کرے +۵+

स्वाध्याये नित्ययुक्तः स्याद्दान्तो मैत्रः समाहितः ।

दाता नित्यमनादाता सर्वभूतानुकम्पकः ॥ १ ॥

अप्रयत्नः सुखार्थेषु ब्रह्मचारी धराशयः ।

शरणेष्वममश्चैव वृक्षमूलनिकेतनः ॥२॥ मनु० ६ ॥ ८ । २६ ॥

سوادھیائے یعنی پڑھنے پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہے۔ اپنے آتما کو قابو میں رکھے اور سب کا دوست ضابطہ الحواس۔ علم وغیرہ کا دان دینے والا اور سب پر رحم کرنے والا ہووے۔ کسی سے کچھ بھی نہ لیوے اور ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رکھے +۱+ راحت جسمانی کے لیے حد سے زیادہ کوشش نہ کرے بلکہ برہم چاری رہے یعنی اگرچہ اپنی عورت ساتھ ہو تاہم اُس کے ساتھ نفسانی حرکت کچھ نہ کرے۔ زمین پر سووے اپنے لواحقین یا اپنی چیزوں میں ممتا (محبت) نہ کرے اور درخت کی جڑ میں قیام کرے +۲+

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्य्यां

चरन्तः । सूर्य्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्राऽमृतः स पुरु

षो ह्यव्ययात्मा ॥ ॥ मुण्ड० ॥ खं० २ । मं० ११ ॥

جو شانت[1] عالم لوگ جنگل میں ریاضت۔ دھرم کی پابندی اور سچائی میں اعتقاد رکھتے ہوئے

[1] جن کی طبیعت میں اضطرابی نہو۔ (از جانب مترجم)

پانچواں سملاس

دربارۂ بان پرستھ اور سنیاس

ब्रह्मचर्य्याश्रमं समाप्य गृही भवेत् गृही भूत्वा वनी भवेद्वनी भू-
त्वाप्रव्रजेत ॥ शत० कां० १४ ॥

بان پرست کا وقت ۱۔ انسانوں کو واجب ہے کہ برہم چریہ آشرم کو پُورا کرکے گرہست میں داخل ہوں اور اُس کے بعد بان پرستھ اختیار کریں بعد ازاں سنیاسی ہو جائیں۔ آشرموں کی ترتیب اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा विधिवत्स्नातको द्विजः ।
वने वसेत्तु नियतो यथावद्विजितेन्द्रियः ॥ १ ॥
गृहस्थस्तु यदा पश्येद्वलीपलितमात्मनः ।
अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत् ॥ २ ॥
संत्यज्य ग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम् ।
पुत्रेषु भार्यां निःक्षिप्य वनं गच्छेत्सहैव वा ॥ ३ ॥
अग्निहोत्रं समादाय गृह्यं चाग्निपरिच्छदम् ।
ग्रामादरण्यं निःसृत्य निवसेन्नियतेन्द्रियः ॥ ४ ॥
मुन्यन्नैर्विविधैर्मेध्यैः शाकमूलफलेन वा ।
एतानेव महायज्ञान्निर्वपेद्विधिपूर्वकम् ॥ ५ ॥ मनु० ६ । १०-५ ॥

اس طرح سناتک یعنی وہ شخص جس نے برہم چریہ آشرم پورا کر لیا ہو گرہ آشرم کو اختیار کرے

मनु० ६।६०॥

यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः।
तथा गृहस्थमाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्व आश्रमाः॥२॥
यस्मात्त्रयोऽप्याश्रमिणो दानेनान्नेन चान्वहम्।
गृहस्थेनैव धार्य्यन्ते तस्माज्ज्येष्ठाश्रमो गृही॥३॥
स संधार्य्यः प्रयत्नेन स्वर्गमक्षयमिच्छता।
सुखं चेहेच्छता नित्यं योऽधार्यो दुर्बलेन्द्रियैः॥४॥ मनु०।

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا تب تک گھومتے ہی رہتے ہیں جب تک کہ سمندر کو حاصل نہیں کر لیتے۔ ویسے گرہست ہی کے سہارے سے سب آشرم قائم رہتے ہیں ٭

بغیر اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا ٭ چونکہ برہمچاری۔ بان پرستھ اور سنیاسی تین آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دیگر ہر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے۔ اسلئے گرہست جیشٹھ (اعظم) آشرم ہے یعنی سب کاروبار میں دھرم دھرن تمام آشرموں کا گذارہ کرانے والا ہے ٭

اسلئے جو موکش اور دنیوی راحت کی خواہش کرتا ہو وہ پوری کوشش سے گرہ آشرم میں داخل ہو جو گرہ آشرم دربل اندریہ یعنی ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے کے لائق نہیں اُسکو اچھی طرح اختیار کرنا چاہیئے ٭

(۵۳) اس لئے جتنا کچھ کاروبار دنیا میں ہے اُس کا سہارا گرہ آشرم ہے۔ اگر یہ گرہ آشرم نہ ہوتا تو تولد اولاد کے نہ ہونے سے برہمچریہ۔ بان پرستھ۔ اور سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے؟ جو کوئی گرہ آشرم کی مذمت کرتا ہے وہی مذموم ہے اور جو تعریف کرتا ہے وہی قابل تعریف ہے لیکن تب ہی گرہ آشرم میں راحت ملتی ہے جب عورت اور مرد دونوں باہم خوش عالم محنتی اور سب قسم کے کاموں سے واقفکار ہوں اسلئے گرہ آشرم کی راحت کا اصلی سبب برہمچریہ اور مسبوق الذکر سویمبر بیاہ ہے +

گرہ آشرم کی مذمت کرنے والا مذموم اور تعریف کرنے والا تعریف کے لائق ہے۔

یہ مختصر طور پر سماورتن۔ بیاہ اور گرہ آشرم کے بارہ میں ہدایت لکھدی۔ اسکے آگے بان پرستھ اور سنیاس کے بارہ میں لکھا جائے گا ٭

وید کی ہدایت کے مطابق جائز نہیں ہے تو اُس کا کلی یُگ میں ممانعت کرنا وید کے برخلاف کیوں نہیں ہے؟

اگر کلی یُگ میں اس مذموم فعل کی ممانعت مانی جائے تو ترتیا وغیرہ میں ہدایت سمجھی جائے۔ پس ایسے خراب کام کا سریشٹ یُگ (نیک زمانہ) میں ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اور سنیاس کی وید وغیرہ شاستروں میں ہدایت ہے اُس کی ممانعت کرنا بے بنیاد ہے۔ جب گوشت کی ممانعت ہے تو ہمیشہ ہی ممانعت ہے جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے تو اس شلوک کا مصنف کیوں بکواس کرتا ہے؟

اگر نشٹے یعنی خاوند کسی دور و دراز ملک کو چلا گیا ہو۔ گھر میں عورت نیوگ کرے اُسی وقت بیاہتا خاوند آجائے تو وہ کس کی عورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ بیاہے خاوند کی تو ہم نے مانا۔ لیکن یہ انتظام پاراشری میں تو نہیں لکھا۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے موقع ہیں؟ اگر بیمار پڑا ہو یا لڑائی ہو گئی ہو۔ اس قسم کی مصیبت کے موقع پانچ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے ایسے ایسے شلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہئیے۔

(۱۵۱) (سوال) کیوں جی تم پاراشر منی کے قول کو بھی نہیں مانتے؟

(جواب) چاہے کسی کا قول ہو۔ لیکن وید کے برخلاف ہونے سے نہیں مانتے اور یہ تو پاراشر کا قول بھی نہیں ہے کیونکہ جیسے برھمووواچ (برھما بولا) وسِشٹھ وواچ (وسِشٹ بولا) راموواچ (رام بولا) شِوواچ۔ (شِو بولا) وشنو وواچ (وشنو بولا) دیوی وواچ (دیوی بولی) اس طرح نیک آدمیوں کے نام لکھکر کتابوں کی تصنیف اس لئے کرتے ہیں کہ سب کی تعظیم کے لائق آدمیوں کے نام سے اِن کتابوں کو کُل دنیا مان لے اور ہمارا کافی گذارہ بھی ہو جائے۔ وید کے برخلاف کسی کتاب کو نہیں ماننا چاہئیے منوسمرتی سوائے جعلی شلوکوں کے باقی ماننے کے قابل ہے۔

اس لئے لایعنی کہانیوں سے پُر کتابیں بناتے ہیں۔ کچھ کچھ ملاوٹی شلوکوں کو چھوڑ کر منوسمرتی ہی وید کے مطابق ہے اور کوئی سمرتی نہیں ہے۔ ایسا ہی دیگر کتابوں کا حال سمجھ لو۔

(۱۵۲) (سوال) گرہ آشرم سب سے چھوٹا ہے یا بڑا

گرہست آشرم کی فضیلت

(جواب) اپنے اپنے فرائض کے لحاظ سے سب بڑے ہیں۔ لیکن

यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम् ।

तथैवाश्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितिम् ॥ १॥

(۱۴۹) ایسے لیسے شلوکوں کو نہ مانیں۔ جیسے:-

جعلی شلوک نہ مانے جاتے ہیں

पतितोपि द्विजः श्रेष्ठो न च शूद्रो जितेन्द्रियः
निर्दुग्धा चापि गौ पूज्या न च दुग्धवती खरी ॥
अश्वालम्भं गवालम्भं सन्यासं पलपैत्रिकम् ।
देवराच्च सुतोत्पत्तिं कलौ पञ्च विवर्जयेत् ॥
नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीवे च पतिते पतौ ॥
पञ्च स्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥

من گھڑت پراشری کے شلوک ہیں۔

(۱۵۰) اگر بدکار دوج کو نیک۔ اور نیکوکار شُودر کو ادنیٰ مانیں تو اس سے بڑھکر طرفداری ان جعلی شلوکوں پر اعتراض بے انصافی۔ ادھرم اور کیا ہوگا؟ کیا دودھ دینے والی یا نہ دینے والی گائے گوالوں کے پرورش کرنے کے لیے ہوتی ہیں؟ ویسے کمہار وغیرہ کے گدھی پرورش کرنے کے لئے نہیں ہوتی۔ اور یہ مثال بھی صادق نہیں آتی۔ کیونکہ دوج اور شودر ایک نوع انسان کی ہیں اور گائے اور گدھی علیحدہ نوع ہیں۔ اگرچہ کسی حیوانی نوع سے تمثیل کا ایک جز تمثیل علیہ سے مل بھی جائے تو بھی اس کا مطلب ٹھیک درست نہیں۔ اِس واسطے یہ شلوک علماء کی تسلیم کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے۔

جب اشوالمب یعنی گھوڑے کو مار کر یا گوالمب گائے کو مار کر ہوم کرنا ہی

لہ (نوٹ) ترجمہ منجانب مترجم۔
بدمعاش دوج بھی اچھا ہے۔ نیک چلن شودر ہو تو وہ بھی اچھا نہیں۔
کیونکہ دودھ نہ دینے والی گائے قابل قدر ہے۔ اور دودھ دینے والی گدھی قابل قدر نہیں۔
گھوڑے کو مار کر یگ میں ڈالنا۔ گائے کو مار کر ہون میں ڈالنا سنیاس۔ ماس کا پسنڈ۔ دیور سے اولاد پیدا کرنا۔ کلیگ میں یہ پانچوں باتیں ممنوع ہیں۔ خاوند کے قائب ہو جانے پر۔ موت پر سنیاسی ہونے پر۔ مخنث ہونے پر۔ خارج کیے جانے پر۔ عورتوں کو ان پانچ تکلیفات میں دوسرے خاوند کی اجازت ہے۔

بیاہ کا قاعدہ نہ ہو تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خراب و خستہ ہو جائیں۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب بیمار کمزور اور کم عمر ہو کر جلد جلد مر جائیں۔ کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کریگا۔ بڑھاپے میں کوئی کسی کی خدمت بھی نہیں کرے گا۔ اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب مریض کمزور اور کم عمر ہو کر خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جائیں۔ کوئی کسی کی جائداد کا مالک یا وارث بھی نہ ہو سکے گا اور نہ کسی کا کسی چیز پر دیر تک اختیار رہے گا اس قسم کی خرابیوں کے رفع کرنے کے لیئے شادی ہی ہونا بالکل درست ہے ؛

عورت کے حاملہ ہونے کے وقت اگر جوانی کے باعث رہا نہ جائے تو کیا کرنا چاہیئے

(۱۴۶) (سوال) جب ایک بیاہ ہوگا ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لیے ایک مرد رہے گا اس عرصہ میں عورت حاملہ۔ دائم المریض۔ یا مرد دائم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے تو پھر کیا کریں۔

(جواب) اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جاوے تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں ؛

چاروں قسم کے پرشارتھ سے گرہستی لوگ سب کام سرانجام دیتے رہیں

(۱۴۷) جہاں تک ہو سکے ناحاصل شدہ چیز کی خواہش۔ حاصل کردہ کی حفاظت اور محفوظ کی ترقی۔ ترقی کردہ دولت کا خرچ ملک کی بہبودی میں کیا کریں۔

سب قسم کے یعنی اپنے اپنے ورن آشرم کے کاموں کو مذکورۂ بالا طریق سے بڑے شوق و کوشش کے ساتھ تن من دھن لگا کر ہمیشہ سب کی بھلائی کے خیال سے کیا کریں ؛

گرہستی کو دوست دشمن سے کیسے برتنا چاہیئے۔

(۱۴۸) اپنے ماں باپ۔ ساس سسر کی نہایت خدمت کریں۔ دوست اور ہمسایہ۔ راجا۔ ودوان۔ حکیم۔ اور نیک مردوں سے محبت رکھیں۔ اور جو بدمعاش ادھرمی ہوں اُن سے اُپیکشا یعنی کینہ چھوڑ کر اُن کی اصلاح کی کوشش کیا کریں ؛

جہاں تک ہو سکے وہاں تک محبت سے اپنے بچوں کے عالم اور تربیت یافتہ بننے بنانے میں دولت وغیرہ اشیاء کو خرچ کر کے اُن کو پورے عالم اور تربیت یافتہ بنا دیں اور دھرم کے کام کر کے موکش (نجات) کی بھی تدابیر کیا کریں کہ جس کے حصول سے سرور اور راحت حاصل ہو ؛

منو کے حوالہ سے نیوگ سے پیدا شدہ لڑکا اُسی طرح باپ کا وارث ہوتا ہے جیسے شادی سے پیدا شدہ۔

(۱۴۱) جیسا "اورس" یعنی بیاہے خاوند سے پیدا شدہ لڑکا باپ کی جائداد کا مالک ہوتا ہے ویسے ہی "کھیشترج" یعنی نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے بھی مرے باپ کے وارث ہوتے ہیں ؎

جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی۔ یا بُرے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں وہ بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔

(۱۴۲) اب اِس پر عورت اور مرد کو دھیان رکھنا چاہیئے کہ ویرج اور رج کو بے بہا سمجھیں جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی۔ یا بُرے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں وہ بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہو کر بھی اپنے کھیت یا باغیچہ کے سوائے اور کہیں بیج نہیں بوتے جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے تو جو شخص سب سے اعلےٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو بُرے کھیت میں کھوتا ہے وہ بھاری بے وقوف کہاتا ہے کیونکہ اُسکا پھل اُسکو نہیں ملتا۔ اور

ایک طرح سے بیٹا باپ کا آتما ہوتا ہے اُس میں دو ثبوت

(۱۴۳) "आत्मा वै जायते पुत्रः"

یہ براہمن گرنتھوں کا قول ہے۔

अङ्गादङ्गात्सम्भवसि हृदयादधिजायसे ।
आत्मा वै पुत्रनामासि स जीव शरदः शतम् ॥ निरु० ३ । ४ ।

اے فرزند! تو عضو عضو سے پیدا ہوسے ویریہ سے اور دل سے پیدا ہوتا ہے اس لیئے تو میرا آتما ہے مجھ سے پہلے مت فوت ہو بلکہ سو برس تک زندہ رہ ؎

بیگانے مرد یا عورت سے بدفعلی کرنا بھاری گناہ ہے۔

(۱۴۴) جس سے ایسے ایسے نیک نہاد اور بلند خیال انسانوں کے جسم پیدا ہوتے ہیں اُس کو رنڈی وغیرہ بُرے کھیت میں بونا یا خراب بیج اچھے کھیت میں ڈلوانا بڑا بھاری گناہ ہے۔

بیاہ کرنے کی ضرورت اور اُس کے فوائد اور "فری لو" کی تردید۔

(۱۴۵) (سوال) بیاہ کیوں کرنا۔ کیونکہ اس سے مرد عورت کو بندش میں پڑ کر بہت تنگ ہونا اور دُکھ بھوگنا پڑتا ہے اسلیئے جس کے ساتھ جس کی محبت ہو تب تک وسے ملے رہیں۔ جب محبت چھوٹ جائے تو چھوڑ دیں ؎

(جواب) یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے۔ انسانوں کا نہیں۔ اگر انسانوں میں

٭ "فری لو" بمعنی آزادانہ محبت۔ مترجم ؎

خواہش کرے کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہو سکے گی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے۔ لیکن اُس بیاہے مہاشے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے۔
ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر تولد اولاد کے ناقابل ہو تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ تولد اولاد کی خواہش مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کیجئے ؛

(۱۳۹) جیسا کہ پانڈو راجا کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا اور جیسا ویاس جی نے چتر انگد اور وچتر ویرج کے مرجانے پر اُن اپنے بھائیوں کی عورتوں سے نیوگ کرکے امبیکا امبا سے دھرت راشٹر اور انبالیکا سے پانڈو اور داسی سے ودُر کو پیدا کیا۔ اِس قسم کے تاریخی واقعات بھی اِس بارہ میں ثبوت ہیں ؛

اس بارہ میں تواریخی واقعات

(۱۴۰)

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।
विद्यार्थं षड् यशोर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥ १ ॥
बन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा ।
एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥२॥ मनु० ६ ॥ ७६।८१

اسی بارہ میں منوسمرتی کے شلوک

اگر بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو تو بیاہی عورت آٹھ برس اور اگر علم و نیکنامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ بھوگ کے لیے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کرکے پھر نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے ؛
جب شادی شدہ خاوند آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جائے ؛ ۱ ؛
ویسے ہی مرد کے لیے بھی قاعدہ ہے کہ۔
عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھہرے) اولاد ہو کر مر جائے تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارھویں برس تک اور جو بد کلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے ؛ ۲ ؛
ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر اولاد پیدا کر کے اُسی بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرے ؛
اِس قسم کے حوالجات اور دلائل سے سویمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی ترقی کرنی چاہیئے ؛

ज्येष्ठो यवीयसो भार्य्यां यवीयान्वाग्रजस्त्रियम् ।

पतितौ भवतो गत्वा नियुक्तावप्यनापदि ॥ २ ॥

औरसः क्षेत्रजश्चैव ॥ ३ ॥ मनु० ९ ॥ ५९ । ५८ । १५९ ॥

منو کے تین پرمان نیوگ کے بارہ میں۔

یہ سب منوجی نے لکھا ہے کہ سپنڈ یعنی خاوند کی چھ پشتوں میں خاوند کے چھوٹے یا بڑے بھائی یا اپنی ذات والے نیز اپنے سے اعلےٰ ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ ہونا چاہیئے بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہوں۔ تب نیوگ ہونا مناسب ہے اور جب اولاد بالکل نہ ٹھہرے تب نیوگ ہو۔ اگر آپت کال یعنی اولاد کے ہونے کی خواہش کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا اور چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ ہو اور نیز اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ وے نیوگ شدہ آپس میں صحبت کریں تو اپنے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں۔

مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے۔ اسکے پیچھے صحبت نہ کریں اور اگر دونوں کے لیے نیوگ ہوا ہو تو چوتھے حمل تک۔

حاصل کلام مذکورۂ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں۔ پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔ اس سے پتت یعنی گرے ہوئے گنے جاتے ہیں۔

اور اگر بیاہی عورت مرد بھی دسویں حمل سے زیادہ صحبت کریں تو شہوت پرست اور لائق مذمت ہوتے ہیں یعنی بیاہ یا نیوگ اولاد ہی کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اندھا دھند شہوت رانی کے لیے نہیں۔

(۱۴۸) (سوال) نیوگ مرے پیچھے ہی ہوتا ہے یا خاوند کے جیتے بھی؟

خاوند کی زندگی میں بھی نیوگ ہوسکتا ہے۔

(جواب) جیتے بھی ہوتا ہے۔

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ॥ ऋ० मं० १० । सू० १० । मं० १० ॥

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ ”اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی

(۱۳۶) (سوال) ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں اور بیاہ اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں۔

عورت و مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں اور شادی شدہ و نیوگ شدہ خاوندوں کے کیا نام ہوتے ہیں

(جواب)

सोमः प्रथमो विविदे गन्धर्वो विविद उत्तरः ।
तृतीयो अग्निष्टे पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥ ऋ० मं० १० । सू० ८५ । मं० ४० ॥

اے عورت تجھ کو جو تیرا پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے اُس کا نام کنوارپن وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے۔ جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا وہ گندھرو ایک عورت سے ہم بستری ہو چکنے سے گندھرو۔ جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے وہ بہت حرارت رکھنے سے اگنی نام والا اور جو تیرے چوتھے سے لیکر گیارھویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں وے منش نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اور جیسے [इमां त्वमिन्द्र] اس منتر سے گیارھویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے ؂

(سوال) ایکادش لفظ سے دس لڑکے اور گیارھواں خاوند کو کیوں نہ لگیں۔

(جواب) جو ایسا ترجمہ کرو گے تو

"विधवेव देवरम्" "देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते"
"अदेवृघ्नि" और "गन्धर्वो विविद उत्तरः"

ان وید کے حوالجات سے برخلاف معنی ہوں گے۔ کیونکہ تمہارے ترجمہ سے دوسرے خاوند کا کرنا ہی نہیں ہو سکتا ؂

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया ।(۱۳۸)
प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये ॥ १ ॥

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥ निरु० ॥ अ० ३। खण्ड १५ ॥

دیور اُس کو کہتے ہیں کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی یا اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والا ہو جس سے نیوگ کرے اُسی کا نام دیور ہے۔

(۱۳۴) اے بیوہ عورت تو اس مرے ہوئے خاوند کی امید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے دوسرے منتر کے معنی دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر اور اسبات کا خیال اور یقین رکھ کہ اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ تعلق ہیوہ لینے والے نیوگ کرنے والے خاوند کے تعلق کے لئے نیوگ ہوگا تو یہ پیدا شدہ بچہ اُسی نیوگ کرنے والے خاوند کا ہوگا اور اگر تو اپنے لیے نیوگ کرے گی تو یہ اولاد تیری ہوگی اسی طرح یقین رکھ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اسی اصول کی پابندی کرے۔

अदेवृघ्न्यपतिघ्नीहैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥
अथर्व०॥ कां० १४। अनु० २। मं० १८ ॥

تیسرے وید منتر کا پرمان اے پتی اور دیور کو دُکھ نہ دینے والی عورت اس گرہست آشرم میں تو حیوانوں کے ساتھ بھلائی کرنے والی۔ اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنے والی خوبصورت تمام شاستروں کے علم سے مزین۔ اولاد پیدا کرنے والی۔ بہادر لڑکوں کے جننے والی۔ دیور کی خواہش کرنے والی۔ سکھ کے دینے والی۔
پتی یا دیور کو حاصل کر کے گرہست کے متعلق جو اگنی ہوتر ہے اُس کو عمل میں لا۔

(۱۳۵)

नामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥ मनु० ६। ६६ ॥

اسی بارہ میں منو کا پرمان جو باکرہ عورت بیوہ ہو جائے تو خاوند کا حقیقی چھوٹا بھائی بھی اُس سے بیاہ کر سکتا ہے۔

(۱۲۸) جب بیاہ کیے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نہ
نیوگ کی ضرورت تب محسوس ہو سکتی | کرے گا تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت
ہے۔ | ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے کہ جیسے کے ساتھ ویسے ہی
کا رشتہ ہونا چاہیے ۔

(۱۲۹) (سوال) جیسے بیاہ کے لیے وید آدی شاستروں کی سند ہے ویسے نیوگ میں
نیوگ میں پرمان | سند ہے یا نہیں ۔؟
(جواب) اس بارہ میں بہت سی سند ہیں دیکھو اور سنو ۔

कुहस्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहो षतुः । को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थ आ ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० ४० । मं० २ ॥

उदीर्ष्व नार्यभिजीवलोकं गतासुमेतमुप शेष एहि हस्त ग्राभस्य दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्वमभि सं बभूथ ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १८ । मं० ८ ॥

(۱۳۰) اے عورت مرد و جیسے دیور کے ساتھ بیوہ یکجا ہو اور بیاہی عورت اپنے خاوند
پہلے منتر کے معنی | سے ہم بستری کر کے اولاد کو بطور پیدا کرتی ہے ویسے تم دونو
بیاہتا عورت مرد کہاں رات اور کہاں دن میں بسے تھے ؟ کہاں اشیاء کو حاصل
کیا ؟ اور کس وقت کہاں رہتے رہے + تمہارے سونے کی جگہ کہاں ہے ؟ نیز کون ہو یا کس
ملک کے رہنے والے ہو ؟۔

(۱۳۱) اس سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شدہ مرد و عورت اکٹھے ہی
پہلے منتر کا نتیجہ | رہیں اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند کو حاصل کر کے بیوہ عورت
بھی اولاد پیدا کرے ۔

(۱۳۲) (سوال) اگر کسی کا چھوٹا بھائی ہی نہ ہو تو بیوہ نیوگ کس کے ساتھ
دیور لفظ کے معنی | کرے ؟۔
(جواب) دیور کے ساتھ لیکن دیور لفظ کے معنی جیسے تم نے سمجھے ہو ویسے نہیں۔ دیکھو
نرکت میں۔

تکلیف اور اسقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اِس لیے نیوگ کرنا چاہیئے۔

(۱۲۳) (سوال) نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہیے۔

نیوگ کی رسومات

(جواب) جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح اور دُلہن دولہا کی رضامندی ہوتی ہے ویسے نیوگ میں بھی ہونی چاہیے یعنی جب عورت مرد کا نیوگ ہونا ہو تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں کہ ہم دونوں نیوگ اولاد پیدا کرنے کی غرض سے کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مدعا پُورا ہو جائیگا تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اس کے خلاف کریں تو گناہگار اور ذات یا راجا کے سزا کے مستوجب ہوں۔ مہینے میں ایک بار گربھادھان کا کام کریں گے حمل کے قیام کے ایک برس بعد تک جُدا رہیں گے۔

(۱۲۴) (سوال) نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہیئے یا دیگر ورنوں کے ساتھ بھی۔

نیوگ اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والے مرد سے ہونا چاہیئے

(جواب) اپنے ورن میں یا اپنے سے افضل ورن والے مرد کے ساتھ یعنی ویش عورت ویش کھشتری اور براہمن مرد کے ساتھ۔ کھشترانی۔ کھشتری اور براہمن کے ساتھ۔ براہمنی۔ براہمن کے ساتھ نیوگ کر سکتی ہے۔

(۱۲۵) اِس کا مدعا یہ ہے کہ ویرج برابر یا افضل ورن کا چاہیے۔ اپنے سے ادنٰے ورن کا نہیں۔

مذکورہ بالا طریق کا مدعا

(۱۲۶) عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ دھرم سے یعنی وید کے فرمودہ طریقہ کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں۔

ستری و پرش کی پیدائش کا مدعا

(۱۲۷) (سوال) مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کرے گا۔

دوجوں میں ایک ہی بار وواہ وید شاستر کے مطابق ہو سکتا ہے

(جواب) ہم لکھ آئے ہیں کہ دوِجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔ کنوارے اور کنواری ہی کے بیاہ ہونے میں انصاف اور بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنی پاپ ہے جیسے بیوہ عورت کے ساتھ مرد بیاہ نہیں کرنا چاہتا ویسے ہی بیاہ شدہ یعنی عورت سے مجامعت کیئے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کرے گی۔

(۱۲۰) (سوال) یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے۔

نیوگ زناکاری نہیں ہے

(جواب) جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی (مجامعت) زناکاری ہوتی ہے ویسے جو نیوگ شدہ نہیں اُن کی زناکاری کہلاتی ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسا قواعد کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہیں کہلاتی تو باقاعدہ نیوگ ہونے پر زناکاری نہ کہی جائیگی۔ جیسے ایک کی لڑکی کا دوسرے کے لڑکے کے ساتھ شاستر کے فرمودہ طریقہ کے مطابق بیاہ ہونے پر مجامعت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتا۔ ویسے ہی وید شاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری گناہ اور شرم نہ ماننی چاہیئے۔

(سوال) ہے تو ٹھیک لیکن یہ بیسوا کا سا کام نظر آتا ہے۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ رنڈی بازی میں کوئی مقرر آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اور نیوگ میں بیاہ کی مانند قواعد ہیں۔ جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے بعد دوسرے کے ساتھ مجامعت میں شرم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی نیوگ میں بھی نہ ہونی چاہیئے۔ ہاں جو زناکار مرد یا عورت ہوتے ہیں۔ وے بیاہ ہونے پر بھی بدفعلی سے نہیں بچتے۔

(۱۲۱) (سوال) ہم کو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے۔

نیوگ کے کرنے میں گناہ نہیں بلکہ اسکے روکنے میں ہوتا ہے

(جواب) اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے؟ گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے۔ کیونکہ ایشور کے سلسلۂ کائنات کے مطابق عورت و مرد کا فطرتی عمل رُک ہی نہیں سکتا۔ بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور یوگیوں کے۔

کیا اسقاط حمل سے بچہ کُشی اور بیوہ عورت اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں گنتے ہو؟ کیونکہ جب تک وے جوانی میں ہیں دل میں اولاد کا تولد اور شہوت کی خواہش ہونے سے کسی سرکاری یا برادری کے قاعدہ سے رُکاوٹ ہونے پر خفیہ خفیہ بدفعلی بدچلنیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اِس زناکاری اور بدفعلی کے روکنے کی ایک یہی نیک تدبیر ہے کہ اگر نفس پر قادر رہ سکیں یعنی بیاہ یا نیوگ بھی نہ کریں تو ٹھیک ہے لیکن جو ایسے نہیں ہیں اُن کا بیاہ اور آپت کال یعنی لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہیئے۔

(۱۲۲) اس سے زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے عمدہ اولاد ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے اور حمل کا اسقاط کرانا بالکل بند ہو جاتا ہے۔

نیوگ اور وِدواہ کے فوائد

رذیل مردوں سے اعلےٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلےٰ مردوں کی زناکاری کی بدفعلی۔ اعلےٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا قطع ہونا۔ عورت مردوں کی

بغیر پیدا ہونے والی [illegible] کے وقت کے اکٹھے نہ ہوں ÷

(۱۱۶) (۹) اگر عورت اپنے لیئے نیوگ کرے تو جب دوسرا حمل ٹھہر جائے اُسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور اگر مرد اپنے لیئے کرے تو بھی دوسرے حمل کے ٹھہرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے - لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین برس تک اُن لڑکوں کی پرورش کر کے نیوگ شدہ مرد کو دیدیوے ÷

نیوگ شدہ عورت و مرد دوسرے حمل کے ٹھہرنے کے بعد تعلق منقطع کر دیں

(۱۱۷) گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لیئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ مردوں کے لیئے پیدا کر سکتی ہے اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لیئے اور دو دو دیگر چار بیوگان کے لیئے پیدا کر سکتا ہے ÷ اسی طرح ملکر دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت وید میں ہے ÷

نیوگ شدہ عورت و مرد کو اس طرح دس اولاد تک پیدا کرنے کی اجازت ہے

इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु । (۱۱۸)
दशास्यां पुत्राना धेहि पतिमेकादशं कृधि ॥
ऋ० ॥ मं० १० । सू० ८५ । मं० ४५ ॥

وید منتر کا پرمان

اے [illegible] - ویریہ سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر - اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر اور گیارھواں عورت کو مان - اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارھواں خاوند کو سمجھ ÷

(۱۱۹) یہ وید کا حکم ہے کہ برہمن - کشتری - اور ویش ورن والی عورت اور مرد دس دس اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں - کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور - کم عقل - کم عمر ہوتی ہے - [illegible] بھی [illegible] ہو کر [illegible] میں [illegible] ہے [illegible]

دس سے زیادہ اولاد پیدا [illegible]

۱ [illegible] اولاد پیدا کرنے کے لیئے اُس وقت کیا جاتا ہے جبکہ عورت [illegible] کی حالت سے [illegible] ہو کر بالکل پاک ہو جائے + (مترجم)

والے کا لڑکا گود لے لیں گے اُس سے خاندان چلے گا اور زناکاری بھی نہ ہو گی اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں ✣

(۱۱۱) (سوال) پُنر بواہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے ؟

پنر واہ اور نیوگ میں فرق۔

(جواب) پہلا بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے اور اُس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا۔ مگر بیوہ عورت اُسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے گو نیوگ ہو جاوے۔

دوسرا۔ اُسی بیاہی عورت کے لڑکے اُسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں مگر نیگیتا عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے ویرج داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں نہ اُسکا گوتر ہوتا ہے اور نہ اُسکا اختیار اُن لڑکوں پر رہتا ہے بلکہ وے متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں اُسی کا گوتر رہتا ہے اور اُسی کی جائداد کے وارث ہو کر اُسی گھر میں رہتے ہیں ✣

تیسرا۔ بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے مگر نیگیت (نیوگ شدہ) عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا ✣

چوتھا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے ✣

پانچواں۔ بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سرانجام دینے میں کوشش کیا کرتے ہیں اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں ✣

(۱۱۲) (سوال) بواہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں یا مختلف۔

پُنر بواہ اور نیوگ کے قواعد مختلف ہیں

(جواب) کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ جس قدر کہ اوپر کہہ آئے اور یہ۔ (۶) کہ بیاہی عورت مرد ایک خاوند اور ایک ہی عورت مل کر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں۔

(۱۱۳) مگر نیوگ شدہ عورت مرد دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے ✣

نیوگ شدہ چار تک اولاد پیدا کر سکتے ہیں

(۱۱۴) (۷) ماسوا اس کے جیسے کنوارے اور کنواری ہی کا بیاہ ہوتا ہے ویسے جس کی عورت یا مرد مر جاتا ہے۔ اُسی کا نیوگ ہوتا ہے۔ کنوارے کنواری کا نہیں ✣

کنوارے کنواری کا نیوگ نہیں ہو سکتا۔

(۱۱۵) (۸) جس طرح بیاہی عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کا برتاؤ نہیں بلکہ

نیوگ شدہ مرد و عورت سوا اسکے رتودان کے اکٹھے نہیں رہ سکتے

यास्त्रीत्वक्षतयोनिः स्याद्गतप्रत्यागतापि वा । (۱۰۹)
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति ॥ मनु० ९ । १७६ ॥

دوجوں میں عقد ثانی کس حالت میں ہو سکتا ہے۔

جس عورت یا مرد کا پانی گرہن ماتر سنسکار ہوا ہو (محض رسومات شادی ادا ہوئی ہوں) اور میل نہ ہوا ہو یعنی جو اکھشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکھشت ویرج مرد ہو اُن کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پُنر وواہ (مکرر ازدواج) ہونا چاہیئے ۔ اس سے کیا نتیجہ نکلا کہ برہمن۔ کھشتری اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پُنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے ✤

(۱۱۰) (سوال) پُنر وواہ میں کیا نقص ہے ؟

عقد ثانی کے نقص

(جواب) پہلا۔ عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لے ✤
(دوسرا) جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کے یا پہلے خاوند کی جائداد کو اُڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا ✤
(تیسرا) بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹ کر اُنکی جائداد کا برباد ہو جانا ✤
(چوتھا) پتی برت اور استری برت✲ دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پُنر بواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں ✤
(سوال) جب قطع نسل ہو جائیگی تب بھی اُسکا خاندان معدوم ہو جائیگا اور عورت و مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت بد فعلیاں کرینگے۔ اس لیے پُنر بواہ ہونا اچھا ہے ✤
(جواب) نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قایم رہنا چاہیں تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لیئے کسی اپنی ذات

✲ (نوٹ) پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مکرر بواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا کہ اپنی عین حیات تک دوسرے کے ساتھ بیاہ نہ کریں گے ✤ (مترجم)

رسائش بسر کرے۔ اور دوج لوگ اس کے خورو نوش۔ پوشاک۔ مکان۔ بیاہ وغیرہ میں جو کچھ خرچ ہو سب کچھ دیں۔ یا ماہوار تنخواہ دیا کریں +

(۱۰۵) چاروں ورنوں کو باہم محبت۔ فیض رسانی۔ نیک سلوک۔ رنج و راحت نفع و نقصان میں ہم خیال ہو کر سلطنت اور رعیت کی ترقی میں دل و جان اور مال کو صرف کرتے رہنا چاہیئے +

چاروں ورن آپس میں کس طرح برتیں۔

(۱۰۶) عورت یا مرد کا بچھوڑا کبھی نہ ہونا چاہیئے کیونکہ :۔

عورت و مرد کی جدائی کبھی نہ ہونی چاہیئے۔

पानं दुर्जनसंसर्गः पत्या च विरहोऽटनम्।
स्वप्नोन्यगेहवासश्च नारीसन्दूषणानि षट् ॥ मनु० ९।१३॥

(۱) شراب۔ گوشت۔ وغیرہ نشئی چیزوں کا پینا۔ (۲) برے آدمیوں کی صحبت۔ (۳) خاوند سے جدائی۔ (۴) اکیلی ادھر اُدھر بیفائدہ پاکھنڈی وغیرہ کے درشن کے بہانہ سے پھرتے رہنا۔ (۵) اور بیگانے گھر میں جا کر سونا۔ (۶) یا بود و باش یہ چھ عیب عورت کو داغ لگانے والے ہیں۔ اور یہ مردوں کے بھی ہیں۔

خاوند اور عورت کی جدائی دو قسم کی ہوتی ہے

(۱۰۷) اوّل کہیں کام کے لیئے ممالک غیر میں جانا۔ اور دوسرے موت سے جدائی ہو جانی +

استری پرش کی جدائی کے اقسام اور اُن کے علاج۔

انمیں سے اول کا علاج یہی ہے کہ دور ملک میں سفر کے لیئے جاوے تو عورت کو بھی ساتھ رکھے۔ اسکا مدعا یہ ہے کہ بہت زمانہ تک جدائی نہ رہنی چاہیئے +

(۱۰۸) (سوال) عورت اور مرد کے بہت بیاہ ہونے جائز ہیں یا نہیں۔
(جواب) ایک وقت میں نہیں
(سوال) کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں ؟
(جواب) ہاں۔ جیسے۔

پنر وواہ اور نیوگ کے متعلق سوال و جواب

सत्ये रतानां सततं दान्तानामूर्ध्वरेतसाम् । ब्रह्मचर्यं दहेद्राजन् सर्वपापान्युपासितम् ॥	(۱۰۰)

حصول علم کے لیے پورا برہمچریہ رکھنا ضروری ہے۔

ہمیشہ نیک چال پر چلنے والے نفس پر غالب اور جن کا ویرج کبھی نہیں خارج ہوتا انہی کا برہمچریہ سچا اور وے ہی عالم ہوتے ہیں +

(۱۰۱) اس لیئے نیک اوصاف سے معمور استاد اور طالب علموں کو ہونا چاہیئے

برہمن یعنی استادوں کے خاص فرائض۔

معلم ایسی کوشش کیا کریں کہ جس سے طالب علم راست گو۔ راستی کے معتقد۔ راست کردار۔ مہذب۔ نفس پر غلبہ نیک سیرت وغیرہ نیک اوصاف والے۔ جسم اور آتما کی پوری طاقت بڑھا کر سارے وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے ہوں۔ ہمیشہ ان کی بدحرکات چھڑانے اور علم پڑھانے میں کوشش کیا کریں + اور طالب علم ہمیشہ نفس پر قادر شانت۔ پڑھانے والوں سے محبت کرنے والے۔ سوچنے کی عادت والے محنتی ہو کر ایسی کوشش کریں کہ جس سے پورا علم۔ پوری عمر۔ پورا دھرم اور کوشش کرنا آجائے +

یہ سب براہمن ورن کے کام ہیں۔

(۱۰۲) کھشتریوں کا فرض راج دھرم میں کہیں گے +

کھشتریوں کے خاص فرائض

(۱۰۳) ویشیوں کے فرض یہ ہیں کہ ملکوں کی زبانیں سیکھنا۔ کئی قسم کی

ویشیوں کے خاص فرائض

تجارت کے طریقے۔ ان کے نرخ جاننا۔ بیچنا خریدنا۔ ممالک غیر میں جانا۔ آنا۔ فائدہ کے لیئے کام کو شروع کرنا۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی۔

دولت کا بڑھانا۔ علم اور دھرم کی ترقی میں خرچ کرنا۔ راست گو فریب سے خالی ہو کر سچائی کے ساتھ سب بیوپار کرنے سب چیزوں کی حفاظت ایسی کرنی کہ جس سے کوئی چیز تلف نہ ہونے پائے +

(۱۰۴) شودر سب خدمتوں میں ہوشیار۔ کھانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔

شودروں کے خاص فرائض

نہایت محبت سے دوجوں کی خدمت کرا نہی سے اپنی

کیسے انسان پڑھانے اور اُپدیش کرنے والے نہ ہونے چاہئیں یعنی بے وقوف کی علامات۔

یہ شلوک بھی مہابھارت اُدیوگ پرب وِدُر پرجاگر باب ۳۲ کے ہیں +

(ارتھ) جس نے کوئی شاستر نہ پڑھا نہ سُنا مگر نہایت مغرور۔ مفلس ہوکر بڑے بڑے خیالی پلاؤ پکانے والا۔ بغیر کام کئے اشیاء کے حصول کی خواہش کرنے والا ہو۔ اُس کو عقل مند لوگ ابلہ یا موڑھ کہتے ہیں + ۱ +

جو بغیر بلائے مجلس یا کسی کے گھر میں داخل ہو اعلےٰ مسند پر بیٹھنا چاہے بغیر پُوچھے مجلس میں بہت سا بکے۔ ناقابل اعتبار چیز یا انسان میں اعتبار کرے وہی ابلہ اور سب آدمیوں میں ادنےٰ کہاتا ہے + ۲ +

جہاں ایسے آدمی معلم۔ واعظ۔ گرو۔ اور قابل عزت مانے جاتے ہیں وہاں جہالت اودھرم۔ ناشائستگی۔ مخالفت اور پھوٹ بڑھکر دُکھ ہی بڑھتا ہے +

اب طالب علموں کے علامات (لکھتے ہیں)

आलस्यं मदमोहौ च चापलं गोष्ठिरेव च । (۴۴)

स्तब्धता चाभिमानित्वं तथाऽत्यागित्वमेव च ।

एते वै सप्त दोषाः स्युः सदा विद्यार्थिनां मताः ॥ १ ॥

सुखार्थिनः कुतो विद्या कुतो विद्यार्थिनः सुखम् ।

सुखार्थी वा त्यजेद्विद्यां विद्यार्थी वा त्यजेत्सुखम् ॥ २ ॥

طالب علم کیسے ہونے چاہئیں

یہ بھی وِدُر پرجاگر باب ۳۹ کے شلوک ہیں +

(السیہ) جسم اور عقل میں سُستی۔ نشہ۔ موہ یعنی کسی چیز میں پھنسنا۔ چنچل پنا۔ اور اِدھر اُدھر کی بیہودہ باتیں کرنا سُننا۔ پڑھتے پڑھاتے رُک جانا مغرور۔ غیر تارک ہونا۔ یہ سات عیب طالب علموں میں ہوتے ہیں + ۱ +

جو ایسے ہیں اُنکو علم حاصل ہی نہیں ہوتا +

آرام طلبی کی خواہش کرنے والے کو علم کہاں ؟ اور علم پڑھنے والے کو آرام کہاں ؟ کیونکہ عیش و آرام کا طالب۔ علم کو اور طالب علم عیش و آرام کو چھوڑ دے + ۲ +

ایسے کئے بغیر علم کبھی نہیں نصیب ہوتا +

ایسے شخص کو علم نصیب ہوتا ہے جو۔

پنڈت کی علامات

یہ سب مہابھارت اُدیوگ پرب وِدُر پرجاگر کے شلوک ہیں +
(ارتھ) جو علم روحانی میں ماہر - آرمبھ یعنی جو نکما شروعات کبھی نہ کرے - راحت رنج - نفع نقصان - عزت بے عزتی - مذمت تعریف میں خوشی غم کبھی نہ کرے - دھرم ہی میں ہمیشہ مستقیم العقل رہے جس کے من کو عمدہ عمدہ اشیا یعنی عیش کے سامان کشش نہ کر سکیں وہی پنڈت کہاتا ہے + ۱ +

ہمیشہ دھرم کے کاموں پر عمل کرنے اور ادھرم کے کاموں کو ترک کرنے والا اور پرمیشور - وید - نیک اعمال کرنے اور اُن کی مذمت نہ کرنے والا - پرمیشور وغیرہ میں پورا اعتقاد رکھتا ہو - یہی پنڈت کے کرنے اور نہ کرنے کے لائق کام ہیں + ۲ +

جو مشکل مضمون کو بھی جلد جان سکے - بہت زمانہ تک شاستروں کو پڑھے سنے اور سوچے - جو کچھ جانے اس کو عام کی بھلائی کے لیے لگائے خود غرضی کے لیے کوئی کام نہ کرے بلا پوچھے یا بغیر مناسب موقع جانے دوسرے کی بات چیت میں لب زنی نہ کرے - یہی پہلی تمیز پنڈت کی ہونی چاہیئے + ۳ +

جو ناقابل حصول کی خواہش کبھی نہ کرے - ضائع شدہ چیز کا غم نہ کرے مصیبت کے وقت میں موہ میں نہ پڑے یعنی گھبرائے نہیں وہی عقلمند پنڈت ہے + ۴ +

جس کی کلام سب علموں اور سوال و جواب کے کرنے میں نہایت ماہر ہو جو عجیب و غریب شاستروں کے مضامین کا کہنے والا - ٹھیک ٹھیک دلیل کرنے والا - اچھے حافظ والا اور کتابوں کے صحیح معنوں کو فوراً بتانے والا ہو - وہی پنڈت کہاتا ہے + ۵ +

جسکی عقل سلیم سُنے ہوئے صحیح معنوں کے مطابق اور جسکی معلومات عقل کے مطابق ہوں - جو کبھی آریہ یعنی نیک دھارمک لوگوں کی حد کو نہ توڑے وہی پنڈت کے نام سے ممتاز ہو + ۶ +

جہاں ایسے ایسے مرد اور عورت پڑھانے والے ہوتے ہیں وہاں علم - دھرم - اور نیک چلنی کی ترقی ہو کر ہر روز خوشی ہی بڑھتی رہتی ہے +

پڑھانے میں ناقابل اور بے وقوف کے علامات -

अश्रुतश्च समुन्नद्धो दरिद्रश्च महामनाः । (۹۸)
अर्थांश्चाऽकर्मणा प्रेप्सुर्मूढ इत्युच्यते बुधैः ॥१॥
अनाहूतः प्रविशति ह्यपृष्टो बहु भाषते ।
अविश्वस्ते विश्वसिति मूढचेता नराधमः ॥२॥

یہی امر یقینی جاننا چاہیئے کہ جب بیاہ ہوتا ہے تب عورت کے ساتھ مرد اور مرد کے ساتھ عورت بک جاتی ہے یعنی عورت اور مرد کا سب کچھ - ناخن سے لیکر چوٹی تک جو کچھ ہیں وہ ویرج وغیرہ ایک دوسرے کے ماتحت ہو جاتے ہیں - عورت یا مرد بلا رضامندی ایکدوسرے کے کوئی بھی معاملہ نہ کریں جن میں بھاری تنفر کے پیدا کرنے والی زناکاری یعنی رنڈی بازی اور غیر مرد سے ساتھ مجامعت وغیرہ کام ہیں - انکو چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ عورت اور عورت کے ساتھ خاوند ہمیشہ خوش رہیں ❊

جو برہمن ورن کے ہوں تو مرد لڑکوں کو پڑھاوے - نیز تعلیم یافتہ عورت لڑکیوں کو پڑھاوے - طرح طرح کے اپدیش اور تقریر کرکے انکو عالم بنائیں - عورت کا عزت کے لائق دیوتا خاوند اور خاوند کی پوجنیہ یعنی عزت کرنے کے لائق دیوی عورت ہے - جبتک گروکل میں رہیں تب تک ماں باپ کے مانند معلموں کو سمجھیں اور معلم اپنی اولاد کے برابر شاگردوں کو سمجھیں ❊

پڑھانے والے معلم اور معلمہ کیسے ہونی چاہئیں ❊

आत्मज्ञानं समारम्भस्तितिक्षा धर्मनित्यता । (९८)
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥ १ ॥
निषेवते प्रशस्तानि निन्दितानि न सेवते ।
अनास्तिकः श्रद्दधान एतत्पण्डितलक्षणम् ॥ २ ॥
क्षिप्रं विजानाति चिरं शृणोति, विज्ञाय चार्थं भजते न कामात् ।
नासम्पृष्टो ह्युपयुङ्क्ते परार्थे, तत्प्रज्ञानं प्रथमं पण्डितस्य ॥ ३ ॥
नाप्राप्यमभिवाञ्छन्ति नष्टं नेच्छन्ति शोचितुम् ।
आपत्सु च न मुह्यन्ति नराः पण्डितबुद्धयः ॥ ४ ॥
प्रवृत्तवाक् चित्रकथ ऊहवान् प्रतिभानवान् ।
आशु ग्रन्थस्य वक्ता च यः स पण्डित उच्यते ॥ ५ ॥
श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असंभिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥ ६ ॥

ہمیشہ کیا کرے ۔۱۔

کیونکہ :-

(۹۴) दुराचारो हि पुरुषो लोके भवति निन्दितः ।

दुःखभागी च सततं व्याधितोऽल्पायुरेव च ॥ मनु० ४।१५७ ॥

بدچلنی سب خرابیوں کی موجب ہے۔

جو بدچلن آدمی ہے وہ دنیا میں بھلے آدمیوں کے درمیان مذمت کو حاصل کرتا ہے۔ دُکھ بھوگ کر ہمیشہ بیمار رہکر کم عمر والا بھی ہوتا ہے۔

اس لیے ایسی کوشش کرے (کہ)

(۹۵) यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत् ।

यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः ॥ १ ॥

सर्वं परवशं दुःखं सर्वमात्मवशं सुखम् ।

एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः ॥ २ ॥

मनु० ४ ॥ १५९ । १६० ॥

محتاج بالغیر کام بدچلنی اور دُکھ کے موجب ہیں۔

جو جو محتاج بالغیر کام ہو اُس اُس کو کوشش سے ترک کرے اور جو جو مختار بالذات کام ہوں اُن اُن پر کوشش سے عمل کرے ۔۱۔

کیونکہ جو جو دوسرے کی محتاجی ہے وہ سب دُکھ اور جو جو خود مختاری ہے وہ سب سُکھ ہے۔ یہی مختصر طور پر سُکھ دُکھ کے جاننے کا ذریعہ جاننا چاہیے ۔۲۔

(۹۶) لیکن جو ایک دوسرے کے ماتحت کام ہے وہ ماتحتی سے ہی کرنا چاہیے۔

ماتحتی کے کام ماتحتی سے ہی کرنے چاہئیں۔

جیسا کہ عورت اور مرد کا ایک دوسرے کے ماتحت کاروبار یعنی عورت مرد کا اور مرد عورت کا باہم خوش سلوک کرنا۔ مطابق رہنا۔ زناکاری یا مخالفت کبھی نہ کرنا۔ مرد کی حسب ہدایت گھر کے کام عورت اور باہر کے کام مرد کے ماتحت رہنا۔ بد شغل میں پھنسنے سے ایکدوسرے کو روکنا مطلب

मनु॰ ४ ॥ २४२।२४३ ॥

دھرم ہی دُکھ کے سمندر سے پار اُتار پرمیشور تک پہنچاتا ہے۔

اس وجہ سے پرلوک یعنی آیندہ جنم میں سکھ اور جنم کی مدد کے لیئے ہمیشہ دھرم کو فراہم آہستہ آہستہ کرتا جاے کیونکہ دھرم ہی کی مدد سے بڑے مشکل دُکھ کے سمندر کو جیو عبور کر سکتا ہے + ۱ +
جو انسان دھرم ہی کو افضل سمجھتا جس کا دھرم کے کرنے سے گناہ کردنی دور ہوگیا اُس کو نور مجسم اور آکاش جس کے جسم کی مانند ہے اُس پرلوک یعنی قابل دید پرمیشور کے پاس دھرم ہی جلد پہونچاتا ہے +
اس لیئے۔

(۹۳)

दृढ़कारी मृदुर्दान्तः क्रूराचारैरसंवसन् ।
अहिंस्रो दमदानाभ्यां जयेत्स्वर्गं तथाव्रतः ॥ १ ॥
वाच्यर्था नियताः सर्वे वाङ्मूला वाग्विनिःसृताः ।
तांस्तु यः स्तेनयेद्वाचं स सर्वस्तेयकृन्नरः ॥ २ ॥
आचाराल्लभते ह्यायुराचारादीप्सिताः प्रजाः ।
आचाराद्धनमक्षय्यमाचारो हन्त्यलक्षणम् ॥ ३ ॥
मनु॰ ४ ॥ २४६ । २५६ । १५६ ॥

اس لیئے عمدہ چال چلن سے انسان کو رہنا چاہیئے۔

ہمیشہ مستقل مزاجی سے کام کرنے والا۔ حلیم طبع۔ اپنے حواس پر قادر اور ایذا رسان سخت بدچلن آدمیوں سے جدا رہنے والے دھرماتما کو چاہیئے کہ من کو جیتے اور علم وغیرہ کے دان سے سُکھ کو حاصل کرے + ۱ +
لیکن یہ بھی خیال رکھے کہ نطق سے مطلب یقین کیئے جاتے ہیں نطق ہی اُنکی جڑ اور نطق ہی سے سب کاروبار پورے ہوتے ہیں ایسے نطق کو جو چُراتا یعنی جھوٹھ بولتا ہے وہ سب چوری وغیرہ گناہوں کا کرنے والا ہے + ۲ +
اس لیئے دروغگوئی وغیرہ پاپ کو چھوڑ جس نیک چلنی یعنی برہمچریہ اور حواس پر قادر رہنے سے پوری عمر اور جس دھرماچار سے عمدہ اولاد نیز لازوال دولت حاصل ہوتی ہے اور جس دھرماچار کے کرنے سے بد اوصاف دور ہوتے اُس آچار پر چلن کو

एकोनु भुङ्क्ते सुकृतमेक एव च दुष्कृतम् ॥ ३ ॥
मनु॰ ४ ॥ २३८—२४० ॥

एकः पापानि कुरुते फलं भुङ्क्ते महाजनः ।
भोक्तारो विप्रमुच्यन्ते कर्त्ता दोषेण लिप्यते ॥ ४ ॥
महाभारते । उद्योगप॰ प्रजागरप॰ ॥ अ॰ ३२ ॥

मृतं शरीरमुत्सृज्य काष्ठलोष्ठसमं क्षितौ ।
विमुखा बान्धवा यान्ति धर्मस्तमनुगच्छति ॥५ ॥ मनु॰ ४। २४१ ॥

موت کے بعد دھرم کے سوا کوئی ساتھ نہیں جاتا۔

عورت اور مرد کو چاہیئے کہ جیسے پتنگا یعنی دیمک بل کو بناتی ہے۔ ویسے سب جانداروں کو تکلیف نہ دیکر پرلوک یعنی پرجنم (آیندہ زندگی) کے سکھ کے لیئے آہستہ آہستہ دھرم کو جمع کریں + ۱ +

کیونکہ پرلوک میں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ عورت نہ اپنے گوتر والے مدد دے سکتے ہیں بلکہ ایک دھرم ہی مددگار ہوتا ہے + ۲ +

دیکھیئے اکیلا ہی جیو جنم (پیدائش) اور مرن (موت) کو حاصل کرتا۔ ایک ہی دھرم کا ثمرہ جو سکھ اور ادھرم کا مجسم ثمرہ دکھ ہے اُس کو بھوگتا ہے + ۳ +

یہ بھی سمجھ لو کہ خاندان میں ایک آدمی گناہ کر کے چیزیں لاتا ہے اور مہاجن یعنی سب خاندان اُسکو بھوگتا ہے۔ بھوگنے والے گناہگار نہیں ہوتے بلکہ ادھرم کا کرنے والا ہی گناہگار ہوتا ہے + ۴ +

جب کوئی کسی کا رشتہ دار مر جاتا ہے اُس کو مٹی کے ڈھیلے کی مانند زمین پر چھوڑ بیٹھ دوست لوگ مونھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی اُس کے ساتھ جانے والا نہیں ہوتا بلکہ ایک دھرم ہی اُس کا ساتھی ہوتا ہے + ۵ +

(۹۲)

तस्माद्धर्मं सहायार्थं नित्यं सञ्चिनुयाच्छनैः ।
धर्मेण हि सहायेन तमस्तरति दुस्तरम् ॥ १ ॥
धर्मप्रधानं पुरुषं तपसा हतकिल्बिषम् ।
परलोकं नयत्याशु भास्वन्तं खशरीरिणम् ॥२ ॥

(۹۰) پاکھنڈیوں کی علامتیں۔

पाखंडियों के लक्षण ।

धर्मध्वजी सदालुब्धश्छाद्मिको लोकदम्भकः ।
बैडालव्रतिको ज्ञेयो हिंस्रः सर्वाभिसन्धकः ॥ १ ॥
अधोदृष्टिर्नैष्कृतिकः स्वार्थसाधनतत्परः ।
शठो मिथ्याविनीतश्च बकव्रतचरो द्विजः ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १९५ । १९६ ॥

پاکھنڈیوں کی علامت

(دھرم دھوجی) دھرم کچھ بھی نہ کرے لیکن دھرم کے نام سے لوگوں کو ٹھگے (سدا لبدھہ) ہمیشہ لالچ سے بھرا ہو۔ (چھادمک) فریبی (لوک دمبھک) دنیادار انسان کے سامنے اپنی بڑائی کے گپوڑے مارا کرے۔ (ہنسرہ) جانداروں کو مارے۔ دوسرے سے دشمنی رکھے (سروابھی سندھک) سب اچھے اور بروں سے بھی میل رکھے۔ اُنکو بیڈال ورتک یعنی بلے کی مانند دغا باز اور کمینہ سمجھو ॥ ۱ +

(ادھو درشٹی) تعریف کے لئے نیچے نگاہ رکھے۔ (نیشکرتکہ) حاسد کسی نے اُسکا پیسہ بھر قصور کیا ہو تو اُس کا بدلا جان تک لینے کو تیار رہے (سوارتھ سادھن) چاہے فریب ادھرم اعتبار شکنی کیوں نہو اپنا مطلب نکالنے میں ہوشیار۔ (شٹھہ) چاہے اپنی بات جھوٹھی کیوں نہو لیکن ہٹھ کبھی نہ چھوڑے۔ (متھیا ونی تہ) جھوٹ موٹھ باہر سے نیک سیرت۔ صبر اور صاف دلی دکھلاوے اُس کو (بک ورت) بگلے کی مانند کمینہ سمجھو ۲ + +

ایسی ایسی علامات والے پاکھنڈی ہوتے ہیں اُنکا اعتبار یا خدمت کبھی نہ کریں +

(۹۱)

धर्मं शनैः सञ्चिनुयाद्वल्मीकमिव पुत्तिकाः ।
परलोकसहायार्थं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ १ ॥
नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।
न पुत्रदारं न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ २ ॥
एकः प्रजायते जन्तुरेक एव प्रलीयते ।

رُائی بکھیڑا کبھی نہ کرے ۔ +

अतपास्त्वनधीयानः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः ।
अम्भस्यश्मप्लवेनेव सहतेनैव मज्जति ॥ मनु० ४।१९० (۸۸)

تین قسم کے دان لینے والےخود ڈوبتے ہیں ساتھ داتا کو بھی ڈبوتے ہیں ۔

ایک (اتپا) برہمچریہ ۔ راست گفتاری وغیرہ ریاضت سے بے بہرہ دوسرا (ان دھی یان) ناتعلیم یافتہ (پرتی گرہ رُچا) نہایت دھرم کے نام پر دوسروں سے خیرات لینے والا ۔ یہ تینوں پتھر کے جہاز سے سمندر میں عبور کرنے والے کی طرح ہیں وہ اپنے خراب کاموں کے ساتھ ہی دکھ کے سمندر میں ڈوبتے ہیں ۔ وے تو ڈوبتے ہی ہیں لیکن خیرات دینے والوں کو بھی ساتھ ڈبوتے ہیں +

त्रिष्वप्येतेषु दत्तं हि विधिनाप्यर्जितं धनम् ।
दातुर्भवत्यनर्थाय परत्रादातुरेव च ॥ मनु० ४।१९३ (۸۹)

مذکورہ بالا اشخاص کو دان دینے سے داتا کا ناش اِس جنم میں اور لینے والے کا آیندہ جنم میں ۔

جو دھرم سے حاصل کی ہوئی دولت مذکورہ بالا تینوں کو دیتا ہے وہ دان دینے والے کی تباہی اسی جنم (زندگی) اور لینے والے کی بربادی آیندہ جنم میں کرتا ہے +
اگر وہ ایسے ہوں تو کیا ہوتا ہے ۔

यथा प्लवेनौपलेन निमज्जत्युदके तरन् ।
तथा निमज्जतोऽधस्तादज्ञौ दातृप्रतीच्छकौ ॥ मनु० ४।१९४

جیسے پتھر کی کشتی میں بیٹھ کر پانی میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے ویسے جاہل دینے والا اور لینے والا دونوں حالت سفلیہ یعنی دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں +

وردھگوئی۔ فریب۔ پاکھنڈ یعنی حفاظت کرنے والے ویدوں کی تردید اور اعتبار شکنی وغیرہ کاموں سے بیگانے مال کو لیکر اول بڑھتا ہے بعدازاں دولت وغیرہ مال متاع سے خورونوش۔ پوشاک۔ زیور۔ سواری۔ مکان۔ عزت۔ رتبہ کو حاصل کرتا ہے۔ بے انصافی سے دشمنوں کو بھی فتح کرتا ہے۔ اُس کے پیچھے جلد تباہ ہو جاتا ہے جیسے جڑ کٹا ہوا درخت تباہ ہو جاتا ہے ویسے پاپی برباد ہو جاتا ہے ✤

सत्यधर्मार्थवृत्तेषु शौचे चैवारमेत्सदा ।   (८६)

शिष्यांश्च शिष्याद्धर्मेण वाग्बाहूदरसंयतः ॥ मनु० ४।१७५

آریہ پرش کی طرح شاگردوں کو دھرم کی ہدایت کرے۔

عالم لوگ ویدوں میں کہے ہوئے سچے دھرم یعنی بے رو رعایت سچائی کو قبول کرنا اور جھوٹ کو چھوڑ دینا۔ ایسے نیائے رُوپ ویدوں کے دھرم پر عمل کرتے ہوئے شخص کی مانند۔ دھرم سے شاگردوں کو تربیت کیا کریں ✤

ऋत्विक्पुरोहिताचार्यैर्मातुलातिथिसंश्रितैः ।   (८७)

बालवृद्धातुरैर्वैद्यैर्ज्ञातिसम्बन्धिबान्धवैः ॥

मातापितृभ्यां यामीभिर्भ्रात्रा पुत्रेण भार्यया ।

दुहित्रा दासवर्गेण विवादं न समाचरेत् ॥ मनु० ४।७६।१८०

کن آدمیوں کے ساتھ وِواد نہ کرے۔

(رِتوِک) یگ کا کرنے والا۔ (پروہت) ہمیشہ نیک چال چلن کی ہدایت کرنے والا۔ (آچاریہ) علم پڑھانے والا۔ (ماتُل) ماموں (اتی تھی) یعنی جس کی کوئی آنے جانے کی مقررہ تاریخ نہ ہو۔ (سنشرِت) جن کا گذارہ اپنے پر ہو یعنی (بال) سنیچے۔ بوڑھے۔ (آتُر) مصیبت میں مبتلا (وَید) آیور وید کا عالم (جناتی) اپنے گوتر یا اپنے ورن والا (سمبندھی) سسر وغیرہ (باندھو) دوست۔ (ماتا) ماں۔ (پِتا) باپ۔ (یامی) بہن۔ (بھراتا) بھائی۔ (بھاریہ) عورت (دوہِتا) دختر۔ اور نوکروں سے وِواد یعنی ناواجب

(۴) بلی ویشو دیو کا بھی عمل جو پہلے کہہ آئے وہی ہے +

(۵) جب تک ساتم اتی تھی (واعظ) دنیا میں نہیں ہوتے تب تک ترقی ہی نہیں ہوتی اُن کے سب ملکوں میں گھومنے اور ستت اُپدیش کرنے سے پاکھنڈ کی ترقی نہیں ہوتی اور سب جگہ گرہستیوں کو بآسانی ستت وگیان (علم معرفت) حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور بنی نوع انسان میں ایک ہی دھرم قائم رہتا ہے بنا واعظوں کے شکوک رفع نہیں ہوتے تشکوک رفع ہونے کے بدوں پختہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا۔ اعتقاد بغیر سکھ کہاں ؟

ब्राह्मे मुहूर्ते बुद्ध्येत धर्मार्थौ चानुचिन्तयेत ।
कायक्लेशांश्च तन्मूलान्वेदतत्त्वार्थमेव च ॥ मनु० ४ ॥ ९२ (۸۳)

سوکر کس وقت اُٹھے

رات کے چوتھے پہر یعنی چار گھڑی رات سے اُٹھے۔ حاجات ضروری کو پورا کرکے دھرم اور ارتھ۔ جسمانی امراض کے بواعث کو سوچے اور پرمیشور کا دھیان کرے۔ کبھی ادھرم کا آچرن (عمل) نہ کرے۔ کیونکہ

नाधर्मश्चरितो लोके सद्यः फलति गौरिव ।
शनैरावर्त्तमानस्तु कर्त्तुर्मूलानि कृन्तति ॥ मनु० ४ ॥ १७२ (۸۴)

ادھرم ثمرہ لائے بغیر نہیں رہتا۔

ادھرم (گناہ) کیا ہوا۔ ثمرہ لائے بنا نہیں رہتا۔ لیکن جسوقت گناہ کرتا ہے۔ اُسی وقت نتیجہ بھی نہیں ملتا۔ اسلیئے جاہل لوگ ادھرم کرنے سے نہیں ڈرتے۔ تاہم یقین جانو کہ وہ ادھرم کا عمل آہستہ آہستہ تمھارے سکھ کی جڑھوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح سے

अधर्मेणैधते तावत्ततो भद्राणि पश्यति ।
ततः सपत्नाञ्जयति समूलस्तु विनश्यति ॥ मनु० ४ । १७४ (۸۵)

پاپی پہلے اگرچہ بڑھتا ہے مگر پیچھے بالکل تباہ ہو جاتا ہے۔

پاپی انسان دھرم کی راہ کو چھوڑ (جیسے تالاب کے بند کو توڑنے سے پانی چاروں طرف پھیل جاتا ہے ویسے)

(۸۰)

पाषंडिनोविकर्मस्थान्वैडालब्रतिकान्शठान् ।
हैतुकानवकवृत्तींश्चवाङ्‌मात्रेणापिनार्चयेत् ॥
मनु०४।३०

بقول منوجی پاکھنڈیوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے۔

پاکھنڈی یعنی وید کی مذمت کرنے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے۔ (وِکرمستھ) جو وید کے خلاف کام کرنے والا۔ دروغگوئی وغیرہ سے بھرا ہوا۔ جیسے بلّا چھپ اور جم کر تاکت تاکت جھپٹ سے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار اپنا پیٹ بھرتا ہے اُس قسم کے لوگوں کا نام ویڈال ورتک۔ (شٹھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والا مغرور آپ جانے نہیں اوروں کا کہا مانتے نہیں۔ (ہیتُک) لچر دلیلیں کرنے والے۔ بیہودہ بکنے والے جیسے کہ آجکل کے ویدانتی بکتے ہیں۔ ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے۔ وید وغیرہ شاستر اور ایشور بھی فرضی ہے اس قسم کے گپوڑے ہانکنے والے۔ (بک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اُٹھا دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند فوراً مچھلی کی جان لے کر اپنی غرض پوری کرتا ہے ایسے آجکل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھ اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے +

وجہ نہ تواضع کرنے کی

(۸۱) کیونکہ انکی عزت کرنے سے یہ بڑھ کر دُنیا کو ادھرم والا کرتے ہیں۔ آپ تو تنزل کے کام کرتے ہی ہیں لیکن ساتھ ہی خدمت کرنے والے کو بھی جہالت کے بڑے سمندر میں ڈبا دیتے ہیں +

پنج مہایگیوں کے فوائد

(۸۲) ان پانچ مہایگیوں کا پھل یہ ہے کہ (۱) برہم یگ کے کرنے سے تعلیم۔ تربیت۔ دھرم۔ شائستگی وغیرہ اوصاف حمیدہ کی ترقی (۲) اگنی ہوتر سے ہوا۔ بارش۔ پانی کی صفائی ہو کر بارش کے ذریعہ سے دُنیا کو آرام کا ملنا ہے اور پاک ہوا کے تنفس لمس اور خورد و نوش سے صحت۔ عقل۔ طاقت ہمت بڑھکر دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لیئے اِسکو دیو یگ کہتے ہیں کہ یہ ہوا وغیرہ اشیاء کو پاک کر دیتا ہے +

(۳) پتری یگ سے جب ماں باپ اور فاضل مہاتماؤں کی خدمت کریگا تب اوسکا علم بڑھیگا اُس کے ذریعہ سچ جھوٹھ کا فیصلہ کر سچائی کو قبول اور جھوٹھ کو ترک کر کے آسودہ رہے گا۔ دویم شکر گذاری یعنی جیسی خدمت ماں باپ اور آچاریہ نے اولاد اور شاگردوں کی کی ہے اس کا عوض دینا مناسب ہی ہے +

शुनां च पतितानां च श्वपचां पापरोगिणाम्। (۷۵)
वायसानां कृमीणां च शनकैर्निर्वपेद्भुवि॥ मनु० ३।९२॥

اِس طرح

"श्वभ्यो नमः, पतितेभ्यो नमः, श्वपग्भ्यो नमः, पापरोगिभ्यो नमः, वायसेभ्यो नमः, कृमिभ्यो नमः"

رکھ کر پھر کسی دُکھی۔ بھوکے آدمی یا کُتّے۔ کوّے وغیرہ کو دیدے ✤

(۷۶) یہاں نمہ لفظ کے معنی اناج ہیں یعنی کُتّے۔ پاپی۔ چانڈال۔ پاپ روگی (سخت بیمار) کوّے اور کِرمی یعنی چیونٹی وغیرہ کو اناج دینا۔ یہ منو سمرتی وغیرہ کی ہدایت ہے ✤

نمہ لفظ کے معنی اناج

(۷۷) ہون کرنے کا مدعا یہ ہے کہ رسوئی خانہ کی ہوا صاف پاک ہو اور جو بےخبری سے نہ دیکھے جانداروں کو ایذا پہنچتی ہے اُس کے عوض میں بھلا کر دینا ✤

اِس ہوم کا مُدعا

(۷۸) اب پانچویں اتتھی سیوا ہے۔

اتتھی یگ کا بیان

اتتھی اُس کو کہتے ہیں کہ جس کی کوئی تتھی (تاریخ) مقرر نہ ہو یعنی دھارمک۔ سچ کا وعظ کرنے والا۔ سب کی بھلائی کی خاطر سب جگہ گھومنے والا۔ عالم کامل۔ پرم یوگی۔ سنیاسی۔ گرہستی کے ہاں اچانک آوے تو اُس کو اوّل پادیہ[۵۱] اَرگھ[۵۲]۔ اور آچمنیہ[۵۳] تین پرکار کا جل دیوے۔ پھر آسن (مسند) پر عزت سے بٹھا کر خورونوش وغیرہ عمدہ سے عمدہ چیزوں سے خدمت۔ تواضع کرکے اُنکو خوش کرے پھر ست سنگ کرکے اُن سے گیان وگیان وغیرہ حاصل کرے جن سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کا حصول ہو ایسے ایسے اُپدیش کو سُنے اور اپنی چال چلن بھی اُنکے سچے اُپدیش کے مطابق بناوے ✤

(۷۹) وقت ضرورت کے گرہستی اور راجہ وغیرہ بھی اتتھی کی طرح عزت کرنے کے لائق ہیں ✤

اتتھی کے معنی سنیاسی کے ہیں مگر کبھی کبھی گرہستی اور راجا بھی اتتھی کہلاتا ہے۔

(نوٹ) ۵۱ پادیہ۔ پاؤں دھونے کے لئے پانی۔ ۵۲ ارگھ = ہاتھ دھونے کے لئے پانی۔ ۵۳ آچمنیہ = کُلّی کرنے کے لیئے پانی۔ (مترجم)

ویشو دیو یگ میں منتروں کا بیان۔

جو کچھ رسوئی خانہ میں کھانے کے لئے تیار ہو اُس کا نُورانی صفات کے لئے اسی چولھے کی آگ میں مندرجۂ ذیل منتروں سے طریقہ معینہ کے مطابق ہمیشہ ہوم کرے۔

ہوم کرنے کے منتر (یہ ہیں)۔

(۲ے)

ओं अग्नये स्वाहा । सोमाय स्वाहा । अग्नीषोमाभ्यां स्वाहा । विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा । धन्वन्तरये स्वाहा । कुह्वै स्वाहा । अनुमत्यै स्वाहा । प्रजापतये स्वाहा । सह द्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा । स्विष्टकृते स्वाहा ॥

گھی اور نمکاس والے اناج سے آہوتی دینے کے منتر۔

اِن منتروں میں سے ہر ایک سے ایک ایک بار آہوتی جلتی آگ میں ڈالے۔

بعد ازاں تھالی یا زمین پر پتّا رکھ کر سمت مشرق وغیرہ میں سے علی الترتیب اِن منتروں سے حصہ رکھے۔

(۳ے)

ओं सानुगायेन्द्राय नमः । सानुगाय यमाय नमः । सानुगाय वरुणाय नमः । सानुगाय सोमाय नमः । मरुद्भ्यो नमः । अद्भ्यो नमः । वनस्पतिभ्यो नमः । श्रियै नमः । भद्रकाल्यै नमः । ब्रह्मपतये नमः । वास्तुपतये नमः । विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः । दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः । नक्तञ्चारिभ्यो भूतेभ्यो नमः । सर्वात्मभूतये नमः ।

نمکاس والے اناج کے بھاگ کے منتر

اِن حصوں کو اگر کوئی اتتھی آوے تو اُس کو کھلاوے۔ ورنہ آگ میں ڈال دے۔

نمکین کھانے کے بھاگ کرنا

(۴ے) اِس کے بعد نمکین خوراک یعنی دال۔ بھات۔ ساگ۔ روٹی وغیرہ لیکر چھ حصے زمین پر رکھے۔ اِس میں حوالہ:۔

ماہر ہوں وے سوم سد ہیں +

جو اگنی یعنی بجلی وغیرہ اشیاء کے جاننے والے ہوں وے اگنی شوا تا ہیں +

جو عمدہ کام یعنی اشاعت تعلیم میں مصروف ہوں وے برہسپتی شد ہیں +

جو دولت وحشمت کے محافظ اور اعلےٰ درجہ کی اودیات کے عرق کے پینے سے تندرست اور دوسروں کے جاہ و جلال کے محافظ۔ دوائیوں کے دینے سے بیماری کو رفع کرنے والے ہوں وے سوم پا ہیں +

جو منشی اور ضرر رساں اشیاء کو چھوڑ کر خوراک کھانے والے ہوں وے ہویر بھج ہیں +

جو جاننے کے لائق شئے کے محافظ اور گھی دودھ وغیرہ کھانے اور پینے والے ہوں وے آجیسپا ہیں +

جن کا وقت اچھا یعنی دھرم کرنے اور سکھ پہنچانے میں گذرتا ہو وہ سکالن ہیں +

جو بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے عادل ہوں وے یم ہیں +

جو اولاد کو پیدا کرتا ہے یا خوراک دینے اور بہبودی کرنے سے اُن کی حفاظت کرتا ہے وہ پتا ہے +

جو باپ کا باپ ہو وہ پتامہا - اور جو پتامہا کا باپ ہو وہ پرپتامہا ہے +

جو خوراک اور محبت سے بچوں کی خدمت کرے وہ ماتا ہے +

جو باپ کی ماں ہو وہ پتامہی اور دادا کی ماں ہو وہ پرپتامہی ہے +

اپنی عورت نیز بہن - رشتہ دار اور ایک گوتر کے دیگر جو نیک آدمی یا بزرگ ہوں - اُن سب کو نہایت شردھا سے عمدہ خوراک - پوشاک آراستہ سواری وغیرہ دیکر اچھی طرح جو ترپت (سیر) کرنا یعنی جس جس کام سے اُنکی آتما خوش اور جسم تندرست رہے اُس اُس کام سے با محبت اُن کی خدمت کرنی وہ شرادھ اور ترپن کہاتا ہے +

(۷۰) چوتھا ویشو دیو - یعنی جب کھانا تیار ہو تب جو کچھ کھانے کے لئے بنے اُس میں سے کھٹا - نمکین - اور کھاری کو چھوڑ کر گھی میٹھا سے والا اناج لیکر چولہے سے آگ الگ دھر مندرجۂ ذیل منتروں سے آہوتی دے اور الگ حصہ رکھے +

ویشو دیو یگ کا بیان

(۷۱)

वैश्यदेवस्य सिद्धस्य गृह्येऽग्नौ विधिपूर्वकम् ।
आभ्यःकुर्य्याद्देवताभ्यो ब्राह्मणो होममन्वहम् ॥ मनु० ३।८४ ॥

عالمہ عورت براہمنی - دیوی اور اُن کے برابر جو لڑکے اور شاگرد ہیں اور اُن کے ملازم اِن سب کی خدمت کرنا اِس کا نام شرادھ اور ترپن ہے +

(۴۸)

अथर्षितर्प्पणम् ॥

ओंमरीच्यादय ऋषयस्तृप्यन्ताम्। मरीच्याद्यृषिपत्न्यस्तृप्यन्ताम्।मरीच्याद्यृषिसुतास्तृप्यन्ताम्। मरीच्याद्यृषिगणास्तृप्यन्ताम्।इति ऋषितर्प्पणम् ॥

رشی ترپن — جو برہما کے پڑپوتے مریچی کی طرح عالم ہو کر پڑھائیں اور جو اُن کی مانند عالمہ اُن کی عورتیں لڑکیوں کو علم پڑھاویں جو اُنہیں کی مانند لڑکے اور شاگرد ہوں اور جو اُن کے ملازم اُن سب کی خدمت اور عزت کرنا یہ رشی ترپن ہے +

(۴۹)

अथ पितृतर्पणम् ॥

ॐ सोमसदः पितरस्तृप्यन्ताम् । अग्निष्वात्ताः पितरस्तृप्यन्ताम् । बर्हिषदः पितरस्तृप्यन्ताम् । सोमपाः पितरस्तृप्यन्ताम् । हविर्भुजः पितरस्तृप्यन्ताम् । आज्यपाः पितरस्तृप्यन्ताम् । सुकालिनः पितरस्तृप्यन्ताम् । यमादिभ्योनमः यमादींस्तर्पयामि । पित्रे स्वधा नमःपितरं तर्पयामि । पितामहाय स्वधा नमः पितामहं तर्पयामि । प्रपितामहाय स्वधा नमः प्रपितामहं तर्प्पयामि । मात्रे स्वधा नमो मातरं तर्प्पयामि। पितामह्यै स्वधा नमः पितामहीं तर्प्पयामि । प्रपितामह्यै स्वधानमः प्रपितामहीं तर्प्पयामि। स्वपत्न्यै स्वधानमः स्वपत्नीं तर्प्पयामि ।सम्बन्धिभ्यः स्वधा नमः सम्बन्धिनस्तर्प्पयामि। सगोत्रेभ्यः स्वधा नमः सगोत्रास्तर्पयामि। इति पितृतर्पणम्॥

پتری ترپن — جو علم الہیات اور علم طبعیات جس سے خواص اشیا جانی جاتی ہیں اِن میں

روشنی اور تاریکی کا ملاپ بھی شام اور صبح وہی وقت ہوتا ہے۔ جو اس کو نہ مان کر نیمروز میں تیسری سندھیا مانے وہ نیم شب میں بھی سندھیوپاسن کیوں نہ کرے؟ جو آدمی رات میں بھی کرنا چاہے تو پہر پہر گھڑی گھڑی پل پل اور لمحہ لمحہ کی بھی سندھی ہوتی ہیں۔ اُن میں بھی سندھیوپاسن کیا کرے۔ اگر ایسا کرنا چاہے تو ہو ہی نہیں سکتا اور نیمروز کی سندھیا کا حوالہ کسی شاستر میں بھی نہیں۔ اس لئے دونوں وقت میں سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا ٹھیک مناسب ہے۔ تیسرے وقت میں نہیں ✠ اور جو تین وقت ہوتے ہیں وے ماضی مستقبل اور حال کے لحاظ سے ہیں۔ سندھیوپاسن کے لحاظ سے نہیں ✠

(۴۴) تیسرا پتری یگ ہے یعنی جس میں فاضل رشی۔ پڑھنے پڑھانے والے۔ بزرگ ماں باپ وغیرہ بوڑھے وگیانی اور پرم یوگیوں کی خدمت کرنی ✠

تیسرا پتری یگ جس کی دو قسمیں شرادھ۔ اور ترپن ہیں۔

پتری یگ کی دو قسمیں ہیں ایک شرادھ اور دوسرا ترپن۔ شرادھ۔ یعنی "شرت" سچ کا نام ہے۔

"श्रत्सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा श्रद्धया यत् क्रियते तच्छ्राद्धम्"

شرادھ کی تعریف

(۴۵) جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جاوے اُس کو شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جاوے اُس کا نام شرادھ ہے اور

"तृप्यन्ति तर्पयन्ति येन पितृन् तत्तर्पणम्"

ترپن کی تعریف

(۴۶) جس جس عمل سے ترپت یعنی زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش ہوں اور خوش کئے جائیں اُس کا نام ترپن ہے۔ لیکن وہ زندوں کے لئے ہے مُردوں کے لئے نہیں ✠

(۴۷)

ओं ब्रह्मादयो देवास्तृप्यन्ताम्। ब्रह्मादिदेवपत्न्यस्तृप्यन्ताम्। ब्रह्मादिदेवसुतास्तृप्यन्ताम्। ब्रह्मादिदेवगणास्तृप्यन्ताम्। इति देवतर्पणम्॥

دیو ترپن

"विद्वांसो हि देवाः" یہ شت پتھ براہمن کا مقولہ ہے۔ جو عالم ہیں اُنہی کو دیو کہتے ہیں۔ انگ اور اُپانگ کے ساتھ چاروید وں کے جاننے والے جو ہوں اُنکا نام برہما ہے۔ اور نیز جو اُن سے کمتر ہوں اُنکا بھی نام دیو یعنی عالم ہے۔ اُنکے مانند اُن کی

(۵۲)

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात् सत्यमप्रियम्।
प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥ १ ॥
भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद् भद्रमित्येव वा वदेत्।
शुष्कवैरं विवादं च न कुर्यात्केनचित्सह ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १३८। १३९ ॥

شیریں زبان سے ہمیشہ سچ ہی بولے۔

ہمیشہ شیریں کلامی اور سچ سے دوسرے کا فائدہ مند سخن بولے۔ ناگوار سچی بات یعنی کانے کو کانا نہ بولے ۔ انرت یعنی جھوٹ دوسرے کو خوش کرنے کے لئے نہ بولے +۱+

ہمیشہ بھدر یعنی سب کی بھلائی والے کلام نکالے۔ خشک دشمنی یعنی بغیر قصور کسی کے ساتھ دشمنی یا جھگڑا نہ کرے +۲+

چاہے کوئی بُرا بھی مانے لیکن سچ کہنے سے باز نہ رہے

(۵۳) جو جو دوسرے کی بھلائی کرنے والی (کلام) ہو۔ چاہے (کوئی) بُرا بھی مانے تو بھی کہے بغیر نہ رہے +

(۵۴)

पुरुषा बहवो राजन् सततं प्रियवादिनः।
अप्रियस्य तु पथ्यस्य वक्ता श्रोता च दुर्लभः ॥
उद्योगपर्वं विदुरनीति० ॥

خوشامد کو نصیحت نہیں سمجھنا چاہیئے۔

اے دھرت راشٹر! اِس دُنیا میں دوسرے کو ہمیشہ خوش کرنے کے لیے شیریں کہنے والے مدّاح بہت ہیں لیکن سُننے میں تلخ معلوم ہو اور وہ فائدہ کرنے والی کلام ہو اُس کو کہنے اور سُننے والا انسان کم یاب ہے +۱+

کیونکہ نیک مرد اِسی کو مناسب سمجھتے ہیں کہ مُونھ کے سامنے دوسرے کے عیب کہنا اور اپنے عیب سُننا۔ غیبت میں دوسرے کے اوصاف ہمیشہ کہنا۔ اور بدوں کا یہی شیوہ ہے کہ سامنے تعریف کرنا اور غیب میں عیبوں کو ظاہر کرنا۔ جب تک انسان دوسرے سے اپنے عیب نہیں کہتا تب تک انسان عیبوں سے چھُوٹ کر نیک اوصاف والا نہیں ہو سکتا +

عورتوں کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہیئے۔

باپ۔ بھائی۔ خاوند۔ اور دیور انکی عزت کریں اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں۔ جن کو بہت بہتری کی خواہش ہووے ایسا کریں + ۱ +
جس گھر میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے اُس میں آدمی با علم ہوکر دیوتا نام سے ملقب ہوتے اور راحت سے رہتے ہیں۔ اور جس گھر میں عورتوں کی عزت نہیں ہوتی وہاں سب کام بگڑ جاتے ہیں + ۲ +
جس گھر یا خاندان میں عورتیں غمگین ہوکر تکلیف پاتی ہیں وہ خاندان جلد تباہ و برباد ہوجاتا ہے اور جس گھر یا خاندان میں عورتیں آنند سے پُرحوصلہ اور خوشی میں بھری رہتی ہیں وہ خاندان ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے + ۳ +
اس لیے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے کہ عزت اور تیوہار کے موقع پر زیورات پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزت کیا کریں + ۴ +
(۴۹) یہ بات ہمیشہ خیال میں رکھنی چاہیئے کہ لفظ "پوجا" کے معنی عزت کے ہیں۔

پوجا سے کیا مراد ہے

اور دن رات میں جب جب پہلے ملیں یا جدا ہوں تب تب محبت سے "نمستے" ایکدوسرے سے کریں +

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया । (۵۰)
सुसंस्कृतोपस्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥ मनु०५ १५०॥

عورت کے فرائض۔

عورت کو چاہیئے کہ بڑی خوشی سے گھر کے کاموں میں ہوشیاری سے رہے۔ سب چیزوں کو عمدگی سے بنا وے۔ گھر کی صفائی رکھے اور خرچ میں بہت بے پرواہی نہ کرے یعنی مناسب خرچ کرے۔ سب چیزیں صاف رکھے۔ اور خوراک اس طرح بنائے کہ جو دوائی بنکر جسم یا روح میں بیماری کو نہ آنے دے۔ جو جو خرچ ہو اُسکا حساب ٹھیک ٹھیک رکھ کر خاوند وغیرہ کو سُنا دیا کرے۔ گھر کے نوکر چاکروں سے مناسب کام لے۔ گھر کے کسی کام کو بگڑنے نہ دے +

स्त्रियो रत्नान्यथो विद्या सत्यं शौचं सुभाषितम् । (۵۱)
विविधानि च शिल्पानि समादेयानि सर्वतः ॥ मनु०२।२४०

سب ملکوں اور سب لوگوں سے کیا کیا چیزیں سیکھتے ہیں۔

عمدہ عورت۔ طرح طرح کے جواہرات۔ علم۔ سچائی۔ پاکیزگی۔ خوشگوئی اور طرح طرح کی شلپ ودیا یعنی کاریگری سب ملکوں نیز سب لوگوں سے حاصل کرے +

(۴۷)

सन्तुष्टो भार्य्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च।
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ १ ॥
यदि हि स्त्री न रोचेत पुमांसन्न प्रमोदयेत्।
अप्रमोदात्पुनः पुंसः प्रजनं न प्रवर्त्तते॥ २ ॥
स्त्रियां तु रोचमानायां सर्वं तद्रोचते कुलम्।
तस्यां त्वरोचमानायां सर्वमेव न रोचते ॥ ३ ॥
मनु० ३। श्लो० ६०। ६२ ॥

عورت کو ضرور خوش رکھنا چاہئے۔

جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہیں اُسی خاندان میں کُل خوش نصیبی اور اقبالمندی قیام کرتی ہے۔ جہاں شور و شر رہتا ہے وہاں بدبختی اور افلاس ڈیرہ جماتا ہے + ۱ +
جب عورت خاوند سے محبت نہیں رکھتی اور اُس کو خوش نہیں کرتی تو خاوند کے ناخوش ہونے سے اُس میں اولاد کی خواہش پیدا نہیں ہوتی + ۲ +
چونکہ عورت کی خوشی سے سب خاندان خوش رہتا ہے اُس کی ناخوشی میں سب ناخوش رہتے اور تکلیف پاتے ہیں + ۳ +

(۴۸)

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ १ ॥
यत्र नार्य्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः।
यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राऽफलाः क्रियाः ॥ २ ॥
शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याशु तत्कुलम्।
न शोचन्ति तु यत्रैता वर्द्धते तद्धि सर्वदा ॥ ३ ॥
तस्मादेताः सदा पूज्या भूषणाच्छादनाशनैः।
भूतिकामैर्नरैर्नित्यं सत्कारेषूत्सवेषु च ॥ ४ ॥ मनु० ३।
श्लो० ५५ – ५७। ५९ ॥

بعدازاں بچے کے کان میں باپ "ویدوسی اِتی" یعنی تیرا نام وید ہے سُنا کر گھی اور شہد
کو لے کر سونے کی سلائی سے زبان پر لفظ "ओ३म" اوم لکھ کر شہد اور گھی کو
اُسی سلائی سے چٹا وے۔ پھر بچہ ماں کو دیدے اگر دودھ پینا چاہے تو اُس کی
ماں پلا وے۔ اگر اُس کی ماں کا دودھ نہ ہو تو کسی عورت کی آزمائش کرکے اُس کا دودھ
پلاوے۔ پھر دوسری صاف کوٹھری یا جہاں کی ہوا پاک ہو اُس میں خوشبودار
گھی کا ہوم صبح اور شام کیا کرے۔ اور اُسی میں زچہ نیز بچہ کو رکھے۔ چھ دن تک ماں کا
دودھ پیئے اور عورت بھی اپنے جسم کی طاقت کے لئے کئی قسم کی عمدہ خوراک کھائے اور
یونی سنکوچ وغیرہ بھی کرے۔ چھٹے دن عورت باہر نکلے اور بچہ کے دودھ پینے کے لئے کوئی
دائی رکھے۔ اُس کو خورونوش عمدہ کرائے۔ وہ بچہ کو دودھ پلایا کرے۔ اور پرورش بھی
کرے۔ لیکن اُس کی ماں بچہ پر پوری نظر رکھے کہ کسی قسم کا نامناسب عمل اُس کی پرورش میں
نہ ہو۔ عورت دودھ بند کرنے کے لئے پستان کے اگلے حصہ پر ایسا لیپ کرے کہ جس سے
دودھ نہ ٹپکے۔ اُسی طرح خورونوش کا بندوبست بھی ٹھیک رکھے۔ پھر نام کرن وغیرہ
سنسکار "دبسنسکار ودھی" کے طریق سے مناسب وقت پر کرتا جائے۔ جب عورت پھر رجسلا
ہو تب پاک ہونے کے بعد اُسی طرح رتودان دے ٭

(۴۵)

निन्द्यास्वष्टासु चान्यासु स्त्रियो रात्रिषु वर्जयन् ।
ब्रह्मचार्य्येव भवति यत्र तत्राश्रमे वसन् ॥ मनु० ३ । ५० ॥

گرہستی برہمچاری کی مانند کیسے ہے۔

جو اپنی ہی عورت سے خوش ممنوع راتوں میں عورت سے الگ رہتا اور رتوگامی ہوتا ہے وہ گرہستھ بھی برہمچاری کی مانند ہے ٭

۱؎ (نوٹ) مہینے میں صرف اُسوقت جبکہ عورت حیض سے پاک ہوتی ہے تب اولاد کی خاطر عورت سے میل کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں۔ (مترجم)

حمل کی حفاظت اور خورد و نوش اس قسم کا کرے کہ جس سے مرد کا ویریہ خواب میں بھی ضائع نہ ہو۔ اور حمل میں بچے کا جسم بہت عمدہ شکل۔ خوبصورتی۔ طاقت۔ توانائی اور قوت والا ہو کر دسویں مہینے میں پیدا ہو۔ زیادہ اُس کی حفاظت چوتھے مہینے سے اور زیادہ تر آٹھویں مہینے سے آگے کرنی چاہیئے۔ کبھی حاملہ عورت دست آور خشک۔ منشی اشیاء۔ عقل اور طاقت کے ضرر رساں اشیاء کے طعام وغیرہ کا استعمال نہ کرے۔ بلکہ گھی۔ دودھ۔ عمدہ چاول۔ گیہوں۔ مونگ۔ اُرد وغیرہ اناج کا کھانا اور مقام اور وقت کا بھی لحاظ عقل سے کرے۔

(۴۴) اثنائے حمل دو سنسکار ایک چوتھے مہینے میں پُنسون اور دوسرا آٹھویں مہینے میں سیمنتو نینن بموجب طریق مجوزہ کے کرے۔

گربھ کے وقت میں دو سنسکار کرنے چاہئیں۔

(۴۵) جب اولاد پیدا ہو تب عورت اور لڑکے کے جسم کی حفاظت بہت ہوشیاری سے کرے۔ (زچہ کے لئے) سُونٹھی پاک یا سوبھاگیہ سُونٹھی پاک[1] پیشتر سے ہی تیار کرا رکھے۔ اُس وقت خوشبودار گرم پانی سے جو قدرے گرم ہو عورت غسل کرے اور بچے کو بھی نہلاویں۔ بعد ازاں ناڑی چھیدن (کریں یعنی) بچے کی ناف کی جڑ میں ایک ملایم سُوت باندھ چار انگل چھوڑ کر اُوپر سے کاٹ ڈالے۔ اُس کو ایسا باندھے کہ جس سے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی نہ جانے پائے۔ پھر اُس مکان کو صاف کر کے اُس کے دروازے کے اندر خوشبو وغیرہ والے گھی وغیرہ کا ہوم کرے۔

بچہ پیدا ہونے پر کیا کرنا چاہیے۔

[1] (نوٹ مترجم) راولپنڈی نواسی پنڈت سیتا رام جی شاستری وَیدسے سوبھاگیہ سونٹھی کا حسب ذیل نسخہ جو کہ چرک شاستر کے مطابق ہے ہم نے دریافت کیا ہے۔

سونٹھ۔ مرچ کالی۔ پیپلی۔ ہڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ تیج پتر۔ دارچینی۔ ناگکیسر۔ موتھا۔ جائفل۔ ستیل چینی یا کباب چینی۔ دھنیا۔ لونگ۔ سونف۔ نالوکا۔ مین پھل۔ اجواین۔ اجمود۔ یا بن زبانی۔ دھائی کے پھول۔ ستاور۔ تال مولی۔ لودھ۔ سج پیپلی۔ چروچی۔ شدھا مولی (ثعلب مصری) کپور۔ لال چندن۔ سفید چندن۔ ہر ایک دوائی ایک تولہ وزن میں لینی چاہیے۔ اِس کے علاوہ سونٹھ دو سیر گھی ۳۲ تولہ۔ دودھ دو سیر۔ کھانڈ اڑھائی سیر۔ لینی چاہیئے۔ پہلے سونٹھ کو کچھ بھوننا چاہیئے بعد ازاں دیگر ادویات کو کوٹ کر چھان لو۔ پھر سونٹھ اور دیگر ادویات کو ملا لینا چاہیئے۔ پھر گھی گرم کر کے اُن میں ڈالکر بگائیں۔ پھر دودھ ملا کر پکائیں۔ پھر کھانڈ ڈالکر اُتار لیں۔ پکانے۔ بھوننے وغیرہ کے لئے مٹی کا برتن استعمال کرنا چاہیئے۔ خوراک ایک تولہ ہے علی الصباح۔ یہ دوائی زچہ کھائے۔ دوائی کھانے کے ایک گھنٹے بعد یا دوائی کے ساتھ ہی بکری کا دودھ پینا چاہیئے۔ اعضا کے درد۔ کھانسی کے لیئے نہایت مفید ہے۔ اِس سے پستان بھی طاقت پاتے ہیں۔ باقاعدہ استعمال کرنے والی عورت کو طاقت و توانائی دیتی ہے۔ تیز اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ کھانا دوائی ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہیئے۔

ان کے خورونوش کا عمدہ انتظام ہونا چاہیئے کہ جس سے اُن کا جسم جو سابقہ برہمچریہ اور حصول تعلیم کی ریاضت اور تکلیف میں کمزور ہوتا ہے وہ چاند کی کلا کی مانند تھوڑے ہی دنوں میں بڑھکر طاقتور ہو جائے۔ پھر جس دن لڑکی رجسلا (حیض والی) ہوکر جب نہا دھو لے تب ویدی اور منڈپ بنا کر کئی خوشبودار چیزیں اور گھی وغیرہ کا ہوم نیز اپنے (واقف کار) فاضل مرد عورتوں کی مناسب عزت کریں*

(۴۳) پھر جس دن رتو دان دینا مناسب سمجھیں اُسی دن سنسکار ودھی کتاب میں لکھے ہوئے طریق کے مطابق سب عمل کرکے آدھی رات یا دس بجے نہایت خوشی سے سب کے سامنے پانی گرہن (ہتھلیوا) سے بیاہ کے طریق کو پورا

گربھادھان سنسکار

کرکے خلوت میں چلے جاویں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی جو ترکیب ہے اُسی کے مطابق دونوں کریں۔ جہانتک بنے وہانتک برہمچریہ کے ویریہ کو فضول یا ضائع نہ کریں۔ کیونکہ اُس ویریہ یا رج سے جو جسم پیدا ہوتا ہے وہ بے نظیر عمدہ اولاد ہوتی ہے۔ جب ویریہ کے رحم میں گرنے کا وقت ہو اُس وقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ یعنی سیدھا جسم اور نہایت خوشدل رہیں۔ ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے اور عورت ویریہ حاصل کرنے کے وقت اپان وایو کو اُوپر کھینچے۔ جائے مخصوص کو اُوپر سکوڑ ویریہ کو اُوپر کشش کرکے رحم میں ٹھیرا وے۔ پھر دونوں صاف پانی سے غسل کریں۔ حمل ٹھیر جانے کا بخوبی علم سمجھدار عورت کو تو اُسی وقت ہو جاتا ہے لیکن اس کا یقین ایک مہینے کے پیچھے حیض نہ ہونے پر سب کو ہو جاتا ہے۔ سونٹھ۔ کیسر۔ اسگند۔ الائچی خورد اور تعلب مصری ڈال کر گرم کر رکھا ہوا ٹھنڈا دودھ ہے اُس کو حسب خواہش دونوں پیکر سنان کرکے جو پیشتر ہی رکھا ہوا ٹھنڈا دودھ ہے اُس کو حسب خواہش دونوں پیکر الگ الگ اپنے اپنے پلنگ پر سو رہیں۔ یہی ترکیب جب جب گربھادھان کا فعل کریں تب تب کرنی مناسب ہے۔ جب مہینے بھر میں حیض نہ آنے سے حمل کے ٹھیرنے کا یقین ہو جائے تب سے ایک برس تک عورت مرد ہمبستر کبھی نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اَولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے* برخلاف اس کے ویریہ ضائع ہوتا ہے دونوں کی عمر گھٹ جاتی ہے اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اُوپر سے گفتگو وغیرہ بامحبت سلوک دونوں کو ضرور رکھنا چاہیئے۔ مرد ویریہ کو ضبط اور عورت

---

* (نوٹ) یہ بات خفیہ ہے اِس لئے اتنے ہی سے ساری باتیں سمجھ لینی چاہئیں۔ زیادہ لکھنا مناسب نہیں۔

(۵) دولھا اور دلھن کو کچھ دیکر بیاہ کرنا آسر - (۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولھا دلھن کا بامرضی باہم میل ہونا گاندھرب - (۷) لڑائی کرکے جبراً یعنی چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھشس - (۸) خفتہ یا شراب پی ہوئی یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔

اِن سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل - دیو - آرش اور پرجاپت - متوسط[1] - آسر اور گاندھرب ادنےٰ - راکھشس مذموم - اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے +

(۳۴) اِس لیئے یہی یقین رکھنا چاہیئے کہ لڑکی اور لڑکے کا شادی کے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو کیونکہ جوانی میں عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھیرنا موجب خرابی ہے۔ لیکن جب لڑکی یا لڑکے کی شادی کا وقت ہو یعنی ایک برس یا چھ مہینے برہمچریہ آشرم اور تحصیل علم کے ختم ہونے میں باقی رہیں تب اُن لڑکی اور لڑکوں کا پرتی بمب یعنی عکس جس کو فوٹو کہتے ہیں یا تصویر اُتار کر لڑکیوں کی پڑھانے والیوں کے پاس کنوارے لڑکوں کی۔ لڑکوں کے اُستادوں کے پاس لڑکیوں کی تصویر بھیج دیں - جس جس کی شکل مل جائے اُس اُس کے اِتی ہاس یعنی پیدایش سے لیکر اُس دن تک جنم چرتر یعنی سوانح عمری کی کتاب ہو اُس کو پڑھانے والے منگوا کر دیکھیں جب دونوں کے وصف - عمل - فطرت مطابق ہوں تب جس جس کے ساتھ جس جس کا بیاہ ہونا مناسب سمجھیں اُس اُس لڑکے اور لڑکی کی عکسی تصویر اور اِتی ہاس لڑکی اور لڑکے کے ہاتھ میں دیدیں اور کہیں کہ اِس میں جو تمھاری منشا ہو سو ہم کو بتا دینا - جب اُن دونوں کا پختہ ارادہ باہم شادی کرنے کا ہو جائے تب اُن دونوں کا سماورتن (گروکل سے واپسی) ایک ہی وقت میں ہونا چاہیئے - اگر وے دونوں پڑھانے والوں کے سامنے بیاہ کرنا چاہیں تو وہاں - نہیں تو لڑکی کے ماں باپ کے گھر میں بیاہ ہونا مناسب ہے - جب وے سامنے ہوں تب اُن اُستادوں یا لڑکی کے ماں باپ وغیرہ نیک آدمیوں کے سامنے اُن دونوں کی آپس میں بات چیت شاستر ارتھ کرانا اور جو کچھ پوشیدہ بات پوچھیں وہ بھی مجلس میں لکھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیکر سوال و جواب کر لیں - جب دونوں کی پوری رغبت بیاہ کرنے میں ہو جائے تب سے

> "کورٹ شپ" یعنی عشقبازی کی ممانعت -

---

[1] (نوٹ) سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ کے پانچویں سطر میں سوامی جی لکھتے ہیں کہ "یہ چار وواہ اُتم ہیں" یعنی براہم - دیو - آرش اور پرجاپت + پس آرش کو جا بجا بجائے ادنیٰ کے متوسط درجہ میں لکھا گیا + (مترجم)

اور نیچ ورنوں کا اعلےٰ ورن میں ہونے کے لئے حوصلہ بڑھیگا ✤

(۴) ترودیا اور دھرم کی اشاعت کا کام براہمنوں کو دینا چاہیئے کیونکہ وے پورے فاضل

خلاصہ

اور دھارمک ہوتے ہیں۔ اور اُس کام کو ٹھیک طور پر چلا سکتے ہیں۔ کشتریوں کو سلطنت کے کاروبار میں لگانے سے کبھی سلطنت کا زوال یا زیان نہیں ہوتا ✤

مویشی کی پرورش وغیرہ کا کام ویشوں ہی کو ملنا مناسب ہے کیونکہ وہ اس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ شودروں کو خدمت کا کام اسلئے دیا جاتا ہے کہ وہ علم سے بے بہرہ جاہل ہوتے ہیں اور سوچ وچار کے کام کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ مگر جسم کے کام سب کر سکتے ہیں۔ اس طرح ورنوں کو اپنے اپنے کام میں لگائے رکھنا راجا وغیرہ اہل مجلس کا کام ہے ✤

(ووِاہ کی کیفیت)

(۴۱)

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽऽसुरः ।
गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥ मनु० ३ । २१ ॥

بیاہ کی آٹھ قسمیں

بیاہ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک براہم۔ دوسرا دَیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسُر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکشس۔ آٹھواں پیشاچ ✤

اِن بیاہوں کی یہ تفصیل ہے کہ (۱) دولہا دولہن دونوں مکمل برہمچریہ سے پورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں اُنکا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا براہم کہاتا ہے۔ (۲) بھاری یگیہ کرنے میں یگیہ کا کام کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا دَیو۔ (۳) دولہا سے کچھ لیکر وواہ ہونا آرش۔ (۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپت ✤

---

۵۱ (نوٹ) "سبھیہ" جن کا لفظی ترجمہ مہذب لوگ یا سبھا سد ہو سکتا ہے یہاں مراد اراکین سلطنت یعنی ودیا سبھا اور راج سبھا کے ممبران سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان الفاظ کا تعلق راجا کے ساتھ اِس فقرہ میں ہے اور پہلے فاضل مصنف لکھ آئے ہیں کہ ورنوں کا انتظام ودیا سبھا اور راج سبھا کے ماتحت رہنا چاہئے دیکھو دفعہ ۳۳ ✤ (مترجم)

۵۲ (نوٹ) سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ پر اسی کے متعلق سوامی جی کا یہ نوٹ درج ہے۔ "یہ بات سمجھنا ہے کیونکہ آگے منو سمرتی میں نشیدھ کیا ہے اور یُکتی سے بھی وِرودھ ہے اسلئے کچھ بھی نہ لے دیکر دونوں کی پرسنتا سے پانی گرہن ہونا آرش وواہ ہے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصل عبارت پر لفظ "دو" اور گیا ہے ✤ (مترجم)

میں نہ پھنس کر نفس پر قادر رہنا ہمیشہ جسم اور روح کو طاقتور رکھنا ۔ سینکڑوں ہزاروں سے بھی جنگ کرنے میں اکیلے کو خوف نہ ہونا ۔ ہمیشہ تیجسوی یعنی عاجسری سے مبرا ۔ بہادر مستقل مزاج رہنا ۔ متحمل ہونا ۔ راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار میں اور سب شاستروں میں نہایت ہوشیار ہونا ۔ جنگ میں بھی مضبوط بےخوف رہ کر اُس سے کبھی نہ ہٹنا نہ بھاگنا یعنی اِس طرح لڑنا کہ جس سے یقیناً فتح ہو ۔ آپ بچے اگر بھاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو تو ایسا ہی کرنا ۔ خیرات کرنے کی عادت رکھنا ۔ طرفداری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ حسب مناسب برتاؤ کرنا ۔ سوچکر دینا ۔ وعدہ کا ایفاء کرنا اُس کو کبھی نہ ٹوٹنے دینا ۔ یہ گیارہ کھشتری ورن کے عمل اور اوصاف ہیں +

(۳۷)

पशूनां रक्षणं दानमिज्याऽध्ययनमेवच ।
वणिक्पथं कुसीदंच वैश्यस्य कृषिमेवच ॥ मनु० १ । ९० ॥

ویش کے فرائض اور اوصاف ۔ (۱) گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی کرنا ۔ (۲) علم و دھرم کی ترقی کے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا ۔ (۳) اگنی ہوتر وغیرہ یگوں کا کرنا (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا ۔ (۵) سب قسم کی تجارت کرنا ۔ (۶) ایک سینکڑہ پر چار ۔ چھ ۔ آٹھ ۔ بارہ ۔ سولہ ۔ بائیس آنہ تک سود لینا اور اصل رقم سے دُگنا یعنی ایک روپیہ دیا ہو تو سو برس میں بھی دو روپے سے زیادہ نہ لینا اور نہ دینا ۔ (۷) کھیتی کرنا یہ ویش کے اوصاف اور عمل ہیں +

(۳۸)

एकमेवतु शूद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत् ।
एतेषामेव वर्णानां शुश्रूषामनसूयया ॥ मनु० १ । ९१ ॥

شودر کا کام شودر کو چاہئے کہ مذمت ۔ حسد ۔ غرور ۔ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر براہمن کھشتری اور ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے اور اُسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے ۔ شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے +

(۳۹) یہ مختصر طور پر ورنوں کے اوصاف اور اعمال لکھے ۔ جس جس مرد میں جس جس

ورن بیوستھا کے فواید ورن کے اوصاف اعمال ہوں اُس اُس ورن کا اُس کو اختیار دینا ۔ ایسی آئین رکھنے سے سب لوگوں کو ترقی کی رغبت بنی رہتی ہے ۔ کیونکہ اعلےٰ ورنوں کو خوف ہوگا کہ اگر ہماری اولاد جہالت وغیرہ عیب والی ہوگی تو شودر ہو جائیگی اور اولاد بھی ڈرتی رہیگی کہ اگر ہم مذکورہ چال چلن اور علم والے نہ ہونگے تو شودر ہونا پڑیگا

دل سے بُرے کام کی خواہش بھی نہ کرنی اور نہ اُس کو ادھرم میں کبھی راغب ہونے دینا - کان اور آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی کے کام سے روک کر دھرم میں چلانا - ہمیشہ برھمچاری کی طرح نفس پر قادر ہو کر دھرم کے کام کرنا - پاکیزگی یعنی -

आद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्याति ।
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्याति ॥ मनु० ५ । १०९ ॥

پانی سے باہر کے اعضاء راستی پر عمل کرنے سے دل - وِدّیا اور دھرم کے کام کرنے سے روح - اور گیان سے عقل پاکیزہ ہوتی ہے - اندرونی رغبت و نفرت وغیرہ عیب اور بیرونی غلاظتوں کو دور کر پاکیزہ رہنا یعنی سچ جھوٹ کی تمیز کرتے ہوئے سچائی کے قبول اور جھوٹ کے ترک سے اعتقاد پاک ہوتا ہے - مذمت و تعریف - رنج و راحت - سردی گرمی - بھوک پیاس - نفع و نقصان - عزت بےعزتی وغیرہ میں - خوشی و غم چھوڑ کر دھرم میں مضبوط اعتقاد سے بنے رہنا - نرمی - انکساری - سادگی - سادہ طبیعت رکھنا - بھروی وغیرہ عیب چھوڑ دینا - سب ویدوغیرہ شاستروں کو بمعہ انگ و اپانگ کے پڑھکر پڑھانے کی طاقت امتیاز - سچ کی تحقیق - جو چیز جیسی ہو یعنی غیر ذی روح کو غیر ذی روح - ذی روح کو ذی روح جاننا اور ماننا - زمین سے لیکر پرمیشور تک سب اشیاء کو اچھی طرح جانکر اُن سے مناسب فائدہ اُٹھانا - کبھی وید - پرمیشور - مکتی - پُورب جنم - پرجنم - دھرم ودیا نیک صحبت - ماں باپ آچاریہ اور مہمانوں کی خدمت کو نہ چھوڑنا - اور ان کی مذمت کبھی نہ کرنا یہ پندرہ عمل اور وصف براہمن ورن کے آدمیوں میں ضرور ہونے چاہئیں +

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेवच । (۳۶)
विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः ॥ १ ॥ मनु० १ । ८९ ॥
शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धेचाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० अध्याय १८ । श्लो० ४३ ॥

کھشتری کے فرائض اور اوصاف -

انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت یعنی رورعایت چھوڑکر نیکوں کی عزت اور بدوں کی بے قدری کرنا - ہر طرح سے سبکی پرورش - دان یعنی وِدّیا دھرم میں رغبت اور مستحق لوگوں کی خدمت میں دولت وغیرہ اشیاء کا خرچ کرنا - اگنی ہوتر وغیرہ یگ کرنا - وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا اور عیاشی سے بول

جس طرح مرد ہر ایک ورن کے لائق ہوتا ہے اسی طرح عورتوں کی بھی حالت سمجھنی چاہئے۔ اِس سے کیا ثابت ہوا کہ اِس طرح ہونے سے سب ورن اپنے اپنے وصف۔ عمل اور فطرت رکھتے ہوئے پاکیزگی کے ساتھ رہتے ہیں یعنی براہمن خاندان میں کوئی شخص جو کھشتری ویش اور شودر کی مانند ہو نہیں رہتا۔ اور کھشتری ویش نیز شودر ورن شُدھ رہتے ہیں یعنی ورنوں کی خلط ملط نہیں ہوگی۔ اِس سے کسی ورن کی مذمت یا ناقابلیت بھی نہ ہوگی +

(۳۳) (سوال) اگر کسی کا ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو وہ دوسرے ورن میں داخل ہو جائے تو اُس کے ماں باپ کی خدمت کون کرے گا اور قطع نسل بھی ہو جائے گی اِسکا کیا انتظام ہونا چاہئے +

ودیا سبھا اور راج سبھا ورن بیوستھا کا خاص انتظام کریں۔

(جواب) نہ کسی کی خدمت میں ہرج اور نہ قطع نسل ہوگی کیونکہ اِنکو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے لایق دوسری اولاد ودیا سبھا اور راج سبھا کے انتظام سے ملے گی اِس لئے کچھ بھی بدانتظامی نہ ہوگی +

(۳۴) یہ اَوصاف و اعمال کے مطابق ورنوں کی بیوستھا لڑکیوں کی سولھویں برس اور مردوں کی پچیسویں برس کے امتحان میں مقرر کرنی چاہیئے اور اسی طریقہ سے یعنی براہمن ورن کا براہمنی۔ کھشتری ورن کا کھشترانی۔ ویش ورن کا ویش عورت اور شودر ورن کا شودر عورت کے ساتھ بیاہ ہونا چاہئے تب ہی اپنے اپنے ورنوں کے کام اور باہم محبت بھی ٹھیک رہیگی۔ اِن چاروں ورنوں کے فرائض اور اَوصاف یہ ہیں +

کس عمر میں ورن کا خطاب دیا جائے۔

(۳۵)

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं तथा ।
दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्मणानामकल्पयत् ॥ मनु० १ । ८८ ॥
शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० अध्याय १८ । श्लोक ४२ ॥

براہمن کے فرائض اور اَوصاف۔

برہمن کے پڑھنا پڑھانا۔ یگ کرنا۔ یگ کرانا۔ دان دینا لینا یہ چھ عمل ہیں +۱+ لیکن منو کے قول کے مطابق لینا نیچ کام ہے +

کے ران کی مانند۔ اور شودروں کا جسم پاؤں کی مانند شکل والے ہونے چاہئیں ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی تم سے سوال کرے کہ جو جو مونھ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے اُن کا نام برہمن وغیرہ ہو لیکن تمہارا نہیں کیونکہ جیسے سب لوگ رحم سے پیدا ہوتے ہیں ویسے تم بھی ہوتے ہو تم مونھ وغیرہ سے پیدا نہیں ہوئے پس برہمن وغیرہ نام کا گھمنڈ کرتے ہو اس لئے تمہارے کئے ہوئے معنی فضول ہیں اور جو ہم نے معنی کئے ہیں وہ سچے ہیں ✤

ایسا ہی اَور جگہ بھی کہا ہے جیسے :-

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चैति शूद्रताम् । (۳۱)
क्षत्रियाज्जातमेवन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च ॥ मनु० १० । ६५॥

منوسمرتی بھی اِس کی تائید کرتی ہے کہ پیدائش سے ورن نہیں۔

شودر خاندان میں پیدا ہو کر برہمن ۔ کھشتری ۔ اور ویش کی مانند وصف عمل اور فطرت والا ہو تو وہ شودر براہمن کھشتری اور ویش بن جاتا ہے ویسے ہی جو شخص براہمن کھشتری اور ویش خاندان میں پیدا ہوا ہو اور اُس کے وصف ۔ عمل اور فطرت شودر کی مانند ہوں تو وہ شودر بن جاتا ہے ۔ اسی طرح جو شخص کھشتری یا ویش کے خاندان میں پیدا ہو کر براہمن یا شودر کی مانند ہو وہ براہمن یا شودر بھی ہو جاتا ہے ۔ گویا چاروں ورنوں میں جس جس ورن کی مانند جو جو مرد یا عورت ہو وہ اُسی ورن میں گنی جاوے ✤

(۳۲)

धर्मचर्य्यया जघन्यो वर्णः पूर्वं पूर्वं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ ॥ १ ॥
अधर्मचर्य्यया पूर्वो वर्णो जघन्यंजघन्यं वर्णमापद्यते जा॰तिपरिवृत्तौ ॥ २ ॥

آپستمب سوتر بھی اُس کی تائید مزید کرتے ہیں ۔

یہ آپستمب کے سوتر ہیں ۔ دھرم پر چلنے سے اونٹے ورن اپنے سے اعلےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے اور وہ اُسی ورن میں گنا جاوے کہ جس کے لائق ہو ✤ ۱ ✤

ویسے ادھرم پر چلنے سے اعلےٰ ورن والا انسان اپنے سے اونٹے ورن کو حاصل کرتا ہے اور اُسی ورن میں گنا جانا چاہئے ✤ ۲ ✤

یہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کا گیارھواں منتر ہے۔ اِس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ براہمن ایشور کے مُونھ سے۔ کھشتری بازو سے ویش ران سے۔ اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں اسلئے جیسے مونھ نہ بازو وغیرہ اور بازو وغیرہ نہ مونھ ہوتے ہیں۔ اِسی طرح براہمن نہ کھشتری وغیرہ اور کھشتری وغیرہ نہ براہمن ہو سکتے ہیں ✣

(جواب) اِس منتر کا ارتھ جو تمنے کیا وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہاں پُرش یعنی غیر مجسم محیط کُل پرمیشور کا استدلال ہے (اُسی کا ذکر پیچھے سے چلا آرہا ہے) جب وہ غیر مجسم ہے تو اُسکے مُونھ وغیرہ اعضا نہیں ہو سکتے۔ اگر مونھ وغیرہ اعضا والا ہو وہ پُرش یعنی محیط کُل نہیں۔ اور جو محیط کُل نہیں وہ قادر مطلق دنیا کو پیدا۔ قایم اور فنا کرنے والا۔ روحوں کے نیک و بد اعمال کی سزا و جزا دینے والا۔ علیم کُل خدا۔ لا موت وغیرہ اوصاف والا نہیں ہو سکتا۔ اِسلئے اِس کا یہ ارتھ ہے کہ۔

(۲۸) جو محیط کُل پرمیشور کی خلقت میں مونھ کی مانند سب میں سردار افضل ہو

اصلی معنی

وہ براہمن۔ شت پتھ براہمن کے حوالہ سے طاقت و توانائی کا نام باہو ہے۔ یہ جس میں زیادہ ہو وہ کھشتری۔ کمر کے نچلے حصّہ اور ران کے اُوپر کے حصّہ کا اُرو نام ہے جو سب اشیا اور سب ملکوں میں رانوں کی طاقت سے جاوے آوے سفر کرے وہ ویش اور جو پاؤں کے یعنی نچلے عضو کی مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو وہ شودر ہے ✣

(۲۹) اور جگہ شت پتھ براہمن وغیرہ میں بھی اِس منتر کا ایسا ہی ارتھ کیا ہے

شت پتھ براہمن میں اس منتر کا ایسا ہی ارتھ ہے۔

جیسے:۔

यस्मादेते मुख्यास्तस्मान्मुखतोह्यसृज्यन्त इत्यादि ।

"چونکہ یہ مُکھ (سردار) ہیں اِس لئے مُکھ (مونھ) سے پیدا ہوئے" یہ قول عین مطابق ہے یعنے جیسا مُونھ سب اعضا میں افضل ہے۔ ویسے پُورے علم اور اعلےٰ وصف عمل اور فطرت کے رکھنے کے باعث بنی نوع انسان میں افضل برہمن کہلاتا ہے۔ جب پرمیشور کے غیر مجسم ہونے سے مُونھ وغیرہ اعضا ہی نہیں ہیں تو مُونھ سے پیدا ہونا ناممکن ہے جیسا کہ عقیمہ عورت وغیرہ کے لڑکے کا بیاہ ہونا ✣

(۳۰) اور اگر مُونھ وغیرہ اعضا سے برہمن وغیرہ پیدا ہوتے تو علت مادی کی مانند برہمن وغیرہ کی شکل ضرور ہوتی۔ جیسے مونھ کی شکل گول مول ہے ویسے ہی اُن کے جسم کی شکل بھی مونھ کی مانند گول مول ہونی چاہئے۔ کھشتریوں کے جسم بازو کی مانند۔ ویشیوں۔

اگر برہمن مُونھ سے پیدا ہوئے ہیں تو اُن کے جسم کی شکل مُونھ کی طرح گول مول کیوں نہیں۔

دیکھنے میں آتے ہیں۔ اِس لئے تم لوگ وہم میں پڑے ہو۔ دیکھو منُو مہاراج نے کیا کہا ہے :۔

येनास्य पितरो याता येन याताः पितामहाः । (۲۵)
तेन यायात्सतां मार्गं तेन गच्छन्न रिष्यते ॥ मनु० ४ । १७८॥

صرف نیک باپ دادا کی راہ پر چلنا چاہیئے۔

جس طریق پر اِس کے باپ دادا گئے ہوں اُس طریق پر اولاد بھی چلے لیکن جو راہ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں اُنہی کے طریق پر چلیں۔ اگر باپ دادا بد ہوں تو اُن کے طریق پر کبھی نہ چلیں۔ کیونکہ اچھے دھرماتما لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوتی +

اِسکو تم مانتے ہو یا نہیں ؟ ہاں ہاں ! مانتے ہیں۔

(۲۶) اور دیکھو جو پرمیشور کا الہام ویدوں میں ہے وہی سناتن (قدیم) اور جو بات

سناتن لفظ کے اصلی معنی

اُسکے خلاف ہے وہ قدیم کبھی نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہی سب لوگوں کو ماننا چاہیئے یا نہیں ؟ ضرور چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا نہ مانے تو اُس سے پوچھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا باپ مفلس ہو اور اُس کا لڑکا دولتمند ہو تو کیا وہ اپنے باپ کی مفلسی کے غرور سے دھن کو پھینک دے۔ کیا جس کا باپ اندھا ہو اُسکا لڑکا بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ ڈالے۔ جس کا باپ بدچلن ہو کیا اُس کا لڑکا بھی بدچلنی ہی کرے ؟ نہیں نہیں نہیں۔ بلکہ جو جو انسانوں کے اچھے کام ہوں اُنپر عمل کرنا اور بُرے کاموں کو ترک کر دینا سب کو نہایت ضروری ہے +

(۲۷) اگر کوئی رج ویریہ (حیض ومنی) کے میل سے ورن آشرم بیوستھا مانے اور

پیدائش سے ورن ماننے والے عیسائی شُدہ براہمن کو براہمن کیوں نہیں مانتے۔

وصف وعمل کے مطابق نہ مانے تو اُس سے پُوچھنا چاہیئے کہ اگر کوئی اپنے ورن کو چھوڑ نیچ۔ بھنگی۔ چنڈال۔ یا عیسائی مسلمان ہو گیا ہو اُس کو بھی براہمن کیوں نہیں مانتے ؟ یہاں یہی کہوگے کہ اُس نے براہمن کے عمل چھوڑ دئے اِس لئے وہ براہمن نہیں ہے + اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو براہمن وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں وہی براہمن وغیرہ اور جو نیچ بھی اعلےٰ ورن کے وصف عمل اور فطرت والا ہو تو اُس کو بھی اعلےٰ ورن میں اور جو اعلےٰ ورن کا ہو کر نیچ کام کرے تو اُس کو نیچ ورن میں گننا ضرور چاہیئے +

(سوال)

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

(۲۳) (سوال) بھلا جو رج (خون) ویریہ (منی) سے جسم بنا ہے وہ بدل کر دوسرے ورن کے لائق کیسے ہو سکتا ہے؟

برہمن کا جسم رج ویریہ سے نہیں بنتا۔

(جواب) رج ویریہ کے طاپ سے برہمن کا جسم نہیں ہوتا بلکہ

स्वाध्यायेन जपैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः॥ मनु० २। २८॥

اِس کا ارتھ پہلے کر آئے ہیں۔ اب یہاں بھی مختصراً کہتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے۔ وِچار کرنے کرانے۔ مختلف اقسام کے ہوم کے کرنے۔ سارے ویدوں کو شبد (ملفوظات) ارتھ (مفہومات) سمبندھ (تعلقات)۔ سوروں کے اُوچارن (تلفظ) کے ساتھ پڑھنے پڑھانے۔ پُورنماسی۔ اِشٹی[۵۱] وغیرہ جنکا ذکر پہلے کیا گیا ہے اُن کے کرنے۔ دھرم سے اُولاد پیدا کرنے۔ برہم یگ۔ دیو یگ۔ پتری یگ۔ ولیشو دیو یگ۔ اور اتتھی یگ جنکا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگ۔ فاضلوں کی صحبت و تعظیم۔ راست گفتاری۔ رفاہ عام وغیرہ نیک کام اور مکمل شلپ[۵۲] ودیا وغیرہ پڑھ کر بد چلنی چھوڑ نیک چلنی سے یہ جسم برہمن کا بنتا ہے +

کیا اِس شلوک کو تم نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔ پھر کیوں رج ویریہ کے طاپ (تناسل) سے ورن بیوستھا مانتے ہو؟ میں اکیلا نہیں مانتا بلکہ بہت سے لوگ زمانۂ قدیم سے ایسا ہی مانتے ہیں +

(۲۴) (سوال) کیا تم پرم پرا[۵۳] کی بھی تردید کرو گے؟ —

پانچ سات پشتوں کا نام زمانۂ قدیم نہیں۔

(جواب) نہیں۔ لیکن تمہاری اُلٹی سمجھ کو نہیں مانتے اور اسکی تردید بھی کرتے ہیں +

(سوال) ہماری اُلٹی اور تمہاری سیدھی سمجھ ہے اِس میں کیا ثبوت ہے؟ —

(جواب) یہی ثبوت ہے کہ جو تم پانچ سات پشتوں کے رواج کو قدیم رواج مانتے ہو اور ہم وید نیز دنیا کے ابتدا سے جو آجتک چلا آیا اُس کو پرم پرا مانتے ہیں۔ دیکھو جس کا باپ نیک اُس کا بیٹا بد اور جس کا لڑکا نیک اُس کا باپ بد۔ نیز کہیں دونوں نیک یا دونوں بد

---

۵۱ اِشٹی خاص قسم کا یگ ہوتا ہے + (مترجم)
۵۲ شلپ ودیا = حرفت و صنعت اور کلوں وغیرہ کا بنانا اور اُن سے کام لینا + (مترجم)
۵۳ پرم پرا یعنی زمانۂ قدیم + (مترجم)

عمدہ کاروبار کو پورا کرنے والی۔ بالغی کو طے کی ہوئی۔ نئی تربیت اور نوجوانی سے پیراستہ عالم شباب کے کمال کو پہنچی ہوئی۔ ایسی عورتیں مثل اُن عالموں کے جنہوں نے باقاعدہ برہمچریہ پورا کیا ہے۔ لاثانی عقل سلیم یعنی تعلیم و تربیت سے آراستہ عقل میں استراحت پائی ہوئی جوان خاوندوں کو حاصل کرکے گربھ دھارن (قیام حمل) کریں۔ کبھی بھول سے بھی لڑکپن میں مرد کا خیال دل میں نہ لاویں کیونکہ یہی فعل موجودہ اور آئندہ جہان کی راحت کا دینے والا ہے۔ لڑکپن میں بیواہ کرنے سے مرد کی نسبت عورت کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ ۲۔

جس طریق سے کہ کھیتی سے نہایت محنت کرنے والے۔ ویریہ (منی) سینچنے کے قابل۔ پورے جوان مرد۔ اُن عورات کو جو جوانوں کو پیاری ہیں حاصل کرکے پورے سو برس کی یا اُس سے زیادہ عمر راحت سے بھوگتے رہیں اور بیٹا پوتا وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔ ویسے عورت مرد ہمیشہ عمل کریں جس طرح موسم سرما جو پہلے گذر چکے ہیں اور بڑھاپے کو پیدا کرنیوالے ہوتے ہیں علی الصباح کے وقت کو لیل و نہار اور جسم کی طاقت و حسن کو بہت بڑھاپا دور کر دیتا ہے۔ ویسے یقیناً میں عورت یا مرد اچھی طرح بذریعہ برہمچریہ کے علم و تربیت اور جسم و آتما کی طاقت اور جوانی کو حاصل کرکے بیاہ کروں۔ ۳۔

اس کے خلاف کرنا برخلاف وید کے ہے اور کبھی راحت بخش بیاہ نہیں ہوتا۔

(۲۱) جب تک اسی طرح سب رشی منی راجا مہاراجا آریہ لوگ برہمچریہ سے ودیا پڑھ کر ہی سویمبر بیاہ کرتے تھے تب تک اِس ملک کی ہمیشہ ترقی ہوتی تھی۔ جب سے برہمچریہ کے نہ کرنے اور ودیا کے نہ پڑھنے سے بچپن میں محتاج بالغیر یعنی ماں باپ کے اختیار سے ہی بیاہ ہونے لگا تب سے بتدریج آریہ ورت ملک کا زوال ہوتا چلا آیا ہے۔ اِس لیئے اِس مذموم کام کو چھوڑ کر شریف لوگ مذکورہ بالا طریق سے سویمبر بیاہ کریں۔

> آریہ ورت کی تنزلی برہمچریہ کے نہ کرنے سے ستر درجہ ہوئی۔

سو بیاہ ورن کے مطابق کریں اور ورن بیوستھا بھی وصف عمل او فطرت کے مطابق ہونی چاہیئے۔

(۲۲)۔ (سوال) کیا جس کی ماں برہمنی باپ برہمن ہو وہ برہمن ہوتا ہے یا جسکے ماں باپ دوسرے ورن کے ہوں کیا اُن کی اولاد کبھی برہمن ہو سکتی ہے؟

> ورن پیدائش سے نہیں بلکہ وصف۔ عمل اور فطرت کے مطابق ہیں۔

(جواب) ہاں۔ بہت سے ہو گئے ہوتے ہیں اور ہونگے بھی۔ جیسے چھاندوگیہ اُپنشد میں جاوال رشی نامعلوم خاندان مہابھارت میں وشوامتر کھشتری ورن۔ اور ماتنگ رشی چانڈال خاندان سے برہمن ہو گئے تھے۔ اب بھی جو عمدہ علم و عمل والا ہے وہی برہمن ہونے کے لائق اور جاہل شودر کہلانے کے لائق ہوتا ہے اور ویسا ہی آئندہ بھی ہوگا۔

خاندان ـ جسم کا انداز وغیرہ حسب مناسب ہونا چاہئے ـ جب تک ان کا میل نہیں ہوتا تب تک بیاہ میں کچھ بھی راحت نہیں ہوتی اور نہ ہی بچپن میں بیاہ کرنے سے راحت ہوتی ہے ٭

(۲۰)

युवा सुवासाः परिवीत आगात्स उश्रेयान्भवति जायमानः।
तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो ३ मनसा देवयन्तः ॥१॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ८ । म० ४ ॥
आधेनवो धुनयन्तामशिश्वीः शबर्दुघाः शशया अप्रदुग्धाः।
नव्यानव्या युवतयो भवन्तीर्महद्देवानामसुरत्वमेकम् ॥ २ ॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ५५ । मं० १६ ॥
पूर्वीरहं शरदःशश्रमाणा दोषावस्तोरुषसो जरयन्तीः।
मिनाति श्रियं जरिमा तनूनामप्यूनुपत्नीर्वृषणो जगम्युः ॥
२ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १७९ । मं० १ ॥

اِس بارہ میں وید مقدس کی تسلیم ـ

(ارتھ) جو آدمی کمالیت کے ساتھ ـ یجنو پویت یعنی بذریعہ قائم رکھنے برھمچریہ کے اعلےٰ تربیت اور علم سے آراستہ ـ خوشنما پوشاک سے ملبوس برھمچاری ہے اور پورا جوان ہو کر بعد تحصیل علم گرہ آشرم میں آتا ہے وہی دوسرے یعنی ودیا جنم (حالت طالب علمی) میں سے گذرا ہوا غایت درجہ مبارک اور برکت پھیلانے والا ہوتا ہے ـ اُسی آدمی کو اچھی طرح غور کرنے والے دل و جان سے علم کی ترقی کی خواہش کرنے والے صاحب حوصلہ عالم لوگ ترقی کی طرف راغب کر کے عزت بخشتے ہیں ٭ ۱ ٭

جو بغیر قائم رکھنے برھمچریہ و بغیر حاصل کرنے علم و اعلےٰ تربیت کے یا صغیر سنی میں شادی کرتے ہیں وے مرد و عورت خراب خستہ ہو کر عالموں کے درمیان عزت حاصل نہیں کرتے ٭ جو گائیں کسی نے دوہی نہوں اُنکی مانند (یعنی کنواری) بچپن سے گذری ہوئی ـ سب قسم کے

لے گاؤ سے دودھ دوہنا مقصود ہوتا ہے ـ جو گائیں کسی نے نہیں دوہیں اُنسے تمتع نہیں لیا گیا اُن کی مانند وہ عورات ہیں جنکا کنوارا پن قائم ہے اور جنہوں نے کسی مرد سے مباشرت نہیں کی ٭ (مترجم)

جب ہر ماہ حیض آتا ہے تو تین برسوں میں ۳۶ (چھتیس) بار حیض ہو جانے کے پیچھے بیاہ کرنا مناسب ہے اس سے پہلے نہیں +

कामममामरणात्तिष्ठेद् गृहे कन्यर्तुमत्यपि । (۱۶)
न चैवैनां प्रयच्छेत्तु गुणहीनाय कर्हिचित् ॥ मनु० ९ । ८९॥

لڑکا لڑکی کس حالت میں عمر بھر شادی نہ کریں۔

چاہے لڑکا لڑکی موت تک کنوارے رہیں لیکن اسدرش یعنی باہم مخالف وصف عمل اور فطرت رکھنے والوں کا بیاہ کبھی نہ ہونا چاہیئے +

اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا وقت سے پیشتر یا مخالف طبائع کا بیاہ ہونا مناسب نہیں ہے +

(۱۷) (سوال) بیاہ ماں باپ کے اختیار میں ہونا چاہیئے یا لڑکا لڑکی کے اختیار میں رہنے +

شادی کرنا کس کے اختیار میں رہے۔

(جواب) لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔ اگر ماں باپ بیاہ کرنا کبھی سوچیں تو بھی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایکدوسرے کی رضامندی سے بیاہ ہونے میں رنجیدگی بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ اور اولاد عمدہ ہوتی ہے۔ بلا رضامندی کے بیاہ میں ہمیشہ تکلیف ہی رہتی ہے۔ بیاہ میں خاص تعلق لڑکے لڑکی کا ہے ماں باپ کا نہیں۔ کیونکہ اگر اُن میں باہم خوشی رہے تو انہیں کو راحت اور رنجیدگی میں اُنہیں کو دکھ ہوتا ہے +

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्य्या तथैव च । (۱۸)
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ मनु० ३ । ६०॥

کس گھر میں راحت قیام کرتی ہے۔

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں اُسی خاندان میں راحت دولت اور نیکنامی قیام کرتی ہے +

اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے وہاں دکھ افلاس اور بدنامی قیام کرتی ہے +

(۱۹) اس لئے جیسے سویمبر کا طریقہ آریہ ورت میں زمانۂ قدیم سے چلا آتا ہے وہی بیاہ افضل ہے +

سویمبر

جب عورت مرد بیاہ کرنا چاہیں تب علم۔ انکساری۔ سیرت۔ شکل۔ عمر۔ طاقت۔

ہونا ناممکن ہے ویسے ہی گوری روہنی نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے۔
اگر گوری (سفید رنگت والی) کنیا نہو بلکہ کالی ہو تو اُس کا نام گوری رکھنا فضول ہے۔
اور گوری مہا دیو کی زوجہ۔ روہنی وسودیو کی زوجہ تھی اُس کو تم پورانک لوگ ماں کے
برابر مانتے ہو جب ہر ایک لڑکی میں گوری وغیرہ کی بھاونا (تصوّر) کرتے ہو تو پھر اُنسے
بیاہ کرنا کیسے ممکن اور دھرم کے مطابق ہو سکتا ہے؟ اِسلیئے تمہارے اور ہمارے دونوں
شلوک جھوٹے ہی ہیں کیونکہ جیسا ہمنے "برہمو واچ" کرکے شلوک بنا لیئے ہیں ویسے
اُنہوں نے بھی پاراشر وغیرہ کے نام سے بنا لیئے ہیں۔ اِس لئے اِن سب کا پرمان یعنی
سند چھوڑ کر ویدوں کے پرمان سے سب کام کیا کرو۔ دیکھو منو میں (لکھا ہے)

त्रीणि वर्षाण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती ।
ऊर्ध्वं तु कालादेतस्माद्विंदेत सदृशं पतिम् ॥ मनु० ९ । ९०॥ (۱۸)

رجسلا ہونے کے تین برس بعد عورت شادی کرے۔

حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی خاوند کی کھوج کرے
اور جو خاوند اپنے لائق ہو اُس کو بیاہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۶)

ऊनषोडशवर्षायामप्राप्तः पञ्चविंशतिम् ।
यद्याधत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते ॥ १ ॥
जातो वा न चिरंजीवेज्जीवेद्वा दुर्बलेन्द्रियः ।
तस्मादत्यन्तबालायां गर्भाधानं न कारयेत् ॥ २ ॥
सुश्रुतशारीरस्थाने अ० १० । श्लो० ४७ । ४८ ॥

ارتھ۔ سولہ برس سے کم عمر والی عورت میں پچیس برس سے کم عمر والا مرد اگر حمل کو ٹھیرائے تو
اُس کا اسقاط ہو جاتا ہے یعنی پورے وقت تک رحم میں رہکر پیدا نہیں ہوتا ۔ ۱ ۔ یا پیدا ہو
تو بہت دیر تک زندہ نہیں رہتا۔ اگر زندہ رہے تو کمزور اعضا والا ہوتا ہے اِس وجہ سے صغیر سن
عورت میں حمل نہ ٹھیرائے ۔ ۲ ۔

ایسے ایسے شاستر کے فرمودہ اصول اور قانون قدرت کو دیکھنے اور عقل سے سوچنے پر یہی ثابت ہوتا
ہے کہ سولہ برس سے کم عمر والی عورت اور پچیس برس سے کم عمر والا مرد کبھی حمل ٹھیرانے کے لائق نہیں ہوتے۔ اِن
اصولوں کے برخلاف جو چلتے ہیں وے دُکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(جواب)

ब्रह्मोवाच

एकक्षणा भवेद् गौरी द्विक्षणयन्तु रोहिणी।
त्रिक्षणा सा भवेत्कन्या ह्यत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥
माता पिता तथा भ्राता मातुलो भगिनी स्वका ॥
सर्वे तेनरक यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

یہ اسی وقت کے بنائے برہم پُران کا مقولہ ہے۔
ارتھ - جتنے وقت میں پرمانو (ذرّہ) ایک پلٹا کھائے اُتنے وقت کو کھشن (لمحہ) کہتے ہیں۔ جب کنیا پیدا ہو تب ایک کھشن میں گوری۔ دوسرے میں روہنی - تیسرے میں کنیا اور چوتھے میں رجسلا ہو جاتی ہے + (۱) اُس رجسلا کو دیکھ کر اُس کے ماں - باپ - بھائی - ماموں - اور بہن سب نرک کو جاتے ہیں + ۲ +

(سوال) یہ شلوک پرمان (مستند) نہیں +

(جواب) کیوں مستند نہیں اگر برہما جی کے شلوک مستند نہیں تو تمہارے بھی مستند نہیں ہو سکتے +

(سوال) واہ واہ! پاراشر اور کاشی ناتھ کا بھی پرمان نہیں کرتے

(جواب) واہ جی واہ! کیا تم برہما جی کا پرمان نہیں کرتے - پاراشر و کاشی ناتھ سے برہما جی بڑے نہیں ہیں؟ اگر تم برہما جی کے شلوکوں کو نہیں مانتے تو ہم بھی پاراشر و کاشی ناتھ کے شلوکوں کو نہیں مانتے +

(سوال) تمہارے شلوک ناممکن ہیں اسواسطے ماننے کے لایق نہیں کیونکہ ہزار کھشن پیدا ہوتے ہی گذر جاتے ہیں تو بیاہ کیسے ہو سکتا ہے اور اُس وقت بیاہ کرنے کا کچھ فائدہ بھی نظر نہیں آتا۔

(جواب) اگر ہمارے شلوک ناممکن ہیں تو تمہارے بھی ناممکن ہیں - کیونکہ آٹھ - نو اور دسویں برس میں بھی بیاہ کرنا بیفائدہ ہے - کیونکہ جب سولھویں برس سے چوبیسویں برس تک بیاہ کیا جاوے تو عورت کا رحم پورا اور جسم بھی طاقتور ہو گا تب طاقتور مرد کے پختہ نطفہ سے اولاد عمدہ پیدا ہوتی ہے + [۱] جیسے آٹھویں برس کی لڑکی سے اولاد کا پیدا

[۱] مناسب وقت سے کم عمر والی عورت و مرد کو حمل ٹھہرانا منی ور (فاضل) دھنونتری جی سشرت میں منع کرتے ہیں - (دیکھو صفحہ آیندہ)

نام زیبا جیسے یشودا سکھدا وغیرہ ہو۔ ہنس اور ہتھنی کی برابر جس کی چال ہو۔ جس کے باریک بال ہوں۔ سر کے بال اور دانت والی ہو اور جس کے سب اعضا ملائم ہوں۔ ویسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہیئے +

(۱۲) (سوال) بیاہ کس عمر میں اور کس طور پر ہونا اچھا ہے۔

بیاہ کی عمر

(جواب) سولھویں برس سے لیکر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لیکر اڑتالیسویں برس تک مرد کا شادی کا وقت افضل ہے +

اِس میں جو سولہ اور پچیس میں بیاہ کرے تو ادنے درجہ کا۔

اٹھارہ بیس کی عورات تیس پینتیس یا چالیس برس کے آدمی کا متوسط۔

چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہونا افضل ہے +

(۱۳) جس ملک میں اِسی قسم کے بیاہ کا متبرک طریقہ اور برہمچریہ علم کا سیکھنا زیادہ ہوتا ہے وہ ملک خوشحال اور جو ملک برہمچریہ اور

ملکی ترقی و تنزلی کا تجزو اعظم

تحصیل علم سے عاری۔ جس میں صغیر سنی میں اور شادی کے نا قابل لوگوں کا بیاہ ہوتا ہے وہ ملک دکھ میں ڈوب جاتا ہے۔

کیونکہ برہمچریہ اور تحصیل علم کے پیچھے بیاہ کا کرنا ہی سدھار ہے اِس سے سب باتوں کا سدھار اور اُسکے بگڑنے سے بگاڑ ہو جاتا ہے +

(۱۴) (سوال)

अष्टवर्षा भवेद् गौरी नववर्षा च रोहिणी ॥
दशवर्षा भवेत्कन्या तत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥
माता चैव पिता तस्या ज्येष्ठो भ्राता तथैवच ॥
त्रयस्ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

صغیر سنی کی شادی کے متعلق سوال و جواب۔

یہ شلوک پاراشری اور شیگرھ بودھ میں لکھے ہیں۔ ارتھ یہ ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری۔ نویں برس روہنی دسویں برس کنیا اور اُس کے بعد رجسلا (حیض والی) نام ہوتا ہے۔ دسویں برس تک بیاہ نہ کرکے رجسلا لڑکی کو ماں باپ اور اُس کا بڑا بھائی یہ تینوں دیکھ کر نرک میں گرتے ہیں۔

جسم پر بڑے بڑے بال - یا جن میں بواسیر - تپِ دق - دمہ کشی - اقراضِ مزمن - فرنگی - جزام - یعنی سفید یا گلت کوڑھ ہوں - اُن خاندانوں کی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے +

کیونکہ یہ سب عیوب اور امراض بیاہ کرنے والے کے خاندان میں بھی سرایت کر جاتے ہیں اِس لئے اچھے خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا آپس میں بیاہ ہونا چاہیے +

नोद्वहेत्कपिलां कन्यां नाऽधिकाङ्गीं न रोगिणीम्। (९)
नालोमिकां नातिलोमां न वाचाटान्न पिङ्गलाम्॥ मनु० ३।८

اِس قسم کی عورت سے شادی نہ کریں -

نہ زرد رنگ والی - نہ ادھک آنگی یعنی مرد سے لمبی چوڑی - نہ زیادہ طاقتور - نہ بیمار - نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں - نہ بہت بال والی - بکواس کرنے والی - اور نہ بھوری آنکھ والی -

नर्क्षवृक्षनदीनाम्नीं नान्त्यपर्वतनामिकाम्। (۱۰)
न पक्ष्यहिप्रेष्यनाम्नीं न च भीषणनामिकाम्॥ मनु० ३।९॥

منحوس نام والی عورت سے بھی نہ کریں -

"رکش" یعنی اشونی - بھرنی - روہنی دئی - ریوتی بائی - چتری وغیرہ ستاروں کے نام والی - تلسیا - گیندا - گلابی - چمپا - چمبیلی - وغیرہ پودوں کے نام والی - گنگا - جمنا وغیرہ ندی نام والی - چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی - بندھیا - ہمالیہ - پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی - کوکلا - مینا وغیرہ پرند نام والی - ناگی - بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی - مادھو داسی - میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری - چنڈکا - کالی وغیرہ ڈراونے نام والی - لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ یہ نام منحوس اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں +

अव्यङ्गाङ्गीं सौम्यनाम्नीं हंसवारणगामिनीम्। (۱۱)
तनुलोमकेशदशनां मृद्वङ्गीमुद्वहेत्स्त्रियम्॥ मनु० ३।१०॥

کیس قسم کی لڑکی سے بیاہ کرے

جس کے صاف سیدھے اعضاء ہوں - پسندیدہ یا جس کا

+ نوٹ - یعنی جب تک منحوس نام بدل نہ لے شادی نہ کرے - سوامی جی مہاراج کی ہدایت کا یہ منشاء بھی معلوم ہوتا ہے کہ والدین ایسے معیوب نام اپنی لڑکیوں کے نہ رکھا کریں + (مترجم)

اور باہم رنجیدگی کا ہوجانا بھی ممکن ہے - دور ملک کے رہنے والوں میں نہیں - اور دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ میں دور دور محبت کا رشتہ دراز ہوجاتا ہے نزدیک کے رہنے والوں کے بیاہ میں نہیں +

(ششم) دور دور ملک کے حالات اور اشیار کا حصول بھی دور رشتہ ہونے میں باہمی امداد سے ہوسکتا ہے نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں - اسی لئے

दुहिता दुर्हिता दूरेहिता दोग्धेर्वा ॥ निरु० ३ । ४ ॥

لڑکی کا نام دوہتا (دختر) اس سبب سے ہے کہ اس کا بیاہ دور ملک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے نزدیک ہونے میں نہیں +

(ہفتم) لڑکی کے باپ کے خاندان میں افلاس ہونا بھی ممکن ہے کیونکہ جب لڑکی باپ کے خاندان میں آئیگی تب اُس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا +

(ہشتم) نزدیک ہونے سے ایک دوسرے کو اپنے اپنے والد کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ اور جب کچھ بھی دونوں میں ناراضگی ہوگی تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائیگی - ایکدوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی اور رنجش بھی - کیونکہ اکثر عورتوں کی مزاج تیز اور زود رنج ہوتی ہے +

ایسے ہی باعثوں سے باپ کے ایک گوتر ماں کی چھ پشتوں اور نزدیک ملک میں بیاہ کرنا اچھا نہیں +

महान्त्यपि समृद्धानि गोऽजाविधनधान्यतः । (۷)
स्त्रीसम्बन्धे दशैतानि कुलानि परिवर्जयेत् ॥ मनु० ३ । ६ ।

چند خاندان جن میں دولت وغیرہ ہونے پر بھی شادی منع ہے -	چاہے کتنی ہی دولت - اجناس - گائے - بکری - ہاتھی - گھوڑے - حکمرانی - زر وغیرہ سے مالامال یہ خاندان ہوں تو بھی شادی کے رشتہ کرنے میں مندرجۂ ذیل دس خاندانوں کو ترک کر دینا چاہیئے +

हीनक्रियं निष्पुरुषं निश्छन्दोरोमशार्शसम् । (۸)
क्षय्यामयाव्यपस्मारिश्वित्रिकुष्ठिकुलानि च ॥ मनु० ३ । ७ ॥

اُن کی تشریح	جو خاندان نیک عمل سے گراہوا - نیک آدمی جس میں نہ ہوں - وید کی تعلیم سے منحرف -

असपिण्डा च या मातुरसगोत्रा च या पितुः ।　　(۴)
सा प्रशस्ता द्विजातीनां दारकर्मणि मैथुने ॥ मनु० ३। ५॥

کس خاندان کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیئے

جو لڑکی ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں ہو اور باپ کے گوتر کی نہ ہو اُس لڑکی سے شادی کرنی مناسب ہے +

اِس کی وجہ یہ ہے۔

परोक्षप्रिया इवाहि देवाः प्रत्यक्षद्विषः । शतपथ०　　(۵)

جو چیز آنکھوں سے پرے ہو اُس کو جی چاہتا ہے۔

یہ تحقیق شدہ امر ہے کہ جیسی آنکھوں سے غائب چیز میں محبت ہوتی ہے ویسی نظر آنے والی میں نہیں۔ جیسے کسی نے مصری کے اوصاف سنے ہوں اور کھائی نہ ہو تو اُس کا دل اُسی میں لگا رہتا ہے۔ جیسے کسی غائب چیز کی تعریف سُنکر ملنے کی تیز خواہش ہوتی ہے ویسے ہی "دور ستھ" یعنی جو اپنے گوتر یا ماں کے خاندان میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو اُسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہیئے +

(۶)　نزدیک اور دور کے بیاہ کرنے کے یہ نتائج ہیں +

نزدیکی ملک اور نزدیکی رشتہ داروں میں شادی نہ کریں۔ اُس کی وجوہات

(اول) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں باہم کھیل لڑائی اور محبت کرتے ایک دوسرے کی خوبی۔ نقص۔ عادت یا بچپن کی بدچلنی کو جانتے ہیں اور ننگے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اُن کی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہو سکتی۔

(دویم) جیسے پانی میں پانی ملنے سے نرالی صفت (پیدا) نہیں ہوتی ویسے ایک گوتر باپ یا ماں کے خاندان میں شادی ہونے سے دھاتوں کے تغیر و تبدل نہ ہونے سے ترقی نہیں ہوتی۔

(سوئم) جیسے دودھ میں مصری یا سونٹھ وغیرہ دوائیوں کے ملاپ سے عمدگی ہوتی ہے ویسے ہی مختلف گوتر والے یعنی جن کے ماں باپ مختلف خاندان سے ہوں ایسے مرد و عورت کا بیاہ ہونا افضل ہے +

(چہارم) جیسے اگر کوئی ایک ملک میں مریض ہو وہ دوسرے ملک میں ہوا اور خورد و نوش کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے ویسے ہی دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں فضیلت ہے +

(پنجم) نزدیک رشتہ کرنے میں ایک دوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی غمی کا معلوم ہونا

[۱] نوٹ۔ گوتر یعنی نسب۔ جس نسب سے باپ ہو اُس میں شادی کرنا منع ہے + (مترجم)

چوتھا سملاس

سماورتن - وِواہ - اور گرہ آشرم وِدھی کے بیان میں

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम् ।
अविप्लुतब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत् ॥ मनु० ३ । २ ॥

گرہ آشرم میں کب داخل ہو جب ٹھیک طور پر برہمچریہ (آشرم) میں دھرم کے مطابق آچاریہ (اتالیق) کی ہدایت پر چل کر چاروں تین دو یا ایک وید کو بمعہ انگ و اُپانگ کے پڑھ لے (تب) وہ مرد یا عورت جس کا برہمچریہ نہ ٹوٹا ہو گرہ آشرم میں داخل ہو *

तंप्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदायहरं पितुः । (۲)
स्रग्विणं तल्प आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा ॥ मनु० ३ । ३ ॥

گودان سے گرو اور برہمچاری کی تعظیم جو "سو دھرم" یعنی اتالیق اور شاگرد کے ٹھیک ٹھیک فرائض سے موصوف پتا یعنی باپ خواہ اُستاد سے "برہم وِدّیا" یعنی ورثہ علم کا حاصل کرنے اور مالا کے پہننے والا - اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا "آچاریہ" (اتالیق) ہے اُس کی اوّل گودان سے تعظیم کرے - ویسے اوصاف رکھنے والے وِدیارتھی کو بھی لڑکی کا باپ گودان سے تعظیم دیوے *

गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधि । (۳)
उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ॥ मनु० ३ । ४ ॥

بیاہ کے لیے گرو کی اجازت لینا - برہمن - کھشتری - ویش گرو کی اجازت لے اور غسل کر کے گروکل سے باقاعدہ واپس آ - اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کریں *

رہتا ہے وہی مملک خوش نصیب ہوتا ہے*

خاتمہ سملاس سوم درباب تربیت اولاد

۱۲۳- یہ مختصر بیان برہم چریہ آشرم کی تربیت کا لکھا گیا ہے اس کے آگے چوتھے سملاس میں سماورتن (ختم التعلیم) اور گرہ آشرم (کتخدائی) کے ادب و تادیب کا بیان لکھا جاوے گا۔

شریمد سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کا تیسرا سملاس درباب تربیت ختم ہوا۔

۱۲۰- اس لئے وہی لوگ لائق تحسین اور اپنے فرض ادا کرنے میں کامیاب ہو گئے جانتے ہیں کہ جو برہم چریہ - اعلیٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جسم اور آتما کی طاقتوں کو پورا نشو و نما دیتے ہیں تاکہ وہ ماں باپ - شوہر - خسر - راجا - ہموطن - پڑوسی - عزیزوں دوستوں اور اولاد وغیرہ سے بحفظ مراتب دھرم کا برتاؤ رکھیں - یہی خزانہ لازوال ہے اس کو جس قدر خرچ کرو اسی قدر بڑھتا ہے - باقی سب خزائن خرچ کرنے سے گھٹتے ہیں اور اُن سے شریک بھی اپنا اپنا حصہ لے لیتے ہیں مگر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شریک ہو سکتا ہے - اس خزانہ کی حفاظت کرنے والا اور اس کو ترقی دینے والا خصوصاً راجا ہے گو رعایا بھی ہے -

علم ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا اس کی حفاظت ترقی راجا اور رعایا دونوں کو کرنی چاہیے -

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम्॥मनु०७।१५२॥

۱۲۱- راجا کو واجب ہے کہ سب لڑکیوں اور لڑکوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برہم چریہ یعنی طالب علمی کی حالت میں رکھکر اُن کو صاحب علم بنا دے جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے اُس کے والدین کو سزا دیوے یعنی راجا کا حکم ہونا چاہیئے کہ کوئی شخص آٹھ برس کی عمر کے بعد اپنے لڑکے یا لڑکی کو گھر میں نہ رکھے بلکہ وہ آچاریہ کل (اتالیق خانہ) میں رہیں - اور جب تک وہ سماورتن (یعنی رسم ختم التعلیم) کا وقت نہ آوے تب تک شادی نہ ہونے پاوے -

راجا کی طرف سے حکم ہونا چاہیے کہ آٹھ برس کی عمر کے بعد لڑکا لڑکی آچاریہ کل میں جا کر رہیں

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते ।
वार्यन्नगोमहीवासस्तिलकाञ्चनसर्पिषाम् ॥ मनु० ४ । २३३ ॥

۱۲۲- اس دُنیا میں جس قدر خیرات (دان) ہے مثلاً پانی - خوراک - گائے - زمین - کپڑا - تل - سونا - گھی وغیرہ ان میں سے وید کی تعلیم کا دان سب سے افضل ہے - اس واسطے جتنا ہو سکے اُتنی کوشش تن - من - دھن سے ترقی تعلیم میں کرنی چاہیئے - جس مُلک میں برہم چریہ - علم اور ویدک دھرم کا چرچا جیسا کہ چاہیئے

علم کی خیرات سب خیراتوں سے افضل ہے -

یعنی یگ میں بیوی اس منتر کو پڑھے۔ اگر وید وغیرہ شاستر نہ پڑھی ہوگی۔ تو یگ میں سوروں کے ساتھ منتروں کو کس طرح ادا کر سکیگی اور سنسکرت کیسے بول سکیگی۔

بھارت ورش کی عورتوں کی سرتاج گارگی وغیرہ وید اور دیگر شاستروں کو پڑھکر کامل علم کو پہونچی تھیں چنانچہ شت پتھ براہمن میں اس بات کا ذکر صاف لکھا ہے۔

بھلا یہ تو سنو کہ اگر مرد صاحب علم ہو اور عورت جاہل یا عورت عالمہ ہو اور مرد جاہل تو گھر میں ہمیشہ علم وجہل کا جنگ وجدل مچا رہیگا پھر خوشی کہاں سے آویگی۔ علاوہ ازیں اگر عورتیں نہ پڑھیں تو لڑکیوں کے مدرسے میں معلمہ کیونکر پیدا ہوں اور کاروبار سیاست مدنی متعلق دادگستری وغیرہ و گرہستھ آشرم) کے کام جو بیوی کو شوہر کا اور شوہر کو بیوی کا خوش رکھنا ہے اور خانہ داری کے کاموں کو عورت کے اختیار میں دینا وغیرہ اس قسم کے کام بلاعلم کے کبھی اچھی طرح سرانجام نہیں پا سکتے۔

خانہ داری کو اچھی طرح چلانے کے واسطے عورت کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے

۱۱۸- دیکھو آریہ ورت کے راج پُرشوں (حاکمان) کی عورتیں فن جنگ بھی اچھی طرح جانتی تھیں۔ اگر نہ جانتیں تو کیکئی وغیرہ کیونکر دشرتھ وغیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں جا کر لڑائی کر سکتیں۔

پرانے زمانہ میں راجاؤں کی عورتیں فن جنگ بھی جانتی تھیں۔

۱۱۹- اس لیئے برہمنی اور کشترانی کو تو سب قسم کے علوم۔ ویش عورت کو بیوپار (سوداگری کا علم) اور شودر عورت کو کھانا پکانا وغیرہ خدمت کا علم ضرور پڑھنا چاہیے۔ جیسے مردوں کو کم از کم ویاکرن۔ دھرم اور اپنے کاروبار کے متعلق ضرور پڑھنا لازم ہے ویسے عورتوں کو بھی ویاکرن دھرم۔ طب۔ حساب اور دستکاری تو ضرور سیکھنی چاہیے۔ کیونکہ

ویاکرن۔ دھرم۔ طب۔ حساب اور دستکاری تو ضرور عورتوں کو جاننی چاہیئیں۔ ان کے نہ جاننے سے کیا کیا نقصان ہوتا ہے۔

بجز ان کے سیکھنے کے حق وباطل کی تمیز۔ اپنے شوہر وغیرہ سے مناسب برتاؤ کرنا جب مناسب اولاد کا پیدا کرنا۔ ان کی پرورش کر کے بڑا کرنا اور ادب سکھلانا گھر کے کاروبار کو جیسا چاہیئے ویسا کرنا کرانا۔ بموجب اصول طب صحت بخش خوراک کا بنانا یا بنوانا نہیں کر سکتیں جس سے گھر میں کبھی بیماری پیدا نہ ہو اور سب اہل خاندان خوش وخرم رہیں۔ اگر صنعتوں سے واقف نہ ہو تو گھر کی تعمیر درست کی نگرانی اور پوشاک وزیورات وغیرہ کے بنانے یا بنوانے وغیرہ کا اہتمام اس سے نہ ہوگا۔ اگر حساب نہ جانتی ہو تو کسی کا حساب سمجھ سمجھا نہیں سکیگی اور اگر وید وغیرہ شاستروں کی تعلیم نہ پائی ہو تو پرمیشور اور دھرم کی پہچان سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کبھی ادھرم سے نہیں بچ سکیگی۔

ویدوں کی تحقیر کرنے والا اور اُن کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔ کیا پرمیشور طرفداری کرنے والا ہے کہ شودروں کے واسطے تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کی ممانعت اور دوجوں (زنار پوشوں) کے واسطے اجازت دیوے۔ اگر پرمیشور کا منشا شودر وغیرہ آدمیوں کے پڑھانے سنانے کا نہ ہوتا تو اُن کے جسم میں حس گویائی وحس شنوائی کیوں پیدا کرتا۔ جیسے پرماتما نے زمین۔ آگ پانی ہوا چاند سورج اور اناج وغیرہ اشیا سب کے واسطے بنائی ہیں۔ اسی طرح ویدوں کی روشنی بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائی ہے۔ اور جہاں کہیں ممانعت بھی کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو باوجود پڑھنے پڑھانے کی کچھ بھی حاصل نہ ہو وہ بوجہ بے عقل اور جاہل ہونے کے شودر کہلاتا ہے اُس کا پڑھنا پڑھانا بے سود ہے۔

عورتوں کو وید وغیرہ پڑھنے اور برہم چریہ رکھنے کا ثبوت ویدسے

۱۱۶۔ اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی ممانعت بتلاتے ہو یہ تمہاری جہالت خود غرضی اور بے عقلی کا نتیجہ ہے۔ دیکھو وید میں لڑکیوں کے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے +

اصل منتر

ब्रह्मचर्य्येण कन्या ३ युवानं विन्दते पतिम् ॥ अथर्व० ॥ कां० ११ । प्र० २४ । अ० ३ ॥ मं० ॥ १८ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(برہم چریہ کرکے لڑکی جوان پتی کو حاصل کرے)

جس طرح لڑکے بذریعہ قائم رکھنے برہم چریہ کے کامل علم اور ترتیب کو حاصل کر کے جوان فاضلہ۔ موافق طبیعت مرغوب خاطر اور اپنی ہم اوصاف عورتوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں ویسے لڑکیوں کو بھی چاہیئے کہ بذریعہ قائم رکھنے برہم چریہ کے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں۔ اور کامل علم اور اعلیٰ تربیت حاصل کریں اور جوان ہو کر جب پوری بالغ ہو جاویں تو اپنے ہم لیاقت عزیز۔ صاحب علم اور کامل بلوغت کو پہونچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں۔ پس عورتوں کو بھی برہم چریہ قائم رکھنا اور علم حاصل کرنا ضرور چاہیئے۔

سوال کیا عورتیں بھی وید پڑھیں +

جواب۔ بلاشک۔ دیکھو شروت سوتر وغیرہ میں آیا ہے کہ۔

इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् ॥

صاحب علم ہو جاویں گے تو ہمارے دام تزویر سے جھوٹ اور ہمارے مکر و فریب کو جان کر ہماری سب بے تعظیمی کرینگے۔ اِن سب دو کانوں کو راجا اور رعایا رفع کریں اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو صاحب علم بنانے میں تن من دھن سے کوشش کیا کریں۔

۱۵ سوال۔ کیا عورات اور شودر بھی وید پڑھیں۔ جو یہ پڑھینگے تو پھر ہم کیا کریں گے۔ علاوہ ازیں ان کے پڑھنے میں کوئی دلیل و اجازت نہیں پائی جاتی جیسا یہ ممانعت موجود ہے۔

> وید وغیرہ شاستر پڑھنے پڑھانے کا استحقاق تمام نوع انسان کو ہے خواہ زن ہو خواہ مرد خواہ برہمن ہو خواہ شودر وغیرہ نیچ ذات کا آدمی ہو

स्त्री शूद्रौ नाधीयातामिति श्रुतेः ॥

یعنے عورت اور شودر نہ پڑھیں یہ شرُتی ہے؟

جواب۔ سب زن و مرد یعنے نوع انسان کو پڑھنے کا استحقاق حاصل ہے۔ تم کنوئیں میں گرو اور تمھاری یہ شرُتی بیہودہ بکواس ہے۔ کسی معتبر کتاب کی نہیں ہے۔ تمام نوع انسان کے وید وغیرہ شاستر پڑھنے اور سننے کے استحقاق ہونے کی تصدیق تو یجر وید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر میں موجود ہے۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः । ब्रह्मराजन्याभ्याᳬ शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ॥ यजु० अ०२६।२॥

پرمیشور فرماتا ہے کہ جیسے میں سب جن یعنی انسانوں کی خاطر اس راحت بخش یعنی دُنیادی اور مکتی کی مسرت بخش رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے کلام کی ہدایت کرتا ہوں ویسے تم بھی کیا کرو اور اگر اس موقعہ پر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جن لفظ سے مراد دوجوں (زنار پوشوں) سے لینی چاہیئے بدیں وجہ کہ سمرتی وغیرہ کتابوں میں برہمن وکشتری و ویش ہی کو ویدوں کے پڑھنے کا استحقاق لکھا ہے مگر عورت و شودر وغیرہ ذاتوں کا نہیں تو جواب یہ ہے کہ اس منتر میں الفاظ [ब्रह्मराजन्याभ्याम्] وغیرہ کو دیکھو۔ پرمیشور خود فرماتا ہے کہ ہم نے برہمن کشتری۔ [अर्य्याय] ویش [शूद्राय] شودر اور [स्वाय] ملازم و عورت وغیرہ اور (अरणाय) نیچ سے نیچ درجہ کے شودر وغیرہ کے واسطے بھی ویدوں کی روشنی کا ظہور کیا ہے مطلب یہ ہے کہ تمام انسان پڑھ پڑھا اور سُن سُنا کر اپنے علم کو بڑھاویں اور اچھی باتوں کو اختیار کرکے بُری باتوں سے اجتناب رکھیں تاکہ رنج سے مخلصی پاکر راحت کو حاصل کریں۔ فرمائیے آپ کی بات مانیں یا پرمیشور کی بہر حال پرمیشور کی بات یقیناً لائق تسلیم ہے اور پھر بھی اگر کوئی شخص اس کو نہیں مانیگا۔ تو وہ ناستک یعنی منکر کہلائیگا کیونکہ لکھا ہے کہ "नास्तिको वेदनिन्दकः"

اور علت فاعلی جو پرمیشور ہے اس کی توجیہہ ویدانت شاستر میں کی گئی ہے پس ان میں کچھ بھی تضاد نہیں۔

جیسے علم طب میں تشخیص مرض۔ معالجہ۔ ادویہ۔ دان یعنی خیرات اور پرہیز کے مضامین علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں مگر سب کا مدعا رفع مرض ہے ویسے ہی پیدائش کائنات کے چھ علل ہیں اور ان میں سے ایک ایک کی توجیہہ ایک ایک شاستر کے مصنف نے کی ہے۔ اس لیے اُن میں کچھ بھی تضاد نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ توجیہہ پیدائش کائنات کے بیان میں کی جاویگی۔

۱۳۔ علم کے پڑھنے پڑھانے میں جو جو رکاوٹیں ہیں ان کو ترک کرنا چاہیے مثلاً بدصحبت یعنی بداعمال اور نفس پرست آدمیوں کی صحبت۔ بدعادات جیسا شراب وغیرہ کا استعمال رنڈی بازی وغیرہ بچپن کی شادی یعنی مرد کا پچیسویں اور عورت کا سولھویں سال سے پہلے شادی کرنا۔ کمل برہم چریہ کا نہ ہونا یعنی پرہیزگاری چھوڑ کے طالبعلمی کرنا۔ راجہ اور ماں باپ اور علما کا وید مقدس وغیرہ شاستروں کے اشاعت میں میلان نہ ہونا حد سے زیادہ کھانا اور سونا۔ پڑھنے اور پڑھانے۔ امتحانات لینے اور دینے میں سستی یا فریب کرنا علم جیسی بہتر چیز کا فائدہ نہ سمجھنا۔ برہم چریہ کو طاقت و عقل و شجاعت و صحت و ترقی دولت حکومت کا ذریعہ نہ ماننا پرمیشور کے دھیان کو چھوڑ کر پتھر وغیرہ غیر ذی نفس مجسموں کی زیارت اور پرستش میں بفائدہ تضیع اوقات کرنا۔ ماں باپ اور اتتھی (بزرگ مہمان) اور اُستاد و صاحب علم لوگوں کو حقیقی جاسے تعظیم مان کر اُن کی خدمت اور نیک صحبت کا استفادہ نہ کرنا۔ ورن آشرم کے فرائض کو چھوڑ کر اُردھ پنڈرا[1] اور تری پنڈرا[2] تلک لگانے اور کنٹھی مالا پہننے۔ ایکادشی۔ تریودشی وغیرہ برت کے رکھنے کاشی وغیرہ تیرتھ کرنے اور۔ رام کرشن۔ نارائن۔ شِو۔ بھگوتی۔ گنیش وغیرہ کے نام جپنے سے پاپوں کے دور ہونے کا اعتقاد رکھنا پاکھنڈیوں کی نصیحت کو سن کر علم پڑھنے کی توقیر نہ کرنا علم دھرم و یوگ اور پرمیشور کی عبادت کے بغیر بھاگوت وغیرہ جھوٹے پرانے نام پرانوں کی کتھا وغیرہ سے نجات ماننا۔ بوجہ حرص کے دولت وغیرہ میں راغب ہو کر علم میں شوق نہ رکھنا۔ ادھر اُدھر آوارہ گردی کرتے رہنا وغیرہ وغیرہ باطل رویوں میں پھنس کر برہم چریہ اور علم کے فوائد سے محروم ہو کر مریض اور جاہل بنے رہتے ہیں۔

۱۴۔ آج کل کے فرقہ بند اور خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے ہٹا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور اُن کے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اگر کشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھ کر

حاشیہ: کون سے عیب تحصیل علم میں سد راہ ہیں جن کو ترک کرنا چاہیے

حاشیہ: خود برہمن کیوں نہیں چاہتے کہ کشتری وغیرہ ورن کے لوگ علم پڑھیں۔

[1] اُردھو پنڈرا اس شکل کا ملک (قشقہ) ہوتا ہے ∪ جو وشنوت کے لوگ پیشانی پر لگانے ہیں ✣ [2] تری پنڈرا اس شکل کے تلک یعنی (قشقہ) کو کہتے ہیں ≡ جو شیو اور شاکت مت کے لوگ اپنے ماتھے پر لگایا کرتے ہیں مترجم۔

سب ہے اُس کو ایسا ترک کرنا چاہیے جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کر دی جاتی ہیں[3] +

۱۱۱- **سوال** - تمہارا اعتقاد کیا ہے۔

> ویدک مذہب تمام نوع انسان کو قابل تسلیم ہے

جواب - وید یعنی جس جس امر کی بابت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کی گئی ہے ہم اُسی اُسی امر کو مناسب طور پر عمل میں لانا یا ترک کرنا مانتے ہیں اور چونکہ وید ہی ہم کو قابل تسلیم ہے۔ اس واسطے ہمارا اعتقاد ویدک ہے سب نوع انسان خصوصاً آریوں کو ایسا مان کر ایک اعتقاد ہو کر رہنا چاہیے +

۱۱۲- **سوال** جس طرح پر صدق اور باطل اور باہمی تضاد دوسری کتابوں میں ہے۔ اُسی طرح شاستروں میں بھی جو سے اُٹھ سکے ہیں۔ پایا جاتا ہے مثلاً پیدائش کائنات کے متعلق چھ شاستروں میں تضاد ہے۔ چنانچہ میمانسا کرم یعنی فعل سے ویشیشک کال یعنی زمان سے۔ نیایہ پرمانو یعنی مادہ سے۔ یوگ جد جہد سے سانکھیہ پرکرتی یعنی علت اولے مادی سے اور ویدانت برہم یعنی خالق سے کائنات کی پیدائش مانتے ہیں کیا یہ تضاد نہیں ہے +

> چھ درشن آپس میں کچھ بھی تضاد نہیں رکھتے بلکہ پیدائش کائنات کی مختلف علتوں کا ایک ایک میں ذکر ہے۔

جواب - اول تو بجز سانکھیہ اور ویدانت درشن کے باقی چار شاستروں میں پیدائش کائنات کا ذکر صریح نہیں آیا۔ اور ثانیاً ان میں تضاد بھی نہیں کیونکہ تم کو تضاد اور تطبیق کی تمیز ہی نہیں ہے میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تضاد کا اطلاق کس موقعہ پر ہوتا ہے آیا ایک مضمون میں یا جُدا جُدا مضامین میں۔ بہر حال جواب یہی دو گے کہ اگر ایک مضمون میں زاید از یک آدمیوں کا ایک دوسرے سے متضاد بیان ہو۔ تو اُس کو تضاد کہتے ہیں۔ چنانچہ یہاں ایک ہی مضمون کائنات کا ہے پس ہم پوچھتے ہیں کہ علم ایک ہے یا دو اگر جواب یہ ہو کہ ایک تو صرف نحو۔ طب۔ علم ہیئت کا باہم مختلف مضمون کیوں ہے؟ پس جیسا کہ علم کے نام میں علم کی کئی ایک شاخوں کا بیان ایک دوسرے سے مختلف کیا جاتا ہے ویسے ہی علم پیدائش کائنات کے مختلف چھ حصوں کا چھ شاستروں میں بیان کیا جانا ان کا تضاد ثابت نہیں کرتا۔ جیسے ایک گھڑے کے بنانے میں فعل۔ زمان۔ مٹی۔ ترکیب و تفریق کا تعقل یعنی جدوجہد۔ پرکرتی کے اوصاف اور کمہار علت ہیں ویسے ہی پیدائش کائنات میں کرم یعنی فعل جو ایک علت ہے اس کی توجیہہ میمانسا میں۔ زمان کی توجیہہ ویشیشک میں علت مادی کی توجیہہ نیایہ میں۔ جدوجہد کی توجیہہ یوگ میں تتوؤں کے سلسلہ وار شمار کی توجیہہ سانکھیہ میں

---

[3] سنسکرت میں رشیوں کی تصانیف سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہے جیسا کہ صرف و نحو کے بارہ میں اشٹا دھیائی و مہا بھاشیہ وغیرہ سے بڑھ کر۔ پس جن مضامین کا علم رشیوں کی تصانیف سے ممکن ہے اُن کے لیے ایسی دیگر کتابوں کا پڑھنا پڑھانا کہ جن میں وہ مضامین ویسی عمدگی اور وسعت سے بیان نہیں ہوئے محض تضیع اوقات ہے۔ بلکہ کئی جھوٹے اور ناقص مضمونوں کی وجہ سے وہ طالب علموں کے لیے مضر بھی ہیں۔ مترجم

ص - سب تنتر گرنتھ - پران - اُپ پران - بھاشا رامائن مصنفہ تلسی داس - رکمنی منگل وغیرہ اور دیگر سب بھاشا گرنتھ[1] یہ سب بیہودہ بکواس اور باطل کتابیں ہیں ÷

سوال - کیا ان کتابوں میں کچھ بھی سچ نہیں ہے۔

جواب - تھوڑا سا سچ تو ہے لیکن بہت سا جھوٹ ملا ہوا ہے۔ بس جیسے کہا گیا ہے کہ

"विषसं पृक्तान्नवत् त्याज्या:"

یعنی عمدہ سے عمدہ کھانے کی چیز بھی اگر زہر آلودہ ہو تو لائق پھینک دینے کے ہے ویسے یہ کتابیں ہیں۔

سوال - کیا آپ پران اور اتی ہاس کو نہیں مانتے۔

جواب - ہاں مانتے ہیں - لیکن سچ کو مانتے ہیں جھوٹ کو نہیں مانتے۔

سوال - کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

جواب

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(برہمن گرنتھ - اتہاس و پوران و کلپ - گاتھا و ناراشنسی ہیں)

۱۰۹ - یہ قول گرحیہ سوتر وغیرہ میں آیا ہے - مطلب اس کا یہ ہے کہ ایتریہ شت پتھ وغیرہ برہمن گرنتھ جن کا ذکر اُوپر آ چکا ہے انھیں کو اتہاس - پوران - کلپ - گاتھا اور ناراشنسی پانچ ناموں سے نامزد کیا جاتا ہے - شری مد بھاگوت وغیرہ کا نام پوران نہیں ہے۔

پوران اور اتہاس برہمن گرنتھوں کا ہی دوسرا نام ہے

۱۱۰ - سوال - ناقابل تسلیم کتابوں میں جو سچ ہے اس کو تم کیوں تسلیم نہیں کرتے۔

جواب - جو جو سچائی ان میں پائی جاتی ہے وہ سب وید وغیرہ شاستروں کی ہے - اور جو جو جھوٹ ان میں لکھا ہے وہ ان کے اپنے گھر کا ہے وید وغیرہ ست شاستروں کی تسلیم میں سب سچائی تسلیم ہو جاتی ہے مگر جو کوئی ان باطل کتابوں سے سچائی حاصل کرنا چاہے تو جھوٹ بھی اس کے گلے لپٹ جاتا ہے - اس لئے کہا گیا ہے

شری مد بھاگوت وغیرہ پوران جو ناقابل تسلیم ہیں ان میں جو صدق ہے وہ بھی ایسا سمجھو جیسے زہر آلودہ خورک

असत्यमिश्रं सत्यं दूरतस्त्याज्यम्

دروغ سے ملی ہوئی راستی بھی قابل الترک ہے - یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں میں

[1] مراد ان کتابوں سے ہے جو بھاشا میں انیک باطل کتابوں کے خیالات پر مبنی موجود ہیں مترجم

> ویدنات مانا ہے ہیں مگر برہمن گرنتھ وغیرہ محتاج ثبوت ہیں

۷۰ | جیسا اَ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھروچاروں وید ایشور کا الہام ہیں۔ ویسے ای تریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ چاروں برہمن۔ شکھشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نگھنٹو۔ نرکت۔ چھند اور جوتش چھ ویدانگ۔ میمانسا وغیرہ چھ شاستر ویدوں کے اپانگ۔ آیوروید دھنوروید۔ گاندھروید۔ اور ارتھ وید یہ چار ویدوں کے اپ وید وغیرہ سب رشی منیوں کے تصانیف ہیں۔ اِن میں جو جو بات ویدوں کے مخالف پائی جاوے اس کو ترک کر دینا چاہیے۔ کیونکہ وید تو بوجہ پرمیشور کے الہام ہونے کے منزہ من الخطا اور ثابت بالذات ہیں یعنی وید کا ثبوت وید ہی ہوتا ہے مگر برہمن وغیرہ کتابیں محتاج ثبوت ہیں یعنی اُن کے ثبوت کا حصر ویدوں پر ہے ویدوں کی مزید توجیہہ کتاب موسومہ "رگویدآدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے اور اس کتاب میں بھی آگے لکھا جاویگا ÷

> کون کون کتاب کس کس علم میں بوجہ باطل ہونے کے ناقابل تسلیم ہیں

۰۸ | اب ان کتابوں کو مختصراً شمار کیا جاتا ہے جو ناقابل تسلیم ہیں یعنی جو جو کتاب ذیل میں لکھی جاوے گی اُس کو دھوکے کی ٹٹی سمجھنا چاہیے۔

(الف) ویاکرن یعنی صرف و نحو میں سے کاتنتر۔ سارسوت۔ چندرکا۔ مگدھ بودھ۔ کومدی شیکھر۔ منورما وغیرہ۔

(ب) لغت میں۔ امرکوش وغیرہ

(ج) چھند گرنتھ (علم عروض میں) ورت رتناکر وغیرہ۔

(د) شکشا میں نہ کتاب جس میں الیسا لکھا ہوا ہو کہ میں پانِنی کے مسلمہ اصول کے مطابق سِکشا کا بیان کروں گا وغیرہ۔

(ھ) جوتش یعنی علم ہیئت میں شیگھر بودھ۔ مہورت چنتامنی وغیرہ

(و) کاویہ یعنی نظم میں۔ نایکہ بھید۔ کولیانند۔ رگھوونش۔ ماگھ۔ کراتر جونیہ وغیرہ۔

(ز) میمانسا میں۔ دھرم سندھو۔ ورت ارک وغیرہ

(ح) ویشیشک میں۔ ترک سنگرہ وغیرہ

(ط) نیائے میں۔ جاگدیشی وغیرہ۔

(ی) یوگ میں۔ ہٹھ پردیپکا وغیرہ

(ک) سانکھیہ میں۔ سانکھیہ تتو کومدی وغیرہ

(ل) ویدانت میں۔ یوگ وسشٹھ پنچ دشی وغیرہ

(م) ویدک میں۔ شارنگدھر وغیرہ

(ن) سمرتیوں میں۔ سوائے ایک منوسمرتی کے باقی سب سمرتیاں اور منوسمرتی میں بھی تحریف شدہ شلوک ÷

گاندھروویدعلم موسیقی میں سب راگ راگنی سیکھنے چاہئیں مگر طوائف اور ڈوم کی شہوت انگیز آلائشوں سے اجتناب کرنا چاہیے

۱۰۲۔ گاندھروید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں۔ اُس میں سُر۔ راگ۔ راگنی سَمے تال۔ گرام۔ تان۔ سار۔ بجانا ناچنا۔ گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہیے۔ لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجا اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہیے۔ اور نارد سنگھتا وغیرہ جو جو رشیوں کے تصانیف ہیں اُن کو پڑھیں۔ لیکن ڈوم طوائف اور شہوت انگیز یا ویراگیوں کے آواز حر کی طرح بے فائدہ الاپ نہ کریں۔

ارتھ وید یعنی علم طبعیات وحرفت وصنعت۔

۱۰۳۔ ارتھ وید جس کو علم طبعی و دستکاری کہتے ہیں علم خواص الاشیا و تجربات عملی و ہنر و مختلف اقسام کی چیزوں کی ساخت اور پرتھوی سے لیکر آکاش تک کے علم کو ٹھیک ٹھیک سیکھیں تاکہ ارتھ و دیا یعنی جس علم سے حشمت اور عظمت بڑھتی ہے اُس کی تعلیم حاصل ہو جاوے دو سال کے اندر علم ریاضی کی کتب سوریہ سدہانت وغیرہ جس میں جبر مقابلہ حساب۔ علم جغرافیہ و ہیئت علم طبقات الارض وغیرہ شامل ہیں۔ قرار واقعی سیکھیں۔ بعد ازاں سب قسم کی دستکاری اور کلوں وغیرہ کی ساخت کو سیکھیں۔ لیکن جس قدر کتابوں میں سیارات کواکب زائچہ۔ بروج۔ ساعت نیک و بد وغیرہ کے پھل کا بیان ہے اُن کو جھوٹ سمجھ کر کبھی نہیں پڑھنا پڑھانا چاہیے +

بیس اکیس سال میں جس قدر علم اس طریقہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور کسی طریقے سے نہیں ہو سکتا

۱۰۴۔ متعلم اور معلم ایسی کوشش کریں کہ بیس اکیس سال کے اندر تمام علم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت حاصل ہو جاوے اور انسان کامیاب ہو کر ہمیشہ راحت میں رہیں۔ اس طریقہ سے جتنا علم بیس یا اکیس سال میں حاصل ہو سکتا ہے کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال میں بھی نہیں ہو سکتا۔

کیوں رشیوں کی تصانیف پڑھنی چاہئیں اور غیر از رشیوں کی نہیں

۱۰۵۔ رشیوں کی تصانیف کو اس لیئے پڑھنا چاہیے کہ وہ بڑے صاحب علم سب شاستروں میں ماہر اور دھرماتما تھے۔ مگر جو رشی نہیں ہوتے یعنی جو مخفف علم پڑھے ہوں اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہو اُن کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہیں +

چھ درشنوں کی شرح کون کون پڑھنی چاہیے

۱۰۶۔ پورو میمانسا کی شرح مصنفہ ویاس منی جی۔ ویشیشک کی مصنفہ گوتم منی جی۔ نیایہ سوتر کی شرح مصنفہ واتسا ین منی جی۔ پتنجلی منی جی کے سوتر کی شرح مصنفہ ویاس منی جی کپل منی کے سانکھیہ سوتر کی شرح مصنفہ بھاگوری منی جی۔ ویاس منی کے ویدانت سوتر کی شرح مصنفہ واتسایں منی جی یا شرح مصنفہ بودھاین منی جی بامعنی و تشریح پڑھنی پڑھانی چاہئیں۔ سوتر اسے مذکورہ بالا کو کلپ[۱] انگ میں بھی شمار کرنا چاہیے۔

---

[۱] کلپ بعض کتب متعلقہ رسمیات اور یگیہ وغیرہ کا نام جن کو وید کا انگ کہا گیا ہے + مترجم

اس کو علمیت جسطرح شوہر کی خواہش کرتی ہوئی بیوی خوبصورت لباس اور زیور پہنکر اپنے جسم اور جلوہ کا اظہار شوہر کے آگے کرتی ہے ویسے علمیت عالم شخص کے واسطے اپنے جلوہ کا اظہار کرتی ہے۔ بے علموں کے واسطے نہیں ٭

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधिविश्वे निषेदुः।
यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यात य इत्तद्विदुस्त इमे समासते॥
ऋ० ॥ मं० १ । सू० १६४ । मं० ३९ ॥

جس محیط کل۔ غیر فانی۔ عظیم الشان پرمیشور میں سب علما اور زمین سورج وغیرہ نظام قایم ہیں۔ اور جس کے جتلانے کا اعلیٰ مدعا سب ویدوں کا ہے۔ جو شخص اس برہم کو نہیں جانتا وہ رگوید منڈل وغیرہ سے کیا راحت حاصل کر سکتا ہے کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو شخص ویدوں کو پڑھ کے دھرماتما یوگی ہو کر اس برہم کو جانتے ہیں وہ سب پرمیشور میں قائم ہو کر اعلیٰ راحت مکتی (نجات) کو حاصل کرتے ہیں اس لیے جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو وہ بامعنی ہونا چاہیے۔

ویدوں کو بامعنی پڑھنے پڑھانے سے معرفت الٰہی ہوتی ہے۔ دیکھو رگوید منڈل ا سوکت ۱۶۴ منتر ۳۹

۱۰۰۔ اس طرح سب ویدوں کو پڑھ کے علم طب یعنی جو رشی منیوں کی تصنیف چرک سُسرت وغیرہ طبی کتابیں ہیں اُن کو چار سال میں اس طریقہ سے پڑھیں اور پڑھاویں کہ جس سے معنی آجاویں اور تجربات عملی۔ آلات کا استعمال چیر پھاڑ (جراحی) لیپ (مرہم پٹی) معالجہ۔ تشخیص مرض۔ ادویہ۔ پرہیز۔ خاصیت بدن۔ تناسب وقت و مقام و اشیاء کے خواص کا علم ہو جاوے۔

آیُروید علم طب و جراحی علمی اور عملی طور پر چار سال میں سیکھے

۱۰۱۔ بعد ازاں علم سیاست ملکی یعنی جو راج کے متعلق کام کرنا ہے اس کے دو حصہ ہیں ایک متعلق ملازمان شاہی اور دوسرا متعلق رعایا کے ہوتا ہے۔ راج کے کاروبار میں سب سپاہ کے ناظم پھینکنے اور مارنے والے اسلحہ کا علم۔ مختلف قسم کی صف آرائی کی مشق جس کو آجکل قواعد کہتے ہیں اور جو دشمنوں سے لڑائی کرنے کے وقت عملی کارروائی کرنی ہوتی ہے ان سب کو بطریق واجب سیکھیں۔ اور جو جو طریقے رعایا کی پرورش اور ترقی کے ہیں اُن کو سیکھ کر تمام رعایا کو عدل و انصاف کے ساتھ خوش و خورم رکھیں بدمعاشوں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیک معاشوں کی پرورش کرنے کے وسائل کو بھی بہمہ وجوہ سیکھ لیں۔ اس علم سیاست ملکی کو دو سال میں ختم کریں ٭

دھنر وید علم سیاست ملکی دو سال میں سیکھے جا سکتے ہیں

کے شروع کرنے سے پہلے دس اُپنشد یعنی ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔ ائی تریہ۔ تَی تریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک کو پڑھ لینا چاہیے۔ چھ شاستروں کو معہ اُن کی تفسیر کے دو سال کے اندر پڑھیں اور پڑھاویں۔

۹۸۔ بعد ازاں چھ سال کے اندر ائی تریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ ان چار براہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں ویدکو معہ اُن کے سور (کی بلندی پستی آواز)۔ الفاظ۔ معنی باہمی تعلقات اور موقعہ استعمال (کریا) کے پڑھنا واجب ہے۔ اِس کے متعلق پرمان ذیل میں لکھا جاتا ہے

چھ سال میں چاروں وید معہ چار براہمن کے پڑھنے چاہئیں

स्थाणुरयं भारहारः किलाभूदधीत्य वेदं न विजानाति यो ऽर्थम्। योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते नाकमेति ज्ञानविधूत पाप्मा ॥ निरुक्त १। १८ ॥

۹۹۔ یہ منتر نرکت میں آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ویدوں کی محض سُروں اور تلاوت کو پڑھ کے معنی نہیں جانتا وہ ایسا بوجھ اُٹھانے والا ہے جیسے کہ درخت ڈالی۔ پتے۔ پھل کو یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص وید پڑھتا ہے اور اُن کے معنی کماحقہ جانتا ہے وہی شخص پوری آسودگی حاصل کرتا ہے اور علم کی طفیل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی برکت سے بعد وفات کے بھی فرحت پاتا ہے۔

ویدوں کی تلاوت فرحت نہیں بخشتی بلکہ با معنی پڑھنا۔

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृण्वन्न शृणोत्येनाम्। उतो त्वस्मै तन्वं १ विसस्रे जायेव पत्य उशती सुवासाः ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सु० ७१ । मं० ४ ॥

جو بے علم ہیں وہ سُنتے ہوئے نہیں سُنتے۔ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ بولتے ہوئے نہیں بولتے۔ یعنی جاہل لوگ علم کلام کے راز کو نہیں جان سکتے لیکن جو شخص الفاظ و اُن کے معنی اور تعلقات کو جانتا ہے

عالم ہی علم کلام سے حظ اُٹھا سکتے ہیں جاہل نہیں رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۱ منتر ۴۔

محنتی آدمی جن کے دل میں کوئی فریب نہ ہو اور ترقی علم کے خواہشمند ہوں پڑھیں پڑھاویں تو ڈیڑھ سال میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ سال میں مہابھاشیہ ختم کر کے تین سال کے اندر پورے ویاکرنی (عالم صرف و نحو کے ماہر) ہو کر ویدک اور لوکک (اصطلاحات وید اور اصطلاحات زبان عام کے متعلق) الفاظ کو بذریعہ ویاکرن کے جان کر دیگر شاستروں کو جلدی اور سہولیت سے پڑھ پڑھا سکتے ہیں۔ بھاری محنت جسقدر کہ ویاکرن میں کرنی پڑتی ہے ویسی دوسرے شاستروں میں نہیں کرنی پڑتی۔ اور ان کے پڑھنے سے جس قدر سمجھ تین سالوں میں ہوتی ہے اتنی سمجھ واہیات کتب مثل سارسوت چندرکا کومدی۔ منورما دی کے پڑھنے سے پچاس برس میں بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ جیسا بزرگ مہرشی لوگوں نے اعلیٰ مطالب اپنی کتابوں میں جیسے آسان طریقہ پر ظاہر کیا ہے۔ ویسا ان تنگ دل آدمیوں کی واہی تباہی کتابوں میں ہونا کیونکر ممکن ہے۔ مہرشی لوگوں کا مطلب جہاں تک ہو سکے وہاں تک سلیس اور ایسا ہوتا ہے کہ جس کے حاصل کرنے میں تھوڑا وقت صرف ہو۔ برخلاف اس کے پست خیال لوگوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ جہانتک بنے وہانتک اپنی تصنیف کو مشکل کریں جس کو محنت سے پڑھ کر بھی تھوڑا فائدہ اٹھا سکیں۔ جیسے پہاڑ کھودنا اور ایک کوڑی ستیاب ہونا۔ اور رشیوں کی کتابوں کا پڑھنا ایسا ہے جیسے ایک غوطہ کے لگانے سے بیش بہا موتی پانا۔

۹۴۔ ویاکرن کو پڑھ کے یاسک منی جی کی تصنیف نگھنٹو اور نرکت چھ سے آٹھ ماہ تک بامعنی پڑھی پڑھائی جا سکتی ہے دیگر تصانیف منکران ملحدان دھریہ مثل امر کوش وغیرہ میں کئی ایک سال ضائع نہ کریں۔

> نرکت اور نگھنٹو چھ سے آٹھ ماہ تک میں ختم ہو سکتی ہیں

۹۵۔ اس کے بعد پنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں جس سے ویدک (متعلق وید) اور لوکک (دنیاوی) چھندوں یعنی نظم کا علم۔ نئے شعر اشعار بنانے کا طریق بھی جیسا کہ چاہئے سیکھیں اس کتاب کی تعلیم اور شعر اشعار کی ترکیب اور تقطیع چار ماہ میں پڑھا کر سیکھی جا سکتی ہے۔ مگر ورت رتناکر وغیرہ کتابوں میں جو ناقص العقل آدمیوں کی تصنیف ہیں بہت سے سال ضائع نہ کریں۔

> علم عروض اشعار چار ماہ میں ختم ہو سکتا ہے۔

۹۶۔ بعد ازاں منوسمرتی۔ والمیکی رامائن۔ اور مہابھارت کے ادیوگ پرو میں جو ودر نیتی وغیرہ اچھے اچھے مضمون ہیں کہ جن سے بد عادات دور ہوتے ہیں اور خوبی اور تہذیب حاصل ہو ان کو بطریقہ نظم پڑھیں یعنی لفظوں کا تجزیہ ان کے معنی۔ اور ان کو نثر میں توضیح کرنا۔ صفت موصوف اور مطلب استاد سمجھاویں اور طالب العلم سمجھتے جاویں ان کو ایک سال کے اندر پڑھ لینا چاہیئے۔

> منوسمرتی۔ والمیکی رامائن اور مہابھارت کی عمدہ انتخابات ایک سال میں ختم ہو سکتے ہیں

۹۷۔ اس کے بعد پورو میمانسا۔ ویشیشک۔ نیایہ۔ یوگ۔ سانکھیہ اور ویدانت چھ درشن پڑھیں۔ مگر جہاں تک ہو سکے ان کو یا تو رشیوں کی تصنیف تفسیر یا قابل آدمیوں کی سلیس شرح کے ساتھ پڑھیں اور پڑھاویں۔ لیکن ویدانت سوتروں

> چھ درشن معہ شرح کے اندر دس اپ نشد دو سال کے اندر پڑھے جا سکتے ہیں

جیسے سُ + घञ् + भज گھر اوّل घ اور پیچھے ञ् محذوف ہوئے تو صورت भज् + अ + सु کی تبدیلی आ بھر अ اور ज् کی تبدیلی ग् ہونے سے भाग् یہ ہوتی ہے
अ + सु بنا۔ پھر अ میں مل جانے کے باعث भाग् + सु ہوا۔ اب उ حذف ہوا اور सु کی تبدیلی रु میں ہو کر उ حذف ہوا اور भागर् ہوا۔ اب र् کے جگہ (:) وسرگ ہو کر صورت لفظ کی भागः ثابت ہوئی۔

جس جس سوتر سے جو جو عمل ہوتا ہے اُس کو پڑھ پڑھا کر اور لکھوا کر عمل کرنا چاہیے۔ اس طرح پڑھنے پڑھانے سے بہت جلد ہی پختہ واقفیت ہو جاتی ہے۔ ایکدفعہ تو اسیطرح اشٹادھیائی پڑھا کے دھاتو پاٹھ (مصادر) بامعنی اور دس لکارول (زمان و حالت) کے صیغہ اور جُدا جُدا ابواب (پرکریا) پڑھانے چاہئیں۔

اشٹادھیائی کے بعد دھاتو پاٹھ بامعنی پڑھایا جاوے

سُوتروں میں سے اُتسرگ یعنی قاعدہ کُلیہ والے سُوتروں جیسے कर्मण्यण् جس کا مطلب یہ ہے کہ جس کسی دھاتو کے پہلے کوئی لفظ بمعنی مفعول آوے تو اُس کو علامت अण् لگائی جاتی ہے مثلاً कुम्भकारः

سُوتر جس کا اطلاق عام ہے اور قاعدہ کلیہ میں کہتے ہیں

بعد ازاں اپواد (مستثنیات) کے سُوتر۔ جیسے आतोऽनुपसर्गे कः جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی دھاتو کے اقبل کوئی لفظ بمعنے مفعول لگا ہو۔ کہ جس کے پہلے کوئی اُپسرگ نہ ہو۔ تو جو دھاتو आ اخیر میں رکھتا ہو اس کے بعد क [अ] علامت آتی ہے۔ کثرت اطلاق قاعدہ کی یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ بمعنی مفعول دھاتو کے پہلے لگا ہو تو سب دھاتوؤں پر अण् لگتا ہے اس سے خاص یعنی قلت اطلاق یہ ہے کہ اگلی پہلے سُوتر کے قاعدہ میں سے ایسے دھاتو کو جس کے اخیر میں आ آوے क علامت نے مستثنےٰ کر لیا۔

سُوتر جن کا اطلاق خاص ہے یعنی مستثنیات

جیسے سُوتر قاعدہ کُلیہ کے اطلاق میں سوتر مستثنیات داخل ہیں۔ ویسے سوتر مستثنیات کے اطلاق میں سوتر قاعدہ کُلیہ والے داخل نہیں ہیں جس طرح شہنشاہ روئے زمین کی حکومت میں مختص المقام بادشاہ اور صوبہ کے امیر شامل ہوتے ہیں۔ مگر شہنشاہ روئے زمین اُن کے دائرے حکومت میں نہیں ہوتا۔

مہرشی پانینی جی نے اسی طرح ایک ہزار شلوک کے اندر تمام الفاظ اُن کے معنی اور تعلقات کے علم کو بیان کیا ہے۔ دھاتو کے بعد اُنادی پاٹھ گن پاٹھ پڑھانا چاہیے اور اُس میں سوبنت सुबन्त کا سب بیان اچھی طرح سمجھانا چاہیئے بعد ازاں دوبارہ اشٹادھیائی اس طرح پڑھانی چاہیئے کہ جو جو شلوک پیدا ہوں اُن کو رفع کیا جاوے اور وارتک۔ کارکا۔ پرتی بھاش۔ سُوتروں کا جیسے جیسے تعلق ہو وہ بتلانا چاہیے۔ اور پھر مہابھاشیہ پڑھانا چاہیے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے۔ کہ اگر فہمیدہ اور

ڈیڑھ برس میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ برس میں مہابھاشیہ ختم ہو کر سنسکرت زبان سیکھی جا سکتی ہے +

वृद्धि: وردھی کس کو کہتے ہیں | आदैचां वृद्धिसंज्ञा क्रियते" اور پھر معنی جیسے
یعنی आ اور ऐ اور औ کو اصطلاح میں वृद्धि وردھی کہتے ہیں دیگر

جب "तःपरोयसमात् स तपरस्तादपिपरस्तपरः

یعنی جس کے بعد حرف (ت) آوے یا جو حرف (ت) کے بعد آوے اسکو اصطلاح میں "तपर"
(تپر) کہتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جو आ کے بعد त् ہے اور त् کے بعد
ऐच ہے یہ دونوں तपर تپر ہیں اور اس جگہ تپر ہونے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ह्रस्व
اور प्लुत وردھی کی اصطلاح میں داخل نہیں ہے۔

تمثیلات

भाग: (بھاگ) لفظ مصدر "भज" اور علامت "घञ" سے بنایا ہے घ
لفظ भाग: بھاگ کی تشکیل | اور "ञ" "بوجہ حذف کی اصطلاح میں آئے ہونے کے محذوف
ہوگئے تو भज्+अ ر ا "ज" کے ماقبل اور भ کے بعد جو अ آیا اس کی تعلیل
आ میں جس کو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں۔ ہوکر भाज् ہوا پھر ज् بدل کر ग
ہوا اور अ کے ساتھ ملکر भाग: لفظ بنا

अध्याय یہاں इङ् مصدر جس کے ماقبل لفظ अधि آیا ہے اس پر " घञ् "
لفظ अध्याय اعیاء علامت لگانے کے باعث چھوٹی इ کی وردھی ہوکر ऐ ہوگئی اور
پھر ऐ کا | आय् بنا اور وہ ل کر अध्याय ہوگیا۔

नायक: (نایک) میں مصدر नी ञ् کی ई کی جگہ بوجہ ण्वुल् علامت لگنے
لفظ नायक: کے ऐ وردھی ہوئی وہ بدلکر आय् ہوگیا چنانچہ ملکر नायक:
ہوا +

स्तावक (ستاوک) میں مصدر स्तु کو علامت ण्वुल् جو لگائی گئی اُس کے
لفظ स्तावक | باعث उ کی جگہ औ وردھی ہوکر اس کی جگہ आव्
قائم مقام ہوا۔ اور अक میں ملکر स्तावक: بن گیا۔

कृञ् مصدر کے بعد ण्वुल् کی علامت لگائی ल्ृ اصطلاح حذف میں شمار
لفظ कारक: | ہونے کی وجہ سے محذوف ہوگیا اور वु کے جگہ अक قائم مقام ہے
ऋ کی جگہ وردھی ہوکر आर آیا تو कारक: ثابت ہوا +

جو جو سوتر آگے پیچھے کی ترکیب میں لگیں اُن کا عمل سب ساتھ کے ساتھ بتلانا چاہیے سلیٹ یا
سلیٹ یا تختی پر خام صورت لفظوں کی شاگرد کو دکھلانی چاہیے | لڑکوں کی تختی پر لفظوں کی خام صورت بنا کر دکھلا دینی چاہیے

جیسے مہت تتو (مادہ لطیف درجہ دوم) وغیرہ میں پرکرتی (مادہ لطیف درجہ اول) وغیرہ محیط اور بدھی (مہت تتو) وغیرہ سے کے محاط ہونے کے دھرم (خاصیت) میں جو تلازم ہے اُس کا نام ویاپتی ہے۔

ویاپتی کی تعریف بموجب پنچ شکھ آچاریہ کے

جیسے طاقت مظروف اور صاحب طاقت ظرف کا تعلق ہے۔

شاستروں کے دلائل سے جانچنا چاہیے کہ کون کتاب پڑھنے کے لائق ہے اور کون نہیں

۹۱ - شاستروں کے ایسے دلائل وغیرہ سے امتحان کرکے پڑھنا پڑھانا چاہیے اور کسی طریقہ سے طالب علموں کو صحیح صحیح درک نہیں ہوسکتا جس جس کتاب کو پڑھنا پڑھانا ہو اُس کی تحقیق حسب طریقہ متذکرہ بالا کئے جانے پر جو صحیح قرار پاوے وہ کتاب پڑھانی چاہیے اور جو تحقیق سے غلط ثابت ہو اُس کو نہ تو خود پڑھنا چاہیے اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہیے۔ کیونکہ لکھا ہے

लक्षणप्रमाणाभ्यां वस्तुसिद्धिः ॥

جس کا مطلب یہ ہے کہ خواص الاشیاد مثلاً جو پرتھوی ہے اُس میں گندھ کی خاصیت ہے) اور پرتیکش پرمان (ثبوت عین الیقین) وغیرہ سے تمام صداقت اور عدم صداقت اور پدارتھوں کی تنقیح ہوسکتی ہے اس کے سوا سے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل

اب پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

پانی منی کی شکشا کے بموجب حروف تہجی پڑھانے چاہئیں

۹۲ - اول پانی منی کی تصنیف شکشا جو بصورت سوتروں کے ہے اس کا طریق مثلاً یہ حرف کا یہ ستھان (مخرج) یہ پریتن (حرکت) یہ کرن (زبان کو خاص خاص موقعہ پر لگانا) جیسے حرف (پ) کا مخرج لب ہے۔ پریتن[1] سپرشٹ ہے۔ اور نفس اور زبان کی حرکت کرنے کو کرن کہتے ہیں۔ ماں باپ استاد کو چاہیے کہ اصطلاح حسب منشاء تمام حروف کا تلفظ سکھلاویں

ویاکرن یعنی صرف و نحو پڑھانے کا طریقہ

۹۳ - بعد ازاں ویاکرن۔

سوتروں کا پاٹھ پدچھید سماس

پہلے تو اشٹادھیائی کے سوتروں کا پاٹھ یعنی قرأت جیسے

वृद्धिरादैच्

بعد ازاں پدچھید یعنی تجزیہ لفظی جیسے

"वृद्धिः आत्, ऐच्, वा आदैच्"

پھر سماس یعنی ترکیب لفظی جیسے۔

"आच्, ऐच्, आदैच्"

[1] یعنی حرکت بلفظ بولنے کے دونوں لب کا باہم ملنا ہے۔

ایک ارتھ سمواپی (ایک مدعا میں لازم ملزوم) ایک جوہر میں دو کا رہنا جیسے معلول کی شکل معلول کے لامسہ پر بھی دلالت کرتی ہے یعنی اُس کو جتاتی ہے۔

ورودھی (متضاد) جیسے بارش جو ہوئی۔ ہونے والی بارش کی دلالت متضاد ہے۔

۹۰-

اصل سوتر سانکھیہ درشن کے

ویاپتی

नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥
निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥
आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥ सां०प० ॥ अ० ५ ।
सू० २९ । ३१ । ३२ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جو یقینی صفت کا لازم ملزوم ہے خواہ وہ دو شے قابل ثبوت اور جس سے ثابت کی جاوے) یا محض ایک ہو۔ (جس سے ثابت ہو سکے) اُس کو ویاپتی کہتے ہیں۔

بعض آچاریہ (حکما) قوت ذاتی سے ظہور میں آنا ویاپتی مانتے ہیں۔

جو چیز کسی کے سہارے ہو اُس کی ذاتی قوت کے ظہور کو پنچ شکھا آچاریہ ویاپتی مانتا ہے۔)

ویاپتی کی عام تعریف

جو قابل ثابت کرنے کے ہے اور جس سے وہ ثابت کیا جاوے۔ اِن دونوں کی یا جس سے ثابت کرتا ہے محض اُسی کے یقینی صفت کا جو لازم ملزوم ہے اُس کو ویاپتی کہتے ہیں جیسے دُھواں اور آگ میں لازم ملزومیت ہے۔[1]

ویاپتی کی تعریف بموجب قول خاص آچاریوں کے

دھواں جو ایک محاط چیز ہے وہ اپنی ذاتی طاقت سے وجود میں آتا ہے کیونکہ جب دھواں دوسرے دور مقام پر جاتا ہے تو وہ خود بخود آگ کے اتصال کے بغیر بھی رہتا ہے اسی کا نام ویاپتی ہے۔ مثال (دوم) یعنی پانی وغیرہ کے اجزا آگ کے توڑ پھوڑ کی طاقت سے دھواں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں ٭

---

[1] نوٹ۔ پوشیدہ آگ کی ہستی کو دھوئیں کے وجود سے ثابت کیا جاتا ہے نیز دھوئیں کا آگ سے پیدا ہونا۔ امر مسلمہ ہے پس آگ اور دھوئیں کا باہم ایک دوسرے سے وابستہ ہونا دونوں کی یقینی صفت ہے جسکو سنسکرت میں ویاپتی اور ترجمہ اُردو میں لازم ملزومیت کہا گیا ہے۔

[2] یعنی کہ پانی وغیرہ کے اجزائے لطیف دھوئیں کے وجود میں محیط ہوتے ہیں۔ اس لئے دھوئیں کو محاط کہا جاسکتا ہے مترجم

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(پرتھوی وغیرہ کے رُوپ - رس - گندھ اور سپرش جوہروں کے حادث (عارضی) ہونے کی وجہ سے حادث (عارضی) اس سے ابدی جوہروں میں ابدیت بھی بیان ہو گئی)۔

پرتھوی وغیرہ اشیاء کی حالت معلول اور اُن میں بو شکل - ذائقہ بُو اور لامسہ کی صفتیں ہیں۔ بوجہ اِن جوہروں کے عارضی ہونے کے یہ سب (معلول چیزیں اور صفتیں) عارضی ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ بحالت علت پرتھوی وغیرہ جوہروں کی بُو وغیرہ صفتیں بھی ابدی ہیں +

۸۸-

نِت یعنی ابدی اور انِت یعنی عارضی کی تعریف

اصل سُوتر

सदकारणवन्नित्यम् ॥ वै० ॥ अ० ४ । आ० १ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہو - بلا علت وہ نِت ہے)

جو وجود رکھتا ہو اور جس کی علت کوئی بھی نہ ہو وہ نِت (ابدی) ہے پس جو علت رکھنے والی صفتیں بصورت معلول ہیں اُن کو انِت (عارضی) کہتے ہیں۔

۸۹-

لینگک گیان یعنی استدلالی علم

اصل سُوتر

अस्येदं कार्यं कारणं संयोगिविरोधिसमवायि चेति लैङ्गिकम् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اسکا یہ کاریہ - کارن - سنیوگی - ورودھی - سمواٸی ہے - ایسا گیان لینگک ہے)

اس کا یہ معلول یا علت ہے علیٰ ہذا القیاس سمواٸی (لازم ملزوم) - سنیوگی (اتصالی) ایک ارتھ سمواٸی (ایک مدعا میں لازم ملزوم) اور ورودھی ہے (متضاد) یہ چار قسم کا لینگک (یعنی استدلالی) علم ہوتا ہے جس کے معنے وہ علم ہے جو دالت اور مدلول کے تعلق سے پیدا ہو۔

استدلال کی تمثیلیں | سمواٸی (لازم ملزوم) جیسے آکاش وسعت والا ہے سنیوگی (اتصالی) جیسے بدن جُز دار رکھتا ہے - وغیرہ وغیرہ کا تعلق دائمی ہے +

اصل سُوتر

नास्ति घटो गेह इति सतो घटस्य गेहसंसर्गप्रतिषेधः ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(گھڑا گھر میں نہیں ہے۔ یعنی گھڑے کے وجود کا گھر کے ساتھ عدم تعلق ہے)
گھر میں گھڑا نہیں۔ یعنی کسی دوسری جگہ میں ہے۔ مگر گھر کے ساتھ گھڑے کا تعلق نہیں ہے۔
یہ پانچ ابھاؤ (عدم موجودیت) کہلاتے ہیں۔

इन्द्रियदोषात्संस्कारदोषाच्चाविद्या॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० ११ ॥

۸۴ - حواس اور سنکار (مختلف تعلقات سے پیدا ہوئی ہوئی دماغی تاثیرات) کے نقص سے اودیا پیدا ہوتی ہے۔

اودیا یعنی جہالت کس طرح پیدا ہوتی ہے

तद्दुष्टंज्ञानम् ॥ वै० ॥ अ० ६ । आ० २ । सू० ११ ॥

۸۵ - جو ناقص یعنی الٹا علم ہے اس کو اودیا کہتے ہیں۔

ودیا کیا ہے

अदुष्टं विद्या ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १२ ॥

۸۶ - جو غیر ناقص یعنی صحیح علم ہے اُس کو ودیا کہتے ہیں۔

ودیا کیا ہے

۸۶

اصل سُوتر

حقیقت وجود (صفت ابدی)

पृथिव्यादिरूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वादनित्याश्च ॥ वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० २ ॥

एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम् ॥ वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० ३ ॥

کپڑا وغیرہ ساخت کے پہلے نہیں تھے - ایسی عدم موجودیت کا نام "پراگ ابھاو" (عدم موجودیت قبل از ساخت) ہے +

(۲) پردھونس ابھاو یعنی عدم موجودیت بعد از ساخت

دوم

اصل سوتر

सदसत् ॥ वै० ॥ अ० ६ । आ० ३ । सू० २ ॥

لفظی ترجمہ

(ہو کے نہ ہو)

جو موجود ہو کے نہ رہے جیسے گھڑا وجود میں آکر معدوم ہو جاوے اُس کو "پردھونس ابھاو" (عدم موجودیت بعد از ساخت) کہتے ہیں -

(۳) انیونیابھاو عدم موجودیت غیر نفس

سوم

اصل سوتر

सच्चासत ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہو اور نہ ہو)

جس کا وجود ہوا ور نہ بھی ہو جیسے یہ گھوڑا گائے نہیں اور گائے گھوڑا نہیں یعنی گھوڑے میں گائے اور گائے میں گھوڑا نہ موجود ہے - مگر گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کا وجود ہے اُس کو "انیونیابھاو" (عدم موجودیت غیر نفس) کہتے ہیں

(۴) اتینت ابھاو عدم موجودیت مطلق

چہارم

اصل سوتر

यच्चान्यदसदतस्तदसत् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० ५ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جو اس سے علاوہ اسَت (نہ ہونا) ہے وہ ایک اسَت ہے)

جو مذکورہ بالا تینوں عدم موجودیت کے علاوہ ہے اُس کو "اتینت ابھاو" (عدم موجودیت مطلق) کہتے ہیں - جیسے آدمی کا سینگ - آکاش کا پھول - عقیمہ عورت کا بیٹا - وغیرہ وغیرہ -

(۵) متفرق عدم موجودیت

پنجم -

۸۱

ستا یعنی کسی چیز کی موجودیت کیا ہے

اصل سُوتر

सदिति यतो द्रव्यगुणकर्मसु सा सत्ता ॥ वैः ॥ अ० १। आ० २। सू० ७॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جوہر۔ صفت اور فعل میں جس سے ہونے کا اطلاق آوے وہ ستا ہے)

جوہر۔ صفت اور فعل میں لفظ "ہے" کا ارتباط ہمیشہ رہتا ہے یعنی مثلاً جوہر ہے صفت ہے فعل ہے۔ مطلب یہ کہ اس لفظ صیغہ حال کا اطلاق سب کے ساتھ برابر رہتا ہے۔

۸۲

موجودیت یعنی ہستی تعمیم اعلےٰ ہے

اصل سُوتر

भावोनुवृत्तेरेव हेतुत्वात्सामान्यमेव ॥ वै० ॥ अ० १। आ० २। सू० ४॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہستی ایک سامانیہ پدارتھ ہے کیونکہ اس میں محض انوورتی پائی جاتی ہے)

موجودیت یعنی ہستی بوجہ اس کے کہ سب کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے "مہا سامانیہ" (تعمیم اعلےٰ) کہلاتی ہے۔

۸۳ ۔ اوپر جو سلسلہ بیان ہوا وہ اُن جوہروں کا ہے جو فی نفسہٖ موجود ہیں اور جو عدم موجودیت ہے وہ پانچ قسم کی ہے۔

است یعنی عدم موجودیت کے اقسام

(۱) پراگ ۔ ابھا یعنی عدم موجودیت قبل ساخت۔

اصل سُوتر

क्रियागुणव्यपदेशाभावात्प्रागसत् । वै० ॥ अ० ९। आ० १। सू० १॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(فعل اور صفت کے واقع نہ ہونے سے جو عدم موجودیت ہے اُس کو "پراگ ست" کہتے ہیں)

فعل اور خاصیت کے خاص تعلقات ظہور میں آنے سے پہلے جس کا وجود نہ تھا۔ جیسے گھڑا اور

۷۶- علت کے ہونے ہی سے معلول ہوتا ہے +

علت کا وجود معلول کے واسطے لازمی ہے

न तु कार्याभावात्कारणाभावः ॥ वै० ॥ अ०१ । आ०२।सू०२॥

۷۷- معلول کی معدومیت سے علت کی معدومیت نہیں ہوتی +

معلول کا وجود علت کے واسطے لازمی نہیں

कारणाऽभावात्कार्याऽभावः॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० ३॥

۷۸- علت کے نہ ہونے سے معلول نہیں ہوتا +

علت نہ ہو تو معلول نہیں ہوتا

कारणगुणपूर्वकःकार्यगुणोदृष्टः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ ॥ सू० २४ ॥

۷۹- جیسے علت میں اوصاف ہوں ویسے معلول میں ہوتے ہیں[۱]

معلول میں وہی صفات ہوتے ہیں جو علت میں ہوں

۸۰- پریمان کے دو قسم ہیں

پریمان کے دو قسم مقدار اور وسعت

اصل سوتر

अणुमहदिति तस्मिन्विशेषभावाद्विशेषाभावाच्च ॥वै०॥ अ० ७ । आ० १ । सू० ११ ॥

لفظی ترجمہ سوتر از جانب مترجم

(چھوٹا - بڑا - اس میں زیادہ کے ہونے اور زیادہ کے نہ ہونے سے)

अणु چھوٹا اور महत बڑا - جیسے ترسرینو لکشا سے چھوٹا دونیک سے بڑا ہوتا ہے - ویسے ہی پہاڑ زمین سے چھوٹا اور درختوں سے بڑا ہوتا ہے -

انو = ۶۰ پرمانو
ترسرینو = ۳۰۰ پرمانو کے
دونیک = ۱۲۰ پرمانو کے
لکشا = ۴ ترسرینو کے

[۱] مثلاً کاٹھ کے اوصاف غیر لطیفیت وغیرہ اس کے معلول میں بھی قائم رہتے ہیں۔ نیز واضح رہے کہ اگر کوئی چیز کسی ایک ہی چیز کا معلول ہو تو اس میں علت کے اوصاف علانیہ طور پر نمایاں رہتے ہیں لیکن جب کئی جوہر آپس میں ملجاویں تو ان کی جداجدا شناخت مشکل ہو جاتی ہے الا پھر بھی غیر لطیفیت وغیرہ اس کی مخصوص صفتیں معدوم نہیں ہو سکتی + نرائن پرشاد

(معلول اور علت میں جہاں یہ محاورہ اطلاق پاوے کہ یہ اُس میں ہے۔ اُس کو سموایہ کہتے ہیں)
علت یعنی اجزا سے کل کا۔ فعل سے فاعل کا۔ صفت سے موصوف کا۔ جنس سے افراد کا۔ معلول سے علت کا۔ حصص سے مجموعہ کا جو دائمی تعلق ہے اُس کو سموایہ (لازم ملزوم) کہتے ہیں اور جو جوہروں کا دوسرا تعلق آپس میں ہوتا ہے وہ ترکیبی عارضی تعلق ہے۔

۷۴

اصل سوتر

سادھرمیہ یعنی صفات مطابق ذات کس کو کہتے ہیں

द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् ॥ वै० ॥ अ० १। आ० १। सू० ६।

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جوہر اور صفت میں جو اپنے ہی ہم جنس کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے اُس کو سادھرمیہ کہتے ہیں)
جوہر اور صفت کا جو اپنے ہم جنس معلول کو پیدا کرنا ہے یہی اُس کا سادھرمیہ (صفت مطابق ذات) ہے۔ جیسے مٹی میں غیر ذی نفسیت اور اپنی مانند گھڑا وغیرہ معلول کے پیدا کرنے کی صفت ہے۔ ویسے ہی پانی میں بھی غیر ذی نفسیت اور اپنی مانند برف وغیرہ معلول پیدا کرنے کا خاصہ ہے پس مٹی پانی کے ساتھ اور پانی مٹی کے ساتھ اس خاصہ میں باہم مساوی صفت رکھتے ہیں۔

۷۵۔ تشریح بالا سے حسب ذیل نتیجہ نکلتا ہے۔

ویدھرمیہ یعنی صفت مخالف ذات

اصل سنسکرت

द्रव्यगुणयोर्विजातीयारम्भकत्वं वैधर्म्यम् ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جوہر اور صفت میں اپنے سے غیر جنس پیدا کرنا اُن کا ویدھرمیہ ہے)
جوہر اور صفت کا جو بر خلاف خاصہ اور اپنی ذات کے مخالف معلول کا پیدا کرنا ہے اُس کو ویدھرمیہ (صفت مخالف ذات) کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں سختی خشکی اور بُودار ہونے کی صفت جل سے مخالف ہے اور جل میں مائعیت۔ نرمی اور ذائقہ مٹی کے مخالف ہیں۔

कारणभावात्कार्यभावः ॥ वै० ॥ अ० ४। आ० १। सू० ३॥

द्रव्यत्व गुणत्वं कर्मत्वञ्च सामान्यानि विशेषाश्च ॥ वै० अ० १ । आ० २ । सू० ५ ॥

۷۱ چوتھا اور پانچواں پدارتھ یعنی سامانیہ اور وشیش

ترجمہ منجانب مترجم

(دردیہ پن - گن پن اور کرم پن سامانیہ اور وشیش ہیں)

جوہروں میں جوہریت - صفتوں میں وصف - فعلوں میں فعلیت کو تعمیم اور تخصیص کہتے ہیں کیونکہ جوہروں میں جوہریت تعمیم ہے - مگر وصف اور فعلیت کے مقابلہ میں وہی جوہریت تخصیص ہو جاتی ہے - اسی طرح اور بھی سب سمجھ لو -

۷۲ تعمیم اور تخصیص کو عقل تمیز کرتی ہے

اصل سوتر

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے ہیں)

تعمیم ہور تخصیص بلحاظ عقل کے جاتے ہیں - مثلاً انسانیت ہر فرد انسان میں تمیم ہے - مگر بخیال حیوانیت وغیرہ کے تخصیص ہے - اسی طرح تانیث و تذکیر انسانوں میں برہمن پن کھشتری پن - ویش پن اور شودر پن بھی تخصیص ہیں - برہمن پن برہمنوں میں فرداً فرداً تعمیم ہے مگر کشتریوں وغیرہ کی نسبت تخصیص علیٰ ہذا القیاس ہر جگہ ایسا سمجھو -

۷۳ چھٹا پدارتھ سموایہ کی تعریف

اصل سوتر

इहेदमिति यतः कार्यकारणयोः स समवायः ॥ वै० ॥ अ० ७ आ० २ । सू० २६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

کرم کا لکشن جو سوتر میں کیا گیا ہے اُس کی تشریح۔

"ایک دروبہ" اُس کو کہتے ہیں جس کا سہارا کوئی ایک جوہر ہو "اگُن" وہ ہے جس کی یا جس میں کوئی صفت نہو۔ "اپیکشا رہت کارن" وہ ہے جو ترکیب اور تقسیم میں علت بلا احتیاج غیری ہو۔

پس یہی حرکت یا فعل کی کیفیت ہے۔ یا یوں کہو کہ کرم وہ ہے جو کیا جاوے اور لکشن وہ ہے جس سے کسی چیز کی کیفیت معلوم ہو۔ پس کرم کا لکشن وہ ہوا جس سے حرکت (فعل) کی کیفیت معلوم ہو۔

اس تشریح سے کرم کی تعریف کا اخذ

جو کسی جوہر کے سہارے میں ہو۔ خود خالی از صفات ہو اور ترکیب اور تقسیم ہونے میں علت بلا احتیاج غیری ہو اُس کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں۔

۶۸

درویہ گُن اور کرم سامانیہ ہیں

اصل سوتر

द्रव्यगुणकर्मणां द्रव्यं कारणं सामान्यम् ॥ वै० ॥ अ० १ ॥ आ० १ । सू० १८ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(درویہ، گُن اور کرم تینوں کا درویہ سامانیہ کارن ہے۔)

جو ہر بصورت معلول اور صفت اور فعل تینوں کی علت جوہر ہے۔ پس جوہر اس بات میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت رکھتا ہے۔[1]

۶۹

معلول جوہروں میں کس بات کی تعمیم یعنی یکسانیت ہے

اصل سوتر

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० २३ ॥

چونکہ جوہر بصورت معلول چند جوہروں کا معلول ہے پس معلولیت کے لحاظ سے سب معلولوں میں تعمیم یعنی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

۷۰

درویہ، گُن، کرم تینوں میں عدم تخصیص پائی جاتی ہے

اصل سوتر

[1] مثلاً لوہے کی تلوار بنائی جاوے تو تلوار کی شکل میں "جوہر بصورت معلول" کی علت ہے اور صفت "یعنی تلوار کی شکل تک آسکنے کی اور آب اور دھار جو تلوار میں ہے اُس کو اختیار کرسکنے کی علت۔ اور "فعل" یعنی مخالف کا سر قلم کرنے کی علت۔ اس لوہے کے جوہر میں ثابت ہوگی اور تسلیم کرنا پڑے گا کہ لوہے کے جوہر میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت ہے۔ جنرائن کستن

وزن (گُرتّو) بھاری پن کو وزن کہتے ہیں۔

مائعیت (دروتو) پگھل جانا مائعیت ہے۔

چکناہٹ (سنیہہ) محبت اور چکناہٹ کا نام سنیہہ ہے۔

(سنسکار) نقش و تاثر دوسرے کے اتصال سے جو تاثرات پیدا ہوتے ہیں ان کو سنسکار کہتے ہیں۔

دھرم انصاف کی خصلت اور چیزوں کی سختی وغیرہ ذاتی صفت کا نام دھرم ہے۔

ادھرم بے انصافی کی خصلت اور چیزوں کی ذاتی صفت کے برعکس یعنی اُن کی سختی وغیرہ کے خلاف نرمی وغیرہ ادھرم ہے۔

مذکورہ بالا چوبیس گُن (صفات) ہیں۔

تیسرا پدارتھ کرم یعنی حرکت (فعل) کی تعریف۔

۶۶ - اصل سُوتر

उत्क्षेपणमवक्षेपणमाकुञ्चनंप्रसारणं गमनमिति कर्माणि ॥

॥ अ० १ । अ० १ । सू० ७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اُت کشیپن (۱)۔ اوکشیپن (۲)۔ آکنچن (۳)۔ پرسارن (۴)۔ اور گمن (۵) یہ کرم ہیں۔)

(۱) اُوپر کو حرکت کرنا۔ (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا۔ (۵) آنا جانا گھومنا وغیرہ کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں۔

۶۷ - اب کرم کا لکشن بیان کیا جاتا ہے۔

کرم کا لکشن یعنی تعریف

اصل سُوتر

एकद्रव्यमगुणंसंयोगविभागेष्वनपेक्षकारणमितिकर्मलक्षणम्

वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

("ایک دروئیہ" "اگن" "سنیوگ و بھاگ میں اپیکشا رہت کارن" یہ کرم کے لکشن ہیں

श्रोत्रोपलब्धिर्बुद्धिनिर्ग्राह्यः प्रयोगेणा ऽभिज्वलितआकाशदेशः शब्दः ॥ महाभाष्ये ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(کانوں سے جس کی پراپتی ہو۔ بدھی سے جس کا گرہن ہو۔ پریوگ سے جس کا پرکاش ہو آکاش جس کا دیش ہو وہ شبد ہے)

(۴۴) شبد یعنی آواز کی تعریف بموجب مہابھاشیہ کے

(مطلب) جو کانوں سے سنا جاوے عقل سے مفہوم ہونے کے قابل ہو۔ تلفظ سے ظہور میں آوے اور آکاش (یعنی خلا) جس کا مسکن ہو اُس کو شبد کہتے ہیں +

صورت۔ رُوپ	جو آنکھوں سے مفہوم ہوتا ہے اُس کو رُوپ یعنی صورت کہتے ہیں۔
ذائقہ۔ رس	میٹھاس وغیرہ کئی اقسام کے ذائقہ کا جس سے مفہوم ہوتا ہے اُس کو رس (ذائقہ) کہتے ہیں +
بو (گندھ)	جس کا ناک سے ادراک ہوتا ہے اُس کو گندھ (بُو) کہتے ہیں۔
لامسہ (سپرش)	قوت لامسہ سے جس کا فہم ہو اُس کو سپرش (لامسہ) کہتے ہیں۔
سنکھیا (اعداد)	جس میں ایک۔ دو وغیرہ کی گنتی ہو اس کو سنکھیا (اعداد) کہتے ہیں
کمیت (پریمان)	جس سے تول یعنی ہلکا۔ بھاری ظاہر ہو اُس کو پریمان (کمیت) کہتے ہیں
تفریق (پرتھکتو)	ایک دوسرے سے الگ ہونا پرتھکتو (تفریق) ہے۔
ترکیب (سنیوگ)	ایک دوسرے کے ساتھ ملنا سنیوگ (ترکیب) کہلاتا ہے۔
تقسیم (وبھاگ)	جو ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو اُس کے کئی ایک ٹکڑے کرنے کو وبھاگ (تقسیم) کہتے ہیں۔
بُعد (پرتو)	پرتو یعنی بُعد یہ ہے کہ مثلاً فلاں چیز فلاں سے دور ہے۔
قرب (اپرتو)	اپرتو یعنی قُرب یہ ہے کہ ایک چیز دوسرے سے نزدیک ہو۔
علم (بدھی)	جس سے اچھے بُرے کی پہچان ہوتی ہے اُس کو بدھی یعنی عقل یا علم کہتے ہیں۔
راحت (سکھ)	خوشی کا نام سکھ (راحت) ہے۔
رنج (دکھ)	تکلیف کا نام دُکھ (رنج) ہے۔
خواہش (اچھا)	اِچھا کے معنی خواہش کے ہیں۔
تنفر (دویش)	دویش کے معنی تنفر کے ہیں۔
جدوجہد (پریتن)	مختلف قسم کی طاقت اور جدوجہد کو پریتن کہتے ہیں۔

युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम् ॥ न्याय० अ० १ आ० १। सू० १६ ॥

جس سے ایک وقت میں دو چیزوں کے ادراک کا علم نہیں ہوتا اُس کو من (جوہر دراک) کہتے ہیں۔

من کی تعریف

रूपरसगन्धस्पर्शाः संख्यापरिमाणानि पृथक्त्वं संयोगविभागौ परत्वाऽपरत्वे बुद्धयः सुखदुःखे इच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्च गुणाः ॥ वै० ॥ अ० १। आ० १। सू० ६ ॥

۶۴- دروبیہ کی ماہیت اور خاصیت اُوپر بیان ہو چکی ہے۔ اب گنوں یعنی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دوسرا پدارتھ گن

صورت - ذائقہ - بو - لمس - اعداد - کمیت - تفریق - ترکیب - تقسیم - قرب - بُعد - علم - راحت - رنج - خواہش - تنفر - جدوجہد - ثقل یعنی وزن - سائلیت - چکناہٹ - لفظ و تاثیر (سنسکار) - نیکی - بدی اور آواز یہ چوبیس گن (یعنی صفات) کہلاتی ہیں۔

اِس کی ۲۴ اقسام ہیں

۶۵-

اصل سوتر

द्रव्याश्रय्यगुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्ष इति गुणलक्षणम् ॥ वै०। अ० १। आ० २। सू० १६

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

گن کی تعریف

(گن کی خاصیت یہ ہے کہ دروبیہ کے آشرے رہے۔ خود گن نہ رکھتا ہو۔ سنیوگ و بھاگ کرنے میں کارن نہ ہو اور دوسرے کی اپیکشا نہ رکھتا ہو)

(مطلب) گن اُس کو کہتے ہیں کہ خود کسی دروبیہ کے سہارے رہے۔ مگر کسی دوسرے گن کا خود سہارا نہ ہو۔ ترکیب اور تقسیم کرنے میں علت نہ ہو اور نہ ایک گن دوسرے کی احتیاج رکھتا ہو۔

اصل سنسکرت

شمال اور مشرق کے درمیان کو ایشانی (شمال مشرق) کہتے ہیں۔

آتما کی تعریف بموجب نیائے شاستر کے

اصل سوتر

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदु खज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥ न्याय० ॥ अ० १ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اچھا۔ دویش۔ پریتن سُکھ۔ دُکھ اور گیان آتما کے لنگ ہیں۔)

جس میں اچھا (کسی چیز کو چاہنا)۔ دویش (کسی چیز سے تنفر کرنا)۔ پریتن۔ (جد و جہد کرنا)۔ سُکھ (راحت)۔ دُکھ (رنج)۔ گیان (علم) کے اوصاف ہوں اُس کو جیو آتما کہتے ہیں۔
مگر ویشیشک شاستر میں حسب مندرجۂ ذیل زیادہ ہے +

آتما کی تعریف بموجب ویشیشک شاستر کے

اصل سوتر

प्राणाऽपाननिमेषोन्मेषजीवनमनोगतीन्द्रियान्तर्विकाराः सुखदुःखेच्छाद्वेषप्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वै० ॥ अ० ३ । आ० २ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(پران۔ اپان۔ نمیش۔ اُنمیش۔ جیون۔ من۔ گتی۔ اندریہ۔ انتر وکار۔ سُکھ۔ دُکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ آتما کے لنگ ہیں۔)

(پران) دم اندر لینا (اپان) دم باہر نکالنا (نمیش) پلک سے آنکھ بند کرنا (اُنمیش) پلک اُٹھا کر آنکھ کھولنا (جیون) زندگی قائم رکھنا (من) وچار کرنا یعنی علم (گتی) حرکت اختیاری (اندریہ) حواس کو اشیائے محسوسہ میں رجوع کرنا اور اُن کی وساطت سے محسوسات کو قبول کرنا۔ (انتر وکار) بھوک۔ پیاس۔ بخار۔ درد وغیرہ عوارض کا ہونا۔ (سُکھ) راحت۔ (دُکھ) رنج۔ (اچھا) خواہش (دویش) تنفر۔ اور (پریتن) جد و جہد۔ یہ سب آتما کے "لنگ" یعنی افعال اور اوصاف ہیں +

इत इदमिति यतस्तद्दिश्यं लिङ्गम् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

("یہاں سے یہ" (فلاں طرف ہے) جس میں یہ اطلاق پاوے وہ دِشا کا لنگ ہے۔)
جسمیں یہ محاورہ استعمال ہو کہ یہاں سے یہ چیز مشرق ۔ جنوب ۔ مغرب ۔ شمال اوپر نیچے ہے اُسی کو دشا (سمت یا وسعت) کہتے ہیں۔

مشرق وغیرہ سمتوں کی پہچان

اصل سُوتر

आदित्यसंयोगाद् भूतपूर्वाद् भविष्यतो भूताच्च प्राची ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(سُورج کا میل جس طرف ہوا۔ یا ہوتا ہے یا ہوگا وہ سمت مشرق ہے)
جس سمت پہلے سورج کا طلوع ہوا۔ یا ہوتا ہے۔ یا ہوگا اُس کو سمت مشرق کہتے ہیں۔ اور جہاں غروب ہو اُس کو مغرب کہتے ہیں۔ جو شخص : وبطرف مشرق رکھتا ہو اُسکی داہنی سمت کو جنوب اور بائیں سمت کو شمال کہتے ہیں۔

سمتوں کے کونے

اصل سُوتر

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اس سے سمتوں کے درمیانی کونے بیان ہو گئے)
علےٰ ہذا القیاس مشرق اور جنوب کے درمیانی سمت کو اگنی یی (جنوب مشرق) جنوب اور مغرب کے درمیان کو نیرِرتی (جنوب مغرب) مغرب اور شمال کے درمیان کو وایوی (شمال مغرب)

تیج (ناریت) وہ دروبیہ ہے جو روپ اور سپرش رکھتا ہے۔ لیکن روپ تو اس میں طبعی ہے اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے۔

اگنی کی تعریف

स्पर्शवान् वायुः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ४ ॥

سپرش کی صفت والا دروبیہ وایو (بادیت) ہے۔ لیکن اسمیں بھی حرارت اور خشکی تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہیں۔

وایو کی تعریف

ते आकाशे न विद्यन्ते ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ सू० ५ ॥

آکاش میں روپ۔ رس۔ گندھ نہیں ہوتے بلکہ شبد ہی اُسکی صفت ہے۔

آکاش کی تعریف

निष्क्रमणं प्रवेशन मित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २० ॥

آکاش کی علامت دخول اور خروج ہے۔

آکاش کی علامت

कार्य्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २५ ॥

چونکہ بجز "آکاش" کے باقی پرتھوی وغیرہ معلولات سے شبد نمودار نہیں ہوتا اسواسطے وہ پرتھوی وغیرہ سپرش گن والے درویوں کا گن نہیں ہے بلکہ شبد محض آکاش کا گن ہے۔

کیوں شبد آکاش ہی کا گن ہے

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥ वै० अ० २ । आ० २ । सू० ६ ॥

جس میں ماقبل۔ مابعد۔ یکبار۔ تاخیر تعجیل وغیرہ وغیرہ کا اطلاق ہو۔ اُس کو کال (وقت یا زمان) کہتے ہیں

کال کی تعریف

नित्येष्वभावादनित्येषु भावात्कारणे कालाख्येति ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० ९ ॥

چونکہ وقت یا زمانہ قدیم پدارتھوں میں اطلاق نہیں پاتا اور حادث پدارتھوں میں اطلاق پاتا ہے اسلیے کال محض علت میں شمار ہوتا ہے۔

کال علت ہے معلول نہیں ہوتا

اصل سوتر

دکھایا گیا ہے

(کریہ والا وگن والا وسموای کارن ہونا درویہ کالکشن ہے)

٦٠۔ جس میں حرکت وصفات یا محض صفات رہیں اُس کو دَرَوْیَہ کہتے ہیں۔ ان میں سے چھ پہلے پدارتھ درویہ کی تعریف درویہ پرتھوی (ارضیت) جل (مائیت) تیج (ناریت)۔ وایو (بادیت)۔ من (دراک) اور آتما تو حرکت اور صفات والے ہیں۔ اور تین دَرَوْیَہ آکاش (خلا) کال (زمان) اور وشا (وسعت) خالی از حرکت گر صفات والے ہیں۔

٦١۔ سموای وہ ہے جس کی عادت ملنے یا ترکیب پانے کی ہو۔ اور کارن وہ ہے جسکا وجود سموای کارن کس کو کہتے ہیں پہلے ہو پس سموای کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہو اور ملنے اور ترکیب پانے کی خاصیت رکھتا ہو۔

٦٢۔ لکشن وہ ہے جس سے شئے مُعَرَّف پہچانی جاوے۔ جیسے آنکھ سے روپ لکشن کی تعریف (شکل)

٦٣۔ جس علت کی خاصیت ترکیب پانے کی ہو اور زمان میں معلول سے پہلے ہو اسی کو درویہ کی مزید تشریح دَرَوْیَہ یعنی جوہر کہتے ہیں۔

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० १ ॥

پرتھوی (ارضیت) وہ جوہر ہے جو روپ (صورت) رس (ذائقہ) گندھ (بو) اور سپرش (لمس) پرتھوی کی تعریف رکھتا ہو۔ مگر اس میں روپ اگنی (ناریت) کی آمیزش سے ہے۔ رس۔ جل (مائیت) کی آمیزش سے اور سپرش وایو (بادیت) کی آمیزش سے۔

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० २ ॥

پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔ اسی طرح جل میں رس۔ اگنی میں روپ۔ وایو میں سپرش پرتھوی کی ذاتی خاصیت صرف گندھ ہے اور آکاش میں شبد (آواز) طبعی ہیں۔

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २ ॥

وہ مایعی اور رقیق درویہ جو روپ۔ رس اور سپرش رکھتا ہے جل کہلاتا ہے لیکن انمیں سے رس جل کی تعریف جل کی طبعی صفت ہے۔ اور روپ اور سپرش اگنی اور وایو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں۔

अप्सु शीतता ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० ५ ॥

خنکی یعنی سردی کی بھی جل میں طبعی صفت ہے۔

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ३ ॥

اصل سوتر

धर्मविशेषप्रसूताद्द्रव्यगुणकर्मसामान्यविशेषसमवायानां पदार्थानां साधर्म्यवैधर्म्याभ्यां तत्त्वज्ञानान्निःश्रेयसम् ॥
वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ سوتر کا منجانب مترجم

(پورے دھرم کے پیدا ہونے سے۔ اور درویہ۔ گُن۔ کرم۔ سامانیہ وشیش اور سمواے جو چھ پدارتھ ہیں اُن کی ساَدھرمیہ[1]" "وَیدھرمیہ[2]" کے صحیح صحیح علم سے مکتی ہوتی ہے)۔

۵۸۔ جب آدمی دھرم پر قرار واقعی عمل کرنے سے پَوِتر ہو جاتا ہے اور جو چھ پدارتھ درویہ (جوہر)۔ گُن۔ (عرض اوصاف) کرم (فعل یا حرکت) سامانیہ (تعمیم)۔ وشیش (تخصیص) اور سمواے (لازم ملزومیت) ہیں اُنکی ماہیت کو بذریعہ اُنکے سادھرمیہ یعنی صفات مشابہ کے (جیسے پرتھوی غیر ذی نفس ہے اور جل بھی غیر ذی نفس)۔ اور ویدھرمیہ یعنی صفات غیر مشابہ کے (جیسے پرتھوی سخت اور جل نرم ہے) جان لیتا ہے تب ہی مکتی حاصل کرتا ہے۔

تحقیق اور تمیز کے مدد چند علمی اصول حسب ذیل مکتی مندرجہ ویشیشک شاستر

اصل سوتر

पृथिव्यापस्तेजोवायुराकाशं कालो दिगात्मा मन इति द्रव्याणि ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ५ ॥

۵۹۔ پرتھوی (ارضیت) جل (مائیت) تیج (ناریت) وایو (بادیت) آکاش (خلا)۔ کال (زمان) دِشا (وسعت) آتما (روح) اور من (جوہر دراک) یہ نو درویہ یعنی جوہر ہیں۔

درویہ یعنی جوہر نو ہیں

اصل سوتر

क्रियागुणवत्समवायिकारणमिति द्रव्यलक्षणम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १५ ॥

سوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[1] سادھرمیہ چیزوں کے اوصاف کا باہمی تطابق [2] ویدھرمیہ چیزوں کے اوصاف کا تخالف ۔

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(ایتیہہ - ارتھاپتی - سنبھو - ابھاو کے پرمان ہونے سے صرف مذکورۂ بالا چار پرمان نہیں ہیں)
مثلاً فلاں آدمی اس قسم کا تھا - اُس نے اس قسم کا کام کیا - مطلب یہ کہ کسی کی سوانح عمری (یعنی

ایتیہ کی تعریف

تواریخی حوالہ) کا نام ایتیہ ہے ٭

(۶) ارتھاپتی کے معنی یہ ہیں کہ جس میں ایک مطلب سے دوسرا مطلب نکلے مثلاً کسی نے کسی

ارتھاپتی کی تعریف

سے کہا کہ بادل کے ہونے سے بارش اور علت کے ہونے سے معلول پیدا ہوتا
ہے - اس قول سے بلا مزید ذکر کرنے کے دوسری بات یہ جانی جاتی ہے کہ سوائے بادل کے بارش
اور سوائے علت کے معلول کبھی نہیں ہوسکتا ٭

(۷) سنبھو - سنبھو وہ ہے کہ جس میں کسی بات کا ہونا ممکن ہو (نہ کہ اُس کے خلاف) مثلاً کوئی شخص بیان

سنبھو کی تعریف

کرے کہ ماں باپ کے بغیر اولاد پیدا ہوئی - کسی نے مُردوں کو زندہ کیا - پہاڑ
اُٹھائے - سمندر میں پتھر ترائے - چاند کے ٹکڑے کیے - پرمیشور کا اوتار ہوا - انسان کے سینگ
عقیمہ عورت کے بیٹے بیٹی کی شادی کی وغیرہ وغیرہ تو یہ سب ناممکن باتیں ہیں - کیونکہ سلسلہ کائنات کے خلاف
ہیں - اس لئے جو بات کہ سلسلہ کائنات کے مطابق ہو وہی سنبھو (ممکن) ہے ٭

(۸) ابھاو - ابھاو اُس کو کہتے ہیں جس میں نہ ہونا پایا جاوے - مثلاً کسی شخص نے کسی سے

ابھاو کی تعریف

کہا کہ ہاتھی لے آ - اُس نے اُس جگہ ہاتھی کی عدم موجودگی دیکھ کر جہاں ہاتھی موجود
تھا وہاں سے لایا [1]-

آٹھ پرمان مذکورۂ بالا میں سے ایتیہ کو شبد پرمان میں اور ارتھاپتی سنبھو اور ابھاو کو انومان

اسطرح صرف چار پرمان شمار ہو سکتے ہیں

میں شمار کیا جاوے تو صرف چار پرمان باقی رہ جاتے ہیں -

۵۷ - انسان سچ اور جھوٹ کی تمیز ان پانچ قسموں معیار سے کر سکتا ہے اور کسی طرح

سچ اور جھوٹ کی تمیز کیونکر ہو

نہیں کرسکتا [2]-

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسطرح کی عدم موجودگی سے دلیل کا پیدا ہونا ابھاو پرمان کہلاتا ہے ٭

[2] (الف) یعنی پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کی مطابقت سے -

(ب) سلسلہ کائنات کی مطابقت سے -

(ج) آپت پرشوں کی شہادت سے -

(د) اپنے آتما کی تمیز اور باطن کی پاکیزگی سے -

(ہ) پرتیکش و انومان وغیرہ اقسام دلائل سے -

سُوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(پرسدھ کے سادھرمیہ سے سادھیہ کے سادھن کو اُپمانؔ کہتے ہیں -)

ایک صریح پرتیکش چیز کے اوصاف کی مطابقت اگر کسی قابل ثبوت چیز کے ثبوت کی دلیل ہو تو اسکو اُپمان کہتے ہیں - اُپمان کے لفظی معنی یہ ہیں کہ جس سے تشبیہ دیجا وے - مثلاً کسی شخص نے اپنے نوکر کو کہا کہ وشنومتر جو دیووت کے مانند ہے اُس کو بُلا لا - اُسنے جواب دیا کہ میں نے تو اسکو کبھی نہیں دیکھا - مالک نے کہا کہ جیسا یہ دیووت ہے ویسا ہی وشنومتر ہے + کسی کو کہا گیا کہ جیسے یہ گائے ہے ویسی نیل گائے ہوتی ہے پس اُس کا نوکر جب اُس جگہ پہونچا تو اُس شخص کو دیووت کے مانند پاکر یقین کیا کہ یہی وشنومتر ہے اور اُس کو بُلا لایا - یا مثلاً جنگل میں جاکر جس جانور کو گائے کے مانند دیکھا یقین کیا کہ اسی کا نام نیلگائے ہے +

اُپمان کی تعریف اور لفظی معنی

(۴) شبد

اصل سُوتر

आप्तोपदेशः शब्दः ॥ न्या० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(آپت کا اُپدیش شبد پرمان ہے)

جو شخص وہ "آپت" ہو یعنی عالم فاضل - دھرماتما - رفاہیت عامہ کا چاہنے والا - راست باز - تپساعی غالب الحواس ہو - جیسے اپنے آتما میں جانتا ہو اور جس بات سے خود سکھ پایا ہو اسی کو منہ سے بولنے کی خواہش رکھتا ہو منفعت نوع انسان کی خاطر اُپدیش کرنے والا ہو - پرتھوی سے لیکر ایشور تک جتنے پدارتھ ہیں اُن کا علم حاصل کرکے اُپدیش کرتا ہو - ایسے شخصوں کے اُپدیش اور نیز کامل "آپت" پرمیشور کے اُپدیش وید کو "شبد پرمان" سمجھنا چاہیے -

شبد پرمان کی تشریح

(۵) اَیتہیہ

اصل سُوتر

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसम्भवाभावप्रामाण्यात् ॥ न्याय० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १ ॥

ط: یعنی ایک معلوم چیز کے اوصاف کی مشابہت سے ایک دریافت طلب شے کے جاننے کے عمل کو اُپمان کہا جاتا ہے +

کا یقین ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جہاں کہیں علت دیکھ کر معلول کا علم ہو اُس کو "پوروت" کہتے ہیں۔

(ب) شیش وت (معلول سے علت) یعنی جہاں معلول کو دیکھ کر علت کا علم ہو۔ جیسے دریا کے بہاؤ

شیش وت

کی زیادتی کو دیکھ کر اوپر کی طرف بارش ہونے کا۔ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ کائنات کو دیکھ کر قدیمی

علت مادہ اور فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا۔ نیک اور بد اعمال کو دیکھ کر سکھ دکھ کا علم ہوتا ہے۔ اُسی

کو شیشوت کہتے ہیں۔

ج۔ سامانیتو درشٹ متشابہ جو کسی کی علت معلول تو نہ ہو مگر ایک دوسرے سے کسی قسم کا تشابہ رکھتے

سامانیتو درشٹ

ہوں۔ مثلاً کوئی شخص بلاحرکت کرنے کے خود دوسرے کے مکان میں نہیں جاسکتا

ویسے دوسرے لوگوں کا بھی بلاحرکت دوسرے مکان میں جانا نہیں ہوسکتا۔

انومان لفظ کے معنی یہ ہیں کہ جو پرتکش کے بعد پیدا ہو جیسے دھوئیں کے پرتکش دیکھنے کے بغیر

لفظ انومان کے معنی

غائب از نظر آگ کا علم کبھی نہیں ہوسکتا۔

(۳) اُپمان (تشبیہ)

اصل شوتر

प्रसिद्धसाधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥ न्याय० ॥
अ० १ । आ० १ । सू० ६ ॥

نوٹ ؎ اگر سوال ہو کہ قبل از انومان فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا پرتکش ہونا بھی اُسکے انومان کیے جانے کے لیے حسب تعریف انومان ضروری ہے پس خداوند تعالےٰ پرتکش کسطرح سے ہے؟ تو جواب اُسکے معلوم رہے کہ حسب تعریف پرتکش جس چیز کا علم حواس ظاہری و باطنی اور من اور آتما کے باہمی تعلق سے ہو۔ اُس چیز کو پرتکش کہا جاتا ہے۔ سو پرتکش کے ہمیشہ اوصاف ہی پرتکش ہوا کرتے ہیں اور ہمیشہ اوصاف کے پرتکش ہونے پر ہی موصوف کو پرتکش کہتے ہیں۔ مثلاً پرتھوی کا جب علم ہوتا ہے تو لمس۔ شکل۔ ذائقہ۔ بو وغیرہ اُسکے اوصاف ہی پرتکش ہوتے ہیں۔ اور محض ان اوصاف کے پرتکش ہونے پر ہی "پرتھوی" آتما سے ملے ہوئے من کے ساتھ پرتکش ہوتی ہے۔ پس اسی طرح زیر مشاہدہ عالمگیر و برتر قدرت۔ صنعت۔ علم۔ انتظام وغیرہ اوصاف کے پرتکش ہونے پر اُن کا موصوف فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ پرتکش کیوں نہیں؟ شکل۔ لمس۔ ذائقہ۔ بو وغیرہ کے ذریعہ سے اُس کے پرتکش نہ ہونے کا عذر کوئی معقول عذر نہیں کیونکہ وہ کوئی پرتھوی وغیرہ کا ہم جنس نہیں ہے نہ کبھی ایسا ہوسکتا ہے۔ بلکہ جہانتک کہ غور کیا جائے وہ روح اعظم (پرماتما) بے شکل۔ لطیف۔ سرود یاپی۔ چیتن وغیرہ ہی ہوسکتا ہے۔ فقط (از سملاس نمبر۷) وہ از روئے اوصاف ہمہ تن روح اور محیط عالم کی حیثیت میں پرتکش ہے۔ اور روح یا محیط عالم کی کبھی شکل وغیرہ نہیں ہوسکتی ہے + مترجم

جو علم پیدا ہو اُس کو پرتیکش [ثبوت عین الیقین] کہتے ہیں۔

جو علم کہ اسم اور مسمیٰ کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے وہ پرتیکش نہیں۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ

پرتیکش کی پہلی صفت خالی از ویپدیش (علانیہ مشاہدہ) یعنی وہ ایسا علم ہو جیسا کہ مسمیٰ کے اسم کو سنکر ہوتا ہے

تو جل لے آ۔ اور اُس نے لاکر اُسکے آگے رکھا اور کہا کہ لو جل ہے اس جگہ لانے والا اور منگوانے والا دونوں دو حروف سے مرکب اسم جل کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ صرف شے کو جسکا نام یہاں جل کہا گیا دیکھتے ہیں۔ لفظ سے جو علم پیدا ہوتا ہے۔ وہ شبد پرمان کا مدلول ہے +

خالی از ویبھچار (غیر فاسد) کسی شخص نے رات کے وقت ایک ستون دیکھ کر یقین کیا کہ آدمی ہے۔

خالی از ویبھچار یعنی غیر فاسد

مگر جب دن کے وقت دیکھا تو جو آدمی کا علم رات کے وقت پیدا ہوا تھا۔ وہ جاتا رہا اور ستون کا علم قائم ہوا۔ ایسے معدوم ہو جانے والے علم کو ویبھچاری (فاسد) کہتے ہیں۔ پرتیکش نہیں کہتے +

نشچے آتمک (یقینی) کسی شخص نے دور سے دریا کی ریت کو دیکھ کر کہا کہ وہاں پاتو کپڑا سوکھ رہا ہے

نشچے آتمک

یا پانی یا کوئی اور چیز ہے۔ وہ دیودت کھڑا ہے یا گیدت۔ جب تک ایک بات کا یقین ہو جائے تب تک وہ علم "پرتیکش" نہیں ہے۔

پس جو علم کہ علانیہ، غیر فاسد اور یقینی ہو اُسی کو پرتیکش (عین الیقین) کہتے ہیں۔

(۲) انومان [قیاس یا ثبوت التزامی]

اصل سُوتر

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत्सामान्यतोदृष्टञ्च

न्याय० अ० १। आ० १। सू० ५॥

سُوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اب اُس پرتیکش کے بعد تین قسم کا انومان ہوتا ہے پُوروَوت، شیشوَت اور سامانیتودرشٹ]۔

جس سے پہلے پرتیکش کا وجود ہے یعنی جس پدارتھ کا جزو یا کُل کسی مکان یا زمان میں پرتکشیہ ہوا ہو

انومان ثبوت التزامی کی تعریف

اُس کے ساتھ رہنے والے جُزو کے دور سے مشاہدہ ہونے کی صورت میں اُس غائب از نظر چیز کے علم ہونے کو انومان کہتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ پہاڑ وغیرہ میں دُھواں دیکھ کر آگ کا۔ دُنیا میں سُکھ دُکھ دیکھ کر اگلے جنم کا علم ہوتا ہے + انومان پرمان تین قسم کا ہے +

(الف) "پُوروَوت" (علت سے معلول) جیسے بادلوں کو دیکھ کر بارش کا۔ وواہ یعنی شادی کو

انومان کے تین قسم (الف) پُوروَوت

دیکھ کر اولاد پیدا ہونے کا پڑھتے ہوئے طالب علموں کو دیکھکر علم سیکھ جانے

دوم - جو جو سلسلہ کائنات کے مطابق ہو وہ حق اور جو سلسلہ کائنات کے مخالف ہے وہ

۲- سلسلہ کائنات کے مطابق ہو

سب باطل ہے جیسے کوئی کہے کہ ماں باپ کے وصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا ایسا قول بوجہ مخالف ہونے سلسلہ کائنات کے باطل ہے +

سوم - جو آپت یعنی دھرماتما - صاحب علم - راست گفتار - مکر وفریب سے مبرا آدمیوں کی

۳- آپت لوگوں کے مطابق ہو

رفاقت و ہدایت کے مطابق ہے وہ قابل تسلیم - اور جو جو خلاف ہو وہ ناقابل تسلیم ہے +

چہارم - اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم کے مطابق ہو مثلاً اپنے آپ کو خوشی پسند اور رنج

۴- اپنی تمیز کے مطابق ہو

ناپسند ہے ویسے ہی ہر حالت میں سمجھنا چاہئے کہ اگر میں بھی کسی کو تکلیف یا خوشی پہونچاؤنگا تو وہ بھی رنجیدہ یا خوش ہوگا۔

پنجم - آٹھ قسم کے پرمان (ثبوت) یعنی (۱) پرتیکش (۲) انومان (۳) اُپمان (۴) شبد - (۵) اَیتہیہ (۶) ارتھاپتی (۷) سنبھو، (۸) ابھاو۔

۵- آٹھ پرمانوں کے مطابق ہو

۵۶- اِن میں سے پرتیکش وغیرہ کی تعریف میں جو جو سُوتر ذیل میں لکھے جاوینگے وہ سب نیائے شاستر (مجموعہ علم منطق) کے اوّل اور دوم ادھیائے کے سمجھو۔

پرمانوں کی مفصل تشریح

(۱) پرتیکش پرمان

اصل سُوتر

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि व्यवसायात्मकम्प्रत्यक्षम् ॥ न्याय० ॥ अध्याय १ । आह्निक १ । सूत्र ४ ॥

سُوتر کا لفظی ترجمہ مترجم کی جانب سے

[" اِندریہ[1] اور اَرتھ کے ملاپ سے جو گیان خالی از ویپدیش - خالی از ویبھچار - نشچے آتمک ہو اُسکو پرتیکش کہتے ہیں "]

کان - چمڑہ - آنکھ - جیبھ - ناک کا بلا احتجاب تعلق جب آواز - لمس[2] شکل - ذائقہ اور بُو کے ساتھ ہو اور

پرتیکش یعنی ثبوت عین الیقین کی تعریف

مَن (جوہر ذ - اکہ) کا حواس کے ساتھ - اور آتما کا مَن کے ساتھ تو ایسے تعلق سے

---

[1] اندریہ حواس کو کہتے ہیں اور ارتھ اُس شے سے مراد ہے جو حواس سے تعلق رکھتا ہو جیسا کہ قوت شامہ کا ارتھ بُو ہے - دیگر الفاظ مثل ویپدیش و ویبھچار وغیرہ جو کہ اس سُوتر میں آئے ہیں اُنکے معانی اس سُوتر کی تشریح کو پڑھنے سے معلوم ہو جاوینگے - [2] لمس مراد اُس چیز سے ہے جو جسم کے چمڑے کے ساتھ چھو جانے پر نرم یا سخت وغیرہ معلوم ہو

تحقیق کریں کیونکہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہوسکتی۔

اسطرح اتالیق اپنے شاگرد کو نصیحت کرے اور خاصکر راجاؤں کو چاہیئے کہ دیگر کشتری۔ ویش اور اعلےٰ شودروں کو بھی ضرور تحصیل علم کراویں۔ کیونکہ جو برہمن ہیں اگر محض وہ تحصیل علم کریں اور کشتری وغیرہ نہ کریں۔ تو علم۔ دھرم۔ راج اور دولت وغیرہ کی ترقی کبھی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ برہمن تو محض پڑھنے پڑھانے اور کشتری وغیرہ سے گذارہ پانے پر زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ اُن کے روزی سے محتاج ہونے اور پھر کشتری وغیرہ کے لئے اُن کے ہدایت کنندہ ہونے سے اور سر پر ٹھیک ٹھیک ممتحن سزا دہندگان کے نہ ہونے سے سب ورن پاکھنڈ میں پھنس جاتے ہیں اور جبکہ کشتری وغیرہ لوگ صاحب علم ہوتے ہیں تو برہمن بھی زیادہ تر تحصیل علم کرتے اور دھرم کے راستہ پر چلتے ہیں۔ اور اُن کشتری وغیرہ لوگ عالموں کے سامنے پاکھنڈ یعنی جھوٹی طرح کی کارروائی نہیں کرسکتے۔ بخلاف اسکے جب کشتری وغیرہ لوگ علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں تو جیسا اپنے دل میں آتا ہے۔ وہ ویسا ہی کرتے کراتے ہیں۔ نظر بریں برہمن بھی اگر اپنی عاقبت کی خیر چاہیں تو کشتری وغیرہ لوگوں کو وید وغیرہ سچے شاستر کی تعلیم خوب محنت سے دیویں۔ کیونکہ کشتری وغیرہ لوگ ہی علم۔ دھرم۔ راج اور دولت کو ترقی دینے والے ہیں۔ وہ کبھی اوروں سے گذارہ نہیں مانگتے۔ اس لئے علم کے معاملہ میں طرفداری (قومی خود غرضی) نہیں کرسکتے اور جب سب ورنوں میں علم اور نیک تربیت ہوتی ہے تو کوئی بھی پاکھنڈ اور ادھرم اور جھوٹ کی کارروائی کو نہیں چلا سکتا۔ اس سے کیا ثابت ہوا۔ کہ کشتری وغیرہ لوگوں کو نیم میں چلانے والے برہمن اور سنیاسی ہیں۔ اور برہمن اور سنیاسی کو نیم میں ٹھیک قاعدہ پر چلانے والے کشتری وغیرہ لوگ ہوتے ہیں۔ پس سب ورنوں کے عورت مردوں میں علم اور دھرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہیئے۔

۵۵ - اب جو جو پڑھنا پڑھانا ہو واجب ہے کہ وہ اچھی طرح تحقیق کرکے ہو تحقیق پانچ | تحقیق کرنے کے پانچ طریقے | طرح سے ہوتی ہے۔

اول۔ جو جو پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ اقتضائے طبعی اور ویدوں کے مطابق ہو | پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کے مطابق ہو | حق اور اُس کے خلاف باطل ہے۔

ﮤ پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ اقتضائے طبعی مختصراً مطابق تشریح مندرجہ آریہ اودیش رتن مالا کے (جسمیں سوامی) [جی] نے ایک سو آٹھ دیشوں کی ویاکھیا کی ہے) حسب ذیل ہیں۔

| اوصاف | ایشور کا قادر مطلق ہونا بے شکل ہونا۔ محیط ہونا۔ منزّہ از حدوث وفنا ہونا وغیرہ۔
| افعال | آفرینش عالم۔ پرورش عالم۔ فنائے عالم۔ نیک و بد افعال کی جزا و سزا وغیرہ۔
| اقتضائے طبعی | علم۔ سرور۔ پاکیزگی۔ عدل۔ رحمت۔ جنم مرن میں نہ آنا (جسم کا امکان اور جسم کی احتیاج اُسکی شان خلاف ہونا اور دنیاوی سکھوں سے استغنا) وغیرہ۔ مترجم

۵۱۔ کہنے۔ سُننے۔ سُنانے۔ پڑھنے۔ پڑھانے کا ثمرہ یہی ہے کہ جو دھرم ویدوں اور وید کے مطابق سمرتیوں میں عیاں کیا گیا ہے اُسپر عملدرآمد کیا جاوے اسلئے دھرم کے مطابق عمل کرنے میں ہمیشہ مشغول رہنا چاہئے۔

پڑھنے سُننے کا پھل یہی ہے کہ ویدوں پر عمل کیا جاوے

کیونکہ جو دھرم کے چال چلن سے معرا ہے وہ اُس ثمرۂ راحت کو جو ویدوں کے عیاں کردہ دھرم پر چلنے سے پیدا ہوتا ہے حاصل نہیں کر سکتا اور جو علم پڑھکر دھرم کا چلن رکھتا ہے وہی پُوری راحت حاصل کرتا ہے۔

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥
मनु० २ । ११ ॥

۵۲۔ جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شُدہ کتابوں کی جو وید کے مطابق ہوں تحقیر کرتا ہے اُس وید کی مذمت کرنے والے مُنکر کو ذات۔ پنگت [یکجا کھانے والوں کی جماعت] اور مُلک سے نکال دینا چاہئے۔

ویدوں کی مذمت کرنے والے کی سزا

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥
मनु० २ । १२ ॥

۵۳۔ وید[1] اور سمرتی[2] یعنی عابدوں کی تصانیف منوسمرتی وغیرہ شاستر جو وید کے مطابق ہیں صالحان[3] کا چلن جو قدیمی یعنی وید کے ذریعہ پرمیشور کے بتلائے ہوئے فعل ہیں اور چلنے آتما کو پسند[4] ہے یعنی جسکو آتما چاہتا ہے مثلاً راستگوئی۔ یہ چار دھرم کے معیار ہیں یعنی انھیں کے ذریعہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق کی جاتی ہے۔ جو رو رعایت چھوڑ منصفانہ یعنی حق کو قبول۔ باطل کو بالکل ترک کر دینے کا رویہ ہے اُسکا نام دھرم اور اُسکے خلاف جو طرفداری سے بھرا بے انصافانہ رویہ یعنی حق کو ترک اور باطل کو قبول کرنے کا فعل ہے اُسی کو ادھرم کہتے ہیں۔

دھرم کے معیار چار ہیں

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ मनु० २ । १३ ॥

۵۴۔ جو لوگ "ارتھ (زر)" یعنی سونا وغیرہ جواہرات اور "کام" یعنی عورتوں کے ملاپ وغیرہ کی دلدادگی میں نہیں پھنستے انھیں کو دھرم کی واقفیت میسر ہوتی ہے۔ جو دھرم کو جاننے کی خواہش کریں وہ بذریعہ ویدوں کے دھرم کو

دھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتی براہمن کشتری وغیرہ سب کو وید شاستر پڑھنے لازمی ہیں تاکہ سب ورن ٹھیک رہیں۔

اتالیق شاگردوں کو ہمیشہ نیک نصیحت کرے

چال چلن مطابق دھرم کے بنا غفلت چھوڑ کر پڑھ اور پڑھا۔ مکمل برہمچریہ سے تمام علوم کو حاصل کر۔ اور اتالیق کو اُس کا دل پسند نذرانہ دینے کے بعد شادی کر کے اولاد پیدا کر۔ غفلت سے راستی کو کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے دھرم کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے کمالیت و حفظ صحت کو مت چھوڑ۔ غفلت سے پڑھنے اور پڑھانے کو کبھی مت چھوڑ۔ دیو یعنی علما اور والدین وغیرہ کی خدمت میں غفلت مت کر۔ جیسے عالم کی تعظیم کیجاتی ہے۔ اُسی طرح والدین۔ اتالیق اور اتتھیوں کی خدمت ہمیشہ کیا کر۔ جو غیر مذموم اور دھرم کے کام ہیں۔ مثلاً راستگوئی وغیرہ اُن کو کیا کر۔ اُن سے خلاف دروغ گوئی وغیرہ کبھی مت کر۔ جو ہمارے نیک افعال یعنی دھرم کے کام ہوں اُن کو قبول کر اور جو ہمارے گناہ آلودہ افعال ہوں اُن کو کبھی مت کر۔ ہمارے درمیان جو کوئی اعلےٰ درجہ کے عالم اور دھرماتما برہمن ہیں اُنھیں کے پاس بیٹھ اور اُنھیں کا اعتبار کیا کر۔ صدق دل سے دینا۔ بلا صدق دل کے دینا۔ زیبا طریق سے دینا۔ شرم کھا کر دینا۔ خوف کے باعث دینا۔ نیز ایفاء عہد کے لحاظ سے دینا چاہیئے۔ جب کبھی تجھ کو کسی فعل یا عادت خواہ عبادت یا فرض کے متعلق کسی قسم کا شک پیدا ہو تو جو سب پر یکساں نظر رکھنے والے بے رو رعایت یوگی خواہ غیر یوگی نرم طبیعت۔ دھرم کے متلاشی۔ اور دھرماتما آدمی ہوں جیسے وہ دھرم کے راستہ پر چلیں تو بھی چلا کر۔ یہی حکم یعنی فرمان۔ یہی نصیحت۔ یہی وید کا راز اور یہی تادیب ہے۔ اسی طرح برتاؤ رکھنا اور اپنے چال چلن کو سُدھارنا چاہیئے۔

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥
मनु० २ । ४ ॥

کوئی حرکت بلا خواہش کے واقع نہیں ہوتی

۵۰۔ آدمیوں کو تحقیق سمجھنا چاہیئے کہ جس شخص میں کوئی خواہش نہ ہو اُس کی آنکھ کا کھُلنا یا بند ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کچھ بھی حرکت کرتا ہو وہ بلا خواہش کے نہیں ہوتی۔

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त्त एवच ।
तस्मादस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मवान् द्विजः ॥ १ ॥
आचाराद्विच्युतो विप्रो न वेदफलमश्नुते ।
आचारेण तु संयुक्तः सम्पूर्णफलभाग्भवेत् ॥ २ ॥
मनु० १ । १०८ । १०९ ॥

اور باجہ بجانا۔ قمار بازی۔ ہر کسی کا ذکر اذکار۔ مذمت۔ دروغگوئی۔ عورتوں کا دیکھنا اور اُنکا قرب۔ دوسرے شخص کو نقصان پہونچانا وغیرہ بد افعال کو ہمیشہ چھوڑ دیں۔
ہمیشہ تنہا سوویں ویریہ یعنی منی کا انزال کبھی نہ کریں۔ جو خواہش سے انزال منی کرتا ہے تو ایسا سمجھو کہ اُس نے اپنے برہم چریہ کے عہد کو توڑ دیا۔

वेदमनूच्याचार्योऽन्तेवासिनमनुशास्ति । सत्यं वद । धर्मं चर । स्वाध्यायान्मा प्रमदः । आचार्य्याय प्रियं धनमाहृत्य प्रजातन्तुं मा व्यवच्छेत्सीः ॥ सत्यान्न प्रमदितव्यम् । धर्मान्न प्रमदितव्यम् । कुशलान्न प्रमदितव्यम् । भूत्यै न प्रमदितव्यम् । स्वाध्यायप्रवचनाभ्यां न प्रमदितव्यम् ॥ देवपितृकार्य्याभ्यां न प्रमदितव्यम् । मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्य्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि । यान्यस्माकꣳ सुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि । ये के चास्मच्छ्रेयाꣳसो ब्राह्मणास्तेषां त्वयासनेन प्रश्वसितव्यम् श्रद्धया देयम् । अश्रद्धया देयम् । श्रिया देयम् । ह्रिया देयम् । भिया देयम् । संविदा देयम् । अथ यदि ते कर्मविचिकित्सा वा वृत्तविचिकित्सा वा स्यात् ॥ ये तत्र ब्राह्मणाः सम्मर्शिनो युक्ता अयुक्ता अलूक्षा धर्मकामाः स्युर्यथा ते तत्र वर्त्तेरन् । तथा तत्र वर्त्तेथाः । एष आदेश एष उपदेश एषा वेदोपनिषत् । एतदनुशासनम् एवमुपासितव्यम् । एवमु चैतदुपास्यम् ॥ तैत्तिरीय० प्रपा० ७ अनु० ११ । क० १ । २ । ३ । ४ ॥

۴۹۔ اتالیق اپنے شاگرد لڑکوں اور لڑکیوں کو اس قسم کی نصیحت کرے کہ تُو ہمیشہ سچ بول

صاحب علم شہرت کی خواہش نہ رکھیں اور تحقیر کی خواہش بمثل آب حیات کے کیا کرتا ہے۔

अनेन क्रमयोगेन संस्कृतात्मा द्विजःशनैः।
गुरौवसन् संचिनुयाद्ब्रह्माधिगमिकं तपः ॥ मनु० २।१६४ ॥

ہمیشہ ویدوں کے معنی سمجھنے میں مشغول رہنا چاہیے

۔۔ غرض اسی طرح زنّار دار دوج خواہ برہمچاری لڑکا ہو خواہ لڑکی بتدریج وید کے معانی سمجھنے کی اعلیٰ ریاضت کو بڑھاتے جاویں۔

योऽनधीत्य द्विजो वेदमन्यत्र कुरुते श्रमम्। सजीवन्नेव शूद्र
त्वमाशु गच्छति सान्वयः ॥ मनु० २।१६८ ॥

جو وید کو نہ پڑھ کر دیگر کاموں کی کوشش میں رہتا ہے وہ مع اپنے بیٹے اور پوتوں کے جلدی شودرپن کو فائز ہو جاتا ہے۔

वर्जयेन्मधु मांसञ्च गन्धं माल्यं रसान् स्त्रियः।
शुक्तानि यानि सर्वाणि प्राणिनां चैव हिंसनम् ॥ १ ॥
अभ्यङ्गमञ्जनं चाक्ष्णोरुपानच्छत्रधारणम्।
कामं क्रोधं च लोभं च नर्त्तनं गीतवादनम् ॥ २ ॥
द्यूतं च जनवादं च परिवादं तथाऽनृतम्।
स्त्रीणां च प्रेक्षणालम्भमुपघातं परस्य च ॥ ३ ॥
एकः शयीत सर्वत्र न रेतः स्कन्दयेत्क्वचित्।
कामाद्धि स्कन्दयन्रेतो हिनस्ति व्रतमात्मनः ॥ ४ ॥
मनु० २।१७७-१८० ॥

برہمچاریوں کو عیش اور لذت کی چیزوں اور بد افعال سے ممانعت

۸۴ ۔ برہمچاری لڑکا اور لڑکی شراب۔ گوشت۔ خوشبو۔ مالا۔ لذّات۔ زن و مرد کی باہمی صحبت۔ سب ترشیات۔ جانداروں کا مارنا۔ اعضا کی مالش کرنا۔ بلا سبب عضو تناسل کا چھونا۔ آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ جوتا پہننا۔ اور چھاتہ لگانا۔ شہوت۔ غضب۔ لوبھ (طمع) موہ (مغلوبیت از الفت) خوف۔ غم۔ حسد۔ عداوت۔ ناچنا۔ گانا۔

نوٹ: تحقیر سے برہمچاری برہمن غافل نہیں ہونے پاتا۔ بلکہ بدستور ترقی روز افزوں میں لگا رہتا ہے اور ودیا اور پرماتما کا علم حاصل کرتا ہے۔ مترجم

نیک کام کرنے میں کبھی ناغہ اور تعطیل نہیں کرنی چاہیے

۴۴۔ وید کے پڑھنے پڑھانے سندھیا او پاسن وغیرہ پانچ مہایگیوں کے کرنے اور ہوم منتروں کی تعمیل میں تعطیل جائز نہیں ہے کیونکہ فرائض روزانہ میں تعطیل نہیں ہوتی۔ جیسے سانس پر سانس برابر لیا جاتا ہے بند نہیں کیا جا سکتا ویسے روزانہ فرائض ہر روز ادا کرنے چاہئیں کبھی چھوڑنے نہیں چاہئیں۔ کیونکہ تعطیل میں بھی اگنی ہوتر وغیرہ عمدہ کام کیا جانا باعث ثواب ہوتا ہے۔ جیسے جھوٹ بولنے میں ہمیشہ گناہ اور سچ بولنے میں ہمیشہ ثواب ہوتا ہے ویسے ہی برے کام کرنے میں ہمیشہ تعطیل اور اچھے کام کرنے میں ہمیشہ شغل ہی ہونا چاہیے۔

अभिवादनशीलस्यनित्यंवृद्धोपसेविनःचत्वारितस्यवर्द्धन्ते आ।
युर्विद्यायशोबलम् ॥ मनु० २ । १२१ ॥

جو ہمیشہ فروتن اور نیک سیرت ہے۔ عالم اور بزرگوں کی خدمت کرتا ہے۔ اُس کی عمر۔ علم۔ نیکنامی اور طاقت یہ چار چیزیں ہمیشہ بڑھتی ہیں۔ اور جو ایسا نہیں کرتے اُنکی عمر وغیرہ چار چیزیں نہیں بڑھتیں۔

अहिंसयैव भूतानां कार्यंश्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक्चैव मधुराश्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १ ॥
यस्य वाङ्मनसे शुद्धे सम्यग्गुप्ते च सर्वदा ।
सवै सर्वमवाप्नोति वेदान्तोपगतं फलम् ॥ २ ॥
मनु० २ । १५९ । १६० ॥

ہر ایک کو نیک نصیحت کرنی چاہیئے۔

۴۵۔ علما اور طالب علموں کو واجب ہے کہ عداوت کے خیال کو چھوڑ کر تمام انسانوں کو براہ عافیت کی نصیحت کریں۔ ناصح ہمیشہ شیریں اور مہذب کلام بولیں۔ جو دھرم کی ترقی چاہے وہ ہمیشہ راستی پر چلے اور راستی ہی کی نصیحت کرے۔ جس آدمی کے کلام اور دل پاک اور ہمیشہ خوب محفوظ رہتے ہیں ویدوں کی غایت یعنی سب ویدوں کے ثمرۂ مقاصد کو وہی پاتا ہے۔

संमानाद्ब्राह्मणो नित्यमुद्विजेत विषादिव ।
अमृतस्येव चाकाङ्क्षेदवमानस्य सर्वदा ॥
॥म० २ । १६२ ॥

۴۶۔ وہی برہمن سب ویدوں اور پرمیشور کو جانتا ہے جو تعظیم سے ہمیشہ مثل زہر کے ڈرتا ہے۔

برہمن بن کیا اوصاف ہونے چاہئیں۔

اہم۔ مطلب۔ (۱) تمام علوم کے پڑھنے پڑھانے۔ (۲) برہمچریہ راست گوئی وغیرہ اصول پر عمل کرنے (۳) اگنی ہوتر وغیرہ ہوم۔ راستی کو حاصل اور ناراستی کو ترک کرنے اور سچے علوم کی خیرات دینے۔ (۴) ویدوں کے کرم۔ اوپاسنا اور گیان ودیا کے حاصل کرنے (۵) پکشیشٹی[1] وغیرہ ہوم کرنے۔ (۶) نیک اولاد پیدا کرنے۔ (۷) برہم۔ دیو۔ پتری۔ "ویشودیو" اور اتھتیوں کی خدمت جو پانچ مہایگ کہلاتے ہیں اُنکے کرنے (۸) اگنی شٹوم[2] وغیرہ اور نیز علوم حرفت کاری وغیرہ یگوں کے عملدرآمد کرنے سے یہ بدن برہمی یعنی برہمن کا جسم بنتا ہے جو وید اور پرمیشور کی عبادت کا مسکن ہے۔ بغیر اتنے وسائل کے برہمن کا جسم نہیں بن سکتا۔

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥

मनु० २ । ८८ ॥

من کو محسوسات میں نہیں پھنسانا چاہئے بلکہ قابو میں رکھنا چاہئے

اہم۔ حواس جو من اور آتما کو بُرے کاموں کی طرف کھینچنے والے محسوسات میں لگے ہوئے ہوں اُنکے روکنے میں ہر طرح پر ایسی سعی کرے جیسا کہ ہنرمند گاڑیبان گھوڑوں کو قابو میں رکھتا ہے + کیونکہ

इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥

मनु० २ । ९३ ॥

مطلب۔ جیوآتما حواس کے قابو میں آکر یقیناً بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جب حواس کو اپنے قابو میں کرتا ہے تبھی کامیابی کو حاصل کرتا ہے۔

वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥

मनु० २ । ९७ ॥

حواس پر غلبہ حاصل کرنیکے بغیر کامیابی نہیں ہوتی

اہم۔ جو بدچلن مغلوب الحواس آدمی ہے اُس کا وید پڑھنا۔ ترک دُنیا کرنا۔ یگ۔ نیم ریاضت اور نیز دیگر اچھے کام کبھی کامیابی کا منھ نہیں دیکھتے۔

वेदोपकरणे चैव स्वाध्याये चैव नैत्यिके ।
नानुरोधोऽस्त्यनध्याये होममन्त्रेषु चैवहि ॥ १ ॥
नैत्यिके नास्त्यनध्यायो ब्रह्मसत्रंहि तत्स्मृतम् ।
ब्रह्माहुतिहुतं पुण्यमनध्यायवषट्कृतम् ॥ २ ॥

मनु० २ । १०५ । १०६ ॥

[1] پکشیشٹی پورنماشی اور اماوس کے یگیہ کو کہتے ہیں۔ [2] ایک خاص یگیہ کا نام ہے جو کئی روز تک ہوتا رہتا ہے [illegible]

یعنی من۔ قول اور فعل سے چوری کا ترک کرنا۔ ۴ (برہمچریہ) یعنی عضو تناسل کا ضبط ۵ (اپری گرہ)۔ غایت درجہ حرص اور خود بینی اور تکبر سے مبرا ہونا۔ ان پانچ یموں پر ہمیشہ عمل کریں۔

۳۸۔ محض نیموں پر عمل کرنا

پانچ نیم

शौचसन्तोषतपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥
योग० साधनपादे सू० ३२ ॥

لفظی ترجمہ سوتر کا منجانب مترجم

[شوچ۔ سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور پرنی دھان نیم کہلاتے ہیں]

(۱) شوچ (طہارت) یعنی غسل وغیرہ کے ذریعہ صفائی رکھنا۔ ۲۔ سنتوش (قناعت)۔ بالکل بے پرواہ ہو کر بلا کوشش کے پڑے رہنا قناعت نہیں۔ بلکہ جسقدر جد وجہد ہو سکے۔ اُسقدر کرنا۔ نفع نقصان میں خوشی یا غم نہ کرنا۔ ۳۔ تپ (ریاضت) یعنی باوجود تکلیف برداشت کرنے کے بھی دھرم کے کام کرنا۔ ۴۔ سوادھیائے (مطالعہ کتب دینی) پڑھنا پڑھانا۔ ۵۔ ایشور پرنی دھان (عبادت الٰہی) پرمیشور کی خاص عبادت میں آتما کو لگائے رکھنا۔ یہ پانچ نیم کہلاتے ہیں۔

۳۹۔ "یموں" کے بغیر محض ان نیموں کو اختیار نہ کرے۔ بلکہ دونوں پر عمل کیا کرے۔ جو شخص یموں پر عمل کرنا چھوڑ کر محض نیموں پر عمل کرتا ہے۔ وہ ترقی حاصل نہیں کرتا بلکہ تنزل یعنی دنیا میں گرا رہتا ہے۔

یموں کو چھوڑ کے محض نیموں پر چلنے سے فائدہ نہیں۔

कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥
मनु० अ० २ । २ ॥

۴۰۔ مطلب۔ غایت درجہ کی خواہش اور عدم خواہش کسی کے لئے بھی اچھی نہیں کیونکہ اگر خواہش نہ کیجائے تو ویدوں کا گیان اور ویدوں کے فرمودہ نیک اعمال وغیرہ کسی سے نہ ہو سکیں۔ اس لئے

خواہش میں افراط و تفریط اچھا نہیں

स्वाध्यायेन व्रतैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः ।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥
मनु० अ० २। २८ ॥

(۲) صدق کا چلن رکھ کے صادق علوم کو پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۳) ریاضت یعنی دھرم کے کام کرتے ہوئے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۴) حواس بیرونی کو بد چلنیوں سے روک کر پڑھیں اور پڑھاتے جاویں۔
(۵) دلی جذبات کو سب قسم کے عیبوں سے ہٹا کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۶) آہونیہ وغیرہ اگنی اور بجلی وغیرہ کی خاصیتوں کو جان کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۷) اگنی ہوتر کرتے ہوئے درس تدریس کریں اور کرائیں۔
(۸) اتھیوں [مقدس مہمانوں] کی خدمت کرتے ہوئے پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۹) انسانوں کے متعلق جو کاروبار ہیں انکو حسب مناسب کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے رہیں۔
(۱۰) اولاد اور رعایا کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۱) "ویریہ" کی حفاظت اور ترقی کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۲) اپنی اولاد اور شاگردوں کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔

यमान् सेवेत सततं न नियमान् केवलान् बुधः ॥
यमान्पतत्यकुर्वाणो नियमान् केवलान् भजन् ॥
मनु० अ० ४ । २०४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[دانا آدمی یموں کو ہمیشہ اختیار کرے نہ محض نیموں کو۔ کیونکہ یموں کو نہ کرتا ہوا محض نیموں کو کرتا ہوا گر جاتا ہے۔]

۳۷۔ یم پانچ ہیں۔

پانچ "یم" جن پر عمل کرنا ضروری ہے

तत्राहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥
योग० साधनपादे सूत्र ३० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[ان میں سے آہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہم چریہ۔ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں]
یعنی (۱) (اہنسا) ترک دشمنی[1]۔ (۲)۔ (ستیہ) صدق ماننا۔ صدق بولنا۔ اور صدق ہی کرنا۔ ۳۔ (استیہ)۔

نوٹ۔ [1] لفظ اہنسا کا نام ترک دشمنی اسکے زیادہ وسیع معنوں میں آیا ہے۔ رشیوں کا مدعا یہ ہے کہ خونریزی یا ایذا رسانی کیا اسکا خیال تک بھی دل میں نہ آنا چاہئے چونکہ اس حد تک پہنچنا بلا ترک دشمنی کے ناممکن ہے اسواسطے اہنسا کو ترک دشمنی کہا گیا۔ منہ ایڈیشن

۳۲- دوسری "یودن" (شباب) جو پچیسویں سال کے اخیر اور چھبیسویں کے شروع

دوم آغاز شباب | میں جوانی کا آغاز ہوتا ہے۔

۳۳- تیسرے "سمپورنتا" (تکمیل) جو چھبیسویں سال سے لے کر چالیسویں سال تک

سوم تکمیل شباب | تمام دھاتوؤں کی پختگی ہوتی ہے۔

۳۴- چوتھی "کنچت پری ہانی" (زوال) جب ہر ایک پہلو سے جسم کی تمام دھاتوئیں پختہ

چہارم زوال | ہوکر تکمیل حاصل کرتی ہیں۔ تب بعدہٗ سکے جو دھاتو بڑھتی ہے وہ بدن میں نہیں رہتی بلکہ خواب اور پسینہ وغیرہ کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ وہی چالیسواں سال عمدہ وقت شادی کرنے کا ہے۔ بلکہ اڑتالیسویں سال میں شادی کرنا عمدہ سے عمدہ ہے +

۳۵- سوال کیا یہ برہمچریہ کا قاعدہ عورت اور مرد دونوں کے لئے مساوی ہے۔

عورت بہ نسبت مرد کے کم عمر تک برہمچریہ رکھے۔

جواب- نہیں۔ اگر پچیس سال تک مرد برہمچریہ کرے تو سولہ سال تک لڑکی اگر مرد تیس سال تک برہمچاری رہے تو عورت ۱۷ برس۔ اگر مرد چھتیس سال تک رہے تو عورت ۱۸ برس۔ اگر مرد چالیس سال تک برہمچریہ کرے تو عورت بیس برس۔ اگر مرد چوالیس سال تک برہمچریہ کرے تو عورت ۲۲ برس۔ اگر مرد ۴۸ سال برہمچریہ کرے تو عورت ۲۴ برس تک برہمچریہ رکھے یعنی اڑتالیسویں سال سے آگے مرد اور چوبیسویں سال سے آگے عورت کو برہمچریہ نہ رکھنا چاہیے لیکن یہ قاعدہ شادی کرنے والے مرد اور عورتوں کا ہے۔ اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں وہ مرنے تک برہمچاری رہتے ہوں تو اچھا ہے کہ رہیں مگر یہ کام فاضل اجل۔ غالب الحواس اور بے عیب یوگی عورت اور مرد کا ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے کہ کوئی شہوت کی تیزی کو تھام کے حواس کو قابو میں رکھے۔

ऋतं च स्वाध्यायप्रवचने च । सत्यं च स्वाध्यायप्रवचने च । तपश्च स्वाध्यायप्रवचने च । दमश्च स्वाध्यायप्रवचने च । शमश्च स्वाध्यायप्रवचने च । अग्नयश्च स्वाध्यायप्रवचने च । अग्निहोत्रञ्च स्वाध्यायप्रवचने च । आतिथयश्च स्वाध्यायप्रवचने च । मानुषं च स्वाध्यायप्रवचने च । प्रजा च स्वाध्यायप्रवचने च । प्रजनश्च स्वाध्यायप्रवचने च । प्रजातिश्च स्वाध्यायप्रवचने च ॥

۳۶- یہ تیتریہ اپنشد کا قول ہے + پڑھنے پڑھانے والوں کے قواعد یہ ہیں۔

تیتری اپنشد کی ہدایت کہ پڑھنے پڑھانے والوں کو کیا کیا عمل کرنا چاہیے | (۱) مناسب چلن رکھ کے پڑھیں اور پڑھاویں۔

لوگو تم اُس برہم چریہ کو ترقی دو جیسا کہ میں اِس برہم چریہ کو ضائع نہ کر کے گیہ روپ رہم تن اوصاف نیک کا مجموعہ بنتا اور اُس آچاریہ کل سے تربیت پاکر بری از امراض ہوتا ہوں نیز اے لوگو جیسا کہ یہ برہمچاری ایک نیک کام کرتا ہے۔ ویسا ہی تم کیا کرو۔

سوم اعلیٰ درجہ کا برہم چریہ ۴۸ سال تک۔

۲۹۔ (۳) قسم سوم بالاتر برہم چریہ ۴۸ برس کا ہوتا ہے جیسے ۴۸ ارکان کا جگتی چھند (بحر) ہوتا ہے ویسے ہی جو آدمی ۴۸ برس تک ٹھیک ٹھیک برہم چریہ رکھتا ہے اُسکے پران تابع اُسکی مرضی کے ہو کر تمام علوم کو حاصل کراتے ہیں۔

۴۸ سال کا برہم چریہ رکھنے سے ۴۰۰ سال کی عمر ہو سکتی ہے

۳۰۔ اتالیق اور ماں باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے استحصال کے لئے ریاضت کش بنائیں اور اسی طور کی نصیحتیں کریں کہ بچے از خود اکھنڈ (لا تنزل) برہم چریہ رکھ کر اور تیسرے اعلیٰ درجہ کے برہم چریہ کا استفادہ کر کے کمل یعنی چار سو سال تک عمر کو بڑھائیں اور لوگوں کو ترغیب دلائیں کہ تم بھی ویسے ہی ترقی اُس کو دو کیونکہ جو آدمی اس برہمچریہ کو قائم ہو کر اس کو مٹاتے نہیں ہیں وہ ہر قسم کے امراض سے چھوٹ کر دھرم۔ ارتھ[2]۔ کام[3] موکش[4] کو پراپت ہوتے ہیں۔

चतस्रोऽवस्थाः शरीरस्य वृद्धियौवनं सम्पूर्णताकिञ्चित्प-
रिहाणिश्चेति । आषोडशाद्वृद्धिः । आपञ्चविंशतेर्यौवनम् ।
आचत्वारिंशतः सम्पूर्णता । ततः किञ्चित्परिहाणिश्चेति ॥
पञ्चविंशे ततो वर्षे पुमान् नारी तु षोडशे ।
समत्वागतवीर्यौ तौ जानीयात्कुशलो भिषक् ॥

سشرت کے بموجب بدن کی چار حالتیں اول بالیدگی

۳۱۔ یہ سشرت[5] کے شریر ستھان[6] کا قول ہے اس جسم کی چار حالتیں ہیں۔ ایک ورِدھی (بالیدگی) جس میں سولھویں برس سے لیکر پچیسویں برس تک تمام دھاتو[7] بڑھتی رہتی ہیں۔

نوٹ [1] بشرح نمبر ا صفحہ سابق۔ [2] ارتھ بمعنی دولت۔ [3] کام بمعنی خواہش دنیاوی۔ [4] موکش بمعنی نجات۔ [5] کتاب سشرت کے ایک حصہ کا نام ہے۔ [6] ویدک طب کے مطابق خون۔ چربی۔ گوشت۔ منی۔ ہڈی وغیرہ سات چیزوں کا نام دھاتو ہے۔ نیز اس کے مطابق سولھویں سال میں جسم کی بناوٹ ختم ہوتی ہے۔ بناوٹ کے اختتام کے بعد دھاتوؤں میں ترقی شروع ہوتی ہے جو ۲۵ سال کی عمر تک ہوتی رہتی ہے اگر اس اثنا میں نوجوان لوگ سنبھلے نہ رہیں تو دھاتو علم کی ترقی میں ہرج اور نقص پیدا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہئے پچیسویں سال کے بعد چالیسویں سال تک دھاتو پختہ ہو کر جسم کا جزو بنتا رہتا ہے۔ بشرطیکہ برہم چریہ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے۔ اور جتنا جتنا کہ ۳۰۔ ۳۶ یا ۴۸ سال کی عمر تک ان ہدایات پر انسان عمل کرے اُس قدر قواے جسمی اور دماغی میں عمدہ ترقی ہوتی ہے۔

نرائن لسن

अथ यान्यष्टाचत्वारिꣳशद्वर्षाणि तत्तृतीयसवनमष्टाच-त्वारिꣳशदक्षरा जगती जागतं तृतीयसवनं तदस्यादित्या न्वायत्ताः प्राणा वावादित्या एते हीदꣳसर्वमाददते ॥ ५ ॥

तं चेदेतस्मिन् वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात् प्राणा आदित्या इदं मे तृतीयसवनमायुरनुसंतनुतेति माहं प्राणानामादित्यानां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो हैव भवति ॥ ६ ॥

۴۷۔ یہ چھاندوگیہ اُپنشد کا قول ہے۔ برہمچریہ تین قسم کا ہوتا ہے۔

برہمچریہ کی تین اقسام بموجب چھاندوگیہ اُپنشد کے۔ اول ۲۴ سال تک۔

(۱) اولیٰ۔ پُرش۔ جو پُرشا یعنی غذا کے جوہر سے صورت پذیر شدہ جسم اور شہ یعنی جسم میں آرام کرنے والے جیو آتما کا ایک مجموعہ ہے یہ ایک یگیہ یعنی نہایت ہی مبارک اوصاف سے موصوف اور فرائض حقانی سے مخصوص ہے اسلئے انسان کو ضروری ہے کہ ۲۴ برس تک غالب الحواس یعنی برہمچاری رہ کر وید وغیرہ علم اور نیک تربیت کو حاصل کرے اور شادی کرکے بھی شہوت پرست نہو۔ اسطور پر اُسکے پران (حیات کی قوتیں) قوت باکرو ہو یعنی تمام مبارک اوصاف کو جسم میں بسانیوالے ہوتے ہیں نظر بریں برہمچاری اس پہلی عمر میں تحصیل علم کے لئے ہمہ تن پرانوں کو ریاضت میں مصروف کرے۔ آچاریہ برہمچاری کو ہدایت کرے اور برہمچاری بخوبی دل نشین رکھے (اور برہمچریہ کے عہد سے باز رکھنے والوں کو متنبہ کرے) کہ اگر میں پہلی عمر میں ٹھیک برہمچریہ رکھوں گا تو میرا جسم اور آتما قوی اور امراض سے بری ہوگا اور میرے پران مجھ میں خصائل حمیدہ کو جاگزین کرنے والے ہونگے ٭ اے لوگو تم سُکھ کو اس طرح پر وسعت دو کہ میں برہمچریہ کو نگر اؤں اور ۲۴ سال کے بعد گرہستھ آشرم (خانہ داری) کو اختیار کروں کیونکہ اسطرح پر میں فی الواقعہ امراض سے بیکار ہونگا اور میری عمر ۷۰۔۸۰ سال کی ہوگی

۴۸۔ دوم اوسط درجہ کا برہمچریہ یہ ہے کہ جو آدمی ۴۴ برس تک برہمچاری رہ کر ویدوں کی تعلیم پاتا ہے اُسکے پران حواس۔ قوائے باطنی اور آتما سب طاقتور ہو کر بد لوگوں کو رُلانیوالے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے ہوتے ہیں (اسلئے برہمچاریوں کا یہ مستحکم کلام آچاریہ اور دیگر لوگوں کے حضور میں ہونا چاہیئے کہ) اگر میں اس اوائل عمر میں جیسا کہ آپ کہتے ہیں ریاضت کرونگا تو میرا یہ اوسط درجہ کا برہمچریہ جس کے پران رُدر (بد لوگوں کو رُلانے والے) ہیں پورا ہوگا اسے برہمچاری

دوم اوسط درجہ کا برہمچریہ ۴۴ سال تک

نوٹ۔ خطوط وحدانی کے یہ الفاظ ناظرین کو عبارت کا مطلب سمجھانے کے لئے ترجمہ میں مطابق اُسی توضیح کے ایزاد کئے گئے ہیں جو سوامی جی نے اسی قول کے معنوں میں ویدارمبھ سنسکار کے موقع پر سنسکار ودھی میں کی ہے ٭ شرح الفاظ

کے مطابق پڑھنا شروع کریں۔

षट्त्रिंशदाब्दिकं चर्य्यं गुरौ त्रैवेदिकं व्रतम् ।
तदर्धिकं पादिकं वा ग्रहणान्तिकमेव वा ॥ मनु० अ० ३ । १ ॥

مطلب۔ آٹھویں سال سے آگے چھتیسویں سال تک یعنی ایک ایک وید کو مع اس کے انگوں اور اپانگوں کے پڑھنے میں بارہ بارہ سال ملکر چھتیس اور آٹھ ملکے چوالیس خواہ اٹھارہ سال کا برہمچریہ اور آٹھ سابق ملکر چھبیس۔ یا نو سال۔ یا جب تک پوری تعلیم حاصل نہ کر لیوے تب تک برہمچریہ رکھے۔

पुरुषो वाव यज्ञस्तस्य यानि चतुर्विंशतिवर्षाणि तत्प्रातः सवनं चतुर्विंशत्यक्षरा गायत्री गायत्रं प्रातः सवनं तदस्य वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा वाव वसव एते हीदं सर्वं वासयन्ति ॥ १ ॥

तञ्चेदेतस्मिन् वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा वसव इदं मे प्रातः सवनं माध्यंदिनं सवनमनुसंतनुतेति माहं प्राणानां वसूनां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ २ ॥

अथ यानि चतुश्चत्वारिंशद्वर्षाणि तन्माध्यंदिनं सवनं चतुश्चत्वारिंशदक्षरा त्रिष्टुप् त्रैष्टुभं माध्यंदिनं सवनं तदस्य रुद्रा अन्वायत्ताः प्राणा वाव रुद्रा एते हीदं सर्वं रोदयन्ति ॥ ३ ॥

तं चेदेतस्मिन्वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा रुद्रा इदं मे माध्यंदिनं सवनं तृतीयसवनमनुसन्तनुतेति माहं प्राणानां रुद्राणां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ ४ ॥

سے ہوا اور پانی میں اُسقدر یا اُس سے زیادہ خوشبو پھیلانی چاہیئے۔

۲۱۔ کھلانے پلانے سے اُسی ایک کھانے پینے والے فرد کو خاص سُکھ ہوتا ہے۔ جتنا گھی اور

کھلانے پلانے سے ایک آدمی کو جہاں فائدہ ہو ہوم سے لاکھوں کو ہوتا ہے

خوشبو وغیرہ اشیاء ایک آدمی کھاتا ہے اُتنی چیزوں کے ہوم سے لاکھوں آدمیوں کو فیض پہونچتا ہے۔ لیکن اگر آدمی گھی وغیرہ عمدہ چیزیں نہ کھاویں تو اُنکی جسمانی اور روحانی طاقت کی ترقی نہو سکیگی۔ اسواسطے عمدہ اشیاء کھلانی پلانی بھی چاہئیں لیکن اُس سے بڑھکر ہوم کرنا واجب ہے۔ اسلیئے ہوم کرنا نہایت ضروری ہے۔

۲۲۔ **سوال**۔ ہر ایک آدمی کتنی آہوتی کرے اور ایک ایک آہوتی کا انداز کتنا ہے؟

ہر ایک آدمی کو کس قدر ہوم کرنا چاہیئے۔

جواب۔ ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشہ گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا انداز کم از کم ہونا چاہیئے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے تو بہت اچھا ہے۔

۲۳۔ اِسی واسطے بڑے بڑے افضل و سرتاج آریہ رشی مہرشی راجہ مہاراجہ بہت سا

جب تک ہوم کا رواج رہا آریہ ورت میں بیماری نہیں تھی

ہوم کرتے اور کراتے تھے۔ جب تک ہوم کرنے کا رواج رہا تب تک آریہ ورت ملک بیماریوں سے بچا ہوا اور آسائشوں سے بھرپور رہتا تھا۔ اب بھی رواج ہو تو ویسا ہی ہو جاوے۔

۲۴۔ یہ دو یگ یعنی (۱) برہم یگ جو پڑھنا پڑھانا۔ سندھیا۔ اوپاسن۔ پرمیشور کی ستتی پرارتھنا

طالب علمی کے وقت محض برہم یگ اور اگنی ہوتر کا کرنا فرض ہے

اور اوپاسنا کرنا ہے۔ دوسرا "دیو یگ" جو اگنی ہوتر سے لیکر "اشومیدھ" تک یگ اور عالموں کی صحبت اور خدمت کرنا ہے۔ لیکن طالب علمی میں محض برہم یگ اور اگنی ہوتر ہی کرنا پڑتا ہے۔

۲۵۔ ब्राह्मणस्त्रयाणां वर्णानामुपनयनं कर्तुमर्हति राजन्यो द्वयस्य वैश्यो वैश्यस्यैवेति । शूद्रमपि कुलगुणसम्पन्नं मन्त्रवर्जमनुपनीतमध्यापयेदित्येके ॥

سُشرت کا مقولہ کہ برہمن کھشتری اور ویش کس کس ورن کو پڑھاویں

یہ سُشرت[1] کے "سوترستھان" کے دوسرے ادھیائے کا مقولہ ہے "برہمن تینوں ورن یعنی برہمن کھشتری و ویش کا۔ کھشتری کھشتری اور ویش کا۔ اور ویش صرف ویش ورن کا یگیوپویت کرا کے پڑھا سکتا ہے۔ اور جو خاندانی خجستہ اطوار شودر ہو تو اسکو منتر سنگھتا چھوڑکر سب شاستر پڑھاوے اور شودر پڑھے۔ لیکن ان کا اُپنین[2] نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ رائے کئی ایک آچاریوں کی ہے"۔

۲۶۔ بعد ازاں پانچویں یا آٹھویں سال سے لڑکے لڑکوں کے مدرسہ میں اور لڑکیاں لڑکیوں کے مدرسہ میں جاویں اور اصول مندرجہ ذیل

طالبعلمی میعاد ۲۵ سال یا ۳۰ سال یا ۳۶ سال یا ۴۰ سال یا جب تک پوری تعلیم حاصل نہو

[1] علم طب کی ایک مستند کتاب کا نام ہے۔ [2] اُپنین (یعنی زنار بندی)

اس منتر اور گایتری منتر مسبوق الذکر سے آ ہوتی دیوے "اوم" "بھو" اور "پران" وغیرہ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ اِنکے معنی بیان کر چکے ہیں "سواہا" لفظ کے معنی یہ ہیں کہ جیسا گیان آتما میں ہو ویسا ہی زبان سے بولے۔ اُلٹا نہیں۔ جیسے پرمیشور نے سب متنفسوں کی راحت کی خاطر اس دنیا کی نعمتوں کو پیدا کیا ہے ویسے انسانوں کو بھی دوسروں کی منفعت کے کام کرنے چاہئیں +

۱۶۔ سوال۔ ہوم سے کیا منفعت دیگران پیدا ہوتی ہے۔

ہوم کرنے سے ہوا اور پانی مصفا ہوتے ہیں

جواب۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ تعفن آمیز ہوا اور پانی سے بیماری۔ بیماری سے متنفسوں کو تکلیف۔ اور خوشبودار ہوا اور پانی سے بریت از بیماری اور بیماری کے رفع ہونے سے راحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۷۔ سوال۔ چندن وغیرہ گھس کر کسی کو لگایا جاوے یا گھی وغیرہ کھانے کو دیویں تو بڑا اُپکار ہو۔ آگ میں ڈالکر بے فائدہ ضائع کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

آگ کسی چیز کو نابود نہیں کرتی ہوم کی اشیا دور جگہ جاکر ہوا کو خوشبودار کرتی ہیں

جواب۔ جو تم علم خواص الاشیا جانتے تو کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ کیونکہ کوئی جوہر فنا نہیں ہوتا۔ دیکھو جس جگہ ہوم ہوتا ہے وہاں سے دور جگہ بیٹھے آدمی کی ناک کو خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ویسے بدبو بھی۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ آگ میں ڈالی ہوئی چیز لطیف ہو کر پھیلتی ہے اور ہوا کے ساتھ دور مقام میں جاکر بدبو کو رفع کرتی ہے۔

۱۸۔ سوال۔ جب ایسا ہی ہے تو کیسر۔ کستوری۔ خوشبودار پھول اور عطر وغیرہ کے گھر میں رکھنے سے ہوا خوشبودار ہو کر راحت بخش ہو جاوے گی۔

کیسر کستوری وغیرہ میں طاقت صاف کرنے ہوا کی نہیں۔

جواب۔ اِس خوشبو میں یہ طاقت نہیں ہے کہ گھر کی ہوا کو باہر نکال کر مصفا ہوا کو داخل کرا سکے۔ کیونکہ اُس میں منتشر کرنے کی طاقت نہیں ہے اور صرف آگ کی طاقت ہے کہ اُس ہوا اور تعفن آمیز چیزوں کو منتشر اور ہلکا کر کے باہر نکال دیتی ہے اور صاف ہوا کو اندر داخل کرتی ہے۔

۱۹۔ سوال۔ تو منتر پڑھ کر ہوم کرنے کا کیا مطلب ہے؟

ہوم کے وقت منتروں کے پڑھنے کے فوائد

جواب۔ منتروں میں وہ تلقین درج ہے کہ جس سے ہوم کرنے کے فوائد ظاہر ہو جاویں۔ اور بوجہ دوہرائے جانے کے منتر حفظ رہیں۔ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور اُن کی محفوظیت بھی ہو۔

۲۰۔ سوال۔ کیا اس ہوم کرنے کے بغیر پاپ ہوتا ہے؟

ہوم نہ کرنے سے اتنا پاپ ہوتا ہے جتنا ہمارے جسم سے بدبو نکلتی ہے۔

جواب۔ ہاں۔ کیونکہ جس آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے اور بیماری پیدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو دکھ پہنچاتی ہے اُتنا ہی پاپ اُس آدمی کو ہوتا ہے۔ اسلئے اس پاپ کے رفع کرنے کی غرض

بعد اور غروب آفتاب کے پہلے اگنی ہوتر کرنے کا بھی وقت ہے۔ اس کے واسطے کسی دھات یا مٹی کی
ایک ویدی[1] جو اوپر سے ۱۲ یا ۱۶ انگل چوکون ہو اور اتنی ہی گہری اور نیچے تین یا چار انگل اندازکی ہو۔
اس نمونہ کی بناوے یعنی اوپر جتنی چوڑی ہو اس کی چوتھائی نیچے چوڑی ہے۔
اس میں چندن۔ پلاش[2] یا آم وغیرہ عمدہ لکڑیوں کے ٹکڑے اسی ویدی
کے اندازے بڑے چھوٹے کرکے رکھے اس کے درمیان میں آگ رکھ کر پھر اسپر
ایندھن یعنی مذکورۂ بالا ایندھن رکھ دیوے۔ ایک پروکھشنی[3] پاتر اس نمونے کا
اور تیسرا پرنیتا[4] پاتر اس نمونہ کا اور ایک آجیہ ستھالی[5]
اس نمونہ کی یعنی گھی رکھنے کا برتن اور چمچہ اس نمونہ کا سونے
چاندی یا لکڑی کا بنوا لینا چاہیئے پرنیتا اور پروکھشنی میں پانی اور گھی کے برتن میں
گھی رکھے اور گھی کو گرم کر لیوے۔ پرنیتا واسطے رکھنے پانی کے ہے اور پروکھشنی اس لئے ہے کہ
اس سے ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لینا آسان ہے۔ بعد ازاں اس گھی کو اچھی طرح سے دیکھ لیوے
اور پھر ان منتروں سے ہوم کرے۔
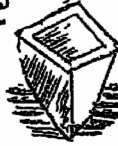
**ओं भूरग्नये प्राणाय स्वाहा । भुवर्वायवेऽपानाय स्वाहा ।
स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा । भूर्भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः
प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥**

ایسے ایسے اگنی ہوتر کے ہر ایک منتر کو پڑھ کر ایک ایک آہوتی[6] دیوے اور جو زیادہ آہوتی دینی ہوں تو

**विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परा सुव । यद्भद्रं तन्न आ
सुव ॥ यजु० अ० ३० । ३ ॥**

[1] اگنی ہوتر کے لیئے جو گڑھا کھودا جاوے یا برتن بنایا جاوے اس کو ویدی کہتے ہیں۔ نیز ہون کنڈ بھی اسکا نام ہے +
[2] پلاش اس درخت کا نام ہے جس میں کیسو کے پھول پیدا ہوتے ہیں ممالک مغربی شمالی میں اسکو ڈھاک اور
پنجاب میں چھچھرا کہتے ہیں +
[3] پانی کے استعمال کے لئے ایک ایسا برتن ہے جو چمچہ کا کام دیتا ہے جیسا کہ ارگھا +
[4] اگنی ہوتر کے وقت پانی رکھنے کا کسی قدر عمیق برتن ہے +
[5] ایک عمیق برتن بطور طشت کے ہے +
[6] ہوم کے وقت جو گھی وغیرہ چیزیں اگنی میں چمچہ کے ذریعہ سے یا ہاتھ سے ڈالیں اسکو آہوتی کہتے ہیں اگر وہ دو مرتبہ
ڈالی جائیں۔ تو دو آہوتی اور تین مرتبہ ڈالی جائیں تو تین آہوتی کہلاتی ہیں وعلیٰ ہذا القیاس + (مترجم)

اپنے اختیار میں ہو جانے کی وجہ سے من اور حواس بھی اپنے قابو میں ہوتے ہیں۔ طاقت کی افزائش اور جد وجہد کی ترقی ہو کر عقل تیز اور دقیق ہو جاتی ہے حتیٰ کہ نہایت مشکل اور دقیق مسئلہ کو بھی بسرعت تمام درک کر لیتی ہے۔ اس کی بدولت انسان کے جسم میں ویریہ ایزاد ہو کر لازوال طاقت اور ہمت اور حواس کا غلبہ حاصل ہوگا اور تمام شاستروں کو تھوڑے ہی زمانہ میں سمجھ کر نوک زبان کرے گا۔ عورت بھی اسی طرح یوگ کی مزاولت کرے +

۱۳۔ خوراک۔ پوشاک۔ نشست۔ برخاست۔ بول چال۔ بڑے چھوٹے سے مناسب برتاؤ کرنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ | بچوں کو ادب تادیب کی ہدایت

سندھیا اُپاسن جسکو برہم یگ بھی کہتے ہیں

۱۴۔ آچمن ہتھیلی میں اسقدر پانی لیوے کہ وہ پانی حلق سے نیچے قلب تک پہونچے۔ | سندھیا کرنے کا طریق | پانی نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ۔ پھر ہتھیلی کے کنارہ اور اس کی درمیانی جگہ کو منھ سے لگا کر آچمن کرے۔ اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر رفع ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مارجن کرے یعنی درمیانی اور دوسری انگلی کی نوک سے آنکھوں وغیرہ اعضا پر پانی چھڑکے۔ اس سے سستی دور ہوتی ہے۔ اگر سستی اور پانی نہو تو نہ کرے۔

بعد ازاں منتروں کو جپ کرتے ہوئے "پرانایام" کرے۔ منسا پرکرم[1] اور راوپستھان[2] کے بعد پرشو کی ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا کا طریق سکھلانا چاہیئے۔ بعد ازاں "اگھمرشن" جسکے معنی یہ ہیں کہ گناہ کرنے کی خواہش بھی کبھی نہ کرے + یہ سندھیا اُپاسنا تنہا جگہ میں توجہ کو ایک طرف لگا کر کرنی چاہیئے +

अपां समीपे नियतो नैत्यिकं विधिमास्थित. ॥ सावित्रीमप्यधीयीत गत्वारण्यं समाहितः ॥ मनु० अ० २ । १०४ ॥

یہ منوسمرتی کا قول ہے جنگل یا تنہا جگہ میں جا کر دل کو متوجہ کرے اور پانی کے نزدیک مقیم ہو کر نت کرم کرنے کے بعد ساوتری یعنی گایتری منتر کو زبان سے کہے اور معنی کو سمجھ کر اسکے مطابق اپنے چال چلن کو بناوے۔ لیکن پیدائش سے ایسا کرنا بہت ہی اچھا ہے۔

۱۵۔ دوسرا دیو یگ۔ جو اگنی ہوتر اور عالموں کی صحبت و خدمت وغیرہ سے ہوتا ہے۔ | ہوتر کرنے کا طریق | سندھیا اور اگنی ہوتر صبح اور شام دو ہی وقت میں کرے۔ رات اور دن کے ملنے کے دو ہی وقت ہیں۔ تیسرا کوئی نہیں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ضرور دھیان کرے۔ | سامان ضروری۔ | جیسے مراقبہ لگا کر لوگ پرماتما کا تصور باندھتے ہیں۔ ویسے ہی سندھیا اُپاسن بھی کیا کرے۔ ایسا ہی طلوع آفتاب کے

[1] حوائج جو دل ہی دل میں ہو۔ [2] معنے نزدیکی +

یہ منوسمرتی کا شلوک ہے۔ پانی سے جسم کے بیرونی حصص۔ راستی کے چال چلن سے مَن۔ علم جفاکشی یعنی تمام قسم کی تکلیف بھی برداشت کر کے دھرم پر ہی عمل کرنے سے جیوآتما۔ اور گیان یعنی زمین سے لے کر پرمیشور تک وجودوں کی ماہیت جاننے سے عقل مضبوط محقق اور پاک ہوتی ہے۔ لہٰذا کھانے سے پہلے ضرور سنان کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ دوسرا "پرانایام" (ضبط دم)۔ اِسکا ثبوت

یوگ شاستر اور منوسمرتی کا قول بابت "پرانایام" یعنی حبس دم کے۔

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धिक्षये ज्ञानदीप्तिरा

विवेकख्यातः ॥ योग० साधनपादे सू० २८ ॥

یہ یوگ شاستر کا سُوتر ہے۔ جب انسان "پرانایام" کرتا ہے۔ تو ہر لمحہ ساعت بساعت سلسلہ وار ناپاکیزگی معدوم اور عرفان کا ظہور ہوجاتا ہے۔ جب تک مکتی نہو تب تک آتما میں عرفان برابر بڑھتا جاتا ہے۔

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।

तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ मनु० अ० ६। ७१

یہ منوسمرتی کا شلوک ہے۔ جیسے آگ میں تپانے سے سونا وغیرہ دھاتیں کھوٹ دور ہوجانے پر خالص ہوجاتی ہیں ویسے "پرانایام" کے عمل سے مَن وغیرہ حواس کے نقص رفع ہوکر وے صاف ہوجاتے ہیں

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य ॥ योग० समाधिपादे सू० ३४ ॥

پرانایام کا طریق عمل

یوگ سُوتر۔ جیسے سخت زور سے قے ہوکر کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے ویسے دم کو زور سے باہر نکال کر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہیے۔ جب دم باہر نکالنا ہو تو عضو اخراج فضلہ کو اُوپر کھینچ رکھنا چاہیئے تب تک دَم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھہر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لے کر پھر بھی جسقدر طاقت اور خواہش ہو ویسے ہی کرتا جائے اور مَن میں "اوم" کا جپ کرتا جاوے اِسطرح عمل کرنے سے آتما اور مَن کو پاکیزگی اور قیام ہوتا ہے۔

پرانایام کی چار قسم اور اُس کا فائدہ عقل کی تیزی۔

۱۱۔ ایک "باھیہ وشئے" یعنی باہر ہی زیادہ روکنا۔ دوسرا "ابھینتر" یعنی اندر جتنا دم روکا جاوے اُتنا روکنا تیسرا "استمبھ ورتی" یعنی یکبارگی جہاں ہو وہاں حسب طاقت دم کو روک دینا۔

چوتھا "باھیا بھنترا کشے پی" یعنی جب دم اندر سے باہر نکلنے لگے تب اُسکے برعکس اُسکو نہ نکل دینے کے لئے باہر سے اندر لیوے۔ اور جب باہر سے اندر آنے لگے تب اندر سے باہر کی طرف دم کو دھکا دے کر روکتا جاوے۔

اگر اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف عمل کیا جاوے تو دونو کی حرکت رُک جاتی ہے اور دَم

[नः] "نہ"۔ ہماری
[धियः] "دھیہ"۔ عقلوں کو
[प्रचोदयात्] "پرچودیات" رہبری کرے یعنی بُرے کاموں سے چھُڑا کر بھلے کاموں میں لگا دے۔

گایتری منتر کے بامحاورہ معنی

۷۔ اے پرمیشور سچدانند سروپ۔ دائما پاک علیم غیر مقید۔ غیر پیدا شدہ۔ بے عیب۔ غیر مُتبدّل عالم الغیب۔ اے ضابط القلوب۔ سب کا سہارا۔ مالک کائنات۔ سب دنیا کا پیدا کنندہ۔ قدیم۔ سب کی پرورش کرنے والا۔ محیط کل۔ بحر ابحیاتِ رحمت! تجھ پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ کو۔ "اوم"۔ "بھُو"۔ "بھُوہ"۔ "سوہ"۔ "وَرینیم"۔ اور "بھرگو" ناموں سے ہم دل میں جگہ دیویں یا دھیان میں رکھیں۔ کس غرض کے لئے تا کہ اے بھگوان آپ جو پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ پرمیشور ہیں ہماری عقلوں کو یہ ہدایت کریں کہ آپ ہی ہمارے معبود لائق وصال۔ او محبوب حقیقی ہیں۔ آپ کے سوا کسی دوسرے کو آپ کے مساوی یا برتر کبھی ہم تسلیم نہ کریں۔

گایتری منتر کی مزید تشریح

۸۔ اے انسانو! جو سب قادروں میں قادر۔ سچدانند سروپ اور لاانتہا وجود۔ دائما پاک دائما علیم مطلق۔ بالطبع دائم النجات۔ بحر رحمت۔ عادل صادق۔ پیدائش اور موت وغیرہ کی تکلیفوں سے مبرا۔ خالی از صورت و شکل۔ سب کے دل کی باتوں کو جاننے والا۔ سب کا سہارا۔ پتا۔ پیدا کنندہ۔ اناج وغیرہ سے سب کی پرورش کرنے والا۔ صاحب حشمت و جلال صانع کائنات۔ پاکیزہ وجود اور وصال کی خواہش کرنے کے لائق ہے۔ ایسے پرماتما کی پاکیزہ اور علیم مطلق ذات کو ہم دل میں جگہ دیویں بدیں غرض کہ وہ پرمیشور جو ہماری آتما اور عقل کو ضبط میں رکھنے والا ہے۔ ہمکو بد اعمال یعنی ادھرم کی راہ سے ہٹا کر نیک اعمال یعنی راہ راست پر چلا دے۔ اُسکو چھوڑ کر ہم لوگ دوسری کسی چیز کا خیال نہ کریں۔ کیونکہ نہ تو اُسکے کوئی برابر ہے اور اُس سے نہ زیادہ۔ وہی ہمارا پتا۔ راجہ صاحب عدالت اور تمام راحتوں کا بخشنے والا ہے۔

اِس طرح گایتری منتر کا اُپدیش (تلقین یا ہدایت) کر کے سندھیا اُپاسن (روزانہ دو وقتہ عبادت) کی جو کارروائی سنان "آچمن" اور "پرانایام" وغیرہ کی ہے سکھلانی چاہیے۔

۹۔ اوّل۔ سنان یعنی غسل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اُس سے جسم کے بیرونی حصص کی صفائی اور تندرستی وغیرہ ہوتی ہے + اسکا ثبوت۔

منوجی کا قول کہ غسل سے بیرونی صفائی ہوتی ہے۔ جیسے راستی وغیرہ سے اندرونی

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति। विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति॥ मनु० अ० ५। श्लो० १०९॥

نوٹ۔ یہ لفظ سچدانند سروپ (تین لفظوں سے مرکب ہے۔ ست یعنی عین حق۔ چت یعنی عین علم۔ آنند یعنی عین راحت۔ مترجم

ماں باپ یا معلم اپنے لڑکے لڑکیوں کو بامعنی گایتری منتر سکھلا دیویں وہ منتر یہ ہے۔

ओ३म् भूर्भुवः स्वः । तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात ॥ यजु० अ० ३६ । मं० ३ ॥

۴۔ اس منتر میں جو پہلا لفظ [ओ३म्] ہے اُسکے معنی پہلے سملاس میں کر دیئے ہیں وہاں سے معلوم کر لینا۔ اب تین "مہا ویا ہرتیوں" (اسماء اعظم) کے معنی مختصراً لکھے جاتے ہیں ٭

گایتری منتر کے لفظی معنی

" भूरिति वै प्राणः " " यः प्राणयति चराऽचरं जगत् स भूः स्वयम्भूरीश्वरः "

[भूः] "بھو" بمعنی پران کے ہیں۔ یعنی جو تمام عالم کی زندگی کا سہارا اور پران سے بھی عزیز اور قائم بالذات ہے ایسے پران کا نام ہونے کی وجہ سے [भूः] پرمیشور کا نام ہے۔

" भुवरित्यपानः " यः सर्वं दुःखमपानयति सोऽपानः "

[भुवः] "بھوہ" بمعنی "اپان" کے ہیں۔ یعنی جو تمام دکھوں سے بری اور جس کے وصل سے روحیں دکھوں سے مخلصی پاتی ہیں اسلئے اُس پرمیشور کا نام "بھوہ" [भुवः] ہے۔

" स्वरिति व्यानः " यो विविधं जगत् व्यानयति व्याप्नोति स व्यानः

[स्वः] "سوہ" بمعنی "ویان" کے ہیں۔ یعنی جو بوقلمون دنیا میں محیط ہو کر سب کو سہارا دے رہا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "سوہ" [स्वः] ہے۔

یہ تینوں قول تیتری آرنیک کے ہیں۔

सवितुः " यः सुनोत्युत्पादयति सर्वं जगत् स सविता तस्य "

[सवितुः] "سوتو" جو تمام دنیا کا پیدا کنندہ اور تمام نعمتوں کا بخشندہ ہے۔

"यो दीव्यति दीव्यते वा स देवः"

[देवस्य] "دیوسیہ" جو تمام راحتوں کا عطا کنندہ اور جسکے وصال کی آرزو سب کرتے ہیں

[वरेण्यम् भर्गः] اُس پرماتما کی جو "ورینیم بھرگہ" ہے۔ یعنی افضل اور قبول کرنے کے لائق عالم مطلق "برہم" کی پاک اور پاک کرنے والی ہستی ہے۔

[तत्] "تت" اُسی پرماتما کی ذات کو ہم لوگ

[धीमहि] "دھی محی" دل میں جگہ دیویں۔ کس غرض کے لئے؟ تاکہ

[यः] "یہ" وہ سوتا۔ دیو۔ پرماتما

دلانی چاہیے۔ بلکہ جو فاضل بلیغ اور دھرماتما ہوں وہی پڑھانے اور تربیت دینے کے لائق ہیں۔ دوج (زنار بند یعنی براہمن کشتری ویش) اپنے گھر میں لڑکوں کا یگیوپویت[1] اور لڑکیوں کا بھی شایاں طریقہ پر سنسکار کر کے حسب مذکورہ بالا آچاریہ کل (اتالیق خانہ) یعنی اپنے اپنے مدرسہ میں بھیجدیویں ہم۔ تعلیم پانے کا مکان کسی تنہا موقع پر ہونا چاہیے اور لڑکوں اور لڑکیوں کی پاٹھ شالہ ایک دوسرے سے دو کوس دور ہونی چاہیئے۔ جو معلم یا نوکر چاکر ہوں لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورتیں اور مردانہ مدرسہ میں مرد ہوں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ پاٹھ شالہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پاوے۔ مطلب یہ کہ جب تک وہ برہمچاری یا برہمچارنی رہیں۔ تب تک عورت و مرد کے باہمی دیدار رس۔ اکیلا رہنے۔ بات چیت کرنے شہوتی کہانی۔ باہم کھیلنے۔ شہوت کا خیال اور شہوتی صحبت۔ ان آٹھ قسم کی زناکاری سے الگ رہیں۔ اور معلموں کو چاہیئے کہ ان کو ان باتوں سے بچاویں۔ تاکہ افضل تعلیم و تربیت۔ نیک خصلت اور جسمانی اور روحانی طاقت حاصل کر کے ہمیشہ راحت بڑھا سکیں۔ مدرسہ سے گاؤں یا شہر چار کوس دور رہنا چاہیئے سب کو ایک قسم کی پوشاک۔ خور و نوش اور نشست دی جاویں خواہ شاہزادہ یا شاہزادی ہو خواہ کسی مفلس کے بچے ہوں سب کو نفس کش و جفاکش ہونا چاہیئے۔ ماں باپ اپنے بچوں سے یا بچے اپنے ماں باپ سے نہ مل سکیں اور نہ ایک دوسرے سے کسی قسم کی خط و کتابت کر سکیں تاکہ دنیاوی تفکرات سے مخلصی پا کر محض علم بڑھانے کا فکر رکھیں۔ جب ہوا خوری کو جاویں تو انکے ساتھ معلم رہنے چاہئیں تاکہ کسی قسم کی ناشائستہ حرکت نہ کر سکیں۔ اور نہ سستی یا غفلت کریں۔

> مدرسہ کسی علیحدہ موقع پر ہونا چاہیے اور لڑکوں اور لڑکیوں کا آپسمیں میل کبھی نہ ہو۔

۵

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम् ॥
मनु० अ० ७ । श्लोक १५२ ॥

> ہر ایک بچہ کے واسطے راجا کی طرف سے تعلیم لازمی ہونی چاہیئے

مطلب اس کا یہ ہے کہ سرکاری قانون اور برادری کا قاعدہ ہونا چاہیے کہ پانچویں یا آٹھویں سال کے بعد کوئی شخص اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے۔ مدرسہ میں ضرور بھیجدیوے ورنہ بھیجے تو مستلزم سزا ہو لڑکوں کا پہلا یگیوپویت گھر میں ہو اور دوسرا پاٹھ شالہ میں گوروکل میں +

---

[1] نوٹ – یگیوپویت یعنی زنار بندی۔

+ یہاں مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ برہمچریہ یا تحصیل علم کے سنسکار میں علاوہ یگیوپویت کے بعض چیزیں سنسکار دن کی ہدایات کے موافق دی جاتی ہیں جیسا کہ میکھلا (جو روئی یا ریشم یا السی وغیرہ کے تار کا مجموعہ جو کمر پر باندھا جاتا ہے اور جسکو تگڑی بھی کہتے ہیں) ڈنڈا (عصا)۔ مرگ چھالا (پوست آہو یا پوست شیر وغیرہ)۔ یہ چیزیں درجوں کی رو سے اقسام برہمن کشتری۔ ویش کے لئے مختلف و کم و بیش ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بھی وہ یکساں نہیں ہوتی ایسے سنسکار کی نسبت کہا گیا ہے کہ جتنا ہو گیا (جیسا کہ شایاں ہو) عمل میں آوے (نراین کشن)

تیسرے سملاس کا آغاز

دربیان قواعد درس و تدریس

۱۔ اب تیسرے سملاس میں پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل لکھا جاتا ہے۔ ماں۔ باپ۔ اتالیق اور قرابتیوں کا مقدم فرض یہ ہے کہ بچوں کو اعلےٰ تعلیم و تربیت و اوصاف حمیدہ و نیک اعمال اور شائستہ طبیعت کے زیورات سے آراستہ کریں۔ سونے۔ چاندی۔ مانک۔ موتی۔ مونگا وغیرہ جواہرات سے مرصع زیور پہنانے سے انسان کا آتما کبھی زیب نہیں پاسکتا۔ کیونکہ زیورات کے پہننے سے محض خود بینی۔ غلبۂ جذبات نفسانی۔ چور وغیرہ کا خطرہ اور نیز ہلاکت بھی ممکن ہے دُنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ زیورات کی وجہ سے بچوں وغیرہ کی ہلاکت بدمعاشوں کے ہاتھ سے ہوتی ہے ٭

والدین کا پہلا فرض بچوں کو تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرنا ہے سونے وغیرہ کے زیور باعث خود بینی اور ہلاکت کے ہوتے ہیں

विद्याविलासमनसो धृतशीलशिक्षाः सत्यव्रता रहितमान मलापहाराः । संसारदुःखदलनेन सुभूषिता ये धन्या नरा विहितकर्म्मपरोपकाराः ॥

۲۔ جن آدمیوں کا من علم کے شغل میں لگا رہتا ہے۔ جو طینت نیک اور مزاج پسندیدہ رکھتے ہیں۔ راست گوئی وغیرہ اصول پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو خود تکبر اور ناپاکیزگی سے مبرا ہیں۔ اور دوسروں کی کثافت نیست و نابود کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے بذریعہ راست ہدایت اور علمی خیرات کے دُنیا داروں کی تکالیف کو رفع کرنے کا زیور پہنا ہوا ہے۔ اور جو مطابق احکام ویدوں کے عمل کر کے غیروں کی رفاہیت میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے مرد و زن مبارک ہیں ٭

مبارک وہ لوگ ہیں جو خود تحصیل علم میں مشغول رہتے ہیں اور دوسروں کو علم پڑھا کر اُنکی تکلیف دور کرتے ہیں

۳۔ منوجی مطابق آٹھویں سال کی عمر میں لڑکوں کو لڑکوں کے اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے مدرسہ میں بھیج دینا چاہیئے۔ جو معلم یا معلمہ بدچلن ہوں اُن سے تربیت نہیں

آٹھویں سال بچے کو گوروکل میں بھیجے جاویں

اُس سے کچھ کم بھوجن کریں۔ شراب۔ گوشت وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں ‌‌‌•

(۲۸) غیر معلوم گہرے پانی میں پاؤں نہ ڈالیں کیونکہ آبی جانور یا کسی شے سے ایذا پہنچ سکتی ہے۔ نیز تیرنا نہ جانتا ہو تو ڈوب بھی جاسکتا ہے۔

نا معلوم گہرے پانی میں نہ نہائیں

" ना विज्ञाते जलाशये "

یہ منو کا قول ہے۔

غیر معلوم دریا تالاب وغیرہ میں داخل ہو کر غسل وغیرہ نکریں +

(۲۹)

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत् ।
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत् ॥ मनु

چلنے۔ پانی پینے۔ بولنے اور کلام کرنے میں اِن اصولوں کا خیال رکھے۔

(معنی) نیچے نظر رکھ کر نشیب و فراز کو دیکھ کر چلے۔ کپڑے سے چھان کر پانی پیوے۔ کلام کو راستی سے مصفا کر کے بولے۔ من سے غور کر کے عملدرآمد کرے۔

माता शत्रुः पिता वैरी येन बालो न पाठितः ।
न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये बको यथा ॥

(۳۰)

اولاد کو عالم۔ دھارمک اور تربیت یافتہ بنانے میں والدین کو دل و جان سے کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ کسی شاعر کا قول ہے۔ (معنی) وہ ماں باپ اپنی اولاد کے پکے دشمن ہیں جنہوں نے اُنکو تحصیل علم میں نہ لگایا۔ وے فاضلوں کی مجلس میں ایسے ذلیل اور بدنما ہیں جیسے کہ ہنسوں کے درمیاں بگلا۔

ماں باپ کا اعلےٰ فرض۔ پرم دھرم اور نیک نامی کا کام یہی ہے کہ اپنی اولاد کو تن من دھن سے عالم۔ دھرم پر چلنے والا۔ مہذب اور اعلےٰ تربیت سے بہرہ ور بنادیں بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق یہ تھوڑا سا لکھا ہے اِتنے ہی سے دانا لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے +

عمدہ زبان سے مزین ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی جی کا دوسرا سملاس بچوں کی تربیت کے بارہ میں ختم ہوا +

دو کرتگھنتا" (ناشکرگزاری) یہ ہے کہ کسی کے کیئے ہوئے حسن سلوک کو نہ ماننا جائے + غصہ وغیرہ عیوب۔ نیز تلخ گوئی کو چھوڑ کر باآرام اور شیریں کلام بولے۔ بہت بکواس نکرے جتنا بولنا چاہیئے اس سے کم وبیش نہ بولے۔ بزرگوں کا ادب کرے۔ جب وہ سامنے آئیں اُنکی تعظیم دے اور اعلےٰ مسند پر بٹھلائے۔ اوّل ہی "نمستے" کرے اُنکے سامنے اعلےٰ مسند پر خود نہ بیٹھے۔ مجلس میں ایسی جگہ بیٹھے جہاں پر وہ بیٹھنے کے لائق ہو اور جہاں سے کہ دوسرا کوئی نہ اٹھا سکے۔ دشمنی کسی سے نہ کرے۔ بافضیلت ہو کر خوبیوں کے حاصل کرنے اور عیبوں کے چھوڑنے میں مصروف رہے۔ نیکوں سے ملے اور بدوں سے بچے اپنے ماں باپ اور استاد کی خدمت تن من اور دھن سے اور عمدہ اشیاء وغیرہ سے عین الفت کے ساتھ کرے +

यान्यस्माकꣳसुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि ।(۲۳)

والدین اور استاد اولاد اور شاگردوں کو اپنی خوبیوں کے حاصل کرنے اور اپنے نقصوں کے ترک کرنے کی ہدایت دیتے رہیں۔

یہ تیتریہ براہمن کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اور استاد اپنی اولاد اور شاگردوں کو ہمیشہ سچی ہدایت کریں اور یہ بھی کہیں کہ جو جو ہمارے نیک عمل ہیں اُنکو ہی قبول کرو اور جو خراب عمل ہوں اُن کو چھوڑ دیا کرو۔ جو جو صحیح معلومات سمجھیں اُنکا ہی اظہار اور تلقین کریں +

(۲۴) بچے کسی پاکھنڈی۔ بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں اور جس جس نیک عمل کے لئے

والدین اور اتالیق کی فرمانبرداری

ماں باپ اور اتالیق جو حکم دیدیں اُس کی خاطر خواہ تعمیل کریں +

(۲۵) ماں باپ نے جو دھرم۔ ودیا اور نیک چلنی کے متعلق شلوک۔ نگھنٹو۔

معلم اُن وید منتروں یا شوتروں وغیرہ کا مطلب دوبارہ سمجھادیں جو کہ طالب علموں نے بچپن سے حفظ یاد کر رکھے ہوں

نرو کت۔ اشٹادھیائی یا دیگر شوتر یا وید منتر حفظ کرائے ہوں اُن کا مطلب دوبارہ طالب علموں پر واضح کر دیا جائے +

(۲۶) پرمیشور (کے اوصاف) کی تشریح جیسی کہ پہلے سملاس میں کی گئی ہے۔

پرمیشور کی اُپاسنا

ویسے ہی مان کر اُس کی عبادت کیا کریں +

(۲۷) جس طور پر کہ صحت۔ علم۔ اور طاقت میسر ہو اُسی طور پر خوراک اور پوشش

شراب اور گوشت کا استعمال نکریں

اور برتاؤ اختیار کریں اور اختیار کراویں۔ جتنی بھوک ہو

(۲۱) اُنہی لوگوں کی اولاد عالم مہذب - اور تربیت یافتہ ہوتی ہے جو کہ تعلیم کے معاملات میں اولاد کے ساتھ ناز کبھی نہیں کرتے بلکہ تنبیہ ہی کرتے رہتے ہیں - چنانچہ دیا کرن مہابھاشں کا حوالہ ہے کہ

اولاد اور شاگردوں کو سُدھارنے کے لیئے سزا دینا چاہیئے لیکن حسد یا کینہ سے سزا نہ دی جائے

सामृतैः पाणिभिर्घ्नन्ति गुरवो न विषोक्षितैः ।
लालनाश्रयिणो दोषास्ताडनाश्रयिणो गुणाः ॥

(معنی) جو ماں باپ اور اتالیق - اولاد اور شاگردوں کو تنبیہ کرتے ہیں وے گویا اپنی اولاد اور شاگردوں کو اپنے ہاتھ سے آب حیات پلا رہے ہیں - اور جو اولاد یا شاگردوں سے لاڈ کرتے ہیں وے (گویا) اپنی اولاد کو اور شاگردوں کو زہر پلا کر تباہ و برباد کر رہے ہیں - کیونکہ لاڈ کرنے سے اولاد اور شاگرد بگڑ جاتے ہیں اور سرزنش سے خوبیاں حاصل کرتے ہیں - اولاد اور شاگردوں کو بھی چاہیئے کہ تنبیہ سے خوش اور لاڈ سے ہمیشہ ناخوش رہا کریں - لیکن ماں باپ اور اُستاد کسی کدو کاوش سے سزا نہ دیں بلکہ بظاہر غصہ دکھائیں اور باطن میں نظر شفقت ہی رکھیں۔

(۲۲) جیسے دیگر امور کی تربیت دیں ویسے ہی چوری - زناکاری - سُستی - غفلت - منشی اشیاء - دروغگوئی - ایذا رسانی - ظلم - حسد - کینہ اور محبت کی بے اعتدالی وغیرہ خرابیوں کے چھوڑنے اور نیک چلن بننے کی تلقین بھی کرتے رہیں - کیونکہ جب آدمی نے کسی کے سامنے ایکبار بھی چوری یا زناکاری یا دروغگوئی وغیرہ فعل کیئے اُس کی عزت اُس کے سامنے عمر بھر نہیں ہوتی - جس قدر نقصان وعدہ خلاف آدمی کو پہنچتا ہے - اُس قدر کسی اور کو نہیں پہنچتا - اس لیئے جس کے ساتھ جو وعدہ کریں اُس کے ساتھ اسکا ایفا کرنا بھی ضروری ہے - جیسے کسی نے کسی سے کہا کہ "میں تم کو فلاں وقت میں ملوں گا یا تم مجھ سے فلاں وقت پر ملنا یا فلاں چیز فلاں وقت میں تم کو میں دونگا" اُس کو ویسے ہی پورا کرے نہیں تو اُس کا اعتبار کوئی بھی نہ کریگا - اس لیئے ہمیشہ سچ بولنا اور سچا وعدہ سب کو کرنا چاہیئے ✣

نیک چلنی - مہذبانہ طریق اور اوصاف حمیدہ کے حاصل کرنے کی بھی تربیت کرنی چاہیئے -

کسی کو تکبر نہ کرنا چاہیئے - چھل فریب یا ناشکر گزاری سے جب کہ انسان کی خود اپنی ہی طبیعت تکلیف پاتی ہے تو اُس سے دوسروں کی تکلیف کا کیا کہنا ہے - چھل اور کپٹ اُس کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ اور رکھکر دوسرے کو فریب دیا جاوے اُس کے نقصان کا خیال نہ کرکے اپنی مطلب برآری کیجا سکے ✣

(۱۸) ساتھ ہی اُن کے دل پر نقش کر دینا چاہیئے - کہ ویریہ کی حفاظت میں سُکھ اور اُس کے برباد کرنے میں دُکھ ہوتا ہے مثلاً دیکھیئے جسکے جسم میں ویریہ محفوظ رہتا ہے اُس کی صحت عقل - طاقت - ہمت ترقی پاکر اُس کی راحت کا باعث ہوتی ہے - ویریہ کی حفاظت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشقیہ حکایات سُننے سے - عیاشوں کی صحبت سے - گندے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے - کسی عورت کو دیکھنے سے - کسی عورت کے ساتھ تنہا بیٹھنے سے - اُس سے بات چیت کرنے سے - اُس کے ساتھ چھونے وغیرہ کی حرکات سے باز رہکر برہمچاری لوگ نیک تربیت اور علمی کمالیت کو حاصل کریں - جس کے جسم میں ویریہ نہیں ہوتا وہ مخنث پہلے درجہ کا نحوست آثار - مبتلائے مرض جریان - لاغر - بے رعب - بے عقل بے ہمت ہوا کرتا ہے اور حوصلہ اور ثابت قدمی اور طاقت و توانائی سے بے بہرہ ہونے کی باعث تباہ ہو جاتا ہے - اگر تم نیک تربیت - تحصیل علم اور ویریہ کی حفاظت کرنے سے اس موقعہ پر چوک جاؤگے تو دوبارہ اس زندگی میں تم کو یہ بے بہا وقت نہیں مل سکے گا - پس جب تک ہم خانہ داری کے کاموں کو انجام دینے والے زندہ ہیں تب تک تمکو تحصیلِ علم کرنا اور جسمانی طاقت بڑھانا چاہیئے +

ویریہ رکھشا کے طریق اور فوائد بچوں کو ضرور جتلا دینے چاہیئں

اسی قسم کی دیگر ہدایتیں بھی ماں باپ کرتے رہیں - اسی غرض سے "ماترِی مان پترِی مان" الفاظ مذکورہ بالا قول میں درج ہیں +

(۱۹) بچوں کو پیدائش سے لے کر پانچویں برس تک ماں - اور چھٹے برس سے آٹھویں برس تک باپ تربیت کرے +

پہلے پانچ برس تک ماں اور پھر آٹھویں برس تک باپ بچہ کی تربیت کرے

(۲۰) نویں برس کے شروع میں دوِج (براہمن کشتری ویش) اپنی اولاد کا اُپ نین (رسم زنار بندی) کرکے آریہ کل میں یعنی جہاں اتالیق عالم کامل اور اتالیقہ کاملہ و فاضلہ تعلیم و تربیت کرنے والے ہوں لڑکے اور لڑکیوں کو بھیج دیں - شودر وغیرہ ورن[1] اُپ نین کئے بغیر ہی تحصیل علم کے لئے گروکل[2] میں بھیج دیں +

دوِج اُپ نین سنسکار کرکے اور شودر بغیر کئے اپنی اولاد کو گروکل میں بھیج دیں -

[1] ورن چار ہیں - براہمن - کشتری - ویش - شودر - اور یہ تفریق بلحاظ چار قسم کی قابلیت کے ہے نہ کہ بلحاظ پیدائش - چونکہ اُپ نین (زنار بندی) دوِج خاندانوں میں ہوتی ہے شودر خاندانوں میں نہیں ہوتی - اسلئے جو بالک شودر خاندانوں میں پیدا ہو وہ گروکل میں بغیر اُپ نین کے تحصیل علم کیلئے جا سکتا ہے اور وہاں اگر وہ دوِجوں کا درجہ حاصل کرے تو زنار پہنا کر اُس کو دوِجوں کے زمرہ میں داخل کیا جا سکتا ہے - اور اسی طرح اگر دوِجوں کا لڑکا دوِجوں کی صفات سے عاری رہے تو وہ زنار اُتار کر شودروں کے زمرہ میں داخل ہو جائیگا + مترجم

[2] گروکل بمعنی خانۂ اتالیق

اُن شریروں سے لے لیئے جاویں۔ اور بچ جانے پر بھی لے لئے جائیں کیونکہ جیسلو پر نجومیوں نے کہا کہ ''وہ اس کے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قوانین کو توڑنے کی طاقت کسی کو نہیں ہے۔ ویسے گرہستی بھی کہے کہ یہ اپنے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قوانین سے بچا ہے۔ تمہاری کوشش سے نہیں ہے۔

(۱۵) سوم جو گرد وغیرہ بھی پُن دان (خیرات) کرا کر آپ لے لیتے ہیں اُنکو بھی وہی جواب دینا چاہیئے جو نجومیوں کو دیا تھا۔

لالچی گروؤں کی لیلا سے بھی بچنا چاہیئے

(۱۶) اب رہ گئی شیتلا اور منتر۔ تنتر۔ جنتر۔ وغیرہ یہ بھی ایسے ہی مکاروں کے فریب ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ''رو اگر ہم منتر پڑھکر ڈورا یا جنتر بنا دیویں تو ہمارے دیوتا اور پیر اُس منتر جنتر کی طفیل اُس کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے''، اُن کو بھی وہی جواب دینا مناسب ہے۔ کہ کیا تم موت۔ پرمیشور کے قانون۔ اور کرم پھل (ثمرۂ اعمال) سے بھی بچا سکوگے؟ کیونکہ تمہارے ایسا کرنے پر بھی کتنے ہی لڑکے مر جاتے ہیں۔ نیز تمہارے اپنے گھر میں بھی مر جاتے ہیں اور کیا تم خود مرنے سے بچ سکوگے؟ اُس وقت وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے اور وے شریر جان لیتے ہیں کہ یہاں ہماری دال نہیں گلے گی۔ اس لیئے ان سب باطل کارروائیوں کو چھوڑ کر دھرم پر چلنے والے ملک کے فیض رسان بغیر چھل بل کے سب کو علم بخشنے والے نیک عالموں کی مہربانیوں کا معاوضہ دینا چاہیئے جیسا کہ وہ خلق اللہ کا بھلا کرتے ہیں! اس کام کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے +

شیتلا۔ منتر۔ تنتر۔ جنتر وغیرہ لیلا کی تردید۔

(۱۷) جتنی نمائش۔ رسائن۔ مارن۔ موہن۔ او چاٹن۔ بسی کرن وغیرہ کی ہے اُس کو بھی نہایت درجہ کی بیہودگی ہی سمجھنا چاہیئے۔ نیز بچپن سے ہی تلقین کر کے ایسی باتوں کی لغویت بچوں کو ذہن نشین کر دیں تاکہ اولاد توہمات کے جال میں پھنس کر دکھ نہ اٹھاوے۔

رسائن۔ مارن۔ موہن۔ اوچاٹن بسی کرن لیلا سے بچوں کو خبردار کر دینا چاہیئے۔

+ (نوٹ مترجم) رسائن = کیمیاگری (یعنی لوہے اور تانبہ کو سونا چاندی وغیرہ بنانا۔)
مارن = مار دینا۔
موہن = دام محبت میں اسیر کرنا۔
اوچاٹن = دل برداشتہ کر دینا۔
بسی کرن = بس میں کر لینا۔

"مہاراج آپ بہت اچھا جنم پتر بنا دیجیے" اگر آدمی دولت مند ہو۔ تو بہت سے لال پیلے خطوں سے رنگا ہوا اور غریب ہو تو معمولی طور سے جنم پتر بنا کر نجومی سنانے کو لے آتا ہے۔ تب اُسکے ماں باپ جوتشی جی[1] کے سامنے بیٹھکر کہتے ہیں "اس کا جنم پتر اچھا تو ہے" جوتشی کہتا ہے "جو ہے سو سُنا دیتا ہوں۔ اس کے جنم گرہ[2] بہت اچھے اور متر گرہ بھی بہت اچھے ہیں جن کا ثمرہ (یہ ہوگا) کہ دولت اور عزت (پائیگا) کسی مجلس میں جاکر بیٹھے گا تو سب پر اسکا رعب و دبدبہ پڑیگا۔ تندرست رہے گا اور راج دربار سے عزت پائے گا"

اس قسم کی باتیں سُنکر ماں باپ بولتے ہیں "واہ! واہ! جوتشی جی آپ بہت اچھے ہو" نجومی صاحب سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے مطلب برآری نہیں ہوتی تب کہتے ہیں کہ "یہ گرہ تو بہت اچھے ہیں لیکن یہ گرہ کرور (سخت) ہیں یعنی فلاں فلاں گرہ کے ملاپ سے آٹھویں برس میں اس کی موت ہونی لکھی ہے" اس کو سُنکر ماں باپ بیٹے کی پیدائش کی خوشی کو چھوڑ کر غم کے سمندر میں ڈوب کر نجومی صاحب سے کہتے ہیں کہ "مہاراج جی اب ہم کیا کریں" تب جوتشی جی کہتے ہیں "تدبیر کرو" گرہستی کہتا ہے "کیا تدبیر کریں" جوتشی جی تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ "ایسا ایسا دان کرو۔ گرہ کے منتر کا جاپ[3] کراؤ۔ اور ہمیشہ برہمنوں کو بھوجن کراؤ گے تو اغلب ہے کہ نو گرہوں[4] کے برنج رفع ہو جائیں گے" اغلب اسلیئے کہا کہ اگر مر جائیگا تو کہیں گے کہ ہم کیا کریں۔ پرمیشور سے کوئی بڑا نہیں ہے۔ ہم نے بہت سی کوشش کی اور تم نے کرائی اس کے اعمال ہی ایسے تھے۔ اور جو بچ جائے تو کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارے منتر۔ دیوتا۔ اور براہمنوں کی کیسی شکتی (طاقت) ہے؟ تمھارے لڑکے کو بچا دیا +

اس موقعہ پر کارروائی یہ ہونی چاہیئے کہ جو ان کے جپ[5] پاٹھ سے کچھ نہ ہو تو دُگنے تگنے روپیئے

[1] نجومی پنڈت کو جوتشی کہتے ہیں۔
[2] سورج چاند وغیرہ ستارے بالک کی پیدائش کے وقت جن جن مقامات پر ہوں انکو جنم گرہ کہتے ہیں۔ جنم بمعنی پیدائش گرہ بمعنی گھر
[3] پتر بمعنی دولت وگرہ بمعنی گھر۔
[4] جاپ بمعنی ورد۔
[5] جوتشیوں کی اصطلاح میں ستارگان کے نو مقامات مخصوص ہیں جنکو اُردو کے محاورہ میں نو برج بھی کہتے ہیں سنسکرت میں انکا نام نو گرہ رکھا گیا ہے +
[6] جپ۔ بمعنی ورد۔ وظائف۔ و پاٹھ بمعنی خواندگی یعنی کسی کتاب کو میعاد مقررہ میں پڑھ کر ختم کرنا + نراین کشن

ہنومان بھیرو دیوی اور بھیرو وغیرہ جھٹ خوش ہو کر بھاگ جاتے ہیں کیونکہ وہ انکا صرف دولت وغیرہ ٹھگنے اور اپنی غرض پورا کرنے کا فریب ہی ہوتا ہے +

(۱۳) جب (وے) کسی گرہ گرہست[1] کرہ مسم نمایشی نجومی کے پاس جاکر کہتے ہیں کہ "اے مہاراج! اسکو کیا ہے"؟ تب وہ کہتا ہے کہ "اس پر سورج وغیرہ سخت گرہ چڑھے ہیں۔ جو تم ان کے فرو کرنے کے لیے جاپ کرا کے خیرات کراؤ تو اسکو آرام ہو جائے۔ نہیں تو بہت دکھ میں مبتلا ہو کر مر بھی جائے تو عجب نہیں"۔

> جیوتشی نجومی کس کس طرح سے جاہلوں کو ٹھگتے اور ڈراتے ہیں

(جواب[2]) کہیئے نجومی صاحب! جیسے یہ کرۂ زمین غیر ذی روح ہے ویسے ہی سورج وغیرہ اجرام فلکی غیر ذی روح ہیں یا نہیں؟ کیونکہ وے تپش اور روشنی وغیرہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ذی شعور ہیں جو خفا ہو کر تکلیف۔ نیز آرام خاطر پا کر راحت دے سکیں؟

(سوال) کیا اس دنیا میں جو راجا اور رعیت اور مفلسی اور دکھی ہو رہے ہیں یہ گرہوں کا ثمرہ نہیں ہے؟

(جواب) نہیں یہ سب نیک و بد اعمال کا ثمرہ ہے۔

(سوال) تو کیا جوتش شاستر (علم ہیئت) جھوٹا ہے۔؟

(جواب) نہیں جو اسمیں علم ہندسہ۔ جبر مقابلہ۔ اقلیدس۔ اور علم ریاضی ہے۔ وہ تمام صحیح ہے لیکن جو پھل (ثمرہ) کی نیرنگی ہے وہ سب باطل ہے +

(۱۴) (سوال) کیا جو یہ جنم پتر[3] ہے وہ فضول ہے؟

> نجومی لوگ جنم پتر بنا کر کس طرح ٹھگتے ہیں جنم پتر اصل میں شوک پتر ہے۔

(جواب) ہاں۔ وہ جنم پتر نہیں بلکہ اس کا نام "شوک پتر" (ماتمی کاغذ) رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ جب اولاد پیدا ہوتی ہے تب سب کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن وہ خوشی تب تک ہی ہے جب تک کہ جنم پتر بنکر (طیار ہو) اور گرہوں کا پھل (ثمرہ) نہ سنیں +

جب پروہت جنم پتر بنانے کو کہتا ہے تب بالک کے ماں باپ پروہت سے کہتے ہیں

---

[1] دورۂ سیارگان کے مقام کو گرہ کہتے ہیں اور گرہست یعنی گرفتار ہے اس معنی کے لحاظ سے گرہ گرہست اس شخص کو کہا جایا کرتا ہے جسکو آجکل کے نجومیوں کے خیال کے مطابق کسی گرہ نے پکڑ لیا ہو۔ گرہ کے لفظی معنی گھر ہیں مگر عام محاورہ میں ستارہ کو بھی گرہ کہدیا جاتا ہے +

[2] یہ جواب بطور استدلال کے ہے نیز آئندہ جو اس جواب کی تردید میں نجومی کیطرف سے سوال ہے وہ بھی اسی غرض سے ہے

[3] جنم پتر کے لفظی معنے کاغذ پیدائش ہیں اردو میں اس کو زائچہ بھی کہتے ہیں مترجم

سے پڑھنے سُننے اور سوچنے سے بے بہرہ ہونے کے باعث سرسام بُخار وغیرہ جسمانی عوارض اور پاگل پن وغیرہ دماغی امراض کا نام بھوت پریت رکھتے ہیں +

لوگ دوائی کا استعمال اور پرہیز وغیرہ مناسب کارروائی نہ کر کے دغا بازوں۔ پاکھنڈیوں۔ پرلے درجے کے جاہلوں۔ مذموم شیوہ رکھنے والوں۔ خود غرض۔ بھنگی۔ چمار۔ شودر۔ ملیچھ وغیرہ پر بھی معتقد ہو کر طرح طرح کے مکر و فریب اور عیاریوں میں مبتلا ہوتے۔ جھوٹھ کھاتے۔ ڈورا دھاگا وغیرہ جھوٹے منتر۔ جنتر باندھتے بندھواتے پھرتے ہیں۔ اپنی دولت کو برباد کرتے۔ اور اولاد وغیرہ کی بُری حالت کو اور امراض کو بڑھا کر دُکھ اُٹھاتے ہیں +

جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے اُن بد عقل۔ بد شعاروں خود غرضوں کے پاس جا کر پوچھتے ہیں کہ "مہاراج! اس لڑکا لڑکی مرد عورت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے؟" تب وے بولتے ہیں کہ "اس کے جسم میں ایک بڑا بھوت پریت۔ بھیرو۔ شیتلا وغیرہ دیوی آگئی ہے۔ جب تک تم اس کی تدبیر نہ کرو گے تب تک یہ نہ چھوٹیں گے۔ حتیٰ کہ جان بھی لے لیں گے + جو تم ملیدہ یا اتنی بھینٹ دو تو ہم منتر۔ جپ۔ پُرشچرن[1] سے جھاڑ کر ان کو نکال دیں" تب وے بے عقل اور انکے رشتہ دار بولتے ہیں کہ "مہاراج! چاہے ہمارا سب کچھ لگ جائے لیکن ان کو اچھا کر دیجئے" تب تو اُنکی بن پڑتی ہے۔ وے شریر کہتے ہیں "اچھا لاؤ اتنا سامان۔ اتنی نقدی دیوتا کا نذرانہ اور گرہ دان[2] کراؤ" نیز جھانجھ۔ مردنگ۔ ڈھول تھالی لیکر اس کے سامنے گاتے بجاتے ہیں اور اُن میں سے ایک پاکھنڈی پاگل بن ناچ کود کر کہتا ہے "میں اس کی جان ہی لے لوں گا" تب وے اندھے اُس بھنگی چمار وغیرہ کے پاؤں میں پڑ کر کہتے ہیں "آپ چاہیں سو لیجئے اس کو بچائیے" تب وہ دغا باز بولتا ہے "میں ہنومان ہوں" "لاؤ پکی مٹھائی۔ تیل۔ سیندور۔ سوامن کا روٹ[3] اور لال لنگوٹ" "میں دیوی یا بھیرو ہوں" "لاؤ پانچ بوتل شراب بیس مُرغی پانچ بکرے مٹھائی اور کپڑے" جب وے کہتے ہیں کہ "جو چاہو سو لو" تب تو وہ پاگل بہت ناچنے کودنے لگتا ہے لیکن اگر کوئی دانشمند اُن کی خدمت پانچ جوتے۔ ڈنڈے۔ طمانچہ۔ اور لاتیں مارنے سے کرے تو اُسکے

---

[1] کسی قسم کے افسون منتر جاپ وغیرہ کے موقع پر جو کارروائیاں آجکل کیجاتی ہیں اُن کو لوگ پُرشچرن کہتے ہیں +

[2] فی زمانہ منحوس ستارگان کے اثر نحوست دُور کرنے کے نام سے جو مختلف اشخاص کو کچھ نقد و جنس وغیرہ دینا مروّج ہے اُس کو گرہ دان کہتے ہیں +

[3] سوامن کی بہت بڑی خستہ روٹی ہوتی ہے اُس کو بعینہٖ مذکر روٹ بولتے ہیں + نراین کشن

(۱۰) جب پانچ برس کا لڑکا یا لڑکی ہو تب دیوناگری اور غیر ممالک کی زبانوں کے حروف کی بھی مشق کرا دیں ۔ بعد ازاں وہ منتر ۔ شلوک ۔ سوتر نظم و نثر بمعہ معنوں کے جن سے کہ اعلیٰ نصیحتیں ۔ علم و دھرم ۔ اور پرمیشور کے متعلق ہدایات ۔ ماں ۔ باپ اُستاد ۔ فاضل ۔ واعظ ۔ راجا ۔ رعیت ۔ خاندان بھائی بہن ۔ اور خدمتگار وغیرہ سے سلوک کرنے کے طریقے ظاہر ہوتے ہوں حفظ کرا دیں تاکہ اولاد کسی بد اُوصاف کے بہکانے میں نہ آوے ۔ علیٰ ہذا القیاس جو جو اُمور علم اور دھرم کے برخلاف توہمات کے جال میں پھنسانے والے ہیں اُنکی بابت بھی متنبہ کر دیں تاکہ بھوت پریت وغیرہ فرضی باتوں پر یقین نہ لائیں ۔

پانچ برس کی عمر میں دیوناگری حروف سکھائیں بعد ازاں منتر شلوک سوتر وغیرہ حفظ کرا دیں تاکہ وہ توہمات میں نہ گر سکیں ۔

गुरोः प्रेतस्य शिष्यस्तु पितृमेधं समाचरन् । प्रेतहारैः समं तत्र दशरात्रेण शुध्यति ॥ (۱۱)

پریت اور بھوت کی تعریف

(منوسمرتی میں کہا ہے کہ) جب اُستاد مرے تب لاش جس کا نام پریت ہے اُس کو جلانے والا طالب علم پریت ہاروں یعنی لاش کو اُٹھانے والوں کے ساتھ دسویں دن[1] شدھ ہوتا ہے ۔ جب لاش جل چکے ۔ تب اُس کا نام بھوت بمعنی گذشتہ ہوتا ہے یعنی کہا جاتا ہے کہ وہ فلاں نام والا شخص تھا ۔ پس جتنے پیدا ہو کر زمانہ حال میں نہ رہیں وہ زمانہ گذشتہ میں داخل ہیں اور اسی لیئے وہ بھوت یعنی گذشتگان ہیں ۔

(۱۲) برہما سے لیکر آجتک عالم ایسا ہی مانتے ہیں ۔ لیکن جس کو بدظنی ۔ بد صحبت اور بد باطنی بُرے اثر چھکتے ہیں ۔ اُس کو ڈر اور خوشی مجسم بھوت پریت ۔ شاکنی ۔ ڈاکنی وغیرہ بیشمار توہمات بنکر تکلیف دیتے ہیں ۔ دیکھو جب کوئی انسان مرتا ہے تب اُسکی روح نیک و بد اعمال کے بس ہو کر پرمیشور کے انتظام سے رنج و راحت کے ثمرہ بھوگنے کے لیئے دوسرے جسم کو اختیار کرتی ہے ۔ کیا پرمیشور کے اِس لازوال انتظام کو کوئی بھی توڑ سکتا ہے ؟ جاہل لوگ طبابت اور طبعی

بھوت ۔ پریت ۔ شاکنی ڈاکنی وغیرہ کا خیال جو عوام میں ہے اُسکی تردید

[1] چونکہ نعش کے خراب اجزا بذریعہ تنفس وغیرہ کے نعش کے اُٹھانے والوں کے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں ۔ نیز مرنے والے کی دائمی علیحدگی پر جو غم و الم وغیرہ ہوتا ہے ۔ وہ بھی ایسا امر نہیں ہے جس سے شدھ ہونے کی ضرورت ہو اور ایسی شدھی کے لیئے کوئی نہ کوئی مناسب میعاد ضروری اور لازمی ہے اس لیئے اس حوالہ کے مطابق شدھی سے مراد ان دونوں کی شدھی کی ہو سکتی ہے نہ کہ اور کچھ ۔ فقط نراین کشن ۔

(۹) بچوں کو ماں ہمیشہ اعلیٰ تربیت کرے جس سے بچے مہذب ہوں اور کسی عضو سے بری حرکت نہ کرنے پائیں۔ جب بچہ بولنے لگے تب اُسکی ماں ایسی تدبیریں کرے جس سے کہ بچہ کی زبان نرم ہووے اور وہ صاف طور پر بول سکے۔ جس حرف کا جو ستھان (مخرج) اور پرتین ہو اُس کا خیال رکھے)۔ جیسے پ (प) اس کا ستھان ہونٹھ اور سپرشٹ پرتین ہے۔ دونوں ہونٹھوں کو ملا کر بولنا۔ ہرسو۔ دیرگھ۔ پلت۔ حروف کا ٹھیک ٹھیک بولنا سکھائے تاکہ شیریں اور باوقار لہجہ ہو اور حروف ماترا۔ پچھے۔ نیز حروف والفاظ کا باہمی میل اور اوسان بولتے ہوئے علیحدہ علیحدہ سنائی دیں۔

ماں بچوں کو تربیت کرے اور طریق گفتگو وغیرہ مہذبانہ عادات سکھائے۔

جب بچہ کچھ کچھ بولنے اور سمجھنے لگے تب (زبان) شیریں کلامی۔ اور بڑے چھوٹے۔ معزز۔ ماں باپ۔ راجا اور عالم وغیرہ سے گفتگو کرنے کے طریق اور برتاؤ اور اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے وغیرہ کے ڈھنگ کی بھی تعلیم دے تاکہ کسی جگہ بھی اُس سے نامناسب حرکت نہو اور ہر جگہ اُس کی عزت ہوا کرے۔

ایسی کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ جس سے اولاد کے دل میں حواس کو ضبط کرنے۔ علم سے محبت رکھنے اور نیک صحبت میں رہنے کا شوق پیدا ہو جائے۔ فضول کھیل۔ رونے ہنسنے۔ لڑائی۔ خوشی۔ غم اور کسی چیز میں حد سے زیادہ محبت کرنے۔ نیز حسد اور عداوت وغیرہ سے باز رہیں۔ عضو تناسل کے چھونے اور ملنے سے چونکہ ویریہ کی بربادی ہوتی ہے۔ عضو ناکارہ ہو جاتا ہے اور ہاتھ میں بدبو آجاتی ہے۔ اس لیئے اُسے نہ چھُووے۔ ہمیشہ راست گوئی۔ بہادری۔ استقلال۔ اور خندہ پیشانی وغیرہ اوصاف کا حصول جس طرح ہو سکے کرائیں۔

لے (نوٹ) (از منشی نراین کرشن) حروف کے بولنے میں جو زبان وغیرہ کی مناسب حرکت کی جاتی ہے اُس کو پرتین کہتے ہیں۔

ے سپرشٹ کہتے ہیں چھونے کو۔ چونکہ حرف پ (प) کے بولنے میں دونوں لب باہم ملتے ہیں اسیلئے اُ پرتین یعنی حرکت اسپرشٹ ہیں۔

ے अ ' इ ' ऋ وغیرہ حروف تین طرح سے بولے جاتے ہیں یعنی ھرسو۔ دیرگھ۔ اور پلت تاڑی کے ایک بار چلنے میں جتنا وقت لگے اُتنے عرصہ میں ھرسو بولا جاتا ہے۔ اُس سے دوگنے عرصہ میں دیرگھ اور تگنے عرصہ میں پلت بولا جاتا ہے۔

سے املا سنسکرت میں جو علامات کہ زیر زبر پیش یا اسے معروف ویائے مجہول کا کام دیتی ہیں اُنکو ماترا کہتے ہیں۔

شے حروف یا جملوں کے اختتام کو اوسان کہتے ہیں۔

کا جسم بتدریج صحت اور طاقت حاصل کرتا جائے ؛

(۷) ایسی شے اُس کی ماں یا دایہ کھائے کہ جسکے باعث دودھ میں بھی عمدہ خاصیتیں پیدا ہو جائیں۔

بچہ کے دودھ پلانے کے متعلق ہدایات۔

زچہ کا دودھ چھ دن تک بچہ کو پلانا چاہیئے۔ بعد ازاں دایہ پلایا کرے۔ لیکن دایہ کو عمدہ اشیاء ماں باپ کھلاتے پلاتے رہیں اگر کوئی مفلس ہو دایہ کو نہ رکھ سکے تو وہ گائے یا بکری کے دودھ میں عمدہ ادویات کو جو کہ عقل۔ ہمت۔ صحت بڑھانے والی ہوں صاف پانی میں بھگو کر جوش دینے کے بعد چھان کر اور دودھ میں ہموزن ملا کر بچہ کو پلا دیں ؛

پیدائش کے بعد بچہ اور اُس کی ماں کو کسی دوسری جگہ میں جہاں کی ہوا پاکیزہ ہو رکھیں نیز خوشبودار اور خوشنما اشیاء وہاں رکھیں۔ اور ایسے مقام کی سیر کرانا مناسب ہے کہ جہاں کی ہوا صاف ہو ؛

جہاں دایہ۔ گائے۔ بکری وغیرہ کا دودھ نہ مل سکے وہاں جیسا مناسب سمجھیں ویسا عمل کریں۔ چونکہ بچہ کا جسم جننے والی عورت کے جسمانی اجزا سے بنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے عورت زائیدگی کے وقت کمزور ہو جاتی ہے اس لیئے زچہ دودھ نہ پلاوے[1]۔ دودھ روکنے کے لیئے پستان کے مُنھ پر ایسی دوائی لگا دیں جس سے دودھ نکلنا بند ہو جائے اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے میں عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے ؛

(۸) اس اثنا میں مرد مجرد رہکر ویریہ کو ضبط رکھے جو عورت مرد اس طریقہ پر عمل کریں گے اُن کی اولاد عمدہ ہوگی اور اُن کی درازی عمر اور طاقت و توانائی کی ترقی ہوتی ہی رہے گی۔ جس (کی وجہ) سے کہ کُل نسل عمدہ طاقتور۔ باہمت۔ دراز عمر اور دھرم پر چلنے والی ہی ہوگی۔ عورت یونی سنکوچ[2]۔ اور شودھن کرے اور مرد ویریہ کو ضبط رکھے پھر اولاد جتنی ہوگی وہ بھی سب افضل ہی ہوگی ؛

جو مرد عورت ان قواعد پر عمل کریں گے اُن کے ہاں عمدہ اولاد پیدا ہوں گی۔

[1] نوٹ۔ ماں کا بچوں کو دودھ پلانا قدرتی بات ہے۔ اس لیئے اعتراض پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ ہدایت ناممکن العمل ہے۔ مگر اصل مصنف نے صرف بہتر ... کی ... [illegible] ... پیدا کرنے اور عورت مرد کی صحت اور طاقت کو قائم رکھنے کا بیان کیا ہے جب جانوروں کی نسل کو ترقی دی جاتی ہے تو بھی ایسی ... [illegible] ... آتی ہیں کہ جس سے جانور ... [illegible] ... اور بچہ کی پرورش عمدہ ہو۔ پس جو آدمی عمدہ اولاد بغیر اپنی طاقت زائل کرنے کے پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ اس طریق پر عمل کرنے سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ عام لوگ عمل نہیں کر سکتے۔ ... [illegible] ...

[2] ... [illegible] ... سنکوچ معنی سکڑنا اور شودھن یعنی صاف ہونے کے ہیں۔ حمل کے وقت رحم میں بچہ ہونے کی وجہ سے وہ پھیل جاتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو عورت کی صحت یابی کا عمدہ نشان یہ گنا جاتا ہے کہ رحم سے غلاظت نکلتی ہے ... [illegible] ... سکڑ کر اپنی اصلی حالت میں آجاوے۔ طبیب اور رشتہ داروں کو سب سے زیادہ خبرداری اسی بات کی کرنی چاہیئے کہ رحم کی صفائی اور اصلی جگہ پر آنا بند ہو ورنہ عورت کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مترجم۔

اور خورد و نوش کی دیگر عمدہ چیزیں جو تسکین مزاج ۔ صحت ۔ طاقت ۔ عقل ۔ ہمت ۔ نیک سیرتی اور شائستگی کو بڑھانے والی ہوں اُن کا استعمال کرتے ہیں تاکہ رجس[51] اور ویریہ[52] جملہ خرابیوں سے مبرا ہو کر نہایت عمدہ اوصاف والا ہو ۔

(۳) جیسے رِتوگمن[53] کا قاعدہ ہے یعنی حیض کے نمودار ہونے کے پانچویں دن سے لیکر سولھویں دن تک جو ہم بستری کا وقت ہے اُس سے پیشتر کے چار دن ترک کر دینے چاہئیں ۔ باقی جو بارہ دن رہے اُن میں سے گیارھویں اور تیرھویں رات کو چھوڑ کر باقی دس راتوں میں عمل متعلقہ حمل اچھا ہے ۔

رتوگمن کا قاعدہ

حیض کے نمودار ہونے کے دن سے لیکر سولھویں رات کے بعد ہمبستری نہیں کرنی چاہیئے ۔ اور جب تک کہ دوبارہ وقت معینہ ہمبستری کا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے نہ آوے تب تک نیز حمل ٹھیر جانے کے بعد ایک برس تک صحبت نہ کریں ۔ جب دونوں کی جسمانی صحت ٹھیک ہو دل خوش ہو اور کسی قسم کا غم نہ ہو تب صحبت کریں) ۔

(۴) جس طرح برچرک اور سشرت میں خوراک و لباس کا بیان اور منوسمرتی میں مرد و عورت کے خوش و خرم رہنے کا طریق لکھا ہے اُس کے مطابق عمل کریں ۔

خوراک حسب ہدایت علم طب کھاویں اور خوش رہیں

(۵) حمل ٹھیر جانے کے بعد عورت کو نہایت درجہ کی احتیاط سے خوراک اور پوشش کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ اور ایک برس تک مرد سے عورت ہمبستر نہ ہو ۔ عقل ۔ طاقت ۔ خوبصورتی ۔ صحت ۔ ہمت باطنی آرام وغیرہ بڑھانے والی اشیا ہی کا استعمال عورت کرتی رہے جب تک کہ اولاد پیدا نہ ہو ۔

حاملہ ہونے کے بعد عورت کو مزید احتیاط رکھنی چاہیئے ۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو تب اچھے خوشبودار پانی سے بچہ کو نہلانے اور نال کاٹنے کے بعد خوشبودار گھی وغیرہ کا ہوم[54] کرنا اور زچہ کے غسل اور خوراک کا بھی مناسب انتظام کرنا چاہیئے تاکہ بچہ اور زچہ

بچہ کے پیدا ہونے پر کیا کیا کرنا چاہیئے ۔

[51] رجس مستورات کے اُس مادہ تولید کو کہتے ہیں جو حیض کے نمودار ہونے کے ساتھ نشوونما پاتا ہے ۔

[52] ویریہ جنس مذکور کے مادہ تولید کو کہا جاتا ہے ۔

[53] اوقات امکان حمل پر صحبت کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں ۔ (نراین کشن)

[54] نوٹ جو اصل کتاب میں بیٹے بچے کے پیدا ہونے پر جو "جات کرم سنسکار" ہوتا ہے اُس میں ہون وغیرہ دیدکے مروجہ رسوم عمل میں آتی ہیں وہ سنسکار ودھی میں بالتشریح درج ہیں گا۔

ओ३म्

دوسرے سملّاس کا آغاز

تربیت کے بیان میں

मातृमान् पितृमानाचार्यवान् पुरुषोवेद ॥

(۱) یہ شت پتھ براہمن^١ کا مقولہ ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب تین فاضل ادیب یعنی ایک ماں دوسرا باپ اور تیسرا اُستاد میسر ہوں۔ تب ہی انسان ذی علم ہوسکتا ہے۔ مبارک ہے وہ خاندان! اور خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کے سر پر دھرم پر چلنے والے اور عالم ماں باپ ہوں۔ ماں سے جس قدر ہدایت اور فیض اولاد کو پہونچتے ہیں۔ اُس قدر کسی دوسرے سے نہیں۔ کیونکہ ماں اولاد سے جسقدر محبت کرتی اور اُن کے لئے جس قدر بہتری کرنا چاہتی ہے اُتنا اور کوئی نہیں کرتا۔ اس لیے "ماتری مان" وہ شخص ہے جس کی ماں قابل تعریف اور دھرم پر چلنے والی ہو۔ مبارک ہے وہ ماں! جو روز حمل سے لیکر جب تک کہ پوری تعلیم نہ ہوجاوے اولاد کو نیک سیرتی کی ہدایت کرے۔

> ماں۔ باپ اور اُستاد تینوں عالم ہوں تو انسان عالم ہوسکتا ہے مگر سب سے زیادہ ہدایت ماں سے پہونچتی ہے۔

(۲) ماں اور باپ کو از حد لازم ہے کہ استقرار حمل کے ماقبل۔ نیز اُس کے دوران میں اور مابعد منشی اشیاء۔ شراب۔ اور دیگر بدبُودار خشک و مضر عقل چیزوں کو ترک کرکے گھی۔ دودھ۔ میٹھا

> ماں باپ کو صحت بخش عمدہ خوراک کھانی چاہئے تاکہ رج ویرج شدھ پیدا ہو

^١ (نوٹ) (لفظی ترجمہ صاحب مترجم)
اُترماتا والا۔ اُتم پتا والا۔ اور اُتم آچاریہ والا پُرش عالم بن سکتا ہے۔

^١ یجروید کی قدیمی تفسیر کا نام ہے۔ مترجم

سمجھے جاتے ہیں ۔

"अथातो धर्म्मजिज्ञासा"

یہ پُورو میمانسا کا پہلا سُوتر ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" مابعد کے معنی میں آیا ہے۔ یعنی وید کے پڑھنے کے بعد۔

"अथातो धर्मं व्याख्यास्याम:"

یہ ویشیشک درشن کا پہلا سُوتر ہے۔ بعد بیان کرنے دھرم کے دھرم کی مفصل تشریح لکھی جاتی ہے ۔

"अथ योगानुशासनम्"

یہ یوگ شاستر کا پہلا سُوتر ہے۔ اس جگہ بھی "اتھ" یعنی آغاز ہونے کے آیا ہے۔

"अथ त्रिविधदु:खात्यन्तनिवृत्तिरत्यन्त पुरुषार्थ:"

یہ سانکھ درشن کا پہلا سُوتر ہے۔ دُنیوی محسوسات کو بھوگنے کے بعد تین قسم کے دکھوں کو غایت درجہ دور کرنے کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔

"अथातो ब्रह्मजिज्ञासा"

یہ ویدانت درشن کا پہلا سُوتر ہے

"ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत"

یہ چھاندوگیہ اوپنشد کا پہلا سُوتر ہے

"ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम्"

یہ مانڈوکیہ اوپنشد کے آغاز کا فقرہ ہے

اسی طرح دوسرے رشی مُنیوں کی کتابوں کے آغاز میں لفظ "اوم" اور "اتھ" لکھا ہے ویسے ہی۔

[अग्नि, इट्, अग्नि, येत्रिषप्ता: परियन्ति]

"اگنی" "اِٹ" "اگنی" "یے تری شپتا" الفاظ چاروں ویدوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ "شری گنیشایہ نمہ" وغیرہ عبارت کسی جگہ نہیں پائی جاتی اور ویدک لوگ جو وید کے شروع میں لفظ "ہری اوم" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ بات اُنھوں نے پُرانک اور تانترک لوگوں کی جھوٹی بناوٹ سے سیکھی ہے۔ وید وغیرہ شاستروں میں کہیں نہیں۔ اسواسطے کتاب کے شروع میں لفظ "اوم" یا "اتھ" ہی لکھنا مناسب ہے۔

یہ تھوڑا سا مضمون ایشور کے متعلق لکھا گیا ہے اس کے آگے تعلیم و تربیت کا مضمون لکھا جاویگا۔

شری مد سوامی دیانند سرسوتی کی شُستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا پہلا سملاس دربیان اسمارِ الٰہی ختم ہوا۔

ہروقت اور ہر جگہ عمل کرنے کو منگل آچرن کہتے ہیں۔ کتاب کے آغاز سے لے کر اختتام تک سچ سچ لکھنا ہی منگل آچرن ہے۔ نہ یہ کہ ایک جگہ پر منگل ہو۔ اور دوسری جگہ امنگل لکھا جاوے۔

۷۔ بزرگ مہارشیوں کی تحریروں کو ملاحظہ کیجیے۔

यान्यनवद्यानि कर्माणि
तानि सेवितव्यानि नोइतराणि

تمام ست شاستروں میں "اوم" یا "اتھ" الفاظ سے کتاب شروع کی جاتی ہے۔ اس کا ثبوت۔

یہ قول تیتریہ اُپ نشد کا ہے۔ اے بچو! جو مذمت سے خالی یعنی دھرم کے کام ہیں وہی تم کو کرنے چاہئیں۔ ادھرم کے کام ہرگز نہیں۔ اس لیئے جو موخرین کی کتابوں میں۔

"श्रीगणेशायनमः" شری گنیش کو نمسکار

सीतारामाभ्यांनमः سیتارام کو نمسکار

"राधाकृष्णाभ्यांनमः" رادھاکشن کو نمسکار

"श्रीगुरुचरणारविन्दाभ्यांनमः" شری گورو کے چرن کمل کو نمسکار

"हनुमतेनमः" ہنومان کو نمسکار

"दुर्गायै नमः" درگا کو نمسکار

"वटुकाय नमः" وٹک کو نمسکار

"भैरवायनमः" بھیرو کو نمسکار

"शिवायनमः" شو کو نمسکار

"सरस्वत्यैनमः" سرسوتی کو نمسکار

"नारायणायनमः" نارائن کو نمسکار

ایسی ایسی تحریریں دیکھنے میں آتی ہیں اُن کو عقلمند لوگ وید اور شاستروں کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وید اور رشیوں کی کتابوں میں کسی جگہ اس قسم کا منگل آچرن دیکھنے میں نہیں آیا البتہ رشیوں کی کتابوں میں لفظ "اوم" اور "اتھ" تو دیکھنے میں آتے ہیں۔ دیکھئے!

"अथशब्दानुशासनम्"

یہ سوتر ویاکرن مہابھاشیہ سے لیا گیا ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" سے آغاز ہونے کے معنی

۹۸ پریہ

[प्रीञ् तर्पणे कान्तौ च] مصدر "پری" (بمعنی سیری وخواہش) سے لفظ "پریہ" کا بنتا ہے جو سیری بخشنے اور پیار اُٹھے وہ پریہ ہے۔ چونکہ وہ تمام دھرماتماؤں اور مکتی کی خواہش کرنے والوں اور نیک آدمیوں کو خوشی بخشتا ہے۔ اور سب کے واسطے لائق محبت کے ہے اس لیئے اُس ایشور کا نام "پریہ" ہے ؀

۹۹۔ سویمبھو

[भू सत्तायाम्] مصدر "بھو" (بمعنی ہونا) کے ماقبل لفظ "سویم" کے لگانے سے لفظ "سویمبھو" مشتق ہوتا ہے۔ جو خود بخود ہے وہ "سویمبھو" ایشور ہے۔ یعنی چونکہ وہ آپ سے آپ ہی ہے۔ کسی نے اُس کو کبھی پیدا نہیں کیا اس لیئے اُس پرماتما کا نام "سویمبھو" ہے۔

۱۰۰۔ کوی

[कुश शब्दे] مصدر "کُو" (بمعنی آواز) سے لفظ "کوی" بنتا ہے۔ جو تمام علوم کی ہدایت کرتا ہے وہ ایشور "کوی" ہے چونکہ بذریعۂ ویدوں کے تمام علموں کی ہدایت کرنیوالا اور جاننے والا ہے اسلیئے پرمیشور کا نام "کوی" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۱۱ شیو

[शिवु कल्याणे] مصدر "شیو" (بمعنی عافیت) سے لفظ "شیو" بنتا ہے۔ اِس مقولہ [बहुलमेतन्निदर्शनम्] سے لفظ "شیو" مصدر مانا گیا ہے۔ چونکہ عین عافیت اور عافیت کا بخشنے والا ہے۔ اس لیئے پرمیشور کا نام "شیو" ہے۔

علاوہ ننانوے نام مذکورہ بالا کے اور بھی بے شمار نام پرمیشور کے ہیں۔

۵۔ پرمیشور کے ننانوے نام مذکورہ بالا لکھے گئے ہیں۔ علاوہ اِن کے بیشمار نام پرماتما کے ہیں۔ کیونکہ جس طرح پرمیشور کی صفات۔ فعل اور خاصہ طبعی غیر متناہی ہیں اُسی طرح اُس کے نام بھی بے انتہا ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک صفت۔ فعل اور فطرت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ نام ہے۔ پس میں نے جو نام لکھے ہیں وہ سمندر کے مقابلہ میں ایک بُوند کے مانند ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستروں میں پرماتما کے صفات۔ فعل اور فطرت (خاصہ طبعی) بیشمار بیان کیئے گئے ہیں اُن کے پڑھنے پڑھانے سے واقفیت ہو سکتی ہے۔ اور دوسری اشیا کا علم بھی اُنھیں لوگوں کو پُورا پُورا ہو سکتا ہے جو وید وغیرہ شاستروں کو پڑھتے ہیں۔

منگل آچرن شروع کتاب میں نہ ہونے کی وجہ۔

۶۔ سوال۔ جس طرح دوسرے مصنف لوگ آغاز۔ درمیان اور اختتام پر منگل آچرن[1] (حمد و ثنا) لکھتے ہیں آپ نے نہ کچھ لکھا ہے اور نہ کچھ کیا ہے۔

جواب۔ ہم کو ایسا کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی آغاز۔ درمیان اور اختتام پر منگل کرے گا تو اُس کی کتاب کے آغاز۔ درمیان۔ اور اختتام کے بیچ میں جو کچھ لکھا ہوگا وہ "امنگل" ہی رہیگا چنانچہ سانکھیہ درشن کا سوتر ہے کہ

मंगलाचरणं शिष्टाचारात् फलदर्शनाच्छ्रुतितश्चेति ॥

مطلب اس کا یہ ہے کہ جو پرمیشور کی منصفانہ بے رو رعایت۔ سچّی اور ویدوں میں کہی ہوئی ہدایت ہے اُسیر

[1] منگل آچرن کے لفظی معنی شیوہ خوشحالی و شادمانی ہیں۔ مترجم

دیکھو لفظ نمبر ۵ - منو [मनज्ञाने] مصدر "من" (بمعنی جاننا) سے لفظ "منو" بنتا ہے۔ جو جانے یا جانا جاوے وہ "منو" ہے۔ چونکہ وہ "منو" یعنی بالطبع علیم اور ماننے کے لائق ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "منو" ہے۔

۹۱ - پُرش [पॄपालनपूरणयोः] مصدر "پری" (بمعنی پرورش و بھرپور ہونا) سے لفظ "پُرش" بنتا ہے۔ جو محیط ہونے کی وجہ سے متحرک غیر متحرک دُنیا میں بھرپور ہو کر پرورش کر رہا ہے۔ وہ "پُرش" ہے۔ چونکہ وہ دنیا میں بھرپور ہو رہا ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کو "پُرش" کہتے ہیں +

۹۲ - وشومبھر [डुभृञ्धारणपोषणयोः] مصدر "بھری" (بمعنی قیام و پرورش) کے ماقبل لفظ "وشو" لگانے سے لفظ "وشومبھر" مشتق ہوتا ہے۔ جو دنیا کو قایم رکھتا ہے۔ اور پرورش کرتا ہے۔ وہ "جگدیشور" "وشومبھر" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کو قایم رکھنے والا اور پرورش کرنیوالا ہے۔ اس لیئے پرمیشور کا نام "وشومبھر" ہے۔

۹۳ - کال [कलसंख्याने] مصدر "کل" (بمعنی گنتی) سے لفظ "کال" بنتا ہے۔ جو تمام وجودوں کو شمار کرتا ہے۔ وہ "کال" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کے تمام جیووں اور اشیا کی تعداد جانتا ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "کال" ہے۔

۹۴ - شیش [यः शिष्यते स शेषः] جو باقی رہے اُس کو "شیش" کہتے ہیں چونکہ وہ پیدائش اور فنا سے باقی ہے۔ یعنی بچ رہتا ہے۔ اس لیئے پرماتما کا نام "شیش" ہے +

۹۵ - آپت [आप्लृ व्याप्तौ] مصدر "آپ" (بمعنی محیط ہونے) سے لفظ "آپت" بنتا ہے۔ جو تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے یا تمام دھرماتماؤں سے حاصل کیا جاتا ہے اور فریب وغیرہ سے آزاد ہے وہ "آپت" کہلاتا ہے۔ چونکہ سچی ہدایت کرنے والا اور علیم کل ہے اور تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے۔ اور لایق حاصل کرنے دھرماتماؤں کے ہے اور دغا و فریب سے آزاد ہے۔ اس لیئے اُس پرماتما کا نام "آپت" ہے +

۹۶ - شنکر [डुकृञ् करणे] مصدر "کری" (بمعنی کرنا) کے ماقبل لفظ "شم" کے لگانے سے لفظ "شنکر" کا مشتق ہوتا ہے۔ جو "شم" یعنی سُکھ کا دینے والا ہو وہ "شنکر" ہے۔ چونکہ وہ "کلیان" یعنی سُکھ کا دینے والا ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "شنکر" ہے +

۹۷ - مہادیو لفظ "دیو" کے ماقبل لفظ "مہت" کے لگانے سے لفظ "مہادیو" بنتا ہے جو بڑوں کا دیو ہو وہ "مہادیو" ہے۔ چونکہ وہ اعلےٰ دیووں کا "دیو" یعنی عالموں کا بھی عالم اور سُورج وغیرہ وجودوں کا روشن کرنے والا ہے۔ اس لیئے اُس پرماتما کا نام "مہادیو" ہے +

اشیاء غیر ذی العقل کے گن (صفات) ہیں اور جہالت، ناقص العلمی یعنی نفرت جہل وغیرہ، شکلفت، حسد جیو میں ان سے جُدا ہے۔ اسلئے پرماتما کا نام "نرگن" ہے + اسمیں "अशब्दमस्पर्शमरूपमव्ययम्" وغیرہ اُپ نشدوں کا پرمان ہے۔ یعنے وہ آواز، لمس، صورت وغیرہ صفات سے آزاد ہے۔ بایں وجہ وہ نرگن کہلاتا ہے۔

۸۶- سگن - جس میں گن ہوں وہ "سگن" ہے۔ چونکہ وہ ہمہ دانی، ہمہ راحت، پاکیزگی، لاانتہا طاقت وغیرہ کی صفات رکھتا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "سگن" ہے۔ جس طرح پرتھوی (ارضیت) بُو وغیرہ صفات رکھنے کے باعث "سگن" اور خواہش وغیرہ صفات کے نہ رکھنے سے "نرگن" ہے اُسی طرح دنیا اور جیو کی صفات سے الگ رہنے کی وجہ سے پرمیشور "نرگن" اور علیم کُل وغیرہ صفات رکھنے کی وجہ سے "سگن" ہے۔ غرضیکہ ایسی کوئی بھی شے نہیں ہے جو "سگن" اور "نرگن" نہ ہو۔ جیسے چیتن (ذی العقل) کی صفات نہ رکھنے کے باعث جڑ (غیر ذی العقل) اشیاء "نرگن" ہیں اور ذاتی صفات رکھنے کی وجہ سے "سگن" اُسی طرح غیر ذی العقل کے صفات سے خالی ہونے کی وجہ سے جیو "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات خواہش وغیرہ رکھنے کی وجہ سے "سگن" ہے۔ اسی پرمیشور کی بابت بھی سمجھنا چاہیئے +

۸۷- انتریامی - کہ جس کا خاصہ انضباط باطن ہو وہ "انتریامی" ہے۔ چونکہ وہ تمام متنفس اور غیر متنفس دُنیا کے اندر محیط ہو کر سب کو انتظام میں چلانے والا ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "انتریامی" ہے +

۸۸- دھرم راج - جو دھرم میں چمک رہا ہو وہ "دھرم راج" ہے۔ چونکہ وہ دھرم ہی میں جلوہ گر ہے اور ادھرم سے خالی ہے اور دھرم ہی کا جلوہ دے رہا ہے اس سیئے اُس پرمیشور کا نام "دھرم راج" ہے +

۸۹- یم - [यमुउपरमे] مصدر "یم" (بمعنی باز رہنا یا باز رکھنا) سے لفظ "یم" بنتا ہے +
جو تمام متنفسوں کو انتظام میں رکھے وہ "یم" ہے۔ چونکہ وہ تمام متنفسوں کو اپنے اعمال کے نتیجہ دینے کی آئین بن چلاتا ہے اور تمام بے انصافیوں سے الگ رہتا ہے۔ اس لیئے پرمیشور کا نام "یم" ہے +

۹۰- بھگوان - [भज सेवायाम्] مصدر "بھج" (بمعنی خدمت) سے لفظ "بھگ" اور اُس پر علامت "مت پ" لگانے سے لفظ "بھگوان" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام جلال و حشمت رکھتا ہو یا جس کی خدمت کی جاوے وہ "بھگوان" ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال و حشمت رکھتا ہے اور لائق پرستش کے ہے۔ اس سیئے اُس ایشور کا نام "بھگوان" ہے +

کرتا ہے اس لیئے پرماتما کا نام "سرو شکتیمان" ہے۔

۸۲۔ نیاکاری — [णीञ् प्रापणे] مصدر "نی" (بمعنی لے جانا) سے لفظ "نیایہ" مشتق ہوتا ہے [प्रमाणैरर्थपरीक्षणंन्यायः] بذریعہ ثبوت کے چیزوں کے امتحان کو نیایہ (انصاف) کہتے ہیں۔ یہ قول نیایہ سوتروں کی شرح مرتبہ واتسائن منی کا ہے۔ طرفداری چھوڑ کر کارروائی کرنا "نیایہ" ہے۔ یعنی جو پرتکیش وغیرہ ثبوتوں کی جانچ سے سچ سچ ثابت ہوا جو تعصب چھوڑ کر دھرم پر عمل کرنا ہے۔ وہ "نیایہ" کہلاتا ہے۔ اور جس کی عادت نیَّ (انصاف) کرنے کی ہو وہ "نیایہ کاری" ایشور ہے۔ چونکہ اُسکی خصلت ہی انصاف کرنے یعنی بلا طرفداری کارروائی کرنے کی ہے۔ اس لیئے اُس ایشور کا نام "نیایہ کاری" ہے ÷

۸۳۔ دیالو — [दय दानगतिरक्षणहिंसादानेषु] مصدر "دیہ" (بمعنی دینا۔ حرکت۔ علم۔ حصول۔ حفاظت۔ ضرر۔ لینا) سے لفظ "دیا" بنتا ہے جس کے ذریعہ کوئی دیوے۔ جانے۔ حفاظت کرے۔ ضرر پہنچاوے۔ وہ "دیا" ہے۔ جس میں بہت "دیا" ہو وہ "دیالو" پرمیشور ہے۔

چونکہ وہ بے خوفی کا بخشنے والا۔ سچ جھوٹ اور تمام علموں کا جاننے والا تمام نیکوکاروں کی حفاظت کرنے اور بدکاروں کو مناسب سزا دینے والا ہے۔ اس لیئے پرماتما کا نام "دیالو" ہے۔

۸۴۔ ادویت — دو کا ہونا "دُوِتا" اور دو اجزا سے مشمول ہونا "دویت" کہلاتا ہے ان دونوں کو "دویت" بھی کہتے ہیں۔ جس میں "دُویت" یعنی دوسرے ایشور کا ہونا نہ ہو وہ "ادویت" ہے۔ برہم کوئی فرق ہم جنس وغیر جنس کا یا اپنی ذات کا نہیں رکھتا یعنی چونکہ وہ "دویت" یعنی دو ہونے اور دو حصوں پر مشتمل ہونے سے آزاد ہے۔ نیز ہم جنسیت سے جیسے آدمی کا ہم جنس دوسرا آدمی ہوتا ہے وغیر جنسیت سے جیسے انسان سے علیحدہ جنس درخت پتھر وغیرہ ہیں۔ اور فرق ذاتی سے جیسے جسم میں آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ اجزا کا فرق ہے۔ وہ بری ہے۔ چنانچہ اسطور پر کوئی دوسرا اُس کا ہمجنس ایشور یا غیر جنس ایشور نہیں[1] نیز وہ اپنی ذات میں مختلف چیزوں سے بری یکتا پرمیشور[2] ہے۔ اس لیئے پرماتما کا نام "ادویت" ہے ÷

۸۵۔ نرگن — جو گنے جاویں وہ "گن" ہیں یا جن سے گنتی کی جاوے وہ "گن" ہیں۔ جو گنوں سے آزاد ہو وہ "نرگن" ایشور ہے۔ جیسے۔ ستو۔ رجس۔ تمس۔ صورت۔ ذائقہ۔ لمس۔ بو وغیرہ۔

[1] یعنی جس طرح مختلف جنس بیل وغیرہ باہم غیر جنس ہوتے ہوئے بھی حیوانیت سے خالی نہیں ہیں اسی طرح ایشور کے مقابلے میں کوئی ایسا نہیں ہے جس میں کسی دوسرے طریقہ پر ایشوریت پائی جاوے۔

[2] یعنی اُس کے وجود میں مختلف چیزیں آنکھ ناک۔ کان۔ دل۔ دماغ وغیرہ کی طرح نہیں ہیں۔

[3] [illegible] کی تعریف میں لفظ ستوگن کے معنے حالت لطیف۔ رجوگن کے معنے حالت جوش تموگن کے معنے حالت کثیف ہو سکتے ہیں۔ اگر روح کے لیئے ان الفاظ کا استعمال ہووے۔ تو حسب ذیل معنے ہو سکتے ہیں۔
(الف) ستوگن سچائی۔ انصاف۔ پاکیزگی محبت پراوپکار وغیرہ۔
(ب) رجوگن تیز مزاجی۔ خفگی۔ حرص نفسانی۔
(ج) تموگن غیرہ [illegible]۔ جہل۔ غفلت وغیرہ۔ [illegible]

چونکہ وہ باوجود تمام کاروبار میں رہنے اور تمام کاروبار کا سہارا ہونے کے کبھی کسی کاروبار میں اپنی طبیعت کو نہیں بدلتا اس لئے پرمیشور کا نام "کوٹستھ" ہے۔

۷۶۔ دیوی — جس قدر معنی لفظ دیو کے لکھے گئے ہیں اُس قدر لفظ "دیوی" کے بھی ہیں۔

پرمیشور کے نام مذکر و مونث اور نپنسک تینوں جنسوں کے ہیں — پرمیشور کے نام تینوں لنگوں[1] میں آتے ہیں۔ جیسے "برہم[2] چت اور ایشور"۔ جب ایشور کی صفت ہوگی تب[2] "دیو" کہلائے گا اور جب چت کی صفت ہوگی تب[3] "دیوی"۔ اس لئے ایشور کا نام "دیوی" ہے۔

۷۷۔ شکتی — [शक्लृ शक्तौ] مصدر "شک" (بمعنی طاقت) سے لفظ "شکتی" بنتا ہے۔ چونکہ تمام دنیا کے بنانے کی طاقت رکھتا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "شکتی" ہے۔

۷۸۔ شری — [श्रिञ् सेवायाम्] مصدر "شری" (بمعنی خدمت) سے لفظ "شری" بنتا ہے۔ چونکہ تمام دنیا۔ علماء اور یوگی اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "شری" ہے۔

۷۹۔ لکشمی — लक्ष दर्शनाङ्कनयोः مصدر "لکش" (بمعنی دیکھنا) اور (نشان لگانا) سے لفظ "لکشمی" بنتا ہے۔ "جو متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھ رہا ہے یا اُس پر نشان لگا رہا ہے خواہ بذریعہ وید۔ آپت اور یوگیوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سب کا پیارا ایشور "لکشمی" ہے۔" چونکہ متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھتا۔ اور نشان لگاتا یعنی دیکھنے کے لائق بناتا ہے جیسے جسم کی آنکھ۔ ناک اور درخت کے پتے۔ پھول پھل۔ جڑ۔ پرتھوی اور جل کے سیاہ و سرخ و سفید رنگ اور مٹی و پتھر۔ چاند۔ سورج وغیرہ نشانات بناتا اور سب کو دیکھتا ہے اور تمام آرائشوں کی آرائش ہے۔ اور وید وغیرہ شاستر یا دھارمک عالم یوگیوں کا نشانہ یعنی دیکھنے (دھیان لگانے) کے قابل ہے اس لئے پرمیشور کا نام "لکشمی" ہے۔

۸۰۔ سرسوتی — [सृ गतौ] مصدر "سری" سے لفظ "سرس" اور اُس پر علامت [मतुप्] "متپ" اور [ङीप्] "ڈیپ" لگانے سے لفظ "سرسوتی" مشتق ہوتا ہے۔ جس ذی عقل میں انواع و اقسام کا علم ہو وہ "سرسوتی" ہے۔ چونکہ اُس کو بہت قسم کا علم یعنی الفاظ۔ معانی۔ اُن کا باہمی تعلق اور اُن کے استعمال کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "سرسوتی" ہے۔

۸۱۔ سروشکتی مان — جس میں تمام طاقتیں موجود ہوں وہ "سروشکتی مان" ایشور ہے۔ چونکہ وہ اپنے کاموں کے کرنے میں کسی اور کی امداد نہیں چاہتا۔ اپنی ہی طاقت سے اپنے سب کام پورے

---

[1] اس موقعہ پر لنگ کے معنے صیغہ مونث و مذکر وغیرہ کے ہیں۔ سنسکرت میں محض دو صیغہ مذکر و مونث کے نہیں ہوتے۔

[2] چونکہ اسم "ایشور" مذکر ہے اس لئے اُس کی صفت "دیو" بصورت مذکر ہوتی ہے۔ جس سے کہ اس کو دیو کہا جاتا ہے۔

[3] اسم "چت" چونکہ مونث ہے اسواسطے اُسکی صفت "دیو" بھی مونث ہوگی۔ چنانچہ اسیواسطے اُس کو دیوی کہا جائیگا۔ مترجم

۶۸- بُدھ [बुध अवगमने] مصدر "بُدھ" (بمعنی جاننا) پر علامت "کتۂ" لگانے سے لفظ بُدھ کا بننا ثابت ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ علیم ہے اور سب کو علم دیتا ہے وہ جگدیشور "بُدھ" ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ سب کو آگاہی بخشنے والا ہے اس لیئے ایشور کا نام "بُدھ" ہے +

۶۹- مکت [मुच्लृ मोक्षणे] مصدر "مُچ" (بمعنی مخلصی پانا) سے لفظ "مکت" بنتا ہے۔ جو آزاد ہے یا طالبان نجات کو مخلصی بخشتا ہے۔ وہ جگدیشور "مکت" ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ ناپاکیوں سے الگ اور تمام طالبانِ نجات کو تکلیفوں سے چھڑا دیتا ہے اس لیئے اُس پرماتما کا نام "مکت" ہے۔

نتیہ شدھ بدھ مکت سبھا۔ اسی واسطے پرمیشور "نت شدھ بدھ مکت سبھاو" ہے۔ یعنی اسی وجہ سے پرمیشور کی فطرت مستقیم۔ علیم۔ پاک اور آزاد ہے +

۷۱- نراکار [डुकृञ् करणे] مصدر "کری" (بمعنی کرنا) کے ماقبل "نر" اور "آ" لگانے سے لفظ "نراکار" مشتق ہوتا ہے۔ جو شکل و صورت سے الگ ہو وہ "نراکار" ہے۔ چونکہ اُس کی شکل کوئی نہیں اور نہ کبھی جسم کو اختیار کرتا ہے اس لئے پرمیشور کا نام "نراکار" ہے +

۷۲- نرنجن [अञ्जू व्यक्तिम्रक्षणकान्तिगतिषु] مصدر "آنج" (بمعنی ظہور۔ لیپ۔ خواہش۔ حرکت۔ علم۔ حصول) سے لفظ "انجن" اور اس کے ماقبل حرف "نر" کے ملانے سے لفظ "نرنجن" مشتق ہوتا ہے۔ جو "انجن" یعنی ظہور پانے لیپنے۔ بد خواہش کے اور حواس کے ذریعہ محسوس ہونے سے الگ ہو وہ "نرنجن" ہے۔ چونکہ ظہور یعنی شکل۔ ملیچھوں جیسے چلن بُری خواہش اور آنکھ وغیرہ حواس کے محسوسات کی طرف جانے سے الگ ہے۔ اس لیئے ایشور کا نام "نرنجن" ہے۔

۷۳- گنیش گنپتی [गण संख्याने] مصدر "گن" (بمعنی شمار) سے لفظ "گن" بنتا ہے۔ اور اس کے مابعد لفظ "ایش یا پتی" (بمعنی مالک و پرورش کنندہ) کے لگانے سے "گنیش" اور "گنپتی" لفظ بنتے ہیں۔ یعنی جو مادہ وغیرہ جڑ اور جیو شمار میں آتے ہیں اُن کا مالک یا پرورش کرنے والا ہے۔ چونکہ وہ مشہور و معروف علت مادی وغیرہ غیر متنفس چیزوں اور جیووں کا مالک یا پرورش کرنے والا ہے اس لیئے اُس ایشور کا نام "گنیش" و "گنپتی" ہے۔

۷۴- وشویشور [योविश्वमीष्टे स विश्वेश्वरः] جو دنیا پر حکمرانی کرنیوالا ہے وہ "وشویشور" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کا حاکم ہے اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "وشویشور" ہے

۷۵- کوٹستھ [यः कूटेऽनेकविधव्यवहारे स्वरूपेणैव तिष्ठति स कूटस्थः परमेश्वरः] جو مختلف قسم کے کاروبار میں اور اپنی ذات و صفات میں قایم و برقرار رہے وہ پرمیشور "کوٹستھ" ہے۔

چونکہ جاننے والا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "گیان" ہے۔
چونکہ اُسکا کوئی انجام۔میعاد یا حد نہیں۔یعنی اُس میں اس طرح کا پیمانہ نہیں لگ سکتا کہ وہ اتنا لمبا۔چوڑا۔چھوٹا۔بڑا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "اننت" ہے۔

۶۱- انادی — [डुदाञ् दाने] مصدر "دا" (بمعنی دینا) کے ماقبل [आङ्] "آ" لگانے سے لفظ "آدی" اور اُس کے ماقبل नञ्[1] "نہ" آنے سے لفظ "انادی" مشتق ہوتا ہے۔جس کے ماقبل کچھ نہیں مگر مابعد ہے۔اُس کو "آدی"[2] کہتے ہیں۔اور جس کی ابتدائی علت کوئی بھی نہ ہو وہ "انادی" ایشور ہے۔یعنی یہ کہ جس کی ہستی پہلے سے نہیں مگر پیچھے سے ہے وہ آدی کہلاتا ہے۔چونکہ پرمیشور کی علت کوئی نہیں اس واسطے اُس کا نام "انادی" ہے۔

۶۲- آنند — [टुनदि समृद्धौ] مصدر "نند" (بمعنی عروج) کے ماقبل [आ.ङ्] "آ" آنے سے لفظ آنند بنتا ہے۔جس میں تمام مکت آنند (راحت) پاتے ہیں یا جو سب جیووں کو آنند دیتا ہے وہ "آنند" ہے۔چونکہ وہ بالذات آنند ہے اور اُس میں تمام مکت جیو آنند پاتے ہیں یعنی تمام دھرماتما جیووں کو آنند بخشتا ہے اس لیئے ایشور کا نام "آنند" ہے۔

۶۳- ست — [असभुवि] مصدر "اس" (بمعنی ہونا) سے لفظ "ست" بنتا ہے۔جو تینوں زمانوں میں ہے اور جس کو کوئی بندش نہیں وہ برہم "ست" ہے۔جو ہمیشہ موجود یعنی ماضی۔مستقبل۔حال کے زمانوں کی جس کو کوئی قید نہیں ہوتی اُس پرمیشور کو "ست" کہتے ہیں۔

۶۴- چت — [चिती संज्ञाने] مصدر "چت" (بمعنی تعقل) سے لفظ "چت" بنتا ہے۔جو تمام نیکو کار لوگوں کو تعقل بخش رہا ہے اُس پرم برہم کو "چت" کہتے ہیں چونکہ وہ بالذات تعقل ہے اور تمام جیوو کو تعقل دیتا ہے اور سچ جھوٹ جتلانے والا ہے۔اس لیئے اُس پرماتما کا نام "چت" ہے۔

۶۵- سچدانند سروپ — اِن تینوں لفظوں کی صفات سے موصوف ہونے کے باعث پرمیشور کو "سچدانند سروپ" کہتے ہیں۔

۶۶- نتیہ — "यो नित्यध्रुवोऽचलोऽविनाशी स नित्यः" جو ہمیشہ قائم ہے یعنی ہلتا نہیں۔غیر فانی ہے وہ "نتیہ" کہلاتا ہے۔چونکہ غیر متحرک غیر فانی ہے اس لیئے لفظ "نتیہ" ایشور کا نام ہے۔

۶۷- شدھ — [शुन्ध शुद्धौ] مصدر "شندھ" (بمعنی پاکیزگی) سے لفظ "شدھ" بنا ہے جو پاکیزہ ہو اور سب کو پاکیزہ کرے وہ "شدھ" ہے۔چونکہ وہ خود پاک اور تمام ناپاکیوں سے الگ اور سب کو پاک کرنے والا ہے اس لیئے اُس ایشور کا نام "شدھ" ہے

[1] نن لفظ ہونا دلیل ابتداء کی ہے۔ [2] آدی ابتدا ار کو کہتے ہیں۔ مترجم

سکھلاوے اور تمام وہ دیا حاصل کرا دیوے وہ آچاریہ ہے چونکہ پرمیشور تمام ستیہ علوم کا سکھلانیوالا اور تمام علوم کے حاصل کرنیکا سبب ہے اسلئے پرمیشور کا نام آچاریہ ہے

۵۶- گرو [गृ शब्दे] مصدر "گری" (بمعنی بولنا) سے لفظ "گرو" بنتا ہے۔ جو دھرم کی باتوں کی ہدایت کرے وہ "گرو" ہے۔

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥ योगसू० समाधिपादे सू० २६ ॥

لفظی معنی مع بامحاورہ ترجمہ

{زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے تمام متقدمین کا گرو ہے}

چونکہ پرمیشور ویدوں کا اُپدیش کرنے والا ہے۔ جو برحق دھرم کے بیان کرنے والے اور تمام علوم سے مالا مال ہیں۔ نیز دُنیا کے ابتدا میں اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا۔ اور برہما وغیرہ جملہ گرووں کا بھی گرو ہے۔ اور جس کو فنا کبھی نہیں ہوتی۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "گرو" ہے۔

۵۷- اج [अज गतिक्षेपणयोः, जनी प्रादुर्भावे] مصادر "اج" (بمعنی حرکت۔ علم۔ حصول۔ اور پھینکنا) اور "جن" (معنی نمودار ہونا) سے لفظ "اج" بنتا ہے۔ جو مادہ وغیرہ تمام اشیا کو دُنیا بنانے کی غرض سے ملاتا یا اُن کا علم رکھتا ہے۔ یا جو کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ "اج" ہے۔ چونکہ مادہ کے تمام اجزا کا کش وغیرہ کے وجود اور ذرات کو مناسب طریق پر ملاتا ہے۔ جسم کے ساتھ جیووں کا تعلق پیدا کرکے اُن کو جنم دیتا ہے۔ مگر خود کبھی جنم نہیں لیتا۔ اس لیئے ایشور کا نام "اج" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۹- برہما [बृहि वृद्धौ] مصدر "برہہ" (بمعنی بڑھنا) سے لفظ "برہما" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دنیا کو بنا کر بڑا ہو کے وہ برہما ہے۔ چونکہ پرمیشور تمام دنیا کو پیدا کرکے بڑا ہے اس لیئے اُس کا نام "برہما" ہے۔

(۵۸) ستیہ
(۵۹) گیان
(۶۰) اننت
دیکھو لفظ نمبر ۳ برہم

"सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म" "برہم ستیہ- گیان- اننت ہے"۔ یہ تیتری اُپنشد کا قول ہے + جو ہیں اُن کو "ست" کہتے ہیں جو اُن میں بھی افضل ہو اُس کو "ستیہ" کہتے ہیں۔ جو متحرک وغیر متحرک دُنیا کو جانتا ہے وہ "گیان" کہلاتا ہے۔ جس کا کوئی انجام کوئی میعاد اور حد نہ ہو وہ "اننت" کہلاتا ہے۔ سب سے بڑا ہونے پر "برہم" کہلاتا ہے۔

جو اشیا ہوں یعنی ہستی رکھتی ہیں۔ اُن کو "ست" کہتے ہیں۔ اُن میں قادر ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "ستیہ" ہے۔

یعنی یجنہ وشنو ہے۔ یہ برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جو ترکیب دے رہا ہے یا جس کی تعظیم علما کرتے ہیں وہ یجنہ ہے چونکہ ساری دنیا کے اشیا کو ملاتا ہے اور تمام عالموں کے لیے لایق تعظیم ہے اور برہما سے لیکر سب رشی منیوں کے لیے لایق تعظیم تھا ہے اور رہیگا اسواسطے اُس پرماتما کا نام "یجنہ" ہے کیونکہ وہ ہر جگہ محیط ہو رہا ہے۔

۴۹ - ہوتا [हुदानादनयोः आदानेचेत्येके] مصدر "ہو" (بمعنی دینا کھانا و بقول بعض لینا) سے لفظ "ہوتا" کا اشتقاق ہے جو ہون کرے وہ "ہوتا" ہے چونکہ جیووں کو دینے کے لایق اشیا کا بخشنے والا ہے اور جو لایق تسلیم ہے اُس کو تسلیم کرنے والا ہے اسلیے اُس ایشور کا نام "ہوتا" ہے۔

الفاظ جو عام رشتہ کے معنی میں آتے ہیں اُن کے معنے پرمیشور پر کس طرح لگتے ہیں

"بندھ" (بمعنی باندھنا) बन्धबन्धने سے لفظ "بندھو" کا بنتا ثابت ہوتا ہے جو اپنے اندر متحرک وغیر متحرک دنیا کو باندھ رہا ہے یا رشتہ داروں کی طرح دھرماتماؤں کو سکھ پہونچانے کے لیئے مدد دے رہا ہے وہ ایشور "بندھو" ہے یعنی

۵۰ - "بندھو" چونکہ اُس نے اپنے اندر تمام مختلف "لوکوں" (نظاموں) کو بذریعہ قدرتی قوانین کے منضبط کر رکھا ہے اور بھائیوں کی طرح مددگار ہے چنانچہ اسی وجہ سے وہ اپنے اپنے دایرے اور قانون سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ اور جس طرح کہ بھائیوں کا مددگار بھائی ہوتا ہے اُسی طرح پرمیشور بھی زمین وغیرہ نظاموں کو قایم اور محفوظ رکھتا ہے۔ اور سکھ کا دینے والا ہے اس لیئے اُس کا نام "بندھو" ہے۔

۵۱ - پتا [पारक्षणे] مصدر "پا" (بمعنی حفاظت) سے لفظ "پتا" مشتق ہوتا ہے۔ جو سب کی حفاظت کرے وہ "پتا" ہے۔

چونکہ وہ سب کا محافظ ہے۔ جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان ہوکر اُنکی بہتری چاہتا ہے۔ اُسی طرح پرمیشور بھی سب جیووں کی بہتری چاہتا ہے اس لیئے اُس کا نام "پتا" ہے۔

۵۲ - پتامہ - جو پتاؤں کا پتا ہو وہ "پتامہ" ہے۔ چونکہ پتاؤں کا بھی پتا ہے اسواسطے پرمیشور کا نام "پتامہ" ہے۔

۵۳ - پرپتامہ جو پتامہاؤں کا پتا ہو وہ "پرپتامہ" ہے۔ چونکہ پتاؤں یعنی پتروں کا پتا ہے۔ اسلیئے پرمیشور کا نام "پرپتامہ" ہے۔

۵۴ - ماتا - جو تمام جیووں کا مان کرے [بہتری چاہے] وہ ماتا ہے۔ جس طرح کمال مہربانی کرنے والی ماں اپنے بچوں کا سکھ اور بہتری چاہتی ہے اُسی طرح پرمیشور بھی تمام جیووں کی ترقی چاہتا ہے۔ اس لیئے پرمیشور کا نام "ماتا" ہے۔

۵۵ - آچاریہ [चरगतिभक्षणयोः] مصدر "چر" (بمعنی حرکت وعلم وحصول وکھانا) کے ماقبل حرف [आ] کے لگانے سے لفظ "آچاریہ" مشتق ہوتا ہے جو نیک چلنی

جو شادمان ہو یا شادمانی بخشے وہ "منگل" ہے۔ چونکہ خود مطلق شادمانی ہے اور تمام جیووں کی شادمانی کا باعث ہے اس لیئے اُس پرمیشور کا نام منگل ہے۔

۴۳- بُدھ | [बुध अवगमने] مصدر [बुध] "بُدھ" (بمعنی سمجھنا) سے لفظ "بُدھ" مشتق ہوا ہے۔ جو سمجھتا ہے یا سمجھاتا ہے وہ "بُدھ" ہے۔ چونکہ خود عقل مطلق ہے اور جیووں کے عقل کا باعث ہے اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "بُدھ" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۲۳ برہسپتی | لفظ [बृहस्पति] کے معنی سابق لکھ چکے ہیں۔

۴۴- شُکر | [ईशुचिर् पूतीभावे] مصدر [शुच्] "شُچ" (بمعنی پاکیزگی) سے لفظ "شُکر" مشتق ہوا ہے۔ جو پاک ہے یا پاک کرتا ہے وہ "شُکر" ہے۔
چونکہ وہ خود نہایت پاک ہے اور اُسکی صحبت سے جیو بھی پاک ہو جاتا ہے اِس لیئے ایشور کا نام "شُکر" ہے۔

۴۵- شنیشچر | [चरगतिभक्षणयोः] مصدر [चर] "چر" (بمعنی حرکت و علم و حصول دکھانا) کے ساتھ حرف [शनैस्] "شنَیس" کے ملنے سے لفظ "شنیشچر" کا مشتق ہوا ہے۔ جو آہستگی سے چلتا ہے۔ وہ "شنیشچر" ہے۔ چونکہ وہ قدرتاً سب میں موجود ہو رہا ہے اور صاحب حوصلہ ہے اِس لیئے پرمیشور کا نام "شنیشچر" ہے۔

۴۶- راہو | [रह त्यागे] مصدر [रह] "رہ" (بمعنی چھوڑنا) سے لفظ "راہو" مشتق ہوتا ہے۔ جو دُشٹوں کو چھوڑ دیتا ہے یا اُن سے چھڑاتا ہے وہ ایشور "راہو" ہے۔ چونکہ اُس کا وجود قائم بالذات ہے۔ یعنی اُس کے وجود میں کسی دوسری شئے کی شمولیت نہیں ہے اور بُرے لوگوں کو چھوڑنے اور دوسروں کو اُن سے چھڑانے والا ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "راہو" ہے۔

۴۷- کیتو | [कित निवासे रोगापनयने च] مصدر "کِت" بمعنی قیام اور رفع مرض سے لفظ "کیتو" مشتق ہوتا ہے۔ جو جائے قیام اور مرضوں کو رفع کرنے والا ہے وہ ایشور "کیتو" ہے۔ چونکہ وہ کائنات کا جائے قیام اور جملہ امراض سے بری ہے اور طالبان نجات کو عالم مکتی میں تمام امراض سے خلاصی بخشتا ہے اسواسطے پرمیشور کا نام "کیتو" ہے۔

الفاظ متعلق یجنہ کے معنی پرمیشور کے ہیں

۴۸- یجنہ | [यज, देवपूजासंगतिकरणदानेषु] مصدر "یج" (بمعنی تعظیم علماء، ترکیب خیرات) سے لفظ "یجنہ" مشتق ہوتا ہے یज्ञो वै विष्णुः

سلہ پرمیشور کی حرکت اسکا فعل ہے چونکہ وہ متانت سے آہستہ آہستہ باقاعدہ جزا و سزا دیتا ہے اس لیئے بخلاف انسانوں کے جو کہ جلد باز ہیں وہ دھیمہ ہے۔

ہوکر اُسی میں رہتے اور فنا ہوجاتے ہیں اُسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے۔

۳۹۔ وِشو

[वस निवासे] مصدر [वस] "وس" (بمعنی بسنا) سے لفظ "وِشو" مشتق ہوتا ہے جس میں تمام وجود رہتے ہیں۔ یا جو سب میں رہتا ہے وہ "ایشور" "وشو" ہے۔ چونکہ اُس میں تمام "آکاش" وغیرہ وجود بستے ہیں۔ اور وہ سب میں بس رہا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "وِشو" ہے۔

(دیکھو لفظ نمبر ۱) "رودر"

रुदिर अश्रु विमोचने [रुदिर] "رودر" (بمعنی رونا) پر علامت [णिच] "نچ" کے لگانے سے لفظ "رودر" مشتق ہوتا ہے۔ جو ناانصافی کرنے والے لوگوں کو رُلاتا ہے۔ وہ "رودر" ہے۔ چونکہ ایشور بدکرداروں کو رُلاتا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "رودر" ہے۔

यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत् कर्मणा करोति यत् कर्मणा करोति तदभि सम्पद्यते॥

"رودر" پرمیشور کا نام ہونے میں تفسیر وید کا حوالہ

یہ یجروید کے برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جیو جس بات کا من سے خیال کرتا ہے اُس کو زبان سے بولتا ہے۔ اور جو زبان سے بولتا ہے اُس کے مطابق عمل کرتا ہے اور جو عمل کرتا ہے۔ اُسکو پاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیو جس طرح کا فعل کرتا ہے اُسی طرح کا نتیجہ پاتا ہے۔ جب بُرے اعمال کرنے والے جیو ایشور کے انصافانہ آئین سے دُکھ کے نتیجہ کو پاتے ہیں تب روتے ہیں۔ اور اِس طرح ایشور اُن کو رُلاتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "رودر" ہے۔

بدکرداروں کو رُلانے سے مراد انکے نقصان کا نتیجہ دینے سے ہے یعنی سنت پتھ کا دور

आपो नारा इति प्रोक्ता आपो वै नरसूनवः। ता यदस्यायनं पूर्वं तेन नारायणः स्मृतः॥ मनु०॥ अ० १। श्लो० १०॥

۴۰۔ نارائن

پانی اور جیووں کا نام "نارا" ہے۔ چونکہ وہ اُس کے "ایَن" یعنی جائے قیام ہیں اس لئے سب جیووں میں جو محیط ہو رہا ہے اُس کا نام "نارائن" ہے۔

۴۱۔ چندر

[चदि आह्लादे] مصدر [चंद] "چند" (بمعنی فرحت) سے لفظ "چندر" مشتق ہوا ہے جو فرحت میں ہو یا فرحت پہنچا دے وہ "چندر" ہے۔ چونکہ ایشور آنند مطلق ہے اور سب کو آنند بخشنے والا ہے اس لئے ایشور کا نام "چندر" ہے۔

۴۲۔ منگل

[मगि गत्यर्थक] مصدر [मङ्ग] "منگ" (بمعنی حرکت وعلم وحصول) سے از روئے قاعدہ ویاکرن [मङ्गेरलच्] کے لفظ "منگل" مشتق ہوا ہے۔

۳۳- پرتھوی | [प्रथ विस्तारे] مصدر प्रथ "پرتھ" (بمعنی پھیلاؤ) سے "پرتھوی" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دُنیا کو پھیلا رہا ہے وہ پرتھوی ہے۔ چونکہ وہ تمام وسیع دنیا کو وسعت دینے والا ہے اِس لیئے اُس پرمیشور کا نام "پرتھوی" ہے۔

۳۴- جل | [जल घातने] مصدر जल "جل" (بمعنی ہلاک کرنا و بستہ کرنا) سے لفظ "جل" مشتق ہوتا ہے۔ جو بدکرداروں کو ہلاک کرتا ہے اور علت اولٰے ذرّہ جات وغیرہ کو ملاتا ہے وہ برہم "جل" ہے یعنی جو دُشٹوں کو سزا دیتا ہے اور علت اولٰے مادی اور نیز ذرّات کو آپس میں ترکیب دیتا اور تفریق کرتا ہے۔ وہ پرماتما "جل" کہلاتا ہے۔

۳۵- آکاش | [काशृ दीप्तौ] مصدر [काश] "کاش" (بمعنی اظہار) سے لفظ "آکاش" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دنیا کو ہر جگہ نمودار کر رہا ہے وہ "آکاش" ہے۔ چونکہ پرماتما تمام اطراف سے دنیا کو نمودار کرنے والا ہے اِس لیئے اُس پرماتما کا نام آکاش ہے۔

(۳۶)- اَنّ | (۳۷)- اَنّاد | (۳۸)- اَتّا | [अद भक्षणे] مصدر [अद] "اد" (بمعنی کھانا) سے لفظ "اَنّ" کا مشتق ہوتا ہے۔

अद्यतेऽत्ति च भूतानि तस्मादन्नं तदुच्यते ॥ १ ॥

अहमन्नमहमन्नमहमन्नम् । अहमन्नादोहमन्नादोहमन्नादः ॥ २

तैत्ति० उपनि० । अनुवाक २ १० ॥ अत्ता चराचरग्रहणात

वेदान्तदर्शने । अ० १ । पा० २ । सू० ९ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

{جو کھایا جاتا ہے اور تمام وجودوں کو کھاتا ہے اُس کو اَنّ کہتے ہیں}

{میں اَنّ (کھانے والا) ہوں۔ میں اَنّ ہوں۔ میں اَنّ ہوں}

{میں اَنّاد (اَنّ بمعنے جگت سے تسلیم کے قابل) ہوں میں اَنّاد ہوں میں اَنّاد ہوں [تیتری اُپنشد]

{متحرک اور ساکن کو قابو میں رکھنے کے باعث اَتّا (کھانے والا کہلاتا ہے)}

یہ ویاس منی کی تصنیف شاریرک سوتر ہے چونکہ پرمیشور سب کو اپنے اندر رکھتا ہے سب کے واسطے لایق قبولیت ہے اور متحرک اور غیر متحرک جہان کو اپنے قابو میں رکھنے والا ہے۔ اِس لیئے اُس ایشور کے (علے الترتیب) اَنّ- اَنّاد- اور اَتّا نام ہیں۔ اور جو اِس کے پہلے تین دفعہ ایک عبارت آئی ہے وہ تعظیم کی غرض سے ہے جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا

[दिवु] "دیو" لفظ سے (حرکت علم حصول) - پہنچ - خواہش - نیند - مستی - راحت - تعریف - روشنی مشتق ہوتا ہے - چونکہ پاکیزہ دُنیا کو کھیل کرانے والا - دھارمک لوگوں کی محبت چاہنے والا - سب کاروبار کے وسائل اور سامان کا بخشنے والا - خود منوّر الوجود اور سب کو روشنی بخشنے والا - تعریف کے لائق - آپ راحت مطلق - اور دوسروں کو راحت بخشنے والا - بدمستوں کو تنبیہ کرنے والا - سب کی استراحت کی خاطر رات اور پرلے[1] کرنے والا - مستوجب تمنا - اور علیم مطلق ہے - اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "دیو" ہے -

یا (۱) جو کھیل کر رہا[2] ہے وہ "دیو" ہے - یعنی اپنے وجود میں آپ ہی آنند سے کھیل کر رہا ہے - یا کھیل کی طرح طبعاً بلا امداد غیرے تمام دُنیا کو بناتا ہے اور تمام کھیلوں کا سہارا ہے -

(۲) جو "جیت" کا طالب ہے وہ دیو ہے یعنی سب پر غلبہ پانے والا اور خود غیر مغلوب ہے یعنی جس پر کوئی بھی غلبہ نہیں پاسکتا -

(۳) جو کاروبار چلاتا ہے وہ دیو ہے یعنی انصاف اور نا انصافی کے معاملات کو سمجھنے والا اور ہدایت کرنے والا ہے -

(۴) جو متحرک اور ساکن دُنیا کو منوّر کرتا ہے یعنی سب کو روشنی بخشنے والا ہے -

(۵) جو تعریف کیا جاوے وہ دیو ہے یعنی تمام آدمیوں کے واسطے لائق تعریف ہو مگر لائق مذمت نہ ہو -

(۶) جو راحت بخشتا ہے وہ دیو ہے یعنی خود راحت مطلق ہے اور دوسروں کو راحت بخشتا ہے اور جسکو ذرا بھی دُکھ نہ ہو -

(۷) جو مسرور ہے وہ "دیو" ہے یعنی ہمیشہ خود خوش و خرم اور رنج سے آزاد ہے اور دوسروں کو خوش و خرم کرنے اور دُکھوں سے الگ رکھنے والا ہے -

(۸) جو نیند کراتا ہے وہ "دیو" ہے یعنی پرلے کے دوران میں علّتِ اولیٰ مادی کے اندر جیووں کو سُلاتا ہے -

(۹) جو مقصد رکھتا ہے یا جس کی خواہش کی جاوے وہ "دیو" ہے جسکے سب مقاصد برحق ہیں اور جس کے وصال کی آرزو سب نیکوکار کرتے ہیں -

(۱۰) جو پہنچ رہا ہے یا جس کو پہنچیں وہ "دیو" ہے یعنی محیط کُل اور لائق جاننے کے ہے -

اِن وجوہات سے اُس پرمیشور کا نام "دیو" ہے -

۳۲ - کوویر [कुवि आच्छादने] مصدر "کُوِی" (بمعنی ڈھانکنا) سے لفظ "کوویر" مشتق ہوتا ہے جو محیط ہو کر سب کو ڈھانک رہا ہے وہ "کوویر" جگدیشور ہے - چونکہ اپنے محیط ہونے کی وجہ سے سب کو ڈھانک رہا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام کوویر ہے +

---

[1] پرلے وہ زمانہ ہے کہ جگت غیر محسوس حالت میں ہوتا ہے اور اسمیں دُکھ سُکھ کی کسی کو کوئی تمیز نہیں ہو سکتی -

[2] لفظ کھیل سے مراد آسانی سے ہے یعنی پرمیشور کو جگت کے کام میں بچوں کے کھیل کی طرح آسانی ہے - (نرائن کرشن)

یعنی جو دکھ کہ کثرت بارش سخت سردی اور سخت گرمی۔ اور من اور حواس کی بے قراری سے ہوتا ہے۔

ان تینوں قسم کی تکلیفوں سے آپ ہم لوگوں کو الگ رکھ کر عافیت بخش کاموں میں ہمیشہ لگائے رکھیئے۔ کیونکہ آپ ہی عافیت مجسم اور تمام دنیا کو عافیت پہونچانے والے اور نیک شعار طالبان نجات کو عافیت بخشنے والے ہیں۔ اس لیئے آپ اپنی رحمت سے از خود تمام جیوؤں کے دلوں میں جلوہ گر ہوجیئے۔ تاکہ سب جیو دھرم پر چل کر اور ادھرم کو چھوڑ کر غایت درجہ کے آنند کو حاصل کریں اور دکھوں سے الگ رہیں۔

"सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च"

۲۶۔ "شوریہ" ۔ بموجب اس قول یجروید کے جسقدر "جگت" (بمعنی متنفسان) ذی تعقل و متحرک یعنی چلنے پھرنے والے ہیں اور "تستھوشش" (بمعنی غیر متنفسان) یعنی ساکن۔ بیجان اشیا پرتھوی (ارضیت) وغیرہ ہیں چونکہ ایشور اُن سب کا آتما (محیط) ہے اور بذات خود نور مجسم اور سب کو روشنی بخشنے والا ہے۔ اسلیئے اُس کا نام "شوریہ" ہے۔

۲۷۔ "آتما" "اَت" (بمعنی بلا مزاحمت پہنچ) [अत] [अत सातत्यगमने] سے لفظ "آتما" مشتق ہوتا ہے۔ جو محیط ہووے۔ وہ آتما ہے۔ یعنے جو تمام جیو وغیرہ دنیا میں بلا حد فاصل محیط ہو رہا ہے۔

۲۸۔ پرم آتما جو پرم آتما یعنی جو آتماؤں (بمعنی جیووں) و لطیف چیزوں سے "پرم" (بمعنی غایت درجہ لطیف) ہے وہ پرماتما ہے۔ چونکہ وہ تمام جیووں وغیرہ سے افضل اور جیو پرکرتی اور آکاش سے بھی نہایت لطیف ہے اور تمام جیوؤں کا ضابط القلوب آتما ہے اس لیئے ایشور کا نام پرماتما ہے۔

۲۹۔ پرمیشور صاحب قدرت کو ایشور کہتے ہیں جو قادروں میں "پرم" یعنی افضل ہے وہ "پرمیشور" ہے۔ یعنی جو قدرت والوں میں قدرت والا ہو۔ اور جس کے برابر کوئی بھی نہ ہو اُس کا نام "پرمیشور" ہے۔

۳۰۔ سوتا ۲ "षुञ् अभिषवे षूङ् प्राणिगर्भविमोचने" مصادر [षुञ्] شُن (بمعنی ست نکالنا) [षूङ्] "شُون" (بمعنی جننا) سے لفظ "سوتا" کا مشتق ہوتا ہے۔ ست نکالنا اور جننا دونو بمعنی پیدا کرنے کے ہیں۔ جو متحرک اور ساکن دُنیا کو جنتا ہے یا پیدا کرتا ہے وہ "سوتا" پرمیشور ہے چونکہ تمام دنیا کا پیدا کرنے والا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "سوتا" ہے۔

[दिवु क्रीडाविजिगीषाव्यवहारद्युतिस्तुतिमोदमदस्वप्न-कान्तिगतिषु]

۳۱۔ لفظ دیو کے دس مختلف معنی اور اسات کی تشریح کہ وہ کسطرح پرمیشور کے معنی میں آتا ہے

مصدر [दिव] "دِو" بمعنی کھیلنا۔ جیتنے کی خواہش۔ کاروبار۔

منتر کے جزو	معنے
منتر کے جزو त्वामेवप्रत्यक्षम् ब्रह्मवदिष्यामि کے معنے	त्वामेवप्रत्यक्षम्ब्रह्मवदिष्यामि میں آپ ہی کو عین الیقین برہم بیان کرتا ہوں کیونکہ آپ ہر جگہ محیط ہو کر ہمیشہ سب کے وصال میں آرہے ہیں۔
منتر کے جزو ऋतंवदिष्यामि کے معنے	ऋतंवदिष्यामि - جو آپ کا صحیح حکم ویدوں میں ہے میں سب کو اُسی کا اُپدیش کرکے خود بھی عمل کرونگا۔
منتر کے جزو सत्यंवदिष्यामि کے معنے	सत्यंवदिष्यामि سچ بولوں گا۔ سچ مانوں گا اور سچ ہی عمل میں لاؤں گا۔
منتر کے جزو तन्मामवतु کے معنے	तन्मामवतु - پس آپ میری حفاظت کیجئے۔
منتر کے جزو तद्वक्तारमवतु کے معنے	तद्वक्तारमवतु - آپ مجھ آپت یعنی راست گو کی حفاظت کیجئے تاکہ میری عقل آپ کے فرمانوں میں قائم رہ کر اُلٹی کبھی نہو۔ کیونکہ جو آپ کا فرمان ہے وہی دھرم۔ اور جو اُس کے برعکس ہے وہی ادھرم ہے۔
منتر کے جزو "अवतुमामवतु वक्तारम्" کے معنے	"अवतुमामवतुवक्तारम्" [میری حفاظت کیجئے۔ مجھ راست گو کی حفاظت کیجئے]۔ ازمترجم یہ عبارت دوبارہ تاکیدی معنوں میں ہے۔ جیسے کوئی کسی کو کہے کہ تو گاؤں کو جا جا۔ اُسمیں دوبار فعل کے کہنے سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ تو گاؤں کو جلدی جا۔ اِسی طرح اس موقعہ پر یہ مطلب ہے کہ آپ ضرور میری حفاظت کیجئے۔ یعنی میں ہمیشہ دھرم پر صحیح الاعتقاد اور ادھرم سے متنفر رہوں۔ مجھ پر ایسی مہربانی کیجئے میں آپ کا بڑا اُپکار مانوں گا۔
اخیر جزو ओं शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः کے معنے اور تشریح	" اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی"۔ اِسمیں تین دفعہ لفظ شانتی کے آنے سے یہ مراد ہے کہ تکالیف ثلثہ یعنی اِس دنیا میں جو تین قسم کے دُکھ ہیں یعنی اوّل "ادھیاتمک" یعنی آتما اور جسم میں جہل۔ رغبت نفرت۔ حماقت۔ اور بخار۔ وغیرہ سے تکلیف دوم "ادھی بھوتک" یعنے دشمن شیر۔ سانپ۔ وغیرہ سے جو ضرر پہونچتا ہے۔ سوم "ادھی دیوک"

(دیکھو لفظ نمبر ۱) اِندر — [इदि परमैश्वर्ये] مصدر [इदि] "اِدی" (بمعنی جاہ و حشمت) پر علامت "رن" لگانے سے لفظ "اِندر" مشتق ہوتا ہے۔ جو کُلی جاہ و حشمت رکھنے والا ہے اُسکو "اِندر" پرمیشور کہا جاتا ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال و حشمت رکھنے والا ہے اسلیئے اُس پرماتما کا نام "اِندر" ہے۔

۲۳۔ "برہسپتی" — [पा रक्षणे] مصدر [पा] "پا" (بمعنی حفاظت و پرورش) کے ماقبل لفظ [बृहत्] "برہت" اگر اُس پر علامت [डति] "ڈتی" لگائی گئی اور "برہت" کا حرف "ت" حذف ہوا اور [सुट्] "سُٹ" ایزاد ہونے سے لفظ "برہسپتی" مشتق ہوتا ہے جو بڑی بڑی چیزوں یعنی آکاش وغیرہ کا "پتی" مالک۔ حفاظت و پرورش کرنے والا ہے وہ "برہسپتی" کہلاتا ہے چونکہ پرمیشور بڑوں میں بھی بڑا اور بڑے بڑے آکاش وغیرہ برہمانڈوں کا مالک ہے اس لیئے اُسکا نام "برہسپتی" ہے۔

۲۴۔ "وِشنو" — [विष्लृ व्याप्तौ] مصدر [विष्] "وِش" (بمعنی محیط) پر [नु] علامت "نو" لگانے سے لفظ وِشنو مشتق ہوا ہے جو متحرک اور غیر متحرک عالم میں محیط ہو رہا ہے وہ وِشنو ہے چونکہ پرماتما متحرک اور غیر متحرک دنیا میں محیط ہو رہا ہے اسلیئے اُس کا نام "وِشنو" ہے۔

۲۵۔ "اُروکرم" — [उरु] "اُرو" (بمعنی عظیم) [क्रमः] "کرم" (بمعنی شہ زوری) جسکی شہ زوری اعظم ہے وہ اُروکرم ہے۔ پس لاانتہا شہ زوری والا ہونے کے باعث پرماتما کا نام "اُروکرم" ہے۔

جو منتر شنو مترو الخ شروع کتاب میں بحروف ناگری دیا گیا ہے اُسکے حصہ شنو نعایت اُروکرم کے معنی — جو پرماتما (اُروکرم) عظیم تر شہ زور۔ (مِتر) سب کا دوست یعنی بری از مخالفت۔ وہ (شم) سُکھ بخشنے والا ہو وہ (ورُن) سب سے افضل (شم) عین آسائش ہو۔ وہ (آریما) سُکھ کو پھیلانے والا ہو۔ وہ (اِندر) یعنی تمام جلال و حشمت رکھنے والا (شم) تمام جلال و حشمت بخشنے والا ہو وہ (برہسپتی) سب کا حاکم (شم) علم کا بخشنے والا ہو اور وہ (وِشنو) جو محیط کل پرمیشور ہے۔ ہم کو عافیت میں رکھنے والا ہو۔

(دیکھو لفظ نمبر ۳۱) برہم — [नमो ब्रह्मणे नमस्ते वायो] منتر کے جُزو کے معنے

[वायो ते ब्रह्मणो नमोस्तु]

[बृह बृहि वृद्धौ] مصادر "برِہ" - "برِہی" (بمعنی بالیدگی) سے لفظ (ब्रह्म) "برہم" مشتق ہوتا ہے جو سب پر حاکم۔ سب سے بڑا اور لاانتہا طاقت رکھنے والا پرماتما ہے اُس برہم کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔

[त्वमेव प्रत्यक्षम् ब्रह्मासि] منتر کے جُزو کے معنے — [त्वमेव प्रत्यक्षम्ब्रह्मासि] اے پرمیشور آپ ہی بحیثیت ضابط القلوب ہونے کے عین الیقین برہم ہیں۔

کو واجب ہے کہ محض پرمیشور کی ثنا۔ مناجات۔ اور عبادت کریں اُس سے غیر کی کبھی نہ کریں۔ کیونکہ برہما وشنو۔ مہادیو نامی نیک نہاد علما متقدمین اور دَیت۔ دانوُ وغیرہ ادنےٰ[1] لوگ اور دیگر عام لوگوں نے بھی پرمیشور ہی میں اعتقاد رکھ کے اُسی کی ثنا۔ مناجات اور عبادت کی ہے اُس سے غیر کی نہیں کی۔ ویسا ہی ہم سب کو عمل میں لانا واجب ہے۔ اِس پر مزید غور مُکتی اور اُپاسنا کے بیان میں کیا جاویگا۔

سوال۔ مِتر وغیرہ ناموں سے دوست اور اِندر وغیرہ دیوتاؤں کا عام اطلاق دیکھے جانے کے باعث اُنھیں کے معنے لینے چاہئیں۔

جواب۔ اس موقعہ پر اُن کو مفہوم سمجھنا واجب نہیں۔ کیونکہ جو آدمی کسی کا دوست ہے وہی دوسرے کا دشمن اور کسی سے بے تعلق بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے مقدم معنوں میں دوست وغیرہ مفہوم نہیں ہو سکتے۔ مگر چونکہ پرمیشور تمام دنیا کا یقیناً دوست ہے۔ اور وہ نہ تو کسی کا دشمن ہے اور نہ کسی سے بے تعلق ہے۔ نیز اُس سے غیر کوئی جیو بھی ہرگز ہرگز اس قسم کا نہیں ہو سکتا۔ اسلیئے اِس موقعہ پر پرماتما ہی مفہوم ہوتا ہے۔ البتہ ضمنی معنوں میں مِتر وغیرہ الفاظ سے دوست وغیرہ آدمیوں کی مراد لی جاتی ہے۔

۲۰۔ "مِتر" ञि मिदा स्नेहने "مِدا" (بمعنی محبت وچکناہٹ) پر "اُنادی"[2] علامت [क्त] کترہ کے لگانے سے لفظ مِتر مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ وہ سب کو محبت کرتا ہے۔ اور سب کے واسطے لائق محبت کے ہے اسلیئے اُس پرمیشور کا نام "مِتر" ہے۔

۲۱۔ "وَرُن" वृञ् वरणे वर ईप्सायाम् مصادر "وری" (بمعنی قبول کرنا اور "وَر" بمعنی خواہش حصول پر "اُنادی" علامت [उनन्] "اُونن" کے لگانے سے لفظ "وَرُن" کا اشتقاق ہوتا ہے جو سب نیکوکار اور مُکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے۔ یا جس کے حصول کی خواہش نیکوکار مُکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتما کرتے ہیں اُس پرمیشور کو "وَرُن" کہتے ہیں۔ پس جو آتما سے وصال پائے ہوئے عالم۔ نیکوکار مُکتی کی خواہش کرنے والے۔ مُکت اور دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے یا اُنسے قبول کیا جاتا ہے اس ایشور کا نام "ورن" ہے۔ یا "ورن" نام افضل کا ہے چونکہ پرمیشور سب سے افضل ہے۔ اسلیئے اُسکا نام ورن ہے۔

۲۲۔ "آریما" ऋ गतिप्रापणयोः مصدر [ऋ] "رِی" (بمعنی حرکت ووصال) پر علامت [यत्] "یت" لگانے سے لفظ "اریہ" مشتق ہوتا ہے اور مصدر माङ्‌ माने یعنی بمعنی تعظیم کے ماقبل لفظ "اریہ" آکر اُس پر علامت कनिन "کنن" لگانے سے آریما کا اشتقاق ہوتا ہے جو "سوامی" یعنے انصاف کرنے والوں کو عزت بخشتا ہے اُس کو "آریما" کہا گیا ہے۔

چونکہ پرمیشور حقیقی انصاف کرنے والے آدمیوں کو عزت بخشتا ہے۔ اور گناہ اور ثواب کرنے والوں کے لیئے گناہ اور ثواب کے صحیح صحیح نتائج کا بطریق مناسب ناظم ہے اِس لیئے اُس پرمیشور کا نام "آریما" ہے

[1] لفظ ادنےٰ سے مراد دنیاوی سامان میں ادنےٰ ہونے سے نہیں بلکہ علم واخلاق میں ادنےٰ ہونے سے مراد ہے۔

[2] ایک قسم کی علامتوں کا نام ہے۔ (نرائن کشن)

[वा गतिगन्धनयोः] مصدر ''وا'' (بمعنی حرکت۔ علم۔ حصول اور قتل) سے لفظ ''وایو'' مشتق ہوتا ہے چونکہ وہ متحرک اور ساکن جہان کو قائم اور زندہ رکھتا اور فنا کرتا ہے اور تمام قادروں سے قادر ہے اس باعث سے اُس پرمیشور کا نام ''وایو'' ہے۔

[तिजनिशाने] مصدر ''تج'' بمعنی جلال سے لفظ ''تیجس'' اور اُس پر حروف تدہت لگانے سے [तैजस] ''تے جس'' لفظ مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ وہ بذاتہٖ نور ہے اور آفتاب وغیرہ روشن دنیاؤں کا منور کرنے والا ہے۔ اسی باعث اُس ایشور کا نام ''تیجس'' ہے۔

ایسے ایسے ناموں کے معانی حرف [उ] ''اُو'' سے مفہوم ہوتے ہیں۔

[ईश ऐश्वर्ये] مصدر ''ایش'' (شوکت و حشمت) سے لفظ ''ایشور'' مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام شوکت و حشمت کے ساتھ موجود ہو۔ اُسکو ''ایشور'' کہتے ہیں چونکہ اُس کا علم صادق و پرغور اور اُسکا جلال و حشمت لا انتہا ہے۔ اس وجہ سے اُس پرماتما کا نام ''ایشور'' ہے [अदितिः] مصدر ''دو'' بمعنی شکست سے [दो अवखण्डने] اور اس پر حروف تدہت لگانے سے ''آدیتہ'' لفظ کا مشتق ہوتا ہے [आदित्य] جس کا ناش نہیں ہوتا وہ ''ادتی'' ہے۔ ادتی پر حرف زائد لگنے سے آدیتہ بنا۔ جو کبھی فنا نہ ہو اُسی ''ایشور'' کا نام ''آدیتہ'' ہے

(ح) [म] سے مراد ''ایشور'' ''آدیتہ'' ''پراجنہ'' ہے اُن کے معنی۔

[ज्ञा अवबोधने] مصدر [ज्ञा] ''جنا'' بمعنی جاننا کے ماقبل [प्र] ''پر'' آنے سے [प्राज्ञ] ''پرجنہ'' اور اس پر حروف ''تدہت'' لگانے سے [प्रज्ञ] ''پراجنہ'' لفظ مشتق ہوتا ہے۔ جو اچھی طرح متحرک اور ساکن دنیا کے ضوابط کو جانتا ہے وہ ''پرجنہ'' ہے اور ''پرجنہ'' پر حرف زائد لگا کر ''پراجنہ'' بنتا ہے چونکہ اُس کا علم منزہ من الخطا۔ سب متحرک اور ساکن دنیا کے ضوابط کو قرار واقعی جانتا ہے اسوجہ سے ایشور کا نام ''پراجنہ'' ہے۔

ایسے ایسے ناموں کے معانی [म] ''م'' سے مفہوم ہوتے ہیں۔

جیسے اس جگہ ایک ایک حرف سے تین تین معنوں کی تشریح کی گئی ہے ویسی ہی دیگر ناموں کے معنی بھی لفظ ''اوم'' سے جانے جاتے ہیں۔

[शन्नो मित्रः शं व०]

باقی الفاظ متر وغیرہ جو منتر میں آگئے ہیں اُن سے بھی مراد پرمیشور کی ہے۔ کیونکہ دیوتاؤں کی

''شنو مترہ'' الخ میں متر وغیرہ نام ہیں وہ بھی پرمیشور کے ہیں۔ کیونکہ ستتی (ثنا) پرارتھنا (مناجات) اور اُپاسنا (عبادت) افضل ہی کی کیجاتی ہے اور افضل اُنکو کہتے ہیں۔ جو اوصاف۔ افعال۔ فطرت۔ اور سچی کارروائیوں میں سب سے برتر ہوں۔ اُن سب افضلوں میں بھی جو غایت درجہ افضل ہو۔ اُسکو پرمیشور کہتے ہیں جسکے برابر نہ کوئی ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ جب برابر نہیں تو اُس سے برتر کیونکر کوئی ہوسکتا ہے۔ جیسے پرمیشور کی راستی۔ انصاف رحم۔ قدرت مطلق ہمہ دانی وغیرہ لا انتہا اوصاف ہیں ویسے دیگر کسی غیر ذی تعقل یا جیو کے نہیں ہیں۔ جو سچے صادق ہے۔ اُس کی اوصاف۔ افعال اور فطرت بھی صادق ہوتی ہیں۔ اسواسطے انسانوں

لفظ "اوم" کے معنی کی تشریح (अ) سے جو "وراٹ" "اگنی" "وشو" وغیرہ مراد لی جاتی ہے اُن کے معنی۔

اوم کے معنی مصدر [राजृ दीप्तौ] "راجری" (یعنی روشن) پر جس کے ماقبل حرف [वि] "وِی" آیا ہے علامت [क्विप्] "کوِپ" لگنے سے لفظ "وراٹ" مشتق ہوتا ہے۔

بوقلمون یعنی بہت اقسام کی دنیا کو روشن کرنے کے باعث لفظ "وراٹ" سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے۔ अञ्चु गतिपूजनयोः "انچو" یعنی گتی اور پُوجن کے ہیں۔ مصدر "اگ" अग "اگی" अगि इण् ان گتی کے معنی والے مصادر ہیں۔ ان سے لفظ اگنی کا مشتق ہوتا ہے۔ गतस्त्रयोऽर्थाः اگنی کے تین معنی ہیں (۱) علم (۲) حرکت (۳) حصول، اور "پُوجن" کے معنی پرستش کے ہیں۔ علم مطلق۔ ہمہ دان۔ جاننے۔ حاصل کرنے اور قابل پرستش ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "اگنی" ہے۔

[विश प्रवेशने] "وِش" کے معنی دخول کے ہیں۔ اور اس مصدر سے "विश्व" "وشو" لفظ مشتق ہوتا ہے۔ جس میں خلا وغیرہ سب بھوت داخل ہو رہے ہیں یا جو اُن سب میں محیط ہونے کے باعث مدخول ہے اس بنا پر وہ "وِشو" کہلا سکتا ہے۔ ایسے ایسے نام صرف "ا" अकार سے مفہوم ہوتے ہیں۔

"ज्योतिर्वैहिरण्यंतेजोवैहिरण्यमित्यैतरेयेशतपथेच ब्राह्मणे"

ب (उ) سے مراد "ہرنیہ گربھ" "وایو" "تیجس کی" ہے اُن کے معنی

"ہرنیہ" روشنی ہے۔ "ہرنیہ" تجلی ہے۔ یہ ایتریی اور شت پتھ برہمن کا قول ہے۔

جو "ہرنیوں" یعنی آفتاب وغیرہ متجلی چیزوں کا "گربھ" یعنی علت فاعلی اور سہارا ہے وہ ہرنیہ گربھ ہے۔ جس میں آفتاب وغیرہ متجلی عالم پیدا ہو کر اُس کے سہارے رہتے ہیں۔ یا جو آفتاب وغیرہ نُور مجسم چیزوں کا بطور رحم یعنی جائے پیدائش و قیام ہے اس وجہ سے اُس پرمیشور کا نام "ہرنیہ گربھ" ہے اس میں یجروید کے منتر کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥
यजु० अ० १३। मं० ४॥

(لفظی ترجمہ از جانب مترجم)

پہلے "ہرنیہ گربھ" جہان کا پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ واحد موجود تھا۔ وہ اُن کرہ ہائے تاریک اور کرہ ہائے روشن کو سہارا دے رہا ہے۔ اُس سکھ سروپ پرکاش مئے پرماتما کی اپنی آتما وغیرہ سے خدمت کرنے میں ہم مشغول رہیں ایسے ایسے موقعوں پر "ہرنیہ گربھ" سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے +

پر حمد و ثنا و مناجات کا موقعہ ہو یا ہمہ دان - محیط کل - پاک - قدیم - صانع کائنات وغیرہ اوصاف مندرج ہوں وہاں اِن ناموں سے پرمیشور کے معنے لیئے جاتے ہیں ÷

ثبوت اس بات کا کہ دراٹ پرش آکاش اگنی وغیرہ نام شاستروں میں دنیوی چیزوں کے بھی مستعمل ہوئے ہیں

اور جہاں بمثل ذیل عبارت آوے -

तलो विराडजायत विराजो अधिपूरुषः।

श्रोत्राद्वायुश्च प्राणश्च मुखादग्निरजायत।

तेन देवाअयजन्त।

पश्चाद्भूमिमथोपुरः। यजुः० अ० ३१।

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः। वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः। ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः। स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः॥

یہ تیتریہ اُپ نشد[1] کا قول ہے - ایسے حوالجات میں "دراٹ" "پُرش" "دیو" "آکاش" "وایُو" "اگنی" "جل" "بھومی" وغیرہ نام دُنیوی چیزوں کے آتے ہیں - کیونکہ جس جس موقع پر پیدائش قیام - فنا کا ذکر ہو - یا ناقص العلم غیر ذی تعقل دکھلائی دینے والے وغیرہ اوصاف لکھے ہوں وہاں پرمیشور کے معنی نہیں لیئے جاتے - وہ پیدا ہونے وغیرہ کی قیود سے علٰحدہ ہے - حالانکہ مندرجہ بالا منتروں میں پیدائش وغیرہ پائی جاتی ہے - اس وجہ سے یہاں "دراٹ" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم نہیں ہوتا - بلکہ دُنیوی اشیاء مفہوم ہوتی ہیں - پس جس جس موقع پر ہمہ دانی وغیرہ کے اوصاف پائے جاویں - اُس موقع پر پرماتما اور جہاں خواہش - نفرت - جدوجہد - راحت - رنج اور ناقص العلم وغیرہ کے اوصاف ہوں وہاں جیو (روح) کے معنی لیئے جاتے ہیں - ایسا ہی ہر جگہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ پرمیشور نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے اسلیئے "دراٹ" وغیرہ ناموں سے بسبب پیدائش وغیرہ اوصاف کے دُنیا کی غیر ذی تعقل اور جیو وغیرہ اشیاء کے معنی لیئے جانے واجب ہیں - نہ کہ پرمیشور کے -

اب جس طریق پر "دراٹ" وغیرہ ناموں سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے وہ طریق نیچے لکھے حوالوں سے بتلایا جاتا ہے -

---

[1] تیتریہ اُپ نشد برہما نند ولی پرتھم انوواک کا قول ہے - (مترجم)

ہونے کے باعث "پران" اور بلا اُرکاوٹ محیط ہونے کے باعث "برہم" پرمیشور کا نام ہے (منو ۱۲-۱۲۳)

(۸) وشنو	(۱۲) اکشر
(۹) برھما	(۱۳) سوراٹ
(۱۰) رُدر	(۱۴) کال اگنی
(۱۱) شو	

(۷) تمام جہان کے بنانے کے باعث "برھما" ہرجگہ محیط ہونے کے باعث "وِشنو" بدکرداروں کو سزا دے کر رُلانے کے باعث "رُدر" ہمہ تن شادمانی اور سب کا انجام بخیر کرنے والا ہونے کے باعث "شِو" अक्षर "اکشر" بمعنی محیط کُل و غیر فانی [स्वराट्] "سوراٹ" بذاتہٖ نور مجسم कालाग्नि پرلے [خاتمہ دُنیا] پر سب کا آخر الزمان [یا خاتمہ کنندہ یا بلکہ زمانہ کا بھی آخر الزمان] [یا خاتمہ کا بھی خاتمہ] ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "کال اگنی" ہے۔ [इन्द्रं मित्रम्]

(۱۵)	دِویہ
(۱۶)	سوپرن
(۱۷)	گُرتمان
(۱۸)	ماترشوا

(۸) جو ایک لاثانی ذات واجب الوجود برہم ہے "اِندر" وغیرہ سب نام اُسی کے ہیں [दिव्य] "دِویہ" جو مادہ وغیرہ نُورانی چیزوں میں محیط ہے۔ [सुपर्ण] "سوپرن" جس کے پرورش کرنے اور سرسبز رکھنے کے افضل کام ہیں۔ [गुरुत्मान्] "گُرتمان" جس کا آتما یعنی وجود عظیم الشان ہے جو "وایو" کی طرح لا انتہا طاقت رکھتا ہے۔ اسی واسطے "دِویہ" "سوپرن" "گُرتمان" اور "ماترشوا" پرماتما کے نام ہیں۔ باقی ناموں کے معنی آگے لکھے جاویں گے (رگ وید منڈل ۱ سُوکت ۱۶۴ - منتر ۴۶)

(۱۹)	بھُومی

भूमिरसि बوجہ اس کے کہ اُس میں تمام عناصر اور متنفس موجود ہیں پرمیشور کا نام "بھُومی" ہے۔ باقی ناموں کے معنی آگے لکھے جاوینگے ٭

{इन्द्रो मह्ना}

(۲۰) اس منتر میں اِندر پرمیشور کا نام ہے اس واسطے یہ حوالہ لکھا گیا ہے۔

[प्राणाय]

(۲۱) جیسے "پران" کے اختیار میں تمام جسم اور حواس ہوتے ہیں ویسے پرمیشور کے قابو میں تمام جہان رہتا ہے ایسے ایسے حوالوں کے ٹھیک ٹھیک معنی جاننے پر ان ناموں سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ "اوم" اور "اگنی" وغیرہ ناموں کے مقدم معنے سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے چنانچہ ویاکرن[۲] نرکت[۳] - برہمن گرنتھ[۴] - سُوتر[۵] وغیرہ رِشی مُنیوں[۶] کی شرحوں سے پرمیشور کا مفہوم ہونا پایا جاتا ہے سب کو ویسا ہی ا ستمرار واجب ہے مگر واضح ہو کہ "اوم" تو فقط پرماتما ہی کا نام ہے۔ اور اگنی وغیرہ سے پرمیشور کے معنی لینے میں طرز کلام اور صفات مبینہ اصول قائم کرتے ہیں۔ اس سے کیا ثابت ہوا کہ جہاں جہاں

---

[۱] وایو اس موقع پر مراد ابتدا احرکت عالم سے ہے جس سے کہ تمام مادہ متحرک ہوا اور ہوتا ہے۔

[۲] علم زبان یا صرف و نحو۔ [۳] وید کی لُغات۔ [۴] قدیمی تفسیرات وید۔ [۵] مختصر جملوں میں مختلف مضامین پر یادداشتیں۔

[۶] رِشی و مُنی اُن بزرگ عابدوں سے مراد ہے کہ جو ویدوں کے معانی کو جاننے والے اور ظاہر کرنے والے ہوئے ہیں۔ (مترجم)

अ० १३। मं० १८॥

इन्द्रो मह्ना रोदसी पप्रथच्छव इन्द्रः सूर्य्यमरोचयत्।
इन्द्रे ह विश्वा भुवनानि येमिर इन्द्रे स्वानास इन्दवः ॥ १० ॥
सामवे० उ० प्र० ३ अ० ८ सू० । १६ अ० २ ख० ३ सू० २ मं० ॥

प्राणाय नमो यस्य सर्वमिदं वशे ।
यो भूतः सर्वस्येश्वरो यस्मिन्त्सर्वं प्रतिष्ठितम् ॥ ११ ॥
अथर्ववेदे काण्ड ११ । अ० २ । सू० ४ । मं० १ ॥

پرمیشور کے صفاتی ناموں میں سے ایک سَو ناموں کی تشریح

۴- معنی- اس موقع پر ان حوالوں کے لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ جو ایسے ایسے موقعوں پر لفظ "اوم" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم ہوتا ہے- وہ دکھلایا جاوے- نیز جیسا کہ لکھ چکے ہیں- پرمیشور کا کوئی بھی نام بے معنی نہیں ہے جیسے دُنیا میں مفلس وغیرہ کے نام دھن پتی وغیرہ ہوتے ہیں- نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ یہ نام کسی موقعہ پر صفاتی اور کسی موقعہ پر فعلی و فطرتی معنوں کے مبین ہیں- پس "اوم" وغیرہ نام بامعنی ہیں- جیسا کہ

(ओ३म् खं०) अवतीत्योम् । आकाशमिव व्यापकत्वात् "खम्" । सर्वेभ्यो बृहत्वाद् "ब्रह्म" ।

(۱) اوم (۲) کھم (۳) برہم

(۱) حفاظت کرنے کے باعث "اوم" و بمثل خلا محیط ہونے کے باعث "کھم" اور سب سے بڑا ہونے کے باعث "برہم" نام ایشور کا ہے [یجُر وید ۴۰-۱۷]

"اوم" پرمیشور کا نام ہونے میں شاستروں کے حوالے

(۲) "اوم" جس کا نام ہے اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا اُسی کی عبادت کرنی واجب ہے اور کسی کی نہیں [چھاندوگیہ اُپ نشد]

(۳) سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام "اوم" کو کہا گیا ہے- دیگر سب نام صفاتی ہیں (مانڈوکیہ اُپ نشد)

(۴) کیونکہ سب وید اور دھرم پر چلنے کی ریاضتیں جس کا ذکر اور تعظیم کرتے ہیں اور جس کے حصول کی خاطر برہم چریہ آشرم کیا جاتا ہے اُس کا نام "اوم" ہے [کٹھ اُپ نشد]

(۵) جو سب کا ہادی لطیف سے بھی لطیف- بذاتہ نور متجلی- حالت محویت کی عقل سے جاننے کے لائق ہے- اُس کو "پرم پُرش" جاننا چاہیئے [منو ۱۲-۱۲۲]

(۴) اگنی (۵) منو (۶) اندر (۷) پران

(۶) بذاتہ متجلی ہونے کے باعث "اگنی" علم مجسم ہونے کے باعث "منو" سب کی پرورش کرنے اور اعلیٰ شوکت و حشمت والا ہونے کے باعث "اندر" سب کی زندگی کی بنیاد

چاہیئے تھی اُسی کو لاتا۔ تجھ کو فقرا سے کلام کا خیال کرنا لازمی تھا۔ جو تو نے نہیں کیا۔ تو بے وقوف ہے میرے پاس سے نکل جا۔ اس سے ثابت کیا ہوا ؟ کہ جہاں جس معنے کو لینا واجب ہو وہاں اُسی کو لینا چاہیئے۔ تو اندریں صورت ہم کو اور آپ سب کو ایسا ہی ماننا اور عمل میں لانا چاہیئے۔

منتر کے معنے

ओ३म् खम्ब्रह्म ॥ १ ॥ यजुः० अ० ४० । मं० । १७ ॥

ثبوت اس بات کا کہ اوم وغیرہ نام شاستروں میں پرمیشور کے معنوں میں آتے ہیں

۱۔ دیکھئے ویدوں میں ایسے ایسے موقعوں پر "اوم" وغیرہ پرمیشور کے نام ہیں۔

ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत ॥ २ ॥ छान्दोग्य उप० मं० १ ॥
ओमित्येतदक्षरमिदꣳ सर्वं तस्योपव्याख्यानम् ॥ ३ ॥
माण्डूक्य० मं० १ ॥
सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपाꣳसि सर्वाणि च यद्वदन्ति ।
यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदꣳ सङ्ग्रहेण ब्रवीम्योमि-
त्येतत् ॥ ४ ॥ कठोपनिषत् । वल्ली २ मं० १५ ॥
प्रशासितारं सर्वेषामणीयांसमणोरपि ।
रुक्माभं स्वप्नधीगम्यं विद्यात्तं पुरुषं परम् ॥ ५ ॥
एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमन्ये प्रजापतिम् ।
इन्द्रमेके परे प्राणमपरे ब्रह्म शाश्वतम् ॥ ६ ॥ मनु० अ० १२ ।
श्लो० १२२ । १२३ ॥
स ब्रह्मा स विष्णुः स रुद्रस्स शिवस्सोऽक्षरस्स परमः स्वराट् ।
स इन्द्रस्स कालाग्निस्स चन्द्रमाः ॥ ७ ॥ कैवल्य उपनिषत् ॥
इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यस्स सुपर्णो गरुत्मान् ।
एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥ ८ ॥
ऋ० मं० १ । अनु० २२ । सू० १६४ । मं० ४६ ॥
भूरसि भूमिरस्यदितिरसि विश्वधाया विश्वस्य भुवनस्य धर्त्री ।
पृथिवीं यच्छ पृथिवीं दृꣳह पृथिवीं मा हिꣳसीः ॥ ९ ॥ यजुः०

عناصر۔اِندر وغیرہ دیوتا اور علم طب میں سونٹھ[1] وغیرہ ادویہ کے بھی یہ نام ہیں یا نہیں ؟

جواب۔ ہیں۔لیکن پرمیشور کے بھی ہیں۔

سوال۔اِن ناموں سے محض دیوتاؤں کا استمراد کرتے ہو یا نہیں ؟

جواب۔آپ کے استمراد کی کیا دلیل ہے ؟

سوال۔سب دیوتا معروف مشہور اور فضیلت رکھنے والے بھی ہیں۔ اس لیئے میں اُن کے معنے لیتا ہوں۔

جواب۔کیا پرمیشور غیر معروف ہے اور اُس سے کوئی زیادہ فضیلت بھی رکھتا ہے۔پھر پرمیشور کے یہ نام کیوں نہیں مانتے۔جب پرمیشور غیر معروف نہیں اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے تو اُس سے فضیلت کیونکر کوئی رکھ سکے گا۔ اس لیئے آپ کا یہ قول درست نہیں کیونکہ آپ کے اس قول میں بہت سے نقص بھی نکلتے ہیں۔مثلاً

"उपस्थितं परित्यज्यानुपस्थितं याचते इति बाधितन्याय:"

(لفظی ترجمہ من جانب مترجم)

"موجود کو چھوڑ کے غیر موجود کی آرزو تکلیف دیتی ہے۔")

کسی نے کسی کے لیئے اشیاء خوردنی سامنے رکھ کے کہا کہ آپ کھانا کھائیے۔ اگر وہ اُس کو چھوڑ کر غیر میسر خوراک کے واسطے جہاں تہاں پھرے تو اُس کو عقلمند نہیں جاننا چاہیے۔کیونکہ وہ موجود یعنی پاس پڑی ہوئی چیز کو چھوڑ کر غیر موجود یعنی غیر میسر چیز کے پانے کے لیئے کوشش کرتا ہے۔پس جیسے وہ آدمی عقلمند نہیں (یعنے عقل سے خالی ہے) ویسا ہی آپ کا قول ٹھیرا۔کیونکہ آپ جو اُن "وِراٹ" وغیرہ ناموں کے معروف اور ثبوتوں سے ثابت پرمیشور اور نظام کائنات وغیرہ کے موجود معنوں کو چھوڑ کر نا ممکن اور غیر موجود دیوتا وغیرہ کے معنی لینے میں کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی بھی ثبوت یا دلیل نہیں اگر آپ ایسا کہیں کہ جہاں جس کا مضمون ہے وہاں اُسی کے معنی لینے واجب ہیں مثلاً کسی نے کسی سے کہا "हे भृत्य त्वं सैन्धवमानय" یعنی اے نوکر تو "سینڈھو" لے آ۔ تو اُس کو وقت اور نحو اسے کلام کا خیال رکھنا ضروری ہے۔کیونکہ "سینڈھو" دو چیزوں کا نام ہے ایک گھوڑے کا دوسرا نمک کا۔اگر مالک کی روانگی (سیر وغیرہ) کا وقت ہو تو گھوڑا اور اگر کھانے کا وقت ہو تو نمک لانا واجب ہے۔لیکن اگر سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لاوے تو اُس کا مالک اُس پر خفا ہو کر کہے گا کہ تو بے عقل آدمی ہے۔سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لانے سے کیا مطلب تھا۔تو نحو اسے کلام نہیں سمجھتا۔ورنہ جس موقع پر جو چیز لانی

[1] سونٹھ ایک مشہور و معروف دوا ہے۔جسکو عربی زبان میں زنجبیل کہا گیا ہے۔

ओ३म्

اوم

ستیارتھ پرکاش کا آغاز

پہلا سملاس

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्य्यमा । शन्न इन्द्रो बृहस्पतिः शन्नो विष्णुरुरुक्रमः ॥ नमो ब्रह्मणे नमस्ते वायो त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि । त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ऋतं वदिष्यामि सत्यं वदिष्यामि तन्मामवतु तद्वक्तारमवतु । अवतु मामवतु वक्तारम् । ओं शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः ॥ १ ॥

پرمیشور کا اسم ذات اوم ہے

ا ۔معنی [ओ३म्] یہ لفظ "اوم" پرمیشور کا سب سے اعلیٰ نام ہے کیونکہ اس میں جو अ (ا) उ (اُو) اور म् (م) تین حروف ملکر مجموعہ ओ३म् لفظ اوم بنا ہے اس ایک نام میں پرمیشور کے بہت نام آجاتے ہیں مثلاً अ { ا } سے "وراٹ"[1] "اگنی" اور "وشو" وغیرہ۔ उ (اُو) سے "ہرنیہ گربھ" "وایو" اور "تیجس" وغیرہ म् (م) سے "ایشور" "آدیتہ" اور "پراگیہ" وغیرہ ناموں کی دلالت اور مفہوم نکلتا ہے اسی طرح وید وغیرہ ست شاستروں میں اس بات کی صریح تشریح کی گئی ہے کہ بشرط مطابقت طرز مضمون کے یہ سب نام پرمیشور ہی کے ہیں۔

سیاق کلام اور صفات مبینہ پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا اسماء سے مراد پرمیشور کی ہے یا کسی اور چیز کی۔

۲۔ سوال[2] "وراٹ" وغیرہ نام علاوہ پرمیشور کے دیگر معنوں کے بتلانے والے کیوں نہیں ہیں۔ کائنات ارضیت وغیرہ۔

[1] وراٹ اگنی۔ وشو ہرنیہ گربھ وغیرہ ناموں کے معانی آئندہ آوینگے۔

[2] اس موقع پر لفظ سوال سے مراد معترضین کی حجتوں سے ہے اور لفظ جواب کے ذیل میں مصنف کی رائے و تحقیقات ہے۔

اس لیئے میں اپنی محنت کو بار آور سمجھتا ہوں اور اپنے خیالات سب نیک نہاد لوگوں کے حضور
میں پیش کرتا ہوں وہ اس کو دیکھ دکھلا کر میری محنت کو سپھل کریں اور اسی طرح پاسداری
چھوڑ کر مطالب برحق کی روشنی پھیلانا میرا اور سب بزرگواروں کا مقدم فرض ہے۔ محیط کل
سب کو ضبط میں رکھنے والا سچدانند پرماتما اپنی مہربانی سے اس منشا کو سب لوگوں میں پھیلائے
اور دیر تک قائم رکھے۔
معزز بلند منزلت عقل مندوں کے روبرو سے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں۔

دیباچہ ختم ہوا

(سوامی دیانند سرسوتی)

مقام مہاراجہ جی کا اودے پور
ماہ بھادوں شکل پکش سمت ۱۹۳۹

نوٹ۔ سلہ۔ لفظ سچدانند کے معنی دیباچہ کے شروع میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

چودھویں سملاس میں مفصل دیکھ لیجئے۔

اخیر میں ویدک دھرم کے خاص خاص مسائل

۱۶- اور اس کے بعد ویدک مذہب کے بارے میں لکھا ہے۔

مصنف کی منشاء سمجھنے کے واسطے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے

۱۷- جو شخص مصنف کی مراد کے برعکس منصوبوں سے مطالعہ کریگا اسکو مطلب کچھ بھی واضح نہیں ہوگا۔ کیونکہ مدعا کلام سمجھنے کے چار سبب ہوتے ہیں "آکانکشا" "یوگیتا" "آستی" اور "تات پریہ" جب وقت کوئی شخص ان چاروں باتوں کو مدنظر رکھ کر کتاب کو دیکھتا ہے اُس وقت اُس کو کتاب کا مدعا ٹھیک ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

(۱) "آکانکشا" (کشش باہمی احتیاج) جیسا کہ کسی مضمون پر متکلم کی نیز الفاظ متعلقہ کلام کی ضرورت یا کشش باہم دگر ہوتی ہے۔

(۲) "یوگیتا" (قابلیت) یعنی جس سے جو ہوسکے جیسے پانی سے آبپاشی۔

(۳) "آستی" (اجزاء کلام کا باہمی تعلق) یعنی جس لفظ کے ساتھ جس فقرہ وغیرہ کا تعلق ہو اُس کو اُسی کے قریب بولنا یا لکھنا۔

(۴) "تات پریہ" (غرض کلام) متکلم کا کلام یا اُس کی تحریر جس سے متعلق ہو اُس قول یا تحریر کو اُسی پر لگانا۔

ہٹھ اور ضد سے سچ کی تحقیق نہیں ہوسکتی

۱۸- بہت لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں کہ وہ متکلم کے خلاف منشاء تاویل کیا کرتے ہیں خصوصاً مذہب والے لوگ[1]۔ کیونکہ مذہب کے پاس خاطر سے اُن کی عقل تاریکی میں پھنس کر زائل ہو جاتی ہے۔ نظر بریں جس طرح میں پرانوں جینیوں کی کتابوں۔ بائیبل اور قرآن کو پہلے ہی بُری نظر سے نہ دیکھ کر اُن میں سے خوبی کو تسلیم اور نقصوں کو ترک کرتا ہوں نیز دیگر نوع انسان کی بہتری کے لیئے کوشش کرتا ہوں۔ اُسی طرح سب کو کرنا واجب ہے۔

مختلف مذہبوں کے نقص بیان کرنے سے غرض سچائی کی تحقیق ہے۔

۱۹- اِن مذہبوں کے نقص تھوڑے تھوڑے عیاں کیے ہیں تاکہ لوگ اُن کو دیکھ کر حق ناحق کی تحقیق کرسکیں اور سچ کو اختیار کرنے اور جھوٹ کو ترک کرنے کرانے پر قادر ہوں۔ کیونکہ بہکا کر ایک ہی نوع انسان میں مخالفانہ خیالات برپا کرنا اور ایک دوسرے کو دشمن بنا کر لڑانا باعلم لوگوں کی خصلت سے بعید ہے۔

عقلمند لوگ مصنف کا منشاء سمجھ لینگے الٹے سیدھے معانی کرکے بیجا باتوں کو پھیلاویں

۲۰- اگرچہ اس کتاب کو دیکھ کر بے علم لوگ اُلٹا ہی خیال کرینگے۔ تاہم عقلمند لوگ اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھ سکینگے۔

[1] مراد ایسے لوگوں سے ہے جو غور و تحقیق کے بجائے ہر ایک طور سے انواع و اقسام کی پاسداریوں میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔

دس ہیں سوتر مثلاً (۱) "جیتش سرن سوتر" (۲) "پنج کھان سوتر" (۳) "نندی دسے بالک سوتر" (۴) "بھگتی پری گیان سوتر" (۵) "مہا پرتیا کھیان سوتر" (۶) "چندر ویجے سوتر" (۷) "اگنی ویجے سوتر" (۸) "مرن سماوھی سوتر" (۹) "دیویندر استون سوتر" (۱۰) "سنستار سوتر"۔

نیز "نندی سوتر" "یوگ دھار سوتر" کو بھی مستند مانتے ہیں۔

پانچ انگ مثلاً (۱) تمام مذکورۂ بالا کتابوں کی شرح (۲) "نرکتی" (۳) چرنی (۴) بھاشیہ۔ یہ چار اوئیو (فروعات) اور سب مول مل کر "پنج انگ" کہلاتے ہیں۔ ان میں ڈھونڈھیا فرقہ والے فروعات کو نہیں مانتے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جن کو جینی لوگ مانتے ہیں۔ ان کے عقائد کی نسبت مشرح تحقیقات بارھویں سملاس میں دیکھ لیجئے۔

جینی اپنی کتابوں کو ظاہر نہیں کرتے اس کی وجہ

۱۳۔ جینیوں کی کتابوں میں ایک ہی بات کو بار بار اعادہ کرنے کے لاکھوں نقص موجود ہیں۔ اور اُن کی یہ بھی عادت ہے کہ اگر اُن کی کوئی کتاب کسی دوسرے مذہب والے کے پاس ہو یا چھپ گئی ہو تو کوئی کوئی آدمی اُس کتاب کو غیر مستند کہہ دیتا ہے۔ مگر یہ بات اُن کی لغو ہے۔ کیونکہ اگر کسی کتاب کو کوئی مانتا ہے اور کوئی نہیں مانتا تو اُس سے وہ کتاب جین مذہب سے باہر نہیں ہو سکتی۔ البتہ جس کو کوئی نہ مانتا ہو۔ اور نہ کبھی کسی جینی نے مانی ہو وہ ناقابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ مگر ایسی کوئی کتاب نہیں۔ کہ جس کو کوئی بھی جینی نہ مانتا ہو۔ اس لیئے جس کتاب کو جو مانتا ہوگا اُس کتاب کے مضمون کے متعلق تردید اور تائید بھی اُسی کے واسطے سمجھی جائے گی۔ لیکن کتنے ہی آدمی اس قسم کے بھی ہیں کہ اُس کتاب کو مانتے اور جانتے تو ہیں۔ مگر مجلس یا مباحثہ میں بدل جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جینی لوگ اپنی کتابوں کو چھپا رکھتے ہیں۔ دوسرے مذہب والوں کو نہ دیتے نہ سناتے اور نہ پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ اُن میں ایسی ایسی ناممکن باتیں بھری پڑی ہیں کہ جن کا جواب جینیوں میں سے کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جھوٹ بات کو چھوڑ دینا ہی جواب ہے +

تیرھویں سملاس میں عیسائیوں کا بیان

۱۴۔ تیرھویں سملاس میں عیسائی مذہب کا حال لکھا ہے۔ یہ لوگ بائبل کو اپنے دھرم کی کتاب مانتے ہیں۔ اُن کے متعلق مفصل حالات اسی تیرھویں سملاس میں دیکھیئے۔

چودھویں سملاس میں مسلمانوں کا بیان۔

۱۵۔ چودھویں سملاس میں مسلمانوں کے مذہب کے بارہ میں مندرج ہے۔ یہ لوگ قرآن کو اپنے مذہب کی بنیادی کتاب مانتے ہیں۔ ان کا حال بھی

خرابیاں پھیل جائیں۔ نیز جو عقیدہ چارواک کا ہے وہ بودھ اور جین کا عقیدہ ہے۔ بارھویں سملاس میں اس امر کی توضیح کر دی گئی ہے۔

(ب) بودھ اور جین

۱۰۔ بودھوں اور جینیوں کا تھوڑے سے فرق کے ساتھ میل چارواک کے عقیدہ سے ہے اور (ان لوگوں میں سے) جینیوں کا عقیدہ بہت سی باتوں میں چارواک اور بودھوں کے ساتھ میل رکھتا ہے تھوڑے سے امور میں فرق ہے۔ جس سے جینیوں کی ایک علیحدہ شاخ گنی جاتی ہے۔ تشریح اُس فرق کی بارھویں سملاس میں کر دی گئی ہے ٹھیک ٹھیک وہیں سمجھ لیجئے گا۔ المختصر اختلاف جو جو اُن میں ہے وہ بارھویں سملاس میں دکھلا دیا ہے۔ نیز ذکر اُن کے مذہب کا [یعنی اُن کے مت کے متعلق بیان دیگر باتوں کا] بھی وہاں ہے۔

بودھوں کی مذہبی کتابیں

۱۱۔ منجملہ ان مذاہب کے بودھ لوگوں کی دیپ ونش وغیرہ پُرانی کتابوں میں سے جو "بودھ مت سنگرہ" اور "سرودرشن سنگرہ" میں بیان کیا گیا ہے۔ اُسکو لکھا گیا ہے۔

جینیوں کے عقائد کی کتابیں مندرجۂ ذیل ہیں۔

جینیوں کی مذہبی کتابوں کی تفصیل اور نام

۱۲۔ ان کتابوں میں "چار مُول سوتر" ہیں یعنی (۱) "اوشیک سُوتر" (۲) "وشیش اوشیک سوتر" (۳) "وِش ویکالک سُوتر" اور (۴) "پاکشک سوتر"۔

اور گیارہ "انگ" ہیں مثلاً (۱) "آچارانگ سُوتر" (۲) "سوینڈ انگ سُوتر" (۳) "ٹھانانگ سوتر" (۴) "سموایانگ سوتر" (۵) "بھگوتی سوتر" (۶) "گیاتا دھرم کتھا سوتر" (۷) "اُپاسک دشا سوتر" (۸) "انت گر دشا سوتر" (۹) "انوتر دوائی سوتر" (۱۰) "وپاک سوتر" اور (۱۱) "پرشن دیاکرن سوتر"۔

بارہ "اُپانگ" مثلاً (۱) "اپُوائی سوتر" (۲) "رادپ سینی سوتر" (۳) "جیوابھیگم سوتر" (۴) "پن گنا سوتر" (۵) "جمبودیپ پنتی سوتر" (۶) "چندپنتی سوتر" (۷) "سورپنتی سوتر" (۸) "نریاولی سوتر" (۹) "کپ پیا سوتر" (۱۰) "کپ بڑی سیا سوتر" (۱۱) "پوپ پیا سوتر" (۱۲) "پپیہ چولیا سوتر"۔

پانچ کلپ سوتر مثلاً (۱) "اترادھین" (۲) "نشیتھ سوتر" (۳) "کلپ سوتر" (۴) "ویوہار سوتر" اور (۵) "جیت کلپ سوتر"۔

چھ چھید مثلاً (۱) "مہانشیتھ برہد واچنا سوتر" (۲) "مہانشیتھ لگھو واچنا سوتر" (۳) "مدھیم واچنا سوتر" (۴) "پنڈ نرگتی سوتر" (۵) "اوگھ نرگتی سوتر" (۶) "پریوشنا سوتر"۔

پہلے تو زہر کے برابر سمجھے آبحیات کی مانند ہوتے ہیں۔ ایسے خیالات کو مدنظر رکھ کر میں نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ سننے والے یا پڑھنے والے بھی محبت کے ساتھ دیکھ کر اول اس کتاب کے صحیح صحیح منشا سے واقف ہوں اور پھر جیسا چاہیں کریں۔

ہر مذہب کی سچی باتیں قابل تسلیم اور جھوٹی قابل تردید ہیں۔

۶۔ اس تحریر میں یہ مقصد رکھا گیا ہے کہ جو جو باتیں سب مذہبوں میں سچی ہیں بوجہ عدم اختلاف کے اُن سب کو تسلیم کر کے جو جو باتیں جھوٹی مختلف ملتوں میں ہیں اُن کی تردید کی گئی ہے نیز مختلف ملتوں کے ظاہر و پوشیدہ بُری باتوں کو افشا کر کے عالم اور بے علم یعنی ہر کہ ومہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے تاکہ اس ذریعہ سے سب ایک دوسرے کے ساتھ غور و تحقیقات کریں اور آپس میں یک جہتی ہو کر ایک حقانی مذہب پر قائم ہوں۔

آریہ ورت اور دیگر ملکوں کے مذہب کی تحقیقات تعصب چھوڑ کر کی گئی ہے۔

۷۔ گو میں آریہ ورت ملک میں پیدا ہوا اور سکونت اُس میں رکھتا ہوں تو بھی جس طرح اس ملک کے مختلف عقیدوں کی جھوٹی باتوں کی طرفداری چھوڑ کر حیوں کا تیوں ظاہر کرتا ہوں اُسی طرح دوسرے ملک والوں یا مذہب پھیلانے والوں کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ یعنی جس طرح ہموطنوں کے ساتھ انسان کی بہتری کے بارہ میں برتاؤ رکھتا ہوں۔ اُسی طرح غیر وطن والوں کے ساتھ بھی۔ اور اُسی طرح سب راستی شعار لوگوں کو برتاؤ رکھنا واجب ہے۔ اگر میں کسی ایک فرقہ کا طرفدار ہوتا تو جیسے آجکل کے لوگ اپنے مذہب کی تعریف تائید اور اشاعت کرتے ہیں اور دوسرے مذہب کی مذمت نقصان رسانی اور مزاحمت کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اُسی طور سے میں بھی رہتا۔ لیکن ایسی باتیں انسانیت سے بعید ہیں۔ کیونکہ جیسے حیوان طاقتور ہو کر کمزوروں کو دکھ پہنچاتے اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ اگر آدمی بھی انسانی قالب پا کر اُسی طرح کے فعل کریں تو وہ انسانی خصلت نہیں رکھتے بلکہ بمثل حیوانوں کے ہیں۔ الغرض جو شخص طاقتور ہو کر کمزوروں کی حفاظت کرتا ہے وہی انسان کہلاتا ہے۔ اور جو شخص خودغرضی میں مبتلا ہو کر دوسروں کو محض نقصان پہنچاتا رہتا ہے ایسا سمجھو کہ وہ حیوانوں کا بھی بڑا بھائی ہے۔

پہلے گیارہ سملاسوں میں آریہ ورت کے مختلف متوں کا بیان۔

۸۔ واضح ہو کہ آریہ ورت والوں کے بارہ میں خصوصاً گیارھویں سملاس تک لکھا گیا ہے ان سملاسوں میں جو صحیح عقائد بیان کیے گئے ہیں میں اُن کو وید دوں کے اقوال کے مطابق ہونے کی وجہ سے کلیتاً مانتا ہوں۔ اور جن جدید پُران و تنتر وغیرہ کتابوں کے بیانات کی تردید کی ہے۔ وہ چھوڑ دینے کے لائق ہیں۔

بارھویں سملاس میں ناستک فرقوں کا بیان بالخصوص چارواک

۹۔ بارھویں سملاس میں جو چارواک کے مت کا بیان ہے اگرچہ وہ اس وقت زوال پذیر یا گم شدہ سا ہے مگر وہ ایشور کے انکار وغیرہ میں بودھ اور جین لوگوں سے بہت لگاؤ رکھتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر ناستک [منکر] ہے اس لیئے اُس کی حرکات کا روکنا لازمی ہے۔ کیونکہ اگر جھوٹی بات نہ روکی جاوے تو دنیا میں بہت سی

غیر بر حق کا جاننے والا ہے پھر بھی اپنی مطلب براری - ضد - متمردی اور جہالت وغیرہ کے نقصون سے (وہ اکثر) سچ کو چھوڑ کر جھوٹ کی طرف جھک جاتا ہے الا اس کتاب میں ایسی کوئی بات نہیں رکھی گئی اور نہ کسی کے دل دکھانے یا کسی کو نقصان پہنچانے سے غرض ہے - بلکہ مدعا یہ ہے کہ اس سے نوع انسان کی ترقی اور رفاہیت ہو اور لوگ حق و ناحق کو پہچان کر حق کو قبول کریں اور ناحق کو چھوڑ دیں کیونکہ تلقین حق کے سوا کوئی چیز بھی نوع انسان کی بہتری کا باعث نہیں ہے -

کتاب میں کوئی سہو یا فروگذاشت ہو تو جتلانے پر اُس کو درست کر دیا جاوے گا

۴ - اس کتاب میں اگر کسی کسی موقع پر سہواً یا تصحیح کرتے اور چھاپنے میں غلطی رہ گئی ہو اُس کو جاننے جتلانے پر جس طرح صحیح ہوگا اُسی طرح کر دیا جاوے گا - لیکن اگر کوئی شخص تعصب سے کوئی بیجا شک یا تردید و تائید کرے گا تو اُس پر توجہ نہیں کی جاوے گی - البتہ جو شخص کہ نوع انسان کی خیر خواہی سے کوئی بات جتلاوے گا بشرط درست تصور ہونے کے اُس کی رائے منظور کی جاوے گی -

عالم لوگوں کی مخالفت اور خود غرض لوگوں کی خود غرضی اصلاح کی سدِ راہ ہے تاہم سچ آخر کار غالب ہوگا -

۵ - گو آجکل بہت سے عالم ہر ایک ملت میں موجود ہیں لیکن اگر وہ تعصب کو چھوڑ کر عام مسلمہ اصول کو اختیار کریں یعنی جو جو باتیں اُن سب میں سب کی مسلمہ اور سچ ہیں اُن کو تسلیم کریں اور جو باتیں ایک دوسرے کے مخالف (یعنی محض باہمی مخالفت پر مبنی) ہیں اُن کو ترک کرکے آپس میں محبت کے ساتھ برتا و رکھیں تو دُنیا کو پورا فائدہ پہنچے - کیونکہ عالموں کی مخالفت سے جاہلوں میں دشمنی بڑھ کر طرح طرح کی تکالیف کی ترقی اور آسائیشوں کی کمی ہوتی ہے - اس نقصان نے جو خود غرض لوگوں کو بھاتا ہے - تمام آدمیوں کو دُکھوں کے سمندر میں ڈبا رکھا ہے + ان میں اگر کوئی شخص خلائق عامہ کی بہتری کو مدنظر رکھ کر کام شروع کرتا ہے تو خود غرض لوگ اُس سے مخالفت کرنے میں مستعد ہو کر (کام میں) کئی طرح کے ہرج عائد کرتے ہیں - لیکن -

"सत्यमेव जयति नानृतं सत्येन पन्थाविततो देवयान:"

یعنی ہمیشہ راستی کی فتح اور ناراستی کی شکست ہے اور سچ ہی سے عالموں کا طریق پھیلتا ہے - اس مستحکم یقین کے سہارے پر حق پرست لوگ رفاہ عام کے کام سے دل برداشتہ نہیں ہوتے اور نہ حق الامر کے اظہار سے کبھی باز رہتے ہیں - یہ ایک محکم تر یقینی امر ہے کہ -

"यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम्"

یہ گیتا کا قول ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو جو وِدیا اور دھرم کو قائم ہونے کے کام ہیں وہ

آخری مرتب ہوسکے ہیں - لیکن بار اول میں اخیر کے دو سملاس اور اُس کے اخیر میں میرا اپنا عقیدہ کسی وجہ سے چھپ نہیں سکے تھے اب وہ بھی چھپوا دیئے ہیں -

پہلے سملاس میں ایشور کے "اوم" وغیرہ ناموں کی تشریح +

دوسرے سملاس میں اولاد کی تربیت +

تیسرے سملاس میں برہم چریہ سورس تدریس کا دستور العمل - راست و ناراست کتابوں کے نام اور طریقۂ تعلیم +

چوتھے سملاس میں بیاہ اور امور خانہ داری +

پانچویں سملاس میں "بان پرست" اور سنیاس آشرم کے متعلق احکام وطریق +

چھٹے سملاس میں فرائض سلطنت +

ساتویں سملاس میں وید اور ایشور کا بیان +

آٹھویں سملاس میں دنیا کی پیدائش - قیام اور فنا +

نویں سملاس میں "وِدّیا اودّیا" (علم وجہل) اور بندھ "موکش" (بندش ورستگاری کی تشریح) +

دسویں سملاس میں مناسب غیر مناسب چلن وخوردنی وناخوردنی چیزوں کا ذکر +

گیارھویں سملاس میں آریہ ورت کے مختلف متوں (عقائد مذہبی) کی تردید وتائید +

بارھویں سملاس میں چارواک - بودھ اور جین مت کا بیان +

تیرھویں سملاس میں عیسائی مذہب کا تذکرہ +

چودھویں سملاس میں مسلمانوں کے مذہب کی ماہیت +

اور چودھویں سملاس کے بعد آریوں کے قدیم ویدک مت کی بالخصوص تشریح جس کو میں بھی کما حقہ مانتا ہوں +

کتاب کی تصنیف سے اصل مدعا حق الامر کا اظہار ہے تاکہ لوگ سچ کی ماہیت کو سمجھ کر اسکو قبول کریں

۳ - اس کتاب کی تصنیف سے میرا مقدم منشاء - صحیح صحیح معانی کو جلوہ گر کرنا ہے نیز میں نے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ہی ثابت کرنا صحیح صحیح معانی کا روشن کرنا سمجھا ہے - وہ سچ نہیں کہلاتا کہ راستی کی جگہ ناراستی اور ناراستی کی جگہ راستی دکھلائی جاوے بلکہ جو شئے جیسی ہے اسکو ویسا ہی کہنا - لکھنا اور ماننا سچ کہلاتا ہے جو آدمی پاسداری کرتا ہے وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ اور دوسرے مخالف رائے والے کے سچ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے میں مصروف ہوتا ہے اس لیئے وہ حقیقی مذہب کو نہیں پا سکتا اس لیئے عالم وصالح لوگوں کا مقدم فرض یہی ہے کہ اپدیش وبذریعہ تحریر ذریعہ حق وناحق کا نقشہ سب کے سامنے رکھدیں تاکہ لوگ بعدہٗ خود اپنے لئے مفید وغیر مفید کو سوچ سمجھ کر سچی باتوں کو قبول اور جھوٹی باتوں کو ترک کرکے ہمیشہ آنند میں رہیں! انسان کا آتما برحق و

اوم

سچدانند (ست مطلق۔ عقل مطلق۔ راحت مطلق) ایشور کو نمسکار ہو

دیباچہ

پہلی طبع میں عبارت صحیح نہ ہونے کی وجہ

۱۔ جن ایام میں کہ میں نے یہ کتاب ستیارتھ پرکاش تیار کی تھی اور نیز اُس سے پہلے سنسکرت میں گفتگو کرنے۔ پڑھنے پڑھانے میں سنسکرت ہی بولنے اور جائے پیدائش کی زبان گجراتی ہونے کے باعث مجھ کو خاص طور پر واقفیت اس بھاشا کی نہ تھی[1]۔ اسلئے بھاشا (یعنی اُس زبان کی عبارت) غلط بن گئی تھی۔ فی زمانہ بھاشا کے لکھنے اور بولنے کا ربط ہو جانے پر بھاشا کی صرف و نحو کے مطابق صحت کر کے کتاب کو دوبارہ چھپوایا گیا ہے کسی کسی موقعہ پر لفظ۔ جملے اور انشاء میں فرق ہوا ہے جو مناسب تھا کیونکہ اس قسم کے فرق کے بغیر عبارت کی ترتیب میں درستی مشکل تھی۔ مگر مطلب میں کسی جگہ فرق نہیں پڑا۔ البتہ اُس کو بہت کچھ واضح کیا گیا ہے۔ نیز پہلی بار چھپنے میں کسی کسی موقعہ پر غلطی رہی تھی اُس کے دفعیہ و تصحیح سے اُس کو ٹھیک ٹھیک کر دیا ہے +

کتاب کی تقسیم دو حصوں اور چودہ فصلوں میں مع فہرست

۲۔ یہ کتاب چودہ سملاس (بمعنی لامعہ) یعنی فصلوں میں مرتب کی گئی ہے اس میں دس سملاس بطور نصف حصہ اولین اور چار سملاس بطور نصف حصہ

---

[1] ترجمہ نوٹ۔ سوامی جی اُس زمانہ تک کسی قدر بات چیت محض بطور کارروائی کے اُس بھاشا میں تو کر سکتے تھے مگر اُس میں بولنے یا لکھنے کی قابلیت اُنکو اس وقت تک نہ تھی اور سچ پوچھیے تو اُسکے بعد بھی اُن کو شمار اس بھاشا کے انشاء پردازوں میں نہیں تھا مگر اپنی معمولی کوشش سے خیالات کے ادا کرنے پر کسی قدر قادر ہو گئے تھے۔ اور جبکہ اول مرتبہ ستیارتھ پرکاش (باہتمام راجہ جیکرشن داس صاحب رئیس مراد آباد) تیار و طبع ہوا تو جو کچھ پنڈت لوگ اُن کے مطلب کو سمجھ کر بھاشا میں قلمبند کر لیتے تھے وہی طبع ہونے کے لیے بہ مقام بنارس روانہ ہو جاتا تھا۔ مزید براں سوامی جی کی تحریر عموماً شاستروں اور درشنوں کی طرز پر ہوا کرتی ہے جس میں کہ بصیغہ رد و اثبات مخالفین اور موافقین کے اصول کی تشریح ساتھ ہی ساتھ رہتی ہے اُس سے بھی لکھنے اور پروف دیکھنے والوں نے بہت جگہ غلطی کی ہے چنانچہ اُس میں کئی جگہ مخالفین کے اصول کو ایسے ڈھنگ پر لکھا گیا ہے۔ کہ گویا خود سوامی جی کا وہ عقیدہ تھا۔ (مترجم)

تفصیل مضامین مختلف لو امعہ کتاب ہذا معہ صفحہ جات

ردیف وار فہرست مضامین ہائے کتاب ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست
۵۹۰	فٹ نوٹ کے اخیر میں لفظ مترجم کاٹو۔			۶۸۰	۲۶	کامر	کافر
۵۹۱	۲۴	مشکوک	ریخ	۶۸۳	۵	مانے	ماننے
۶۱۱	سطر۱ نوٹ	ہوسے	ہوتے	۶۸۸	۱	قادر	قادر ہے
۶۱۴	۷	عقائدکر	عقائدکو	۶۹۳	۷	لیگا	ملیگا
۶۱۵	۴	بیڈول	بیڈول	۔۔	۹	اسی وجہ	اسی وجہ سے
۶۲۲	۷	خداکے بیٹیوں	خداکے بیٹوں	۶۹۹	آخری سطر	خوب کے بعد گت ایزاد کرو۔	
۶۲۸	۲۰	کیونکر	کیونکہ	۷۰۱	۱۵	خدا کا	خدا کی
۶۳۷	فٹ نوٹ کے اخیر میں ۔ لفظ مترجم کاٹ دو			۷۰۹	۷	لفظ گاہ کاٹ ڈالو۔	
۶۴۵	۲۲	روحوں لو	روحوں کو	۷۲۵	۱۰	دو دل	دو دن
۶۵۳	۵	اُس نے	اُس سے	۷۳۸	۱۸	رحم کرکے	رحم کرے
۔۔	۱۴	کیڑے	کپڑے	۷۵۱	۲	آپنا	آیت
۶۸۰	۱۱	انگا	مانگا				

نوٹ۔ اس اغلاط نامہ میں صرف ایسی غلطیاں درج کی گئی ہیں کہ جن سے مطلب عبارت میں کچھ فرق پڑنے کا احتمال تھا۔ نیز سنسکرت کی غلطیوں کو بھی شمار نہیں کیا گیا۔

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست
۲۲۱	۶	میے	میسہ
〃	۱۔فٹ نوٹ	محں	محض
۲۲۵	۲	نتوں	گُتّوں
۲۵۳	۲	تیقں	تیقن
۲۵۵	۲۔فٹ نوٹ	روحول	روحوں
۲۵۸	فٹ نوٹ ۲	عیادت	عبارت
۲۶۱	۲۵	پرتھوی	پرتھوی کہ
۲۶۳	۵	انبکیا	انیکتا
۲۶۶	〃	کیونکر	کیونکہ
۲۶۷	۲	ذرنعہ	ذریعہ
〃	۲۳	حس	جس
۲۶۹	۲۶	توضیح	توضیح
۲۸۸	۱۔فٹ نوٹ	دریافت	وریاضت
۲۹۳	۳	کڑوڑوق	کڑوڑوں
۳۰۴	۴	لوگوں	لوکوں
۳۲۷	۱۲	دام مارکی	دام مارگی
۳۲۸	۳۔فٹ نوٹ کا	یہ کہ	نہ کہ
۳۴۸	۲	حومیوں	چومیویں
۳۵۰	۱۶	بے احس	بے حس
۳۵۳	۲۱	سہدلو	سہدیو
۳۵۴	۹	دیکھنے کہ	دیکھنے کو
۳۵۸	۳	درول	دتّوں
۳۶۵	۱۵	عیب و لواب	عیب و ثواب
۳۷۷	۱۴	جیرین	چینیریں

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست
۳۸۰	۵	برسے	پرسے
۴۰۹	۲۶	دھیاں	دھیان
۴۲۵	۶	اندرن	اندرون
۴۴۶	۱	بر ڈالا	مار ڈالا
۴۴۸	۱۳	گم شدہ	گم شدہ ورق
۴۵۱	۱۸	تواھمات	توہمات
۴۶۹	۸	آگیا	آگیا
۴۷۷	۱۵	(کتاب)	(سکھوں کی مذہبی کتاب)
۴۹۵	۱۶	ساستر	شاستر
۵۲۳	آخری	۲ دن	۲۲ دن
۵۲۴	۱۳	آبجیال	ابھے پال
۵۲۷	حاشیہ (۲)	پرشا تھ	پُرشارتھ
۵۲۸	۱۱	پرنیکس	پرنکیش
〃	۱۹	اسکتے	پاسکتے
۵۳۴	۲۴	پریکس	پریکٹش
۵۳۵	۳	غیتہ	یقیتا
۵۴۳	۳	عنقر	عنصر
۵۶۱	۱۶	اُسیں	اُنہیں
۵۶۲	۸	لو	تو
۵۶۶	۱۴	"سدھودھرم"	"سد دھرم"
۵۶۹	۱۹	بڑسے۔	بُرسے
۵۷۰	۱۸	زہرسے	زہریلے
۵۸۱	۷	دشمنوں	دشمنو
۵۸۳	۱۸	راکی	راگی
۵۸۵	۶	ستاں	سستان

غلط نامہ ستیارتھ پرکاش

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست
۷ دیباچہ	۲۴	اختیار کرے	اختیار کرنے	۹۱	۱	سار بجاما	ساز بجانا
۸	۴	اچج	یج	=	۵	آوازحر	آوازِ حر
=	۱۵	"پراجنہ"	"پرجنہ"	۹۲	۱	مسبور	پرمیشور
۱۷	۳	رہے	ہے	=	۴	مینولہ	مُنیول
=	۱۲	کر رہا ہے	کر رکھا ہے	۹۳	۱۸	باچج	پانچ
۲۷	۱۵	چھاندوکیہ	چھاندوگیہ	۹۶	۲۱	سوور	شوور
۳۰	نوٹ کی سطر ۵	۵	۵ ۳ و ۲	۹۹	۲۱	گلاسی	گائیے
۳۱	نوٹ سطر ۲	اُپرتیں	اُسکا پرتین	۱۱۶	۱۶	ان باپ	ماں باپ
=	نوٹ سطر ۳	اسپرشٹ	سپرشٹ	۱۱۹	۲ درفٹ نوٹ	جاں	یہاں
۳۲	آخری	لفظ طبعی کے پہلے	لفظ علم ایزاد کرو	۱۲۰	۱۱	شراطہ	شرادھ
۴۴	۵	گائتری منتر کے بامعنی درد معنے	اس عبارت کو حاشیہ کے اندر سمجھو	۱۳۵	۱۵	[illegible]	[illegible]
۴۹	۱۱	رما	رہا	۱۳۶	۳	[illegible]	[illegible]
۵۳	۹	کاعدہ	کا قاعدہ	=	۱۲	[illegible]	[illegible]
۶۷	۱۲	شادی ہی	شادی کی	=	۱۹	[illegible]	[illegible]
=	۱۹	لفظ قسموں کے بعد لگے"	ایزاد کرو اور سیار کے بعد لے کاٹ دو —	۱۳۹	۶	کڑکوں	لڑکوں
۷۴	۱۴	یعنی ہاکا	یعنی ہلکا	۱۵۸	۱۱ و ۱۲	اُن جعلی شلوکوں پر اعتراض یہ ہیں"	اس عبارت کو حاشیہ کے اندر سمجھو
۷۵	۲	درھو تو	دَرِ وَ تو	۱۶۰	سطر کے آخیر میں	[illegible]	ایزاد کرو
۷۵	۴	(سنکلپ)	(اسنکار)	۱۶۳	۱	بسے	بستے
۷۸	۲۱	حل	جل	۱۶۹	۱	الور	امور
۸۰	حاشیہ ۱۰	ست	است	۱۸۰	۱۲	قارل	قابل
۸۴	۱۸	محاط	محافظ	۱۸۷	۳	मनु. ००	मनु० ७
۸۷	۴	(ش)	(ر ش)	۱۸۹	۹	نقش بارہ کے سیلاں میں	حاشیہ کے اندر سمجھو
۸۹	۲۱	از	راز	۲۰۴	۲	حرت	طرف

خطوط کے اندر آویں۔ مگر افسوس کہ یہ منشا پورا نہیں ہو سکا۔ دوسرا نقص جو عبارت میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ہی اصطلاح کے مترادف الفاظ تمام جگہ ایک نہیں ہیں۔ مثلاً "چیتن" لفظ کا ترجمہ کسی جگہ ذی تعقل۔ کہیں ذی شعور اور کہیں ذی نفس ہوا ہے۔ جب مترجم مختلف ہوں۔ اور ترمیم کرنے والوں نے بھی علیحدہ علیحدہ کام کیا ہو۔ تو ایسا اختلاف امر مجبوری ہے۔ علاوہ ازیں کل کتاب میں طرز عبارت اور محاورہ بھی یکساں نہیں ہے جو اس صورت میں ہوتے جبکہ ترجمہ ایک ہی شخص کی قلم سے نکلتا۔ باوجود ان نقصوں کے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ترجمہ مصنف کے مطلب کو بڑی صداقت اور ایمانداری سے ظاہر کرتا ہے۔ پھر بھی اس ترجمہ کے ذمہ وار مترجمان ہیں۔ اور جہاں تک سوامی جی کی رائے کا تعلق ہے یہ ترجمہ سند تصور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اُن کی رائے کی سند اُن کی اپنی اصلی تصنیف ہے۔ اور شک یا تنازعہ کی صورت میں اُسی کا حوالہ ہونا چاہئے۔ اس ترجمہ سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ اصل کا کام دیوے۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ جو صاحبان ناگری و سنسکرت نہیں جانتے وہ اس کے مضمون کو دیکھ کر اصل کتاب کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں۔ اور دیگر مذاہب والوں کو بھی موقع ملے کہ وہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے سدھانتوں سے واقفیت حاصل کریں +

۸۔ اخیر میں مَیں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک ایک ایسا انٹروڈکشن (تمہید) شامل کیا جاوے۔ جس میں اس کتاب کے خاص خاص مضامین پر فاضلانہ بحث درج ہو۔ جیسے مخالفوں یا معترضوں کے اعتراضات کو جس وضاحت اور خوبی سے سوامی جی بیان کرتے ہیں۔ اس کو شاید مخالف بھی ایسے مکمل طور پر پیش نہ کر سکینگے۔ ایسی ایسی خصوصیت کو عوام کے سامنے ظاہر کرنا ضروریات سے ہے۔ اس لئے اس انٹروڈکشن کی طیاری کے لئے رلیے ٹھاکر دت جی سے درخواست کی گئی ہے۔ چنانچہ وہ اُس کو تیار کر رہے ہیں۔ مگر چونکہ اُس کا حجم بہت بڑا ہوگا۔ اسواسطے اُس کی انتظار نہیں کی گئی اور یہ ترجمہ اس صورت میں عوام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کی قیمت بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ مگر جب قیمت مقرر ہوئی تھی۔ اُس وقت خیال نہیں تھا۔ کہ حجم اس کا اس قدر بڑھ جاویگا۔ اور عمدہ کاغذ اور چھپائی پر اتنا خرچ ہوگا۔ اگر اُس وقت معلوم ہوتا کہ لاگت اس قدر لگے گی تو عہ سے کم قیمت کسی صورت میں بھی مقرر نہ ہوتی تاہم شائع کرنے والوں کو اس قدر تسلی ہے کہ اس ترجمہ کے شائع ہونے سے ویدک دھرم کا پرچار اچھی طرح ہوگا۔ اور یہ تسلی کافی اجر تمام تکالیف اور خرچ اخراجات کا ہے۔

الراقم پیٹر ارام دھون ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب ۱۵ اگست ۱۸۹۹ء مقام لاہور

اوم

لیجئے ستیارتھ پرکاش کا پنجابی ترجمہ بھی چھپکر تیار ہو گیا۔ ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت سلیس عمدہ معتبر بے نظیر اور با محاورہ پنجابی ترجمہ شری مان لالہ آتما رام جی سابق منتری واپدیشک پرتنی ندھی سبھا پنجاب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے +

اب یہ ترجمہ مستورات کے ہاتھ میں جو کہ پنجابی دان ہیں پڑھنے کے لئے دے سکتے ہیں۔ اور اس کو پڑھکر وہ ویدک دھرم کی ماہیت سے واقف ہو سکتی ہیں۔ گاؤں اور دیہات میں یہ ترجمہ ایک بے نظیر واعظ کا کام دے سکتا ہے۔ سرحدی ملک اور سندھ وغیرہ میں جہاں کہ پنجابی ہیں لوگ دھرم پستکیں پڑھنے کے عادی ہیں وہاں اس کی اشاعت کرنے سے آپ ویدک دھرم کی منادی کر سکتے ہو۔ میلوں کے موقعوں پر عام لوگوں اور سادھوؤں کو اس کے ذریعہ آپ سچے دھرم کی تعلیم دے سکتے ہو۔ ہر ایک پنجابی بھائی کو چاہئے کہ اس کی اشاعت میں کوشش کرے تا کہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دھرم کے عالمگیر اور سچے اصولوں سے واقف ہو کر رشی منیوں کے ست سناتن مارگ میں چل کر جیون سپھل کر سکے ۔

المشتہر۔ لولا رام آریہ سماج مندر واقعہ وچھووالی لاہور

اعلےٰ لیاقت و نیک خصلت کا خیال جیسا اُن کے دل میں منقش ہے۔ اُس کو صرف وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جن کو اُن کے ساتھ موقعہ گفتگو کرنیکا ملا ہے۔ رائے صاحب کی گفتگو اور مدلل تقریر میں ایسی تاثیر ہے۔ کہ میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ جو اُنسے متاثر ہونے سے بچ سکا ہو۔ سادہ مزاج ہیں۔ بھائی نہیں بلکہ کُنب کے ہر فرد سے حقیقی محبت دوستوں سے تلطف غیروں سے ہمدردی کا ہونا۔ ایسے صفات نہیں ہیں۔ کہ جو عموماً پائی جاویں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس کمالیت کے ساتھ اُن میں پائی جاتی ہیں۔ مطالعہ کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنا بہشت اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ مثلاً وقت اور موقعہ ملے کہ میں لاہور کے کتب خانوں کی تمام کتابوں کو اور خصوصاً مذہب اور فلسفہ کی کتابوں کو غور سے پڑھا ہوں۔ سوامی جی کی تصانیف خصوصاً ستیارتھ پرکاش و رگوید بھاشیہ بھومکا کو اُنہوں نے بڑی غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اور کوئی مسئلہ اور سدھانت سوامی جی کا ایسا نہیں ہے۔ جس کی تائید میں وہ عقلی اور نقلی دلائل اس قسم کے نہ پیش کر سکتے ہوں۔ کہ جو متلاشی حق کو تسکین کرادیں۔ باوجود اس قدر لیاقت کے رائے ٹھاکر دت نے اس ترجمہ کی پڑتال کا ایک نرالا ڈھنگ نکالا۔ یعنی چند یوگیہ پرشوں کی سبھا بنائی اور ایک ایک فقرہ پر مباحثہ کرکے ضروری ترمیم اور تصحیح کی ۔

۵۔ بابو نہال سنگھ صاحب بھی ایک بے نظیر آریہ ہیں۔ باوجود کثرت کام سرکاری کے اُنہوں نے اپنا وقت ایسے طور پر تقسیم کیا ہوا ہے کہ روزمرہ دھرم پستک پڑھتے رہتے ہیں۔ اور شاستروں کی تحقیقات اور تفتیش میں بہت سا حصہ اپنے وقت کا صرف کرتے ہیں۔ ایک بڑی بھاری خوبی اُن میں یہ ہے کہ اُنہوں نے فلسفہ کی کتابوں کو فارسی زبان میں غور سے پڑھا ہے۔ اسواسطے سنسکرت کی اصطلاحات کے فارسی یا عربی مترادف الفاظ جیسے اُن کو یاد ہیں۔ شاید کسی کو یاد ہونگے۔ جین مت کے متعلق اُنہوں نے خاص طور پر تفتیش کی ہے۔ اگر وہ ہم کو اپنا قیمتی وقت نہ دیتے تو اس مت کے متعلق بارھویں سملاس کا ترجمہ ایسا صحیح اور عمدہ نہ ہوتا۔ جیسا کہ ہو گیا ہے۔ اُن کی محنت کا شکریہ جس قدر ادا کیا جاوے تھوڑا ہے ۔

۶۔ علاوہ اُن صاحبان کے جنہوں نے ترجمہ کی پڑتال کی۔ ڈاکٹر دیو کی نند صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ جنہوں نے ردیف وار فہرست مضامین تیار کی۔ اس فہرست کے تیار کرنے میں جس قدر محنت صرف ہوئی ہے۔ اُس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے لگاتار چند ماہ اس میں صرف کئے۔ ہر روز کئی گھنٹہ تک کام کیا۔ ڈاکٹر دیو کی نند صاحب اُن پوشیدہ رتنوں میں سے ہیں کہ جن کی روشنی کا پرتو دنیا میں نہیں پڑا کیونکہ وہ کھوج کر نہیں نکالے گئے۔ حلیم الطبع شاستروں سے واقف اور انگریزی و سنسکرت کی اچھی لیاقت رکھتے ہیں۔ اور سوامی جی کے پورے بھگت ہیں اگرچہ وہ نوجوان ہیں مگر اس وقت بھی اُن کے خیالات دھرم کے متعلق ایسے وسیع ہیں جو بڑے بڑے تجربہ کار اور جہاندیدہ بزرگوں کے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر دیو کی نند جی کی طیار کردہ فہرست واقعی بہت مفید ہے۔ اور مضامین کی تلاش کرنے میں اُس سے عمدہ مدد ملیگی۔ لالہ تولا رام جی سب اڈیٹر آریہ پترکا کا میں خاص کر کے شکر گذار ہوں کہ اُنہوں نے دو دفعہ لکھنؤ میں جاکر ایک ایک مہینہ لگایا۔ اور چھپائی کے کام کی نگرانی کی تمام پروف اُنہوں نے پاس کئے۔ اور کتاب کو ایسا صاف اور خوبصورت چھپوایا۔ اگر لالہ تولا رام جی میری امداد پر مستعد نہ ہوتے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ نہ یہ کتاب ایسی عمدہ تیار ہوتی اور نہ عبارت کی وہ صورت رہتی جو اس وقت موجود ہے۔ سچ پوچھیں تو لالہ تولا رام جی پروف کے پڑھنے اور صحیح کرنے میں اُستاد ہیں ۔

۷۔ باوجود اس قدر محنت اور توجہ کے جو اس ترجمہ کی تکمیل میں صرف ہوئی ہے۔ پھر بھی اس میں کئی ایک نقص رہ گئے ہونگے۔ تمام کتاب میں یہ بات ملحوظ رکھی گئی ہے کہ سوائے حروف جر کے کوئی لفظ اصل عبارت سے زیادہ نہ ہو جاوے یعنی ترجمہ لفظی ہو اور ساتھ ہی با محاورہ۔ اور جہاں جہاں ضرورت کسی لفظ کے بڑھانے کی پڑی وہ لفظ خطوط وحدانی میں لکھے گئے۔ چونکہ اصل عبارت ناگری میں بھی خطوط وحدانی آئے ہیں۔ اسواسطے تجویز یہ تھی کہ زائد الفاظ اور اصل عبارت کے خطوط وحدانی میں فرق کیا جاوے مثلاً اگر اصل کتاب کے الفاظ ( ) خطوط میں لکھے جاویں تو زائد الفاظ { }

۴۔ راقم کو اس ترجمہ کی نگرانی کا خاص کام سپرد کیا گیا۔ مترجمان کے مشورہ سے یہ تجویز ہوئی کہ ترجمہ کا کام ہر دو صاحبان کے درمیان بانٹا جاوے۔ چنانچہ سملاس نمبر اول و سوم و ششم و ہفتم و نہم و دہم و دوازدہم مع سو منتویہ امنتویہ کے پنڈت رتیملداس جی کے سپرد ہوئے اور سملاس نمبر دوم و چہارم و پنجم و ہشتم و یازدہم و سیزدہم و چہاردہم کا ترجمہ شریمان لالہ آتما رام جی نے کیا۔ پڑتال اور تصحیح اس ترجمہ کی ان صاحبان نے کی۔ منشی نرائن کشن جی آپ پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ اور لالہ رلارام جی پردھان شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سملاس نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۹ کو پڑتال کیا۔ سملاس نمبر ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ کو لالہ منشی رام جی سابق پردھان سبھا مذکور نے کیا۔ نمبر ۴ و ۱۰ کو رائے ٹھاکر دت جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے کیا۔ نمبر ۵ و ۸ و ۱۲ کی پڑتال بابو نہال سنگھ صاحب ٹریژری کلارک و مصنف ترجمہ رگ وید ادی بھاشیہ بھومکا نے کی۔ جس خوبی کے ساتھ ان صاحبان نے ترجمہ کی پڑتال کی اگر اس کا بیان مکمل کیا جاوے تو عبارت بہت بڑھ جاویگی۔ میرے خیال میں اگر یہ صاحبان اپنا قیمتی وقت اس کام میں نہ لگاتے تو یہ خوبی جو ترجمہ میں پائی جاتی ہے۔ وہ ہرگز حاصل نہ ہوتی۔ میں ان صاحبان کا اپنی طرف سے اور مترجمان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں لالہ رلارام جی ان آریوں میں سے ہیں۔ کہ جنہوں نے ستیارتھ پرکاش کو چند بار غور سے پڑھا۔ اور تمام باریک مسائل کا مقابلہ بڑے بڑے فاضل علماء یورپین کی تصانیف اور رایوں سے کر کے سوامی جی کی رائے کو ان سب پر غالب پایا۔ منشی نرائن کشن جی جو بال برہمچاری ہیں اور جن کو ہر وقت یہی دھن لگی رہتی ہے کہ کسی طرح آریہ سماج کی خدمت کرتے رہیں۔ اردو ان کی مادری زبان ہے۔ اس میں کچھ بھی مبالغہ نہیں کہ جس طرح وہ با محاورہ اردو عبارت لکھ سکتے ہیں۔ بہت تھوڑے سے پنجابی ہونگے جو ان کا مقابلہ کر سکیں۔ لالہ رلارام جی اور منشی نرائن کشن جی نے بہت ہی محنت و کوشش کر کے ترجمہ کو پڑتالا۔ اور ایک ایک فقرہ کو بڑی احتیاط کے ساتھ اصل عبارت سے مقابلہ کیا۔ اور جہاں جہاں نقص پایا اس کو درست کیا۔ مترجمان ان دونوں صاحبان کے از حد مشکور ہیں۔ اور میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ ان کا کام ایسا عمدہ نکلا ہے۔ اور ان کی محنت نے عبارت کو شستہ اور مضمون کو عام فہم بنا دیا ہے۔ لالہ منشی رام جی کی تعریف کرنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ ان کا دھرم بھاؤ پیچھے آریوں کی طرح انکی عملی زندگی آریہ سماج کے مشن کی کامیابی کا دڑھ بشواس سادھن تن من دھن سے سماج کی خدمت کرنا اظہر من الشمس ہے ان کا حلم۔ بردباری طبیعت کی نمرتا۔ سادہ مزاجی اور اعلےٰ الخیالات وہی لوگ جانتے ہیں۔ جن کا سماجک یا دیوہارک تعلق ان کے ساتھ پڑا ہے۔ یا جنہوں نے کسی مشکل پڑنے کے وقت ان کی صلاح اور امداد طلب کی ہے۔ سدھانتوں کا مان لینا آسان ہے مگر ان پر عمل کرنا مشکل۔ کتنے آریہ سماجی ہونگے جو لالہ منشی رام جی کی طرح اپنی عملی زندگی اپنے عقائد کے مطابق رکھتے ہونگے۔ آج کل ہیں سب سدھانت بھول جاتے ہیں مصیبت پڑنے پر سارا دھرم بھاؤ غائب ہو جاتا ہے مگر لالہ منشی رام نے ثابت کر دیا ہے کہ ایسے موقع پر بھی شانت رہنا اور لغزش نہ کھانا ناممکن نہیں ہے۔ گو ان کو دیگر سماجی کاموں سے بہت ہی کم فرصت تھی۔ مگر اس ضروری کام میں مدد دینا وہ فرض سمجھتے تھے۔ اور فرض جان کر انہوں نے اپنے حصہ کام کو پورا کیا۔ اور گو ان کا اپنا خیال یہ ہے کہ انہوں نے ترجمہ کی پڑتال میں وہ توجہ نہیں کی جو کرنی چاہیے تھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کام کو کمال اسلوبی اور عمدگی سے سرانجام پہنچایا۔ جس کے لئے ہم سب کو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ رائے ٹھاکر دت جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر میرے حقیقی بھائی ہیں۔ اسلئے جس قدر ان کی لیاقت کا حال اور زندگی کا مدعا مجھ کو معلوم ہے۔ وہ کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ جس کام کی ان کو دھن لگ جاوے اس کو کبھی نہیں چھوڑتے جب تک کہ اس کو پورا نہ کر لیں۔ یا کم از کم اس میں پورا تجربہ حاصل نہ کر لیویں۔ کیا برادری کی اصلاح۔ کیا سماج کی ترقی۔ کیا بچوں کی تربیت۔ کیا دوستوں کو نیک صلاح۔ کیا اپنی دماغی اور جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کے وسائل عمل میں لانا۔ غرضیکہ جن معاملات متعلقہ اصلاح و ترقی جسمانی و روحانی میں انہوں نے قدم رکھا ہے۔ ان میں ثابت قدمی اور استقلال سے اپنی طاقتوں کو خرچ کیا ہے۔ اور ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی عظمت اور پنڈت گورو دت جی مرحوم کی

Page-240

التماس

ناظرین! آپ کی خدمت میں مستند اُردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا پیش کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اُمید کی جاتی ہے کہ چونکہ چند در چند بواعث کی وجہ سے اس کے شائع کرنے میں حد سے زیادہ توقف ہو گیا ہے۔ اور چند نقص چھپوائی وغیرہ میں رہ گئے ہیں۔ آپ اُن پر چشم پوشی کرینگے + آریہ بھائی خصوصاً اور عام پبلک عموماً بہت مدت تک اس کی انتظار میں رہے ہیں۔ سو معلوم رہے کہ پہلے اس توقف کا سب سے بڑا سبب یہ تھا۔ کہ حتے المقدور ترجمہ عمدہ سے عمدہ ہو۔ اور شری سوامی جی مہاراج کی عبارت کا مطلب صحیح صحیح بلا کسی قسم کی کمی بیشی کے اُردو زبان میں ادا کیا جاوے۔ اسواسطے اس جگہ مختصراً ذکر اُس طریق کا کیا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو اس ترجمہ میں مدنظر رکھا گیا ہے +

۲۔ ستیارتھ پرکاش جیسی کتاب کا ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ہر ایک صفحہ پر اس قسم کے اَدق مسائل فلسفہ وعلم الٰہیات کے ہیں۔ کہ اُن کو دوسری زبان میں ادا کرنے کے واسطے نہ صرف زبان سنسکرت سے کامل واقفیت چاہیئے۔ بلکہ جس زبان میں ترجمہ کیا جانا منظور ہو۔ اُس کی علمی اصطلاحات کا بھی پورا علم ہونا چاہیئے۔ اسواسطے جب ترجمہ کا سوال شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں پیش ہوا۔ تو پہلا سوال یہ تھا۔ کہ مترجم اس کتاب کا کون ہونا چاہیئے۔ بعد بہت قیل وقال کے سبھا نے اس شرط پر ترجمہ کی نگرانی کرنا منظور کیا کہ ترجمہ اسکا پنڈت ریکلداس جی سنسکرت ادھیاپک دیانند اینگلو ویدک کالج اور شریمان آتمارام جی سابق منتری شری متی پرتی ندھی سبھا پنجاب کریں۔ چنانچہ راقم نے اِن دونوں صاحبوں کو ترجمہ کرنے پر آمادہ کیا +

۳۔ پنڈت ریکلداس کے نام سے اکثر آریہ سماجی بھائی واقف ہیں۔ اُن کی تعریف میں زیادہ تحریر کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ وہ شُدھ آریہ ہیں کہ جو ویدک دھرم کے اصولوں سے کمال درجہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور جہانتک میرا تجربہ ہے آریہ سماج میں اُن کے برابر آریہ سدھانتوں پر عملدر آمد کرنے والے صرف چند ہی مہاتما ہونگے۔ سوامی جی کے پکے بھگت اور پیرو ہیں۔ اور کوئی رائے سوامی جی کی ایسی نہیں ہے کہ جس کو تفتیش اور تحقیق کر کے اُنہوں نے تشفیہ نہ کر لیا ہو۔ اور وہ ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ کہ کوئی شخص اُن سے سوامی جی کے کسی سدھانت پر بحث کرے۔ باوجود ایسی واقفیت اور اعلٰے سنسکرت علم کے پنڈت ریکلداس جی کو شک تھا۔ کہ آیا وہ اس ترجمہ کو کماحقہٗ کرنے کے یوگیہ ہیں۔ یہ ساری بات ایک تو کسر نفسی کے باعث وہ کرتے تھے اور ثانیاً اُن کا خیال تھا کہ عربی اور فارسی اصطلاحات کی تلاش کرنے میں اُن کو دقت ہوگی شریمان لالہ آتمارام جی سے آریہ سماجک دنیا میں بہت ہی تھوڑے آدمی ناواقف ہونگے۔ مرحوم پنڈت لیکھرام جی کی وفات کے بعد اُنہوں نے سوامی جی کی سوانح عمری کو ترتیب دیا اور سوامی جی کی تصانیف پر ایک عمدہ مضمون سوانح عمری کے خاتمہ پر لکھا۔ اُن کی علمی لیاقت اعلٰے درجہ کی ہے۔ اور علاوہ سنسکرت اور فارسی کے انگریزی زبان میں بھی عمدہ لیاقت رکھتے ہیں۔ سوامی جی کے سدھانتوں کو نہ صرف خود سمجھتے ہیں بلکہ بحث مباحثہ اور لکچروں کے ذریعہ لوگوں کو اپنی رائے پر لانے کی وہ طاقت رکھتے ہیں کہ جو بہت تھوڑوں میں ہوگی۔ جب ایسے یوگیہ پُرش ترجمہ کے واسطے مہیا ہو گئے۔ تو عام صورت میں کافی سمجھا جاتا ہے۔ کہ مزید احتیاط کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر شرومنی پرتی ندھی سبھا کو معلوم تھا کہ ترجمہ کا کام بہت ہی مشکل ہے۔ اور جب تک اُس کی پڑتال لایق آریوں سے نہ کرائی جاوے۔ اُس کے شائع کرنے میں تسلی نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے سبھا نے صاحبان ذیل کی کمیٹی واسطے پڑتال اور ترمیم ترجمہ کے مقرر کی۔ شریمان لالہ منشی رام جی۔ لالہ رلا رام جی۔ لالہ نرائن کشن جی۔ رائے ٹھاکر دت جی۔ بابو نہال سنگھ جی۔ و لالہ جے چند جی +

लेडिज मार्केट
सरदार शहर:.:331403

मन्नालाल मनोजकुमार बरडिया
सरदार शहर द्वारा सप्रेम भेंट